سعادۃ الدارین

فی

الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین اردو

مصنفہ

علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی قدس سرہ العزیز

مکتبہ حامدیہ

گنج بخش روڈ ○ لاہور

درود و سلام کے موضوع پر علّامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی

کی شہُرہ آفاق کتاب

سَعادۃ الدّارین

فی

الصّلوٰۃ علیٰ سَیّد الکونین اردو

حصّہ اوّل

مصنفہ

علّامہ یوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قدس سرہ العزیز

مترجم

علّامہ مفتی عبد القیوم خان صاحب

شیخ الحدیث مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

مکتبہ حامدیہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— سعادۃ دارین

مصنّف ——— علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ——— علامہ مفتی محمد عبدالقیوم خان صاحب

نظر ثانی ——— محمد انوار الاسلام رضوی

مطبع ——— گنج شکر

سنِ طباعت ——— سنہ ۱۴۰۹ھ سنہ ۱۹۸۸ء

اشاعت ——— بار اوّل

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ——— روپے

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۲۴
۲	تعارف مصنف	۶۲
۳	فضائل درود وسلام	۶۹
۴	درود وسلام کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابیں اور ان کے مصنفین کا مختصر تعارف وتبصرہ	۷۷
۵	وجہ تالیف۔	۷۷
۶	آخذ کتاب۔	۷۸
۷	ترتیب کتاب۔ (یہ کتاب ایک مقدمہ، دس ابواب، اور خاتمہ پر مشتمل ہے)	۸۱
۸	مقدمہ۔ (پندرہ مسائل پر مشتمل ہے جن کا تعلق درود شریف پڑھنے سے ہے)	۸۲
۹	پہلا مسئلہ (اللہ کے ذکر کے بعد حضورؐ پر درود وسلام کی ابتدا کرنی چاہیئے۔)	//
۱۰	ازالۂ شبہ (درود وسلام حضورؐ علیہ السلام پر پڑھا جاتا ہے یہ اللہ کی عبادت کیسے بن گیا) جب کہ عبادت اللہ کا حق ادا کرنے کا نام ہے۔	۸۳
۱۱	دوسرا مسئلہ۔ صلوٰۃ میں لفظ سیدنا کو زائد کرنے کے بیان میں۔	۸۵
۱۲	ایک شبہ کا جواب کیا حضورؐ علیہ السلام نے سیدنا کو اپنے اسم گرامی سے پہلے بڑھانے کو ناپسند فرمایا تھا۔ یہ تواضع کی بنا پر تھا۔ نیز منہ پر خوشامد کو ناپسند فرمایا وغیرہ۔	//
۱۳	ازالۂ شبہ۔ اس مسئلہ پر مکمل اور مسلسل بحث۔	//
۱۴	تیسرا مسئلہ۔ ایک درود شریف کے بارے میں وارد تمام صحیح روایات کو جمع کرنے کے بیان میں۔	۹۱

Marfat.com

۱۵	ایک سوال اور اس کا جواب۔	۹۵
۱۶	چوتھا مسئلہ۔ صلوٰۃ وسلام سے حضور علیہ السلام کو فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں؟	۱۰۲
۱۷	ایک عجیب وغریب مثال۔	۱۰۵
۱۸	ایک اور مثال۔	۱۰۹
۱۹	ایک سوال۔	۱۱۱
۲۰	الجواب۔	۱۱۲
۲۱	نیکیاں بڑھنے کی بہترین تمثیل۔	۱۱۹
۲۲	ایک اور تمثیل۔	۱۲۰
۲۳	چوتھا مسئلہ۔	۱۲۴
۲۴	حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنے سے دو چند ثواب ملنے کا سبب۔	//
۲۵	پانچواں مسئلہ۔	۱۲۸
۲۶	درود شریف کو سلام سے الگ کرنا۔	//
۲۷	ایک سوال اور اس کا جواب۔	۱۲۹
۲۸	چھٹا مسئلہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استعمال۔	//
۲۹	ساتواں مسئلہ۔ آپ پر کم از کم کتنا زیادہ درود شریف پڑھے۔؟	۱۳۲
۳۰	آٹھواں مسئلہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر جو صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے اعداد وشمار کا اس میں کوئی دخل نہیں۔	۱۳۳
۳۱	نواں مسئلہ۔ حضور علیہ السلام پر آپ کی آل کا نام لیے بغیر درود شریف پڑھنا۔	۱۳۴
۳۲	ایک سوال اور اس کا جواب۔	۱۳۷
۳۳	دسواں مسئلہ۔ آپ پر درود شریف غفلت سے نہیں، حضور قلب سے پڑھا جائے۔	۱۳۷
۳۴	عجیب نکتہ۔	۱۳۸

Marfat.com

۳۵ فائدہ۔ ۱۳۹

۳۶ گیارہواں مسئلہ۔ کیا حضور علیہ السلام پر درود شریف مطلقاً قبول ہوتا ہے یا نہیں؟ ۱۴۰

۳۷ کیا درود شریف قطعی قبول ہوتا ہے؟ ۱۴۲

۳۸ بارہواں مسئلہ۔ جنت درود شریف پڑھنے سے بڑھتی ہے۔ ۱۵۲

۳۹ تیرہواں مسئلہ۔ کیا درود شریف پڑھنے والے کو اس تعداد کے مطابق ثواب ملے گا۔ ۱۵۴
جس کے مطابق وہ درود شریف پڑھتا ہے۔

۴۰ چودہواں مسئلہ۔ فرضی یا نفلی صدقہ افضل ہے یا آپ پر درود پڑھنا۔ ۱۵۶

۴۱ پندرہواں مسئلہ۔ قرآن مجید پڑھنا افضل ہے یا حضور پر درود شریف پڑھنا۔ ″

۴۲ فائدہ۔ استغفار افضل ہے یا درود شریف؟۔ ۱۶۱

۴۳ پہلا باب۔ آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الخ کے ″
متعلق علماء کی آراء۔

۴۴ تتمہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کا حکم۔ ۱۸۱

۴۵ پہلا مذہب ابن جریر طبری وغیرہ کا ہے کہ یہ مستحب ہے۔ ۱۸۲

۴۶ دوسرا مذہب۔ قاضی ابو محمد بن نصر اور ابن عبدالبر کا ہے کہ یہ فی الجملہ واجب ہے حد مقرر نہیں۔ ″

۴۷ تیسرا مذہب امام ابو حنیفہ، امام مالک اوزاعی۔ الثوری۔ ابن حزم قرطبی کا ہے کہ عمر بھر ″
میں ایک مرتبہ واجب ہے۔

۴۸ چوتھا مذہب یہ ہے کہ نماز میں واجب ہے۔ ″

۴۹ پانچواں مذہب یہ ہے کہ پہلے تشہد میں واجب ہے۔ یہ قول الشعبی اور اسحٰق بن راہویہ کا ہے۔ ″

۵۰ چھٹا مذہب یہ ہے کہ نماز میں واجب ہے مگر کوئی مقام متعین نہیں۔ یہ قول ابو جعفر ۱۸۳
الباقر کا ہے۔

۵۱ ساتواں مذہب یہ ہے کہ کثرت سے پڑھنا واجب ہے۔ تعداد کی قید نہیں۔ مالکیہ ″

Marfat.com

میں سے ابوبکر بن بکیر کا یہی مسلک ہے۔
۵۲ آٹھواں مذہب یہ ہے کہ جب بھی حضورؐ کا ذکر کیا جائے درود شریف پڑھنا واجب ہے ۱۸۳
طحاوی، حنفی، الحلیمی، اسفرائنی اور مالکیہ میں سے ابن العربی کا یہی مسلک ہے۔
۵۳ حضورؐ علیہ السلام پر سلام پڑھنے کا حکم۔ ۱۸۷
۵۴ حضورؐ کے علاوہ دوسروں پر درود و سلام بھیجنے کا حکم۔ ۱۸۸
۵۵ باب ثانی۔ نبی کریم علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت احادیث کی روشنی میں ۱۹۰
۵۶ حرف ہمزہ۔ ۱۹۱
۵۷ حرف یاء، حرف تاء ۲۰۵، ۲۰۶،
۵۸ حرف الجیم۔ ۲۰۶
۵۹ حرف الحاء۔ ۲۰۷
۶۰ حرف الخاء۔ 〃
۶۱۔ حرف الدال۔ ۲۰۹
۶۲ حرف الراء ۲۱۰
۶۳ حرف الزاء ۲۱۳
۶۴ حرف السین ۲۱۴
۶۵ حرف الشین 〃
۶۶ حرف الصاد ۲۱۵
۶۷ حرف الضاد
۶۸ حرف العین۔ ۲۱۶
۶۹ حرف القاف ۲۱۸
۷۰ حرف الکاف ۲۲۳

Marfat.com

۷۱	حرف اللام	۲۲۷
۷۲	حرف المیم۔	۲۳۰
۷۳	حرف الواو۔	۲۴۸
۷۴	حرف الیاء۔	〃
۷۵	تتمہ۔	۲۴۹
۷۶	تیسرا باب۔ اقوال انبیاء علیہم السلام پر درود بھیجنے کے بیان میں۔	۲۵۴
۷۷	**چوتھا باب**۔ درود وسلام سے متعلق لطائف وحکایات کے بیان میں۔	۲۸۴
۷۸	پہلا لطیفہ۔	۲۸۵
۷۹	دوسرا لطیفہ۔	۲۹۳
۸۰	بشارتِ نبویؐ۔	〃
۸۱	تیسرا لطیفہ۔	۲۹۵
۸۲	چوتھا لطیفہ۔	۲۹۷
۸۳	پانچواں لطیفہ۔	۳۰۰
۸۴	چھٹا لطیفہ۔	۳۰۲
۸۵	ساتواں لطیفہ۔	۳۰۶
۸۶	آٹھواں لطیفہ۔	۳۰۹
۸۷	نواں لطیفہ۔	۳۱۲
۸۸	دسواں لطیفہ۔	۳۱۳
۸۹	گیارہواں لطیفہ۔	۳۱۴
۹۰	بارہواں لطیفہ۔	۳۱۷
۹۱	تیرہواں لطیفہ۔	〃

Marfat.com

۹۲	چودھواں لطیفہ۔	۳۱۸
۹۳	پندرھواں لطیفہ۔	۳۱۹
۹۴	سولھواں لطیفہ	۳۲۰
۹۵	سترھواں لطیفہ	۳۲۲
۹۶	اٹھارھواں لطیفہ۔ یہ مشاہدہ نیند میں نہیں بیداری کا ہے۔	۳۲۵
۹۷	اُنیسواں لطیفہ۔	۳۲۶
۹۸	بیسواں لطیفہ۔	۳۲۸
۹۹	اکیسواں لطیفہ۔	۳۲۹
۱۰۰	بائیسواں لطیفہ۔	//
۱۰۱	تیئسواں لطیفہ۔	۳۳۰
۱۰۲	چوبیسواں لطیفہ۔	//
۱۰۳	پچیسواں لطیفہ۔	۳۳۱
۱۰۴	چھبیسواں لطیفہ۔	//
۱۰۵	ستائیسواں لطیفہ۔	۳۳۲
۱۰۶	اٹھائیسواں لطیفہ	//
۱۰۷	انتیسواں لطیفہ	//
۱۰۸	تیسواں لطیفہ۔	۳۳۳
۱۰۹	اکتیسواں لطیفہ	//
۱۱۰	بتیسواں لطیفہ	۳۳۴
۱۱۱	تنتیسواں لطیفہ	۳۳۶
۱۱۲	چونتیسواں لطیفہ	//

Marfat.com

۱۱۳ پینتیسواں لطیفہ۔	۳۳۷
۱۱۴ چھتیسواں لطیفہ۔	۳۳۸
۱۱۵ سینتیسواں لطیفہ۔	۳۳۹
۱۱۶ اڑتیسواں لطیفہ۔	۳۴۰
۱۱۷ اُنتالیسواں لطیفہ	۳۴۱
۱۱۸ چالیسواں لطیفہ	۳۴۳
۱۱۹ اکتالیسواں لطیفہ۔	〃
۱۲۰ بیالیسواں لطیفہ	۳۴۵
۱۲۱ تینتالیسواں لطیفہ	۳۴۶
۱۲۲ چوالیسواں لطیفہ۔	۳۴۸
۱۲۳ پنتالیسواں لطیفہ۔	۳۴۹
۱۲۴ چھیالیسواں لطیفہ۔	۳۵۰
۱۲۵ سینتالیسواں لطیفہ۔	۳۵۱
۱۲۶ اڑتالیسواں لطیفہ۔	〃
۱۲۷ اُنچاسواں لطیفہ۔	۳۵۲
۱۲۸ پچاسواں لطیفہ۔	〃
۱۲۹ اکیاونواں لطیفہ	〃
۱۳۰ باونواں لطیفہ۔	۳۵۳
۱۳۱ تریپن واں لطیفہ۔	〃
۱۳۲ چوّن واں لطیفہ۔	۳۵۴
۱۳۳ پچپن واں لطیفہ۔	〃

Marfat.com

۱۳۴	چھپنواں لطیفہ	۳۵۴
۱۳۵	ستاونواں لطیفہ۔	۳۵۵
۱۳۶	اٹھاونواں لطیفہ۔	〃
۱۳۷	اُنسٹھواں لطیفہ۔	〃
۱۳۸	ساٹھواں لطیفہ۔	۳۵۶
۱۳۹	اکسٹھواں لطیفہ۔	۳۵۷
۱۴۰	باسٹھواں لطیفہ۔	〃
۱۴۱	تریسٹھواں لطیفہ۔	〃
۱۴۲	چونسٹھواں لطیفہ۔	۳۵۸
۱۴۳	پینسٹھواں لطیفہ۔	〃
۱۴۴	چھیاسٹھواں لطیفہ۔	۳۵۹
۱۴۵	سڑسٹھواں لطیفہ	〃
۱۴۶	اڑسٹھواں لطیفہ	〃
۱۴۷	انہتّرواں لطیفہ۔	〃
۱۴۸	ستّرواں لطیفہ۔	۳۶۰
۱۴۹	اکہتّرواں لطیفہ۔	۳۶۱
۱۵۰	بہتّرواں لطیفہ۔	〃
۱۵۱	تہتّرواں لطیفہ	〃
۱۵۲	چوہتّرواں لطیفہ	۳۶۲
۱۵۳	پچھتّرواں لطیفہ	〃
۱۵۴	چھہتّرواں لطیفہ۔	۳۶۳

Marfat.com

۱۵۵ ستترواں لطیفہ۔	۳۶۴
۱۵۶ اٹھترواں لطیفہ۔	//
۱۵۷ اناسی واں لطیفہ، اسّی واں لطیفہ۔	۳۶۵
۱۵۸ اکیاسی واں لطیفہ	۳۶۶
۱۵۹ بیاسی واں لطیفہ۔	//
۱۶۰ تراسی واں لطیفہ۔	۳۶۷
۱۶۱ چوراسی واں لطیفہ۔	۳۶۹
۱۶۲ پچاسی واں لطیفہ	//
۱۶۳ چھیاسی واں لطیفہ۔	۳۷۰
۱۶۴ ستاسی واں لطیفہ	//
۱۶۵ اٹھاسی واں لطیفہ۔	//
۱۶۶ نواسی واں لطیفہ	۳۷۱
۱۶۷ لطیفہ نمبر ۹۰	۳۷۲
۱۶۸ اکیانواں لطیفہ	۳۷۳
۱۶۹ بانواں لطیفہ	۳۷۴
۱۷۰ ترانواں لطیفہ	۳۷۵
۱۷۱ چورانواں لطیفہ	۳۷۶
۱۷۲ پچانواں لطیفہ	//
۱۷۳ چھیانواں لطیفہ۔	//
۱۷۴ ستانواں لطیفہ	۳۷۷
۱۷۵ اٹھانواں لطیفہ۔	//

Marfat.com

۱۷۶ ستانواں لطیفہ۔	۳۷۷
۱۷۷ سوواں لطیفہ	۳۷۸
۱۷۸ ایک سو ایک واں لطیفہ	۳۷۹
۱۷۹ ایک سو دوئم واں لطیفہ۔	〃
۱۸۰ ایک سو سوئم واں لطیفہ۔	〃
۱۸۱ ایک سو چارواں لطیفہ۔	۳۸۰
۱۸۲ ایک سو پانچواں لطیفہ۔	۳۸۱
۱۸۳ ایک سو چھٹا لطیفہ۔	۳۸۳
۱۸۴ ایک سو ساتواں لطیفہ۔	۳۸۷
۱۸۵ ایک سو آٹھواں لطیفہ	〃
۱۸۶ ایک سو نواں لطیفہ۔	〃
۱۸۷ ایک سو دسواں لطیفہ	〃
۱۸۸ ایک سو گیارہواں لطیفہ۔	۳۸۸
۱۸۹ ایک سو بارہواں لطیفہ۔	۳۸۹
۱۹۰ ایک سو تیرہواں لطیفہ	۳۹۱
۱۹۱ ایک سو چودواں لطیفہ	۳۹۲
۱۹۱ ایک سو پندرہواں لطیفہ	۳۹۴
۱۹۲ ایک سو سولہواں لطیفہ	۳۹۵
۱۹۳ ایک سو ستارہواں لطیفہ	〃
۱۹۴ ایک سو اٹھارہواں لطیفہ	۳۹۷
۱۹۵ ایک سو انیسواں لطیفہ۔	۳۹۸

Marfat.com

۱۹۶	ایک سو بیسواں لطیفہ ۔	۴۰۱
۱۹۷	ایک سو اکیسواں لطیفہ ۔	۴۰۴
۱۹۸	ایک سو بائیسواں لطیفہ ۔ اُونٹ کا درُود پڑھنا ۔	۴۰۵
۱۹۹	ایک سو تیئیسواں لطیفہ ۔ وزنِ شعری ترک ہو سکتا ہے مگر درُود شریف ترک نہیں کیا جا سکتا۔	۴۰۶
۲۰۰	ایک سو چوبیسواں لطیفہ ۔ ابو محمد کُنیت رکھ کر درود شریف پڑھنا ۔	〃
۲۰۱	ایک سو پچیسواں لطیفہ ۔ حضورؐ پر درُود اور صحابہ پر تبرّا ۔	۴۰۷
۲۰۲	تنبیہہ : صحابہ رسُول کو بُرا بھلا کہنے کی مذمّت ۔	۴۰۸
۲۰۳	اس سلسلہ میں چند سبق آموز حکایات و واقعات ۔	〃
۲۰۴	شیخین کا گُستاخ ذلّت آمیز موت کا شکار ۔	۴۱۰
۲۰۵	شیخین کا دشمن نگاہِ علی میں مردُود ۔	۴۱۱
۲۰۶	صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کے دشمن کا سر قلم ۔	۴۱۳
۲۰۷	شیخین کے گُستاخ کے ہاتھوں میں بیڑیاں ۔	۴۱۴
۲۰۸	شیخین کے دشمن سے خُدا و مُصطفٰے بیزار ہیں ۔	۴۱۵
۲۰۹	شیخین کے گُستاخ کی قبر میں اژدھا ۔	۴۱۷
۲۱۰	شیخین کا گُستاخ خنزیر بن گیا ۔	〃
۲۱۱	شاتمِ شیخین پر بھڑوں کا حملہ ۔	۴۱۸
۲۱۲	آگ کی بھٹی مُنّی کے لیے جنّت رافضی کے لیے جہنّم ۔	〃
۲۱۳	شیخین کو روضہ رسُول سے جُدا کرنے کا عبرت ناک انجام ۔	۴۲۲
۲۱۴	چالیس گستاخ زندہ درگور ہو گئے ۔	〃
۲۱۵	ایسی ہی ایک اور کہانی امام شعرانی کی زبانی ۔	۴۲۵
۲۱۶	نمازی سے کھیلنے والے کا انجام ۔	۴۲۶

Marfat.com

۲۱۷	صحابہ کرام کی گستاخی کرنے والا خنزیر۔	۴۲۶
۲۱۸	عارف شعرانی کا بیان۔	۴۲۷
۲۱۹	مقام صحابہ محب طبری سے شریف کا دلچسپ مکالمہ۔	〃
۲۲۰	عارف شعرانی کا اس پر تبصرہ۔	۴۲۹
۲۲۱	صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی مدح سرائی بزبان علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔	〃
۲۲۲	صحابہ کے خلاف تعصب سے روسیاہی۔	۴۳۰
۲۲۳	امام السماوی کا خواب مکہ۔	〃
۲۲۴	عقائد اہلِ سنت بزبان الغزالی رحمۃ اللہ علیہ۔	۴۳۳
۲۲۵	پہلی عقیدت اہلِ سنت کلمہ شہادت کے بارے میں پاکی۔	〃
۲۲۶	حیات و قدرت باری تعالیٰ۔	۴۳۵
۲۲۷	صفت علم۔	〃
۲۲۸	صفتِ ارادہ۔	۴۳۶
۲۲۹	سننا دیکھنا۔	۴۳۷
۲۳۰	کلام باری تعالیٰ۔	〃
۲۳۱	افعال باری تعالیٰ۔	۴۳۸
۲۳۲	رسالت کا مفہوم۔	۴۳۹
۲۳۳	امام ابوالقاسم الاسفرائنی کا بیان۔	۴۴۰
۲۳۴	**پانچواں باب**	۴۴۲
۲۳۵	کن کن مقامات پر درود و سلام پڑھنا جائز ہے۔	〃
۲۳۶	درود و سلام کے خاص اوقات۔	۴۴۳
۲۳۷	جمعہ کے دن کثرتِ درود و سلام افضل ہے۔	۴۴۵

Marfat.com

۲۳۸ پیر اور جمعرات کو درود وسلام کے لیے جمع ہونا اور بلند آواز سے درود شریف پڑھنا۔ ۴۴۶

۲۳۹ علامہ الجمل کا تبصرہ۔ ۴۴۷

۲۴۰ فائدہ۔ ۴۴۹

۲۴۱ علامہ النبہانی کا تبصرہ۔ ″

۲۴۲ شفاعت کی اقسام۔ ۴۵۲

۲۴۳ سرکار کے لیے وسیلہ مانگنے کا فائدہ۔ ۴۵۳

۲۴۴ مقامِ محمود کا مطلب۔ ۴۵۶

۲۴۵ شفاعت کبریٰ کے علاوہ۔ ۴۵۷

۲۴۶ شفاعت کا مفہوم امام غزالی کی نظر میں اور اس کی عمدہ مثال۔ ۴۵۸

۲۴۷ امام رازی اور معنی شفاعت۔ ۴۶۰

۲۴۸ فائدہ: اذان کے آگے پیچھے درود وسلام پڑھنا۔ ″

۲۴۹ درود وسلام کے دیگر مقامات۔ ۴۶۲

۲۵۰ درود وسلام سننے پر لوگوں کا احتجاج۔ ۴۶۶

۲۵۱ بارگاہِ عرش پناہ میں حاضری۔ ۴۶۹

۲۵۲ صدیق وفاروق کی خدمت میں سلام۔ ۴۷۴

۲۵۳ نعت شریف۔ ۴۷۶

۲۵۴ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت۔ ۴۷۸

۲۵۵ امام ابن حجر کا تبصرہ۔ ۴۸۰

۲۵۶ امام نووی کا فتویٰ۔ ″

۲۵۷ حدیث "میری قبر کو عید نہ بناؤ" کا مطلب۔ ۴۸۱

۲۵۸ حیاتِ انبیاء علیہم السلام۔ ۴۸۲

Marfat.com

۲۵۹ امام بیہقی کا جواب۔	۴۸۴
۲۶۰ امام سُبکی کا ایمان افروز قول۔	۴۸۵
۲۶۱ روضۂ اقدس کی قندیلیں۔	۴۸۶
۲۶۲ قاضی عیاض کا ارشاد۔	۴۹۲
۲۶۳ حرمین کے علاوہ دوسرے مقامات کو ہدیہ بھیجنا۔	۴۹۳
۲۶۴ درُود وسلام کے دیگر مواقع۔	۴۹۶
۲۶۵ درود شریف بوقتِ دُعا۔	۴۹۷
۲۶۶ قاضی بیضاوی کا ارشاد۔	۴۹۹
۲۶۷ شیخ ابوبکر الکتامی کا بیان۔	〃
۲۶۸ امام نووی کا ارشاد۔	۵۰۰
۲۶۹ ختم قرآن پر درُود وسلام۔	۵۰۱
۲۷۰ حدیث پڑھتے وقت درُود وسلام۔	۵۰۲
۲۷۱ ابوعروبہ کا ارشاد۔	۵۰۳
۲۷۲ وکیع بن جراح کا فرمان۔	〃
۲۷۳ تحریر میں درُود وسلام۔	۵۰۴
۲۷۴ علامہ ابن الصلاح کا ارشاد۔	〃
۲۷۵ امام احمد بن حنبل پر اعتراض اور اس کا جواب۔	۵۰۵
۲۷۶ حافظ سخاوی کا ارشاد۔	۵۰۶
۲۷۷ فتویٰ لکھتے وقت درُود وسلام۔	۵۰۷
۲۷۸ اختتامِ جلسہ پر صلوٰۃ وسلام۔	۵۰۸
۲۷۹ طاعون کے وقت درود وسلام۔	۵۰۹

Marfat.com

۲۸۰ امام قسطلانی کا ارشاد۔	۵۱۰
۲۸۱ بے گناہ بَری ہوگیا۔	۵۱۲
۲۸۲ خطوط میں درُود وسلام	〃
۲۸۳ جب کان بجنے لگے تو درود وسلام پڑھے۔	۵۱۶
۲۸۴ جب پاؤں سو جائے۔	
۲۸۵ جب کسی بھولی ہوئی شے کو یاد کرنا چاہے۔	
۲۸۶ بازار اور دعوت کی طرف جاتے وقت۔	۵۱۷
۲۸۷ خوشی اور تعجب کے وقت۔	
۲۸۸ عارف باللہ شیخ محمد الخلیلی شافعی کا عجیب فتویٰ۔	۵۲۰
۲۸۹ امام شافعی کے دلائل وجوب۔	۵۲۵
۲۹۰ توضیح بطرز دیگر۔	۵۲۶
۲۹۱ علامہ ابن عبدالبر کا ارشاد۔	۵۲۷
۲۹۲ علامہ ابن القیم کی تصریح۔	۵۳۱
۲۹۳ قائلین وجوب کے دلائل	۵۳۴
۲۹۴ مسلک امام احمد بن حنبل۔	۵۳۵
۲۹۵ ازالۂ وہم۔	۵۴۰
۲۹۶ خطیب بغدادی کا تبصرہ۔	۵۴۲
۲۹۷ سوال	〃
۲۹۸ حدیث ابن مسعود سے نفی وجوب پر استدلال کرنے والوں کا رد۔	۵۴۵
۲۹۹ تیسرا جواب۔	
۳۰۰ چوتھا جواب۔	

Marfat.com

۳۰۱ ایک اور اعتراض اور اس کا رد۔	۵۴۶
۳۰۲ حدیث عبداللہ ابن عمرؓ سے استدلال کا جواب۔	〃
۳۰۳ حضرت علی کی روایت کا تجزیہ۔	۵۴۷
۳۰۴ حدیثِ فضالہ کی توضیح۔ سوال	۵۴۸
۳۰۵ سوال۔	〃
۳۰۶ جواب۔	〃
۳۰۷ سوال۔	〃
۳۰۸ جواب	〃
۳۰۹ سوال	۵۴۹
۳۱۰ جواب	〃
۳۱۱ سوال	〃
۳۱۲ جواب	〃
۳۱۳ سوال	〃
۳۱۴ جواب	۵۵۰
۳۱۵ سوال	〃
۳۱۶ جواب	〃
۳۱۷ سوال	۵۵۱
۳۱۸ جواب۔	〃
۳۱۹ سوال	〃
۳۲۰ جواب	〃
۳۲۱ اعتراض	۵۵۲

Marfat.com

۳۲۲ جواب	۵۵۲
۳۲۳ وجوب درُود کے دلائل۔	"
۳۲۴ پہلی دلیل۔	"
۳۲۵ اس استدلال پر سوال۔	۵۵۴
۳۲۶ ان سوالوں کے جوابات۔	۵۵۵
۳۲۷ وجوب کی دوسری دلیل۔	۵۵۶
۳۲۸ وجوب درود کی تیسری دلیل	۵۵۷
۳۲۹ اس حدیث پر اعتراضات۔	۵۵۸
۳۳۰ اس کے کئی جوابات ہیں۔	"
۳۳۱ تیسرا اعتراض۔	۵۵۹
۳۳۲ جواب۔	"
۳۳۳ چوتھا اعتراض۔	۵۶۰
۳۳۴ جواب۔	"
۳۳۵ پانچواں اعتراض۔	"
۳۳۶ جواب۔	۵۶۱
۳۳۷ چھٹا اعتراض۔	"
۳۳۸ جواب۔	"
۳۳۹ وجوب درُود کی چوتھی دلیل۔	۵۶۲
۳۴۰ وجوب درُود کی پانچویں دلیل۔	۵۶۳
۳۴۱ وجوب درُود کی چھٹی دلیل۔	۵۶۴
۳۴۲ فصل جن مقامات پر درُود شریف پڑھنا منع ہے۔	۵۶۶

Marfat.com

۳۴۳ چھٹا باب -	۵۶۹
۳۴۴ درود وسلام نہ پڑھنے پر تنبیہ و وعید -	"
۳۴۵ ذکرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب -	۵۷۸
۳۴۶ ہمارے اسلاف اور ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم -	"
۳۴۸ امام ابن حجر مکی کا فتویٰ -	۵۷۹
۳۴۸ سوال -	"
۳۴۸ جواب -	
۳۴۹ ساتواں باب	۵۸۲
۳۵۰ سرکار پر سلام کی فضیلت کے بیان میں -	"
۳۵۱ تشہد میں سلام خطاب کی حکمت -	۵۸۴
۳۵۳ سوال -	۵۸۶
۳۵۳ جواب -	"
۳۵۴ تنبیہ	۵۹۲
۳۵۵ سلام کے فوائد -	۵۹۳
۳۵۶ آٹھواں باب	۵۹۶
۳۵۷ درود شریف کن الفاظ سے پڑھنا چاہیے -	"
۳۵۸ مُصنّف کو خواب میں تنبیہ -	۵۹۷
۳۵۹ پہلا دُرود	۵۹۹
۳۶۰ تنبیہ	۶۱۱
۳۶۱ سوال -	۶۱۲
۳۶۲ جواب	"
۳۶۳ سوال	"

Marfat.com

۳۶۴	جواب	۶۱۳
۳۶۵	سوال	
۳۶۶	جواب	
۳۶۷	سوال، جواب۔	
۳۶۸	درود شریف۔ نمبر۲	//
۳۶۹	تیسرا درود شریف۔	۶۱۵
۳۷۰	جسے حافظ سخاوی نے احادیث سے جمع کیا۔	//
۳۷۱	چوتھا درود شریف	۶۱۸
۳۷۲	سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا درود۔	/
۳۷۳	پانچواں درود شریف۔	//
۳۷۴	چھٹا درود شریف۔	۶۲۳
۳۷۵	مذکورہ بالا درود شریف کے نمبروار فوائد۔	۶۳۵
۳۷۶	ساتواں درود شریف۔	۶۴۱
۳۷۷	آٹھواں درود شریف۔	۶۴۳
۳۷۸	نواں درود شریف۔	۶۴۴
۳۷۹	دسواں درود شریف۔	۶۴۶
۳۸۰	گیارہواں درود شریف۔	۶۴۷
۳۸۱	درود سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔	//
۳۸۲	بارہواں درود شریف۔ سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما کا درود شریف	۶۴۸
۳۸۳	تیرہواں درود شریف۔	۶۵۲
۳۸۴	چودہواں درود شریف۔	//

Marfat.com

۳۸۵ پندرہواں درُود شریف۔امام شافعی رضی اللہ عنہ کا۔ ۶۵۹

۳۸۶ ضروری تنبیہ۔ ۶۶۱

۳۸۷ سولھواں درود شریف۔ ۶۶۲

۳۸۸ امام طبرانی اور دیدارِ مصطفےٰ۔ ۶۶۳

۳۸۹ سترہواں درود شریف۔سیّد احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کا۔ "

۳۹۰ اٹھارہواں درود شریف۔(انہی کا) ۶۶۴

۳۹۱ انیسواں درُود شریف۔ ۶۶۵

۳۹۲ بیسواں درود شریف۔ "

۳۹۳ اکیسواں درود شریف۔ ۶۶۶

۳۹۴ بائیسواں درود شریف۔ "

۳۹۵ تیئسواں درُود شریف سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا۔ ۶۶۷

۳۹۶ چوبیسواں درُود شریف۔سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا۔ ۶۸۰

۳۹۷ پچیسواں درُود شریف۔یہ بھی سرکارِ غوثیت مآب کا بیان فرمودہ ہے۔ ۶۸۴

۳۹۸ چھبیسواں درود شریف۔یہ بھی حضور غوث پاک کی طرف منسوب ہے۔ ۶۸۶

۳۹۹ ستائیسواں درود شریف۔یہ بھی آپ کی طرف منسوب ہے۔ ۶۸۷

۴۰۰ اٹھائیسواں درود شریف۔سیدی محی الدین بن العربی کا۔ ۶۸۸

۴۰۱ انتیسواں درُود شریف امام جزولی کا۔ ۶۹۰

۴۰۲ یہ تیسواں درود شریف۔سیدی ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ۔ ۶۹۵

۴۰۳ یہ اکتیسواں درود شریف بھی انہی کا ہے۔ ۶۹۶

۴۰۴ بتیسواں درود شریف بھی انہی کی طرف منسوب ہے۔ "

۴۰۵ تینتیسواں درود شریف۔سیدی ابوالحسن البکری کا۔ ۷۰۱

۴۰۶ چونتیسواں درُود شریف۔سیّد شیخ برہان الدین ابراہیم المواہبی الشاذلی رحمہ اللہ کا ۷۰۵

Marfat.com

۴۰۷ پینتیسواں[۴۵] درود شریف۔ ۷۱۱

۴۰۸ چھتیسواں درود شریف۔ سیدی بہاوالدین نقشبندی کا۔ ۷۱۳

۴۰۹ سینتیسواں درود شریف۔ //

۴۱۰ اڑتیسواں درود شریف۔ شیخ البونی کا۔ ۷۱۵

۴۱۱ انتالیسواں درود شریف۔ سیدی ابوالسعود الجارحی قدس سرہٗ کا۔ ۷۱۷

۴۱۲ چالیسواں درود شریف۔ سیدی محمد اشناوی کا۔ //

۴۱۳ اکتالیسواں درود شریف۔ سیدی محمد وفا شاذلی کا۔ ۷۱۸

۴۱۴ بیالیسواں درود شریف۔ یہ درود شریف بھی انہی کا ہے۔ ۷۱۹

۴۱۵ تنتالیسواں درود شریف۔ سیدی علی وفا کا۔ ۷۲۰

۴۱۶ چوالیسواں درود شریف۔ ابوطاہر بن سیدی علی وفا قدس سرہما کا۔ ۷۲۹

۴۱۷ پنتالیسواں درود شریف۔ جو سیدی ابوالمواہب کے دس درودوں کا مجموعہ ہے۔ //

۴۱۸ چھیالیسواں[۴۶] درود شریف اور درودِ خشیہ ۷۴۹

۴۱۹ سینتالیسواں[۴۷] درود شریف ۷۵۷

۴۲۰ اڑتالیسواں[۴۸] درود شریف، سیدی عبداللہ بن اسعد الیافعی کا ۷۶۰

۴۲۱ انچاسواں[۴۹] درود شریف۔ یہ بھی انہی کا ہے ۷۶۲

۴۲۲ پچاسواں[۵۰] درود شریف ۷۶۳

۴۲۳ اکاونواں[۵۱] درود شریف ۷۶۵

۴۲۴ باونواں[۵۲] درود شریف۔ شیخ السنوسی کا ۷۶۶

جلد اول ختم

Marfat.com

پیش لفظ

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے درود شریف کے حکم کو مطلق رکھا

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ اَلرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَلنِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ " (رواہ الترمذی ج ۲ ص ۶۵ مشکوٰۃ ص ۸۶)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر درود پڑھتا ہوں تو کتنا وقت کے لیے مقرر کروں فرمایا جتنا چاہو میں نے کہا چوتھا حصہ فرمایا جتنا چاہو اگر درود کا وقت بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے کہا آدھا وقت ؟ فرمایا جتنا چاہو اگر درود کا وقت بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے کہا دو تہائی وقت ؟ فرمایا جتنا چاہو لیکن اگر درود کا وقت بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے کہا میں سارا وقت درود ہی پڑھوں گا فرمایا تب تو تمہارے غموں کے لیے کافی ہے اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے "

Marfat.com

مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت ابی بن کعب درود شریف پڑھنے کے وقت کا تعین چاہتے ہیں کتنا درود شریف پڑھوں اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جتنا تم چاہو فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ اگر درود بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور علیہ السلام خوش خوش تشریف لائے فرمایا جبریل میرے پاس تشریف لائے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے۔

اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

ترجمہ: اے محمد کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ تمہاری امت میں سے جو کوئی تم پر درود بھیجے میں اس پر دس سلام نازل کروں۔

حضرت فضالہ بن عبید کہتے ہیں نبی علیہ السلام تشریف فرما تھے ایک شخص آیا نماز پڑھی اور دعا مانگی:

بغیر درود و سلام کے دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، الٰہی مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلے

فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ، جب نماز پڑھ چکے تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اس کی حمد و ثنا بیان کر، پھر مجھ پر درود بھیج، پھر اس سے دعا مانگ۔ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے نماز پڑھی اللہ کی حمد بیان کی وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔ ترجمہ: اے نمازی دعا مانگ! قبول ہوگی۔

(ترمذی، ابو داؤد، نسائی
مشکوٰۃ ص ۸۶)

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے :۔ فرمایا۔

اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ۔

(ترمذی، مشکوٰۃ ص۸۷)

ترجمہ: جب تک تم اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو بلاشبہ تمہاری دُعا زمین و آسمان کے درمیان مُعلق رہتی ہے۔ اور ذرہ بھر اُوپر نہیں جا سکتی (قبول نہیں ہوتی)

شیخ محقق کا ارشاد

شیخ اجل اکرم عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسکین (عبدالحق) کو مدینہ طیبہ کی زیارت کے لیے روانگی کے وقت وداع کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ بات ذہن میں رکھو اور آگاہ رہو کہ اس راہ میں ادائے فرض کے بعد کوئی عبادت حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے برابر نہیں ہے تمہیں چاہیئے کہ اپنا سارا وقت اس میں صَرف کرو، کسی اور کام میں مشغول نہ ہو۔ عرض کیا۔ کیا اس کے لیے کوئی معیّن تعداد بھی ہے فرمایا یہاں عدد معین کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس قدر پڑھو کہ ہر وقت اسی سے رطب اللسان رہو حتّٰی کہ انہیں کے رنگ میں رنگے جاؤ اور اس میں مُستغرق رہو۔

وہ کتنا بدنصیب انسان ہوگا جو صلوٰۃ وسلام سے منع کرے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بخیل قرار دیا جس کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وُہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے۔ ارشاد فرمایا :۔

اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔

(ترمذی، احمد، مشکوٰۃ، ص ۸۷)

ترجمہ: بڑا بخوس وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درُود نہ پڑھا۔

Marfat.com

اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا پسِ منظر

صلوٰۃ وسلام جب بھی پڑھا جائے باعثِ برکت و فوز و فلاح ہے لیکن اذان کے بعد باقاعدہ طور پر درُود شریف پڑھنے کا سُلطان الناصر صلاح الدّین ایوبی علیہ الرحمہ کے دور سے آغاز ہوا۔

امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ "کشف الغمہ عن جمیع الامۃ" میں رقمطراز ہیں:

قال شیخنا رضی اللہ عنہ	ترجمہ: ہمارے شیخ نے فرمایا مؤذن جس طرح
لم یکن التسلیم الذی	درُود وسلام پڑھتے ہیں نہ حضور علیہ السلام
یفعلہ الموذنون فی ایام حیاتہٖ	کے دَور میں تھا نہ خلفائے راشدین
والخلفاء الراشدین قال کان	کے زمانہ میں۔ فرمایا روافض نے مصر
فی ایام الروافض بمصر	میں اپنے دورِ حکومت میں اذان کے
شرعوا التسلیم علی	بعد خلیفہ اور اس کے وزیروں پر سلام
الخلیفۃ وزرائہ بعد	پڑھنا شروع کر دیا یہاں تک کہ الحاکم
الاذان الی ان توفی	بامراللہ کے مَرنے کے بعد لوگوں نے
الحاکم بامراللہ وولوا اختہ	اس کی بہن کو والی بنا لیا اور اس پر
فسلموا علیہا وعلی وزرائہا	اور اس کی خواتین وزیروں پر سلام
من النساء فلما تولی الملک العادل	پڑھنے لگے۔ جب بادشاہ عادل صلاح
صلاح الدین ایوبی فابطل	الدین ایوبی برسرِ اقتدار آئے، ان بدعتوں
ھذہ البدع وامر المؤذنین	کو ختم کر کے ان کی جگہ تمام شہروں اور
بالصلاۃ والتسلیم علی رسول اللہ	دیہات کے مؤذنوں کو نبی علیہ السلام
صلی اللہ علیہ وسلم بدل تلک البدعۃ	پر درُود و سلام پڑھنے کا حکم دیا سو

Marfat.com

وامر بہا اھل الامصار والقری فجزاہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے"
یا اللہ خیرا۔
قدرے لفظی تبدیلی کے ساتھ یہی بات حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے
تاریخ الخلفاء میں لکھی ہے۔ دیکھو صفحہ ۳۷۸ طبع کراچی، نیز القول البدیع للسخاوی۔

اذان سے پہلے درود وسلام بدعت ہے اس لیے کہ پہلے پڑھنے کا

سوال ثبوت نہیں ؟

جواب پھر تو نماز میں یا دو ایک دوسرے موقعوں پر ہی درود وسلام جائز ہوگا۔ کیونکہ جب کوئی شخص درود وسلام پڑھنا چاہے گا آپ اس سے خصوصی طور پر اُسی وقت پڑھنے کا ثبوت مانگیں گے اور چونکہ ہر ہر وقت کا تفصیلی حکم تو صراحتہً بتلانا ممکن نہیں، لہٰذا درود وسلام ان تمام اوقات میں معطل دنا جائز ہوگا۔ جن کا خصوصی حکم حدیثِ پاک سے معلوم نہیں حالانکہ اس کا اُمّت میں کوئی بھی قائل نہیں پس آپ کا ضابطہ خلافِ شرع اور خالص بدعت ہے حق وہی ہے کہ درود وسلام جب پڑھیں حکم قرآن وسُنّت پر عمل ہے اور جب منع کریں قرآن وسنت کی مخالفت، اور بدعت سیئہ ہے نیز یہ سوال صرف درود وسلام پر ہی نہیں ہوگا ہر نفلی عبادت مثلاً نفلی نماز نفلی روزہ، نفلی صدقہ، تلاوت قرآن وغیرہ سب پر یہ جاہلانہ سوال ہوگا کہ اس وقت اس دن حضور علیہ السلام نے یہ کام کب کیا تھا؟ ثبوت لاؤ۔

درُود وسلام اور اذان

ہم اذان سے قبل درود وسلام پر اصرار والزام چھوڑ دیتے ہیں اور آپ کے ساتھ مل کر اذان کے بعد درود وسلام پڑھتے ہیں جس کا حکم حدیث شریف میں ہے۔

حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا ترجمہ: جب مؤذن کی آواز سنو تو تم بھی

Marfat.com

مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ ::

اسی کی طرح کہو پھر مجھ پر درود پڑھو، جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے پھر میرے لیے اللہ سے مقام وسیلہ مانگو، وہ جنت میں ایک ایسا درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں سے صرف ایک کے شایانِ شان ہوگا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ (مستحق) میں ہی ہوں جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۱ ص ۱۸۶، مشکوٰۃ ص ۶۵۔)

پھنس گئے عام طور پر یہ واویلا کیا جاتا ہے کہ اذان سے پہلے درود وسلام جائز نہیں حالانکہ یہ انکار بلا دلیل سینہ زوری اور خالص بدعت ہے کہ قرآن کے مطلق حکم کو مقید کرنا ہے مگر اہل سنت کو چاہیئے کہ کہیں، چلیے اس حدیث شریف کے مطابق اذان کے بعد ہی درود شریف پڑھا کریں، مگر منکرین حضرات تو کسی اذان کے بعد بھی درود وسلام پڑھنے کا شدت سے انکار کرتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے معلوم ہوا، پہلے پیچھے کا شور فضول مچا رکھا ہے وہ ہیں ہی درود وسلام کے منکر اور ذکر رسول سے الرجک۔

سوال ہم اذان کے بعد درود وسلام کے منکر نہیں، مگر ہم بلالی اذان چاہتے ہیں، یعنی درود شریف دل میں بغیر لاؤڈ سپیکر تم سپیکر پر پڑھتے ہو

Marfat.com

اور ہم سپیکری درود شریف سے انکار کرتے ہیں؟

جواب جب بلالی اذان چاہتے ہیں تو حضرت بلال کی طرح بغیر سپیکر کے اذان دیا کریں، انہوں نے کبھی بھی سپیکر پر اذان نہیں دی، اور اگر آپ سپیکری اذان نہیں چھوڑ سکتے تو ہم سپیکری درود وسلام بھی نہیں چھوڑ سکتے۔

سوال یہ سپیکری درود وسلام کب سے نکل آیا؟

جواب جب سے سپیکری اذان نکلی ہے جب سے سپیکری تلاوت و تقریر نکلی ہے۔

سوال ہم تو اذان کے بعد بھی درود ابراہیمی پڑھیں گے۔ کہ حدیث سے یہی ثابت ہے؟

جواب ہم نے آپ کو درود ابراہیمی سے کب روکا ہے مگر یہ جو آپ نے فرمایا کہ اذان کے بعد یہی درود شریف ثابت ہے یہ خالص آپ نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنا خالص بدعت ہے۔ آپ اذان کے بعد پڑھا جانے والا درود شریف، درود ابراہیمی قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔ درود ابراہیمی صرف نماز میں افضل ہے اور اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ رہا نماز کے علاوہ، سو تحریر و تقریر دونوں میں نہ تو کسی محدث، فقیہ، مفسر اور مورخ و سیرت نگار نے درود ابراہیمی کا استعمال کیا ہے نہ یہ ممکن ہے۔ تمام امت کے اہل فکر و نظر علیہ السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ الفاظ سے درود وسلام پڑھتے اور لکھتے ہیں۔ دنیا بھر کا کوئی اپنے مسلک کا ہی عالم بتا دیں جس نے تحریر و تقریر میں درود ابراہیمی کا التزام کیا ہو۔ کوئی کتاب بتا دیں اور منہ مانگا انعام مجھ سے حاصل کریں۔

سوال تو کیا درود ابراہیمی کی فضیلت کا آپ انکار کرتے ہیں۔؟

جواب جناب فضیلت کا انکار نہیں مگر صرف نماز میں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز میں السلام علیک ایہا النبی پہلے آچکا ہے اور قرآن میں درود وسلام

Marfat.com

دونوں کا مستقل حکم ہے۔ پس نماز میں دونوں حکموں پر عمل ہو جاتا ہے، مگر نماز کے علاوہ صرف درود ابراہیمی سے قرآنی حکم صَلُّوْا پر عمل ہوگا اور سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پر نہیں ہوگا جب کہ الصلوٰۃ وَالسلام علیک یارسول اللہ سے دونوں حکموں پر عمل ہو جاتا ہے۔

یہ منگھڑت درود ہے

جی ہاں! اس لیے کہ یہ قرآنی حکم کے عین مطابق ہے صَلُّوْا درود بھیجو! ہم نے کہا اَلصَّلٰوۃ، سَلِّمُوْا! سلام بھیجو ہم نے کہا وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ اس نبی پر، ہم نے کہا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ اے ایمان والو! اس نبی پر درود اور خوب سلام بھیجو!، ہم کہتے ہیں الصلوٰۃ وَالسَّلَام عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اے رسولِ خدا آپ پر درود و سلام ہو۔ بتائیے یہ منگھڑت ہے۔ یا قرآنی حکم کے عین مطابق؟

سوال بنایا تو تم نے ہی ہے۔؟

جواب جب اللہ نے الفاظ مقرر نہیں کیے اور حضور علیہ السلام کے نماز کے لیے درود ابراہیمی بتایا مگر نماز کے علاوہ اس کو متعین نہ فرمایا ہم نے منشأ قرآن کے مطابق پڑھ دیا۔

سوال ہوا تو پھر تمہارا ہی گھڑا ہوا؟

جواب جناب یہ ہمارا گھڑا ہوا نہیں بلکہ یہی مقدس درود شریف ہے جو حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام آپ کی خدمت میں عرض کرتے تھے یہی وہ مقدس درود و سلام ہے جو تمام مسلمانوں میں بمع شجر و حجر مروج و معمول بہ تھا چنانچہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں مکہ شریف میں حضور علیہ السلام کے ہمراہ شہر سے باہر نکلا۔ فَمَا اَسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا ھُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ سامنے جو بھی پہاڑ یا درخت آتا وہی عرض کرتا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اے رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ (ترمذی شریف۔ دارمی شریف۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۰) سیرت ابن ہشام

Marfat.com

صفحہ ۲۳۴ ج ۱ - البدایہ والنہایہ لابن کثیر صفحہ ۱۳۴ ج ۶ -

سوال پھر یہ تو شجر و حجر کا درود و سلام ہوا ؟

جواب شجر و حجر نے ان الفاظ سے سرکار کو سلام کیا جن سے فرشتے اور صحابہ کرام سرکار کی خدمت میں عرض کرتے تھے۔

(۲) شجر و حجر آپ منکرین سے بہتر تھے کہ ذکر رسول کے شیدائی تھے منکر نہ تھے۔

جناب شجر و حجر میں کوئی گستاخ رسول نہیں ہوتا۔ نہ کافر ہوتا ہے۔

(۳) جناب ! رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ان پیارے کلمات کو حرز جان سمجھتے تھے جن سے آج کے بدبخت انسانوں کو نفرت ہے۔

حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی سفر سے واپس آتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر کہتے۔ "السلام علیک یا رسول اللہ۔ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابتاہ"۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو۔ ابوبکر! آپ پر سلام ہو۔ ابا جی! آپ پر سلام ہو۔

وکان ابن عمر اذا قدم من سفر اتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابتاہ"؛ مصنف ابوبکر عبدالرزاق بن ہشام صنعانی (ولادت ۱۲۶ وفات ۲۱۱) ج ۳ ص ۵۷۶،

صحابہ کرام کا والہانہ نعرۂ رسالت

امام مسلم اپنی صحیح میں مزے لے لے کر نبی کریم علیہ السلام کی ہجرت اور مدینہ منورہ میں حضور کے نزول فرمائی اور استقبال کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں

فصعد الرجال والنساء تمام مرد اور عورتیں مکانوں پر چڑھ گئے

Marfat.com

فوق البیوت وتفرق الغلمان لڑکے اور خدام راستوں میں بکھر گئے
والخدم فی الطرق ینادون سب پکار رہے تھے یَا مُحَمَّدُ ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔
یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔
(صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۲۷)

حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے زیر کمان صحابہ کرام کا جو لشکر میدان میں آیا ان کا شعار (فوجی نعرہ) یا محمداہ تھا۔ کان شعارھم یَوْمَئِذٍ یَا مُحَمَّدَاہ (البدایہ والنہایۃ لابن کثیر ج ۶ ص ۳۲۴)

وفات کے بعد بھی یا سے ندا

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام نے باری باری رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ درود وسلام اس طرح پیش کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَسَلَّمَ اَلْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَار کَمَا سَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرَ۔

اے نبی پاک آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ تمام مہاجرین انصار نے بھی اسی طرح سلام عرض کیا جیسے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے عرض کیا۔

(البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ۵ ص ۲۶۵)

دیکھا آپ کو درود ابراہیمی پر اصرار ہے مگر صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی وہی درود وسلام پڑھا جو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ کا مترادف وہم معنی ہے۔

حضرت ثوبانؓ نے یا رسول اللہ کے منکر کو دھکا دے دیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان

Marfat.com

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا تھا اتنے میں یہود کے علماء میں سے ایک بڑا عالم (حبر) آیا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ۔ اے محمد! آپ پر سلام ہو۔ میں نے اسے ایسا دھکا مارا کہ وہ گرنے کے قریب ہو گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا، آپ مجھے دھکا کیوں دے رہے ہیں؟ میں نے کہا اَلَا تَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کیوں نہیں کہتا ہے۔ اس پر یہودی نے کہا ہم تو ان کو اسی نام سے پکاریں گے، جو ان کے گھر والوں نے رکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے گھر والوں نے میرا نام محمد رکھا ہے الخ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۴۶۔

گویا آپ نے بات کو طول دینا مناسب نہ سمجھا، البتہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کو غلط نہ فرمانا اور ان کو زجر نہ کرنا ان کے عمل کی تائید ہے۔

فقہائے کرام سے

حضور علیہ السلام کے روضۂ انور کی طرف مناسب فاصلے پر اس طرح کھڑا ہو۔ جیسے نماز میں اور سرکار کی حسین و جمیل صورت کا تصور کرے، گویا حضور علیہ السلام اپنی لحد میں سوئے ہوئے ہیں زائر کو جانتے اور اس کا کلام سنتے ہیں ثُمَّ یَقُوْلُ پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ آخر تک فتاویٰ عالمگیری ص ۲۶۵ ج ۱۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "اوراد فتحیہ" جو ان کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کے آخر میں منسلک ہے، میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ والا درود شریف سترہ مختلف الفاظ میں لکھا ہے صفحہ ۱۸۲۔

Marfat.com

فرمایئے شاہ صاحب بھی پکے بدعتی تھے؟ جو القابات آپ اہل سنت کو دیتے ہیں، ان سے شاہ صاحب کو بھی نوازیں گے لیکن آپ کے لیے کیا مشکل ہے۔ جو شخص قرآن میں تحریف اور احادیثِ رسول کا برملا انکار کرسکتا ہے بیچارے شاہ ولی اللہ کی حیثیت اس کے سامنے کیا ہے۔

تبلیغی دیوبندی حضرات کے لیے

مدرسہ دیوبند کے شیخ الحدیث و صدر المدرسین کانگریس کے سرگرم آورد لیڈر جناب حسین احمد مدنی فرماتے ہیں: عرب کے وہابیہ خبیثہ کی زبان سے بارہا سنا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس ندا و خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزا اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب و ندا کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں"۔ الشہاب الثاقب ص ۶۵ دیوبند۔

اب خدا ہی جانتا ہے ان لوگوں کے دلوں میں کیا ہے اور زبانوں سے کیا کہتے ہیں۔ یا منافقت سے کام لیتے ہیں۔ کم از کم آج کل تو ان کے متعلقین "وہابیہ خبیثہ" سے بھی چار قدم آگے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آج کل فرماتے ہیں اذان کے بعد درود شریف کا کوئی منکر نہیں نہ یہ مسئلہ اختلافی ہے ہم صرف اذان سے پہلے جائز نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بھی خالص جھوٹ اور بدعت ہے اصل صورتِ حال وہ ہے جسے ہر مسلمان جانتا ہے۔ جس کی ترجمانی علامہ زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔

منکرین کی اصل غرض

مفتی مکہ مکرمہ علامہ زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

Marfat.com

وَيَمْنَعُوْنَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنَابِرِ بَعْدَ الْاَذَانِ حَتّٰى اَنَّ رَجُلًا صَالِحًا كَانَ اَعْمٰى وَكَانَ مُؤَذِّنًا وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْاَذَانِ بَعْدَ اَنْ كَانَ الْمَنْعَ مِنْهُمْ فَاَتَوْا بِهٖ اِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّقْتَلَ فَقُتِلَ۔

(فتنۂ الوہابیہ ص ۱۱ طبع استنبول ترکی)

وہابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اذان کے بعد مینارہ پر درود پڑھنے سے منع کرتے ہیں یہاں تک کہ ایک نیک دل نابینا مؤذن تھا جب اس نے اذان کے بعد منع کرنے کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا، تو محمد بن عبدالوہاب (نجدی) کے کارندے اسے پکڑ کر نجدی کے پاس لے آئے اس نے اس کے قتل کا حکم دیا پس وہ قتل کر دیا گیا۔"

بدعت کی تحقیق

لغوی و شرعی

اس کا اصل مادہ ب۔د۔ع یعنی بَدَعٌ۔ اسی سے بِدْعَةٌ بنا ہے۔ کوئی شے ایجاد کرنا۔ بغیر نمونہ و مثال کے بنانا۔ دیکھو المنجد ص ۹۶۔

امام راغب فرماتے ہیں:

اَلْبِدْعَةُ فِي الْمَذْهَبِ اِيْرَادُ قَوْلٍ لَمْ يَسْتَنَّ قَائِلُهَا وَفَاعِلُهَا بِصَاحِبِ

ترجمہ: دین میں بدعت کا مطلب ہے۔ ایسی بات کہنا (یا کرنا) کہ کہنے والا (یا کرنے والا) جس میں صاحب شریعت

Marfat.com

الشَّرِيْعَةِ وَاَمَاثِلِهَا الْمُتَقَدِّمَةِ وَاُصُوْلِهَا الْمُتَّبَعَةِ۔

علیہ السلام کا طریقہ نہ اپنائے۔ نہ اس کی گزشتہ مثالوں اور مقررہ اصولوں

(مفردات صفحہ ۳۷، طبع مصر) سے موافقت کرے۔"

حدیث پاک سے

حضرت بلال بن الحارث المزنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔

ترجمہ:۔ جس نے میری سنتوں میں سے کوئی سنت جسے میرے بعد مردہ کر دیا گیا تھا زندہ کر دی تو بے شک اس کے لیے اتنا ہی اجر و ثواب ہے جتنا اس پر عمل کرنے والے کے لیے، عمل کرنے والوں کے اجر و ثواب میں ذرا برابر کمی کیے بغیر۔ اور جس نے کوئی گمراہ کن بدعت نکالی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں، اس پر ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ پڑے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا اور اس سے ان کے گناہوں میں ذرہ برابر کمی نہ ہو گی"۔

(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۳۰)

محدثین کرام سے

علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں :۔

Marfat.com

اَلْبِدْعَةُ بِدْعَتَانِ، مَحْمُوْدَةٌ ترجمہ: بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ اچھی اور
وَمَذْمُوْمَةٌ فَمَا وَافَقَ بُری۔ جو سُنّت کے موافق ہو وہ اچھی اور
السُّنَّةَ فَهُوَ مَحْمُوْدَةٌ وَ پسندیدہ ہے اور جو سُنّت کے خلاف ہو
مَا خَالَفَهَا فَهُوَ مَذْمُوْمَةٌ" وہ بُری ہے۔ (فتح الباری
علی ہامش البخاری ص ۱۰۸۱۔ ج ۲)

الدرالمختار میں ہے:۔

هِيَ اِعْتِقَادُ خِلَافِ الْمَعْرُوْفِ ترجمہ: جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عَنِ الرَّسُوْلِ لَا عِمْعَانَدَةٍ سے مشہور و ثابت ہے اس کے خلاف
بَلْ بِنَوْعِ شُبْهَةٍ۔ عقیدہ رکھنا۔ ضد و تعصب سے نہیں
بلکہ کسی شبہ کی بنا پر ہے"

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ بدعت کبھی واجب ہوتی ہے جیسے گمراہ فرقوں کے خلاف دلائل قائم کرنا اور کتاب و سُنّت کے۔ سمجھنے کے لیے علم نحو حاصل کرنا، اور کبھی مستحب ہوتی ہے جیسے اصطبل اور مدرسے قائم کرنا۔ اور وہ تمام اچھے کام جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ تھے۔ کبھی مکروہ ہوتی ہے۔ جیسے مساجد کی زینت و زیبائش۔ کبھی مباح جیسے اچھے اچھے مشروبات اور اچھے لباس میں توسیع" (شامی ص ۵۶۰ ج ۱)۔

سُنّت حسنہ یا بدعت حسنہ؟

پس جو چیز اچھی ہے اور نئی ہے مگر اسلام کے عمومی مزاج اور مقاصد کے خلاف نہیں اسے آپ اس وجہ سے چاہیں تو بدعت حسنہ کہیں کہ وہ خاص جزوی صورت میں دَورِ نبوی میں نہ تھی جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام کو باقاعدہ ایک امام کی اقتدا میں نماز تراویح ادا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ

Marfat.com

ھٰذِہٖ" یہ بدعت کتنی اچھی ہے۔ بخاری، مشکوٰۃ ص ۱۱۵ - خواہ سُنّت حسنہ کہہ دیں جیسے اس روایت میں ہے

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ	ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ
سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا	رائج کیا اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس
وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ	کے بعد بھی جو کوئی اس پر عمل کرے گا۔
مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ	اس کے ثواب میں کوئی کمی کیے بغیر
اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ اِلٰی	اس رائج کرنے والے کو اس کا
	ثواب ملے گا۔"

(صحیح مسلم بمشکوٰۃ ص ۳۳)

درحدیث دیگرا مولوی ثناء اللہ امرتسری اہلِ حدیث فتاوی اثنائیہ ص ۱۷۵ ج ۱ پر لکھتے ہیں :- اصل مسکوت عنہ میں جواز و اباحت ہے۔ فتاوی رشیدیہ میں اس سوال کے جواب میں کہ نمازی کے آگے جوتا رکھنا جائز ہے یا مکروہ ص ۲۷۶ ج ۲ - پر لکھتے ہیں۔ اس کی کوئی کراہت منقول نہیں لہٰذا کچھ حرج نہیں"

ہماری عرض ہم بھی یہی گزارش کرتے ہیں کہ جس بات کی شریعت میں ممانعت ثابت نہ ہو۔ زبردستی اس کو بدعت اور حرام کہنا بجائے خود حرام اور جرم ہے احکام شرع کو دنیا کمانے اور پست مالی اغراض کے لیے مسخ نہ کیجیے عوام کو خدا اور رسول کے ذکر سے بیگانہ نہ کیجیے کہ ان جذبات کے خاتمہ سے اندیشہ ہے کہ بچارے خود بھی موجودہ عربوں کی طرح یہود و ہنود کے پنجہ استبداد میں جکڑے نہ جائیں کہ شیطان کی اپنے چیلوں کو پُرزور ہدایت ہے۔

بقول اقبال مرحوم ؎

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں کبھی — رُوحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

Marfat.com

سامراج کے پیٹھو۔ ذکر مصطفٰے کے دشمن

علامہ سیّد احمد بن زینی دحلان مفتی مکہ اپنی کتاب "الدرر السنیۃ فی الرد علی الوھابیۃ" کے ص ۴۱ پر لکھتے ہیں :۔

کان ینھٰی عن الصلاۃ علی	ترجمہ :۔ (محمد بن عبدالوہاب نجدی) نبی
النبی صلی اللہ علیہ وسلّم	علیہ السلام پر درود پڑھنے سے منع
ویتاذّٰی من سماعھا وینھٰی	کرتا تھا اور درود شریف سن کر رنجیدہ
عن الاتیان بھا لیلۃ الجمعۃ	ہوتا تھا جمعہ کی رات میناروں پر
وعن الجھر بھا علی	بلند آواز سے درود شریف
المنائر ویؤذی من یفعل ذٰلک	پڑھنے سے منع کرتا تھا اور جو ایسا
ویعاقبہ اشد العقاب حتّٰی	کرے اسے سخت ترین سزا دیتا تھا۔
انّہٗ قتل رجلاً اعمٰی کان مؤذنا	یہاں تک کہ اس نے ایک خوش آواز
صالحاً ذا صوتٍ حسنٍ نماہُ	نابینا متقی مؤذن کو صرف اس لیے
عن الصلاۃ علی النّبی صلّی	قتل کر دیا کہ وہ (عاشقِ مصطفٰے) منع
اللہ علیہ وسلم فی المنارۃ	کرنے کے باوجود منارہ پر نبی علیہ السلام
بعد الاذان فلم ینتہ	پر اذان کے بعد درود شریف پڑھتا
واتیٰ بالصلاۃ علی النّبی	سو نجدی نے اس کو قتل کرنے
صلی اللہ علیہ وسلم	کا حکم دیا۔ اور اس کو قتل کر دیا
فامر بقتلہ فقُتِل"	گیا"

سچ ہے :۔

تیری محفل بھی گئی چاہنے والے بھی گئے
شب کی آہیں بھی گئیں صبح کے نالے بھی گئے

Marfat.com

ان ظالموں کے کل بھی یہی کارنامے تھے اور آج بھی یہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ان کے شر سے بچائے۔ آمین۔

جائز اور ناجائز ہونے کا شرعی قاعدہ :-

شریعت کا قاعدہ یہ ہے کہ جب تک کسی بات سے منع نہ کیا جائے وہ جائز اور مباح رہتی ہے یعنی شرع مطہر کا منع نہ کرنا ہی جواز کے لیے کافی دلیل ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ - (المائدہ ۱۰۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :-

اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا (دار قطنی۔ مشکوٰۃ ص ۳۲)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ فرض مقرر فرمائے ہیں ان کو مت ضائع کرو اور کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کے پاس مت پھٹکو کچھ حدود مقرر کی ہیں ان سے تجاوز مت کرو۔ اور کچھ چیزوں کے متعلق خاموشی اختیار کی ہے بغیر اس کے کہ اسے بھول لاحق

Marfat.com

ہوئی ہو پس ان کی کرید نہ کرو۔"

قرآن کی اس آیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درج بالا فرمان سے معلوم ہوا کہ جن چیزوں کا حکم شریعت میں آجائے، ان پر عمل کرنا واجب ہے اور جن امور سے منع کیا گیا ہے ان کو اپنانا حرام ہے۔ اور جن کا حکم بھی نہ ہو اور ممانعت بھی نہ ہو۔ تو وہ بات اپنے اصل پر رہتے ہوئے جائز ہے۔ پس کرنے والے سے نہ پوچھیں کہ اس کی دلیل کیا ہے بلکہ منع کرنے والے کا فرض ہے کہ اپنے دعوٰی پر کوئی شرعی ثبوت پیش کرے دلیل جواز کے لیے نہیں۔ حرام، مکروہ اور بدعت کہنے کے لیے دلکار ہے یا پھر فرض و واجب کے لیے۔

عید میلاد امام راغب اصفہانی عید کا معنی لکھتے ہیں

یستعمل العید فی کل یوم عید کا لفظ ہر خوشی والے دن کے فیہ مسرۃ۔ (مفردات راغب ص۳۵۰) لیے بولا جاتا ہے۔

ہر دور میں عموماً اور آج کل خصوصاً ہر قوم اپنے قومی محسنوں کے ایام ولادت و وفات پر خصوصی پروگرام تشکیل دیتے اور ان کی یاد مناتے اور ان کے کارناموں کا تذکرہ کرتے ہیں، اس لیے مسلمان بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم میلاد دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ کچھ بدنصیب لوگ اپنے فرقوں کے اماموں اور مولویوں کے ایام تو زور شور سے مناتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے مگر جوں ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم منایا جائے۔ پوری طاقت اس کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ خدائی پروگرام ہے جو کسی کے ختم کیے ختم نہیں ہو سکتا اسی لیے شرمندگی اور خفت مٹانے کے لیے بجائے میلاد النبی کے سیرۃ النبی کے نام سے جلسے اور کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں اور بجائے آپ کی مدح و تعریف کے تنقیص شان کر کے اپنی بدنصیبی کا سامان مہیا کرتے ہیں، اور اب تو خیر سرکاری و فاقی و صوبائی میلاد کانفرنسوں میں

Marfat.com

شرکت فرما کر نذرانے وصول فرماتے۔ اعلیٰ ہوٹلوں میں ٹھہرتے اور ہوائی جہاز کی سفت سیر کرتے ہیں۔ کہتے ہیں صحابہ کرام کو ہم سے کئی گنا زیادہ آپ سے محبت تھی لیکن انہوں نے کبھی یہ عید نہیں منائی اگر یہ نیکی کا کام ہوتا تو صحابہ کرام کبھی اس سے محروم نہ رہتے لہٰذا بدعت ہے۔ ملخصاً۔ جواباً عرض یہ ہے کہ عید میلاد النبی پر مسلمان جائز طریقے سے جو خوشی کا اظہار کرتے ہیں وہ ان کے ایمان کا تقاضا ہے آپ حضرات مختلف ناموں سے وقتاً فوقتاً جو کانفرنسیں کرتے ہیں اُن پر بے تحاشا روشنی اور دیگر لوازمات کا جو اہتمام ہوتا ہے اس کے لیے تداعی ہوتی ہے کیا یہ تمام اُمور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے دور میں ہوتے تھے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو ان پر بھی برسا کریں اور ان کو بھی بند کرنے کی کوشش کریں۔ آپ اپنے لیے اپنے فرقے کے لیے اور اپنے پیشواؤں کے نام پر آئے دن کانفرنسیں منعقد کریں۔ لاکھوں روپیہ ان پر صرف کریں تو وہ سب دین کے نام پر بغیر کسی ثبوت کے جائز اور کار ثواب، اور اگر مسلمان دین کے مرکز، ایمان کی جان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے طور پر تقریبات منائیں تو بدعت۔ دونوں میں وجہ فرق واضح کریں۔

دو عیدیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسلام میں عیدیں صرف دو ہیں، تیسری کسی عید کا نام و نشان نہیں، لیجیے تیسری عید کا نام و نشان بھی آپ کو بتا دیتے ہیں تاکہ سند رہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔ الخ۔ پڑھی۔ ان کے پاس ایک یہودی تھا اس نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنا لیتے۔ تو ابن عباس نے فرمایا:۔

فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ — یہ آیت جس دن نازل ہوئی اس دن دو
فِیْ یَوْمِ جُمُعَةٍ وَّ یَوْمِ — عیدیں تھیں ایک جمعہ کی عید اور دوسری یوم عرفہ

Marfat.com

عَرَفَۃَ" کی عید"۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

آپ تو اسی غم میں گھلتے جا رہے تھے کہ عید میلاد النبی سے تین عیدیں ہو جائیں گی مگر حضور علیہ السلام نے تو ہر جمعہ کو عید قرار دے کر سال بھر میں عیدین کے علاوہ ۵۲ عیدیں مزید قرار دے دیں۔ فرمائیے اسلام میں عیدیں دو ہیں یا سال بھر میں ۵۴ اور عید میلاد کے سمیت تقریباً ۵۵۔ ؟

سوال عیسائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کا یوم پیدائش مناتے ہیں مسلمان نہیں مناتے؟

جواب غلط ہے۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر ہے یعنی جب بھی کوئی مسلمان قرآن کی متعلقہ آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کرتا ہے اور یہی میلاد ہے اگر خصوصی طور پر ان کی میلاد بھی منائی جائے تو بالکل جائز ہے۔

ذکر کی لغوی تحقیق

محافل ذکر کا ثبوت

امام راغب اصفہانی نے لغات قرآن پر لکھی جانے والی اپنی شہرہ آفاق کتاب میں لفظ ذکر کی تحقیق اس طرح کی ہے (۱) کسی چیز کی جان پہچان کو ذہن میں حاضر کرنا۔ (۲) کسی بات کو یا کسی چیز کو دل میں حاضر کرنا۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر زبانی۔ (۲) ذکر قلبی۔ دونوں کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) بھولنے کے بعد یاد رکھنا۔ (۲) اور بغیر بھولے یاد رکھنا ہمیشہ یاد رکھنا۔ ہر قول کو بھی ذکر کہتے ہیں۔ ذکر کا ایک معنی ہے شرف و بزرگی۔ ذکر بھی پہلے نازل شدہ کتابیں۔ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الخ وغیرہ۔

(مفردات راغب ص ۱۷۸)

Marfat.com

جب ذکر کے متعدد معنی ہیں تو جو معنی جہاں مناسب ہوگا وہی وہاں مُراد ہوگا۔

ذکر سے منع کرنے والے بڑے ظالم

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کا متعدد مقامات پر حکم دیا ہے :۔
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ ترجمہ: اللہ کا کثرت سے ذکر کرو تاکہ
تُفْلِحُوْنَ - (الجمعہ آیت) کامیابی سے ہمکنار رہو۔

کہتے ہیں اس آیت میں ذکر سے مُراد خطبہ جمعہ ہے۔ معاذ اللہ! قرآن پر اس سے بڑھ کر کیا ستم ہوگا کہ اس کی تعلیم و احکام کا حلیہ ہی بدل دیا جائے اور اس کے ساتھ وُہ سلوک کیا جائے جو کفّار کو کرنا چاہیئے اس آیت سے پہلے ہے۔

فاذا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ - جب نماز جمعہ ادا کر دی جائے۔

تو کیا نماز جمعہ کے بعد تمام مسلمانوں کو حکم ہو رہا ہے کہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرو یعنی خطبہ جمعہ پڑھو! لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیا نماز جمعہ کے بعد خطبہ جمعہ ہوتا ہے اور کیا تمام لوگ اس کو پڑھتے ہیں۔؟ اللہ جہالت و تعصّب سے بچائے اور قرآن کریم کی تحریف سے محفوظ فرمائے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ ترجمہ: اس سے بڑا ظالم کون ہے
اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام
وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ کے ذکر سے منع کرے اور انہیں ویران
مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ کرنے کی کوشش کرے ایسے لوگوں
اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا کو خُدا سے ڈرے بغیر مسجدوں
خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ میں آنے کا کوئی حق نہیں، ان کے
عَذَابٌ عَظِيْمٌ" لیے دنیا میں رسوائی اور انہی کے
(البقرہ آیت ۱۱۴)

Marfat.com

لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے"

ذکر بالجہر حدیث سے

مساجد میں اللہ کے ذکر سے منع کرنے والے اللہ سے ڈریں اور بار بار اس آیت کو پڑھیں۔ شائد ان کی قسمت میں توبہ ہو، اور عذابِ عظیم سے اب بھی بچنے کی صورت نکل آئے، الٰہی ایسا ہی کر دے۔ آمین۔

حدیث قدسی میں ہے، اللہ کا ارشاد ہے:۔

اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذکرتہٗ فِیْ مَلَاءٍ خیر مِنْھُمْ ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ اگر بندہ مجلس میں میرا ذکر کرے گا میں اس کا اس سے بہتر مجلس (یعنی فرشتوں کی مجلس) میں ذکر کروں گا۔

آنکھیں چیر کر دیکھیں مجلس ذکر کا نام ہی ہے یا کسی اور کا، فقہاء و علماء کرام نے بلند و آہستہ ذکر کی فضیلت اور اولویت میں تو اختلاف کیا ہے مگر کسی نے بدعت و حرام تو کسی صورت کو قرار نہیں دیا۔ علامہ شامی فرماتے ہیں" ذلک یختلف باختلاف الاشخاص والاحوال" زیادہ بہتر کون سی صورت ہے؟ یہ ذکر کرنے والوں اور حالات کے بدلنے سے بدل جاتی ہے" (فتاوٰی شامی ص ۶۶۰) ذکر جہر افضل ہے جب کہ مفرط یعنی حد سے بڑھ کر نہ ہو درمیانی آواز ہو۔ آدھی رات کو جب دنیا سوئی ہو، کوئی شخص سپیکر کی فل آواز پر ذکر جہر کرے یا نماز باجماعت ہو رہی ہو۔ یا ہسپتال یا تعلیمی اداروں میں اسی طرح بے ہنگم بآواز بلند ذکر کرنا شروع کر دے تو اسے کون بہتر کہے گا۔؟ یاد رکھیے کہ کھانا جائز ہے مگر ایک حد تک پینا، سونا، نماز پڑھنا روزہ وغیرہ تمام نیکی کے کام ہیں مگر حدود اللہ سے تجاوز کر جائیں تو یہی اعمال بجائے نیکی کے معصیت بن جاتے ہیں مثلاً کھانے پینے اور سونے میں تجاوز، مکروہ اوقات میں نماز، رات کے وقت یا عید و تشریق کے روزے، چپ کا روزہ، مقرر رکعات سے گھٹانا بڑھانا۔ سب گناہ بن جائیں گے پس ذکر بالجہر کی بھی حدود ہیں ان کے

Marfat.com

اندر ہی اس کی اجازت ہو سکتی ہے مگر آپ حضرات تو کسی صورت میں بھی ذکر بالجہر گوارا ہی نہیں کرتے۔ جیسے حضور کے زمانہ کے منکر تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ۔ کہ قرآن کو نہ سنو اور شور برپا کردو"۔

منکرین حضرات سے گزارش

آپ کا دعوٰی ہے عمل بالحدیث، لیکن آپ کا عمل ہے۔ مخالفتِ حدیث۔ یہ تضاد ختم کر دیں یا نام بدل دیں یا عمل کریں۔ حدیث کی کتابوں کی چند سرخیاں دیکھیں پھر تفصیل آئے گی۔ باب الذکر بعد الصلوٰۃ۔ صحیح بخاری ص ۱۱۶ ج ۱۔ صحیح مسلم ص ۲۳۷ ج ۱ مشکوٰۃ شریف ص ۸۸۔ باب جامع فی فضل الذکر ترمذی ص ۱۷۳ ج ۲۔ باب فضل الذکر ابن ماجہ ص ۲۷۷ باب الذکر بعد التسلیم نسائی ص ۱۳۴ ج ۱۔ موطا امام مالک ص ۷۲، وغیرھا۔

اور اب تفصیل

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

"اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِکَ اِذَا سَمِعْتُہٗ"

ترجمہ: جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو باآواز بلند ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رواج تھا اور ابن عباس فرماتے ہیں میں ذکر کی آواز سن کر پہچان جاتا تھا۔ کہ جماعت ہو چکی ہے"۔

(صحیح بخاری شریف ص ۱۱۶۔ ج ۱۔ صحیح مسلم ص ۲۱۷۔ ۲۲۷ ج ۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ یَقُوْلُ بِصَوْتِہِ الْاَعْلٰی۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ

جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو باآواز بلند فرماتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔

(مشکوٰۃ ص ۸۸۔)

Marfat.com

ذکر کرنے والا زندہ، نہ کرنے والا مُردہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مِثْلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مِثْلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

ترجمہ: جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی ہے۔ (بخاری مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۹۶)

محفلِ ذکر حدیث پاک سے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے بندے کے اس یقین کے ساتھ ہوں ہوں جو وہ مجھ سے رکھتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ "

ترجمہ: اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرے گا میں بھی اسے دل میں یاد کروں گا۔ (مراد ہے پوشیدہ) اور اگر وہ مجلس میں میرا ذکر کرے گا تو میں اس سے بہتر محفل میں اس کا ذکر کروں گا" یعنی فرشتوں کی محفل میں"۔

(بخاری مسلم ص ۳۴۹ ج مشکوٰۃ ص ۱۹۶ ج ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے بڑے

Marfat.com

مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا فضیلت والے، گشت کرنے والے
يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فرشتے ہیں۔ جو ذکر کی مجلسوں کو ڈھونڈتے
فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا رہتے ہیں پھر جب ان کو ذکر کی کوئی
فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مجلس مل جاتی ہے یہ بھی ذکر والوں
مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور پر دل سے
بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى ایک دوسرے کو ڈھانپ لیتے ہیں۔
يَمْلَؤُا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ یہاں تک کہ آسمانِ دنیا تک تمام فضا
الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا کو پُر کر دیتے ہیں (اتنے زیادہ ہوتے)
وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ قَالَ جب اہل محفل اُٹھ کر چلے جاتے ہیں۔
فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَ تو یہ فرشتے بھی، اُوپر کو چلے جاتے
جَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ ہیں فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا
مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ ہے، حالانکہ وہ ان کو خوب جانتا ہے
جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّكَ کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں۔
فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَ الٰہی! میں پر تیرے بندوں کے بال
يُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ سے ہو کر آئے ہیں جو تیری تسبیح
وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيَسْئَلُوْنَكَ (سبحان اللہ کہنا) تیری تکبیر (اللہ اکبر کہنا)
قَالَ وَمَاذَا يَسْئَلُوْنَنِيْ تیری تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) اور
قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ تیری تحمید (الحمد للہ کہنا) کرتے
قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ تھے۔ اور تجھ سے مانگ رہے
قَالُوْا لَا اَيْ رَبِّ قَالَ تھے۔ فرماتا ہے کیا مانگ رہے
كَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ تھے کہتے ہیں تجھ سے تیری جنت

Marfat.com

قَالُوْا وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ مانگ رہے تھے۔ فرماتا ہے کیا انہوں نے
قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِيْ میری جنت دیکھی ہے؟ عرض کرتے ہیں
قَالُوْا مِنْ نَّارِكَ يَا رَبِّ اے پروردگار دیکھی تو نہیں فرماتا ہے
قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ دیکھ لیں تو ان کے شوق کا کیا عالم ہو؟
قَالُوْا لَا قَالَ وَكَيْفَ کہتے ہیں الٰہی! وہ تجھ سے پناہ مانگ رہے ہے
لَوْ رَأَوْ نَارِيْ قَالُوْا تھے۔ فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ
وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ رہے تھے؟ کہتے ہیں تیری آگ سے۔
قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَاَعْطَيْتُهُمْ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی؟
مَّا سَأَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ کہتے نہیں فرماتا ہے اگر میری آگ دیکھ
مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ پھر کہتے ہیں
رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ وہ استغفار کر رہے تھے فرمایا کہ اللہ
عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا فرماتا میں نے ان کو بخش دیا اور انہوں
مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ نے جو بھی مانگا دے دیا اور جس سے انہوں
قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَمْ نے پناہ مانگی میں نے ان کو امان دے
غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا دی فرمایا کہ فرشتے عرض کرتے ہیں۔
يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ" یا اللہ! ان میں فلاں بڑا گنہگار بھی تھا جو
گزرتے گزرتے دیکھ کر ان کے پاس
بیٹھ گیا تھا۔ فرمایا میں نے اس کو بھی
بخش دیا۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے
ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا"

[صحیح مسلم ص ۳۵۲ ج ۲
صحیح بخاری ص ۹۴۰ ج ۲
تبغیر لتیسیر]

امام مسلم نے ایک عنوان باندھا ہے:-

Marfat.com

فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر

تلاوت قرآن اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَھُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْھُمُ الْمَلَائِکَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ۔ (مسلم ص ۳۵۴ ج ۲)

ترجمہ: جب بھی کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کریم کی تلاوت کریں اور اسے آپس میں پڑھیں پڑھائیں ان پر سکون نازل ہوتا ہے رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے ان پر چھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں فرماتا ہے، جس کو عمل نے سست کر دیا اسے نسب تیزی سے آگے نہیں کر سکتا۔

اس کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے تو (وہاں موجود اہل مجلس سے) پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھے ہیں، انہوں نے کہا، اللہ کی قسم کیا اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہوئے ہو؟ انہوں نے کہا خدا کی قسم صرف اسی کے لیے، فرمایا سنو! میں تمہیں جھوٹا سمجھ کر قسم نہیں دے رہا اور میں تم سب سے کم حضورؐ کی حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی

ترجمہ: حضور علیہ السلام صحابہ کرام کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے۔

Marfat.com

حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ ؟ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ لِمَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَقَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَكُمْ اِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ وَاَخْبَرَنِيْ اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ -

فرمایا کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا، ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے اور اس کے اس شکر کی ادائیگی کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کا رستہ بتلایا اور اس نے ہم پر احسان کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم کیا اسی بات نے تم کو یہاں ٹھہرایا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا بخدا اسی جذبہ نے ہمیں یہاں ٹھہرایا ہے فرمایا تو سنو! کہ میں نے کسی تہمت کی بنا پر تمہیں قسم نہیں دی جبریل نے آکر مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے ملائکہ کے سامنے فخر فرما رہا ہے"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ

ترجمہ: جو لوگ صبح کی نماز سے سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہیں ان کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولادِ اسماعیل علیہ السلام کے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور جو لوگ نماز عصر سے

Marfat.com

نَعَدْ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ نماز مغرب تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں
اللّٰہَ مِنْ صَلٰوتِہٖ ان کے ساتھ بیٹھنا مجھے چار غلاموں کو
الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ آزاد کرنے سے بڑھ کر پسند ہے"
الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ (ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۸۹)
اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً ؏

سوال : قرآن کریم میں ہے :-

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا ترجمہ :- اپنی نماز میں بہت اونچی آواز
تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ سے قرآن نہ پڑھو اور نہ اسے آہستہ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا - پڑھو، اور ان کے بیچوں بیچ اعتدال
کی راہ اختیار کرو ؏

دیکھو آیت میں اللہ تعالیٰ نے صریحاً ذکر جہری کی ممانعت کی ہے۔

جواب : جناب اس آیت میں جس طرح ذکر جہری کی ممانعت ہے اسی طرح ذکر سری کی بھی ممانعت ہے اور درمیانی راہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہم یہی کہتے ہیں کہ جہر مفرط سے بچنا چاہیے اور درمیانہ جہر اختیار کرنا چاہیے۔ تاکہ تکلف، تصنع اور ریا وایذا وغیرہ عوارض سے محفوظ رہے۔ اسلام کے مزاج میں ہی اعتدال ہے۔ یہ دین افراط و تفریط سے بالکل مبرا ہے۔ ویسے منکرین کو یہ آیت چنداں مفید نہیں کیونکہ وہ ہر ذکر سے منع کرتے ہیں اور جہر متوسط سے بھی چڑھتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام ہمیشہ خدا کا ذکر خواہ تلاوتِ قرآن کی صورت میں ہو یا اس کے علاوہ، بلند آواز سے کیا کرتے تھے چنانچہ امام ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عباس

جہر سے کیوں منع کیا گیا ہے

رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔

وَعَنِ ابن عباس وَلَا تَجْهَرْ ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

Marfat.com

بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فَانْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ سَبُّوْهُ وَسَبُّوْا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَانْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اَصْحَابِكَ بِاَنْ تَسْمَعَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ" هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ"

(جامع ترمذی ص ۱۴۲ ج ۲)

روایت ہے کہ آیت کریمہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا "نہ اپنی نماز کو زیادہ بلند آواز سے پڑھو نہ زیادہ آہستہ"، فرمایا یہ حکم مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور اس کے حقائق واضح فرماتے، تو مشرکین حضور کو بھی گالیاں دیتے اور اس کو نازل کرنے والے (خدا) کو بھی، اور جو اس کو لے کر آیا (جبریل)، اس کو بھی، تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ حکم نازل فرمایا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اپنی نماز میں اتنی بلند آواز سے قرآن نہ پڑھو! کہ قرآن کو بھی گالیاں دی جائیں اور اسے نازل کرنے والے کو بھی، اسے لے کر آنے والے کو بھی وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اور اسے اپنے صحابہ کرام کے سامنے آہستہ بھی نہ پڑھو، تاکہ وہ سن سکیں، اور آپ سے قرآن سیکھ سکیں"

Marfat.com

معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرام اللہ کا ذکر باآواز بلند کرتے تھے مگر کفار کا غلبہ تھا اور وہ اس پیاری پیاری آواز کو سننا گوارا نہ کرتے تھے اور خدا اور رسول و جبریل کو گالیاں دیتے تھے۔ بدتمیزیاں کرتے اور مسلمانوں کو ستاتے تھے، اس لیے درمیانی آواز سے ذکر کرنے کا حکم دیا تاکہ ذکر بھی ہوتا رہے اور اپنوں کو آواز بھی پہنچتی رہے، اور کفار کے کانوں تک آواز نہ پہنچے کہ وہ گالیاں دیتے اور بدتمیزیاں کرتے تھے۔ باآواز بلند ذکر سے منع کرنے والے سوچیں کہ وہ منکرین مکہ کا کردار تو ادا نہیں کر رہے۔ اور ذکر کرنے والے صحابہ کرام کا؟ کیا آپ بھی ذکر کی آواز سن کر خدا اور رسول و جبریل علیہما السلام کو گالیاں دیں گے۔ اور ذکر کرنے والوں کو ستائیں گے۔؟

ذکر کی اقسام

امام راغب اصفہانی نے ذکر کے چند معنی تحریر کیے ہیں۔ کسی چیز کی جان پہچان کو ذہن میں حاضر کرنا۔ کسی بات کو دل میں حاضر کرنا۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) دل کا ذکر۔ (۲) زبان کا ذکر۔ دونوں کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) بھول جانے کے بعد یاد کرنا۔ (۲) بھولے بغیر یاد رکھنا۔ ہر بات کو بھی ذکر کہا جاتا ہے۔ زبانی ذکر کی مثال قرآن میں ہے:

اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ کِتَابًا فِیْهِ ذِکْرُکُمْ۔ ترجمہ: ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب اتاری جس میں تمہارا ذکر ہے۔

یونہی:

هٰذَا ذِکْرٌ مُبٰرَکٌ اَنْزَلْنَاهُ۔ ترجمہ: یہ بابرکت ذکر ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔

ایسے ہی:

هٰذَا ذِکْرُ مَنْ مَّعِیَ وَ ترجمہ: یہ میرے ساتھیوں کا بھی ذکر

Marfat.com

ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ۔ سے اور مجھ سے پہلوں کا بھی۔

انزل علیہ الذکر من ترجمہ: کفار کہتے ہیں، ہم میں سے اسی

بَیْنِنَا۔ پر یہ ذکر یعنی قرآن نازل ہوتا تھا۔

ذکر بمعنی شرف و بزرگی۔ ذکر بمعنی کتب سابقہ۔ ذکر بمعنی رسول وغیرہ " دیکھو مفردات امام راغب ص ۱۷۸۔ طبع مصر) لہٰذا جو معنی جہاں مناسب ہوگا مراد لیا جائے گا۔ ایک کی جگہ آنکھیں بند کر کے دوسرا مفہوم لینا یا ایک مفہوم ہر جگہ مراد لینا نری جہالت اور خدا کے کلام میں تعارض و تخالف پیدا کرنا ہے۔

ایک علمی لطیفہ ہم اوپر قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ لکھ آئے ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ ترجمہ: اس سے بڑا ظالم کون ہے (یعنی

مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا کوئی نہیں) جو اللہ کی مسجدوں میں اس

اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا کے نام کا ذکر کرنے سے منع کرے۔

اس آیت کریمہ کو بار بار پڑھیں اور مانعین ذکر کی ہمت کی داد دیں۔

سوال ہم ذکر سے منع نہیں کرتے بلکہ بلند آواز سے، خاص وقت پر، خاص صورت میں ذکر کرنے سے منع کرتے ہیں۔؟

جواب جواباً عرض ہے کہ دل میں اللہ کا ذکر کرنے سے نہ کسی نے کبھی منع کیا ہے نہ یہ ممکن ہے۔ کفار کے ہجوم میں بھی اگر کوئی مسلمان دل میں خدا کا ذکر کرے تو کسی کو کیا معلوم کہ یہ اللہ کا ذکر کر رہا ہے ذکر سے منع تو وہ کرے گا جو ذکر کی آواز سنے اور ذکر کیفیت دیکھے۔ اس کے سوا تو نہ کسی منکر کو ذکر کا پتہ چلے۔ نہ وہ کسی کو ذکر سے منع کرے یعنی ذکر کی آواز سنے بغیر کوئی ذکر سے منع نہیں کر سکتا اور آواز اس وقت تک سن نہیں سکتا۔ جب تک ذکر کرنے والا بلند آواز سے ذکر نہ کرے۔ پس اس آیت کریمہ سے مسلمانوں کا طریق یہ معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

کہ وہ اللہ کا ذکر بلند آواز سے کرتے ہیں اور کفار کا یہ طریق بتایا گیا ہے کہ وہ اس سے منع کرتے ہیں۔ اللہ ہم کو نفس و شیطان کے شر و وسوسہ سے محفوظ رکھے اور ذکر میں لذت نصیب فرمائے۔

دارمی شریف کی حدیث اور محفل ذکر

مانعینِ ذکر نے حدیث کی کتاب "دارمی" سے ایک روایت اپنی دانست میں ذکر کے خلاف نقل کی ہے اس پر بصرہ سے پہلے دارمی کے حوالہ سے ایک دو باتیں ہو جائیں۔

مالک بن مغول کہتے ہیں مجھے امام شعبی نے کہا:۔

مَاحَدَّثُوْكَ هٰؤُلَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ بِهٖ وَمَا قَالُوْا بِرَأْيِهِمْ فَاَلْقِهٖ فِي الْحَشِّ۔ (دارمی ص ۶۰)

ترجمہ: یہ لوگ جو تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کریں اسے لے لو اور (اس کے خلاف جو بات اپنی رائے سے کہیں اسے پھینک دو۔

چونکہ محفل ذکر اور ذکر کے فضائل ہم نے قرآن اور حدیث کے حوالہ سے ثابت کر دیئے ہیں لہٰذا یہی قابلِ عمل ہیں اور چونکہ مانعین نے جو کچھ کہا محض اپنی جاہلانہ و متعصبانہ رائے سے کہا لہٰذا ناقابل التفات ہے۔ قابلِ رد ہے کیونکہ قرآن و سنت کے خلاف جو بھی ہے بُری بدعت ہے گمراہی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ و محفل ذکر

منکرین ذکر کو جب قرآن کریم اور صحاح ستہ کی کسی حدیث سے اپنی مفید

Marfat.com

مطلب دلیل ہاتھ نہ لگی تو بجائے اس کے کہ فضیلت ذکر و اہل ذکر کے قائل ہوتے اور ضدّ تعصب کو خیرباد کہتے، گرتے کو تنکے کا سہارا، کے مصداق "دارمی" کے حوالہ سے ایک منقطوع و مدلّس روایت کا سہارا لینے کی کوشش کرنے لگے، آپ بھی روایت اور پھر ہمارا تبصرہ اور پھر معاندین کی کسمپرسی اور لاعلمی کا عبرت ناک انجام ملاحظہ فرمائیں حکم بن مالک کہتے ہیں، ہم کو عمر بن یحییٰ نے خبر دی کہ میں نے اپنے باپ یحییٰ کو سنا جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہاں معلوم نہیں کہ یحییٰ کے باپ کون اور کس درجہ کے بزرگ ہیں۔ اور روایت حدیث میں ان کا پلہ کیا ہے؟ لہٰذا روایت مدلّس ہے بہرحال یحییٰ کے باپ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر صبح کی نماز سے پہلے بیٹھا کرتے تھے جب وہ گھر سے نکلتے تو ہم بھی ان کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑتے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری تشریف لائے اور ہم سے پوچھنے لگے۔ کیا ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) تمہارے پاس آچکے ہیں؟ ہم نے کہا جی نہیں وہ بھی ہمارے ہمراہ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، تو ہم سب ان کی خاطر کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابوموسیٰ نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے ابھی ابھی مسجد میں ایک نئی بات دیکھی ہے اور خدا کا شکر ہے کہ میرے خیال میں کام نیک ہے انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ ابوموسیٰ نے کہا اگر آپ زندہ رہے تو آپ بھی دیکھ لیں گے میں نے مسجد میں کچھ لوگ دیکھے ہیں جو حلقے بنا کر بیٹھے ہیں اور نماز کا انتظار کر رہے ہیں ہر حلقہ میں ایک شخص ہے۔ ان کے ہاتھوں میں کنکر ہیں ایک شخص کہتا ہے سو بار اللہ اکبر پڑھو تو وہ سو مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ سو مرتبہ کہو، تو وہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے سو مرتبہ سبحان اللہ کہو، تو وہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہتے ہیں۔ (ابن مسعود) نے کہا، آپ نے ان سے کیا کہا؟ فرمایا میں نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ مجھے آپ کی رائے اور فیصلہ کا انتظار تھا تو آپ نے فرمایا تم نے ان کو یہ حکم کیوں

Marfat.com

نہ دیا کہ وہ اپنی خطائیں شمار کرتے، اور میں ان کو ضمانت دیتا کہ ان کی کوئی نیکی ضائع نہیں ہوگی پھر آپ ان میں سے ایک حلقہ میں تشریف لائے اور ہم بھی ساتھ تھے ان کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا، یہ کیا کر رہے ہو؟ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! یہ کنکریاں ہیں جن سے تکبیر تہلیل اور تسبیح شمار کرتے ہیں۔ فرمایا اپنے گناہوں کا شمار کرو۔ میں اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ تمہاری کوئی نیکی ضائع نہیں کی جائے گی۔ اے اُمتِ محمدؐ! کم نصیبو! تمہاری ہلاکت کتنی جلدی آ رہی ہے یہ ہیں تمہارے نبی کے صحابہ کرام، کثیر التعداد۔ اور یہ ہیں حضور کے کپڑے، جو ابھی بوسیدہ نہیں ہوئے اور حضور کے برتن جو ابھی ٹوٹے نہیں۔ اس خدا کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، کیا تم اس راہ پر ہو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے زیادہ سیدھی ہے۔ کیا گمراہی کا دروازہ کھولنا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا، ابو عبدالرحمٰن! ہم نے صرف نیکی کا ارادہ کیا ہے فرمایا کتنے نیکی کا ارادہ کرنے والے ہیں جنہوں نے نیکی پالی ہو؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا، کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا، اور میں نہیں جانتا! اللہ کی قسم کہ شائد ان میں سے اکثر تم میں سے ہوں، پھر آپ (ابن مسعود) چلے گئے۔ عمرو بن سلمہ نے کہا میں نے ان حلقوں والے اکثر لوگ دیکھے کہ نہروان کی جنگ میں (جو حضرت علی اور خوارج کے درمیان ہوئی تھی) خارجیوں کے ساتھ ہو کر ہم پر نیزے برسا رہے تھے۔"

(سنن دارمی ص ۶۰ - ۶۱)

چند غور طلب باتیں :-

(۱) یہ لوگ نمازِ فجر سے پہلے مسجد میں مختلف حلقے بنا کر بیٹھتے تھے اور ہر حلقہ میں ایک شخص مخصوص تعداد میں مخصوص کلمات کا ورد کرواتا تھا۔ جب کہ ہمارا حلقہ ذکر ایک ہی ہوتا ہے اور ایک مسجد میں کئی حلقے نہیں ہوتے۔

Marfat.com

(۲) وہ کنکروں پر تعداد گنتے تھے جب کہ ہم ایسا نہیں کرتے۔

(۳) حضرت ابن مسعود نے ذکر کو ناپسند کیا، نہ ان کلمات کو، بلکہ یہ فرمایا کہ بے حساب ذکر کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہارا ذکر و اجر ضائع نہیں کرے گا۔ تعداد اپنی طرف سے متعین کر لینا ضروری بھی نہیں مناسب بھی نہیں۔

(۴) آپ کے بزرگوں نے مختلف اوراد و وظائف کی جو تعداد مقرر کر رکھی ہے۔ اس پر بھی اس روایت سے زد پڑتی ہے کبھی آپ نے ان سے بھی کہا۔

(۵) یہ مرفوع حدیث نہیں، جب کہ قرآنِ کریم اور صحیح ترین مرفوع حدیثوں میں بعض نمازیوں، حاجیوں، مجاہدوں، روزہ داروں، علماً و اساتیاً، قرأ کے بارے میں شدید ترین وعیدیں ہیں، کیا ان سے یہ تمام نیک کام بُرے ہو گئے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بعض عوارض غلط ہوں تو ان کی درستی کرنی چاہیئے اصل نیکی بہرحال نیکی ہے اس سے منع کرنا نیکی سے منع کرنا ہے جو نیک لوگوں کا کام نہیں۔

محافل ذکر یا علمی حلقے؟

کہا گیا ہے کہ حدیث پاک میں جن محافل ذکر کی فضیلت آئی ہے اُن سے مُراد درس و تدریس کے علمی حلقے ہیں اس سلسلہ میں اولاً عرض ہے کہ ذکر کے متعدد معانی ہیں، اور ہر معنی کے لیے مناسب موقع و محل ہے کسی جگہ اگر ذکر سے علمی درسی حلقہ ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے مقام پر ذکر کی محفل مُراد نہ ہو سکے ہر معنی کا اپنا مناسب محل ہوتا ہے۔ ثانیاً۔ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ اگر حدیث شریف میں مذکور محافل ذکر سے مُراد، درس و تدریس اور وعظ کی علمی مجلسیں مُراد ہیں تو ان کے خلاف حضرت ابن مسعود کے ریمارکس کا کیا مطلب؟ کیا وہ ان کی مخالفت کرتے تھے۔

Marfat.com

مسلم نوجوانوں سے

آپ نے جو محافل ذکر شروع کر رکھی ہیں، وہ بڑی با برکت ہیں۔ نوجوانوں کے ذکر و عمل پر ان کے گہرے پاکیزہ اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ وہ "بابوازم" سے ہٹ کر شرعی فکر و عمل کو اپنا رہے ہیں۔ نماز ذکر اور درود و سلام۔ جیسے نیک کاموں میں شرکت سے ان کے سینے منور اور اعمال پاکیزہ ہو رہے ہیں۔ خدا و رسول کے بحثرت ذکر نے ان میں خدا و رسول کی محبت اور جذبۂ اطاعت کے چراغ روشن کر دیئے ہیں۔ اس سے ان کی زندگیوں میں پاکیزہ انقلاب آ رہا ہے۔ وہ نیکی کے طلب گار اور بدی سے بیزار ہیں۔ ان میں اطاعت محبت۔ مودت۔ اخوت اور صداقت کے جذبات ابھر رہے ہیں۔ جس سے شیطان برہم ہے، مایوس ہے اور سراسیمہ ہے، اور مختلف بہانوں سے ان پاکیزہ محافل کے خلاف سیخ پا ہے اور خدا و مصطفٰے کے ذکر کے مٹانے پر تگ و دو میں دیوانہ وار کوشاں ہے۔

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔

اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے برے جلتے رہیں منکرین۔

ہفتہ وار محافل ذکر منعقد کریں

ہم تمام نوجوانانِ ملت سے بالخصوص اور عام مسلمانوں سے بالعموم مخلصانہ درخواست کرتے ہیں کہ ہر مسجد میں ہفتہ وار مجالس ذکر و درود و سلام کا اہتمام کریں اس میں خصوصی دلچسپی لیں۔ محض خدا و مصطفٰے کی رضا کے لیے۔ کسی طعن و طنز یا صلہ و ستائش کی پرواہ کئے بغیر اس فرض کی ادائیگی میں لگے رہیں اور یاد رکھیں کہ ایک شخص کو راہ راست پر لے آنا دنیا بھر کی دولت سے بہتر ہے۔ انشاء اللہ اسی طرح حق کی روشنی پھیلے گی اور گمراہی کی نحوست ختم ہو جائے گی۔

یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے
شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے

(اقبال)

Marfat.com

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی یوسف بن اسماعیل نبہانی ہے۔ "نبہان" عرب بادیہ نشینوں کا ایک قبیلہ ہے جو سرزمینِ فلسطین کے شمال میں واقعہ شہر اجزام میں بستا ہے۔ یہ شہر حیفہ سے منسلک ہے جو بیروت کے مضافات "عکا" سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کی پیدائش اسی شہر اجزم میں ۱۲۶۵ھ میں ہوئی۔ وہیں ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کی، اور اپنے والد ماجد اسماعیل بن یوسف رحمہ اللہ سے قرآنِ کریم حفظ کیا۔ والد ماجد کی عمر اسّی سال کے لگ بھگ تھی۔ اس کے باوجود عقل و حواس اور قوتِ حافظہ لاجواب تھی۔ عباداتِ شاقہ اور تلاوتِ قرآنِ مجید پر آخر دم تک کاربند رہے۔ ہر تین دن کے بعد قرآن کریم ختم کرتے تھے۔ بعد میں اور ترقی ہوئی اور ہفتہ بھر میں تین مرتبہ ختم قرآن کرتے۔ انہی کمالات و فضائل کا فیضان تھا کہ علامہ نبہانی علم و عمل کے نورانی سانچے میں ڈھلتے چلے گئے۔ جب گھر یلو ماحول پاکیزہ ہو تو اس میں پروان چڑھنے والے نونہال رشد و ورع اور علم و معرفت کے آسمان پر مہر و ماہ بن کر چمکتے ہیں۔ محض وعظ و تلقین سے قوموں کی تربیت نہیں ہو سکتی، جب تک علم کے ساتھ عملی پیکر سامنے نہ ہوں۔

جب آپ حفظ قرآن سے فارغ ہوئے تو والد ماجد نے آپ کو مزید علوم و فنون کے حصول کے لیے عالم اسلام کی مایہ ناز مادرِ علمی جامعہ ازہر شریف میں بھیج دیا۔ آپ بروز ہفتہ یکم محرم الحرام ۱۲۸۳ھ کو جامع ازہر میں داخل ہوئے۔ جہاں آپ نے چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے یگانہ روزگار متبحر اساتذہ کرام سے عربی زبان و ادب اور شرعی علوم و فنون حاصل کیے۔ تحصیلِ علم میں حد درجہ ذوق و محنت کا مظاہرہ کیا اور چھ سال کی محنتِ شاقہ کے بعد ماہِ رجب ۱۲۸۹ھ میں تمام علومِ متداولہ سے فارغ ہو گئے۔ اور مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کو واپس لانے اور مسلمان قوم کو جہالت و بدعقیدگی سے نکالنے کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔ جب آپ کے علمی و عملی کمالات کا شہرہ دور دور تک پہنچا اور دین کی توضیح و تشریح نیز مسلک

Marfat.com

حق اہل سُنّت کی تائید و ترویج میں آپ کے قلمی شہ پارے اکناف و اطراف میں پھیلنے لگے اور آپ اہلِ علم و فضل کے مرجع عام بن گئے۔ تو حکومت شام نے آپ کے علمی مقام و مرتبہ اور ذاتی وجاہت سے متاثر ہو کر آپ کو بیروت میں "محکمۃ الحقوق العلیا"[1] کا وزیر بنا لیا۔ ان تمام ذمہ داریوں کو بہترین طریقہ سے نبھانے کے ساتھ ساتھ انتہائی عبادت گذار اور یکسنت شعار تھے۔ پابندیٔ وقت پر نماز باجماعت ادا کرنا، بلا ناغہ تلاوتِ قرآن کریم، اللہ کے ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود و سلام اور باقی اوراد و وظائف میں کبھی کوتاہی نہ کرتے۔ مخلوق خدا کی بھلائی اور حاجات روی ملی و ملکی ذمہ داریاں نہایت تندہی سے پوری کرتے۔ فرائض، واجبات اور سُنن و مستحبات کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ ہوئی۔ یہی وہ جد و جہد سے بھرپور زندگی تھی جسے ان کی زندہ کرامت قرار دیا جا سکتا ہے۔ ولایت ترک دنیا کا نام نہیں، علمی و عملی میدان میں خلوص و للّٰہیت کے جذبات سے سرشار ہو کر جہدِ مسلسل کرتے رہنا۔ حق کی حمایت میں باطل سے ہمیشہ برسرِ پیکار رہنا اور باطل جس رنگ میں سامنے آئے، جن ہتھیاروں سے مسلح ہو کر سامنے آئے اُسے ایمانی بصیرت اور مومنانہ فراست سے پہچاننا اور اس کے مکمل قلع قمع کے لیے مصروفِ جہاد رہنا ہی اصل ولایت ہے۔ اسی سے اللہ کا قُرب اور مخلوق میں قبولیت عامہ کا اعزاز حاصل ہوتا ہے۔ یہی اوصاف ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو مزین فرماتا ہے۔

علامہ نبہانی میں مرحوم کے یہ تمام اوصافِ حمیدہ ہم کو نمایاں نظر آتے ہیں۔ اس علمی اور عملی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ نے مذہبِ حق اہل سُنّت و جماعت کی تائید و ترویج اور مذاہبِ باطلہ (نجدیہ، خارجیہ۔ رافضیہ وغیرہا) کی تردید میں قابل قدر علمی و تحقیقی کتابیں تحریر فرمائیں۔ نظم و نثر دونوں میدانوں کے شہسوار تھے۔ جس مسئلہ پر قلم اٹھایا تحقیق و تدقیق اور تشریح و توضیح کا حق ادا کر دیا، اور دیکھنے والا حیرت زدہ رہ جاتا ہے کہ جو کام بڑے بڑے ادارے نہ کر سکے تنہا آپ

---

[1] وزارت انصاف۔

Marfat.com

کے ہاتھوں سے خُدا نے کروا دیئے۔ بے شک یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مدد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور اولیائے اُمت کی برکت و اعانت سے ہی ہو سکتا ہے اور بے شک ایسی ایسی نابغہ روزگار ہستیوں کا وقتاً فوقتاً امت مرحومہ میں ظہور پذیر ہونا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے۔

علامہ نبہانی کی چند مشہور تصانیف :۔

۱۔ الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر (چودہ ہزار احادیث کا عظیم ذخیرہ جو تصانیف علامہ میں اعظم و انفع ہے)

۲۔ قرۃ العینین علی المنتخب الصحیحین۔ (تین ہزار احادیث کا مجموعہ اور ان پر فاضلانہ حواشی)

۳۔ جواہر البحار فی فضائل نبی المختار۔ (چار ضخیم جلدوں میں فضائل مصطفوی کا عظیم الشان مجموعہ)

۴۔ وسائل الاصول الی شمائل الرسول (اردو ترجمہ آجکل عام دستیاب ہے)

۵۔ قرۃ العین من بیضاوی والجلالین۔

۶۔ شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق۔

۷۔ حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین۔

۸۔ انوار المحمدیہ مختصر المواہب اللدنیہ۔

۹۔ افضل الصلوات علی سید السادات۔

۱۰۔ الاحادیث الاربعین فی وجوب طاعۃ امیر المومنین۔

۱۱۔ النظم البدیع فی مولد النبی الشفیع۔

۱۲۔ الہمزۃ الالفیہ فی مدح سید الانبیاء۔

۱۳۔ الاحادیث الاربعین فی فضائل سید المرسلین۔

۱۴۔ الاحادیث الاربعین فی امثال افصح العالمین۔

۱۵۔ قصیدۃ سعاۃ الہادی فی موازنۃ بانت سعاد۔

Marfat.com

۱۶۔ مثال نعلہ الشریف۔

۱۷۔ سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین۔

۱۸۔ السابقات الجیاد فی مدح سید العباد۔

۱۹۔ خلاصۃ الکلام فی ترجیح دین الاسلام۔

۲۰۔ ہادی المرید الی طرق الاسانید۔

۲۱۔ الفضائل المحمدیہ۔

۲۲۔ الورد الشافی۔

۲۳۔ المردوجۃ الغراء فی الاستغاثۃ باسماء اللہ الحسنیٰ۔

۲۴۔ المجموعۃ النبہانیہ فی المدائح النبویہ۔

۲۵۔ نجوم المہتدین فی معجزاتہ والرد علی اعدائہ اخوان الشیاطین۔

۲۶۔ ارشاد الحیاری فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاریٰ۔

۲۷۔ جامع الثنا۔

۲۸۔ مفرح الکروب۔

۲۹۔ جذب الاستفامات۔

۳۰۔ احسن الوسائل فی نظم اسماء النبی الکامل۔

۳۱۔ کتاب الاسماء فیما لسیدنا محمد من الاسماء۔

۳۲۔ البرہان المسدد فی اثبات نبوۃ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۔ دلیل التجار الی اخلاق الاخیار۔

۳۴۔ الرحمۃ المہداۃ فی فضل الصلوٰۃ۔

۳۵۔ حسن الشرعۃ فی مشروعیۃ صلوٰۃ الظہر بعد الجمعہ۔

۳۶ التحذیر من اتخاذ الصدر والتقدیر۔

Marfat.com

۳۷۔ تنبیہ الافکار لحکمۃ اقبال الدنیا علی الکفار۔

۳۸۔ سبیل النجاۃ۔

۳۹۔ سعادۃ الانام فی اتباع دین الاسلام۔

۴۰۔ القصیدۃ الرائیۃ الکبریٰ۔

۴۱۔ الرائیۃ الصغریٰ فی ذم البدعۃ ومدح السنۃ الغراء۔

۴۲۔ اتحاف المسلم۔

۴۳۔ تہذیب النفوس فی ترتیب دروس۔

۴۴۔ جامع کرامات الاولیاء۔

۴۵۔ العقود اللولویہ فی المدائح النبویۃ۔

۴۶۔ الاربعین من احادیث سید المرسلین۔

۴۷۔ الدلالات الواضحات شرح دلائل الخیرات۔

۴۸۔ المبشرات۔

۴۹۔ صلوٰۃ الثنا علی سید الانبیاء۔

۵۰۔ القول الحق فی مدح سید الخلق۔

۵۱۔ الصلوات الالفیہ فی الکمالات المحمدیہ۔

۵۲۔ ریاض الجنۃ فی اذکار الکتاب السنۃ۔

۵۳۔ الاستغاثۃ الکبریٰ باسماء اللہ الحسنیٰ۔

۵۴۔ جامع الصلوات علی سید السادات۔

۵۵۔ الشرف المؤبد لآل محمد۔

۵۶۔ صلوات الاخیار علی النبی المختار۔

۵۷۔ البشائر الایمانیہ فی المبشرات النامیہ۔

Marfat.com

۵۸۔ کتاب برزخ۔ ۵۹۔ کتاب الاذکار۔

کچھ اس کتاب کے بارے میں جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں علامہ نبہانیؒ کی جس عربی کتاب کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے اس کا نام ہے۔ "سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین" کتاب کافی ضخیم ہے۔ بڑے سائز پر باریک عربی ٹائپ کے ـــــ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں درود و سلام کے مسئلہ اور اس کے متعلقات کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ موضوع کے ہر پہلو پر کھل کر گفتگو کی گئی ہے۔ علمائے متقدمین و متاخرین نے اب تک اس سلسلہ میں جو کام کیا ہے اس کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ جو پہلو توضیح طلب تھے ان کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ انداز بیان صاف اور عام فہم ہے۔ عبارت آسان اور شستہ ہے اہل علم کے تمام مذاہب و مسالک کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔ دلائل قرآن و حدیث اور آثار سلف سے دیئے گئے۔ مزید توضیح کی غرض سے علمی نکات اور سچے تاریخی واقعات و حکایات کو بھی مناسب مقامات پر نقل کیا گیا ہے۔ مصنف علامہ نے اس موضوع پر لکھی گئی اپنی دوسری کتابوں کا تحقیقی مواد بھی انتہائی جامعیت کے ساتھ اس کتاب میں شامل کر دیا ہے۔ گویا جس نے درود و سلام کے موضوع پر علامہ کی یہ کتاب پڑھ لی اس نے نہ صرف سلف و خلف کے علمی کام پر عبور حاصل کر لیا، بلکہ خود مصنف علامہ کی اس موضوع پر لکھی گئی دوسری کتابوں کا علمی مواد بھی حاصل کر لیا۔

اعتذار مترجم ایسی کتاب کو دوسری زبان میں منتقل کرنا کافی مشکل کام ہے میں نے پوری کوشش کی ہے کہ کتاب کا مضمون اسی طرح اردو زبان میں منتقل ہو جس طرح اصل کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ تاہم کم علمی اور کثرت مشاغل دو ایسی مجبوریاں ہیں جو حصول مقصد میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ اس لیے اہل علم سے عاجزانہ گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی کمزوری محسوس کریں تو درگذر سے کام لیں اور مترجم کو اطلاع کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کر لی جائے۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے گا۔ جہاں تک نفس مضمون کا تعلق ہے اس کا مکمل ترجمہ پیش کر دیا گیا۔ لیکن مصنف علامہ نے کتاب کے آخر میں اپنے طویل نعتیہ قصائد کا جو اضافہ فرمایا تھا ان کا ترجمہ دو وجہ سے نہ ہو

Marfat.com

سکا۔ اوّل یہ کہ اس سے کتاب کا حجم بہت بڑھ جاتا، جب کہ نفس موضوع پر کوئی اضافہ نہ ہوتا دوم یہ کہ اتنے طویل قصائد کا ترجمہ کرنے کے لیے بہت وقت درکار تھا، جو یہاں مشکل تھا۔ اس لحاظ سے کتاب کو اصل موضوع تک رکھنا ہی قرینِ مصلحت سمجھا گیا، اور قصائد کے ترجمہ سے تعرض نہ کیا گیا۔

علامہ نبہانیؒ کی وفات

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی تقریباً پچاسی سال کی عمر میں ۱۳۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

علامہ نبہانیؒ بارگاہ نبوت میں

علامہ یوسف نبہانیؒ اللہ کے مقبول بندے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے شیدائی تھے۔ بارگاہ الوہیت و رسالت میں حد درجہ مؤدب تھے۔ اسی لیے عمر بھر نجدیوں کے خلاف قلمی جہاد فرماتے رہے۔ عقائد اہلِ سنت کی حفاظت اور مذہب حق کی تبلیغ و تشہیر ہی ان کا مقصدِ زندگی تھا۔ بلاشبہ متحدہ ہندوستان میں مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی۔ علامہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا شاہ فضل الرسول بدایونی۔ حجاز مقدس میں علامہ سید احمد بن زینی دحلان، علامہ شیخ سلیمان بن عبدالوہاب نجدی، اور علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ گذشتہ صدی میں ناموسِ رسالت کے پاسبانوں کے سرخیل تھے جنہوں نے زبان و قلم سے دینِ مصطفوی کی بے نظیر خدمت اور عزت و احترام نبوت کی حفاظت و صیانت فرمائی۔ حق یہ ہے کہ انہی بزرگوں کا صدقہ ہے۔ جو آج مختلف صورتوں میں ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر سو غلغلہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان عاشقانِ شمع رسالت کو امت مرحومہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے کتاب کے مصنف مترجم اور ناشر و قاری کی مغفرت فرمائے اور سب کو حضور علیہ السلام کی شفاعت و حمایت نصیب فرمائے۔ آمین۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم۔

نوٹ: امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمہ اللہ کے متعلق تمام معلومات ان کی کتاب "جامع کرامات الاولیاء" کے پیش لفظ سے حاصل کی گئی ہیں جو محقق ابراہیم عطوہ عوض مدرس جامعہ ازہر مصر نے تحریر فرمایا ہے۔ مطبوعہ مصر ص ۴ تا ۴۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

الٰہی! میں ہر اس لفظ کے ساتھ تیری تعریف کرتا ہوں جو تیری عظمت و جلال کے لائق اور تیرے بے پایاں فضل و کرم کے سزاوار ہے، ہر اس نعمت پر جو تیرے خزائن جود و عطا سے میرے یا تیری مخلوقات میں سے کسی بھی فرد کے لئے ظہور پذیر ہوئی خصوصاً اس ذاتِ بابرکات پر جو تیری مسلسل نعمتوں کا واسطہ اور تیرے ثمراتِ کرم میں سے ثمرِ اوّلین ہے یعنی سیدنا محمدِ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جن کو مبعوث فرما کر تو نے تمام مخلوق پر انعام فرمایا اور انہیں سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور ان کے ذریعہ سے ہمیں اپنے سیدھے دین اور صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی اور جن کو تو نے تمام فضائل عطا فرمائے اور ہر فضیلت والے پر فضل فرماتے ہوئے فرمایا:۔

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا — "کہ اے محبوب! تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے"۔

اور جیسا کہ تو نے ان کو اپنے فضل و کرم سے ممتاز فرمایا اور اپنے اس فرمان سے مخصوص فرمایا:۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ — "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس غیب کی خبریں دینے والے (نبی) پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو"۔

الٰہی! ان پر ایسا درود بھیج جو سب سے افضل اور نفع بخش ہو، تیری تمام نعمتوں کو شامل اور وسیع تر ہو، سب سے خوبصورت اور جامع ہو، سب سے بہتر اور نو بنو ہو سب سے روشن اور تابندہ ہو، سب سے کامل اور بلند مرتبہ ہو، جس کا مرتبہ تیرے نزدیک سب سے اونچا ہو اور جو تجھے ہر لحاظ سے محبوب ہو ایسا درود جو ملا ہوا

Marfat.com

ہو تیری طرف سے اتنے ہی سلام کے ساتھ نہ درود سلام سے زائد نہ سلام درود پر فائق، درود و سلام جو تیرے فیض و کرم کے اس چشمے سے جاری ہوں جو ختم نہ ہوگا اور نازل ہوں تیرے محبوب ترین بندے ابوالقاسم ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تیری معلومات کے برابر اور تیرے کلمات کی سیاہی کے برابر لیے ابتدار اور بلا انتہا کہ اگر تمام جہانوں کو باریک ترین اجزار میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ اجزار بھی ختم ہو جائیں لیکن تیرے رب کے کلمے ختم نہ ہوں بلکہ یہ اجزار ان کے عشرِ عشیر کو بھی نہ پہنچیں، لمحہ بہ لمحہ آپ پر کامل فضل و کرم کا نزول ہوتا رہے، پہلے مجموعے سے اسے ضرب دی جائے یہاں تک کہ اس نورانی سلسلہ کی کڑیاں ابد الآباد تک مسلسل پہنچ جائیں اور اعداد و شمار کے تمام مراتب ختم ہو جائیں اور اعداد ان کے احاطہ کرنے سے عاجز آجائیں۔ ایسا درود جو سب سے افضل ہو جیسے آپ تمام مخلوق میں افضل ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب سب پر اور ہر اس شخص پر جو آپ کے دینِ مبین کی حفاظت میں آگیا۔

امابعد! اللہ کی کتاب، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث، علماء کے اقوال اور صلحاء کی اخبار سے سند و استدلال کی روشنی میں امت کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام افضل ترین اور مفید ترین عبادات میں سے ہے اسی لئے علمائے کرام نے اس کی شان کا پاس و لحاظ رکھا اور اس کے بارے میں کتابیں اور رسالے تالیف کئے اور اس کے فوائد و فضائل بیان فرمائے، حافظ سخاوی نے اپنی کتاب القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع میں لکھا ہے کہ اس موضوع پر بہت لوگوں نے کتابیں لکھیں ہیں مثلاً اسماعیل القاضی ابوبکر بن ابو عاصم النبیل اور ابو عبداللہ النمیری المالکی نے اپنی تالیف الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام، اور ابو محمد حبیر بن محمد حبیر بن ہشام جو کہ ابن بشکوال کے شاگرد ہیں قابلِ وثوق اور صاحبِ فضل و دین تھے، ۶۳۰ھ میں فوت ہوئے اور ابو عبداللہ

Marfat.com

بن القیم الحنبلی نے کتاب جلاء الافہام میں اور تاج ابو حفص عمر بن علی الفاکہانی المالکی نے جو عمدہ وغیرہ کے شارح ہیں کتاب الفجر المنیر فی الصلوٰۃ علی البشیر والنذیر میں اور ابو القاسم بن احمد بن ابی القاسم بن بنون القرشی التونسی المالکی عصری الشہاب احمد بن یحییٰ بن فضل اللہ نے کتاب فضل التسلیم علی النبی الکریم میں اور ابو العباس احمد بن محمد بن عیسیٰ بن وکیل التجیبی الاندلسی الاقلیشی الحافظ نے کتاب انوار الآثار المختصۃ بفضل الصلوٰۃ علی النبی المختار میں اور شہاب بن ابو حجلہ شاعر الحنفی نے کتاب دفع النقمہ فی الصلوٰۃ علی نبی الرحمہ اور المجد فیروز آبادی لغوی صاحب القاموس وسفر السعادۃ وغیرہما نے کتاب الصلات والبشر فی الصلوٰۃ علی سید البشر میں، حافظ سخاوی فرماتے ہیں ان تمام کتابوں کا میں نے مطالعہ کیا ہے اور ابو الحسین بن فارس لغوی اور ابو الشیخ بن حیان الحافظ اور ابو موسیٰ المدینی الحافظ اور ابو القاسم بن بشکوال الحافظ نے کتاب القربۃ الی رب العالمین بالصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین اور الضیاء ابو عبد اللہ المقدسی الحافظ صاحب المختارہ وغیرہا اور ابو احمد الدمیاطی الحافظ کہا جاتا ہے کہ ان کی کتاب کا نام کشف الغمہ بالصلوٰۃ علی نبی الرحمہ ہے اور ابو الیمن عبد الصمد بن عبد الوہاب بن عساکر اور ابو الفتح بن سید الناس الیعمری الحافظ اور المحب الطبری الحافظ اور ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن التجیبی الحافظ نزیل تلمسان نے اپنی کتاب اربعین حدیث میں، انکی وفات سنہ ۶۱۰ھ میں ہوئی۔ ان مصنفین کا ذکر میں نے کسی نہ کسی واسطہ سے حاصل کردہ معلومات کی بنا پر کیا ہے کیونکہ براہِ راست مجھے ان تک رسائی نہ تھی۔

پہلی دو کتابیں دراصل دو چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں لیکن تیسری کتاب بہ نسبت ان دو کے زیادہ مفیدِ مطلب ہے، تکرار اور ذکرِ اسناد کی وجہ سے اس کا حجم بڑا ہے اور چوتھی کتاب میں زیادہ تر عجیب و غریب نکات کا بیان ہے مگر وہ اتنے انوکھے نہیں و

Marfat.com

ان میں سے کچھ کا میں نے صرف اس لئے ذکر کر دیا ہے کہ وہ بذاتِ خود ثقہ تھا لیکن بظاہر اس کے حال سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ علمِ حدیث اس کا فن نہ تھا اور پانچویں کتاب اپنے موضوع پر پائے کی کتاب ہے لیکن اس میں غیر متعلقہ مباحث کثرت سے پائے جاتے ہیں جیسا کہ مصنف کی عادت ہے اور چھٹی کتاب بارہ ۱۲ بابوں پر مشتمل ہے پہلے پانچ باب موضوع سے متعلق ہیں اور باقی کچھ کتاب المناسک اور بعض سیرتِ نبوی سے متعلق ہیں اور ساتویں کتاب میں مصنف نے اس موضوع سے متعلق آیہ کریمہ (اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ الآیۃ) پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور دوسرے فوائد کا ذکر کیا ہے اور آٹھویں کتاب چند اوراق پر مشتمل ہے جس میں چالیس حدیثیں جمع کی ہیں اور نویں کتاب کی وجہِ تصنیف یہ ہے کہ طاعون کی وبا پھوٹ پڑی تھی، سو یہ کتاب دراصل ذکرِ طاعون، اس کے واقعات اور اس سے متعلقہ اشعار پر مشتمل ہے لیکن اس کے شروع میں مصنف نے ایک مقدمہ لکھا ہے جو درود وسلام اور اس کے متعلقات پر مشتمل ہے اور یہ مقدمہ کل کتاب کی ایک تہائی سے زائد ہے اور دسویں کتاب بڑی نفیس ہے اس میں متعلقہ احادیث پر نقد وجرح کی گئی ہے اور احادیث غریبۃ اللفظ پر بحث کی گئی ہے بہرحال کتاب لائقِ توجہ ہے، مصنف نے کتاب کا خاتمہ غارِ ثور کے بیان پر کیا ہے کیونکہ اس کتاب کی وجہِ تصنیف جیسا کہ مصنف نے وضاحت کی ہے ایک جماعت کے ہمراہ غارِ ثور کی زیارت کا پروگرام تھا، اللہ تعالیٰ ہمیں اور ان کو دگنا، چوگنا اجر عطا فرمائے، اس کتاب کے خطبہ میں مصنف نے اس موضوع پر کچھ ایسی کتابوں کا ذکر بھی کیا ہے جن کو میں نے دیکھا نہیں مثلاً حافظ ابونعیم، تقی الدین السبکی، جمال بن جملہ وغیرہ کی تصانیف اور اسی طرح میں نے ابوالعباس احمد بن الفضل بن احمد الاصفہانی الجصاص کے حالات میں لکھا دیکھا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پر ایک کتاب لکھی جس کا انکشاف انہوں نے اپنی موت سے پہلے ۴۶۲ھ میں کیا تھا اور حافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عبداللہ ہی

Marfat.com

الحنبلی کے حالات میں ہے کہ انہوں نے درود شریف پر ایک کتاب لکھی ہے جسے میں نے نہیں دیکھا، علامہ سخاوی فرماتے ہیں بہرحال ان تمام کتابوں میں زیادہ اچھی اور مفید ترین پانچویں کتاب یعنی ابن القیم کی کتاب (جلاء الافہام) ہے، علامہ سخاوی فرماتے ہیں جب میں کتاب "القول البدیع" سے فارغ ہوا تو مجھے اپنے بعض محدثین کرام کہ جن کے علم و فضل کا دنیا میں شہرہ ہے کی کچھ تصانیف کا پتہ چلا، ایک کتاب کا نام ہے "الرقم المعلم" جس میں ان مقامات کا ذکر ہے جہاں جہاں (بالخصوص) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے اور اس مبحث کو بھی اس کتاب (القول البدیع) میں شامل کر دیا گیا ہے، سخاوی کہتے ہیں میں نے اس کتاب "الرقم المعلم" کا مطالعہ کیا ہے مجھے دو یا تین مقامات سے ہی کچھ فوائد حاصل ہوئے ہیں، بہرحال مصنف نے فقہائے کرام کا کلام سب سے زیادہ نقل کیا ہے اور وہ مصنف ہیں جناب قطب خضری صاحب، ان کا اور ان کی کتاب کا ذکر اللوار المعلم کے نام سے آرہا ہے، علامہ سخاوی نے فرمایا کہ مجھے اپنے ایک معتمد علیہ عالم نے بتایا کہ اس نے ابن حجلہ کی کتاب کو دیکھا تھا جو درود وسلام ہی کے موضوع پر تھی وہ بڑی ضخیم کتاب تھی اور اسی کی ملک میں تھی اور جب اس کتاب کے نسخے شائع ہوئے تو مکہ معظمہ کے محدث اور حافظ ابن فہد نے ابن بشکوال کی کتاب کا ایک نسخہ مجھے ارسال کیا جو دو جلدوں پر مشتمل تھا اس میں ہر روایت پوری سند کے ساتھ درج تھی اور مزید جس چیز کی ضرورت تھی وہ میں نے درج کر دی، پھر میں نے ابن فارس کی کتاب دیکھی جو صرف چار ورق پر مشتمل تھی اور میں نے ابوالیمن بن عساکر کی مسند دیکھی جس کی دو جلدیں تھیں اور میں نے شیخ ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان کا رسالہ الفوائد المدینیہ فی الصلوٰۃ علی خیر البریہ دیکھا ہے جس سے میں نے استفادہ کیا ہے الخ۔ علامہ سخاوی نے حدیث و فقہ کی ان کتابوں کا ذکر کرنے کے بعد جو کتاب مذکور (القول البدیع) لکھنے وقت ان کے زیر مطالعہ رہیں، فرمایا، علامہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی نے شرح الاحیاء میں اس

Marfat.com

بحث کے بعد کہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے فرمایا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں نے آپ پر مختلف الفاظ اور کلمات سے بکثرت درود بھیجا ہے اور خاص اس موضوع پر چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں لکھی ہیں اس موضوع پر سب سے بڑی کتاب جو میں نے دیکھی ہے وہ ہے شیخ عبدالجلیل بن محمد بن عظوم قیروانی کی "تنبیہ الانام" جو ایک ضخیم جلد میں ہے، مصنف نے اس میں عجیب وغریب مباحث ذکر فرمائے ہیں اور متاخرین میں سے قطب کامل سیدی محمد المعطی بن عبدالخالق بن عبدالقادر بن قطب ابوعبداللہ محمد الشرفی النادلی نے کئی جلدوں میں یہ طویل بحث فرمائی ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ مختصر کتابوں میں سے قطب ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی قدس سرہٗ نے جو آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں گزرے ہیں، کی دو کتابیں دلائل الخیرات اور شوارق الانوار ہیں، امام جزولی کے زمانہ میں شیراز کے ایک صاحب نے بھی اسی نام (دلائل الخیرات) اور طرز پر ایک کتاب لکھی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے قبولیت وشہرت کا جو مقام الجزولی کی کتاب کو عطا فرمایا وہ کسی دوسری کتاب کو حاصل نہ ہوسکا، ہر خاص وعام کو اس کتاب سے محبت والفت ہوگئی، علماء نے شرحیں اور حاشیے لکھ لکھ کر اس کے قبول وشرف کا اعتراف کیا اور یہ سب کچھ صرف اس لئے ہوا کہ مصنف کی نیت نیک تھی اور آپ سے خلوص دل سے محبت کرتے تھے اور میں نے متعدد بزرگوں سے یہ بات سنی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی کا مقام ومرتبہ معلوم کرنا ہو تو اس کی تالیفات اور شاگردوں کو دیکھو اور متاخرین میں سے تیونس کے ایک شخص ہاردستی نے بھی آپ کی پیروی کرتے ہوئے ایک کتاب کنوز الاسرار لکھی جو اس موضوع پر عجیب کتاب ہے میں نے یہ کتاب اس کے ایک دوست سے حاصل کی ہے اسی طرح ان کی پیروی کرتے ہوئے شیخ قطب سیدی عبداللہ بن ابراہیم حسینی جو طائف میں ٹھہرے ہوئے ہیں نے ایک کتاب مشارق الانوار لکھی ہے جس میں صلوٰۃ وسلام کے وہ تمام الفاظ جمع کردیئے ہیں جن کو سلفِ صالحین نے استعمال فرمایا

Marfat.com

یہ کتاب اس سلسلہ میں اچھی تالیف ہے پھر خود ہی آپ نے اس کی ایک نفیس شرح بھی لکھی ہے جسے ہم نے ان سے سنا ہے متاخرین میں سے سرحد دمیاط کے رہنے والے ایک صاحب کو میں نے دیکھا ہے جو شامخ کے نام سے مشہور تھے انہوں نے ایک چھوٹی سی کتاب تالیف کی جس میں اچھے اچھے صیغے استعمال کئے ہیں اور ہمارے شیخ شہاب الملوی مرحوم کا ایک رسالہ ہے جس میں انہوں نے وہ چالیس صیغے جمع کر دیئے ہیں جو انہوں نے اپنے شیخ القطب التہامی قدس سرہ سے سنے تھے (اور) ہم نے (بھی) وہ صیغے ان سے سن کر حاصل کر لئے ہیں، حصولِ برکت کی امید پر میں بھی ان کے طریقہ پر چلا، سو میں نے اس سلسلہ میں دو رسالے تالیف کئے ہیں پہلا ہے اتحاف اھل الصفا جس میں میں نے بعض وہ صیغے جمع کئے ہیں جو سلف و خلف سے مجھ تک پہنچے اور دوسرا رسالہ ہے الفیوضات الالٰہیۃ جس میں میں نے عجیب و غریب نئے نئے صیغے لکھے ہیں جن سے عقل دنگ رہ جائے جب اسے ایک عارف نے دیکھا تو انہوں نے اس کے حسنِ ترتیب اور عجیب و غریب لغات کی بنا پر اس کا نام قاموس الصلوات رکھ دیا۔ اور ہمارے شیخ الشائخ السید مصطفےٰ البکری قدس سرہٗ نے اسی طریق پر سات صیغوں پر مشتمل ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام انہوں نے دلائل القرب رکھا ہے جسے ان کے متعلقین حفظ کر لیتے ہیں اور میں نے اس رسالہ کی شرح کر دی ہے، اور درود شریف کے وہ صیغے جو قطبِ اکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہٗ کی طرف منسوب ہیں وہ عجیب و غریب ہیں جن کے رموز و اسرار کچھ وہی لوگ جانتے ہیں جو ذوق و معرفت میں شیخ کے قریب ہیں ان میں سے کچھ کی میں نے تشریح کر دی ہے شیخ اکبر ہی کی طرز پر قطب شمس الدین البکری نے بھی تین صیغے لکھے ہیں، میں نے ان کی شرح لکھی ہے جس کا نام ہے رحیق المدام المختوم البکری اس سلسلہ میں (صلوٰۃ و سلام) کے بہترین صیغے وہ ہیں جو سیدی قطب عبدالسلام بن مشیش قدس سرہٗ کی طرف منسوب ہیں،

Marfat.com

مرید کے لئے یہی منتہائے مراد ہے۔ جب بروزِ جمعہ اس درود شریف کو بار بار پڑھے تو اس میں اتنے فضائل ہیں جن کا شمار مشکل ہے، یہ (صیغے) ماسوا سے بے نیاز کر دیتے ہیں اور ان صیغوں کی تشریح و تفسیر مغرب و مشرق کے ایک سے زائد آئمہ نے فرمائی ہے ان کی شروح میں بہترین شرح جو میں نے دیکھی ہے شیخ سید عبداللہ ساکن طائف کی شرح ہے اور یہ (دراصل) دو شرحیں ہیں ایک چھوٹی ہے اور اصل کے ساتھ اس طرح مل گھل گئی ہے کہ دیکھنے والا متن و شرح میں امتیاز نہیں کر سکتا، دوسری شرح طویل ہے کئی حصوں میں اور چند اوراق میں، میں نے بھی انکی شرح لکھی ہے لیکن مرید اگر ان صیغوں پر اکتفا نہ کرے اور اس کا جی زیادہ کا شوق رکھے تو اسے لازمی طور پر "دلائل الخیرات" پڑھنی چاہیئے اور ہر جمعہ کے دن اسے ختم کرنا چاہیئے، صبح شروع کرے اور زوال سے پہلے ختم کر دے، یہی کافی ہے اور اگر کام کاج میں مشغول ہو تو اس کی ایک چوتھائی پر اکتفا کرے کیونکہ اس کی ہر چوتھائی پانچ سو صیغوں پر مشتمل ہے اور اس قدر پڑھنا شاغل کے لئے درمیانہ درجہ ہے، رہی مختصر اور بڑے صیغوں کے بارے میں یہ بحث کہ فلاں لفظ ایک مرتبہ پڑھنے سے دس اور سو اور دو سو اور پانچسو اور ہزار اور دو ہزار اور دس ہزار اور بیس ہزار اور اسی ہزار اور ایک لاکھ اور پانچ لاکھ غلام آزاد کرنے وغیرہ کے برابر ثواب ملتا ہے سو اس پر متعدد علمائے کرام نے کتابیں تالیف فرمائی ہیں اور بعض باتوں کی طرف میں نے اتحاف الصفا میں اشارہ کر دیا ہے، پھر علامہ زبیدی فرماتے ہیں کہ حافظ ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب : القول البدیع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام کے بارے میں بہترین کتاب ہے، زبیدی کا کلام ختم ہوا۔

Marfat.com

وجہ تالیف

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی فضیلت اور کیفیات پر ہر زمانہ میں بڑے بڑے علمائے کرام نے جن کا ذکر سخاوی اور زبیدی کے کلام میں اوپر گزر چکا ہے اور دوسرے علمائے کرام مثلاً امام قسطلانی شہاب ابن حجر الہیتمی، شیخ عبدالحق دہلوی، سید محمود الکردی المدنی اور احمد بن ثابت المغربی اور شرف الدین شعبان القرشی اور دلائل الخیرات کے شارحین اور سیدی مصطفی البکری وغیرہ جن کا ذکر آرہا ہے نے کتابیں لکھی ہیں میں نے برسوں پہلے اپنی کتاب افضل الصلوات علی سید السادات کی تالیف میں ان حضرات کی اقتدا کی اور جب میری کتاب اکثر بلادِ اسلامیہ میں پھیل گئی اور حضور علیہ السلام کی برکت سے اسے قبولیتِ تامہ حاصل ہوئی تو اس دوران مجھے صلوٰۃ وسلام کے موضوع پر بہت سی قابل اعتماد کتابیں حاصل ہوگئیں جن میں مجھے بہت سے فضائل وفوائد حاصل ہوئے اور بڑے بڑے درود وسلام کی مشکل کیفیات پر آگاہی ہوئی جن سے کتاب افضل الصلوات خالی تھی اور باوجود کثرتِ فضل وقدر کے جو کمی رہتی تھی رہ گئی سو میں نے یہ کتاب تالیف کی تاکہ یہ اس کا نقشِ ثانی بن جائے حالانکہ فی الواقع یہ نقشِ ثانی نہیں، اوّل ہے (کیونکہ یہ مستقل تالیف ہے) اور انشاء اللہ یہ کتاب اس موضوع پر قابلِ اعتماد تالیف ہوگی کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے موضوع پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اور دوسری بہت سی قابلِ اعتماد علمی کتابوں میں جو فضائل وفوائد بکھرے پڑے تھے وہ سب میں نے اس کتاب میں جمع کر دیئے ہیں اور میں نے بہت سے فوائد جلیلہ اپنی طرف سے بھی لکھ دیئے ہیں اور میں نے ہر بحث پر مکمل اور سیر حاصل کلام کیا ہے کہ اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کی ضرورت نہ پڑے گی۔ کتابوں کے علاوہ میں نے جو قول نقل کیا ہے اس کی نسبت اس کے قائل کی طرف کر دی ہے اور یونہی جو بات درود شریف پر لکھی گئی کتابوں

Marfat.com

سے نقل کی ہے اس کا مکمل حوالہ دے دیا ہے ماسوا ان چار بنیادی کتابوں کے جن کا ذکر آ رہا ہے کیونکہ بسا اوقات میں عام نکات کی ان کی طرف نسبت نہیں کرتا کیونکہ میں نے ان سے بڑے بڑے مباحث نقل کئے ہیں، جب کسی بات کو کسی دوسری کتاب کی طرف منسوب نہ کروں (سمجھ لینا چاہیئے کہ) وہ انہی سے ماخوذ ہے، سب سے یا کسی ایک سے۔

جاننا چاہیئے کہ جب کہوں کہ فلاں نے یہ کہا ہے (تو اس کا مطلب ہوگا) کہ میں نے وہ بات براہِ راست اس کی کتاب سے نقل کی ہے اور جو نقل بالواسطہ ہوگی، میں اس کی نشاندہی کر دوں گا۔ انشاء اللہ تم اس کتاب میں عجیب حوالے اور منقولات و معقولات کا قابلِ قدر ذخیرہ اور بڑے بڑے علماء کی جامع عبارات اور اولیاء اللہ کے روشن اشارات اور مقبولِ عام کلام دیکھو گے کہ اس سے پہلے کسی ایک کتاب میں ان کو جمع نہ پاؤ گے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف اور اس سے متعلق قیمتی فوائد پر مشتمل ہوں

ماخذِ کتاب

اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے متعلق ان کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو اس کتاب کے لئے اصل الاصول اور بنیادی ماخذ ہیں ان میں سے اکثر نادر الوجود ہیں جن کا مہیا کرنا بہت مشکل ہے، میں نے دور و نزدیک ہر جگہ ان کی تلاش کی جہاں ان کے ملنے کی امید تھی وہاں بھی اور جہاں ملنے کا وہم و گمان بھی نہ تھا وہاں بھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ مشکل میرے لئے آسان فرما دی اور وہ کتابیں یہ ہیں۔

Marfat.com

القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع للحافظ ابی عبداللہ محمد بن عبدالرحمن السخاوی المصری الشافعی، اور یہ صحیح نسخہ ہے جسے میں نے خود مصنف پر پڑھا ہے اور اس پر متعدد مقامات پر مصنف کے ہاتھ سے لکھے ہوئے نوٹ ہیں اور:

مسالک الحنفاء الی مشارع الصلوٰۃ علی النبی المصطفیٰ، للامام شہاب الدین احمد القسطلانی الشافعی جو چشتی کے شاگرد تھے اور امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی شافعی کی کتاب الدر المنضود فی فضل الصلوٰۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود اور امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد ابن القیم حنبلی (الجوزی) کی کتاب جلاء الافہام فی فضل الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام اور علامہ قطب حنفی شافعی کی کتاب اللوامع المعلم فی مواطن الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امام ابومحمد حسین بن محمد القرطبی مالکی کی کتاب الملاذ والاعتصام فی کیفیۃ الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام اور عارف باللہ ابوالفضل قاسم الرصاع مغربی مالکی کی کتاب تحفۃ الاحیاء فی الصلوٰۃ علی النبی المختار اور محمد بن اسمٰعیل حنفی انطاکی کی کتاب مطالع الانوار فی الصلوٰۃ علی النبی المختار اور عارف باللہ عبداللہ بارویشی مالکی کی کتاب کنوز الاسرار فی الصلوٰۃ علی النبی المختار اور شہاب احمد ملوی شافعی کا رسالہ الشہاب ان کیفیاتِ فاضلہ کے بیان میں جو انہوں نے اپنے مشائخ سے پائیں اور عارف باللہ سید محمود کردی قادری شافعی نزیل مدینہ منورہ کی دو کتابیں ادلۃ الخیرات اور کتاب الباقیات الصالحات اور شرف الدین شعبان قرشی مصری کی کتاب شفاء الاسقام اور عارف باللہ

Marfat.com

شیخ احمد ثابت مغربی مالکی کی کتاب التفکر والاعتبار فی فضل الصلوٰۃ علی النبی المختار اور شیخ عبدالجلیل قیروانی کی کتاب تنبیہ الانام فی بیان علو مقام نبینا علیہا الصلوٰۃ والسلام اور عارف باللہ سید محمد عثمان میرغنی حنفی کی کتاب فتح الرسول اور مفتاح بابہ للدخول لمن اراد الیہ الوصول، اور دلائل الخیرات کی شرحیں جو بڑے بڑے علماء نے لکھی ہیں مثلاً محمد المہدی الفاسی مالکی شیخ سلیمان جمل شافعی اور ہمارے شیخ حسن العدوی المالکی اور شرح عارف باللہ شیخ عبدالغنی النابلسی علے صلوٰۃ سیدنا عبدالقادر الجیلانی اور صلوٰت سیدنا احمد بدوی للعارف باللہ السید عبدالرحمٰن العیدروس اور عارف صاوی کی شرح صلوات الدسوقی اور اس کتاب کے جامع (النبہانی) کی کتاب افضل الصلوات علی سید السادات۔ ان کتابوں میں خوبصورت ترین اور جامع ترین اور اس فن میں افضل ترین اور مفید ترین کتاب ہے القول البدیع، الزبیدی نے شرح الاحیاء میں کہا ہے کہ یہ کتاب اس سلسلہ میں لکھی گئی سب کتابوں میں بہترین کتاب ہے اور اس سے منسلک ہے کتاب مسالک الحنفاء اور اس کے بعد اس کا خلاصہ الدر المنضود اور اس کے بعد جلاء الافہام جس کے متعلق حافظ سخاوی نے اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کے نام ترتیب وار ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ میری معلومات کے مطابق یہ کتاب ان سب میں بہترین اور مفید ترین تصنیف ہے اسی لئے میں نے ان چار کتابوں کو اپنی اس تصنیف کی بنیاد قرار دیا ہے اور میں نے ان کتابوں کو کھنگالنا شروع کیا تاکہ ہر بحث سے متعلق فوائد ان سے نقل کر کے اپنی تصنیف میں لکھتا جاؤں اور اس سلسلہ میں مجھے جو بھی قابل ذکر چیز ملی اسے میں نے لے کر اس کے مختلف بابوں میں تقسیم کر دیا اور اس کے ساتھ وہ بہت سی باتیں جمع کر دیں جن کی کمی تھی کچھ ان کتابوں سے جن کا ذکر کر دیا ہے اور کچھ ان کے علاوہ ہیں، علمی اور قابلِ اعتماد بہت سی کتابیں جن سے استفادہ

Marfat.com

کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور اپنے نبی کی برکت سے میرے لئے آسان فرمادیا حوالہ دیتے وقت ان کتابوں کا نام ذکر کردیا جائے گا حتیٰ کہ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے میری یہ کتاب اس موضوع پر لکھی گئی تمام کتابوں سے اللہ کے فضل وتوفیق سے بہترین کتاب ہے اور اللہ ہی احسان فرمانے والا ہے اور اس کا نام میں نے سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے اور

ترتیبِ کتاب اسے ایک مقدمہ، دس ابواب اور خاتمہ پر مرتب کیا ہے، مقدمہ درود شریف سے متعلق پندرہ مسائل پر مشتمل ہے،

بابِ اوّل : بابِ اوّل آیۂ کریمہ :

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

کی تفسیر اور علمائے کرام کی اس سے متعلق تشریح وتوضیح پر مشتمل ہے۔

بابِ دوم : نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی فضیلت احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

بابِ سوم : نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود کی فضیلت انبیائے کرام علیہم السلام اور علمائے کرام کے اقوال کی روشنی میں ہے۔

بابِ چہارم : نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی فضیلت لطائف وحکایات کی روشنی میں

بابِ پنجم : صلوات وسلام پڑھنے کے خاص مقامات

بابِ ششم : حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود نہ پڑھنے پر خصوصاً جب کہ آپ کا اسمِ گرامی ذکر کیا جائے، وعید کے بیان میں۔

بابِ ہفتم : حضور علیہ السلام پر سلام کی فضیلت کے بیان میں۔

بابِ ہشتم : درود شریف کی جو کیفیت آپ سے ثابت ہے یا صحابۂ کرام یا تابعین

Marfat.com

عظام اور ان کے بعد آنے والے اس دینِ مبین کے آئمہ کرام حتی الامکان روایات اور ان کے مخارج بھی بیان ہوں گے ان کے فوائد کی تشریح اور قائلین کی تصریح بھی ہوگی۔

بابِ نہم : نبیِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بحالتِ بیداری وخواب دیدار کرنا اور آپ پر کثرت سے صلاۃ پڑھنا سب سے بڑا فائدہ یہی ہے۔

بابِ دہم : حضور علیہ السلام پر درود کے فوائد وثمرات اور خاتمہ، آیاتِ قرآنیہ اور اذکار نبویہ اور ان سے متعلق عظیم الشان فوائد جو علمائے امت سے مروی ہیں اور میں خدائے عظیم وبرتر، عرشِ کریم کے مالک سے دستِ بدعا ہوں کہ اس کتاب سے عام فائدہ ہو اور وہ اس کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور حق تعالےٰ اس کو اپنی رضا مندی سے پیوست فرمائے اور دنیا وآخرت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نظرِ کرم اس کے شاملِ حال رہے۔ آمین!

مقدمہ

مقدمہ پندرہ مسائل پر مشتمل ہے جن کا تعلق آپ پر درود شریف پڑھنے سے ہے

پہلا مسئلہ: یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ذکر کے بعد آپ پر صلوٰۃ کی ابتدا کرنی چاہئے۔

شرح دلائل الخیرات میں بسم اللہ کے بعد مصنف کے قول "وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم" اور یہ بات ذکر کرنے کے بعد کہ درود شریف خطوط سے پہلے بھی ہونا چاہئے اور شفاء شریف کی وہ عبارت نقل کرنے کے بعد جو ساتویں باب میں آرہی ہے فرمایا کہ (درود شریف سے ابتدا کرنے سے مقصد یہ ہے کہ برکت حاصل ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے:

كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَيُبْدَأُ بِهٖ وَبِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَهُوَ اَقْطَعُ مُمْحُوْقٌ مِنْ كُلِّ بَرَكَةٍ ہر وہ کلام جس کی ابتدا اللہ کا ذکر اور مجھ پر درود پڑھ کر نہ:

Marfat.com

کی جائے وہ ہر قسم کی برکت سے محروم ہے"۔ دوسری روایت ہے:۔

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَاُ فِیْهِ بِذِکْرِ اللّٰهِ ثُمَّ بِالصَّلٰوةِ عَلَیَّ فَهُوَ اَقْطَعُ اَکْتَعُ،

"ہر بامقصد کام جو اللہ کے ذکر اور پھر مجھ پر درود سے شروع نہ کیا جائے وہ ہر بھلائی سے خالی ہو جاتا ہے"۔

اُدھر حضور پر بکثرت درود پڑھنے کو غنیمت سمجھتے ہوئے اور آپ کے ذکر کو اللہ کے ذکر کے ساتھ جمع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا) کی پیروی کرتے ہوئے (کیونکہ) ایک بڑی جماعت نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ (اللہ فرماتا ہے) جہاں میرا ذکر ہوگا تمہارا بھی میرے ساتھ ہوگا (اور کتاب کے شروع میں اس لئے بھی درود شریف ہونا چاہیئے) تاکہ حضور کے حقوق جو امت پر واجب ہیں ان میں سے کچھ تو ادا ہوں کیونکہ اللہ تعالےٰ اور بندوں کے درمیان آپ ہی واسطہ ہیں اور تمام نعمتیں جو بندوں کو ملتی ہیں جن میں سب سے بڑی نعمت اسلام کی طرف ہدایت ہے آپ ہی کی برکت اور آپ ہی کے ہاتھ سے ملتی ہے اور آپ کا ارشادِ گرامی ہے:۔

لَا یَشْکُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ

"وہ شخص اللہ کا شکر گزار نہیں بن سکتا جو لوگوں کا شکر گزار نہ بنے"۔

اصلی تقاضوں سے روگردانی کر کے رسمی طور پر بندگی بجالانا دراصل بندگی کی نفی ہے لہٰذا یہ ارشاد تعمیلِ حکم کے لئے بلیغ ترین ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا ہر کارِ خیر سے بڑھ کر نیکی ہے

ازالۂ شبہ | دراصل یہ نہیں ہو سکتا کہ غیر خدا کا حق پورا کر کے بندہ اللہ تعالےٰ کا مقرب

Marfat.com

بن جائے جب ہم کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ نازل فرما تو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حق پورا کرنا ہوا اور عبادات میں اصل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا قرب صرف اس کا حق بجا لاکر حاصل کیا جائے نہ کہ حضور کا حق بجا لاکر) لیکن چونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا اللہ تعالےٰ ہی کے حکم سے ہے لہٰذا یہ بھی دراصل اللہ تعالےٰ ہی کا امر بجا لانا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کو فرمایا اب ان کا شرف اسی میں تھا کہ اللہ تعالےٰ کا حکم بجا لاتے اور ابلیس لعین کا توہین آمیز رویہ یہی تھا کہ اس نے اللہ سبحانہٗ کے حکم کی خلاف ورزی کی اور یہاں اللہ تعالےٰ کے جس فرمان پر عمل کرنا مقصود ہے وہ ہے آیۂ کریمہ:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

"اے ایمان والو! درود بھیجو حضور پر اور خوب خوب سلام"

شارح دلائل الخیرات کی بات ختم ہوئی۔

میں کہتا ہوں، شارح کی اس توضیح کی کوئی ضرورت نہیں کہ حضور علیہ السلام پر درود وسلام پڑھنے کو اس سجدے سے تشبیہ دی جائے جو فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیا تھا کیونکہ ان دونوں میں فرق واضح ہے کیونکہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا بظاہر ان کی عبادت تھی لیکن حضور علیہ السلام پر درود وسلام پڑھنے میں یہ ظاہری احتمال بھی ممکن نہیں بلکہ اس میں لفظ اللّٰھُمَّ سے اللہ تعالےٰ کا ذکر ہو رہا ہے اور اس سے دعا کی جا رہی ہے اور یہ بھی ایک قسم کا ذکر ہی ہے اور اس سے اس بات کا اظہار ہو رہا ہے کہ آنحضور کو اللہ تعالےٰ کی حاجت ہے اسی لئے تو اللہ تعالےٰ سے آپ کے لئے صلوات طلب کی جا رہی ہے کہ وہ آپ پر ایسی رحمت نازل فرمائے جو آپ کے شایانِ شان ہو اور آپ سے اس قسم کا تعلق جوڑنا صورتاً بھی وہ عبادت نہیں

Marfat.com

ہوسکتی جس کے لائق اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جیسا کہ (بظاہر) سجود آدم سے یہ احتمال پیدا ہوسکتا ہے اور اس بات کا اظہار کرنا کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے محتاج ہیں اس لئے آپ کے لئے اللہ تعالےٰ سے صلوٰۃ وسلام نازل فرمانے کی درخواست کی جاتی ہے" صلوٰت وسلام کے مشروع ہونے کی سب سے بڑی حکمت یہ ہے تاکہ کوئی شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہ کہہ بیٹھے جیسا کہ بعض انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگوں کے بارے میں ایسے دعوے کر دیئے گئے پس اس بات کا اظہار کہ آپ اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اس لئے آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کی اس سے دعا کی جاتی ہے آپ کی الوہیت کے مانع ہے اور یقیناً اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس بات سے بچا لیا کہ کوئی شخص آپ کی ذات میں دعویٰ الوہیت کر سکے۔ آپ کے ظاہری فضائل اور روشن معجزات اتنی کثرت سے ہیں جو حد وشمار سے باہر ہیں جب کہ لوگوں نے دوسرے انبیائے کرام اور اولیائے عظام کے بارے میں الوہیت کا دعویٰ کر دیا حالانکہ حضور علیہ السلام کے اور ان کے فضائل میں کوئی مناسبت ہی نہیں۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

دوسرا مسئلہ صلوٰۃ میں لفظ سیدنا کو زائد کرنے کے بیان میں

ایک شبہ! (علامہ سخاوی) نے قول البدیع میں فرمایا، مجدالدین فیروزآبادی لغوی نے اس سلسلہ میں جو بحث کی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اکثر لوگ یوں کہتے ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سو اس میں بحث ہے، درود شریف میں یہ لفظ ظاہر ہے کہ رسولِ پاک سے سن کر نہیں بولا جاتا اور نہ کسی حدیث صحیح سے یہ ثابت ہے، رہا درود شریف کے علاوہ تو آپ کو جس شخص نے سیدنا کہہ کر پکارا، آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا

Marfat.com

جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے،

اسکا از الہ آپ کی ناراضگی تواضع کی بنا پر بھی ہو سکتی ہے یا اس لئے کہ منہ پر تعریف کرنے کو آپ نے پسند نہیں فرمایا (کہ اس سے خوشامد کی بُو آتی ہے) اور بھی وجوہات ہو سکتی ہیں ورنہ حضور علیہ السلام کی صحیح حدیث ہے:۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ (بخاری و مسلم)

"میں اولادِ آدم کا سردار ہوں"۔

اور آنجناب نے حضرت سعد بن معاذ کے لئے صحابہ کرام سے فرمایا:۔

قُوْمُوْٓا اِلٰی سَیِّدِکُمْ (بخاری)

اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ"۔

امام نسائی نے باب "عمل الیوم واللیلۃ" میں نقل کیا ہے کہ حضرت سہل بن حنیف نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا یا سَیِّدِیْ اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا تھا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ" یہ کھلے اور روشن دلائل ہیں اس بات پر کہ آپ کے اسمِ گرامی کے ساتھ لفظ سیدنا لگانا ناجائز ہے منع کرنے والے کو کسی دلیل کا سہارا لینا پڑے گا بہرحال وہ دلائل ان احتمالات کے ہوتے ہوئے منکر کو مفید نہیں۔

ایک عظیم الشان بات جو عرصے سے میرے ذہن میں محفوظ ہے علامہ الاسنوی رحمہ اللہ کا یہ قول ہے کہ شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام نے تشہد میں محمدؐ سے پہلے لفظ سیدنا کا لانا یوں بیان فرمایا تھا کہ افضل یا تو یہ صورت ہے کہ ادب کا راستہ اختیار کر لیا جائے یا امر کی تعمیل کی جائے، پہلی صورت میں لفظ سیدنا لانا مستحب ہے دوسری میں نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہا کرو، پھر حافظ سخاوی نے فرمایا کہ نمازیوں کے یوں کہنے سے کہ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اس حکم کی تعمیل بھی ہوگئی جو اللہ تعالٰے نے ہم کو دیا ہے (صَلُّوْا عَلَیْہِ) اور ایک زائد خبر بھی ہوگئی جو واقعہ کے عین مطابق ہے (کیونکہ آپ فی الواقع سیّدنا ہیں) اور یہی آپ کا ادب ہے پس یہ طریقہ افضل ہے اس سے کہ لفظ سیدنا کو ترک کر دیا جائے اور یہی حقیقت واشگاف ہوتی ہے، حضرتِ عبداللہ ابنِ مسعودؓ کی اس مرفوع و موقوف روایت سے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور یہی بات صحیح ترین ہے روایت یہ ہے اَحْسِنُوْا الصَّلٰوۃَ عَلٰی نَبِیِّکُمْ (اپنے نبی پر بہترین درود بھیجو) امام شمس الرملی اور امام الشہاب ابنِ حجر اس بات پر متفق ہیں کہ درود میں حضورؐ علیہ السلام کا اسمِ گرامی تشہد میں آئے یا کسی اور موقع پر اس سے پہلے لفظِ سیدنا ذکر کرنا مستحب ہے اور شیخ محمد الفاسی نے المسرات شرح دلائل الخیرات میں فرمایا، صحیح یہ ہے کہ درود شریف ہو یا جیسے حضورؐ علیہ السلام کا اسمِ گرامی آجائے اس سے پہلے لفظ سیدنا اور مولانا کا اضافہ کرنا یا کوئی اور لفظ لانا جو آپ کی عزت و توقیر و تعظیم پر دلالت کرے بالکل جائز ہے بلکہ اس کو ترجیح ہے"، ہاں! عبادات جیسے (تلاوت) اور روایات میں اسمِ پاک جس طرح ثابت ہے اسی طرح رہے گا (اور اس پر کمی بیشی نہ کی جائے گی) امام البرزلی نے فرمایا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ کے اسمِ گرامی سے پہلے ہر ایسا لفظ لایا جا سکتا ہے جس میں بزرگی و تعظیم و توقیر کا معنی پایا جائے یہاں تک کہ ابن العربی نے ایسے الفاظ کی تعداد سو سے بھی زائد بتائی ہے اور مفتاح الفلاح کے مصنف نے فرمایا "خبردار! جو سیدنا کا لفظ ترک کرو کیونکہ اس میں وہ اسرار و رموز ہیں جو صرف انہی لوگوں پر کھلتے ہیں جو ہمیشہ اس پر عمل پیرا ہیں اور امام سیوطی سے حدیث لَا تُسَیِّدُوْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ اور درود میں مجھے سیّد نہ کہو کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا، یہ مراد نہیں، سیوطی نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو جب درود شریف پڑھنے کا طریقہ بتا دیا تو سیدنا کا لفظ آپ نے اس لیے نہیں بولا کہ آپ کو فخر و غرور ناپسند تھا اسی لیے

Marfat.com

آپ نے ارشاد فرمایا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَ لَا فَخْرَ (میں اولادِ آدم کا سردار ہوں مگر مجھے اس پر کوئی فخر نہیں) رہ گئی ہماری بات تو ہم پر تو آپ کی تعظیم و توقیر بہر حال فرض ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہم کو حضور کا نام لے کر پکارنے سے منع فرمایا، ارشاد ہے:۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (القرآن)

"رسولِ پاک کو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح (عامیانہ انداز میں) ایک دوسرے کو بلاتے ہو"

الشیخ الخطاب نے فرمایا: جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اور جس پر میرا عمل ہے وہ یہ ہے کہ درود شریف ہو یا کوئی اور موقع، حضور کے نام کے ساتھ سیدنا کہتا ہوں۔ فرمایا جس چیز پر ساری امت کا عمل ہے وہ یہ ہے کہ جن جن مقامات پر (قرآن و حدیث) میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے وہاں ہونا چاہیے جہاں جہاں نہیں ہوا وہاں نہیں ہونا چاہیے تاکہ جہاں تک ہو سکے الفاظ میں تبدیلی نہ ہو اور ہم کمی بیشی کے ارتکاب سے بچے رہیں تاکہ آپ کا طریقۂ تعلیم محفوظ رہے یہی بات سیدی احمد زروق نے فرمائی ہے پھر شیخ الخطاب فرماتے ہیں اسی بنا پر دلائل الخیرات کے مصنف شاذلی نے حضور کا اسمِ گرامی لفظِ سیدنا کی زیادتی کیے بغیر درج فرمایا ہے ہاں! جو اسمائے گرامی آپ سے منقول نہیں وہاں یہ لفظ استعمال فرمایا ہے بہر حال یہ تفصیل لکھنے میں ہے، رہی بات زبان سے بولنے کی تو بہتر یہی ہے کہ نقل سے ثابت ہو یا نہ ہو آپ کا اسمِ گرامی لفظ سیدنا سے خالی نہیں ہونا چاہیے یہ ہے خلاصہ الہاروشی کی کتاب کنوز الاسرار اور عمر الفوقی کی کتاب الرماح کا۔

صاحب کنوز الاسرار نے الشیخ الخطاب کا مندرجہ بالا قول نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمارے شیخ العباسی حفظہ اللہ سے درود شریف میں لفظ سیدنا زائد کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا "یہ تو عبادت ہے"۔ میں کہتا ہوں یہی

Marfat.com

تو واضح حقیقت ہے کیونکہ درود شریف پڑھنے والے کی نیت بھی تو آپ کی تعظیم و تکریم ہی کی ہوتی ہے جب حقیقت یہ ہے تو لفظ سیدنا کو ترک کرنے کا کوئی مطلب نہیں کیونکہ یہ تو عین تعظیم ہے الخ۔

علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب الدر المنضود میں فرمایا ہے :۔

"حضور کے اسم گرامی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے لفظ سیدنا زائد کرنے میں اختلاف ہے"

درود شریف کے متعلق مجد الدین فیروز آبادی اللغوی نے کہا کہ ظاہر یہی ہے کہ یہ لفظ نہ بولا جائے اور اسی کو کافی مانا جائے جو اس سلسلہ میں وارد ہوا ہے اور الاسنوی نے کہا مجھے یاد پڑتا ہے کہ شیخ عز الدین بن عبد السلام نے اس مسئلہ کی بنا اس پر رکھی کہ افضل یہ ہے کہ امر کی تعمیل ہو یا ادب کی راہ اختیار کی جائے دوسری صورت میں لفظ سیدنا مستحب ہوگا الخ۔ اور شرح الارشاد و فیرہ میں میرا رجحان بھی اسی طرف رہا ہے کیونکہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت فرما رہے تھے تو آپ کی آمد کا علم ہونے پر پیچھے کھسک گئے لیکن آپ نے ان کو اپنی جگہ رہنے کا حکم فرمایا لیکن انہوں نے تعمیل سے معذرت کر لی پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ادب کا تقاضا یہی تھا، عرض کیا حضور ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ سزاوار نہ تھا کہ رسول اللہ کے آگے کھڑا ہوتا، پس نبی علیہ السلام نے ان کی تائید و توثیق فرمائی، اس میں دلیل ہے کہ ادب کی راہ پر چلنا اس امر کو بجا لانے سے بہتر ہے جس میں جزم و تاکید معلوم نہ ہو، پھر میں نے ابن تیمیہ کا ایک فتوے دیکھا جس میں لفظ سیدنا کو ترک کرنے پر طویل گفتگو کی گئی تھی اور بعض شوافع و احناف نے اس کا رد فرمایا تھا اور طویل مذمت کی تھی اور وہ درحقیقت اسی قابل تھا اور حضرت عبد اللہ بن

Marfat.com

مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع و موقوف (دونوں طرح سے) صحیح حدیث مروی ہے:۔

حَسِّنُوا الصَّلٰوۃَ عَلٰی نَبِیِّکُمْ

"اپنے نبی پر بہترین صلوٰۃ بھیجو"

اور انہوں نے اس کی پوری کیفیت بیان فرمائی ہے اور اس میں یہ لفظ بھی موجود ہے عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اور یہ حدیث دونوں صورتوں کو شامل ہے خواہ درود شریف پڑھو یا دیسے آپ کا نام لو، محقق جلال الدین المحلی نے فرمایا کہ حضور کا لفظ سید کے ساتھ ادب سے ذکر کرنا شرعاً مطلوب ہے پس صحیحین کی حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت سعد بن معاذ کے آنے پر فرمایا تھا قُوْمُوْٓا اِلٰی سَیِّدِکُمْ "اپنے سردار کی خاطر کھڑے ہو جاؤ" یعنی سعد بن معاذ کی خاطر، اور ان کی سیادت علم اور دین کی وجہ سے تھی اور جب درود شریف پڑھنے والا کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ "اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر" تو اس میں ایک تو تعمیل امرِ الٰہی ہوئی اور ایک زائد بات کی خبر بھی ہو گئی جو فی الواقع حق ہے یعنی آپ کا ادب و احترام، پس یہ صورت لفظ سیدنا کو ترک کرنے کے بہ نسبت افضل ہے جیسا کہ حدیثِ سابق سے ظاہر ہے، ابنِ حجر کا کلام ختم ہوا۔

میں کہتا ہوں اس مسئلہ میں جن روایات سے استدلال کیا جا سکتا ہے ایک روایت وہ بھی ہے جسے ابنِ حجر نے اپنی کتاب کے آخر میں ذکر کیا ہے جہاں یہ بحث کی ہے کہ حضور علیہ السلام کے اسمِ گرامی یا آپ کی کنیت سے آپ کو پکارنا حرام ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے نبی کو ہدیہ پیش کیا جائے اور ان کی عزت و تعظیم کی جائے اور ان کی سیادت کا اقرار کیا جائے اور حق یہ ہے کہ آپ کو سیدنا کہنا ہر حال میں

Marfat.com

بہتر ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تیسرا مسئلہ

ایک درود شریف کے بارے میں وارد تمام صحیح روایات کو جمع کرنے کے بیان میں

علامہ ابنِ حجر نے اپنی تالیف الدرّ المنضود میں امام نووی کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ:۔
"احادیثِ صحیحہ میں جتنے الفاظ درود شریف کے ضمن میں آئے ہیں سب کو جمع کر لینا چاہیئے، پس یوں کہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: الٰہی! محمدؐ پر درود بھیج جو امی نبی ہیں اور آپ کی آل اور ازواج اور اولاد پر جیسا تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کہ امی نبی ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر تمام جہانوں میں بیشک تو قابلِ تعریف بزرگ ہے۔

کتاب الاذکار میں حرف صَلِّ علٰی مُحَمَّدٍ کے بعد اتنا اضافہ کیا ہے عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اور فتاوٰی میں لفظ وَبَارِکْ کے بعد النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کے الفاظ ساقط کر دیئے ہیں اس پر اعتراض کیا گیا ہے کہ بعض اور الفاظ کا اضافہ بھی ہونا چاہیئے تھا۔

Marfat.com

مثلاً اَزْوَاجِہٖ کے بعد اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور ذُرِّیَّتِہٖ کے بعد اَھْلِ بَیْتِہٖ اور وَبَارِكْ کے بعد عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اور پہلے میں فِی الْعٰلَمِیْنَ اور بَارِكْ سے پہلے اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور اسی طرح وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ اور صَلِّ عَلَیْنَا مَعَہُمْ تشہد کے آخر میں کیونکہ ترمذی وغیرہ میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ امام الاذرعی نے بھی وہی اعتراض کیا ہے جو ابھی ابھی امام نووی سے ہم نقل کر آئے ہیں کہ تشہد میں جو جو الفاظ مختلف روایات میں آئے ہیں ان کو جمع کر لینے سے وہ شان پیدا ہو جاتی ہے جو کسی ایک حدیث پر عمل کرنے سے پیدا نہیں ہوتی پس اولیٰ یہ ہے کہ جامع روایات کو لے لیا جائے اور جو جو الفاظ ثابت ہوں ان کو ایک مرتبہ کہہ لیا جائے ان سے پہلے بعض حنابلہ یہی بات کہہ چکے ہیں۔ العزبن جماعۃ نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ یہ بھی پڑھنا چاہئے اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَبِیْرًا کثیرًا تاکہ دونوں روایتیں جمع ہو جائیں میں نے حاشیۃ الایضاح کی بحث الوقوف میں اس کی تردید کی ہے تو اس قسم کے مباحث وہیں دیکھ لیں تاکہ امام نووی نے جس بات کا اشارہ فرمایا ہے اس کی صحت آپ پر منکشف ہو جائے۔ اور الاسنوی کا یہ اعتراض کہ اس سے تو لازم آئے گا کہ تشہد کے بارے جتنی احادیث ہیں ان کو بھی جمع کیا جائے اس کا جواب میں نے شرح العباب میں دے دیا ہے، یہیں سے فرق معلوم ہو جاتا صلوٰۃ وسلام اور قرأت میں کہ کسی امام نے یہ نہیں کہا کہ قرآنِ کریم کے ایک حرف میں جو مختلف الفاظ (حرکات وسکنات کے فرق کے ساتھ) آئے ہوں ان سب کی تلاوت مستحب ہے اگرچہ بعض نے پڑھنے سیکھنے کے وقت مشق کی غرض سے ان کی تلاوت جائز قرار دی ہے (عدم جواز کی) علت یہ بیان فرمائی ہے کہ ہمیں اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت اس طریق پر کریں جس کا ثبوت حضور علیہ السلام سے مل جائے، پس ہمارے

Marfat.com

لئے اس میں تبدیلی کرنے کا کوئی اختیار نہیں بخلاف درود شریف کے الفاظ کے کہ یہاں مقصود الفاظ نہیں بلکہ ان کے معانی ہیں، پس یہاں الفاظ کا تعین نہیں اور ہمارے لئے جائز ہے کہ ہر ایسا لفظ استعمال کریں جس میں معنیٰ مطلوب زیادہ سے زیادہ پایا جائے اور مقصود و مطلوب یہاں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑھ چڑھ کر تعظیم و توقیر ہے۔

جب یہ بات طے ہو گئی تو ظاہر یہی ہے کہ ایسے دو لفظ جو مترادف ہوں تو درود شریف پڑھنے والے کو اختیار ہے اس کو لے لے یا اس کو اور اگر مترادف نہ ہوں تو دیکھے دونوں الگ الگ معنی دے رہے ہیں تو دونوں کو لے لے اور اگر ایک لفظ دوسرے لفظ کا معنی بھی دے رہا ہے اور کچھ زیادتی بھی پائی جاتی ہے تو زیادتی والے لفظ کو اختیار کرے، یہ ساری بات اس صورت میں ہے کہ دونوں لفظ صحیح ہوں، اور اگر دو میں سے بجائے خود ایک غلط ہو تو اسے چھوڑ دیا جائے اور صحیح کو ترجیح دی جائے۔

جاننا چاہیئے کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ درود شریف میں وہ الفاظ متعین نہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور کچھ لوگوں کی طرف سے کہا گیا ہے کہ وہی الفاظ متعین ہیں، پہلی صورت میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کافی ہے اور یونہی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بھی کافی ہے کیونکہ جو دعا جملہ خبریہ کے الفاظ میں ہو اس میں زیادہ تاکید ہوتی ہے بخلاف اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کے کہ یہ بالاتفاق جائز نہیں کیونکہ اس

لہ یہ کہنا بے دلیل ہے کیونکہ لفظاً ذکر نہ ہونے سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ متکلم کی نیت میں بھی اسکی نسبت اللہ کی طرف نہیں۔ لاتعداد مقامات پر مسند الیہ مذکور نہیں ہوتا لیکن کلام صحیح ہوتا ہے کیونکہ متکلم کی نیت یا سیاق کلام سے یا کسی اور قرینہ سے اس کا تعین ہو جاتا ہے یہاں بھی صلاۃ کی نسبت اللہ کی طرف قرائن سے معلوم ہوتی ہے۔ مترجم

Marfat.com

میں صلوٰت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں، پس یہ الفاظ ان الفاظ کے حکم میں نہیں ہو سکتے جو حدیث سے ثابت ہیں۔

اسی لئے علامہ نیشاپوری نے فرمایا صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ (میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا) کہنا کافی نہیں کیونکہ بندے کا اس مقام کو پالینا ممکن نہیں بلکہ وہ اللہ تعالےٰ سے سوال کرے کہ وہ حضور پر رحمت نازل فرمائے، پس اس صورت میں درود بھیجنے والا درحقیقت خود خدا تعالےٰ ہوا اور بندے کو صلوٰۃ بھیجنے والا صرف مجازی طور پر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ سے آپ پر درود بھیجنے کی درخواست کرتا ہے۔ الدر المنضود کی عبارت ختم ہوئی۔

وہ عبارت جس کی طرف ابن حجر نے اشارہ کیا ہے وہ ان کے اس حاشیہ میں ہے جو ایضاح النووی پر انہوں نے لکھا ہے، باب المناسک میں نووی کے اس قول پر کہ منتخب دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔	الٰہی! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

اور ایک یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔	الٰہی! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے (جرائم کر کے) اور گناہوں کی مغفرت تیرے سوا کوئی کرنے والا نہیں سو مجھے میرے لئے اپنی طرف سے مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

لفظ کَثِیرًا میں ایک روایت کَبِیرًا بھی ہے، مصنف (ابن حجر) نے فرمایا کہ دعا میں دونوں لفظ جمع کر لینے چاہئیں تاکہ زبانِ اقدس سے نکلا ہوا لفظ یقینی طور پر ادا ہو جائے (کہ وہ ان دو میں سے ایک ہی ہوگا) اور لفظِ ماثور پر احتیاطاً ایک لفظ کی زیادتی سے وہ لفظ ماثور و منقول ہونے سے نکل نہیں جائے گا، اس توضیح سے ابنِ جماعۃ کا یہ اعتراض بھی ختم ہو جائے گا کہ اس صورت میں سنت پر عمل نہیں ہوگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں لفظ نہیں بولے اور مناسب یہی ہے کہ ایک بار تکرار کے ساتھ دعا مانگے (کَثِیرًا کَثِیرًا) اور ایک بار بکمال کے ساتھ (کَبِیرًا) کہ اس صورت میں یقینی طور پر وہ لفظ ادا ہو جائے گا جو فی الواقع حضورؐ نے بولا تھا، ابن حجر کا قول ختم ہوا۔

اب مصنف (ابنِ حجر) کے قول پر جو لفظ فی الواقع حضور علیہ السلام نے بولا ہے ایک مرتبہ پڑھ لینے سے ہی ادا ہو جائے گا (کیونکہ اس میں دونوں روایتیں جمع ہو جائیں گی) بخلاف اس صورت کے جس کو ابنِ جماعۃ نے ذکر کیا ہے۔ کیونکہ اس میں دونوں روایتوں پر عمل بھی کریں تب بھی جو لفظ فی الواقع منقول ہے وہ صرف ایک مرتبہ ہی آئے گا

ایک سوال اور اس کا جواب

اگر تم یہ کہو کہ اس طویل بحث کی کوئی ضرورت نہیں اور دونوں روایتوں میں اختلاف کا یہ مطلب ہے کہ حضور علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے دونوں الفاظ صادر ہوئے ہیں یہ بھی اور وہ بھی، لہٰذا جس لفظ کو ادا کیا، سنت ادا ہو گئی چاہے دوسرا نہ بھی ادا ہو، پس نہ تو دونوں الفاظ کو جمع کرنے کی ضرورت ہے اور نہ اس کی کہ کبھی یہ کہے اور کبھی وہ۔ میں کہتا ہوں یہ بھی کہا جا سکتا ہے لیکن ان دو حضرات نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں محض زیادہ احتیاط ہے کیونکہ اس

Marfat.com

بات کا احتمال بھی ہے کہ ایک روایت بالمعنیٰ ہو اگرچہ یہ احتمال بعید ہے۔

الدر المنضود میں علامہ ابن حجر نے بعض حنابلہ کا جو نام لیا ہے اس سے مراد علامہ ابن القیم الجوزی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں کہا، دسویں فصل ان دعاؤں اور اذکار کے قاعدہ میں جو مختلف طریقوں سے مروی ہیں جیسے نماز میں تشہد اور تشہد کی قسمیں اور مختلف الفاظ سے منقول دعاؤں اور اذکار کی قسمیں جو رکوع اور سجدے میں اعتدال کے بعد پڑھی جاتی ہیں اور انہی میں سے ان الفاظ سے بحث بھی شامل ہے جو حضور علیہ السلام پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے سلسلہ میں مروی ہیں، اس سلسلہ میں بعض متاخرین نے ایک اور راہ اختیار کی ہے اور وہ یہ کہ دعا مانگنے والے کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ ان تمام الفاظ کو جمع کر لے جو مختلف روایات میں آئے ہیں، ان کے خیال میں اس مسئلہ میں یہ بہترین قول ہے ان کی رائے میں بہتر یہ ہے کہ دعا مانگنے والا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جب یہ دعا مانگے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا ! تو یوں کہے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا کَبِیْرًا۔	الٰہی ! میں نے اپنی جان پر بہت بڑا ظلم کیا ہے۔

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والا یوں کہے :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجَہٗ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ	الٰہی ! محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور محمد کی آل پر اور آپ کی ازواج پر اور آپ کی اولاد پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور محمد کی آل پر اور آپ کی ازواج پر اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے رحم فرمایا ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔

Marfat.com

اور لفظ رحمت اور برکت میں بھی یوں ہی کرے۔ اور دعائے استخارہ میں کہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ۔

الٰہی! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین روزی اور انجام کار اور جلد یا دیر (دُنیا و آخرت میں) بہتر ہے تو اسے کر دے۔

تاکہ راوی کی وجہ سے الفاظ میں جو شک پیدا ہو گیا ہے وہ دور ہو جائے اور اس ضمن میں آپ کے مجمل الفاظ ادا ہو جائیں اور مختلف الفاظ سے جو دعائیں منقول ہیں وہ جمع ہو جائیں اور کچھ دوسرے لوگوں نے ان سے سخت اختلاف کیا ہے اور کہا کہ یہ بات چند وجوہ سے ضعیف ہے۔

اولاً: اس لئے کہ یہ ایک ایسی جدید بات ہے جس کی طرف کوئی مشہور امام نہیں گیا۔

ثانیاً: اس لئے کہ جو شخص یہ بات کہتا ہے وہ لازماً یہ کہہ رہا ہے کہ نمازی ان تمام طریقوں سے نماز شروع کرے جو حدیث پاک سے ثابت ہیں اور تمام قسم کی تشہدات التحیات میں پڑھے اور اپنے رکوع و سجود میں وہ تمام کلمات ادا کرے جو اس سلسلہ میں وارد ہوئے ہیں حالانکہ یہ بات قطعاً باطل ہے کیونکہ یہ لوگوں کے عمل کے خلاف ہے اور کسی عالم نے اس کو بہتر نہیں کہا اور یہ بدعت ہے اور اگر تمام کلمات نہیں پڑھتا تو یہ اس کے اپنے قول میں تناقض ہے اور دو ہم مرتبہ باتوں میں فرق کرنا ہے۔

ثالثاً: اس قائل کے نزدیک نمازی اور تلاوت کرنے والے کو نماز کے اندر اور باہر تمام قرأتیں اور الفاظ جمع کرنا مستحب ہونا چاہیئے حالانکہ سب جانتے ہیں کہ عبادت و تدبر کے طور پر جو قرآن نماز کے اندر یا باہر پڑھا جائے اس میں یہ اسرار

Marfat.com

قرأتوں کو ادا کرنا) بہتر نہیں، ہاں! قاری کبھی کبھار دوسری قرأ میں صرف اس خیال سے پڑھ سکتا ہے کہ وہ محفوظ رہیں اور ان کے دائرۂ علم میں وہ آجائیں اور ذہن نشین ہو جائیں اور بوقتِ ضرورت حاضر کی جا سکیں پس یہ ایک مشق اور تربیت ہے کوئی کارِ ثواب نہیں کہ ہر قاری و تالیٔ قرآن کے لئے مستحب ہو، بایں ہمہ قرأتوں میں لوگوں نے بہت کچھ کلام کیا ہے جس کا یہ مقام نہیں بلکہ تلاوت کرنیوالے کو اجازت ہے کہ وہ جس حرف کے ساتھ چاہے تلاوت کرے اور اگر وہ کبھی اس حرف سے پڑھنا چاہے اور کبھی اس سے تو یہ بھی جائز ہے اور اسی طرح دعا کرنے والا جب ایک مرتبہ یوں کہے ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا اور دوسری مرتبہ کَبِیْرًا تو یہ جائز ہے اور یونہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والا کبھی ایک حدیث سے ثابت الفاظ استعمال کرے اور کبھی دوسری سے تو جائز ہے اسی طرح حضرتِ عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی تشہد پڑھے تو یہ بھی جائز ہے اور چاہے تو حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی تشہد پڑھ لے اور چاہے تو حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ والی تشہد پڑھ لے اور اگر چاہے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی تشہد پڑھ لے اور یونہی ثنار (سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ) میں اگر چاہے تو حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے پڑھے اور چاہے تو حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے شروع کرے اور چاہے تو حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ثنار سے نماز شروع کرے اور چاہے تو باری باری سب سے نماز شروع کرے (کبھی اس سے کبھی اس سے) یونہی جب رکوع سے سر اٹھائے تو قومہ میں خواہ یوں کہہ لے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ خواہ یوں رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ اور یہ مستحب نہیں کہ سب کو جمع کرے اور امام شافعی رحمہ اللہ اور دوسرے کئی آئمہ کرام نے اس حدیث سے جسے صحاح اور سنن کی کتابوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ

Marfat.com

عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ (قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے) یہ استدلال کیا ہے کہ تشہد وغیرہ میں وہ تمام قسمیں جائز ہیں جو حدیث سے ثابت ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے ان سات میں سے ہر قسم کو پڑھنا جائز قرار دیا ہے اور یہ بھی فرما دیا کہ یہ کافی شافی ہے اور سب جانتے ہیں کہ ان تمام قسموں سے پڑھنے کا مطلب یہی ہے کہ علی السبیل البدل پڑھے نہ کہ سب کو بیک وقت جمع کرے، یہی صحابہ کرام کا معمول تھا۔

رابعاً : نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک وقت میں ان سارے حروف کو جمع نہیں فرمایا بلکہ کبھی آپ نے یوں فرمایا اور کبھی یوں (تاکہ تنگی نہ ہو) مثلاً تشہد، اور رکوع و سجود وغیرہ میں پڑھے جانے والے الفاظ پس اتباعِ نبوی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ سب الفاظ جمع نہ کئے جائیں بلکہ بدل بدل کر کہے جائیں۔ اور یا راوی کو شک ہوا کہ آپ نے کون سے الفاظ فرمائے ہیں اب اگر دعا مانگنے والے کے نزدیک بعض الفاظ کو ترجیح حاصل ہے تو انہی کو اختیار کرے اور اگر ترجیح کو نہیں تو جسے اختیار ہے دو میں سے جسے چاہے لے لے بہر حال اس کے لئے سب کو جمع کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ ایک تیسری صورت ہے جو آنحضور کی کسی روایت سے ثابت نہیں پس ان تمام الفاظ کو بیک وقت جمع کرنے سے تو دعا کرنے والے کا اصل مقصد ہی باطل ہو جاتا ہے کیونکہ مقصد تو تھا آپ کی اتباع کرنا لیکن کردہ رہا ہے جو آپ نے قطعاً کیا ہی نہیں۔

ایک مروی لفظ کو ترجیح دینے کی مثال حدیثِ استخارہ ہے راوی کو شک ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ یا عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ کے بجائے آپ نے وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فرمایا تھا (یہ عبارت مع ترجمہ گزر چکی ہے) اور صحیح لفظ پہلا ہے (عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ) کیونکہ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ ہی تو مضمون ہے دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ کا، پس معاش اور جلد یا بدیر

Marfat.com

انجام کو جمع کرنا تکرار ہے بخلاف معاش اور عاقبت کے کہ ان کو جمع کرنے میں تکرار نہیں کیونکہ معاش دنیا کا مسئلہ ہے اور عاقبت موعود۔

اسی قبیل سے وہ حدیث ہے جس میں حضور نے فرمایا:۔

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (مسلم)

جس شخص نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں پڑھیں وہ فتنۂ دجّال سے بچ گیا۔"

اب اس روایت میں اختلاف ہے، کچھ نے کہا کہ سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں اور کچھ نے کہا کہ آخری دس آیتیں اور دونوں ہی صحیح مسلم کی روایتیں ہیں لیکن ترجیح اس روایت کو ہے جس میں سورۂ کہف کی اوّل دس آیتوں کا آیا ہے کیونکہ صحیح مسلم میں دجّال کے بیان میں حضرت نوّاس بن سمعان کی روایت میں ہے:۔

فَاِذَا رَاٰيْتُمُوْهُ فَاقْرَءُوْا عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

"پھر جب تم اس کو دیکھو تو سورۃ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھو۔"

اس روایت میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ جس نے اول سورۃ کہف کا نام لیا ہے اس نے بات یاد رکھی ہے اور جس نے سورۃ کہف کی آخری آیتوں کی روایت کی ہے اس نے یاد نہیں رکھی۔

خامساً: مقصود تو ہوتا ہے بہتر عبارت سے معنی ادا ہو جائے پس جب کسی ایک مناسب عبارت کے ساتھ معنی ادا ہو جائے تو مقصد حاصل ہو گیا لہٰذا متعدد عبارتیں جمع کرنے کی ضرورت نہیں۔

سادساً: دو میں سے ایک لفظ دوسرے پر دلالت کر دیتا ہے، لہٰذا بدل اور مبدل دونوں کو جمع کرنا بہتر نہیں جیسا کہ باقی مقامات پر بھی ایسا ہوتا ہے واللہ

Marfat.com

تعالےٰ اعلم۔ علامہ ابن القیم کا کلام ختم ہوا۔

میں نے علامہ حافظ سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب الریاض الانیقہ فی اسماء خیر الخلیقہ میں لفظِ نبی کی بحث میں جو کچھ دیکھا ہے وہ بھی اس کی تائید کرتا ہے سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (مسئلہ) الاسنوی نے تمہید میں کہا، اگر تشہد میں نمازی نے کہا سَلَامٌ عَلَى النَّبِيِّ اور اَشْهَدُ اَنَّكَ الرَّسُوْلُ يَا اَحْمَدُ تو یقیناً یہ ناکافی ہوگا کیونکہ اس میں رسالت و نبوّت کا اقرار نہیں اور اگر نبی کی جگہ رسول کہہ دیا یا اس کا عکس کر دیا تو علماء کے قول کے مطابق یہ بھی کافی نہیں کیونکہ ذکر و اذکار کے الفاظ توقیفی ہوتے ہیں اس کی دلیل حدیثِ براء ہے جس میں سونے سے پہلے کی دعا ہے" سیوطی کا کلام ختم ہوا۔

اور حدیث وہ ہے جسے امام بخاری نے کتاب الدعوات وغیرہ میں ذکر کیا ہے،

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلِ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَهْبَةً وَّرَغْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُّتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ فَقُلْتُ اَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر آنا چاہو تو مکمل وضو

Marfat.com

کرلو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو، الٰہی! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا اور اپنی پشت پناہ تجھے بنایا تیرے خوف سے اور تیری طرف رغبت کرتے ہوئے تیری گرفت سے تیرے بغیر نہ کوئی جائے پناہ ہے نہ جائے نجات، میں تیری بھیجی ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے رسول پر۔ اب اگر تو مر گیا تو فطرت (اسلام پر) مرا، ان کلمات کو سب سے آخر میں کہنا، میں نے عرض کیا میں اسی طرح یاد کرونگا وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فرمایا، نہیں وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ، شیخ الاسلام علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے النبی کی جگہ الرسول کہنے والے کا جو رد فرمایا ہے اولیٰ یہ ہے کہ اس کی یہ حکمت بیان کی جائے کہ الفاظ اذکار توقیفی ہوتے ہیں اور ان کے وہ خصائص و اسرار ہیں جن میں قیاس کا دخل نہیں پس لازم ہے کہ جو لفظ روایت میں وارد ہوا ہے اس کی حفاظت کی جائے، امام المازری کا قولِ مختار بھی یہی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو لفظ وارد ہوا ہے اسی کو رہنے دینا چاہیئے کیونکہ ایسا اوقات ثواب و خرار کا تعلق انہی حروف سے ہوتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہی حروف کی وحی حضور کی طرف کی گئی ہو پس یہی حروف ادا کرنے متعین ہوں۔ الخ یہ کلام بھی ابن القیم کی تائید کر رہا ہے جو کہ عزبن جماعۃ کی بات کے مطابق ہے۔

چوتھا مسئلہ

صلوٰۃ و سلام سے حضور علیہ السلام کو فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں؟

ابن حجر نے الدر المنضود میں کہا، اس کا تمام تر فائدہ درود شریف پڑھنے والے کو ہے کیونکہ کثرتِ درود اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا عقیدہ صحیح اور نیت خالص ہے اس سے محبت کا اظہار ہوتا ہے دائمی اطاعت نصیب ہوتی ہے اور اس وسیلہ جلیلہ کا احترام پیدا ہوتا ہے پس یہی آپ کی وہ محبت و توقیر ہے

Marfat.com

جو ایمان کا سب سے بڑا شعبہ ہے کہ اسی میں حضور علیہ السلام کا شکریہ ادا ہوتا ہے جو ہم پر واجب ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کے ہم پر عظیم احسانات ہیں کہ آپ نے ہم کو جہنم سے بچایا اور دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمایا سو درود پڑھنے والا درحقیقت اپنے لیے دعا کر رہا ہے اور اپنی ہی ذات کی تکمیل کر رہا ہے کیونکہ جب ہم آپ پر صلاۃ (درود) بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم پر صلاۃ (رحمت) بھیجتا ہے اور اس لئے کہ ہم آپ کا ذکر اسی لئے تو کرتے ہیں کہ خود اللہ نے آپ کا ذکر ہمارے سامنے کیا ہے لہٰذا آپ کا ذکر کرنے والا خود خدا تعالیٰ ہے اور جس کو جس سے محبت ہو اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے فرمایا، حاصلِ کلام یہ کہ حضور پر صلوٰۃ بھیجنے میں آپ کا بھی فائدہ ہے کہ آپ کے لئے حاصل شدہ درجات کے ساتھ مزید ترقی درجات کی دعا کی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی کوئی حد نہیں اور آپ مقاماتِ قرب اور منازلِ عروج میں ہمیشہ ترقی پر رہتے ہیں جب ایسا ہے تو لازم ہے کہ آپ کی امت کے صلوٰۃ و سلام بھیجنے سے آپ کے درجات میں مزید ترقی ہو کہ عظمت و بزرگی کی کوئی انتہا نہیں اور درود شریف پڑھنے والے کا فائدہ وہ ہے جس کا ذکر گزر چکا ہے اور جس نے صلاۃ و سلام کا فائدہ صرف پڑھنے والے کے ساتھ مخصوص کیا ہے اس کا مقصد محض ترغیب پیدا کرنا ہے اور پڑھنے والے کو اس کمال کے حاصل کرنے پر آمادہ کرنا ہے جو صرف درود شریف سے حاصل ہو سکتا ہے یہ مطلب نہیں کہ حضور کو اس سے کوئی فائدہ ہوتا ہی نہیں اور جن لوگوں کا یہ خیال ہے جیسا کہ ان کے کلام سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے تو یہ بالکل شاذ اور حقیقت سے بعید ہے اور ایسا کیونکر ہو سکتا ہے جب کہ حدیث مشہور میں آپ کا فرمان ہے

ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا لَا تَكُوْنُ اِلَّا لِعَبْدٍ وَ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

Marfat.com

"پھر اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگو کیونکہ مقامِ وسیلہ بندے ہی کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا، قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت ثابت ہوگئی"۔

(ابنِ حجر نے) فرمایا، کہا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام کو ان کے رب نے امت کا احسان مند نہیں رکھا بلکہ اس کے عوض آپ کو حکم دیا کہ آپ امت پر صلوٰۃ بھیجیں (دعا فرمائیں) فرمانِ باری ہے:۔

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

"ان کے حق میں دعا فرمائیں، بے شک آپکی دعا ان کے لئے باعثِ سکون ہے"۔

کتاب مسالک الحنفا للقسطلانی کتاب الصلات والبشر میں ہے (فائدہ) ہمارا حضور کے لئے دعا کرنا اور آپ کے لئے ان چیزوں کا سوال کرنا جن کا ذکر حدیث میں ہے مثلاً وسیلہ اور درجۂ رفیعہ وغیرہ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے یہ سب کچھ آپ کے لئے واجب کر دیا ہے ممکن ہے اس لئے ہو کہ جب آپ کا کوئی امتی آپ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اور آپ کے حق میں اس کی وہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو حضور کے ان تمام درجات و مقامات میں اضافہ اور ترقی ہو جاتی ہے لہٰذا آپ پر درود بھیجنا (گویا) آپ کی حاجت براری کرنا ہے اور آپ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی کثرت سے اللہ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے پس اس میں کوئی بُعد و استحالہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات اور عظمت میں نیک بندوں (امتیوں) اور ملائکہ کی دعاؤں سے اضافہ کر دے اور ان کی دعا و التجا سے آپ کا اجر دگنا کر دے اور آپ کے مراتب بلند فرما دے کہ اللہ تعالےٰ کی عطاؤں کی حد نہیں اور وہ کمی کو قبول نہیں کرتیں، اسکو سمجھو!

"علامہ احمد بن المبارک نے کتاب الابریز کے تیسرے باب میں فرمایا:
"میں کہتا ہوں کیا نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے درود و سلام سے نفع

Marfat.com

ہوتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ سیدی عبدالعزیز بن الدباغ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو درود شریف کا اس لئے حکم نہیں دیا کہ اس سے حضور علیہ السلام کو فائدہ مقصود ہے بلکہ ہمیں درود شریف کا جو حکم دیا گیا ہے اس سے صرف ہم کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے جیسے کسی کے غلام ہوں پس اس نے اپنی زرعی زمین کی طرف دیکھا کہ اس جیسی زرخیز زمین کہیں نہ تھی سو اس نے ترس کھا کر وہ زمین اپنے غلاموں کو عطا کر دی کہ یہ تمام فصل تمہاری ہے اور اس زمین کے تم بلاشرکت غیرے مستقل مالک ہو یہی حال ہے حضور علیہ السلام پر ہمارے درود پڑھنے کا کہ اس کا سارا اجر و ثواب ہمارے لئے ہے۔ بعض اوقات جب درود شریف کے اجر و ثواب کا نور چمکتا اور نور مصطفےٰ سے مل جاتا ہے تو تم اس کو دیکھو گے جیسے کوئی شے غیر کی طرف نہیں بلکہ اپنے اصل کی طرف لوٹ رہی ہے کیونکہ وہ اجر و ثواب جو مسلمانوں کو ملتے ہیں قطعاً ایمان کی بدولت ملتے ہیں جو ان کے سینوں میں محفوظ ہے اور ان میں جو نورِ ایمان ہے وہ نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہے پس ہم کو جتنے اجر و ثواب حاصل ہوتے ہیں آپ کی طرف سے حاصل ہوتے ہیں۔

عجیب و غریب مثال: محسوسات میں اسکی ایک ہی مثال ہے اور وہ ہے سمندر اور بارش کی مثال کہ بارش کے ذریعہ سیلاب آتے ہیں اور سمندر میں جا گرتے ہیں لیکن چونکہ بارش کا پانی بھی بادلوں اور ہواؤں کے ذریعے سمندر ہی سے آتا ہے لہٰذا یہی دریاؤں اور سیلابوں کا پانی جب سمندر میں گرتا ہے تو یوں نہیں کہا جاتا کہ اس سے سمندر میں اضافہ ہو گیا۔

میں کہتا ہوں بعض علماء نے اس بات پر کہ حضور درود شریف سے فائدہ حاصل کرتے ہیں یوں استدلال کیا ہے کہ جیسے جنت میں خدمت گاروں سے فائدہ حاصل کریں گے وہاں کے پھل اور دوسری نعمتوں سے فائدہ حاصل کریں گے جو برتنوں میں رکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کیے جائیں گے اسی طرح آپ ان انوار اور اجور سے

Marfat.com

بھی مستفید ہوتے ہیں جو درود وسلام کے لفظوں میں موجود ہوتا ہے فرق اتنا ہے
کہ کھانے کی اشیا جن برتنوں میں ہوتی ہیں وہ ہاتھوں سے اٹھائے جاتے ہیں اور
درود وسلام جن برتنوں میں ہوتے ہیں وہ حروف کہلاتے ہیں اور ان کے حامل ہاتھ
نہیں زبان ہوتی ہے، کہا کہ حضور کی دنیاوی زندگی میں اُخروی جنتی زندگی کے مقابلہ میں کوئی
زیادتی نہیں پائی جاتی کہ قیاس کرنا منع ہو، پھر فرمایا کہ وہ خادم اور غلمان کہاں سے آئے
ہیں وہ بھی تو آپ ہی کے نور سے بنے ہیں بلکہ جنت اور جو کچھ اس میں ہے سب
حضور ہی کے نور سے ہے اس عالم کا قول اس وقت صحیح ہوتا جب وہ خدمت گار
آپ کی ذات سے جدا ہوتے اور ہمارا ایمان آپ سے جُدا ہوتا حالانکہ ایسا نہیں
فرمایا جس کو حضور کی کیفیت معلوم ہوگئی اسے راحت ملی، فرمایا تم دیکھو گے کہ ایک شخص
دلائل الخیرات پڑھتا ہے جب حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنا چاہتا ہے اپنے
ذہن میں آپ کا تصور بٹھا لیتا ہے اور جو چیزیں آپ کو مطلوب ہیں مثلاً وسیلہ اور بلند
درجہ اور مقام محمود وغیرہ جن کا ذکر ہر صلاۃ میں ہے اور اپنا تصور یوں جماتا ہے جیسے
مذکورہ باتیں اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا ہے اور دل میں یہ فرض کر لیتا ہے کہ اللہ اسے
قبول فرمائے گا اور اس کے کہنے پر وہ سب کچھ اپنے نبی کو دے دیگا اب اس کے
ذہن میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ اس کی ذات سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بڑا
فائدہ حاصل ہوا ہے پس یہ خوشی سے پھولے نہیں سماتا اور قرآن کریم زیادہ پڑھنے
لگتا ہے اور صلوٰۃ وسلام میں اضافہ کر دیتا ہے اور اسے بلند آواز سے پڑھتا ہے اور
یہ صورت اس کے دل کی رگیں پھولنے سے صاف نظر آتی ہے اور اس پر خشوع
طاری ہو جاتا ہے اور اس پر بڑی رقت طاری ہو جاتی ہے اور اسے خیال گزرتا ہے
کہ اب اس حال پر ہے جس سے اوپر کوئی حال نہیں حالانکہ ایسا سوچ کر وہ بہت
بڑی خطا کا ارتکاب کر رہا ہے پس وہ اپنے اس درود سے خدا کے کسی مقام تک

Marfat.com

نہیں پہنچ سکتا کیونکہ یہ سب اس کا اپنا خیال ہے اور اس کی فکر میں یہی تصوّر گھوم رہا ہے حالانکہ اس کا خیال باطل ہے اور باطل کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں اللہ تعالیٰ سے تو اس چیز کا تعلق ہوتا ہے جو خود حق ہو، یوں کہ جب آدمی آنکھ کھولے تو اسے واقعہ میں وہ چیز نظر آئے جو چیز ایسی ہوگی اس کا تعلق حق سبحانہ کے ساتھ ہوگا اور ہر وہ چیز جو آنکھوں سے نظر نہ آئے وہ باطل ہے اور باطل کا اس کی ذاتِ پاک سے کوئی تعلق نہیں، پس حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنے والے کو اس آفتِ عظیمہ سے بچنا چاہیئے کہ اکثر لوگ اس کو سمجھتے نہیں اور گمان کرتے ہیں کہ یہ شیرینی اور رقت جو ان کو حاصل ہو رہی ہے اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ یہ محض شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تاکہ وہ اس کے سبب ان کو حق سبحانہ سے ہٹا دے اور ان کے درمیان مزید دوری پیدا کر دے لہٰذا درود و سلام پر آمادہ کرنے والی چیز صرف آپ کی محبت و عظمت ہونی چاہیئے نہ کوئی اور، تب یہ نور شعلہ بار ہوگا جیسا کہ اس کا بیان گزرا ہے اور اگر جذبہ محرکہ آدمی کا اپنا ذاتی مفاد ہو تو اس صورت میں وہ پردے میں ہو جائے گا اور اس کا اجر و ثواب کم ہو جائے گا جیسے کہ گزر چکا ہے اور یوں بھی کہ اگر صلاۃ و سلام پڑھنے کا جذبہ محرکہ حضور علیہ السلام کو فائدہ پہنچانا ہے تو پھر یہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نہ ہوا اور نہ ہی اسکی بارگاہ میں پہنچا جیسا کہ اس کا بیان گزر چکا ہے اللہ ہی توفیق دینے والا ہے الخ۔ اور علامہ شیخ علی حرازم ابن العربی برادۃ المغربی الفارسی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب جواہر المعانی فی فیض سیدی ابی العباس التیجانی کے آخر میں فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب ہدیہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کا یہ جواب دیا: تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام تمام مخلوق سے بالکل بے پرواہ ہیں نہ آپ کو کسی کے صلوٰۃ و سلام کی ضرورت ہے نہ ہدیہ و ایصالِ ثواب کی اور وجہ اس کی ایک تو یہ ہے

Marfat.com

کہ آپ کو اپنے رب کے سوا کسی کی احتیاج ہی نہیں دوسری یہ کہ اللہ نے آپ پر وہ بے پایاں فضل فرما دیا ہے کہ جس کی بنا پر آپ فضل و کمال کے اعلےٰ ترین مقام پر فائز ہو چکے ہیں جس تک کسی اور کی رسائی ممکن ہی نہیں، یہ سب کچھ ہوتے ہوئے آپ کسی سے مزید کچھ چاہتے ہی نہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس پر گواہ ہے :۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

"اور عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے"۔

اور یہ عطاء الٰہی اگرچہ آپ کو اتنی آسانی سے حاصل ہو گئی (مگر اسے معمولی نہ سمجھنا چاہیئے) تاہم اس کی حقیقت و غائیت کے ادنےٰ درجہ کو معلوم کرنے کے لئے عقلیں قاصر ہیں، اعلےٰ ترین درجے کا خود اندازہ کر لیں، بیشک آپ کو حق تعالیٰ اپنی ربوبیت کے شایانِ شان فضل عطا کرتا ہے اور آپ کے درجہ و مرتبہ پر اتنا فیضان کرتا ہے جتنی اس کی بارگاہ میں آپ کی شان و منزلت ہے۔

اب اس عطاء کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو مرتبہ لامحدود سے وابستہ ہوتی ہے اور جتنا زیادہ آپ پر اللہ کا بڑا فضل و کرم ہو اتنی اس کی عظمت۔ اب اس انعامِ الٰہی کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے اور اس کی وسعت کو عقلیں کیونکر پا سکتی ہیں اسی لئے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے، اور آپ کا کم از کم مرتبہ غنایہ ہے کہ آپ کی بعثت سے لے کر قیامت تک آپ کا طوقِ رسالت و غلامی گلے میں ڈال کر جو عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کے لئے نیک عمل کرے گا آپ کو اس عمل کا اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کرنے والے کو اور جس قدر بڑھے گا پس اتنا درجہ پا لینے کے بعد آپ کو کسی کے ثواب کی کوئی ضرورت نہیں، اس سے تو آپ کو وہ غنا مل گیا جس کی کوئی حد نہیں، یہ ہے آپ کا کم تر غنا۔ پس کیا خیال ہے تمہارا اس خیرِ کثیر اور فضلِ عظیم کے متعلق جس کا اندازہ اقطاب کی عقلوں سے

Marfat.com

بھی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ دوسرے لوگ (اس کو سمجھ سکیں) جب یہ بات سمجھ گئے تو اب تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام کو درود پڑھنے والوں کے درود کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ درود شریف اس لئے لازم ہوا کہ اس سے آپ کو کوئی نفع حاصل ہو جائے اور آپ کو اس کی حاجت بھی نہیں کہ کوئی شخص نیک اعمال کر کے آپ کو ثواب کا ہدیہ پہنچائے اور یہ جو نیک اعمال کا ثواب آپ کو ہدیۃً بھیجا جاتا ہے جس سے وہم ہوتا ہے کہ آپ کی عظمت میں اضافہ ہوگا یا آپ کو اس سے نفع ہوگا۔

ایک اور مثال

اس کی مثال بالکل ایسے ہی ہے کہ کوئی شخص قلم سے ایک نقطہ سیاہی کا اس عظیم الشان سمندر میں ٹپک دے جس کا طول و عرض و عمق دس ہزار سال کی مسافت کا ہو اور پھر یہ خیال کرے کہ اس سے سارا سمندر سیاہی بن جائے گا اور اس میں کچھ اضافہ ہو جائے گا، پس اس سمندر کو اس نقطے کی کیا ضرورت ہے اور اس میں کیا اضافہ ہوگا؟

جب تمہیں حضور علیہ السلام کا مرتبہ غنا معلوم ہو گیا اور وہ مقام بھی جو آپ کے سب کے ہاں آپ کا ہے تو اب جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم اس لئے دیا ہے کہ اس سے وہ ان کو آپ کا مرتبہ بلند دکھائے جو اس کی بارگاہ میں ہے اور عظمت شان اور تمام مخلوق پر آپ کی شانِ برگزیدگی واضح فرمائے تاکہ ان کو یہ حقیقت جتلا دے کہ وہ کسی عمل کرنے والے کا عمل آپ کے وسیلہ کے بغیر قبول نہیں فرماتا، پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا قرب اور توجہ آپ کے وسیلہ کے بغیر آپ کی جناب سے منہ موڑ کر اور حکم خداوندی کو پس پشت ڈال کر طلب کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب اور انتہائی لعن و پھٹکار اور دوری کا مستحق ہوتا ہے اس کی ساری محنت رائیگاں گئی اور اس کا عمل گھاٹے کا رہا! اور اللہ کی بارگاہ میں صرف آپ ہی وسیلہ ہیں اور اس کے لئے لازم ہے کہ آپ پر صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے

Marfat.com

اور آپ کی شریعت پر عمل کیا جائے، پس آپ پر درود پڑھنے سے ایک تو آپ کی عظمتِ شان کا پتہ چلا کہ رب تعالےٰ کی بارگاہ میں آپ کا رتبہ کیا ہے اور اس سے ہمیں یہ تعلیم بھی دی جاتی ہے کہ آپ کا وسیلہ تمام مقاصد و مطالب کے حصول کے لئے ضروری ہے اور کوئی مقصد نہیں، یہ ہے کمالِ غنا جس کو بعض لوگ آپ کا نفع گمان کرتے ہیں جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں۔

رہا آپ کو ہدیۂ ثواب پہنچانے کا مسئلہ تو اس میں بھی ایک حکمت تو یہی سمجھ میں آتی ہے جو ہم نے اوپر صلوٰۃ و سلام کے سلسلہ میں بیان کی ہے یعنی آپ کو اس کی چنداں ضرورت نہیں (بلکہ ضرورت خود ہمیں ہے) ؎ میں گدا تو بادشاہ ۔ بھر دے پیالہ نور کا

پھر ایک اور مثال سمجھئے جو آپ کو ایصالِ ثواب کے سلسلہ میں بیان کی جاتی ہے۔

ایک عظیم الشان وسیع و عریض سلطنت کا بادشاہ ہو، اسکی سلطنت میں مال و دولت کی ریل پیل ہو، خزانے لامحدود بے شمار ہوں، ہر خزانے کا طول و عرض آسمان سے زمین تک ہو، ایسا ہر خزانہ یاقوت، سونا چاندی، غلّہ وغیرہ مالیات سے بھرا ہوا ہو۔ پھر ایک فقیر فرض کیجئے جس کے پاس اس کی ساری حکومت میں مثلاً دو روٹیوں کے سوا کچھ نہیں، پس اس نے بادشاہ کا سنا اور اس کے دل میں بادشاہ کی محبت و عظمت شدت سے جاگزیں ہوئی، پس اس نے اس بادشاہ کی تعظیم و محبت سے سرشار ہو کر ایک روٹی اس کو دے دی اور بادشاہ بڑا کرم گستر ہے، سو اس میں کوئی شک نہیں کہ بادشاہ کے سامنے جس کے مال و دولت کی کوئی حد نہیں اس ایک روٹی کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے؟ اس کے ہاں تو اس روٹی کا ہونا نہ ہونا برابر ہے پھر بادشاہ کو اپنے وسیع کرم سے فقیر کی غربت اور اس کی اس تگ و دو کی غرض و غایت معلوم ہوئی اور اسے اس کی سچی محبت اور اس کے دل میں اپنی عظمت کا علم ہوا اور یہ بھی کہ اس نے اسے روٹی کا نذرانہ صرف اسی مقصد کے لئے پیش

Marfat.com

کیا ہے اور اگر اس کے پاس کچھ زیادہ ہوتا تو وہ اسے بھی نذر کر دیتا اس وجہ سے بادشاہ اس فقیر سے بھی خوشی و مسرت کا اظہار کرتا ہے اور اس کے نذرانے سے بھی کہ اس کے دل میں بادشاہ کی عظمت اور سچی محبت ہے یہ خوشی کچھ اس وجہ سے نہیں ہوتی کہ بادشاہ کو اس روٹی سے فائدہ ہوا ہے بہرحال اب وہ اس روٹی کے عوض اس کو اتنا کچھ دے گا کہ وہ اس کو شمار نہ کر سکے (یہ سب کچھ) اس کی سچی محبت اور تعظیم کی وجہ سے ہوا، نہ اس لئے کہ بادشاہ نے روٹی سے فائدہ حاصل کیا اسی تقدیر و مثال سے حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۂ ثواب کا مسئلہ سمجھ لیجئے رہا آپ کا اس سے مستغنی ہونا تو اس کا ذکر سمندر کی مثال سے بھی گزر چکا ہے اور سمندر سے ایک قطرہ سیاہی سے بھی اور رہا آپ کو ایصالِ ثواب کا مسئلہ تو اسکی مثال یہی بادشاہ کو روٹی بطورِ تحفہ پیش کرنے کی ہے جس کا ذکر ہوا، سیدی ابوالعباس کا کلام ختم ہوا۔

ایک سوال

خاتم المحققین علامہ شیخ محمد بن سلیمان الکردی الشافعی رحمہ اللہ کے فتاوے میں ہے کہ ان سے پوچھا گیا، عبارتِ سوال یہ ہے (سائل کہتا ہے) میں نے الجیلی کے رسالہ میں جس میں سالکین کے اخلاق بیان کئے گئے ہیں لکھا دیکھا کہ ان (سالکین) کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت ہوتی ہے یہاں تک کہ بعض سالک اپنے نیک اعمال کی ابتدا بھی اس نیت سے کرتے ہیں کہ ان کا ثواب کلیتہً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیۃً پیش کیا جائے گا اور ان کے دل میں یہ خیال تک نہیں آتا کہ حضور کی نذر کے بغیر بھی ان کو کچھ حاصل ہو سکتا ہے پھر اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان پر کچھ صدقہ کر دیں تو اسی نیت سے اس کو قبول کر لیتے ہیں اور اگر آپ ان کو کچھ نہ دیں تو اس پر بھی بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں (کہ محبوب کی خدمت پر طلب معاوضہ چہ معنی) اور اس حسنِ خلق

Marfat.com

میں جو مٹھاس ہے اسے آدمی کچھ اپنے دل میں ہی محسوس کر سکتا ہے اس کا اندازہ لگانا ناممکن ہے اور اس چیز کی اگرچہ آپ کو کوئی احتیاج و ضرورت نہیں تاہم اس میں آپ کا ادب ہے جس سے شریعت انکار نہیں کرتی الخ پس کیا ہم جیسے گنہگاروں کو اس بات میں ان علمائے کرام کی پیروی کرنی جائز ہے؟ حالانکہ یہ امر مسلّم ہے کہ حج کے بغیر کسی عبادت بدنی میں نیابت (دوسرے کو اپنا قائم مقام کرنا) جائز نہیں اور علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھنے والا اپنی قرأت کا مثل ثواب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرے یا آپ کے نامۂ اعمال میں جمع کرائے اور نفس قرأت کا ثواب ہدیہ نہ کرے اور جب اس میں آپ کے صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اضافہ کرنا چاہے تو کیا اس میں تبعاً تعمیم کرے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسروں کو مثل ثواب ہدیہ کرے، افادہ فرمایئے؟

الجواب! جان لیجئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی امتی نیک کام کرے اس کے ثواب میں کمی کئے بغیر آپ کو اس کام کا اجر ملے گا اس میں اس بات کی ضرورت نہیں کہ اس کی ابتداء کے وقت آپ کو ہدیۂ ثواب پیش کرنے کی نیت کرے، علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں امام شافعی علیہ الرحمہ کا یہ قول نقل کیا ہے:۔

"کوئی بھی امتی نیک کام کرے، اس میں اصل حضور ہی ہیں۔"

کتاب تحقیق النصرۃ میں مصنف نے فرمایا:۔

"اہل ایمان کی تمام نیکیاں اور اعمال صالحہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور ان کے اجر و ثواب میں اس

Marfat.com

قدر اضافہ کیا جاتا ہے جس کا اندازہ صرف اللہ ہی جانتا ہے کیونکہ قیامت تک جو ہدایت پاتا اور عملِ صالح کرتا رہے گا آپ کو اس کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور اس کے شیخ کو بھی یونہی اجر ملتا رہے گا (جس نے اسے نیک کام پر لگایا) اور شیخ کے شیخ کو اس کا دگنا ثواب ملے گا، شیخ ثالث کو چار گنا اور شیخ رابع کو آٹھ گنا، یوں درجہ بدرجہ ثواب بڑھتا جائے گا اسی سے پہلے بزرگوں کی پیچھے آنے والوں پر فضیلت معلوم ہو جاتی ہے، پس جب حضور علیہ السلام کے بعد دس مرتبے فرض کئے جائیں تو آپ کے اجر میں ایک ہزار چوبیس درجے اضافہ ہو گا، پھر جب دسویں آدمی کی وجہ سے گیارہویں نے ہدایت حاصل کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اجر دو ہزار اڑتالیس درجے تک پہنچ جائے گا اسی طرح جوں جوں ایک امتی بڑھتا جائے گا آپ کا پہلا اجر دوگنا ہو جائے گا یہ سلسلہ ابدالآباد تک اسی طرح چلتا رہے گا جیسا کہ بعض محققین نے فرمایا ہے" الخ

خدا اجرِ جزیل عطا کرے سیدی علی وفا کو جنہوں نے فرمایا ؎

فَلَا حُسْنَ اِلَّا مِنْ مَحَاسِنِ حُسْنِہٖ
وَلَا مُحْسِنَ اِلَّا لَہٗ حَسَنَاتِہٖ

"جہاں کہیں حسن پایا جاتا ہے وہ آپ ہی کے حسن کا پرتو ہے اور نیکی کرنے والا کوئی بھی ہو، آپ کو اس کی نیکیاں ملیں گی" [1]

اسی سے جواب دیا جائے گا اس اشکال کا جو قاریٔ قرآن کے آپ کے لئے ترقیٔ

---

[1] کیا خوب فرمایا اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہٗ نے ؎ لَا وَرَبِّ الْعَرْشِ جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

Marfat.com

شرف کی دعا مانگنے سے پیدا ہوتا ہے حالانکہ وہ اس حقیقت سے باخبر ہے کہ آپ ہر قسم کے شرف و بزرگی میں کامل ہیں تو گویا دعا کرنے والے نے دیکھ لیا کہ اس کی قرأت کے قبول ہونے میں ضمناً اس کے استاد کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا اور یونہی اوپر جاتے جاتے یہ سلسلہ معلمِ اوّل صلے اللہ علیہ وسلم تک بڑھتا چلا جائے گا اور اجر و ثواب اسی تناسب سے بڑھتا جائے گا جس کا طویل بیان مواہب کے حوالہ سے ہم اوپر کر آئے ہیں، علامہ الشبراملسی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا کہ :۔

"مصنّف کا یہ کہنا کہ آپ کو ایک ہزار چوبیس درجہ زیادہ ثواب ملے گا شاید اس کی صورت یہ ہو کہ ہر عامل کو جو گنا، چوگنا اجر ملتا ہے وہ اس سے پچھلے درجے والے کے اجر و ثواب سے مل کر آپ کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے مثلاً آٹھویں سے چوتھے کے نامۂ اعمال میں جو ثواب لکھا جائے گا، آپ کے ثواب میں اس کا ثواب بھی لکھا جائے گا اور اس سے نیچے والے یعنی اوّل، دوم اور سوم نمبر والوں کا ثواب بھی"۔ (شبراملسی کا کلام ختم ہوا)

اس عبارت مواہب کی شرح میں علامہ زرقانی نے بھی حرف بحرف یہی کچھ تحریر فرمایا ہے اور علامہ ابنِ حجر نے اربعین نووی کی حدیث نمبر ۳۷ کی شرح میں اضعاف کثیرہ (بہت زیادہ بڑھنا) پر طویل کلام فرمایا ہے اگر تفصیل درکار ہو تو اس کی طرف رجوع کیجئے۔

علامہ ابنِ حجر نے حاشیۃ الایضاح میں اثنائے کلام میں فرمایا :۔

"اس حدیث سے بعض متاخرین نے یہ استنباط کیا ہے کہ قرأت کے بعد دعا مانگنا اس کے ثواب کو ہمارے آقا رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مختص کر دیتا ہے اور اس سے آپ کے شرف میں اضافہ ہوتا ہے مطلب یہ کہ اس سے دعا قبول ہوتی ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے اور جب امت میں سے کسی کو اطاعت پر ثواب

Marfat.com

ملتا ہے تو اس کے معلم کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے اور یونہی اس کے معلم کے معلم کو اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور سب کا ثواب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں پہنچتا ہے اور یہی مطلب ہے آپ کے شرف میں زیادتی کا اگرچہ آپ کا شرف کامل ہو چکا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو شخص زیادتی طلب کرتا ہے وہ مثلاً آپ کے پیروکاروں خصوصاً علماء کے درجات عالیہ و مراتب علیہ میں اضافہ مانگ رہا ہے اور اسی سے تردید ہو جاتی ہے اس بات کی جو البلقینی نے اپنے فتاوے میں لکھی ہے اور اس کے بیٹے علم الدین نے باپ کے حوالے سے کہی ہے کہ بلاد لیل یوں نہیں کہنا چاہئے کہ الٰہی جو ہم نے پڑھا ہے اس کو حضور علیہ السلام کے شرف میں زیادہ کر دے، شیخ الاسلام الہنادی اور الشمس القابانی نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا کہ ایسا کہنا بہتر ہے مگر محقق ابن الہمام اور ہمارے شیخ شیخ الاسلام زکریا نے ان سے موافقت کی ہے، میں نے ان سب کی عبارات فتاوے میں ذکر کر دی ہیں ان کو وہیں دیکھ لیں یہ بہت اہم ہیں، اس مسئلہ میں کافی کچھ غلط سلط باتیں ہوئی ہیں سو ان سے بچیں"۔ حاشیہ الیضاح کی عبارت ختم ہوئی۔"

اور کتب الوصیۃ التحفہ اور النہایہ کی عبارات نقل کرنے کے بعد فرمایا التاج الفزاری نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ ثواب ایصال کرنے سے منع کیا ہے اور علت یہ بتائی ہے کہ آپ کی بارگاہ عالیہ میں ان مخصوص چیزوں کے سوا جن کی اجازت دی گئی ہے (مثلاً صلوٰۃ وسلام) کسی اور چیز کی جرأت نہیں کی جا سکتی اسی لئے دوسروں نے اس (فزاری) کی مخالفت کی ہے اور نہایہ میں کہا کہ سبکی نے اسے اختیار کیا ہے اور میں نے اس کی پوری وضاحت فتاوے میں کر دی ہے الخ۔ اور تحفہ میں لکھا ہے:۔

"اجارہ کی بحث میں گزر چکا ہے کہ ایصال ثواب کو درود شریف سے کوئی

Marfat.com

تعلق نہیں ہے اور کتاب منہاج کے متن میں ہے کہ میت کو صدقہ اور دعا سے فائدہ ہوتا ہے خواہ وارث کی طرف سے ہو یا اجنبی کی طرف سے، تحفہ میں کہا، اس پر اجماع ہے اور صدقہ سے میت کو فائدہ ہونے کا مطلب ہے گویا اس (میت) نے (زندگی میں) خود صدقہ کیا ہے اور امام نے اس بات کو حقیقت سے دور بتایا ہے اور وجہ یہ بتائی کہ اس (زندہ) کو تو اس بات کا حکم ہی نہ تھا، پھر اسکی خود ہی یہ تاویل کی کہ صدقہ تو اسی کی طرف سے ہوگا جس نے کیا ہے ہاں! میت کو اس کی برکت ملے گی ابن عبدالسلام نے اس کا یہ کہہ کر رد کیا ہے کہ جو کچھ علماء نے ذکر کیا ہے یعنی یہ کہ صدقہ میت کی طرف سے سمجھا جائے گا یہاں تک کہ اس کے لئے اس کا ثواب بھی لکھا جائے گا، یہی تو سنت کا ظاہری معنی ہے۔ الخ

اسی سے معلوم ہوا کہ جو شخص کوئی عبادت کر کے یوں کہے: الٰہی! اس عبادت کا ثواب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دے تو یہ صحیح ہے، ہاں! بغیر دعا آپ کو ثواب ایصال کرنے کی نیت کرتا ہے تو اس میں تفصیل ہے، اگر وہ صدقہ یا دعا ہے تو صحیح ہے ورنہ نہیں، یہی ہمارا راجح مذہب ہے، اس کے علاوہ دوسری صورتوں میں اختلاف ہے شاید الجمیلی سمجھا ہو کہ ہمارے مذہب راجح میں اختلاف ہے اور میں نے اپنی کتاب فتح الفتاح بالخیر کے آخر میں علامہ ابن نجیم الحنفی کی کتاب البحر الرائق شرح کنز الدقائق کی عبارت نقل کر دی ہے اور اسی سے متعلق ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

لَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَّ لَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ

"کوئی کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے"

تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ایک کے ادا کرنے سے دوسرا اس فریضہ سے سبکدوش نہیں ہو سکتا جب تک ہر آدمی خود ادا نہ کرے اس کا ثواب سے کوئی دوسرا نہیں، نماز پڑھی، روزہ رکھا یا صدقہ کیا اور اس کا ثواب کسی دوسرے کو بخش دیا خواہ

Marfat.com

زندہ ہو یا میت جاتا ہے اور ان کا ثواب اس کو پہنچتا ہے، یہی مذہب ہے اہلِ سنت وجماعت کا، یونہی یہ مسئلہ بدائع میں لکھا ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شروع سے کسی اور کی نیت کرے یا پہلے اپنے لئے کارِ خیر کرے اور پھر اس کا ثواب کسی کو ایصال کردے دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ علماء کا کلام مطلق ہے پھر ابنِ نجیم نے کہا:۔

"علماء کے کلام سے بظاہر یہی مترشح ہوتا ہے کہ یہاں فرض اور نفل میں کوئی فرق نہیں جب کسی نے فرض نماز ادا کی اور اس کا ثواب کسی اور کو ہبہ کر دیا تو یہ صحیح ہے اس کے ذمہ وہ فرض باقی نہ رہا کیونکہ عدم ثواب سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ وہ اس کے ذمہ سے ساقط بھی نہ ہو اور میں نے ایسا لکھا ہوا بھی کہیں نہیں پایا"

ابن نجیم کا کلام ختم ہوا۔ اور میں نے اپنی کتاب مذکور (فتح الفتاح بالخیر) کے آخر میں علاوہ دوسرے اقوال کے علامہ ابن حجر کا قول بھی حاشیۃ الایضاح سے نقل کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کی طرف سے حج کرنا جیسا کہ بعض لوگوں کا دستور ہے ہمارے نزدیک جائز نہیں اور اکثر علماء کا یہی مسلک ہے کہا گیا ہے کہ حج کرنے کے بعد اس کا ثواب آپ کے لئے کر دینا بہتر ہے، الخ لیکن اگر یہ بطور دعا نہ ہو تو علماء کی یہ تصریح اس کی تردید کرتی ہے کہ ہر نیکی کرنے والے کا ثواب اس حد تک بڑھ چڑھ کر کہ اس کا اندازہ لگانا محال ہے، حضور علیہ السلام کے حصے میں آتا ہے کیونکہ آپ کو امت کے اعمالِ حسنہ پر دوچند ثواب ملتا ہے (تفصیل گزر چکی ہے) جب اتنا زیادہ ثواب آپ کو حاصل ہو جاتا ہے تو اب آپ کو ثواب پہنچانے کی ضرورت نہیں، ہماری یہ بات دوسروں کی طرف سے بعض صورتوں میں قربانی کے جواز کے منافی نہیں کیونکہ وہ مالی عبادت ہے جس میں نیابت جائز ہے بخلاف حج کے

Marfat.com

کہ یہ اصلاً عبادتِ بدنیہ ہے اور مال کی ضرورت کو پیشِ نظر رکھیں تو تبعاً مالی ہوگی۔
حاشیۃ الایضاح کی عبارت ختم۔

کہا گیا ہے جو نقل کیا گیا ہے اس کا قائل ابنِ حجر کا شیخ ابوالحسن البکری ہے، اور یہ قول نووی کی ایضاح کی شرح مختصر میں ہے، ہمارے شیخ محمد سعید سنبل کے ایک فتوے میں ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام اپنے لئے کرے اور کہے: الٰہی! اس کا ثواب فلاں کے لئے کر دے تو ثواب اس تک پہنچ جاتا ہے خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ الخ۔

میں نے اس مسئلہ پر اپنی کتاب فتح الفتاح بالخیر میں طویل کلام کیا ہے پس اس کی طرف رجوع کریں اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں کہ اعمالِ مذکورہ کے حصولِ ثواب کی دعا رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو یا کسی اور کے لئے جیسے ہماری سابقہ تحریر سے واضح ہے اور اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کسی اور کے لئے مستقل طور پر دعا مانگی جائے یا آپ کے تابع کر کے اور سائل کا یہ کہنا کہ کیا ہم جیسے لوگوں کو ان کی اقتدا کرنا جائز ہے؟ الخ جواب یہ ہے کہ ہاں! یہ جائز ہے اور ممنوع یہ ہے کہ کسی کی طرف سے عبادتِ بدنی کرے، رہا عبادت کے بعد یہ دعا مانگنا کہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچے تو اس کا کوئی مانع نہیں جیسا کہ بیان ہوا اور جس صورت میں اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے لئے عمل کرے اس صورت میں اس قائل کی بات مان لینا بھی جائز ہے، ابنِ نجیم کا حوالہ گزر چکا ہے جس میں انہوں نے اس کو مذہب اہلِ سنت وجماعت بتایا ہے، اور شرح المنیہ عن شرح المسلم میں ہے کہ علماء کی بہت سی جماعتیں اس طرف گئی ہیں کہ میت کو تمام عبادات کا ثواب پہنچتا ہے، روزہ ہو، قرأت ہو یا کوئی اور، الخ۔

واللہ اعلم۔ علامہ کردی کے فتاوے کی عبارت ختم ہوئی۔

Marfat.com

اربعین نووی کی شرح لابنِ حجر کے جس طویل کلام کی طرف رجوع کرنے کا کہا تھا میں نے اس کی طرف رجوع کیا ہے ابن حجر نے حضور علیہ السلام کے فرمان :۔

مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةٍ إِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ۔

"جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن عمل نہیں کیا اللہ تعالےٰ اپنے ہاں اس کی ایک کامل نیکی لکھ دے گا اور اگر نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کیا تو اللہ تعالےٰ اس کے عوض دس سے لے کر سات سو نیکیوں تک (حسبِ خلوص) دوچند بڑھائے گا۔"

اور دوچند بڑھنے کا مسئلہ اللہ تعالےٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔

نیکیاں بڑھنے کی بہترین تمثیل

بعض نے کہا کہ اس روایت میں کثیرۃ کا لفظ اگرچہ نکرہ ہے (جس میں تعین مشکل ہے) تاہم معرفہ سے زیادہ جامع ہے، بنابریں اس کا مطلب ہوگا، ہر ممکن حد سے زیادہ تر، اس کا بیان یہ ہے کہ مثلاً ایک آدمی نے گندم کا ایک دانہ صدقہ کیا تو اللہ کے فضل و کرم سے یہی اس کو کافی ہے اگر دانہ لینے والے نے اس دانہ کو موسم کے مطابق بہترین زمین میں آبپاشی کر کے بو دیا، فصل تیار ہوئی، اس کو کاٹا پھر تمام حاصل شدہ دانے اسی طرح عمدگی سے زمین میں بو دیئے اور یونہی یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہا تو دیکھ لیجیے ایک دانے سے بڑھتے بڑھتے غلے کے پہاڑوں جیسے ڈھیر لگ جائیں گے اسی طرح دانہ بھر نقدی کے بارے میں بھی کیا جائے گا، فرض کیجیے، اس نے بہت نفع آور چیز خریدی اور بڑے بازار

Marfat.com

میں جا کر بیچی اور یونہی یہ تجارت قیامت تک ہوتی رہی تو وہ ذرہ بھر نقدی دنیا بھر کو سمیٹ لے گی، اسی طرح ہر نیکی کو سمجھ لیں اور اسی طرح گردش سے جو دولت برطھتی ہے یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ایک شخص نے فقیر کو ایک روپیہ صدقہ دیا، فقیر نے وہ روپیہ دوسرے فقیر پر صدقہ کر دیا، اس نے تیسرے پر اور اس نے آگے چوتھے پر اور اسی طرح یہ سلسلہ آگے تک چلتا رہا اب پہلے کو ایک روپیہ خرچ کرنے پر دس کا ثواب بھی ہوگا اور دوسرے کو جو دس کا ثواب ہوا وہ بھی ملے گا کیونکہ جو کوئی اچھی مثال قائم کرے اسے اس کا ثواب بھی ہوتا ہے اور اس پر آگے عمل کرنے والے کا بھی اب دوسرے کو ایک روپیہ خرچ کرنے پر دس کا ثواب ہوا ہے لہذا پہلے کو بھی دس روپے کا ثواب ہوگا اور ہر روپیہ خرچ کرنے پر چونکہ دس گنا ثواب ہوتا ہے لہذا اسے ایک سو روپے کا ثواب ہوا، پھر جب دوسرے فقیر نے ایک روپیہ خرچ کیا تو اسی قاعدے سے اس کو بھی سو روپے کا ثواب ملا جس کی رو سے پہلے کو ملا تھا، اب اسی قاعدے سے پہلے کا سو روپیہ ہزار ہو گیا، پھر جب تیسرے فقیر نے ایک روپیہ صدقہ کیا تو اس کو ایک سو کا ثواب ملا اور دوسرے فقیر کو ہزار کا اور پہلے کو دس ہزار کا، پھر جب چوتھے فقیر نے روپیہ خرچ کیا تو اس کو بھی سو روپے کا ثواب ملا، تیسرے کو ایک ہزار کا اور دوسرے فقیر کو دس ہزار روپے کا اور پہلے کو ایک لاکھ روپیہ صدقہ کرنے کا، یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا جس کا اندازہ اللہ ہی جانے۔

ایک اور تمثیل

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کی ایک مثال یوں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکوکار کی چھوٹی بڑی نیکیوں کا حساب فرمائے گا تو اس کو گراں قدر صلہ و اجر عطا فرمائے گا، مثلاً:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

Marfat.com

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں
اسی کا ملک اور اسی کی تعریف، وہی زندہ کرے اور وہی مارے اسی
کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

جب یہ ثنائیہ کلمے بازار کے شور و غل میں بلند کئے جائیں تو لاکھوں نیکیاں ملیں، لاکھوں گناہ نابود ہوں اور قائل کے لیے جنت میں گھر بنے جیسا کہ روایت میں وارد ہے، پس جب کسی انسان کے نامۂ اعمال میں بڑی نیکیاں ہونگی تو اللہ تعالےٰ چھوٹی بڑی سب کی گراں قدر جزا دے گا جیسا کہ اس کا فرمان ہے:۔

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

"اور ہم ضرور ان کو ان کے عمل کا بہترین اجر دیں گے"۔

اور یہ سب تو ہمارے علم و سمجھ کی باتیں ہیں ورنہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کا شمار کرنا تو ممکن ہی نہیں۔ الخ اور ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں یہ روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ الاٰية

"ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کریں ایک دانے کی سی ہے جس نے سات بالیں اگائیں"۔

تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، یا اللہ! میری امت کو اور زیادہ عطا فرما تو یہ آیت نازل ہوئی۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ
لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً۔

"کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پھر وہ اس کے لئے اسے بہت زیادہ بڑھا دے"۔

Marfat.com

پھر آپ نے فرمایا، الٰہی! میری امت کو اور زیادہ عطا فرما تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ

"عزم و ہمت والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔"

امام احمد نے یہ روایت نقل فرمائی کہ بیشک اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دو لاکھ نیکیوں تک بڑھا دے گا، پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا

"اگر ایک نیکی ہوئی تو اللہ تعالیٰ اسے دوچند کر دے گا اور اپنے پاس سے اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔"

اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ اجراً عظیماً فرماتا ہے تو اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟

اور ابنِ ابی حاتم نے یہ روایت نقل کی ہے:۔

مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَقَامَ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ۔

"جس نے راہِ خدا میں خرچ بھیجا اور اپنے گھر میں ٹھہرا رہا تو اس کے لئے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ہوں گے۔"

وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ۔

"اور جس نے راہِ خدا میں اپنی جان سے جہاد کیا تو اس کے لئے ہر درہم کے بدلے سات ہزار درہم ہوں گے۔"

اور ابوداؤد نے یہ روایت بیان کی ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ وَالصِّیَامَ وَالذِّكْرَ یُضَاعَفُ عَلَی النَّفَقَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ سَبْعَمِائَةِ ضِعْفٍ۔

Marfat.com

"بے شک نماز اور سلام اور روزے اور ذکر دوچند کیے جاتے ہیں راہِ خدا میں خرچ کرنے پر سات سو گنا۔"

اور ترمذی میں ہے:۔

مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

"جو آدمی بازار میں داخل ہو اور کہے: کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں بہتری اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَمَحَا عَنْہُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ۔

"اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکی لکھ دیتا ہے اور اتنے ہی گناہ مٹا ڈالتا ہے اور اسی قدر درجے بڑھا دیتا ہے"

اس روایت کی سند میں کمزوری ہے اور ایک حدیث ضعیف میں یہ بھی آیا ہے کہ جس نے کہا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَعِشْرِیْنَ اَلْفَ حَسَنَۃٍ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکی لکھ دیتا ہے اور بیس ہزار نیکی۔ ابنِ حجر کی شرح اربعین کی عبارت ختم ہوئی۔

میں کہتا ہوں ترمذی کی حدیث جس کا ذکر ہوا ہے ابن عمر سے مروی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ بِصَوْتٍ مُرْتَفِعٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

Marfat.com

اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ الخ

جو بازار میں داخل ہو کر بلند آواز سے کہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَـــہٗ، شاید کاتب سے "بصوت مرتفع" کے لفظ چھوٹ گئے ہیں یا یہ کوئی دوسری روایت ہوگی۔

یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ عامل کے لئے نیکیوں کا طریق مذکورہ بالا دو چند بڑھنا ہر سطح کے عاملوں کے لئے ہے اور ہر درجے میں یہ ترقی ہوتی ہے، اسی تفصیل سے جس کا ذکر کر دیا گیا ہے پس حضور علیہ السلام تک یہ سلسلہ اسی وقت پہنچے گا جب اس کا ثواب عقلی اعداد و شمار کی حدود سے تجاوز کر چکا ہوگا اور یہ حال تو آپ کے ایک عام امتی کی ایک نیکی کا ہے اور عوام کی حالت یہ ہے کہ ان کے ایمان و عمل میں کوئی خاص ترقی نہیں ہوتی جو بارگاہِ خداوندی میں کوئی وقعت رکھتی ہو اور جس میں بلند مرتبہ پانے کی صلاحیت ہو اور دو چند ہونے کا استحقاق رکھتی ہو اب تمہارا کیا خیال ہے ان اکابر امت اور خواص ملت کے بارے میں جن کی نیکیاں اللہ کے حضور خصوصی مقام حاصل کر چکی ہیں؟ اور کیا خیال ہے آپ کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیکیوں کے بارے میں؟ بے شک عقل اس سلسلہ میں جب بھی کسی بلند درجے کا تصور کرے گی اجر و ثواب کے اس درجے کے کروڑویں حصے کو بھی ہرگز نہیں پہنچ سکتی جو اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

چوتھا مسئلہ

حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنے سے دو چند ثواب ملنے کا سبب

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب احیاء العلوم کے ایک طویل مقالہ کی شرح میں

Marfat.com

شارح نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام پر پڑھا جانے والا درود اس لئے پڑھتا ہے کہ درود شریف بجائے خود ایک نیکی نہیں بلکہ کئی نیکیوں کا مجموعہ ہے کیونکہ:۔

۱۔ اس سے پہلے تو اللہ تعالےٰ پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔

۲۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر۔

۳۔ پھر آپ کی تعظیم کی تجدید ہوئی۔

۴۔ پھر آپ کے لئے عزت و عظمت طلب کرنے سے تجدید عنایت ہوتی ہے۔

۵۔ پھر یوم قیامت پر ایمان کی تجدید اور کئی قسم کی کرامات۔

۶۔ پھر اللہ کے ذکر کی تجدید ہوتی ہے اور نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

۷۔ پھر آپ کی آل کے ذکر کی تجدید ہوتی ہے کیونکہ آل کی نسبت بھی آپ ہی کی طرف ہے۔

۸۔ ان سے اظہار محبت کی تجدید ہوتی ہے جب کہ خود حضور علیہ السلام نے بجز اس کے کسی چیز کا اپنی امت سے سوال نہیں کیا کہ آپ کے اہل قرابت سے محبت کی جائے۔ (اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی)

۹۔ پھر اس میں دوران دعا عاجزی کرنا اور گڑگڑانا ہے اور دعا عبادت کا مغز ہے

۱۰۔ پھر اس میں تجدید اعتراف ہے کہ تمام اختیار اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اور کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم باایں ہمہ جلالت قدر و مرتبہ رحمت خداوندی کے محتاج ہیں۔

پس یہ دس نیکیاں ان کے سوا ہیں جن کا شریعت نے ذکر کیا ہے مثلاً یہ کہ ایک نیکی دس کے برابر ہے اور برائی ایک کی ایک ہی رہے گی وغیرہ الخ

میں کہتا ہوں شارح نے جو چھٹا فائدہ تحریر فرمایا ہے کہ درود شریف سے

Marfat.com

ذکرِ خدا کی تجدید ہوتی ہے اسے یوں کہنا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنا ذکرِ خداوندی کی افضل ترین قسموں میں سے ہے وجہ گزر چکی ہے، سیدی احمد بن عطاء اللہ الاسکندری نے اپنی کتاب مِفتاح الفلاح فِی ذکر اللہ الکریم الفتاح کے شروع میں فرمایا، ذکر کی ایک قسم وہ بھی ہے جس میں دعائیہ الفاظ ہوں مثلاً:۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا الآیۃ

"الٰہی! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو اس پر گرفت نہ فرمانا"

اور یونہی:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

"الٰہی! ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج"

پس ذکر کی یہ قسم قلب مبتدی میں اس ذکر سے زیادہ اثر کرتی ہے جس کے ضمن میں دعا و مناجات نہ ہو کیونکہ مناجات کرنے والا اپنے دل کو اس ذات کے قریب سمجھتا ہے جس سے وہ مناجات کر رہا ہے اور یہی چیز اس کے دل میں اثر پیدا کرتی اور خوفِ خدا پیدا کرتی ہے۔ الخ اور سیدی عارف باللہ سید مصطفےٰ البکری نے اپنی کتاب: المنھل العذب السائغ لوارد ہ فِی ذکر صلوات الطریق وارادہ میں یہی عبارت اس بات پر بطورِ استشہاد پیش فرمائی ہے کہ جو ذکر مناجات کو متضمن ہو زیادہ مفید ہے۔

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ الدر المنضود میں فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالےٰ کی اپنے نبی علیہ السلام پر یہ بھی کرم نوازی ہے کہ آپ سے اس نے یوں محبت فرمائی کہ مثلاً اس نے آپ کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ شہادتین میں کیا، آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت، آپ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا، یونہی

Marfat.com

آپ پر درود و سلام کے ثواب کو اپنے ذکر کے ساتھ ملا دیا تو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

"تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کرونگا۔"

اور فرمایا:

إِذَا ذَكَرَنِي عَبْدِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِذَا ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ

"جب میرا بندہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے، میں بھی اس کا ذکر اپنی خلوتِ خاص میں کرتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر عام لوگوں کے مجمع میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر مجلس میں کرتا ہوں"۔

جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے، یونہی حق سبحانہ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کیا، بایں طور کہ بندے کا آپ پر درود پڑھنا قبول فرمایا اور قبولیت بھی کیسی کہ جو آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ نازل فرماتا ہے، یونہی جب کوئی آپ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہے اور اسی سے اس سوال کا جواب بھی معلوم ہو گیا کہ جب ہر نیکی کا اجر دس گنا دیا جاتا ہے جیسا کہ نص قرآنی سے ثابت ہے پھر آپ پر درود پڑھنے میں کیا خصوصی اضافہ ہوا؟ اس کی توضیح یہ ہے کہ اس میں خصوصی اضافہ ہوتا ہے اور وہ یوں کہ اس کی جزا میں اس کے جنت میں دس درجے بلند ہوتے ہیں اور یہ درجے اللہ تعالیٰ کی اس صلوٰۃ کے عوض ہیں جو ایک درود کے جواب میں وہ دس مرتبہ نازل فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندے کو ایک مرتبہ یاد کر لینا دونا دون نیکیوں سے بڑھ کر ہے، علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اس کے ساتھ دس درجے بلندی، دس گناہوں کا ازالہ اور دس نیکیوں کا

Marfat.com

نامۂ اعمال میں لکھا جانا بھی ملا دیا ہے اور یہ بھی کہ گویا اس نے دس غلام آزاد کئے ہیں
پس اس عبادت کے شرف پر غور کیجئے اور اس کی دوسری نیکیوں پر دونا دون
امتیازی بزرگی ملاحظہ فرمایئے شاید یہی چیز آپ کو کثرتِ صلوٰۃ وسلام پر آمادہ کر دے
اور آپ دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرنے کامیاب و کامران ہو جائیں۔ الخ

پانچواں مسئلہ

درود شریف کو سلام سے الگ کرنا

حدیث کعب وغیرہ سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں، اسی طرح سلام کو صلوٰت سے علیٰحدہ کرنا بھی جائز ہے اس لئے کہ سلام کی تعلیم صلاۃ سے پہلے دی گئی ہے پس تشہد میں مدت تک صرف سلام پڑھا جاتا رہا اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اذکار وغیرہ میں اس کے مکروہ ہونے کی تصریح فرمائی ہے اور دلیل یہ پیش فرمائی کہ آیت میں حکم دونوں کا ساتھ ساتھ آیا ہے سخاوی نے فرمایا: میں کہتا ہوں محل نزاع اس مقام پر ہے جہاں تنہا صلوٰۃ پر اکتفا کرنا ثابت نہیں مثلاً قنوت، علاوہ ازیں ہمارے شیخ ابن حجر نے کراہت میں سکوت فرمایا ہے اور فرمایا اس میں نظر ہے ہاں یہ مکروہ ہے کہ صرف صلوٰۃ ہی پڑھتا ہے اور سلام بالکل نہ پڑھے لیکن اگر کسی ایک وقت صلاۃ پر طبعی اور دوسرے وقت میں سلام پڑھ لیا تو حکمِ خداوندی پر عمل ہو گیا الخ

صاحب کتاب جوہر المعانی فرماتے ہیں، میں نے اپنے شیخ سیدی عارف باللہ ابو العباس التیجانی رضی اللہ عنہ سے صرف درود شریف پڑھنے کے بارے میں سوال کیا ایسے مقام پر جہاں سلام سے ابہام پیدا ہوتا ہو تو آپ نے جواب میں فرمایا ایسی صورت غیب سے پیدا ہو جاتی ہے اور یہ کسی مرتب کی ترتیب سے پیدا نہیں

Marfat.com

ہونی اور قواعدِ معلومہ سے خارج ہے اور حضور علیہ السلام سے بعض کیفیات ایسی بھی ثابت ہیں جن میں صرف درود آتا ہے سلام نہیں ہوتا اور یہ کیفیات نبویہ بطور عبادت ثابت ہیں لہٰذا قولِ فقہاء لائق التفات نہیں، والسلام۔ اور بعض لوگوں نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنی کتاب "جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب" میں فرمایا:۔

"جس صیغہ میں سلام نہ آیا ہو اس میں اپنی طرف سے ملا لینا چاہئے کیونکہ اکثر علماء کے نزدیک اس آیۂ کریمہ (اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ الخ) کی رو سے بظاہر درود شریف کو سلام سے الگ کرنا مکروہ ہے اگرچہ بعض نے اس میں کچھ گفتگو کی ہے لیکن اس کے خلافِ اولیٰ ہونے پر تو بہر حال سب کا اتفاق ہے"۔

ایک سوال اور اس کا جواب

رہی یہ بات کہ حضور علیہ السلام نے جب صحابۂ کرام کو تعلیم دی تھی تو اس میں صرف صلاۃ کا ذکر تھا، سلام نہ تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سلام کا صحابۂ کرام کو پہلے ہی علم تھا جیسا کہ بعض حدیثوں میں آیا ہے، علیٰ ہذا القیاس! صرف سلام پڑھنا بھی مکروہ ہوگا یا کم از کم خلافِ اولیٰ تو ہوگا ہی، اکثر عجمی صرف علیہ السلام پر ہی اکتفا کرنے کے عادی ہیں حالانکہ عربی کتابوں میں ایسا بہت کم ہے اور اکثر مصنفین متقدمین و متاخرین نے اپنی کتابوں میں صیغۂ صلے اللہ علیہ وسلم کا التزام کر رکھا ہے جو بڑا مختصر، بہت خوبصورت اور مقصد کو ادا کرنے والا ہے الخ اور یہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر ہے کیونکہ اس میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں۔

چھٹا مسئلہ: صلے اللہ علیہ وسلم اور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استعمال

عبدالرحمٰن بن مہدیؒ "صلے اللہ علیہ وسلم کو مستحب سمجھتا تھا اور وہ "علیہ السلام"

Marfat.com

کا لفظ نہیں بولتا تھا کیونکہ "علیہ السلام" دنیا سے انتقال کر جانے والوں کا سلام ہے، روایت کیا اس کو بشکوال وغیرہ نے "القول البدیع" اور ابو الطیب الفہری الشامی نے اپنی کتاب وہ داھل الصفا فی الصلوٰۃ علی المصطفیٰ، صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدمہ میں جو کہا اس کی عبارت یہ ہے:۔

فی صحیح البخاری وغیرہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قلنا یا رسول اللہ ھذا السلام علیک قد عرفناہ فکیف نصلی علیک الحدیث المراد بقولہم ھذا السلام قد عرفناہ ونحوہ مما تقدم ذکرہ ھو ما علمہم فی التشہد السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

"صحیح بخاری میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! یہ سلام تو ہم پہچان گئے جو آپ پر پڑھا جاتا ہے، تو اب صلوٰۃ آپ پر کیسے بھیجیں؟ صحابہ کا یہ کہنا کہ یہ سلام تو ہم پہچان گئے اور اس سے ملتے جلتے الفاظ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، اس سے مراد وہ سلام تھا جو آپ نے ان کو تشہد میں سکھایا تھا یعنی السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ"

یہ قول بیہقی کا ہے شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا:۔

السلام کی یہی تفسیر ظاہر ہے الخ اور اسی بنا پر جب کوئی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز کے علاوہ صلاۃ و سلام پڑھنا چاہے اور یوں کہے اللھم صل علی محمد والسلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا آپ کے ذکر پاک کے وقت کہے السلام علیہ ورحمۃ اللہ و برکاتہ یہ بہتر ہے

Marfat.com

اور موافق ہے اور اس پر بڑا اجر و ثواب ملے گا اگرچہ عام طور پر زبانوں پر یہی مشہور و معروف چلا آرہا ہے کہ صلوٰۃ کی طرح سلام بھی خدا تعالیٰ کے سپرد کیا جائے مثلاً آپ کے ذکر کے وقت کہا جاتا ہے "صلے اللہ علیہ وسلم" اور جیسے کہا جاتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ ابوالطیب الغزی کی عبارت ختم ہوئی۔

ابن حجر نے اپنی کتاب الدر المنضود کے مقدمہ میں فرمایا:۔

ابن عرفہ نے عبدالسلام سے نقل کیا کہ اتنا کہنا کافی ہے: صلی اللہ علیہ وسلم' اور کچھ دوسرے حضرات نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور کہا ہے کہ تسلیماً کا لفظ زیادہ کرنا ضروری ہے گویا ان صاحب نے ظاہری لفظ سلّموا تسلیما سے یہ مسئلہ نکالا ہے حالانکہ یہ استنباط صحیح نہیں جیسا کہ معمولی غور و فکر سے یہ بات ظاہر ہو جائے گی الخ

پھر ابن حجر نے اسی کتاب کے تیسرے فصل میں فرمایا:۔

نماز سے باہر صیغۂ طلب (اَللّٰھُمَّ صَلِّ) کو استعمال کرنا بجائے خبر کے افضل ہے کیونکہ تشہد کے بعد بھی یہی آیا ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ محدثین نے کتب حدیث میں کیوں خبر کو استعمال کیا؟ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس طرح بات کریں جسے وہ سمجھ سکیں۔ کتب حدیث جب پڑھی جاتی ہیں تو ان کے سننے کے لئے عام لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اگر ان کے سامنے صیغۂ طلب استعمال کیا جائے تو اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ہمارے پڑھے بغیر اللہ کی طرف سے حضور علیہ السلام پر صلوٰۃ و سلام نازل ہی نہیں ہوتا پس ایسا صیغہ لایا گیا جس سے ان کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ آپ کو رحمت خداوندی (ان کے طلب کرنے سے پہلے ہی) حاصل ہے تو ان الفاظ سے عوام کی غلط فہمی دور ہو جائے گی علاوہ ازیں اس میں بھی ضمناً طلب کا

Marfat.com

معنٰی پایا جاتا ہے جس کے ہم مامور ہیں۔ (صَلُّوْا) انتہٰی، اس سے تقریباً ایک صفحہ پہلے فرمایا، جاننا چاہئے کہ ہمارے مذہب کی رو سے نماز میں حضور علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنے کے سلسلہ میں وہی الفاظ متعین نہیں جو روایات میں وارد ہوئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ الفاظ متعین ہیں۔ پہلی صورت میں یہ بھی کافی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور یہ بھی صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صحیح مذہب یہی ہے کیونکہ جو دعا خبر کے الفاظ سے کی جائے اس میں زیادہ تاکید ہوتی ہے بخلاف اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) (رسول اللہ پر درود ہو) کے، کہ یہ بالاتفاق ناجائز ہے کیونکہ اس میں صلوٰۃ کی نسبت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف نہیں پس یہ ان الفاظ میں سے نہیں جو شرح میں وارد ہوئے ہیں اسی لئے امام نیشاپوری نے کہا ہے کہ صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ (میں نے محمد پر صلاۃ بھیجی) کافی نہیں کیونکہ بندے کا مرتبہ اس سے قاصر ہے بلکہ اسے اللہ سے سوال کرنا چاہئے کہ وہ ذات پاک آپ پر صلوٰۃ نازل فرمائے پس اس وقت حقیقتاً صلاۃ بھیجنے والا اللہ تعالےٰ ہوگا اور بندے کو صلوٰۃ بھیجنے والا کہنا مجاز ہوگا اور صلوٰۃ کی نسبت بندے کی طرف محض اس لئے ہوگی کہ وہ اللہ تعالےٰ سے آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کا سوال کر رہا ہے صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

ساتواں مسئلہ

آپ پر کم از کم کتنا زیادہ درود شریف پڑھے

متعدد حدیثوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آیا:۔

اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ وَلَا سِیَّمَا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَتِھَا۔

Marfat.com

"مجھ پر کثرت سے درود بھیجو خصوصاً جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات"

ابو طالب مکی نے کہا: کم از کم کثرت کی حد تین سو مرتبہ ہے، حافظ سخاوی نے کہا، مجھے اس قول کی سند نہیں ملی، ہو سکتا ہے انہوں نے یہ قول کسی بزرگ سے لیا ہو یا تو تجربوں کی بنا پر یا ویسے ہی یا ان لوگوں کی رائے ہو جن کا خیال ہے کہ کثرت کی کم از کم حد تین سو سے حاصل ہوتی ہے جیسے کہ ایسا ہی ایک قول متواتر کی تعریف میں بیان کرتے ہیں کہ کم سے کم حدِ تواتر تین سو دس سے کچھ اوپر ہے اور اس سلسلہ میں سینکڑوں سے اوپر کی تعداد کو لغو اور زائد قرار دیتے ہیں، اور علم حقیقی اللہ ہی کے پاس ہے اور امام شعرانی کی کتاب کشف الغمہ سے میں نے اپنی کتاب افضل الصلوٰت میں یہ حوالہ نقل کیا ہے کہ:۔

"بعض علماء رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام پر صلوٰۃ وسلام کی کم از کم کثرت یہ ہے کہ سات سو مرتبہ درود شریف ہر روز آپ پر بھیجے اور ۷۰۰ مرتبہ ہر رات"

کچھ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ کم از کم کثرت کی حد یہ ہے کہ ۳۵۰ مرتبہ ہر دن اور ۳۵۰ مرتبہ ہر رات آپ پر درود شریف بھیجے۔

آٹھواں مسئلہ

اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اعداد و شمار کا اس میں کوئی دخل نہیں!

عارف شعرانی رضی اللہ عنہ نے العہود الکبریٰ میں فرمایا کہ میں نے سیدی علی الخواص رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے پر صلاۃ بھیجتا ہے اس میں اعداد و شمار کا دخل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ کی نہ کوئی ابتدا ہے نہ

Marfat.com

انتہا، اس میں جو تعداد آجاتی ہے وہ تو درود بھیجنے والے بندے کی وجہ سے آتی ہے کیونکہ بندہ محدود اور زمانے کے ساتھ مقید ہے اور اللہ تعالیٰ نے (باوجود لامحدود ہونے کے) بندے کی خاطر اور اس کی طرز پر نزول فرمایا اور یہ خبر دی کہ وہ بندے پر ایک درود کے عوض دس مرتبہ درود بھیجتا ہے، اس کو سمجھیئے اور ہماری بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ بندہ اللہ تعالےٰ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے نبی پر درود بھیجے مثلاً یہ نہیں کہتا کہ الٰہی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں کیونکہ بندہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رتبے سے واقف ہی نہیں تو وہ اللہ تعالےٰ کے مقام کو کیسے معلوم کر سکتا ہے، پس معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی تعداد ہمارے سوال پر مبنی ہے جو ہم اللہ تعالےٰ سے کرتے ہیں پس ہمارے لئے ایک مرتبہ سوال کرنا بھی کافی ہے۔

نواں مسئلہ

حضور علیہ السلام پر آپ کی آل کا نام لئے بغیر درود شریف پڑھنا

شیخ عبدالحق دہلوی نے اپنی کتاب جذب القلوب میں فرمایا کہ:۔

درود شریف کے ذکر میں آپ کی آل کا ذکر عام طور پر شاید بغرض اختصار چھوڑ دیا جاتا ہے ورنہ لکھتے وقت اس کا اضافہ کرنا بہتر اور مستحب ہے جیسے کہ بعض نسخوں میں نظر آتا ہے اگرچہ ضمیر مجرور پر حرف جار کے اعادے کے بغیر عطف کرنا اکثر نحویوں کے نزدیک جائز نہیں الخ اور ذخیرۃ الجنیر کے مصنف نے کہا کہ صرف حضور علیہ السلام پر درود پڑھنے کی فضیلت وہ نہیں جو آپ پر اور آپ کی آل دونوں پر پڑھنے میں ہے کیونکہ آپ کی آل پر درود پڑھنا مستقل سنت ہے اور فرمانِ نبوی صحیح حدیثوں میں اس کی ترغیب میں وارد ہوا ہے اور آئمہ نے اس پر تصریح فرمائی ہے اور نبی صلے

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم سے جس قدر احادیث درود شریف کے متعلق ثابت ہیں ان سب میں بھی ابا حضائے چند آپ نے آل کے لئے درود شریف کی تعلیم دی ہے اور ابن الجزری نے اپنی کتاب مفتاح الحصن میں کہا ہے کہ صرف نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھنے پر اکتفا کرنا میری معلومات کے مطابق کسی مرفوع حدیث میں نہیں آیا ماسوائے سنن نسائی کے کہ اس میں دعائے قنوت کے آخر میں جو درود شریف آیا ہے وہاں آل کا نام نہیں آتا باقی جہاں کہیں بھی حضور علیہ السلام پر درود شریف آیا ہے ساتھ ہی بواسطہ عطف آل کا ذکر بھی موجود ہے الخ۔ اور بلاشبہ جو شخص عبادت میں سنت کو بجالاتا ہے وہ ترک کرنے والوں سے نہیں ہو سکتا اور صحیحین میں حضرت عقبہ بن عامر کی حدیث میں ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ الحدیث

اور امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے

یَا اٰلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ
یَکْفِیْکُمْ مِنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اَنَّکُمْ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ

ترجمہ: اے رسول اللہ کے گھر والو! تمہاری محبت اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرض قرار دی ہے تمہاری عظمت و شان کو یہی بات کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

اس سے ظاہر ہوا کہ جو شخص آپ کی آل پر درود شریف نہیں پڑھتا وہ ایک بہت بڑی فضیلت اور عظیم الشان سنت کو ترک کر رہا ہے۔ ذخیرۃ الخیر کی عبارت ختم ہوئی۔

بہرحال درود شریف پڑھنا آپ کے اصحاب پر حدیثوں میں نہیں آیا تاہم

Marfat.com

آل[1] پر قیاس کرتے ہوئے بالاتفاق آپ کے اصحاب پر بھی صلوٰۃ پڑھنا مستحسن سمجھا گیا ہے جیسا کہ دلائل الخیرات کے شارحین اور دوسرے علما نے یہ بات ذکر کی ہے اور آٹھویں باب کے شروع میں صاوی علی الجلالین کے حوالہ سے یہ بات آرہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا بہتر طریقہ وہ ہے جس میں آپ کے آل اور اصحاب دونوں کا ذکر ہو اور علامہ سید محمود آلوسی آفندی مفتی بغداد (صاحب تفسیر روح المعانی) نے شاعر عراق عبدالباقی آفندی فاروقی کے قصیدہ کی شرح الطراز المذہب فی شرح قصیدۃ مدح الباس الاشہب کے آخر میں فرمایا:-

"بعض نے کہا ہے کہ آل کے لئے بھی صلاۃ کی دعا کرنی چاہیئے کیونکہ ان پر درود بھیجنے کا استحباب نص سے ثابت ہے اور اصحاب کے لئے بھی کیونکہ یہ ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، کہا گیا ہے کہ اصحاب پر درود شریف پڑھنا اولیٰ ہے کیونکہ قیاس کی رو سے بھی صحابہ اس آل سے بہتر ہیں جس کو آپ کی صحبت میسر نہ ہوئی ہو اور حضور علیہ السلام کی نگاہِ کرم پڑجانا آپ کے جسمِ انور کا جزو ہونے سے بہتر ہے کیونکہ جسمِ انور کا جزو بننے سے ذات کو شرف ملتا ہے اور ہماری گفتگو وصفِ ذاتی میں نہیں بلکہ اس وصف میں ہے جس سے علوم و معارف کا تعلق ہے" الخ

آلوسی نے فرمایا: آپ جانتے ہیں یہ بات مطلقاً تسلیم نہیں کی جاسکتی اور میں نے الشہاب الرملی کے فتاوے میں یہ عبارت دیکھی ہے۔

---

[1] اگر لفظ آل پر ہی غور کیا جائے تو یہ سوال سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا۔ قرآن کی رو سے آل وہ تمام لوگ ہوتے ہیں جو اس کے پیرکار ہوں اور اس کے اصولوں کے کاربند ہوں لہٰذا قیامت تک کی ساری امت آپ کی آل ہے۔ تدبر مترجم

Marfat.com

ایک سوال اور اس کا جواب کیا آل کا نام لئے بغیر صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مکروہ ہے جیسا کہ شیخ خالد نے شرح التوضیح میں ذکر کیا ہے یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا: یہ مکروہ نہیں اور اکثر لوگوں نے اس کی تصریح کی ہے اور مجھے تو شرح التوضیح میں یہ عبارت نظر نہیں آئی الخ۔

میں کہتا ہوں میں نے شیخ خالد کی کتاب شرح التصریح کی طرف رجوع کیا تو اس میں تو مجھے یہ بحث نہیں ملی بلکہ اس میں تو سلام کو چھوڑ کر تنہا درود پڑھنے کو مکروہ لکھا پایا شاید سائل کو وہم ہو گیا تھا جس کی بنا پر اس نے سوال میں یہ بات لکھ دی اور بلاشبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر آپ کی آل کا ذکر کئے بغیر درود پڑھنا بہت بڑی فضیلت کو ترک کرنا ہے جیسا کہ گذر چکا ہے

دسواں مسئلہ

آپ پر درود شریف غفلت سے نہیں حضورِ قلب سے پڑھا جائے

دلائل الخیرات کی شرح میں فرمایا کہ قاضی عیاض نے الاکمال میں ایک محقق کا جس کو انہوں نے دیکھا تھا یہ قول نقل فرمایا کہ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ:۔

"جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا"۔

اس آدمی کے حق میں ہے جو آپ پر محض ثواب کی نیت سے اخلاص کے ساتھ اور اس ذریعہ سے آپ کا حق ادا کرتا ہوا آپ کی عظمت کی بنا پر محبت سے درود

Marfat.com

بھیجے، اس کے لئے نہیں جو اس سے کوئی اپنی غرض حاصل کرنا چاہے یا اپنی دعا قبول کروانے کی امید پر پڑھے، قاضی عیاض فرماتے ہیں مجھے اس پر اعتراض ہے الخ۔

سیدی عبدالعزیز الدباغ نے کتاب الابریز کے بابِ سوم میں ایک سلسلۂ کلام کے بعد فرمایا:۔

اسی لئے تم دیکھو گے کہ دو شخص آپ پر درود شریف پڑھتے ہیں، اس کو تو تھوڑا سا اجر ملتا ہے اور اس کو اتنا اجر ملتا ہے جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا اور نہ شمار کیا جا سکتا ہے

عجیب نکتہ اس کا سبب یہ ہے کہ پہلے شخص کی زبان سے حضور علیہ السلام پر درود کا لفظ غفلت کے ساتھ نکل رہا ہے اس کا دل مشاغل اور موانع سے بھرا پڑا ہے گویا اس کی زبان سے درود شریف الف کی عادت کی بنا پر نکل رہا ہے اسی لئے اسے کم اجر ملا اور دوسرے کی زبان سے درود شریف محبت و تعظیم کے ساتھ نکلا ہے محبت اس لئے کہ وہ اپنے دل میں نبی علیہ السلام کی جلالت و عظمت کا تصور کرتا ہے اور یہ تصور بھی کرتا ہے کہ آپ ہر موجود کا سبب ہیں اور ہر نور آپ ہی کے نور سے ہے اور یہ کہ آپ ہی رحمت اور کائنات کے لئے ہدایت ہیں اور یہ کہ پہلے پھلوں سب کی رحمت اور مخلوق کی ہدایت آپ ہی کی طرف سے اور آپ ہی کے صدقہ سے ہے پس وہ آپ کی اس عزت و عظمت کے پیش نظر آپ پر درود شریف پڑھتا ہے نہ کہ کسی اور علت سے جس کا تعلق آدمی کے اپنے ذاتی مفاد سے ہو۔ اور تعظیم اس لئے کہ انسان دیکھے اس عظمتِ شان کی طرف اور یہ بھی سوچے کہ یہ آپ کو کیوں کر حاصل ہوئی اور کہ ایسی خصلتوں والے کی مدح و ثنا کیسے ہونی چاہیئے۔

Marfat.com

اور یہ کہ تمام مخلوق بھی ان میں سے ایک خصلت کے بیان کرنے سے قاصر ہے کیونکہ اوصافِ حمیدہ کے حقائق آپ کی ذاتِ پاک میں اس حد درجہ ترقی پر ہیں کہ ان کی کیفیات کا ادراک بھی فکرِ انسانی سے ممکن نہیں چہ جائیکہ بالفعل ان کا بیان کر سکے پس جب زبانِ آدمی سے نبی علیہ السلام پر درود شریف نکلتا ہے تو اس کا اجر حضور علیہ السلام کے قدر و مرتبہ اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کے مطابق ہی مرتب ہوتا ہے کیونکہ اس درود شریف کا محرک اور اس پر آمادہ کرنے والی چیز محض آپ کی یہی قدر و منزلت ہے لہٰذا درود شریف پر جو اجر و ثواب ملتا ہے اس کا دارومدار بھی جذبۂ محرکہ کے مطابق ہوگا پہلے شخص کے درود پڑھنے میں جذبۂ محرکہ اس کا ذاتی مفاد ہے لہٰذا اس کو ثواب بھی اسی کے مطابق ملے گا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں فرماتا، یہی حال اس عمل کا جو بندہ اپنے رب کے لئے بجا لاتا ہے جب اس نیک عمل میں جذبۂ محرکہ رب تعالےٰ کی عظمت، جلال اور رفعتِ کبریائی ہو تو اس کا اجر بھی رب تعالیٰ کی عظمت کے مطابق ہوگا اور جب اس میں جذبۂ محرکہ اور عمل پر آمادہ کرنے والی صرف بندے کی اپنی غرض ہو اور اس کی اپنی ذات کی طرف لوٹنے والا مفاد ہو تو اجر و ثواب بھی اسی کے مطابق ہوگا۔ والسلام الخ۔

عارف باللہ سید محمود الکردی الشیخانی نے اپنی کتاب "ادلۃ الخیرات" میں فرمایا

فائدہ جان لیجئے کہ جو شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حال استغراق، نیند، اونگھ، غفلت یا غلبۂ حال میں اس طور پر درود شریف پڑھے کہ اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ کیا کہہ رہا ہے تو ان حالات میں بھی اس کو ثواب ملتا ہے یہ محض آپ کی تعظیم، احترام اور رفعتِ شان کے پیشِ نظر ہے اس کو سمجھئے، انشاء اللہ آپ ثواب پائیں گے۔ الخ۔

اور سید عبدالوہاب شعرانی نے طبقات میں سیدی ابوالمواہب الشاذلی کے حالات

Marfat.com

میں ان کا یہ قول نقل فرمایا ہے :-

"میں نے سید العٰلمین صلے اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالےٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اس شخص پر جو ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے، کیا یہ بشارت اس کے لئے ہے جو حضورِ قلب سے درود شریف پڑھے؟ فرمایا نہیں! یہ تو ہر اس شخص کے لئے ہے جو غفلت سے مجھ پر درود بھیجے اور اللہ اس کو پہاڑوں جتنے فرشتے عطا فرماتا ہے جو اس کے لئے دعا و استغفار کرتے ہیں لیکن اگر حضورِ قلب سے پڑھے تو اس کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

گیارہواں مسئلہ

حضور پر درود شریف مطلقاً مقبول ہوتا ہے یا نہیں؟

صاحب لاابریز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور میں نے خود آپ کو فرماتے سنا کہ علماء کا یہ فرمانا کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھ جانے والا درود قطعاً مقبول ہوتا خواہ کسی کی طرف سے ہو، آپ نے فرمایا، بیشک نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا افضل ترین عمل ہے مگر قطعی قبولیت صرف پاک نفس اور پاک دل سے پڑھے جانے والے درود کی ہوتی ہے کیونکہ جب درود شریف کسی پاک انسان کی زبان سے نکلتا ہے تو تمام خامیوں سے پاک ہوتا ہے مثلاً غرور، ریاء اور دوسری بہت سی خامیاں لیکن نیک نفس اور پاکیزہ دل میں ایسی کوئی خامی نہیں ہوتی، یہی مطلب ہے اس فرمانِ نبوی کا جو دوسری حدیث میں آیا ہے

"جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا، وہ جنت میں داخل ہوا۔"

Marfat.com

مطلب یہی ہے کہ جب اس کی ذات اور دل پاک ہوگیا کیونکہ اسی صورت میں کہنے والا یہ کلمہ خلوصِ دل سے کہے گا الخ۔

فرمایا، اس کے باوجود جب تم اس کی بادشاہی کی شان اور قہر کا غلبہ دیکھو اور یہ کہ قلب اس کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جیسے چاہے اسے پھیر دے اور خوبصورت کر دکھائے، اس کی نگاہیں اس کے بُرے اعمال اسی طرح جس طرح اس کا قلب چاہتا ہے یہاں تک کہ اس کو یقین ہو جائے کہ یہ حالت پہلی حالت سے بہتر ہے والعیاذ باللہ! تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی خفیہ تدبیر سے وہی شخص نڈر ہوگا جسے دنیا و آخرت کا خسارہ منظور ہو، واللہ اعلم!

فرمایا، یہ سب کچھ جو شیخ رضی اللہ عنہ نے قبولیت درود کے بارے میں فرمایا ہے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔

اسی مسئلہ کے بارے میں ولی صالح، عالم رابح سیدی محمد بن یوسف السنوسی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، سائل نے لکھا کہ میں نے بعض فقہاء کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جس حال میں بھی درود پڑھا جائے مقبول ہے تو شیخ مذکور نے اسے جواب دیا کہ یہ بات ابو اسحاق شاطبی شارح شاطبیہ نے کہی تھی، اس پر شیخ سنوسی نے یہ اشکال پیش کیا تھا کہ اگر حضور پر درود شریف پڑھنے کو قطعی مقبول قرار دے دیا جائے تو پھر درود پڑھنے والے کے حسن خاتمہ کا قطعی حکم لگا یا جائے گا، حالانکہ اس کا بالاتفاق کسی کو علم نہیں، پھر آپ نے اس اشکال کے خود ہی دو جواب دیئے جو دونوں محض عقلی احتمال ہیں جن پر کوئی شرعی دلیل نہیں لہٰذا قابل قبول نہیں۔ پہلا جواب یہ دیا کہ قطعی قبول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والے کے حسن خاتمہ کا فیصلہ فرما دیا تو آپ پر درود پڑھنا ایسی نیکی ہوئی جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بلاشک و شبہ مقبول ہے بخلاف دوسری نیکیوں کے کہ ان کی قبولیت قطعی نہیں، چاہے

Marfat.com

بجالانے والا حالتِ ایمان میں مرا ہو، اس جواب پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ

کیا درود شریف قطعی قبول ہوتا ہے؟

درود شریف اور دیگر نیکیوں میں یہ تفریق توقیفی ہے جس کا علم شرع ہی سے معلوم ہو سکتا ہے پس تمام تر کوشش اس بات کی ہونی چاہیئے کہ اس تفریق پر شارع کی طرف سے جو نص وارد ہوئی ہے اس کی معین طور پر نشاندہی کی جائے اگر ایسی کوئی نص ہے تو ٹھیک ہے ورنہ امورِ شرع میں عقلیات کا کوئی دخل نہیں۔

دوسرا جواب یہ دیا کہ قطعی قبول ہونے کا مطلب ہے کہ جب درود شریف کسی محبِّ رسول کی زبان سے نکلتا ہے تو اس کی قبولیت قطعی ہے لہٰذا یہ شخص آخرت میں اس درود سے فائدہ حاصل کرے گا چاہے عذاب میں تخفیف کی صورت میں ہو جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دائمی جہنمی ہونے کا فیصلہ کر رکھا ہے پھر اس کو ابولہب کے انگوٹھے (انگلی) کے سوراخ سے سیراب ہونے اور پیر کے دن اس سے تخفیفِ عذاب پر قیاس کیا کیونکہ ابولہب نے اس لونڈی کو آزاد کیا تھا جس نے اسے ولادتِ نبوی کی بشارت دی تھی اور ابوطالب نے حضور کی محبت سے یہ فائدہ اٹھایا کہ آخرت میں اس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا اور ظاہر ہے کہ اگر حضور علیہ السلام کا وسیلہ نہ ہوتا تو وہ جہنّم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوتا۔ کہا کہ جب حضور سے طبعی محبت جو اللہ کے لئے نہ تھی سے یہ فائدہ حاصل ہوا تو پھر اس آقا صلے اللہ علیہ وسلم سے مومن کی محبت اور درود شریف پڑھنے کی کیسی کچھ شان ہوگی یعنی یہ قیاس اخروی ہے (دنیوی نہیں) اس پر یہ اعتراض ہے کہ کتاب و سنت کی بہت سی دلیلیں موجود ہیں اس بات پر کہ کافروں کے اعمال ضائع کر دیئے جاتے ہیں اور آخرت میں ان پر اجر نہیں ملے گا اور قبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور ابوطالب و ابولہب اس عمومی حکم سے بواسطہ نص نکل چکے

Marfat.com

ہیں پس یہ قیاس سے متعلق نہیں اس لئے دوسروں کو ان پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ علمِ اصول میں یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ مقیس علیہ خلافِ عقل نہ ہو اور حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ میں اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے کہ "مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیے گئے تو کچھ مقبول تھے اور کچھ مردود سوائے درود کے" (کہ وہ صرف مقبول ہی تھا) فرمایا! مجھے اس کی سند کا پتہ نہیں چلا اور کتاب "تمیز الطیب من الخبیث" کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث جو زبان زدِ عام ہے کہ "تمام اعمال میں کچھ مقبول ہوتے ہیں اور کچھ مردود سوائے مجھ پر پڑھے گئے درود کے کہ وہ مقبول ہی ہوتا ہے، مردود نہیں ہوتا" ابنِ حجر کے قول کے مطابق ضعیف ہے اور سید سمہودی نے اپنی کتاب

میں اس روایت پر یوں تبصرہ کیا ہے:۔

"یہ حدیث کہ تمام اعمال میں کچھ مقبول ہوتے ہیں اور کچھ مردود سوائے درود کے کہ وہ صرف مقبول ہی ہوتا ہے، مردود نہیں ہوتا"

ابن حجر نے کہا ضعیف ہے اور صاحب التمییز نے بھی کہا ہے کہ یہ کہنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا ہوا درود ختم نہیں ہوتا یہ ابو سلیمان دارانی کا کلام ہے اور یہ کلام اس کی کتاب الاحیاء میں مرفوعاً موجود ہے ہمارے شیخ نے فرمایا، مجھے اس کا پتہ نہیں چلا اور یہ دراصل ابو الدرداء کے اس قول سے لیا گیا ہے کہ "جب تم اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی حاجت کا سوال کرو تو اس کی ابتداء نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود سے کرو پس بے شک اللہ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ اس سے دو حاجتیں مانگی جائیں تو ایک کو پوری کر دے اور دوسری کو رد فرما دے الخ" اس کا شیخ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ ابو الخیر شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد سخاوی رحمہ اللہ المقاصد الحسنہ کے مصنف ہیں اور یہ بات

Marfat.com

انہوں نے بہت سی ایسی حدیثوں پر بحث کے دوران کہی ہے جو لوگوں کی زبان پر عموماً سنی جاتی ہیں، جب تم نے یہ بات سمجھ لی تو تمہیں معلوم ہو گا کہ درود شریف کی قطعی قبولیت پر کوئی دلیل نہیں، ہاں اس کے قبول ہونے کی سب سے بڑھ کر امید ہو سکتی ہے اس اور اس جیسی باقی نیکیوں میں قبولیت کا ظن غالب ہوتا ہے واللہ تعالےٰ اعلم، الا بریزی کی عبارت ختم ہوئی۔

اور شیخ علامہ شہاب الدین القلیوبی شافعی نے صلوٰۃ القلیوبی کے مقدمہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود کی فضیلت میں چند احادیث اور ان کے فوائد ذکر کرنے کے بعد فرمایا:۔

"یہ (درود شریف) تمام عبادات میں آسان ترین عبادت ہے اور اللہ الملک الجلیل کے زیادہ قریب ہے اور ہر ایک کی طرف سے مقبول ہر حال میں مقبول، چاہے پڑھنے والا مخلص ہو یا ریاکار، یہی قول زیادہ صحیح ہے" الخ

اور علامہ سید احمد دحلان نے اپنی کتاب تقریب الاصول فی تسہیل الوصول لمعرفۃ الرب و الرسول جل جلالہ صلے اللہ علیہ وسلم میں علامہ سید عبدالرحمن بن مصطفےٰ العیدروس سے نقل فرمایا کہ انہوں نے اپنی کتاب مرآۃ الشموس فی مناقب آل العیدروس میں ذکر فرمایا کہ آخری زمانہ میں عبادات ختم ہو جائیں گی اور اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کا ذریعہ حضور علیہ السلام پر درود بھیجنے کے علاوہ کچھ نہیں ہو گا، خواہ نیند میں ہو، خواہ بیداری میں اور یہ کہ تمام اعمال مقبول یا مردود ہو سکتے ہیں سوائے درود شریف کے کہ وہ عظمتِ رسول کی وجہ سے قطعاً مقبول ہے اور اس پر علماء کا اتفاق بیان کیا الخ۔ اور سید احمد دحلان نے اس عبارت سے پہلے لکھا ہے: جب آدمی کو کوئی شیخ مرشد نہ ملے تو حضور علیہ السلام کے وہ اذکار

Marfat.com

جو آپ سے ثابت ہیں دوسرے اوراد سے افضل ہیں اور اس کو القطب الحداد کی کتاب الورد اللطیف کافی ہے کیونکہ اس میں جو اذکار و اوراد ہیں وہ حدیث نبوی سے ثابت ہونے والے چوٹی کے اذکار ہیں اسی طرح اسے تلاوت قرآن مجید اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا کافی ہے الخ۔

اور الدر المنضود میں ہے۔ امام رازی نے آیت:۔

اِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا

"جب تمہیں کسی طرح سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا کم از کم اسی کو لوٹا دو۔"

اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو یہ حکم دیا ہے کہ جب ان کو کوئی سلام کہے تو وہ اس کے مقابلہ میں بہتر جواب دیں یا اسی کو لوٹا دیں، پھر حق سبحانہ وتعالےٰ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجیں، فرمان باری تعالےٰ ہے:۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ

"اے ایمان والو! ان پر صلاۃ بھیجو!"

اور اللہ کی طرف سے صلاۃ کا معنی ہے رحمت، پس اس کا حق تعالیٰ سے آپ کے لئے طلب کرنا آپ پر تحیت ہے، اب یہ امر خداوندی اس بات کو واجب کرتا ہے کہ آپ بھی جواب میں ہمارے لئے اللہ تعالےٰ سے رحمت طلب فرمائیں اور یہی مطلب ہے شفاعت کا، پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا مردود نہیں ہو سکتی لہٰذا ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت سب کے لئے قبول فرمائے اور یہی مقصود ہے الخ ملخصاً۔

اور علامہ شیخ محمد علاؤ الدین الحصکفی نے الدر المختار علے تنویر الابصار کی شرح میں فرمایا

الناجی نے کنز العفاۃ میں لکھا ہے کہ کبھی کبھی کلمہ توحید جیسی عظیم شئی بھی رد ہو جاتی ہے حالانکہ وہ سب سے بڑا اور سب سے افضل ہے اس حدیث کی رو سے

Marfat.com

جسے اصبہانی وغیرہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اور وہ قبول ہو گیا تو اللہ تعالےٰ اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر دے گا۔"

پس آپ نے امید کو قبولیت کے ساتھ مشروط فرما دیا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا: ردّ ہونے کا مطلب ہے قبول نہیں ہوتا، قبول ہونے کا مطلب ہے غرض مطلوب کا شئی متعلق پر مرتّب ہو جانا، جیسے عبادت پر ثواب کا مرتّب ہونا اور کسی عبادت کو اس کی شرائط و ارکان کے ساتھ پورا کرنے سے لازم نہیں کہ وہ قبول بھی ہو جائے جیسا کہ مصنف نے واجب کی بحث میں تصریح بھی فرما دی ہے اس لئے کہ قبول ہونے کی شرط بہت مشکل ہے، اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ

اللہ صرف پرہیزگاروں سے قبول فرماتا ہے۔"

یعنی قبولیت موقوف ہے سچے پکے ارادے پر، پھر مولیٰ تعالیٰ جس کو چاہے محض اپنے فضل سے ثواب عطا فرمائے نہ اس لئے کہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کیونکہ بندہ جو نیک کام کرتا ہے اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے پرواہ ہے، ہاں! جہاں کہیں اللہ تعالےٰ نے کسی عبادت پر ثواب کا وعدہ فرما دیا یا کسی دکھ اٹھانے پر یہاں تک کہ کانٹا چبھنے پر جو کسی مومن کو راہِ خدا میں چبھتا ہے محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ضرور ثواب پاتا ہے کیونکہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، فرمانِ باری تعالےٰ ہے:۔

اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ

Marfat.com

"بے شک میں تم میں سے کسی عمل کرنیوالے کا عمل ضائع نہیں کرونگا"۔
اس بنا پر بعض اعمال اگر قبول نہیں ہوتے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ وہاں قبولیت کی تمام شروط نہیں پائی جاتیں مثلاً نماز میں عدمِ خشوع یا روزے میں اعضاء کو گناہوں سے نہ بچانا یا زکوٰۃ اور حج میں مال کا حلال نہ ہونا یا اخلاص نہ ہونا اور اسی طرح دیگر عوارض ہیں اس بنا پر درود شریف کبھی رد ہو جاتا ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ پڑھنے والے میں کوئی ایسا عارض اور مانع موجود ہے لہٰذا کوئی اجر نہیں ملتا جیسا کہ گزرا، یا اس نے غافل دل کے ساتھ پڑھا تھا یا دکھلاوے کو پڑھا جیسے کلمۂ توحید جو اس سے بھی افضل ہے اگر کوئی شخص نفاق یا ریا کے ساتھ ادا کرے قبول نہیں ہوگا اور اگر ان عوارضات سے خالی ہو تو ظاہر ہے وہ قطعاً مقبول ہوگا کیونکہ سچا وعدہ اسی طرح پورا ہو سکتا ہے جیسے دوسری عبادات اور یہ سب اللہ کے فضل سے ہے لیکن بہت سے علماء کے کلام میں یہ تصریح ملتی ہے کہ درود شریف مطلقاً مقبول ہے، شرح الجمع میں مصنف فرماتے ہیں:۔
"دعا سے پہلے درود شریف پڑھنا قبولیت سے زیادہ قریب ہے اس دعا کے حق میں جو اس کے بعد ہے کیونکہ ایسا نہیں ہوتا کہ کریم بعض حصے کو تو قبول کر لے اور بعض کو رد الخ"۔
ایسا ہی ابنِ ملک وغیرہ کی شرح میں لکھا ہے، علامہ فاسی دلائل الخیرات کی شرح (مطالع المسرات) میں فرماتے ہیں:۔
شیخ ابو اسحاق نے شرح الفیہ میں فرمایا، رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر درود قطعاً مقبول ہوتا ہے پس جب اس کے ساتھ کوئی سوال مل کر جوڑا بن جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بھی مقبول ہو جاتا ہے اور یہی مطلب بعض سلف صالحین سے مذکور ہے ان کی اس بات پر شیخ سنوسی وغیرہ نے یہ اشکال پیش

Marfat.com

کیا ہے کہ اس کی کوئی سند نہیں پائی گئی، وہ کہتے ہیں اگرچہ قبولیت قطعی تو نہیں تاہم ظنِ غالب اور امید قوی ہیں تو شک ہی نہیں الخ۔

دلائل الخیرات کی پہلی فصل میں فرمایا، ابو سلمان دارانی نے کہا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرنا چاہے تو اسے پہلے نبی علیہ السلام پر درود بھیجنا چاہیئے پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے اور آخر میں بھی نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھے پس بے شک اللہ تعالےٰ دونوں درود شریف قبول فرمائے گا اور اس کے کرم سے بعید ہے کہ جو چیز درمیان میں ہے اسے رد فرمائے

اس کی شرح میں فاسی کہتے ہیں: بعض کے نزدیک ابو سلمان کا مکمل کلام یہ ہے:-

"کہ ہر نیکی میں قبول و رد کا احتمال ہوتا ہے، ہاں! حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنا ایک ایسی نیکی ہے جس میں قبولیت ہی قبولیت ہے رد نہیں"

الباجی نے ابن عباس سے روایت کی:-

"جب اللہ تعالےٰ سے دعا کرو تو اس میں نبی علیہ السلام پر درود شریف بھی پڑھو، کیونکہ آپ پر درود پڑھنا مقبول ہے اور اللہ سبحانہٗ کے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ بعض کو قبول فرمالے اور بعض کو رد فرمادے"

پھر باجی نے یہی بات شیخ ابو طالب مکی اور حجۃ الاسلام امام غزالی سے بھی نقل کی ہے، العراقی نے کہا میرے خیال میں یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ ابو الدرداء پر موقوف ہے، جو شخص مزید معلوم کرنا چاہے اسے شرح دلائل کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ اس سے جو چیز ظاہر ہوتی ہے وہ تو یہی ہے کہ قطعی قبولیت سے مراد ہے کہ درود کبھی رد نہیں ہوتا حالانکہ کلمۂ شہادت کبھی رد بھی ہو جاتا ہے اسی لئے سنوسی وغیرہ نے یہ اشکال پیش کیا ہے اور وہ مفہوم جس پر کلام سلف کو محمول کرنا چاہیئے

Marfat.com

یوں ادا ہو سکتا ہے کہ:۔

"جب درود شریف دعا ہے اور دعا کبھی مقبول ہوتی ہے کبھی مردود اور اللہ تعالےٰ کبھی تو مانگنے والے کو بعینہٖ وہ چیز عطا فرماتا ہے جس کی اس نے دعا کی ہے اور کبھی اپنی حکمت کی بنا پر دوسری چیز عطا فرما کر اس کی دعا قبول فرماتا ہے تو درود شریف اس عموم سے نکل گیا (کیونکہ اس میں صرف قبول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

یُصَلُّوْنَ فعل مضارع ہے جس میں استمرار تجددی پایا جاتا ہے، ابتدا میں جملہ اسمیہ ہے جو مفید تاکید ہے پھر اس کی ابتدا اِنَّ سے کرنا زیادہ تاکید پیدا کر رہا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ سبحانہٗ ہمیشہ اپنے رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا رہتا ہے، پھر اللہ سبحانہٗ نے اپنے مومن بندوں کو بھی اس کا حکم دے کر ان پر بہت بڑا احسان فرمایا تاکہ اس سے ان کو زیادہ فضل و شرف حاصل ہو ورنہ حضور علیہ السلام اپنے رب سبحانہٗ کے درود کی وجہ سے باقی سب سے مستغنی ہیں (آپ کو کسی کے درود کی کوئی ضرورت نہیں) لہٰذا مومن کی درود سے متعلق اپنے رب سے دعا کرنا قطعی مقبول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود خبر دے رہا ہے کہ وہ بھی آپ پر صلاۃ بھیجتا ہے۔ بخلاف دوسری دعاؤں و عبادات کے (کہ ان میں ایسی کوئی خبر نہیں) اس آیت میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی جس سے معلوم ہو کہ مومن کو درود پر ثواب ہوگا یا نہیں بلکہ آیت کا معنی صرف یہ ہے کہ یہ طلب اور دعا مردود نہیں مقبول ہے، رہ گئی ثواب کی بات، سو وہ عدم عوارض کے ساتھ مشروط ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں پس معلوم ہوا کہ سلف کے کلام میں کوئی اشکال نہیں اور اس قبولیت پر قوی دلیل موجود ہے اور وہ ہے حق تعالےٰ کا خبر دینا جس میں کوئی شک نہیں پس اس تحریرِ عظیم کو غنیمت سمجھیے جو الفتاح العلیم کے فیض کا نتیجہ ہے۔"

Marfat.com

علامہ ابن عابدین کی عبارت ختم ہوئی۔

ہمارے شیخ حسن العدوی نے دلائل الخیرات کی شرح میں امام سنوسی اور سیدی احمد زروق کا قول نقل کرنے کے بعد فرمایا:۔

"حضور علیہ السلام پر درود پڑھنا دلوں کو منور کرتا ہے اور یہ شیخ کے بغیر اللہ تعالیٰ علام الغیوب تک پہنچ جاتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ کیا دلوں کو منور کرنا اس وقت ہے، جب اخلاص اور محبت سے پڑھا جائے اور اس نیت سے کہ چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑا وسیلہ ہیں لہذا آپ کے حق عظیم کو ادا کرنا فرض ہے یا بہ نیت ریا پڑھنا بھی مفید ہو سکتا ہے؟"

امام شاطبی اور سنوسی نے قطعی فیصلہ دیا ہے کہ درود پڑھنے والے کو ثواب حاصل ہوتا ہے چاہے ریا کی نیت کرے، یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ درود شریف روزے کی طرح ہے کہ ان دونوں میں ریا کا کوئی دخل نہیں، اور یہ دونوں باقی اعمال سے مستثنیٰ ہیں، حدیث قدسی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہوتا ہے سوائے روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا"۔

لیکن علامہ امیر نے اپنے حاشیہ پر عبد السلام میں بعض محققین سے نقل کر کے یہ تحقیق فرمائی ہے کہ درود شریف میں دو پہلو ہیں ایک پہلو تو ہے حضور علیہ السلام تک اس کے پہنچنے کا، سو اس پہلو سے تو کوئی شک ہی نہیں کہ آپ کو درود شریف پہنچتا ہے، دوسرا پہلو ہے پڑھنے والے تک اس کے ثواب پہنچنے کا، اس کی کیفیت باقی اعمال کی طرح ہے کہ اس کا دارومدار اخلاص نیت پر ہے اور یہی بات حق ہے کیونکہ تمام عبادات میں اخلاص مطلوب ہے اور عدم اخلاص کی ہر عبادت میں مذمت کیجائی ہے۔

Marfat.com

سیدی ابوالعباس التیجانی نے کتاب جواہر المعانی میں فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑھ کر سود مند وسیلہ اور عوام کے حق میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی سب سے بڑی امید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے سوا اور کچھ نہیں، اگرچہ علماء نے اس کی قطعی قبولیت میں اختلاف کیا ہے، کچھ کہتے ہیں اس کی قبولیت قطعی ہے اور کچھ کہتے ہیں باقی اعمال کی طرح اس کی قبولیت بھی قطعی نہیں اور ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ درود شریف قطعاً مقبول ہے اور اس سلسلہ میں ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے جو تم پر درود بھیجے میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے، میں اس پر سلام بھیجوں گا اور یہ سچا وعدہ ہے جس کے خلاف نہیں ہو سکتا اور اللہ سبحانہٗ بندے کی حیثیت نہیں دیکھتا بلکہ اس زبردست عنایت کو دیکھتا ہے جو اس کو اپنے نبی سے ہے اور اس بات کو دیکھتا ہے کہ جو اس کے نبی پر درود بھیجے وہ اس کی جزاء دینے پر قائم ہے، وہ بندے کے بھیجے ہوئے درود کو یونہی جانے نہیں دیتا اور یہی مطلب ہے قبولیت کا الخ۔

اور یہ جو فرمایا کہ ہم کہتے ہیں درود شریف قطعاً مقبول ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ غرور و ریاء سے محفوظ ہو، اس کی دلیل جواہر المعانی کے آخر میں مصنف کے قول "الٰہی! حضور علیہ السلام پر ہمارا درود قبول فرما، رد نہ فرمانا" کی شرح میں سید ابوالعباس کا یہ فرمانا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ درود بھیجنے والا یہ دعا مانگ رہا ہے کہ حضور علیہ السلام پر اس کا درود مقبول ہو، مردود نہ ہو اور مقبول وہ ہوتا ہے جس میں امر شرع سے ظاہری و باطنی مطابقت ہو، چاہے درود بھیجنے والے کی نیت ثواب کی ہو اور جس درود میں پڑھنے والا کسی امر مطلوب میں کوتاہی کرے وہ مردود ہے اور شریعت کی طرف سے یہ علت مطلوبہ صرف درود کے لئے ہے باقی اعمال میں نہیں، ہاں! فرض نماز

Marfat.com

کی شرط یہ ہے کہ امر شرع کے مطابق ہو کیونکہ اگر نماز میں فساد آگیا تو تمام اعمال فاسد ہو جائیں گے جن میں درود شریف بھی شامل ہے اور حضور علیہ السلام پر انسان کے درود شریف سے مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے مولیٰ تعالےٰ کا حکم بجالائے، اللہ کی تعظیم کرے اور اس کے رسول کی تعظیم کرے اور درود غرور و ریا سے محفوظ ہو، پانی کے استعمال پر قادر ہونے کی صورت میں جنابت اور نجاست کی آلودگی سے پاک ہو۔ اب ان شرائط کے ساتھ درود شریف صحیح ہے چاہے ثواب کا ارادہ بھی ہو۔ ہاں! اگر کوئی شخص درود شریف محض اللہ کی تعظیم، رسول اللہ کی عظمت اور آپ کی محبت و شوق سے پڑھے اور ثواب کا خیال ہی نہ کرے تو وہ سب سے کامل اور اعلےٰ ہے اور اس میں دلیل ہے کہ جس درود میں کوئی علت مذکورہ پائی جائے وہ مقبول نہیں الخ

بارہواں مسئلہ

جنت درود شریف پڑھنے سے بڑھتی ہے

کتاب الابریز کے گیارہویں باب میں

کہا اور میں نے شیخ رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے سنا:۔

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ہی ان فرشتوں کا ذکر ہے جو جنت کے اردگرد رہتے ہیں اور حضور علیہ السلام پر درود پڑھنے کی ایک برکت یہ ہے کہ جب بھی فرشتے یہ ذکر کرتے ہیں جنت کی وسعت بڑھتی جاتی ہے پس نہ تو وہ آپ کے ذکر سے جدا ہوتے ہیں اور نہ جنت بڑھنے سے رکتی ہے پس وہ اپنے پیچھے جنت کو کھینچتے چلے جاتے ہیں اور جنت بڑھنے سے رکتی نہیں یہاں تک کہ ملائکہ مذکورین تسبیح کی طرف منتقل ہو جائیں اور وہ تسبیح کی طرف منتقل نہ ہوں گے یہاں تک کہ حق سبحانہ وتعالیٰ جنت میں اہلِ جنت کے لئے تجلی ظاہر فرمائے

Marfat.com

پس جب ان کے لئے تجلّی ظاہر فرمائے گا اور وہ فرشتے اس کو دیکھ لیں گے جن کا ذکر ہوا تو وہ تسبیح میں لگ جائیں گے، پھر جب وہ تسبیح میں مشغول ہو جائیں گے جنت ٹھہر جائے گی اور اہلِ جنت کے مراتب و منازل مقرر ہو جائیں گے، اور اگر وہ پیدا ہوتے ہی تسبیح میں مصروف ہو جاتے تو جنت ذرا بھی نہ بڑھتی پس یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی برکت سے ہوا اور میں نے شیخ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ تسبیح اور دوسرے اذکار کی بجائے جنت درود شریف سے کیوں بڑھنے لگی تو آپ نے فرمایا، اس لئے کہ جنت دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بنی ہے پس اس کو حضور سے ایسے ہی محبت ہے جیسے بچے کو باپ سے ہوتی ہے اور جب وہ آپ کا ذکر سنتی ہے تو اس میں چستی آجاتی ہے اور وہ اڑ کر آپ کے پاس آنا چاہتی ہے کیونکہ آپ سے اس کو سیرابی حاصل ہوتی ہے، پھر آپ نے چوپائے کی مثال دی جسے اپنی غذا، چارہ اور جَو کا اشتیاق ہو اور وہ سخت بھوکا ہو پھر اس کے پاس جَو لائے جائیں، جب وہ ان کو سونگھے گا تو قریب ہو گا، جب اس سے دور کیا جائے تو وہ بھی پیچھے پیچھے چلتا جائے گا یہاں تک کہ ہم اس کو پکڑ لیں گے۔ یہی حال ان فرشتوں کا ہے جو جنت کے اردگرد اور اس کے دروازوں پر حضور علیہ السلام کے ذکر اور درود میں مشغول ہوتے ہیں پس جنت کو اس کا شوق پیدا ہوتا ہے اور وہ ان کی طرف چل پڑتی ہے اور چونکہ وہ اس کی چاروں طرف ہوتے ہیں لہٰذا جنت بھی چاروں طرف سے بڑھتی ہے، شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ اس کے روکنے کا ارادہ نہ فرماتا تو وہ حضور علیہ السلام کی ظاہری زندگی میں ہی دنیا میں ظاہر ہو جاتی اور جہاں آپ تشریف لے جاتے، وہ بھی آپ کے ساتھ جاتی اور جہاں آپ رہتے وہ بھی رہتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو آپ کے ساتھ نکل آنے سے روک دیا ہے تاکہ لوگوں کا آپ پر ایمان بالغیب رہے، شیخ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب حضور علیہ السلام اپنی امت کے ہمراہ داخلِ جنت ہوں گے تو جنت خوش ہو جائے گی اور اس کی فرحت و سرور کی کوئی حد نہ ہوگی پھر جب باقی انبیائے کرام اپنی امتوں کے ہمراہ جنت میں داخل ہوں گے تو وہ سکڑنے اور تنگ ہونے لگے گی، وہ اس سلسلہ میں اس سے بات کریں گے تو وہ کہے گی نہیں تم سے، نہ تم مجھ سے۔ یہاں تک کہ وہ انبیائے کرام حضور سے مدد مانگیں گے اور آپ کے ذریعے یہ جھگڑا ختم ہوگا۔ ابریز کا کلام لفظی تقدیم و تاخیر کے ساتھ ختم ہوا۔

تیرہواں مسئلہ

کیا درود شریف پڑھنے والے کو اس تعداد کے مطابق ثواب ملے گا جس کے مطابق وہ درود شریف پڑھتا ہے؟

کتاب بغیۃ المسترشدین میں فرمایا:۔

جب کوئی شخص یوں کہے کہ الٰہی! محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیج اور یا ایک ہزار مرتبہ سبحان اللہ یا مخلوق کی گنتی کے برابر، تو حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اتنی گنتی کے برابر اس کو ثواب مل جاتا ہے جیسا کہ ابنِ حجر نے اس کی تصریح کی ہے اور محمد الرملی نے اس میں تردد کیا ہے حالانکہ اس کا اس حدیث سے کوئی تعلق نہیں جس میں ارشاد ہے کہ:۔

"تجھے اتنا اجر ملے گا جتنا تیرا حصہ ہے"

بلکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے فضلِ وسیع اور جودِ عظیم کے اضافہ سے ہے الخ

شیخ سلیمان جمل نے اپنے حاشیہ علی المنہج میں کہا ہے کہ:۔

بعض مشائخ نے الفاکہانی کے اس قول کے بارے میں جو اس نے شرح القطر میں لکھا ہے کہ "اللہ کی رحمتیں زمین سے اگنے والے دانوں اور بارش

Marfat.com

کے قطروں کے برابر، یہ سوال کیا ہے کہ کیا اتنا کہہ لینے سے زمین سے اگنے والے دانوں اور بارش کے قطروں کے برابر درود لکھ دیا جائے گا؟ میں کہتا ہوں ابنِ بشکوال نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"جو شخص مجھ پر دن میں پچاس مرتبہ درود بھیجے، میں قیامت کے دن اس سے مصافحہ کروں گا۔"

ابوالفرج عبدوس نے ابوالمظفر سے یہ روایت ذکر کی ہے کہ میں نے ابنِ بشکوال سے پوچھا، اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ تو انہوں نے کہا اس طرح کہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً

"الٰہی! محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پچاس مرتبہ درود بھیج۔"

تو انشاء اللہ! یہ پچاس مرتبہ کے لئے کافی ہوگا اور اگر اس کا تکرار کرے تو بہت بہتر ہے الخ۔

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ حضور علیہ السلام اپنی ایک زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ وہ تسبیح پر پڑھ رہی ہیں اور کنکریوں پر شمار کر رہی ہیں۔ فرمایا! میں ایک کلمہ بتاتا ہوں جو تمہارے پڑھے ہوئے تمام وظیفہ کے برابر ہے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ الخ

یہ نص ہے اس بات پر کہ جس شخص نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ یا عَدَدَ خَلْقِکَ کے الفاظ کہے تو اس کے عوض ایک ہزار درود یا مخلوق کی گنتی کے برابر درود کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا الخ

شیخ جمل کا کلام ختم ہوا۔

Marfat.com

چودھواں مسئلہ

فرضی یا نفلی صدقہ افضل ہے یا آپ پر درود پڑھنا؟

ابو عبداللہ الرحاع نے تحفۃ الاخیار میں کہا کہ مجھے اس سلسلہ میں کوئی حدیث نہیں ملی، ہاں! ایک اثر ملا ہے جسے بعض علماء نے ذکر کیا ہے لیکن اس کی سند نہیں بتائی کہ:

"حضور علیہ السلام پر درود شریف بھیجنا فرضی و نفلی صدقہ سے افضل ہے"۔

اور دمشق کی جامع مسجد میں بعض علماء سے یہ سوال کیا گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا صدقہ فرض سے افضل ہے یا صدقہ فرض درود سے افضل ہے تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا صدقہ فرض سے افضل ہے۔ سائل نے کہا، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ پر درود پڑھنا اس صدقہ فرضی سے افضل ہو جائے جو مال میں واجب ہوتا ہے؟ اس پر شیخ نے فرمایا ہاں! ایک فرض وہ ہے جس کا اللہ نے ذکر فرمایا اور خود اس پر عمل بھی کیا اور اس کے فرشتے بھی اس کو بجا لاتے ہیں اور دوسرا فرض وہ ہے جو اس نے اپنے بندے پر لازم کر دیا ہے اب یہ دوسرا فرض پہلے کی طرح کیونکر ہو سکتا ہے؟ حافظ سخاوی نے یہ قول اپنی کتاب القول البدیع میں بھی نقل کیا ہے اور اس کی توثیق کی ہے۔

پندرھواں مسئلہ

قرآن مجید پڑھنا افضل ہے یا حضور پر درود پڑھنا؟

علامہ جزری نے اپنی کتاب مفتاح الحصن کے آخر میں کہا کہ مجھ سے ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں یہ سوال کیا گیا کہ قرآن کریم اور درود

Marfat.com

شریف پڑھنے میں افضل کیا ہے؟ تو میں نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان مقامات میں درود پڑھنا جہاں حکم آیا ہے تلاوت سے افضل ہے اور کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی، رہے دوسرے مقامات، تو ان میں تلاوتِ قرآن افضل ہے اور درود شریف و تلاوتِ قرآن پاک میں کثرت کرنی چاہیئے ان میں کوتاہی کوئی محروم ہی کرے گا۔ الخ۔

ابنِ حجر نے شرح العباب میں کہا:۔

تلاوتِ قرآن بالعموم افضل ذکر ہے جو کسی وقت یا مقام سے مخصوص نہیں لیکن اس عمومی فضیلت سے جو چیز شرعی دلیل سے خاص ہو خواہ وہ دلیل بظاہر ضعیف ہو افضل ہوگی کیونکہ یہ شارع کا فیصلہ ہے الخ۔

ایضاح المناسک کے حاشیہ کے چھٹے باب میں امام النووی کے اس قول پر کہ:۔

"متصل مسئلہ یہ ہے کہ جب آدمی حضور علیہ السلام کی زیارت کی نیت سے چل پڑے تو راستے میں آپ پر کثرت سے درود و سلام بھیجے، جب مدینہ منورہ کے درختوں اس کے حرم اور وہاں کی معروف چیزوں پر نگاہ پڑے تو حضور علیہ السلام پر کثرت سے درود و سلام بھیجے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ اسے آپ کی زیارت سے نفع ہو اور اس کو قبول فرمائے۔"

فرمایا، یہ جو مصنف نے کہا کہ حضور علیہ السلام پر کثرت سے درود و سلام بھیجے، سوال یہ ہے کہ آیا بکثرت درود و سلام افضل ہے یا تلاوتِ قرآن؟ یونہی جمعرات یا اس جیسے دوسرے مواقع (جیسے جمعہ، پیر) پر کثرت سے درود و سلام کی جو ترغیب آئی ہے تو کیا ان میں درود و سلام پڑھنا افضل ہے یا سب مواقع یکساں ہیں؟ احتمال تو سب کے ہیں، جمعہ کے بارے میں علماء کا میلان آخری شق کی طرف ہے اور ظاہر یہی ہے کہ آپ پر ان

Marfat.com

مخصوص اوقات ومقامات پر درود شریف پڑھنا لسبتاً افضل ہے کہ یہی بات مطلوب و مقصود ہے، علماء نے یہ بھی فرمایا کہ قرآن کریم پڑھنا عام ذکر و اذکار سے افضل ہوتا ہے خاص سے نہیں اور درود شریف خاص ہے عام ذکر نہیں۔ حاشیہ الیضاح کی عبارت ختم ہوئی۔

امام غزالی نے فرمایا: تلاوتِ قرآن ساری مخلوق کے لئے افضل ہے سوائے اس شخص کے کہ جو اللہ تعالےٰ کی طرف جانے والا ہے کہ اس کا ہمیشہ ذکر کرتے رہنا بہتر ہے الخ۔

ذخیرۃ المعاد میں ہے بعض عارفین نے فرمایا: ذکر کا حال ذاکر کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے پس جہاں قرآن کریم سے سچی محبت پائی گئی وہاں تلاوتِ قرآن افضل ہے اور جہاں دل لگا ذکر سے ہو گیا وہاں وہ افضل ہے۔ فرمایا کہ یہ درمیانہ اور عادلانہ مسلک ہے کیونکہ بلاشبہ جب نفس تکبر و رعونت کی میل کچیل سے پاک ہو گیا، اغیار اور شہوات کی کدورتوں سے صاف ہو گیا اور اس کی نگاہوں سے ان کثافتوں کے پردے چاک ہو گئے جو نورِ بصیرت کو حقائق تک پہنچنے سے روکتے ہیں تو نگاہیں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ان گہرے اور پوشیدہ حقائق تک پہنچ جاتی ہیں جو قابلِ انکشاف ہوں، ایسا پاکیزہ نفس انسان جس وقت اور جس قسم کا ذکر کرے خواہ وہ حضور علیہ السلام پر درود و سلام ہو، تلاوت قرآن ہو یا عام ذکر، سب مشرف بہ قبولیت ہوتا ہے کیونکہ ایسا انسان ان لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جن کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے:۔

"جو لوگ ہماری ذات و صفات کی معرفت میں جدوجہد کرتے ہیں ہم ضرور ان کو ان راہوں پر چلائیں گے جو ہماری طرف آتی ہیں"

پس اس کو حضورِ قرب میں کھلے دروازوں سے داخل ہو جانا چاہیئے جیسے کہ

Marfat.com

عنایتِ الٰہی اپنی تمام صفات کی طرف پکار پکار کر دعوتِ نظارہ دے رہی ہے پس انسان کو اپنا تمام وقت اسی مطلوب و مقصود کے حصول پر صَرف کرنا چاہیئے، سو اس کے حق میں بہتر یہ ہے کہ اپنی تمام تر توجہ حضورِ قلب کے ساتھ تلاوتِ قرآن پر مرکوز رکھنی چاہیئے کہ قرآن ہی اپنے نازل کرنے والے کی تمام صفات کو بیان کرتا ہے، حقوقِ قرآن کی رعایت کرے، تلاوتِ قرآن کے حقوق پورے کرے اس کی عزت و حرمت کی حفاظت کرے جس کا اس کو حکم ہے۔

رہا حضور علیہ السلام پر درود بھیجنا، سو یہ طالبین کے لیے کامیاب ترین وسیلہ اور بزرگانِ سلف کے درجاتِ عالیہ تک پہنچانے والا مفید ترین ذریعہ ہے لہٰذا جہاں تک ممکن ہو کامل حضورِ قلب، مکمل توجہ اور آپ کی بارگاہِ عالیہ کے شایانِ شان ادب و احترام کے ساتھ اس میں مصروف و مشغول رہنے کو غنیمت سمجھے، اور یہ جو کہا کہ بعض مخصوص اوقات میں خاص اذکار میں مشغول ہونا تلاوتِ قرآن سے افضل ہے تو یہ صحیح نہیں کیونکہ قرآنِ کریم بذاتِ خود تمام اذکار سے افضل ہے چنانچہ معتبر و مشہور احادیث اس پر شاہد ناطق ہیں، کیونکہ آپ کی پیروی کا اجر و ثواب ذکر میں مشغول ہونے سے بڑھ کر ہے جیسا کہ علماء نے اس کی تصریح کی ہے اور اس میں راز یہ ہے کہ تمام اذکار کو دراصل اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مخلوق کی اندرونی پیچیدہ و پوشیدہ بیماریوں کا علاج بنایا ہے جو غیر اللہ کی طرف مسلسل منہمک رہنے سے قلب میں پیدا ہو جاتی ہیں، اور طبیب دوا کا موقع محل اور طریقِ علاج خوب جانتا ہے، اسے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری کو کیونکر جڑوں سے نکالا جا سکتا ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم طبیبِ اعظم اور حکیمِ اکرم ہیں، لہٰذا آپ کی اتباع ہی بزرگ تر اور لائق تر ہے اور کوتاہ نظر لوگ خدا کے ہاں آپ کے مقام و منزلہ کا اندازہ اپنے ظنِ فاسد و خیالِ غیر محفوظ سے لگانا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ جس ذاتِ بابرکات کے تمام احوال، علوم و ظنون (خیالات) کو اللہ تعالیٰ نے ہر غلطی سے محفوظ و معصوم

Marfat.com

رکھا ہے اور جن کی ہر نقل و حرکت کی خود نگہبانی و سرپرستی فرمائی ہے ان کے اور ان لوگوں کے درمیان جن کو قدرت نے تیز خطا و نسیان کا نشانہ بنایا اور طرح طرح کے شبہات سے امتحان و آزمائش میں ڈالا، عظیم الشان فرق ہے، پس جس آدمی کا ایمان ہے کہ آپ امام العارفین ہیں اور اسکی سچی معرفت رکھتا ہے جو ہر زمانہ میں ہر انسان کو نیک بناتی ہے اور جو مطلوب و مقصود ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے ظاہری، باطنی، دنیوی و اخروی انعام و اکرام کی اس پر بارش ہوتی ہے اس نے آپ کے فہم، طنون، علوم اور مکشوفات کی تصریح کی ہے اور اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ جو شخص آپ کے طریق تعلیم، سبیل اعمال، طرز ذکر و اذکار، طریقہ دعوت و تبلیغ اور اسلامی شریعت سے روگردانی کرے وہ محروم، بدبخت، گمراہ، گمراہ کن، اتباع رسول کا تارک اور بدعتی ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو آپ کی پیروی کی توفیق دے اور ہم کو آپ کا کامل تابعدار بنائے الخ۔

شیخ ابو العباس التیجانی کا یہ قول ان کے شاگرد علی حرازم نے جواہر المعانی میں نقل کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے حضور سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"جو تم پر درود بھیجے، میں اس پر درود بھیجتا ہوں۔"

اور جو حضور علیہ السلام پر درود بھیجے اس کا حق ہے کہ رب تعالیٰ اسے جہنم کا عذاب نہ دے، اس حیثیت سے فاسق و فاجر آدمی کے لئے تلاوت قرآن سے حضور علیہ السلام پر درود بھیجنا افضل ہے کیونکہ درود شریف کی شفاعت سے اس پر رضائے الٰہی کا فیضان ہوگا اور اس سے اس کے گناہ مٹ جائیں گے اور اس کی برکت سے وہ آخرت میں نیک بخت لوگوں کے زمرہ میں داخل ہوگا، اور قرآن سے ایسا نہیں ہوگا کیونکہ گو قرآن بارگاہ الٰہیہ میں وسیلۂ قرب ہے تاہم اس بارگاہ میں آنے والے پر لازم ہے کہ اس سے ذرہ بھر سوء ادبی نہ ہو، اگر کسی سے ذرہ بھی سوء ادبی ہوگئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت، دھتکار اور غضب کا مستحق ٹھہرے گا اس لئے کہ اہل قرآن

Marfat.com

اہل اللہ ہیں لہٰذا دوسروں کی بہ نسبت ان سے ذرہ بھر کوتاہی پر بھی دوسروں سے زیادہ مواخذہ ہوگا، ہاں! جس پر اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل وکرم سے مہربانی فرما دے اور وہ بچ جائے تو یہ دوسری بات ہے، اب تمہیں معلوم ہوگا کہ حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنا فاسق کے حق میں تلاوتِ قرآن سے بڑھ کر مسود مند ہے کیونکہ قرآن مرتبۂ نبوت ہے جو طہارت، صفائی، پسندیدہ آداب کو مکمل بجالانے اور اخلاقِ روحانی سے متصف ہونے کا مقتضی ہے اسی لئے عام لوگ اس کی تلاوت سے بجائے فائدے کے نقصان اٹھاتے ہیں کہ وہ اس کے آداب ملحوظ رکھنے سے قاصر رہتے ہیں، رہا حضور علیہ السلام پر درود پڑھنا، تو اس میں صرف یہ قید ہے کہ درود وسلام کا لفظ تعظیم کے ساتھ، شایانِ شان طور پر، ظاہری طہارت مثلاً کپڑے، جسم اور جگہ کی صفائی کے ساتھ، ان الفاظ کے ساتھ ہو جن کی شرع میں اجازت ہے اور بغیر لحن (غلطی) کے ہو، تو اللہ رب العزت اس بات کا ضامن ہے کہ اس پر رحمت نازل فرمائے اور جس پر ایک بار بھی اللہ کی رحمت ہوگئی، اس کو عذاب نہیں ہوگا۔ الخ

فائدہ الشہاب الرملی سے پوچھا گیا، استغفار افضل ہے یا درود شریف میں مشغول ہونا؟ یا یہ فرق ہے کہ جس کی طاعت غالب ہو اس کے لئے درود افضل ہو اور جس کے گناہ زیادہ ہوں اس کے لئے استغفار؟

تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام میں مشغول رہنا استغفار میں مشغول ہونے سے مطلقاً افضل ہے۔ انتہیٰ من فتاوٰہ۔

پہلا باب

آیت: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

Marfat.com

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا . اور اس

بارے میں علماء کی آراء!

امام بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں فرمایا:۔

ابوالعالیہ کا قول ہے اللہ کا درود حضور پر یہ ہے کہ وہ فرشتوں کی مجلس میں آپ کی ثناء کرے اور فرشتوں کا درود آپ پر یہ ہے کہ وہ دعا کریں، ابن عباس نے فرمایا یُصَلُّوْنَ کا معنی ہے یُبَرِّکُوْنَ، برکت بھیجتے ہیں۔ پھر اپنی سند کے ساتھ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ تک ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا، یارسول اللہ! آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا، صلاۃ کیسے بھیجا کریں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

"الٰہی! محمد پر درود بھیج اور محمد کی آل پر جیسے تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر درود بھیجا بے شک تو قابل تعریف بزرگ ہے۔ الٰہی! محمد پر برکت نازل فرما اور محمد کی آل پر جیسے تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف بزرگ ہے۔ الخ"

عارف صاوی نے اپنے حاشیہ جلالین میں اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں فرمایا۔ اس آیہ میں دلیل ہے اس بات کی کہ حضور علیہ السلام رحمتوں کے مہبط اور علی الاطلاق افضل الخلق ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کی اپنے نبی پر صلاۃ کا مطلب ہے اس کی رحمت جو آپ کی تعظیم کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور اللہ کی رحمت غیر نبی پر مطلق رحمت ہوتی ہے

Marfat.com

جیسے فرمانِ باری ہے :۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ،

"وہی تو ہے جو اپنے فرشتوں کے ہمراہ تم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تاکہ تم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائے۔"

اب دونوں قسم کی صلوٰۃ میں فرق دیکھ لیجئے اور دونوں مقامات میں جو فضیلت ہے وہ ملاحظہ فرمالیجئے اور فرشتوں کی صلوٰۃ حضور علیہ السلام کے لئے اس چیز کی دعا مانگنا ہے جو آپ کے شایانِ شان ہے اور وہ رحمت ہے جو تعظیم کے ساتھ ملی ہوئی ہو، اب حضور کی رحمت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تابع ہو کر ہر شے کو شامل ہو گئی، پس درود شریف تمام رحمتوں کا محل اور تجلیات کا منبع بن گیا اور فرمانِ باری یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ کا معنی ہے : آپ کے لئے اس چیز کی دعا کرو جو آپ کے شایانِ شان ہے اور فرشتوں اور اہل ایمان کی صلاۃ میں حکمت یہ ہے کہ ان کو فضل و شرف حاصل ہو کیونکہ انہوں نے مطلق صلاۃ میں اللہ تعالیٰ کی اقتدار کی ہے اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہو اور آپ کے مخلوق پر جو حقوق ہیں ان کا کچھ نہ کچھ بدلہ ہو جائے کیونکہ انہیں جو بھی نعمت ملی ہے حضور ہی کے واسطہ سے ملی ہے آپ ہی سب سے بڑا وسیلہ ہیں اور جس کو کسی سے نعمت ملے اس پر فرض ہوتا ہے کہ وہ بھی جواب میں اس کا بدلہ دے، پس تمام مخلوق کا آپ پر درود شریف بھیجنا آپ کے فرض حقوق میں سے کچھ کا بدلہ دینا ہے الخ۔

قاضی عیاض نے فرمایا، اس پر اجماع ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں نبی علیہ السلام کی وہ عظمت و شان بیان کی گئی ہے جو کسی دوسری آیت میں نہیں کی گئی الخ۔

Marfat.com

حافظ سخاوی نے فرمایا: یہ آیت مدنی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ قدر و منزلت بتا رہا ہے جو ملاء اعلیٰ میں اس کے حضور ہے کہ وہ ملائکہ مقربین میں آپ کی ثنا کرتا ہے اور یہ کہ فرشتے آپ پر صلاۃ بھیجتے ہیں پھر عالم سفلی کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ پر صلاۃ و سلام بھیجیں تاکہ نیچے والی اور اوپر والی ساری مخلوق سب کی ثنا آپ پر جمع ہو جائے پھر الفاکہانی کے حوالہ سے فرمایا کہ آیت میں صیغہ مضارع (یُصَلُّوْنَ) لایا گیا جو دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہمیش درود بھیجتے ہیں حالانکہ اولین و آخرین کی انتہائی تمنا یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ایک صلاۃ ہی ان کو حاصل ہو جائے (تو ہے نصیب) اور ان کی قسمت میں یہ کہاں! بلکہ اگر عقل مند سے پوچھا جائے کہ ساری مخلوق کی نیکیاں تیرے صیغۂ اعمال میں ہوں تجھے یہ پسند ہے یا یہ کہ اللہ تعالےٰ کی ایک صلاۃ تجھ پر نازل ہو جائے؟ تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک صلوٰۃ کو پسند کرے گا۔ پس تمہارا کیا خیال ہے اس ذات کے مقام کے بارے میں جن پر ہمارا رب سبحانہٗ اور اس کے تمام ملائکہ ہمیشہ ہمیش درود بھیجتے ہیں تو کیونکر تحسین کی جا سکتی ہے بندۂ مومن کی اس بات پر کہ وہ آپ پر کثرت سے درود نہیں بھیجتا یا اس سے غفلت برتتا ہے؟ الخ۔

امام سہل بن محمد بن سلیمان نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو اس فرمان اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ سے جو شرف بخشا ہے زیادہ کامل اور جامع ہے اس شرف و بزرگی سے جو اس نے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے لئے سجدے کا حکم دے کر حضرت آدم کو بخشا تھا، کیونکہ اس تشریف و تکریم میں اللہ تعالےٰ کا فرشتوں کے ساتھ شامل ہونا جائز نہ تھا اور یہاں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ

Marfat.com

بھیجنے میں وہ خود بھی شامل ہے، پھر خبر دی کہ فرشتے بھی آپ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں پس وہ تشریف و تکریم جو اللہ کی ذات سے صادر ہو اس تشریف سے بڑھ کر ہے جو صرف فرشتوں کے ساتھ مختص ہے اور اللہ اس بارے میں ان کے ساتھ نہیں۔

مسالک الحنفاء میں امام سہل کا مذکورہ بالا کلام نقل کرنے کے بعد اپنی سند متصل سے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام پر پہلے خود درود پڑھنے کا ذکر فرمایا تاکہ پڑھنے والے مسلمانوں کو اس سے ترغیب ہو اور نہ پڑھنے والوں کو تنبیہ ہو، گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے اس جلال و عظمت، بلند مرتبت، اور مخلوق سے غنی ہونے کے باوجود اپنے محبوب پر درود بھیجتا ہوں اور فرشتے باوجودیکہ اللہ کے ذکر میں مصروف ہیں اور اسکی بارگاہ میں عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہیں، آپ پر درود بھیجتے ہیں تو تمہارا تو زیادہ حق ہے کہ آپ پر درود و سلام بھیجا کرو کیونکہ تم سب حضور کے محتاج ہو، آپ پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہو کیونکہ آپ نے تمہاری شفاعت فرمانا ہے اور اس لئے کہ آپ کی رسالت کی برکت سے تم نے دنیا و آخرت کا شرف پایا ہے، اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو وہ جزاء دے جس کے آپ مستحق ہیں الخ۔

امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر میں ہے:۔

اگر یہ کہا جائے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں تو ہمارے درود کی کیا ضرورت ہے؟ ہم کہتے ہیں ہم آپ پر اس لئے درود نہیں بھیجتے کہ آپ کو اس کی حاجت ہے، نہ تو آپ کو ہمارے درود کی حاجت ہے نہ فرشتوں کے درود کی، کیونکہ خود اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجتا ہے ہاں ہم محض آپ کی تعظیم کے اظہار کی خاطر درود و سلام پڑھنے پر مامور ہیں جیسے اللہ سبحانہ نے ہم پر اپنا ذکر واجب کر دیا ہے حالانکہ اس کو ہمارے ذکر کی کوئی ضرورت نہیں وہ تو محض اظہارِ عظمت کے لئے ہم پر واجب ہے اور یہ بھی ہم پر اس کی

Marfat.com

شفقت ہے تاکہ ہم اس کا ذکر کریں اور ثواب پائیں اسی لئے آنحضرت نے فرمایا:۔
"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ
رحمت نازل فرمائے گا" الخ
القسطلانی فرماتے ہیں، امام ابوالقاسم القشیری نے اپنی تفسیر میں آیت
إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
کے تحت فرمایا، اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ امت کی طرف سے اس کے رسول کی
بارگاہ میں کوئی نہ کوئی خدمت ہو جس کے عوض آپ کی طرف سے اسے نعمتِ شفاعت
نصیب ہو اس لئے اللہ نے ان کو حضور علیہ السلام پر درود پڑھنے کا حکم دیا، پھر اللہ
نے اپنے نبی کی زبانی ایک مرتبہ درود شریف بھیجنے کے عوض دس رحمتیں نازل فرمانے
کا اعلان فرمایا، اس میں اشارہ یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی مزید عنایت کا محتاج رہتا
ہے اور کسی وقت بھی اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ تعالےٰ کی رحمت و سلامتی کے محتاج ہیں تو نبوت سے بڑھ کر تو کوئی رتبہ ہے
ہی نہیں الخ۔
امام ابو محمد جبر بن محمد القرطبی نے اپنی کتاب الملاذ والاعتصام میں
آیت إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ الآیۃ کے تحت حضرت عبداللہ ابنِ عباس
کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ نبی علیہ السلام کی مغفرت فرماتا ہے اور فرشتے آپ کے لئے
مغفرت کی دعا مانگتے ہیں، پھر فرمایا اے عام مسلمانو صلوا علیہ، فرمایا اس کا
معنٰی ہے اپنے نبی کے لئے استغفار کرو۔ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ الخ
الدر المنضود میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حضور علیہ السلام
اور آپ پر صلاۃ بھیجنے والوں پر صلاۃ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ پر اور ان پر انواع و
اقسام کی عزت و تکریم کی بارش کرتا ہے اور ان پر بہترین نعمتیں نازل فرماتا ہے۔

Marfat.com

رہا ہمارا اور ملائکہ کا آپ پر درود شریف بھیجنا جیسا کہ آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ الخ میں بیان ہوا، سو وہ ایک سوال اور التجا ہے کہ آپ کو وہ کرامت عطا ہو اور رغبت پیدا کرنا ہے الخ۔

حافظ سخاوی فرماتے ہیں، میں نے امام ابواللیث مصطفی الترکمانی حنفی کے مقدمہ کی شرح میں یہ عبارت پڑھی ہے:۔

"اگر کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہم کو حکم دیا کہ ہم نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجیں اور ہم کہتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ (الٰہی! محمد اور آلِ محمد پر درود بھیج) پس ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ آپ پر صلوٰۃ بھیجے اور ہم خود آپ پر صلوٰۃ نہیں بھیجتے یعنی اس طرح کہ آدمی کہے: اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ "میں محمد پر درود بھیجتا ہوں"، ہم کہتے ہیں اس لئے کہ حضور علیہ السلام پاک صاف ہیں، آپ کی ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہمارے اندر کسی عیب اور نقائص ہیں پس اتنا بڑا عیب دار اور گنہ گار شخص اس ذاتِ پاک کی مدح و ثنا کیونکر کر سکتا ہے اس لئے ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ آپ پر درود بھیجے تاکہ ربِ طاہر کا درود نبیِ طاہر پر ہو جائے، یونہی المرغینانی میں لکھا ہے الخ۔"

علامہ نیشاپوری کی کتاب "اللطائف والحکم" میں بھی یہی لکھا ہے، وہ فرماتے ہیں: درود شریف میں اتنا ہی کافی نہیں کہ آدمی کہے: صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کیونکہ بندہ اس قابل ہے ہی نہیں، بلکہ اپنے رب سے سوال کرے کہ وہ آپ پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ اللہ کی طرف سے درود ہو پس صلوٰۃ بھیجنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ ہوا بندے کی طرف یہ نسبت مجازی ہے اس مناسبت سے کہ اس نے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سے سوال کیا ہے الخ۔

ابن ابی جمرہ نے بھی کچھ اس طرف اشارہ کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ امت کو جو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی تعلیم دی تو اس میں حکمت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام پر درود بھیجنے کا ہم کو حکم دیا تو ہم اس واجب کو ادا کرنے کے قابل نہ تھے تو ہم نے یہ فریضہ اسی کی طرف پھیر دیا کیونکہ وہی بہتر جانتا ہے کہ آپ کے شایانِ شان درود شریف کیسے بھیجا جائے، یہ ایسے ہی ہے جیسے حضور علیہ السلام نے حمدِ باری تعالےٰ کے متعلق فرمایا:۔

لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ "میں تیری ثنا کما حقہ نہیں کر سکتا"۔

اس سے بھی پہلے ابوالحسین بن عساکر یہ کہہ چکے ہیں:۔

کتنی اچھی بات کہی اس نے جس نے کہا، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر درود بھیجنے کا حکم دیا اور ہم کو آپ پر درود بھیجنے کی فضیلت معلوم نہ تھی اور ہمیں اس بارے میں اللہ سبحانہٗ کی حقیقی مراد کا علم نہ تھا اس لئے ہم نے درود شریف کو اسی کی طرف لوٹا دیا اور ہم نے کہہ دیا، الٰہی! تو ہی اپنے رسول پر درود نازل فرما کیونکہ تو بہتر جانتا ہے کہ آپ کی شان کے لائق درود کون سا ہے اور تو ہی جانتا ہے کہ اس سے مراد کیا ہے، واللہ اعلم۔ سخاوی کی عبارت ختم ہوئی"۔

مذکورہ عبارت کے بعد سخاوی فرماتے ہیں کہ جب تم کو یہ سب معلوم ہو چکا تو اب تمہارا درود آپ پر اسی طرح ہونا چاہئے جیسے آپ نے تمہیں حکم دیا، اسی سے تمہاری قدر و منزلت آپ کی بارگاہ میں بڑھے گی، تم اپنے اوپر کثرتِ صلاۃ کو لازم کر لو اور ہمیشہ پڑھنا ضروری سمجھو اور اس بارے میں سب روایات جمع کرو کیونکہ آپ پر کثرت سے درود بھیجنا محبت کی ایک علامت ہے کیونکہ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے، صحیح حدیث میں ہے:۔

Marfat.com

"تم میں کسی کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا تا آنکہ میں اس کو اپنے باپ بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو جاؤں۔"

اور السلمی نے حقائق میں آیہ کریمہ: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ سے متعلق ابنِ عطاء کی یہ روایت بیان کی ہے کہ اللہ کی طرف سے صلوٰۃ بمعنی وصال ملائکہ کی طرف سے رفعت اور امت کی طرف سے پیروی و محبت ہے اور عبدالواحد البساری نے کہا، تم جو حضور علیہ السلام پر درود بھیجتے ہو، کسی حد پر پہنچ کر یہ ہرگز خیال نہ کرنا کہ ہم صلوٰۃ و سلام بھیج کر حضور کے حقوق ادا کر رہے ہیں، دراصل تم اپنا حق ادا کر رہے ہو کیونکہ حضور علیہ السلام کا حق اس سے بہت بڑھ کر ہے کہ ساری امت بھی اس کو ادا کر سکے کیونکہ حضور تو اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

پس تمہارا درود بھیجنا حضور کے صدقہ سے اپنے لئے رحمت حاصل کرنا ہے الخ۔

پھر حافظ سخاوی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہاں آپ کو نبی سے تعبیر فرمایا، یہ نہیں فرمایا علیٰ محمدٍ جیسے دوسرے انبیاء کے لئے فرمایا:

یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ اور یٰنُوْحُ اھْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا اور یٰٓاِبْرٰھِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا۔ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ۔ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔ یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ نِ یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ۔

اور اس جیسی دوسری بہت سی مثالیں کیونکہ اس میں وہ بڑائی اور اعزاز ہے جو تمام انبیائے کرام میں سے صرف آپ کے حصے میں آئی ہے اس سے آپ کا بلند مرتبہ ہونا اور تمام انبیائے کرام پر افضل ہونا ظاہر ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنے خلیل علیہ السلام کے ساتھ کیا تو خلیل کا ذکر تو ان کے نام سے کیا لیکن حبیب کا ذکر انکے لقب سے کیا، فرمانِ باری ہے :۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ

ابراہیم علیہ السلام سے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنجناب کی پیروی کی اور یہ غیب کی خبریں دینے والے (نبی) اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے جسے علماء نے اہتمام سے ذکر کیا ہے اور اسے بزرگ تر فضیلت گردانا ہے اور اس کو بلند مرتبہ فرمایا اور جہاں جہاں آپ کا نام لے کر ذکر فرمایا وہاں کئی مصلحتیں اس کی متقاضی تھیں، اس نکتہ کو سمجھو الخ۔

قول البدیع میں بھی یہی فرمایا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت میں عبارت محذوف ہے تقدیر عبارت یہ ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ يُصَلِّيْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ يُصَلُّوْنَ الاٰيۃ

"بے شک درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں"

واللہ اعلم! فرمایا کہ فرشتوں کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے کیونکہ ان میں کچھ ملائکہ مقربین ہیں، کچھ عرش اٹھانے والے اور رسانوں آسمانوں پر رہنے والے اور جنت و دوزخ کے داروغے اور اعمال پر نگران اور انسانوں کے محافظ جیسے فرمان باری ہے

يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

اور سمندروں، پہاڑوں، بادلوں، بارشوں، رحموں اور نطفوں پر مقرر اور صورتیں بنانے والے، جسموں میں روح پھونکنے، سبزیاں پیدا کرنے، ہوائیں چلانے، افلاک و نجوم کو گردش دینے والے، ہمارے صلاۃ و سلام نبی علیہ السلام تک پہنچانے والے، نماز جمعہ میں لوگوں کے نام لکھنے اور نمازیوں کی قرأت پر آمین کہنے والے، ربنا لک الحمد کہنے والے، نماز کا انتظار کرنے والے کے لئے دعا مانگنے والے، ان عورتوں

Marfat.com

پر لعنت بھیجنے والے جو اپنے خاوندوں کے بستر چھوڑ کر ادھر ادھر منہ ماریں اور دیگر بہت سارے فرشتے جن کا ذکر صحیح حدیثوں میں آتا ہے اور ان میں سے اکثر ابو الشیخ ابنِ حبان الحافظ کی کتاب العظمۃ میں موجود ہیں اور تفسیر الطبری میں بطریق کنانۃ العدوی یہ حدیث مروی ہے کہ حضرت عثمان نے نبی علیہ السلام سے ان فرشتوں کی تعداد پوچھی جو ایک آدمی پر مقرر ہیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، ہر آدمی کے ساتھ دس فرشتے دن کو اور دس ہی رات کو مقرر ہوتے ہیں۔ ایک دائیں، ایک بائیں، دو آگے پیچھے، دو ہونٹوں کے پاس جو صرف حضور علیہ السلام پر پڑھا جانے والا درود شریف محفوظ کرتے ہیں، اور دو اس کے پہلوؤں پر، ایک اور اس کی پیشانی پکڑے ہوتا ہے اگر عاجزی و انکساری کرے تو بلند کرتا ہے اور تکبر کرے تو نیچا دکھاتا ہے اور دسواں نیند کی حالت میں اس کے منہ میں سانپ داخل ہونے سے بچاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ تین سو ساٹھ فرشتے ہوتے ہیں اور جہانِ بالا و زیریں کا ایک ایک گوشہ ان فرشتوں سے بھرا پڑا ہے جو حکمِ خداوندی کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم ملتا ہے۔

مستدرکِ حاکم میں عبداللہ بن عمر کی روایت سے یہ حدیث موجود ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دس حصے کئے جن میں نو حصے فرشتے اور ایک حصہ ساری مخلوق۔ اور حدیثِ معراج جس کی صحت پر اتفاق ہے میں ہے کہ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب نکلتے ہیں تو دوبارہ نہیں لوٹتے اور ترمذی، ابن ماجہ اور بزار میں حضرت ابوذر کی مرفوع حدیث ہے:۔

"آسمان چرچرایا اور اسے چرچرانے کا حق ہے، اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جس پر کوئی نہ کوئی فرشتہ سر بسجود نہ ہو"

اور طبرانی وغیرہ میں حضرت جابر اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوع حدیث ہے:۔

Marfat.com

سات آسمانوں میں ایسی جگہ نہیں، نہ قدم بھر، نہ بالشت بھر نہ ہاتھ بھر جس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ قیام کرنے والا، رکوع کرنے والا اور سجدہ کرنے والا نہ ہو اور معلوم ہے کہ قرآن شریف کی رو سے وہ سب جہاں کہیں ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں۔"

یہ خصوصیت تمام نبیوں میں صرف ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے اور حضرت کعب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، وہاں نبی محترم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو رہا تھا، میں نے کہا، ہر صبح ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں یہاں تک کہ وہ قبر انور کو گھیر لیتے ہیں، اپنے پروں سے جھاڑ دیتے ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ جب شام پڑتی ہے، یہ اوپر چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار مزید اتر پڑتے ہیں یہاں تک کہ وہ قبر اطہر کو گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اپنے پروں سے جھاڑ دیتے ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں، ستر ہزار صبح، ستر ہزار شام، یہاں تک کہ جب آپ کی قبر مبارک شق ہوگی تو آپ ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں تشریف لائیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ آپ کی تعظیم و توقیر کریں گے، اس کو روایت کیا اسماعیل القاضی، ابن بشکوال اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور دارمی نے اپنی جامع کے باب ما اکرم اللہ تعالیٰ بہ نبیہ میں اور ابن المبارک نے الرقائق میں۔ القول البدیع کی عبارت ختم ہوئی۔"

امام شعرانی نے اپنی کتاب لطائف المنن کے نویں باب میں فرمایا۔

مجھے احمد المرزوی نے بتایا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے نورانی قلموں سے ایک صحیفہ میں لکھتے جاتے ہیں ہر وہ لفظ جو حضور علیہ السلام پر درود پڑھنے والے لوگ زبان پر لاتے ہیں، ایک اور موقع پر مجھ سے فرمایا، میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ جو لفظ آدمی بولتا ہے، فرشتہ بنتا جاتا ہے جو اسی طرح اللہ کا ذکر کرتا ہے، پھر ہر

Marfat.com

فرشتے کے ذکر کا ہر حرف بدستور فرشتہ بنتا جاتا ہے، پھر تیسرے دَور کے فرشتوں کے ذکر سے بھی اسی طرح فرشتے بنتے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ آگے تک چلتا ہی جاتا ہے، اگر انسانوں کی نگاہوں سے پردے اٹھ جائیں تو دیکھے کہ اس طرح پیدا ہونے والے فرشتوں سے فضا بھری ہوئی ہے۔ شعرانی فرماتے ہیں مجھے معلوم ہے کہ اس قسم کا مشاہدہ صرف اس شخص کو حاصل ہو سکتا ہے جس کا نفس بشری کدورتوں سے صاف ہو جائے یہاں تک کہ اس کا باطن فرشتوں کے باطن کی طرح ہو جائے اور جس کا باطن اس طرح پاک نہ ہو اس کی نگاہ سے اس قسم کے مشاہدے مستور رہتے ہیں، والحمد للہ رب العٰلمین۔

باب ثالث میں فرشتوں کی تعداد کے بارے میں وہ بیان آرہا ہے جس سے عقلیں دنگ رہ جائیں اور علامہ شیخ حرازم بن العربی برادۃ المغربی الفاسی نے اپنی کتاب جواہر المعانی فی فیض سیدی ابی العباس التیجانی میں شیخ کا یہ مقولہ نقل فرمایا ہے کہ:۔

"حدیث شریف میں ہے جب حضور علیہ السلام پر اس شان سے آیہ کریمہ:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ الخ نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمہارے صلاۃ وسلام سے بے نیاز کر دیا ہے۔"

اور حافظ السخاوی نے الفاکہانی سے نقل کیا کہ جہاں تک ہم کو معلوم ہے قرآن یا کہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کسی اور پر صلوٰۃ نہیں بھیجی یہ وہ خصوصیت ہے جو آپ کے بغیر کسی اور نبی میں نہیں پائی جاتی الخ۔ (وَفِیْہِ نَظَرٌ ظاہر فتدبر۔ مترجم)

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی نے تفسیر روح المعانی میں فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے بغیر کسی امت کو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ اپنے نبی پر درود وسلام بھیجے پس یہ امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ الخ

Marfat.com

ابوعبداللہ الرصاع نے اپنی کتاب: تحفۃ الاخیار فی فضل الصلوٰۃ علی النبی المختار میں کہا، آیہ کریمہ دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نبی اکمل اور نورِ اوّل پر صلاۃ بھیجتا ہے اور اے سننے والے تجھ پر لازم ہے کہ اپنے دل سے وہ خیال ختم کردے جو تیرے خالق و مالک کے شایانِ شان نہیں کیونکہ تیرے ذہن میں صلاۃ کا تصور یہ ہے کہ زبان سے حضور پر درود پڑھے اور اپنے دل و زبان سے آپ کی ثنا کرے حالانکہ یہ اوصاف خالقِ کائنات کی شان کے لائق نہیں اور اس ذات سے ممکن نہیں جو مخلوق کی زبان سے منزّہ و مبرّا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ کے مشابہ کوئی نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں، اگر تم نے یہ سنا ہو کہ وہ متکلم ہے تو یہ نہ سمجھ لینا کہ وہ تیری طرح کلام کرتا ہے، اعضاء و زبان سے کیونکہ وہ بڑا انصاف پسند بادشاہ اس سے بہت بلند ہے بلکہ اس کا کلام قدیمی، ازلی، ابدی ہے اس کے آخر کی کوئی انتہا نہیں اور اس کے اوّل کی کوئی ابتداء نہیں، اس کے کلام میں نہ آواز، نہ حرف، نہ تقطیع نہ تالیف اور نہ توضیع، بلکہ اس کا قول اور کلام اس کی صفات میں سے ہے پس اس کا قدیمی ہونا واجب ہے جیسے اس کی ذات، اسی طرح اسکی ایک ایک صفت مثلاً علمِ قدرت، ارادہ، سمع، بصر، حیات سب ازلی سرمدی اور ابدی ہیں، پس وہی عالم، خبیر، مدبّر اور قدیم ہے جس کی مثل کوئی نہیں اور وہی سنتا، دیکھتا ہے الخ۔

اسی طرح علامہ آلوسی نے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے تحت فرمایا: مولیٰ جل جلالہ نے اہلِ ایمان کو بلایا، اہلِ احسان کو نہیں پکارا گنہ گاروں کی تسلی کے لئے اور کافروں کو اس لئے نہیں پکارا کہ وہ اپنی خست اور گھٹیا پن کی وجہ سے خطاب کے لائق ہی نہیں اور نہ ہی رب الارباب کے ساتھ مناجات کے قابل ہیں، رہا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ

Marfat.com

میں خطاب توبیخ محض زجر و توبیخ و عتاب و تنبیہ اور ان کے دلوں میں ندامت پیدا کرنے کے لئے اور رحمتِ خداوندی سے دور کرنے کے لئے ہے، الرصاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اسم جلالت ذکر فرمایا ہے اور اسمائے حسنیٰ میں سے کوئی اور اسم گرامی ذکر نہیں فرمایا مثلاً یوں نہیں فرمایا اِنَّ الرَّبَّ یُصَلِّیْ وغیرہ، اس لئے کہ اسم جلالت (اللہ) ہی تمام اسماء و صفات کا جامع ہے کیونکہ جب تم کہتے ہو اَللّٰہ تو تم نے قطعی یہ اعتراف کر لیا کہ وہ ایک ہی معبود ہے۔ فرد بے نیاز، نیکوئی کرنے والا، کریم، بہت سخی، عظیم، رؤف اور رحیم وغیرہ ہے اب اگر اللہ تعالیٰ اپنا کوئی وصفی نام ذکر فرماتا جس سے اس کے حبیب کے لئے رحمت و عظمت ثابت ہوتی تو یہ وہم پیدا ہوتا کہ آپ پر صلاۃ و رحمت صرف اسی اسم وصفی کی وجہ سے ہے اور دوسرے اسمائے صفاتیہ کا اس سے کوئی پتہ نہ چلتا بخلاف اسم ذاتی (اللہ) کے جس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات دونوں کی طرف سے ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام پر رحمت اور صلوٰۃ اپنے تمام اسمائے حسنیٰ کے ساتھ بھیجی ہے اور اس کے ہر اسم مبارک نے اپنے حبیب کے لئے رحمت و تعظیم کا اقتضاء کیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام بلند کی کامل عزت و عظمت کے اظہار کے لئے یہ انداز زیادہ بلیغ ہے گویا فرمانِ باری کا مطلب ہوا کہ رب بھی اپنے نبی پر صلوٰۃ بھیجتا ہے، رحمٰن بھی اپنے نبی پر صلوٰۃ بھیجتا ہے، الملک الدیان اپنے حبیب پر صلوٰۃ بھیجتا ہے، کریم اپنی معزز ترین مخلوق پر درود بھیجتا ہے، عظیم زمین و آسمان والوں کے آقا پر صلوٰۃ بھیجتا ہے، معلوم و نامعلوم تمام اسمائے حسنیٰ اسی طرح ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکال لئے جائیں اور اسم جلالت (اللہ) میں ان سب کو جمع کر لیا جائے اس سے دو فائدے ہوئے اوّل ایجاز و اختصار دوم حضور علیہ السلام کی تعظیم و تکریم و بزرگی، اور الرصاص رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے بہت سارے اسمائے مبارکہ اور صفاتِ عالیہ ہیں مگر یہاں النبی فرمایا، الرسول وغیرہ نہیں فرمایا۔ اس میں یہ راز مضمر ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے عام صفت جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرف فرمایا اور دیگر اپنے نبیوں کو آپ کے ساتھ شریک کیا اور بجز انبیائے کرام کے دوسرے کسی کو عطا نہیں فرمائی وہ ہے اللہ تعالےٰ کا آپ کو اپنے غیب پر مطلع اور باخبر کرنا اور اپنے اسرار و رموز سے آپ کو آگاہ کرنا، مولیٰ تعالیٰ نے آپ کو اس بارے میں اتنا کچھ عطا فرمایا جو کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔ علم و عقل اور فہم و ادراک اس کا اندازہ کرنے سے قاصر ہے گویا ربّ العزت اس حقیقت کی طرف اشارہ فرما رہا ہے کہ جس طرح اس نے آنجناب کو علومِ لدنیہ اور عطایائے ربانیہ سے مخصوص فرمایا کہ آپ کا شرفِ مقام ظاہر ہو، اسی طرح اس نے آپ کو درود شریف کے ساتھ مختص فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ اس کی بارگاہ میں حضور علیہ السلام کا کیا مرتبہ و مقام ہے۔

اس میں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ جیسے رب تعالیٰ نے آپ پر اپنے اسمِ ذاتی (اللہ) کے ذریعہ درود بھیجا تاکہ تمام اسماء و صفات اس میں شامل ہو جائیں اسی طرح اللہ تعالےٰ نے آپ کے اس اسم کا ذکر فرمایا جو سب کو عام ہے مشتمل اور جامع ہے، گویا فرماتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے نبی پر درود بھیجتا ہے اپنے رسول پر درود بھیجتا ہے، بے شک اللہ کریم ذات پر درود بھیجتا ہے اور بیشک اللہ رؤف و رحیم پر صلوات بھیجتا ہے کیونکہ یہ صفات لفظِ نبی پر اسی طرح جاری ہوتی ہیں جیسے اللہ کی صفاتِ اسمِ جلالت (اللہ) پر جاری ہیں، تحفۃ الرصاع کی عبارت ختم۔

القول البدیع میں فرمایا، قولِ باری تعالےٰ سلموا تسلیما میں مصدر کے ساتھ سلام کی تاکید فرمائی گئی ہے حالانکہ صلوٰۃ کی اس طرح تاکید نہیں فرمائی گئی اس لئے کہ صلوٰۃ میں دو طرح سے تاکید آچکی ہے ایک تو اس سے پہلے انّ لانے سے

Marfat.com

اور دوسرے صلوٰۃ کی نسبت اللہ اور فرشتوں کی طرف کرنے سے اور سلام میں ایسی کوئی وجہ نہیں پائی گئی لہٰذا بہتر تھا کہ اس کی تاکید مصدر سے کی جاتی" یہ توجیہ الفاکہانی نے کی ہے۔"

حافظ ابن حجر نے کہا کہ جب صلاۃ کو لفظی طور پر مقدم کیا گیا تو اس میں زیادہ اہتمام پیدا ہو گیا اب سلام میں بھی مصدر لا کر تاکید پیدا کر دی گئی تاکہ دونوں کی اہمیت واضح ہو جائے اور یہ وہم پیدا نہ ہو کہ سلام کو بعد میں ذکر فرما کر اس کی اہمیت گھٹائی گئی ہے۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اس کی وجہ کیا ہے کہ صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی طرف کر دی گئی اور سلام کی نسبت ان کی طرف نہیں کی گئی حالانکہ اہل ایمان کو دونوں کا حکم فرمایا گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کا جواب یوں دیا جا سکتا ہے کہ سلام کے دو معنی ہیں ایک تحفہ و ہدیہ اور دوسرا اطاعت و انقیاد۔ پس مومنین کو تو ان دونوں کا حکم دیا کہ ان کی طرف سے یہ دونوں معنی صحیح ہیں لیکن اللہ اور فرشتوں کی طرف اطاعت و انقیاد کی نسبت جائز نہیں لہٰذا اس وہم کو ختم کرنے کے لئے ان کی طرف سلام کی نسبت نہیں فرمائی گئی۔ واللہ اعلم۔

جو احتمال ابن حجر نے ذکر کیا ہے اس کو امام جبیر بن محمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کا مطلب ہے کہ حضور علیہ السلام تم کو جس بات کا حکم دیں اس پر دل و جان سے راضی ہو، یہ بات پہلے بھی گزر چکی ہے۔ السخاوی نے کہا، سلام کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے، کچھ نے یہ معنی کیا کہ یا رسول اللہ! آپ پر وہ سلام ہو جو اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور تاویل یہ کی کہ آپ خیرات و برکات سے خالی نہ ہوں اور آپ ہمیشہ ناپسندیدہ باتوں اور آفات سے محفوظ رہیں کیونکہ ایسے امور میں اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی اسی توقع پر ذکر کیا جاتا ہے کہ اس میں خیر و برکت کے تمام معانی جمع ہیں اور خرابی و فساد کے عوارض

Marfat.com

معدوم ہوتے ہیں، یہ بھی احتمال ہے کہ سلام بمعنی سلامتی ہو یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو برائی اور نقائص سے سلامت رکھے پس جب تم کہتے ہو اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کی دعوت، امت اور ذکر کے ہر نقص سے سلامتی لکھ دے تاکہ آپ لوگوں کو جو ایمان باللہ کی دعوت دیتے ہیں وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ترقی کرتی جائے، آپ کی امت میں اضافہ ہو اور آپ کا ذکر بلند ہو، یہ قول امام بیہقی کا ہے الخ۔

فرمایا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سلام بمعنی مسالمہ اور انقیاد ہو، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

محبوب! تمہارے رب کی قسم یہ مومن نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ تم کو اپنے باہمی جھگڑوں میں حاکم نہ مان لیں پھر تمہارے فیصلے پر دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور خوشی خوشی سر تسلیم خم کر دیں الخ۔"

الفاسی نے شرح الدلائل میں فرمایا:۔

ابن عرفہ نے سَلِّمُوا تَسْلِيمًا کی تفسیر میں اپنے شیخ عبدالسلام کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا لفظ تسلیما کی تاکید نہیں لاتا اور صرف یہ کہتا ہے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم، اور یہی کافی ہے کیونکہ درحقیقت یہاں دوسروں کو یہ خبر دینا مقصود نہیں کہ اللہ درود و سلام بھیجتا ہے بلکہ انشا رہے نہ کہ اخبار۔ ان کے معاصر الزہری کہا کرتے تھے کہ درود شریف پڑھتے وقت تسلیما کو بھی زیادہ کر لینا چاہیے، جیسا کہ آیت کریمہ میں ہے الخ۔

القول البدیع میں فرمایا کہ ماہِ شعبان کی فضیلت میں ابن ابی الصیف الیمنی کی بلا اسناد ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ شعبان المعظم نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

پر درود پڑھنے کا مہینہ ہے کیونکہ درود شریف کی آیت مبارکہ اسی مہینہ میں نازل ہوئی تھی اور ابن بشکوال نے عبدوس الرازی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جس آدمی کو نیند کم آئے سوتے وقت آیت کریمہ: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پڑھ لیا کرے۔

السخاوی نے کہا، اس آیہ کریمہ کے فوائد میں سے جیسا کہ ابن ابی الدنیا نے ابن فدیک سے نقل کیا، ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جو آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ پھر کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ، یہاں تک کہ ستر مرتبہ یہی کہتا چلا جائے تو فرشتہ اس کو پکارتا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا فُلَانُ! آج تیری کوئی حاجت پوری ہوئے بغیر نہ رہے گی۔

ابن حجر الہیتمی نے یہی روایت اپنی کتاب الجواہر المنظم میں امام البیہقی کے حوالہ سے نقل فرمائی، پھر فرمایا، اس روایت میں حضور علیہ السلام کا نام لے کر پکارنے کے جواز پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہمارے آئمہ نے اس کے حرام ہونے کی تصریح کر دی ہے، حرام صرف اس صورت میں ہے جب عامیانہ انداز سے ہو فرمانِ باری تعالیٰ ہے:۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا

"رسول کو اس عامیانہ انداز سے مت بلاؤ جس طرح ایک دوسرے کو بلاتے ہو"

ہاں! آپ کو اس طرح پکارے مثلاً یا نبی اللہ! یا رسول اللہ! یہ حکم اس حدیث صحیح کے مخالف نہیں جس میں آتا ہے کہ:۔

"ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض پرداز ہوا، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ مجھے شفا عطا فرمائے، آپ نے اس کو اچھی طرح وضو کرنے اور یہ دعا مانگنے کا حکم دیا:۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ لِتَقْضِیَ لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ، فَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ۔

"الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیِ رحمت کے وسیلہ سے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنی حاجت براری کے لئے، الٰہی! حضور علیہ السلام کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ پس وہ کھڑا ہوا تو بینا ہو چکا تھا۔"

یہ روایت اس حدیث کے خلاف اس لئے نہیں کہ حضور علیہ السلام صاحبِ حق ہیں آپ کو اختیار ہے جیسے چاہیں تصرف کریں کسی اور کو آپ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، ابنِ حجر نے فرمایا، سلفِ صالحین نے یہ دعا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی اپنی حاجات میں استعمال فرمائی ہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں بعض صحابہ نے یہ دعا ان کے سامنے ایک حاجتمند کو سکھائی تھی اور وہ حاجت آپ سے متعلق تھی۔ ان صاحب نے اس پر عمل کیا اور مقصد حاصل کیا، ابنِ حجر کا کلام ختم ہوا۔

فرمایا توسّل، استغاثہ، شفاعت اور توجہ میں کوئی فرق نہیں خواہ حضور علیہ السلام سے کیا جائے یا دیگر انبیاء علیہم السلام یا اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے امام تقی الدین السبکی کا بھی اس میں اتفاق ہے الخ

میں نے الشہاب الرملی کے فتاویٰ میں دیکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کا اسم گرامی لے کر پکارنا اس وقت حرام ہے جب اس کے ساتھ احترام و تعظیم کا کوئی قرینہ

Marfat.com

نہ ہو، عبارت یہ ہے :۔

"سوال کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کو نام لے کر پکارنے کی حرمت کیا آپ کے زمانہ (حیاتِ ظاہری) سے خاص ہے یا عام ؟ اگر کہو عام ہے تو کیا اس صورت میں جب قرینہ تعظیم سے خالی ہو؟ اور اگر قرینۂ تعظیم پایا جائے تو پھر حرام نہیں ؟ مثلاً کہتا ہے یا محمد الوسیلہ (اے محمد! وسیلہ بنیئے) یا محمد الشفاعۃ (اے محمد! شفاعت فرمایئے) یا محمد الحسب (اے محمد! کفائت فرمایئے) وغیرہ۔ تو فرمایا حرمت عام ہے لیکن حرام اس صورت میں ہے جب اس کے ساتھ تعظیم کا کوئی قرینہ نہ ہو، اور اگر قرینۂ تعظیم موجود ہو جیسا کہ سوال میں ہے تو پھر حرام نہیں اور علماء کا حرام کہنا اسی صورت پر محمول ہے جب قرینۂ تعظیم نہ ہو" الخ

میں کہتا ہوں قرینۂ تعظیم جہاں پایا جائے اس کی مثال میرے قصیدہ ہمزیہ الفیہ المسماۃ طیبۃ الغراء فی مدح سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ؎

كُلُّ وَصْفٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ جَمِيْلٌ لَكَ مِنْهُ مَا تَعَدَّدَ الْاَسْمَآءُ

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا مُحَمَّدُ يَا اَحْمَدُ مِنْ كُلِّ حَامِدٍ وَّ ثَنَاءُ

"دنیا میں جو اوصاف حمیدہ ہیں جب بھی ان کا شمار ہو، وہ آپ کے لئے ہیں پس اے محمد! اے احمد! ہر مدح خواں کی حمد و ثنا آپ کیلئے ہے"۔

تتمہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا حکم

القول البدیع میں ہے ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا:۔ درود شریف کے حکم کے بارے میں جہاں تک کلام علماء پر مجھے واقفیت ہو سکی

Marfat.com

دس مذہب ہیں۔

پہلا مذہب ابنِ جریر طبری وغیرہ کا ہے کہ یہ مستحب ہے اور آیہ کریمہ میں جو امر آیا ہے وہ وجوب کے لئے نہیں، مندوب کے لئے ہے، بعض علماء نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ ایک سے زائد مرتبہ پڑھنا مستحب ہے اور یہی بات متعین ہے واللہ اعلم۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ فی الجملہ واجب ہے کوئی تعداد مقرر نہیں لیکن کم از کم حد یہ ہے کہ ایک مرتبہ پڑھے۔ قاضی ابو محمد بن نصر نے کہا، حضور علیہ السلام پر درود پڑھنا واجب ہے۔ ابنِ عبدالبر نے کہا، علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور علیہ السلام پر درود بھیجنا فرض ہے ہر مومن پر کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

تیسرا مذہب یہ ہے کہ عمر بھر میں ایک مرتبہ واجب ہے خواہ نماز میں پڑھے یا اس کے علاوہ اسی طرح جس طرح کلمہ توحید۔ یہی ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، ملک، الثوری الاوزاعی رضی اللہ عنہم اجمعین کا مذہب بتلایا جاتا ہے یعنی عمر بھر میں ایک مرتبہ واجب ہے کیونکہ امر مطلق تکرار نہیں چاہتا۔ قاضی اور ابن عبدالبر نے کہا، جمہورِ امت کا یہی قول ہے ابنِ حزم کا مسلک بھی یہی ہے۔ القرطبی نے کہا، عمر بھر میں ایک مرتبہ واجب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں اور یہ ہر وقت واجب ہے سننِ مؤکدہ کی طرح۔ اس سے پہلے ابنِ عطیہ نے بھی یہی کہا ہے کہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجنا ہر حال میں سننِ مؤکدہ کی طرح واجب ہے جس میں ترک کی گنجائش نہیں اور اس سے وہی غفلت برتے گا جو بے نصیب ہو۔

چوتھا مذہب یہ ہے کہ نماز کے آخری قعدہ میں تشہد اور سلام کے درمیان واجب ہے۔

پانچواں مذہب یہ ہے کہ پہلے تشہد میں واجب ہے، یہ قول الشعبی اور

Marfat.com

اسحٰق بن راہویہ کا ہے۔

چھٹا مذہب یہ ہے کہ نماز میں واجب ہے لیکن کوئی مقام معین نہیں، یہ قول ابو جعفر الباقر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ساتواں مذہب یہ ہے کہ کثرت سے پڑھنا واجب ہے، تعداد کی کوئی قید نہیں، مالکیہ میں سے ابوبکر بن بکیر کا یہی مسلک ہے عبارت یہ ہے:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر فرض کر دیا کہ وہ حضور علیہ السلام پر صلوٰۃ و سلام بھیجے اور اس میں کوئی وقت متعین نہیں فرمایا۔ پس واجب یہ ہے کہ آدمی کثرت سے درود و سلام بھیجے اور غفلت کا شکار نہ ہو۔ بعض مالکیہ نے کہا کہ حضور علیہ السلام پر درود پڑھنا اسلامی فرض ہے اس میں کسی تعداد کی قید نہیں نہ ہی وقت معین ہے۔ واللہ اعلم"

آٹھواں مذہب یہ ہے کہ جب بھی حضور علیہ السلام کا ذکر کیا جائے طحاوی حنفیہ کی ایک جماعت، الحلیمی اور شیخ ابو حامد الاسفرائنی اور شافعیہ کی ایک جماعت کا یہی مسلک ہے، مالکیہ میں سے ابن العربی نے کہا، اسی میں زیادہ احتیاط ہے اور طحاوی کی عبارت ہے کہ جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سنے یا خود ذکر کرے تو صلاۃ و سلام پڑھنا واجب ہے اور اس جماعت کی دلیل یہ ہے کہ آیۂ کریمہ میں امر ہے (صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا) جو وجوب کو چاہتا ہے اور اس مقام پر ہمیشہ امر کو تکرار پر محمول کیا جائے گا کیونکہ امر تکرار پر بھی دلالت کرتا ہے جیسا کہ امر متعلق ایک قول ہے اور اسی لیے نافع کہانی نے یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد کہ بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔ فرمایا یہ حدیث ان لوگوں کے قول کی تائید کرتی ہے جو کہتے ہیں "جب بھی حضور علیہ السلام کا ذکر کیا جائے درود بھیجنا واجب ہو جاتا ہے"۔ اور میرا میلان بھی اسی طرف ہے اور ابو الیمن بن عساکر نے

Marfat.com

کہا میں کہتا ہوں اللہ کا کلام حق ہے جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اور ان نصوص سے جو بات میری سمجھ میں آتی ہے وہ یہی ہے کہ ہر مکلف پر واجب ہے کہ جب بھی آنحضور سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا سنے آپ پر درود پڑھنا واجب ہے، ایسا نہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ آیت کریمہ سے استحباب کا ثبوت ملتا ہے اور ان لوگوں کی طرح جن کا گمان ہے کہ درود شریف عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ واجب ہے اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر دلیل وہ حدیث ہے جو میں نے ذکر کر دی ہے کہ جب جبریل علیہ السلام نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ آپ میری اس دعا پر آمین فرمائیں کہ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے وہ دور ہو جائے۔ اس میں حضور کی عظمتِ شان اور آپ کے حکم کی تکریم و تعظیم ہے کیونکہ اللہ سے دوری کا معنی ہے اس کی رحمت، قربت، درجات کی بلندی، گناہوں کے خاتمے اور نیکیوں میں اضافے اور طرح طرح کی دیگر عظمتوں سے دور ہونا اور جب یہ سب کچھ فوت ہو گیا تو گویا انعام و اکرام کے تمام مراتب فوت ہو گئے اور جس شخص نے آخرت میں اپنے لئے ان چیزوں کو ترجیح دی تو یقیناً اس نے اپنے لئے بدترین محرومی کو پسند کر لیا اور اپنے رب سبحانہٗ سے حجاب میں ہو گیا اور اس کی بارگاہ سے دور ہوا جو انتقام کا آخری درجہ ہے اسی لئے اس کا ذکر عذاب جہنم سے پہلے رکھا گیا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:۔

كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ لَمَحْجُوبُونَ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ۔

"یوں نہیں بے شک وہ (منکر) اس دن اپنے رب سے پردے میں ہوں گے، پھر وہ جہنم رسید ہوں گے۔"

Marfat.com

اس کی تائید یوں بھی ہوتی ہے کہ جو شخص حضور علیہ السلام کے ذکر کے وقت آپ پر درود شریف نہ پڑھے وہ والدین کے نافرمان اور ماہِ رمضان کی بے حرمتی کرنیوالوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کا روزہ اور حرمت فرضِ عین ہے اور یہ میرے قول پر بڑی مضبوط دلیل ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنا چاہیں اور مجھے ہمارے شیخ ابوالحسن ہمدانی نے جو اپنے وقت کے شیخ الفقہاء تھے اپنے شیخ امام ابراہیم ابنِ جبارہ اصولی سے اور انہوں نے اپنے شیخ امام عصر مظہر مذہب السنۃ ابوبکر طوسی رحمہم اللہ سے یہ روایت بتائی کہ یہاں اتر تکرار چاہتا ہے پس جب بھی نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے درود شریف پڑھنا واجب ہے اور یہی مذہب ہے شیخ ابوالحسن الاسفرائنی کا الخ۔

فرمایا کہ جن لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ جب بھی حضور علیہ السلام کا ذکر کیا جائے آپ پر درود شریف پڑھنا واجب ہے ان میں پھر اس بات میں اختلاف ہے کہ آیا یہ فرضِ عین ہے جو ہر ایک پر فرض ہوتا ہے یا فرضِ کفایہ ہے کہ بعض کے بجا لانے سے باقیوں سے ساقط ہو جائے، اکثر علماء پہلے مسلک کے قائل ہیں اور جو دوسرے مسلک کے قائل ہیں ان میں ابواللیث سمرقندی حنفی بھی شامل ہیں، ہمارے شیخ حافظ ابنِ حجر نے فرمایا کہ جو لوگ کہتے ہیں جب بھی حضور علیہ السلام کا ذکر کیا جائے درود شریف پڑھنا واجب ہے انہوں نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے جن میں درود نہ پڑھنے والوں کو "ناک خاک آلود ہو"، "رحمت سے دور ہو"، "بدبخت، بخیل، جفاکار" وغیرہ فرمایا گیا ہے کیونکہ یہ سب مقتضیٰ وعید ہیں کیونکہ جس عمل کے ترک پر شریعت میں وعید آئی ہو وہ اس کے وجوب کی دلیل ہے ان کا ایک معنوی استدلال یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم اس لئے آیا ہے کہ آپ کے احسان کا بدلہ ادا کیا جائے اور آپ کا احسان تو دائمی ہے لہٰذا جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے، درود

Marfat.com

شریف کی تاکید کی جائے گی، انہوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

"رسول کے بلانے کو باہم ایک دوسرے کے بلانے کی طرح نہ ٹھہراؤ"

اب اگر آپ کا معاملہ بھی ایسا ہی ہو کہ جب آپ کا ذکر ہو درود پڑھنا واجب نہ ہو تو پھر آپ ایک عام آدمی کی طرح ہوئے اور اگر دعاء الرسول سے مراد وہ دعا (پکارنا) ہو جس کا تعلق رسول سے ہو تو ہمارے مقصد کی مزید تاکید ہو جاتی ہے، الحلیمی نے کہا جب ہم نے کہہ دیا کہ جب بھی حضور علیہ السلام کا ذکر کیا جائے، درود و سلام پڑھنا لازم ہے تو اب اگر مجلس ایک ہو اور مجلس بھی علمی اور روایت سنت کی ہو تو یہ کہنا ممکن ہوگا کہ جس شخص نے مجلس میں بار بار آپ کا ذکر اقدس سن کر درود و سلام سے غفلت کی اور اختتام مجلس پر ایک مرتبہ آپ پر صلاۃ و سلام بھیج دیا تو یہ کافی ہے کیونکہ جب پوری مجلس ہی آپ کے ذکر پاک کے لئے منعقد کی گئی تو ایک ہی حالت پائی گئی، یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ کا اسم گرامی بار بار ذکر کیا جائے اور آخر میں درود و سلام پڑھ لیا جائے اور اگر ایسی مجلس نہیں تو میرے خیال میں جب بھی حضور کا ذکر کیا جائے، درود و سلام پڑھا جائے اور میں اس سلسلہ میں کسی تاخیر کا روادار نہیں کیونکہ حضور کا ذکر چھیڑنے والے کے حق سے کسی طرح کم نہیں فرمایا، کہ جس شخص نے بھی آپ کا ذکر سن کر بھی درود و سلام نہ پڑھا اور پھر مستقبل میں توبہ و استغفار کے بعد پڑھ لیا تو ہم کو توقع ہے کہ اس کا گناہ معاف ہو جائے گا اور اس کو قضا نہیں کیا جائے گا۔ واللہ اعلم!

نواں مسلک یہ ہے کہ ایک مجلس میں صرف ایک مرتبہ درود و سلام واجب ہے۔ چاہے آپ کا ذکر بار بار آئے۔ یہ بات زمخشری نے بیان کی ہے۔

Marfat.com

امام اوزاعی سے پوچھا گیا کہ ایک کتاب جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک بار بار ہو تو کیا ہر بار درود وسلام پڑھنا واجب ہے؟ انہوں نے کہا، ایک مرتبہ پڑھ لو کافی ہے۔ الترمذی نے بعض اہل علم کا قول نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص حضور علیہ السلام پر ایک مرتبہ درود پڑھے جب تک اس مجلس میں ہے اسکو، کافی ہے۔

دسواں قول یہ ہے کہ ہر دعا میں درود شریف پڑھنا واجب ہے، القول البدیع مختصراً ختم ہوئی۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں امام شافعی کا وہ قول نقل کر دیا جائے جس کو بیہقی نے باسند ذکر کیا ہے۔ فرمایا کہ آدمی کے لئے یہ مکروہ ہے کہ کہے، رسول اللہ نے فرمایا بلکہ یوں کہنا چاہیئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں حضور کی تعظیم ہے۔

عنقریب پانچویں باب میں یہ بات آرہی ہے کہ مقاماتِ مذکورہ کے علاوہ کہاں کہاں درود شریف پڑھنے کی تاکید ہے۔

حضور علیہ السلام پر سلام پڑھنے کا حکم

حافظ سخاوی نے آیہ کریمہ پر کلام کرتے ہوئے فرمایا:۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام پر سلام پڑھنے کا مرتبہ ترقی کرتے کرتے چند مقامات پر وجوب تک پہنچ جاتا ہے، پہلا مقام ہے آخری تشہد، امام شافعی نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ دوسرا مقام وہ ہے جس کو الحلیمی نے نقل کیا ہے کہ جب بھی حضور علیہ السلام کا ذکر کیا جائے آپ پر سلام بھیجنا واجب ہے۔ اور مالکیہ میں سے الطرطوشی کی رائے وجوب پر قائم ہے، ابن فارس اللغوی نے سلام کو صلاۃ کے ساتھ فرضیت میں مساوی قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ پر صلاۃ اور یونہی سلام بھیجنا فرض ہے۔ دلیل یہی فرمانِ باری تعالیٰ ہے، وسلموا تسلیما (اور خوب خوب سلام بھیجو)

Marfat.com

تیسرا قول یہ ہے کہ سلام کی نذر مانیں تو واجب ہے کیونکہ یہ بہت بڑی عبادت اور جلیل القدر قربت ہے ویسے مالکیہ اور حنفیہ میں سے کسی نے یہ مسلک پیش نہیں کیا۔ الخ۔

حضور علیہ السلام کے علاوہ دوسروں پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کا حکم

امام نووی نے الاذکار میں فرمایا:۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے پر سب کا اجماع ہے اسی طرح مستقل طور پر قابلِ ذکر ہستیوں مثلاً دوسرے انبیائے کرام اور فرشتوں پر اس کے جواز و استحباب پر اجماع ہے۔ رہا غیر انبیاء پر مستقل طور پر صلاۃ بھیجنا تو اس کو ہمارے بعض اصحاب نے حرام قرار دیا ہے اور بعض نے اسے خلافِ اولیٰ کہا ہے اور صحیح مسلک جس پر علماء کی اکثریت ہے یہ مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ یہ اہلِ بدعت کی علامت ہے اور ہم کو ان کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔ ہمارے اصحاب (اہلِ سنت) نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں اعتماد جس چیز پر ہے وہ ہے سلف کا کردار اور زبانِ سلف پر صلوٰۃ انبیاء کے ساتھ مخصوص رہا ہے جیسے ہم کہتے ہیں عزّ وجلّ اللہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ تو جس طرح محمد عزّ وجلّ نہیں کہا جاتا حالانکہ حضور عزیز بھی ہیں اور جلیل بھی۔ اسی طرح ابوبکر یا علی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جاتا اگرچہ اس کا معنی صحیح ہے۔ اس پر بھی علماء کا اتفاق ہے کہ غیر انبیاء کو صلوٰۃ میں انبیاء کے تابع کر دینا جائز ہے پس یوں کہا جائے گا:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ

کیونکہ اس بارے میں صحیح احادیث موجود ہیں اور تشہد میں ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے اور سلف نماز کے باہر بھی ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہے ہیں۔ رہا سلام تو اس کے بارے میں ہمارے اصحاب میں سے شیخ ابو محمد الجوینی نے فرمایا کہ یہ بھی صلوٰۃ کے حکم میں ہے۔

Marfat.com

پس غائب کے لئے استعمال نہیں ہوگا اور انبیاء کے بغیر کسی اور پر مستقلاً نہیں بولا جا سکتا، لہٰذا علی علیہ السلام نہیں کہا جا سکتا اس میں زندہ اور مردہ برابر ہیں، ہاں! حاضر کو سلام کے ساتھ مخاطب کیا جا سکتا ہے پس یوں کہا جا سکتا ہے سَلَامٌ عَلَيْكَ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ یا عَلَيْكُمْ اس پر سب کا اجماع ہے۔

فرمایا کہ صحابہ، تابعین اور بعد والے علماء، عبادت گزار اور باقی نیک لوگوں کے لئے رحمۃ اللہ علیہ اور رضی اللہ عنہ کہنا مستحب ہے اور بعض علماء کا رضی اللہ عنہ کو صحابہ اور رحمۃ اللہ علیہ کو دوسروں کے لئے مخصوص کرنا ٹھیک نہیں۔ کہا کہ حضرت لقمان اور بی بی مریم نبی نہیں، پس جب ان کا ذکر ہو تو راجح یہ ہے کہ رضی اللہ عنہ کہا جائے اور بعض نے کہا کہ یہ کہنا چاہئے: صلی اللہ علی الانبیاء وعلیہ یا علیہا وسلم، اور اگر علیہ یا علیہا السلام کہا تو ظاہر یہ ہے کہ کوئی حرج نہیں الخ ملخصاً۔

قاضی العیاض نے شفاء شریف میں فرمایا کہ جس بات کی طرف محققین اور خود میرا بھی رجحان ہے وہ امام مالک اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کا قول ہے، وہی ابن عباس سے مروی اور بہت سے فقہاء و متکلمین کا مسلک مختار ہے کہ انبیائے کرام کا جب ذکر ہو تو اس وقت غیر انبیاء پر صلاۃ نہ بھیجے کیونکہ یہ چیز انبیائے کرام کے ساتھ مختص ہے تاکہ ان کی عظمت و توقیر معلوم ہو، جیسے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے وقت تنزیہہ، تقدس اور تعظیم اس کا خاصہ بن جاتی ہے اور کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہوتا اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام کو صلوٰۃ وسلام کے ساتھ مختص کرنا واجب ہے اور کسی اور کو اس میں شریک نہ کرے جیسے اللہ کا حکم ہے: صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اور آپ کے سوا دیگر آئمہ وغیرہ کا ذکر غفران و رضا کے ساتھ کیا جائے گا جیسے کہ فرمان باری ہے: يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

Marfat.com

اور فرمایا: اَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ الخ
نیز یہ ایک ایسی چیز ہے جو صدرِ اوّل میں نہ تھی جیسا کہ ابوعمران نے کہا، اس کو محض رافضیوں اور شیعہ نے بعض آئمہ کے لئے ایجاد کیا، پس ان کے ذکر کے وقت ان کو انبیاء کے ساتھ درود میں شریک کر لیا اور اس سلسلہ میں ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کر دیا، نیز اہلِ بدعت سے تشبہ منع ہے لہٰذا جس چیز کو وہ لازمی سمجھیں اس میں ان کی مخالفت واجب ہے اور نبی کے ساتھ آل و ازواج کے لئے صلاۃ کا ذکر بالتبع ہوگا نسبت آپ ہی کی طرف کی جائے گی، خاص ان کے لئے جائز نہیں۔ فرمایا کہ حضور علیہ السلام کا کسی پر صلاۃ بھیجنا دراصل اس کے لئے دعا فرمانا اور توجہ فرمانا ہے اس میں تعظیم و توقیر مقصود نہیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

"رسول کو آپس میں اس طرح نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو"۔

باب ثانی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

میں نے ان احادیث کا انتخاب کتاب القول البدیع سے کیا ہے کیونکہ اس کے مؤلف حافظ سخاوی حفظ و ثقاہت میں مشہور ہیں اور میں نے اس باب کو حروفِ معجم کے مطابق مرتب کیا ہے تاکہ ضبط اور مراجعت میں آسانی ہو، اصل مبحث سے پہلے ان صحابہ کرام کے اسماء مقدسہ کا ذکر ضروری ہے جو حضور علیہ السلام پر صلاۃ و سلام سے متعلقہ احادیث کو روایت کرنے والے ہیں۔

ابن القیم اور القسطلانی نے کہا ان کے راوی ابومسعود انصاری البدری حضرت

Marfat.com

کعب بن عجرہ، ابوحمید الساعدی، ابوسعید الخدری، طلحہ بن عبید اللہ، زید بن حارثہ، یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابن الخارجہ، علی بن ابوطالب، ابوہریرہ، بریدہ ابن الحصیب، سہل بن سعد الساعدی، ابن مسعود، فضالہ بن عبید، ابوطلحہ انصاری، انس بن مالک عمر بن الخطاب، عامر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن عوف، ابی بن کعب، اوس بن اوس، حسن وحسین ابنا علی بن ابوطالب، فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، البرا بن عازب، رویفع بن ثابت الانصاری، جابر بن عبداللہ، ابورافع مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، ابوامامۃ الباہلی، عبدالرحمٰن بن بسر، ابوبردہ بن نیار، عمار بن یاسر، جابر بن سمرہ، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، مالک بن الحویرث، عبداللہ بن خبر الزبیدی، عبداللہ بن عباس، ابوذر، واثلہ بن الاسقع، ابوبکر الصدیق، عبداللہ بن عمرو، سعید بن عمیر الانصاری عن ابیہ عمیر البدری، حیان بن منقذ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین۔

قسطلانی نے فرمایا، یہ تعداد صحابہ یا تابعین پر مرسل اور موقوف روایات کے علاوہ ہے جیسا کہ اپنے مقام پر یہ مفصل بحث عنقریب آرہی ہے، بعون اللہ تعالیٰ وقوتہ۔ اگرچہ ان میں کچھ روایات ضعیف بھی ہیں کیونکہ یہ حقیقت اپنی جگہ طے شدہ ہے کہ فضائل وترغیب کے مقام پر ان پر عمل کرنا مستحب ہے جیسا کہ نووی وغیرہ نے ذکر فرمایا ہے اس کی تفصیل بھی احادیث کے بعد عنقریب آرہی ہے۔

حرف الہمزہ

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب کہ ہم لوگ سعد بن عبادۃ کی مجلس میں تھے حضرت بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالےٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ آپ پر درود بھیجیں، فرمائیں کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمیں تمنا ہوئی کہ یہ صاحب ایسا سوال نہ کرتے پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا، یوں کہو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اور سلام کا طریقہ وہی ہے جو تمہیں سکھا دیا گیا ہے۔

مسلم عن ابی مسعود الانصاری، امام مالک فی الموطا، ابوداؤد، ترمذی، نسائی بیہقی فی الدعوات، مسلم کے سوا باقیوں نے یہ اضافہ بھی کیا ہے: فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ابوداؤد نے یہ فقرہ نقل نہیں کیا کہ سلام کا طریقہ وہی ہے جو تمہیں سکھا دیا گیا ہے۔

اَتٰی رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا، یا نبی اللہ! ہم آپ پر کس طرح صلوٰۃ بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

امام احمد عن طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ: جب تم سے کوئی نماز میں تشہد پڑھے تو یوں کہے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

Marfat.com

الحاکم فی المستدرک شاہدا عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعاً:۔
جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یوں کہے
"الٰہی مجھے شیطان سے بچا"۔ ابوہریرہ ابن ابی عاصم : جب تم مؤذن کی آواز سنو تو
جو کچھ وہ کہتا ہے تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے
اللہ تعالےٰ اس کے عوض اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے پھر اللہ سے میرا
وسیلہ مانگو، پس بے شک وہ جنت میں ایک منزل ہے جو کسی مرد خدا کے لئے ہی
ہونی چاہئے اور مجھے امید ہے کہ وہ مرد خدا میں ہی ہوں پس جس نے اللہ تعالیٰ سے
میرے لئے وسیلہ مانگا، میری شفاعت اس کے لئے حلال ہو گئی۔ مسلم وغیرہ نے
عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کیا اور حلال ہونے کا مطلب ہے واجب
ہو گئی جیسا کہ متعدد روایات سے صراحتہً یہ ثابت ہے۔

حافظ سخاوی نے فرمایا: عمل کرنے والے کے لئے اس میں بشارت عظیمہ
ہے کیونکہ آپ نے شفاعت حلال ہونے کی خوشخبری سنائی ہے اور یہ صرف آپ
کے مسلمان امتیوں کے لئے ہوتی ہے۔ الخ۔

حسن بن عرفہ اور نمیری نے حسن بصری سے روایت کیا کہ فرمایا جس نے
مؤذن کی طرح زبان سے کہا اور جب مؤذن نے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہا تو
یہ دعا کی:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَبْلِغْہُ دَرَجَۃَ الْوَسِیْلَۃِ فِی الْجَنَّۃِ

"اے اللہ! اس سچی دعا کے مالک اور قائم ہونے والی نماز کے رب! درود
بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندۂ خاص اور رسول ہیں اور ان کو جنت میں مقام
وسیلہ پر فائز فرما۔"

Marfat.com

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل ہوگیا، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نے اسے پالیا اور الدیبوری اور الدیلمی نے یوسف بن اسباط سے روایت کیا کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ جب اقامت پڑھی جائے اور آدمی یہ دعا نہ کرے، اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْمُتَمَّۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَزَوِّجْنَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ (الٰہی! اس مکمل اور مقبول دعا کے مالک، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور موٹی آنکھوں والی حوروں کو ہماری بیویاں بنا) تو خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں کہتی ہیں، تم ہمارے بارے میں کتنے بے رغبت ہو۔

۱۔ "جب مجھ پر سلام بھیجو تو تمام رسولوں پر سلام بھیجو کہ میں بھی رسولوں میں سے ایک رسول ہوں"۔ اس روایت کو ابو نعیم نے تاریخِ اصفہان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۲۔ "جب تم رسولوں پر درود بھیجو تو ان کے ساتھ مجھ پر بھی بھیجو کہ میں بھی رسولوں میں سے ایک رسول ہوں"۔ اس روایت کو دیلمی نے مسندِ الفردوس میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہی روایت ابن ابی عاصم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

اس کی اسناد بہتر اور جید ہے تاہم مرسل ہے۔ اس کو طبرانی وغیرہ نے حضرت ابو رافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۳۔ "جب تم سے کوئی نماز پڑھے تو سب سے پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے"۔ اس کو ابو داؤد وغیرہ نے فضالہ بن عبید سے روایت کیا، دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے سنا، نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا، اس شخص نے جلدی کی پھر آپ نے اس کو بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے سے مخاطب ہو کر فرمایا جب تم سے کوئی نماز پڑھے..... آگے وہی الفاظ جو اوپر ذکر ہوئے، امام ترمذی وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۴۔ جب مجھ پر صلوٰۃ بھیجو تو بہترین صلوٰۃ بھیجو، تمہیں کیا معلوم کہ وہ مجھ پر پیش کی جاتی ہے، کہو الٰہی! اپنی صلوٰت، رحمت اور برکتیں سید المرسلین امام المتقین، خاتم النبیین اپنے بندے اور رسول، جو امام الخیر، قائد الخیر اور رسول رحمت ہیں، پر نازل فرما، الٰہی! آپ کو مقام محمود پر فائز فرما جس سے پہلے پچھلے سب آپ پر رشک کریں گے، اس روایت کو دیلمی نے مسند الفردوس میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

جب تم میں سے کوئی وضو سے فارغ ہو تو یہ کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر مجھ پر درود بھیجے جب یہ کہے گا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، اس کو ابو الشیخ حافظ نے عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابو نعیم نے تاریخ اصفہان میں بیان کیا لیکن اتنا فرق ہے کہ ان کی روایت میں رحمت کی جگہ جنت کے دروازے کہا گیا ہے۔

۵۔ "جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے ہمراہ چاندی کے صحیفے اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جو جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات ان لوگوں کی فہرست تیار کرتے ہیں جو سب سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں"۔ اس کو ابن بشکوال نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا۔

۶۔ "جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات ہو تو مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو"۔ اس کو امام شافعی رضی اللہ عنہ نے حضرت صفوان بن سلیم سے مرسلاً روایت کیا۔

۷۔ جب تمہیں کوئی چیز بھول جائے تو مجھ پر درود بھیجا کرو انشاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔

Marfat.com

اس کو ابو موسیٰ المدینی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

۸۔ "ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت بہت خوش و خرم تھے۔ چہرۂ اقدس سے مسرت کے آثار نمایاں نظر آرہے تھے تو صحابۂ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! آج آپ بہت خوش و خرم اور مسرور نظر آرہے ہیں، فرمایا ہاں! میرے پاس میرے رب کے ہاں سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ آپ کی امت میں سے جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس کے عوض دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا اور اس کی طرف ایسا ہی درود جواب میں بھیجے گا۔" اس کو امام احمد نے مسند میں ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

ابو نعیم نے حلیہ میں یہی روایت اس طرح بیان کی کہ "ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کسی وجہ سے بہت خوش تھے ہم نے پوچھا تو فرمایا خوش کیوں نہ ہوں ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے بتایا کہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹائے گا اور اس کو اسی جیسا کلام لوٹائے گا اور ابن شاہین نے اس پر اتنا اضافہ اور کیا کہ وہ شخص قیامت کے دن میرے روبرو کیا جائے گا۔

۹۔ "میرے رب کا مجھ پر یہ عطیہ ہے کہ اس نے فرمایا محبوب تمہاری امت میں سے جو تم پر درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہوں"۔ اس کو ابن ابی عاصم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۰۔ "تم میں سے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا، جنت میں اس کو زیادہ بیویاں ملیں گی" اس کو صاحب الدر المنظم نے ذکر کیا، حافظ سخاوی نے فرمایا مجھے اس روایت کا

Marfat.com

اس سے پہلے پتہ نہ تھا۔

۱۱۔ "تم میں سے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا وہ کل قیامت کو میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔" اس کو صاحب درر منتظم نے ذکر کیا، حافظ سخاوی نے فرمایا مجھے اس کی سند مل سکی نہ راوی۔

۱۲۔ "مجھ پر ہر چاندنی رات اور روز روشن میں کثرت سے درود بھیجا کرو بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابن بشکوال نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ روایت کیا کہ "پھر میں تمہارے لیے دعا اور استغفار کرتا ہوں"

۱۳۔ "مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کہ یہ تمہارے لئے تزکیہ ہے اور جب اللہ سے سوال کرو تو وسیلہ کا سوال کرو کہ یہ جنت میں سب سے بلند درجہ ہے۔ اور یہ ایک شخص کے لئے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ میں ہی ہوں"۔ اس کو ابوالقاسم تیمی نے ترغیب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۴۔ "مجھ پر بکثرت درود پڑھو بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر کے پاس ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے، جب میرا کوئی امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے مجھ سے وہ فرشتہ کہتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فلاں ابن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے"۔ اس کو دیلمی نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

نمیری نے حماد کوفی سے یہ روایت بیان کی کہ جب بندہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو حضور علیہ السلام پر اس کا نام پیش کیا جاتا ہے۔

۱۵۔ "مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، جبریل علیہ السلام ابھی ابھی میرے پاس میرے رب کا پیغام لے کر آئے تھے کہ روئے زمین پر جو بھی مسلمان آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں"۔ الطبرانی

Marfat.com

وغیرہ عن انس رضی اللہ عنہ۔

۱۶۔ "ہر جمعہ کو مجھ پر کثرت سے درود بھیجو، بیشک میری امت کا درود مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے گا اس کا درجہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا"۔ اس کو بیہقی نے ابوامامہ سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

۱۷۔ "مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجو، بے شک جو مجھ پر بروز جمعہ درود بھیجے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔ اس کو حاکم وغیرہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور کہا اس کی سند صحیح ہے۔

۱۸۔ "مجھ پر شب نور اور روز روشن کو کثرت درود پڑھا کرو کہ یہ تمہاری طرف سے پیش کریں اور بے شک زمین انبیاء کے اجسام کو نہیں کھاتی اور ہر ابن آدم کو مٹی کھاتی ہے سوائے آخری حصے کے[1]"۔ اس کو نمیری نے ابن شہاب زہری سے مرسلاً روایت کیا۔

۱۹۔ "جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے صلاۃ بھیجا کرو کہ وہ حاضری کا دن ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اسی وقت جب وہ فارغ ہوتا ہے، راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا وفات کے بعد بھی؟ فرمایا وفات کے بعد بھی۔ بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے"۔ اس کو ابن ماجہ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن منقطع ہے اس کی سند متصل نہیں اور اس کو طبرانی نے

---

[1] اصل لفظ عجب الذنب ہے جس کا معنی کسی چیز کا آخری حصہ، دم کا پچھلا حصہ شاید اس سے مراد ریڑھ کی ہڈی کا آخری حصہ ہو جہاں اجزائے اصلیہ ہوتے ہیں۔ (مترجم)

Marfat.com

بھی انہی سے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی قریب قریب یہی ہیں۔

۲۰۔ "مجھ پر جمعہ اور جمعرات کو بکثرت درود بھیجا کرو بے شک جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے"، اس کو بیہقی نے فضائل اوقات میں حضرت انس سے روایت کیا۔

۲۱۔ "ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں آیا اور سامنے بیٹھ گیا پھر کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا تو ہمیں علم ہو چکا اب نماز میں آپ پر صلاۃ کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا کہ حضور علیہ السلام خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم چاہتے تھے کاش! یہ صاحب حضور سے سوال نہ کرتے۔ پھر فرمایا جب تم لوگ صلوٰۃ بھیجنا چاہو تو یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"۔ اس کو امام احمد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں، الدارقطنی اور البیہقی نے اپنے سنن میں ابن مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا، دارقطنی نے کہا اس کی سند حسن متصل ہے، ہیثمی نے کہا اس کی سند صحیح ہے۔

۲۲۔ "مجھ پر کثرت سے صلوٰۃ بھیجا کرو کیونکہ قبر میں سب سے پہلے تم سے میرے بارے میں ہی سوال کیا جائے گا صلی اللہ علیہ وسلم"۔ اس کو القول البدیع میں بایں الفاظ ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام سے روایت کی جاتی ہے لیکن مجھے اس کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔

۲۳۔ کیا تم کو تمام لوگوں میں بخیل تر آدمی نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے

Marfat.com

وہ بخیل ترین شخص ہے"۔ اس کو ابن ابی عاصم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۴۔ "میں تمہیں بہترین اور بدترین انسان نہ بتاؤں؟ سست ترین انسان اور کمینہ خصلت انسان اور سب سے بڑا چور؟ وہ جو اپنی نماز میں چوری کرے۔ عرض کیا گیا حضور! نماز میں کس طرح چوری کرے گا۔ فرمایا، جو اس کا رکوع و سجود مکمل نہ کرے"۔ اس کو ابوسعید نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفٰے میں انس بن مالک سے روایت کیا۔ کذا فی القول البدیع۔

۲۵۔ "کیا میں تمہیں بخیل ترین اور درماندہ ترین انسان نہ بتاؤں؟ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور وہ جس کو رب تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا، اُدْعُوْنِیْ (مجھ سے دعا کرو) لیکن اس نے اس سے دعا نہ کی"۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ عن انس رضی اللہ عنہ۔ حافظ سخاوی نے کہا مجھے اس کی سند نہیں ملی۔

۲۶۔ "قیامت کے دن ہر مقام پر تم میں میرے قریب تر وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا جو مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود بھیجے، اللہ اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو اسے لے کر میری قبر میں پہنچاتا ہے جیسے تمہارے پاس تحفے لائے جاتے ہیں جس نے درود بھیجا مجھے وہ اس کا نام، نسب اور خاندان بتاتا ہے جسے میں اپنے محفوظ سفید زمرد کے رجسٹر میں لکھ لیتا ہوں"۔ اس کو بیہقی نے "حیاۃ الانبیاء فی قبورہم" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۷۔ "قیامت کے دن سب سے بڑھ کر میرے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے گا"۔ اس کو ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا

Marfat.com

اور کہا یہ روایت حسن غریب ہے۔

۲۸۔ "بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام کس طرح بھیجیں یہ تو ہمیں معلوم ہو چکا، یہ فرمایئے! ہم آپ پر صلوٰۃ کس طرح بھیجا کریں؟ آپ نے فرمایا، یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس کو بخاری نے عبدالرحمن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور طبرانی نے حکم سے ثقہ راویوں کے ذریعہ روایت کیا ہے، اس کے الفاظ میں اتنا فرق ہے کہ آل ابراہیم کے بعد وَصَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ وَبَارِکْ مِثْلَ اور آخر میں وَبَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ ہے۔

۲۹۔ "بے شک جبریل میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں اسکی جو آپ کے رب نے آپ کو آپ کی امت کی طرف سے عطا کیا اور اس کی جو آپ کے رب نے آپ کی امت کو آپ کی طرف سے عطا کیا؟ ان میں سے جو آپ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجے، اللہ اس پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اور جو آپ پر سلام بھیجے، اللہ اس پر سلام بھیجتا ہے"۔ اس کو ضیاء نے مختارہ میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حافظ سخاوی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اس کے رجال بھی صحیح ہیں۔

۳۰۔ "بے شک اللہ کے کچھ ملائکہ ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کے حلقے ڈھونڈتے ہیں، پھر جب وہاں آتے ہیں تو ان پر چھا جاتے ہیں پھر اپنے قاصد اللہ کی بارگاہ میں آسمان کی طرف بھیج دیتے ہیں، وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب!

Marfat.com

ہم تیرے بندوں کے پاس آئے جو تیری نعمتوں کی تعظیم کرتے اور تیری کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اپنی آخرت اور دنیا کے لئے دعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان پر میری رحمت پھیلا کر ڈھانپ دو، وہ عرض کرتے ہیں، الٰہی ان میں فلاں گنہگار بھی تھا جو ویسے ہی ان میں آملا تھا تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اس پر بھی میری رحمت کا سایہ کر دو کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بدبخت نہیں رہتا۔ اس کو البزار نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس کی سند اچھی ہے۔

۳۱۔ "بے شک اللہ تعالےٰ کے گشت لگانے والے فرشتے ہیں جب ذکر کی مجلسوں کے پاس سے گزرتے ہیں ایک دوسرے سے کہتے ہیں، بیٹھ جاؤ! جب قوم دعا مانگتی ہے یہ ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں، جب یہ لوگ نبی علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں یہ بھی ان کے ساتھ درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ سب فارغ ہو جاتے ہیں، پھر ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کو مبارک ہو کہ بخشے ہوئے واپس لوٹ رہے ہیں، اس کو ابوالقاسم تیمی نے ترغیب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۲۔ "بلیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو گھومتے رہتے ہیں اور میری امت کا مجھے سلام پہنچاتے ہیں"۔ اس کو امام احمد وغیرہ نے ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا۔

۳۳۔ "اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں، میرا جو امتی مجھ پر درود بھیجے، یہ مجھ تک پہنچاتے ہیں"۔ اس کو دارقطنی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۴۔ بے شک اللہ کے خاص نورانی فرشتے ہیں جو صرف جمعہ یا جمعرات کو زمین پر

Marfat.com

آتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں اور چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ، ان پر صرف وہ درود شریف لکھتے ہیں جو حضور علیہ السلام پر بھیجا جاتا ہے۔
اس کو دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۵۔ کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں جن کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں، اگر غائب ہوں تو وہ بھی کھوئے رہتے ہیں، اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اگر ان کو دیکھیں تو مرحبا کہتے ہیں، اگر کسی حاجت کے خواستگار ہوں تو ان کی مدد کرتے ہیں، جب بیٹھیں تو فرشتے ان کو پاؤں سے لے کر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں ان کے ہاتھوں میں چاندی کے ورق ہوتے ہیں اور سونے کے قلم۔ وہ حضور علیہ السلام پر پڑھا جانے والا درود لکھتے ہیں اور کہتے ہیں، ذکر کئے جاؤ اللہ تم پر رحم فرمائے، زیادہ کرو اللہ تمہیں زیادہ دے۔ جب وہ ذکر شروع کریں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور انکی دعا قبول کی جاتی ہے اور حور عین ان پر جھانکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر متوجہ ہوتا ہے جب تک وہ کسی اور گفتگو میں مصروف نہ ہو جائیں یا ادھر ادھر نہ بکھر جائیں۔ جب وہ منتشر ہو جاتے ہیں تو زیارت کرنے والے فرشتے بھی اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگتے ہیں۔"
اس کو ابو قاسم بن بشکوال نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور صاحب الدر المنظم نے بھی اس کو ذکر کیا ہے۔

حافظ سخاوی فرماتے ہیں، ابن ہبیرہ نے کہا، میں حضور علیہ السلام پر آنکھیں بند کئے درود شریف پڑھ رہا تھا پس میں نے اپنی پلکوں کے باہر ایک کاتب کو دیکھا جو حضور علیہ السلام پر پڑھا جانے والا درود شریف کالی سیاہی سے کاغذ پر لکھ رہا ہے مجھے کاغذ پر وہ حروف نظر آ رہے تھے میں نے آنکھ کھول دی تاکہ اپنی نگاہ سے دیکھ لوں، میں نے دیکھا کہ وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو رہا تھا

Marfat.com

یہاں تک کہ میں نے اس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھ لی۔

۳۶۔ "جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے، میں سب سے پہلے باہر آؤں گا جب وہ جمع ہوں گے، میں ان کا قائد ہوں گا، جب وہ خاموش ہوں گے، میں ان کا خطیب ہوں گا، جب ان کا حساب لیا جائے گا تو میں ان کا شفیع ہوں گا جب وہ مایوس ہوں گے، میں ان کو بشارت دوں گا اور عزت کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہونگی اور میں اللہ تعالےٰ کے حضور تمام اولادِ آدم سے بڑھ کر معزز ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں میرے آگے پیچھے ایک ہزار خادم پھریں گے جیسے چھپے موتی جو دعا کی جاتی ہے اس کے اور آسمان (قبولیت) کے درمیان پردہ ہوتا ہے یہاں تک کہ مجھ پر درود پڑھا جائے، پس جب مجھ پر درود پڑھا جاتا ہے تو پردہ چاک ہو جاتا ہے اور دعا اوپر چلی جاتی ہے۔"

اس کو حافظ سخاوی نے القول البدیع میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بلا سند مرفوعاً ذکر کیا۔

۳۷۔ "بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو قدرت نے تمام مخلوق کی آواز سننے کی طاقت دی ہے میری وفات کے وقت سے وہ میری قبر پر کھڑا رہے گا جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجے گا، وہ فرشتہ کہے گا، یا محمدؐ! آپ پر فلاں ابن فلاں نے درود بھیجا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر ایک درود کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے"۔ اس کو ابوالشیخ بن حبان نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۸۔ "بے شک تم مجھ پر اپنے ناموں اور چہروں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو پس مجھ پر بہتر طور پر درود بھیجا کرو۔" اس کو عبدالرزاق اور بیہقی نے مجاہد کے واسطہ سے مرفوع مرسل ذکر کیا۔

۳۹۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ سفر و حضر میں نمازِ چاشت

Marfat.com

پڑھتا رہوں اور وتر پڑھ کر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر سوؤں"۔ اس کو بقی بن مخلد اور ابن بشکوال نے اپنے طریق سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۴۰۔ "جس مسلمان کے پاس صدقہ نہ ہو تو اپنی دعا میں یہ کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ۔ یہی اس کی زکوٰۃ ہے اور فرمایا مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی آخری منزل جنت ہے"۔ اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حرف الباء

۱۔ "بچے کا دو ماہ تک رونا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی، چار ماہ تک رونا اللہ پر پختہ ایمان، آٹھ ماہ تک نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور دو سال کا ہو تو اس کا رونا اس کے ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت ہوتا ہے پھر جب وہ پانی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ماں کے پستان سے جنت کا چشمہ جاری فرما دیتا ہے جسے وہ پیتا ہے یہی اس کا کھانا پینا ہوتا ہے"۔ اس کو دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سند ضعیف مرفوع کے ساتھ روایت کیا۔

۲۔ "بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے"۔ اس کو دارقطنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام احمد وغیرہ نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ ان کی روایت میں یہ لفظ نہیں کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ حاکم نے کہا۔ اس کی سند صحیح ہے۔ حاکم نے بھی مذکورہ الفاظ ذکر نہیں کئے اسی طرح نسائی نے بھی اس کو حضرت علی سے روایت کیا۔

Marfat.com

حرف التاء

۱۔ "قیامت کے دن تین آدمی عرشِ خدا کے سایہ میں ہوں گے یہ وہ دن ہوگا جس میں اس کے سائے کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کون ہوں گے؟ فرمایا، جس نے میرے کسی امتی کی تکلیف دور کی اور میری سنّت زندہ کی اور مجھ پر کثرت سے درود بھیجا۔" اس کو صاحب الدرر المنظم نے ذکر کیا۔

حافظ سخاوی نے کہا، مجھے اس کی کوئی قابلِ اعتماد سند نہ مل سکی، ہاں! صاحب الفردوس نے اس کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے لیکن اسکی سند نہیں بتائی۔

حرف الجیم

۱۔ "ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے، فرمایا، جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا یا محمدؐ! کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجوں؟ اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے، میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں"۔ اس کو حاکم نے اپنی صحیح میں ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابنِ حبان کے الفاظ یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام گھر سے نکلے تو بہت مسرور تھے، فرمایا میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا یا محمدؐ! اللہ تعالےٰ نے آپ سے فرمایا ہے کہ کیا آپ اس پر راضی نہیں۔۔۔۔۔۔ آگے وہی الفاظ ہیں جو اوپر مذکور ہوئے معمولی سا لفظی اختلاف ہے آخر میں یہ لفظ ہے بلیٰ ہاں! میرے رب میں راضی ہوں۔"

۲۔ "سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اپنے فقر و فاقہ اور تنگدستی کی شکایت کی نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اپنے گھر جاؤ تو سلام کہا کرو چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام کہو اور ایک مرتبہ قل

Marfat.com

ہُوَاللّٰہُ اَحَدٌ..... الخ پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اللہ تعالےٰ نے اس پر رزق وسیع کیا یہاں تک کہ اس کے رشتہ داروں، ہمسائیوں پر بھی کشائش رزق فرمائی اس کو ابو موسیٰ المدینی نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حرف الحاء

۱۔ "فرائض کی ادائیگی کا پختہ عزم کرلو کہ اس کا ثواب فی سبیل اللہ بیس غزوات سے بڑا ہے اور بے شک مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجنا ان سب کے برابر ہے"۔ اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں عبداللہ بن الجراد سے روایت کیا۔

۲۔ "آدمی کے بخیل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جب میرا ذکر اس کے سامنے کیا جائے مجھ پر درود نہ بھیجے"۔ اس کو دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۔ "جہاں کہیں ہو مجھ پر درود بھیجو بے شک تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے"۔ اس کو طبرانی اور ابو یعلی نے سند حسن کے ساتھ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حرف الخاء

۱۔ "ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک کہ ہم ایک چوک میں جا کھڑے ہوئے، ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور علیہ السلام نے فرمایا وعلیک السلام! جب تم میرے پاس آئے تھے تو تم نے کیا کہا تھا، عرض کیا میں نے کہا تھا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلٰوۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ (الٰہی! محمد پر صلوٰۃ بھیج یہاں تک کہ صلوٰۃ باقی نہ رہے۔ الٰہی! محمد پر برکت بھیج یہاں تک کہ برکت باقی نہ رہے۔ الٰہی! محمد پر سلام بھیج یہاں تک کہ

Marfat.com

سلام باقی نہ رہے، الٰہی! محمدؐ پر رحم فرما یہاں تک کہ رحم باقی نہ رہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک میں نے فرشتوں کو دیکھ رہا ہوں کہ افق بھر گیا ہے"۔ اس کو ابو نعیم نے البدایہ میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے آپ کا رخ اموالِ صدقات کی طرف تھا وہاں جا کر آپ قبلہ رخ ہو گئے اور سر بسجود ہو گئے اور طویل سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے میں ہی آپ کی روح قبض کر لی ہے، میں قریب ہوا، آپ نے سر مبارک اٹھایا، فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا عبدالرحمٰن! فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ہمیں گمان گزرا شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا ہے۔ فرمایا، جبریل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے یہ بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو تم پر درود بھیجے میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے میں اس پر سلام بھیجوں گا"۔

ایک روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ "پھر میں نے اس کے حضور سجدۂ شکر کیا"۔ اس کو امام احمد وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اور بیہقی نے خلافیات میں حاکم سے نقل کیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور کہا سجدۂ شکر سے متعلق اس روایت سے بڑھ کر مجھے صحیح تر کوئی روایت نہیں ملی۔

۳۔ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے اور کوئی دوسرا آدمی نہ تھا جو آپ کے پیچھے جاتا۔ حضرت عمرؓ نے سنا تو بہت گھبرائے اور ایک لوٹے میں پانی لے کر آپ کے پیچھے چل پڑے، دیکھا کہ آپ ایک حوض کے پاس سر بسجود ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذرا ہٹ کر پیچھے کی طرف بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ نے اپنا سر اٹھا لیا اور فرمایا، عمر! مجھے سر بسجود دیکھ کر تم نے اچھا کیا کہ پیچھے کو ہٹ گئے، میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا حضور! جو شخص آپ پر ایک مرتبہ

Marfat.com

درود شریف بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے"، اس کو امام بخاری نے ادب المفرد میں انس بن مالک اور مالک بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ قریب قریب انہی الفاظ کے ساتھ الضیائی نے المختارہ وغیرہ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حافظ سخاوی نے فرمایا، اس کی سند جید ہے بلکہ بعض نے اسے صحیح قرار دیا ہے

۴۔ جبریل علیہ السلام ابھی ابھی اپنے رب عزوجل کا یہ پیغام سنا کر میرے پاس سے گئے ہیں کہ "روئے زمین کا جو مسلمان بھی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ پس جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اور جب مجھ پر درود بھیجو تو سب نبیوں پر درود بھیجو کہ میں بھی رسولوں میں سے ایک رسول ہوں"۔ اس کو ابو یعلی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ابو الفرج نے کتاب الوفا میں اس پر اتنا اضافہ کیا ہے کہ "اس کے درود کی آخری منزل عرش سے اس پار ہوتی ہے۔ وہ درود شریف جس فرشتے کے پاس سے گزرتا ہے وہی بول اٹھتا ہے کہ اس قائل پر اسی طرح درود بھیجو جس طرح اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے"۔

حرف الدال

۱۔ "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، آپ کا چہرۂ اقدس چمک رہا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آج تک آپ کو اس قدر مسرور اور شگفتہ رو نہیں دیکھا۔ فرمایا، خوش کیوں نہ ہوں اور چہرہ شگفتہ کیوں نہ ہو ابھی ابھی جبریل یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ یا محمد! آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اس کے عوض اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹاتا ہے اور اس کے صدقے سے دس درجے بلند فرماتا ہے اور فرشتہ اس پر ایسی

Marfat.com

طرح درود بھیجتا ہے جیسے اس نے آپ پر درود بھیجا، میں نے کہا جبریل! وہ فرشتہ کون ہے؟ عرض کیا حضور! اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیدائش سے لے کر قیامت کے دن اٹھنے تک ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے آپ کا جو بھی امتی آپ پر درود بھیجے، وہ فرشتہ کہتا ہے، اللہ تم پر بھی رحمت نازل فرمائے۔"

اس کو طبرانی نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۔ "ہر دعا حجاب میں ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کے اول اللہ تعالیٰ کی ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو، پھر دعا کرے اس کی دعا قبول ہوگی۔"

اس کو نسائی نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حرف الراء

۱۔ "گذشتہ رات کو (خواب میں) عجیب چیز دیکھی، میں نے دیکھا کہ ملک الموت میرے ایک امتی کے پاس روح قبض کرنے آیا تو اس کے پاس اس کا اپنے والدین سے حسن سلوک آیا اور اس نے اسے واپس کر دیا اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس پر عذاب قبر مسلط کر دیا گیا تھا، پس اس کا وضو آیا اور اس نے اس کو بچا لیا اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کو شیاطین ڈرا رہے تھے، پس اللہ کا ذکر آیا اور اس نے اس کو ان سے بچایا اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کو عذاب کے فرشتے ڈرا رہے تھے پس اس کا درود آیا اور اس نے اس کو ان کی دست برد سے بچا لیا اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کی زبان شدت پیاس سے باہر نکلی ہوئی تھی جب بھی حوض کے پاس آتا اسے روک دیا جاتا، پس اس کے روزے آئے اور انہوں نے اسے پلایا اور سیراب کر دیا، اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا کہ انبیائے کرام حلقے بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں جب وہ کسی حلقے کے پاس آتا ہے، دھتکار دیا جاتا ہے پس اس کے پاس اس کا غسل جنابت آیا اور اس

Marfat.com

کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس بٹھا دیا اور میں نے اپنا ایک ایسا امتی دیکھا جس کے آگے بھی اندھیرا ہے، پیچھے بھی اندھیرا، دائیں بھی اندھیرا اور بائیں بھی، اوپر بھی اندھیرا ہے اور نیچے بھی، پس اس کا حج اور عمرہ آئے اور اسے ظلمت سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے، اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا کہ وہ اہلِ ایمان سے بائیں کرتا ہے لیکن وہ اس سے بولتے ہی نہیں پس اس کی صلہ رحمی آئی اور بولی، اے اہلِ ایمان! اس سے بات چیت کرو کہ یہ صلہ رحمی کیا کرتا تھا، پس انہوں نے اس سے کلام کیا اور مصافحہ کیا، اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا کہ اپنے ہاتھ سے آگ، اس کی گرمی اور شعلوں سے اپنے چہرے کو بچا رہا ہے پس اس کا صدقہ آیا اور چہرے کے آگے آڑ اور سر پر سایہ بن گیا، اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا کہ فرشتوں نے اس کو تمام اعضاء سے پکڑ رکھا ہے پس اس کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکیوں کی تلقین کرنا اور برائیوں سے منع کرنا) آیا اور اس کو ان کے ہاتھوں سے چھڑایا اور اس کو ملائکہ رحمت کے سپرد کیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کا نامۂ اعمال بائیں طرف سے آرہا تھا پس اس کا خوفِ خدا آیا اور اس کے نامۂ اعمال کو پکڑ کر دائیں طرف کر دیا اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کا میزان (نیکیوں کا پلڑا) ہلکا ہو گیا ہے پس اس کی بچپن میں مرنے والی اولاد آگئی اور اس نے اس کا میزان بھاری کر دیا، اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو جہنم کے کنارے کھڑا ہے پس اس کی خشیتِ الٰہی آئی اور اس کو وہاں سے بچا لیا اور میں نے اپنا ایک امتی جہنم میں لڑھکتا دیکھا پس اس کے خوفِ خدا سے بہنے والے آنسو آگئے اور انہوں نے اسے جہنم سے بچا نکالا، اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو پلصراط پر کانپ رہا تھا جیسے کھجور کی شاخ کانپتی ہے پس اس کے پاس مجھ پر پڑھا گیا اس کا درود آیا پس اس کی کپکپاہٹ کو سکون ہوا، اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس پر جنت کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں پس

Marfat.com

اس کے پاس اس کا کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ ادا آیا اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھل گئے"۔

اس کو تیمی وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، یہی عبدالرحمٰن کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے ہم مدینہ منورہ کی مسجد میں تھے آپ نے فرمایا ..... یہی حدیث جو مذکور ہوئی، اور اس حدیث کو قاضی ابویعلی نے کتاب ابطال التاویلات لاخبار الصفات میں ذکر کیا اس میں اتنا اضافہ ہے۔ "میں نے ایک شخص کو گھٹنوں کے بل بیٹھا دیکھا اور اس کے اور رب تعالیٰ کے درمیان پردہ حائل ہے پس اس کے پاس میری محبت آئی، اس کا ہاتھ پکڑا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس کو لے گئی"۔ حافظ سخاوی کہتے ہیں شیخ عارف ابوثابت محمد بن عبدالملک دیلمی نے کتاب اصول مذاہب العرفاء باللہ میں فرمایا کہ یہ حدیث اگرچہ محدثین کے نزدیک غریب ہے لیکن ہے صحیح اس کی صحت میں کوئی شک و شبہ نہیں اور مجھے اس کی صحت کا علم قطعی کئی مقامات پر بارہا بطور کشف حاصل ہوا ہے، اس کو طبرانی نے الکبیر میں مختصراً روایت کیا ہے اور ابوموسیٰ مدینی نے بھی روایت کیا اور کہا یہ حدیث بالکل صحیح ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں: "میں نے گذشتہ شب ایک عجیب چیز دیکھی، میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو کبھی تو پلصراط پر سرینوں کے بل چل رہا ہے اور کبھی چوکڑی بھر کر چل رہا ہے اور کبھی پلصراط سے لٹک جاتا ہے، پس اس کا مجھ پر بھیجا ہوا درود آیا، اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو پلصراط پر کھڑا دیا یہاں تک کہ اس نے اسے عبور کر لیا"۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھنے لگے جب آپ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین! پھر آپ نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا اور فرمایا آمین! پھر آپ نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا اور فرمایا آمین! صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم

Marfat.com

نے آپ کا تین مرتبہ آمین فرمانا سنا ہے، فرمایا، جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا جبرئیل میرے پاس آئے اور بولے بدبخت ہو وہ شخص جس نے رمضان کو پایا، پھر رمضان گزر گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین! پھر انہوں نے کہا، بدبخت ہو وہ جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو پایا اور پھر انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا، میں نے کہا آمین! پھر وہ کہنے لگے، بدبخت ہو وہ جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، میں نے کہا آمین! اس کو امام بخاری نے الادب المفرد میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حافظ سخاوی نے فرمایا، یہ حدیث حسن ہے اور اس کو بہت سے محدثین نے حضرت جابر سے روایت کیا۔ اسی طرح کعب بن عجرہ، مالک بن الحویرث، انس بن مالک، عمار بن یاسر، ابن مسعود، ابن عباس، ابوذر، بریدہ، ابوہریرہ، جابر بن سمرہ، عبداللہ بن الحارث عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم اجمعین سے ملتے جلتے الفاظ سے مروی ہے۔ اتنا فرق ہے کہ بعض نے لفظ بَعُدَ کہا یعنی رحمت سے دور ہوا بعض نے کہا جہنم گیا بعض رَغِمَ اَنْفُہٗ (ناک خاک آلود ہو) کہا بعض نے کہا، اللہ اسے رحمت سے دور کرے اور اَرْغَمَ اللّٰہُ اَنْفَہٗ "اللہ اس کی ناک کو خاک آلود کرے" رغم کا معنی خاک ہے۔ یہ لغوی تحقیق ہے پھر اس لفظ کو ذلت کے معنی میں استعمال کیا جانے لگا۔

حرف الزاء

۱۔ "مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجلسوں کو زینت دو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن نور ہوگا"۔ اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان فرشتوں کی تعداد پوچھی جو انسان پر مقرر کئے گئے ہیں، فرمایا ہر آدمی کے ساتھ دس فرشتے دن کو اور دس

Marfat.com

فرشتے رات کو مقرر ہوتے ہیں۔ ایک دائیں طرف، ایک بائیں طرف، دو اس کے آگے پیچھے ہوتے ہیں، دو اس کے ہونٹوں پر مقرر ہوتے ہیں جو صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر پڑھا جانے والا درود محفوظ کرتے ہیں اور دو اس کی پیشانی پر، ایک اس کی پیشانی کے بال پکڑے ہوتا ہے اگر تو تواضع کرے تو اس کو بلند کرتا ہے اور اگر تکبر کرے تو پست کرتا ہے اور دسواں سونے کی حالت میں اس کے منہ میں سانپ داخل ہونے سے روکتا ہے۔" اس کو الطبرانی نے اپنی تفسیر میں کنانہ عدوی سے روایت کیا

۲۔ "صحابہ کرام نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں۔ فرمایا یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور سلام تو تمہیں معلوم ہو ہی چکا ہے"۔ اس کو الطبری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، آپ پر مکمل درود کس طرح پڑھا جائے، فرمایا:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ۔

"الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ہم کو درود بھیجنے کا حکم دیا اور آپ پر اس طرح درود بھیج جس طرح بھیجنا چاہیئے"۔

اس کو ابوسعید نے شرف المصطفٰے میں روایت کیا۔

حرف الشین

"بدبخت ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔

Marfat.com

اس کو الطبری نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حرف الصاد

۱۔ "مجھ پر درود بھیجو، اللہ تم پر رحمت بھیجے گا"۔

اس کو ابنِ عدی نے الکامل میں اور الدیلمی نے اپنے طریق پر ابنِ عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

۲۔ "مجھ پر درود بھیجو! بیشک وہ تمہارے لئے دوچند کر دیا جائے گا"۔

اس کو دیلمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً ذکر کیا ہے۔

۳۔ "مجھ پر درود بھیجو اور محنت سے دعا کرو، پھر کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس کو ابونعیم وغیرہ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۴۔ "اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل پر درود بھیجا کرو بے شک اللہ نے ان کو بھی اسی طرح مبعوث فرمایا جیسے مجھے مبعوث فرمایا صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم تسلیمًا"۔

اس کو طبرانی وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۵۔ "حافظ ابوموسیٰ المدینی کہتے ہیں، مجھے مستند طریقے سے بعض سلف کی یہ بات پہنچی ہے کہ اس نے آدم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا جو اس بات پر شاکی تھے کہ ان کی اولاد ان پر بہت کم درود بھیجتی ہے"۔ صلی اللہ علیٰ نبینا وعلیٰ جمیع الانبیاء وسلم

۶۔ "مجھ پر درود بھیجو، بے شک مجھ پر درود بھیجنا تمہارے (گناہوں کے) لئے کفارہ ہے اور زکوٰۃ (پاکیزگی) جو مجھ پر ایک درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس درودیں بھیجتا ہے"۔

اس کو ابن ابی عاصم نے الصلوٰۃ النبویہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، دوسری روایت میں آتا ہے "مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے واجب ہے"۔

Marfat.com

"مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن پلصراط کے اندھیرے کے وقت نور ہوگا جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اس کا ناپ پورا پورا ناپا جائے تو اسے مجھ پر بکثرت درود پڑھنا چاہیئے"۔

اس کو صاحب الدر المنظم نے ذکر کیا حافظ سخاوی کہتے ہیں مجھے یہ روایت معلوم نہیں ہو سکی۔

۷۔ "مجھ پر درود بھیجنا پلصراط پر نور ہوگا اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی ۸۰ مرتبہ درود بھیجے اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں"۔

اس کو ابن شاہین وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۸۔ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعا کا محافظ، تمہارے رب کی رضا اور تمہارے اعمال کا تزکیہ ہے"۔

اس کو دیلمی اور اقلیشی وغیرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

حرف العین

۱۔ "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں شمار کیا اور فرمایا، جبریل علیہ السلام نے اسی طرح میرے ہاتھ میں شمار کیا، اور جبریل نے کہا اسی طرح ان کلمات کو رب العزت سے لے کر آیا ہوں"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ

Marfat.com

مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس کو ابن لشکوال وغیرہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے التحیات اس طرح سکھائی جس طرح آپ ہم کو قرآن کریم کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے:۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ۔ صَلٰوةُ اللّٰهِ وَصَلٰوةُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

(اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان کی صلوٰت محمد نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو۔ اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں)۔

اس کو دار قطنی اور ابو حفص بن شاہین نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

Marfat.com

حرف القاف

۱۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ نے ہم کو حکم فرمایا ہے کہ ہم چاندنی رات اور روز روشن کو آپ پر کثرت سے درود بھیجا کریں ہم چاہتے ہیں کہ آپ پر اس طرح درود بھیجیں جس طرح آپ پسند فرمائیں، فرمایا یوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

رہا سلام، سو وہ تمہیں معلوم ہو ہی چکا ہے"۔

اس کو ابن مسدی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

۲۔ "جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا محمد! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص آپ پر دس مرتبہ درود بھیجے اس کے لئے میرے غضب سے امان واجب ہو گئی"۔

اس کو بقی ابن مخلد نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۔ "اگر مجھے ذکر الٰہی بھول جانے کا خدشہ نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کا قرب محمد مصطفےٰ پر درود پڑھنے کے علاوہ اور کسی طریقہ سے حاصل نہ کرتا کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آگے وہی اوپر والی حدیث ہے"۔

۴۔ "ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کس طرح درود پڑھنا چاہئے؟ انہوں نے کہا:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ

Marfat.com

وَسَفِيْرِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

الٰہی! اپنی رحمتیں اور برکتیں سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما جو تیرے بندے اور رسول ہیں، نیکی و بھلائی کے قائد و پیشوا، الٰہی! قیامت کے دن ان کو مقام محمود پر فائز فرما کہ پہلے پچھلے سب آپ پر رشک کریں الخ۔

اس کو احمد، ینبع وغیرہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

۵۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس فرمان باری تعالیٰ میں اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الآیۃ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک یہ پوشیدہ علم سے متعلق بات ہے اگر تم لوگ مجھ سے اس بارے میں سوال نہ کرتے تو میں تمہیں کچھ نہ بتاتا، بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دو فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں، جس مسلمان کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں، اللہ تیری مغفرت فرمائے، اور اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان کے جواب میں آمین کہتے ہیں اور جس مسلمان کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں، اللہ تیری مغفرت نہ کرے! اور اللہ اور اس کے فرشتے ان کے جواب میں فرماتے ہیں آمین!"

اس کو طبرانی وغیرہ نے ام المؤمنین بنت الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

۶۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا، آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ

Marfat.com

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس کو اسمٰعیل القاضی نے ابراہیم بن یزید النخعی سے مرسلاً روایت کیا۔

۷۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس کو بخاری و مسلم نے ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۸۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا، صلوٰۃ کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس کو نسائی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

۹۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس کو نسائی، الخطیب وغیرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ۔

Marfat.com

۱۰۔ "ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر سلام بھیجیں تو ہم نے آپ پر سلام بھیجا، اب آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَتَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس کو ابنِ مسدی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

۱۱۔ "میں نے جبریل سے کہا، اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا عمل محبوب ہے؟ کہا، یا محمد! آپ پر صلوٰۃ بھیجنا اور علی بن ابی طالب سے محبت کرنا۔"

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۲۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! یہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے، آپ پر درود کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اور ایک روایت میں ہے وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ۔"

اس کو بخاری، احمد، نسائی، ابنِ ماجہ بیہقی اور ابنِ ابی عاصم نے ابو سعید خدری سے روایت کیا۔

۱۳۔ "ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو جان چکے، آپ پر درود کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی

Marfat.com

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ
اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ
وَالْآخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ
وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ
مَوَدَّتَهُ وَفِي الْعٰلِيْنَ ذِكْرَهُ اَوْ قَالَ دَائِمَةً
وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس کو ابن ابی عاصم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۴۔ "ہم نے کہا یارسول اللہ! اللہ نے ہم کو سلام تو سکھا دیا، آپ پر صلوٰۃ کس طرح بھیجا کریں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس کو ابن جریر نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

۱۵۔ "ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں معلوم ہو گیا کہ کیسے آپ پر سلام بھیجا کریں اب فرمائیے کہ آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا یوں کہو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

Marfat.com

"الٰہی! اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ محمد پر نازل فرما جیسے تو نے اسے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر نازل فرمایا۔"

اس کو امام احمد وغیرہ نے بریدہ بن الخطیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۶۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ آپ پر سلام بھیجیں اور درود بھیجیں۔ سلام کا طریقہ تو معلوم ہو چکا ہے، درود کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

اس کو اسمٰعیل قاضی نے عبدالرحمٰن بن بشیر بن مسعود سے مرسلاً روایت کیا۔

حرف الکاف

۱۔ ایک صحابی کہا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس کو عبدالرزاق نے اپنی جامع میں ذکر کیا۔ ابنِ طاؤس کہتے ہیں، میرے والد بھی ایسے ہی کہا کرتے تھے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس کو امام شافعی نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

Marfat.com

۳۔ "جب دو تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے، لوگو! اللہ کا ذکر کرو! اللہ کا ذکر کرو! زلزلہ لانے والی آگئی (رَاجِفَۃُ) اس کے پیچھے پیچھا کرنے والی آرہی ہے (رَادِفَۃُ) جو اس میں ہے اسکو موت آئی، جو اس میں ہے اس کو موت آئی۔ ابی بن کعب کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں، آپ فرمائیں! آپ پر کس قدر درود بھیجا کروں؟ فرمایا جتنا چاہو، میں نے عرض کیا، ایک چوتھائی وقت؟ فرمایا جو چاہو، اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، آدھا وقت؟ فرمایا جتنا چاہو اگر اور زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، دو تہائی وقت؟ فرمایا جتنا چاہو، اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا حضور! سارا وقت آپ پر درود پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا، یہ تیرا غم و الم دور کرنے کو کافی ہے۔ اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

اس کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا اور احمد نے مختصر ذکر کیا۔

۴۔ "ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اگر میں تمام اوقات (وظائف و واجبات سے بچ جائے) آپ پر درود بھیجتا رہوں؟ فرمایا جب تو اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا و آخرت کی پریشانیاں دور کرنے کے لئے اسی کو کافی کر دے گا۔"

اس حدیث کو بہت سے محدثین نے کعب وغیرہ سے مختصر اور طویل الفاظ میں ذکر کیا۔

۵ "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے، پھر فرماتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (الٰہی! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر آتے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے، پھر یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

Marfat.com

"الٰہی! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"

اس کو امام احمد وغیرہ نے حضور کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ اسی قسم کی روایت طبرانی وغیرہ نے ابو حمید یا ابو سعید الساعدی رضی اللہ عنہما سے اور اسی قسم کی روایت طبرانی وغیرہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی۔ ایسی ہی روایت ابن السنی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ایسی ہی ایک روایت ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی اور ایسی روایت نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

۶۔ "عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تو کہتے

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَۃَ مُحَمَّدِنِ الْکُبْرٰی وَارْفَعْ دَرَجَتَہُ الْعُلْیَا وَاَعْطِہٖ سُؤْلَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی کَمَآ اٰتَیْتَ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی۔

"الٰہی! محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ قبول فرما اور آپ کا اعلیٰ درجہ مزید بلند فرما اور آپ کو آخرت و دنیا میں جو آپ مانگیں عطا فرما جیسے تو نے ابراہیم و موسیٰ کو عطا فرمایا۔"

اس کو عبد بن حمید وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، حافظ سخاوی نے فرمایا، اس کی سند عمدہ، قوی اور صحیح ہے۔

۷۔ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھتا تھا ایک دن ایک شخص آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے درمیان بٹھا لیا، صحابہ کرام کو اس پر تعجب ہوا جب وہ شخص چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص اس طرح درود پڑھتا ہے:۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ (او نحو ھٰذا)

"الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جیسے تو ان کیلئے چاہے اور پسند کرے"۔

اس کو القول البدیع میں الشفا لابن سبع کے حوالہ سے ذکر کیا۔ حافظ سخاوی کہتے ہیں مجھے اس کی سند نہیں ملی اور اگر یہ ثابت ہو بھی جائے تو شاید حضور علیہ السلام کے پیشِ نظر اس شخص کی تالیفِ قلب ہو اور اس کا اسلام پر دائماً ثابت قدم رہنا یا حاضرین کو اس طرح آپ پر درود بھیجنے کی ترغیب دینا وغیرہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ابوبکر سے کوئی اور زیادہ آپ کے قریب یا زیادہ محبوب یا افضل ہوگا۔

۸۔ صحابہ کرام اس درود کو مستحب سمجھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ

اس کو اسمٰعیل القاضی نے یزید بن عبداللہ سے روایت کیا۔

۹۔ "آدمی کے بخیل ہونے کو یہ کافی ہے کہ اس کے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، صلے اللہ علیہ وسلم"۔

اس کو سعید بن منصور وغیرہ نے حسن بصری سے مرسلاً روایت کیا، اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۰۔ "ہر دعا اس وقت تک رکی رہتی ہے جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے"۔

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۱۔ "ہر وہ کلام جس کی ابتداء اللہ تعالےٰ کا ذکر کئے بغیر اور مجھ پر درود بھیجے بغیر کی جائے وہ برکت سے کٹ جاتا ہے اور نامکمل رہتا ہے"۔

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۲۔ "ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ اچانک ایک شخص آیا اور

Marfat.com

بولا، یا رسول اللہ! اللہ کے نزدیک تر عمل کون سا ہے؟ فرمایا سچی بات اور امانت ادا کرنا
میں نے عرض کیا حضور! مزید، فرمایا رات کی نماز اور دن کا روزہ۔ میں نے عرض کیا کچھ
مزید فرمایئے! فرمایا، کثرت سے ذکر کرنا اور کثرت سے مجھ پر درود بھیجنا۔ یہ فقر و فاقہ کو
ختم کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ اور فرمائیں تو آپ نے فرمایا، جو شخص کسی
قوم کی امامت کرے تو ہلکی پھلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں ضعیف العمر بھی ہوتے ہیں، بیمار
بھی ہوتے ہیں، بچے بھی ہوتے ہیں اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔"

اس کو ابو نعیم نے سمرۃ السوائی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حرف اللام

۱۔ "اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عید اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجو۔ بیشک تمہارا
درود و سلام مجھے پہنچتا ہے خواہ تم جہاں ہو۔"

اس کو بہت سے حفاظ نے ملتے جلتے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ حافظ سخاوی
نے کہا یہ حدیث حسن ہے "سلاح المومن" کے مصنف نے کہا، اس کا مطلب یہ
بھی ہو سکتا ہے کہ میری زیارت کثرت سے کیا کرو اور اسے عید کی طرح نہ بنا لینا جو سال
میں صرف دو مرتبہ آتی ہے۔ اس کی تائید اس فرمانِ نبوی سے بھی ہوتی ہے کہ "اپنے
گھروں کو قبریں مت بناؤ" مطلب یہ کہ گھروں میں نماز پڑھنا مت چھوڑو کہ انہیں قبرستان
بنا دو جہاں نماز نہیں پڑھی جاتی الخ۔

۲۔ "مجھے سوار کے پیالے کی مانند نہ بنا لینا، عرض کیا گیا، سوار کا پیالہ کیا مطلب؟ فرمایا
مسافر جب اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے تو اپنے پیالے میں پانی ڈال لیتا ہے،
اب اگر ضرورت پڑے تو اس سے وضو کرتا یا پیتا ہے ورنہ بہا دیتا ہے مجھے دعا کے
شروع میں، درمیان میں اور آخر میں رکھو۔"

اس کو عبد ابن حمید وغیرہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا

Marfat.com

۳۔ "نماز پاکی کئے اور مجھ پر درود پڑھے بغیر نہیں ہوتی"۔
اس کو دار قطنی وغیرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

۴۔ "جس کا وضو نہ ہو، اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوتا اور جو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اور جو انصار سے محبت نہ رکھے اس کا درود قبول نہیں"۔
اس کو ابن ماجہ نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۵۔ "جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اس کا وضو نہیں ہوتا"۔
اس کو ابن ماجہ نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا مطلب یہ کہ اس وضو کی فضیلت کامل نہیں رہتی،

۶۔ "جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے چاہے وہ جنت میں داخل ہی کیوں نہ ہو جائے اس کو حسرت رہیگی جب اس کا اجر و ثواب دیکھیں گے"۔
اس کو الدینوری وغیرہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حافظ سخاوی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ "بخیل آدمی میرا چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ ماں باپ کا نافرمان، میری سنت کا تارک اور جو اپنے سامنے میرا ذکر سن کر بھی مجھ پر درود نہ بھیجے" اس کو القول البدیع میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا اور کہا مجھے اس کی سند نہیں ملی۔

۷۔ "مجھ پر کٹا کٹا یا درود مت بھیجو! صحابہ نے عرض کیا، کٹا کٹا یا درود کیسے یا رسول اللہ؟ فرمایا تمہارا یوں کہنا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور بس، بلکہ یوں کہا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔
اس کو ابو سعید نے شرف المصطفٰے میں بیان کیا، حافظ سخاوی نے کہا مجھے اس کی سند نہیں ملی۔

۸۔ "ہر شے کی طہارت اور غسل ہوتا ہے اور مومنوں کے دلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درود بھیجنا ہے"۔

Marfat.com

اس کو القول البدیع میں محمد بن قاسم سے مرفوعاً ذکر کیا۔

۹ - "جب یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا تو صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ آپ پر سلام پڑھنا تو ہمیں معلوم ہو چکا، آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس کو اسماعیل القاضی نے الحسن سے مرسلاً روایت کیا اور اس کو ابن ابی شیبہ وسعید بن منصور نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے اور دونوں مقامات پر آل کا اضافہ کیا ہے۔

۱۰ - امتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں سے جو شخص بھی آپ پر صلوٰۃ یا سلام بھیجے آپ کو پہنچا دیا جاتا ہے کہ فلاں آپ پر درود بھیجتا ہے اور فلاں آپ پر سلام بھیجتا ہے"

اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں یونہی موقوفاً ذکر کیا۔

۱۱ - "الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے رحمٰن! اے رحیم! اے پناہ مانگنے والوں کی پناہ گاہ! اے ڈرنے والوں کی جائے امن! اے کمزوروں کے محافظ! اے غریبوں کی دولت! اے عظیم امید گاہ! اے ہلاکت سے بچانے والے! اے ڈوبتوں کو تیرانے والے! اے محسن! اے صاحبِ جمال! اے انعام فرمانے والے! اے قفل کھولنے والے! اے عزت والے! اے زبردست! اے روشنی بخشنے والے! تو ہی وہ ذات ہے جس کو رات کی تاریکی، دن کی روشنی سورج کی شعاع، درخت کی سرسراہٹ، پانی کی آواز اور چاند کی روشنی سجدہ کرتی ہے۔ اے اللہ! تو اللہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ درود بھیج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور آلِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر"

Marfat.com

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

۱۲۔ "اے اللہ! یقیناً تو نے اپنی رحمتیں اور برکتیں، مغفرت اور رضا، ابراہیم اور آلِ ابراہیم علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمائیں۔ اے اللہ! بیشک وہ (فاطمہ، علی، حسن، حسین یہ بات آپ نے اس وقت فرمائی جب وہ حضرات آپ کی چادر تلے تھے) مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں پس اپنی رحمتیں اور برکتیں اور مغفرت اور رضا مجھ پر اور ان پر نازل فرما۔"

راوی حدیث واثلہ بن الاسقع کہتے ہیں، میں دروازے پر کھڑا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان! مجھ پر بھی! فرمایا اے اللہ واثلہ پر بھی۔ اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حرف المیم

۱۔ "کوئی قوم جمع ہو کر منتشر ہو جائے اور نہ تو اللہ کا ذکر کرے اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو ان کا کھڑا ہونا ایسا ہی ہے جیسے مردار بدبو دار سے اٹھ کھڑے ہوئے ہوں۔"

اس کو طیالسی وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حافظ سخاوی کہتے ہیں اس کے رجال مسلم کی شرط پر رجالِ صحیح ہیں۔

۲۔ "جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے، نہ تو اللہ کا ذکر اس میں کریں اور نہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں، اللہ کی طرف سے ان پر قیامت کے دن سخت حسرت ہوگی چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔"

اس کو امام احمد وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ترمذی نے اس کو حسن کہا اور حاکم نے موقوفاً روایت کیا، اس کے الفاظ یہ ہیں "کوئی قوم کسی

Marfat.com

مجلس میں بیٹھے، پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے اور اس کے نبی پر درود پڑھے بغیر منتشر ہو جائے ان پر قیامت کے دن حسرت ہوگی اگرچہ جنت میں داخل ہو جائیں۔"

حاکم کے الفاظ کے قریب قریب طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۔ میرا جو امتی صدقِ دل سے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اس کے صدقے دس درجے بلند فرماتا ہے اور اس کے طفیل اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔"

اس کو ابن ابی عاصم نے الصلوٰۃ میں ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور نسائی وغیرہ نے عمیر بن نیار رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے۔

"میرا جو امتی خلوصِ دل سے مجھ پر درود بھیجے اللہ اس کے عوض اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے الخ۔"

اس کو طبرانی نے بھی انہی سے روایت کیا، اس کے راوی ثقہ ہیں اور بزار وغیرہ نے ثقہ راویوں سے نقل کیا ہے۔ "جو مجھ پر دل سے درود بھیجے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا الخ۔

۴۔ "جو دعا مانگی جائے اس کے اور آسمان کے درمیان پردہ ہوتا ہے یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے جب ایسا کیا جائے وہ پردہ چاک ہو جاتا ہے اور دعا داخل ہو جاتی ہے اور جب ایسا نہ کیا جائے، دعا لوٹ جاتی ہے۔"

اس کو بیہقی وغیرہ نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۵۔ جو بندہ خدا نو ذی الحجہ کو شام کے وقت عرفات میں ٹھہرے، پھر سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورۂ اخلاص سو مرتبہ پڑھے اور یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ سو مرتبہ، پھر سو مرتبہ یہ پڑھے۔

Marfat.com

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَـهُ
الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ترجمہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی مستحق عبادت نہیں، وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی حکومت اور اسی کی تعریف اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے، وہی زندہ کرے اور وہی مارے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کی جزا کیا ہے؟ اس نے میری تسبیح و تہلیل اور نسبت بیان کی میری ثنا اور میرے نبی پر درود بھیجا، میرے فرشتو! گواہ رہنا کہ میں نے اسے بخش دیا اور اسکی شفاعت اس کے حق میں قبول کی، اور اگر میرا بندہ مجھ سے یہ سوال کرے کہ میں تمام اہل وقوف (عرفات میں ٹھہرنے والوں) کے حق میں اس کی شفاعت قبول کروں تو میں اس کی شفاعت قبول کرونگا۔"

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ ایسا ہی بیہقی نے بھی روایت کیا۔

۶۔ "جب بھی مسلمان ملاقات کریں، پھر مصافحہ کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کے پہلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

اس کو حسن بن سفیان وغیرہ نے بیان کیا۔

۷۔ "جو کوئی مجھ پر سلام بھیجے، اللہ تعالیٰ میری روح واپس کرتا ہے یہاں تک میں اس پر جواب میں سلام کہتا ہوں۔"

اس کو امام احمد وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

کے ساتھ روایت کیا بلکہ نووی وغیرہ نے تو الاذکار میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

۸۔ "جب کوئی بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو فرشتہ اسے لے کر اوپر جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں اسے تحفۃً پیش کرتا ہے، پس ہمارا پروردگار تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے، اس کو میرے بندے صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف لے چلو تاکہ وہ پڑھنے والے کے لئے استغفار کریں اور اس سے انکی آنکھ ٹھنڈی ہو۔"

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

۹۔ "جو شخص میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود بھیجے، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی دس خطائیں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بڑھا دیتا ہے۔"

اس کو نسائی وغیرہ نے بہتر سند کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۰۔ "ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، اس کے ہمراہ ایک ہرنی تھی جسے اس نے شکار کرنے پکڑ لیا تھا تو اللہ تعالےٰ نے جس نے ہر چیز کو قوتِ گویائی دی ہے اس ہرنی کو زبان دی تو وہ عرض پرداز ہوئی، یا رسول اللہ! میرے بچے ہیں جن کو میں دودھ پلاتی ہوں اس وقت وہ بھوکے ہوں گے اس شخص کو حکم دیں کہ یہ مجھے چھوڑ دے، میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی، آپ نے فرمایا، اگر واپس نہ آئی تو؟ کہنے لگی اگر میں واپس نہ آئی تو مجھ پر اللہ لعنت کرے اس کی طرح جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے، یا میں اس شخص کی طرح ہو جاؤں جو نماز پڑھ کر دعا نہ مانگے۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو چھوڑ دے، میں اس کا ضامن ہوں، پھر ہرنی گئی اور (دودھ پلا کر) واپس لوٹ آئی۔"

القول البدیع میں فرمایا اس کو ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۔ "تمہارے دنوں میں افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے اس میں آدم کی تخلیق ہوئی اور اسی میں ان کی وفات، اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں (قیامت کو) اٹھنا

Marfat.com

پس اس میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے
صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب آپ کی وفات ہو جائے گی، پھر آپ پر ہمارا
درود کیونکر پیش کیا جائے گا؟ فرمایا اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء
کے جسموں کو کھائے"۔

اس کو امام احمد وغیرہ نے اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، حاکم
نے کہا یہ حدیث بخاری کی شرط پر صحیح ہے اور بہت سے حفاظ نے اسکی تصحیح کی ہے۔

۱۲۔ "یہ بھی جفا ہے کہ ایک شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، صلی
اللہ علیہ وسلم"۔

اس کو نسائی نے قتادہ سے مرسلاً روایت کیا۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۳۔ "جو شخص کوئی بات کرنا چاہے اور وہ بات اس کو بھول جائے تو مجھ پر درود بھیجے
امید ہے کہ مجھ پر درود پڑھنے کے بعد اس کو اپنی بات یاد آجائے گی"۔

اس کو دیلمی نے عثمان بن ابی حرب الباہلی سے روایت کیا۔

۱۴۔ "جو شخص اپنے بستر پر آئے اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ..... سورہ ملک
پوری پڑھے، پھر یوں دعا مانگے، اے اللہ! حل اور حرم کے رب! حرمت والے
شہر کے مالک! رکن کے رب! مقام کے رب! مشعر حرام کے مالک! ہر آیت کے صدقے
جسے تو نے ماہِ رمضان میں نازل فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ اقدس پر ہدیۂ وسلام
پہنچا۔ چار مرتبہ یہی کہے۔ اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں آتے ہیں اور عرض کرتے ہیں، حضور! فلاں ابنِ فلاں آپ پر سلام اور
اللہ کی رحمت پیش کرتا ہے۔ میں جواب میں فرماتا ہوں میری طرف سے فلاں ابنِ فلاں
پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں"۔

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں اور الضیائی نے المختارہ میں ابو فرصافہ رضی اللہ

Marfat.com

عنہ سے روایت کیا، یہ بزرگ صحابی ہیں۔

۱۵۔ "جو شخص یہ دعائیہ کلمات ہر فرض نماز کے بعد کہے قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت ثابت ہوگی:۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْعٰلِمِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَہٗ۔

ترجمہ:۔ "الٰہی! محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامِ وسیلہ عطا فرما اور برگزیدہ ہستیوں میں ان کی محبت ڈال دے اور سب جہانوں میں ان کا مرتبہ بلند کر اور مقربین میں ان کا مکان بنا دے۔"

اس کو طبرانی نے الکبیر میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔

۱۶۔ "جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، جہنم جائے گا۔"

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۷۔ "جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر مکمل درود نہ بھیجے، نہ وہ مجھ سے، اور نہ میں اس سے۔ پھر آپ نے فرمایا الٰہی! جو مجھ سے ملے اسے ملائے اور جو مجھ سے نہ ملے اسے جدا کر دے۔"

اس کو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جاتا ہے، حافظ سخاوی نے فرمایا مجھے اس کی سند نہیں ملی۔

۱۸۔ "جس نے اسلام کا حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی اور کسی غزوہ میں شرکت کی اور بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجا، اللہ اس سے اپنے فرائض کے بارے میں سوال نہیں فرمائے گا۔"

اس کو مجد اللغوی نے ذکر کیا اور ابو الفتح ازدی نے اسے آٹھویں فائدہ میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔

Marfat.com

۱۹۔ "جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔"

اس کو طبرانی اور طبری نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

۲۰۔ "جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اسے مجھ پر درود بھیجنا چاہئے اور جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔"

اس کو امام احمد وغیرہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۱۔ "جس کو یہ پسند ہو کہ اسے پورا پورا ناپ دیا جائے، جب وہ ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو یوں کہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ:۔ "الٰہی! محمد نبی امی اور آپ کی بیویوں پر جو اہل ایمان کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد اور آپ کے اہلِ خانہ پر درود بھیج جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر رحمت بھیجی، بے شک تو ہی ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

اس کو ابوداؤد وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۲۔ "جو چاہے کہ اس کو پورا پورا ناپ کر دیا جائے وہ جب ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو یہ کہے:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ:۔ "الٰہی! اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد نبی اور آپ کی ازواج امہات المومنین

Marfat.com

اور آپ کی اولاد اور اہلِ بیت پر نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو ہی لائقِ ستائش بزرگ ہے۔"

اس کو نسائی وغیرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اور ابنِ زنجویہ نے حضرتِ علی سے موقوف یہ روایت نقل کی ہے:۔

"جسے پسند ہو کہ اسے پورا ناپ دیا جائے وہ اس آیت کو پڑھے:۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ:۔ "تمہارا رب پاک ہے، عزّت کا مالک، اس سے جو یہ منکر بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے۔"

۲۳۔ "جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو کر ملاقات کرے اسے مجھ پر کثرت درود بھیجنا چاہیئے۔"

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

۲۴۔ "جس نے مجھ پر دس مرتبہ سلام بھیجا گویا اس نے ایک غلام آزاد کر دیا۔"

اس کو شفا میں ابنِ وہب سے روایت کیا۔

۲۵۔ "جس نے ارواح میں سے روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اجسام میں سے جسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قبور میں سے قبرِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، مجھے خواب میں دیکھے گا اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن دیکھے گا اور جس نے مجھے قیامت کے دن دیکھا، میں اس کی شفاعت کروں گا اور جس کی میں نے شفاعت کر دی، وہ میرے حوض سے پیئے گا اور اللہ نے اس کا جسم آگ پر حرام کر دیا۔"

اس کو ابوالقاسم سبتی نے کتاب الدر المنظم فی المولد المعظم میں ذکر کیا، حافظ

Marfat.com

سخاوی فرماتے ہیں، مجھے ابھی تک اس کی اصل سند نہیں مل سکی۔

۲۶۔ "جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے"

اس کو مسلم وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، یہی روایت طبرانی نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے معمولی لفظی تبدیلی کے ساتھ نقل کی ہے۔

۲۷۔ "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے"۔

اس کو ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۸۔ "جس نے مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجا، اللہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجے گا اور جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجے گا اور جس نے جذبِ شوق سے زیادہ درود بھیجا، میں قیامت کے دن اس کے لیے شفیع و شہید ہوں گا"۔

اس کو ابوموسیٰ مدینی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۹۔ "جس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس کے عوض اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں"۔

اس کو امام احمد وغیرہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا یہ حکماً مرفوع ہے کیونکہ ایسی بات سے اجتہاد کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

۳۰۔ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کی دس خطائیں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے دس مرتبے بلند کر دیئے جاتے ہیں"۔

اس کو نسائی وغیرہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۱۔ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے،

Marfat.com

اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اس پر ستّر مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ستّر مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اس کی آنکھوں کے درمیان نفاق سے بری ہونا اور نارِ جہنّم سے بری ہونا لکھ دیتا ہے اور قیامت کے دن اس کو شہداء کے پاس ٹھہرائے گا۔"

اس کو طبرانی نے اوسط اور صغیر میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

"جو مجھ پر درود بھیجے اس کا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے اور میں بھی اس پر درود بھیجتا ہوں علاوہ ازیں اس کے خزانۂ عمل میں دس نیکیاں رکھ دی جاتی ہیں" اس کو طبرانی نے اوسط میں بہتر اسناد کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۲۔ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالےٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اب آدمی کو اختیار ہے درود میں کمی یا کثرت کرے۔"

اس کو محمد بن جریر طبری وغیرہ نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ طبری نے اس کی تصحیح کی ہے۔

۳۳۔ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اس کے عوض اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے ذریعے اس کی دس خطائیں مٹاتا ہے اور دس درجے بڑھاتا ہے اور اس کو دس غلام آزاد کرنے کا اجر ملے گا۔"

اس کو ابن ابی عاصم نے الصلاۃ میں برار بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۴۔ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جو مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجے، جنت کے دروازے پر وہ میرے شانہ بشانہ ہوگا۔"

اس کو صاحب الدر المنظم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بعض اکابر صحابہ کے حوالہ سے نقل کیا۔ حافظ سخاوی نے کہا مجھے ابھی تک اسکی اصل معلوم نہیں ہو سکی

۳۵۔ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستّر مرتبہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اور جو مجھ پر ستّر مرتبہ درود بھیجے، اللہ اور اس

Marfat.com

کے ملائکہ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہیں اور جہنم کی آگ اس کے جسم کو نہیں چھوئے گی"
اس کو سخاوی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا لیکن ماخذ کا
ذکر نہیں کیا۔

۳۶۔ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس سے
ایک فرشتہ لے کر میری خدمت میں پیش کرتا ہے جو اسی کام پر مقرر ہے"
اس کو طبرانی نے ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۷۔ "جو مجھ پر درود بھیجے، فرشتے انہی الفاظ سے اس پر درود بھیجتے ہیں، اب اس
کی مرضی ہے تھوڑا درود بھیجے یا زیادہ"
اس کو ابوالیمن ابن عساکر نے عامر بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اسی کو الضیاء
المقدسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

۳۸۔ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس
مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں، چاہے تو زیادہ پڑھے اور چاہے تو کم"
اس کو ابن ابی عاصم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۹۔ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اس کے لئے قیراط کے برابر اجر
لکھے گا۔ (قیراط کوہ احد کے برابر ہے)"
اس کو عبدالرزاق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۴۰۔ "جو مجھ پر ہر جمعہ کے دن چالیس مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اس کے چالیس
سال کے گناہ مٹا دیتا ہے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے اللہ اس کے اسی سال کے گناہ مٹا دیتا ہے اور جو شخص سو مرتبہ
پڑھے اللہ اس کے لیے پلصراط پر مینار بنائے گا، یہاں تک کہ وہ پلصراط کو عبور کر لے گا۔
اس کو ابوالشیخ اور التیمی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا سخاوی
کہتے ہیں، مجھے اس کی کوئی اصل مرفوع نہیں ملی۔

Marfat.com

۴۱۔ "جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے، اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔" ابو محمد جبیر نے کتاب الملاذ والاعتصام میں کہا، راوی کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے ابو مقاتل نے آپ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو آپ پر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود بھیجے اسکی اسی ۸۰ سال کی خطائیں بخشی جاتی ہیں۔ فرمایا، ابو مقاتل نے سچ کہا ہے۔ راوی کہا کرتے تھے لوگو! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتا ہوں، ابو مقاتل سے نہیں کیونکہ شیطان حضور علیہ السلام کی شکل بن کر نہیں آسکتا۔"

۴۲۔ "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اس کے دونوں محافظوں (کراماً کاتبین) سے فرماتا ہے، اس کے تین دن تک کوئی گناہ نہ لکھیں۔"

اس کو حافظ سخاوی نے القول البدیع میں روایت کیا اور کہا مجھے اس کی سند نہیں ملی۔

۴۳۔ "جو شخص صبح ہوتے ہی مجھ پر دس ۱۰ مرتبہ درود بھیجے، وہ قیامت کے دن میری شفاعت پائے گا۔"

اس کو طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا، ایک ابو درداء رضی اللہ عنہ سے جو عمدہ ہے۔

۴۴۔ "جو مجھ پر درود بھیجے میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا۔"

اس کو ابو حفص بن شاہین وغیرہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۴۵۔ "جو شخص مجھ پر دن میں ہزار مرتبہ درود بھیجے، وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔"

اس کو الضیائی نے المختارہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اور ابن شاہین نے انہی سے یہ روایت بایں الفاظ ذکر کی ہے۔ "جو شخص مجھ پر روز

Marfat.com

جمعہ ایک ہزار مرتبہ درود بھیجے، آخر تک۔ یہی روایت ابو موسیٰ مدینی اور ابن النعمان وغیرہ نے بھی بیان کی ہے۔

۴۶۔ "جو دن میں مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور ایک لاکھ گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے لئے ایک سو مقبول صدقات لکھتا ہے اور جس نے مجھ پر درود بھیجا اور وہ مجھ تک پہنچ گیا تو میں اس پر صلوٰۃ بھیجوں گا اور وہ میری شفاعت پائے گا۔"

اس کو ابو سعید نے شرف مصطفیٰ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۴۷۔ "جو مجھ پر ہر روز سو مرتبہ درود بھیجے، اللہ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائیگا، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔"

اس کو ابن مندہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حافظ ابو موسیٰ المدینی نے کہا، یہ حدیث غریب حسن ہے اور الفردوس میں بلا اسناد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث ہے کہ "جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر سو مرتبہ درود بھیجا، اللہ اسکی سو حاجتیں پوری فرماتا ہے۔

۴۸۔ "جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اس کی سو حاجتیں پوری ہونگی۔"

اس کو التیمی نے ترغیب میں خالد بن طہمان سے روایت کیا، یہ منقطع روایت ہے یعنی اس کی اسناد متصل نہیں۔

۴۹۔ "جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجے اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے وہ مجھے بتا دیا جاتا ہے۔"

اس کو ابو الشیخ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، حافظ سخاوی نے فرمایا، اسکی سند عمدہ ہے جیسا کہ ہمارے بزرگ شیخ ابن حجر نے فرمایا۔

۵۰۔ "جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجے اسکو میں خود سنتا ہے اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے تو اس پر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرما دیتا ہے جو مجھ تک

Marfat.com

پہنچا دیتا ہے اور یہ اس کے دنیا و آخرت کی حاجات حل کرنے کو کافی ہوتا ہے، اور قیامت کو میں اس کا گواہ یا شفیع ہوں گا (شک راوی کو ہے)۔"

اس کو العشاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۵۱ - "جو مجھ پر جمعرات اور جمعہ کو سو مرتبہ درود بھیجے، اللہ اسکی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی اور اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اس کو میری قبر میں داخل کرتا ہے جیسے تمہارے پاس تحفے بھیجے جاتے ہیں، بیشک میری موت کے بعد بھی میرا علم اسی طرح رہے گا جس طرح زندگی میں ہے۔"

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس وغیرہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۵۲ - "جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر بات چیت سے پہلے مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے، اللہ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، ان میں سے تیس ۳۰ تو جلد پوری ہوں گی (دنیا میں) اور ستر (آخرت) کے لئے ذخیرہ ہوں گی اور یہی حال نماز مغرب کا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا:-

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى تَعُدَّ مِائَةً۔

"الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سو مرتبہ تک درود بھیج۔"

اس کو احمد بن موسیٰ حافظ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

۵۳ - "جو کسی قسم کی نماز پڑھے اور مجھ پر اور اہلبیت پر درود نہ بھیجے، وہ مقبول نہ ہوگی۔"

اس کو دار قطنی اور بیہقی نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۵۴ - "جو مجھ پر روز جمعہ درود بھیجے، میرے ہاں قیامت کے دن اس کی شفاعت ہوگی۔"

اس کو دار قطنی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

Marfat.com

۵۵ - "جو مجھ پر روزِ جمعہ اسّی مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس کے اسّی سالہ گناہ معاف فرمائے گا، عرض کیا گیا یارسول اللہ! آپ پر درود کس طرح بھیجا جائے؟ فرمایا یوں کہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اور اس پر گانٹھ لگا لے۔"

اس کو دارقطنی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، عراقی نے اسے حسن قرار دیا، ان سے پہلے عبداللہ بن النعمان نے بھی اس کو حسن کہا، ایسی ہی روایت خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

۵۶ - "جو شخص جمعہ کے دن نمازِ عصر ادا کرے اور اٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

اس کے اسّی سالہ گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کے لئے اسّی سال کی عبادت لکھ دی جاتی ہے۔"

اس کو ابن السنی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۵۷ - "جو شخص مجھ پر شام کو درود پڑھے، صبح ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جو مجھ پر صبح کے وقت درود پڑھے، شام ہونے سے پہلے اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے۔"

اس کو حافظ سخاوی نے القول البدیع میں بلاسند بتائے ذکر کیا۔

۵۸ - "جو لکھنے میں مجھ پر درود بھیجے، فرشتے برابر اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک اس تحریر میں میرا نام لیا جاتا ہے، ایک روایت میں ہے فرشتے برابر اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔"

(صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) طبرانی وغیرہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

۵۹ - "جس پر کوئی سختی آجائے وہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجے بیشک یہ فقر میں کھوٹا

Marfat.com

اور مصیبتیں حل کرتا ہے۔" (القول البدیع) سند ذکر نہیں کی۔

۶۰۔ "جس نے مجھ سے کوئی علمی بات لکھی اور اس کے ہمراہ مجھ پر درود بھی لکھ دیا اس کو اس وقت تک اجر ملتا رہے گا جب تک وہ تحریر پڑھی جاتی رہیگی۔"

اس کو دار قطنی وغیرہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۶۱۔ "جس نے کہا:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

میں قیامت کو اس کی گواہی دونگا اور اس کی شفاعت کروں گا۔"

اس کو بخاری نے الادب المفرد میں، اور طبرانی اور عقیلی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، یہ حدیث حسن ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

۶۲۔ "جس نے کہا:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

ترجمہ:۔ الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور ان کو قیامت کے دن اپنے قرب میں ٹھکانہ عطا فرما۔"

اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔"

اس کو امام احمد وغیرہ نے رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے اور اس کو ابن ابی دنیا نے لفظ جنت کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا۔ اسکی بعض سندیں حسن ہیں، حافظ سخاوی نے کہا مقعد مقرب سے وسیلہ یا مقام محمود

Marfat.com

یا عرش پر آپ کا بیٹھنا یا مرتبہ بلند اور یا عظمت شان سب مراد ہو سکتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

۶۲۔ جس نے یوں کہا: "اللہ تعالےٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے ایسی جزائے خیر دے جس کے آپ حق دار ہیں"۔ ستر فرشتے ہزار دن صبح کے وقت اس کی خدمت میں جُت جاتے ہیں"

اس کو ابو نعیم وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

۶۳۔ "جو شخص اذان سن کر یہ دعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنْہُ رِضًا لَّا سَخَطَ بَعْدَہٗ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس مکمل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور آپ سے اس طرح راضی ہو کہ پھر کوئی ناراضگی نہ رہے۔

اللہ اس کی دعا قبول فرماتا ہے"۔

اس کو امام احمد وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہی سے ابن وہب نے اپنی جامع میں ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:۔

"جو مؤذن کی اذان سنکر یہ کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالشَّفَاعَۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ "اے اللہ! اس پوری دعا اور قائم ہونیوالی نماز کے مالک! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور آپکو قیامت کے دن وسیلہ اور شفاعت عطا فرمانا" اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

۶۴۔ "جو اذان سن کر یہ کہے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ

Marfat.com

اٰتِ مُحَمَّدِ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ۔

ترجمہ:۔ "اے اللہ! اس کامل دعا اور قائم ہونیوالی نماز کے مالک! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپکو مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔"

اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی"۔

اس کو بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۶۵۔ "جس نے کہا:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلِحَقِّهٖٓ اَدَآءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهِ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

ترجمہ: الٰہی! محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیری رضا کا باعث ہو اور جس سے آپ کا حق ادا ہو اور آپ کو وسیلہ اور وہ مقام عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور آپ کو ہماری طرف سے وہ عظیم الشان جزا عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اسکی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہے اور آپ کے تمام برادرانِ کرام انبیاء علیہم السلام اور نیک بندوں پر رحمت نازل فرما، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے"۔

جو ہر جمعہ کو یہ دعا سات مرتبہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت لازم ہو گئی"۔

Marfat.com

اس کو قول البدیع میں روایت کیا اور فرمایا، اس کو ابن ابی عاصم نے اپنی ایک تصنیف میں بیان کیا لیکن جو سند لکھی ہے وہ مجھے نہ مل سکی۔

۶۶۔ "جو مجھ پر درود نہ بھیجے اس کا کوئی دین نہیں"۔

اس کو محمد بن صمدان مروزی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۶۷۔ "جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا"۔

اس کو ابن ماجہ وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور بیہقی وغیرہ نے ابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حرف الواو

۱۔ "اس کے لئے خرابی، جو قیامت کو میرے دیدار سے محروم رہا" حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا حضور! آپ کے دیدار سے کون محروم رہے گا؟ فرمایا بخیل! عرض کیا بخیل کون؟ فرمایا جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے"۔

اس کو شرف مصطفےٰ میں ابوسعید واعظ سے روایت کیا، کہا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ سوئی گم ہو گئی اور چراغ گل ہو گیا، اتنے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے نور سے سارا گھر بقعۂ نور بن گیا۔ انکو سوئی مل گئی، عرض کیا حضور! آپ کا چہرۂ اقدس کتنا نورانی ہے! فرمایا اس کی بربادی جو میری زیارت سے محروم رہے۔ الحدیث

حرف الیاء

۱۔ "لوگو! قیامت کے خوفناک مناظر اور ہیبت ناک مقامات سے محفوظ تر رہنے والا تم میں وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اور فرشتوں کا مجھ پر درود بھیجنا کافی تھا۔ فرمان باری تعالےٰ ہے: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۔ الآیہ۔ اس کے باوجود اس نے ایمان والوں کو

Marfat.com

حکم دیا مالہ ان کو اس پر ثواب عطا فرمائے۔"

اس کو ابوالقاسم التیمی نے اپنی ترغیب میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۔ "اے علی! مجھ سے دو خصلتیں یاد کرلو جنہیں جبریل علیہ السلام میرے پاس لائے ہیں۔ سحری کے وقت مجھ پر کثرت سے درود بھیجو اور مغرب کے وقت استغفار کرو، درود مجھ پر اور استغفار میرے صحابہ کے لئے۔ بے شک سحری اور مغرب کے اوقات اللہ کے گواہوں کے مخلوق خدا پر حاضر ہونے کے اوقات ہیں۔"

اس کو ابن بشکوال نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہی کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ پر تشریف لے جانے لگے اور مجھے مدینہ منورہ والے والوں پر عامل بنا دیا اور فرمایا، علی! ان پر اچھی نیابت کرنا اور ان کے احوال لکھ کر مجھے بھیجتے رہنا۔ حضور اس سفر میں پندرہ دن رہے، پھر واپس تشریف لائے، میں خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا، علی! مجھ سے دو خصلتیں یاد کرلو الحدیث۔

۳۔ "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن محدثین اور علماء کو جمع کرے گا، وہ ہانپتے کانپتے اللہ تعالیٰ کے حضور آ کھڑے ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تم مدتِ عمر تک میرے نبی پر درود بھیجتے رہے ہو (فرشتوں سے ارشاد ہوگا) ان کو جنت کی طرف لے جاؤ۔"

اس کو التمیری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

تتمہ

ابو عبداللہ الرصاع مالکی نے تحفۃ الاخیار فی فضل الصلوٰۃ علی النبی المختار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے فضائل میں وارد ہونے والی تمام احادیث ذکر کرکے فرمایا۔ "بعض ضعیف الایمان لوگ بعض احادیث پر جرح و قدح کرتے رہتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں صحاح

Marfat.com

میں وارد نہیں ہوئیں حالانکہ ان کا یہ کہنا بدعقیدگی اور سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عیب لگانا ہے۔ راہِ صواب یہ ہے کہ جس بات کو اکثر علماء تسلیم کرلیں اسے تسلیم کرلیا جائے، کیونکہ آنجناب کی امت کی عدالت اس بات سے ان کو منع کرتی ہے کہ وہ سیدالرسل پر جھوٹ باندھیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ:۔

"جو شخص مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"۔

حاشا وکلّا! کہ علمائے کرام جو اللہ تعالےٰ سے ڈرنے والے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمداً جھوٹ بولیں اور علماء کو یہ بھی معلوم ہے ترغیب سے متعلق احادیث میں انکی کیا کچھ قدر اقرائی فرمائی گئی ہے پھر بلاشبہ تمام احادیث جس حقیقت پر متفق ہیں وہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام پر درود بھیجنا کارِ فضیلت اور اللہ کے ہاں قابلِ قدر نیکی ہے اور اس کی بارگاہ میں آپ معزز و مکرّم ہیں اور بات قطعاً برحق ہے، کسی عقلمند کو اس میں شک نہیں ہوسکتا، ہاں! قدر ثواب و بلندیٔ درجات کے بیان میں روایات میں اختلاف ہے۔ الخ

حافظ سخاوی اپنی کتاب "القول البدیع" کے آخر میں لکھتے ہیں:۔

"شیخ الاسلام ابوزکریا النووی رحمہ اللہ نے کتاب الاذکار میں فرمایا، علمائے کرام، محدثین اور فقہاء کا فرمان ہے کہ فضائل ترغیب اور ترہیب کے باب میں حدیثِ ضعیف پر عمل کرنا جائز اور مستحب ہے بشرطیکہ ضعیف ہو، موضوع نہ ہو، رہے احکام مثلاً حلال حرام، بیع، نکاح اور طلاق وغیرہ تو ان میں صرف حدیثِ صحیح یا حسن پر ہی عمل کیا جائے گا ہاں ایسے مواقع پر کہیں بنابر احتیاط حدیثِ ضعیف کو بھی لے لیا جائے تو دوسری بات ہے مثلاً جب کسی بیع یا نکاح کے مکروہ ہونے پر حدیثِ ضعیف وارد ہوئی ہو تو بہتر یہی ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے لیکن واجب نہیں"۔

(نووی کا کلام ختم ہوا)

Marfat.com

ابن العربی مالکی نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حدیث ضعیف پر مطلقاً عمل نہ کیا جائے میں نے اپنے شیخ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کو بارہا یہ فرماتے سنا اور آپ نے میرے لئے اپنے ہاتھ سے یہ لکھا بھی ہے کہ "حدیث ضعیف پر عمل کرنے کی تین شرائط ہیں: ۱۔ ضعیف شدید نہ ہو، لہٰذا اس سے وہ روایتیں نکل جائیں گی جن کو صرف کسی جھوٹے راوی نے بیان کیا یا جس پر جھوٹا ہونے کی تہمت لگ چکی اور جو فحش غلطی کرے۔ ۲۔ کسی اصل عام کے تحت داخل ہو، پس اس سے وہ من گھڑت روایات نکل گئیں جن کی کوئی اصل سرے سے ہی نہیں۔ ۳۔ اس پر عمل کرتے وقت اس کے ثبوت کا عقیدہ نہ رکھے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی ایسی بات کی نسبت نہ ہو جائے جو فی الواقع آپ نے فرمائی نہیں الخ۔

حافظ سخاوی کہتے ہیں میں کہتا ہوں، امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ وہ جب کوئی دوسری نہ ملے تو ضعیف حدیث پر عمل کرتے تھے بشرطیکہ وہاں کوئی معارض نہ ہو، ان سے مروی ہے کہ لوگوں کی رائے سے ضعیف حدیث مجھے زیادہ محبوب ہے اسی طرح ابن حزم نے لکھا ہے کہ تمام حنفیہ اس بات پر متفق ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے مذہب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا رائے اور قیاس سے بہتر ہے۔ امام احمد بن حنبل سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کو شہر میں ایک محدث اور ایک صاحب رائے شخص ملا لیکن محدث کا حال یہ ہے کہ اس کو صحیح و سقیم روایت میں امتیاز کرنا بھی نہیں آتا، اب وہ شخص محدث سے مسئلہ پوچھے یا صاحب رائے سے؟ انہوں نے فرمایا صاحب رائے سے نہ پوچھے، محدث سے پوچھے۔

ابن عبداللہ ابن مندہ نے ابوداؤد صاحب السنن سے جو امام احمد کے شاگردوں میں سے ہیں نقل کیا کہ وہ (ابوداؤد) جب کسی مسئلہ میں قوی روایت نہ پائیں تو ضعیف روایت بھی نقل کر دیتے ہیں اور ان کے نزدیک ایسی روایت لوگوں کی رائے سے

Marfat.com

زیادہ قوی ہے، پس نتیجہ یہ نکلا کہ حدیثِ ضعیف میں تین مذہب ہیں :-

۱۔ اس پر بالکل عمل نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ اس پر مطلقاً عمل کیا جائے گا جب کہ اس مسئلہ میں دوسری کوئی روایت نہیں

۳۔ تیسرا مذہب جمہور کا ہے کہ فضائل میں اس پر عمل جائے گا، احکام میں نہیں جیسا کہ یہ بات شرائط کے ہمراہ پہلے ذکر ہو چکی ہے، رہی موضوع روایت، سو اس پر کسی صورت بھی عمل کرنا یا روایت کرنا جائز نہیں، جہاں بھی اسے نقل کیا جائے ساتھ ہی اس کا موضوع ہونا بھی واضح کر دیا جائے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ یَرٰی اَنَّہٗ کِذْبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَاذِبَیْنِ۔

ترجمہ:۔ "جو شخص مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کرے جو اس کی رائے میں جھوٹی ہے تو وہ میں سے ایک جھوٹا وہ بھی ہے"

اس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اس جملہ میں اس شخص کے لئے کافی وعید شدید موجود ہے جو ایسی حدیث بیان کرے جسے وہ جھوٹا سمجھتا ہے چہ جائیکہ روایت موضوع ثابت ہو اور وہ اسکی تصریح نہ کرے۔

پھر سخاوی نقل کرتے ہیں کہ علامہ ابن الصلاح رحمہ اللہ نے (مقدمہ میں) صحیح کی تعریف کرنے کے بعد فرمایا "جب محدثین کرام یہ فرمائیں کہ یہ حدیث صحیح ہے تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اس کی سند باقی اوصاف مذکورہ کے ساتھ ساتھ متصل بھی ہے اس کی شرائط میں سے یہ شرط نہیں کہ نفس الامر میں بھی وہ قطعی الثبوت ہو فرماتے ہیں: اسی طرح جب محدثین کرام کہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں تو یہ اس بات کی قطعیت نہیں کہ وہ نفس الامر میں ہے بھی جھوٹ، اس لئے کہ کبھی حدیث نفس الامر میں سچی ہوتی ہے اس سے مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ اسکی

Marfat.com

سند شرط مذکور کی رو سے صحیح نہیں، واللہ اعلم"

جیسا کہ امام نووی نے بھی فرمایا ہے، جس شخص کو کوئی فضائل اعمال کی روایت پہنچے، اسے اس پر چاہیے ایک ہی مرتبہ ہو عمل کرنا چاہیئے تاکہ اس کی فضیلت کا مستحق ہو جائے، بالکل ہی ترک نہ کرے بآسانی جتنا ہو سکے عمل کرے کیونکہ حضور علیہ السلام کا متفق علیہ صحیح فرمان ہے: "جس چیز کا تمہیں حکم دوں، اس پر جہاں تک ہو سکے عمل کرو الخ۔

حافظ سخاوی نے ایک مقام پر حسن بن عرفہ سے ان کی سند کے ساتھ ابو سلمہ، جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"جس کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے کوئی شئے پہنچی جسمیں فضیلت تھی، اس نے اسے اس امید پر قبول کر لیا کہ ثواب ملیگا، تو اللہ تعالیٰ اجر دے گا اگرچہ فی الواقع ایسا نہ بھی ہو"

اس حدیث کے کئی شواہد ہیں۔ اس کتاب کا جامع (علامہ نبہانی) کہتا ہے کہ اس باب میں درود شریف کی فضیلت سے متعلق جتنی روایات ذکر کی گئی ہیں ان میں ان روایات کا ذکر نہیں کیا لیکن کے بارے میں حافظ سخاوی نے موضوع یا سخت ضعیف ہونے کا ذکر کیا ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

الشہاب الرملی کے فتاویٰ میں ہے کہ ان سے اس بارے میں سوال کیا گیا کہ فضائل کے باب میں حدیث ضعیف پر بھی عمل کیا جائے گا، کیا اس کا معنی یہ ہے کہ حدیث ضعیف سے حکم ثابت ہو سکتا ہے؟ اگر کہو اس کا یہی مطلب ہے تو ابن دقیق العید کے اس قول کا کیا جواب ہوگا؟ انہوں نے حدیث ضعیف پر عمل کرنے کی شروط پر کلام کرتے ہوئے کہا کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس سے حکم بھی ثابت ہو سکے۔ انہوں نے جواب دیا کہ امام نووی نے اپنی متعدد تصانیف میں بیان کیا ہے کہ محدثین کا اس بات پر اجماع ہے

Marfat.com

کہ فضائل وغیرہ کے باب میں بالخصوص ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے گا اور ابن عبدالبر نے کہا کہ فضائل سے متعلق حدیثوں میں کسی حجت کی ضرورت نہیں، اور حاکم نے کہا کہ میں نے ابوذکریا العنبری کو یہ کہتے سنا کہ جو حدیث حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرے اور کسی حکم کو واجب نہ کرے اور اس میں ترغیب یا ترہیب کا ذکر ہو، اس سے چشم پوشی کی جائے گی اور اس کی روایت کرنے میں نرمی برتی جائے گی۔ بیہقی نے مدخل میں ابن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حلال و حرام اور احکام سے متعلق روایت کرتے ہیں تو سند میں سختی کرتے اور راویوں پر تنقید کرتے ہیں اور جب فضائل، ثواب اور عقاب کے بارے میں روایت کریں تو سندوں میں نرمی اور راویوں کے بارے میں تسامح کرتے ہیں۔

امام احمد المیمونی سے ضعیف حدیثیں روایت کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہم اس سلسلہ میں نرمی برت سکتے ہیں یہاں تک کہ کوئی ایسی روایت آجائے جس میں حکم آجائے (تو پھر نرمی نہیں برتیں گے) اور عباس کی ابن اسحاق سے روایت کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس شخص سے ہم مغازی وغیرہ کی حدیثیں روایات لکھ لیتے ہیں اور جب حرام و حلال کی بات آجائے تو پھر ہم کو اتنی قوم چاہیئے اور دونوں ہاتھ کی چار انگلیوں کی مٹھی بندکی، اس سے معلوم ہوا کہ ابن دقیق العید کا کلام کلام آئمہ کے مطابق ہے جو فضائل اعمال کے بارے میں ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ فضائل اعمال سے مراد ترغیب ترہیب اور ان سے متعلق قصص وغیرہ ہیں۔ شہاب رملی کی عبارت ختم ہوئی۔

تیسرا باب

اوائل انبیاء علیہم السلام و علماء امت علیہ السلام پر درود بھیجنے کی فضیلت کے بیان میں

سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی "بے شک میں نے تمہارے اندر دس ہزار (کے برابر) قوت سماع پیدا کی یہاں تک کہ تم نے میرا کلام سنا اور دس ہزار (کے برابر) زبان دی یہاں تک کہ تم نے مجھے جواب دیا اور تم مجھے سب سے بڑھ کر محبوب اور قریب ترین اس وقت ہوگے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجو گے"۔ اسے ابو القاسم القشیری نے رسالہ میں بیان کیا ہے اور "شفاء الاسقام" میں حافظ ابو نعیم کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "ایک خبر میں یہ بات آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی، اے موسیٰ! اگر زمین میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں نہ آسمان سے قطرہ اتارتا، نہ زمین سے دانہ اگاتا، اور بہت سی اشیاء کا ذکر فرمایا یہاں تک کہ فرمایا، موسیٰ! کیا چاہتے ہو کہ میں اس سے بڑھ کر تمہارے قریب ہو جاؤں جتنا تمہارا کلام تمہاری زبان سے، اور تمہارے دلی وسوسے تمہارے دل سے اور تمہاری روح تمہارے بدن سے اور تمہارا نور نظر آنکھ سے قریب ہے، عرض کیا جی ہاں! یارب! فرمایا، تو میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجو"۔

اس کو حافظ سخاوی اور دلائل الخیرات کے شارحین نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

مسالک الحفاء وغیرہ میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ موسیٰ! چاہتے ہو کہ قیامت کی پیاس سے محفوظ رہو؟ عرض کیا الٰہی ہاں، فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجو"۔ اس کو ابو القاسم التیمی نے اپنی ترغیب میں کعب احبار سے روایت کیا۔ حافظ سخاوی فرماتے ہیں، بعض خبروں میں بیان کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا، جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اسے غسل بھی دیں اور اس کا جنازہ بھی پڑھیں کہ میں نے اس کو بخش دیا ہے۔ عرض کیا الٰہی! کس سبب سے؟ فرمایا۔ اس نے ایک دن تورات کھولی اس

Marfat.com

میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی پایا، اس نے آپ پر درود بھیجا، میں نے اس کے بدلے اسے بخش دیا۔

ابو محمد جبر نے اپنی کتاب "الملاذ والاعتصام" میں کہا، یہ بھی مروی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دریا عبور کرتے وقت دس مرتبہ اپنا عصا دریا پر مارا لیکن دریا نہ پھٹا پس اللہ تعالےٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود بھیجو، پس انہوں نے درود بھیجا اور دریا کو مارا تو دریا پھٹ گیا۔

کہتے ہیں یہ بھی مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انہوں نے آنکھیں کھولیں تو سرا پردۂ عرش پر اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، لکھا دیکھا، عرض کیا اے رب! کیا مجھ سے بڑھ کر بھی تیری بارگاہ میں کوئی معزز ہے؟ فرمایا ہاں! یہ نام تیری اولاد میں سے ایک نبی کا ہے جو تجھ سے بڑھ کر میرے ہاں معزز ہیں، اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ آسمانوں کو پیدا کرتا نہ زمین کو، نہ جنت کو نہ جہنم کو۔ پھر جب اللہ سبحانہٗ نے ان کی پسلی سے حوّا کو پیدا کیا تو آدم علیہ السلام نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو ایک ایسی مخلوق کو دیکھا جس کے مشابہ کوئی مخلوق نہ تھی، اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام میں قوتِ شہویہ بھی پیدا کی تھی، انہوں نے عرض کیا الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا حوّا! عرض کیا ان کو میرا جوڑا بنا دیجئے۔ فرمایا تو اس کا مہر ادا کرو، عرض کیا ان کا مہر کیا ہے؟ فرمایا، اس نام والے پر دس مرتبہ درود بھیجنا۔ عرض کیا، اگر میں نے ایسا کر لیا تو میرا جوڑا بن جائے گی؟ فرمایا ہاں! فرمایا کہ آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود بھیجا، یہ تھا مہر حضرتِ حوا رضی اللہ عنہا کا۔

اس کو صاحب الشرف نے روایت کیا۔ فرمایا کتاب الشرف کے علاوہ حضرتِ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت ہے "جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو انہوں نے آنکھیں کھولیں تو جنت کے

Marfat.com

دروازے پر لکھا دیکھا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ عرض کیا الٰہی! کیا مجھ سے بڑھ کر بھی کسی محترم و مکرم کو پیدا فرمائے گا؟ فرمایا ہاں! اے آدم، تیری اولاد میں سے ایک نبی ہوں گے۔ انہی کی وجہ سے میں نے جنت و جہنم پیدا کئے۔ پھر جب اللہ نے حوّا کو پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے ایسی مخلوق دیکھی جو سب سے نرالی تھی اور اسمیں شہوت رکھی، عرض کیا الٰہی! یہ کیا ہے؟ فرمایا حوّا، عرض کیا الٰہی! اس کو میرا جوڑا بنا دے۔ فرمایا، مہر لاؤ! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ فرمایا، اس نام والے پر دس مرتبہ درود بھیجو! عرض کیا اے رب! اگر میں نے ایسا کیا تو میرا جوڑا بنا دے گا؟ فرمایا ہاں! پس انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود بھیجا اور یہی مہر تھا۔"

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اس سے زیادہ گناہوں کو مٹاتا ہے جتنا پانی آگ کو، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت جان قربان کرنے سے افضل ہے یا فرمایا فی سبیل اللہ تلوار چلانے سے۔

اس کو النمیری اور ابن بشکوال نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود بھیجے، قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو۔"

اس کو ابو نعیم نے حلیہ میں ذکر کیا۔

ابو محمد جبیر وغیرہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ اگر مجھے ذکرِ خدا کے بھول جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو قربِ خدا صرف درودِ مصطفٰے کے ذریعہ حاصل کرتا۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا۔ "اپنی مجلسوں کو نبی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم پر درود سے زینت دو۔" اس کو النمیری نے ذکر کیا اور ابو محمد جبر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے، "نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہی جنت کا راستہ ہے" اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جو نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اس کی کوئی نماز نہیں"۔ آپ نے زید بن وہب سے فرمایا اے زید! جب جمعہ کا دن ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھنا مت چھوڑو، یوں پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اس کو التیمی نے ترغیب میں بیان کیا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اس شخص کو، اس کے بیٹے کو اور اس کے پوتے کو اپنے دامن میں لے لیتا ہے، اس کو ابن بشکوال نے روایت کیا۔

ابو محمد جبر نے ابو شعیب سے نقل کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمان لکھا "جمعہ کے دن علم پھیلاؤ، بے شک علم کی آفت بھلا دینا ہے اور جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا عبادت ہے"۔ اس کو التیمی نے اپنی ترغیب میں اور النمیری اور ابن بشکوال نے روایت کیا۔

ابو القاسم التیمی نے بھی ترغیب میں حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت کی علامت ہے"۔

مجدالدین فیروز آبادی لغوی نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جمعرات کے دن عصر کے وقت اللہ تعالیٰ فرشتوں کو آسمان سے زمین کی طرف اتارتا ہے ان کے ہمراہ چاندی کے صحیفے اور ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں، اس دن، اس رات اور اگلے دن غروب آفتاب تک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف لکھتے رہتے ہیں۔"

Marfat.com

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آدمی اپنے خطبہ اور ہر امر مطلوب سے پہلے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد وثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے" اور کتاب الام" میں فرمایا "میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آدمی ہر حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے"۔

ابو محمد جبیر نے عبداللہ بن عیسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ کہا جاتا ہے "جس نے قرآن پڑھا، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور دعا مانگی تو یقیناً اس نے ہر مقام سے بھلائی سمیٹ لی"۔ اس کی نسبت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف کی گئی ہے۔

القول البدیع میں ابو غسان کا یہ قول نقل فرمایا کہ "جو شخص دن میں ایک سو مرتبہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے وہ اس آدمی کی طرح ہے جو مدتِ دراز تک رات دن عبادت میں مصروف رہا"۔

ابن النعمان نے کہا، "اہلِ علم کا اس پر اجماع ہے کہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجنا تمام اعمل سے افضل ہے اور اسی سے آدمی دنیا و آخرت کی کامرانی حاصل کر سکتا ہے"۔

الحلیمی نے کتاب شعب الایمان" میں فرمایا کہ نبی علیہ السلام کی تعظیم ایمان کا حصہ ہے اور اس بات کو ثابت کیا تعظیم کا درجہ محبت سے بلند ہے، پھر فرمایا، ہم پر فرض ہے کہ آپ سے محبت کریں، آپکی بزرگی مانیں، آپ کی عظمت کریں ماں سے بہت زیادہ جو کوئی غلام اپنے آقا کی، اور کوئی بیٹا اپنے باپ کی کرتا ہے، فرمایا، یہی قرآن کا منشا ہے اور اسی کا حکم بار بار کتاب اللہ نے دیا ہے، اس کے بعد آیات واحادیث اور صحابہ کرام کا حضور سے برتاؤ ذکر کیا جو آپ کی ہر حال اور ہر طریقہ سے کامل تعظیم اور بزرگی کے بیّن ثبوت ہیں، پھر فرمایا، یہ حال تو ان لوگوں کا تھا جن کو آپ کا دیدار نصیب ہوا۔ رہی آج کی بات، تو آپ کی تعظیم کی ایک صورت یہ ہے کہ جب بھی حضور کا ذکر کیا جائے۔ آپ پر درود وسلام پڑھا جائے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

ترجمہ: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس غیب کی خبریں دینے والے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام"۔

اللہ تعالےٰ نے پہلے خبر دی کہ فرشتے بھی آپ پر درود بھیجتے ہیں، پھر بندوں کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ پر درود و سلام بھیجیں، ان کو خبردار کرنے کے لیے، کہ فرشتے آپ کی شریعت کے پابند نہیں اس کے باوجود وہ آنحضور پر درود و سلام بھیج کر اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں پس ہم تو اس کے زیادہ مستحق، لائق اور حق دار ہیں"۔

عارف صاوی نے اپنے حاشیہ جلالین (تفسیر صاوی) میں فرمایا:۔

"جان لیجئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے وجوب پر تمام علماء متفق ہیں، تعین واجب میں اختلاف کے بعد فرمایا، الحاصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا بغیر کسی مرشد و وسیلہ کے اللہ تعالےٰ تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ اس میں شیخ و سند خود صاحبِ درود ہیں اس لئے کہ درود شریف آپ پر ہی پیش کیا جاتا ہے، اور بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے بخلاف دوسرے اذکار کے کہ اگر ان میں کسی شیخ و مرشد کا وسیلہ نہ لیا جائے تو شیطان دخل انداز ہو جاتا ہے اور پڑھنے والے کو فائدہ نہیں ہوتا۔

الحلیمی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے مقصود اللہ تعالےٰ کے حکم پر عمل پیرا ہو کر اس کا قرب حاصل کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر جو حق ہے اس کو ادا کرنا ہے۔

الخزر بن عبد السلام نے کہا، "ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا آپ کے لئے ہمارا شفاعت کرنا نہیں کیونکہ ہم جیسے ایسی باعظمت ہستی کی شفاعت کرنے کے قابل ہی

Marfat.com

نہیں لیکن اللہ تعالےٰ نے ہم کو اس ذات کا احسان ادا کرنے کا حکم دیا ہے جس نے ہم پر احسان وانعام فرمایا ہے، اب اگر ہم اس سے عاجز ہیں تو اس کے عوض ہم آپ کے لئے دعا کرتے ہیں چونکہ ہم اس عوض کو ادا کرنے سے عاجز تھے اور اللہ تعالےٰ کو ہمارے عجز کا علم تھا اس لئے اس نے ہماری راہنمائی فرمائی اور ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا تاکہ ہمارا آپ پر درود وسلام بھیجنا آپ کے فضل واحسان کا عوض ہو جائے اس لئے کہ حضور کے احسان سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں۔"

ابو محمد المرجانی نے کہا "تیرے درود وسلام کا فائدہ چونکہ لوٹ کر تجھے ہی ہوتا ہے لہٰذا تیرا حضور پر درود پڑھنا درحقیقت اپنے لئے دعائے خیر کرنا ہے"۔

ابن العربی نے فرمایا "حضور پر درود پڑھنے کا فائدہ اس شخص کی طرف لوٹتا ہے جو درود بھیجتا ہے، کیونکہ یہ اس کے صحیح العقیدہ ہونے، خلوصِ نیت، اظہارِ محبت، آپ کی دائمی اطاعت اور آپ کے وسیلۂ جلیلہ کے احترام کی دلیل ہے"۔

حافظ سخاوی نے بعض علماء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ایمان کے سب سے بڑے مدارج میں سے یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی بنا پر، آپ کے حقوق ادا کرتے ہوئے اور آپ کی توقیر و تعظیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ پر درود وسلام بھیجا جائے اور اس پر مواظبت کیجائے تو یہ بھی آپ کا شکر ادا کرنا ہے اور آپ کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ کہ آپ ہی کے صدقے ہم پر انعام واکرام کی بارش ہوئی آپ ہی جہنم سے ہماری نجات اور جنت میں داخل ہونے کا سبب ہیں، آپ ہی کے طفیل ہم بآسانی فوز و فلاح سے ہمکنار اور ہر قسم کی سعادت کے سزاوار ہو سکتے ہیں، آپ ہی کے ذریعہ ہم بلند و بالا مراتب و مناقب تک بلا روک وٹوک پہنچ سکتے ہیں:۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

Marfat.com

وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

ترجمہ: "یقیناً اللہ نے اہلِ ایمان پر احسانِ عظیم کیا جب ان میں انہی میں سے ایک ایسا رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور ان کو پاک صاف کرتا اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

اقلیشی نے کہا "جن پر اللہ تعالےٰ اور اس کے تمام فرشتے درود بھیجیں اور جنکو اللہ تعالےٰ دنیا و آخرت میں قربتِ عظیمہ سے مخصوص کرے، ان پر درود بھیجنے سے بڑھ کر کون سا علم بلند مرتبہ، کونسا وسیلہ زیادہ مستحق شفاعت اور کونسا عمل زیادہ مفید ہو سکتا ہے؟ پس آپ پر درود بھیجنا سب سے بڑا نور ہے اور یہی وہ سودا ہے جس میں نقصان نہیں، اور یہی اولیاء اللہ کا صبح و شام کا وظیفہ ہے پس اپنے نبی پر ہمیشہ درود پڑھتے رہو اسی سے تم اپنی گمراہیوں سے پاک ہو گے، اسی سے تمہارا عمل درست ہو گا اور اسی سے تمہاری آرزو پوری ہو گی، اسی سے تمہارے دل کا نور ضیا بار ہو گا اور اسی سے تم اپنے رب کی رضامندی حاصل کر سکو گے، اسی سے خوف و ہراس کے دن (قیامت) کی دہشت سے مامون ہو گے، اللہ تعالیٰ آپ پر اسی طرح صلوٰۃ و سلام نازل فرمائے جیسے اس نے آپ کو رسالت و خلت سے نوازا، اور آپکو وہ کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔"

حافظ سخاوی نے کہا "عراقی نے کہا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر درود بھیجنے والے پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے والے پر صرف یہی نہیں کیا کہ ایک درود بھیجنے والے پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے بلکہ اس پر یہ اضافہ فرمایا کہ اس کے دس درجے بلند فرمائے اور اس کے دس گناہ بھی درگزر فرمائیے جیسا کہ حدیثِ انس میں آتا ہے اور اس پر یہ اضافہ بھی کیا کہ

Marfat.com

اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔"

ان احادیث میں اس عبادت کے شرف پر دلالت ہے کہ اللہ تعالےٰ درود بھیجنے والے پر چند در چند رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی نیکیاں بڑھاتا اور برائیاں مٹاتا ہے اور اس کے درجات بلند فرماتا اور گردنیں آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ پس سیّد السادات اور منبع السعادات پر کثرت سے درود بھیجو کہ یہی خوشیاں پانے کا وسیلہ اور بیش بہا انعام واکرام پانے اور مصائب وآلام کی روک تھام کا ذریعہ ہے۔ تم حضور پر ایک مرتبہ جو درود بھیجتے ہو اس کے عوض تم پر آسمانوں اور زمین کا مالک دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ دس خطائیں معاف فرماتا اور دس درجے بلند فرماتا ہے اور معزز فرشتے تجھ پر دار المقام (جنت) میں رحمت بھیجتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً الخ۔

علامہ قسطلانی نے فرمایا "حضور علیہ السلام پر درود بھیجنا اوقات ومقامات کے اختلاف کے ساتھ تمام عبادات میں جائز ہے۔ جمعہ، جماعت، خطبات اور نمازیں یا دیگر تصرفات میں، یہاں تک کہ معاملات، خرید وفروخت، عقد نکاح میں بھی، خصوصاً سلوک میں۔ اذکار ودعوات کے اوقات میں کہ اسی سے ان کو شرفِ قبولیت حاصل ہو سکتا ہے۔"

امام شعرانی نے سلفِ صالحین کے اخلاق پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے تنبیہ المغترین۔ اس میں فرماتے ہیں، سلفِ صالحین کے اخلاق میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے کسی مجلس میں غافل نہیں ہوتے۔ حضور علیہ السلام کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے کہ "جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے، نہ تو وہاں اللہ کا ذکر کرے اور نہ اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، قیامت کے دن اس پر ذلت وحسرت

Marfat.com

مسلّط ہوگی، اسی طرح آپ نے اپنی کتاب لواقح الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ میں فرمایا، یہی وہ عظیم الشان عہد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہم سے لیا گیا ہے کہ ہم رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر رات دن کثرت سے درود و سلام بھیجیں اور ہم اپنے بھائیوں کے سامنے اس کا اجر و ثواب بیان کریں اور آپ کی محبت کے اظہار کے پیشِ نظر ان کو اس میں کامل ترغیب دیں اور ان سے یہ بھی کہیں کہ روز و شب، صبح و شام ایک ہزار سے دس ہزار تک درود و سلام بھیجیں، یہ سب سے افضل عمل ہے، اگرچہ صحتِ درود کے لئے طہارت اس طرح شرط نہیں جس طرح نماز کے لئے شرط ہے، تاہم درود بھیجنے والے کو طہارت اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری کا تصوّر ہونا چاہئے کیونکہ یہ بھی حق تعالیٰ سے بندے کی ایسی ہی مناجات ہے جس طرح رکوع و سجود والی نماز، درود بھیجنے والا اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ قرب میں بیٹھ کر اس سے سوال کرتا ہے کہ وہ ذات آپ اپنے نبی پر درود بھیجے اگرچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل و شرف اصلی ہے کیونکہ وہی تو ہیں جنہوں نے درود بھیجنے کو مسنون قرار دیا تاکہ درود بھیجنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت حاصل ہو۔ پس جو شخص ہمارے بیان کئے ہوئے طریقہ پر مداومت کرے گا، اجرِ عظیم کا مستحق ٹھہرے گا اور یہی اعلیٰ ترین ذریعہ ہے قربِ رسول حاصل کرنے کا۔ موجودات میں کوئی ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں اس طرح ربط و تعلق قائم فرمایا ہو جس طرح حضور سے قائم فرمایا، پس جس کسی نے بھی صدقِ دل، محبت اور خلوصِ نیت سے آپ کی خدمت کی۔ اس کے سامنے بڑے بڑے شہ زوروں کی گردنیں جھک گئیں اور تمام مسلمانوں نے اس کی تعظیم و تکریم کی۔ دنیا میں دیکھ لو، جو شخص دنیاوی بادشاہوں کا مقرب ہو جائے، تمام لوگ اسکی تعظیم کرتے ہیں اور جو اپنے آقا کی خدمت کرے، تمام نوکر، غلام اس کی خدمت کرتے ہیں، یہی طریقہ تھا ہمارے قائد اور شیخ، شیخ نور الدین الشونی

Marfat.com

کا شونی ایک شہر ہے جو ہمارے سیدا حمد البدوی رضی اللہ عنہ کے شہر کے پاس ہے۔ الشونی اسی کی طرف منسوب ہے۔ عارف باللہ شیخ احمد الزواوی مدفون دمنہور جو کہ بحیرہ کے مضافات میں سے ہے، کا بھی یہی طریقہ تھا۔ شیخ نورالدین الشونی کا روزانہ دس ہزار مرتبہ درود پڑھنا ورد تھا اور شیخ احمد الزواوی کا روزانہ چالیس ہزار ورد تھا۔ الثعلبی نے کتاب العرائس میں یہ حکایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ایک مخلوق کوہ قاف کے اس طرف رہتی ہے، ان کی تعداد اللہ ہی بہتر جانتا ہے، انکی عبادت صرف یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں۔

سیدی ابوالعباس التیجانی نے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَنَا عَلَیْہِ مِفْتَاحًا (الٰہی! حضور علیہ السلام پر ہمارا درود چابی بنا دے) کی شرح میں فرمایا: درود پڑھنے والا اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے کہ ان کا پڑھا ہوا درود چابی بن جائے کس کیلئے؟ غیوب، معارف، انوار اور اسرار کے بند دروازوں کے لئے جب اس میدان کی چابی خود حضور کی ذات مقدسہ ہے تو اس حیثیت سے آپ درود وسلام کے زیادہ مستحق ٹھہرے جو اس فریضہ سے الگ رہا اور اس راہ پر چلنے والے تمام مسلمانوں سے کٹ گیا تو وہ کٹ ہی گیا، اور دھتکارا گیا اور اس کی قسمت میں قرب خداوندی نہیں

کتاب جواہر المعانی کی عبارت ختم ہوئی۔

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ "شیخ ابوالعباس مذکور نے ایک طالب علم کے نام لکھا، بسملہ اور الحمد للہ کے بعد، میں جس چیز کی تجھے نصیحت و وصیت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ صفائے قلب کے ساتھ ظاہر و باطن ہر حال میں رب تعالیٰ کے حکم کی مخالفت سے بچتے رہنا اور دل سے اس کی طرف متوجہ رہنا اور ہر حال میں اسکے حکم پر راضی رہنا۔ بہر صورت اس کی تقدیر پر صبر کرتے رہنا، ان تمام امور میں بقدر استطاعت حضور قلب کے ساتھ بکثرت اللہ کا ذکر کرنا اور اس سے مدد چاہنا جن امور کی میں

Marfat.com

نے تجھے وصیت کی ہے ان میں وہ تیری مدد فرمائے گا اور اللہ تعالےٰ کا سب سے بڑھ کر فائدہ مند ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضورِ قلب کے ساتھ درود بھیجنا ہے، بلاشبہ یہ دنیوی و اخروی تمام مقاصد کے حصول کا ضامن اور تمام مشکلات کا حل ہے اور جو شخص اس پر عمل کرے گا، وہی اللہ تعالےٰ کا سب سے بڑھ کر برگزیدہ ہوگا"۔ الخ

ایک دوسرے خط میں تمام مسلمان بھائیوں سے وہ جہاں بھی ہوں مخاطب ہیں، آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حصولِ تقوےٰ بہت مشکل ہے اور جو کوئی ہاتھ سے اس کی لگام کھینچتا ہے، یہ اور دور ہوتا ہے ہمتیں اس کے آگے پست ہو جاتی ہیں پس شاذ و نادر ہی کوئی اس کی اصل اور لگام تک پہنچ سکتا ہے کیونکہ قلوب و نفوس مکمل طور پر اللہ تعالےٰ اور اس کے احکام سے روگرداں ہو چکے ہیں اور احوالِ بشریہ میں اس طرح پھنس چکے ہیں کہ اب ان سے بچ نکلنا دشوار ہے اور یہ حال عصرِ حاضر میں ان تمام لوگوں کا ہے جو روئے زمین پر بستے ہیں، ہاں! کوئی شاذ و نادر ایسا بندۂ خدا ہو جس کو اللہ تعالےٰ نے بچا لیا ہو تو یہ دوسری بات ہے، ہم نے جس صورتِ حال کا ذکر کیا ہے اس کا سبب آتشِ خوف و فتن کا بھڑکنا اور بحرِ مصائب و مشکلات کا موجزن ہونا ہے جس میں لوگ پوری طرح غرق ہو چکے ہیں۔ انسان کی حالت یہ ہو چکی ہے کہ جب دعائیں مانگ مانگ کر ایک مصیبت سے نجات پاتا ہے تو کئی اور مصیبتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی صورتِ حال کے بارے میں کہا گیا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جب مصائب و فتن کے پے در پے سیلاب آئیں گے، کوئی دعا فائدہ نہ دے گی سوائے اس دعا کے جو ڈوبنے والے کی دعا کی طرح ہو۔ تم کو چاہیئے کہ جو نجات بخشنے والی چیز ہم بتائیں اس پر سختی سے کاربند ہو جاؤ، یہی اس آگ کو بجھائے گی اور وہ ہے کثرتِ استغفار اور نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

Marfat.com

اور صرف لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر کرنا اور صرف لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا ذکر کرنا اور یوں کہنا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ جتنا زیادہ ان کا ذکر کرے گا، اتنے ہی زیادہ اس سے مصائب، شرور اور بوجھ دور رہیں گے اور جتنا کم کرے گا اتنے ہی کم الخ۔

القول البدیع میں فرمایا: جس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمارے نبی کا ذکر اپنے ذکر سے ملایا ہے شہادتین میں آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا اور آپ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ہے، اسی طرح آپ پر درود بھیجنے کے ثواب کو اپنے ذکر کے ساتھ ملا دیا ہے، پس جس طرح اس نے فرمایا: اُذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ "تم مجھے یاد کرو! میں تم کو یاد رکھوں گا" اور فرمایا "جب میرا بندہ مجھے دل میں یاد کرے، میں بھی دل میں اس کو یاد کرتا ہوں اور جب محفل میں مجھے یاد کرے تو میں اس سے بہتر محفل میں اس کو یاد کرتا ہوں" جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے، ایسا ہی اس نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی کیا کہ بندہ جو ایک مرتبہ حضور پر درود بھیجے وہ اس کو بایں طور قبول فرماتا ہے کہ پڑھنے والے پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ یونہی جو شخص حضور علیہ السلام پر ایک مرتبہ سلام بھیجے، اللہ تعالےٰ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہے پس اسی کے لئے سب تعریف و فضل ہے۔

الدر المنضود میں یہ عبارت نقل کرنے کے بعد فرمایا: یہ عبارت بھی ذرا اضافے کے ساتھ القول البدیع کی ہے، اسی سے اس سوال کا جواب بھی معلوم ہو گیا جو اس مقام پر کیا جاتا ہے کہ جی ہر نیکی کا دس گنا ثواب قرآن سے ثابت ہے پس حضور علیہ السلام پر درود پڑھنے میں کوئی خاص فضیلت نہیں۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ درود شریف میں ایک خاص فضیلت موجود ہے۔ وہ یہ کہ اس کے عوض

Marfat.com

جنت میں دس درجے بڑھتے ہیں اور وہ یہ ہیں جو ایک درود کے بدلہ میں اللہ کی طرف سے دس پڑھنے والے کو ملتی ہیں، اور اللہ کا ایک مرتبہ بندے پر درود بھیجنا پانچ گنا بڑھنے سے افضل ہے، علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اس کے ساتھ دس درجے بلند ہونا اور دس گناہ مٹا دینا اور دس نیکیاں لکھی جانا اور دس غلام آزاد کرنے کے مساوی ٹھہرانا بھی ملا دیا ہے۔ پس اس عبادت کا شرف، عظمت اور دونا دون بڑھنے کا امتیاز دیکھو شاید یہ غور و فکر تمہیں بکثرت درود و سلام پڑھنے کا شوق دلا دے اور تم دنیا و آخرت کی کامرانیوں سے ہمکنار ہو سکو اور اللہ تعالیٰ کے اپنے بندے پر درود بھیجنے کی نشانی یہ ہے کہ اس کو نورِ ایمان سے مزین اور زیورِ توفیق سے آراستہ فرماتا ہے، اس کے سر پر صداقت کا تاج رکھتا ہے اور اس کے نفس سے خواہشات و ارادتِ باطلہ کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے عوض اس کی قسمت میں اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے۔

السید احمد دحلان نے اپنی کتاب تقریب الاصول میں ابن عطاء اللہ کا یہ قول نقل فرمایا:۔

"جو شخص کثرت سے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرے، اللہ کا لطف اس سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور اللہ تعالےٰ اس کو غیر کا محتاج نہیں رکھتا پس جس شخص کی نماز و ورد فوت ہو جائیں، اس کو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے، فرمانِ نبوی ہے، جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔"

پس اگر کوئی شخص عمر بھر تمام عبادات بجا لاتا رہے، پھر حضور علیہ السلام پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو اس کا ایک مرتبہ درود بھیجنا عمر بھر کی نیکیوں سے بڑھ جائیگا۔

Marfat.com

اس لئے کہ تم حضور پر اپنی طاقت کے مطابق درود بھیجو گے اور اللہ تعالےٰ تم پر اپنی ربوبیت کے مطابق رحمت نازل کرے گا کہ عطیہ قدرت کے مطابق ہوتا ہے۔

یہ تو اس وقت ہے جب اللہ تعالےٰ ایک مرتبہ رحمت بھیجے جب ایک کے عوض دس مرتبہ رحمت بھیجے تو اس کی کیا شان ہوگی؟ کتنی حسین زندگی ہے اس آدمی کی جو اللہ کی اطاعت میں اس کی یاد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام میں وقت گزار دے الخ۔

اسی کتاب میں ایک دوسرے مقام پر سیدی ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل فرمایا:۔

گناہوں سے بچاؤ کا ایک مضبوط ترین قلعہ اللہ تعالےٰ سے استغفار اور اس کی طرف رجوع کرنا ہے، فرمان باری تعالےٰ ہے:۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

ترجمہ: "اللہ ایسا نہیں کہ تم اے محبوب ان میں موجود ہو اور وہ ان کو عذاب دے اور اللہ تعالےٰ ایسا نہیں کہ وہ معافی مانگیں اور وہ انکو عذاب دے"۔

فرمایا، استغفار ہی کی طرح حضور علیہ السلام پر کثرت سے درود بھیجنا ہے اور بعض نے درود شریف کو استغفار پر افضل مانا ہے، بہتر یہ ہے کہ ان دو قولوں میں یوں تطبیق دی جائے کہ درود شریف، استغفار، تہلیل، تسبیح، تلاوتِ قرآن اور باقی اذکار کے روحانی اثرات نفس کی حالتِ سستی، کبیدگی اور ذوق و شوق کے تفاوت کی بنا پر یکساں نہیں رہتے (لہٰذا کوئی قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے) الخ۔

حافظ سخاوی فرماتے ہیں: بعض علما نے فرمایا جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے والا ہے اس کا شمار ان مردوں اور عورتوں میں ہوتا ہے جو

Marfat.com

تعالےٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہیں اور جو آپ کے ذکر سے غافل ہے، وہ ذکرِ الٰہی سے غفلت برتنے والوں میں شمار ہوتا ہے الخ۔

امام عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب المنن الکبریٰ کے نویں باب میں فرمایا مجھ پر اللہ تعالےٰ کا ایک احسان یہ بھی ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے دیکھوں، اس کا احترام کرتا ہوں کیونکہ اس طرح وہ خدا تعالےٰ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمنشین ہو جاتا ہے، اگر میری اس سے کوئی حاجت درپیش ہو اور وہ مذکورہ شغل میں مشغول ہو تو صبر کر لیتا ہوں اور اس کو تکلیف نہیں دیتا اور ممکن ہو تو نفس کا تقاضا مؤخر کر دیتا ہوں اور اس کی توجہ کبھی کسی ایسے امر کی طرف مبذول نہیں کرتا جو اس کی یکسوئی میں دخل انداز ہو۔ یہ سب کچھ محض خدا و رسول اجل و علا وصلی اللہ علیہ وسلم) کے ادب و احترام کی خاطر ہے۔ اور اگر اس شخص کو میری ضرورت کا علم ہو جائے اور وہ اپنی اس مصروفیت کو چھوڑ کر میری حاجت برآری کے لئے کھڑا ہو جائے تو میں اس کو روک دیتا ہوں اور اگر وہ مجلس چھوڑ کر چلا جائے اور مجھے تکلیف دے تو آئندہ کبھی اس قسم کی حاجت اس کے سامنے پیش نہیں کرتا اللہ و رسول (جل جلالہ، صلی اللہ علیہ وسلم) کا ادب کرتے ہوئے اور بسا اوقات اللہ تعالےٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے پس وہ بخشا جاتا ہے اور جس کی بخشش ہو جائے اس کا مواخذہ مناسب نہیں، پھر اگر میں اس کا بدلہ طلب کروں تو اس کے آقا اللہ تعالےٰ سے مانگتا ہوں، بندے سے نہیں مانگتا۔ اور اے میرے بھائی غور کریں، دنیا میں جو شخص بادشاہوں کا ہم نشین ہو، لوگ کس طرح اسکی عزت کرتے ہیں اور اس کے سبب بادشاہ کی ناراضگی سے ڈرتے ہیں۔ وہ شخص جو چاہے لوگوں سے سلوک کرے، لوگ بادشاہ کے احترام کے پیشِ نظر اس کے مقابل نہیں ہوتے پس اللہ سبحانہٗ تو اس سے قریب تر اور مستحق تر ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین الخ

Marfat.com

علامہ قسطلانی نے اپنی کتاب مسالک الحنفاء کے شروع میں حدیث انس رضی اللہ عنہ کہ تم میں کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کا محبوب تر نہ ہو جاؤں اس کے باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر" کے تحت فرمایا، اگر ہمارے جسم کے ایک ایک بال کے نیچے حضور علیہ السلام کی محبت ہو تو یہ بھی اس حق کے جزء کا جزء ہو گا جو ہم پر آپ کا ہے اور تمہیں معلوم ہے جو جس سے محبت کرے اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے جیسا کہ مسند الفردوس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث ہے، پس اہل محبت کے دل ذکر محبوب کی بنا پر لذات سے بیگانہ ہوتے ہیں اور ان کے خیالات خواہشات نفس کی ترغیب دینے والے امور سے خالی ہوتے ہیں اور بلاشبہ اولیٰ اعلیٰ، بیش قیمت، افضل، اکمل، رخشندہ تر، محبوب تر، خوب تر جس کا تم ذکر کرتے ہو، وہ یہی محبوب کریم اور رسول عظیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تو ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے آپ کی تکریم و تعظیم میں اضافہ فرمائے کہ یہی دو صفات آپ کی دائمی محبت اور اس میں ترقی کا سبب ہیں اس لئے کہ یہی وہ بنیادی عقیدہ ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ انسان جتنا کثرت سے محبوب کا ذکر کرتا اور اس کی خوبیوں کا تصور کرتا اور کشش پیدا کرنے والی باتوں کو تصور میں لاتا ہے، اس کی محبت بڑھ جاتی ہے اور اس کا شوق زیادہ ہو جاتا ہے اور تمام دل پر اسی کا قبضہ ہو جاتا ہے اور دیدار یار سے بڑھ کر چشم محب کو ٹھنڈا کرنے والی کوئی شئے نہیں، اور ذکر یار و تصور محاسن دلدار سے بڑھ کر کسی شئے میں اس کے دل کا سرور نہیں جب یہ دولت اس کے دل میں مضبوطی سے جم جاتی ہے تو زبان اس کی مدح و ثنا میں مصروف ہو جاتی ہے پس صبح و شام حضور علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنا اس کی عادت بن جاتی ہے اور وہ ایسی تجارت سے بہرہ مند ہو جاتا ہے جو کبھی خسارے سے آشنا نہیں ہوتی اور وہ مشکوٰۃ نبوت سے عظیم الشان انوار

Marfat.com

حاصل کرلیتا ہے۔

بے شک شیخ نورالدین علی الشونی (شون جزیرہ بنی نصر احمدی کا ایک شہر ہے) اللہ تعالیٰ ان کی لمحہ بہ لمحہ انس و محبت کی کرامات سے ہم کو نفع مند فرمائے اور ان کو اور ہم کو اپنے خطیرہ قدس میں باریاب فرمائے، ان لوگوں میں سے ہیں جن پر اس محبوب کریم اور رسولِ عظیم کا ذکر کامل طور پر مسلط ہو چکا ہے، پس حضور علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنا ان کے شب و روز کا دائمی وظیفہ ہے، اس میں ان کی عمر صرف ہوئی، یہاں تک کہ ان پر ذکرِ مصطفےٰ کے انوار کا فیضان ہوا اور مجھے امید ہے کہ وہ اہلِ صفا میں سے تھے، مجھ سے ایک صاحب نے جنہوں نے ان کو خواب میں دیکھا تھا، بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسی ایسی بشارتیں دیں جن میں ساری خوشیاں سمٹ آئی تھیں وغیرہ، یہ سب شاید اسی وجہ سے ہوا کہ وہ جمعہ اور پیر کی رات جامع ازہر شریف میں اسی شغل میں مشغول رہا کرتے تھے اور انہوں نے اجر و ثواب کا عظیم الشان حصہ پاکر کامیابی حاصل کی تھی پس ان پر ان کے وظائف نے ہجوم کیا کہ وہ ان سے سیراب ہوں، مسجد جامع الازہر کے چراغ ان کے درود و سلام سے جگمگا اٹھے اور ان سے ہر نمازی اور درود پڑھنے والا کامیاب و کامران ہوا، اور اگر تم ان کے نفیس سانس اور خوشبودار جھونکے سونگھو اور گوشِ ہوش سے درود شریف کے نغمے سنو تو تمہارے قلب پر انوار کی بارش ہو، اور پوشیدہ اسرار تم پر روشن ہو جائیں، اور امید ہے کہ حظیرۃ القدس میں محبت کی سرمست شراب صاف پیمانوں میں تم کو پلائی جائے گی اور تمہیں پورا ثواب ملیگا اور مرضِ جفا سے شفایاب ہو گے۔ خدا کی قسم! ایسی مسحور کن آوازیں میں نے کبھی درود شریف نہیں سنا اور میرے نزدیک اس سے بڑھ کر نفع بخش کوئی اجتماع نہیں منعقد ہوا پس وہ شخص قابلِ مبارکباد ہے جس نے اس سلسلہ میں محنت و مشقت برداشت کی

Marfat.com

اس امید پر کہ وہ بھی ان جیسا ہو جائے، پس چشمِ بصیرت سے دیکھو تو، درود شریف کے انوار گھاٹیوں سے چمکتے نظر آئیں گے اور شبِ زندہ داروں کی قسمت کے ستارے آپ کی توجہِ تام سے طلوع ہو چکے ہیں اور صبحِ کامرانی مشرقِ صلوٰۃ سے ظاہر ہو چکی ہے، اور ان کے اذکارِ حسنہ کی خوشبو بھڑک اٹھی ہے اور سخاوت کے منادی وصول کے منبروں پر بول چکے، اور ساری قوم صبح کے وقت حمد بیان کرتی ہے اور اس کی محبت کا خطیب شوق کے منبروں پر محبت کے بول بول چکا اور وہ زبانِ حال سے اپنے آپ کو مبارک بادیاں دے رہا ہے کہ تیرے اندر بلندیوں کے انوار چمک اٹھے ہیں، اور پہلے قدم رکھنے والوں میں چرچے ہیں کہ تم بھی دردِ محمدی کے خدمت گذاروں میں شامل ہو الخ۔

صاحبِ جوہر المعانی اپنے شیخ ابوالعباس التیجانی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "فائدہ، کثرتِ ملائکہ کے اعتبار میں:" یہ اللہ تعالےٰ کا سب سے بڑا لشکر ہے، حدیث میں حضور علیہ السلام سے مروی ہے:۔

"آسمان چرچرایا، اور اسکو چرچرانے کا حق ہے، قدم بھر بھی جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ رکوع، سجود یا قیام میں نہ ہو"

بیان کیا جاتا ہے کہ انسان جنات کا دسواں حصہ ہیں اور جن و انسان خشکی کے جانوروں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب پرندوں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب ملکر بحری جانوروں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب مل کر زمین پر مقیم فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب آسمانِ دنیا کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور پھر یہ سب مجموعہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہے پھر اسی ترتیب سے ساتویں آسمان تک، پھر یہ سب ملائکہ کرسی کے مقابلہ میں معمولی سی جماعت بنتے ہیں، پھر یہ سب ایک سرادقِ عرش کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور حجاباتِ عرش کی تعداد چھ لاکھ ہے۔ ایک سرادقے کا طول و عرض اور وسعت اتنی عظیم ہے کہ آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کے سامنے معمولی حیثیت

Marfat.com

رکھتے ہیں، اور ان پر قدم برابر جگہ بھی ایسی نہیں جس پر کوئی فرشتہ رکوع، سجود یا قیام میں نہ ہو، ان کا شغل تسبیح و تقدیس کرنا ہے۔ پھر یہ تمام فرشتے ان فرشتوں کے مقابلہ میں جو عرشِ الٰہی کے اردگرد پرے جمائے مصروفِ عبادت ہیں، ایسے ہیں جیسے سمندر کے مقابلہ میں قطرہ۔ ان کا شمار اللہ ہی جانتا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عرش کے گرداگرد فرشتوں کی ستّر ہزار صفیں محوِ طواف ہیں اور تکبیر و تحلیل کر رہے ہیں اور ان کے پیچھے مزید ستّر ہزار صفیں ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے باآوازِ بلند مصروفِ تہلیل و تکبیر ہیں اور ان کے پیچھے ایک لاکھ صفیں دائیں ہاتھ بائیں پر رکھے ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مختلف تسبیح پڑھتا ہے۔ پھر یہ تمام فرشتے ملائکہ، لوح کے مقابلہ میں بہت کم ہیں اور ملائکہ لوح میں سے ہر ایک اسرافیل علیہ السلام کی طرح ہے اور کہا گیا ہے کہ عرش کے دو پائیوں کے درمیان تیز رفتار پرندے کی اسی ہزار سال اڑنے کی مسافت ہے۔ اور عرش کی وسعت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کے تین سو چھیاسٹھ (۳۶۶) پائے ہیں، ہر پائے کی مقدار دنیا سے ساٹھ ہزار گنا بڑھ کر ہے اور دو پائیوں کے درمیان ساٹھ ہزار صحرا ہیں، ہر صحرا میں ساٹھ ہزار عالم اور عرش سے اوپر ستّر حجاب ہیں، ہر حجاب ستّر ہزار سال کا ہے اور ہر دو حجاب کے درمیان ستّر ہزار سال کی مسافت ہے اور یہ تمام معزز ملائکہ سے پر ہیں، اسی طرح ستّر پردوں کے اوپر عالمِ بالا ہے، پس یہ تمام فرشتے اس آدمی پر دس دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں اس شخص پر جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے اور یہ سلسلہ ہمیشہ یونہی چلتا رہے گا چاہے کوئی کم پڑھے یا زیادہ۔

(جواہر معانی کی عبارت ختم ہوئی۔)

کتابِ مذکور میں یہ بھی لکھا ہے: میں نے اپنے شیخ (بیحانی) سے آیۂ کریمہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ

Marfat.com

کا مطلب پوچھا تو آپ نے جواب دیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ "اللہ اور اس کے سخت عذاب سے ڈرو اور اس کی طرف کوئی وسیلہ پکڑو" اور وہ نیک اعمال ہیں جن میں اللہ کی رضا ہوتی ہے اور اس آیت سے اشارتاً یہ مفہوم بھی لیا جا سکتا ہے کہ اس کی طرف کوئی ایسا وسیلہ تلاش کرو جس کے ذریعہ تم اس کے غیر سے الگ ہو جاؤ تاکہ اس تک تمہاری رسائی ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی وسیلہ نہیں ہو سکتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا درود شریف سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں الخ۔

شیخ عمر بن سعید صاحب کتاب الرماح نے کتاب فتح المبین سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ظاہر یہی ہے کہ یہ بات جس کتاب سے منقول ہے وہ فتح المبین فی مدح سید المذنبین ہے جس کے مصنف عبدالعزیز بن علی مکی الزمزمی متوفی ۹۶۳ھ ہیں مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا تمام اوقات میں بہت اہم ہے اس شخص کے لئے جو زمین و آسمان کے مالک کا قرب چاہے اور بے شک وہ اسرار و فتوحات حاصل کرے گا اور اس کی باطنی کدورتیں دھل جائیں گی، اور اس کی تاکید کرنی چاہیئے ابتدائی طالبوں کو، ارادت مندوں کو اور انتہائی راہ نوردوں کو اور اس کی احتیاج میں طالب، سالک، مرید اور صاحب قرب سب برابر ہیں، پس یہ طالب کی تربیت کرتا ہے اور عارف کو فنا کے بعد بقا بخشتا ہے اور چاہو تو یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ طالب کی راہ سلوک میں مدد کرتا ہے اور مرید کے شکوک رفع کرتا ہے اور عارف سے کہتا ہے یہ ہے تو اور تیرا رب! اور اگر چاہو تو یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ (درود شریف) طالب کی قوتیں اضافہ کرتا ہے، مرید کو باکرامت کرتا ہے اور مقام ہیبت میں عارف کو سہارا دیتا ہے۔ اور چاہو تو یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ طالب کو اٹھاتا، مرید کو کامل اور عارف کو رنگین کرتا ہے اور چاہو تو یوں بھی کہہ سکتے ہو

Marfat.com

کہ طالب کے دل میں اعمالِ صالحہ کی محبت ڈال دیتا ہے، مرید کو احوال عطا کرتا ہے اور عارف کو مردانِ راہ کے مقامات پر ثابت رکھتا ہے۔ اور چاہو تو یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ طالب اس سے روشنی لیتا ہے، مرید اس کی عبارت پر مگن رہتا ہے اور عارف کا کام اشاروں میں کر دیتا ہے اور چاہو تو یوں کہہ لو کہ اس سے طالب کا یقین قوی ہوتا ہے، مرید کا ایمان بڑھتا ہے اور اس سے عارف کے مشاہدے میں ترقی ہوتی ہے۔ اور چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب کو ثابت کرتا ہے، مرید کو خوبصورت کرتا ہے اور عارف کی مدد کرتا ہے اور اگر چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب کے لئے راہیں کھولتا ہے اور مرید پر فیضانِ نور کرتا ہے اور عارف کی بوقتِ ملاقات مدد کرتا ہے اور چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ اس سے طالب کے انوار بڑھتے ہیں اور مرید پر اس سے اسرار کھلتے ہیں اور عارف کے اس سے رات دن مساوی ہو جاتے ہیں۔ اور چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب سے اعمالِ صحہ محبت کرنے لگتے ہیں اور مرید کے احوال درست ہوتے ہیں اور عارف کی بوقتِ وصال مدد کرتا ہے۔ اور اگر چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ اس سے طالب کا شوق بڑھتا ہے اور مرید اس سے نرم خو ہو جاتا ہے اور عارف اس کے سبب تحقیق کرتا ہے، اور اگر چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب اس سے مسرت حاصل کرتا ہے اور مرید کو نیچے گرنے سے بچاتا ہے اور عارف اس کے ذریعے چٹائی پر بیٹھ کر ادب حاصل کرتا ہے، اور اگر چاہو تو یوں کہو کہ طالب اس کے ذریعہ انوار حاصل کرتا ہے اور مرید کے اس سے پردے کھلتے ہیں۔ اور عارف کو لازمی طور پر مجبور کرتا ہے اور اس کے لئے غیر اللہ کے ساتھ کوئی قرار نہیں ہوتا۔ اور اگر چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب کو نیند کی حالت میں شوق عطا کرتا ہے اور مرید کو کرامات دیتا ہے اور عارف کے مقامات میں انقلاب لاتا ہے اور چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب کی ثبوت میں تائید کرتا ہے، مرید کو

Marfat.com

ملکوت غیب پر مطلع کرتا ہے اور عارف کو جبروت کے اور اگر چاہو تو یوں کہہ لو کہ طالب کو شوقِ دیدار عطا کرتا ہے، مرید کو ملاقات کی دعوت دیتا ہے اور عاشق کو مزید پختگی عطا کرتا ہے الخ۔

یہ ہے بعض عارفین کا کلام جو نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی فضیلت و ترغیب میں بصورتِ نثر نقل ہوا ہے اور اس کا بہت سا حصہ آئندہ ابواب میں بھی جا بجا آئے گا۔

اب ہم درود و سلام کی فضیلت و ترغیب میں علمائے کرام کا کچھ وہ کلام پیش کرتے ہیں جو نظم کی صورت میں ہے۔ نفح الطیب میں حافظ ابوالیمن بن عساکر رحمہ اللہ کے یہ اشعار نقل کئے گئے ہیں ؎

اَلَا اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَی الرَّسُوْلِ　　شِفَاءٌ لِلْقُلُوْبِ مِنَ الْعَلِیْلِ

سنو! بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا دلوں کی بیماری کیلئے شفا ہے۔

فَصَلِّ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ صَلّٰی　　عَلَیْہِ وَلَا تَکُوْنَنْ بِالْبَخِیْلِ

پس ان پر درود بھیجو بیشک اللہ ان پر درود بھیجتا ہے اور بخیل ہرگز نہ بنو!

وَصَلِّ عَلَیْہِ قَدْ صَلَّتْ عَلَیْہِ　　مَلٰٓئِکَۃُ السَّمَاءِ بِجِبْرَئِیْلِ

ان پر درود بھیجو کہ ان پر آسمان کے فرشتے بھی جبریل کے ساتھ درود بھیجتے ہیں۔

اَلَا اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ نُوْرٌ　　لَدَی الظُّلُمَاتِ فِی الْیَوْمِ الْمَھُوْلِ

سنو! ان پر درود بھیجنا ظلمتوں کے وقت ہولناک دن میں نور ہے۔

وَثَقِّلْ لِمِیْزَانٍ خَفِیْفَۃً　　وَتَخْفِیْفٌ مِّنَ الْوِزْرِ الثَّقِیْلِ

اور ہلکے ترازو کے لئے نیکیوں کو بھاری کرتا ہے اور گناہوں کے بھاری بوجھ کو ہلکا کرتا ہے۔

اِذَا صَلَّیْتَ صَلَّی اللّٰہُ عَشْرًا　　بِوَاحِدَۃٍ عَلَیْکَ عَلَی الرَّسُوْلِ

جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتے ہو اللہ تعالیٰ اسکے عوض تم پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

Marfat.com

وَتَحْظٰى بِالشَّفَاعَةِ يَوْمَ تَجْفٰى وَمَا لَكَ مِنْ مُقِيْلٍ اَوْ مُنِيْلٍ

اور تم کو اس دن شفاعت نصیب ہوگی جس میں ہر طرف سے دھتکار ہوگی نہ کوئی آرام کا ٹھکانہ دینے والا ہوگا۔

فَاَكْثِرْ اَوْ اُقِلَّ فَاَنْتَ تُجْزٰى بِذٰلِكَ مِنْ كَثِيْرٍ اَوْ قَلِيْلٍ

کثرت سے درود بھیج یا کم (تیری مرضی) بیشک کثیر و قلیل کے مطابق تجھے بدلہ ملے گا۔

فَصَلِّ عَلَيْهِ تُجْزَ جَزَاءَ ضِعْفٍ وَتُجْزَ مُضَاعَفَ الْاَجْرِ الْجَزِيْلِ

پس تم حضور پر درود بھیجو، دگنا بدلہ پاؤ گے اور تمہیں چوگنا سے بھی زائد اجر جزیل ملے گا۔

وَاَوْلَى النَّاسِ اَكْثَرُهُمْ صَلَاةً عَلَيْهِ بِهٖ وَاَحْرٰى بِالْقَبُوْلِ

اور سب سے بڑھ کر آپ کے قریب وہ ہوگا جو سب سے زیادہ آپ پر درود بھیجے اور وہی قبولیت کے لائق ہوگا

وَاَنْجَاهُمْ مِنَ الْاَهْوَالِ عَبْدٌ بِهَا لَهِجٌ بِلَا قَالٍ وَقِيْلِ

اور سب سے زیادہ خوف و خطر سے بچنے والا وہ شخص ہے جس کو بلا چون و چرا اس (درود) سے شیفتگی ہے

فَكُنْ لَهِجًا بِذِكْرَاهُ حَفِيًّا بِلِقْيَاهُ وَمَنْصِبِهِ الْجَلِيْلِ

پس آپ کے ذکر پر شیفتہ اور آپ کے دیدار اور مرتبہ بلند پر اظہار مسرت کرو۔

وَصَلِّ مَدَى الزَّمَانِ عَلٰى رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ مُصْطَفٰى بَرٍّ وَصُوْلٍ

اور زمانہ بھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہو جو نیکو کار اور واصل باللہ ہیں۔

وَصَلِّ عَلٰى حَبِيْبٍ حَازَ فَضْلًا مَدٰى شَاوُوا الْكَلَامَ مَعَ الْجَلِيْلِ

اور اس حبیب پر درود بھیجو جو فضیلت میں بلند مرتبہ ہیں جبکہ بات کرنیوالے سب جلیل بات کرنا چاہیں

وَاَتَاهُ الْوَسِيْلَةَ مُسْتَجِيْبًا وَبَلَّغَهُ نِهَايَةَ كُلِّ سُوْلٍ

اور اللہ نے دعا قبول فرماتے ہوئے آپ کو مقام وسیلہ دیا اور آپ کو اس مقام بلند تک پہنچا دیا جو کسی سوال کی انتہا ہوتی ہے

وَاَنْزَلَهُ وَشَفَّعَهُ لِيَاْوِيْ اِلَيْهِ النَّاسُ فِيْ ظِلٍّ ظَلِيْلِ

اللہ نے آپ کو اپنا قرب عطا کیا، آپ کو شفاعت کرنیوالا کیا تاکہ لوگ آپ کے دامن رحمت کے ٹھنڈے اور گھنے سایے میں پناہ حاصل کریں

Marfat.com

وَاَطَّدَ شَرْعَهٗ وَحَمٰی حِمَاهُ وَاَیَّدَهٗ بِوَاضِحَةِ الدَّلِیْلِ

اور آپکی شریعت کو مضبوط فرمایا اور آپکی چراگاہ (حدودِ دین) کی حفاظت فرمائی اور واضح دلیل سے آپکی مدد فرمائی

وَشَرَّفَهٗ وَلَمْ یَبْرَحْ شَرِیْفًا فَیَجْمَعُ جُمْلَةَ الْمَجْدِ الْاَثِیْلِ

اور آپ کو شرافت بخشی اور آپ ہمیشہ شریف ہیں اور آپ تمام بزرگیوں کی اصل اور جامع ہیں۔

وَزَادَ مُحِبَّهٗ شَرَفًا وَفَخْرًا بِتَفْضِیْلٍ وَتَنْوِیْلٍ جَزِیْلٍ

اور جو آپ سے محبت کرے اسکو زیادہ شرف و فخر بخشا فضیلت دیکر اور عظیم نعمتیں دیکر۔

وَزَادَ عُلَاهُ مِنْهُ بِطُوْلِ عُمْرٍ قَضَیْتَ مِنْ مَوَاهِبِهٖ طَوِیْلٍ

اللہ نے اپنی عظیم الشان عطاؤں سے آپ کی عمر میں اضافہ کے ساتھ ساتھ آپکی شان بھی مزید بلند فرمائی۔

وَاَوْرَدَنَا عَلَیْهِ الْحَوْضَ وَفْدًا لِنَرْوٰی بِالرَّوَامِنْ سَلْسَبِیْلٍ

اور ہم کو (قیامت کے دن) حوضِ کوثر پر آپکی خدمت میں حاضری کا موقع دیا تاکہ ہم سلسبیل کے آب شیریں سے سیراب ہوں۔

● اور یہ اشعار بھی آپ ہی کے ہیں ؎

اَدِمِ الصَّلَاةَ عَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی تَخْلُصْ بِذَالِكَ مِنَ الْجَحِیْمِ وَنَارِهَا

برگزیدہ نبی پر ہمیشہ درود بھیجتے رہو، اس کے صدقے جہنم اور اسکی آگ سے بچ جاؤ گے۔

وَتَوَلَّ اِقْبَالًا عَلَیْهَا كُلَّمَا هَتَفَ الْمُؤَذِّنُ مُشْعِرًا بِشِعَارِهَا

اور اس کی متوجہ ہو جب بھی مؤذن اسکی نشانیوں کیساتھ آواز بلند آواز دے، یعنی اسم گرامی بولے۔

فَالْفَخْرُ اَجْمَعُهٗ لَهٗ فَتَلَقَّهٗ مِنْ نَوْبَةِ الْاَسْحَارِ فَوْقَ مَنَارِهَا

پس فخر سب کا سب انکو سزاوار ہے تو تم سحری کے وقت منارے سے انکا استقبال کرو۔

● اور نفح الطیب میں ہی ابو عبداللہ بن الجیان رحمہ اللہ کے یہ اشعار ہیں ؎

اِذَا اَمَّلْتَ مِنْ مَوْلَاكَ قُرْبًا فَجَدِّدْ ذِكْرَ خَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ

جب تو اپنے مالک سے قرب کی امید رکھے تو بار بار ان کا ذکر کر! جو بہترین انبیاء ہیں۔

Marfat.com

وَصَلِّ عَلَيْهِ اَوَّلَ كُلِّ قَوْلٍ وَّاٰخِرَهٗ بِصُبْحٍ وَّالْمَسَآءِ

اور ہر بات سے پہلے پیچھے، صبح و شام ان پر درود بھیج!

فَاِنَّ مُحَمَّدًا اَعْلَى الْبَرَايَا مَحَلًّا فِي السِّيَادَةِ وَالْعُلَآءِ

پس بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام آقائی و بلندی میں ساری دنیا سے اعلیٰ ہے۔

لِوَاءُ الْحَمْدِ فِي يُسْرٰى يَدَيْهِ وَكُلُّ النَّاسِ مِنْ تَحْتِ اللِّوَآءِ

لوائے الحمد (پرچم حمد) حضور کے دائیں ہاتھ میں ہوگا اور سارے لوگ آپ کے پرچم تلے ہونگے۔

فَحَدِّثْ عَنْ دَلَآئِلِهٖ فَفِيْهَا شِفَآءٌ لِّلتَّمَاسِي مِنْ كُلِّ دَآءٍ

ان کے دلائلِ نبوت بیان کیجیے کہ ان میں عقل کی ہر بیماری کی شفا ہے۔

فَلَسْتُ بِنَاقِلٍ لِلْعُشْرِ مِنْهَا وَهَلْ تَفْنِي الزَّوَاخِرُ بِالدَّلَآءِ

اور میں تو اسکا دسواں حصہ بھی نقل نہیں کر سکتا اور ڈولوں سے کبھی سمندر کنویں ختم ہو بھی سکتے ہیں؟

فَقُلْ لِلسَّآئِلِيْنَ قِفُوْا فَهٰذَا فَخَارٌ لَيْسَ يُحْصَرُ بِانْتِهَآءِ

سننے والوں سے کہو کہ ٹھہرو! کیونکہ یہ وہ فخر ہے جو کسی حد میں محدود نہیں ہو سکتا۔

بَرَاهِيْنُ الْبَسِيْطَةِ لَيْسَ تُحْصٰى فَدُوْنَكُمْ بَرَاهِيْنُ السَّمَآءِ

زمینی دلائل تو بے شمار ہیں، پس تم آسمانی دلائل کو گرفت میں لاؤ!

اور ان کا یہ قول کتنا اچھا ہے ؎

اَيَذْهَبُ يَوْمٌ لَمْ اُكَفِّرْ ذُنُوْبَهٗ بِذِكْرِ شَفِيْعٍ بِالذُّنُوْبِ مُشَفَّعٍ

کیا کوئی ایسا دن گزر سکتا ہے جس کے گناہوں کا کفارہ میں ان کے ذکر سے نہ کروں جو شفاعت فرمانے والے ہیں اور جن کی شفاعت مقبول ہے۔

وَلَمْ اَقْضِ فِيْ حَقِّ الصَّلٰوةِ فَرِيْضَةً عَلٰى ذِيْ مَقَامٍ فِي الْحِسَابِ مَرَفَّعٍ

اور میں حقِ درود کا فریضہ ادا نہ کروں اس ذات پر جو حساب کے وقت مقامِ محمود پر سرفراز ہوں گے۔

Marfat.com

أَرْجِي لَدَيْهِ النَّفْعَ فِي صِدْقِ حُبِّهِ ۔۔۔ وَمَنْ تَرْتَجِي الْمُخْتَارَ لَا شَكَّ يَنْفَعُ

میں سچی محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ انکے پاس فائدہ ہوگا اور جو نبی مختار کا امیدوار ہو، فائدہ اٹھاتا ہے۔

وَأَهْدِي إِلَى مَثْوَاهُ مِنِّي تَحِيَّةً ۔۔۔ إِذَا قُصِدَتْ بَابُ الرِّضَا لَمْ تُدْفَعُ

اور میں انکی بارگاہ اقدس میں اپنی طرف سے ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہوں جب انکے باب رضا کا قصد کیا جائے، دھتکارا نہیں جاتا

اور ابو سعید محمد بن الہیتمی کے یہ اشعار ابو عبداللہ بن النعمان کی کتاب مصباح الظلام میں مرقوم ہیں ؎

أَمَّا الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ فَسِيرَةٌ ۔۔۔ مَرْضِيَّةٌ تُنْحَى بِهَا الْآثَامُ

نبی علیہ السلام پر درود بھیجنا پسندیدہ عادت ہے، اس سے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔

وَبِهَا يَنَالُ الْمَرْءُ عِزَّ شَفَاعَةٍ ۔۔۔ يَنْنَابُهَا الْإِعْزَازُ وَالْإِكْرَامُ

اور اسی سے آدمی شفاعت کا اعزاز پاتا ہے جس سے عزت و حرمت حاصل ہوتی ہے۔

كُنْ لِلصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ مُلَازِمًا ۔۔۔ فَصَلَاتُهُ لَكَ جَنَّةٌ وَسَلَامُ

نبی علیہ السلام پر درود پڑھنے کو لازم سمجھ کہ ان پر درود بھیجنا تیرے لئے جنت و سلامتی ہے۔

اور ابو حفص عمر بن عثمان کے یہ اشعار بھی مصباح الظلام میں منقول ہیں ؎

أَيَا مَنْ أَتَى ذَنْبًا وَقَارَفَ زَلَّةً ۔۔۔ وَمَنْ يَرْتَجِي الرَّحْمٰى مِنَ اللّٰهِ وَالْقُرْبَ

اے وہ شخص جس نے گناہ لغزش کا ارتکاب کیا ہے اور جو اللہ کی رحمت اور قرب کا امیدوار ہے

تَعَاهَدْ صَلٰوةَ اللّٰهِ فِي كُلِّ سَاعَةٍ ۔۔۔ عَلَى خَيْرِ مَبْعُوثٍ وَأَكْرَمِ مَنْ نَبَا

ہر ہر ساعت ان پر اللہ کی رحمت بھیجتا رہ جو مبعوث ہونیوالوں میں بہترین اور نبیوں میں معزز ترین ہیں۔

فَتَكْفِيكَ هَمًّا أَيَّ هَمٍّ تَخَافُهُ ۔۔۔ وَتَكْفِيكَ ذَنْبًا جِئْتَ أَعْظَمَ مِنْ ذَنْبَا

یہ درود و سلام تیرے لئے کافی ہوگا چاہے جس غم سے بھی تو ڈرے اور یہ تجھے کافی ہوگا

خواہ کتنا بڑا گناہ تجھ سے سرزد ہو جائے

وَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلْ فَإِنَّ دُعَاءَهُ ۔۔۔ يَجِدُ قَبْلَ أَنْ يَرْقَى إِلَى رَبِّهِ حَجَبَا

اور جو کوئی ایسا نہ کرے تو اس کی دعا اپنے رب کے حضور پہنچنے سے رک جائیگی۔

Marfat.com

عَلَيْهِ صَلٰوةُ اللّٰهِ مَالَاحَ بَارِقٌ وَمَاطَافَ بِالْبَيْتِ الْحَجِيْجُ وَمَالَبّٰى

آپ پر اللہ کی رحمت نازل ہو جب تک بجلی چمکے اور جب تک حاجی بیت اللہ کا طواف کریں اور تلبیہ (لبیک اللّٰھم) پڑھیں۔

- اور مصباح الظلام میں حافظ ابوالحسین یحییٰ بن علی مصری کے یہ اشعار بھی ہیں ؎

اَلَا اَیُّهَا الرَّاجِیْ الْمَثُوْبَةَ وَالْاَجْرَا وَكَفِّیْرَ ذَنْبٍ سَالِفِ الْقَصْدِ ظَهَّرَا

اے ثواب و اجر اور گزرے گناہوں کی معافی کے خواہشگار! جنہوں نے تیری کمر توڑ رکھی ہے۔

عَلَيْكَ بِاِكْثَارِ الصَّلٰوةِ مُوَاظِبًا عَلٰى اَحْمَدَ الْهَادِیْ شَفِیْعِ الْوَرٰی طُرًّا

اپنے اوپر لازم کر لے ہمیشہ بکثرت درود بھیجنا، احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہدایت دینے والے اور تمام کائنات کی سفارش کرنیوالے ہیں۔

وَاَفْضَلِ خَلْقِ اللّٰهِ مِنْ نَسْلِ اٰدَمَ وَاَنْمٰى كَاَنْمٰى عَاقَ اَشْرَفُهُمْ نَجْرَا

اور نسلِ آدم میں ساری مخلوقِ خدا سے افضل ہیں اور سب سے بڑھ کر پاکیزہ ہیں اولاد ہونے میں اور سب سے بزرگ ہیں حسب و نسب کے لحاظ سے۔

فَقَدْ صَحَّ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهٗ يُصَلِّیْ عَلٰى مَنْ قَالَهَا مَرَّةً عَشْرَا

یہ بات یقیناً صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اس پر جو ایک مرتبہ درود بھیجے۔

فَصَلَّى عَلَيْهِ اللّٰهُ مَاجَنَّ اللَّدْجٰى وَاَطْلَعَتِ الْاَفْلَاكُ فِیْ اُفُقِهَا فَجْرَا

پس اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب تک اندھیرے گہرے ہیں اور آسمان کے کنارے سے فجر طلوع ہوتی رہے۔

- اور ابو حجلہ نے اپنے ایک قصیدہ میں کہا ہے

صَلُّوْا عَلَيْهِ كُلَّمَا صَلَّيْتُمْ لِتَفُوْزُوْا بِهٖ يَوْمَ الْمَعَادِ نَجَاهَا

جب کبھی نماز پڑھو حضور پر درود بھیجو تاکہ اس کے ذریعہ نجات کے دن کامیابی دیکھو۔

صَلُّوْا عَلَيْهِ كُلَّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ صَلُّوْا عَلَيْهِ عَشِيَّةً وَصَبَاحَا

ہر جمعرات کو ان پر درود بھیجو! صبح و شام ان پر درود بھیجو!

Marfat.com

صَلُّوْا عَلَيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ اسْمُهٗ　　فِيْ كُلِّ حِيْنٍ غُدْوَةً وَّرَوَاحَا

جب کبھی آپ کا نامِ مبارک ذکر کیا جائے آپ پر درود بھیجو ہر وقت میں صبح و شام

فَعَلَى الصَّحِيْحِ صَلٰوتُكُمْ فَرْضٌ اِذَا　　ذُكِرَ اسْمُهٗ وَسَمِعْتُمُوْهُ صَرَاحَا

صحیح روایت میں ہے کہ جب آپ کا نام ذکر کیا جائے یا تم اسے صراحۃً سن لو تو تم پر درود بر حضور لازم ہے۔

صَلّٰى عَلَيْهِ مَا شَبَّ الدُّجٰى　　وَبَدَا مَشِيْبُ الصُّبْحِ فِيْهِ وَلَاحَا

اندھیر تاریکی میں ان پر درود بھیجئے اور شروع کر دے صبح کی سفیدی اور چمک کے وقت۔

- اور قاضی الفاضل شعبان الآثاری صاحب شفاء السقام نے کہا ہے

وَجَاءَ فِي الْجُمُعَةِ الْغَرَّ وَلَيْلَتَهَا　　عَنْهُ مِنَ الْخَيْرِ تَاجِيْلٌ وَّتَعْجِيْلٌ

اور جمعۃ المبارک کی شام اور دن میں اس سے متعلق بھلائی کی خبر آئی ہے خواہ میعادی ہو یا فوری۔

فَمَنْ يُّصَلِّيْ عَلَى الْمُخْتَارِ وَاحِدَةً　　يَاْتِيْهِ عَشْرٌ مِّنَ الْمَوْلٰى وَتَمْثِيْلٌ

پس جو کوئی نبی مختار پر ایک مرتبہ درود بھیجے مولیٰ تعالیٰ کی طرف سے اس پر دس رحمتیں اور تعمیلِ حکم کی سند آئیگی

- اور ابو القاسم سعد بن محمد رحمہ اللہ نے کہا ہے

اَطْلِقْ لِسَانَكَ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْاَبْطَحِيِّ مُحَمَّدٍ

اپنی زبان درود پر چلا نبی ہاشمی ابطحی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَاجْعَلْ شِعَارَكَ ذَاكَ تَنْجُ بِهٖ غَدًا　　اِنَّ النَّجَاةَ بِهَا سَتَحْصُلُ فِيْ غَدٍ

اس کو اپنی عادت بنالے کل اسی کے صدقے نجات پائیگا بیشک اسی سے کل نجات ملے گی

- اور میں نے اپنی نظم میں جس کا نام ہے "النظم البدیع فی مولد الشفیع" صلے اللہ علیہ وسلم عرض کیا ہے

اَكْثِرْ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ　　عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى التِّهَامِيْ

کثرت سے درود و سلام بھیجو نبی برگزیدہ تہامی پر!

Marfat.com

خَيْرُ الْبَرَايَا سَيِّدُ الْاَنَامِ مُشَرِّعُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ

جو بہترین خلائق اور انسانوں کے آقا ہیں قانون بنانیوالے حلال اور حرام کا۔

وَاَصْلُ كُلِّ سُؤْدَدٍ وَّمَجْدِ

اور ہر قسم کی سیادت و عظمت کی اصل ہیں!!

فَكُلُّ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مَرَّةً صَلّٰى بِهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

پس جو آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ اس پر اس کے عوض دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

قَدْ صَحَّ فِي الْحَدِيْثِ هٰذَا جَهْرًا سَوَّاهُ مُسْلِمٌ فَنَالَ شُهْرَةً

یہ حقیقت صحیح حدیث میں واضح طور پر موجود ہے، اسکو مسلم نے روایت کیا اور یہ حدیث مشہور ہے۔

وَكَانَ حَقًّا سَالِمًا مِنْ نَقْدِ

اور یہ حق ہے تنقید سے محفوظ

وَلَوْ يُصَلِّي اللّٰهُ رَبِّيْ وَاحِدَهْ لَعَدَلَتْ اَلْفَ اَلْفِ زَائِدَهْ

اور اگر اللہ تعالیٰ میرا رب ایک مرتبہ درود بھیج دے تو وہ لاکھوں سے بڑھ کر ہے۔

فَانْظُرْ اِذًا كَمْ ذَا بِهَا مِنْ فَائِدَهْ وَكَمْ بِهَا اَنْوَارُ اَجْرٍ صَاعِدَهْ

پس اب دیکھو کہ اس کا کتنا فائدہ ہے! اور اس کے اجر کے انوار کس قدر بلند ہیں

فَاحْرِصْ عَلَيْهَا اِنْ تَكُنْ ذَا رُشْدِ

پس اس پر حرص کر اگر تجھے سمجھ ہے۔

چوتھا باب

درود و سلام سے متعلق لطائف و حکایات کے بیان میں

اس باب کا افتتاح ہم عارف باللہ سیدی شیخ احمد بن ثابت المغربی مولف کتاب

Marfat.com

"اَلتَّفَکُّرُ الْاِعْتِبَارِیُّ فِی فَضْلِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ" صلی اللہ علیہ وسلم

کے مشاہدات سے کرتے ہیں، یہ تمام حسین مشاہدات جن کے انوار چمک رہے ہیں اور جن کے انوار دمک رہے ہیں، ان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی فضیلت پر دلالت کر رہے ہیں، جن کو مصنف نے کتابِ مذکور کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ مصنف نے کچھ بنیادی امور اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے سے اپنی محبت کا سبب بھی بیان فرمایا ہے۔

پہلا لطیفہ

فرمایا: میں ابتداء میں سرزمینِ تیونس (مراکش) میں تھا اور سیدی محمد المیانی کی خدمت میں علم اسرار الحروف فی البسط والتکسیر اور معرفۃ الطبائع سیکھنے کی غرض سے حاضر ہوتا رہتا تھا، پھر کچھ دنوں کے لئے میں ان سے جدا ہو گیا۔ اسی اثناء میں مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوا اور میرا تعارف میرے آقائے ولی نعمت جو میری آرزو، میرے مربیّ اور بارگاہِ خداوندی میں میرے وسیلہ ہیں، سیدی محمد المہیانی سے ہوا، پس میں نے علوم مذکورہ ان سے سیکھنے کا ارادہ کر لیا، میں نے عرض کیا، حضور مجھے علم اسرار الحروف سے محبت ہے۔ فرمایا تم صرف اسمائے مجردہ کی معرفت کسی کسرِ وجدول کے بغیر حاصل کرو، کیونکہ صاحبِ تکسیر زائچے کا محتاج ہوتا ہے، وہ اگرچہ اپنا مقصود پانے میں کامیاب بھی ہو جائے جوں جوں اس کی شرائط میں سے کسی شرط کو ضائع کرے گا سلب ہونے کا خطرہ رہے گا۔

باقی رہے اسمائے مجردہ، سو تم پر پس اتنا لازم ہے کہ ان کی گنتی کر لو اور انکی طبیعتیں معلوم کر لو۔ آپ نے مجھ پر اس طرح شفقت و مہربانی فرمائی جس طرح باپ اپنی اولاد پر کرتا ہے۔ آپ نے مجھے باپ کا پیار دیا اور آپ نے مجھے اسرار و رموز اور ان امور کی تعلیم دی جن کی طرف انسان کو احتیاج پڑتی ہے، مثلاً عالمِ رؤیا

Marfat.com

اور اسمار واذکار کی پہچان، یہ خصوصی نوازش جو مجھ پر فرمائی، میرے دوسرے بھائیوں پر نہیں فرمائی۔ آپ ہر وقت میری طرف متوجہ رہتے اور لمحہ بھر غافل نہ ہوتے، آپ مجھ سے دریافت فرماتے رہتے تمہارا کیا حال ہے! دل کی کیا کیفیت ہے؟ لوگوں کی محبت تمہارے دل میں کہاں تک ہے؟ بس میں آپ کو وہ تمام کیفیات بتا دیتا جو میرے قلب پر وارد ہوتیں مثلاً نفس، قلب اور جسم میں جو کمی بیشی وارد ہوتی، پھر مجھ سے مخلوق کی محبت کے بارے میں پوچھتے تو میں عرض کرتا، حضور! میں ان سے اتنی ہی محبت کرتا ہوں جتنی اہلِ مجلس سے ہوتی ہے اور اسی قدر کلام کرتا ہوں۔ آپ مجھ سے فرمایا کرتے جھوٹ سے پرہیز کرنا، مجھے ایسی بات نہ بتانا جسے دل میں محسوس نہ کرو ورنہ تمہاری عمارت بے بنیاد ہوگی۔ پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ میں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہو رہا ہوں اور نتائج ظاہر ہو رہے ہیں تو اب آپ صرف یہ سوال کرتے کہ لوگوں سے تمہاری محبت کیسی ہے؟ میں عرض کرتا، حضور! مجھے خلوت کا حکم دیں، فرماتے، تم خلوت کس طرح اختیار کر سکتے ہو؟ جب کہ تمہارے دل میں لوگوں کی محبت ہے اور لوگوں کے ساتھ تمہارا اٹھنا بیٹھنا ہے اور خلوت کی تین قسمیں ہیں ۱۔ دل کی خلوت بغیر جوارح کے۔ ۲۔ جوارح کی خلوت بغیر دل کے، ۳۔ دل اور جوارح دونوں کی خلوت۔

دل کی خلوت بغیر جوارح کے یہ ہے کہ دل کو ماسوا سے ہٹا کر رب تعالیٰ کے لئے خاص کرلیا جائے، جب دل اس کی یاد کے لئے فارغ ہو جائے گا تو ذاکر کو خلوت نصیب ہوگی، اب اس کو مجلس یا تنہائی کی پروا نہ ہوگی۔

دل کے بغیر جوارح کی خلوت یہ ہے کہ آدمی مخلوق سے الگ تھلگ رہے لیکن دل اسی طرف متوجہ ہے۔ یہ خلوت صحیح نہیں (کہ محض تکلف ہے)۔

رہی یہ صورت کہ دل اور جوارح دونوں کی خلوت ہو تو یہ واقعی عظیم الشان ہے۔

Marfat.com

اس کا مطلب یہ ہے کہ دل اللہ تعالےٰ ہی کی طرف متوجہ ہو اور جوارح بھی مخلوق سے الگ تھلگ رہیں۔ (صرف ناجائز کاموں میں) یہی قلب و جوارح دونوں کی خلوت ہے، میں نے عرض کیا ٹھیک ہے حضور! اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائیں کہ میرے دل میں اسی کا تصور رہے اور ماسوا کا تصور محو ہو جائے، فرمایا، اس کے لئے لازم ہے کہ فانی سے ہٹ کر باقی سے رشتۂ محبت استوار کرو، پس میں آپ کی مجلس سے اس وقت تک جدا نہیں ہوا جب تک کہ میرا دل بعض خواص کے ماسوا تمام لوگوں کی محبت سے فارغ نہیں ہو گیا۔ کچھ دن کے بعد پھر آپ نے مجھ سے پوچھا، میں نے اپنے اندر کوئی تبدیلی محسوس نہ کی، پھر کچھ دن بعد آپ نے دریافت فرمایا، اب میری حالت یہ تھی کہ میں سب سے الگ تھلگ ہو چکا تھا اور میرے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے بغیر کچھ نہ تھا، اب جب کبھی آپ مجھ سے لوگوں کی بابت سوال فرماتے، میں راہِ فرار اختیار کر لیتا، اب تین دن بھی نہ گزرے تھے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے خلوت کا سوال کیا، آپ نے فرمایا کیا چالیس دن کی خلوت اختیار کر سکو گے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ خاموش ہو گئے، پھر کچھ دن بعد میں نے آپ سے خلوت کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا "ساٹھ دن کی خلوت اختیار کر سکو گے؟" میں نے عرض کیا، میں تین مہینے کی خلوت کر سکتا ہوں، آپ خاموش ہو گئے۔

اب میرے دل میں خلوت کی محبت بڑھ گئی، میں نے عرض کیا حضور! اجازت ہو تو سال بھر گوشۂ تنہائی میں پڑا رہوں، آپ خاموش رہے۔ بس خلوت کی وجہ سے میرے دل میں محبتِ الٰہی کا شعلہ بھڑک اٹھا اور مجھے زمین کی ہر شئے بری لگنے لگی، اس اکتاہٹ میں اتنی ترقی ہوئی کہ مجھے شیخ رضی اللہ عنہ بھی برے محسوس ہونے لگے اور میرے دل میں یہ خیال گھومنے لگا کہ ویرانوں کی طرف بھاگ جاؤں

Marfat.com

اور میں نے شیخ سے عرض کیا، اللہ آپ کو بخیر و عافیت سلامت رکھے، میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ عمر بھر ادھر کا رخ نہ کروں گا، میں نے دل کی بات انکو بتا دی، فرمایا اب تم خلوت نشینوں میں سے ہو اور آپ نے مجھے اس کا حکم دیا اور مجھے داخلِ خلوت کر لیا اور جو کچھ دل پر گزرتا تھا اور جو ظاہر ہوگا، آپ نے سب کچھ مجھے بتلا دیا، اور لوگ جو کچھ کرتے ہیں اس کی طرف متوجہ ہونے سے مجھے منع فرما دیا اور ادھر ادھر سے کان میں جو آوازیں آتی ہیں انکی طرف توجہ دینے سے بھی روک دیا یعنی تمام دنیاوی امور سے منع فرما دیا اور فرمایا خبردار! لوگ جو کچھ تمہارے پاس لاتے ہیں اس پر مغرور نہ ہو جانا، اس سے انسان فتنہ میں پڑ جاتا ہے۔ پس میں پہلی مرتبہ خلوت گزیں ہوا اور تین ماہ تک خلوت میں رہا پھر جب میں باہر آیا تو مجھے دل کا فیصلہ معلوم ہوا

اور دوسری مرتبہ میں ساحلِ سمندر پر سیّد علی مکی کے پاس جو غارِ ملح میں خلوت گزیں ہو گیا، وہاں میں تین مہینے رہا، پھر جب خلوت نشینی کی حالت میں کچھ دن گزر گئے تو ایک دن میرے خیال میں آیا کہ میں اپنے نام کے حروف تختی میں لکھ لوں اور ان حروف سے (بلحاظِ ابجد) وہ اسمائے طیبہ معلوم کروں جن کا ذکر کر سکوں۔ پس میں نے ایسا ہی کیا جیسا میرے دل میں کھٹکا تھا، پس میں نے چند نام اسی طرح نکالے جو میرے مناسب حال تھے اور باقی چھوڑ دیئے اور میں نے ان کے عدد شمار کئے اور ان کا ذکر شروع کر دیا، نمازِ فجر سے وقتِ چاشت تک پس میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے پوچھا کہ یہ وظیفہ تم نے کہاں سے حاصل کیا؟ میں نے کہا، دل سے، اس نے کہا اس کے عدد کتنے ہیں؟ میں نے بتا دیئے۔ اس نے کہا، تم نے کس عدد سے ان کو ملایا ہے؟ میں نے کہا جذمِ کبیر سے، اس نے کہا، جذمِ کبیر کس کو کہتے ہیں؟ میں نے کہا ابجد کو، اس نے کہا میں اس سے بڑا عدد جانتا ہوں، میں نے کہا اسکو کیا کہتے ہیں؟

Marfat.com

میں دیکھوں! میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے، تم نے مجھے قاعدہ بتا دیا جس سے میں اس حساب پر دلیل معلوم کر سکوں گا۔

اس نے مجھے کہا اسم اللہ کے کتنے عدد ہیں؟ میں نے کہا چھیاسٹھ[۶۶]، اس نے مجھ سے پوچھا، ابجد کے کتنے مراتب ہیں؟ میں نے کہا چار، کہا کون سے میں نے کہا، اکائیاں، دہائیاں، سینکڑے اور ہزار۔ کہا کہ اس آبگینہ کو ان چار مراتب عدد کی جگہ رکھو، اب تمہارے سامنے اسم اللہ کے اعداد اس حساب سے ظاہر ہوں گے اور اس کا ایک اور نتیجہ بھی آسکتا ہے، پس یہ ہے اعداد کا منتہیٰ، اور جب پورا ذکر کر لو گے تو تمہارے پاس ایک شخص آئے گا، یہ کہا اور میرے پاس سے چلا گیا۔

میں اسمائے معلومہ کا ذکر کر رہا تھا جب میں نے نماز عصر ادا کی تو میرے پاس ایک شخص آیا، اس کے ہاتھ میں مختصر سی کتاب تھی جو اس نے مجھے دیدی، میں نے پہلا ورق الٹا تو اس میں علم جابر تھا، میں نے دوسرا ورق الٹا تو اس میں بھی علم جابر تھا، میں نے تیسرا، چوتھا اور دیگر اوراق الٹے یہاں تک کہ آدھی کتاب الٹ کر دیکھی لیکن علم جابر کے سوا کچھ نہ پایا، میں نے اس سے کہا، تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی نصیحت نامہ بھی ہے؟ میری مراد یہ تھی کہ کوئی ایسی ہدایات جن سے دنیائے دون کا نہیں، آخرت کا فائدہ ہو اس لئے کہ شیخ رضی اللہ عنہ دنیا کے تکبر و غرور سے مجھے منع فرمایا کرتے تھے اور لوگ جو کچھ دنیوی اشیاء میرے پاس لاتے تھے، میرے شیخ اس سے بھی منع فرماتے تھے، کہنے لگا نہیں، ایسی کوئی ہدایت میرے پاس نہیں، میں نے کہا اپنی کتاب لیجئے اور چلتے بنئے، میں نے کتاب پھینک دی، وہ چلا گیا اور تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ ایک اور شخص آیا اور اس کے ہاتھ میں بھی ایک کتاب تھی، اس نے مجھے اس کا

Marfat.com

ایک ورق دیا جس میں لکھا تھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ایک فصل میں لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں نے اس کو پڑھا تو اس میں تین اجناس تھیں، ذات، صفات اور افعال۔ جب میں نے پوری دعا پڑھ لی اور یاد بھی کر لی تو اس کی شرح لکھنی شروع کر دی، اب اس میں اور ظاہری سے متعلق دو ہزار ۲۲۰۰ دو سو مسائل زیرِ بحث آئے، عنقریب اس کی فہرست اور طریقِ عمل پیش کر دیا جائے گا، دریں اثنار میں نے اچانک سیدی احمد بن موسیٰ کو اپنے سامنے دیکھا، یہ حضرت میری خلوت کے ہمنشین ہیں، بہت نیک آدمی ہیں، شیخ سیدی علی المکی کے مزار کے پاس رہتے ہیں جب انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے ان سے خلوت کے بارے میں گفتگو کی۔ اس شخص نے قبل اس کے کہ میں شرح مکمل کرتا میرے ہاتھ سے کتاب لے لی نہ مجھے اسکی فہرست یاد ہے نہ بیانِ خلوت، اس دعا کے ساتھ ہی میرا دل اڑ گیا اور اس شخص کی وجہ سے میرا قلب بدل گیا اور ایسے وقت میں اس کی آمد نے مجھے خائف کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ اس دعا کا کوئی اثر محسوس نہ ہوا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ہیبت نے مجھے ڈرا دیا۔ یہ اس دعا جلالت کی طرح نہ تھا جو لوگوں میں مشہور ہے۔

میں اس رات اور اگلے دن حیران و پریشان رہا اور پریشانی کی وجہ سے کوئی ذکر نہ کر سکا جب اس شخص کے آنے کا وقت ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس کی جگہ ایک اور شخص آگیا ہے اس نے آتے ہی مجھ سے کہا حیران کیوں ہو؟ میں نے کہا اے بندۂ خدا! میں خلوت سے شغف رکھتا ہوں، میرے پاس ایک شخص آیا تھا جس کے ہاتھ میں کتاب تھی جسمیں دعائے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھی تھی اور اس میں ایک بڑا راز ہے اور میرے اس دعا کے درمیان ایک سبب حائل ہو گیا

Marfat.com

اور وہ اسی بزرگِ مذکور کا حکم تھا، اس نے کہا اگر مانو تو ایک نصیحت کر دوں؟ میں نے کہا ضرور! اس نے کہا باقی رہنے والے نیک کام ضرور بجالاتے رہو اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام سدا بھیجتے رہو اور درود و سلام کے فضائل سے متعلق احادیث سنانے لگا اور مجھے ہمیشہ درود شریف پڑھنے کی تاکید کی یہانتک کہ میرے دل میں درود و سلام کی محبت رچ گئی اور مجھے اس خوشی میں وہ دعا اور باقی اذکار بھول گئے، یہ سب اس شخص رحمہ اللہ کا مجھ پر احسان تھا، اللہ اس کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جب وہ مجھ سے جدا ہوا تو میرا دل نور و سرور سے بھر چکا تھا اور میں نے پختہ عزم کر لیا کہ نبی علیہ السلام پر درود و سلام کے بغیر کوئی وظیفہ نہیں پڑھوں گا اب جب وہ مجھ سے جدا ہوا تو مجھے اس نے فرحاں و شاداں چھوڑا کیونکہ میں نے داعی التوحید صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے فضائل اور ثوابِ جزیل خیرِ عام اور نورِ مزید کی بشارت اس سے سنی تھی اور یہ بھی سنا تھا کہ صلوٰۃ و سلام تمام عبادات و اعمال سے افضل ہے جیسا کہ آیات سے واضح ہے کہ زمین و آسمان کا مالک خود بھی حضور پر درود و سلام بھیجتا ہے اس کے ملائکہ بھی اور اس نے اہلِ ایمان کو بھی، عام اس سے کہ وہ انسان ہوں یا جن، آپ پر درود و سلام پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اس غیب کی خبریں دینے والے (نبی) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام"!

Marfat.com

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سب عبادات سے افضل ہے، میں نے غور وفکر شروع کر دیا۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، جنت ونار کے بنانے، شب وروز کی گردش، سالوں اور زمانوں کے گزرنے، ایام وماہ کی اصناف مخلوقات کے اختلاف میں، جزا وسزا کے متعلق، بری وبحری وفضائی جانوروں کے اختلاف میں، کون ومکان، خشکی وتری، سمندر اور ویرانے، زمین کے خلا وملا میں، سخت ونرم میں، ہموار زمین، پہاڑوں اور غاروں میں، سبزیوں اور ان کے مختلف رنگوں میں، درختوں اور پتوں میں، پھولوں اور انکی خوشبوؤں میں، پھلوں اور ان کے مختلف ذائقوں میں، حیوانات اور انکی مختلف قسموں میں، آسمان میں چمکتے ستارے، سورج، چاند، برسنے والے بادل، کڑکنے والی گرج اور چمکنے والی برق، بولنے والے مختلف عالم اور جامدات، اولادِ آدم اور ان کی عادات اور مختلف زبانیں۔

ان امور پر غور وفکر کے بعد میرے دل میں یہ بات آئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سے متعلق ایک جامع کتاب لکھوں اور مذکورہ بالا انواعِ مخلوق میں بھی اس سلسلہ میں غور وفکر کروں اور جو کچھ میری عقل میں آئے اسے بھی نقل کر دوں تاکہ ایک جامع کتاب بھی بن جائے اور اس موضوع پر غور وفکر کا اجر وثواب بھی حاصل کروں، ارشادِ نبوی ہے:۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ

"لمحہ بھر غور وفکر کرنا سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے"۔

(مجھے اس کی سند نہیں ملی، "مترجم") میں نے اس کتاب کا نام رکھا ہے:

كِتَابُ التَّفَكُّرِ وَالْاِعْتِبَارِ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

پھر وہ مشاہدات ذکر کیے جو درود وسلام کی فضیلت سے متعلق ہیں۔

Marfat.com

دوسرا لطیفہ میں نے درود وسلام کے فضائل وبشارات سے متعلق اتنے مشاہدات دیکھے جو حساب وشمار سے باہر ہیں، مجھے اللہ تعالےٰ سے امید کامل ہے کہ وہ مجھے مقصود تک پہنچائے گا اور میری نیت کو بہتر کریگا، پہلی بشارت جو اس کتاب سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مجھے دی گئی وہ غار الملح (نمک کا غار ہے)

بشارت نبوی میری سیدی علی مکی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری کا وقت تھا اور میں نے وہیں خلوت میں اس کے متعلق دو باب تحریر کیے، پھر میرے پیر بھائی سیدی احمد بن ابراہیم حیدری ہمارے ہاں تشریف لائے پس ہم سیدی احمد بن موسیٰ کے ہمراہ شیخ سیدی علی مکی رضی اللہ عنہ کی قبر پر جمع ہوئے جب نماز عشاء پڑھ کر ہم سب اپنے اپنے اوراد و وظائف سے فارغ ہوئے تو ہر شخص آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے بستر پر دراز ہو گیا، میرے ساتھی تو سو گئے اور میں ایک تہائی رات تک فضائل درود وسلام پر غور وفکر کرتا رہا، پس میرے پیر بھائی سیدی احمد بن ابراہیم نیند سے بیدار ہوئے، انہوں نے وضو کیا، نماز پڑھی اور جو چاہا دعا مانگی اور پھر گہری نیند سو گئے اور میں اسی طرح درود وسلام کی ترتیب میں مشغول رہا ہے

بود دو جہاں ہر کسے را خیالے مرا ز ہمہ خوش خیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم حاجی

آپ پھر بیدار ہوئے اور فرمایا، بھائی! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے ایسی دعا میں مانگیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے، میں نے عرض کیا آپ پر میرا کیا حال ظاہر ہوا ہے کہ میں آپ کیلئے دعا مانگوں؟ فرمایا، میں نے ابھی ابھی خواب میں ایک منادی کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنا چاہے ہمارے ساتھ دوڑے، پس میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ڈالا اور ہم نے

Marfat.com

بھی دوسروں کے ہمراہ دوڑنا شروع کیا، پھر ہم ایک مکان کے پاس پہنچے جس کا دروازہ بند تھا تمام لوگ دروازہ کھلنے کے منتظر تھے، میں نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ نہ کھل سکا، تم نے مجھے کہا اے مسکین پیچھے ہٹو! تو دتم آگے بڑھے اور دروازہ کھل گیا میں نے تمہیں پیچھے ہٹایا اور تم سے پہلے اندر داخل ہو گیا وہاں رسولِ پاک علیہ السلام تشریف فرما تھے جب میں نے حضور کو دیکھا تو آپ نے اپنا چہرۂ اقدس پھیر لیا اور ڈانٹ دیا اور فرمایا، اے فلاں! میری طرف نہ دیکھو، اپنا خیال رکھو، سرکار تمہاری طرف متوجہ ہوئے تمہیں پکڑا اور اپنے سینۂ اقدس سے لگا لیا، میں مرعوب ہو کر بیدار ہو گیا۔

میں نے وضو کیا، نماز پڑھی اور حسبِ توفیق تلاوتِ قرآن کی، پھر میں نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ وہ اپنے نبی کی دوبارہ زیارت کرا دے ؎

مشرف گرچہ شد جامی زلطفش　　خدایا! ایں کرم بار دگر کن!

میں پھر سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہی پہلا نقشہ آنکھوں کے سامنے ہے پہلے کی طرح میں نے اپنا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دیا اور ہم نے دوڑنا شروع کر دیا ہم نے دیکھا کہ پہلے دروازے کے پاس لوگ کھڑے ہیں اور دروازہ پھیرا ہوا ہے، میں دروازہ کھولنے آگے بڑھا لیکن مجھ سے نہ کھلا، تم آگے بڑھے اور دروازہ کھول دیا اور تم سے پہلے اندر داخل ہو گیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود پایا، حضور نے مجھ سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اے فلاں! جبتک یہاں ہو اپنا کام کرو! اور بھائی جان تمہاری طرف متوجہ ہوئے اور تمہیں اپنے ساتھ ملا لیا اور ظاہر ہے کہ تمہارے کوئی اعمال ایسے ضرور ہیں جن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راضی ہیں اس لئے میں نے تم سے عرض کیا ہے کہ میرے لئے دعا کریں۔

Marfat.com

اب مجھے پتہ چلا کہ میری نیت اچھی تھی اور حضور پر میرا درود وسلام پڑھنا مقبول ہے، مردود نہیں۔

میں نے یہ راز شیخ اور اپنے اس پیر بھائی کی زندگی میں ظاہر نہیں کیا، اللہ تعالیٰ ہم پر اور ان پر رحمتیں نازل فرمائے، میں نے کسی کو کچھ نہیں بتایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بارہا مجھے دیدارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمایا اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر مزید فضل وکرم فرمائے گا اور درود وسلام پڑھنے والے انسانوں، جنات اور ملائکہ کے صدقے ہم کو زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمائیگا۔

تیسیر الطیفہ

(شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں) درود کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے جب میں غار الملح (نمکین غار) سے واپس تیونس کی طرف آیا اور میں نے اپنے شیخ سے سیر وسیاحت کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیدی، میں بنزرت کی بندرگاہ سے بحری جہاز میں سوار ہوا، سمندری ہوائیں ہمیں اٹھارہ دن تک ادھر ادھر لئے پھرتی رہیں، یہاں تک کہ ساتھی تنگ ہو گئے اور انہیں بہت پریشانی لاحق ہوئی، میں بھی ان کے ساتھ تنگ ہو گیا، ہم نے آپس میں جہاز سے اتر کر خشکی پر پیدل چلنے کے بارے میں گفتگو کی پس میں نے اس رات کی پہلی تہائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ نے مجھ سے فرمایا، کل انشاء اللہ سفر کرو گے۔ میں نے عرض کیا حضور! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہم کو امن و عافیت کے ساتھ سفر طے کروائے اور ہم کو تیز ہوا کسی حادثہ سے دوچار نہ کرے پھر میں نے عرض کیا سرکار! مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ دے، فرمایا مجھ پر جو درود وسلام بھیجتے ہو اس میں اضافہ کرو اور کھیل کود سے اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھو، پھر میں نیند سے بیدار ہو گیا اور

Marfat.com

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب درود وسلام بھیجا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے دوبارہ حضور کی زیارت سے مشرف فرمائے۔

پس میں سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ حضور پہلے کی طرح سامنے ہیں میں نے پہلے کی طرح پھر سوال کیا، آپ نے بھی پہلے والی گفتگو فرمائی اور مجھے زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا کھیل کود سے پرہیز کرو، مجھے پتہ نہ چلا کہ اس منع فرمانے سے مراد کونسا کھیل ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں؟ پھر میں بیدار ہو گیا اور ساری بات اپنے ہمراہیوں کو بتا دی، انہوں نے کہا کہ یہ خواب اچھی اور سچی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حق ہے اور وہ حضور ہی تھے، ہم لوگ آج اللہ کی برکت و مدد سے چل پڑیں گے جب دن چڑھا اور دھوپ پھیلی اور مسلسل ہوائیں چلنے لگیں تو میں حیران کھڑا تھا کہ الٰہی جنوں، اور انسانوں میں سے کوئی بھی تو حضور کی شکل میں ظاہر نہیں ہو سکتا آپ کی معصوم صورت تو بے مثل ہے ؎

بلبل نے گل ان کو کہا، قمری نے سرو جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ)

میرے دل کو سکون نہ ہوا یہاں تک کہ ہوا تھم گئی، ہم دو تین میل چلے ہوں گے کہ اچانک تیز آندھی نے ہمیں آگھیرا اور ہمیں کنارے پر لا ڈالا، میں نے لنگر ڈال دیا بہت سے سوار اتر پڑے اور میں نے بھی ان کے ہمراہ اترنے کا ارادہ کیا اور وہ لوگ ایک چھوٹے تختے کے ذریعے اتر رہے تھے مجھے راستہ نہ ملا کیونکہ اس پر ترکوں کی بھیڑ تھی، جب لوگ خشکی پر اترے اور تختہ دوبارہ واپس لوٹا تو میں نے اہلِ کشتی سے کہا، اگر مجھے نیچے اتارو تو میں پانی سے بھرا ہوا برتن تمہارے پاس

Marfat.com

لاؤں، انہوں نے کہا ہمارے پاس کافی پانی ہے، پھر نبطیان نے کہا ہوا کا رخ بدل رہا ہے ہمیں چلنا چاہیئے چنانچہ اس نے ان لوگوں کو بلایا جو خشکی پر اترے ہوئے تھے۔ وہ سب آ دھمکے اور دو یا تین آدمی رہ گئے، ہوا تیز چلنے لگی جس سے ہم سفر کرنے لگے اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے ایک شخص ہم سے آملا، اس نے کنارے پر آکر کپتان سے بات کی کہ اس کے لیے تختہ اتاریں تاکہ وہ بھی سوار ہو سکے، وہ لوگ کشتی کے پاس آ چکے تھے، کپتان نے جواب دیا کہ یہ ہوا سلامتی کی ہے اور موافق ہے لہٰذا ہم تیرا یا کسی اور کا انتظار نہیں کر سکتے پھر اس نے اس بات کی تاکید کی کہ اپنی اشیائے ضرورت اپنے کسی ساتھی کو دیدے اور ہم نے اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے بخیر و عافیت سفر کیا اور ہم کو کسی خطرے کا سامنا نہ کرنا پڑا یہاں تک کہ ہم بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچ گئے اور ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ہم پر مزید اپنا فضل و کرم فرمائے گا اور اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرمائے گا۔

چوتھا لطیفہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے ایک رات کو دو آدمی دیکھے جو آپس میں لڑ جھگڑ رہے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا میرے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو تاکہ حضور اکرم سے فیصلہ کروالیں وہ دونوں چل پڑے، میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار ایک بلند جگہ پر تشریف فرما ہیں، ایک نے کہا یا رسول اللہ! اس شخص نے مجھ پہتان لگایا ہے کہ میں نے اس کا گھر جلایا ہے، حضور نے ارشاد فرمایا، اس نے تم پر افترا باندھا ہے لہٰذا اس کو آگ جلائے گی۔ میں بیدار ہو گیا تو میں نے اس سے کوئی بات نہ کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ دوبارہ حضور کی زیارت نصیب فرمائے، پس میں سو گیا، کیا

Marfat.com

دیکھتا ہوں کہ ایک منادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ جو شخص نبی کریم علیہ السلام کا دیدار کرنا چاہے وہ ہمارے ساتھ دوڑ پڑے، میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ سفید لباس پہنے منادی کے پیچھے چل رہے ہیں، میں نے ایک شخص سے کہا میں تمہیں خدائے بزرگ و برتر اور اس کے نبی کریم کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بتا دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ اس نے کہا آپ فلاں مقام پر تشریف فرما ہیں تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی! جو درود و سلام میں حضور پر بھیجتا ہوں اس کے صدقے مجھے حضور کی خدمت میں سب سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مقصد حاصل کر سکوں، اتنا کہنا تھا کہ مجھے بجلی کی طرح کسی چیز نے اٹھایا اور حضور کی خدمت میں پہنچا دیا میں نے دیکھا کہ سرکار تن تنہا قبلہ رخ کھڑے ہیں اور چہرۂ اقدس سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں، میں نے عرض کیا:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حضور نے مجھے مرحبا فرمایا اور میں نے اپنا چہرہ حضور کی گودِ اقدس میں رکھ دیا ؎

سامنے رُوئے یار ہو، سجدے میں ہو سرِ نیاز
یونہی حریمِ ناز میں آٹھوں پہر نماز ہو

میں نے عرض کیا سرکار! میں چاہتا ہوں کہ حضور مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے دنیا و آخرت میں فائدہ ہو، فرمایا، مجھ پر درود و سلام پڑھنے کا اضافہ کر دو، میں نے عرض کیا حضور! مجھے اولیاء اللہ کے زمرے میں شامل فرمانے کی ضمانت چاہیئے، فرمایا، میں اس بات کا ضامن ہوں کہ تمہارا خاتمہ بالخیر ہوگا، میں نے پھر عرض کیا حضور! مجھے ولی اللہ بنانے کی ضمانت چاہیئے! فرمایا میں اس بات کا ضامن ہو کہ تمہارا خاتمہ ایمان پر ہوگا، پھر میں نے عرض کیا حضور! مجھے اس بات کی ضمانت دیں کہ میں ولی اللہ بن جاؤں، فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ تمام

Marfat.com

اولیاء اللہ تعالےٰ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ان کا خاتمہ بالخیر ہو، مَیں ضامن ہوں کہ تمہارا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

میں نے عرض کیا ٹھیک ہے حضور! مجھے منظور ہے، پھر میرے دل میں یہ شوق چٹکیاں لینے لگا کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدنا خضر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف فرما دے، میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ میرے پوچھنے سے پہلے ہی حضور نے فرمایا مجھ پر کثرتِ درود و سلام لازمی کر لو اور اس مقام کی زیارت کرتے رہا کرو اور جو وصف تمہیں مقامِ خاص تک پہنچانے میں معاون ہوگا، ہم اس کو مکمل کریں گے، میرے دل میں فخر و فرحت کی لہر دوڑ اٹھی کہ میں نے اہلِ زمین و آسمان کے آقا کی زیارت کی تھی، میں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ عرض کیا، حضور! کوئی نبی ہو یا رسول، تمام اولیاء اللہ ہوں یا سیدنا خضر علیہ السلام، ان سب نے آپ ہی سے اقتباسِ نور کیا ہے آپ ہی کے بحرِ جود و عطا سے چلّو بھرا ہے۔ (بقول اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ) ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے، چمکانے والے

لہٰذا جب مَیں نے حضور کی زیارت کر لی تو گویا ان سب کی زیارت ہو گئی والحمد للہ پھر وہ لوگ داخل ہوئے جنہیں مَیں پیچھے چھوڑ آیا تھا سب کے سب بلند آواز سے پڑھتے آ رہے تھے: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ یہ لوگ بارگاہِ اقدس میں داخل ہوئے میں سرکار کے پہلو میں بیٹھا تھا، آپ انکی طرف متوجہ ہوئے اور انکو بشارتیں سنائیں صرف ایک شخص ایسا تھا جسے حضور نے دھتکار دیا اور فرمایا اسے دھتکارے ہوئے اپنی راہ لو ؎

غضب سے ان کے خدا بچائے جلالِ باری عتاب میں ہے رضا
اُسے اگ کے چہرے والے! میں نے اس شخص کو غور سے دیکھا تو اس کا

Marfat.com

جب ان لوگوں سے الگ تھلگ تھا کیونکہ وہ شیطان تھا، جب ان لوگوں سے حضور کی گفتگو ختم ہوئی، فرمایا اب تم لوگ جا سکتے ہو! اللہ تمہیں برکت دے مجھے اپنا کام کرنے دو اور دستِ اقدس سے مجھے اشارہ فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شریف ہوں؟ فرمایا ہاں! تم شریف ہو، میں نے عرض کیا، حضور میں شریف ہوں آپ کی نسل سے ہوں، فرمایا تم میری نسل سے ہو، اس پر میں نے اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا، پھر میں نے عرض کیا مجھے ایسی وصیت فرمائیں جو میرے حق میں نفع مند ہو، فرمایا مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اور دنیا سے دل نہ لگانا اور کھیل کود سے پرہیز کرو۔

میں نیند سے بیدار ہو گیا، دل میں سوچا کس کھیل کی طرف اشارہ تھا کہ اسے چھوڑ دوں؟ میں نے اپنے اعمالِ شب و روز کو کرید کرید کر دیکھا مگر مجھے ان میں کوئی کھیل کود نظر نہ آیا تو میں نے اپنا معاملہ سپردِ خدا کر دیا اور میں نے دل میں کہا، شاید اس کا تعلق میرے مستقبل سے ہو، برائی سے پھیرنے اور نیکی کی توفیق دینے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے اور اللہ کے عذاب سے وہی بچ سکتا ہے جس پر وہ مہربانی فرما دے۔

کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہوگا ہم کیا ہیں؟ جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا، ہوا کرم سے تیرے جو کچھ ہوگا، ترے کرم سے ہوگا (ذوقؔ)

پانچواں لطیفہ

درود شریف کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھا ہے ایک یہ بھی ہے کہ ایک رات کو میں بیدار ہوا، رات کے درمیانے حصے میں میں نے اپنا وردِ وظیفہ پڑھا اور بیٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے لگا مجھے نیند کی وجہ سے اونگھ آنے لگی، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جکڑا ہوا شخص ہے جس کی کمر میں ٹخنوں تک تارکول کی شلوار ہے جسم اور سر بہت بڑا ہے چہرہ سیاہ اور ناک بڑی ہے، چہرے پر زخموں یا خراشوں کے نشانات ہیں

Marfat.com

ایک قوم اس کو گھسیٹے جا رہی ہے، مَیں نے کہا اے قوم! میں تم سے اللہ العظیم اور نبی کریم (جلّ وعلےٰ۔ وعلیہ السلام) کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ مجھے بتاؤ یہ شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ ابوجہل ملعون ہے، مَیں نے کہا اے دشمنِ خدا! یہ ہے تیری اور ہر منکرِ خدا و رسول کی سزا، پھر میں نے عرض کیا الٰہی! یہ تیرا اور تیرے نبی کا دشمن ہے الٰہی! جس طرح تو نے مجھے حضور کا دشمن دکھایا ہے اسی طرح اپنے نبی کی زیارت سے بھی مشرف فرما یا ارحم الراحمین! پھر میرا گزر ایک ایسی زمین پہ ہوا جسے پہچانتا نہیں کیا دیکھتا ہوں کہ میرا ایک واقف مردِ صالح حجِ بیت اللہ کے لئے جا رہا ہے مَیں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا، مَیں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہنے لگا مسجد نبوی کی طرف، میں بھی اس کے ہمراہ چل پڑا، ہم مسجد میں داخل ہوئے، اس نے کہا یہ رہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد، میں نے کہا، یہ مسجد تو رسول اللہ کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟ کہا ابھی تیرے پاس تشریف فرما ہوں گے۔

پس رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اندر رونق افروز ہوئے آپ کے ہمراہ ایک مردِ کامل تھا جس کا خون عربی اور چہرہ نورانی تھا، مَیں نے حضور کی خدمت میں سلام عرض کیا، فرمایا یہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام ہیں انکو سلام کرو! مَیں نے ان کو سلام کیا، میں نے دونوں (نبی پاک اور خلیل الرحمٰن علیہما السلام) سے دعا کی درخواست کی، دونوں نے مجھے دعا دی۔ پھر مَیں نے ہر دو حضرات سے ضمان بننے کی درخواست کی، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں تمہارے خاتمہ بالخیر کا ضامن ہوں، پھر میں نے عرض کیا سرکار! مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں، فرمایا درود و سلام میں اضافہ کرو، مَیں نے عرض کیا حضور! جب میں درود و سلام بھیجتا ہوں۔ کیا آپ سماعت فرماتے ہیں؟ فرمایا ہاں! اور یہی نہیں بلکہ تیری مجلس میں ملائکہ مقربین

Marfat.com

بھی حاضر ہوتے ہیں، میں نے عرض کیا سرکار! میرے ضامن بن جائیں، فرمایا تم میری ضمانت میں ہو، پھر میں نے عرض کیا، میرے ساتھیوں کو بھی حضور کی ضمانت مل جائے! فرمایا تیرے ساتھی بھی میری ضمانت میں ہوں گے، میں نے عرض کیا، میرا فلاں ساتھی؟ فرمایا وہ مردِ صالح ہے، پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق پوچھا تو فرمایا، وہ اولیاء اللہ میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا حضور! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہر اس مسلمان کے ضامن ہوں جو درود و سلام پر لکھی گئی میری اس کتاب کو پڑھے فرمایا میں اس کے پڑھنے والے کا ضامن ہوں اور اس کا بھی جو اس کتاب میں لکھے گئے رصیغوں کے ساتھ درود و سلام بھیجے، تم اس پر کاربند رہو اور اس میں کچھ اضافہ بھی کرو جو مانگو گے ملے گا۔

پھر میں نیند سے بیدار ہو گیا، مجھے اللہ سبحانہ سے اور ترقی کی امید ہے اور یہ بھی کہ اپنے فضل و کرم سے وہ دنیا و آخرت میں اپنے نبی کے چہرۂ اقدس کی زیارت سے ہم کو محروم نہ فرمائے۔ آمین۔

چھٹا لطیفہ

نبیِ کریم علیہ السلام پر درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھا ہے ایک یہ بھی ہے کہ ایک دن میں دیوار سے پشت لگائے قبلہ رخ قلم ہاتھ میں اور تختی گود میں لئے درود و سلام کے موضوع پر مضمون کو ترتیب دے رہا تھا کہ طبیعت بوجھل ہونے لگی اور اونگھ آنے لگی میں سو گیا، دیکھتا کیا ہوں کہ ویران زمین ہے آبادی کا نام و نشان نہیں، میری نظر ایک جامع مسجد پر پڑی، کچھ لوگ اندر ہیں اور کچھ دروازے پر کھڑے ہیں میں بھی اندر چلا گیا، دیکھ رہا تھا کہ کہاں بیٹھوں؟ مجھے کوئی جگہ نہ ملی، ایک صاحب نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ محراب و منبر کے درمیان آجاؤ! میں ان کے قریب ہوا تو انہوں نے مجھے اپنی جگہ بٹھانا چاہا، مجھے حدیث یاد آگئی اور میں نے کہا،

Marfat.com

آپ اس حدیث کو نہیں جانتے جو ایسے شخص سے متعلق ہے جو کسی کی جگہ پر بیٹھ جائے؟ بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک صاحب بولے، کھل کر بیٹھیں اللہ تعالیٰ گنجائش پیدا کر دیگا، پس ان لوگوں نے میری گنجائش نکالی اور میں ان کے درمیان بیٹھ گیا۔
میں نے اپنے دائیں طرف ایک نوجوان کو دیکھا اس سے خوبصورت میں نے کوئی جوان نہیں دیکھا میں اس کے نورانی چہرے اور حسین قد پر حیران تھا، نیک بختی کے آثار اس کے چہرے سے عیاں تھے۔ میں نے دل میں کہا اس کے نام و نسب کو ضرور معلوم کروں گا چنانچہ میں نے کہا، جناب میں تمہیں خدائے بزرگ و برتر اور اس کے نبی اکرم علیہ السلام کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نسب کیا ہے؟ وہ کہنے لگے تمہیں میرے نسب سے کیا غرض! میں نے کہا، آپ کے چہرے سے نیک لوگوں کے آثار عیاں ہیں لہذا میں آپ کی صحبت سے مستفید ہونا چاہتا ہوں کہا میرا نام رومان ہے اور نسب کے لحاظ سے فرشتہ ہوں۔ میں نے کہا تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ! مجھے اپنا صحیح صحیح نام و نسب بتانا، اس نے کہا اے بندۂ خدا! میرا نام رومان اور نسب فرشتہ ہے، میں نے تین مرتبہ یہی سوال کیا اور اس نے تین مرتبہ یہی جواب دیا، میں نے کہا تمہیں انسانوں کی مجلس میں کیا چیز لے آئی؟ اس نے کہا یہ جتنے تمہیں نظر آرہے ہیں سب ملائکہ مقربین اور روحانی اہلِ ایمان ہیں، میں نے کہا، میں آپکی صحبت اختیار کرنا چاہتا ہوں، کہا کہ ہمیشہ صحبت میں رہنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! کہا تمہیں میری صحبت ایک ساعت کے لئے بھی میسر نہیں ہو سکتی ہاں میں تجھے ایک مومن جنّ اور ایک مومنہ جنّیہ کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیتا ہوں، میں نے کہا بہتر۔
میں نے دل میں کہا یہ لوگ جب مجھ سے صحبت کریں گے تو میرے حق کی رعایت کریں گے اور میرے ہر دشمن کو دبائیں گے، اب اس نے آواز دی اے فلان!

Marfat.com

اَے فلانی! کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مرد اور ایک عورت سامنے کھڑے ہیں، اس نے دونوں سے کہا کہ اس آدمی سے ہمیشہ مصاحبت رکھنا، مرد نے کہا یہ شخص ہمارے ذریعہ دشمنوں کو دبانا چاہتا ہے اور ہم سے تو یہ ہو نہیں سکتا اور یہ دراصل قضاء قدر سے انکار کرتا ہے۔ میں نے جب ان کی یہ گفتگو سنی تو طبیعت ان سے اکتا گئی اور میں نے اسے کہہ دیا کہ مجھے تمہاری صحبت کی کوئی ضرورت نہیں۔

پھر میں نے اس سے کہا اے میرے آقا میں آپ سے اللہ تعالےٰ اور اس کے نبی کریم علیہ السلام کا واسطہ دیکر استدعا کرتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں، یہ ملائکہ مقربین کون تھے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ حضرت جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام تھے۔ میں نے کہا، میں آپ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست جبریل علیہ السلام دکھا دیں، اتنے میں محراب کے سامنے سے ایک شخص نے کہا، میں بندہ خدا جبریل ہوں، میں ان کے قریب ہو گیا تو وہ اتنے حسین تھے کہ میری آنکھ نے ایسا کوئی حسین نہ دیکھا تھا، میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے دعا فرمانے کو کہا، پس انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی، پھر میں نے عرض کیا حضور! میں آپ سے خدائے بزرگ اور نبی کریم علیہ السلام کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی نفع مند وصیت فرمائیں فرمایا خواہش نفس تیرے پاس آئے گی اس سے بچنا، امانت سے محبت کرنا اور اسے پہچاننا میں نے کہا میں آپ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے سیدنا میکائیل علیہ السلام کی زیارت کروا دیں۔ اہل مجلس میں سے ایک صاحب بولے میں بندہ خدا میکائیل ہوں میں ان کے قریب ہوا۔ اور ان سے التماس دعا کی۔ پس انہوں نے میرے لیے دعا فرمائی۔ میں نے کہا، حضور میں آپ سے خدائے برتر اور رسول اکرم علیہ السلام کا واسطہ دیکر عرض کرتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی سودمند نصیحت فرمائیں۔ فرمایا عدل و انصاف کو اپنے اوپر لازم کرو۔ پھر میں نے ان کو خدائے

Marfat.com

بزرگ اور نبی کریم کا واسطہ دے کر عرض کیا کہ مجھے سیدنا اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کروادیں۔ پس ایک صاحب کھڑے ہوئے کہ ان جیسا پرنور چہرہ میں نے نہیں دیکھا، فرمایا میں بندۂ خدا اسرافیل ہوں، میں ان کے قریب ہوا اور ان سے دعا کی درخواست کی، انہوں نے مجھے دعا دی، میں نے دل میں کہا میرا برا ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ میں یا مجھے استدراج ہوگیا ہے یہ اسرافیل علیہ السلام کیسے ہو سکتے ہیں؟ جب کہ ان کے بارے میں حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے کہ ان کا سر عرش کے نیچے ہے اور ان کے پاؤں ساتویں زمین سے بھی نیچے ہیں بہر حال دل کو اطمینان حاصل نہ ہو سکا حتیٰ کہ وہ کود کر کھڑا ہو گیا اس کے پاؤں تو زمین میں دھنس گئے اور سر مسجد کی چھت توڑ کر آسمان سے باتیں کرنے لگا اب پاؤں تو زمین میں دھنسے ہوئے تھے اور سر آسمان پر جا رہا تھا، میں اس کے ساتھ لٹک گیا اور میں نے کہا، میں تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ اپنی اصلی صورت پر اللہ کا فرشتہ بن جا، پھر وہ اپنی پہلے والی صورت پر لوٹ آیا، میں نے اسے خدا و مصطفےٰ کا واسطہ دیکر کہا یا سیدی! مجھے کوئی پند سود مند فرمائیں، کہا دنیا کو ترک کر دو رضائے مولا پاؤ گے، جو کچھ ہاتھ میں ہے اسے چھوڑ دو اللہ کی محبت سے سرفراز ہو گے،

میں نے اسے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیکر عرض کیا کہ مجھے سیدنا عزرائیل کی زیارت کروادیں پس ایک صاحب کھڑے ہوئے جن سے زیادہ خوبصورت شخص نہ دیکھا تھا انہوں نے کہا میں بندۂ خدا عزرائیل ہوں، میں ان سے قریب ہوا اور دعا کا خواستگار ہوا، انہوں نے مجھے دعا دی، پھر میں نے ان کو خدا و رسول کا واسطہ دیکر کہا کہ بوقتِ موت مجھ سے نرمی برتیں، فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام پڑھتے رہو، میں نے مفید نصیحت کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا، یاد کرتے رہو اس (موت) کو جو لذتوں کو ختم کرنے والی، آباؤ اجداد کی قاتل بیٹوں اور بیٹیوں کو جدا کرنیوالی ارواح کو قبض کرنے والی سوائے اس ذات کے جو زمین و آسمان کو پیدا کرنے والی ہے۔

Marfat.com

پھر میں بیدار ہو گیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی دعاؤں سے مجھے فائدہ دیگا اور مجھے ان کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے گا اور ان کے صدقے موت کے وقت مجھ سے نرمی کا برتاؤ فرمائے گا اور مجھے دونوں جہانوں میں ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف فرمائے گا الٰہی امین اتمام انبیاء و مرسلین پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ ربّ العالمین کے لئے ہیں۔

ساتواں لطیفہ

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے فضائل سے متعلق جو شاہدات مجھے کرائے گئے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ جنگل میں ایک منبر ہے جس پر میں چڑھ بیٹھا جب میں اسکی کئی سیڑھیوں پر چڑھ گیا تو میں نے زمین کی طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ زمین سے دور ہوا میں ایک منبر ہے، میں نے دل میں کہا مجھے کیا عذر ہے جہاں تک اللہ تعالےٰ بلند فرمائے گا، چڑھتا جاؤں گا اور جہاں تک پہنچائے گا، پہنچوں گا اور واپسی کا راستہ تو نظر نہیں آتا بہر حال میں کئی درجے اوپر چڑھ گیا، جب مڑ کر دیکھا تو صرف وہ درجہ نظر آیا جس پر میرے پاؤں تھے، باقی کچھ نظر نہ آیا، میں نے دائیں بائیں دیکھا تو صرف ہوا پر نظر پڑتی تھی، میں نے درود و سلام کا واسطہ دیکر اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ وہ مجھے سلامتی کی راہ چلائے، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سیاہ دھاگہ ہے جیسے پلصراط، میں نے دل میں سوچا یہ پلصراط ہے جس نے مجھے آگھیرا ہے اور میرے پاس اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے علاوہ کوئی عمل ایسا نہیں جو اس کٹھن منزل کو عبور کرنے میں کام آئے، بقولِ امام احمد رضا بریلوی

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو ۔۔۔ جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

میں نے ہاتفِ غیبی کو یہ کہتے سنا کہ اگر اس منزل کو عبور کر دو گے تو اس کنارے پر رسولِ اکرم علیہ السلام اور آپ کے صحابۂ کرام کی ملاقات سے مشرف ہو گے، یہ بات

Marfat.com

سن کر میں پھولے نہ سمایا اور میں نے اللہ تعالےٰ کی جناب میں درود وسلام کا وسیلہ پیش کیا تو مجھے ایک نورانی بادل نے اٹھایا اور رسول اللہ کے قدموں میں لا ڈالا، دیکھتا کیا ہوں کہ سرکارِ دوالا تشریف فرما ہیں حضرت ابوبکر صدیق آپ کے دائیں طرف، حضرت عمر فاروق بائیں طرف حضرت عثمان غنی پیچھے اور حضرت علی شیرِ خدا سامنے کھڑے ہیں ؎

سامنے روئے یار ہو سجدے میں ہو سرِ نیاز
یونہی حریمِ ناز میں آٹھوں پہر نماز ہو ! !

میں نے عرض کیا حضور میرے ضامن ہو جائیں، فرمایا میں تمہارا ضامن ہوں اور تمہارا خاتمہ بالخیر ہوگا، میں نے دعا کی درخواست کی، فرمایا مجھ پر کثرت درود وسلام پڑھنا لازم کر لو اور فضول کھیل کود سے دور رہو۔

پھر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا ماموں جان! میرے لئے دعا فرمائیں، آپ نے میرا کندھا پکڑا اور جھنجھوڑ کر فرمایا، میں بھی تیرا دادا ہوں اور حضور کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، سرکار بھی تیرے دادا ہیں۔

جب انہوں نے میرا کندھا پکڑ کر جھنجھوڑا تو میں دہشت زدہ ہو کر بیدار ہو گیا، اب میرا کندھا درد کر رہا تھا، میں اپنی غفلت، جہالت اور بھول پر سخت نادم تھا کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ماموں جان کہہ کر بلایا، سبحان اللہ! کتنے دن میں اس بات پر پریشان رہا، جب ہوش ٹھکانے لگے تو حضور علیہ السلام کے اس فرمان پر سوچ بچار میں پڑ گیا کہ حضور بار بار فرماتے ہیں کھیل کود سے دور رہو! میں سوچ رہا تھا کہ کس کھیل میں میں مشغول رہتا ہوں تاکہ اسے ترک کر دوں؟ جب کئی دن اسی طرح گزر گئے تو سچ مچ میں ایک کھیل میں پڑ گیا، یہ کھیل ایک ملکیت اور رشتہ کا تنازعہ تھا، میں اس جھگڑے میں ایک نیک آدمی کی وجہ سے پڑ گیا تھا، نظر بہ ظاہر شرعی طور پر یہ ایک امر مستحسن تھا اور مجھے طویل مدت کے بعد پتہ چلا کہ یہ تنازعہ کھیل کس لحاظ سے ہے، تقریباً سال بھر

Marfat.com

گزر گیا اور مجھے رسولِ پاک کی زیارت نہ ہوئی، جب جھگڑے نے طول کھینچا تو میں نیتِ اعتکاف پہاڑ کی طرف اس امید پر چل پڑا کہ شاید اللہ تعالےٰ مجھے اس شخص سے ملا دے تاکہ میں اس سے تحقیقِ حال کر سکوں، رات کو میں اس مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ تین نیک آدمی میرے پاس آکر کھڑے ہو گئے، مجھ سے پوچھنے لگے کہ یہاں کیوں آئے ہو؟ یقیناً تیرے اور تیرے چچا کے درمیان جو تنازعہ ہے وہی تمہارے آنے کا سبب ہے۔ سنو! اس کی بیٹی، تمہاری بیوی اور تم اس کے خاوند نہیں ہو سکتے، اپنی جان چھڑاؤ اور اس کھیل کو ختم کرو اور اپنے کام میں محنت کرو، اگر یہاں ٹھہرنا ہے تو بڑی خوشی سے اور اگر جانا ہے تو فی امانِ اللہ (خدا حافظ)۔

میں نے دل میں کہا، میری خرابی یہی وہ کھیل ہے جس سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا، میں نے اس میں غور کیا، ہائے میری طویل غفلت! میری فکر کہاں چلی گئی تھی؟ کہ جس چیز سے رسول اللہ نے مجھے منع فرمایا میں اس کو بھول گیا، یہاں تک کہ سال بھر سے زیادہ عرصہ مجھے رسول اللہ کے دیدار سے محروم کیا گیا میں نے بارگاہِ خداوندی میں توبہ کی اور رسولِ پاک کی بارگاہ میں رجوع کیا، کچھ دن تو یونہی اپنے کیے پر نادم ہوتا رہا اور اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں درود و سلام کے وسیلہ سے دعا کرتا رہا کہ مجھے سرکار کا دیدار ہو جائے اور شرفِ کلام بھی حاصل ہو جائے تو میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہوں اور وہ مجھ سے بازپرس فرما رہا ہے اس بات پر کہ میں نے اسے بھی اہلِ دنیا کے ساتھ ساتھ دنیوی معاملات میں شامل کر لیا ہے اور مجھ سے اس کھیل پر بھی بازپرس فرما رہا ہے جو میں کھیل چکا تھا۔

میں عرض کر رہا ہوں، اے میرے رب! تیرا فضل درکار ہے اے میرے رب! تیرے جود و کرم اور رحمت کا خواہشگار ہوں اور وہ برابر مجھ سے بازپرس فرما رہا ہے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا،

Marfat.com

میں دوزخی ہو چکا ہوں ؏

وہ آنکھ پھیر دیں تو قیامت ہے زندگی

فوراً میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ جب کہ رسول اللہ مجھے جہنم سے بچانے کے ضامن بن چکے ہیں ؎

ہم بد ہیں یا اچھے ہیں، ہیں آخر تو تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے

میں نے کہا الٰہی! تیرے حبیب پر درود و سلام بھیجتا ہوں اور وہ میرے ضامن ہیں، پھر کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے رسولِ پاک تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں، میں صاحبِ شفاعت ہوں، میں صاحبِ عنایت ہوں اور میں صاحبِ الوسیلہ ہوں، میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا، اے رب! کیا یہ شخص جہنمی ہے؟ فرمایا نہیں، یہ جہنم سے محفوظ رہے گا۔ میں گھبرا کر جاگ اٹھا، مجھے اللہ تعالیٰ سے امید کامل ہے کہ مجھ پر اپنی رحمتِ کاملہ سے احسان فرمائے گا اور پیشی کے دن (قیامت) مجھے رسوا نہیں فرمائے گا۔

آٹھواں لطیفہ

اور درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ جب میں عیالدار ہو گیا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کچھ طلباء اپنے پاس رکھ لوں تاکہ ان سے مانوس بھی رہوں اور باجماعت نماز بھی ادا کر سکوں اور اس طرح ان سے فائدہ حاصل کروں، بعض بھائیوں کے ساتھ تقریباً سال بھر اس جستجو میں لگا رہا، اس عرصہ میں خدا کا فضل و کرم شاملِ حال رہا، میرے دل میں یہ بات آئی کہ صرف قرآنِ کریم کا علم حاصل کرنے والے طلباء ہوں اور میں انکی تعلیمی خدمات بغیر کسی دنیوی مفاد کے سرانجام دوں صرف اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ میرا حشر بھی ان کے زمرہ میں کر دے جب طلباء کی تعداد

Marfat.com

زیادہ ہوگئی تو اب ان کے خورد و نوش وغیرہ کا اہتمام بھی اتنا ہی زیادہ کرنا پڑا، ان کی وجہ سے دنیا کا حیلہ بھی مجھ پر چل گیا اور اس نے مجھے اپنے جال میں پھنسا لیا اور اپنے دام میں مجھے قید کر لیا، میں غفلت کے گڑھے میں جا گرا اور نقصان اٹھانے لگا، اب میں مباح طریقوں سے روزی حاصل کرتا اور اسکو شرعاً نیکی گمان کرتا، اب میرے بعض نیکوکار بھائیوں نے جن کے ہمراہ میں زہد کا راستہ طے کر چکا تھا مجھے طلبہ کی تعلیم اور خورد و نوش کے جھمیلوں میں پڑنے سے روکا اور ڈائنٹ ڈپٹ کی اور دنیاوی معاملات میں داخل ہونے سے منع کیا بہرحال مجھ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا، تو میں نے خواب میں کچھ لڑکیاں دیکھیں ایسی حسین جیسے موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں، حسن و جمال میں بے مثل و بے مثال، سرسبز لباس پہنے میری طرف آرہی ہیں، جب میرے قریب آئیں تو میں نے ان میں اپنی نانی کو پہچان لیا، دنیا میں یہ بڑی نیک اور نجیب الطرفین خاتون تھیں، میں نے سلام کیا اور کہا کیا آپ مر نہیں گئیں؟ فرمایا ہاں! میں مر چکی ہوں، میں نے کہا، اللہ تعالےٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا؟ فرمایا مجھ پر اللہ تعالےٰ نے اپنا فضل و کرم کیا ہے اور میں حضرتِ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے پاس رہتی ہوں اور وہ یہ تمہاری طرف تشریف لا رہی ہیں، میں نے کہا کہاں؟ فرمایا یہ سامنے جو لڑکیاں آرہی ہیں، ان میں۔

سیدہ سلام اللہ علیہا میری طرف متوجہ ہوئیں، چہرۂ انور سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں، (بقول امام احمد رضا بریلوی ؎

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا)

فرمایا یہ ہیں احمد بن ثابت! رسولِ پاک پر کثرت سے درود و سلام پڑھنے والے؟ میں نے عرض کیا، یہ سب رب تعالےٰ کا فضل ہے جس نے مجھے اس کی توفیق بخشی اور مدد فرمائی۔

Marfat.com

جنابِ سیدہ نے مجھ سے فرمایا، کیا بات ہے؟ دنیاوی اہتمام کی وجہ سے ہم سے غافل ہو گئے ہو، جس مشغلہ میں پڑے ہو اس سے باز آجاؤ اور یہ اہتمام چھوڑ دو! میں نے عرض کیا ٹھیک ہے سرکار! فرمایا، میں تم سے اس وقت تک جدا نہ ہوں گی جب تک میرے ابا حضور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وعدہ نہ کرو کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا اور دنیاوی مشاغل میں کبھی نہ پڑو گے۔

سیدہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور چل پڑیں، میں بھی ہمراہ چل پڑا یہاں تک کہ ہم ایک اجنبی شہر میں داخل ہو گئے، وہاں میں نے ایک بڑی جماعت کو دیکھا جو نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھ رہے ہیں انکی صحیح تعداد اللہ ہی بہتر جانتا ہے، وہ بآوازِ بلند یہ درود شریف پڑھ رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

میں بھی ان کے پاس چلا گیا اور نبی علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنے لگا، میں نے قوم کے آگے چلنا شروع کیا اور سیدہ فاطمہ میرے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں یہاں تک کہ سیدہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا کھڑا کیا، میں نے دیکھا کہ حضور اپنے دس ساتھیوں کے ہمراہ تشریف فرما ہیں، یہ تمام حضرات کھانا اور گوشت تناول فرما رہے ہیں، میں نے دیکھا کہ حضور کے ہاتھ میں شانے کا گوشت ہے جسے آپ تناول فرما رہے ہیں، حضور کا رخِ انور اپنے صحابہ کی طرف ہے اور آپ ان سے مصروفِ گفتگو ہیں، میں ادب و احترام کی وجہ سے سلام نہ کر سکا، میں نے دل میں کہا، جب تمام حضرات کھانے سے فارغ ہو جائیں گے تب سلام کروں گا۔

پس میں ان لوگوں کے ہمراہ نبی علیہ السلام پر درود و سلام میں مصروف ہو گیا، میری نگاہیں حضور کے چہرۂ اقدس پر مرکوز تھیں، درود و سلام میں بلند ہونیوالی آوازوں سے میری آنکھ کھل گئی۔ رب تعالٰے سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے

Marfat.com

حبیب اور بارگاہِ خداوندی میں ہمارے وسیلہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دید سے مشرف فرمائے آمین والحمدللہ رب العلمین ہے

یاالٰہی! جب رضا نے خفتہ کی آنکھیں کھلیں
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو!

(امام احمد رضا خاں بریلوی)

نوواں لطیفہ

درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ میں نے سید علی الحلاج کو جو ایک نیک بزرگ، اہلِ اسلام کے بلند پایہ عالم اور سیدی ابوالغیث القشاشی (اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع دے) کے ملنے والوں میں سے تھے، وفات کے بعد خواب میں دیکھا، میں نے ان سے پوچھا جناب! اللہ تعالےٰ نے آپ سے کیا برتاؤ کیا؟ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و رحمت سے میری عزت افزائی فرمائی، میں نے اسے رحیم و کریم پایا، میں نے بعض اپنے بھائیوں کے متعلق پوچھا جو ان کے ساتھ فوت ہوئے تھے، فرمایا وہ بھی خیریت سے ہیں۔

میں نے عرض کیا، مجھے کوئی وصیت فرمائیں جو فائدہ مند ہو، فرمایا تم پر لازم ہے کہ اپنی ماں کی خدمت کرو کہ وہ نیک بی بی ہیں۔ پھر میں نے کہا جناب! میں آپ سے خدائے بزرگ اور اس کے نبیٔ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ آپ پر ہمارے حال اور ہماری جدوجہد کا ظہور کیسا رہا؟ فرمایا، میں نے تجھے پوری پوری وصیت کر دی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام میں اضافہ کرو اور میں نے درود و سلام کی جو نظم لکھی ہے اس میں اس کا اضافہ بھی کر لو اور بھی اضافہ کر لو۔ میں نے عرض کیا، کیا آپ کو پہنچ جاتا ہے؟ اور آپ کو میرے منظوم درود و سلام کا پتہ کیوں کر چل گیا؟ جب کہ میں نے وہ آپ کی وفات کے بعد نظم کیا ہے۔

Marfat.com

فرمایا بیشک اس کا نور سات زمینوں اور ساتوں آسمانوں میں چمک اٹھا ہے، اس کو اپنے اوپر لازم کرلو اور اس میں مزید اضافہ کرو!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم کو ان لوگوں میں سے کردے جن کے دلوں کو اس نے اپنے ذکر اور اپنے نبی علیہ السلام کے درود و سلام سے زندہ کردیا ہے اور ہم کو اور ہمارے دوستوں کو حضور کے پڑوسیوں میں سے کردے اور دنیا و آخرت میں اپنے فضل و کرم سے اپنے نبی کے دیدار سے محروم نہ کرے، وہی توفیق کا مالک ہے، نہ اس کے بغیر کوئی رب ہے نہ کوئی معبود۔

دسواں لطیفہ

اور درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک شب کو میں نے خواب میں ایک منادی کو سنا جو اعلان کر رہا تھا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے ہمارے ساتھ دوڑے پس میں منادی کے ہمراہ دوڑ پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ اس کی طرف آرہے ہیں، ہم بھی ایک بالاخانے کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چل پڑے، میں دروازے کی بائیں طرف سے داخل ہونے لگا لوگوں نے باآواز بلند کہا دائیں طرف سے جاؤ! مجھے دروازہ مل گیا میں اندر داخل ہوگیا، کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما ہیں جب میں قریب ہوا تو میرے اور ان حضرات کے درمیان بادل حائل ہوگیا اور مجھے کسی کا چہرہ نظر نہ آیا، میں نے کہا: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَعَلٰی اٰلِکَ وَالرِّضَا عَنْ اَصْحَابِکَ وَاَھْلِ بَیْتِکَ۔ یا رسول اللہ! کیا میری عادت آپ کے ساتھ ایسی ہی نہیں تھی؟ اب میرے اور آپ کے درمیان دنیا کے پردے حائل ہوگئے ہیں، مجھے تنبیہ کرتے

Marfat.com

ہوئے فرمایا، ہم نے تمہیں دنیا اور اس کے اہتمام سے روکا تھا اور تم پھر اسی اہتمام میں مصروف ہو۔ کافی دیر تک مجھے تنبیہ و توبیخ فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا، میرے اور حضور کے درمیان جو پردہ حائل ہوا ہے یہ صرف میری بدبختی کی وجہ سے ہوا ہے میں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حضور! کیا آپ میرے ضامن نہیں؟ فرمایا تم جنتی ہو۔

پھر میں نے عرض کیا میں آپ کو خدائے برتر و بزرگ اور اسکی بارگاہ میں جو آپ کا مقام ہے کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس پردۂ ابر کو جو میرے اور آپ کے درمیان حائل ہے، اٹھا دے، پس وہ بادل تھوڑا تھوڑا ہو کر ختم ہونے لگا یہاں تک کہ میں نے رسولِ پاک اور آپ کے صحابہ کرام کی زیارت کی، میں سرکار سے لپٹ گیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ میرے ضامن نہیں؟

ع میں ڈوبا تو کہاں ہے؟ میرے شاہ لے خبر

فرمایا تو جنتی ہے اور فرمانے لگے ہم نے تمہیں کہا تھا کہ یہ اہتمام چھوڑ دو لیکن تم نے نہ چھوڑا۔

یہ بات سن کر میں جاگ پڑا، اللہ تعالےٰ سے اس کے نبی کریم علیہ السلام کے صدقے دعا ہے کہ ہمارا اہتمام اس چیز میں کر دے جس نے باقی رہنا ہے اور ہماری توجہ فانی سے ہٹا دے بجاہ سیدنا و وسیلتنا الیٰ ربنا سیدنا محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

گیارہواں لطیفہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک شب کو میں نے خواب میں ایک منادی کو جو دیکھنے سے وہی پہلا معلوم ہوتا تھا، یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا، ویسے دونوں خوابوں میں ایک دن کا فرق تھا کہ جو کوئی رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کرنا چاہے وہ ہمارے ساتھ دوڑے، ہم پوری جماعت اس کے پیچھے دوڑ پڑے، ہم لوگ حضور کے روضۂ انور پر جاکر کھڑے ہوئے میں نے درود شریف پڑھنا اور اس کے وسیلہ سے بارگاہِ الٰہی میں دعا کرنا شروع کر دیا، الٰہی! یہ تیرے محبوب کا روضہ ہے جس کی تو نے مجھے زیارت نصیب فرمائی اور تیرے نبی کہاں ہیں؟ الٰہی! میں تو ان کا چہرۂ اقدس دیکھا کرتا تھا اور اب صرف قبرِ رسول کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں، الٰہی! ان کا جو مرتبہ تیری بارگاہ میں ہے اور جو قدر و منزلت تیرے حضور میں ہے اس کا صدقہ مجھے ان کا دیدار عطا فرما۔

پس پھر کیا تھا سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے تھے آپ کے ہمراہ بہت سے اور لوگ بھی تھے ان سب کے لباس سبز رنگ کے تھے اور یہ سب ایک بلند ٹیلے کے سوراخ سے نکل کر آ رہے تھے، جب حضور نے مجھے دیکھا تو فرمایا، ہم نے تمہیں کہا ہے کہ یہ اہتمام چھوڑ دو اور تم پھر اسی میں پڑ گئے ہو پس اللہ نے میرے دل میں یہ ڈالا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں بیمار ہوں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے مرضِ غفلت سے شفا دے پس حضور میرے قریب ہوئے اپنے دستِ اقدس سے میرا سر پکڑا اپنا دستِ مبارک میرے سر پر مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے ہیں، عنقریب اللہ تمہیں شفا دے گا، پھر تین مرتبہ فرمایا، اللہ نے تمہیں شفا دیدی، ہر کلمہ کے ساتھ میرے سر پر مارتے جاتے تھے دوسرا ہاتھ مبارک بند تھا، خدا کی قسم! مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی میٹھی اور برف کی طرح ٹھنڈی چیز میرے سر سے قلب پر نازل ہو رہی ہے اور یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی شے میرے قلب اور باطن سے خارج ہو رہی ہے اور پاؤں کے راستے زمین کی طرف چلی گئی ہے، خدا کی قسم! آپ نے اس وقت تک اپنا دستِ اقدس میرے سر سے نہیں ہٹایا جب تک کہ میرا قلب منور نہیں ہو گیا اور اس میں نور کی ضیا باریاں نہیں

Marfat.com

ہوئیں، پھر آپ نے ان لوگوں سے جو سبز لباس میں آپ کے اردگرد موجود تھے اور جن سے زیادہ خوبصورت میں نے کہیں نہیں دیکھا اور جن کے چہروں سے نور کی بارش ہو رہی تھی، فرمایا اس کو اپنے پاس لاؤ، انہوں نے میرے لئے ایک سبز رنگ کا قالین بچھایا اور مجھے اس پر بٹھایا اور خود میرے پاس بیٹھ گئے، پھر وہ فرش ہمیں لے کر ہوا میں اڑنے لگا، میں نے زمین کی طرف دیکھا تو اپنے نیچے سفید سمندر دیکھا، پھر ہم نے وہ سمندر عبور کیا پھر اپنے نیچے سبز سمندر دیکھا جو کچھ اس کے اردگرد دیکھا سب سبز رنگ کا تھا اپنے نیچے سمندر دیکھ کر میرے دل میں خوف پیدا ہوا اور فرش ہمیں اوپر ہی لئے جا رہا تھا پس ہم ایک نوری ستون کے پاس پہنچے جس کے سرے اللہ ہی جانے کتنے لمبے تھے اور ان کا آخری حصہ کہاں تک تھا؟ اس میں سبز محلات اور سبز کمرے تھے وہاں بسنے والے تمام لوگوں کا لباس سبز تھا ان محلات، باغات اور کمروں سے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے نور کی چمک اٹھتی تھی جیسے بجلی، اس کی رنگت بھی ان کے لباس، محلات اور کمروں کی طرح سبز تھی جس سے ان کے چہرے دمک رہے تھے۔

ان لوگوں نے مجھے کہا، یہاں بیٹھ جاؤ، تم ان لوگوں میں سے ہو تم اس مکان کے ساکن ہو۔ میں نے کہا میں تم سے اللہ العظیم اور نبی کریم کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ اس مقام کو کیا کہتے ہیں؟ کہنے لگے یہ سبزی ان لوگوں کی ہے جو اللہ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، میں نے کہا میں تم سے اللہ العظیم اور نبی کریم کے واسطہ سے پوچھتا ہوں کہ مجھے یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ کہنے لگے، یہ سب صدقہ ہے نبی اکرم علیہ السلام پر درود و سلام سے تیری محبت کا، ایسا اوقات میں نے درود کو باقی اذکار پر ترجیح دی، میں اسی جگہ درود و سلام پڑھتے پڑھتے سو جاتا اور جب بیدار ہوتا تو زبان پر درود و سلام ہی کا ورد جاری ہوتا۔

Marfat.com

میں سو جاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

میں اللہ رب العزت سے دستِ بدعا ہوں کہ مجھے اور میرے دوستوں کو جنّت الفردوس کی سکونت عطا فرمائے اور دنیا و آخرت میں ہم کو اپنے فضل و کرم سے سرکار کا دیدار نصیب فرمائے۔ آمین!

بارہواں لطیفہ

ان فضائل میں سے جو میں نے درود و سلام کے دیکھے ہیں ایک یہ ہے کہ میں نے ایک رات اپنے ایک بھائی کو وفات کے بعد دیکھا، میں نے اس کا حال دریافت کیا اور کہا اللہ نے مرنے کے بعد تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا اللہ نے مجھ پر اپنا فضل و کرم کیا ہے میں نے کہا بھائی صاحب! کچھ ہمارا حال بھی آپ پر کھلا ہے؟ فرمایا تمہیں مبارک ہو کہ تم اللہ کی بارگاہ میں صدیقین میں سے ہو، میں نے کہا میں اللہ کے ہاں صدیقین میں سے کیونکر ہو گیا؟ فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام جو تم نے نظم کیا ہے اس کے صدقے!

تیرہواں لطیفہ

اسی طرح میں نے دو آدمیوں کو دیکھا جن کو میں جانتا تھا کہ وہ حکومت کے ملازم تھے، میں نے ان کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، میں نے ان سے کہا کیا تم آگے نہیں چلے آئے تھے؟ وہ بولے ہاں! میں نے کہا میں تمہیں خدائے بزرگ و برتر اور نبی محترم کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ بولے اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ہم پر رحم فرمایا۔

میں نے کہا، تم تو وفات پا چکے تھے اور اب خزانے کے سپاہی بنے ہوئے ہو انہوں نے کہا بات یہی ہے لیکن ہم لوگ طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرے تھے پس اللہ نے ہم پر رحم فرمایا اور ہماری مغفرت فرما دی، پھر میں نے ان سے

Marfat.com

خدا اور رسول کا واسطہ دے کر پوچھا، کیا تم پر ہمارا حال کھلا ہے؟ یا تمہیں ہماری عاقبت کا کچھ علم ہے کہ ہمارے ساتھ کیا پیش آئے گا؟ کہا کہ تمہیں مبارک ہو کہ تم اللہ کے ہاں صدیقین میں سے ہو۔ میں نے انہیں خدا اور رسول کا واسطہ دیکر کہا، جو تم کہہ رہے ہو کیا یہ حق ہے؟ وہ بولے ہاں! بخدا تمہارے لئے اللہ کے ہاں بہت بھلائی ہے۔ میں نے کہا یہ کس سبب سے؟ بولے اس نظم کے سبب سے جو تم نے حضور علیہ السلام پر درود و سلام کے متعلق لکھی ہے۔

پھر میں نے ان سے ایک مرنے والے شخص کے بارے میں پوچھا جو میرا واقف تھا، بولے وہ بخیر و عافیت ہے۔

پھر میں بیدار ہو گیا، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے احباب کو درود و سلام کے سبب بہت فائدہ دے گا۔

چودھواں لطیفہ ۱۴

درود و سلام کے فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک رات کو خواب میں میں نے رہبان یہود کی ایک جماعت کو دیکھا جو رسولوں اور انکی رسالت پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے پس انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ یہ دلائل ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ یہ دلائل ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر کیا دلیل ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ حضور کی رسالت پر دلیل وحی ہے، نزولِ قرآن ہے، ان کے اشارے سے چاند کا شق ہونا ہے، درختوں کا انہیں سجدہ کرنا اور پتھروں کا انہیں سلام کرنا، جمادات کا ان کی وجہ سے کلام کرنا اور زمین اور آسمان کے مالک کا ان پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہے اور معجزہ تو اس مفہوم کو ادا کرتا ہے گویا اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے جو کچھ پہنچانا تھا پہنچا دیا۔ ایک نے میری تصدیق کی لیکن باقیوں نے نہ تصدیق کی نہ تکذیب۔ اتنے میں ایک منادی کو اعلان کرتے دیکھا کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنا

Marfat.com

چاہے وہ میرے ساتھ ہوئے، پس میں بھی دوڑنے والوں کے ہمراہ دوڑ پڑا، ہم نے پانی کا ایک بہتا چشمہ دیکھا جو دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کے ہمراہ وہاں تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کیا: الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ میں قریب ہوا اور سلام عرض کیا، فرمایا روح الامین جبریل علیہ السلام کو سلام کہو، میں نے انکی خدمت میں بھی سلام عرض کیا

میں ان ہر دو حضرات کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا میرے لئے دعا فرمائیں! دونوں نے میرے لئے دعا فرمائی، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ اس چشمے سے پانی پلا دیں، حضور نے اپنے دستِ اقدس سے مجھے تین چلو پانی پلایا، پھر میں نے جبریل علیہ السلام سے عرض کیا، آپ بھی مجھے اپنے دستِ اقدس سے پانی پلا دیں، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم فرمایا کہ وہ مجھے پانی پلائیں چنانچہ انہوں نے بھی مجھے پانی پلایا۔ ان میں سے ہر ایک کے دستِ اقدس سے پانی پیتے وقت میں اسی سرکار کی نیت کر لیتا تھا۔

پھر میں بیدار ہو گیا، مجھے اللہ سے امید ہے کہ ان دونوں حضرات تک مجھے پہنچائے گا۔ اللہ کی طرف سے ان ہر دو پر افضل ترین درود اور پاکیزہ تر سلام ہو۔

(اس خواب میں درود و سلام کی فضیلت کا ذکر نہیں لیکن جو خیرِ عظیم حاصل ہوئی اسی کی برکت سے حاصل ہوئی ہے)

پندرہواں لطیفہ

درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک شب کو میں نے نبی علیہ السلام کو (خواب میں) دیکھا اور عرض کیا حضور! میرے ضامن بن جائیں! فرمایا مجھ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا کرو، میں تمہارا بھی ضامن ہوں

Marfat.com

اور تمہاری ماں اور باپ کا بھی، پھر حضور نے میرے آباؤ اجداد میں سے ایک ایک کا نام لینا شروع کیا یہاں تک کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ تک، مَیں نے پھر عرض کیا حضور! میں ہر جمعرات سرکار کی زیارت چاہتا ہوں، فرمایا، اگر یہ چاہتے ہو تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو قیام کرو اور مجھ پر بکثرت درود و سلام بھیجو!

پھر حضور گھوڑے پر سوار ہوئے اور میں بھی آپ کے ہمراہ سوار ہو گیا، حضور نے اپنے ہاتھ میں ایک پرندہ پکڑ لیا اور ہمارا گزر ایک ریگستانی زمین سے ہوا، وہاں حضور نے وہ پرندہ ایک شکار پر چھوڑا اس نے ایک چڑیا پکڑ لی، میں نے اتر کر اسے ذبح کیا، پس حضور علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ذبح کے وقت کیا پڑھا تھا میں نے عرض کیا: بسم اللہ اللہ اکبر! فرمایا اگر چاہتے تو یوں بھی کہہ سکتے تھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ

اس سے میں بیدار ہو گیا، اللہ تعالےٰ سے سوال ہے کہ ہم کو مزید اپنے فضل سے نوازے اور میرا اس چڑیا کو ذبح کرنے سے نفسِ امارہ کی موت ہو کیونکہ یہی اللہ کے ذکر اور رسول اللہ پر صلوٰۃ و سلام سے مرتبہ ہے ورنہ بوقتِ ذبح حضور علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنا جائز نہیں اور بسم اللہ ہی کافی ہوتی ہے واللہ اعلم!

(میں کہتا ہوں ہمارے امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مذہب میں بوقتِ ذبح درود و سلام پڑھنا جائز ہے اور یہ خواب اسکی تائید کرتا ہے اور ناجائز ہونا مذہبِ امام مالک ہے۔

سولھواں لطیفہ

درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک رات (خواب میں) کیا دیکھتا ہوں کہ جنات کی ایک جماعت کے روبرو کھڑا ہوں، میں نے ان سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کسی بزرگ کا نام لیا کہ ان کے ہاں سے، وہ بزرگ

Marfat.com

ہمارے اہل قرابت میں سے تھے، میں نے پوچھا تمہارا ارادہ کہاں کا ہے؟ کہنے لگے، انشاء اللہ! مکہ معظمہ اور روضۂ نبوی کا ارادہ ہے، میں نے کہا مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو، بولے اگر ارادہ ہے تو اللہ برکت دیگا۔

میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہ مجھے لے کر ہوا میں بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اڑنے لگے ایک ساعت کے بعد ہم مکہ میں تھے، وہ بولے، یہ رہا بیت الحرام انہوں نے طواف کیا اور میں نے بھی ان کے ہمراہ طواف کیا پھر انہوں نے اللہ کا نام لیکر مجھے ساتھ لیا اور اگلے ہی لمحے ہم لوگ مسجد نبوی میں تھے، ہم لوگ بیٹھے ہی تھے کہ ایک خوبصورت شخص ہاتھ میں ایک بڑا برتن جسمیں ثرید اور شہد تھا لے کر آیا (ثرید شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی) اور کہا بسم اللہ کیجئے! میں نے اسے کہا، میں رسول اللہ کو دیکھنا چاہتا ہوں، اس نے کہا اب کھانا کھالو، رسول اللہ بھی تشریف لائیں گے اور انشاء اللہ تم ان کی زیارت سے مشرف ہوگے۔

میں نے دل میں کہا کیسی تعجب کی بات ہے ابھی میں نے اپنا گھر چھوڑا اور تھوڑی ہی دیر میں مکہ معظمہ اور روضۂ رسول کی حاضری سے مشرف ہوگیا مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ جن ساتھیوں نے مجھے اٹھایا تھا وہ کون تھے اور ان کے نسب کیا تھے، میں نے ان سے کہا میں تم سے خدائے بزرگ و برتر اور اس کے نبی کریم اور اللہ کے نبی حضرت داود علیہم السلام کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے اور تمہارا نسب کیا ہے؟ انہوں نے گردنیں زمین کی طرف جھکا لیں اور بولے، ہمیشہ مدینہ منورہ کے رہنے والے مسلمان جن ہیں، میں نے کہا میں حضور کا دیدار کرنا چاہتا ہوں، بولے کھانا کھالو، انشاء اللہ! دیدار بھی ہو جائے گا، میں نے کھانا کھایا، پھر ہم نکلے تو دیکھتے کیا ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں، آپ ہی کی گردن مبارک سب سے

Marfat.com

بلند ہے اور آپ ہی اپنی گردن مبارک اور شانۂ اقدس کے لحاظ سے سب پر فائق ہیں
جب حضور نے مجھے دیکھا تو فرمایا "احمد! ساری نیکی دفعۃً سمیٹنا چاہتے ہو؟ اپنے
نفس پر نرمی کرو، تم پر یہی لازم ہے کہ عبادتِ خداوندی اور خدمتِ طلبہ کا شرف حاصل
کرلو! صرف تیرے پہلے ساتھی تیرے ساتھ رہ جائیں گے، مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو
تمہارے لئے سب بہتری ہی بہتری ہے۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ضامن ہو جائیں، فرمایا مجھ پر درود
پڑھنا لازم کرو جو مانگو گے ملیگا۔

اس پر میں بیدار ہو گیا، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک
کے صدقے سے ہماری، ہمارے احباب کی، ہمارے تمام مشائخ کی اور جن حضرات
نے ہمیں نیک نصیحت کی اور جو بھی اس کے نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا،
سب کی مغفرت فرمائے بے شک وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ علی سیدنا
محمد وعلٰی اٰلہٖ وجمیع اخوانہ المرسلین۔

سترہواں لطیفہ

اور درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ ہے کہ ایک شب میں پچھلے پہر بیدار
ہوا اور جسقدر ہمت تھی نماز ادا کی اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر طلوعِ فجر کا انتظار
کرنے لگا، مجھے اونگھ آگئی دیکھتا کیا ہوں کہ لوگ میرے آس پاس سے چلتے جا
رہے ہیں، میں بھی ان کے ہمراہ چل پڑا، میں ان میں سے ایک کم عمر نوجوان کے پاس
جا پہنچا چونکہ میرا ہم عمر تھا لہٰذا مجھے بہت اچھا لگا، میں جلد جلد اس نوجوان کے
پاس پہنچا تاکہ اس سے دریافت کروں کہ یہ لوگ کون ہیں؟ میں نے نوجوان کو اللہ کریم
اور نبیِ رحیم کا واسطہ دیکر پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ اس نے کہا ہم مسلمان جنوں کی ایک

Marfat.com

جماعت ہیں اور جن عبادت گزاروں کی زیارت کے لئے جنّت سے آئے ہیں۔ یہ بات اس نے اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر آہستہ سے بتائی۔

مَیں نے اسے خدا و ایک لاکھ چوبیس ہزار رسولوں کی قسم دیکر پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ اب اس نے مجھے اتنی بلند آواز سے بتایا کہ وہاں سے چلنے والوں نے بھی سنا کہ ہم جن مسلمانوں کی ایک جماعت ہیں، پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک اجنبی شہر میں جا پہنچے پھر ہم شہر میں داخل ہو گئے۔ اس نے مجھے قسم دے کر کہا ہمارے گھر چلو تاکہ میری والدہ آپ سے ملاقات کر سکے، اس کے قسم دینے پر مَیں آمادہ ہو گیا، ہم سب ان کے گھر میں داخل ہو گئے، اس نے اپنی والدہ سے کہا ماں جی! یہ احمد بن ثابت ہیں، مَیں نے انہیں سلام کیا اور پوچھا جناب! آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ مَیں احمد بن ثابت ہوں؟ وہ بولا، اس وقت سے جب سے تم نے رسول اللہ پر درود و سلام نظم کیا ہے، مَیں نے محترمہ سے پوچھا کیا آپ کسی ولی اللہ کو جانتے ہیں؟ کیا اس سے آپ کا معاملہ ہے؟ کیا آپ اس کی خدمت کرتے ہیں؟ اس نے کہا ہم تو صرف سیّدی محمد السعدی عمارہ عروس والوں کو جانتے ہیں، مَیں نے کہا سبحان اللہ! کیا سیّدی محمد السعدی کے بغیر کوئی ولی اللہ نہیں؟ کہا ہم اسی شخص کو جانتے ہیں، یہ شخص تم سے پوشیدہ ہے مگر ہم پر ظاہر ہے، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر اس کے پاس لیجایا گیا، یہ نیک بخت وہی صاحب تھے جن کی زیارت کے لئے ہم آئے تھے، مَیں نے دیکھا کہ وہ ایک جماعت کے ہمراہ بلند مقام پر بیٹھے ذکر خدا اور درودِ مصطفٰے میں مصروف ہیں اور کہہ رہے ہیں یا سیّد البشر! بخدا آپ کے چہرۂ اقدس سے نورانی، نہ کبھی سورج طلوع ہوا، نہ چاند، جب مجھے دیکھا تو کھڑے ہو گئے، میرا ہاتھ پکڑا، مجھے سلام کیا اور اپنے پہلو میں بٹھا دیا، تمام لوگ خاموش ہو گئے، انہوں نے اہلِ مجلس کی طرف دیکھا اور فرمایا، جو کوئی انکی مجلس کرنا چاہے یہ ہیں احمد بن ثابت! چنانچہ تمام اہلِ مجلس میری

Marfat.com

پیشوائی کو اٹھے، ملس نے کہا یا سیدی! میں خدا و مصطفٰے کے نام آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ شاید وہ کوئی اور ہوں، کہا تمہارا چہرہ بتلا رہا ہے کہ احمد بن ثابت تم ہی ہو۔ میں نے کہا میں بندۂ خدا احمد بن ثابت ہوں، پھر میں نے کہا میں آپ کو خدائے بزرگ و برتر اور اس کے نبی معظم کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے کب سے پہچانتے ہیں؟ حالانکہ میں آپ کو نہیں پہچانتا، فرمایا میں تمہیں اس وقت سے پہچانتا ہوں جب سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام نظم کیا ہے پس جو خیر تیرے لئے اللہ کے ہاں مقرر ہو چکی ہے اس پر تمہیں مبارک ہو اور مت ڈرو!

میں نے ان سے کہا یا سیدی! میں آپ سے خدائے بزرگ و برتر اور اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے اور آپ کا نسب کیا ہے؟ فرمایا، میرا نام ہے بندۂ خدا خضر بن محمد، شہر واق واق کا باشندہ ہوں اور یہاں باغات دیکھنے آیا ہوں۔

اب اس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کی تاکید شروع کر دی اور اس میں بہت بھلائی کی بشارت سنائی، میں اللہ تعالےٰ سے مزید فضل کا سوال کرتا ہوں، وہی توفیق بخشنے والا ہے نہ اس کے سوا کوئی رب ہے نہ معبود۔

پھر وہ صبح کی اذان دینے کھڑا ہوا جب اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ پر پہنچا تو ان الفاظ کی بجائے یہ الفاظ کہے: اَلْعِبَادَۃُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ (عبادت صرف ایک زبردست اللہ کے لئے ہے) پھر میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، اٹھو اور نماز فجر ادا کرو! میں دیوار کی ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنے ساتھی سے بات کی وہ پہلے ہی نماز فجر کے انتظار میں تھا، اس نے کہا بادل کا پردہ ہے، پھر کہا، اب بادل کا پردہ ختم ہو گیا ہے اور صبح طلوع ہو چکی ہے، میں نے وضو کیا اور نماز ادا کی

Marfat.com

پس تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو میرے علم میں ہیں اور وہ بھی جن کو میں نہیں جانتا۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً۔

یا اللہ! ہم پر بھی کرم فرما جیسے تو نے اپنے اولیاء پر احسان فرمایا اور ہم پر رحم فرما جیسے تو نے اپنے اصفیاء پر رحم فرمایا بے شک تو ہی توفیق کا مالک ہے، نہ تیرے بغیر کوئی رب ہے نہ معبود۔

اٹھارہواں لطیفہ | یہ مشاہدہ نیند میں نہیں بیداری کا ہے!

درود وسلام کے فضائل میں سے جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس میں ایک یہ بھی ہے کہ میں ایک گوشہ میں بیٹھا تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور مجھے یہ کہہ کر امتحان میں ڈال دیا کہ میں فقیر ہوں اور غمزدہ ہوں اور ہاتھ جوڑ کر مجھ سے اپنی اصلاحِ حال کی درخواست کرنے لگا میں نے اسے پکڑا اور تحقیق کے بعد اس بات میں سنجیدہ پایا اور اصلاحِ حال کر دی، جب وہ مجھ سے رخصت ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص میری طرف اشارہ کر کے کہہ رہا ہے، تمہاری اصلاح سے اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا اور خود تیری جان خطرے میں ہے، میں دو نمازوں کے درمیانی وقفہ میں رو رہا، پھر وہ شخص میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا، اللہ کی بارگاہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدی خالد مکی کا وسیلہ پیش کر دو۔

میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کر کے دعا کرتا اور کئی رات تک فریاد کرتا رہا، پھر میں بعض صالحین کی زیارت کو چل پڑا، نمازِ مغرب کے وقت میں ان کے گھر کے قریب پہنچ گیا، میں نماز پڑھ کر اس مکان میں داخل ہو گیا دیکھتا کیا ہوں کہ بہت سے لوگ میری طرف آ رہے ہیں میں ان کے درمیان گھر گیا، پھر چشم زدن میں میرے اور ان کے درمیان دیوار حائل ہو گئی، میری طبیعت

Marfat.com

بہت خراب ہوگئی بہر حال مَیں نماز میں مشغول رہا اور نماز نہ توڑی۔
کیا دیکھتا ہوں کہ سید الاولین والآخرین[1]، رسول رب العالمین، قائد الغر المحجلین[2] سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، حضور نے میرا ہاتھ پکڑا اور حلقہ میں داخل فرمالیا اور فرمایا میں لوگوں کا شفیع ہوں، میں ڈر کے مارے خاموش رہا اور میں نے نماز مکمل کرلی۔

یہ میرا مشاہدہ حالتِ بیداری کا ہے خواب نہیں، جب مَیں نماز سے فارغ ہوا تو اس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا جن کی زیارت کر چکا تھا، فرمایا دیوار تمہارے درمیان رکاوٹ ہے، مَیں نے عرض کیا حضور! جب تک میں نے مشاہدہ کیا ہے وہ تو آپ تک وصال ہو چکا لیکن اب سامنے یہ دیوار حائل ہوگئی ہے پس انہوں نے لمحہ بھر اپنا سر جھکا لیا پھر سر اٹھایا اور فرمایا، زین الحرام نے تمہیں جدا کیا تھا اب تمہیں حلقہ میں داخل کر لیا ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرو، یہ مشاہدہ بھی محض اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے حالانکہ ہمارے احوال اس سے قاصر ہیں ورنہ ہم تو اس قابل نہ تھے کہ سرکار کی دولتِ دیدار سے خواب میں بھی مالا مال ہوتے لیکن یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم ہے جس پر چاہے کر دے ہم اس انعام پر اس کا شکر بجا لاتے ہیں اور ہم اس کے فضل و کرم سے مزید ترقی کے خواستگار ہیں، جیسے بھی پسند فرمائے ہمارا رب؟ اور جس پر راضی ہو اپنے فضل و احسان سے۔

انیسواں لطیفہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ ہے کہ مَیں نے خواب میں دیکھا گویا مَیں دوزخ میں داخل ہوا ہوں، اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اس

---

[1] پہلوں پچھلوں کے سردار۔ [2] چمکتی پیشانی والوں کے رہنما۔

Marfat.com

سے بچائیے"۔ اس وقت میں درود وسلام پڑھ رہا ہوں پس آگ نے مجھے کوئی تکلیف نہ دی، وہاں مجھے ایک عورت ملی جس کا خاوند میرا دوست تھا اس عورت نے مجھے کہا یا سیدی احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا فلاں دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں۔ مجھے اس بات نے مغموم کر دیا، میں اس کے گھر میں داخل ہو گیا دیکھتا کیا ہوں کہ تانبے کی ایک ہانڈی ہے، عورت نے مجھے بتایا کہ یہ اس کے پینے کا پانی ہے، میں نے کہا یہ اسکو کیسے ملی؟ اور یہ خوراک اس کے لئے کیونکر مقرر ہوئی؟ کیونکہ بظاہر یہ شخص نیک معلوم ہوتا تھا۔ اس نے کہا اس شخص نے حلال و حرام ذرائع سے مال جمع کر لیا تھا، یہ اس کا پھل ہے۔

میں نے جہنم میں آگ کی خندقیں دیکھیں اور کئی وادیاں، اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے بچائے آمین!

پھر میں ہوا میں بلند ہو گیا یہاں تک کہ آسمان تک جا پہنچا، میں نے فرشتوں کی تسبیح و تقدیس و توحید کی آوازیں سنیں، میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا، نیکی کی مبارک ہو تم نیکوکاروں میں سے ہو! یا کوئی اور الفاظ تھے، بہرحال مفہوم یہی تھا۔

پھر میں زمین کی طرف اسی مقام پر اتر گیا جہاں پہلے تھا، ناگاہ میں نے دیکھا کہ وہی عورت میرے سامنے ہے اور دروازہ کھلا ہے اور اس کا خاوند باہر نکل گیا ہے اس نے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو تیرے ذریعہ اور رسول اللہ پر درود وسلام پڑھنے کے سبب بچا لیا ہے، پھر میں ایک ایسی جگہ جا داخل ہوا جس سے بڑھ کر خوبصورت کسی دیکھنے والے نے نہ دیکھی ہو گی اس میں ایک بڑا اور خوبصورت کمرہ ہے جس میں ایک حسین و جمیل عورت ہے کہ اس جیسی حسین عورت کسی نے نہ دیکھی ہو گی، یہ عورت وہاں بیٹھی ایسا آٹا گوندھ رہی ہے جو برف

Marfat.com

سے زیادہ سفید ہے، میں نے آٹے میں ایک لمبا بال دیکھا مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی، میں نے عورت سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے تو نے آٹا خراب کر دیا ہے، بال نکال دے! اس نے کہا مجھے اس پر قدرت نہیں، تمہیں ہے اور اس کا اختیار تیرے ہاتھ ہے اور یہ دراصل وہ حبِ دنیا ہے جو تیرے دل میں رہ گئی ہے، چاہو تو اسے نکال باہر کرو اور چاہو تو رہنے دو، یہ بات سن کر میں ہوش میں آگیا۔

یہ ہے اسکی آخری بات! ہاں ایک بات رہ گئی کہ ایک مرد نے مجھے کہا اے احمد بن ثابت! تمہارا وہ ماموں جو ہر وقت تم سے حسنِ عاقبت کا سوال کرتا رہتا ہے وہ اولیاء اللہ میں سے ہے لیکن اللہ نے اس کا معاملہ قیامت تک پوشیدہ رکھا ہے۔ میں جاگ اٹھا اور اس وقت میں بہت خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا کچھ مجھے دکھا دیا ہاں! بال والی بات نے مجھے مغموم کر دیا تھا واللہ اعلم!

یہ ہے میرا آخری مشاہدہ، سیدی احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ عنہ اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع مند فرمائے اور ہمیں بھی وہ نتائج و فوائد نصیب فرمائے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل پر صلوٰۃ و سلام کے عوض ان کو نصیب فرمائے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ الائمۃ الاعلام۔

بیسواں لطیفہ

امام علامہ ابو عبداللہ بن النعمان نے اپنی کتاب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام فی الیقظۃ والمنام میں فرمایا:۔

"علماء کی اتنی بڑی جماعت مختلف اوقات میں بحالتِ خواب اچھی حالت میں دیکھی گئی جس کا شمار نہیں ہو سکتا جب ان سے اس خوشحالی کا سبب

Marfat.com

پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ ہم نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام پڑھا کرتے تھے۔

اکیسواں لطیفہ ۲۱

عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں، میں نے امام شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا، میں نے ان سے پوچھا آپ سے اللہ تعالےٰ نے کیا کیا؟ فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا اور جنّت میں میری ایسی آؤ بھگت، فرمائی گئی جیسے دلہن کی آمد پر آؤ بھگت کیجاتی ہے اور مجھ پر ایسی رحمتیں نچھاور کی گئیں جیسے دلہن پر طرح طرح کی نعمتیں نچھاور کی جاتی ہیں، میں نے عرض کیا آپ اس مقام پر کس سبب سے پہنچے؟ تو ایک کہنے والے نے کہا، یہ تجھے وہی جواب دیں گے جو انہوں نے اپنی کتاب الرّسالۃ من الصلوٰۃ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا ہے، میں نے کہا وہ کیسے؟ کہا انہوں نے یوں کہا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ،

"اللہ تعالےٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی مرتبہ رحمت نازل فرمائے جتنی مرتبہ ذکر کرنے والے اس کا ذکر کریں اور اتنی مرتبہ جتنی مرتبہ اس کے ذکر سے غافل غفلت برتیں"

"فرمایا صبح اٹھ کر میں نے الرسالۃ کو دیکھا، معاملہ ویسا ہی تھا جیسا میں نے دیکھا تھا"

اس کو النمیری، ابنِ بشکوال اور ابنِ مسدّی نے طحاوی کے طریق سے روایت کیا، یہ قول کتاب مصباح الظلام میں ہے۔

بائیسواں لطیفہ ۲۲

الیردان نے اپنی کتاب المنامات اور اسی طرح ابنِ مسدی نے بطریق المزلی یہ روایت نقل کی ہے کہ

Marfat.com

میں نے امام شافعی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا، میں نے ان سے کہا، اللہ نے آپ سے کیا کیا؟ فرمایا اللہ نے اس درود کے بدلے جو میں نے الرسالہ میں نقل کیا ہے مجھے بخش دیا اور وہ یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ۔

"الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جب بھی ذکر کرنے والے ان کا ذکر کریں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جب بھی غافل ان کے ذکر سے غفلت برتیں"۔

تیئیسواں لطیفہ

بیہقی نے المناقب میں بہ طریق محمد بن حمدان الطرائفی عن ابی عبداللہ الدینوری روایت نقل کی، میں نے ابوالحسن الشافعی کو کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! امام شافعی نے اپنی کتاب الرسالہ میں یہ درود شریف لکھا ہے:۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ۔

حضور ان کو اس کی کیا جزا ملی؟ فرمایا اس کو میری یہ جزا ملی ہے کہ اسکو حساب کے لئے نہیں کھڑا کیا جائے گا۔

چوبیسواں لطیفہ

الرشید الحطار نے یہ روایت ذکر کی ہے اور التنیسی نے اپنی ترغیب میں اس کو مسند بنایا اور ابوالحسین بن عساکر نے اپنی جانب سے سعد الزنجانی تک اس کی سند بیان کی۔ کہا کہ مصر میں ہمارے پاس ایک زاہد شخص بنام ابوسعید الخیاط رہا کرتا تھا وہ لوگوں سے غلام ملا رہیں

Marfat.com

رکھا کرتا تھا، نہ ہی محفلوں میں حاضر ہوتا، پھر اچانک اس نے ابنِ رشیق کی مجلس میں ہمیشہ بلاناغہ آنا شروع کر دیا اس پر لوگوں کو تعجب ہوا اور انہوں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی، وہ بولا میں نے خواب میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو حضور نے فرمایا اس (ابنِ رشیق) کی مجلس میں حاضر ہوا کرو کہ اس محفل میں مجھ پر کثرت صلوٰۃ و سلام بھیجا جاتا ہے۔

پچیسواں لطیفہ

جب ابوالعباس احمد بن منصور فوت ہوئے تو ان کو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے اپنی جامع مسجد کے پاس کھڑے دیکھا، حلہ پہنے اور سر پر جواہر سے مرصّع تاج رکھے ہوئے۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا؟ فرمایا مجھے بخش دیا، مجھے عزّت دی اور مجھے جنت میں داخل فرمایا، کہا کس سبب سے؟ فرمایا میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کثرت سے پڑھا کرتا تھا۔

اس کو النمیری اور ابنِ بشکوال نے روایت کیا۔

چھبیسواں لطیفہ

ایک صوفی نے بیان کیا کہ میں نے مسطح نامی ایک شخص کو وفات کے بعد دیکھا، یہ صاحبِ زندگی میں دیوانے سمجھے جاتے تھے، میں نے کہا اللہ نے تم سے کیا سلوک کیا، کہا خدا نے مجھے بخش دیا، میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ کہا میں نے بعض محدثین سے ایک مسند حدیث لکھوائی، شیخ نے نبی علیہ السلام پر درود پڑھا میں نے بھی ان کے ساتھ ساتھ درود و سلام پڑھا اور میں نے درود و سلام بآوازِ بلند پڑھا کہ اہلِ مجلس نے سنا، پھر انہوں نے بھی درود و سلام پڑھا پس اس دن ہم سب کی مغفرت فرما دی گئی۔

اس کو ابنِ بشکوال نے روایت کیا۔

Marfat.com

ستائیسواں لطیفہ ۲۷

ابوالحسن بغدادی دارمی نے ابوعبداللہ بن حامد کو موت کے بعد مقام الفصیبہ کے نواح میں بارہا خواب میں دیکھا اور پوچھا، اللہ تعالےٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا؟ فرمایا مجھے اللہ نے بخش دیا اور رحم فرمایا۔ دارمی نے اس سے کوئی ایسا عمل دریافت کیا جس کے ذریعہ جنت میں داخل ہونا نصیب ہو، انہوں نے کہا، ایک ہزار رکعات نفل ادا کرو، ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھو۔ انہوں نے کہا مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا تو انہوں نے کہا محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر رات ہزار مرتبہ درود وسلام پڑھ لیا کرو۔ دارمی نے ذکر کیا کہ وہ اس پر ہر رات ہمیشہ عمل کرتے تھے۔

اس کو ابوالقاسم بن بشکوال نے روایت کیا۔

اٹھائیسواں لطیفہ ۲۸

ایک شخص نے ابوحفص السکاغدی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا وہ بہت بڑا سردار تھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ کہا اللہ نے مجھ پر رحم وکرم فرمایا اور بخش دیا اور جنت میں داخل فرمایا، پوچھا کیا کس عمل پر؟ کہا جب میں اللہ تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہوا تو اس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرا حساب کریں، انہوں نے میرے گناہوں کا بھی حساب لیا اور میرے درود وسلام کا بھی تو درود شریف زیادہ نکلا تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا اے میرے فرشتو! بس کافی ہے باقی حساب سہنے دو اور اسے جنت کی طرف لے جاؤ۔

اس کو ابن بشکوال نے روایت کیا۔

انتیسواں لطیفہ ۲۹

ایک نیک بندے نے خواب میں کوئی قبیح شکل دیکھی تو کہا تو کون؟ اس نے جواب دیا، میں تیرا عمل قبیح کہا تجھ سے نجات کیسے مل سکتی ہے؟ کہا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء پر کثرت سے

Marfat.com

درود وسلام پڑھنے سے۔

تیسواں لطیفہ ۳۰

ابن سعد سمعانی نے کہا میں نے ابوجعفر محمد بن ابوعلی الحافظ کی تحریر سمرقند میں پڑھی، فرمایا میں نے شیخ صالح حسین بن احمد الکواز البسطامی کو فرماتے سنا کہ میں نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا کہ میں ابوصالح مؤذن کو خواب میں دیکھنا چاہتا ہوں، پس میں نے ایک شب ان کو اچھی حالت میں دیکھا میں نے اس سے کہا ابوصالح! کچھ اپنی آپ بیتی تو سناؤ! وہ بولے، ابوحسن! اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے صلاۃ و سلام نہ پڑھتا تو ہلاک ہونیوالوں میں سے تھا، میں نے کہا، دیدونقار کے کس درجے پر ہو؟ کہا ہائے افسوس! ہم لوگ دیدونقا کے بغیر ہی راضی ہو گئے، پس میں بیدار ہو گیا اور مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔

اکتیسواں لطیفہ ۳۱

شبلی فرماتے ہیں میرا ایک پڑوسی فوت ہو گیا، میں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ بولا شبلی صاحب! مجھ پر کئی صدمے آئے، ایک یہ کہ جب قبر میں دو فرشتے مجھ سے سوال کرنے آئے تو مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی، میں نے دل میں کہا یہ مصیبت مجھ پر کہاں سے آ گئی؟ کیا میں اسلام پر نہیں مرا؟ پس مجھے آواز دی گئی کہ یہ سزا ہے تیرے زبان سے مہمل کلمات بولنے کی۔

پھر جب دونوں فرشتوں نے میرا (سزا دینے کا) ارادہ کیا تو میرے اور ان کے درمیان ایک خوبصورت شخص حائل ہو گیا جس کے جسم سے خوشبو آ رہی تھی، اس نے مجھے جواب لکھایا، میں نے جواب یاد کر لیا، میں نے اس سے کہا اللہ تم پر رحم فرمائے تم کون ہو؟ کہا مجھے تیرے کثرت سے درود و سلام پڑھنے کے بدولت پیدا کیا گیا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہر مشکل میں تمہاری مدد کروں۔

Marfat.com

اس کو ابن لشکوال نے ذکر کیا۔

بتیسواں لطیفہ ۳۲

ابوسعید قرشی نے کتاب شفاء الاسقام میں حکایت مذکورہ بالا ذکر کرنے کے بعد کہا، میں کہتا ہوں اسی لئے مجھے یمن میں ۸۷۱ھ کو یہ واقعہ پیش آیا کہ میں سلطان ناصر، اللہ ان کی مدد فرمائے، کے محل میں ابن سید الناس یعمری رحمہ اللہ کی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی ہوئی کتاب العیون الاثر فی المغازی والسیر لکھ رہا تھا، یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں تھی مکمل نسخہ اور فقیری خط میں لکھی تھی، پس بادشاہ سلامت نے، اللہ انکی مدد فرمائے، یہ چاہا کہ میں خط منسوب میں ایک ہی جلد میں اس کو مرتب کر دوں جس میں اعراب بھی ہوں اور اس کے ابواب سنہری پانی سے لکھے جائیں، اس کے نقطے لاجوردے بنائے جائیں، اور فصیح عراقی عربی میں اس پر حواشی لکھے جائیں۔

یہ سب محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر تھا پس میں نے حسب ارشاد اسی اسلوب پر اسکی کتابت شروع کر دی، دوران کتابت اصل نسخہ میں لفظ نبی و رسول کے ساتھ بجائے صلی اللہ علیہ وسلم لفظ صلعم، لکھا تھا، کاتب کی یہ حرکت مجھے ناگوار گزری اور میں ہر جگہ اسم گرامی کے ساتھ پورے پندرہ حروف میں لفظ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا چلا گیا کیونکہ اسی میں مکمل برکت تھی اور میں اپنے دل میں اپنے آپ سے کہا کرتا، اگر شروع سے آخر تک اسی نہج پر چلتا رہا تو یقیناً مجھے صدقات مقبولہ سے بڑھ کر نعمت عظیمہ محمدیہ عطا ہوگی۔

جب نسخہ مکمل ہو گیا اور میں نے مکہ مکرمہ کے سفر کا عزم کیا تو مقام شریف، اللہ اس کی مدد کرے، کے ہاتھ میں ایک رقعہ پہنچا جو میرے متعلق تھا اور لکھنے والے کا مقصد یہ سوال میری طرف سے بادشاہ کبیدہ خاطر ہو جائے پھر جب میں بادشاہ کے حضور پہنچا تو رقعہ والی بات چل پڑی اور لوگوں میں خوب پھیلی، میں نے اس خوف

Marfat.com

دہر اس میں رات گزار دی، میں نے کہا: سیدی یا رسول اللہ! میرے تو سان و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ آپ پر مکمل صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا یہ صلہ ملے گا کہ میں جان لیوا مصیبت کا نشانہ بنوں گا، یہ اور اسی طرح کی التجائیں کرتا رہا یہاں تک کہ سپیدۂ سحر نمودار ہوا اور دن چڑھ آیا۔

حکّام جمع ہوئے اور ان کے ہمراہ بڑے بڑے تاجر، قاضی، علما اور دیگر دانشور بھی شریکِ محفل ہوئے زبانِ حال نے آیۂ کریمہ۔

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ

"یہ دن ہے لوگوں کے جمع ہونے کا اور یہ ہے دن ان کی حاضری کا"

تلاوت کی، پھر مجلسِ مبارک کا افتتاح ہوا اور تلاوتِ قرآنِ کریم کی گئی، میں نے دیکھا کہ محفل میں بحمدہٖ تعالےٰ سرحدوں کے محافظ اور نائبین موجود ہیں اللہ انکو سلامت رکھے اور یہ تمام لوگ اس رقعہ پر غور کر رہے ہیں ان کا موقف یہ ہے کہ فلاں شخص (یعنی میں) اگر اعتراف کرے کہ یہ رقعہ اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے تو اس سے کہو کہ ہمیں اس کا پتہ چل گیا ہے اور جو مضمون اس میں ہے ہم اس کو بھی سمجھ گئے ہیں اور ہم نے اسے معاف کیا اور ہم نے اس کو بری الذمہ قرار دیا اور اسی وقت خزانچی کو بلاؤ کہ وہ اسے زادِ راہ کے طور پر ایک ہزار دینار دے اور وہ ہمارے پاس یہ رقم لئے بغیر نہ آئے، ہم لوگوں کے سامنے اس کو یہ صلہ دینا چاہتے ہیں تاکہ جب یہ شخص ہمارے پاس سے جائے تو خوشدلی، ٹھنڈی آنکھیں اور فراخ سینہ لے کر جائے، یہ سب نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی خاطر ہے جس کو ہم سے محبت ہے وہ اس کی عزّت کرے۔ والسّلام!

اب میرا دل خوش ہوا، آنکھ ٹھنڈی ہو گئی اور چہرے پر رونق آگئی، سب لوگ مجھے کہتے کہ یہ سب کچھ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہے، اب مجھے پتہ چلا

Marfat.com

کہ اللہ تعالےٰ نے میرے گمان کو نامراد نہیں کیا اور مجھے اللہ کے کرم سے امید ہے
کہ وہ ہمیشہ مجھے عزت، طاقت، مدد اور فتحمندی سے ہمکنار فرمائے گا بوسیلۂ مولانا
وسیدنا سلطان العلمین، صاحبِ عزت، بادشاہ ناصر احمد بن اسماعیل بن العباس
اور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ دنیا و آخرت میں اس کی دستگیری فرمائے بلاشبہ یہ اسی
کا فرمان ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ،

"بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکوکار ہیں"۔

تینتیسواں لطیفہ

قطب حلبی کہتے ہیں میں نے ابو اسحاق ابراہیم بن
علی بن عطیہ کو دیکھا اور انہوں نے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کی
شفاعت چاہتا ہوں، فرمایا، مجھ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا کرو۔
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

چونتیسواں لطیفہ

ابو اسحاق عمر بن الحسین سمرقندی نے اپنی کتاب
دقق المجالس میں بیان کیا ہے کہ بلخ شہر میں ایک
مالدار تاجر رہتا تھا اس کے دو بیٹے تھے وہ تاجر مر گیا اور اس کے دونوں بیٹوں نے
اس کا مال آپس میں نصف نصف تقسیم کر لیا، ان کے باپ کے ترکہ میں نبیِ اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بال مبارک بھی تھے، دونوں نے ایک ایک بال لے لیا
اور ایک بال رہ گیا، بڑے بھائی نے کہا، ہم بال توڑ کر نصف نصف کر لیتے ہیں
دوسرے نے کہا نہیں، بخدا! ایسا نہیں ہو سکتا، نبیِ کریم کا بال مبارک تقسیم نہیں کیا
جا سکتا یہ اسکی عظمت کے خلاف ہے۔
اب بڑے بھائی نے چھوٹے سے کہا کہ باپ کے ترکہ میں سے تم یہ تینوں

Marfat.com

بال مبارک لے لو اور باقی سارا سامان دے دو، چھوٹے نے کہا، مجھے یہ پسند ہے اب بڑے بھائی نے تو سارا مال سمیٹا اور چھوٹے بھائی نے تینوں بال مبارک حاصل کر لئے یہ تینوں بال مبارک اس نے اپنی جیب میں رکھ لئے۔

اب وہ ان کو نکالتا، ان کی زیارت کرتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتا اور پھر جیب میں رکھ لیتا، جب کچھ عرصہ گزرا تو بڑے بھائی کا سارا مال و متاع ختم ہو گیا اور چھوٹے بھائی کی دولت بڑھ گئی، چھوٹا بھائی کچھ عرصہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا، ایک مردِ صالح نے اسے خواب میں دیکھا اور اس کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھا، حضور علیہ السلام نے فرمایا لوگوں سے کہہ دو جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو وہ اسکی قبر پر آئے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت برآری کا سوال کرے پس لوگ اسکی قبر پر آنے لگے اب یہ حال تھا کہ جو سوار اس کی قبر کے پاس سے آتا، سواری سے اتر جاتا اور پیدل گزرتا۔

پینتیسواں لطیفہ

ابو عبداللہ قسطلانی نے بیان کیا انہوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی، فرمایا یوں پڑھا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّھَبْ لَنَا اَللّٰھُمَّ مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ مَا تَصُوْنُ بِهٖ وُجُوْھَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لَّنَا اَللّٰھُمَّ اِلَیْهِ طَرِیْقًا سَھْلًا مِّنْ غَیْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِحْنَةٍ وَّلَا نِعْمَةٍ

Marfat.com

وَجَنِّبْنَا اَللّٰهُمَّ الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ
وَاَيْنَ كَانَ وَعِنْدَ مَنْ كَانَ وَ
حَلِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَهْلِهٖ وَاقْبِضْ عَنَّا
اَيْدِيَهُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَهُمْ
حَتّٰى لَا نَتَقَلَّبَ اِلَّا فِيْمَا يُرْضِيْكَ
وَلَا نَسْتَعِيْنُ بِنِعْمَتِكَ اِلَّا عَلٰى مَا تُحِبُّ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ترجمہ:۔ "الٰہی! محمدؐ اور ان کی آل پر درود بھیج اور ہم کو اپنے حلال، صاف ستھرے بابرکت رزق سے عطا فرما جس سے تو ہمیں کسی مخلوق کے آگے دستِ سوال دراز کرنے کی ذلت سے بچائے اور الٰہی! ہمارے لئے رزقِ حلال کے حصول کی طرف آسان راستہ بنا دے جسمیں (حد درجہ) محنت و مشقت بھی نہ ہو اور کسی کا احسان اور پیچھا کرنا بھی نہ ہو اور الٰہی! ہمیں حرام سے بچا جہاں کہیں ہو جس کے پاس ہو اور ہمارے اور حرام خوروں کے درمیان رابطہ ختم فرما دے اور ان کے ہاتھ ہم سے روک دے اور ان کے دل ہم سے پھیر دے یہاں تک کہ ہم صرف اس چیز کی طرف رخ کریں جس میں تیری رضا ہو اور تیری نعمت سے صرف اس مقصد کے حصول پر مدد مانگیں جو تجھے پسند ہو اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے"۔

چھتیسواں لطیفہ (۳۶)

ایک عورت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا اے شیخ! میری بچی فوت ہو گئی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اسے خواب میں دیکھوں، حسن بصری نے اس سے

Marfat.com

فرمایا، چار رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ، ایک مرتبہ سورۃ اَلْھٰکُمُ التکاثر پڑھو اور یہ نماز عشاء کے بعد پڑھنا، پھر لیٹ جاؤ اور سوتے وقت تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتی رہو۔

اس نے ایسا ہی کیا پس اس نے خواب میں اس بچی کو عذاب و عقوبت میں گرفتار دیکھا اس پر تانبے کا لباس تھا، ہاتھ جکڑے ہوئے اور پاؤں میں آتشیں بیڑیاں، جب وہ بیدار ہوئی تو حضرت حسن بصری کی خدمت میں آئی اور تمام واقعہ عرض کر دیا فرمایا، کوئی صدقہ کر دے شاید اللہ تعالےٰ اسے معاف فرما دے، رات کو حسن بصری سوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ گویا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہیں، ایک تخت بچھا ہوا ہے اس پر ایک حسین و جمیل لڑکی ہے جس کے سر پر نور کا تاج ہے۔ کہنے لگی حسن! مجھے پہچانتے ہو؟ حسن بصری نے کہا نہیں! کیا میں اسی عورت کی لڑکی ہوں جسے آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا تھا؟ حسن نے کہا میری ماں نے تو تیری کچھ اور ہی حالت بتائی تھی جو ایسی نہ تھی، لڑکی نے کہا میری حالت ایسی ہی تھی جیسی اس نے آپ کو بتائی تھی، حسن نے فرمایا پھر تو اس درجہ تک کیسے پہنچی؟ وہ بولی جیسا میری والدہ نے تم سے بیان کیا ہے ہم ستر ہزار اشخاص سزا بھگت رہے تھے تو ایک مرد صالح کا ہماری قبروں پر گزر ہوا، اس نے نبی علیہ السلام پر ایک بار درود شریف پڑھا اور اس کا ثواب ہم کو ایصال کر دیا پس اللہ تعالےٰ نے اس کو قبول فرمایا اور ہم سب کو اس عذاب سے آزاد فرما دیا اور مجھے وہ مرتبہ میسر ہوا جو تم دیکھ رہے ہو۔ اس کو قرطبی نے تذکرہ میں ذکر کیا۔

سینتیسواں لطیفہ

محمد بن سعید بن مسلف سے جو ایک مرد صالح تھے مروی ہے کہ میں نے اپنے اوپر یہ لازم کر رکھا تھا کہ جب بھی رات کو سونے کے لئے بستر پر آتا تو ایک معلوم و متعین تعداد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

پر درود شریف پڑھتا، ایک رات کو ایسا ہوا کہ مَیں نے معیّن تعداد مکمل کر لی تو آنکھوں پر نیند کا غلبہ ہو گیا، مَیں اس وقت ایک کمرے میں تھا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے اس کمرے میں جلوہ افروز ہیں، کمرہ نور سے جگمگا رہا ہے، پھر سرکار میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا یہ منہ میرے قریب لاؤ جو مجھ پر کثرت سے درود و سلام پڑھتا رہتا ہے کہ مَیں اسے بوسہ دوں، مجھے شرم سی آنے لگی، مَیں نے اپنا منہ پھیر دیا، پس آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔

مَیں گھبرا کر فوراً بیدار ہو گیا اور اپنی بیوی کو جو میرے پہلو میں تھی، بیدار کیا سارا گھر رسولِ پاک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور حضور نے میرے رخسار پر جو بوسہ دیا تھا اسکی خوشبو آٹھ دن تک میرے چہرے پر رہی اور میری بیوی کو اس کا ہر روز احساس رہتا۔

"یہ حکایت ابنِ بشکوال نے بیان کی ہے"

اڑتیسواں لطیفہ

ابوالفضل قرمسانی نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک خراسانی آیا اس نے بتایا کہ مَیں شہر کی مسجد میں تھا کہ مجھے نیند میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور نے فرمایا جب ہمدان آؤ تو فضل بن زیک کو میری طرف سے سلام کہنا، مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا، اس لئے کہ وہ روزانہ مجھ پر سو مرتبہ درود و سلام پڑھتا ہے۔

پھر اس شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ مجھے بھی وہ درود شریف بتا دو، مَیں نے کہا، مَیں ہر روز کم و بیش سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا ہوں:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

Marfat.com

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

ترجمہ "الٰہی! محمد نبی امی اور انکی آل پر رحمت نازل فرما، اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرمائے جس کے آپ حقدار ہیں"۔

اس شخص نے مجھ سے یہ نعمت لی اور میرے آگے قسم اٹھائی کہ نہ وہ مجھے پہچانتا تھا اور نہ میرا نام یہاں تک کہ اسکو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کچھ بتلا دیا، کہتے ہیں میں نے اس کی خدمت میں کچھ تحائف پیش کئے لیکن اس نے وہ قبول نہیں کئے اور کہا میں دنیاوی مال و دولت کے عوض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام بیچتا نہیں، یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا اور پھر میں نے اب تک اسے کہیں نہ دیکھا۔

انتالیسواں لطیفہ

محمد بن مالک ایک شخص نے بیان کیا کہ میں بغداد میں ابوبکر بن مجاہد مقری کے پاس علم تجوید و قرأت حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا، کہا کہ ہم پوری جماعت ایک دن ان سے سبق پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک معمر شخص آدھمکا، اس کا عمامہ پھٹا ہوا قمیص بوسیدہ اور چادر بھی پھٹی پرانی تھی، اس کو دیکھ کر شیخ ابوبکر کھڑے ہو گئے اور اس شخص کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور اس کا اور اس کے اہل و عیال کا حال دریافت کیا، اس نے کہا رات کو میرے گھر میں بچہ پیدا ہوا، گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد مانگا حالانکہ میرے پاس ذرہ بھر کوئی چیز نہ تھی۔

شیخ ابوبکر کہتے ہیں، یہ سن کر میرے دل کو بڑا صدمہ ہوا میں اسی حالت میں سو گیا خواب میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، سرکار نے فرمایا یہ رنج و غم کیسا؟ خلیفہ کے وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ، اس کو سلام کہو اور اس کو یہ علامات بتاؤ کہ تم ہر جمعرات اس وقت تک نہیں سوتے جب تک مجھ (نبی علیہ السلام)

Marfat.com

پر ہزار مرتبہ درود شریف نہ بھیج لو، اور اس جمعرات کو تم نے مجھ پر صرف سات سو مرتبہ درود بھیجا پھر تمہارے پاس خلیفہ کا قاصد آیا اور تمہیں اس کے پاس بلا کر لے گیا پھر واپس آکر تم نے مجھ پر مزید صلوٰۃ وسلام پڑھا یہاں تک کہ ایک ہزار کی تعداد پوری ہو گئی، جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اس کو سو دینار بھیجو تاکہ وہ اپنی ضروریات پوری کر سکے۔

کہا ابو بکر مجاہد المقری بچے کے باپ کو ہمراہ لے کر وزیر کے گھر پہنچے، پھر شیخ ابو بکر نے وزیر سے کہا اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے پس وزیر اٹھا اور اس شخص کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور ساری واردات پوچھی اس نے تمام صورتِ حال بتا دی، پس وزیر خوش ہوا اور اس نے غلام کو سو دینار کی تھیلی لانے کو کہا اور وہ تھیلی بچے کے باپ کے حوالے کر دی، پھر دوسری تھیلی کا وزن کیا تاکہ اسے شیخ ابو بکر کے سپرد کر دے انہوں نے تھیلی لینے سے انکار کر دیا وزیر نے ان سے کہا، آپ یہ لے لیں کیونکہ آپ نے مجھے اس سچی خبر کی بشارت دی ہے پس یہ بات میرے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان ایک راز تھا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں، پھر مزید سو دینار وزن کر کے ان کی نذر کیے اور کہا یہ بھی قبول فرمائیں کہ آپ نے مجھے یہ بشارت بھی سنا دی کہ میں ہر جمعرات کو جو درود وسلام بھیجتا ہوں، رسول اللہ اس کو جانتے ہیں، پھر سو دینار اور لئے اور کہا یہ بھی لے لیں کیونکہ آپ کے یہاں آنے کی زحمت گوارا فرمائی، یونہی سو، سو دینار لے کر ان کی نذر کرنے لگا، یہاں تک کہ یہ تعداد ایک ہزار دینار تک پہنچ گئی، اس شخص نے کہا، میں صرف اتنے لوں گا جن کا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔

Marfat.com

چالیسواں لطیفہ

ابو عبداللہ بن نعمان ذکر کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحیم بن عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن بن احمد کو یہ کہتے سنا کہ میں حمام میں گر گیا تھا، میرے ہاتھ پر سخت ضرب آئی، شدید درد ہو رہا تھا اور ہاتھ متورم تھا، میں رات کو اسی درد میں مبتلا تھا کہ آنکھ لگ گئی، خواب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، سرکار نے فرمایا بیٹا! تمہارے درد و سلام نے مجھے متوجہ کیا، صبح اٹھا تو حضور کی برکت سے نہ درد تھا نہ ورم۔

اکتالیسواں لطیفہ

حافظ ابو موسیٰ ابن بشکوال اور عبدالغنی بن سعید نے ابوبکر بن محمد بن عمر تک اپنی سند کے ساتھ یہ بات ذکر کی ہے کہ میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس حاضر تھا حضرت شبلی تشریف لائے ابوبکر بن مجاہد ان کے استقبال کو کھڑے ہو گئے، ان سے معانقہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، میں نے کہا حضور! آپ شبلی سے اتنے ادب سے پیش آئے حالانکہ خود آپ اور بغداد کے تمام لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شخص مجنون ہے؟

فرمایا، میں نے ان سے وہی سلوک کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے کرتے دیکھا، تفصیل اس کی یہ ہے کہ میں نے رسول پاک علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، شبلی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور شبلی کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ شبلی سے یہ برتاؤ فرما رہے ہیں، فرمایا یہ نماز کے بعد یہ آیہ کریمہ پڑھتے ہیں:۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

Marfat.com

الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ:۔ یقیناً تمہارے پاس ایک رسول معظم آئے جو تمہی میں سے ہیں، ان پر وہ چیز ناگوار ہوتی ہے جو تمہیں تکلیف دے تمہاری بھلائی پر حرص کرنے والے، ایمان والوں پر شفیق و مہربان، پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دیں مجھے اللہ کافی ہے اس کے بغیر کوئی مستحق عبادت نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی بڑے عرش کا مالک ہے۔"

اور اس کے بعد مجھ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جب بھی کوئی فرض نماز ادا کرتے ہیں، یہ آیت پڑھتے ہیں، لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الآیۃ اور ساتھ ہی تین مرتبہ یہ بھی پڑھتے ہیں، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدُ

پھر جب شبلی میرے پاس آئے تو میں نے درود کے متعلق مذکورہ بات ان سے پوچھی تو انہوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا یہی واقعہ ابن بشکوال کے نزدیک بطریق ابو القاسم الخفاف یوں بیان کیا جاتا ہے کہ میں ایک دن ایک ولی اللہ کے آگے جن کی کنیت ابو بکر تھی قرآن پڑھ رہا تھا، دیکھتا کیا ہوں کہ ابو بکر شبلی ایک شخص کے پاس آئے جن کی کنیت ابو الطیب تھی، یہ شخص اہل علم میں سے تھا، پھر طویل قصہ بیان کیا اور آخر میں یہ کہا کہ ابو بکر شبلی، ابو بکر بن مجاہد کی مسجد کی طرف چل پڑے۔ جب ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو ابو بکر بن مجاہد نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا اس پر ان کے ساتھیوں نے کہا کہ آپ علی بن عیسیٰ وزیر کے [illegible] ہوتے نہیں اور شبلی کے لئے قیام فرماتے ہیں، وہ بولے میں اس شخص کے لئے قیام کیوں نہ کرو جس کی تعظیم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

Marfat.com

میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو حضور نے مجھ سے فرمایا اے ابوبکر! کل تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا، جب آئے تو اسکی تعظیم کرنا، ابن مجاہد کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب دو راتیں گزر گئیں تو میں نے رسول اکرم کو خواب میں دیکھا، آپ نے مجھ سے فرمایا ابوبکر! جس طرح تم نے ایک جنتی شخص کی تعظیم کی اللہ تمہیں عزت و عظمت بخشے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شبلی کو آپ کی بارگاہ میں یہ مرتبہ کیسے ملا، فرمایا یہ شخص (شبلی) پانچوں نمازوں کے بعد میرا ذکر کرتا ہے اور یہ آیت پڑھتا ہے:

الخ اسی سال سے اس پر عمل پیرا ہے جو ایسا عمل کرنیوالا ہو کیا میں اسکی عزت افزائی نہ کروں؟

بیالیسواں لطیفہ

الفاکہانی نے اپنی کتاب "الفجر المنیر" میں شیخ صالح موسیٰ ضریر کا یہ واقعہ انہی کی زبانی نقل کیا ہے کہ میں بحر شور میں جہاز پر سوار ہوا، ہم لوگوں پر تیز آندھی مسلط ہوئی، کم ہی کسی کے بچنے کی امید تھی، مجھے نیند آگئی، پس میں نے نبی کریم علیہ السلام کی زیارت کی حضور نے فرمایا جہاز پر سوار تمام لوگوں سے کہو کہ ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔

ترجمہ: الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود بھیج جس کے طفیل تو ہم کو تمام ہولناکیوں

Marfat.com

اور آفتوں سے نجات بخش دے اور جس کے صدقے تو ہماری تمام حاجات پوری فرمادے اور جس کے ذریعے تو ہمیں تمام برائیوں سے پاک صاف فرمادے اور جس کے سبب تو ہمیں بلند درجہ پر فائز فرمادے اور جس کے ذریعے تو زندگی اور موت کے بعد کی تمام بھلائیوں کی آخری حد تک ہمیں پہنچادے۔"

کہتے ہیں میں نیند سے بیدار ہوا اور تمام اہلِ جہاز کو خواب میں جو کچھ دیکھا تھا بتا دیا پس ہم نے تقریباً تین سو ۳۰۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے وہ مشکل دور فرمادی اور وہ آندھی ٹھہر گئی، یہ سب کچھ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کی برکت سے ہوا۔

(علامہ) مجدالدین فیروز آبادی لغوی نے بھی ایسا ہی واقعہ اپنی سند کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور اس کے نقل کرنے کے بعد انہوں نے حسن بن علی اسوانی سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف کسی مہم، کسی مصیبت اور بلا میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی مشکل دور فرمائے گا اور مقصد برآری ہوگی۔

تینتالیسواں لطیفہ ۴۳

شیخ ابوحفص عمر بن حسن سمرقندی نے اپنے ایک استاذ کی زبانی ان کے باپ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ میں نے حرم شریف میں ایک شخص کو کثرت سے درود وسلام پڑھتے دیکھا، میں نے حرم شریف، بیت اللہ شریف، میدانِ عرفات، منیٰ اور دیگر مقامات پر جہاں بھی اسے دیکھا، اس کی زبان پر درود وسلام ہی جاری رہا، میں نے اس شخص سے کہا بھئی! ہر مقام کے لئے مخصوص دعائیں اور افعال ہیں، آپ کو کیا ہوا کہ نہ کوئی دوسری دعائیں مانگتے ہو اور نہ کوئی نفل نماز ادا کرتے ہو، بس ہر مقام پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے جاتے ہو؟

Marfat.com

وہ بولا، میں اس بیت اللہ کے حج کی نیت سے خراسان سے اپنے والد کے ہمراہ نکلا، جب ہم کوفہ پہنچے تو میرے والد بیمار ہو گئے، بیماری شدت اختیار کر گئی اور والد صاحب فوت ہو گئے تو میں نے ان کا چہرہ چادر سے ڈھانپ دیا، پھر میں ان سے کچھ وقت غائب رہا، جب واپس آیا اور ان کا چہرہ دیکھنے کے لئے میں نے چادر سرکائی تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان کی صورت گدھے کی سی بن گئی ہے جب میں نے یہ ہولناک منظر دیکھا تو بہت گھبرایا اور ہر طرف سے رنج و الم نے مجھے آگھیرا میں سخت مغموم و پریشان تھا، میں نے دل میں کہا، والد صاحب کا یہ حال میں لوگوں میں کس طرح ظاہر کروں؟

اسی سراسیمگی کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہمارے پاس آیا ہے اس نے میرے والد صاحب کے چہرے سے کپڑا سرکا کر دیکھا اور پھر ڈھانپ دیا، پھر مجھ سے کہا، یہ عظیم رنج و الم کیا ہے جس میں تم گرفتار ہو؟ میں نے کہا مغموم کیونکر نہ ہوں جب کہ والد صاحب پر یہ مصیبت نازل ہو چکی ہے، کہا، تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے یہ مصیبت دور کر دی، کہتے ہیں، پھر اس شخص نے ان کے رخ سے پردہ ہٹایا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ یا ان کا چہرہ چمکتا ہوا چاند ہے۔ میں نے اس سے کہا تمہیں خدا کی قسم! سچ بتا تم کون ہو؟ کہ تمہارا آنا باعث برکت ہوا۔

فرمایا "میں مصطفےٰ ہوں"۔ جب یہ فرمایا تو مجھے عظیم فرحت و مسرت ہوئی، میں نے سرکار کی چادر کا کونا پکڑ لیا اور اپنے ہاتھوں پر لپیٹ لیا اور میں نے عرض کیا، یا سیدی یا رسول اللہ! بخدا آپ مجھے پوری صورت حال بتائیں، فرمایا تیرا باپ سود خور تھا اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے (واللہ اعلم۔ مترجم) کہ سود خور کی شکل و صورت موت کے وقت گدھے کی صورت سے بدل دیگا چاہے دنیا میں، چاہے آخرت میں

Marfat.com

لیکن تیرے والد کی یہ عادت تھی کہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ستّر مرتبہ درود شریف پڑھتا تھا جب سود خوری کی وجہ سے وہ اس ابتلاء کا شکار ہوا تو میرے پاس وہ فرشتہ آیا جو مجھ پر میری امت کے احوال پیش کرتا ہے، اس نے مجھے تیرے والد کا حال بتایا پس میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا اس نے میری شفاعت کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا۔

کہتے ہیں، پھر میں بیدار ہو گیا، میں نے اپنے والد کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر جو دیکھا تو یوں نظر آیا گویا چودھویں کا چاند، میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور انکی تجہیز و تکفین کی اور انکو دفن کیا اور تھوڑا سا وقت انکی قبر کے پاس بیٹھا رہا، میں نیند و بیداری کی درمیانی حالت میں تھا کہ میں نے ہاتف غیبی کی یہ آواز سنی "تمہیں کچھ معلوم ہے کہ جس عنایت الٰہی نے تمہارے والد کو اپنی آغوش میں لیا ہے اس کا سبب کیا ہے؟ میں نے کہا کچھ نہیں جانتا، ہاتف نے کہا اس کا سبب نبی علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنا ہے۔

چوالیسواں لطیفہ

ابن بشکوال نے عبدالواحد بن زید سے روایت کی ہے کہ میں حج کے ارادے سے نکلا، ایک شخص اس سفر میں میرا ساتھی بن گیا، اس کا حال یہ تھا کہ جہاں کہیں بیٹھتا، اٹھتا، چلتا (رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہی پڑھتا کوئی اور ورد نہ کرتا)۔

میں نے اس سے اس بارے میں جب پوچھا تو اس نے کہا میں تجھے اس کا سبب بتاتا ہوں، کئی سال پہلے کی بات ہے کہ میں اپنے والد کی معیت میں کاروان کے سفر پر روانہ ہوا، جب ہماری واپسی ہوئی تو ایک منزل پر پہنچ کر ہم نے قیلولہ کیا، (دوپہر کو سو گئے) جب ہم لوگ سو گئے تو میرے پاس ایک آنے والا آیا اور مجھے کہنے لگا، اٹھو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو مار دیا ہے اور اس کا چہرہ سیاہ کر دیا ہے

Marfat.com

کہا کہ میں گھبرا کر اٹھا اور اپنے باپ کے چہرے سے کپڑا سرکایا، دیکھتا کیا ہوں کہ میرا باپ مر چکا ہے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا ہے اس سے مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی، میں اسی رنج و الم میں گرفتار تھا کہ مجھ پر نیند طاری ہو گئی، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے باپ کے پاس چار حبشی کھڑے ہیں ان کے ہاتھوں میں لوہے کے ستون ہیں، ایک سرہانے کی طرف، ایک پاؤں کی طرف، ایک دائیں اور ایک بائیں طرف، ناگاہ ایک حسین و جمیل بزرگ سبز کپڑوں میں ملبوس اس طرف آ نکلے، ان لوگوں سے فرمایا ہٹ جاؤ (میرے باپ کے) چہرے سے کپڑا سرکایا، اس پر دونوں ہاتھ پھیرے پھر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اٹھو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کا چہرہ سفید کر دیا۔

میں نے عرض کیا، آپ پر میرے ماں باپ قربان! آپ کون ہیں؟ فرمایا میں محمد رسول اللہ ہوں، میں نے اپنے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو چہرہ نور سے چمک رہا تھا، ان کی حالت مکمل طور پر درست ہو چکی تھی، میں نے ان کو دفن کر دیا۔

کتاب مصباح الظلام میں فرمایا، یہ شخص امر نے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود و سلام پڑھا کرتا تھا۔

پینتالیسواں لطیفہ

الفاکہانی نے بعض فقراء کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا فرمان ہے کہ "دو بندے جو اللہ کی رضا کے لئے باہم محبت کریں، جب ملیں، ایک دوسرے سے مصافحہ کریں تو جدا ہونے سے پہلے ان کے پہلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"۔ اور وہ دعا جس کے آگے پیچھے مجھ پر درود پڑھا جائے رد نہیں ہوتی، فرمایا ہاں!

Marfat.com

یہ خواب حافظ سخاوی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد ذکر کیا ہے جسمیں حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں "جو بھی دو بندے محض اللہ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کریں"۔ اور ایک روایت میں ہے "جو دو مسلمان ایک دوسرے کے آمنے سامنے آجائیں، ایک دوسرے سے مصافحہ کریں اور نبی علیہ السلام پر درود بھیجیں، وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونے پاتے کہ ان کے پہلے پچھلے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"۔ اس کو حسن بن سفیان وغیرہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

چھیالیسواں لطیفہ

منصور بن عمار کو خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا، اللہ تعالےٰ نے تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ کہا، مجھے اس نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور پوچھا تو ہی منصور بن عمار ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا تو ہی وہ ہے جو لوگوں کو دنیا میں زہد کی تلقین کرتا تھا حالانکہ خود دنیا سے رغبت رکھتا تھا؟ میں نے کہا یہ بجا ہے لیکن (مجھ میں ایک خوبی تھی) میں نے جو مجلس منعقد کی اس میں ابتدا تیری حمد و ثنا اور تیرے نبی پر درود و سلام سے کی اور تیسری چیز یہ کہ تیرے بندوں کی خیر خواہی کی، فرمایا تو نے سچ کہا (اے فرشتو!) اس کے لئے میرے آسمانوں میں ایک کرسی بچھاؤ تاکہ یہ میرے فرشتو میں بھی میری حمد و ثنا کرے۔ جیسے اس نے میرے بندوں میں میری تعریف کی۔

اس کو ابن بشکوال نے ابوالقاسم القشیری کے طریق سے بیان کیا، پس پاک ہے اللہ بزرگ و برتر جو چاہے کرے اس کے بغیر کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اور اللہ رحمت نازل فرمائے ہمارے آقا محمد پر اور آپ کی آل پر اور سلام۔

Marfat.com

سینتالیسواں لطیفہ

الخطیب، ابوالیمن بن عساکر اور ابن بشکوال نے محمد بن یحییٰ الکرمانی سے روایت کی، کہا ہم لوگ ایک دن ابوعلی بن شاذان کی مجلس میں حاضر تھے کہ ایک نوجوان آیا جسے ہم میں سے کوئی جانتا نہ تھا اس نے ہمیں سلام کیا پھر کہنے لگا، تم میں ابوعلی بن شاذان کون ہیں؟ ہم نے انکی طرف اشارہ کیا، وہ بولا اے شیخ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا ابوعلی بن شاذان کی مسجد کا پوچھو! جب ان سے ملو تو میری طرف سے سلام کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا تو ابوعلی رونے اور کہنے لگے مجھے اپنا لڑکا ایسا عمدہ نظر نہیں آتا جسکی وجہ سے مجھے یہ شرف عطا ہوتا، ہاں! حدیث رسول کی خدمت پر دل جمعی سے کاربند ہوں اور جہاں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے، درود و سلام پڑھتا ہوں۔

کرمانی فرماتے ہیں، اس کے بعد ابوعلی صرف دو یا تین مہینے زندہ رہے اور پھر وفات پا گئے۔ رحمہ اللہ!

اڑتالیسواں لطیفہ

الخطیب اور پھر انہی کے طریق سے ابن بشکوال نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا، کہا ہم سے خلف صاحب الحلقان نے بیان کیا کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ علم حدیث حاصل کرتا تھا، وہ فوت ہو گیا، میں نے اسے خواب میں نئے سبز کپڑوں میں ملبوس دوڑتے دیکھا ہیں نے اس سے کہا، کیا تو میرے ساتھ حدیث نہیں پڑھتا تھا میں تجھے یہ کس حال میں دیکھ رہا ہوں؟ تو اس نے کہا میں تمہارے ہمراہ حدیث لکھ لیا کرتا تھا پس جب بھی کوئی ایسی حدیث گزرتی جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا میں اس کے نیچے صلے اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا تھا اب جس حال میں مجھے دیکھ رہے ہو یہ اسی کا صلہ ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

انچاسواں لطیفہ

النمیری نے سفیان بن عیینہ سے ہی یہ روایت بھی نقل کی ہے، کہا میرا ایک بھائی بند تھا، وہ مر گیا، مَیں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ کہا مجھے اللہ نے بخش دیا، میں نے پوچھا کس سبب سے؟ کہا میں حدیث شریف کی کتابت کیا کرتا تھا، جب نبی علیہ السلام کا ذکر آتا میں "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھ دیتا، اس سے میری نیت حصولِ ثواب کی ہوتی تھی، بس اسی سے میری مغفرت ہو گئی۔

پچاسواں لطیفہ

جعفر الزعفرانی سے روایت ہے کہا میں نے اپنے ماموں حسن بن محمد کو کہتے سنا کہ مَیں نے امام احمد بن حنبل (رحمہ اللہ) کو خواب میں دیکھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابوعلی اجود درود وسلام ہم نبی علیہ السلام پر پڑھتے رہے کاش! تم اسکی روشنی ان صحائف میں دیکھو جو ہمارے ہاتھوں میں دیئے گئے، کیسے جگمگا رہے ہیں، اس کو ابن بشکوال نے نقل کیا۔

اکیاونواں لطیفہ

ابوالحسن میمونی سے مروی ہے کہ مَیں نے شیخ ابوعلی الحسن بن عیینہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا یوں نظر آیا جیسے ان کے ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان سونے یا زعفران کے رنگ سے کچھ لکھا ہوا ہے، مَیں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا کہ جناب آپ کے ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان مجھے کوئی خوبصورت تحریر نظر آ رہی ہے، فرمائیے وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بیٹے! حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے وقت اہم گرامی کے بعد جو درود وسلام لکھتا تھا یہ وہی ہے۔

اس کو ابوالقاسم التیمی نے اپنی ترغیب میں نقل کیا۔

Marfat.com

باون۵۲ واں لطیفہ

حافظ سخاوی نے کہا، مجھ سے متعدد اشخاص نے قاضی برہان الدین بن جماعۃ سے یہ روایت بیان کی، ان کو امام ابوعمرو بن المرابط نے اجازت دی، انہوں نے حافظ ابوالحمد المیاطی سے سنی، انہوں نے شیخ علی بن عبدالکریم الدمشقی سے بالمشافہ یہ بات سنی، کہا میں نے خواب میں محمد بن امام زکی الدین منذری کو مرنے کے بعد دیکھا جب کہ نیک دل بادشاہ بھی پہنچ چکا تھا اور شہر کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا، تم بادشاہ کی آمد پر خوش ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! سارے لوگ خوش ہیں۔

فرمایا، ہم لوگ جنت میں داخل ہوئے اور حضور علیہ السلام کی دست بوسی سے مشرف ہوئے، حضور نے فرمایا، بشارت ہو ہر اس شخص کو جس نے اپنے ہاتھ سے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کہ وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حافظ سخاوی نے فرمایا، اس روایت کی سند صحیح ہے اور اللہ تعالےٰ کی جناب سے امید واثق ہے کہ یہ نعمت حاصل ہو کر رہیگی۔

تریپن۵۳ واں لطیفہ

ابوسلیمان محمد بن الحسین سے مروی ہے کہ ہمارے ایک پڑوسی نے جن کو افضل کہا جاتا تھا اور جو کثرت سے نماز درود ادا کرنے والے تھے بتایا کہ میں حدیث کی کتابت کرتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجتا تھا، پس میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا، جب (میرا نام) لکھتے ہو یا ذکر کرتے ہو تو مجھ پر درود کیوں نہیں بھیجتے؟ پھر کچھ عرصہ بعد ایک دفعہ میں نے آپ کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا، مجھے تمہارا درود وسلام پہنچا ہے جب مجھ پر درود بھیجو یا میرا ذکر کرو تو یوں کہا کرو اصلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

اس کو خطیب اور انہی کے واسطہ سے ابنِ بشکوال نے اور التیمی نے اپنی ترغیب میں ذکر کیا۔

چوّن واں لطیفہ ۵۴

ابو سلیمان ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ نے ارشاد فرمایا ابو سلیمان! جب حدیث میں میرا ذکر ہو تو درود پڑھتے ہو اور سلام کا لفظ (وسلّم) چھوڑ دیتے ہو؟ حالانکہ یہ چار حرف ہیں، ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں یوں تم چالیس نیکیاں ضائع کر دیتے ہو۔

پچپن واں لطیفہ ۵۵

ابو مظفر ہناد بن ابراہیم النسفی کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، یوں محسوس ہوا گویا سرکار میری طرف سے اپنا دستِ اقدس کھینچ رہے ہیں، میں نے اپنا ہاتھ سرکار کی طرف دراز کیا اور حضور کا دستِ اقدس پکڑ کر چوم لیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خادم حدیث ہوں، میں اہلسنت میں سے ہوں، میں غریب الوطن ہوں۔ سرکار نے تبسّم فرمایا اور فرمایا، جب درود بھیجتے ہو تو سلام کیوں نہیں بھیجتے؟ اس کے بعد میرا معمول بن گیا کہ جب صلی اللہ علیہ لکھتا، ساتھ ہی وسلم بھی لکھتا۔

چھپن واں لطیفہ ۵۶

محمد بن ابو سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا، اللہ تعالےٰ نے آپ سے کیا برتاؤ کیا؟ انہوں نے کہا، مجھے اللہ نے بخش دیا، میں نے کہا کس سبب سے؟ کہا میں جب کوئی حدیث لکھتا تو اسمِ گرامی کے ساتھ صلے اللہ علیہ وسلم ضرور لکھتا تھا۔

اس کو الخطیب اور اس کے واسطہ سے ابنِ بشکوال نے روایت کیا۔

Marfat.com

ستاونواں لطیفہ

عبیداللہ بن عمر میسرہ القواریری کا بیان ہے کہا، میرا ایک پڑوسی کاتب تھا، میں نے اسے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا برتاؤ کیا؟ کہا مجھے بخش دیا، میں نے پوچھا کس سبب سے؟ کہنے لگا، میں کتابتِ حدیث کے دوران جب کبھی نبی اکرم علیہ السلام کا ذکر آتا، "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھ دیتا۔

اس کو ابنِ بشکوال نے روایت کیا۔

اٹھاونواں لطیفہ

جعفر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں ابوزرعہ (محدّثِ کبیر) کو دیکھا جو آسمان پر فرشتوں کے ہمراہ نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے پوچھا، آپ نے یہ مقام کیسے پایا؟ فرمایا، میں نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ حدیثیں لکھی ہیں، جب بھی کسی حدیث میں سرکار کا نام آتا، میں وہی لکھ دیتا "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ اور حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے "جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے"۔

اس کو ابنِ عساکر نے ذکر کیا۔

انسٹھواں لطیفہ

سخاوی فرماتے ہیں، ہم سے ابن الصلاح کی حکایت ابوالمظفر سمعانی کے طریق سے انہوں نے ابوالحسین یحییٰ بن الحسین الطائی سے اور یونہی یہ حکایت ابن مسدی کی مسلسلات بطریق ابی الحسین کہا، میں نے ابن بنان اصفہانی کو کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! محمد بن ادریس الشافعی آپ کا چچا زاد ہے کیا آپ نے اس کو کسی شے سے مخصوص فرمایا یا کوئی فائدہ پہنچایا؟ فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اس سے

Marfat.com

حساب نہ لیا جائے ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس لئے؟ فرمایا اس لئے کہ وہ مجھ پر ایسا درود پڑھتے تھے جیسا کسی نے مجھ پر نہ پڑھا، میں نے عرض کیا وہ کونسا درود؟ فرمایا وہ یوں پڑھتا تھا:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

ترجمہ:۔ "الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جب بھی ذکر کرنے والے ان کا ذکر کریں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جب غافل ان کے ذکر سے غافل رہیں"۔

سخاوی نے فرمایا، امام شافعی کے الفاظ الرسالہ میں اس طرح ہیں:۔

فَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّنَا کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

ترجمہ:۔ "پس اللہ درود بھیجے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کبھی ذکر کرنے والے ان کا ذکر کریں اور ان کے ذکر سے غافل غفلت برتیں"۔

ساٹھواں لطیفہ

بیہقی نے روایت کیا کہ امام شافعی کو خواب میں دیکھا گیا تو پوچھا گیا کہ اللہ نے آپ سے کیا سلوک فرمایا؟ فرمایا مجھے بخش دیا، کہا گیا کس سبب سے؟ فرمایا ان پانچ کلمات کی وجہ سے جن سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا کرتا تھا، کہا گیا وہ کون سے؟ فرمایا میں کہا کرتا تھا:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ لِعَدَدِ مَنْ لَمْ یُصَلِّ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ

Marfat.com

اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ تُصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَبْتَغِی الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ۔

ترجمہ:۔ "الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج ان لوگوں کے برابر جنہوں نے آپ پر درود بھیجا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج ان لوگوں کے برابر جنہوں نے آپ پر درود نہیں بھیجا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جیسے تو نے درود بھیجنے کا حکم دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جیسے تو ان پر درود بھیجنا پسند کرتا ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جیسے تو ان پر درود بھیجنا چاہتا ہے۔"

اکسٹھواں لطیفہ

ابوالعباس الاقلیشی مصنف کتاب النجم کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان کو جنت میں ٹہلتا دیکھا گیا، کہا گیا یہ مرتبہ آپ کو کیسے حاصل ہوا؟ کہا میں نے درود و سلام کی فضیلت پر اربعین نامی جو کتاب لکھی تھی اس میں نبی علیہ السلام پر کثرت سے درود و سلام بھیجا اور لکھا تھا۔

باسٹھواں لطیفہ

النمیری، ابن بشکوال اور ابن مسدی وغیرہ نے ابوصالح عبداللہ بن صالح الصوفی سے یہ روایت ذکر کی کہ ایک محدث کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا گیا، پوچھا گیا اللہ نے آپ سے کیا برتاؤ کیا؟ فرمایا میری مغفرت فرما دی، کہا گیا کس سبب سے؟ فرمایا میں اپنی کتاب میں حضور علیہ السلام کے اسم گرامی کے ساتھ جو درود و سلام لکھا کرتا تھا، اس کے سبب سے۔

تریسٹھواں لطیفہ

ابن بشکوال نے اسمٰعیل بن علی بن الحسن عن ابیہ روایت کیا کہ ایک محدث کو وفات کے بعد

Marfat.com

خواب میں دیکھا گیا تو پوچھا گیا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا؟ فرمایا میری مغفرت فرمادی، پوچھا گیا کس سبب سے؟ فرمایا اس لئے کہ میں ان دو انگلیوں سے بکثرت لکھا کرتا تھا، صلی اللہ علیہ وسلم

چونسٹھواں لطیفہ ۶۴

ابو عبداللہ احمد بن عطا الروذباری رحمہ اللہ سے منقول ہے، فرمایا میں نے ابوالقاسم عبداللہ بن محمد المروزی کو کہتے سنا کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو بیٹھ کر حدیث میں تقابل کیا کرتے تھے۔ پس جس جگہ ہم بیٹھ کر تقابل حدیث کیا کرتے تھے وہاں سے نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچ رہا تھا۔ پوچھا گیا یہ نور کیسا؟ تو کہا گیا کہ یہ دونوں تقابلِ حدیث کے وقت جو درود وسلام پڑھتے ہیں، یہ نور اسی کا ہے۔

اس کو الخطیب اور اس کے واسطہ سے ابن بشکوال نے ذکر کیا۔

پینسٹھواں لطیفہ ۶۵

ابو اسحاق، ابراہیم بن دارم الدارمی المعروف نہشل کا بیان ہے کہ میں جب کوئی حدیث نقل کرتا تو یوں لکھتا، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا گویا جو کچھ میں لکھا کرتا تھا حضور نے اس میں سے کچھ لیا، پھر اس کو غور سے دیکھا اور فرمایا، یہ بہت عمدہ ہے۔

اس کو الخطیب اور اس کے واسطہ سے ابن بشکوال نے بھی روایت کیا اور حافظ ابو موسیٰ المدینی نے اپنی کتاب میں محدثین کی ایک جماعت کے حوالہ سے یہ بات لکھی ہے کہ جب وہ حضرت وفات کے بعد خواب میں دیکھے گئے تو انہوں نے یہ بتایا کہ اللہ رب العزت نے انکی مغفرت فرمادی، اس سبب سے کہ وہ جب بھی کوئی حدیث لکھتے تو نبی اکرم علیہ السلام کے اسم گرامی کے ساتھ "صلے اللہ علیہ وسلم" لکھا کرتے تھے۔

Marfat.com

چھیاسٹھواں لطیفہ

الحسن بن رشیق کو مرنے کے بعد اچھی حالت میں دیکھا گیا تو پوچھا گیا کہ یہ مرتبہ آپ کو کیسے حاصل ہوا؟ کہا میں حضور اقدس علیہ السلام پر کثرت سے درود و سلام پڑھا کرتا تھا۔

اس کو ابن بشکوال وغیرہ نے روایت کیا۔

سڑسٹھواں لطیفہ

التمیمی اور ابن بشکوال نے روایت کیا کہ ابوالعباس الخیاط، ابومحمد بن رشیق رحمہما اللہ کی مجلس میں حاضر ہوئے، شیخ نے انکی تعظیم کی اور فرمایا کیا شیخ کو کسی چیز کی طلب ہے جو پیش کی جائے؟ انہوں نے (ابوالعباس نے) فرمایا پڑھتے جاؤ! پھر فرمایا، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور نے مجھے فرمایا ابن رشیق کی مجلس میں حاضری دو کہ وہ اپنی مجلس میں مجھ پر اتنی اتنی مرتبہ درود و سلام بھیجتے ہیں۔

اڑسٹھواں لطیفہ

ابوالیمن بن عساکر نے ایک ایسے شخص سے بیان کیا جس نے ان سے ابوالعباس ابن عبدالدائم کی طرف سے یہ روایت بیان کی۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ صاحب (ابوالعباس) مختلف فنون کی کتابیں کثرت سے نقل کرتے تھے، ابوالعباس کا بیان ہے کہ جب میں کتب حدیث وغیرہ میں نبی علیہ السلام کا ذکر کرتا تو درود کا لفظ لکھتا لیکن سلام کا لفظ نہ لکھتا، پس میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ مجھ سے فرمانے لگے، اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے محروم کیوں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا جب میرا ذکر آئے تو صلے اللہ علیہ وسلم لکھا کرو، یہ چار حرف ہیں، ہر حرف کی دس نیکیاں ہیں، کہتے ہیں سرکار نے میرا ہاتھ پکڑ کر ان کو شمار کیا۔ اوکما قال

انہتروالں لطیفہ

الحسن بن موسیٰ الخفری المعروف ابن عجینہ کا بیان ہے کہ میں جب حدیث لکھتا تو نبی علیہ السلام

Marfat.com

پر درود وسلام چھوڑ دیتا، میرا مقصد اس سے یہ تھا کہ جلدی جلدی تحریر مکمل ہو جائے
میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا، جب میرا نام لکھتے ہو تو درود
وسلام کیوں نہیں لکھتے؟ جس طرح مجھ پر ابو عمرو الطبری درود وسلام پڑھتا اور لکھتا
ہے، کہتے ہیں، اس پر میں بیدار ہو گیا، مجھ پر خوف طاری تھا پس میں نے اللہ تعالیٰ
کو اپنے اوپر گواہ کیا آئندہ جب بھی حدیث میں سرکار کا اسم گرامی آئے گا میں پورا درود
وسلام لکھا کروں گا۔ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔
اس کو ابن بشکوال نے روایت کیا۔

ستر وان لطیفہ

ابو علی الحسن بن العطار سے مروی ہے، کہا میرے لئے
ابو طاہر المخلص نے اپنے ہاتھ سے چند اجزاء تحریر
کئے، میں نے ان میں یہ بات بھی لکھی دیکھی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
آئے تو لوگوں کہے: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا
ابو علی کہتے ہیں، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ یہ کیوں لکھتے ہیں؟ تو انہوں
نے کہا، میں شرح میں جب حدیث لکھتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو میں
درود وسلام نہ لکھتا، میں نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو میں
آپ کی طرف متوجہ ہوا اور سلام عرض کیا، سرکار نے میری طرف سے رخ انور پھیر دیا، پھر
میں دوسری طرف سے گھوم کر سامنے آیا، پھر آپ نے دوبارہ میری طرف سے رخ
اقدس پھیر لیا، میں تیسری مرتبہ سامنے آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ! حضور! آپ میری
طرف سے رخ اطہر کیوں پھیر لیتے ہیں؟ (آہ! وہ آنکھ پھیر دیں تو قیامت ہے زندگی)
فرمایا اس لئے کہ جب تم اپنی کتاب میں میرا ذکر کرتے ہو تو مجھ پر درود وسلام نہیں بھیجتے
فرمایا، وہ وقت اور یہ وقت، اب جب بھی نبی علیہ السلام کا نام نامی لکھتا ہوں ساتھ ہی
لکھتا ہوں صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

Marfat.com

اس کو ابنِ بشکوال نے روایت کیا۔

اکہترواں لطیفہ

حمزہ الکتانی کا بیان ہے کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا اور جب نبی اکرم علیہ السلام کا ذکر آتا تو صرف صلی اللہ علیہ لکھ دیتا اور وسلم کا لفظ نہ لکھتا، پس میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، فرماتے ہیں، کیا بات ہے مجھ پر پورا درود وسلام نہیں بھیجتے؟ پس اس کے بعد میں نے جب بھی صلی اللہ علیہ لکھا ساتھ ہی وسلم بھی لکھنا شروع کر دیا۔

اس کو ابن الصلاح وغیرہ نے روایت کیا اور کتاب شفاء لاسقام میں ایسی ہی حکایت حافظ ابوالقاسم مصری رحمہ اللہ کے حوالہ سے نقل کیگئی ہے۔

بہترواں لطیفہ

شفاء لاسقام میں ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمن النہدی رحمہ اللہ کے حوالہ سے یہ حکایت نقل کی گئی ہے، کہ انہوں نے فرمایا، میں نے اپنے والد ماجد سے سنا، فرماتے تھے، ایک عالم نے الموطا کا نسخہ لکھا اس نے یہ جدت کی کہ درود وسلام کو حذف کر کے اس کی جگہ صرف حرف ص لکھنا شروع کر دیا، پھر وہ اس نسخہ کو لے کر ایک رئیس کی خدمت میں پہنچا جسے ایسی چیزوں کی کافی رغبت تھی، اس رئیس نے اسکی کافی خاطر ومدارت کی اور بہت کچھ اظہار مسرت کیا اور اس عالم کو صلہ جزیل دینے کا فیصلہ کر لیا، پھر کسی طرح رئیس اس کی اس حرکت پر متنبہ ہوا، پس اس عالم کو اپنے پاس سے نکال دیا، ہر قسم کے انعام واکرام سے محروم کر دیا اور اسے دور دراز مقام پر جلاوطن کر دیا، وہ شخص اسی طرح در در کی ٹھوکریں کھاتا مر گیا، پس ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس ذلت اور وسوسۂ شیطان سے۔

تہترواں لطیفہ

شفاء الاسقام میں ہی یحییٰ بن مالک یا ابوزکریا العابدی رحمہ اللہ کے حوالہ سے یہ حکایت نقل کی گئی ہے

Marfat.com

وہ کہتے ہیں، بصرہ میں ہمارا ایک دوست تھا، وہ ہم سے بیان کیا کرتا تھا کہ ایک بصری حدیث لکھا کرتا تھا اور جہاں نبی علیہ السلام کا اسم گرامی آتا، دانستہ درود و سلام چھوڑ دیتا اور یہ بخل وہ کاغذ کی بچت کی خاطر کرتا تھا، کہتے ہیں، میں اس کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں، اب اس کے دائیں ہاتھ میں اتنی شدید تکلیف ہے کہ گویا کٹ کٹ کر گر رہا ہے۔

چوہترواں لطیفہ

شقائق الاسقام ہی میں ایک کاتب کی زبانی یہ حکایت نقل کی گئی ہے کہ وہ جب بھی صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہتا تو اس کی جگہ لفظ صلعم لکھ دیتا، تو وہ اس وقت تک نہ مرا جب تک اس کا ہاتھ کاٹ نہ دیا گیا، اس کاتب نے یہ بات بھی بتائی کہ ایک کاتب لفظ صلعم لکھا کرتا تھا تو مرنے سے پہلے اس کی زبان کاٹی گئی، اس کا بیان ہے کہ ایک کاتب جب درود و سلام لکھنا چاہتا تو یوں لکھتا 'علیہم' (علیہ الصلوٰۃ والسلام)، سو وہ اس وقت تک نہیں مرا جب تک اس کا آدھا جسم بیکار نہیں ہو گیا، ایک اور کاتب کا طرز عمل بھی ایسا ہی تھا سو وہ ایک آنکھ سے اندھا ہو کر مرا، یہ شخص بازاروں میں بھیک مانگا کرتا تھا الخ۔

پچھترواں لطیفہ

علامہ قسطلانی نے اپنی کتاب "مسالک الحنفاء" میں امام طبرانی کے متعلق ایک روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم علیہ السلام کو خواب میں اسی نورانی شکل و صورت میں دیکھا جو صحیح احادیث کے ذریعے ہم تک پہنچی، انہوں نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے چند کلمات القاء فرمائے ہیں میں انہیں حضور کے سامنے پیش کرتا ہوں، فرمایا کون سے کلمات؟ عرض کیا:۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ حَمِدَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يَحْمَدْكَ وَلَكَ الْحَمْدُ

Marfat.com

كَمَا تُحِبُّ اَنْ تُحْمَدَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ۔

ترجمہ:۔ "الٰہی! تیرے ہی لئے ہے تعریف تمام تعریف کرنے والوں کی تعداد کے برابر اور تیرے ہی لئے ہے تعریف انکی تعداد کے برابر جنہوں نے تیری تعریف نہیں کی اور تیرے لئے ایسی تعریف جو تجھے پسند ہو۔ الٰہی! محمد پر درود بھیج ان لوگوں کی تعداد کے برابر جنہوں نے حضور پر درود بھیجا اور محمد پر درود بھیج ان کی تعداد کے برابر جنہوں نے آپ پر درود نہیں بھیجا اور محمد پر ایسا درود بھیج جیسے تو ان پر بھیجنا چاہے۔"

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور آپ کے سامنے کے دندانِ مبارک کے درمیان جو باریک سا فاصلہ تھا اس میں سے نور نظر آنے لگا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چھہترواں لطیفہ

امام عبدالوہاب شعرانی نے "لطیفات" میں فرمایا کہ ابو المواہب الشاذلی کہا کرتے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے نہ چھوڑنا! فرمایا، ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے یہاں تک کہ تم حوضِ کوثر پر آؤ اور اس کا پانی پیو! کیونکہ تم سورۃ الکوثر پڑھتے اور مجھ پر درود و سلام بھیجتے ہو، اب جو درود و سلام کا اجر و ثواب ہے وہ تو میں نے تمہیں عطا کر دیا، رہا سورۂ کوثر کا ثواب، سو اسکو میں تمہارے لئے باقی رکھوں گا، پھر فرمایا جب اپنے اعمال پر نظر کرو یا تمہارے کلام میں کوئی خلل واقع ہو تو یہ کلمات کہنا نہ چھوڑنا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ

Marfat.com

الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

ترجمہ:۔ "میں اس بزرگ و برتر سے معافی چاہتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسکی طرف توبہ کرتا اور اسی سے توبہ و مغفرت کا سوال کرتا ہوں بیشک وہی ہے توبہ قبول فرمانے والا مہربان"

یہ واقعہ لفظ بہ لفظ امام شاذلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ستتروان لطیفہ

اور امام شاذلی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے میرا منہ چوما اور فرمایا، میں اس منہ کو چومتا ہوں جو مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے اور ایک ہزار مرتبہ رات کو، پھر ارشاد فرمایا، اگر رات کے وقت سورۃ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ تمہارا ورد ہو جائے تو کیا ہی اچھا ہو، پھر مجھ سے فرمایا اور تمہاری دعا یہ ہو جائے: اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ كُرُبَاتِنَا، اَللّٰهُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ سَيِّئَاتِنَا (الٰہی! ہماری مصیبتیں دور فرما، الٰہی ہماری لغزشیں معاف فرما، الٰہی ہماری غلطیاں بخش دے) اور تم مجھ پر درود بھیجو اور یوں کہو وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سب رسولوں پر سلام اور حمد و ثنا اللہ رب العالمین کے لئے)۔

اٹھتروان لطیفہ

اور (ابو المواہب الشاذلی) رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو سرکار نے مجھ سے فرمایا، تم ایک لاکھ کی شفاعت کرو گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شرف مجھے کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا اس ثواب کا بدلہ جو تم درود و سلام پڑھ کر مجھے ایصال کرتے ہو۔

Marfat.com

اُناسی واں لطیفہ

اور ابو مواہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے اپنے اوراد و وظائف سے جلد فارغ ہونے کی غرض سے نبی علیہ السلام پر جلد جلد درود و سلام پڑھا جسکی تعداد ایک ہزار تھی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے؟ پھر حضور نے فرمایا یوں کہا کرو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بڑے اطمینان اور ترتیب سے، ہاں جب وقت کی تنگی ہو تو جلدی پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں، پھر فرمایا، جو کچھ میں نے تم سے کہا یہ افضل ہونے کے لحاظ سے ہے ورنہ جیسے درود و سلام بھیجو وہ درود و سلام ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ درودِ تام سے ابتدا کرو اور اسی پر اختتام ہو چاہے صرف ایک مرتبہ پڑھ لیا جائے۔ اور فرمایا درودِ تام یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

یہ لجینہ آپ کے الفاظ میں منقول ہے۔

اسّی واں لطیفہ

اور (ابو المواہب الشاذلی) رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے مجھے فرمایا:

Marfat.com

تمہارے شیخ ابوسعید الصفروی مجھ پر مکمل اور بکثرت درود وسلام بھیجتے ہیں ان سے کہو کہ جب درود شریف ختم کریں تو اللہ عزوجل کی حمد کیا کریں۔

اکیاسی ۸۱ واں لطیفہ

آپ (ابوالمواہب رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے آپ پر اتنی اتنی مقدار میں صلوٰۃ وسلام پڑھا ہے آپ کی نذر کیا اور فلاں فلاں اعمالِ حسنہ کا ثواب بھی آپ کی نذر کیا اگر اس سے میرا مقصد بھی حاصل ہو جائے تو کیا اچھا ہو اور میرا مقصد اس شخص کی طرح ہے جس نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ کیا میں اپنے تمام اوقات میں پڑھے ہوئے صلوٰۃ وسلام کا ثواب آپ کے لئے مختص کر دوں؟ آپ نے فرمایا تھا اگر ایسا کر دو تو میں درود وسلام تمہارے رنج والم کو دور کرنے اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کے لئے کافی ہو گا تو حضور نے مجھ سے فرمایا ہاں! میری مراد یہی ہے ہاں! مگر اپنے لئے بھی اتنے اتنے اعمالِ حسنہ کا ثواب رکھ لو کیونکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں (نہیں ہے)؟

بیاسی ۸۲ واں لطیفہ

سیدی ابوالمواہب مذکور نے اپنی کتاب میں جو مشاہدات نبوی پر مشتمل ہے فرمایا اور میں نے یہ واقعہ وہیں سے نقل کیا۔

بروز پیر ۲۲ شعبان المکرم ۸۵۵ھ کو چھ گھڑی مسجد میں صبح کی نماز پڑھ کر میں سو گیا، یہ مسجد مقام بولاق اور شنباک کے درمیان واقع ہے، اس مسجد میں شمس الدین بھی رہا کرتے تھے، میں نے حضور علیہ السلام کو اپنے سرہانے بیٹھا دیکھا، میں نے عرض کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حضور نے فرمایا، میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تم میرے غلام، میں نے عرض کیا جی ہاں! حضور! میں اس پر راضی ہوں

Marfat.com

حضورؐ نے فرمایا، اگر تم اس پر راضی ہو تو مجھ پر درود بھیجتے وقت کامل درود کیوں نہیں بھیجتے؟ مَیں نے عرض کیا، حضور! اسکی طوالت کی وجہ سے، فرمایا جب درود وسلام پڑھو تو اوّل وآخر خواہ ایک بار ہو بھیجا کرو، مَیں نے عرض کیا حضور! کامل درود کس طرح پڑھا کروں؟ فرمایا یوں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَآ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَآ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَآ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

۸۳ ترا سی واں لطیفہ

مَیں نے سیّدی محمد الحنفی کے مناقب میں لکھا دیکھا ہے، نیز امام شعرانی نے الطبقات میں بھی یہ واقعہ لکھا ہے کہ شریف نعمانی رضی اللہ عنہ سیّدی محمد رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک تھے، وہ کہتے ہیں مَیں نے خواب میں اپنے جدِّ امجد رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بہت بڑے خیمہ میں تشریف فرما دیکھا، اولیائے کرام ایک ایک کر کے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے اور سلام عرض کرتے ہیں، ایک کہنے والا کہتا ہے، یہ فلاں ہے یہ فلاں ہے پس وہ سرکار کے پاس بیٹھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک جمِّ غفیر اور انبوہِ کثیر آیا، ایک کہنے والے نے کہا، یہ محمد الحنفی ہیں جب وہ نبی علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضور نے ان کو اپنے پاس بٹھایا، پھر حضور علیہ السلام، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، مَیں اس شخص سے

Marfat.com

محبت کرتا ہوں مگر اس کی بکھری یا اکڑی ہوئی پگڑی (کھڑے شملہ والی) مجھے پسند نہیں (کہ تکبّر کی نشانی ہے) اور حضور نے بیات سیدی محمدؐ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمائی اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضورؐ! اجازت ہو تو میں ان کے سر پر عمامہ پہناؤں؟ فرمایا اجازت ہے!

پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی پگڑی پکڑی اور سیدی محمدؐ کے سر پر رکھدی اور سیدی محمدؐ کے عمامہ کا ایک شملہ بائیں طرف لٹکا دیا اور پھر اپنا عمامہ ہٹا کر وہی عمامہ سیدی محمدؐ کو پہنا دیا۔

یہاں پہنچ کر شریف نعمانی خواب سے بیدار ہو گئے۔ اور انہوں نے یہ تمام خواب سیدی محمدؐ کو سنا دیا آپ سن کر رو دیئے اور باقی لوگ بھی رو پڑے اور آپ نے شریف محمدؐ سے فرمایا، جب آپ اپنے جدِّ امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے شرف یاب ہوں تو آنحضور علیہ السلام سے میرے کسی عمل کی نشانی دریافت کرنا جو سرکار کی نگاہ میں اتنا عزیز ہے، پس شریف محمدؐ نے کچھ دن بعد حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور آپ سے اس نیک عمل کی نشانی دریافت کی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نشانی تو وہی درود و سلام ہے جو محمد الحنفی روزانہ غروبِ آفتاب کے بعد تنہائی میں مجھ پر بھیجتا ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ۔

ترجمہ:۔ الٰہی! محمدؐ پر جو نبیِ امی ہیں اور انکی آل و اصحاب پر درود بھیج اپنی معلومات کی تعداد کے برابر اور اپنی معلومات کے وزن کے برابر اور اپنی معلومات بھر۔

پس سیدی محمدؐ نے کہا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، اپنی پگڑی لی

Marfat.com

اور اس کا شملہ لٹکا دیا اور تمام حاضرین مجلس نے اپنی اپنی پگڑیاں لیں اور ان کے شملے ڈھیلے کر دیئے، اب حال یہ تھا کہ سیدی محمد جب بھی سوار ہوتے تو شملہ ڈھیلا رکھتے اور آپ نے اپنی دو سبز چادر اوڑھنا چھوڑ دی جسے آپ سوار ہونے وقت پہنا کرتے تھے اور آخری وقت تک اسی پر کاربند رہے۔

چوراسی ۸۴ واں لطیفہ

حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے فرمایا، جب ابتدائے جوانی میں نبی اکرم علیہ السلام پر درود پڑھتا تو ان الفاظ سے پڑھتا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تو مجھے خواب میں یہ کہا گیا۔ کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر فصیح ہو؟ یا کلمات کے معانی آپ سے زیادہ جانتے ہو یا خطاب فیصل اور جامع کلمات میں آپ سے بڑھ کر ہو؟ اگر جدا جدا ادائیگی میں کوئی زائد معنی نہ ہوتا تو حضور ان الفاظ کو کبھی جدا نہ فرماتے، پس میں نے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی اور مقام وجوب و استحباب میں موقع و محل کے مناسب اس تفصیل کی طرف رجوع کیا جو نص میں وارد ہے اگر گنجائش ہوتی تو تعظیم و تکریم میں جتنا چاہا اضافہ کر لیا، اللہ تعالیٰ میری دلی نیت کے مطابق مجھے اس کا صلہ عطا فرمائے گا، یہ اسی کا احسان ہے۔

پچاسی ۸۵ واں لطیفہ

ابن ملقن نے الحدائق میں کہا، میں نے یہ بات دمیاطی سے نقل کی ہے، حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا، میں اپنے بھائی عثمان کے پاس سلام کرنے آیا، آپ نے فرمایا بھائی جان! وعلیکم السلام، میں نے آج رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، سرکار نے مجھے ایک ڈول عطا فرمایا جس میں پانی تھا، میں نے سیر ہو کر پیا جس کی ٹھنڈک ابھی تک محسوس کر رہا ہوں، میں نے کہا آپ نے یہ مقام کیسے حاصل کیا؟ فرمایا نبی علیہ السلام پر کثرت سے

Marfat.com

درود وسلام پڑھ کر۔

چھیاسیؤاں لطیفہ

علی بن عیسیٰ وزیر سے مروی ہے کہ میں نبی کریم علیہ السلام پر کثرت سے درود وسلام پڑھا کرتا تھا جب مجھے وزارت سے معزول کر دیا گیا تو میں نے خواب میں دیکھا گویا گدھے پر سوار ہوں اور اسی حال میں میری نظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی، پس میں آپ کی خاطر اتر کر پیدل چلنے لگا، آپ نے فرمایا اپنی جگہ واپس لوٹ جاؤ، صبح اٹھا تو وزارت کی ذمہ داری پھر میرے سپرد ہو گئی، یہ سب حضور علیہ السلام پر درود بھیجنے کا صدقہ ہے۔

"اس حکایت کو ابن الملقن نے الحدائق میں ذکر کیا"

ستاسیؤاں لطیفہ

ابو عبداللہ بن نعمان نے اپنی کتاب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام فی الیقظۃ والمنام میں کہا ابو حفص الحداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ آیا، میں پندرہ دن سے بھوکا تھا، پس میں نے اپنا پیٹ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے لگایا اور کثرت سے درود وسلام پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنے مہمان کو سیر کیجئے کہ بھوک سے نڈھال ہے، پھر مجھے نیند کا غلبہ ہوا خواب میں سرکار کی زیارت سے مشرف ہوا، حضور نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی جسے میں کھا رہا ہوں، اتنے میں میری آنکھ کھل گئی، اب میں بالکل سیر تھا اور آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

اٹھاسیؤاں لطیفہ

ابن الملقن نے اپنی کتاب الحدائق وغیرہ میں یہ حکایت نقل کی ہے کہ ایک نوجوان طواف کعبہ میں مشغول تھا اور زبان پر درود وسلام کا ہی ورد جاری تھا اس سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کے پاس اسکی کوئی خاص وجہ ہے؟ وہ بولا ہاں! میں اور میرا باپ گھر سے حج کے ارادے سے نکلے، ایک منزل پر میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر مر گیا اس کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں

Marfat.com

نیلی ہوگئیں اور ہیٹ پھول گیا میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور رونے لگا سوچا میرا باپ اس غریب الوطنی میں کیسی موت مرا، جب رات ہوئی تو مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا، میں نے خواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سفید نورانی لباس میں، جسمِ مقدس سے عطر کی خوشبو آرہی تھی، سرکار میرے باپ کے قریب ہوئے دستِ اقدس ان کے چہرے پر پھیرا تو وہی چہرہ دودھ سے زیادہ سفید و شفاف ہوگیا پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک ان کے پیٹ پر پھیرا تو وہ اپنے اصل حال پر آگیا پھر جب آپ نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو فرمایا، تمہارے والد بہت نافرمان اور مجرم تھے ہاں! مجھ پر درود و سلام کثرت سے پڑھتے تھے، پھر جب وہ اپنے گئے پڑ جہاں پہنچنا تھا پہنچے تو مجھ سے فریادی ہوئے تو میں نے انکی مدد کی اور دنیا میں جو بھی مجھ پر کثرت سے درود و سلام بھیجے گا، میں اس کا فریادرس ہوں گا۔

نواسی ۸۹ واں لطیفہ

ابن المنقن ہی نے الحدائق میں ابو محمد الجزری کی یہ حکایت نقل کی ہے کہ نمازِ عصر کے بعد ہمارے خیمہ میں ایک نوجوان فقیر آدھمکا، زرد رنگ، بکھرے بال، سر اور پاؤں سے ننگا اس نے وضو کیا اور دو رکعت نفل ادا کئے پھر ایک لکڑی پر سر رکھ کر مغرب کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا، یوں بیٹھا بیٹھا نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیج رہا تھا کہ خلیفہ کا قاصد ہم سب کو کھانے کی ایک دعوت میں لے جانے کے لئے آگیا، میں اٹھ کر اس نوجوان کی طرف گیا اور اس سے پوچھا کہ خلیفہ کے گھر دعوت پر جاؤ گے؟ اس نے سر اٹھایا اور بولا، میرا دل خلیفہ کے گھر کا شوقین نہیں، ہاں! البتہ مجھے گرم گرم پراٹھا کھانے کی خواہش ہے۔

میں نے اس کی بات ٹال دی کیونکہ یہ بات باقی جماعت کے موافق نہ تھی اور دل میں کہا، یہ شخص نیا نیا طریقت میں آیا ہے اور ابھی تک اس کے آداب سے واقف نہیں، میں نے اسے چھوڑا اور خود خلیفہ کے گھر چلا گیا، ہم نے وہاں کھانا بھی کھایا اور

Marfat.com

سماع بھی کیا اور ہم لوگ رات گئے وہاں سے چلے، جب میں خیمہ میں داخل ہوا تو اسے اسی حالت میں دیکھا، میں اپنے گدے پر بیٹھ گیا، میری آنکھیں نیند سے بوجھل تھیں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جماعت ہے اور کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام ہیں، میں نے حضور کے قریب ہو کر سلام عرض کیا مگر آپ نے مجھ سے رخ پھیر لیا، میں نے دوبارہ ایسے ہی کیا مگر آہ! جواب وہی تھا، میں اس سے خوف زدہ ہو گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا کیا گناہ ہے کہ آپ ناراض ہیں؟

فرمایا میری اُمت کے ایک فقیر نے تمہارے سامنے اپنی خواہش ظاہر کی مگر تم نے اس سے توہین آمیز سلوک کیا، میں گھبرا کر بیدار ہو گیا اور اٹھ کر فقیر کی تلاش میں چل پڑا مگر وہ نظر نہ آیا، میں نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی، میں بھی پیچھے پیچھے چل پڑا، باہر نکل کر جو دیکھا تو وہی فقیر جا رہا تھا، میں نے اسے آواز دی، او جوان! ہم تیری مرضی کی چیز لیکر حاضر ہیں، اس نے میری طرف دیکھا اور بولا، جب تمہارے سامنے کوئی فقیر اپنی خواہش کا اظہار کرے تو اس وقت تک اس کی خواہش ہرگز پوری نہ کرنا جب تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام اس کی سفارش نہ کریں، ایسی حاجت براری کی کوئی ضرورت نہیں، پھر وہ فقیر مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔

لطیفہ نمبر ۹۰

عبدالواحد بن زید سے مروی ہے کہا ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو بادشاہ کی خدمت کرتا تھا اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل اور فتنہ و فساد پھیلانے میں مشہور تھا، ایک رات میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کا ہاتھ رسول اللہ کے ہاتھ میں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ برا شخص تو ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ سے منہ موڑے ہوئے ہیں پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک اس کے ہاتھ میں کیوں دیدیا؟ حضور نے فرمایا، مجھے اس کا علم ہے اور سنو! کہ

Marfat.com

میں اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں اس کی سفارش کرنے جارہا ہوں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ اس مقام پر کس وسیلہ سے پہنچا ہے؟ فرمایا مجھ پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے کی وجہ سے بے شک یہ شخص ہر رات سونے وقت مجھ پر ہزار مرتبہ درود وسلام بھیجا کرتا تھا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائے گا، عبدالواحد کا بیان ہے کہ جب صبح کے وقت میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ وہی نوجوان روتا ہوا مسجد میں داخل ہو رہا ہے اس وقت میں اپنے دوستوں کے سامنے، جو کچھ اس کے متعلق میں نے دیکھا تھا بیان کر رہا تھا، جب وہ مسجد میں آیا تو اس نے سلام کیا اور میرے سامنے بیٹھ گیا اور بولا اے عبدالواحد! اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ تمہارے ہاتھ پر تائب ہو جاؤں اور اس مقصد کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور سرکار نے مجھ سے اس مذاکرے کا ذکر فرمایا ہے جو تمہارے اور حضور کے درمیان گزری رات میرے متعلق ہوا، جب اس نے توبہ کر لی تو میں نے اس سے خواب کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، میں اپنے رب کے ہاں ضرور تمہاری شفاعت کروں گا اس درود وسلام کے سبب جو تم مجھ پر بھیجتے ہو، جب میں حضور کے ہمراہ چلا تو آپ نے میری شفاعت فرمائی اور یہ بھی فرمایا، صبح سویرے عبدالواحد کے پاس جانا اور اس کے ہاتھ پر توبہ کرنا اور اس پر مضبوطی سے قائم رہنا۔

اکیانوے ۹۱ واں لطیفہ

سید محمود کردی قادری شیخانی جو آج کل مدینہ منورہ میں آئے ہوئے ہیں، اللہ تعالےٰ مدینہ کے آقا پر بہترین درود وسلام نازل فرمائے نے اپنی کتاب "الباقیات الصالحات" میں فرمایا، مجھ پر اللہ تعالیٰ کا ایک یہ بھی احسان ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، پس سرکار نے مجھے اپنی گود میں اٹھا لیا، میرا سینہ حضور کے سینۂ اقدس کے ساتھ لگا ہوا تھا اور

Marfat.com

میرا منہ حضور کے منہ مبارک سے اور پیشانی آنجناب کی پیشانیٔ اقدس سے مس کر رہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا مجھ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا کرو اور آپ نے مجھے اپنی رضا کی خوشخبری سنائی جس میں اللہ تعالےٰ کی رضامندی جمع ہوتی ہے اس عزت افزائی پر خوشی سے میرے آنسو نکل آئے، میں نے دیکھا کہ نبی کریم علیہ السلام کی چشمانِ مبارک سے بھی آنسو ٹپک رہے ہیں یہ سب کچھ اس محبت و شفقت کی بنا پر تھا جو میرے حال پر سرکار کے دل میں تھی۔

پس میں بیدار ہو گیا تو میرے رخسار آنسوؤں سے تر تھے، میں مواجہہ شریف کی طرف گیا تو میں نے حجرۂ مبارک کے اندر سے سرکار کی آواز میں ایسی ایسی بشارتیں سنیں جن کا ذکر میں عوام کے سامنے نہیں کر سکتا، پھر میں جلدی جلدی واپس لوٹا۔

اس کے بعد ایک صفحہ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ میں نے بحالتِ بیداری مواجہہ شریف کے سامنے اپنے پاؤں پر کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اپنے سلام کا جواب سنا اور مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی کہ حضور علیہ السلام اپنی قبر میں زندہ ہیں اور اہلِ اسلام کے سلام کا جواب دیتے ہیں الخ۔

اور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالےٰ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔

بانوے وال لطیفہ ۹۲

سیدی عبدالجلیل مغربی نے اپنی کتاب تنبیہ الانام فی علو مقام نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جن دنوں میں نبی علیہ السلام پر درود و سلام سے متعلق تصنیف و تالیف میں مصروف تھا، ایک دن خواب میں دیکھتا کیا ہوں کہ گویا خچر پر سوار ہوں اور چاہتا ہوں کہ ان لوگوں تک پہنچ جاؤں جو کسی مقصد کے حصول کے لئے مجھ سے آگے بڑھ گئے ہیں لیکن خچر کی ہمت جواب دے گئی

Marfat.com

میں نے اسے چابک ماری تو وہ تیز چلنے لگی، یہ دیکھ کر ایک شخص نے بڑھ کر اس کی لگام تھام لی اور اسے مذکورہ لوگوں تک پہنچنے سے روک لیا، مجھے اس پر بڑا صدمہ ہوا۔ اچانک دیکھتا کیا ہوں کہ ایک بزرگ صورت و سیرت کا حسین پیکر حسن و جمال کی تصویر نے اس شخص کو ڈانٹ پلائی اور مجھ کو اس کے ہاتھوں سے چھڑایا اور اس سے کہا اسے چھوڑ دے بے شک اللہ تعالےٰ نے اسے بخش دیا ہے اور اس کے اہل و عیال کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمالی ہے اور اس کی پریشانی دور فرمادی ہے۔

پس میں خوشی خوشی بیدار ہوا اور میرے دل میں بات آئی کہ جس شخص نے مجھے مذکورہ بالا آدمی سے چھڑایا اور مذکورہ بالا کلام کیا وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ سب نبی پاک علیہ السلام کی خدمت کا صدقہ ہے، علیہ افضل الصلوٰۃ وازکی السلام۔

ترانوے ۹۳ واں لطیفہ

کتاب تنبیہ الانام کے مصنف مذکورہ بالا خواب ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

پھر کچھ مدت کے بعد میں نے نبی پاک علیہ السلام کو خواب میں اپنے گھر کے ایک کمرے میں دیکھا کہ ہمارا گھر آپ کے نورانی چہرے کی چمک سے جگمگا رہا ہے پس میں نے تین مرتبہ (دست بستہ) عرض کیا، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حضور! میں آپ کے پڑوس میں آپ کی شفاعت کی آس لگائے بیٹھا ہوں، سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسکراتے ہوئے مجھے بوسہ دیا اور فرمایا ہاں بخدا! ہاں بخدا! ہاں بخدا!، اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارا ایک پڑوسی جو مر چکا ہے، مجھ سے کہہ رہا ہے، تم سرکار کے مدح خواں اور مداح نگار ہو، میں نے اس سے کہا، تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس پر وہ بولا خدا کی قسم! تیرے اس وصف کا آسمان پر ذکر ہوا ہے اور نبی علیہ السلام خوش خوش مسکرائے ہے تھے، اس پر میں خوشی خوشی بیدار ہو گیا۔

Marfat.com

مذکورہ بالا خواب ذکر کرنے کے بعد صاحب کتاب

لطیفہ نمبر ۹۴

تنبیہ الانام فرماتے ہیں:۔

پھر میں نے اپنے والد مرحوم کو خواب میں دیکھا کہ وہ میری وجہ سے بہت خوش نظر آتے ہیں، میں نے ان سے کہا آپ حلفیہ بیان فرمائیں کیا میں نے آپ کو کسی قسم کا نفع پہنچایا؟ انہوں نے فرمایا ہاں! بیشک تم نے مجھے نفع پہنچایا ہے، میں نے کہا کیسے؟ فرمایا، نبی علیہ السلام پر درود وسلام کے موضوع پر کتاب لکھ کر، میں نے کہا، آپ کو اس کا کیسے پتہ چل گیا؟ فرمایا اسی کے سبب تو ملاء اعلیٰ میں تمہارا چرچا ہے۔

لطیفہ نمبر ۹۵

ابو عبداللہ بن نعمان نے اپنی کتاب مصباح الظلام میں خلاد بن کثیر بن مسلم کے متعلق یہ روایت نقل کی ہے کہ جب ان پر نزع کا وقت آیا تو لوگوں نے ان کے سرہانے ایک رقعہ دیکھا جس میں لکھا تھا کہ یہ خلاد بن کثیر کا جہنم سے چھٹکارے کا پروانہ ہے پس لوگوں نے ان کے اعمال کے متعلق دریافت کیا تو ان کے گھر والوں نے بتایا کہ وہ ہر جمعہ کو نبی علیہ السلام پر ایک ہزار مرتبہ درود وسلام پڑھا کرتے تھے۔ ان الفاظ سے، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٍ۔

لطیفہ نمبر ۹۶

سید محمود لردی نے اپنی کتاب "الباقیات الصالحات" میں خلاد بن کثیر کی درج بالا حکایت کچھ لفظی تغیر کے ساتھ نقل کرنے کے بعد اپنی والدہ کی زبانی یہ حکایت نقل کی کہ ان (سید محمود کی ماں) کے والد محمد نے انہیں ان الفاظ میں وصیت فرمائی:۔

"جب میں مر جاؤں اور مجھے غسل دے چکیں تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرایا جائے جس میں لکھا ہو، یہ محمد عالم کے لئے اس کے علم کے طفیل جہنم سے خلاصی کا پروانہ ہے اور اس نے یہ وصیت کی تھی کہ یہ رقعہ اس کے کفن میں رکھ دیا جائے"۔

Marfat.com

پیل میں نے وہ رقعہ اس کے سینہ پر رکھ دیا، لوگوں نے وہ رقعہ پڑھا، رقعہ میں لکھی ہوئی عبارت اندر اور باہر سے برابر پڑھی جاتی تھی، کہتے ہیں میں نے اپنی والدہ سے نانا جی کے عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ ذکر خدا اور بکثرت درود و سلام بر محمد مصطفےٰ پر کاربند رہے۔

ستانوے واں لطیفہ ۹۷

الخطیب اور ابن بشکوال نے ابوالقاسم عبداللہ المرزبی سے روایت نقل کی کہ میں اور میرے والد رات کے وقت ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے تھے پس جس جگہ ہم باہم گفتگو کرتے تھے وہاں نور کا ایک ستون نظر آیا جس کی چمک آسمان تک پہنچتی تھی، پوچھا گیا یہ روشنی کیسی ہے؟ تو کہا گیا کہ یہ وہ درود و سلام ہے جو باپ بیٹا اپنی گفتگو کے درمیان نبی علیہ السلام پر بھیجتے تھے۔

اٹھانوے واں لطیفہ ۹۸

شیخ ابوالحسن الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک جنگل میں تھے کہ اچانک ان کے سامنے ایک درندہ آگیا، ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے پس انہوں نے خوفزدہ ہو کر نبی کریم علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنا شروع کر دیا، اس حدیث صحیح کے پیش نظر کہ جو شخص حضور علیہ السلام پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اس پر دس مرتبہ صلاۃ بھیجتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی صلاۃ رحمت ہے اور جس پر اللہ تعالےٰ رحم فرما دے اس کو وہی کافی ہے پس اسی کے صدقے انکی جان بچی۔

ننانوے واں لطیفہ ۹۹

ابن الملقن نے الحدائق میں یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص رسول پاک علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک شخص کے خلاف یہ دعویٰ دائر کیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کیا ہے اس پر اس نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے اب نبی علیہ السلام نے اس ملزم

Marfat.com

کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا، پس مدعٰی علیہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اونٹ کو بلا کر پوچھیں کہ اسے کس نے چرایا ہے؟ مجھے اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ اونٹ میری برأت کی بات کریگا۔

پس نبی علیہ السلام نے اونٹ کو منگوایا اور فرمایا اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اونٹ نے فصیح زبان سے عرض کیا، آپ اللہ کے برحق رسول ہیں، برحق حضور! ملزم کے ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی اور گواہ سب منافق ہیں ان گواہوں نے اس شخص کے ہاتھ کٹوانے کے لئے دشمنی کی بنا پر باہم اتفاق کرلیا ہے اور یارسول اللہ! یہ دراصل آپ سے عداوت ہے۔

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالےٰ نے کس عمل کی بنا پر تجھے ہاتھ کٹنے سے بچایا؟ عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس کوئی بڑی نیکی نہیں بجز اس کے کہ اٹھتے بیٹھتے آپ پر درود شریف بھیجتا رہتا ہوں، فرمایا اس پر ہمیشہ کاربند رہنا اللہ تعالیٰ نے اس کے طفیل جس طرح دنیا میں تمہیں ہاتھ کٹنے سے بچایا اسی طرح دوزخ کی آگ سے بچائیگا۔

سَو۱۰۰واں لطیفہ

کنوزالاسرار میں شیخ سیّدی مسعود دراوی رحمہ اللہ کے متعلق یہ حکایت نقل کی گئی ہے جو بلادِ فاس کے صلحاء میں سے ایک تھے اور رسولِ پاک علیہ السلام کے محبّ تھے کہ وہ عام لوگوں کے مجمع میں تشریف لے جاتے پس لوگ انکی خدمت کو نکل آتے، کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ شیخ کوئی خاص عمل کرتے ہیں جس کی بنا پر کوئی انکی خدمت میں جت جاتا ہے۔ یہی حقیقت دریافت کرنے کے لئے لوگ ان کے گھر آئے، شیخ نے فرمایا، بیٹھ جاؤ! ہم سب نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجتے ہیں، نمازِ عصر تک درود وسلام کی یہ مجلس برپا رہی، پھر شیخ نے حاضرین سے فرمایا جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ پڑھ لو!

Marfat.com

اللہ تمہارے عمل خیر میں برکت دے، جیسے تعمیر کرنے والا، عملہ سے کہتا ہے، پھر شیخ لوگوں کو معاوضہ دیکر رخصت کر دیتے پس اس سچائی اور محبتِ رسول کے صدقے شیخ عالم بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے تھے۔

۱۰۱ ایک سو ایک واں لطیفہ

حافظ سخاوی نے ابنِ ہبیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں آنکھیں بند کئے نبی علیہ السلام پر درود و سلام عرض کر رہا تھا پس میں نے اپنی پلکوں کے پیچھے سے ایک کاتب کو دیکھا جو میرا درود و سلام سیاہی سے ایک کاغذ پر لکھ رہا تھا مجھے حروف کا موقع محل نظر آ رہا تھا اب میں نے اس نیت سے آنکھیں کھول دیں کہ اپنی نگاہوں سے اسکو دیکھ سکوں، میں نے جونہی آنکھیں کھولیں اس پر نگاہ پڑ گئی وہ مجھ سے اوجھل ہو گیا تھا اور میری نگاہوں میں اس کے لباس کی سفیدی تھی۔

۱۰۲ ایک سو دو واں لطیفہ

امام شعرانی رضی اللہ عنہ نے المنن الکبریٰ میں شیخ احمد سروی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرشتوں کو نورانی قلموں سے ایک صحیفہ میں وہ تمام حروف و کلمات لکھتے دیکھا جن سے لوگ نبی علیہ السلام پر درود و سلام لکھتے ہیں۔

۱۰۳ ایک سو تین واں لطیفہ

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے یہ حکایت بیان کی کہ میں نے حج کے موقع پر ایک شخص کو نبی علیہ السلام پر بہت زیادہ درود و سلام پڑھتے دیکھا، میں نے اس سے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا مقام ہے، وہ کہنے لگا، کیا میں تمہیں نہ بتاؤں؟

میں اپنے شہر میں تھا کہ میرے بھائی پر آخری وقت آ گیا، میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا ہے یوں نظر آتا تھا کہ گھٹا تاریکی میں ڈوب گیا ہے اس منظر کو دیکھ کر میں مغموم ہو گیا، اسی اثنا میں ایک شخص گھر میں داخل ہوا وہ میرے بھائی کے

Marfat.com

پاس آیا اس شخص کا چہرہ چراغ کی طرح جگمگا رہا تھا، اس نے میرے بھائی کے چہرے سے کپڑا سرکایا اور چہرے پر ہاتھ پھیرا، پس وہ سیاہی جاتی رہی اور اس کا چہرہ اس طرح چمکنے لگا جیسے چاند، یہ دیکھ کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، میں نے اس شخص سے کہا، جزاک اللہ خیراً! آپ کون ہیں؟ آپ نے میرے ساتھ بڑی نیکی کی، کہا میں وہ فرشتہ ہوں جس کو اسی کام پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو کوئی نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجے اسی طرح اس کے کام آؤں، تمہارا بھائی نبی اکرم علیہ السلام پر کثرت سے درود وسلام بھیجا کرتا تھا، اب اس کو سیاہ رو ہونے کی سزا دی گئی، پھر اللہ تعالےٰ نے درود وسلام کے طفیل اس کی دستگیری فرمائی، پس اس کی روسیاہی ختم فرما کر اسے چمکا دیا۔

۱۰۴ ایک سو چار واں لطیفہ

ابو نعیم اور ابن لشکوال نے سفیان ثوری سے یہ حکایت بھی نقل کی ہے کہ میں حج کے ارکان ادا کر رہا تھا کہ میری نظر ایک ایسے نوجوان پر پڑی جو ایک ایک قدم اٹھاتے اور رکھتے وقت یہ پڑھ رہا تھا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ میں نے اس سے کہا، کیا دانستہ ایسے کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا ہاں! پھر مجھ سے کہنے لگا، تم کون؟ میں نے کہا سفیان ثوری! کہا عراقی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! کہا اللہ کی معرفت ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، کہا اس کی معرفت کیسے حاصل ہوئی، میں نے کہا، اسی طرح کہ وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا اور رحم مادر میں بچے کی تصویر بناتا ہے، کہا اے سفیان! تو نے اللہ کی معرفت جیسے اس کا حق تھا، حاصل نہ کی، میں نے کہا، آپ کو اللہ کی معرفت کیونکر حاصل ہوئی، کہا نیتوں اور پختہ ارادوں کے ٹوٹنے سے، میں نے ایک کام کی نیت کی پھر وہ ٹوٹ گئی، عزم کیا پھر وہ ٹوٹ گیا، پس میں سمجھ گیا کہ میرا کوئی رب ہے جو مجھے اپنی تدبیر پر چلا رہا ہے کہا

Marfat.com

پھر میں نے سوال کیا، تمہارا نبی علیہ السلام پر درود پڑھنا کیسا ہے؟
کہا: میں اپنی والدہ کے ہمراہ حج کے لئے نکلا، اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے بیت اللہ شریف کے اندر داخل کرو، میں نے اسے داخل کر دیا، وہ گر پڑی اور اس کے پیٹ پر ورم آگیا اور چہرہ سیاہ ہو گیا، کہا کہ میں اس کے پاس مغموم ہو کر بیٹھ گیا میں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کی، الٰہی! جو کوئی تیرے گھر میں داخل ہو اس سے ایسا ہی کرتا ہے؟ کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک تھامہ کی طرف سے بادل اٹھا، ایک سفید پوش بزرگ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے انہوں نے اپنا ہاتھ میری والدہ کے چہرے پر پھیرا، وہ چمکنے لگا، پھر پیٹ پر ہاتھ پھیرا وہ بھی نورانی ہو گیا بیماری سے سکون آگیا، پھر وہ چلنے لگے۔

میں ان کے کپڑوں سے لپٹ گیا اور میں نے پوچھا، آپ کون ہیں کہ آپ نے میری ساری پریشانی دور فرما دی؟ فرمایا: میں تیرا نبی محمد ہوں جس پر تو درود و سلام بھیجا کرتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں! فرمایا جو قدم اٹھاؤ اور جو قدم رکھو، محمد اور آلِ محمد پر درود و سلام ضرور بھیجو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک سو پانچواں لطیفہ

المجد فیروز آبادی (لغوی) نے ابو المظفر سمرقندی یعنی محمد بن عبد اللہ بن الخیاط تک اپنی سند کے ساتھ یہ حکایت ذکر کی ہے کہ میں ایک دن پشتِ کعبہ میں داخل ہوا، پس میں راستے سے بھٹک گیا، دیکھتا کیا ہوں کہ سامنے خضر علیہ السلام ہیں، میں نے انکو دیکھ لیا انہوں نے فرمایا چلو! میں ان کے ہمراہ چل پڑا، میرا خیال تھا کہ یہ خضر علیہ السلام ہی ہیں، میں نے پوچھا آپ کا نام؟ فرمایا، خضر بن البشار ابو العباس! میں نے ان کے ہمراہ ایک ساتھی بھی دیکھا، ان سے میں نے پوچھا، آپ کا نام؟ فرمایا الیاس ابن سلام

Marfat.com

میں نے کہا اللہ آپ دونوں پر رحم فرمائے، کیا آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ وہ فرمانے لگے ہاں! میں نے کہا، تمہیں اللہ تعالےٰ کی قدرت و عزت کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے کوئی بات بتا دو جسے میں آپ کے حوالہ سے آگے بیان کر سکوں، انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے اس کا دل خوش و خرم ہوگا اور اللہ اس کو مسرور فرمائے گا۔

اور میں نے خضر اور الیاس علیہما السلام کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھے جن کا اسم گرامی شموئیل علیہ السلام تھا، اللہ تعالےٰ نے دشمنوں پر ان کی مدد فرمائی، وہ دشمنوں کی طلب میں نکلے تو دشمنوں نے کہا یہ جادوگر ہے جو ہماری آنکھوں پر جادو کرنے اور ہمارے لشکر کو خراب کرنے آیا ہے پس ہم اس کو ساحلِ سمندر پر لے جا کر شکست سے دوچار کریں گے۔ پس آپ چالیس آدمیوں کے ہمراہ نکلے پس دشمنوں نے آپ کو ساحلِ سمندر پر دھکیل دیا، اب ان کے ساتھی بولے، ہم کیا کریں؟ فرمایا حملہ کر دو اور کہو: صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ پس انہوں نے حملہ کر دیا اور زبان سے درود شریف پڑھا، پس ان کے دشمن سب کے سب ساحلِ سمندر سے پسپا ہو کر سمندر میں غرق ہو گئے۔

فرمایا خضر علیہ السلام ہمارے پاس تھے، میں نے ان دونوں حضرات (خضر و الیاس) کو فرماتے سنا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اللہ تعالےٰ اس کے دل کو نفاق سے اس طرح پاک فرما دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو اور میں نے ان کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو مومن یوں کہے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ تو لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اگرچہ پہلے اس سے بغض رکھتے ہوں اور بخدا وہ اس وقت تک اس سے محبت کر ہی نہیں سکتے جب تک اللہ تعالےٰ اس سے محبت نہ کرے اور ہم نے آنحضور علیہ السلام کو برسرِ منبر یہ بھی فرماتے سنا کہ جو شخص کہے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

Marfat.com

تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے رحمت کے ستّر دروازے کھول دیتا ہے۔

اور میں نے انکو یہ بھی فرماتے سنا کہ شام سے ایک شخص نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور آپ کا دیدار کرنا چاہتا ہے، فرمایا اسے میرے پاس لاؤ! عرض کیا اس کی نظر بہت کمزور ہے، فرمایا اس سے کہو سات راتیں یوں کہے: صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ یوں اسے خواب میں میری زیارت بھی حاصل ہو گی اور وہ مجھ سے حدیث بھی روایت کرے گا، اس نے ایسا ہی کیا، پس رسولِ پاک علیہ السلام کی اسے زیارت بھی حاصل ہوئی وہ شخص حضور علیہ السلام سے روایت بھی کیا کرتا تھا۔

میں نے ان حضرات (خضر و الیاس) سے یہ بھی سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کسی مجلس میں بیٹھو تو یوں کہو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ اللہ تم پر ایک فرشتہ نازل فرمائے گا جو تم کو غیبت سے بچائے گا یہاں تک کہ تم غیبت نہ کرو گے، پھر جب کھڑے ہو تو کہو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ تو لوگ کبھی تمہاری غیبت نہ کریں گے اور اگر کوئی فرشتہ اس سے منع کرتا رہے گا"۔

ایک سو چھٹا لطیفہ [۱۰۶]

ابو سعید شعبان بن محمد القرشی نے اپنی کتاب شفاء الاسقام میں حکایت مذکورہ نقل کرنے کے بعد فرمایا:۔

"میں کہتا ہوں مجھے خود یہ اتفاق ہوا کہ سفرِ یمن سے پہلے ۸۱۱ھ میں جب میں اپنی مذکورہ بالا کتاب "السیرۃ الشریفۃ" کی ترتیب و تالیف کے سلسلہ میں مکہ معظمہ پہنچا تو وہاں بیمار ہو گیا، بیماری اتنی سخت تھی کہ بچنے کی امید نہ تھی، میں نے آقا و مولےٰ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں ایک نعتیہ قصیدہ لکھا اور اس کے وسیلہ سے

Marfat.com

اللہ تعالےٰ سے مدد اور اس بیماری سے شفا طلب کی، مَیں نے یہ کام دوسروں کی اقتدا میں کیا تھا اور مقصد تھا حصولِ خیر۔ میری اس نظم کا مطلع یہ ہے ؎

اِنْ جِئْتَ بَدْرًا فَطِبْ وَانْزِلْ بِذِیْ سَلَمٍ
سَلِّمْ عَلٰی مَنْ سَمَا بَدْرًا عَلٰی عَلَمٍ

"اگر تو مقامِ بدر میں آئے تو خوشی سے آ اور مقام ذی سلم پر قیام کر اور ان پر سلام بھیج جو پہاڑ پر چمکتے چودھویں کے چاند سے افضل ہیں"۔

اور یہ شعر میرے نعتیہ قصیدہ بدیع البدیع فی مدح الشفیع کا مطلع ہے اور میری زبان سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے سے تر ہے اور صبح سویرے مکہ معظمہ کا ایک نیک، دیانتدار، سچا، امین و عفیف اور مُتقی شخص جو شہاب الدین احمد بن محمد بن علی جو ابنِ عنبر مکی کے نام سے مشہور تھا، میرے پاس آیا اور کہا کہ میں نے آج رات ایک بہترین خواب دیکھا ہے، مَیں نے کہا کیا؟ کہا کہ:۔

"مَیں اپنے ملک دار النباہ میں جس کا پرانا نام السولیقہ تھا، سو رہا تھا، تقریباً سحری کا وقت ہوگا کہ مَیں نے خواب دیکھا گویا میں حرم شریف میں باب العمرہ کے پاس کھڑا خانہ کعبہ کی زیارت کر رہا ہوں، دیکھتا کیا ہوں کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرا پردہ سے برآمد ہوئے، آپ لوگوں کے جھرمٹ میں چل رہے ہیں، پھر سرکار مدینہ منورہ کے دروازے سے باب ابراہیم کی طرف بڑھ رہے ہیں، حضور برابر چلے آ رہے ہیں یہاں تک کہ ضیاجموی کی بیٹھک پر پہنچ گئے جو کہ رباطِ حوری گیٹ پر واقع ہے تم وہاں بیٹھے تھے، تمہارے نیچے سبز رنگ کا سجادہ تھا، تم رکنِ یمانی کی طرف رخ کئے بیت اللہ کا مشاہدہ کر رہے تھے جب حضور علیہ السلام کا گزر تمہارے سامنے سے ہوا تو حضور نے تمہاری طرف دیکھا اور آپ اپنے دائیں ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے تمہاری

Marfat.com

طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے وعلیکم السلام، شعبان! دو مرتبہ ایسا ہی ہوا اور یہ وقت حرم شریف میں منارہ پر تسبیح کہنے کا تھا، میں وہ آوازِ دلنواز کانوں سے سن رہا تھا اور وہ نورانی صورت آنکھوں سے دیکھ رہا تھا، میں نے خواب دیکھنے والے سے پوچھا، اس وقت میرا حال کیا تھا؟ تو اس نے کہا، تم اپنے قدموں پر کھڑے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ پھر حضور باب الصفا سے اندر آگئے اور تم اپنے مقام پر چلے گئے اور تم نے اس سے کہا، اللہ تعالیٰ میرے طرف سے تم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور تم پر فضل و کرم فرمائے اور اگر میرے بس میں ہوتا تو اپنی جان تم پر فدا کرتا، جیسے کسی کا قول ہے

(۱) وَحَیَاتِکُمْ وَحَیَاتِکُمْ قَسَمًا وَّفِیْ (۲) عُمْرِیْ بِغَیْرِ حَیَاتِکُمْ لَمْ اَحْلِفِ

مجھے تمہاری زندگی، تمہاری زندگی کی قسم! اور میں نے زندگی بھر تمہاری زندگی کے سوا کسی چیز کی قسم نہیں اٹھائی۔

(۳) لَوْ اَنَّ رُوْحِیْ فِیْ یَدِیْ وَوَھَبْتُھَا (۴) لِمُبَشِّرِیْ بِرِضَاکُمْ لَمْ اَنْصِفِ

اگر میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی اور میں اسے تمہاری رضامندی

(۳)

کی بشارت دینے والے کو بخش دیتا تو پھر بھی یہ انصاف نہ ہوتا

شعبان رحمہ اللہ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف فرمایا تو میں اس وقت بصد عجز و انکسار، ننگے سر، آنسو بہاتا باب السلام پر کھڑا تھا اور میری زبان پر یہ اشعار تھے ؎

یَا سَعْدُ اِنْ جِئْتَ لِدَارِ السَّلَامِ فَقِفْ قَلِیْلًا عِنْدَ بَابِ السَّلَامِ

اے خوش قسمت اگر تو دار السلام (مکہ مکرمہ) آئے تو تھوڑی دیر باب السلام پر ٹھہر جا

وَاشْکُرْ اِلٰھًا قَدْ نِلْتَ مِنْ نِعْمَۃٍ وَقُلْ اَنَا فِیْ یَقْظَۃٍ اَوْ مَنَامِ

اور اس نعمت کے حصول پر شکر کر اور کہہ کہ میں بیداری میں ہوں یا خواب میں

ایں کہ می بینم بہ بیداری ست یا رب یا بخواب

فَمَا بَقَاءُ الدَّمْعِ فِیْ مُقْلَتِیْ وَمَا بَقَاءُ الرُّوْحِ فِی الْمُسْتَھَامِ

[illegible]

Marfat.com

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا الَّذِیْ نَزِیْلُهٗ بَیْنَ الْوَرٰی لَا یُضَامُ

یہ رسولِ خدا ہیں اسے یہ تو وہ ہیں جن کے پاس آنیوالا تمام مخلوق میں زیادتی سے محفوظ ہو جاتا ہے

هٰذَا شَفِیْعُ الْخَلْقِ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِاَعْلٰی مَقَامٍ

یہ تمام مخلوق کی سفارش کرنے والے ہیں یہ وہ ہیں جنکو اللہ نے بلند مقام سے مخصوص فرمایا،

هٰذَا مَحَلُّ الْخَیْرِ هٰذَا الَّذِیْ فِیْ بَابِهِ الْعَالِیْ شِفَاءُ السِّقَامِ

یہ خیر و خوبی کا مرکز ہیں، یہ وہ ہیں جن کے درِ عالی پر بیمار شفا پاتے ہیں

(بقولِ حسن رضا بریلوی) ؎

نہ ہوا رام جس بیمار کو سارے زمانے میں!
اٹھالے جاتے تھوڑی خاک تیرے آستانے سے

فَاطْلُبْ تَنَلْ مَا شِئْتَ مِنْهُ وَقُلْ یَا سَیِّدَ الرُّسْلِ وَخَیْرَ الْکِرَامِ

ان سے جو چاہو مانگو وہی پاؤ گے! بولو اے رسولوں کے آقا و سب بہتر کریم اکرم فرمائیے

مَنْ عَوَّدَ النَّاسَ بِاِحْسَانِهٖ

آپ وہ ہیں جنہوں نے لوگوں کو اپنے احسان سے (مانگنے) کا عادی بنا دیا۔

بقولِ رضا بریلوی ؒ

کیا پرستش اور جا بھی سگ بے ہنر کی ہے۔

وَعَمَّ بِالْخَیْرِ جَمِیْعَ الْاَنَامِ

اور تمام لوگوں پر خیر و برکت کی عام بارش کی۔

یَا صَفْوَةَ الرَّحْمٰنِ یَا شَافِعًا فِیْ کُلِّ عَاصٍ بِذُنُوْبٍ عِظَامٍ

اے خدائے رحمٰن کے برگزیدہ رسول اے شفاعت فرمانیوالے ہر گناہگار کے بڑے بڑے گناہوں کی

بَرْدُهُمُ النَّاسُ عَلٰی بَابِکُمْ وَالْمُنْهَلُ الْعَذْبُ کَثِیْرُ الزِّحَامِ

آپ کے دروازے اور چشمۂ شیریں پر پیاسے لوگوں کا مجمع لگا ہے۔

Marfat.com

ایک سو ستاونواں لطیفہ ۱۰۷

سلیمان بن سحیم سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ آپ کی بارگاہ میں آتے اور سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ کو ان کے سلام کا علم ہو جاتا ہے؟ فرمایا ہاں! اور میں انکو اس کا جواب بھی دیتا ہوں اس کو ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے روایت کیا۔

ایک سو آٹھواں لطیفہ ۱۰۸

ابراہیم بن شیبان (شیبسان) کہتے ہیں، میں نے حج کیا تو مدینہ طیبہ بھی حاضری دی پس میں قبر شریف کے قریب ہوا، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا، میں نے حجرۂ مبارک کے اندر سے سرکار کی آواز سنی "وعلیک السلام"۔

ایک سو نواں لطیفہ ۱۰۹

سخاوی نے فرمایا، اور ان سے ملتی جلتی روایتیں کو سید نور الدین ابو عبید اللہ محمد ابن عبد اللہ والد سید عفیف الدین شریف حسینی الایجی سے متعلق پہنچی ہے کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے، سلام عرض کیا تو قبر شریف کے اندر سے جواب آیا عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ بیٹے! تم پر سلام۔

ایک سو دسواں لطیفہ ۱۱۰

میں نے سید محمود کردی کی کتاب "الیاقیات الصالحات" میں انہی کا یہ بیان دیکھا ہے کہ انہوں نے حجرۂ مبارک کے پاس کھڑے ہو کر سلام عرض کیا تو باقاعدہ سلام کا جواب انہوں نے سنا حالانکہ اس وقت وہاں کوئی اور نہ تھا، کہتے ہیں میں حجرۂ شریفہ کے اندر داخل ہو کر ادھر ادھر گھومتا رہا مگر مجھے کوئی شخص نظر نہ آیا، اب مجھے یقین ہوا کہ یہ جواب نبی کریم علیہ السلام کی طرف سے تھا، کہتے ہیں ایسا ہی واقعہ مجھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس بھی پیش آیا اور سیدنا حمزہ سید الشہداء رضی اللہ نے مجھے یہ حکم بھی

Marfat.com

دیا کہ میں اپنے بیٹے کا نام آنجناب کے نام نامی پر رکھوں چنانچہ میں نے اپنے بیٹے کا نام حمزہ رکھا ہے۔

ایک سو گیارہواں لطیفہ

میں نے سید شبلی کی کتاب المشرع الروی فی السادات بنی علوی میں عارف باللہ سیدی علی بن علوی بن عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ علوی المشہور "قسم تور" متوفی ۵۲۷ھ رضی اللہ عنہ کے حالات میں دیکھا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرتے تھے اور مشکل مسائل پوچھا کرتے تھے تو حضور انکو توضیح و تشریح کے ساتھ بیان فرمایا کرتے تھے اور تشہد وغیرہ میں جب یہ کلمات ادا کرتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، تو مصطفےٰ علیہ السلام کا جواب ان الفاظ میں سنتے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا شَيْخُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بسا اوقات آپ ان الفاظ کو بار بار ادا کرتے، پوچھا جاتا، آپ ان الفاظ کی تکرار کیوں کرتے ہیں؟ تو کہتے اس لئے تاکہ سرکار کا جواب بار بار سنتا رہوں (اور لطف اندوز ہوتا رہوں)۔

پھر النبلی لکھتے ہیں، شیخ عبدالوہاب شعرانی نے تنبیہ المغترین میں لکھا کہ میں اس کتاب میں ان لوگوں کے اخلاق کا ذکر کرتا ہوں جو پانچوں وقت کی نماز نبی اکرم علیہ السلام کی اقتدا میں ادا کرتے ہیں، جونہی نماز کا وقت ہوتا ہے سرکار قبر انور میں نماز ادا فرماتے ہیں اور یہ لوگ جب ان الفاظ میں حضور کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو سرکار کی طرف سے سلام کا جواب بھی سنتے ہیں۔

میں نے سیدی علی الخواص کو کہتے سنا ہے کہ کسی کو ولایت محمدیہ میں اس وقت تک قدم رکھنے کا حق نہیں جب تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خضر اور الیاس علیہما السلام

Marfat.com

کے ساتھ جمع نہ ہو جائے اور تمام سچے لوگ اس درجہ پر فائز ہیں لہٰذا بعض لوگوں کا انکار جن کی آنکھوں پر حجاب پڑے ہیں بے معنی ہے۔

سیدی ابوالعباس المرسی رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں سے فرمایا کرتے تھے کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ جب بھی اللہ تعالےٰ کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کے ظہور سے پہلے ہی اسے معلوم ہو جائے؟ وہ کہتے نہیں، پھر فرماتے کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز میں سلام بھیجے تو سرکار کی طرف سے بلا واسطہ اللہ تعالےٰ اس کا جواب سنے؟ وہ کہتے نہیں! پھر فرماتے تمام کروان دلوں پر جو اللہ تعالےٰ اور رسولِ پاک سے محجوب ہیں، پھر فرماتے خدا کی قسم! رات اور دن میں لمحہ بھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی شکل نگاہوں سے اوجھل ہو جائے تو میں اپنے آپ کو فقراء میں شمار نہیں کرتا۔

امام شعرانی فرماتے ہیں: لیکن فقراء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان حاصل کرنے اور روضۂ اقدس سے سلام کا جواب سننے کے درمیان بھی ایک کم لاکھ مقامات ہیں پس جو شخص اس مقام کا دعویٰ کرے ہم اس سے ان تمام مقامات کا مطالبہ کرتے ہیں جب ہم دیکھیں کہ وہ ان تمام مقامات کو نہیں پہچانتا تو ہم اس کو جھوٹا گردانتے ہیں الخ۔ ملخصاً۔

ایک سو بائیسواں لطیفہ ۱۱۲

ابن بشکوال نے محمد بن حرب الہلالی سے روایت کیا کہ میں مدینہ منورہ گیا پس روضۂ اقدس پر حاضر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ اونٹ پر سوار ایک اعرابی آیا، وہ نیچے اترا، اونٹ کو باندھا اور روضۂ رسول پر حاضری دی اور بہترین طریق سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور بڑے خوبصورت انداز سے دعا مانگی، پھر کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی سے مخصوص فرمایا اور آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس میں آپ کی

Marfat.com

خاطر اولین و آخرین کے علوم جمع فرمائے اور اس نے اپنی کتاب میں یہ حق سچ اعلان فرمایا ہے :-

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔

"(اگر وہ لوگ) جب اپنے اوپر ظلم کر بیٹھیں تمہارے حضور حاضر ہوں، پھر اللہ سے بخشش مانگیں اور رسولِ پاک بھی ان کے لئے بخشش کی سفارش کریں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا مہربان پائیں"۔

اب میں آپ کی خدمت میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوا آیا ہوں اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں آپکی اس شفاعت کا خواستگار ہوں جس کا اللہ تعالےٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے، پھر اس نے قبرِ انور کی طرف رخ کر کے یہ اشعار پڑھے ؎

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ

اے بہتران تمام لوگوں میں جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں مدفون ہیں !!

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

پس مہک اٹھے ان کی خوشبو سے ہموار زمین اور ٹیلے

اَنْتَ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

آپ ہی وہ ہیں جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے

عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

پلصراط سے گزرتے وقت جب قدم پھسلنے لگیں

نَفْسِيْ فِدَاءٌ لِّقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ

میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ آرام فرما ہیں

Marfat.com

فَطَابَ بِالطِّيْبِ مِنْهَا الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

پس اس کی خوشبو سے ہموار زمین اور ٹیلے مہک اٹھے

(الباہلی) کہتے ہیں، پھر وہ شخص اپنے اونٹ پر سوار ہو کر چل پڑا اور مجھے ذرہ بھی شک نہیں کہ وہ شخص بخشا ہوا لوٹا۔

ایسی روایت امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور اسی کے قریب العتبی کی مشہور روایت ہے جسے میں نے اپنی تالیف افضل الصلوات میں ذکر کیا ہے، اس کے آخر میں راوی کا یہ قول بھی ہے، "پھر اعرابی چلا گیا، مجھے نیند آگئی، پس میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، آپ نے فرمایا اے عتبی! اعرابی سے ملو! اور اسے خوشخبری سناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی ہے" الخ۔

جامع کتاب فقیر یوسف النبہانی عفا اللہ عنہ کہتا ہے، جب سے مجھے یہ حکایت ملی ہے اور یہ پتہ چلا ہے کہ اس کو کثیر التعداد علماء نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے تو مجھے ان اشعار میں سے مصرع اول کا لفظ اَعْظُمُہٗ (سرکار کی ہڈیاں) معنوی عظمت کے شایانِ شان نظر نہیں آیا اور یہ بات بالکل واضح ہے پس میں نے اس میں خفیف سا لفظی تغیر کر کے اصلاح کر دی ہے، اب پہلا شعر یوں پڑھا جائے ؎

يَا خَيْرَ مَنْ عُبِقَتْ بِالْقَاعِ تُرْبَتُهٗ ۔۔۔ فَطَابَ بِالطِّيْبِ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

بہتر ان تمام لوگوں میں جن کی تربت انور کو ٹیلوں میں خوشبو سے مہکایا گیا۔ پس اس کی خوشبو سے میدان اور ٹیلے مہک اٹھے۔

ایک سو تیرہواں لطیفہ ۱۱۳

شرح دلائل الخیرات میں نقل کیا گیا ہے کہ ابو عبداللہ ساحلی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بغیۃ السالک میں کہا مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ اور ان سے شیخ ابو القاسم المرید رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب شیخ ابو عمران البردعی مقام مالقہ آئے تو وہاں ان کی ملاقات شیخ ابو علی الخراز سے ہوئی، میں نے ان دونوں کی کھانے کی دعوت کی لہٰذا میرے مکان پر ہم تینوں جمع ہو گئے، ابو القاسم جو والد صاحب کے پاس رہتے تھے زکام کے دائمی مریض

Marfat.com

تھے یہاں تک کہ زکام نے ان کا اک میں دم کر رکھا تھا پس شیخ ابو عمران نے شیخ ابو علی سے کہا، اے ابو علی! تمہیں آٹھ سال ہو چکے، بتاؤ درود وسلام نے تمہارے اندر کیا اثر کیا؟ انہوں نے کہا، جناب امیر سے پاس فلاں فلاں نسکی کا اضافہ ہوا ہے۔ شیخ ابو عمران نے کہا، یہ اثر تو بچوں پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے، نبی علیہ السلام کے حوالے سے ایسی معمولی باتیں قابل ذکر نہیں ہوتیں پھر کہا، شیخ ابوالقاسم کے والد کی ہتھیلی پر دم کیجئے، کہتے ہیں اس پر ابو علی نے میرے والد کی ہتھیلی پر دم کیا، ان کے دم سے کستوری کی خوشبو آنے لگی لیکن اس میں ضعف نمایاں تھا، پھر شیخ ابو عمران نے میرے والد کی ہتھیلی پر پھونک ماری، ابوالقاسم کہتے ہیں خدا کی قسم! کستوری کی اس خوشبو نے میرے والد کے نتھنے کھول دیئے یہاں تک کہ میں نے فوری طور پر ان کی صحت و عافیت کا نظارہ کیا ان کے ناک سے (بیماری کا) خون بہ نکلا، میرا سارا مکان خوشبو سے مہک اٹھا یہاں تک کہ اوس پڑوس تک بھی پھیل گئی کہتے ہیں، پھر شیخ ابو عمران نے کہا، کیا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ گمان ہے کہ انہوں نے ہی سرکار کے فیض سے کامرانی حاصل کی ہے اور ہم لوگ اس سے محروم ہیں؟ بخدا اس مسئلہ میں ہم اسکی مزاحمت کریں گے یہاں تک کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کے اخلاف ایسے لوگ ہیں جو نبی علیہ السلام پر درود وسلام پڑھتے ہیں لہٰذا وہ آپ کے فیض سے محروم کیسے رہ سکتے ہیں؟ رہی ان کی فضیلتِ صحبت! سو اسمیں ان کا کوئی شریک نہیں) مترجم۔

ایک سو چودھواں لطیفہ[۱۱۴]

الرصاع نے تحفۃ الاخیار میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہ جس مجلس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جائے اس میں ایک عمدہ خوشبو محسوس کی جاتی ہے جو آسمان تک پہنچ جاتی ہے پس فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے" حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض محبین نے

Marfat.com

کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاف ستھروں میں سب سے بڑھ کر صاف ستھرے اور پاکوں میں سب سے بڑھ کر پاک تھے، پس جب آپ کا ذکر کثرت سے کیا جائے اور آپ پر درود و سلام زیادہ پڑھا جائے تو مجلس سرکار کے ذکر سے مہک اٹھتی ہے اور اولیاء اللہ جو خرقِ عادت کے طور پر زمین و آسمان کا مشاہدہ کرتے ہیں ویسا اوقات اپنی روحانیت سے اس مجلس کی خوشبو اسی طرح محسوس کر لیتے ہیں جس طرح ملائکہ اور بعض صالحین جب اللہ تعالیٰ اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو ان کے سینے سے ایسی خوشبو نکلتی جو کستوری اور عنبر سے بڑھ کر ہوتی۔

ایک اور بزرگ صبح صادق کے وقت جنت کی خوشبو محسوس کرتے اور اسی علامت سے وہ اپنے ساتھیوں کو صبح صادق ہونے کی خبر دیتے تھے، اور اگر ہماری آنکھوں سے اور دلوں سے پردے اٹھ جائیں تو ہم بھی ان حالات و مشاہدات کو دیکھ سکتے ہیں لیکن مریض پر جب آفت نازل ہو چکی ہو یا مصیبت پڑ چکی ہو تو اس کا مزاج ہی بدل جاتا ہے اب اس کو عنبر کڑوا ہٹ محسوس ہوتی ہے وہ اس کے منہ میں ہوتی ہے، پانی میں نہیں اسی طرح اسمِ اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی خوشبو کو محسوس کرنے میں جو کچھ مانع ہے وہ تمہاری طرف سے ہے اور باعث حجاب تم خود ہو۔

اور ایک بزرگ تھے جب قرآن مجید پڑھتے تو منہ میں شکر سے زیادہ مٹھاس محسوس کرتے اور جب تلاوتِ قرآن ختم کرتے تو منہ سے مٹھاس بھی ختم ہو جاتی، اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے ان لوگوں میں سے کر دے جنہیں اس کے ذکر اور اس کے محبوب علیہ السلام کا نام لینے سے حلاوت حاصل ہوتی ہے اور یہ مقام اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب دل صاف ہو جائے اور اسے اپنے رب کی حضوری حاصل ہو جائے محبت سچی ہو، رجوع الی اللہ ہو اور ان آفات سے حفاظت ہو جائے اور جو ادراکات سے مانع ہوتی ہیں کیونکہ زکام کا مریض لذیذ چیزوں کے ذائقے سے ناآشنا اور اندھا چمکتی دھوپ

Marfat.com

بے خبر ہوتا ہے۔

الرصاع کہتے ہیں، مجھے ایک فقیر نے بتلایا کہ اسے غربا کی میت قبر میں اتارنے کا بہت شوق تھا کہا کہ ایک دن ایک غریب کو سپردِ خاک کرنے کے لئے قبر میں اترا تو اس کے غریب الوطنی میں سپردِ خاک ہونے کے خیال سے مجھ پر ایسی رقت طاری ہوگئی کہ ایسی مجھ پر کبھی کسی کی وجہ سے طاری نہیں ہوئی اور مجھے اس سے اتنا انس ہوگیا جتنا کسی سے کبھی نہ ہوا اور یہ واقعہ مغرب کے وقت پیش آیا۔ جب میں گھر لوٹا تو گھر والوں نے مجھ سے عمدہ خوشبو محسوس کی اور ان کو اس پر بہت تعجب ہوا حالانکہ خود مجھے کوئی خوشبو نہیں آرہی تھی، کہتے ہیں گھر والوں کو میرے کپڑوں میں سے تھوڑی سی مٹی مل گئی وہ اسکی خوشبو سونگھ کر اور متعجب ہوئے، انہوں نے کہا یہ تو کستوری سے بھی بہتر مشک ہے حالانکہ مجھے کچھ بھی پتہ نہ چلا، میں نے ان سے کہا، بیشک وہ شخص اولیاء اللہ میں سے تھا اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ تھی اگر میں اہلِ ادراک میں سے ہوتا تو یقیناً اسے سونگھ کر محسوس کر لیتا۔

اس شخص نے میری بات سن کر عبرت حاصل کی اور رو پڑا، اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمارے دلوں کو منور فرمائے اور اپنی مہربانی سے ہماری آنکھوں سے پردے ہٹا دے اور اپنے حبیبِ پاک پر درود و سلام پڑھنا ہی ہماری غریب الوطنی کا مونس بنائے اور ہماری تکلیف انکی محبت میں سرشار فرما کر دور کرے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک سو پندرہواں لطیفہ ۱۱۵

سیدی احمد الصاوی نے القطب الدردیر کی کتاب "صلوٰۃ القطب" کی شرح میں یہ بات ذکر کی کہ دلائل الخیرات کی تالیف کی وجہ یہ ہے کہ دلائل الخیرات کے مولف سیدی محمد بن سلیمان الجزولی نماز کے وقت وضو کرنے کھڑے ہوئے لیکن ان کے پاس کنویں سے پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز نہ تھی، اسی اثنا میں بلندی سے انکو ایک لڑکی نے دیکھ لیا، پوچھا آپ کون ہیں؟

Marfat.com

آپ نے اس کو صورتِ حال سے آگاہ کیا، وہ کہنے لگی، آپ ہی وہ بزرگ ہیں جن کی مدح سرائی کی جاتی ہے؛ اور آپ حیران کھڑے ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکال لائیں! یہ کہہ کر اس نے کنویں میں تھوک دیا، پھر کیا تھا، پانی جوش مار کر کنویں کے منہ پر آگیا، شیخ نے وضو سے فارغ ہو کر فرمایا، میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تو اس مقام پر کیسے فائز ہوئی؟ وہ بولی، اس ذاتِ اقدس پر کثرت سے درود و سلام کی وجہ سے جو ویران کھنڈروں میں چلتے تو وحشی جانور ان کے دامن سے لپٹ جایا کرتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم

اب شیخ نے قسم کھالی کہ نبیِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے موضوع پر ضرور کتاب لکھیں گے۔

ایک سو سولھواں لطیفہ ۱۱۶

شفاء الاسقام میں ایک شخص کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ نبی علیہ السلام کا ذکر سنتا تو درود و سلام بھیجنے میں مشغول کرتا پس مرنے سے پہلے اس کی زبان گنگ اور آنکھ اندھی ہو گئی اور نزع کے وقت حمام کی راکھ میں گر گیا اور شدتِ پیاس سے وہیں جل بسا پس ہم اپنے نفوس کے شر اور اعمال کی برائیوں سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔

ایک سو سترھواں لطیفہ ۱۱۷

ابو عبداللہ الرصاع نے اپنی کتاب "تحفۃ الاخیار" میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی، یہ حدیث ذکر کی ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کا چہرۂ انور چمک رہا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جیسا میں نے آج آپ کو مسرور دیکھا ہے اور جیسی چمک آج میں نے رخِ انور پر دیکھی ہے ایسا سماں پہلے تو کبھی نہیں دیکھا، فرمایا مسرور کیوں نہ ہوں، چہرے پر چمک کیوں نہ ہو، ابھی ابھی جبریل یہ پیغام سنا گئے ہیں کہ اے محمد! آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائیگا اور دس درجے بلند فرمائیگا

Marfat.com

پھر الرصاع کہنے لگے، میں نے اپنی اس کتاب کی تالیف سے پہلے ایک بستی میں یہ عجیب وغریب خواب دیکھا تھا، گویا میں اہل علم کی ایک بہت بڑی جماعت کے ہمراہ بیٹھا ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اجنبی خوبصورت شخص جو عام آدمی معلوم ہوتا تھا آیا اور لوگوں کے سامنے بیٹھ گیا، میں نے دیکھا کہ وہ شخص حدیثِ مذکور کی بابت پوچھ رہا ہے، وہ کہنے لگا مجھے ایک حدیث ملی ہے جسے حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے، اس شخص نے حدیث کا صرف اتنا حصہ بیان کیا ہے حسنین رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خوشدل، بارونق چہرے کے ساتھ ایک ساعتِ ہمایوں میں دیکھا، وہ شخص کہنے لگا میں ایک عام جاہل آدمی ہوں لیکن میری محبت کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے مجھے تعبیرِ مقصد کا ملکہ عطا فرمایا ہے اب میں آپ حضرات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت کے متعلق پوچھنا ہوں کہ آپ پر خیر و برکت کی یہ جو خصوصی بارش ہو رہی تھی تو اس کا سبب کیا تھا؟ جبکہ آپ کے تمام احوال حسن و خوبی کا شاہکار ہوا کرتے تھے۔

اس سوال کا مختلف لوگوں نے فرداً فرداً اسے جواب دیا اور اہلِ مجلس نے بھی خوب غور و خوض کیا لیکن اسے جواب سے اطمینان نہ ہوا، پھر اس نے میری طرف دیکھا، میں نے اسے خواب میں ہی یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حالتیں ہیں ایک حق تعالےٰ کے ساتھ اور دوسری مخلوق کے ساتھ، حق تعالےٰ کے ساتھ تو آپ کی حالت مناجات کی ہوتی ہے جس سے آپ کا نفسِ شریفہ خوش اور سینۂ اقدس فراخ ہو جاتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ "میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے" اور مخلوق کے ساتھ آپ کی حالت طلب کی ہوتی ہے کہ آپ حق تعالےٰ سے ان کے لئے وہ کچھ مانگتے ہیں جس کے ملنے سے ان کو رضائے الٰہی حاصل ہو جائے اس سے آپ کی آنکھیں [illegible] کی طرف سے مسرور و مطمئن ہو جاتی ہے اس جواب کے اس نے

Marfat.com

پسند کیا اور مجھے برکت کی دعا دی، پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور میں بیدار ہو گیا۔

جب بیدار ہوا تو مجھے ابو طلحہ کی مذکورہ بالا حدیث یاد آ گئی اور میں نے خواب کی یہ تعبیر کی کہ جبریل علیہ السلام کا نبی علیہ السلام پر درود و سلام کے اس شرف و فضل کو پہنچانا ہی سرکار کے لئے نورِ عظیم ہے، پس میں نے درود و سلام کے فضائل میں اس خواب کو ذکر کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔

ایک سو اٹھارہواں لطیفہ ۱۱۸

الرصاع نے الاخیار میں ہی اس مضمون کی ایک حدیث ذکر کرنے کے بعد "کہ جو کوئی نبی علیہ السلام پر پچھتر مرتبہ درود بھیجے کبھی محتاج نہ رہے گا" کہا کہ ایک محب مخلص نے جب یہ حدیث سنی، جو غریب تھا، تو اس نے خوش دلی اور خلوصِ نیت سے نبی علیہ السلام پر بعدد مذکور کے برابر درود و سلام بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو اس طور پر غنی فرمایا کہ اس کی سمجھ سے باہر تھا، فرمایا اگر کوئی ایسا شخص ہو جس نے مذکورہ تعداد کے برابر درود شریف پڑھا ہو اور اس کو فقر و فاقہ سے نجات نہ ملی ہو تو اس میں فتوریت اور خباثتِ نفس کارفرما ہے، کیونکہ جس کسی نے اپنے طور پر اس کی تحقیق کی اور رب تعالیٰ کا قرب حاصل کیا، کبھی کسی کا محتاج نہ رہا، اگر اس کے پاس دنیوی مال و منال نہ بھی ہو تو وہ قناعت کی بدولت غنی ہوتا ہے اور یہ وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم نہ ہو اور یہ مال سے افضل ہے کیونکہ مال فانی چیز ہے جبکہ قناعت کو فنا نہیں اور یہی وہ صاف ستھری زندگی ہے جس کے بارے میں ارشاد باری ہے:۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۔

"جو مومن مرد یا عورت نیک عمل کرے ہم ضرور اس کو صاف ستھری

Marfat.com

زندگی عطا کرتے ہیں۔"

ایک سو انیسواں لطیفہ 119

ابو عبداللہ الرصاع نے تحفہ میں فرمایا، ان حکایات میں سے جو حضور خیر الانام علیہ السلام پر درود وسلام کی برکت پر دلالت کرتی ہیں ایک حکایت وہ ہے جسے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحب نے بیان فرمایا کہ میں نے بغداد میں ایک غریب عیالدار شخص کے متعلق سنا جو بڑا عبادت گذار اور صابر تھا، ایک رات کو وہ نماز پڑھنے کے لئے بیدار ہوا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رونے لگے، جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بیوی بچوں کو پاس بلا کر کہا، تم سب حبیب اللہ علیہ السلام پر درود وسلام بھیجو اور کہا امید کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی علیہ السلام پر پہلے درود وسلام کی برکت سے اپنے فضل وکرم اور جود وعطا سے ہمیں غنی کر دے۔

پس یہ تمام لوگ بیٹھ کر درود وسلام پڑھنے لگے یہاں تک کہ ان پر نیند کا غلبہ ہوا، وہ شخص سو گیا، نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا، سرکار نے فرمایا کل صبح سویرے اگر خدا کو منظور ہوا تو فلاں مجوسی کے گھر جانا، اسے سلام کہنا کہ تیری دعا قبول ہو گئی ہے اور اس سے کہنا کہ محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیرے نام یہ فرمان ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمایا ہے اس میں سے میری مدد کر، کہتے ہیں اس پر وہ شخص جاگ پڑا اور خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا دل میں کہنے لگا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اس نے حق سچ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان انکی شکل اختیار نہیں کر سکتا اور یہ محال ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے ایک مجوسی کے پاس بھیجیں اور اسے سلام فرمائیں، پس دوبارہ سو گیا۔

پھر سرکار کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ نے دوبارہ وہی پہلے والی بات فرمائی صبح اٹھا، نماز فجر ادا کی اور مجوسی کا گھر تلاش کرنے چل نکلا، وہ شخص (مجوسی) مشہور

Marfat.com

معزز و دولمند انسان تھا اس کا گھر اسے بتایا گیا، یہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا، اس وقت مجوسی کے سامنے اس کی جہت سے نوکر چاکر تھے، مجوسی نے اس کو نہ پہچانا اور بولا تمہاری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا مجھے آپ سے کوئی خاص بات کرنی ہے اس پر مجوسی نے حاضرین کو ہٹ جانے کو کہا۔

اب اس شخص نے مجوسی سے کہا، ہمارے نبی علیہ السلام تجھے سلام کہتے ہیں، مجوسی نے کہا تمہارا نبی کون ہے؟ اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں؟ اور میں ان کے پیغام کا منکر ہوں، اس نے کہا، میں سب کچھ جانتا ہوں لیکن میں نے سرکار کو دو مرتبہ دیکھا ہے اور حضور مجھے اسی بات کی تاکید فرماتے تھے، مجوسی بولا، کیا خدا کو گواہ مان کر کہتے ہو کہ انہوں نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے؟ کہا خدا گواہ ہے، پوچھا انہوں نے کیا فرمایا ہے؟ کہا حضور نے فرمایا ہے کہ اس سے کہو، اللہ کے دیئے سے میری مدد کرو اور یہ کہ دعا قبول ہو گئی ہے، مجوسی نے پوچھا نہیں کچھ معلوم ہے کہ دعا کیا ہے؟ کہا مجھے کچھ معلوم نہیں!

مجوسی نے کہا اندر آؤ تاکہ میں تمہیں بتاؤں! کہا میں اس مجوسی کے ہمراہ مکان کی چھت پر چلا گیا، مجوسی نے مجھ سے کہا، اپنا ہاتھ بڑھایئے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نہ محمد اللہ کے رسول ہیں)۔

یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا اور بہت اچھا مسلمان اور اس نے اپنے حاشیہ نشینوں کو بلا کر کہا، تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میں گمراہ تھا اب اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی ہے اور میں نے اسے قبول کر لیا ہے، میں تصدیق کرتا اور ایمان لاتا ہوں اللہ سبحانہ پر اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، اب تم میں سے جو ایمان لائے اس کے ہاتھ میں جو کچھ ہے حلال ہے اور جو رہ گیا وہ مجھے میرا مال دیدے اور میری اس کی آشنائی ختم، اب ایک

Marfat.com

مخلوق تو اس کے نوکر تاجروں کی تھی جن میں سے اکثر ایمان لے آئے اور کچھ چور رہ گئے وہ اس کے پاس اس کا مال لے آئے، پھر اس نے اپنے بیٹے کو آواز دے کر بلایا اور کہا بیٹا! میں نے اسلام کی ہدایت پائی ہے اور مسلمان ہو گیا ہوں، اگر تو مسلمان ہو جائے تو میرا اور میرے پاس اور اگر اپنے پہلے دین پر رہے تو میں تجھ سے بری بیٹے نے کہا اباجی! میں آپکی مخالفت نہیں کر سکتا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، پھر اس نے اپنی بیٹی کو آواز دی جو مجوسی مذہب کے مطابق اپنے بھائی سے بیاہی ہوئی تھی پس اس نے اسے بھی وہی کچھ کہا جو بیٹے کو کہہ چکا تھا، وہ بولی اباجی! بخدا شادی کی پہلی رات سے ہی میں اپنے بھائی کے ساتھ خلوت کو ناپسند کرتی تھی اور میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس پر اسے بے انتہا خوشی ہوئی۔

پھر وہ کہنے لگا، میں تمہیں اس دعا کا واقعہ بتاؤں جس کا ذکر تم نے کیا ہے؟ اور تمہیں وہ سبب بتاؤں جس سے رسول اللہ ہم سے راضی ہوئے؟ اس نے کہا جی ہاں! اس مجوسی نے (جو اب مسلمان ہو چکا تھا) کہا جب میں نے اپنی لڑکی کی شادی اس کے بھائی سے کی تو بہت بڑے کھانے کا اہتمام کیا جس سے شہری اور دیہاتی سب نے اپنا اپنا حصہ پایا اور کھائے بغیر کوئی نہ رہا، جب لوگ کھانا کھا کر چلے گئے تو مجھے تھکاوٹ محسوس ہوئی، میں آرام کرنے کے لئے فرش پر لیٹ گیا، میرے سامنے ایک بیوہ عورت تھی اس کے ہمراہ چھوٹی چھوٹی بچیاں تھیں، وہ کہہ رہی تھیں کہ ہم حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہیں، میں نے سنا، ان میں سے ایک اپنی ماں سے کہنے لگی، اماں جی! آپ نے دیکھا نہیں اس مجوسی نے کتنی رات کیا کیا؟ اس نے ہمارے دل میں کھانے کی خواہش بیدار کر دی جبکہ ہم بھوکے اور فقر و فاقہ کا شکار

Marfat.com

تھے، اللہ اس کو ہماری طرف سے بہتر جزا دے، کہا جب میں نے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹنے لگا اور میں سخت مغموم ہو گیا اور میں جلدی جلدی گھر گیا، بہت سا سامانِ خورد و نوش ہمراہ لیا، ان کی تعداد پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ تین بیٹیاں اور ایک انکی ماں میں نے ان کے لئے چار سو ٹکڑے آٹے اور بہت سی اشیائے ضرورت روانہ کیں اور خود اپنے گھر آگیا۔

میرا بھیجا ہوا سامان جب ان کے پاس پہنچا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور کہنے لگیں اماں جی! ہم یہ کیسے کھائیں اس کا کھانا کیسے کھائیں؟ یہ تو مجوسی ہے، ماں نے کہا، اللہ کے رزق سے کھاؤ، یہ روزی اللہ نے تمہاری طرف بھیجی ہے اور وہ یہی کہے جا رہی تھیں، ماں جی! ہم یہ کھانا نہیں کھائیں گی کیونکہ وہ شخص مجوسی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اس شخص کے دل میں اسلام اور ہمارے جدِ امجد علیہ السلام کی شفاعت سے جنت میں داخل ہونے کی رغبت پیدا کر دے اب وہ اللہ تعالےٰ سے دعا مانگ رہی تھیں اور ماں ان کی دعا پر آمین کہتی جاتی تھی۔

یہ ہے وہ دعا جس کی خبر سرکار نے تجھے اور خوشخبری مجھے سنائی اب میں تیرے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گا اور جب میں نے اپنی بیٹی اپنے بیٹے کو بیاہ کر دی تھی تو اپنا مال بھی تقسیم کر کے نصف انہیں دے دیا تھا اور نصف اپنے پاس رکھ لیا تھا اب چونکہ اسلام نے ان کے درمیان تفریق کر دی ہے تو میں نے تجھے ان کے قائم مقام ٹھہرایا ہے، سو یہ مال اب تیرا ہے اس سے اپنے اہل و عیال کی مدد کر۔

الرضاع نے اپنے تحفہ میں درود و سلام کے فضائل کے سلسلہ میں یہ حکایت بھی نقل کی

ایک سو بیسواں لطیفہ ۱۲۰

ہے کہ بغداد کا ایک بہت مالدار، امیر کبیر شخص خشکی اور سمندر میں (تجارتی) سفر کرتا تھا یہاں تک کہ گردشِ دوراں نے اس کے احوال درہم برہم کر دیئے اس کا تمام مال و دولت تباہ

Marfat.com

ہوگیا اور وہ لوگوں کے قرض کے بوجھ تلے دب گیا، اس کے ہاتھ زمین سے لگ گئے اور قرانش کی بجا آوری سے بھی قاصر رہنے لگا، ایک قرض خواہ کا اس سے آمنا سامنا ہوگیا اس کا اس پر پانچ سو روپے قرض تھا، اس نے مانگا مگر کچھ نہ پایا، اس پر وہ کہنے لگا، ہم نے تم سے وفا کی لیکن تمہاری طرف سے وفا نہ دیکھی۔

اس پر مقروض نے کہا، میں تجھ سے اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ مجھے رسوا نہ کرنا میں مقروض ہوں اور مجھ پر تیرے علاوہ دوسروں کا بھی قرض ہے، لوگ مجھ پر دباؤ ڈالتے ہیں مگر تجھ! میرے پاس کچھ نہیں، میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں، اس نے اسے قاضی کے سامنے جا کھڑا کیا، اس نے وہاں بھی اقرار کیا، قاضی نے کہا اس کا مال دو! وہ کہنے لگا میرے پاس کچھ نہیں، قاضی نے کہا، کوئی معتبر ضامن لازمی ہے یا تجھے قید خانے میں ڈال دیا جائے گا، یہ اس کے ہمراہ باہر آیا مگر کوئی قابلِ اعتبار ضامن نہ ملا، سرکاری ملازم نے کہا، قاضی کے فیصلے کے مطابق تجھے قید میں ڈالنا ضروری ہوگیا ہے اس شخص نے قرض خواہ سے رعایت مانگی اور خدائے بزرگ کے نام پر سوال کیا کہ اسے اس رات چھوڑ دے تاکہ وہ اپنے بچوں کے ہمراہ آخری رات گزار سکے اور یہ کہ صبح سویرے وہ خود اس کے پاس حاضر ہو جائے گا اور قید خانے میں چلا جائے گا اور وہیں اسکی خبر بنے گی الّا یہ کہ اللہ سبحانہٗ اس پر کرم کر دے اور مصیبت دور فرما دے اور یہ بھی کہا کہ اس رات کے میرے ضامن محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے اس پر قرض خواہ نے کہا مجھے منظور ہے۔

وہ شخص (قیدی) مغموم، پریشان اور دل برداشتہ ہو کر اپنے گھر کو چلا گیا، بیوی نے پوچھا، کیا حالت بنا رکھی ہے؟ اور آج دن بھر کہاں رہے ہو؟ اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا، قرض خواہ کی سختی، قید کا حکم، اس نے یہ بھی بتایا کہ میں نے قرض خواہ سے اللہ کا واسطہ دیکر آج رات گھر بسر کرنے اور الوداع کہہ کر صبح سویرے واپس

Marfat.com

آنے کا وعدہ کر کے آیا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر ضامن بنایا ہے تب کہیں اس نے مجھے چھوڑا اور میں آیا، بیوی بولی، فکر نہ کریں، جس کے ضامن رسول اللہ ہوں وہ کیوں مغموم رہے۔

اب سوتے وقت اس نے نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجا یہاں تک کہ اس کی آنکھ لگ گئی، خواب میں نبی علیہ السلام کا دیدار ہوا، سرکار نے فرمایا بشارت ہو صبح سویرے بادشاہ کے وزیر کے پاس جا کر کہنا، تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام فرماتے ہیں اور تجھے حکم دیتے ہیں کہ میری طرف سے قرضہ جو کہ پانچ سو دینا ہیں ادا کرو جس کے سبب سے قاضی نے تجھے قید کرنے کا حکم سنایا ہے اور میں تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت پر نکلا ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک نشانی بھی بتائی ہے وہ یہ کہ تم ہر رات حضور علیہ السلام پر ایک ہزار مرتبہ درود و سلام بھیجتے ہو، گذشتہ رات تم گنتی میں بھول گئے اور تمہیں شک گزرا کہ نہ جانے گنتی پوری ہوئی یا نہیں حالانکہ فی الواقع گنتی پوری تھی۔

کہا کہ اس پر وہ آدمی خوشی خوشی بیدار ہو گیا، پھر جب وہ نماز فجر سے فارغ ہو کر وزیر کی طرف چلا، دیکھتا کیا ہے کہ وزیر اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہے اور سواری کا جانور سامنے ہے، اس نے وزیر کو سلام کیا اور کہا کہ مجھے تمہارے پاس بھیجا گیا ہے، اس نے کہا تمہیں کس نے بھیجا ہے، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میری طرف سے قرض ادا کرو جو اتنا اتنا ہے، نشانی یہ ہے کہ تم ہر رات مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہو، گذشتہ رات تم بھول گئے اور تمہیں شک گزرا کہ تعداد مکمل ہوئی ہے یا نہیں تا آنکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری تعداد مکمل ہے۔

وزیر نے جب یہ بات سنی تو اس پر اس کی سچائی ظاہر ہو گئی، وزیر اندر گیا اور

Marfat.com

اس کو بھی گھر کے اندر آنے کو کہا، وزیر نے کہا، ذرا اپنی بات پھر دہراؤ، اس نے اس کے روبرو پھر وہی بات دہرائی۔

وزیر بہت خوش ہوا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، یہ سب عظمتِ رسول کے لئے تھا اور کہا مرحبا اے قاصدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسے پانچ سو دینار ادائیگی قرض، پانسو دینار اہل وعیال کے لئے مزید پانسو دینار گھر لوٹنے اخراجات کے لئے، پانسو دینار خوشخبری سنانے کے، پانسو دینار سچا خواب بیان کرنے کے اب خواب دیکھنے والا شخص خوشی خوشی گھر لوٹا، پانسو دینار گنے اور قرض خواہ کی طرف چل پڑا اور اس کو قاضی کے پاس چلنے کو کہا، وہاں پہنچا تو قاضی نے کھڑے ہو کر سلام کیا اور کہا، نبی علیہ السلام نے مجھے خواب میں حکم دیا ہے کہ یہ قرض میں تمہاری طرف سے خود ادا کروں، علاوہ ازیں میرے مال سے اتنی ہی مزید رقم تمہیں دیجائے گی، اس پر قرضخواہ نے کہا، میں نہیں گواہ بنا کر سارا قرض بھی چھوڑتا ہوں اور اپنی گرہ سے مزید اتنی ہی رقم دیتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا ہے اور آپ نے مجھے یہی وصیت فرمائی ہے۔

اب یہ شخص اس حال میں لوٹا کہ چار ہزار دینار کا مالک تھا، یہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی برکت اور ثمرہ ہے۔

ایک سو اکیسواں لطیفہ ۱۲۱

ابو عبداللہ الرصاع نے ہی اپنے تحفہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے فضائل کے سلسلہ میں شیخ ابوالحسن بن حارث اللیثی رحمہ اللہ کی یہ حکایت نقل کی ہے، یہ بزرگ خدمتِ (دین) نبوی اور درود وسلام میں منہمک رہا کرتے تھے، ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھ پر تنگدستی اور غربت کے دن آگئے یہاں تک کہ میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہ رہی، عید سر پر آگئی مگر ہم بدستور تہی دست تھے، عید کی رات

Marfat.com

آگئی مگر ہمارے پاس کھانے یا پہننے کو کچھ نہ تھا، وہ رات ہم نے شدید تکلیف میں گزاری رات کا کچھ وقت ہی گزرا ہوگا کہ ہمارے دروازے پر زور زور سے دستک ہوئی دروازے کے باہر شور وغل تھا، ہم نے دروازہ جو کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں شمعیں فروزاں ہیں، ان میں فلاں کا بیٹا دنام ندارد بھی تھا جو اپنے وقت کے خاص لوگوں میں سے تھا، وہ ہمارے گھر داخل ہوا ایسے وقت میں اس کی آمد سے ہمیں حیرانی ہوئی، اس نے کہا کہ تمہارے پاس میرے آنے کا سبب یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے، آپ نے فرمایا، اس وقت ابوالحسن اور اس کے بچے سخت فقر وفاقہ اور پریشانی کا شکار ہیں لہذا اللہ کے دیئے سے جتنا کچھ ہو سکے اس کے پاس لے کر جاؤ تاکہ وہ بچوں کے لئے پوشاک اور خورد ونوش کا بندوبست کر سکے تاکہ عید کے موقع پر وہ بھی خوش وخرم ہوں، میں اٹھا اور یہ کپڑے اور سامان خورد ونوش ہمراہ لایا ہوں، درزی بھی میرے ساتھ ہیں۔

یہ کہہ کر اس نے درزیوں کو ناپ لے لے کر کپڑے سینے کا حکم دیا، کہا کہ پہلے بچوں کے کپڑے سینا کہ بچوں میں صبر نہیں ہوتا، بڑے صبر کر لیں گے، درزی صبح تک وہیں بیٹھے کپڑے سیتے رہے اب گھر والوں کو جو خوشی ہوئی وہ اس کے وہم وخیال سے بھی بالاتر تھی۔

غریبوں کا مادی، ضعیفوں کا ملجا　　یتیموں کا والی، غلاموں کا مولا

ایک سو بائیسواں لطیفہ[۱۲۲] اونٹ کا درود پڑھنا

محمد بن اسمٰعیل النطاکی نے اپنی کتاب مطلع الانوار فی الصلوٰۃ علی النبی المختار میں ابن بشکوال کی کتاب القربۃ سے ابوعلی الصدفی کی زبانی عبداللہ الروزبادی کی یہ حکایت نقل کی ہے کہ میں جنگل میں تھا پس اونٹ

Marfat.com

پھسلا، میرے منہ سے لفظِ اَللّٰہ نکلا، اونٹ نے کہا اَللّٰہ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

ایک سو تیئیسواں لطیفہ ۱۲۳ | وزنِ شعری ترک ہو سکتا ہے مگر درود شریف ترک نہیں کیا جا سکتا!

ابن بشکوال نے محمد بن فرج الفقیہہ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ جب حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر پڑھتے ؎

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا وَاَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

"(اے دشمنِ رسول) تو نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی برائی کی ہیں نے اس کا جواب دیا اور اس سلسلہ میں جزائے خیر تو اللہ ہی کے پاس ہے۔"

تو اسمِ اقدس کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کا اضافہ کر دیتے، ان سے کہا جاتا کہ اس طرح تو وزنِ شعر برقرار نہیں رہتا تو جواب میں کہتے ہیں وزنِ شعری کی رعایت کرتے ہوئے درود شریف نہیں چھوڑ سکتا۔

اس پر ابن بشکوال نے یہ تبصرہ کیا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے ان کا طرزِ عمل مجھے بہت پسند تھا، اللہ ان کو اس نیک نیتی کا صلہ عطا فرمائے!

ایک سو چوبیسواں لطیفہ ۱۲۴ | ابو محمد کنیت رکھ کر درود شریف پڑھنا!

حافظ سخاوی کہتے ہیں، ایک عجیب نکتہ وہ ہے جسے الخطیب نے اپنی جامع میں بہ طریق الفریری عن علی بن حشرم نقل کیا ہے کہ میں نے الفضل بن موسیٰ کو ایک شخص سے پوچھتے سنا، تمہاری کنیت کیا ہے؟ اس نے کہا ابو محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

Marfat.com

الفضل نے کہا، تیرا برا ہو، تو نے نبی علیہ السلام کا درود غیر محل میں استعمال کر دیا الخ
اس کتاب کا جامع فقیر یوسف نبہانی کہتا ہے کہ اس نیک شخص کے متعلق حسنِ ظن کا
تقاضا ہے کہ یہ توجیہہ کی جائے کہ جب اس نے اپنی کنیت میں اپنے بیٹے کا نام
محمد ذکر کیا تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد آگئے پس اس نے سرکار پر درود بھیج
دیا، اب صلے اللہ علیہ وسلم میں ضمیر مجرور (علیہ) محمد بمعنی نبی علیہ السلام کی طرف راجع
ہوگی، پس یہ صنعتِ استخدام کے قبیل سے ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ لفظِ صریح
سے ایک معنی مراد لیا جائے اور اسی لفظِ صریح کی طرف لوٹنے والی ضمیر سے دوسرا
معنی مراد لے لیا جائے پس اب نبی علیہ السلام پر درود وسلام غیر محل میں نہ ہوا، دراصل اس شخص کا یہ
فعل نبی علیہ السلام پر درود وسلام کی شدید محبت کی بنا پر تھا، وہ چاہتا تھا کہ جب بھی
اسمِ گرامی ناکور ہو، درود وسلام پڑھا جائے، یہ بھی ممکن ہے کہ وہ لمحہ بھر خاموش رہا
ہو اور محمد کہہ کر اور پھر صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر اپنے بیٹے پر نہیں بلکہ نبی علیہ السلام پر درود
بھیجنے لگا ہو اسی قاعدے کے ماتحت جس کی تقریر میں ابھی کر چکا ہوں (صنعتِ
استخدام) واللہ اعلم۔

ایک سو پچیسواں لطیفہ ۱۲۵ | حضور پر درود اور صحابہ پر تبرا

شفاء الاسقام ہی میں ابو علی القطان رحمہ اللہ کی یہ حکایت بیان کی گئی ہے کہ
میں نے خواب میں دیکھا کہ الکرخ کی جامع الشرقیہ میں داخل ہوا، مسجد میں میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے ہمراہ دو آدمی اور بھی تھے جنہیں میں نہیں جانتا
میں نے سرکار کی خدمت میں سلام عرض کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر شب و روز اتنی اتنی مرتبہ درود وسلام بھیجتا ہوں، اور

Marfat.com

آج مجھے جوابِ سلام سے محروم کر دیا گیا؟ فرمایا مجھ پر درود بھیجتے ہو اور میرے صحابہ پر سبّ کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے دستِ اقدس پر توبہ کرتا ہوں، آئندہ ایسا نہیں کروں گا، اب سرکار علیہ السلام نے فرمایا

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

تنبیہ: صحابۂ رسول کو بُرا بھلا کہنے کی مذمّت

اس سلسلہ میں چند سبق آموز حکایات و واقعات

ایک شئے سے دوسری شئے یاد آجاتی ہے، آخری لطیفہ کی مناسبت سے مناسب سمجھتا ہوں کہ بعض صحابہ کی مذمت سے متعلق چند حکایات ذکر کر دوں،

امام علامہ ابو عبداللہ محمد بن نعمان التلعکبری نے اپنی کتاب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام فی الیقظۃ والمنام میں ابو عبداللہ المہتدی کی زبانی یہ حکایت نقل کی ہے کہ میں حجِ بیت اللہ کے دوران ایک شخص سے ملا جس نے مجھے بتایا کہ وہ پانی نہیں پیتا، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا وہ حرم شریف سے باہر کا باشندہ ہے اور شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے کہنے لگا، رات کو جب میں سویا تو دیکھتا کیا ہوں گویا قیامت قائم ہو چکی ہے، لوگ سخت اضطراب، پیاس اور سراسیمگی میں ہیں، مجھے بہت سخت پیاس لگی، میں نبی علیہ السلام کے حوض پر آیا، میں نے دیکھا کہ وہاں حضرات ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم لوگوں کو سیراب فرما رہے ہیں، مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بتایا گیا تھا اور مجھے ان سے محبت بھی تھی اور یہ یقین بھی کہ آنجناب ہمیں سیراب فرمانے

Marfat.com

کو پہلے سے موجود ہوں گے، اس بنا پر میں انکی خدمت میں حاضر ہوا کہ مجھے سیراب کریں
مگر آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں حاضر ہوا مگر آپ نے بھی مجھ سے منہ موڑ لیا، پھر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر انہوں نے بھی منہ موڑ لیا، پھر میں حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ کی خدمت میں آیا انہوں نے بھی رخ موڑ لیا، سچ ہے ؎

بخدا، خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مفر!
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ہجوم میں کھڑے ہیں، میں حضور کی خدمت
میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہے، میں علی رضی اللہ عنہ
کے پاس آیا کہ وہ مجھے سیراب کریں مگر انہوں نے مجھ سے منہ موڑ لیا، اس پر حضور
نے فرمایا، جب تم میرے صحابہ سے بغض رکھتے ہو تو علی تمہیں کیسے سیراب کر سکتے ہیں؟
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں!
توبہ کرو اور مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں ایسا شربت پلاؤں گا کہ پھر کبھی پیاسے نہ ہو گے
پس میں مسلمان ہو گیا اور حضور علیہ السلام کے دستِ اقدس پر توبہ کی۔
اب سرکار نے مجھے ایک پیالہ عطا کیا، میں نے اسے نوش کیا پھر میں بیدار ہو
گیا، مجھے بالکل پیاس نہ تھی، ابھی تک بدستور سیراب ہوں جب چاہوں پانی پی لوں
اور نہ چاہوں تو نہ پیئوں۔ یقول فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ؎

ٹھنڈا ٹھنڈا، میٹھا میٹھا — پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

اب میں اپنے گھر والوں کے پاس گیا جن لوگوں نے میرا ساتھ دیا، دیا باقی
سب سے اظہار بیزاری کیا۔
ابو عبداللہ بن نعمان نے کہا کہ اس حکایت کی صحت وہ حدیث شاہد عادل

Marfat.com

جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض (کوثر) کے چار پائے ہیں، پہلا پایہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہے، دوسرا پایہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ، تیسرا پایہ عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور چوتھا پایہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہے، اب جس کسی کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت ہوئی اور عمر فاروق سے بغض تو اس کو ابوبکر صدیق نہیں پلائیں گے اور جس کسی کو عمر فاروق سے محبت ہو مگر ابوبکر صدیق سے نہ ہو تو عمر فاروق اس کو نہیں پلائیں گے اور جس کو عثمان ذوالنورین سے محبت ہو اور علی المرتضیٰ سے بغض تو عثمان ذوالنورین اس کو نہیں پلائیں گے اور جس کو علی المرتضےٰ سے محبت ہو اور عثمانِ غنی سے بغض تو حضرتِ علی اس کو نہ پلائیں گے اور جس نے ابوبکر کے بارے میں اچھی بات کہی تو اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے عمر فاروق کے بارے میں اچھی بات کہی تو اس نے راستہ واضح کر دیا اور جس نے عثمان غنی سے محبت کی تو اس نے اللہ کے نور سے روشنی حاصل کی اور جس نے علی المرتضےٰ سے محبت کی تو اس نے مضبوط رسی کو تھاما اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعریف و توصیف کی تو وہ نفاق سے بری ہو گیا اور جس نے ان میں سے کسی کی تنقیص کی وہ بدعتی ہے، سنت اور سلف صالح کا مخالف ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اس کا عمل آسمان کی طرف بلند نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ وہ ان سے محبت نہ کرے اور اس کا عقیدہ سلف صالح کے اسی طریق پر استوار نہ ہو جائے اور پہلے پچھلے سب علماء کا اس پر اتفاق ہے۔

شیخین کا گستاخ ذلت آمیز موت کا شکار ہوا

اور رضوان السمان کہتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی تھا جو حضرت ابوبکر صدیق،

Marfat.com

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا تھا، کہا کہ ہمارے درمیان اس سلسلہ میں کئی بار گفتگو بھی ہوئی، ایک دن میرے سامنے اس نے پھر ان کی شان میں بکواس کیا جس پر ہمارے درمیان تو تکار ہونے لگی اور بات ہاتھا پائی تک جا پہنچی، میں آزردہ و مغموم اپنے گھر آیا اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا، رات کا کھانا کھائے بغیر ہی سو گیا، خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص جو میرے گھر کا بھی اور بازار کا بھی پڑوسی ہے آپ کے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتا ہے، سر کار نے پوچھا، میرے کس صحابی کو؟ میں نے عرض کیا ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو، حضور نے فرمایا یہ چھری لو اور اسے ذبح کر دو، کہا کہ میں نے چھری ہاتھ میں لی، اس کو زمین پر لٹایا اور ذبح کر دیا، میں نے دیکھا اس کے خون سے میرے ہاتھ لت پت ہیں، میں نے چھری پھینکی اور زمین پر مل کر ہاتھ صاف کرنے لگا۔

پھر میں بیدار ہو گیا تو میں نے اس کے گھر کی طرف سے اس کی آواز سنی میں نے کہا دیکھو کس کی چیخ و پکار ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ فلاں شخص اچانک مر گیا ہے صبح اٹھ کر جو میں نے دیکھا تو مقام ذبح پر نشان موجود تھا۔

شیخین کا دشمن نگاہ علی میں مردود

شیخ دمشقی کئی سال سے حجاز میں سکونت پذیر ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک سال قحط پڑا، میں آٹا خریدنے کے لئے بازار گیا، آٹا بیچنے والے نے مجھ سے رقم لے لی اور کہا شیخین (ابوبکر صدیق، عمر فاروق) پر لعنت بھیجو گے تو آٹا تمہارے ہاتھ بیچوں گا، میں نے اس سے انکار کر دیا تو اس نے مجھے ہنستے ہوئے بار بار یہی پیش کش کی، مجھے اس بات کا بہت صدمہ ہوا، میں نے کہا جو ان دو کو لعنت کرے، اللہ تعالیٰ اس پر لعنت

Marfat.com

بھیجے، اس پر اس نے میری آنکھ پر تھپڑ رسید کیا، میں مسجد کی طرف لوٹ آیا، آنسو میری آنکھوں سے رواں تھے کہا، کہ میا فارقین کے رہنے والا میرا ایک دوست تھا جو عابد و زاہد تھا ہم دونوں مدینہ منورہ میں کئی سال ایک ساتھ رہ چکے تھے اس نے مجھے دیکھا تو پوچھا، یہ کیا حال بنا رکھا ہے؟ میں نے اس سے سارا ماجرہ کہہ سنایا وہ مجھے لے کر روضۂ اقدس پر جا پہنچا، عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ سرکار! ہم دو مظلوم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں، ہمارا بدلہ لیں، میرے ساتھی نے بہت آہ و زاری کی، پھر ہم واپس آ گئے۔

میں رات کو سو گیا، صبح اٹھا تو آنکھ بالکل تندرست تھی نظر پہلے سے بھی تیز تر، زخم یا ضرب کا نام و نشان نہ تھا، تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ ایک نقاب پوش مسجد کے دروازے سے اندر آیا وہ میرے بارے پوچھ رہا تھا اسے میرے متعلق بتایا گیا، اس نے آ کر مجھے سلام کیا اور کہنے لگا، میں تجھے خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے حرم سے باہر نکلوا! میں ہی وہ شخص ہوں جس نے تجھے تھپڑ رسید کیا تھا میں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا تجھے یاد ہے نا! جو تو نے میرے ساتھ کیا تھا، وہ کہنے لگا میں (اس حرکت کے بعد) سو گیا تھا، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف آتے دیکھا، حضور کے ہمراہ ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہم بھی تھے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا: اَلسَّلَام علیکم، اس پر علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہ اللہ تعالیٰ تم پر سلامتی نازل فرمائے نہ تم سے راضی ہو، کہا میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ شیخین (صدیق و فاروق) کو لعنت کرو؟ یہ فرما کر حضرت علی نے اپنی انگلیاں ڈال کر میری آنکھیں پھوڑ دیں، اس پر میں بیدار ہو گیا، میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں اور تجھ سے اپنے جرم کی معافی کا خواستگار ہوں، میں نے جب اس کی بات سنی تو کہہ دیا، جاؤ! میری طرف سے

Marfat.com

حرم میں رہ سکتے ہو۔

صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کے دشمن کا سر قلم

علماء اور حفاظ کی ایک جماعت نے یہ واقعہ بیان کیا ہے، الفاظ میں تھوڑے اختلاف ہے مگر معنی سب کا ایک ہے کہ ایک شخص نے حج کا ارادہ کیا، وہاں کے شیعہ امیر نے اس کو بلا بھیجا، امیر نے پوچھا تم حج پر جا رہے ہو؟ کہا جی ہاں! کہا کہ جب دورانِ حج مدینہ منورہ جاؤ تو نبی علیہ السلام کی خدمت میں میرا سلام کہہ دینا اور یہ بھی کہنا کہ اگر حضور کے دو ساتھی (صدیق و فاروق) نہ ہوتے تو میں ضرور زیارت کے لئے حاضر ہوتا۔

وہ شخص کہتا ہے میں حج سے فارغ ہوا تو مدینہ طیبہ حاضر ہوا لیکن روضۂ اقدس پر میں نے جلالتِ نبوی کے پیشِ نظر وہ پیغام نہ پہنچایا، رات کو جب سویا تو نبی علیہ السلام کے دیدار سے مشرف ہوا، سرکار نے فرمایا اے تم نے فلاں امیر کا پیغام کیوں نہ پہنچایا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے جلال کے پیشِ نظر میں آپ کے ساتھیوں کے بارے میں کچھ نہ کہہ سکا، اس پر سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سرِ اقدس اٹھاتے ہوئے پاس کھڑے ایک شخص سے فرمایا، یہ استرا لو اور اس (شیعہ امیر) کو ذبح کر دو۔

جب میں عراق پہنچا تو یہ بات سنی کہ وہ شیعہ امیر اپنے بستر پر قتل ہو گیا ہے۔ جب میں شہر پہنچا تو اس کے بارے میں دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ اپنے بستر پر قتل کر دیا گیا، میں نے لوگوں کے سامنے وہ خواب بیان کیا جو میں نے دیکھا تھا تو بات پھیل گئی یہاں تک کہ امیر فرواش بن المسیب تک جا پہنچی، اس نے مجھے بلایا اور کہا پوری پوری تفصیل بتاؤ! میں نے سب کچھ بتا دیا، امیر نے پوچھا، وہ

Marfat.com

استرا پہچانتے ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں! اس پر استروں سے بھرا ہوا ایک تھال لایا گیا، جن میں وہ استرا بھی موجود تھا، امیر نے کہا وہ استرا نکالو! میں نے ہاتھ ڈالا اور وہی استرا نکال کر الگ رکھ دیا جسے میں سرکار کے دستِ اقدس میں دیکھ چکا تھا اور جو خود سرکار نے اس شخص کو پکڑوایا تھا۔

امیر نے کہا، تم نے سچ کہتے ہے جب وہ شخص ذبح ہوا تھا یہ استرا میں نے خود اس کے سرہانے دیکھا تھا۔

شیخین کے گستاخ کے ہاتھوں میں بیڑیاں

ابو عبداللہ بن محمد الفقیہہ الحنبلی نے کہا، شروع سال میں زائرین مکہ کی ایک جماعت تیار ہوئی، ان میں سے ایک شخص کثرت سے نمازیں پڑھتا تھا وہ مر ہو گیا ہمراہیوں کو اس کی تدفین کی فکر ہوئی، انہوں نے صحرا میں بالوں کا بنا ہوا ایک خیمہ دیکھا سب اس طرف چل نکلے، دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بڑھیا ہے جس کے خیمے میں کدال پڑا ہے، انہوں نے بڑھیا سے کدال مانگا، اس نے کہا خدا کی قسم اٹھاؤ! واپس کر دو گے؟ انہوں نے قسمیں کھائیں، پھر انہوں نے کدال لیا اور اس سے قبر کھودی، اس شخص کو دفن کر دیا مگر کدال قبر میں اس کے ساتھ ہی بھول گئے، اب انکو اپنا وعدہ یاد آیا تو ضرورت کے پیش نظر انہوں نے قبر منہدم کی، کیا دیکھتے ہیں کہ کدال کی بیڑی بنی ہوئی ہے جو اس کے ہاتھ کو گردن سے باندھے ہوئے ہے پس لوگوں نے دوبارہ مٹی ڈالی اور بڑھیا کو سب کچھ بتا دیا، بڑھیا کی زبان سے نکلا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ! میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا اور سرکار نے فرمایا تھا کہ اس کدال کو سنبھال کر رکھنا کہ یہ بیڑی ہے ایک ایسے شخص کے لئے جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں بکتا ہے۔

Marfat.com

تینجین کے دشمن سے خدا اور مصطفٰے بیزار ہیں!

ابو محمد الخراسانی کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں خراسان میں ایک بادشاہ تھا، اس کا ایک خادم تھا جو بڑا عبادت گزار تھا، جب بادشاہ نے حج کی تیاری کی تو خادم نے بھی آقا سے حج پر چلنے کی اجازت مانگی مگر آقا نے اجازت نہ دی، خادم نے کہا، میں نے تجھ سے اطاعتِ خدا و اطاعتِ مصطفٰے علیہ السلام کی اجازت مانگی ہے، اس نے کہا، میں تجھے اس وقت تک اجازت نہیں دوں گا جب تک تو میری حاجت براری کی ضمانت نہ دے اگر ضمانت دے تو میں بھی اجازت دیدوں گا اور اگر تم ضامن نہیں بنتے تو میں بھی اجازت نہیں دیتا خادم نے کہا، پیش کرو تمہاری کیا حاجت ہے؟ کہا میں تمہارے ہمراہ کئی آدمی، خدام اور تھیلیاں بھیجوں گا، جب تم محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پہنچو تو کہنا یا رسول اللہ! میرا آقا کہتا ہے کہ میں آپ کے دونوں ساتھیوں (صدیق و فاروق) سے بیزار ہوں، کہا کہ میں نے بادشاہ سے کہا، جناب! سنوں گا اور مانوں گا، باقی دل میں کیا ہے، یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے پھر ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے، میں قبرِ اقدس کی طرف بڑھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق، عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کیا اور مجھے شرم آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بدترین پیغام پہنچاؤں۔

کہا کہ میں مسجد میں روضۂ انور کے پاس ہی سو گیا، خواب میں دیکھتا ہوں گویا قبرِ انور کی دیوار کھل گئی ہے اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ہیں آپ کا لباس سبز اور بدنِ مبارک سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی، دائیں طرف سبز لباس میں ابوبکر صدیق اور بائیں طرف عمر فاروق رضی اللہ عنہما سبز لباس زیبِ تن کیے ہوئے ہیں گویا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرما رہے ہیں اے عقلمند! پیغام کیوں نہیں پہنچاتے، کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسی لیے ہی سامنے میں ہیبتِ

Marfat.com

نبوی کے پیش نظر کھڑا ہوگیا، حضور! مجھے شرم آتی ہے کہ آپ کے دو ساتھیوں کے بارے میں وہ پیغام پہنچاؤں جو میرے آقا نے میرے ہاتھ بھیجا ہے۔ اس پر سرکار نے فرمایا، مجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ تو حج کر کے انشاء اللہ صحیح سالم خراسان کی طرف جائے گا جب اس (اپنے آقا) کے پاس جاؤ تو، تو اس کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ جو کوئی صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما سے بیزار ہے اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں، سمجھے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! پھر فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ تمہارے پہنچنے کے چوتھے دن مر جائے گا سمجھے ہو، میں نے عرض کیا جی حضور! پھر فرمایا، دیکھنا مرنے سے پہلے اس کے منہ سے گندگی نکلے گی سمجھے ہو؟ میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ!

پھر میں بیدار ہوگیا، میں نے اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی زیارت سے مشرف ہوا اور اس بات پر بھی شکریہ ادا کیا کہ اس نے مجھے پیغام مذکور پہنچانے کی توفیق بخشی، پھر میں نے حج کیا اور بخیریت خراسان لوٹ آیا، میں اپنے آقا کے لئے بہت سارے تحائف لایا تھا، دو دن تک تو وہ خاموش رہا تیسرے دن کہنے لگا، میری حاجت کا کیا بنا؟ میں نے کہا پوری کر دی، کہنے لگا جواب لاؤ! میں نے کہا جناب! جواب نہ ہی سنیں تو بہتر ہے، بولا نہیں، جواب لاؤ!

اس پر میں نے تمام واقعہ بیان کر دیا جب میں نے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان سنایا کہ "اللہ تعالیٰ اور میں اس آدمی سے بیزار ہیں جو ابوبکر و فاروق رضی اللہ عنہما سے بیزار ہے" تو کھلکھلا کر ہنسا اور بولا ہم ان سے بری اور وہ ہم سے بری اب میں سے رہیں گے، میں نے دل میں کہا اے دشمن خدا! عنقریب تجھے پتہ چل جائیگا، کہا مجھے آئے چوتھا دن تھا کہ اس کے چہرے پر گندگی ظاہر ہونے لگی، میں نے اسکو

Marfat.com

ملامت کیا اور نماز ظہر سے پہلے ہم اسکی تدفین سے فارغ ہو چکے تھے۔

شیخین کے گستاخ کی قبر میں اژدہا

ایک معمر بزرگ نے یہ بات سنائی کہ مصریوں کی حکومت کے آخری ایام تھے ہم لوگ (مصر میں) حضرت عمرو ابن العاص کی جامع مسجد میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے، میں نے جامع مسجد کے صحن سے کچھ شور و غل سنا، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ صحن میں جمع ہو گئے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شخص کو ذبح کر دیا گیا ہے، حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا میں نے اسے ذبح کیا ہے میں نے اسے شیخین (صدیق و فاروق) کو گالیاں بکتے سنا ہے، اس شخص کو پکڑ کر بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا بادشاہ نے واقعہ پوچھا تو اس نے بتا دیا کہ اسے میں نے قتل کیا ہے بادشاہ نے قاتل کی گرفتاری اور مقتول کی تدفین کا حکم دیا۔

لوگوں نے اس کے لئے قبر کھودی تو اندر سے اژدہا نکل آیا، پھر دوسری جگہ قبر کھودی گئی تو وہاں سے بھی اژدہا برآمد ہوا، تیسری جگہ قبر کھودی گئی تو وہاں سے بھی اژدہا نکلا، اب لوگوں نے اسی میں اس کو دفنا دیا (خس کم، جہاں پاک)

شیخین کا گستاخ خنزیر بن گیا

مقام عک کے مؤذن نے یہ بات بتائی کہ میں اور میرا چچا مکران کی طرف جا رہے تھے ہمارے ہمراہ ایک شخص تھا جو حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں بکتا تھا، ہم نے اس کو اس سے منع کیا لیکن وہ مانا نہیں ہم نے کہا، تو ہم سے الگ ہو جا، وہ الگ ہو گیا، جب ہمارے کوچ کا وقت قریب آیا تو ہم نے ایک دوسرے کو سخت سست کہنا شروع کر دیا کہ ہم اس کو کوفہ واپسی تک ساتھ رکھتے تو کیا اچھا ہوتا، اتنے میں اس کا ایک غلام ہمیں نظر آیا، ہم نے کہا اپنے آقا سے کہو، ہمارے پاس لوٹ آئے، غلام نے کہا میرے آقا پر تو بہت

Marfat.com

بڑی مصیبت آپڑی ہے اس کے دونوں ہاتھ خنزیر کے ہاتھ بن چکے ہیں، کہا کہ ہم اس (گستاخ) کے پاس آئے اور ہم نے کہا ہمارے پاس لوٹ آؤ، اس نے کہا، مجھ پر ایک بہت بڑا حادثہ گزرا ہے یہ کہہ کر اس نے اپنے بازو (آستینوں سے) باہر نکالے، ہم کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے بازو تو خنزیر کے بن چکے ہیں، کہتے ہیں، ہم وہاں سے چل کر سواد کے ایک گاؤں میں جا پہنچے جہاں خنزیروں کی کثرت تھی، جب یہ بستی اس نے دیکھی تو وہ سخت چیخ و پکار کے ساتھ اچھلا پھر اس کی شکل بھی خنزیر کی سی بن گئی اور غائب ہو گیا پس ہم اس کا غلام اور مال لے کر کوفہ لوٹ آئے۔ سچ ہے ؎

غضب سے ان کے خدا بچائے　　جلال باری عتاب میں ہے

شاتمِ شیخین پر بھیڑوں کا حملہ

ایک شخص نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ہم لوگ سفر میں تھے ہمارا ایک ہمراہی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہہ رہا تھا، ہم نے اس کو منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا، وہ کسی کام کے لئے نکلا تو اس پر بھیڑیں آ مسلط ہوئیں، اس نے ہم سے فریاد کی تو ہم لوگ اس کی مدد کو دوڑے تو بھیڑوں نے ہم پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ ہم نے اسے چھوڑ دیا، پس بھیڑوں نے اسے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک وہ مر نہیں گیا۔

آگ کی بھٹی سنی کے لئے جنت، رافضی کے لئے جہنم

شہرِ حوشب

نے کہا، میں ہر روز جنازگاہ کی طرف نکل جایا کرتا تھا اور جو جنازہ ہوتا میں نماز میں شریک ہو جاتا یہاں تک کہ جب کسی جنازے کی آمد سے مایوس ہو جاتا تو گھر آتا، ایک دن میں اسی مقصد کے پیشِ نظر گھر سے نکلا تو دو آدمیوں کو دیکھا کہ

Marfat.com

دوڑے آرہے ہیں ان کے جسم پر اونی لباس تھا (فقیروں جیسا) ایک دوسرے کو لہولہان کئے جارہا تھا۔ میں ان کے چھڑانے کو آگے بڑھا، میں نے کہا تمہارا لباس تو نیکوکاروں کا سا ہے اور کام شریروں کا سا کرتے ہو؟ زخم لگانے والا بولا مجھے چھوڑ دو، تمہیں کیا معلوم یہ کیا بکتا ہے؟ میں نے کہا کیا کہتا ہے؟ کہا کہ یہ کہہ رہا ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر علی ابن ابی طالب ہیں (رضی اللہ عنہ) اور یہ کہ ابوبکر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے اور اسلام سے پھر گئے تھے اور مسلمانوں سے لڑے تھے"۔ اور تقدیر کو جھٹلاتا ہے، خارجی خیالات کا حامل ہے اور دین میں بدعات جاری کرتا ہے۔

میں نے اس سے پوچھا، کیا تم یہی کچھ کہتے ہو؟ کہنے لگا ہاں! میں نے اس کے ساتھی سے کہا اسے چھوڑ دے، رب تعالیٰ کا غضب اس کے گھات میں ہے، وہ بولا، میں اسے نہیں چھوڑوں گا تاوقتیکہ تم میرے اور اس کے درمیان فیصلہ نہ کر دو!

میں نے کہا، فیصلہ کس سے کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا، اب اس نے اپنے برابر بھڑکتی ہوئی بھٹی کو دیکھا جسے بھٹیارے نے گرم کیا تھا یہ اس کی بھٹی کو اس شخص پر الٹنا چاہتا تھا تب اس (رافضی) نے کہا! ہم سب اس بھٹی میں داخل ہوتے ہیں ہم میں سے جو حق پر ہوگا بچ جائے گا اور جو باطل پر ہوگا جل جائے گا، میں نے دوسرے سنی سے کہا منظور ہے؟ اس نے کہا منظور ہے! اب یہ دونوں بھٹی والے کے پاس گئے اور بولے بھٹی کا دروازہ بند کیجئے، ہم اس میں داخل ہونا چاہتے ہیں، اس نے دونوں کو اس سے منع کیا مگر انہوں نے کہا ہم ضرور اس میں داخل ہوں گے، اس نے مقصد پوچھا تو دونوں نے قصہ بتا دیا، اس نے دونوں کو خدا کا واسطہ دیکر منع کیا مگر وہ نہ مانے۔

Marfat.com

اب سنّی نے بدعتی (رافضی) سے کہا، میں پہلے داخل ہوں یا تم داخل ہو گے؟ اس نے کہا، پہلے تم داخل ہو، پس سنّی آگے بڑھا اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا جس کا وہ مستحق ہے بیان کی اور کہا، الٰہی! تو جانتا ہے کہ میرے عقیدے میں تیرے رسول کے بعد سب سے بہتر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے تیرے رسول کی مدد کی اور جان و مال سے ان کا ساتھ دیا اور ہر جگہ انکی نصرت کی وہ پہلے مسلمان اور ان کے وزیر ہیں، وہ ان پر بھی ایمان لائے اور جو کتاب وہ لائے اس پر بھی، ان کے بغیر ثانی اثنین (دو میں کا دوسرا جب وہ غار میں تھے) کوئی نہیں "جب حضور اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے، غم نہ کرو! بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔

اس طرح اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کئے، پھر عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں جن سے تو نے اسلام کو عزت و قوت عطا فرمائی اور حق و باطل میں واضح امتیاز فرمایا، پھر عثمان بن عفان ہیں جن کے نکاح میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں اور سرکار نے فرمایا، اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو اسے بھی تیرے نکاح میں دے دیتا، وہ جنہوں نے جیشِ عسرت (تنگدست لشکر) غزوۂ تبوک کے موقع پر کو سازوسامان اور نقدی دیکر جنگ کے لئے تیار کیا، وہ جو اتنے فضائل کے حامل ہونے کے باوجود ارشادِ رسول کے مطابق مصائب جھیل کر بھی امرِ حق کو قائم رکھے رہے۔

پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں جو تیرے رسول کے چچازاد بھائی اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں، سرکار کے عزیز ترین اور حسنین رضی اللہ عنہما کے والد ہیں، اخِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے رنج و الم کو دور کرنے والے، اس کے ساتھ ہی آپ کے فضائل بیان کئے، میں بری بھلی تقدیر پر بھی ایمان رکھتا ہوں اور ہر اس بات پر بھی جس پر تیرے رسولِ اکرم ایمان لائے اور جس سے

Marfat.com

آپ نے منع فرمایا اس کے منورع ہونے پر اور میں خارجیوں کے مسلک پر نہیں اور میں میں حشر نشر پر بھی ایمان رکھتا ہوں اور تو ایسا ردشن حق ہے جس کی مثل نہیں اور بے شک تو اہل قبور کو اٹھائے گا، میں تابعِ رسول ہوں بدعتی نہیں۔

پھر اس نے کہا الٰہی! یہ میرا دین اور عقیدہ ہے اب اگر میں حق پر ہوں تو اس آگ کو اسی طرح ٹھنڈا کر دے جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈا کیا تھا اور مجھ سے اس کی گرمی، شعلہ زنی اور تکلیف کو اپنی قدرت و قوت سے پھیر دے کیوں کہ میں یہ سب کچھ تیرے دین کی غیرت اور تیرے رسول کی لائی ہوئی ہدایت کی حمایت میں کر رہا ہوں اور میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اس بھٹی میں داخل ہو گیا۔

اب بدعتی (شیعہ) آگے آیا اس نے بھی اسی طرح اللہ تعالےٰ کی حمد و ثناء کی پھر کہنے لگا میرا دین یہ ہے کہ تیرے رسول کے بعد سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہیں، پھر سنی کی طرح آپ کے فضائل بیان کئے۔ پھر بولا میں ان کے بغیر کسی کو حق نہیں مانتا کیونکہ ابوبکر اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے انہوں نے مسلمانوں سے جنگ کی اور دین سے پھر گئے۔ یونہی عمر اور عثمان بھی، پھر اپنے دین کی بدعات کا ذکر کرنے لگا اور جھوٹ بولنے لگا، پھر بولا اے اللہ! یہ ہے میرا دین و عقیدہ، اور آگے وہی کچھ کہا جو اس کا ساتھی (سنی) کہہ چکا تھا۔

یہ کہہ کر وہ بھی اس میں داخل ہو گیا، بھٹی کے مالک نے دونوں کو ڈھانپ دیا اور خود چلا گیا کہ یہ دونوں جل جائیں گے انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔

میں اکیلا رہ گیا، میں اس وقت تک لوٹنا نہیں چاہتا تھا جب تک ان کا انجام واضح نہ ہو جائے، میں برابر ایک سائے سے دوسرے سائے کی طرف منتقل ہوتا رہا میری نگاہیں بھٹی پر جمی تھیں یہاں تک کہ سورج ڈھلنے لگا اب بھٹی گری اور سنی باہر نکلا، اسکی پیشانی چمک رہی تھی میں اس طرف اٹھا اور اس کی پیشانی کو بوسہ دیا

Marfat.com

میں نے اس سے پوچھا تم کیسے رہے؟ بولا بالکل ٹھیک! میں ایک ایسی مجلس میں داخل ہوا جس میں طرح طرح کے فرش بچھے تھے، قسم قسم کے پھول اور خادم تھے میں ابھی تک اس فرش پر سویا رہا، پھر میرے پاس ایک آنے والا آیا۔ اس نے کہا اٹھو! اب یہاں سے تمہارے چلے جانے کا وقت آپہنچا ہے، نماز کا وقت ہو گیا ہے، اٹھو اور نماز پڑھو، میں نے اس سے تھوڑا سا وقفہ مانگا اور ہم لوگ بھٹیارے کے پیچھے گئے، وہ اپنا لوہا لے کر آیا اور بدعتی کو تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ ایک جگہ وہ سلاخ اس کے بدن سے ٹکرائی، اس نے اسے کھینچ کر باہر نکالا تو وہ جل کر کوئلہ بن چکا تھا تاہم اس کی پیشانی محفوظ چمک رہی تھی جس پر دو سطروں میں یہ لکھا تھا

"اس شخص نے سرکشی کی، بغاوت کی اور ابوبکر و عمر کا انکار کیا یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوا۔"

یہ دیکھ کر لوگوں نے تین دن تک اپنی دکانیں بند رکھیں، لوگ آکر یہ عبرت انگیز منظر دیکھتے اور سنی سے اس کی بات سنتے اور چار ہزار (رافضی) لوگ ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی گستاخی سے تائب ہوئے۔

کتاب مصباح الظلام کا اقتباس ختم ہوا۔

بقول فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ہے

اہلِ سنت کا بیڑا پار، اصحابِ رسول ستارے ہیں اور ناؤ ہے عترتِ رسول اللہ کی

شیخین کو رضۂ رسول سے جدا کرنے والوں کا عبرتناک انجام چالیس گستاخ زندہ درگور ہو گئے

اس سے ملتی جلتی ایک عجیب و غریب حکایت علامہ سمہودی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب خلاصۃ الوفاء فی اخبار دار المصطفیٰ میں المحب الطبری کی کتاب الریاض النضرۃ کے حوالہ سے نقل کی ہے، ہارون ابن شیخ عمر بن الزین

Marfat.com

نے جو ایک قابلِ وثوق اور سچی شخصیت تھی، نیکی و راستی میں مشہور، اپنے والد سے نقل کیا جو بڑی ہستی کے مالک تھے کہا کہ مجھ سے شمس الدین صواب اللمطی نے فرمایا جو خادمانِ نبوی کے شیخ اور مردِ صالح تھے فقراء سے بہت احسان فرمانے والے کہا کہ میں تمہیں ایک عجیب واقعہ بتاتا ہوں، میرا ایک ساتھی تھا جو بادشاہ کے پاس بیٹھتا اور مجھے ایسی باتیں بتا دیتا جن کی مجھے ضرورت ہوتی تھی ایک دن ہم بیٹھے تھے کہ وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا، آج ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہوا ہے حلب سے کچھ لوگ آئے ہیں اور انہوں نے امیر کو بہت بڑا سرمایہ فراہم کیا ہے اس مقصد کے لئے کہ وہ انہیں حجرۂ رسول کھولنے کی اجازت دیدے اور وہ وہاں سے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے اجسامِ مقدسہ نکال لیں اور امیر نے ان کی یہ بات مان لی ہے۔

تھوڑا ہی وقت گزرا ہوگا کہ امیر کے قاصد نے مجھے بلایا میں نے اس کے قاصد کی بات سنی اور حاضر ہو گیا، امیر نے کہا اے صواب! آج رات کچھ لوگ مسجدِ نبوی کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے تم ان کے لئے دروازہ کھول دینا اور جو کرنا چاہیں، کرنے دینا، کوئی رکاوٹ نہ ڈالنا، میں نے کہا آپ کا حکم سنا اور مانا۔

میں حجرۂ اقدس کے پیچھے رہتا رہا یہاں تک کہ میں نے عشاء کی نماز ادا کی اور دروازے بند کر دیئے، تھوڑا وقت گزرا تھا کہ باب السلام کی طرف سے دروازے پر دستک ہوئی، میں نے دروازہ کھول دیا پس چالیس آدمی اندر آئے جنہیں میں نے ایک ایک کر کے شمار کیا ان کے ہمراہ ٹاٹ، ٹوکرے، چراغ اور گرانے کھودنے کے آلات تھے، کہا کہ ان لوگوں نے حجرۂ شریفہ کا قصد کیا خدا کی قسم! وہ منبر شریف تک بھی نہ پہنچے تھے کہ زمین نے ان سب کو مع ساز و سامان کے نگل لیا، اب جو امیر کو اس کی خبر نہ پہنچی تو اس نے مجھے بلایا اور پوچھا صواب!

Marfat.com

کیا تمہارے پاس کچھ لوگ نہ آئے تھے؟ میں نے کہا جی ہاں! آئے تھے لیکن ان کو یہ کچھ پیش آیا، کہا ان کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا یہی جو ہو گیا ہے آپ اٹھ کر دیکھیں تو، کہیں ان کا نام و نشان نظر آتا ہے؟ کہا یہ بات یہیں رہے اگر کسی کے آگے ظاہر کی تو تمہارا سر کٹ جائے گا۔

المطری نے کہا کہ میں نے ایک قابل اعتماد شخص کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ ایک دن میں شیخ عبداللہ القرطبی کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر تھا کہ شیخ شمس الدین صواب نے یہی حکایت بیان کی اور میں نے ان کی زبان سے سنی الخ۔ اور کچھ اختصار کے ساتھ اسے ابو محمد بن ابی عبداللہ بن ابی محمد المرجانی نے اپنی تاریخ مدینہ میں بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا، میں نے یہ واقعہ اپنے والد الامام الجلیل ابو عبداللہ المرجانی سے اور انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حکایت اپنے والد ابو محمد المرجانی سے سنی ہے جنہوں نے یہ حکایت حجرۂ مبارکہ کے خادم سے سنی تھی اور پھر مندرجہ بالا واقعہ بیان کیا اور یہی واقعہ مختصر کر کے امام شعرانی نے اپنی کتاب المنن الکبریٰ کے بارہویں باب میں ذکر فرمایا، اس میں محب طبری کے حوالہ سے اتنا اضافہ ہے کہ محافظِ حرم جس نے ان لوگوں کو اجازت دی تھی مرضِ جذام میں گرفتار ہوا یہاں تک کہ اس کے اعضا کٹ کٹ کر گرنے لگے اور بہت بری موت مرا، فرمایا پھر رافضیوں کی اس جماعت کی جس نے چالیس آدمی بھیجے تھے جب ان لوگوں کے زمین میں دھنسنے کی خبر ہوئی تو وہ اجنبی بن کر مدینہ منورہ میں آئے اور خادم مسجد کو کسی حیلے سے ایک خالی مکان میں لے گئے جس میں کوئی بستا نہ تھا اس کی زبان اور ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے پس (خواب میں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس کے جسم اور زبان پر دست اقدس پھیرا جس سے وہ شخص بالکل تندرست ہو گیا، پھر دوبارہ انہوں نے اس کے خلاف حیلہ کیا اس کو

Marfat.com

پیٹا، زبان کاٹ دی اور شدید زخمی کر دیا پس نبی علیہ السلام اس کے پاس تشریف لائے آپ نے اس پر دستِ اقدس پھیرا، پھر وہ ٹھیک ہوگیا، پھر انہوں نے تیسری مرتبہ اس کے خلاف حیلہ کیا، اسکو مارا، زبان کاٹ دی اور اس پر دروازہ بند کر دیا، پھر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے آپ نے اپنا دستِ اقدس اس پر پھیرا تو وہ بالکل ٹھیک ہوگیا الخ۔

(یونہی علامہ شعرانی علیہ الرحمہ) نے فرمایا، شیخ عبدالغفار القوصی کا بیان ہے کہ ہمیں ایسی ہی ایک خبر پہنچی کہ ایک شخص ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شان میں بکا کرتا تھا اسکی بیوی اور بیٹا اسے منع کرتے لیکن وہ باز نہیں آیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی شکل خنزیر سے بدل دی گردن میں بہت بڑی زنجیر ہوتی، لوگ اس کے بیٹے کے پاس آتے اور اس (خنزیر) کو دیدۂ عبرت سے دیکھتے، پھر کچھ دن بعد وہ مرگیا پس اس کے بیٹے نے اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔

شیخ عبدالغفار نے کہا، میں نے اسے زندگی میں اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ روتا اور خنزیر کی طرح چلاتا تھا، پھر مجھے شیخ محب الدین الطبری نے بتایا کہ اسے ایک شخص نے بتایا کہ وہ اس شخص کے بیٹے سے ملا تھا جس نے اسے اپنے باپ کا قصہ سنایا اور یہ بھی بتایا کہ اس کا باپ اسے مارا کرتا اور کہتا، ابوبکر و عمر کو گالیاں دے لیکن بیٹے نے اس کی بات کبھی نہیں مانی الخ امام شعرانی کی عبارت ختم ہوئی۔

ایسی ہی ایک اور کہانی امام شعرانی کی زبانی

اسی سے ملتی جلتی عجیب و غریب ایک اور حکایت ہے جس کو امام شعرانی رحمہ اللہ ہی نے لطائف المنن کے چودھویں باب میں نقل فرمایا ہے، فرماتے ہیں مجھ پر اللہ تعالیٰ کا ایک احسان یہ بھی ہے کہ میں بچپن سے اس بات کا عادی ہوں کہ جب کوئی عبادت میں مصروف ہو تو اس سے مزاح نہیں کرتا محض اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

کے ادب کے پیش نظر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں کسی نماز پڑھنے والے، قرآن پڑھنے والے یا ذکر کرنے والے کی طرف ہاتھ یا آنکھ سے اشارہ کروں حالانکہ مکتب و مدرسہ میں اپنے ہم جماعت بھائیوں سے کم ہی کوئی محفوظ رہتا ہے اور یہ مجھ پر اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا انعام ہے کہ اس نے مجھے ایسی باتوں سے بچپن سے بچائے رکھا۔

نمازی سے کھیلنے والے کا انجام

منصور بن سلطان شعبان کی تاریخ میں لکھا ہے کہ ۷۸۲ھ میں نائب حلب کا ایک قاصد مصر میں ایک خط لے کر آیا جس میں لکھا تھا کہ ایک امام نے دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کو نماز پڑھائی، پس ایک شخص آیا اور امام سے نماز کے دوران بطورِ مذاق کھیلنے لگا لیکن امام نے نماز نہ توڑی یہاں تک کہ سلام پھیر کر فارغ ہوا، دیکھا کہ مذاق کرنے والے کا چہرہ خنزیر کی طرح بدل گیا، پھر وہ بھاگ کر پاس ہی جنگل میں جا گھسا، لوگوں کو اس پر تعجب ہوا اور انہوں نے اسکی روداد لکھی۔

یہ بھی اللہ تعالےٰ کی غیرت اور سزا ہے جو ہر اس آدمی پر نازل ہوتی ہے جو اس کی بے ادبی کرے، پس اے بھائی! تم اپنے بچوں کو ایسی باتوں سے منع کرو۔ والحمد للہ رب العٰلمین الخ۔

صحابہ کرام کی گستاخی کرنے والا خنزیر بنا

علامہ ابن حجر مکی نے "زواجر" میں فرمایا کہ گستاخانِ صحابہ کی ایسی ایسی قباحتیں مشاہدہ میں آئی ہیں جو ان کے خبثِ باطن اور عذاب شدید پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ شعیب ابن منیر مرا تو حلب کے کچھ جوان خوشی کا اظہار کرتے گھروں سے نکل آئے ایک دوسرے سے کہنے لگے، ہم نے سنا ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں بکنے والا کوئی بھی جب مرے تو اللہ تعالےٰ قبر میں اس کی شکل خنزیر سے بدل دیتا ہے اور یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے

Marfat.com

کہ این منیر ہر دو حضرات کو گالیاں بکتا تھا، اب انہوں نے اتفاق کر لیا کہ اس کی قبر پر جائیں گے، چنانچہ یہ گئے، قبر کو اکھاڑا، دیکھا کہ اس کا چہرہ واقعی خنزیر کا ہو چکا تھا اور چہرہ جہت قبلہ سے جانب شمال کو مڑ چکا تھا، انہوں نے اسے قبر سے نکال کر کنارِ قبر پر ڈال دیا تاکہ لوگ دیکھیں، پھر اسے آگ میں جلا دیا اور قبر میں پھینک کر مٹی ڈال دی۔"

عارف شعرانی کا بیان

امام شعرانی رضی اللہ عنہ نے "لطائف المنن" کے بارہویں باب میں ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان مجھ پر یہ بھی ہے کہ میں نے صحابہ کرام کی اولاد (تابعین) کو بھی اسی نظر سے دیکھا ہے جس سے ان کے والدین کو دیکھتا ہوں اگر میں ان کا زمانہ نہ پاتا تو اس کا اظہار ان کے سامنے بھی کر دیتا اب میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ گو میں ان کے مختلف مراتب و احوال کے مطابق جن کا ثبوت زبانِ نبوت سے ثابت ہے نہ اس خیال کے مطابق جو ہمارے دلوں میں آتا ہے ان کی صحبت سے مشرف ہو چکا ہوں، کیونکہ بسا اوقات جس سے ہم لوگ محبت کرتے ہیں شیطان ان کے خلاف ہمارے اندر عصبیت پیدا کر دیتا ہے لیکن ان سے محبت چونکہ فرمانِ رسول کی پیروی میں کی جاتی ہے لہٰذا یہ محبت عصبیت سے محفوظ رہتی ہے۔

مقامِ صحابہ پر محب طبری سے شریف کا دلچسپ مکالمہ

مفتی حرمین / محب طبری

سے یہ حکایت نقل کی گئی ہے کہ شریف ابو ہاشمی نے ان سے پوچھا، علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کی جلالتِ علمی اور قرابتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باوجود تم کس بنا پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مقدم سمجھتے ہو؟ تو محب طبری علیہ الرحمہ نے اسے جواب

Marfat.com

دیا کہ جنابِ عالی! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہم نے اپنی رائے سے اولیت نہیں دی اور نہ ہمارا اس میں کوئی دخل ہے، یہ تو تمہارے جدِ امجد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسجدِ نبوی میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دو سوائے دروازۂ ابوبکر کے۔ یونہی سرکار نے فرمایا، ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے، ہم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند کے ساتھ پڑھی ہے اسی لئے جب رسول پاک علیہ السلام کی وفات ہوئی تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور دین میں ہمارا مقتدار بنایا، ہم بھی اسے اپنا مقتدار بنائیں گے اور اپنے دنیوی معاملات میں بھی اسی کو پسند کریں گے۔"

اس پر شریف ابونمی نے کہا اچھا! اور عمر؟ علامہ محب طبری نے فرمایا، حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مسئلہ یہ ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت ان کو مسلمانوں کی سربراہی کے لئے منتخب کیا۔

شریف نے کہا تو عثمان؟

محب طبری نے فرمایا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (بوقتِ شہادت) اپنی جانشینی کا مسئلہ ان دس اکابر صحابہ کی شوریٰ کے سپرد کیا جن سے بوقتِ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی تھے، جنہوں نے (باتفاق) حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا۔

شریف نے کہا، تو معاویہ؟

محب طبری نے فرمایا، وہ اسی طرح مجتہد تھے جس طرح حضرتِ علی مجتہد تھے۔

شریف نے کہا، اگر تم اور ہم اس کا زمانہ پاتے تو تم کس کی طرفداری میں لڑتے؟

محب طبری نے کہا حضرتِ علی کی طرف سے!

شریف نے کہا، اللہ تعالیٰ تمہیں ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے!

Marfat.com

عارف شعرانی کا اس پر تبصرہ

امام شعرانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے بھائی! دیکھ! کتنا تفصیلی کلام ہے جو اس عظیم عالم کی زبان سے نکلا ہے جس کی بنا پر آدمی کسی کی پیروی سے نہیں نکلتا، اس شخص (محب) نے اپنی طرف سے کچھ کہنا پسند نہیں کیا پس ہم پر لازم ہے کہ صحابہ کرام سے محض اس لئے محبت کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے محبت فرمائی، یونہی ان کی اولاد تابعین کرام سے اپنی طبع کی بنا پر نہیں بلکہ محض جب رسول کی وجہ سے محبت کریں اور ہم اولادِ فاطمہ کو اولادِ ابوبکر پر (ماسوائے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) اسی طرح مقدم رکھیں جس طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد پر ان کو مقدم رکھا تاکہ اس حدیث پاک پر عمل ہو جائے جس میں فرمایا "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اسکی اہل، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔"

صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی مدح سرائی بزبانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ حضرت امام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ صحابہ کرام نے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو آپ سے پہلے کیوں خلیفہ بنا دیا تو آپ نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کی ذات ہی وہ ہے جس نے ان کو مجھ پر مقدم کر دیا کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ "ظالموں کی طرف مت جھکو ورنہ تمہیں آگ کا عذاب پہنچے گا"۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی طرف جھکے اور ان ہر دو حضرات کی بیٹیوں سے نکاح فرمایا، اگر یہ دونوں ظالم ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی بیٹیوں سے نکاح نہ فرماتے اور نہ انکی طرف مائل ہوتے۔

Marfat.com

صحابہ کے خلاف تعصب سے روسیاہی

اور شیخ عبدالغفار القوصی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "الوحید فی علم التوحید" میں ذکر کیا ہے کہ ایک بہت بڑے عالم دین ان کے دوست تھے۔ وہ مر گئے تو انہوں نے انہیں خواب میں دیکھا، ان سے دین اسلام کے متعلق سوال کیا مگر وہ اٹک گئے، انہوں نے پوچھا، کیا وہ (دین) حق نہیں؟ تو کہنے لگے ہاں! حق ہے کہتے ہیں، میں نے اس کے چہرے کی طرف جو دیکھا تو وہ تارکول کی طرح سیاہ ہو چکا تھا حالانکہ زندگی میں اس شخص کا رنگ سفید تھا، میں نے اس سے پوچھا، اگر دین اسلام حق ہے تو کس وجہ سے تیرا رنگ سیاہ ہو گیا؟ جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں، اس نے دھیمی آواز میں کہا، میں خواہش نفس اور تعصب سے صحابہ کو ایک دوسرے پر اولیت دیتا تھا، کہا، کہ یہ عالم ایک شیعہ بستی میں سکونت پذیر تھا الخ۔

المنن کی عبارت ختم ہوئی۔

کیا حرج ہے اگر ہم اس باب کا خاتمہ ایک عجیب و غریب اور مفید خواب کے بیان پر کریں جسے امام تاج الدین عبدالوہاب بن السبکی رحمہ اللہ نے "طبقات الشافعیۃ الکبریٰ" میں امام حجۃ الاسلام الغزالی رحمہ اللہ کے حالات میں ذکر کیا ہے۔

امام الساوی کا خواب مکہ میں

حافظ ابوالقاسم بن عساکر نے "کتاب التبیین" میں فرمایا، میں نے شیخ فقیہہ امام ابوالقاسم سعد بن علی بن ابی القاسم ابی ہریرہ سفرائنی الصوفی الشافعی سے دمشق میں سنا، کہا میں نے شیخ امام یکتا، زین القراء، جمال الحرم، عامر بن نجا بن عامر الساوی سے مکہ معظمہ اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھے، میں سنا، فرمایا، میں بروز ہفتہ چودہ شوال ۵۴۵ھ کو نماز ظہر و عصر کے درمیان مسجد حرام میں داخل ہوا، میرا جسم ٹوٹ پھوٹ رہا تھا اور سر چکرا رہا تھا، تکلیف اتنی سخت تھی کہ نہ بیٹھا جاتا تھا اور نہ کھڑا ہوا جاتا تھا

Marfat.com

مَیں کسی ایسی جگہ کی تلاش میں تھا جہاں کچھ وقت پہلو کے بل آرام کرسکوں، پس مَیں نے باب الحزورہ کے پاس ایک اصطبل کا دروازہ کھلا ہوا دیکھا، مَیں اسی طرف سے مسجدِ حرام کے اندر چلا گیا اور کعبۂ مکرمہ کے بالمقابل دائیں پہلو کے بل اپنا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر دراز ہوگیا کہ کہیں نیند نہ آجائے اور وضو نہ ٹوٹ جائے ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مشہور بدعتی (رافضی) آیا اور اسی دروازے (باب الحزورہ) پر اپنی جانماز بچھائی، جیب سے چھوٹا سا مکہ نکالا، میرے خیال میں پتھر تھا جس پر کچھ لکھا تھا اسے بوسہ دیکر سامنے رکھ لیا، اپنی عادت کے مطابق ہاتھ چھوڑ کر طویل نماز ادا کی، جب بھی سجدہ کرتا اسی ٹکڑی پر کرتا۔

جب نماز سے فارغ ہوا تو اسی پتھر پر ایک طویل سجدہ کیا اپنے دونوں رخسار اس پر ملتا جاتا تھا اور نہایت عاجزی و انکساری سے دعا مانگ رہا تھا، پھر اس نے سر اٹھایا، اسے بوسہ دیا اور اپنی آنکھوں پر رکھا، پھر دوبار بوسہ دیا اور جیسے پہلے تھا اسی طرح جیب میں رکھ دیا۔

کہا جب مَیں نے یہ تماشا دیکھا تو مجھے کراہت اور وحشت سی محسوس ہوئی مَیں نے دل میں کہا، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ہمارے درمیان زندہ ہوتے تو مَیں آپ کی خدمت میں انکی یہ بدعات و بداعمالیاں پیش کرتا، اس سوچ و بچار کے ساتھ ساتھ مَیں نیند کو بھی دور کر رہا تھا کہ کہیں میرا وضو نہ ٹوٹ جائے۔ اسی اثناء میں مجھ پر اونگھ طاری ہوگئی، مَیں خواب و بیداری کی درمیانی حالت میں تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک وسیع میدان ہے جس میں بہت سے لوگ کھڑے ہیں ہر ایک کے ہاتھ میں ایک مجلد کتاب ہے یہ سب ایک بزرگ کے اردگرد حلقہ بنائے کھڑے ہیں، مَیں نے لوگوں سے ان کا حال بھی پوچھا اور ان بزرگ کے متعلق بھی دریافت کیا، انہوں نے کہا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ لوگ مختلف مذاہب کے

Marfat.com

پیروکار ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ اپنا اپنا مذہب وعقیدہ سرکار کی خدمت میں پڑھ کر سنائیں اور تصحیح کروائیں، کہا میں یونہی لوگوں کو دیکھ رہا تھا کہ اہلِ حلقہ میں سے ایک شخص ہاتھ میں کتاب لے کر آیا، کہا گیا یہی امام شافعی رضی اللہ عنہ ہیں، وہ حلقہ میں داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا، کہا کہ میں نے رسولِ پاک علیہ السلام کو ان کے جمال وجلال میں دھلے دھلائے سفید نفیس لباس میں دیکھا عمامۂ انور قمیص مبارک اور دیگر کپڑے جیسے صوفیائے کرام کا لباس ہوتا ہے، سرکار نے سلام کا جواب عنایت فرمایا اور مرحبا فرمایا، امام شافعی نے حضور کی خدمت میں اپنی کتاب پڑھی اور اپنے عقائد ومذہب سے متعلقہ مخصوصی مباحث سنائے، اس کے بعد ایک اور صاحب تشریف لائے کہا گیا، یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے ہاتھ میں بھی ایک کتاب تھی، انہوں نے سلام کیا اور امام شافعی کے پاس بیٹھ گئے اور کتاب سے اپنا عقیدہ ومذہب پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں ہر مذہب ومسلک کا امام آتا رہا یہاں تک کہ کم ہی کوئی رہ گیا ہوگا، ہر ایک پڑھتا جاتا تھا اور دوسرے کے پہلو میں بیٹھتا جاتا تھا، جب سب فارغ ہو گئے تو اچانک ایک بدعتی رافضی آیا، اس کے ہاتھ میں چند کاغذات تھے جن میں ان کے عقائدِ باطلہ کا ذکر تھا اس نے حضور کی بارگاہ میں داخل ہونے اور اپنے خیالات پیش کرنے کا ارادہ کیا تو مجلس میں سے ایک صاحب اس کی طرف نکلے، اس کو ڈانٹا، ہاتھ سے وہ کاغذات لئے اور انہیں حلقہ سے باہر پھینک دیا، اسکو نکال باہر کیا اور ذلیل کیا، کہا کہ جب میں نے دیکھا لوگ فارغ ہو گئے ہیں کوئی بھی پڑھ کر سنانے والا باقی نہیں رہا تو میں قدرے آگے بڑھا، میرے ہاتھ میں ایک مجلد کتاب تھی، میں نے آواز دی اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس کتاب میں میرے اور تمام اہلسنت کے عقائد ہیں اگر اجازت ہو تو میں حضور کی خدمت میں پڑھ کر پیش کروں؟ فرمایا لاؤ! کون سے ہیں؟

Marfat.com

عرض کیا یارسول اللہ! یہ وہ قواعدِ عقائد ہیں جنہیں غزالی نے مرتب کیا ہے، سرکار نے مجھے اجازت دی ہیں بیٹھ گیا اور یوں ابتدا کی۔

عقائد اہلِ سنت بزبانِ الغزالی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پہلی فصل، عقیدۂ اہلسنت کلمۂ شہادت کے بارے میں

کتاب قواعد عقائد

اس میں چار فصلیں ہیں، پہلی فصل میں کلمۂ شہادت کے متعلق عقیدۂ اہلسنت کی وضاحت کی گئی ہے جو ارکان اسلام میں سے ایک ہے، پس میں توفیقِ الٰہی کہتا ہوں سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لیے ہے جو ابتدا و انتہا کا خالق ہے، جو چاہے کرے، عرشِ عظیم کا مالک، سخت گرفت فرمانے والا، پاک بندوں کو راہِ راست کی ہدایت فرمانے والا، شہادت توحید (کلمۂ توحید) کے بعد ان کے عقائد کو شک و تردید کی گھاٹیوں سے محفوظ رکھنے والا۔ ان کو اپنے برگزیدہ رسول کی پیروی پر چلانے والا اور آپ کے مکرم و محترم صحابہ کے آثار کا اپنی تائید و توفیق سے تابع بنانے والا اپنے اوصاف و محاسنِ حمیدہ سے جن کو صرف گوشِ ہوش اور حضورِ قلب سے پایا جا سکتا ہے ان کے لئے ذات و افعال کی تجلی فرمانے والا، ان کو یہ بتلانے والا کہ وہ اپنی ذات کے لحاظ سے واحد و یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ایسا یکتا جس کی مثل نہیں، ایسا بے نیاز جس کی ضد نہیں، ایسا منفرد جس کا برابر نہیں، وہ ایک ہے، ایسا قدیم جس کا اوّل نہیں، ایسا ازلی جس کی ابتدا نہیں، اس کا وجود دائمی ہے جس کی آخر نہیں، ایسا ابدی جس کی انتہا نہیں، ایسا قائم رہنے والا جس کا خاتمہ نہیں، ایسا دائمی جس کو اختتام نہیں۔ اوصافِ جلالیہ کے ساتھ ہمیشہ موصوف رہا اور رہے گا، زمانوں اور مدتوں کے گزر جانے کی بنا پر اس کے گزر جانے

Marfat.com

اور ختم ہو جانے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ وہی اوّل و آخر ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا ہے

پاکی

اور وہ کوئی جسم نہیں جس کا تصور کیا جا سکے اور نہ کوئی جوہر جس کی حد و مقدار بتائی جا سکے اور وہ اجسام کی طرح نہیں جس کی مقدار بتائی جا سکے یا تقسیم قبول کرے، وہ نہ جوہر ہے اور نہ کوئی جو اس میں حلول کر سکے، نہ عرض ہے اور نہ اس میں کوئی عرض حلول کر سکے بلکہ نہ وہ کسی موجود کی مثل اور نہ کوئی موجود اس کی مثل، نہ اس کی طرح کوئی نہ وہ کسی کی طرح، نہ کوئی مقدار اسکی تحدید کر سکے اور نہ زمین و آسمان کے کنارے اس کا احاطہ کر سکیں، نہ جہتیں اسے گھیر سکیں نہ زمین و آسمان اور وہ عرش پر اسی طرح متمکن ہے جس طرح اس کا فرمان ہے اور جس کا اس نے ارادہ فرمایا، وہ کسی کو چھونے اور کسی جگہ ٹھہرنے، حلول کرنے اور منتقل ہونے سے پاک ہے، عرش اسکو نہیں اٹھا رہا بلکہ عرش اور اس کے اٹھانے والے (فرشتے) اسکی لطیف قدرت سے خود سہارا لئے ہوئے ہیں اور اس کے قبضۂ قدرت میں بے بس ہیں، وہی عرش، آسمان اور ہر چیز کے اوپر اور تحت الثریٰ تک ہے یہ بلندی ایسی ہے جو اسے عرش اور آسمان کے قریب نہیں کرتی جس طرح اس کی ذات کو زمین اور تحت الثریٰ سے دور نہیں کرتی بلکہ وہ عرش اور آسمان سے بدرجہا بلند ہے جیسے زمین اور تحت الثریٰ سے اس کے باوجود ہر موجود سے قریب تر اور بندوں کی شہ رگ سے نزدیک تر ہے، وہ ہر شے پر گواہ ہے کیونکہ اس کا قرب اجسام کے قرب کی طرح نہیں، ٹھیک اسی طرح جس طرح اس کی ذات، اجسام کی ذات کی طرح نہیں، وہ کسی شے میں حلول نہیں کرتا اور نہ ہی اس میں کوئی شے حلول کرے، وہ اس سے بلند تر ہے کہ مکان اسکو گھیر سکے ایسے ہی جیسے زمان اس کا احاطہ نہیں کر سکتا، بلکہ وہ تو زمان و مکان کی پیدائش سے

Marfat.com

بھی پہلے ہے وہ اب بھی ایسا ہی ہے جیسا تھا بے شک وہ اپنی صفات کے لحاظ سے مخلوق سے ممتاز ہے اسکی ذات میں کوئی اور نہیں اور کسی اور میں اس کی ذات نہیں، وہ تغیر و تبدل سے پاک ہے، نہ وہ حوادث کا محل بنے اور نہ اس پر عوارضات طاری ہوں بلکہ وہ ہمیشہ اپنی صفاتِ جلالیہ میں زوال سے منزّہ اور صفاتِ کمالیہ میں مزید تکمیل سے مستغنی ہے، وہ اپنی ذات میں بذریعہ عقل معلوم الوجود اور آنکھوں سے اسکی ذات مشہود ہے جنت میں اس کی نعمت و لطف نیکوکاروں کے لئے ہوگا اور اپنی ذات والا صفات کے شایان شان تکمیلِ نعمت ہوگی۔

حیات و قدرتِ باری تعالےٰ

بے شک باری تعالےٰ زندہ اور قدرت والا ہے، زبردست اور قابو میں رکھنے والا ہے، نہ اس میں کمی کا شائبہ پایا جائے نہ عجز کا، نہ اسے نیند آئے نہ اونگھ، نہ اسے فنا نہ موت، بے شک وہ حکومت اور بڑے ملک کا مالک ہے، عزت اور شوکت کا مالک، اسی کی حکومت اور قابو، اسی کی مخلوق اور اسی کا حکم، آسمان سمٹ کر اس کے دائیں ہاتھ میں ہیں (جیسا اس کے شایانِ شان ہے) ساری مخلوق اس کے قبضۂ قدرت میں بے بس ہے، پیدا کرنے اور نئی نئی چیزیں بنانے میں منفرد ہے، تخلیق و ایجاد میں یکتا ہے، اسی نے مخلوق اور اس کے اعمال کو پیدا کیا، ان کے رزق اور اوقات کو مقرر فرمایا، کوئی مقدور اس کے قبضہ سے نکل نہیں سکتا اور نہ احوال کی تبدیلی اس سے پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ اسکی قدرتیں بے شمار اور اس کی معلومات بے انتہا ہیں۔

صفتِ علم

وہ تمام معلومات کا عالم ہے، تحت الثریٰ سے لے کر آسمانوں کے اوپر تک اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے، وہ ایسا عالم ہے جس کے علم سے ذرہ بھر کوئی چیز نہ زمین پر پوشیدہ رہے نہ آسمانوں پر، وہ سیاہ چیونٹی کو تاریک رات میں سیاہ پتھر پر چلتے ہوئے جانتا ہے اور فضا میں ذرے کی حرکت

Marfat.com

باخبر ہے، پوشیدہ بھیدوں سے واقف اور دلی خطرات سے آگاہ ہے، اللہ تعالےٰ کا یہ علم ازلی و قدیمی ہے، ازل سے وہ اس کا موصوف ہے اس کے علم میں تجدد نہیں کہ کبھی حاصل ہوا اور کبھی نہ ہو۔

صفت ارادہ

بے شک حق تعالےٰ کائنات کا ارادہ فرمانے والا ہے، حادثات کی تدبیر فرمانے والا ہے، اس کی قضاء و قدر اور حکمت و مشیت کے بغیر اس کی حکومت میں کوئی بڑا، چھوٹا، قلیل و کثیر، خیر و شر، نفع و نقصان، کفر و ایمان، ناواقفی و پہچان، ناکامی و کامیابی، کمی و بیشی، اطاعت و نافرمانی کچھ بھی نہیں ہو سکتا، جو اس نے چاہا ہو گیا جو نہ چاہا نہ ہوا "جیسے کذب اور جملہ قبائح" (مترجم) نہ اس کی مشیت سے نظر کا بھٹکنا خارج ہے نہ دل کا خطرہ وہی ابتداءً پیدا کرنے والا ہے اور وہی دوبارہ اٹھانے والا ہے، جو چاہے کرے نہ کوئی اس کے حکم کو ٹالنے والا ہے نہ اس کے فیصلہ پر نظر ثانی کرنے والا، کوئی بندہ اس کی توفیق و رحمت کے بغیر گناہ سے بچ نہیں سکتا اور اس کی مشیت و ارادہ کے بغیر کسی کو اطاعت کی توفیق نہیں مل سکتی اگر تمام جنّات اور انسان جمع ہو کر بھی اس کے ارادہ و مشیت کے بغیر کسی ذرّے کو حرکت یا سکون میں لانا چاہیں تو نہیں لا سکتے، اس کا ارادہ اسکی ذات کے ساتھ قائم ہے تمام صفات ہمیشہ جیسی ہیں موصوف ہے تمام اشیاء کے اپنے اپنے مقررہ اوقات میں موجود ہونے کا ازل سے ارادہ فرمانے والا ہے۔

پس تمام اشیاء بلا کسی تقدّم، تأخر کے اس کے ارادۂ ازلی کے مطابق وجود میں آئیں، امور کی تدبیر فرماتا ہے مگر لوگوں کے سوچ و بچار اور زمانے کے انتظار کے مطابق نہیں اسی لیے کوئی ایک حال اسکو دوسرے حال سے بے خبر نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

سننا، دیکھنا بے شک وہ دیکھنے اور سننے والا ہے دیکھتا اور سنتا ہے کوئی سننے کی چیز اس کے سننے سے باہر نہیں چاہے کتنی ہی پوشیدہ ہو اور کوئی دیکھنے کی چیز اس کے دیکھنے سے باہر نہیں چاہے کتنی ہی باریک ہو، دوری اس کے سننے اور تاریکیاں اس کے دیکھنے میں حائل نہیں ہو سکتیں، بغیر آنکھ اور پلک کے دیکھتا ہے اور بغیر سوراخ اور کان کے سنتا ہے اسی طرح جس طرح بغیر دل کے جانتا اور بغیر آلہ کے پکڑتا اور پیدا کرتا ہے کیونکہ اسکی صفات مخلوق کی صفات کی طرح نہیں، ٹھیک اسی طرح اس کی ذات مخلوق کی ذات کی طرح نہیں۔

کلام باری تعالےٰ بے شک اللہ تعالےٰ کلام فرمانے والا ہے، حکم دینے والا اور منع فرمانے والا ہے، نیکیوں پر نجات اور برائیوں پر عذاب کا وعدہ فرمانے والا ہے، ایسے کلام کے ساتھ جو ازلی اور قدیم ہے اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے، اس کا کلام مخلوق کے کلام کی طرح نہیں پس وہ ایسی آواز نہیں جو لہو یا اعضاء سے ٹکرا کر پیدا ہو نہ اس میں ایسے حروف ہیں جو ہونٹوں کے ملنے یا زبان کی حرکت سے بند ہو جائیں۔ اور بیشک قرآن مجید، توراۃ مقدس، زبور شریف اور انجیل مبارک انبیائے کرام علیہم السلام پر اس کی نازل کردہ کتابیں ہیں اور بے شک قرآن مجید زبانوں سے پڑھا جاتا ہے، صحیفوں میں لکھا جاتا ہے اور دلوں میں محفوظ ہے اس کے باوجود قدیم اور ذاتِ باری تعالےٰ کے ساتھ قائم ہے، دلوں اور اوراق پر منتقل ہوتے وقت، تقسیم ہونے یا جدائی کو قبول نہیں کرتا اور بے شک موسیٰ علیہ السلام نے اس کا کلام بلا حرف و آواز سنا ٹھیک اسی طرح جس طرح نیکوکار قیامت کے دن بلا جوہر و عرض اس کا دیدار کریں گے، جب یہ تمام صفات اس کی ذات میں پائی جاتی ہیں تو لامحالہ وہ زندہ،

Marfat.com

عالم، قدرت والا، ارادہ فرمانے والا، سننے، دیکھنے اور کلام فرمانے والا ہے زندگی، علم، قدرت، ارادہ، سننے، دیکھنے اور کلام کے ساتھ، نہ کہ محض ذات کی وجہ سے۔

افعالِ باری تعالےٰ

اور بے شک اللہ سبحانہٗ کے بغیر جو بھی موجود ہے سب اس کے پیدا کرنے سے ہے اور یہ اس کے عدل کا بہترین اور کامل ترین فیضان ہے بے شک وہ اپنے کاموں میں حکیم اور اپنے فیصلوں میں عادل ہے، اس کے عدل کو بندوں کے عدل پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بندے سے ظلم کا تصور ہو سکتا ہے مثلاً وہ کسی غیر کی ملک میں تصرف کرے لیکن اللہ تعالےٰ سے ظلم کا تصور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے بغیر کوئی مالک نہیں کہ اسکی ملک میں تصرف کرنا ظلم ہو، پس جو بھی اس کے سوا ہے انسان ہو، جن ہو شیطان ہو، فرشتہ، آسمان ہو، زمین ہو، حیوان و نباتات ہوں، جوہر و عرض ہو یا معلوم و محسوس سب مخلوق و حادث ہے جس کو اس نے اپنی قدرت سے معدوم سے موجود کیا جب کہ ان میں سے کوئی چیز نہ تھی کیونکہ ازل میں وہ تن تنہا تھا اور کچھ نہ تھا، پھر اس نے اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنانے اور اپنی قدرت کے اظہار کے لئے مخلوق پیدا کی، وہ ازل میں بھی بلا کسی احتیاج کے اپنے کلام میں سچا تھا اور بے شک اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے پیدا کیا، ایجاد کیا اور مکلف فرمایا، اس پر کوئی چیز واجب نہیں، اس پر لازم نہ تھا مگر پھر بھی اس نے انعام و اکرام کی بارش کی، فضل و احسان اور انعام و امتنان کا مالک وہی ہے کیونکہ وہ اس پر بھی قادر تھا کہ بندوں پر طرح طرح کا عذاب نازل کرتا اور طرح طرح کے رنج و آلام سے ان کا امتحان لیتا اگر وہ ایسا کرے تو یہ اسکی طرف سے ظلم و قبیح نہیں، عین عدل ہوگا اور وہ اپنے بندوں کو استحقاق و لزوم کی بنا پر نہیں محض کرم و وعدے

Marfat.com

کی بنا پر عبادات پر ثواب عطا فرماتا ہے کیونکہ اس پر کوئی فعل واجب نہیں اور اس سے ظلم کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، کسی کا اس پر کوئی حق نہیں اور بیشک مخلوق پر اللہ تعالےٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کرے اور یہ حق ان پر محض عقل کی بنا پر نہیں بلکہ اس لئے کہ اس نے اپنے نبیوں کے ذریعے انکو حکم دیا ہے اس نے رسول بھیجے اور اپنی سچائی واضح معجزات سے ظاہر فرمائی، پس ان حضرات نے مخلوق تک اس کا امر بھی پہنچا دیا اور نہی بھی، وعد بھی اور وعید بھی، لہذا لوگوں پر لازم ہے کہ جو کچھ لے کر وہ حضرات تشریف لائے اس سب کی تصدیق کریں۔

رسالت کا مفہوم

اور بے شک حق سبحانہ نے نبی اُمّی قرشی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا تمام مخلوق کی طرف عرب ہو یا عجم، جن ہوں یا انسان!

کہا، جب میں اس مقام پر پہنچا تو میں نے سرکار کے چہرۂ اقدس پر مسرت و شادمانی کے آثار دیکھے، جب میں حضور کی مدح و ثنا پر پہنچا تو آنحضور نے میری طرف دیکھا اور فرمایا، غزالی کہاں ہیں؟ اچانک میں نے دیکھا، امام غزالی مجمع کے اندر سرکار کے سامنے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں آگے بڑھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا، سرکار نے سلام کا جواب دیا اور اپنا دست اقدس آگے کر دیا، امام غزالی دست اقدس کو بوسے دیتے جاتے ہیں اور اپنا رخسار اس پر رکھ رہے ہیں تاکہ حضور اور آپ کے دست اقدس سے برکت حاصل ہو۔

پھر بیٹھ گئے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی بات پر اتنا مسرور نہیں دیکھا جتنا آپ نے میرے تحریر کردہ قواعد عقائد سن کر مسرور ہوئے، پھر میں بیدار ہو گیا تو میری آنکھوں پر اس خوشی کے آنسوؤں کے نشانات باقی تھے جو مجھے یہ مشاہدات، احوال اور عزت افزائی دیکھ کر حاصل ہوئی، بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت

Marfat.com

تھی، بالخصوص اس آخری زمانہ میں جب کہ خواہشاتِ نفسانیہ کی بھرمار ہے ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اہلِ حق کے عقیدہ پر ثابت قدم رکھے، اسی پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے اور اسی پر ہم کو بروزِ حشر انبیاء و مرسلین، صدیقین و شہداء اور نیکوکاروں کے ہمراہ اٹھائے، یہی لوگ بہترین ساتھی ہیں، فضل و کرم کرنا اسی کے شایانِ شان ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

امام ابوالقاسم الاسفرائنی کا بیان

شیخ ابوالقاسم الاسفرائنی نے فرمایا، اسی مفہوم کی وہ حکایت ہے جو ابوالفتح السادی نے میرے سامنے بیان کی انہوں نے مجھے اپنا خواب فارسی میں سنایا تھا جس کا میں نے عربی میں ترجمہ کر دیا، انہوں نے رسالت کے موضوع پر جو کچھ بیان کیا وہ اس مضمون کا تتمہ سمجھ لینا چاہئے، یہاں اتنا فرق پیشِ نظر رہے (کہ توحید کے متعلق) مذکورہ بالا عقائد تو وہ ہیں جن کو بحالتِ خواب بارگاہِ نبوی میں پیش کیا گیا تھا مگر رسالت کے متعلق جو کچھ لکھا جاتا ہے اسے خدمتِ نبوی میں پیش کرنے کا اتفاق نہیں ہوا، بہتر یہی ہے کہ اس مضمون کو یہاں لکھ دیا جائے تاکہ عقیدہ پختہ ہو جائے خام نہ رہے، یہ اس شخص کے لئے جو اسے سیکھنا اور یاد کرنا چاہے"۔

اس عبارت کے بعد کہ "بے شک حق سبحانہٗ نے نبی امّی، قریشی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا تمام مخلوق کی طرف، عرب ہو یا عجم، جنّ ہو یا انسان! پس آپ نے اپنی شریعت کے ذریعہ تمام شرائع کو منسوخ فرمایا سوائے ان احکام کے جن کو آپ نے ثابت و مقرر فرمایا"۔

اللہ تعالےٰ نے آپ کو تمام انبیاء پر فضیلت بخشی اور آپ کو نوعِ انسان کا سردار بنایا اور محض توحید کی شہادت (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) پر ایمان کی تکمیل اس وقت تک نہ فرمائی جب تک رسالت کی شہادت (محمدٌ رسول اللّٰہ) اس کے ساتھ ملا نہ دی، مخلوق پر

Marfat.com

لازم فرمادیا کہ جس بات کی خبر حضور دیں اس کی تصدیق کرے چاہے دنیا کی بات ہو یا آخرت
کی اور یہ کہ اللہ تعالےٰ کسی کا ایمان قبول نہیں فرماتا جب تک وہ موت کے بعد کی ان
باتوں پر یقین نہ کرے جن کی خبر آپ نے دی، جن میں پہلی بات منکر نکیر کا سوال کرنا ہے
وہ دو فرشتے ہیں ڈراؤنے اور ہیبت ناک، آدمی کو قبر میں مع جسم و روح کے بٹھاتے
ہیں پھر اس سے توحید و رسالت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور کہتے ہیں "تیرا رب
کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟" یہ دونوں قبر کے ممتحن اور ان کا سوال
موت کے بعد قبر کا پہلا امتحان ہے اور عذابِ قبر پر ایمان رکھے کہ وہ حق ہے، اور
جسم و روح پر اس کا حکم برحق ہے جیسے چاہے کرے سب عدل ہے اور میزان پر
یقین رکھے کہ اس کے دو پلڑے اور زبان (؟) ہوگی اور زمین و آسمان جتنی بڑی
ہوگی (؟) جس پر قیامت کے دن اللہ کی قدرت سے اعمال تولے جائیں گے چاہے
اعمال ذرہ بھر ہوں یا رائی برابر تاکہ عدل و انصاف کے تقاضے مکمل طور پر پورے
ہوں نیکوں کے اعمال نامے نورانی صحیفوں میں لائے جائیں گے جن سے نیکیوں
کے پلڑے بفضلہٖ تعالےٰ اتنے جھک جائیں گے جتنے وہ اللہ کے ہاں مقبول ہوں
گے، برائیوں کے صحیفے تاریک پلڑے میں رکھے جائیں گے جس سے برائیوں کا وزن
اللہ تعالےٰ کے عدل و انصاف سے ہلکا نکلے گا اور یہ بھی ایمان رکھے کہ پلصراط حق
ہے جسے جہنم پر رکھا جائے گا، تلوار سے تیز تر اور بال سے باریک تر، اللہ کے حکم سے
کافروں کے قدم پھسلیں گے جس سے وہ جہنم میں گریں گے، اہل ایمان کے قدم
اس پر مضبوطی سے جمے رہیں گے جس سے وہ جنت میں جائیں گے اور اس پر بھی
ایمان رکھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جائیں گے، مومن پلصراط سے گزرنے
کے بعد اور جنت میں داخل ہونے سے پہلے اس سے پانی پئیں گے جو اس کا پانی ایک
مرتبہ پی لے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، آسمان جتنی اس کی چوڑائی ہوگی اس میں حوضِ کوثر کے

Marfat.com

دو پرنالے ہوں گے اور حساب کے دن پر ایمان رکھے اور یہ کہ کسی کا حساب سرسری ہوگا اور کسی کے حساب میں کرید ہوگی، اور کچھ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور وہی مقربین ہوں گے، وہ جن رسولوں سے چاہے گا تبلیغ و رسالت کی بابت سوال کرے گا، اور جن کفار سے چاہے گا، رسولوں کے جھٹلانے کے متعلق پوچھے گا۔ بدعتیوں سے سنت اور مسلمانوں سے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔ اہل توحید سے گناہوں کا بدلہ لیکر جہنم سے نکال کر امن بخشے گا۔ یہاں تک کہ جہنم میں اللہ کے فضل و کرم سے کوئی موحد نہ رہے گا، اور شفاعت انبیاء کی وجہ سے بچائے گا، پھر علماء اور شہداء کرام اور بعد ازیں باقی اہل ایمان کی شفاعت سے جو ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق ہوگی گناہوں کی نحوست سے نجات بخشے گا جو مسلمان بچ رہا اور اس کا سفارشی کوئی نہ ہوگا تو اسے بھی اللہ کے فضل سے نجات مل کر رہے گی۔ کوئی مسلمان ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہ رہے گا بلکہ جس کے دل میں قرہ برابر ایمان ہوا وہ بھی نکال لیا جائے گا، اور یہ کہ صحابہ کرام کی فضیلت و ترتیب کا عقیدہ رکھے اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر فاروق، پھر عثمان غنی اور پھر علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہم اور تمام صحابہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان سے حسن ظن رکھے، اور ان (صحابہ کرام) کی اسی طرح مدح و ثنا کرے، جس طرح خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے، ان تمام باتوں پر سنت اور آثار گواہ ہیں، جو کوئی ان پر قطعی عقیدہ رکھے، وہ اہل حق اور اہل سنت میں سے ہے، گمراہ اور بدعتی فرقوں سے الگ تھلگ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو کامل یقین اور دین پر ثابت قدمی عطا فرمائے، بے شک وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے، وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

پانچواں باب

کن مقامات پر درود و سلام پڑھنا جائز ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام اُن خاص اوقات، خاص مقامات[1] اور خاص حالات میں بھیجنا جائز ہے،[2] جن میں سے

---

[1] درود و سلام کیلئے شرعاً کوئی وقت یا جگہ مقرر نہیں جب چاہیں اور جہاں چاہیں بھیج سکتے ہیں، البتہ بعض اوقات و مقامات پر بالخصوص درود و سلام پڑھنا نسبتاً زیادہ افضل ہے بلکہ یہ بات پیش نظر رہے کہ اوقات و مقامات میں ادب احترام کے تقاضے مجروح نہ ہوں۔ مترجم عفی عنہ،

Marfat.com

اکثر کا ذکر علامہ ابن القیم الجوزی نے "جلاء الافہام" شیخ الاسلام قطب الدین الخیضری الشافعی نے اپنی کتاب "انوار المعلم بمواطن الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم" حافظ سخاوی نے القول البدیع" اور امام قسطلانی نے "مسالک الحنفاء" میں کیا ہے، چونکہ ان سب میں متأخر امام قسطلانی ہیں اس لئے میں نے ان کی کتاب کا خلاصہ کر دیا ہے، لیکن وہ بہت سی احادیث جن کو امام قسطلانی نے اس سلسلہ میں ذکر فرمایا ہے، میں نے اُن کو یہاں پیش نہیں کیا، کیونکہ وہ سب ضروری اضافے کیساتھ اس کتاب کے دوسرے باب میں جمع کر دی گئی ہیں۔ اس بحث کو شروع کرنے سے پہلے میں حافظ ابن حجر کی وہ عبارت نقل کرتا ہوں، جسے الجمل نے المناوی کے حوالہ سے اس سلسلہ میں نقل کیا ہے جو یہ ہے "نبی علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنے کی تاکید ہے، اُن مواقع پر جن کے بارے میں خصوصی احادیث وارد ہیں جن میں سے اکثر عمدہ سند والی ہیں، (۱) مؤذن کا جواب دینے کے بعد، (۲) دعا کے اوّل، درمیان اور آخر میں، ان میں سے اوّل کی زیادہ تاکید ہے (۳) دعائے قنوت وتر کے بعد کے آخر میں (۴) تکبیرات عید کے درمیان میں (جو نماز کے علاوہ کہی جاتی ہیں) (۵) مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت (۶) اجتماع اور جدا ہوتے وقت، (۷) سفر پر نکلنے اور سفر سے واپسی کے وقت، (۸) رات کی نماز تہجد کے وقت (۹) ختم قرآن کے وقت (۱۰) دکھ تکلیف اور سزا کے وقت، (۱۱) حدیث پڑھنے کے وقت (۱۲) تبلیغِ علم کے وقت، (۱۳) ذکر اور (۱۴) کسی شے کے بھولنے کے وقت، یوں ہی ضعیف حدیثوں میں یہ بھی مذکور ہے (۱۵) حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت (۱۶) جب کان بجنے لگیں (۱۷) تلبیہ (لبیک اللھم) کہتے وقت (۱۸) وضو کرنے کے بعد (۱۹) ذبح کرتے وقت (۲۰) چھینکتے وقت، ویسے ان آخری دو مقامات پر درود شریف پڑھنے سے منع بھی کیا گیا ہے،

درود و سلام کے خاص اوقات

(۱) جمعہ کے دن، کیونکہ اس کے متعلق متعدد احادیث وارد ہیں مثلاً سرکار کا یہ فرمان "کہ مجھ پر جمعرات اور جمعہ کو کثرت سے درود بھیجا کرو! کیونکہ تمہارا درود و سلام مجھ

Marfat.com

پر پیش کیا جاتا ہے،، اس کو طبرانی نے "الاوسط" میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اس سلسلہ میں اور بھی احادیث ہیں جن کو دوسرے باب میں ذکر کر دیا گیا ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے متعلق مروی ہے کہ آپ نے اپنے عاملوں کو، لکھا کہ جمعہ کے دن علم کی نشر و اشاعت کرو! کیونکہ بھول جانا، علم کے لئے آفت ہے، اور جمعہ کے دن نبی علیہ السلام پر کثرت سے درود و سلام بھیجو!" اس کو ابن وضاح وغیرہ نے نقل کیا ہے، اور ہمارے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے" مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہر حال میں محبوب تر ہے، ہاں جمعرات اور جمعہ کو بہت زیادہ پسند کرتا ہوں، کیونکہ یہ بزرگ اور ہفتہ بھر میں افضل دن ہے۔ "الخطیب نے شرح المنہاج وغیرہ میں فرمایا، جمعہ کی رات اور دن کو سورۂ کہف کی تلاوت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا سنت ہے، اور کثرت کی ادنیٰ مقدار پہلی مرتبہ تین مرتبہ پڑھنا ہے، اور دوسری مرتبہ تین سو مرتبہ الخ، اس پر الشمس الرملی نے کہا، کہ درود و سلام کو سورۂ کہف سے زیادہ مرتبہ پڑھنا بہتر ہے، جیسا کہ امام شافعی سے منقول ہے، کیونکہ صحیح روایت میں آیا ہے، کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک روشنی رہتی ہے، اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص جمعرات کو پڑھے اس کیلئے اس کی ذات اور مکہ معظمہ کے درمیانی فاصلہ جتنی روشنی ہو جاتی ہے، اور دن میں پڑھنے کی زیادہ تاکید ہے (۱) اور بہتر یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے صبح کے بعد پڑھے، تاکہ بھلائی حاصل ہو، اس میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں قیامت کی ہولناکی بیان فرمائی ہے، اور جمعہ کا دن قیامت سے مشابہ ہے، کیونکہ اس میں لوگ جمع ہوتے ہیں، اور جیسا کہ صحیح مسلم میں قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی، پھر الرملی نے کہا، جمعہ کی رات اور دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود و سلام بھیجے، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے" کہ تمہارے تمام دنوں میں جمعہ افضل ہے، تو اس میں مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو!

Marfat.com

بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔"
دوسری حدیث ہے، مجھ پر جمعہ کی رات اور دن کو زیادہ درود بھیجا کرو! کیونکہ جو شخص
مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔" دالرملی نے
فرمایا امام نووی کا اس حدیث کو درود شریف کے متعلق ہونے کی تصریح کرنا کوئی
قید داحترازی نہیں، بلکہ یہ حدیث کثرتِ ذکر اور کثرتِ تلاوت کو بھی شامل ہے،
ہاں،

جمعہ کے دن کثرتِ درود وسلام افضل ہے

اس حدیث سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے "کہ درود وسلام کی کثرت اس دن میں ذکر اور تلاوتِ قرآن کی کثرت سے افضل ہے۔" الشبراملسی نے اس کے حاشیہ میں کہا ہے کہ کم از کم مقدار ہے تین سورات کو اور اتنا ہی دن کو، اور جس صیغہ سے پڑھا جائے یہ مقصد حاصل ہو جائے گا، فرمایا کہ جمعہ کی رات اور دن کو درود وسلام میں مصروف رہنا ان وظائف سے بہتر ہے جن کے متعلق کوئی خاص نص وارد نہیں ہوئی، ہاں جن اوراد و وظائف کے متعلق خاص نص وارد ہوئی ہے، مثلاً نماز کے بعد سورۂ کہف اور تسبیح پڑھنا، تو ان میں مصروف ہونا افضل ہے، الخ۔ ابن قاسم نے تحفہ کے حاشیہ میں کہا ہے، جمعرات و جمعہ کو سورۂ کہف وغیرہ کی تلاوت میں مصروف ہونے کی فضیلت کا یہ مطلب نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام میں بالکل مشغول ہی نہ ہو، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے، کہ جب دونوں میں ٹکراؤ پیدا ہو، اور یہ صورت بن جائے کہ ایک میں مصروف ہونے کی وجہ سے دوسرا ہاتھ سے جاتا ہے، اور دونوں پر عمل پیرا ہونے سے معذور ہے تو اب افضل پر عمل کرنا بہتر ہے، لیکن اگر دونوں میں مشغول ہونا ممکن ہے، تو افضل و اکمل یہی ہے، کہ دونوں میں کثرت کرے، کیونکہ شرع میں دونوں کی کثرت مطلوب ہے، جیسا کہ آخر میں پہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں، اور علماء نے اس کی تصریح کی ہے، الخ شبراملسی

Marfat.com

کہتے ہیں المناوی نے شرح جامع صغیر جزء ثالث کے شروع میں سرکار کے اس فرمان کو نقل کرنے کے بعد کہ "اعمال پیر اور جمعرات کو اٹھائے جاتے ہیں، پس میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں اٹھائے جائیں کہ میں روزے دار ہوں" یہ عبارت لکھی ہے "امام قسطلانی نے اپنے شیخ برہان بن ابی شریف کی پیروی میں اس حدیث سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ

پیر اور جمعرات کو درود و سلام کیلئے جمع ہونا اور بلند آواز سے پڑھنا

نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنے کے لئے جمعرات اور پیر کو جمع ہونا، اور جیسا کہ (مصر کی) جامعہ الازہر (الازہر یونیورسٹی) میں ہوتا ہے، باآواز بلند درود و سلام پڑھنا جائز ہے، کیونکہ رات دن کے ساتھ ملی ہوتی ہے، اور الاعمال میں لام جنسی ہے، لہٰذا ذکر نبی علیہ السلام پر درود و سلام اور دعا سب کو شامل ہے بالخصوص پیر کی رات کو، کہ اس کی تاکید ہے، ابن مرزوق نے تو یہاں تک کہا ہے کہ "یہ رات لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے" الخ۔ اور العجمل نے حاشیۃ المنہج میں اس پر بحث کرتے ہوئے (کہا) جب جمعرات کو عید ہو جائے تو کیا "درود و سلام اور سورۂ کہف کی تلاوت کو چھوڑ کر عید کی علامت، تکبیر و تلبیہ، میں مصروف ہو جائے؟ یا؟ درود و سلام اور سورۂ کہف کی تلاوت کی رعایت کرے؟ یا؟ عید الفطر میں تو تکبیرات کی رعایت کرے اور عید قربان میں درود و سلام کی؟ اسلئے کہ عید الفطر کی تکبیرات نص قرآنی سے ثابت ہیں، اور درود و سلام کی فضیلت جمعرات کو، حدیث نبوی سے، رہ گئی عید قرباں! تو اس کی تکبیرات" آن سے نہیں، قیاس سے ثابت ہیں۔ یہ تین احتمال ہیں، میرے خیال میں تیسری صورت زیادہ بہتر ہے، اگرچہ دوسری بھی حق سے دور نہیں، وجہ یہ ہے کہ درود و سلام، اس رات کی اصلی اور ذاتی علامت ہے، رہ گئی تکبیر تو وہ عارضی اور (اتفاقی) ہے، لہٰذا عارضی ذاتی کی رعایت کرنا بہتر ہے، ثانیاً یہ کہ جمعہ کی رات، عید کی رات سے افضل ہے، لہٰذا اس

Marfat.com

کی علامت کی رعایت کرنا افضل ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جمعہ کی رات لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجنا کبھی نہ کبھی تو واجب ہے ہی، لہٰذا ان مواقع کی رعایت کرنا بہتر ہے،

علامہ الجمل کا تبصرہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے جب تم نے اس پر غور کر لیا، تو تمہیں معلوم ہوگا کہ تکبرات عیدین کو درود و سلام پر مطلقاً ترجیح دینے کی کوئی معقول وجہ نہیں، البتہ مذکورہ بالا اقوال کی توجیہ بہتر ہو سکتی ہے کہ چونکہ دونوں کے خصوصی فضائل ثابت ہیں لہٰذا کسی کو دوسرے پر ترجیح نہ دی جائے پس ایک میں مصروف ہو جائے، یہاں تک کہ جب ایک میں کثرت حاصل ہو جائے تو دوسرے میں مشغول ہو جائے۔ اب یہ بات کہ پہلے کس کی ابتدا کرے، اور پیچھے کسے رکھے؟ اس میں اُسے اختیار ہے، (جسے چاہے پہلے ادا کرے اور جسے چاہے بعد میں)، الخ پھر جمل نے کہا یہ بھی سنت ہے کہ جمعہ کے دن سورۂ آلِ عمران پڑھے کہ حدیث میں ہے "جو شخص جمعہ کے دن آلِ عمران پڑھے، تو سورج اس کے گناہ لیکر غروب ہوگا" کتاب الایعاب، میں کہا بظاہر اس میں یہ حکمت نظر آتی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے پیدائش آدم کا ذکر کیا ہے "كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ" جیسے آدم کو مٹی سے پیدا کیا" اور آدم کو جمعہ کے دن پیدا کیا گیا ہے۔ یونہی سورۂ ہود، کہ حدیث میں ہے، جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھا کرو! یونہی سورۂ دخان کہ حدیث میں ہے، جو کوئی جمعہ کی رات حٰمٓ دخان پڑھے، اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، ہمارے شیخ الباھلی نے فرمایا، جب مذکورہ سورتوں میں سے کوئی ایک پڑھنا چاہے تو سورۂ کہف کو اولیت دے، کیونکہ اس کے بارے میں سب سے زیادہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں الخ یہ بھی آیا ہے کہ جو کوئی اس کی پہلی دس آیتیں ہمیشہ پڑھے، وہ دجال سے

Marfat.com

محفوظ رہے گا۔ الخ۔ الجمل کی عبارت ختم ہوئی، اور کتاب نفیتہ المسترشدین میں لکھا ہے کہ جو شخص سورۃ الفاتحہ، اخلاص، اور معوذتین سات سات مرتبہ پڑھے، نماز جمعہ کا سلام پھیرنے کے بعد پاؤں بچھانے سے پہلے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اور جتنے لوگ خدا اور رسول پر ایمان لائے ان کی تعداد کے برابر اس کو اجر ملے گا، اور آئندہ جمعہ تک اس کو برائی سے دور رکھا جائے گا۔ ایک روایت میں اتنا اضافہ ہے، کہ منہ سے نکالنے سے پہلے اس کا دین و دنیا اور اہل اولاد سب محفوظ ہو جائیں گے، اس کے بعد چار مرتبہ یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ مِنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

اے غنی اے قابلِ ستائش اے ابتدا و انتہا کے مالک، اے رحم فرمانے والے، اے مدد فرمانے والے مجھے اپنے حلال کے ذریعے اپنے اور اپنی فرمانبرداری کے ذریعے اپنی نافرمانی سے اور اپنے فضل کے ذریعہ اپنے ماسوا سے مستغنی کر دے

ابو الصیف سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ستر مرتبہ یہ دعا مانگے، دو جمعے گذرنے سے پہلے مستغنی ہو جائے گا، ابو طالب مکی سے منقول ہے کہ جو شخص اس دعا کو بغیر شمار کئے ہمیشہ مانگتا رہے اللہ تعالیٰ اسے مخلوق سے مستغنی کر دے گا، اور اس کو اس طور پر رزق دے گا کہ اس کے سان گمان میں بھی نہ ہو الخ۔ اگر کوئی شخص نماز جمعہ کے بعد باتیں کرنے لگے یا کسی اور کام میں لگ جائے اور بعد میں مذکورہ بالا وظائف سات سات مرتبہ پڑھے اور دیگر وظائف بجا لائے تو اس تاخیر سے یہ وظائف فوت نہ ہونگے، ہاں وہ خاص ثواب فوت ہو جائے گا، جیسا کہ الکردی نے ابن حجر سے نقل کیا ہے بعض

Marfat.com

نے کہا ثواب تو نہیں، کمال فوت ہو جائے گا، الخ۔

فائدہ شیخ المشائخ ابراہیم باجوری نے ابن قاسم پر اپنے حاشیہ میں سید عبدالوہاب شعرانی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ دو شعر بلاناغہ ہر جمعہ کو پانچ مرتبہ پڑھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ اسلام پر کرے گا۔

اِلٰهِیْ لَسْتُ لِلْفِرْدَوْسِ اَهْلًا وَلَا اَقْوٰی عَلٰی نَارِ الْجَحِیْمِ

الٰہی نہ میں فردوس کے قابل ہوں، اور نہ جہنم کی آگ پر قادر (کہ بچ سکوں)،

فَهَبْ لِیْ تَوْبَةً وَّاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّكَ غَافِرُ الذَّنْبِ الْعَظِیْمِ

پس مجھے توبہ (کی توفیق) عنایت فرما! اور میرے گناہ بخش دے۔ بیشک تو بڑے بڑے گناہ بخشنے والا ہے،

انہی مواقع میں پیر کی رات کو حضور علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنا ہے جسے ابوموسیٰ المدینی نے کتاب "وظائف اللیالی والایام" اور امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں ذکر کیا ہے،

علامہ النبہانی کا تبصرہ میں کہتا ہوں اسی قبیل سے ہے عارف باللہ سیدی شیخ نورالدین الشونی اور شیخ امام شعرانی کی وہ مجلس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے سلسلہ میں مصر کی جامع الازہر میں منعقد ہوتی ہے۔ اور وہاں سے اکثر شہروں میں پھیل چکی ہے، اور ان کی وفات کے بعد بھی طویل مدت سے جاری ہے، یہ مجلس جمعرات اور پیر کی رات مغرب سے لیکر نماز فجر تک اور جمعہ کے دن نماز جمعہ تک رہتی ہے، پیر کی رات کو اسلئے خاص کیا گیا، کہ یہ سرکار کی ولادت باسعادت کی رات ہے اسی قبیل سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی محفل جو منگل کی رات کو منعقد ہوتی تھی، ابوموسیٰ المدینی نے اس سلسلہ (حضرت جابر کی روایت سے ایک مرفوع حدیث بیان کی ہے، لیکن اس کی سند میں ایسے راوی ہیں جن پر جھوٹ بولنے کا الزام لگایا گیا ہے، کہ جو شخص منگل کے دن

Marfat.com

نماز عشاء کے بعد وتر پڑھنے سے پہلے چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد ایک مرتبہ، قل ہو اللہ احد تین مرتبہ، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس، ایک ایک مرتبہ، جب فارغ ہو تو پچاس مرتبہ استغفار اور اتنی ہی مرتبہ نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجے، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ نور سے جگمگاتا ہوگا، اور بہت ثواب کا ذکر فرمایا، انہی درود پڑھنے کے اوقات میں سے یہ بھی ہے کہ دن کے دونوں کناروں (صبح و شام) پر درود و سلام پڑھے، کیونکہ حدیث میں ہے، "جو کوئی مجھ پر شام کو درود بھیجے، صبح سے پہلے اس کی مغفرت ہو جائے گی اور جو کوئی مجھ پر صبح کے وقت درود بھیجے، شام سے پہلے اس کی مغفرت ہو جائے گی" اسی لئے مشائخ و صوفیاء رضی اللہ عنہم اپنے اوراد و وظائف صبح و شام مقرر کرتے ہیں ان مواقع میں سے ایک یہ ہے کہ شعبان کے مہینہ میں سرکار پر درود و سلام بھیجا جائے"، اس کو ابن ابی الصیف فقیہ یمنی نے فضائل شعبان پر لکھے گئے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے، حضرت جعفر صادق سے روایت ہے کہ جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شعبان میں ہر روز سات سو مرتبہ درود و سلام بھیجے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اسے حضور کی خدمت میں پہنچاتے ہیں، اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح خوش ہوتی ہے۔ کیا یونہی طاؤس یمانی کا قول بیان کیا جاتا ہے کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا، پندرہ شعبان کی رات (شب برات) کو کیا کرنا چاہیئے؟ انہوں نے فرمایا میں اس رات کے تین حصے کرتا ہوں، ایک حصہ تو اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پر صرف کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا عمل ہو جائے، اور ایک تہائی رات اللہ تعالیٰ سے

Marfat.com

استغفار کے لئے خاص کر لیتا ہوں کیونکہ فرمانِ باری ہے :-
وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (یہ اللہ ان کو عذاب نہیں کرے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے" اور ایک تنہائی رات رکوع و سجود کے لئے اس فرمانِ خداوندی پر عمل کرتے ہوئے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ "سجدہ کرو اور تقرب حاصل کرو"
میں نے کہا جو ایسا کرے اس کا کیا اجر ہے؟ فرمایا میں نے اپنے والد سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب برأت کو شب بیداری کرے وہ مقربین میں لکھ دیا جاتا ہے، جن کا بیان اس آیت میں ہے :-
فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ
"اگر مقربین میں سے ہوا تو اس کے لئے راحت و مسرت اور نعمت بھرے باغ ہیں"
اور باب اوّل میں حافظ سخاوی، کے حوالہ سے ابن ابی الصیف، مذکور کا یہ قول گذر چکا ہے کہ شعبان کا مہینہ محمد المختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا مہینہ ہے، کیونکہ درود و سلام کی آیت اسی مہینہ میں نازل ہوئی ہے،
اور ان مقامات میں سے ایک یہ ہے کہ سرکار پر وضو کرتے اور اس سے فارغ ہوتے وقت بھی درود و سلام بھیجے، کیونکہ ابن ابی عاصم نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے، کہ جو شخص مجھ پر درود نہ بھیجے اس کا وضو نہیں ہوتا، اس سلسلہ میں کچھ اور بھی حدیثیں ہیں، جو باب ثانی میں گذر چکی ہیں،
ان میں سے ایک یہ کہ، تیمم، غسل جنابت و حیض، کے بعد درود و سلام پڑھے جیسا کہ اس کی طرف امام نووی نے کتاب الاذکار میں اشارہ فرمایا ہے،

Marfat.com

ان میں سے ایک یہ کہ ہر اذان کے بعد، مؤذن اور سننے والا، حضور پر درود وسلام بھیجیں کیونکہ حضور کا فرمان ہے جب مؤذن کی آواز سنو، تو تم بھی اسی کی طرح کہو! اور میرے اوپر درود بھیجو! کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو! بیشک وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے، اور وہ صرف اللہ کے کسی خاص بندے کو ملے گا، اور مجھے امید ہے کہ وہ (خاص بندہ) میں ہی ہوں، پس جو کوئی میرے اللہ سے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ثابت ہوگی، اس کو مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس سلسلہ میں اور بھی حدیثیں ہیں جو باب ثانی میں ذکر کر دی گئی ہیں۔

علامہ ابن حجر نے "الدر المنضود" میں یہ حدیث لکھ کر فرمایا شفاعت واجب ہوگئی، جیسا کہ صحیح روایات میں آیا ہے، اور واجب ہونے کا معنی یہ ہے کہ شفاعت قطعی طور پر ثابت ہوگئی، یہ وعدہ سچا ہے (ابن حجر نے) فرمایا اس ارشاد میں بہت بڑی خوشخبری ہے، کیونکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص اسلام پر مرے گا۔ کیونکہ شفاعت اسی کے لئے ثابت ہو سکتی ہے،

شفاعت کی اقسام

اور حضور کی شفاعت صرف گنہگاروں کے لئے خاص نہیں بلکہ بلندئ درجات وغیرہ کے لئے بھی ہوگی، جیسا کہ یہ بات آئے گی پس جو شخص وسیلہ کی دعا کرتا ہے[1]

---

[1] اصل لفظ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي ہے، حَلَّ يَحِلُّ باب ضَرَبَ سے اور حَلَّ يَحُلُّ باب نَصَرَ سے پہلے کا معنی ہے جائز ہونا، ثابت ہونا۔ اور دوسرے کا معنی ہے اترنا اور نازل ہونا۔ المنجد، بہر حال یہ لفظ وہ حِلّ نہیں جو جرم کے مقابلہ میں آتا ہے، کیونکہ یہاں شفاعت پہلے حرام نہ تھی، جواب حلال ہوگئی۔ مصنف، مترجم کی خفیف توضیح کے ساتھ۔

Marfat.com

(اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ) اس کے لئے جو شفاعت واجب ہوتی ہے، یا تو بلندیٔ درجات کے لئے ہوتی ہے، نیکیاں بڑھنے کے لئے یا عرش کے زیر سایہ ٹھکانہ ملنے کی یا جنت کی، چراگاہوں کی، یا منبروں پر فائز ہونے کی، یا جلدی جلدی جنت میں داخل ہونے کی یا اس کے علاوہ دیگر خصوصی انعام واکرام حاصل کرنے کی، جو کسی کو حاصل ہوں گی، کسی کو نہیں،

امام قاضی عیاض رحمہ اللہ نے بعض مشائخ کے حوالہ سے اس میں اتنی قید اور لگائی ہے کہ (یہ انعام واکرام اس کے لئے ہے جو، مخلص ہو اور حضور علیہ السلام کی جلالت شان کو پیش نظر رکھ کر پڑھے محض ثواب حاصل کرنے والے کے لئے نہیں اس کا اس طرح رد کیا گیا ہے، کہ اس طرح کا شدید حکم لگانا ٹھیک نہیں، ہاں اگر اس مقام پر غافل دلا پردہ آدمی کو مستثنیٰ کر دیا جائے تو ٹھیک ہے،

سرکار کے لئے وسیلہ مانگنے کا فائدہ

(رہا یہ سوال کہ، جب وسیلہ کی دعا مانگنے والے اور خود آنجناب علیہ السلام کو یہ پختہ امید ہے کہ یہ مقام (وسیلہ) آپ کو مل کر رہے گا، تو پھر اس دعا مانگنے کا فائدہ کیا ہوا؟ اگر محض اظہار کر رہا ہے، تو ہمارے اظہار کرنے سے تو اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہو جاتی، اس لئے کہ اس پر کسی مخلوق کی وجہ سے کوئی چیز واجب نہیں ہوتی، بیشک وہ جو چاہے کرے اس کا مرتبہ بہت بلند و بالا ہے۔

دراصل اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم الشان تواضع وانکساری، اور خوفِ الٰہی کا اظہار ہے، جو آپ کی مزید ترقیٔ درجات اور بلندیٔ شان کا مقتضی ہے پس اس کا فائدہ سرکار کو بھی ہوتا ہے اور ہم کو بھی، اب جس کسی نے میرے مذکورہ نکتہ پر باریک بینی سے غور نہیں کیا وہ اس

Marfat.com

توجیہہ سے غافل رہا، تو اس نے یہ کہا کہ اس کا فائدہ صرف ہمارے لئے اس لئے کہ ہم نے اس حکم کی تعمیل کر دی، جو سرکار کی خاطر ہم کو ہوا تھا،

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، نے یہ روایت نقل فرمائی ہے، کہ جب کوئی شخص یہ دعا مانگے ؎

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا سُخْطَ بَعْدَہٗ۔

"اے اللہ! اس مکمل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج! اور قیامت کے دن، جو کچھ آپ مانگیں، عطا فرمانا، اور مجھ سے اس طرح راضی ہو، کہ کوئی ناراضگی نہ رہے"

اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے، ابن ابی عاصم نے، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کی آواز سنتے یہ پڑھتے ؎

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰتِہِ سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

"اے اللہ اس مکمل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد پر رحمت نازل فرما، اور قیامت کے دن اُن کو جو وہ مانگیں عطا فرمانا"

یہی کچھ حضور اپنے صحابہ سے بھی سنتے تھے، اور آپ چاہتے تھے کہ مسلمان

لہ اس قول کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ جس طرح اللہ کی عبادت سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ فائدہ صرف عبادت کرنیوالے کو ہوتا ہے یونہی جن کی شان اللہ تعالیٰ نے بلند فرمادی اپنی نعمتیں جن پر تمام کر دیں جن کا ذکر اس نے بلند کر دیا وہ اور کا محتاج نہیں ہوا کرتا پس صحیح یہی ہے کہ ان دعاؤں کا ثمرہ ہماری ہی طرف لوٹتا ہے ہمارا محض اظہار عقیدت ہے اور بس باقی ہے نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی ؛ مترجم غفرلہ

Marfat.com

مؤذن کی اذان سن کر یہ پڑھیں، اور جو کوئی مؤذن کی آواز سن کر یہ پڑھے اس کے لئے قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہوگئی۔ اس روایت کو طبرانی نے بھی نقل کیا ہے لیکن اس نے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے بعد یہ الفاظ ذکر کئے ہیں:۔ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور قیامت کے دن ہمیں ان کی شفاعت میں رکھنا!۔

حضور نے فرمایا، اذان کے وقت جس نے یہ دعا مانگی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو میری شفاعت میں رکھے گا، اور آپ اپنی جس حاجت براری کا سوال کریں گے، وہ ہے، شفاعتِ عظمیٰ، حوضِ کوثر، لواء الحمد، وسیلہ وغیرہ، جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے تیار کر رکھا ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور طبرانی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ جو کوئی اذان سن کر یہ پڑھے:۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ عِنْدَكَ وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، وہ تنہا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اور کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ و رسول ہیں، الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما اور آپ کو اپنے پاس درجۂ وسیلہ تک پہنچا اور ہم کو بروزِ قیامت ان کی شفاعت میں رکھنا"

اس کے لئے شفاعت واجب ہوگئی آپ کو معلوم ہے... کہ وسیلہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر گذر چکی ہے، کہ جنت میں بلند ترین درجہ ہے، ویسے لغت میں وسیلہ کا مطلب ہے جس کے ذریعے

Marfat.com

بڑی ہستی کا قرب حاصل کیا جائے، فرمان باری تعالیٰ ہے :۔
وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ "اللہ کی طرف وسیلہ طلب کرو"، ایک نے جماعت کہا یہاں وسیلہ کا معنیٰ قرب ہے، دوسروں نے کہا وسیلہ کا مطلب ہے، ہر وہ چیز جس کے ذریعہ قرب حاصل کیا جائے، اور مقصود تک پہنچا جائے، مثلاً اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے نبی کا وسیلہ اختیار کرنا، صلی اللہ علیہ وسلم

مقام محمود کا مطلب

اور مقام محمود شفاعت عظمیٰ ہی ہے، جب اعمال کے فیصلے شروع ہوں گے، اس موقعہ پر پہلے، پچھلے سارے سرکار کی حمد وثناء کریں گے، اور اس کی تفسیر، احادیث شفاعت میں گذر چکی ہے، اور الواحدی کے قول کے مطابق اس پر اجماع ہے،
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مقام محمود، ماننے والوں کے حق میں اور مجرموں کے خلاف آپ کا گواہی دینا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (مقام محمود) آپ کو قیامت کے دن لواء الحمد کا دیا جانا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (مقام محمود یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) حضور علیہ السلام کو عرش پر بٹھائے گا۔ صحیح ابن حبان میں ہے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو اٹھائے گا، اور میرا رب مجھے سبز جبہ پہنائے گا، پھر میں (حمد وثناء سے متعلق) جو اللہ چاہے، کہوں گا، پس وہی مقام محمود ہوگا، اور یہ معنیٰ پہلے کے خلاف نہیں کیونکہ احتمال ہے کہ یہ سبز جبہ پہنانا آپ کو شفاعت عظمیٰ ملنے کی علامت ہو۔
پھر میں نے دیکھا کہ بعض محققین نے اسی سے ملتا جلتا مفہوم لکھا ہے فرماتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ سرکار کا یہ حمد وثنا کرنا وہی ہے، جو آپ شفاعت سے پہلے بجا لائیں گے، اور مقام محمود سے مراد تحسین و آفرین کی وہ تمام کیفیت ہے جو سرکار کو (خدا و خلق کی طرف سے) حاصل ہوگی۔

Marfat.com

شفاعتِ کبریٰ کے علاوہ

اور حضور علیہ السلام کے لئے شفاعت کبریٰ کے علاوہ، اور اقسام کی شفاعت بھی ثابت ہے، جیسے آپ کے وہ امتی جو آپ کی شفاعت سے بلاحساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے، اور یہ قسم بھی شفاعت عظمیٰ کی طرح آنحضور کی خصوصیات میں سے ہے،

اور معتزلہ کا اس قسم کی شفاعت کا انکار کرنا ان کی گمراہیوں میں سے ایک ہے۔ اور یہ گمراہی کیوں نہ ہو؟ جب کہ احادیث کثیرہ، بلا اختلاف اس کے ثبوت میں وارد ہیں، اور بعض ایسے لوگوں کے لئے بھی شفاعت ہوگی جنہیں دوزخ جانا ہوگا مگر نہ جائیں گے،

امام نووی نے کہا جائز ہے کہ اس شفاعت میں حضور کے ساتھ، انبیائے کرام، علمائے عظام، اور اولیاء اللہ بھی شریک ہو جائیں، اسی طرح آپ کی شفاعت ان لوگوں کے لئے بھی ہوگی جن کے بوجھل گناہ جنت میں جانے سے مانع ہوں اور کچھ اہل جنت کے لئے، درجات کی بلندی کے لئے بھی ہوگی، پس ہر ایک کو اس کے مناسب شفاعت عطا ہوگی۔ فرمایا کہ شفاعت کی اس قسم میں مذکورہ بالا حضرات بھی شریک ہو سکتے ہیں، اسی طرح جو آدمی مدینہ طیبہ میں مرا، اور جس نے روضہ انور کی زیارت کر لی وہ بھی شامل ہے،

یونہی دروازہ جنت کھولنے کی شفاعت بھی ہوگی۔ جیسا کہ امام مسلم نے روایت کیا، اسی طرح اس شخص کے لئے بھی جس نے مؤذن کی اذان کا جواب دیا، اسی طرح بعض ایسے کفار کے حق میں بھی۔ جو سرکار کی خدمت میں آگے آگے تھے، تخفیف عذاب کی شفاعت ہوگی اسی طرح اہل مدینہ کے لئے جیسا کہ پیچھے گذرا،

Marfat.com

شفاعت کا مفہوم، امام غزالی کی نظر میں اور اسکی عمدہ مثال

جاننا چاہیئے کہ شفاعت اور اس کے سبب کے متعلق امام غزالی رحمہ اللہ نے نہایت عمدہ کلام فرمایا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ (شفاعت) ایک ایسا نور ہے جو بارگاہِ الٰہی سے، جوہر نبوت پر چمکتا ہے، اور اس سے ہر ایسے جوہر کی طرف پھیلتا جاتا ہے، جس کو جوہر نبوت کے ساتھ پختہ نسبت ہو اور یہ نسبت حاصل ہوتی ہے تین وجوہ سے، اول سخت محبت، دوم سنن نبویہ پر کثرت سے ہمیشگی اور سوم درود و سلام کے ذریعہ سرکار کا کثرت سے ذکر کرنا اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے سورج کا نور، جب پانی پر پڑے تو اس کا عکس سامنے والی دیوار کے ایک خاص حصے پر پڑتا ہے ساری دیوار پر نہیں پڑتا،

اس خصوصیت کی وجہ وہ خاص مناسبت ہے جو اس خاص مقام کو پانی اور سورج کی ٹکیہ کے ساتھ حاصل ہے آپ دیوار کی اس منور جگہ سے پانی کے اس مقام مخصوص تک ایک سیدھا خط کھینچیں، دوسرا خط اسی نقطہ سے سورج کی ٹکیہ کی طرف کھینچیں، یہ دو خط ہوئے، ہر ایک زاویہ بنائے گا، بہر حال جتنے درجے کا ایک زاویہ ہوگا، اتنے ہی درجے کا دوسرا بھی بنے گا۔ (حادیہ، قائمہ، یا منفرجہ) نہ تنگ نہ کشادہ، اور یہ صرف اس صورت میں ہوگا، جب، خط دیوار کے مقام مخصوص سے کھینچا جائے تو جس طرح نور کا عکس پڑنے کے لئے وضعی مناسبتوں کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح جوہر معنوی کے عکس کے لئے بھی مناسبات عقلیہ معنویہ کی ضرورت ہے،

اب جس پر نور توحید کا غلبہ ہو جاتا ہے جناب الٰہی میں اس کی نسبت پختہ ہو جاتی ہے، اور اس پر براہ راست نور کی ضیاء پاشی ہوتی

Marfat.com

ہے، اور جس پر سنت اور رسول اللہ کی اقتدار و محبت، اور آپ کے صحابہ کی محبت غالب ہو جائے، اور وحدانیت میں قدم مضبوط نہ ہو تو اس کی نسبت بالواسطہ مستحکم ہو سکتی ہے، پس وہ اسی طرح روشنی حاصل کرنے میں کسی واسطہ کا محتاج ہوتا ہے،

جس طرح وہ دیوار جو سورج سے اوجھل ہو روشنی حاصل کرنے میں اس پانی کی محتاج ہوتی ہے، جس پر سورج کی روشنی پڑتی ہے، دنیا میں سفارش کی یہی مثال ہے،

پس وہ وزیر جو بادشاہ کے زیادہ قریب ہوتا ہے اپنے ساتھیوں کے جرائم معاف کرنے پر بادشاہ کو آمادہ کرتا ہے، کیونکہ بادشاہ اور مجرموں کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہوتا، اب بادشاہ ان لوگوں پر ان کی خاطر نہیں بلکہ وزیر کے ذریعے مہربانی کرتا ہے، اگر یہ واسطہ نہ رہے، تو ان پر کسی قسم کی عنایت نہ ہو کیونکہ بادشاہ اگر ان کو اور وزیر سے ان کے تعلق کو جانتا ہے، تو وزیر ہی کے تعارف کرانے اور ان کی معافی میں دلچسپی لینے کی وجہ سے، اب وزیر کے تعارف کرانے اور ان کی بخشش میں دلچسپی لینے کو مجازی طور پر شفاعت کہا جاتا ہے، حالانکہ اصل میں شفیع وزیر کا مرتبہ و مقام ہے، جو بادشاہ کے حضور اس کو حاصل ہے، اور الفاظ تو محض اظہار غرض کیلئے ہیں،

اور اللہ تعالیٰ کو تعارف کی کوئی ضرورت نہیں، اور اگر بادشاہ کو معلوم ہو جائے کہ غلام کو درحقیقت وزیر کے ساتھ کیا نسبت ہے، تو پھر کسی لفظی تعارف کی بھی ضرورت نہیں، اور اس کی بخشش ایسی شفاعت سے حاصل ہو جائے، جس میں زبان سے بولنے کی ضرورت نہ رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود بخود اس تعلق کو جانتا ہے، اب جس چیز کو وہ جانتا ہے، اگر اس کی اجازت انبیائے کرام علیہم السلام کو دیتا ہے، تو

Marfat.com

ان حضرات کے الفاظ بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جو سفارش کرنے والوں کے ہوتے ہیں کہ ان کو سن کر حسن وخیال میں شفاعت کا مانوس مطلب حاصل ہو (مثال مذکور میں) سورج کے نور کا مقام مخصوص پر، مناسب مخصوصہ کی بنا پر منعکس ہونا، تمہاری رہنمائی اس بات کی طرف کرے گا کہ حضور کی شفاعت کے سلسلہ میں جتنی حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ سب مشروط ہیں ان شرائط کے ساتھ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمادی ہیں مثلاً سرکار پر درود وسلام بھیجنا، آپ کی قبر انور کی زیارت کرنا، مؤذن کی اذان کا جواب دینا اور اس کے بعد حضور کے لئے دعا کرنا اور دیگر نیک کاموں کا سرانجام دینا جن کی وجہ سے آپ کے ساتھ محبت ومناسبت کا تعلق مضبوط ہو انتہیٰ۔

ابن حجر کا کلام ختم ہوا۔

امام رازی اور معنیٔ شفاعت

امام رازی نے فرمایا، شفاعت یہ ہے کہ کوئی کسی کسی کے لئے کچھ مانگے اور اس کی حاجت براری کرے اور لغوی لحاظ سے یہ تشفع سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے جفت، جوڑا، یہ مفرد، فرد اور طاق کی ضد ہے گویا حاجت مند انسان اکیلا ہوتا ہے، پھر سفارش کرنے والا اس کا جوڑا بن گیا اور اب وہ جوڑا ہو گئے اَلشَّفَاعَةُ اَنْ یَسْتَوْهِبَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ شَیْئًا وَیَطْلُبُ لَهٗ حَاجَةً وَاَصْلُهَا مِنَ الشَّفْعِ ضِدِّ الْوِتْرِ کَاَنَّ صَاحِبَ الْحَاجَةِ کَانَ فَرْدًا فَصَارَ الشَّفِیْعُ لَهٗ شَفْعًا اَیْ صَارَ زَوْجًا۔

ابن حجر کا کلام ختم ہوا۔

فائدہ: اذان کے آگے پیچھے درود وسلام پڑھنا

القول البدیع میں فرمایا کہ اذان کے بعد مؤذن نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا شروع کر دیا ہے، ہاں! صبح اور جمعہ کی اذان سے پہلے پڑھتے ہیں اور مغرب کی اذان میں وقت کی تنگی کی بنا پر عام طور پر نہیں پڑھتے اور اس کی ابتدا سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب کے دور حکومت میں اس

Marfat.com

کے حکم پر ہوئی تھی، رہی اس سے پہلے کی بات تو وہ یہ ہے کہ جب حاکم بن عبدالعزیز کو قتل کیا گیا تو اس کی بہن نے حکم دیا کہ اس حاکم بن عبدالعزیز کے بیٹے الظاہر پر سلام بھیجا جائے تو اس پر ان الفاظ کے ساتھ سلام کہا جانے لگا اَلسَّلَامُ عَلَى الْاِمَامِ الظَّاهِرِ، پھر اس کے بعد آنے والے خلفاء میں سلام کی رسم چل نکلی یہاں تک کہ سلطان صلاح الدین مذکور نے اسے ختم کیا اور اس کی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا طریقہ جاری کیا، خدا ان کو جزائے خیر عطا کرے۔

پھر میں نے بعض تواریخ میں دیکھا کہ اوائل شعبان ۷۹۱ھ میں قاہرہ و مصر کے مؤذنوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ہر اذان کے بعد اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ چند مرتبہ پڑھا کریں کیونکہ ایک عقیدت مند فقیر نے جمعرات کو عشاء کی اذان کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی آواز سنی، اسے یہ بات پسند آگئی اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا، کیا تم چاہتے ہو کہ ہر اذان میں ایسا ہی کیا جائے؟ انہوں نے کہا ہاں! وہ رات کو سو گیا، صبح اٹھ کر اس نے یہ کہا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے جنہوں نے اس سے فرمایا کہ النجم الطنبدی محتسب سے کہ مؤذن کو ہر اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دے، اس کی طرف چلا، اس نے خواب سن کر اظہارِ مسرت کیا اور اس کا حکم دے دیا، اس دن سے آج تک یہ سلسلہ یونہی چلا آرہا ہے۔

اگر یہ حکایت صحیح ہے تو شاید سرکار نے یہ ارشاد اس تاریخ تک چھوڑے رکھا یا یہ مطلب بھی لیا جا سکتا ہے کہ (حکم تو پہلے بھی یہی تھا لیکن) سلطان صلاح الدین نے اس کی جمعرات کو تاکید کر دی، واللہ اعلم۔

(صاحب قول بدیع نے) فرمایا اس میں اختلاف ہے کہ یہ مستحب ہے، مکروہ ہے، یا بدعت، یا جائز۔ پہلے قول پر یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے،

Marfat.com

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ نیکی کرو! اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام عظیم الشان نیکی ہے خصوصاً جب کہ اس پر ترغیب کے سلسلہ میں احادیث بھی وارد ہیں، اس کے ساتھ ہی اذان کے بعد کی دعا اور رات کے آخری تہائی حصہ اور فجر کے قریب دعا کرنے کی جو فضیلت آئی ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ بدعت حسنہ (اچھی بدعت) ہے، عمل کرنے والے کو حسن نیت کے مطابق اجر و ثواب ملے گا۔

درود و سلام کے دیگر مقامات

اور ان مقامات میں سے (جہاں درود و سلام پڑھنا افضل ہے) ایک یہ ہے کہ حضور علیہ السلام پر جس طرح اذان کے موقع پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے، اقامت کے وقت بھی پڑھا جائے، اس سلسلہ میں جو احادیث وارد ہیں، باب ثانی میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، ان مقامات میں سے (جہاں درود و سلام پڑھنا افضل ہے) ایک یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت حضور علیہ السلام پر درود و سلام پڑھے، ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

ترجمہ: "تم میں سے کوئی جب مسجد میں آئے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ کہے، الٰہی! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر کہے، الٰہی! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل

Marfat.com

کے دروازے کھول دے"۔

اس کو امام احمد وغیرہ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، اس سلسلہ میں اور بھی احادیث ہیں جو باب ثانی میں گزر چکی ہیں۔

ان مقامات میں سے مساجد بھی ہیں، اس بارے میں ابن بشکوال نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور باب ثانی میں حدیث گزر چکی ہے کہ مساجد میں کچھ اقامت گاہیں ہیں جہاں فرشتے بیٹھتے ہیں الحدیث، ان میں سے ایک مقام یہ ہے جب مسجد کے پاس سے گزرے یا ان پر نظر پڑے تو سرکار پر درود پڑھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جب مساجد پر تمہارا گزر ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو"! اس کو قاضی اسمٰعیل نے روایت کیا۔

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ نماز میں جب قرآن پڑھتے وقت سرکار کا ذکر آجائے یا یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ آجائے تو درود وسلام پڑھے، اس کی تصریح امام احمد اور حسن بصری رضی اللہ عنہما نے نفل نماز کے ضمن میں کی ہے، الشعبی نے مطلقاً کہا ہے جس کا مطلب ہے کہ نماز فرض ہو یا نفل درود وسلام بھیجنا مستحب ہے، اسی طرح العجلی نے بھی مطلق کہا ہے جیسا کہ شافعیہ میں سے مصنف الانوار نے اس کو بیان کیا ہے۔ امام نووی کے فتاویٰ میں ہے کہ (یہاں) درود وسلام نہ پڑھا جائے اور پہلی بات حق کے قریب تر ہے جیسا کہ امام قسطلانی نے مسالک الحنفاء میں فرمایا۔

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ قنوت صبح کے آخر میں نبی علیہ السلام پر درود بھیجے، امام ابن حجر نے فرمایا، قنوت کے آخر میں درود وسلام سنت ہے، کیونکہ قنوتِ وتر میں اس کا حکم آیا ہے اور قنوتِ صبح کو اس پر قیاس کیا گیا ہے، ابن حجر کی عبارت یہ ہے وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ لیس علامہ میں کوئی زیادتی نہیں

Marfat.com

اور جس کسی نے اس پر لفظ مُحَمَّدٍ وَّ سَلَّمَ کا اضافہ کیا اور اس کو سنن نسائی کی طرف منسوب کر دیا، اس کو وہم ہوا ہے کیونکہ اس کی روایت جمع کرنے کے بعد بھی یہ الفاظ موجود نہیں، نووی نے فرمایا، یہ حدیث صحیح یا حسن ہے اور بعض صحابہ سے یہ موقوف حدیث مروی ہے کہ وہ قنوت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تھے اور امام زہری سے یہ صحیح حدیث مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان المبارک میں قنوت وتر میں درود شریف پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ الخ

اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ سرکار پر پہلی تشہد میں درود بھیجے، اس بارے میں حدیثیں دوسرے باب میں گزر چکی ہیں اور ان میں سے ایک یہ کہ آخری تشہد میں حضور پر درود بھیجے، امام شافعی کے نزدیک یہ نماز کا رکن ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں، اس سلسلہ میں چونکہ طویل بحث ہے اس لئے میں نے اس باب کے آخر میں اسے بیان کیا ہے اور ان میں سے ایک یہ کہ پانچوں نمازوں کے بعد درود وسلام پڑھا جائے، اس کی فضیلت میں شیخ شبلی رحمہ اللہ کی ایک حکایت باب لطائف میں ذکر کر دی گئی ہے اور ان میں سے ایک یہ کہ حضور علیہ السلام پر صبح اور مغرب کی نماز کے بعد درود وسلام بھیجا جائے، اور باب ثانی میں سرکار کا یہ فرمان ذکر کر دیا گیا ہے کہ "جو شخص نماز فجر کے بعد کلام کرنے سے پہلے مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے" الخ اور ان میں سے ایک یہ کہ جب نماز تہجد کے لئے بیدار ہو تو درود وسلام پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ روآدمیوں پر ہنستا ہے (جیسے اس کی شان کے لائق ہے) ایک وہ جو گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ہمراہی سواروں کے ساتھ دشمن کے مقابل آیا وہ سب شکست کھا کر

Marfat.com

بھاگ نکلے اور وہ ثابت قدم رہا، پھر اگر قتل ہو گیا تو شہید ہوا اور اگر بچ گیا تو یہی وہ انداز ہے جس پر اللہ تعالےٰ ہنستا ہے (جیسے اس کی شان کے لائق ہے) دوسرا وہ جو آدھی رات جب کسی کو معلوم تک نہیں ہوتا اٹھا، اس نے اچھی طرح وضو کیا پھر اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی (نماز پڑھی) اور نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجا اور قرآن کھولا (پڑھا) یہ ہے سبب اللہ تعالےٰ کے ہنسنے کا۔ فرماتا ہے دیکھو! میرا بندہ کھڑا ہے، میرے سوا سے کوئی نہیں دیکھتا۔

اس کو نسائی نے سنن کبریٰ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

عوارف المعارف کے باب تقسیم قیام اللیل میں فرمایا، تہجد کی نماز پڑھنے والا ہر دو رکعت کے بعد تھوڑا سا بیٹھ کر تسبیح و استغفار پڑھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے، اس سے آرام اور دنیا کی سلامتی حاصل ہو۔

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اپنی رات کی نماز سے فارغ ہوتے، اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرتے اور نبی علیہ السلام پر اس طرح درود بھیجتے جس کی کیفیت اس کتاب کے باب الکیفیات میں بدیں الفاظ آئی ہے الٰہی! میں تجھ سے اس وسیلہ کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو تیری بارگاہ میں سب سے افضل ہے اور اس نام سے جو تیرے نزدیک محبوب تر اور معزز ہے الخ اور سعید بن ہشام عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھا کرتے تھے پس اللہ تعالےٰ رات کے جس حصے میں چاہتا، آپ کو بیدار کر دیتا، آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے، ان میں آٹھویں رکعت پر بیٹھتے، پھر آپ اللہ تعالےٰ کی حمد اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور ان کے درمیان دعا فرماتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھ کر بیٹھتے۔ یہ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ بیان کئے، پھر اللہ کی

Marfat.com

حمد اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور دعا فرماتے پھر خوب خوب سلام پڑھتے کہ ہم لوگ بھی سنتے، پھر بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے اور ان مقامات میں سے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیئے ایک خطبہ ہے مثلاً خطبۂ جمعہ خطبۂ عیدین، چاند گرہن اور سورج گرہن کے خطبے اور نماز استسقاء کے خطبے یونہی خطبۂ نکاح وغیرہ، ان کے متعلق صحابہ کرام، تابعین عظام اور بعد کے بزرگان دین رضی اللہ عنہم اجمعین کے آثار موجود ہیں اور اسی پر پہلے پچھلے تمام لوگوں کا عمل ہے، منجملہ ان میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو امام احمد (ابن حنبل) رضی اللہ عنہ نے عون بن ابی جحفہ سے نقل کیا ہے، کہا کہ میرا باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپاہیوں میں سے تھے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ کے متعلق مجھے بتایا کہ آنجناب منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی علیہ السلام پر درود و سلام کے بعد فرمایا خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَالثَّانِيْ عُمَرُ (اس امت میں نبی کے بعد ابوبکر اور دوسرے عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں) اور فرمایا اللہ تعالیٰ جہاں چاہے خیر و برکت رکھ دے۔

ابن بشکوال نے محمد بن عبداللہ بن الحکم سے روایت نقل کی ہے کہ امیر المومنین (علی المرتضیٰ) نے مدینہ طیبہ میں بروز جمعہ ہمیں خطبہ دیا پس آپ نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنا بھول گئے، جب خطبہ ختم ہوا تو لوگوں نے ہر طرف سے چلانا شروع کر دیا، آپ نماز کے مصلے پر کھڑے ہو گئے۔

درود و سلام بھولنے پر لوگوں کا احتجاج

جب نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر دوبارہ رونق افروز ہوئے اور فرمانے لگے لوگو! شیطان کسی وقت بھی اولاد آدم کو دھوکا دینے سے گریز نہیں کرتا، قریب تھا کہ آج ہم کو بھی اس کا شکار کر لیتا، اس نے ہمارے نبی علیہ السلام

Marfat.com

پر درود بھیجنے سے ہم کو بھلایا تھا، اب سرکار پر درود و سلام بھیج کر اس کی ناک گرد آلود کردو! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَثِیْرًا کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ۔

"الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت بہت درود بھیج جیسے تو ان پر درود بھیجنا چاہتا ہے"۔

ہمارے امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک صحتِ خطبہ کے لئے یہ شرط ہے علامہ مجدالدین فیروز آبادی نے فرمایا، امام شافعی علیہ الرحمہ نے اس سلسلہ میں خلفائے راشدین اور ان کے بعد والے بزرگوں کے فعل پر عمل کیا ہے کیونکہ صحابہ کرام اور بعد کے بزرگوں سے خطبہ جمعہ تو بڑی بات ہے کسی بھی اہم موقع پر کوئی خطبہ ایسا منقول نہیں جس کی ابتدا حمد و ثنا اور نبی علیہ السلام پر درود و سلام سے نہ کی گئی ہو اور جس خطبہ میں درود و سلام نہ ہو سلف صالحین اس کو ابتر (خیر و برکت سے خالی) قرار دیتے تھے۔

ان میں سے درود و سلام پڑھنے کا ایک موقع ہے تکبیراتِ عیدین کے درمیان میں اور ان میں سے ایک موقع یہ ہے کہ جب انسان صدقہ و خیرات دینے سے معذور ہو تو سرکار پر درود و سلام بھیجے۔

ابنِ وہب نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں اس طرح درود و سلام پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ (الٰہی! اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نازل فرما اور ایمان والے مردوں اور عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر بھی) اس کا صدقہ و زکوٰۃ ہے"

Marfat.com

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ وصیت لکھواتے وقت درود شریف پڑھے
حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب صحابی رسول ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت
آیا تو انہوں نے کہا میری وصیت لکھو، لکھنے والے کاتب نے لکھا "یہ وصیت ہے جو ابوبکرہ
رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی، حضرت ابوبکرہ نے فرمایا، کیا موت
کے وقت میں کنیت استعمال کروں؟ اس کو مٹا دو اور یوں لکھو یہ وہ وصیت ہے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمترین حبشی غلام نے کی، وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے
سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نبی ہیں، اسلام اس
کا دین اور کعبہ اس کا قبلہ ہے اور لے سے اللہ تعالیٰ ۔ سے وہی کچھ امید ہے جو اس
کی توحید پر ایمان اور اس کی ربوبیت کا اقرار کرنے والوں کی ہے۔ اور آخر تک وصیت کی
اور ان میں سے ایک مقام نماز جنازہ میں سرکار پر درود و سلام بھیجنا ہے ہمارے
امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا، ہم سے مطرف بن مازن عن معمر عن الزہری، کہا ہم
کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے بتایا کہ انہیں ایک صحابی (نام نامعلوم) نے بتایا کہ
نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر اول کے بعد دل میں پوشیدہ فاتحہ پڑھے،
پھر نبی علیہ السلام پر درود بھیجے اور تکبیرات میں خلوص دل سے میت کے حق میں دعا
کرے، ان میں قرأت نہ کرے، پھر آہستہ سے سلام پھیرے اور ان میں سے ایک
مقام یہ ہے کہ میت کو قبر میں اتارتے وقت درود و سلام بھیجے اور ہمارے امام شافعی
رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے۔

اور ان میں سے ایک مقام یہ کہ جب کسی جانور پر سوار ہونا ہو، نبی علیہ السلام پر درود
و سلام بھیجے، امام طبرانی نے باب دعا میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت
نقل کی کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، جو شخص جانور پر سوار ہوتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ
لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ، سُبْحٰنَهٗ، لَیْسَ لَهٗ سَمِیٌّ، سُبْحٰنَ الَّذِیْ

Marfat.com

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

"اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی وہ پاک ہے اس کی کوئی نشانی نہیں، پاک ہے وہ جس نے اس (جانور) کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں، سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جو سب جہان کو پالنے والا ہے اور اللہ تعالےٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و رحمت نازل فرمائے"۔

اے مومن! اللہ تعالےٰ تجھ پر برکت نازل فرمائے، تو نے میری کمر سے بوجھ ہلکا کر دیا اپنے رب کی اطاعت کی اور اپنے ساتھ احسان کیا، اللہ تعالےٰ تیرے سفر میں برکت دے اور تیری حاجت پوری فرمائے۔

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ جب ارادۂ سفر کرے تو سرکار پر درود و سلام بھیجے، امام نووی علیہ الرحمہ نے مسافر کے اذکار میں فرمایا، اپنی دعا کی ابتدا بھی حمدِ الٰہی اور درودِ مصطفوی سے کرے اور اختتام بھی۔

ان میں سے ایک یہ کہ اعمالِ حج میں سرکار پر درود و سلام بھیجے، وہ چند مقامات میں، ایک تلبیہ سے فراغت کے وقت، دوسرا صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے وقت، تیسرا حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت، چوتھا نویں ذوالحجہ کو عرفات میں قیام کے وقت، پانچواں مسجدِ خیف کے پاس، چھٹا جب طوافِ وداع سے فارغ ہو، ان تمام مقامات کے متعلق صحابۂ کرام اور بعد کے بزرگوں کے آثار مروی ہیں۔

بارگاہِ عرشِ پناہ میں حاضری

ان میں سے ایک یہ کہ جب مدینہ طیبہ آئے اور نگاہ حرم شریف پر اور کھجوروں اور مکانات

Marfat.com

پر پڑے تو سرکار کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے اور حضور علیہ السلام کی قبر انور کے قریب صلاۃ و سلام عرض کرے۔ کتاب المسالک میں فرمایا، جاننا چاہئے کہ جوں ہی مدینہ منورہ کے قریب آئے، صلوٰۃ و سلام میں اضافہ کرنا مستحب ہے اور وہاں کے میدانوں کی تعظیم و توقیر کو ملحوظِ خاطر رکھے، وہاں کے مکانوں اور ان کے صحنوں کی تعظیم کرے، یہ بھی یقین کرے کہ یہ مقاماتِ وحی اور نزولِ قرآن کی منازل ہیں اور یہ بھی کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کثرت سے یہاں آتے جاتے رہے ہیں اور یہ کہ نبی علیہ السلام اس خطّہ میں محوِ استراحت ہیں اور اسی مقدّس سرزمین میں مدفون ہیں اور یقین کرے کہ یہ قطعۂ زمین بزرگ ترین قطعہ ہے اور سرکار کے دربار گوہربار میں حاضری کی نیّت کرے اور اس بارگاہ کی عظمت کا شعوری طور پر اظہار کرے اور یہاں کی جلالت و شوکت اور کمالِ محبّت کو پیشِ نظر رکھے اور جسکو وہ اپنی مراد جانتا ہے اس کی طرف جلد جلد بڑھے اخلاص، توبہ اور صدقِ نیّت کے ساتھ، پھر انتہائی سکون و وقار کے ساتھ ایک، ایک قدم اٹھاتا اور ہر قدم کو باعثِ ثواب سمجھتا نہایت ادب و احترام کے ساتھ بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو جائے، تکیہ گنبد خضریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ کرتے ہوئے ؎

اَتَیْتُکَ زَائِرًا وَدَدْتُ اَنِّیْ جَعَلْتُ سَوَادَ عَیْنِیْ اَمْتَطِیْہِ

میں آپکی زیارت کے لئے حاضرِ خدمت ہوا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اپنی آنکھ کی سیاہی انورِ نظر فرشِ راہ کر دوں۔

وَمَالِیْ لَا اَسِیْرُ عَلَی لُمَاقِیْ اِلٰی قَبْرٍ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْہِ

میں پلکوں کے بل چل چل کر کیوں نہ جاؤں؟ ایسی قبر کی طرف جس میں اللہ کے رسول ہیں۔

پھر ہیبت و جلال کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے نہایت عجز و انکسار کے ساتھ مسجدِ اقدس کے دروازے پر کھڑا ہو جائے، پھر یہ کہتا ہوا اندر جائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔

Marfat.com

حرمت ووقار کے ساتھ، یوں سمجھے گویا نبی علیہ السلام کا مشاہدہ کر رہا ہے، دو رکعت نفل تحیۃ المسجد ادا کرے، پھر قبلہ کی طرف سے قبر انور پر آئے اسی طرح کہ قبلہ کی طرف پشت اور سرکار کے روضۂ اقدس کے پاس سرخ سنگ مرمر میں چاندی کی لگی ہوئی کیلوں کی طرف رخ ہو، انتہائی ادب و احترام سے کھڑا ہو جائے اور غور کرے کہ کس کے سامنے کھڑا ہے ؎

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر　　نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

اور جن سے مخاطب ہے ان کی قدر و منزلت کو سمجھے اور یہ بھی یقین جانے کہ آنحضور اس کا سلام سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔ (صاحب مسالک) رحمہ اللہ نے فرمایا، عرض و معروض درمیانی آواز سے کرے، آواز بلند نہ کرے۔ یہ مسئلہ میں نے کتاب مناسک وغیرہ میں دیکھا اور وہیں سے لیا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَلَّاجَ الْغُمَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَهَرَتْ لَوَامِعُ مَجْدِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ هَمَتْ هَوَامِعُ رِفْدِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ ظَهَرَتْ اَنْوَارُ عُلَاهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَهَرَتْ اٰثَارُ سَنَآئِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَتِيْجَةَ الشَّرَفِ الْبَاذِخِ، اَلسَّلَامُ يَا نَهْبَةَ الْمَجْدِ التَّالِدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْاَنْبِيَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ الْاَصْفِيَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دُسْتَةَ لُوَيٍّ

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غُرَّةَ قُصَيٍّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْبَعَ الْمَكَارِمِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَلَالَةَ الْاَكَارِمِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَهَرَتْ اٰيَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ ظَهَرَتْ مُعْجِزَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ترجمہ: اے رسولِ[1] خدا، آپ پر سلام، اے[2] خدا کے نبی! آپ پر سلام، اے[3] حبیب خدا! آپ پر سلام، اے[4] اللہ کے مخلص دوست! آپ پر سلام، اے[5] اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر! آپ پر سلام، اے[6] رسولوں کے سردار! آپ پر سلام، اے[7] نبیوں کے ختم فرمانے والے! آپ پر سلام، اے[8] پرہیز گاروں کے پیشوا! آپ پر سلام، اے[9] چمکتی پیشانیوں اور چمکیلے ہاتھ پاؤں والوں کے قائد! آپ پر سلام، اے[10] نبیِ رحمت! آپ پر سلام، اے[11] غم دور کرنے والے! آپ پر سلام، اے[12] وہ ذات! جس کی بزرگی کی شعاعیں سب پر غالب ہو گئیں، آپ پر سلام، اے[13] وہ ہستی جس کی عطا کے بلول برسے! آپ پر سلام، اے[14] وہ ذات جنکی بلندی کے انوار ظاہر ہوئے آپ پر سلام اے[15] وہ ذات! جن کی بلندی کے نشان غالب ہو گئے، آپ پر سلام، اے[16] عظیم الشان بزرگوں کی اولاد! آپ پر سلام، اے[17] محکم بزرگی کے خلاصہ! آپ پر سلام، اے[18] نبیوں کے امام! آپ پر سلام، اے[19] سب سے بڑھ کر مخلص دوست! آپ پر سلام، اے[20] لوئی[21] کے چمکتے موتی! آپ پر سلام، اے[21] قصیٰ کی پیشانی کے نور! آپ پر سلام، اے[22] خوبیوں کے منبع!

---

[1] حضرتِ قصیٰ جناب عبدِ مناف کے والد، عبدِ مناف جناب ہاشم کے، وہ جناب عبدالمطلب کے، وہ جناب عبداللہ کے والد تھے [2] جناب قصیٰ کے والد جناب کلاب، ان کے والد جناب مرہ ان کے والد جناب کعب اور انکے والد جناب لوئی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

Marfat.com

آپ پر سلام، اے شرفیوں کی اولاد آپ پر سلام اے وہ ذات جن کی نشانیاں سب پر غالب رہیں آپ پر سلام، اے وہ ذات جن کے معجزات سب پر ظاہر ہوئے آپ پر سلام، اے غیب بتانے والے (نبی)، آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں ہے

سَلَامٌ تَضَوَّعَ عَنْ مِسْكِهٖ ۔۔۔ يَجُرُّ بِمَارَيْنِ ذَيْلًا طَوِيْلًا

وَيَنْفَحُ عَنْ نَسْمَةٍ لَمْ تَزَلْ ۔۔۔ تُعِيْدُ عَلَيْكَ الثَّنَاءَ الْجَمِيْلَا

وَتَتْلُوْ اَحَادِيْثَ قُرْبٍ غَدَتْ ۔۔۔ قَبُوْلَ الْعَلِيْلِ وَتُرْوِي الْعَلِيْلَا

۱۔ ایسا سلام جس کی خوشبو دونوں جہان میں دراز تر ہوتی جائے۔

۲۔ اور اس پاک روح سے وہ مہک اٹھے جو آپ پر خوبصورت حمد و ثنا رکھ کے موڑ دے۔

۳۔ اور آپ ماضی قریب کی بیماریوں کی باتیں بیان فرماتے ہیں اور بیمار کو شفایاب فرماتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغٰفِلُوْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي الْاٰخِرِيْنَ اَطْيَبَ وَاَفْضَلَ مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ۔

Marfat.com

ترجمہ: "آپ پر اور تمام انبیاء و مرسلین پر سلام! آپ پر اور آپ کے گھر والوں پر سلام جو تمام جسمانی و روحانی کمزوریوں سے پاک تھے، آپ پر اور آپ کی پاک و صاف بیویوں پر سلام جو اہلِ ایمان کی مائیں ہیں، آپ پر اور آپ کے تمام ساتھیوں پر سلام! آپ پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب بھی ذکر کرنیوالے آپ کا ذکر کریں اور جتنی مرتبہ غافل آپ کے ذکر سے غفلت برتیں، آپ پر پہلے پچھلے سب میں رحمت، مخلوق میں سے کسی پر بھی جو درود بھیجا گیا اس سب سے پاکیزہ تر و بزرگ تر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی قابلِ عبادت نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے اور رسول ہیں بے شک آپ نے پیغامِ حق پہنچا دیا، امانت ادا کر دی اور امت کی خیر خواہی فرمائی اور اللہ کی راہ میں ایسا جہاد فرمایا کہ حق ادا کر دیا"۔

پھر اپنے اور باقی مسلمان، مردوں، عورتوں کے لئے دعا کرے۔

صدیق و فاروق کی خدمت میں سلام

پھر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ہاتھ پھیر دائیں طرف مڑ کر اس طرح سلام عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَيَّدَهُ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الرِّدَّةِ الدِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَالَهٗ فَلِيْلَهٗ وَجَلِيْلَهٗ وَلَمْ يَتْرُكْ لِنَفْسِهٖ وَلَا لِاَهْلِهٖ اِلَّا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

ترجمہ: "سلام آپ پر اے خلیفہ سید المرسلین! اسلام آپ پر جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے ردّت کے دن دین کی مدد فرمائی اور اپنے اہل وعیال
کے لئے سوائے خدا اور رسول کے کچھ نہ چھوڑا،
پھر ہاتھ بھر مزید دائیں طرف منتقل ہو جائے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں سلام عرض کرے، چاہے تو یوں کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
اَيَّدَ اللّٰهُ بِهِ الدِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ لَمْ تَاْخُذْهُ فِى
اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ فَلَمْ يَدَعِ الْحَقَّ لَهٗ صَدِيْقًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مَنْ مَا لَقِيَهُ الشَّيْطٰنُ سَالِكًا طَرِيْقًا اِلَّا تَخَذَ غَيْرَ طَرِيْقِهٖ
طَرِيْقًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَدِّثَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ النَّاطِقَ
بِالصَّوَابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ۔

ترجمہ: "اے امیر المومنین! آپ پر سلام، آپ پر سلام! جن کے وسیلے سے اللہ
نے دین کی مدد فرمائی، سلام آپ پر جن کو اللہ کے راستے میں کسی ملامت
گر کی ملامت نے نہ پکڑا، سو حق نے ان کا کوئی ساتھی نہ چھوڑا (کہ
کسی سے رعایت کرتے) آپ پر سلام! کہ جس راستے پر شیطان نے
آپ کو چلتے دیکھا، اسے چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کیا، آپ پر سلام
اے اس امت کے محدّث! جو ہمیشہ صحیح بات کہنے والے ہیں، اے
امیر المومنین! عمر بن الخطاب آپ پر سلام"۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو روضہ
رسول پر درود و سلام پڑھتے اور حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما
کے لئے دعا کرتے دیکھا۔ اس کو اسمٰعیل القاضی وغیرہ نے امام مالک کی سند سے

Marfat.com

بیان کیا، یہ بات مفصل طور پر باب الکیفیات میں سیدی ابوالحسن الشاذلی کے صیغوں کے بیان میں آرہی ہے جو زیارتِ نبوی کے موقع پر کہے جاتے ہیں، یونہی برہان الدین المواہبی کے صیغے بھی ذکر ہونگے اور میں نے کتاب افضل الصلوٰت میں امام نووی اور ابوالمواہب الشاذلی کے صیغے بیان کئے ہیں اور بعض بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سے جب فارغ ہوتے تو یہ کہتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَقَرَّ عَیْنَیَّ بِرُؤْیَتِكَ وَاَحَلَّنِیْ شَرِیْفَ رَوْضَتِكَ وَقَضٰی اَنْ اَفُوْزَ بِزُوْرَتِكَ وَاَحْرَزَ سَابِقَ السَّعَادَةِ بِحُلُوْلِ بَلْدَتِكَ "شکر اللہ تعالےٰ کا جس نے آپ کے دیدار سے میری آنکھیں ٹھنڈی فرمائیں اور مجھے آپ کے روضہ پر حاضر فرمایا اور یہ فیصلہ کیا کہ میں آپ کی زیارت سے مستفید ہوں اور آپ کے شہر میں آنے کی اولین سعادت سے مشرف ہوں"۔

نعت شریف

حَیْثُ النُّبُوَّةُ جَرَتْ مِنْ ذَوَائِبِهَا — فَضْلًا وَّاَجْرَتْ یَنَابِیْعًا مِّنَ الْحِكَمِ

جہاں نبوت کی زلفوں سے فضل و کرم جاری ہوئے — اور علم و حکمت کے چشمے پھوٹے

حَیْثُ السَّنَا مُشْرِقٌ وَالْعِزُّ مُنْبَثِقٌ — وَالْجَوُّ مَعْدُوْقٌ بِالْجُوْدِ وَالنِّعَمِ

جہاں بجلی چمک رہی ہے اور عزت پھیلتی ہے — اور فضا جود سے بھری ہوئی ہے

حَیْثُ الضَّرِیْحُ وَمَا ضَمَّتْ صَفَائِحُهٗ — مِنَ النَّبِیِّ الرَّضِیِّ الطَّاهِرِ التِّیَمِ

خواب گاہِ نبوی اور اس کا آس پاس — ایسے نبی جو برگزیدہ، پاکیزہ اور محبوب ہیں

اَنْوَارُهٗ غُرَّةٌ فِی الْمَجْدِ نَیِّرَةٌ — وَفَخْرُهٗ شَمَمٌ فِیْ مِعْطَسِ الْكَرَمِ

ان کے انوار چمک رہے ہیں بزرگی میں روشن — ان کا فخر بلند ہے، کرم کی سخاوت میں

Marfat.com

وَلَاحَ فِي نُوْرِهٖ مَعْنًى اَفَادَ بِهٖ ۔۔۔ مَقَامُ اٰدَمَ فَخْرًا وَّهُوَ فِي الْعَدَمِ

اور ان کے نور میں ایک ایسا معنی چمکا جس سے انسان کے مقام نے عدم میں فخر حاصل کیا

اَنْسَانُ عَيْنِ الْعُلٰى سِرُّ الْكَمَالِ سَنَا ۔۔۔ فَخْرُ النُّبُوَّةِ نُوْرُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

بندیوں کی آنکھ کی پتلی راز کمال چمک اٹھا ۔۔۔ فخر نبوت، لوح و قلم کے نور

يَا اٰخِرًا عِنْدَ خَتْمِ الْاَنْبِيَآءِ بِهٖ ۔۔۔ وَاَوَّلَ الرُّسُلِ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْقِدَمِ

اے سلسلۂ انبیاء کے آخری (رسول) ۔۔۔ اور اللہ کے ہاں ازل سے اولین رسول

يَا غُرَّةً اَوْضَحَتْ طٰهٰ اَسِرَّتَهَا ۔۔۔ وَدُرَّةً اُجْلِيَتْ فِي نٓ وَالْقَلَمِ

اے نورانی پیشانی والے جس کے حسن پنہاں کو سورۂ طٰہٰ نے واضح کیا۔ اور ایسے موتی جیسے نٓ اور قلم میں روشن کیا گیا

كَانَتْ حَيَاتُكَ مَا بَيْنَ الْاَنَامِ حَيًّا ۔۔۔ سَقٰى ثَرَاهُمْ بِغَيْثٍ وَّاَكُفِّ الدِّيَمِ

آپکی حیات طیبہ لوگوں میں عمر بھر ۔۔۔ باران فضل و کرم سے خوب سیراب ہونے کا سبب تھی

وَكَانَ فَقْدُكَ خَطْبًا شَاكَ اَنْفُهُمُ ۔۔۔ لَمًّا اَلَمَّ بِصِدْعٍ غَيْرِ مُلْتَئِمِ

آپکی (ظاہری) جدائی ایسا صدمہ تھی جس سے (صحابۂ کرام) سراسیمہ ہو گئے، یہ ایسا زخم تھا جو کبھی نہ بھر سکیگا

فَالْاٰنَ لَيْسَ سِوٰى قَبْرٍ حَلَلْتَ بِهٖ ۔۔۔ مَلْجَا الطَّرِيْدِ وَمَنْجٰى كُلِّ مُعْتَصِمِ

سو اب دھتکارے ہوئے کی جائے پناہ اور بے سہارے کا ٹھکانا آپ کی قبر انور کے سوا کہیں نہیں

بقول اقبال مرحوم ؎

نہ جہاں میں کہیں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی

میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں

وَقَدْ حَطَطْنَا لَدَيْكَ الرَّحْلَ هِمَّتُنَا ۔۔۔ عَلَى الصَّدَا نَهِلَتْ مِنْ مَّوْرِدِ الْكَرَمِ

ہم نے آپکے پاس کجاوہ اتار دیا ہے (آٹھہرے ہیں) ہمارے ارادے (نیت) زنگ آلود ہو جانے کے باوجود مقام کرم پر آکر سیراب ہو گئے

تَقَبَّلِ التُّرْبَ اِجْلَالًا لِّسَاكِنِهٖ ۔۔۔ فَكُلُّ مَوْطِئِ اَقْدَامٍ مَقَرُّ فَمِ

مکین کی بزرگی کے پیش نظر مٹی کو چوم۔ کہ انکے قدموں تلے آنیوالی ہر جگہ منہ (چہرہ) رکھنے کے لائق ہے

Marfat.com

بقولِ فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ؎

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا — اے سر کا موقع ہے او جانیوالے!

هٰذَا عَطَآؤُكَ فَاغْمِرْنَا بِمُرْسَلِهٖ — فَقَدْ مَدَدْنَا اَكُفَّ الْفَقْرِ وَالْعَدَمِ

یہ آپکی عطا ہے آپ اسکو بھیج کر ہمکو ڈھانپ لیجئے — کہ ہم نے فقر و مفلسی کے ہاتھ پھیلا رکھے ہیں

وَاِنْ رَمَتْنَا الْخَطَايَا وَسْطَ مَهْلَكَةٍ — فَاَنْتَ مَلْجَاُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

اگرچہ گناہوں نے ہمیں ہلاکت میں پھینک دیا ہے (مگر مایوس نہیں) کہ آپ تو تمام مخلوق کی پناہ گاہ ہیں

حَسْبِيْ شَفَاعَتُكَ الْعُظْمٰى اِذَا صَفَرَتْ — يَدَايَ اَوْ اَسْفَرَتْ عَنْ زَلَّةِ الْقَدَمِ

جب میرے ہاتھ خالی ہوں یا سفر پر روانہ ہوں تو پاؤں پھسلتے وقت مجھے آپکی شفاعت کافی ہے

فَالْعَفْوُ شِيْمَتُكَ الْعُظْمٰى الَّتِيْ شَهَرَتْ — اِذْ كَانَتِ الْمُوْبِقَاتُ السُّوْدُ مِنْ شِيَمِيْ

سو معاف کرنا آپ کی بہت بڑی مشہور خصلت ہے — جبکہ بڑی بڑی ہلاکتیں (گناہ) میری عادت ہے

صَلّٰى عَلَيْكَ اِلٰهُ الْعَرْشِ مَا هَمَلَتْ — عَنْكَ الثَّنَآءُ الْمُسَجّٰى لَسْنُ الْاُمَمِ

عرش کا مالک آپ پر اس وقت تک رحمتیں نازل فرمائے — جب تمام امتوں کی زبانیں آپکی مدح و ثنا میں مصروف ہونگی

وَنَاسَمَ الْمِسْكَ اَنْفَاسُ النَّسِيْمِ عَلٰى — هٰذَا الضَّرِيْحِ وَهٰذَا الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ

اور ہوا کے نرم جھونکے خوشبو بکھیرتے رہیں — اس قبرِ انور پر اور اس مکان اور اس حرم پر

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

فائدہ: حافظ سخاوی نے فرمایا، سرکار کی قبرِ انور کی زیارت کی ترغیب متعدد حدیثوں میں آئی ہے اگر باقی نہ بھی ہوتیں تو رسولِ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے زائر کے لئے وجوبِ شفاعت وغیرہ کا وعدہ ہی بہت کافی تھا، حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے لے کر آج تک تمام آئمۂ امت کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ زیارت

Marfat.com

روضۂ اقدس تمام عبادتوں سے افضل ہے، شیخ الاسلام ابوالحسن سبکی نے "شفاء السقام" میں فرمایا، آئمہ کی ایک جماعت نے اس حدیث پر اعتماد کیا ہے: مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ "جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے، اللہ تعالےٰ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے"۔ آگے تک حدیث، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرنا مستحب ہے اور یہ اعتماد صحیح ہے، کیونکہ جب سلام عرض کرتا ہے تو جلد ہی اسے جواب مل جاتا ہے اور یہی فضیلت مطلوب ہے الخ۔

الدر المنضود کی چوتھی فصل میں فرمایا، درود و سلام کا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ ایک فرشتہ سرکار کے روضۂ انور پر کھڑا ہوتا ہے جو آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے اور جو شخص سلام بھیجے وہ اس کا جواب بھی دیتا ہے، اس کے ساتھ اور بھی متعدد حدیثیں ہیں جو اس کتاب کے باب ثانی میں گزر چکی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے "سرکار کا فرمان ہے کہ جب بھی کوئی مجھ پر سلام بھیجے تو اللہ تعالےٰ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے"۔ روح سے مراد بولنے کی طاقت ہے، یہاں تک کہ میں جواب دیتا ہوں، ان میں سے ایک حضور کا یہ فرمان ہے کہ "جو کوئی مجھ پر میری قبر کے پاس آکر درود بھیجے میں اس کو سنتا ہوں، اور جو کوئی دور سے مجھ پر درود بھیجے، اللہ تعالےٰ کا مقرر شدہ فرشتہ اسے مجھ تک پہنچا دیتا ہے اور یہ اسکی دنیا و آخرت کے لئے کافی ہے اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا"۔ اور ایک حدیث میں ہے "تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اس میں آدم کی پیدائش ہوئی اسی میں وفات ہوئی، اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں بیہوشی ہوگی پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو! بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جب آپ کی وفات ہو جائے گی، پھر آپ پر ہمارا درود کیسے پیش ہوگا؟ فرمایا، اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسم حرام کر دیئے کہ وہ ا

Marfat.com

کو کہا سکے"۔ ایک جگہ یہ ارشاد فرمایا "اپنے گھروں کو قبریں نہ بنالو اور میری قبر کو عید نہ بنالینا اور مجھ پر درود بھیجا کرو کہ تم جہاں کہیں بھی ہو، مجھ تک تمہارا درود پہنچ جاتا ہے"۔ امام نووی نے اس روایت کو اور اس سے پہلی کو کتاب الاذکار میں صحیح قرار دیا ہے۔

امام ابنِ حجر کا تبصرہ

تنبیہ: امام ابنِ حجر نے فرمایا، ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دور سے درود و سلام بھیجا جائے، وہ آپ کی خدمت میں پہنچایا جاتا ہے اور جب قبر شریف کے پاس پڑھا جائے تو آپ بلا واسطہ خود سنتے ہیں چاہے جمعہ کی رات ہو یا کوئی اور۔

امام نووی کا فتوے

امام نووی سے یہ فتوی پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص کہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر پڑھا جانے والا درود و سلام، خود سنتے ہیں، اگر نہ سنتے ہوں تو میری بیوی کو تین طلاق! تو کیا اس کی قسم لوجہ نہ سننے کے ٹوٹ جائے گی یا نہیں؟ فرمایا نہیں ٹوٹے گی، یعنی طلاق نہ ہوگی کیونکہ سننے نہ سننے میں شک ہے احتیاط اور تقوی یہی ہے کہ حنث کو تسلیم کر لیا جائے (کہ قسم ٹوٹ گئی اور) طلاق ہو گئی اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ سلام کا جواب دینا خاص ہے زائرین کے لیے تو یہ بات مردود ہے کیونکہ دلیل عام ہے لہٰذا تخصیص کا دعوی محتاجِ دلیل ہے نیز اس تخصیص کو وہ صحیح حدیث بھی رد کرتی ہے جس میں ہے مَامِنْ اَحَدٍ یَمُرُّ بِقَبْرِ اَخِیْهِ الْمُؤْمِنِ کَانَ یَعْرِفُهٗ فِی الدُّنْیَا فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّا عَرَفَهٗ وَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ "جو کوئی اپنے مومن بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے

لہ کیونکہ اس کا دار و مدار توجہ تام پر ہے اور وہ مشروط ہے خلوص، محبت اور قلبی وابستگی وغیرہ پر اور پڑھنے والے کو اس کا قطعی علم نہیں، نہ کوئی اس کا دعوی کر سکتا ہے پس سننے نہ سننے میں سماعتِ نبوی کا نہیں بلکہ پڑھنے والے کا قصور ہے کیونکہ جس عرض، معروض میں یہ صفات نہ ہوں، نہ وہ خالق کے ہاں لائقِ التفات ہیں، نہ مخلوق کے ہاں، فتدبر۔ مترجم غفرلہٗ

Marfat.com

جس کو دُنیا میں پہچانتا تھا، پھر اس کو سلام کہے تو وہ (صاحبِ قبر) اسے پہچان لیتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔" اب اگر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سلام بھی زائرین کے لیے خاص ہو تو اس میں سرکار اور دوسرے مسلمان اہلِ قبور میں کوئی فرق نہ رہا جیسا کہ ابھی آپ کو معلوم ہو چکا کہ اس میں تو دوسرے بھی شریک ہیں (علامہ) ابوالیمن ابن عساکر نے فرمایا، جب زائرین روضۂ اقدس کے سلام کا جواب جائز ہوا تو یہ بھی جائز ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں سے کوئی درود و سلام بھیجے، سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

حدیث "میری قبر کو عید نہ بناؤ" کا مطلب

اور یہ جو فرمایا کہ "میری قبر کو عید نہ بنانا"۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے ترغیب دینا مقصود ہے کہ کثرت سے زیارت کرنا اور حاضری قبرِ انور کو عید کی طرح نہ کر لینا جو سال میں صرف دو مرتبہ ہوتی ہے اور زیادہ ظاہر یہ ہے کہ اس ارشاد سے اس منع کی علت اشارہ ہے جو دوسری حدیثوں میں وارد ہے کہ سرکار کی قبر کو سجدہ گاہ نہ بنایا جائے اور کھیل کود کا مرکز نہ بنایا جائے۔

یہود و نصاریٰ اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کی قبروں پر زیارت کے لئے جمع ہوتے ہیں، پھر وہاں کھیل کود اور عیش و نشاط اور گانے بجانے کی محفلیں سجاتے ہیں، پس نبی علیہ السلام نے اپنی امت کو اس سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ قبرِ انور کی تعظیم و تکریم میں حد سے بڑھیں اور روضۂ اقدس کی زیارت کی ترغیب میں متعدد حدیثیں آئی ہیں جن کو میں نے حاشیۂ ایضاح میں بیان کر دیا ہے اور منکر کا رد بھی کر دیا ہے، منکر سے مراد ابنِ تیمیہ ہے، اللہ تعالیٰ اس سے جیسے چاہے

Marfat.com

اپنے عدل وانصاف کا برتاؤ کرے، جیسا کہ ایک سے زیادہ آئمہ نے نقل کیا ہے اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ روضۂ اقدس کی زیارت سب سے افضل عبادت اور کامیاب ترکوشش ہے، فرمان نبوی لَا تَتَّخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ کے چند مفہوم بیان کئے گئے ہیں، ایک یہ کہ قبروں میں نماز مکروہ ہے یعنی جس طرح گھروں کو نماز کی جگہ بناتے ہو، مقابر کو مت بناؤ امام بخاری کا کلام بھی اسی پر دلالت کرتا ہے، دوم یہ کہ اپنے گھروں کو قبروں کی طرح نہ بناؤ کہ جو شخص قبرستان میں منتقل ہو جائے (مر جائے) نہ نماز پڑھے، نہ کوئی دوسرا کام کر سکے۔ دوسری روایت کو بھی اس کے ساتھ ملا لیا جائے تو اس مفہوم کو ترجیح حاصل ہو جاتی ہے، سرکار کا ارشاد ہے "اپنی کچھ نماز (نوافل) گھروں میں ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ!" سوم یہ کہ مُردوں کو گھروں میں مت دفن کرو! لفظ کا ظاہری مطلب بھی یہی بنتا ہے، رہا حضور علیہ السلام کا اپنے گھر میں دفن ہونا سو یہ آنجناب کی خصوصیت ہے، چہارم یہ کہ جو شخص اپنے گھر میں نماز نہ پڑھے اس نے اپنے آپ کو مردہ اور اپنے گھر کو قبر بنا لیا، اس کی تائید مسلم کی یہ حدیث بھی کرتی ہے مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ كَمَثَلِ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ "جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اس کی اور جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے اسکی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے"۔

حیاتِ انبیاء علیہم السلام

ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں کیونکہ رات دن کوئی نہ کوئی سرکار پر درود وسلام بھیجتا ہی رہتا ہے اور ہر ایک کا

Marfat.com

جواب دینے کے لئے الگ الگ زندہ ہونا محالِ عادی ہے۔ پس ہم اس بات پر ایمان رکھتے اور تصدیق کرتے ہیں کہ سرکار ابد قرار علیہ السلام زندہ ہیں اور آپ کو رزق دیا جاتا ہے اور آپ کے جسمِ اقدس کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر امت کا اجماع ہے، کہا گیا ہے کہ یونہی علماء، شہداء اور مؤذن بھی زندہ ہیں اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ ماضی میں ایک سے زیادہ بزرگوں کی قبر کھولی گئی (حوادث کی وجہ سے) تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ ان کے جسم بالکل نہیں بدلے۔

امام بیہقی نے قبروں میں "حیاۃ انبیاء" کے موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس میں مذکورہ کئی احادیث سے استدلال کیا ہے اور اس صحیح حدیث سے بھی کہ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْنَ "انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں"۔ اور اس کی تائید مسلم شریف کی یہ حدیث بھی کرتی ہے:۔

"میں معراج کی رات سرخ ٹیلے کے نزدیک موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے"۔

اور یہ دعویٰ کرنا کہ یہ انہی کی خصوصیت ہے، اسے بھی مسلم شریف ہی کی یہ حدیث رد کر رہی ہے "میں نے دیکھا کہ مقام حجر (مقامِ ابراہیم) کے پاس کھڑا ہوں، قریش مجھ سے معراج سے متعلق سوال کر رہے ہیں"۔ آخر حدیث تک۔ آگے چل کر اسی حدیث میں ہے "میں نے اپنے آپ کو جماعتِ انبیاء میں پایا، کیا دیکھتا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام نماز پڑھ رہے ہیں، سامنے ایک شخص تھا، دبلا پتلا، گھنگھریالے بال والا الخ تو وہ مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام تھے جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، انکی شکل و شباہت حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی تھی، پھر جو نگاہ پڑی تو ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، سب لوگوں سے بڑھ کر ان کی شکل و صورت جس سے ملتی تھی وہ تمہارے ساتھی (مراد سرکار کی اپنی ذات) تھے، پھر نماز کا وقت

Marfat.com

ہوگیا، میں نے ان کی امامت کروائی"۔

دوسری حدیث: وہ ہے کہ "سرکار نے انبیاء علیہم السلام سے بیت المقدس میں ملاقات فرمائی، ایک اور روایت میں کہ ان حضرات سے سرکار نے آسمانوں پر بھی ملاقات فرمائی تھی اور آپ کی ان سے گفتگو بھی ہوئی تھی"۔ امام بیہقی نے فرمایا، یہ تمام روایات صحیحہ ہیں بے شک موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھتے بھی دکھائے گئے پھر موسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو اسی طرح بیت المقدس کی طرف لے جایا گیا جیسے ہمارے نبی علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام کو، پس آنحضور نے ان کو دیکھا، پھر ان کو بھی اسی طرح آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا جیسے ہمارے نبی علیہ السلام کو، پس سرکار نے ان کو وہاں بھی دیکھا جیسا کہ آپ نے اس کی خبر دی اور ان حضرات سے مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر ملاقات کرنا جیسا کہ سچے نبی علیہ السلام نے بتایا عقلاً بھی جائز ہے اور یہ سب دلیل ہے اس بات کی کہ وہ حضرات زندہ ہیں الخ

اور کبھی شہداء کی زندگی قرآن سے ثابت کی جاتی ہے اور عبداللہ ابن عباس وعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے تصریح فرمائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے تھے اور جیسا کہ گزرا ہے روح سے مراد بولنا ہے، اس کی تصریح علماء کی ایک جماعت نے کی ہے، پس آنحضور علیہ السلام ہمیشہ زندہ ہیں لیکن ہمیشہ زندہ رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ہمیشہ باتیں بھی کریں، ہاں! جب کوئی مسلمان غلام عرض کرتا ہے، سرکار اس کا جواب دیتے ہیں اور روح سے مجازی طور پر بولنا مراد اس لئے لیتے ہیں کہ عام طور پر یہ ایک دوسرے کو لازم ہوتے ہیں۔

امام بیہقی کا جواب

امام بیہقی رحمۃ اللہ نے یہ جواب دیا ہے کہ سرکار کی روح لوٹانے سے مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی روح اقدس دفن کے بعد لوٹا دی گئی ہے تاکہ آپ سلام عرض کرنے والوں کے سلام کا جواب دیں، اب وہ ہمیشہ کے لئے جسم اقدس میں

Marfat.com

موجود ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ مطلب نہیں کہ سلام کا جواب دینے کے لئے لوٹائی جاتی ہے، پھر قبض ہو جاتی ہے پھر سلام کا جواب دینے کے لئے لوٹائی جاتی اور یونہی سلسلہ جاری رہتا ہے کیونکہ اس سے لازم آئے گا کہ سرکار بار بار زندہ ہوں اور بار بار وفات پائیں اور ایک ساعت میں کئی بار یہ عمل رونما ہوتا رہے، اس کا یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ اس میں کوئی خرابی نہیں اس لئے کہ اس ردّ و قبض میں خواہ کتنی ہی مرتبہ ہو کوئی تکلیف اور مشقت نہیں ہوتی۔

امام سبکی کا ایمان افروز قول

امام سبکی علیہ الرحمہ نے فرمایا، احتمال ہے کہ روح لوٹانے سے مراد معنوی لوٹانا ہو یعنی سرکار ابد قرار علیہ السلام کی روحِ اقدس عالم بالا اور بارگاہِ خداوندی کے مشاہدے میں مشغول ہوتی ہے، جب سلام عرض کیا جاتا ہے تو روحِ اقدس سلام کا جواب دینے کے لئے اس جہان کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اس پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ چونکہ زمین کے کونے کونے سے سرکار علیہ السلام پر مسلسل درود و سلام بھیجا جاتا لہٰذا اس صورت میں سارا وقت تو اسی کام میں گزر جائے گا، اس لئے کہ آخرت کی باتیں عقل سے معلوم نہیں کی جا سکتیں اور احوال برزخ احوالِ قیامت سے ملتے جلتے ہیں لہٰذا اس کا بھی عقل میں آنا ضروری نہیں) کچھ لوگوں نے کہا کہ روح سے مراد وہ فرشتہ ہے جو اس کام پر مقرر ہے۔ ابن عماد نے کہا ہو سکتا ہے روح سے مراد اس جگہ مجازاً فرحت و مسرت ہو، کیونکہ کبھی روح سے خوشی مراد لی جاتی ہے، ابن حجر کا کلام ختم ہوا۔

علامہ ابن حجر نے رسول پاک علیہ السلام کی زیارت کی یقینیت، اس سے متعلقہ احادیث اور متعلقہ فوائد بڑی شرح و بسط کے ساتھ اپنی کتاب الجوھر المنظم فی زیارۃ القبر المعظم میں ذکر فرمائے ہیں، کسی نے کیا خوب فرمایا ہے

اَلَا اَیُّھَا الْغَادِیْ اِلٰی یَثْرِبَ مَھْلًا ۔۔۔ لِتَحْمِلَ شَوْقًا مَا اُطِیْقُ بِہٖ حَمْلًا

اے یثرب (مدینہ منورہ) جانے والے! ٹھہر جا ۔۔۔ تاکہ جتنا شوق میرے بس میں ہے تو اسے اٹھا لے

Marfat.com

تَحَمَّلْ رَعَاكَ اللّٰهُ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَبَلِّغْ سَلَامِيْ رُسْمَ مَنْ طَيْبَةَ حَلَّا

اللہ تیری رعایت کرے میری طرف سے سلام لے جاؤ میری طرف سے مدینہ طیبہ کے بسنے والے کو سلام پہنچا دے۔

وَقِفْ عِنْدَ ذَاكَ الْقَبْرِ فِي الرَّوْضَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ يَمِيْنًا لِلْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى

اس قبر اقدس کے پاس اس جنت کے باغ میں کھڑا ہو جا جو نماز پڑھتے وقت نمازی کے دائیں طرف ہوتا ہے

وَقُمْ خَاضِعًا فِيْ مَهْبَطِ الْوَحْيِ خَاشِعًا وَخَفِّضْ هُنَاكَ الصَّوْتَ وَاسْمَعْ لِمَا يُتْلٰى

وہاں ادب کو چھکا لے اور جو پڑھا جائے اسے سن اور جس جگہ وحی اتری تھی وہاں ادب سے کھڑا ہو جا

وَنَادِ سَلَامُ اللّٰهِ يَا قَبْرَ اَحْمَدٍ عَلٰى جَسَدٍ لَمْ يَبْلَ قَبْلُ وَلَا يَبْلٰى

اور اس طرح پکارے اے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر! تجھ پر اللہ کا سلام اس جسم اقدس پر جو پہلے بوسیدہ ہوا نہ آئندہ ہوگا۔

تَرَانِيْ فَاِنِّيْ عِنْدَ قَبْرِكَ وَاقِفًا يُنَادِيْكَ عَبْدٌ مَالَهٗ غَيْرُكَ مَوْلٰى

آپ مجھے اپنی قبر کے پاس کھڑا دیکھ رہے ہیں آپکو وہ غلام پکار رہا ہے جس کا آپ کے سوا کوئی آقا نہیں

وَتُسْمِعُ عَنْ قُرْبٍ صَلَاةً كَمِثْلِ مَا تُبَلَّغُ عَنْ بُعْدٍ صَلَاةَ الَّذِيْ صَلّٰى

آپ کو قریب سے بھی درود و سلام ایسے ہی پہنچایا جاتا ہے جیسے دور سے پڑھنے والے کا پہنچایا جاتا ہے۔

اُنَادِيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ وَالَّذِيْ بِهٖ خَتَمَ اللّٰهُ النَّبِيِّيْنَ وَالرُّسُلَا

میں آپکو پکارتا ہوں اے ساری مخلوق سے بہتر اور وہ ہستی جسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ ختم فرمایا۔

نَبِيَّ الْهُدٰى لَوْلَاكَ لَمْ يُعْرَفِ الْهُدٰى وَلَوْلَاكَ لَمْ نَعْرِفْ حَرَامًا وَلَا حَلَا

اے ہدایت کریم اے نبی! اگر آپ نہ ہوتے تو ہدایت کا پتہ ہی نہ چلتا اور اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں حرام، حلال کی پہچان ہی نہ ہوتی۔

لَوْلَاكَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ كَائِنٌ وَلَمْ يَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ جُزْءًا وَلَا كُلَّا

بخدا اگر آپ نہ ہوتے تو کوئی چیز نہ ہوتی اور خدائے رحمٰن کسی جزو کل کو پیدا ہی نہ کرتا

روضۂ اقدس کی قندیلیں

فائدہ جلیلہ: میں نے امام تقی الدین سبکی کے فتاوے میں، جن کو ان کے فرزند امام

Marfat.com

تاج الدین عبدالوہاب نے مدون کیا ہے، ایک رسالہ دیکھا جس کا نام ہے تَنْزِیْلُ السَّکِیْنَۃِ عَلٰی قَنَادِیْلِ المدینۃ اس میں بسم اللہ، الحمد للہ اور درود وسلام بر سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ کے بعد کہا، امّا بعد، اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ میں جس خیر وبرکت میں ہوں اور جو مہربانی اس نے مجھ پر فرمائی یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور پشت پناہی کی بدولت ہے اور اس لئے کہ میں ہر بات میں آنجناب پر بھروسہ واعتماد رکھتا ہوں، پس سرکار ہی بارگاہِ خداوندی میں میرا دنیا وآخرت کا وسیلہ ہیں اور سرکار کے مجھ پر ظاہری، باطنی بے شمار احسانات ہیں، مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جو سنہری قندیلیں حجرۂ اقدس میں ہیں وہ حجرۂ مقدسہ جس کی تعمیر نئی دلنقوی پر کی گئی ہے، ان کو بیچ کر حجرۂ اقدس اور مسجدِ حرام کی تعمیر ومرمت پر خرچ کرنے کی بات چیت ہو رہی ہے، مجھ پر اس اطلاع سے سخت صدمہ ہوا ہے، پس میں نے ارادہ کیا کہ مجھ سے جہاں تک ہو سکے اس سلسلہ میں لکھوں، سب سے پہلے میں صحیح حدیث ذکر کروں گا جو تحقیق واستدلال میں واضح تر مسلک کی رہنمائی کرے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابووائل کی زبانی یہ حدیث نقل کی ہے کہ میں شیبہ کے ہمراہ خانہ کعبہ میں کرسی پر بیٹھا، انہوں نے کہا اس جگہ حضرت عمر رضی اللہ بیٹھتے تھے، انہوں نے فرمایا، میرا ارادہ ہے کہ خانہ کعبہ میں جو سونا چاندی ہے سب تقسیم کر دوں، میں نے کہا، آپ کے دونوں ساتھیوں (آنحضرت اور ابوبکر صدیق) نے یہ کام نہیں کیا، آپ نے فرمایا، میں بھی ان دو ہستیوں کی پیروی کرتا ہوں۔ انہی کی ایک اور روایت میں ہے، انہی دو سرکاروں کی اقتداء کی جائے گی۔

پھر امام سبکی نے اس حدیث کی مختلف سندیں اور علماء کے اقوال پیش کئے کہ اموالِ کعبہ اور اس کے زیورات کو صرف کرنا جائز نہیں اور اس موضوع پر کئی صفحات کا طویل مضمون لکھا، پھر فرمایا، اب مدینہ منورہ کی طرف منتقل ہو جا، یہاں کے رہنے

Marfat.com

والے آقا پر افضل و اعلیٰ درود و سلام ہو، ہم کہتے ہیں اس (مدینہ منورہ) میں مسجدِ نبوی، حجرہ معظمہ ہے، مسجدِ نبوی کا تو ہم بیان کر آئے ہیں اور مساجد میں سونے چاندی کی قندیلیں روشن کرنے کا حکم بھی بیان کر چکے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ باقی مساجد جن کی طرف کجاوے نہیں باندھے جاتے (یعنی خاص اہتمام سے جن کی طرف سفر نہیں کیا جاتا) اور مسجدِ اقصیٰ جن کی طرف کجاوے باندھے جاتے ہیں ان سب کی بہ نسبت مسجدِ نبوی قندیلوں کی روشنی کی زیادہ حقدار ہے اور امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک مسجدِ نبوی بلا تردد مسجدِ مکہ (مسجدِ حرام) سے بھی بڑھ کر اہتمام و احترام کی مستحق ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یوں بھی کہا جا سکتا ہے جو علماء مکہ معظمہ کو مدینہ منورہ پر فضیلت دیتے ہیں، ان کے نزدیک بھی مسجدِ نبوی کو باقی مقاماتِ مقدسہ پر علی العموم فضیلت حاصل ہے کیونکہ اس مسجدِ شریف کو ایک ایسی سعادت حاصل ہے جو کسی دوسری کے حصے میں نہیں آئی اور وہ ہے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی، اسی لیے حضرتِ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس میں آواز بلند کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے اور یہ بات مسجدِ مکہ شریف کو حاصل نہیں ع (جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور کی ہے) اور اس کی وجہ ادب و احترامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے؟ اور یہ ادب و احترام جیسے پہلے تھا ویسے ہی اب بھی ہے لہٰذا ہمیں اپنے سامنے بھی اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

ام المومنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اوس پڑوس کے مکانوں میں جب کیل یا میخ ٹھونکنے کی آواز سنتیں تو فرمایا کرتیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ دو، بنابریں یہ مقامِ عالی مرتبت سب سے بڑھ کر تعظیم و توقیر کا مستحق ہے۔

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا مسجدِ حرام کے ماسوا دوسری مساجد میں ہزار نماز ادا کرنے سے بہتر ہے"۔

ہمارے شافعیہ، حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک مسجدِ حرام میں نماز پڑھنا مسجدِ نبوی

Marfat.com

میں اگر کسی سے افضل ہے، اس [illegible] میں علماء کا اختلاف ہے کہ مسجد نبوی میں جب توسیع کر دی گئی (یا آئندہ کی گئی) تو کیا یہ فضیلت صرف اتنے حصۂ زمین کے ساتھ خاص ہوگی جو نبی علیہ السلام کے زمانہ میں مسجد میں شامل تھا یا توسیع کے بعد جو ٹکڑہ زمین داخل ہوا ہے اس کا بھی یہی حکم ہے، امام نووی وغیرہ اختصاص کے قائل ہیں ان کی دلیل یہ الفاظِ مبارکہ ہیں مَسْجِدِیْ هٰذَا میری یہ مسجد! اور اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ تخصیص صحیح نہیں، توسیع کے بعد جو قطعۂ زمین جب بھی مسجد نبوی میں شامل ہو گیا وہ اس فضیلت میں داخل ہے جیسے مسجدِ مکہ (مسجدِ حرام) میں توسیع کی جائے تو جدید شامل کردہ حصہ بھی اس فضیلت کا مستحق ہوگا جو قدیم مسجد حرام کو حاصل ہے کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں مسجدِ نبوی ستر گز لمبی اور ستر گز چوڑی تھی، حضرت ابوبکر صدیق نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ کیا مگر نقشہ اور طرزِ تعمیر میں کوئی فرق نہ تھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں اچھا خاصا اضافہ کیا، انہوں نے خوبصورت منقوش پتھروں اور چونے کی دیواریں اور منقوش پتھر کے ستون اور ساگوان کی چھت بنائی، پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ کے گورنر ولید نے اس میں اضافہ کیا، اس نے چھت پر ساگوان اور سونے کے پانی کا کام کیا، ولید نے شاہِ روم کو لکھا تھا کہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بنانا چاہتا ہوں، اس پر شاہِ روم نے اس کی طرف چالیس ہزار دینار، چالیس رومی مرد اور چالیس قبطی کاریگر بھیجے، تعمیر کے لئے کچھ آلات بھی بھیجے، حضرت عمر بن عبدالعزیز پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد کا محراب اور برج تعمیر کئے۔

یہ ۸۸ھ کی بات ہے، پھر اس کو خلیفہ مہدی نے وسیع کیا، آج کل اس کی مقدار وہی ہے۔ اگرچہ تعمیر و مرمت میں تغیر ہوتا رہا۔ رہا حجرۂ اقدس (روضۂ انور)

Marfat.com

سوا اس میں سونے کی قندیلیں لگانا زمانۂ قدیم سے چلا آرہا ہے اور بلاشبہ دوسرے مقامات کے بہ نسبت یہ ان کا زیادہ حقدار ہے اور جن لوگوں نے مساجد میں قندیلیں لگانے سے احتراز کیا ہے روضۂ اقدس کے متعلق کوئی بات نہیں کی اور اس سے تعرض نہیں کیا، بالکل اسی طرح جس طرح مسجد نبوی کے بارے میں کوئی تعرض نہیں کیا اور کتنے ہی علماء و صلحاء زمین کے کونے کونے سے روضۂ اقدس کی زیارت کو آتے ہیں اور کسی نے ان سنہری قندیلوں پر اعتراض نہیں کیا۔

یہ سب باتیں جواز کے حق میں فیصلہ کرنے والی ہیں، ان کے ساتھ وہ دلائل بھی ملا لیجئے جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں پھر شرعی دلائل کی چھان پھٹک کے باوجود ایک بھی تو دلیل ممانعت نہیں پائی جاتی، لہٰذا ہم اس کو قطعی جائز سمجھتے ہیں جو منع کرے یا اس کے خلاف کچھ ثابت کرنا چاہے وہ اپنے دلائل بیان کرے،

پس مسجد نبوی میں اگرچہ نماز پڑھنے میں فضیلت ہے مگر حجرۂ مقدسہ کی شان ہی اور ہے اس کی فضیلت منفرد ہے جس سے اس کا شرف بڑھ جاتا ہے پس دونوں کا حکم جدا جدا ہے پس حجرۂ شریفہ یعنی مسکن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سرکار کا مدفن ہے اور مسجد نبوی وسیع ہے اس میں ازواجِ مطہرات کے نو حجرے بھی شامل ہیں اور ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کا حجرہ اس مقام پر تھا جہاں لوگ کھڑے ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پیش کرتے ہیں ان کا حجرۂ مبارکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس تھا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدفن ہے، اب سوائے حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا باقی تمام حجرے مسجد نبوی میں شامل ہو چکے ہیں، پس سرکار کے مدفنِ مبارک کو مسجد کا حکم شامل نہیں بلکہ وہ مسجد نبوی، مسجد مکہ بلکہ زمین کے تمام حصوں سے افضل و اعلیٰ ہے جیسا کہ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اس بات پر اجماعِ امت نقل کیا ہے کہ قبرِ اطہر کا وہ حصہ جو حضور علیہ السلام کے

Marfat.com

جسم اقدس سے چھو گیا اس کے سب سے افضل ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں اور شافعیہ، حنفیہ، حنابلہ کے اس قول سے کہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ سے افضل ہے روضہ انور کی قدر و منزلت مستثنیٰ ہے، کسی نے اس سلسلہ میں خوب کہا ہے ؎

جَزَمَ الْجَمِيْعُ بِاَنَّ خَيْرَ الْاَرْضِ مَا ۔۔۔ قَدْ حَاطَ ذَاتَ الْمُصْطَفٰى وَحَوَاهَا

اس بات پر سب کا یقین اور اتفاق ہے کہ سب سے بہتر زمین وہ ہے جس نے ذات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا احاطہ کر رکھا۔

وَنَعَمْ لَقَدْ صَدَقُوْا بِاَنَّ مَكَانَهَا عَلَتْ ۔۔۔ كَالنَّفْسِ حِيْنَ زَكَتْ زَكَا مَاْوَاهَا

"ہاں! انہوں نے سچ کہا ہے وہ اپنے ساکن کی وجہ سے بلند مرتبہ ہو گئی جیسے ذات جب پاک ہو جاتی ہے تو اس کا ٹھکانہ (جسم) بھی پاک ہو جاتا ہے"۔

شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے مقامات کی ایک دوسرے پر فضیلت کے بارے میں فرمایا کہ مقامات اور اوقات سب مساوی ہوتے ہیں بالذات ان میں کوئی فضیلت نہیں ہوتی، ان میں فضیلت ان واقعات سے آتی ہے جو ان میں وقوع پذیر ہوتے ہیں لہٰذا ان کی فضیلت کا تعلق اللہ تعالیٰ کے اس احسان و انعام سے ہے جو اس نے ان اوقات و اماکن میں اپنے بندوں پر فرمایا، اس فضیلت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عامل بندوں پر ان ایام و مقامات میں انعام و اکرام فرمایا۔

امام سبکی نے فرمایا' میں کہتا ہوں کبھی تو فضیلتِ مذکورہ وجوہ کی بنا پر ہوتی ہے اور کبھی اس لئے کہ اس مقام کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہے، ملائکہ کا وہاں نزول وہاں ہونا ہے اور اس وجہ سے بھی کہ اس مقام اور اس کے مکین سے اللہ کو ایسی محبت ہے جس کو سمجھنے سے عقل و خرد قاصر ہیں اور یہ محبت دوسرے مقامات کو حاصل نہیں ہوتی اور روضۂ اقدس سب سے افضل کیوں نہ ہو؟ وہ ہمارے عمل کی جگہ تو ہے نہیں کیونکہ نہ وہ مسجد ہے نہ مسجد کے حکم میں بلکہ وہ نبی علیہ السلام کی آرام گاہ ہے اور آنحضور زندہ ہیں اور اس میں آپ کے اعمال چند در چند اور ہر ایک سے

Marfat.com

زیادہ ہیں، پس وہاں دگنا چوگنا ہونا صرف ہمارے اعمال کے ساتھ خاص نہیں، سو اس حقیقت کو سمجھو، تمہارا سینہ کھل جائے گا۔

قاضی عیاض کا ارشاد

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا، زمین کا جو حصہ حضور علیہ السلام کے جسم اطہر سے ملا ہوا ہے اس کی فضیلت دو وجہ سے ہے ایک وہ جو کہا جاتا ہے کہ ہر شخص اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں کی مٹی سے بنایا جاتا ہے (اس بنا پر وہ زمین سرکار کے جسم کا جزو ہوئی) دوسری اس لئے کہ اس پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں اور اللہ تعالےٰ کی خصوصی توجہ کا مرکز ہے۔ ہم یہ مان بھی لیں کہ کسی جگہ کو بحیثیت قطعۂ زمین فضیلت نہیں لیکن مکین کی وجہ سے تو فضیلت مسلّم ہے، جب یہ بات آپ سمجھ گئے تو یہ بھی سمجھو کہ اس جگہ (روضۂ انور) کو تمام مسجدوں اور خود خانۂ کعبہ پر فضیلت حاصل ہے لہٰذا اگر (بالفرض) مساجد اور کعبۂ معظمہ میں سونے کی قندیلیں معلق کرنا منع بھی ہو تو اس سے روضۂ اقدس پر معلق کرنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی، اور ہم نے تو کسی کو روضۂ اقدس پر قندیلیں لٹکانے سے منع کرتے نہیں دیکھا جس طرح عالم بالا میں سب سے افضل عرش معلیٰ ہے اور اس کے گرداگرد قندیلیں روشن ہیں، اسی طرح یہ جگہ (روضۂ اقدس) روئے زمین کے تمام مقامات سے افضل ہے لہٰذا یہاں بھی قندیلیں لٹکانی چاہئیں اور جس طرح یہ جگہ سب سے افضل ہے اسی طرح اس میں جو اہرات بھی سب سے عمدہ ہونے چاہئیں، پس اس کے حق میں سونا اور یاقوت کی کوئی حیثیت نہیں اور یہاں حرمت کا کوئی سبب نہیں لہٰذا ممانعت کا شبہ زائل ہو گیا، اور سونے کی قندیل جس کی ہے اس کی ملک ہے اور مالک اپنی ملک میں جس طرح چاہے تصرف کرے، پس اگر وہ اس مقام کی تعظیم و تکریم کے پیش نظر اس کو یہاں وقف کرتا ہے تو اس کا یہ وقف صحیح ہے اور اس میں کوئی رکاوٹ نہیں، اور اگر وہ وقف نہیں کرتا اور صرف ہدیۃً پیش کرتا ہے، یہ بھی صحیح ہے اور وہ چیز اس کی ملک

Marfat.com

سے اس وقت نکل جائے گی جب مستحق شخص (جو ملتظم ہے) اس کو اپنے قبضہ میں کر لے،
اور جب حجرۂ اقدس (روضۂ مبارک) میں ایک مرتبہ یہ قندیلیں لٹکا دی گئیں اور اسی
کے لئے نامزد کر دی گئیں خواہ بطورِ وقف یا تملیک یا ہدیہ یا نذرانہ یا بطورِ ہبہ، اب
وہاں سے انکو ہٹانا جائز نہیں، کیونکہ ابتداً ان کو وہاں لٹکانا واجب نہ تھا لیکن
اب یہ وہاں کی علامت بن گئی ہیں اب اگر وہاں سے ہٹائی جائیں تو اس مقام کی
تنقیص ہو گی، پس انکو اب ہمیشہ وہاں رہنے دینا لازم ہے۔

جیسے ہم غلافِ کعبہ کے بارے میں پہلے تصریح کر آئے ہیں کہ اب غلاف دائمی
طور پر پہنانا واجب ہے جب کہ ابتداً پہنانا واجب نہ تھا پس کعبہ شریف اور حجرہ شریفہ
کا حال پہلے تو اس حدیث سے واضح ہو گیا جس کو ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اور دوم
اس سے کہ ہم نے اسے احترام و عظمت میں کعبہ شریف کے مساوی قرار دیا ہے اور
ان ہر دو کی عظمت قطعی ہے

حرمین کے علاوہ دوسرے مقامات کو ہدایہ بھیجنا

ان دونوں مقاماتِ مقدسہ کے علاوہ بہت سے ایسے مقامات ہیں جن کی زیارت
کی جاتی ہے اور وہاں ہدیے بھیجے جاتے ہیں اور کبھی کبھار ان کے متعلق بھی سوال کیا
جاتا ہے اور سوچنا پڑتا ہے کہ اگرچہ حرمین شریفین کے مرتبہ کو کوئی تیسرا مقام نہیں پا سکتا
تاہم کیا یہ ممکن ہے کہ مرتبہ و مقام کی فضیلت میں کسی اور مقام کو ان سے ملحق کیا جائے؟
یا نہیں! امام رافعی نے صاحب التہذیب وغیرہ کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ اگر کسی
نے نذر مانی کہ فلاں شہر کے باشندوں پر اتنا صدقہ کروں گا، اب اس نذر کو پورا کرنا اس
پر واجب ہے، فرمایا کہ جرجان میں ایک مزار کے نام پر جو تحائف و ہدایہ بھیجے جاتے
وہ بھی اسی قبیل سے ہے کیونکہ وہاں جو کچھ جمع ہوتا ہے (فقراء) کی ایک مخصوص جماعت

Marfat.com

تقسیم کر دیا جاتا ہے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے یہ سب عرف عام کے مطابق نذر و ہدایہ میں تصرف کیا جاتا ہے البتہ اگر عرفِ عام کسی بات میں نہ پایا جائے تو اس میں دو طرح سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، ایک تو یہ کہ نذر صحیح نہیں کیونکہ اس پر کوئی شرعی شہادت موجود نہیں، بخلاف کعبۂ معظمہ اور حجرۂ شریفہ (روضۂ انور) کے (کہ ان دونوں کی نذر صحیح ہے) دوسرے یہ کہ جب شرعی شہادت موجود ہے تو نذر بھی صحیح ہے، بنابریں مناسب یہی ہے کہ (ہدایا و نذور کو) صرف ان مقامات کی بہتری میں خرچ کیا جائے اور اس میں زیادتی نہ کی جائے، واللہ اعلم (اللہ بہتر جاننے)

میرے نزدیک حق کے زیادہ قریب صورت یہ ہے خانہ کعبہ، روضۂ انور اور تین مسجدوں کے (مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی، مسجد اقصیٰ) کے علاوہ کسی کی نذر ماننا باطل ہے کیونکہ اس پر کوئی شرعی ثبوت نہیں[1] اور یہ بھی کہ جس کسی نے اپنے مال میں سے کوئی حصہ کسی خاص مقصد کے لیے مختص کیا اور عرفِ عام خرچ کرنے کا مقتضی ہے تو اسے اس میں خرچ کیا جائے گا، واللہ اعلم.

مختصر خلاصہ: مصنف نے اس رسالہ کے آخر میں سترہ اشعار کی ایک نظم بھی لکھی ہے اور کہا کہ انہوں نے ۱۲۳۷ھ میں فرمان باری تعالیٰ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ (اہلِ مدینہ و گرد و نواح کے

---

[1] شرعی ثبوت ہوتا تو نذر واجب، فرض یا کم از کم سنت ہوتی، پس عدم ثبوت کی بنا پر آپ تینوں حیثیتوں کا انکار کر سکتے ہیں، رہا اصل جواز سو اس کے لیے کسی خاص دلیل کی ضرورت نہیں کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جب تک دلیلِ شرعی سے ممانعت نہ ہو، ممنوع قرار دینا جائز نہیں، ویسے دلیلِ شرعی بھی ہے وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ "اپنی نذریں پوری کرنے" یہ امر ہے قائم (مترجم)

Marfat.com

دیہاتی لوگوں کو یہ جائز نہیں کہ (جہاد میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہیں اور نہ ان کی ذات سے اپنی جانوں کو عزیز سمجھیں) کی تفسیر کے سلسلہ میں پہلے گیارہ اشعار لکھے تھے اور یہ رسالہ لکھتے وقت چھ آخری اشعار کا ان میں اور اضافہ کر دیا۔ اشعار یہ ہیں ؎

نَفْسُ النَّبِيِّ لَدَيَّ أَعْلَى الْأَنْفُسِ ۔۔۔ فَأَتْبَعُهُ فِي كُلِّ النَّوَائِبِ وَأُنَسِ

ذاتِ نبوی میرے نزدیک تمام ذاتوں سے اعلیٰ ہے سو میں اسی کی پیروی کرتا ہوں مصائب و خوشی میں۔

وَاتْرُكْ حُظُوظَ النَّفْسِ عَنْكَ وَقُلْ لَهَا ۔۔۔ لَا تَرْغَبِي عَنْ نَفْسِ هٰذَا الْأَنْفُسِ

اپنی نفسی خواہشات کو ترک کر دو اور ان سے کہہ دو کہ اس پیارے کی جان سے اپنے آپ کو عزیز نہ جانیں۔

فَرَدِّي الرَّدِيَّ وَأَحْمِيهِ كُلَّ مُلِمَّةٍ ۔۔۔ فَلَقَدْ سَعِدْتِ إِذَا خَصَصْتِ بِأَبْؤُسِ

فضول باتیں رد کر دے اور ہر مصیبت زدہ کی مدد کر جب تو نے حاجتمند کو اپنا بنا لیا تو تو یقیناً نیک بخت ہو گیا۔

إِنْ تُقْتَلِي يُصْعَدْ بِرُوحِكَ فِي الْعُلَا ۔۔۔ بِيَدِ الْكِرَامِ عَلَى ثِيَابِ السُّنْدُسِ

اگر تو قتل بھی ہو جائے (تو پرواہ نہیں) تیری روح کو معزز فرشتوں کے ہاتھوں ریشمی لباس میں اوپر لیجایا جائیگا۔

وَتَرَيْنَ مَا تَرْضَيْنَ فِي كُلِّ الْمُنَى ۔۔۔ فِي مَقْعَدٍ عِنْدَ الْمَلِيكِ مُقَدَّسِ

اور ہر آرزو کے بارے میں جو تو چاہے گا دیکھ لے گا شہنشاہ کائنات کے حضور پاک مجلس میں

أَوْ تَرْجِعِي بِغَنِيمَةٍ تَحْظَى بِهَا ۔۔۔ وَبِذُخْرِ أَجْرٍ تَرْتَجِيهِ وَتَرْأَسِي

یا غنیمت کا حصہ لے کر لوٹے گا۔ اور جس اجر و ثواب کا امیدوار ہے اسکا ذخیرہ لیکر اور سردار بنے گا

مَا أَنْتِ حَتَّى لَا تَكُونِي فِدْيَةً ۔۔۔ لِمُحَمَّدٍ فِي كُلِّ هَوْلٍ مَلْبَسِ

جب تک تو ہر خطرناک مقام پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان نہ ہو جائے تیری کوئی قدر و قیمت نہیں

مَا فِي حَيَاتِكَ بَعْدَهُ خَيْرٌ وَلَا ۔۔۔ إِنْ مَاتَ تُخْلِفُهُ جَمِيعَ الْأَنْفُسِ

اگر سرکار کی وفات کے بعد تو تمام عمر بھی زندہ رہے تو تیری زندگی میں کوئی بھلائی نہیں

فَمُحَمَّدٌ يَحْيَا بِهِ هٰذَا الْأَنَامُ وَتَنْمَحِي سَدْفُ الظَّلَامِ الْحَنْدَسِ

Marfat.com

پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کائنات زندہ ہے اور سخت اندھیری ظلمتیں ان سے مٹتی ہیں۔

وَيَقُوْمُ دِيْنُ اللّٰهِ اَبْيَضَ ظَاهِرًا ۔۔۔ فِيْ غَيْظِ اِبْلِيْسِ اللَّعِيْنِ الْاَنْحَسِ

ابلیس لعین، منحوس کی خصومت و مداخلت کے باوجود اللہ کا دین روشن و غالب رہے گا۔

اَعْظِمْ بِدِيْنِ مُحَمَّدٍ اَنْ يُّفْتَدٰى ۔۔۔ اَهْوِنْ بِنَفْسِكَ يَا اُخَيَّ وَاَخْسِسِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عظمت مان کہ اس پر قربان ہوا جائے اے بھائی اپنے آپ کو اس کے سامنے حقیر و کمینہ سمجھ

وَلَقَبْرُهٗ اَعْلَى الْبِقَاعِ وَخَيْرِهَا ۔۔۔ قَبْرٌ عَلَى التَّقْوٰى اَجَلُّ مُؤَسَّسِ

سرکار کی قبر انور زمین کے تمام ٹکڑوں سے بلند و بہتر ہے وہ جلیل القدر قبر انور جو اس مسجد میں واقع ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر

فَبِطِيْبَةٍ طَابَ الثَّرٰى وَنَزِيْلِهَا ۔۔۔ اَزْكٰى قُرًى فِيْ كُلِّ وَادٍ مُقَدَّسِ

سو یہاں کی مٹی خوشبو اور اپنے مکین کی برکت سے مہک اٹھی۔ وادی مقدس کی تمام بستیوں سے پاکیزگی میں بڑھ کر

اُفْدٰى عِمَارَتَهَا وَمَسْجِدَهَا بِمَا ۔۔۔ اَحْوٰى وَبِيْ كُلُّ الْبَرِيَّةِ تَاْتَسِيْ

روضۂ انور کی عمارت مسجد نبوی اور ارد گرد کے تمام قطعۂ زمین پر میں اور تمام کائنات قربان!

اَنّٰى يَهُوْنُ عَلَيَّ بَيْعُ حَشَاشَتِيْ ۔۔۔ فِيْ ذَاكَ بِالثَّمَنِ الْاَقَلِّ الْاَبْخَسِ

اس شہر حبیب میں مجھ پر زندگی کا آخری سانس کم تر گھٹیا قیمت متاع دنیوی پر بیچنا کب آسان ہو سکتا ہے

لَوْ جَازَ بَيْعُ النَّفْسِ بِعْتُ وَكَانَ لِيْ ۔۔۔ فَخْرٌ بِذَاكَ الرِّقِّ اَشْرَفَ مَلْبَسِ

اگر جان کو بیچنا جائز ہوتا تو میں بیچ دیتا اور یہ غلامی میرے لئے لباس فخر و مباہات ہوتا۔

صَلّٰى عَلَيْهِ اللّٰهُ كُلَّ دَقِيْقَةٍ ۔۔۔ عَدَدَ الْخَلَائِقِ نَاطِقٍ اَوْ اَخْرَسِ

آپ پر اللہ تعالیٰ ہر لمحہ درود بھیجے تمام مخلوق کی گنتی کے برابر خواہ باتیں کرنے والی ہو یا گونگی

درود و سلام کے دیگر مواقع

جن مواقع پر درود و سلام پڑھنا چاہئے ان میں ایک یہ کہ جب سرکار کے تبرکات

لہ حشاشۃ بیمار یا زخمی کا آخری سانس۔ المنجد

Marfat.com

شریفہ، آپ کا وطنِ پاک اور آپ کے ٹھہرنے کے مقامات جیسے مقامِ بدر وغیرہ پر نظر پڑے، حضرتِ اسمار رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے اسمار رضی اللہ عنہا کو جب کبھی مقامِ حجون سے گزرتیں، یہ فرماتے سنا صلی اللہ علی رسولہ ہم سرکار کے ہمراہ یہاں یہاں ٹھہرے تھے، اس وقت ہمارے ہتھیلے (زادِ راہ) سے خالی اور ہلکے پھلکے تھے" الحدیث۔

اس کو امام بخاری نے روایت کیا۔

ان مقامات میں سے جہاں درود وسلام پڑھنا چاہیے

درود شریف بوقتِ دعا ایک دعا کرنے کا وقت ہے، اس سلسلہ میں بہت سی احادیث وارد ہیں جو اس کتاب کے دوسرے باب میں ذکر کر دی گئی ہیں اور کچھ آثار تھے جو تیسرے باب میں مذکور ہوئے۔

حضرتِ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ دعا زمین آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے، ذرا بھی اوپر نہیں جا سکتی تاوقتیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جائے"۔ اس کو اسحٰق بن راہویہ نے روایت کیا نیز اس کو ترمذی الواحدی، دیلمی اور قاضی عیاض نے شفا میں بھی ان سے ملتے جلتے الفاظ سے روایت کیا۔ حافظ سخاوی نے فرمایا، ظاہر یہی ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے کیونکہ اس قسم کی باتیں رائے سے نہیں کہی جا سکتیں جیسا کہ آئمہ حدیث و اصول کی ایک بڑی جماعت نے اس کی تصریح کی ہے اور حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے" جب اللہ تعالےٰ سے دعا مانگو تو اپنی دعا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شامل کر لو کیونکہ آپ پر درود بھیجنا مقبول ہے اور اللہ تعالےٰ کی یہ شان نہیں کہ کچھ حصہ قبول فرمائے اور کچھ رد کر دے"۔ اس کو بساجی نے روایت کیا اور حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے" جب تم میں سے کوئی اللہ تعالےٰ سے

Marfat.com

کچھ مانگنا چاہے تو شروع میں اللہ تعالےٰ کی شایانِ شان حمد وثنا کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے، پھر مانگے کہ یہ کامیابی وقبولیت کے قریب تر ہے۔" اس کو طبرانی وغیرہ نے روایت کیا، اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "جس دعا میں نبی علیہ السلام پر درود نہ بھیجا جائے وہ زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔" اس کو اسمٰعیل قاضی نے روایت کیا۔ اور علامہ سخاوی نے ابنِ عطا سے روایت نقل کی ہے کہ دعا کے کچھ ارکان ہیں کچھ پَر ہیں اور کچھ اسباب اور اوقات ہیں، اگر ارکان موافق ہوں تو دعا قوی ہو جاتی ہے اگر پَر قوی ہوں تو آسمان میں اڑ جاتی ہے اور اگر اس کے اوقات موافق ہوں تو کامیاب ہوتی ہے، اگر اسباب موافق ہوں تو مقبول ہوتی ہے۔ دعا کے ارکان "حضورِ قلب، رقّت، توجہ، خشوع اور اللہ تعالےٰ سے قلبی لگاؤ ہیں، اس کا پَر سچ ہے اور وقتِ دعا ہے سحری کا وقت اور اس کا سببِ قبولیت نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجنا ہے، یعنی اول وآخر درود شریف پڑھنا۔ اور ابو سلیمان دارانی نے کہا، "جو کوئی اللہ تعالےٰ سے حاجت براری چاہے تو پہلے نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجے، پھر اپنی حاجت مانگے اور درود وسلام پر ہی دعا ختم کرے کہ اللہ تعالےٰ دونوں درود وسلام قبول فرماتا ہے اور اس کریم سے بعید ہے کہ درمیانی دعا کو رد فرما دے۔" اس روایت کو المنیری نے بیان کیا اور القلیشی نے کہا، "جب بھی اپنے معبود سے دعا کرو پہلے اس کی حمد وثنا اور پھر اپنے برگزیدہ نبی پر درود وسلام بھیجو! اپنی دعا کے شروع میں، درمیان میں اور آخر میں سرکار پر درود وسلام پڑھو اور نبی علیہ السلام کے نفیس ترین فضائل ومفاخر جا بجا بیان کرتے چلو، اسی سے تمہاری دعا مقبول ہوگی اور تمہارے اور حضور کے درمیان جو حجاب ہے اٹھے گا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

Marfat.com

قاضی بیضاوی کا ارشاد

قاضی بیضاوی نے فرمایا، سائل کے لئے یہ شرط ہے کہ جس سے مانگ رہا ہے، پہلے کسی ایسے فعل سے جو اس کی نگاہ میں محبوب ہو، تقرب حاصل کرے اور اس کے حضور کسی سفارشی کا وسیلہ اختیار کرے تاکہ حصولِ مقصد میں کامیابی اور قبولیت کا استحقاق حاصل ہو، سو جس شخص نے وسیلے سے پہلے ہی سوال پیش کر دیا اس نے یقیناً جلد بازی سے کام لیا۔ ایک اور صاحب نے کہا، دعا سے پہلے نبی علیہ السلام پر درود اس لئے بھیجا جاتا ہے کہ جو کوئی بادشاہ کے دروازہ پر آئے اسے لازمی طور پر بادشاہ کے خاص مقربین کے لئے کوئی تحفہ ساتھ لانا پڑتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے اخص الخواص بندے حضور علیہ السلام ہیں اور سرکار کا تحفہ درود و سلام ہے اور اس لئے بھی کہ دعا سے پہلے درود شریف پڑھنا قبولیت سے قریب تر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ درود شریف اللہ تعالےٰ کے ہاں مقبول ہے اور مقبول شے کے بعد جو دعا مانگی جائے امید کامل ہے کہ مستجاب ہوگی کیونکہ کریم جب پہلا سوال پورا کر دے تو باقی رد نہیں کیا جاتا۔

شیخ ابوبکر الکتامی کا بیان

شیخ ابوبکر کتامی نے اپنی کتاب المنہج الحنیف میں کہا "اللہ تعالےٰ توفیق دے تو تمہیں جان لینا چاہیئے کہ دعا مانگنے والے کے لئے چند آداب ہیں، اوّل یہ کہ لوگوں سے الگ ہو کر، یکسوئی کے ساتھ بیٹھے تاکہ حواس جمع ہوں اور مکمل طور پر دعا کی طرف متوجہ ہوں، قبلہ کی طرف رخ کرے، اپنے اور زمین کے درمیان کسی شے کو حائل نہ ہونے دے، سر جھکائے کہ اس میں انکساری اور مسکینی کا اظہار ہے، نگاہ کو پست رکھے کہ سرکار علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ بَصَرِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ "یا تو لوگ آسمان کی طرف بوقتِ دعا نگاہیں اٹھانے سے باز آئیں گے یا انکی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔" اور

Marfat.com

ابتدا میں اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا اور نبی کریم علیہ السلام پر درود وسلام بھیجے، یونہی دعا کا خاتمہ بھی انہی دو پر کرے، جب حقیقت یہ ہے تو جو افضل صورت ہے اسی پر عمل کرنا چاہیئے کہ اس سے قبولیت جلد حاصل ہوتی ہے۔

امام نووی کا ارشاد

امام نووی نے فرمایا، علماء کا اس پر اجماع ہے کہ دعا کی ابتدا اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سے کرنا مستحب ہے یونہی دعا کا خاتمہ بھی انہی دو پر کرنا چاہیئے یہ بات حق ہے تو افضل صورت پر عمل کرے کہ قبولیت کا اطمینان ہو۔ امام نووی نے یہ بھی کہا کہ ہمارے پچھلے خراسانی اصحاب نے کہا، اگر کوئی آدمی یہ قسم اٹھائے کہ ضرور اللہ تعالےٰ کی ایسی تعریف کریگا جو سب سے جامع ہو یا سب سے خوبصورت تو اس کی قسم اس طرح پوری ہو سکتی ہے کہ کہے، سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے ایسی تعریف جو اس کی نعمتوں کے برابر ہو اور اس کے فضل وکرم کے مساوی ہو (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا تُوَافِيْ نِعَمَهٗ وَ يُكَافِيْ مَزِيْدَهٗ جس کا مطلب ہے ایسا شکر جو نعمت واحسان سے بڑھ کر ہو۔ اور اگر یہ قسم اٹھائی کہ ضرور اللہ تعالےٰ کی بہترین حمد وثنا کرے گا تو اس قسم کو پورا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کہے لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ "میں تیری ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسی تو نے خود اپنی کی ہے"۔ بعض لوگوں نے اس پر اتنا اضافہ کیا ہے فَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى "تعریف تیری ہی ذات کے لئے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے"۔ اور ابو سعید متولی نے صورت مسئلہ یوں بیان کی ہے، جس نے یہ قسم اٹھائی کہ ضرور بالضرور اللہ تعالےٰ کی جلیل المرتبت عظیم الشان تعریف کرے گا (تو مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ) شروع میں یہ اضافہ بھی کرے سُبْحٰنَكَ

ابو نصر تمار نے محمد بن نصر سے روایت کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا، میرے رب! تو نے مجھے دستکاری میں مشغول کر دیا سو اب مجھے کوئی ایسے جامع کلمات

Marfat.com

سکھا دے جن میں تمام تعریف و تسبیح آجائے، اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے آدم! صبح و شام تین تین مرتبہ یہ پڑھا کرو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَہٗ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَہٗ "سب تعریف اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالمین کے لئے، ایسی تعریف جو اس کی نعمتوں کے برابر اور فضل کے مساوی ہو" یہ تمام تسبیحات کا مجموعہ ہے۔

اس کے بعد التمامی نے کہا، رہا نبی علیہ السلام پر درود پڑھنا، تو کچھ علماء نے دعا کے شروع، درمیان اور آخر میں درود و سلام پڑھنا واجب بتایا ہے، اور طبرانی کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ سرکار فرماتے ہیں لَا تَجْعَلُوْنِیْ کَقَدَحِ الرَّاکِبِ اِجْعَلُوْنِیْ فِیْ اَوَّلِ الدُّعَاءِ وَوَسْطِہٖ وَاٰخِرِہٖ "مجھے ایسے مت بناؤ جیسے سوار کی تراش (معمولی) مجھے دعا کے شروع میں بھی رکھو، درمیان میں بھی اور آخر میں بھی"

ختمِ قرآن پر درود و سلام

درود و سلام کے مواقع میں سے ایک یہ کہ ختمِ قرآن کے وقت درود و سلام پڑھا جائے۔ بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے قرآن پڑھا، رب تعالیٰ کی حمد کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا، اپنے رب سے بخشش مانگی، یقیناً اس نے بھلائی مانگی"

Marfat.com

ابن ابی دواد نے فضائل القرآن میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جو کوئی قرآن مجید پڑھ کر ختم کرے، اس کی دعا قبول ہوتی ہے، اس بارے میں متعدد آثار ملتے ہیں کہ یہ دعا کا موقع ہے اور یہ کہ ختم قرآن کے وقت نزولِ رحمت ہوتا ہے اور دعا قبول ہوتی ہے، جب یہ معلوم ہو گیا کہ ختم قرآن کا موقع زیادہ قبولیت کا موقع ہے تو یہ علیہ السلام پر درود و سلام کا بھی اہم موقع ہوا۔

حدیث پڑھتے وقت درود و سلام

ان مقامات میں سے ایک یہ کہ حدیث پڑھتے وقت درود و سلام پڑھا جائے ابن حبان نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً "قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے"۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب تر محدثین ہونگے کیونکہ امت میں کوئی بھی ان سے بڑھ کر حضور علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنے والا نہیں۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں، ہم سے ابو نعیم (محدثِ کبیر) نے فرمایا "یہ وہ عظیم شرف ہے جو صرف حدیث کے راویوں کو حاصل ہے کیونکہ حدیث لکھتے اور ذکر کرتے وقت جتنا درود و سلام اس گروہ کو پڑھنے کا موقع ملتا ہے کسی دوسرے کو نہیں ملتا"۔ سفیان ثوری نے فرمایا، محدث کو درود و سلام کے بغیر بالفرض کوئی اور فائدہ بھی ہو تو یہی اسکو کافی ہے کیونکہ وہ کتاب میں جب بھی اسمِ اقدس کا ذکر کرتا ہے ساتھ درود و سلام لکھتا ہے۔ ایک اور صاحب نے کہا، اس حدیث میں محدثین کے لئے عظیم بشارت ہے کیونکہ وہ سرکار پر قولاً، فعلاً، رات دن پڑھتے اور لکھتے وقت نبی کریم علیہ السلام پر درود و سلام بھیجتے ہیں، پس یہ حضرات سب لوگوں سے بڑھ کر درود و سلام بھیجنے والے ہوئے اسی لئے تمام علماء میں سے صرف ان حضرات کو

Marfat.com

اس مدح و منقبت کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے، پس اس احسان پر اللہ کا شکر ہے۔

ابوالیمن ابن عساکر نے فرمایا، محدثین، اللہ ان کو زیادہ کرے، اس بشارت پر لائق تہنیت و تبریک ہیں، بے شک اللہ تعالےٰ نے ان پر یہ عظیم احسان فرما کر اپنی نعمت تمام فرمادی کہ یہی لوگ بروز قیامت انشاء اللہ رسول پاک علیہ السلام کے قریب تر اور سرکار کی شفاعت و وسیلہ کے مستحق تر ہونگے کیونکہ یہی لوگ ہمیشہ سرکار کا ذکر کرتے ہیں اور اہم اوقات میں اپنی مجالس میں سرکار کا ذکر خیر کرتے رہتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو اپنی درس و تدریس کی محفلوں میں درود و سلام کا غلغلہ بلند رکھتے ہیں، پس سرکار کی مدح و ثناء ان لوگوں کا شعار و آئین ہے اور آپ کے باعظمت آثار حسنہ کو خوبصورت پیرائے میں شائع کرنا ہی ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ مزید برآں احادیث، نصوص اور آثار جو عقل و خرد کی شب تاریک میں سورج بن کر چمکتے ہیں، ان کے حقیقی واقف کار بھی یہی لوگ ہوتے ہیں اور انشاء اللہ یہ لوگ فرقہ ناجیہ میں سے ہوں گے، اللہ ہم کو ان میں سے اور ان کے ساتھ کردے، اور جو شخص ہماری اس دعا پر آمین کہے، اللہ اس پر رحم فرمائے۔

ابوعروبہ کا ارشاد

ابوعروبہ الحرانی کے سامنے جب کوئی احادیث پڑھتا، وہ درود و سلام پڑھے بغیر نہ رہتے اور خوب ظاہر کرکے پڑھتے اور کہا کرتے کہ حدیث شریف پڑھنے کی ایک برکت یہ ہے کہ دنیا میں کثرت سے درود و سلام پڑھنے کی سعادت اور آخرت میں انشاء اللہ جنت کی نعمتیں ملیں گی۔

وکیع بن جراح کا فرمان

وکیع بن جراح نے فرمایا اگر نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنا مقصود نہ ہوتا تو میں حدیث کبھی بیان نہ کرتا۔

ابوالحسن نہاوندی الزاہد سے منقول ہے کہ ایک شخص کی رسول خدا حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، اس نے خضر علیہ السلام سے کہا سب سے افضل

Marfat.com

عمل اطاعتِ رسول ہے، خضر علیہ السلام نے فرمایا ٹھیک ہے! اور افضل درود وسلام وہ ہے جو حدیثِ رسول پڑھتے، لکھتے اور لکھاتے وقت پڑھا جائے، زبان پر ذکر ہو، کتاب میں لکھا جا رہا ہو، اعلیٰ درجہ کی رغبت اور فزوں تر فرحت ہو۔ اور ابو احمد زاہد نے فرمایا، تمام علوم میں بابرکت، افضل اور دین و دنیا میں کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ نفع بخش علم علمِ حدیث رسول اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اس میں درود وسلام کی کثرت ہے، یہ علم باغات کی طرح ہے جس میں تمہیں ہر نیکی و فضیلت مل سکتی ہے۔ اس کو التیمی نے بیان کیا۔

تحریر میں درود وسلام

ایک مقام یہ ہے کہ جب حضور کا اسمِ گرامی لکھے تو درود وسلام بھیجے، ابنِ حبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے تحریر میں مجھ پر درود بھیجا، اس تحریر میں جب تک میرا نام باقی رہے گا، فرشتے لکھنے والے کے لئے استغفار کرتے رہیں گے"۔ یہ اور اس کے ہمراہ دوسری روایات باب ثانی میں گزر چکی ہیں

حضرت جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو شخص کسی تحریر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے (لکھے) جب تک اس کتاب میں اسمِ گرامی موجود رہے گا، فرشتے صبح و شام اس شخص کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

علامہ ابن الصلاح کا ارشاد

ابنِ الصلاح نے کہا جب بھی اسمِ گرامی لکھے درود وسلام لازماً لکھے، اگر سرکار کا نامِ نامی بار بار آتا ہو تو بھی درود وسلام لکھنے میں کوتاہی نہ کرے کہ یہی عظیم الشان فائدہ ہے۔ جو علمِ حدیث کے طلباء اور لکھنے والوں کو فوری حاصل ہوتا ہے جس نے اس سے غفلت برتی وہ یقیناً ایک بڑے اجر و ثواب سے محروم رہا، اب جو جتنا تحریر کرے گا وہ

Marfat.com

کوئی ایسا کلام تو ہے نہیں جسے روایت کیا جا رہا ہے بلکہ وہ ایک دعا ہے جسے لکھا جا رہا ہے پس یہاں کسی روایت، وصل کی کوئی قید نہیں، یہی حال اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے ساتھ حمد و ثنا کا ہے مثلاً:

جَلَّ جَلَالُہٗ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی

پھر علامہ ابن الصلاح نے فرمایا، درود شریف لکھنے میں دو کوتاہیوں سے بچنا چاہیئے، پہلی یہ کہ درود شریف کے الفاظ کو رَم کر کے لکھنا جیسا کہ بعض سست جاہل اور عوام کرتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ "صلعم" وغیرہ لکھ دیتے ہیں، دوسری یہ کہ معنی میں کمی کر دینا مثلاً وسلم کا لفظ نہ لکھنا الخ۔ (جس سے سلام کا معنی کم ہو گیا۔

پھر میں نے قطب خیضری کی کتاب "اللوامع" میں یہ عبارت دیکھی شبیہہ جب تمہیں معلوم ہو گیا کہ نبی علیہ السلام کے اسم گرامی، آپ کے کلام اور آپ کے افعال شریفہ کے لکھنے اور نقل کرتے وقت آپ پر درود و سلام لکھنا مستحب ہے تو تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر درود و سلام کے الفاظ اصل روایت میں ہیں یا شیخ سے سنے ہیں تو ان کا تلفظ و نسخ کرو اور اگر اصل روایت میں یہ الفاظ لکھے ہوئے نہ تھے تو یہ کوئی قید نہیں کہ ہم تصرف نہ کر سکیں بلکہ ان کا تلفظ بھی کرے اور تحریر بھی کرے کیونکہ یہ ایک ثنا و دعا ہے جس کو لکھ رہا ہے کوئی کلام نہیں جسے روایت کر رہا ہو۔

یہ سب کچھ ابن الصلاح وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل پر اعتراض اور اس کا جواب

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے خطیر تحریروں میں درود و سلام لکھنے میں جو کوتاہی پائی جاتی ہے اس کے متعلق خطیب بغدادی نے کہا کہ اس سلسلہ میں آئمہ متقدمین نے انکی مخالفت کی ہے، علامہ ابن الصلاح نے فرمایا، شاید اسکی وجہ یہ ہو کہ امام درود و سلام لکھنے میں کسی روایت سے ثبوت ضروری سمجھتے ہوں جو

Marfat.com

ان کو نہ ملی ہو، خطیب نے کہا، مجھے پتہ چلا ہے کہ امام اگرچہ لکھتے نہ تھے مگر اسم گرامی کے ساتھ درود و سلام زبانی بھیجتے تھے اور ابن دقیق العید بھی امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے ہم نوا ہیں، انہوں نے کتاب الاقتراح میں کہا، ہم اس خیال کے حامی ہیں کہ اصول و روایات کی چھان پھٹک کی جائے، فرمایا کہ اگر کسی مقام پر اصل روایت میں درود و سلام لکھا ہوا نہیں حالانکہ موقع اس کا مقتضی ہے تو وہاں درود شریف اس طرح پڑھے کہ دوسروں کو بھی پتہ چلے کہ کسی کی حکایت نہیں کر رہا بلکہ اپنی طرف سے قصداً درود شریف پڑھ رہا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ درود و سلام پڑھتے وقت کتاب سے اپنی نظر اوپر کو اٹھائے اور دل میں اپنی طرف سے درود شریف پڑھنے کی نیت کرے، یہ نہ سمجھے کہ میں کسی کی حکایت کر رہا ہوں۔ اللوامع کی عبارت ختم ہوئی۔ صاحب اللوامع نے اس کے بعد فرمایا ہیں نے درود و سلام لکھنے والے کاتبوں کے بارے میں ایک بہترین خواب بھی دیکھا ہے۔

حافظ سخاوی کا ارشاد

حافظ سخاوی نے فرمایا، رہا حضور علیہ السلام کا اسم گرامی لکھتے وقت درود و سلام پڑھنا اور اس کا ثواب اور سخفلت برتنے والے کی مذمت تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جیسے زبان سے درود و سلام پڑھتے ہو، یونہی سرکار پر اپنے ہاتھوں سے بھی درود شریف لکھا کرو کیونکہ جتنی مرتبہ سرکار کا نام لکھو گے، ثواب پاؤ گے اور یہ فضیلت آثار کے پیروکار، حدیثوں کے راوی اور سنت کو اپنانے والے حاصل کرتے ہیں، سو یہ اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے، اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے کہ جب بھی کاتب حضور علیہ السلام کا نام نامی لکھے ساتھ ہی درود و سلام بھی لکھے۔

النمیری نے عبداللہ بن سنان سے روایت کیا کہ میں نے عباس عنبری اور علی مدینی کو فرماتے سنا کہ ہم نے جو بھی حدیث سنی، رسول اکرم علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنا ترک نہیں

Marfat.com

کیا، ایسا اوقات جلد بازی کی وجہ سے کہیں درود وسلام لکھنے میں کوتاہی ہوگئی تو ہم نے نظر ثانی کے وقت اس کا ازالہ کر دیا اور باب اللطائف میں درود وسلام لکھنے کی فضیلت متعدد بار ذکر کر دی گئی ہے۔

فتویٰ لکھتے وقت درود وسلام

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ فتوے لکھتے وقت درود وسلام لکھا یا پڑھا جائے امام نووی نے "روائد الروضہ" میں فرمایا، فتوے دیتے وقت مستحب ہے کہ اعوذ باللہ، بسم اللہ، حمد وثنا، اور درود وسلام سے ابتدا کرے اور کہے:

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔

"بدی سے پھرنا اور نیکی کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے، اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات سمجھیں"۔

پھر امام نووی نے فرمایا، اگر سائل سوال کے آخر میں دعا، حمد وثنا، یا درود وسلام لکھنے میں غفلت برتے تو مفتی اپنے ہاتھ سے لکھ دے کیونکہ عادت اسی طرح جاری ہے۔ یہ بات المسالک میں فرمائی۔

ایک مرتبہ یہ ہے کہ ہر با مقصد صحیح کام کی ابتدا میں درود وسلام کا ذکر کرے ابو موسیٰ مدینی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ کَلَامٍ لَا یُذْکَرُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ فَیُبْدَأُ بِهٖ وَبِالصَّلٰوةِ عَلَیَّ فَهُوَ اَقْطَعُ مَمْحُوْقٌ مِّنْ کُلِّ بَرَکَةٍ "جس کلام میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے جس کی صورت یہ ہے کہ مجھ پر درود نہ بھیجا جائے تو وہ ہر خیر و برکت سے منقطع ہے"۔

Marfat.com

ان میں سے درود وسلام کا ایک یہ موقع ہے کہ جب کسی جگہ اللہ کے ذکر کے لئے اجتماع ہو، التیمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ سیر وسیاحت کرنے والے فرشتے ہیں جب کسی حلقہ ذکر پر ان کا گزر ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں بیٹھ جاؤ! جب حاضرین دعا کرتے ہیں تو وہ آمین کہتے ہیں، جب وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو یہ بھی ان کے ہمراہ درود وسلام بھیجتے ہیں یہاں تک کہ فارغ ہو جاتے ہیں، پھر ایک دوسرے سے کہتے ہیں، یہ لوگ مبارک ہیں کہ جب گھروں کو لوٹیں گے تو گناہ بخشوا چکے ہوں گے، یہ اور اس موضوع پر دیگر احادیث دوسرے باب میں گزر چکی ہیں۔

اختتام جلسہ پر صلوٰۃ وسلام

ایک موقع یہ ہے کہ جلسہ کے بعد جب لوگ اٹھ کر جانا چاہیں تو درود وسلام پڑھیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ بیٹھیں، نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں نہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں، قیامت کے دن چاہے جنت میں داخل ہو جائیں، اس نہ پڑھنے کی حسرت ان پر برقرار رہے گی"۔ اس کو امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔ یہ اور اس کے ساتھ دوسری روایات باب ثانی میں گزر چکی ہیں۔

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ جب دو بھائی (خواہ نسبی خواہ ایمانی) آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ کریں تو سرکار علیہ السلام پر درود بھیجیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو دو خدا کے بندے اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کریں، بوقت ملاقات مصافحہ کریں، نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجیں، جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ان کے پہلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔ اس کو حسن بن سفیان نے اور یعلیٰ موصلی نے اپنی اپنی مسند

Marfat.com

میں روایت کیا، یہ روایت اس کتاب کے باب ثانی و رابع میں گزر چکی ہے۔

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ رنج و غم اور سخت تکلیف کے موقع پر درود وسلام پڑھا جائے، اس کے متعلق میں نے درود و سلام کے فوائد کے باب میں بہت سے فوائد اور اہم احادیث و روایات ذکر کر دی ہیں۔

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ جب انسان فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائے یا مبتلا ہونے کا خطرہ ہو تو سرکار پر درود و سلام پڑھے، اس کے متعلق حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث دوسرے باب میں گزر چکی ہے جسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

طاعون کے وقت درود و سلام

ان میں سے ایک یہ کہ جب طاعون پھوٹ پڑے تو درود و سلام پڑھا جائے۔

ابن ابی حجلہ نے ابن خطیب سیرو دلی زبانی یہ حکایت نقل کی ہے کہ ایک مرد صالح نے ان سے فرمایا کہ نبی علیہ السلام پر کثرت سے درود و سلام پڑھنے سے طاعون کی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔ ابن ابی حجلہ نے کہا، میں نے یہ بات دل سے مان لی اور میں ہر وقت یہ پڑھتا رہتا ہوں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخر تک، یہ درود شریف باب کیفیات میں ذکر کر دیا گیا ہے، اس مرد صالح کی دلیل وہ حدیث تھی جو پہلے مذکور ہو چکی ہے اور جس کے آخر میں یہ الفاظ تھے، اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ۔ "جب تو یہ تیرے غم کو دور کرنے کے لئے کافی ہے"۔ ایک اور نیک آدمی نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کثرت طاعون کی شکایت کی، سرکار نے اسے یہ دعا پڑھنے کی ہدایت فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ الطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ وَعَظِیْمِ الْبَلَاءِ فِی النَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

Marfat.com

عَدَدَ ذُنُوْبِنَا حَتّٰی تَغْفِرَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ کَمَا شَفَّعْتَ نَبِیَّکَ
فَاَمْھِلْنَا وَعَمِّرْتَ بِنَا مَکَانِیْ لَنَا فَلَا تُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

"الٰہی میں تیری پناہ چاہتا ہوں طعن سے، طاعون سے، جان و مال
اہل اور اولاد کے بارے میں بڑے امتحان سے، اللہ اکبر الخ اللہ
سب سے بڑا ہے اپنے گناہوں کی تعداد کے برابر یہاں تک کہ تو بخش
دے اللہ اکبر الخ..... الٰہی! جیسے تو نے اپنے نبی علیہ السلام کو شفیع بنایا
ہم کو مہلت عطا فرما، تو نے ہمارے گھر آباد فرمائے تو اے ارحم الراحمین!
ہمارے گناہوں کے عوض ہم کو ہلاک نہ فرمانا۔"

امام قسطلانی کا ارشاد

اس کے بعد امام قسطلانی نے فرمایا اور دفع طاعون کے لیے جو کچھ ہر روز پڑھنا چاہیئے وہ ہے جسے بعض علماء نے نقل کیا ہے، تحریر تو ٹھیک طور سے پڑھی نہیں جاتی بہرحال الفاظ کچھ یوں ہیں:

سُبْحَانَ مَنْ عَلٰی وَھُوَ فِیْ عُلُوِّہٖ دَانٍ سُبْحَانَ مَنْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ سُلْطَانُہٗ
وَقَھَرَ کُلَّ شَیْءٍ جَبَرُوْتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ وَلَا عِزَّ لِاَحَدٍ سِوَاہُ،
سُبْحَانَہٗ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ وَمَا ھُوَ خَالِقٌ اِلٰہَ اٰمِیْنَا وَسَامِنَا اِدْفَعْ
عَنَّا شَرَّ اَعْدَآئِنَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ
یَا لَطِیْفًا لَمْ یَزَلْ اُلْطُفْ بِنَا فِیْمَا نَزَلَ اِنَّکَ لَطِیْفٌ
لَمْ تَزَلْ حَیٌّ صَمَدٌ بَاقٍ لَہٗ کَنَفٌ وَاقٍ
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنَ الطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ وَعَظِیْمِ الْبَلَآءِ
فِی النَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

نیز بابے الکیفیات میں استاد بزرگ شیخ خالد نقشبندی رحمہ اللہ کے بہترین الفاظ

Marfat.com

مذکور ہوں گے۔

بے گناہ بری ہوگیا

ایک موقع یہ ہے کہ جب کسی بے گناہ پر تہمت لگے تو درود وسلام پڑھے، الدرالمنظم کے مؤلف نے بلا اسناد ایک روایت نقل کی ہے کہ لوگوں کی ایک جماعت نے نبی علیہ السلام کے پاس آکر ایک شخص کے خلاف چوری کی گواہی دی، اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ہوا، چوری اونٹ کی ہوئی تھی اتنے میں اونٹ نے چلا کر کہا اس کے ہاتھ مت کاٹو! چنانچہ وہ شخص چھوٹ گیا) اس سے پوچھا گیا کہ تیری نجات کس سبب سے ہوئی؟ اس نے کہا، میں ہر روز سو مرتبہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجتا ہوں اسی کے طفیل میری نجات ہوئی، سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا، تم دنیا و آخرت کے عذاب سے بچ گئے اسی طرح اس کو ابن بشکوال نے بغیر سند بیان کیا

خطوط میں درود وسلام

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ خطوط میں نبی علیہ السلام پر درود لکھا جائے، قاضی عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا، امت کے طریق متوارث کے مطابق، جس کا کسی نے انکار نہیں کیا، یہ بھی ہے کہ خطوں میں حضور علیہ السلام پر درود شریف تحریر کیا جائے اور یہ تحریر بسم اللہ کے بعد ہونی چاہیئے، صدر اول میں اسپر عمل نہ تھا اس کی ابتدا بنی ہاشم کے دور حکومت سے ہوئی تھی، پھر زمین کے کونے کونے میں لوگوں کا اس پر عمل شروع ہوگیا اور کچھ لوگ تو خط کا اختتام بھی اسی پر کرتے ہیں اور حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے خط میں مجھ پر درود بھیجا، جب تک میرا نام خط میں ہوگا، فرشتے اس شخص کے لئے استغفار کرتے رہیں گے الخ

حافظ ابو الربیع الکلاعی کی کتاب الاکتفا میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنی سلیم پر مقرر شدہ اپنے عامل خلیفہ بن حاجر کی طرف یوں لکھا تھا:۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خلیفۃ بن حاجر: سَلَامٌ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ وَاَسْئَلُہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّا بَعْدُ الخ

ان میں سے ایک یہ کہ جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجے، اس سلسلہ میں باب الثانی میں کئی حدیثیں گزر چکی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ابن ابی عاصم کے ہاں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ "مجھ پر درود بھیجا کرو کہ درود تمہارا کفارہ ہے"۔ اور ابو الشیخ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَزْکُوْۃٌ لَّکُمْ "مجھ پر درود بھیجا کرو کہ تمہارا درود بھیجنا تمہاری پاکی کا سبب ہے"۔

حافظ ابن القیم نے فرمایا، اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کے لیے پاکی ہے، "زکوٰۃ" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں بڑھنا، برکت، پاکی۔ اس سے پہلی روایت میں تھا کہ درود شریف کفارہ ہے جس کا مفہوم ہے گناہوں کا مٹ جانا، فرمایا کہ دونوں حدیثوں کے ملانے سے یہ مفہوم حاصل ہوگا کہ حضور علیہ السلام پر درود شریف بھیجنے سے نفس کو رذائل سے پاکی حاصل ہوتی ہے اس سے نفس کے کمالات وفضائل کی ترقی ونشوونما ہوتی ہے، فرمایا کہ انہی دو چیزوں پر تو کمال انسانیت کا دارومدار ہے۔ پس معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام پر درود وسلام کے بغیر کمال حاصل نہیں ہو سکتا اور درود وسلام سرکار کی محبت، پیروی اور ساری مخلوق پر آپ کو افضل واعلیٰ تسلیم کرنے کے لوازمات میں سے ہے۔

ان میں سے ایک موقع یہ ہے کہ خرید وفروخت کے وقت درود وسلام پڑھا

Marfat.com

جائے، جو اس بات کا قائل ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس بامقصد کام کی ابتدا اللہ کے ذکر اور مجھ پر درود و سلام سے نہ کی جائے وہ بے برکت ہے۔"

ان میں سے ایک یہ کہ زراعت کے وقت درود و سلام پڑھا جائے، امام القرطبی نے اپنی تفسیر میں فرمایا، جو زمین میں بیج ڈالے اس کے لئے مستحب ہے کہ آیہ کریمہ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ الخ کے بعد یوں کہے کہ کھیتی اگانے والا اور فصل پیدا کرنے اور اسے پروان چڑھانے والا اللہ ہی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْرُسْ قِنَاثَمَرَهٗ وَجَنِّبْنَا ضَرَرَهٗ وَاجْعَلْنَا لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ۔ ترجمہ: "الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود بھیج اور ہمیں اس کھیتی کا پھل نصیب فرما اور اس کے نقصان سے ہمیں بچا اور ہمیں ان لوگوں میں سے کرنا جو تیری نعمتوں کا شکر کرنے والے ہیں"۔ فرمایا کہ میں نے قابل وثوق لوگوں سے سنا ہے کہ یہ کھیتی کے لئے ہر طرح کی آفات مثلاً کیڑے مکوڑے، ہڈی دل وغیرہ سے امان ہے، اس کا تجربہ کیا گیا تو یونہی پایا گیا۔

یہ بات امام قسطلانی نے فرمائی اس کی مزید تشریح و تفسیر فوائد درود کے باب میں امام قرطبی کی تفسیر سے نقل کی جائے گی۔

درود و سلام کے مواقع میں سے ایک یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت درود شریف پڑھا جائے، امام قسطلانی نے فرمایا، میں نے امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب "معرفۃ السنن والآثار" میں امام شافعی علیہ الرحمہ کا یہ قول پڑھا ہے کہ ذبیحہ پر بسم اللہ یوں پڑھے بسم اللہ اگر اس کے بعد ذکر الٰہی وغیرہ کا کسی قدر اضافہ کرے تو بہتر ہے تاہم جبر نہیں، تسمیہ کے ساتھ یہ بھی کہہ سکتا ہے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

Marfat.com

بلکہ میں اسکو بہت پسند کرتا ہوں اور میں تو چاہتا ہوں کہ سرکار پر کثرت سے درود پڑھے اللہ پر ایمان اور اس کی عبادت سمجھ کر، جو ایسا کرے انشاء اللہ اسے اس پر اجر و ثواب ملے گا۔ اور امام بیہقی نے اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زبانی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ذکر فرمائی کہ جبریل امین علیہ السلام نے مجھ سے ملاقات کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ پیغام پہنچایا کہ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ "جو تم پر درود بھیجے میں اس پر رحمت نازل کرونگا"۔ البتہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے اصحاب نے اس کا انکار کیا ہے۔

امام قسطلانی کا کلام ختم ہوا۔

القطب الخیضری کی کتاب الوار المعلم میں بھی ایسا ہی لکھا ہے البتہ انہوں نے امام شافعی علیہ الرحمہ کا کلام مذکور ان کی کتاب الام سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس مسئلہ میں ائمہ اربعہ کا جو اختلاف ہے اس کو تفصیل سے بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اصحاب ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کے نزدیک مکروہ ہے، البتہ امام احمد کے ساتھیوں میں سے ابو اسحاق بن شاقلا اس کے استحباب کے قائل ہیں۔

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ چھینکتے وقت درود شریف پڑھے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کا یہ فرمان نقل فرمایا ہے کہ جس نے چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا کَانَ مِنْ حَالٍ کہا اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس کے بائیں نتھنے سے ایک پرندہ نکالے گا جو کہے گا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَائِلِہَا "الٰہی اس کے قائل کو بخش دے"۔ اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں بیان کیا، ابوموسیٰ مدینی اور ایک جماعت نے اس کو مستحب کہا ہے مگر کچھ دوسرے اصحاب نے ان سے اختلاف کیا ہے

Marfat.com

ان کا کہنا ہے کہ چھینکتے وقت درود و سلام پڑھنا مستحب نہیں کیونکہ یہ مقام صرف الحمد للہ کا ہے، یہی کچھ مسالک الحنفاء میں کہا ہے اور اللواء المعلم کی عبارت یہ ہے "تمہیں معلوم ہونا چاہیے چھینکنے اور الحمد للہ کہنے کے بعد درود و سلام بھیجنے میں علماء کا اختلاف ہے کچھ اس طرف گئے ہیں کہ الحمد للہ کے بعد درود و سلام پڑھنا مستحب ہے ان میں امام بیہقی اور ابو موسیٰ المدینی اور دیگر حضرات شامل ہیں" ان کی دلیل وہ روایت ہے جسے بیہقی نے نقل کیا ہے نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو آپ نے فرمایا، تو نے بخل کیا ہے جب الحمد للہ کہا تھا تو نبی کریم علیہ السلام پر درود کیوں نہ پڑھا؟ دوسرے علماء نے کہا اس مقام پر درود شریف مستحب نہیں، یہ صرف الحمد للہ کہنے کا مقام ہے لہذا چھینک آنے پر حضور علیہ السلام کا ذکر مناسب نہیں ہوگا۔

فی نفسہ درود شریف تمام اعمال سے افضل اور بارگاہ رب العزت میں سب سے زیادہ محبوب ہے پس ہر مقام کا خاص ذکر ہوتا ہے دوسرا ذکر اس کی جگہ نہیں لے سکتا بالکل اسی طرح جس طرح رکوع، سجود وغیرہ میں درود و سلام جائز نہیں، ان قائلین نے عبدالرحیم بن زید کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے کہ تین مواقع پر میرا ذکر نہ کرو، جب کھانا کھانے کے لئے بسم اللہ پڑھو، جانور کو ذبح کرتے وقت اور چھینکتے وقت۔ اس روایت کے ضعیف ہونے کی وجہ پیچھے ذکر کر دی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت بھی بیان کی جاتی ہے جو ان سے متقدمین کی بیان کی گئی روایت کے خلاف ہے چنانچہ امام ترمذی اور طبرانی وغیرہ نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل فرمائی کہ کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس چھینک ماری تو آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس طرح نہیں سکھایا، ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے کہ چھینک سن کر کہیں

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، امام ترمذی نے فرمایا، یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو زبار بن صبیغ کے علاوہ کسی اور طریق سے نہیں جانتے الخ۔ البتہ طبرانی نے اس کے علاوہ ولید بن مسلم، عن سعید بن عبدالعزیز، عن سلیمان بن موسیٰ عن نافع بھی اس کو روایت کیا ہے واللہ اعلم! اللواء المعلم کی عبارت ختم ہوئی۔

جب کان بجنے لگے تو درود شریف پڑھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں کسی کا کان بجنے لگے تو چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور کہے جس نے میرا ذکر کیا، اللہ اس کا بہتر ذکر فرمائے"۔ اس کو ابو عاصم نے روایت کیا۔

جب پاؤں سو جائے

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ جب کسی کا پاؤں سو جائے تو درود و سلام بھیجے، ابن السنی نے ہیثم بن حنش سے روایت کیا کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے پس ان کا پاؤں سو گیا، کسی نے کہا جو تم کو سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب ہو اس کا ذکر کرو، انہوں نے کہا، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، یوں لگا جیسے رسی کی گرہ کھول دی گئی ہو۔ اسی محدث نے حضرت مجاہد سے نقل کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس کسی شخص کا پاؤں سو گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمام لوگوں میں جو تمہارے نزدیک محبوب تر ہے اس کا ذکر کرو، اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، چنانچہ اس کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

جب کسی بھولی ہوئی شے کو یاد کرنا چاہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود و سلام بھیجو، انشاء اللہ یاد آجائے گی"۔ اس کو ابو موسیٰ المدینی نے روایت کیا اور باب ثانی میں بحوالہ دیلمی عثمان بن حریب کی روایت

Marfat.com

گزر چکی ہے۔

ایک مقام یہ کہ جب کوئی اپنے گھر میں داخل ہو تو درود وسلام بھیجے اس کے متعلق دوسرے باب میں ابو موسیٰ مدینی کی روایت سہل بن سعد کے حوالہ سے گزر چکی ہے۔

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ سوتے وقت درود شریف پڑھے، اس کے متعلق باب ثالث میں ابو قرصافہ کی روایت گزر چکی ہے اگرچہ ضیائی نے اس کو المختارہ میں ذکر کیا ہے مگر ابن القیم نے کہا، یہ ابو جعفر کا قول ہے اور یہی بات زیادہ صحیح ہے۔

ایک مقام یہ کہ جس شخص کو کم نیند آئے وہ درود وسلام پڑھے، ابن بشکوال نے عبدالقدوس رازی کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کو جسے کم نیند آتی تھی فرمایا، جب سونا چاہو تو آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پڑھ لو اور یہ فائدہ درود وسلام کے فوائد کے باب میں آئے گا۔

بازار اور دعوت کی طرف جاتے وقت

ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ جب بازار جائے اور دعوت سے واپس ہو، وغیرہ تو درود وسلام پڑھے، حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ کسی مجلس یا دعوت میں بیٹھے ہوں اور کھڑے ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام اور بہت سی دعائیں نہ کرتے ہوں اور اگر بازار جاتے تو کسی بلند جگہ پر کھڑے ہو جاتے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے، نبی علیہ السلام پر درود وسلام پڑھتے اور مختلف دعائیں مانگتے اس کو ابن ابی حاتم وغیرہ نے روایت کیا۔

خوشی اور تعجب کے وقت

ایک مقام یہ ہے کہ جب کوئی شے پیاری لگے اور تعجب ہو تو درود وسلام پڑھے بعض لوگوں نے یہ مسئلہ

Marfat.com

امامِ شافعی رحمہ اللہ کی اس عبارت سے نکالا ہے، فرماتے ہیں، ہر حال میں درود وسلام کثرت سے کرنا واجب ہے خصوصاً جب اللہ کا ذکر کرے اور اس کی کوئی حد نہیں۔ البتہ کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں اللہ کا ذکر تو جائز ہے مگر درود شریف جائز نہیں، بظاہر عبارت سے یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ بعض مقامات میں درود شریف نسبتاً محبوب تر ہوتا ہے، یہ بات نہیں کہ درود شریف خاص اوقات میں ہی بھیجنا جائز ہے کیونکہ نبی علیہ السلام پر درود وسلام ہر حال اور ہر وقت مطلقاً کم از کم مستحب ہے اور جہاں جہاں جائز ہے وہیں اس کے پڑھنے کی تاکید آئی ہے بجز چند خاص احوال و اقوال کے[1]۔

یہ بات مسالک الحنفاء میں فرمائی، اور (علامہ) قطب الدین الخیضری نے اللوامع میں لکھا ہے، جس شخص کو کسی شئے سے تعجب لاحق ہو، اس کے لئے مستحب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے، فرمایا کہ یہ بات ہمارے شیخ علاؤ الدین البصیری نے ذکر فرمائی ہے اور فرمایا کہ میں نے یہ مسئلہ امام شافعی علیہ الرحمہ کی اس عبارت سے لیا ہے "میں چاہتا ہوں کہ حضور علیہ السلام پر ہر حال میں بکثرت درود وسلام بھیجا جائے" لہٰذا اس عموم میں حالتِ تعجب بھی داخل ہے اور سجنون سے تعجب کے وقت درود وسلام پڑھنے کی کراہت نقل کی گئی ہے، انہوں نے کہا کہ سرکار پر درود وسلام صرف اجر و ثواب کی نیت سے پڑھا جائے، کہا کہ سجنون کے ساتھ اس مسئلہ میں ہمارے شیخ نے مباحثہ کیا اور کہا کہ تعجب کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر مستحب ہے اور امام بخاری نے تو اس پر باب باندھا ہے باب التکبیر والتسبیح عند التعجب اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی، کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا

---

[1] مثلاً نماز میں قرأت، رکوع و سجود وغیرہ میں درود و سلام نہیں پڑھا جائے گا کیونکہ نماز کی تمام تر ہیئت کذائیہ توقیفی ہے، اس میں رد و بدل جائز نہیں۔ (مترجم غفرلہٗ)

Marfat.com

حضور! آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی؟ فرمایا نہیں، میں نے کہا "اللہ اکبر"۔
اسی طرح امام بخاری سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آئیں، جب آپ مسجد میں اعتکاف بیٹھے تھے، جب رخصت ہونے کے لئے اٹھیں تو نبی کریم علیہ السلام بھی ان کے ہمراہ کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ جب مسجد کے دروازہ پر پہنچیں تو دو انصاری ان کے پاس سے گزرے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا اور جلد، جلد چلنے لگے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھہر جاؤ! یہ صفیہ بنت حیی یعنی میری بیوی ہے، وہ بولے سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور یہ بات ان پر بہت ناگوار گزری سو ہمارے شیخ کے طرزِ عمل اور امام شافعی کے قول کے مطابق درود شریف کا ہر وقت اور ہر حال میں پڑھنا خصوصاً اس وقت جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے قطعاً جائز ہونا چاہیے حالانکہ یہ بات درست نہیں، پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ کا ذکر تو مشروع ہے مگر وہاں نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنا جائز نہیں، درود تو الگ رہا، وہاں سرکار کا ذکر بھی جائز نہیں اور ظاہر نص کا تقاضا یہ ہے کہ نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنا ہر حال اور ہر وقت پسندیدہ ہو، پس جب بھی اس پر عمل کیا جائے محبوب ہوگا، یہ مطلب نہیں کہ مستثنیٰ اوقات و مقامات میں بھی جائز ہے بے شک آنحضور پر درود و سلام مطلقاً مستحسن ہے کوئی بھی حال اور کوئی بھی وقت ہو، اور مخصوص و مستثنیٰ مقامات و حالات کے علاوہ باقی ہر جگہ اور ہر وقت پڑھنے کی تاکید ہے واللہ اعلم، اللوار المعلم کی عبارت ختم ہوئی۔

الدر المنضود میں ہے، کتاب الشفاء کے بعض شارحین نے سحنون کے تعجب کے وقت درود و سلام پڑھنے کو مکروہ بتانے اور بصورتِ وظیفہ ثواب پڑھنے کی تلقین کرنے پر تبصرہ کیا ہے کہ میرے نزدیک جس چیز سے تعجب لاحق ہوا ہے اس کے شر سے

Marfat.com

بچنے کے لئے درود وسلام پڑھنا اسی طرح بہتر ہے جیسے نظر بد سے بچنے کے لئے اعوذ باللہ پڑھا جاتا ہے الخ۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ درود وسلام پڑھتے وقت اگر نیت دعا کی ہو تو وہ عین عبادت ہے لیکن اگر عادتاً ہو جیسے سودا بیچتے وقت تاجر پڑھتے ہیں تو اس پر کوئی ثواب نہیں ملتا، کیونکہ وہ اپنے مال کی عمدگی پر تعجب کرتے ہوئے پڑھتے ہیں۔ تاکہ اس طرح سودا بکے۔ الحلیمی نے کہا جب کسی شئے پر تعجب کرے اور نبی علیہ السلام پر درود وسلام پڑھے جیسے پڑھتے ہیں سُبْحٰنَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو اس میں کوئی کراہت نہیں لیکن اگر قابل نفرت بات پر یا ہنسی مخول کی بات پر درود وسلام پڑھتا ہے تو ایسے شخص کے متعلق اندیشہ کفر ہے۔

عارفِ باللہ شیخ محمد الخلیلی الشافعی کا عجیب فتوے

عارف باللہ الشیخ محمد الخلیلی الشافعی المدفون بیت المقدس رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ یہ جو عوام اپنے محاورات میں کہتے ہیں صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ (نبی پر درود بھیجو) اسی طرح نانبائی جب کسی کو آٹے کی روٹی پکا کر دیتا ہے تو کہتا ہے صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ (نبی پر درود بھیج!) جس سے آٹے والا سمجھ جاتا ہے کہ میرا آٹا ختم ہو گیا ہے، اسی طرح جب بیچنے کے لئے سودا پیش کیا جائے اور یونہی جب کوئی حمام سے نہا کر نکلتا ہے تو حمام کا مالک کہتا ہے صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ یونہی شعراء اپنے اشعار کی ابتداء، درمیان اور آخر میں کہتے ہیں صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ اسی طرح جب کسی کو غصہ آجائے تو اس کا ساتھی اس سے کہتا ہے صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ، یونہی جب کسی خوبصورت آدمی، اونٹ، گھوڑے یا دوسرے حیوانات کو دیکھ کر متعجب ہوتا ہے تو کہتا ہے صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ بلکہ لوگوں کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ درود شریف نظر بد سے محفوظ رکھتا ہے، یونہی سائل نے یہ بھی پوچھا کہ گندے

Marfat.com

غلیظ مقامات پر درود وسلام پڑھنا، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے، تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ نبی علیہ السلام پر درود وسلام پڑھنے کے وجوب واستحباب پر کتاب وسنت کی رو سے تمام مسلمانو کا اتفاق واجماع ہے، تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ جو شخص سرکار علیہ السلام پر درود وسلام پڑھتا ہے جب کہ اس کی نیت تعظیم، برکت حاصل کرنا یا کسی کا غصہ اتارنا یا منافق وکافر کو جلانا یا کسی کو نظر بد کی تکلیف سے بچانا وغیرہ ہو، یہ سب مستحب ہے، ہم کو معلوم نہیں کہ کسی نے اس میں اختلاف کیا ہو، رہا کسی شئے پر تعجب کے وقت مثلاً گھوڑا، اونٹ یا ساز وسامان، تو یہاں بھی عمل کرنے میں کوئی نقصان نہیں جیسے ہمارے ائمہ میں سے الحلیمی نے ذکر کیا بلکہ اگر اس کو سبحان اللہ پر جو مقامات تعجب ہیں، احادیث میں بکثرت آیا ہے، قیاس کرتے ہوئے مستحب کہہ لیا جائے تو بھی بجا ہے جیسا کہ امام نووی نے کتاب الاذکار میں بیان کیا، یونہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وغیرہ، کبھی کبھی تعجب کے لئے بولا جاتا ہے اور تعجب کے وقت درود وسلام کے مستحب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کتاب وسنت میں اشیاء کی حقیقت بتائی ہے مثلاً فرمان باری تعالیٰ ہے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ (اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے؟) سو جب انسان کسی شئے پر تعجب کرتے ہوئے یہ کلمات بولتا ہے تو گویا وہ یہ کہتا ہے، صَلَّی اللّٰہُ عَلَی الَّذِیْ عَرَّفَنَا حَقَائِقَ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءِ (اللہ رحمتیں نازل فرمائے اس ذات اقدس پر جس نے ہم کو ان اشیاء کی حقیقتیں بتائیں)

الحلیمی نے کہا کسی قابل نفرت اور ہنسی کی بات پر نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجنے والے پر مجھے کفر کا ڈر ہے اگر سمجھتا ہے اور پھر بھی اجتناب نہیں کرتا تو کافر ہے۔ نووی نے اس پر اعتراض کیا ہے، ہمارے بعض متاخرین ائمہ نے فرمایا کہ کفر قرار

Marfat.com

دینے کے لیے ایک اور قید کا اضافہ ضروری ہے کہ اس شخص کے کلام میں کوئی واضح اشارہ ہونا چاہیئے جس سے معلوم ہو کہ وہ اس سے نفرت و مذاق والا مفہوم مراد لے رہا ہے الخ

فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ اہلِ اسلام میں سے کوئی ایسا شخص جو حضور کی قدر و منزلت سے آگاہ ہو اس نیت سے یہ الفاظ زبان پر لا سکے لیکن احناف میں سے علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے اس کو قطعی حرام قرار دیا ہے بالکل اسی طرح جس طرح کسی حرام کام کے ارتکاب کے وقت یا سوداً پیش کرتے وقت یا کھولتے وقت سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہنا الخ۔

کسی حرام کام پر مثلاً زنا، چوری، تو ہم بھی یہی کہتے ہیں، رہا سوداً پیش کرتے یا کھولتے وقت تو ان کلمات کے کہنے میں یہاں کوئی مانع نہیں کیونکہ تمہیں معلوم ہے یا تو یہ کلمات (سبحان اللہ، اللہ اکبر) تعجب سے کہتا ہے، سو اس کی کوئی ممانعت نہیں، بابرکت حاصل کرنے کے لئے کہتا ہے پھر بھی یہی حکم ہے اور یہی صورت۔

نانبائی، حمام والے اور شاعر اپنے کلام کے شروع اور آخر میں درود و سلام کا استعمال کرتے ہیں، اسی طرح جب کوئی اپنے ساتھی سے کہتا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور ایسا ہی جو محاورات میں آتا ہے (یہ سب جائز ہے) اسی طرح نظرِ بد سے بچاؤ اور جب کسی کو غصہ آجائے کیونکہ یہ سب ایسے مقامات ہیں جہاں نیک مقاصد کے لئے درود و سلام پڑھا جاتا ہے، مثلاً تبرک، نظرِ بد کے ضرر سے محفوظ ہونا، غصہ اتارنا، صلح حاصل کرنا، نرم دلی، مخاطب سے رحم طلب کرنا، ان تمام مقامات پر درود و سلام پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، ہاں البتہ ایسے مواقع سے بچنا چاہیئے جو ناپاک ہوں کیونکہ درود شریف قرآن مجید کی طرح ہے۔ امام نووی نے فرمایا، غصے کے وقت کسی کو درود و سلام کا حکم نہ دیا جائے کیونکہ ڈر ہے اس موقع پر کوئی کفری بات نہ بک دے الخ۔

یہ بھی مناسب ہے کہ یہاں جاہل اور احمق آدمی کی قید لگا دی جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ و مقام سے نابلد ہے، رہا عارف و کامل، سو وہ غصے کی حالت

Marfat.com

میں بھی درود شریف پڑھے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ درود شریف اس کے غصہ کو ٹھنڈا کرے گا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔ علامہ خلیلی کے فتاویٰ کی عبارت ختم ہوئی۔ اور یہ جو فرمایا کہ درود شریف قرآن کی طرح ہے سو یہ تشبیہ صرف اس بات میں ہے کہ تلاوتِ قرآن اور درود پڑھنا دونوں عبادت ہیں۔

مناسب ہوگا کہ ہم اس باب کا خاتمہ آخری تشہد کے بعد جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس کی بحث پر کریں اگرچہ یہ طویل بحث ہے تاہم میرے لئے اس کو یہاں ذکر کرنے کا سبب یہ بات بنی کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الشفاء میں ہمارے امام شافعی رحمہ اللہ کے متعلق جو نامناسب اور غیر محتاط عبارت لکھ دی ہے کہ امام کے نزدیک آخری تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا واجب ہے اس عبارت سے بعض کوتاہ اندیش اور ناسمجھ لوگوں کو طرح طرح کی بدگمانی کرنے کا جو امکان پیدا ہوگیا ہے اس کو زائل کر دیا جائے اور کتاب الشفاء سب کی سب نیکیوں اور خوبیوں سے پر ہے مگر یہ غلط بات اس میں اس طرح آگئی کہ کوئی انسان غلطی سے خالی نہیں ہوتا اور یہ غلطی ان نیکیوں کے سبب قابلِ مغفرت ہے، اگرچہ وہ اس مقام پر اپنی تربیت فضیلت اور معروف طرزِ ادب سے ہٹ گئے ہیں اور ایسا کرکے انہوں نے اپنی کتاب کے انداز کی مخالفت کی ہے ؎

وَإِذَا الْحَبِيْبُ أَتَى بِذَنْبٍ وَّاحِدٍ جَاءَتْ مَحَاسِنُهُ بِأَلْفِ شَفِيْعٍ

"جب دوست ایک غلطی کرتا ہے تو اس کی خوبیاں ہزار سفارشی لیکر آجاتی ہیں"

قاضی عیاض رحمہ اللہ کا ائمہ، علماء اور بڑے بڑے محدثین و فقہاء نے اس بات پر رد کیا ہے مثلاً حافظ سخاوی نے القول البدیع میں، امام قسطلانی نے مسالک الحنفاء میں اور علامہ الخیضری نے اللوار المعلم وغیرہ میں۔ یہ تینوں حضرات شافعی المذہب ہیں۔

حنبلی ائمہ میں سے امام ابن القیم نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں اس پر طویل کلام کیا ہے، اللہ انکو جزائے خیر عطا فرمائے، ہم عنقریب ان کا کلام یہاں نقل کریں گے تاکہ صحیح بات

Marfat.com

ثابت ہو جائے اور بعض کوتاہ اندیشوں کو جو شک گزرا ہے وہ زائل ہو جائے خصوصاً جب کہ کتاب الشفاء لوگوں کے ہاتھوں میں اکثر موجود رہتی ہے اور تردید کرنے والی یہ کتابیں اتنی مقبول نہیں سو جو شخص اس کی عبارت دیکھے گا اس کے دل میں اس کی صحت و فقاہت نقش ہو جائے گی کیونکہ یہ عظیم المرتبت مصنّف کی جلیل القدر کتاب ہے پس اس کی تردید شائع کرنا اور کمزوری کی وضاحت کرنا لازم ہے اگرچہ یہ ایک بڑی بات ہے لیکن حق اس سے بڑا ہے، حق سربلند رہتا ہے اس پر کسی کو برتری حاصل نہیں۔

میں نے ان تینوں بزرگوں کی عبارات نقل کرنے پر علامہ ابن القیم کی عبارت نقل کرنے کو اس لئے ترجیح دی ہے کہ جس مسلک کی تردید کی جا رہی ہے یہ (ابن القیم) اس سے لاتعلق اور اجنبی ہیں حالانکہ ضرورت اس کی تھی کہ ان حضرات کی عبارات کو نقل کیا جاتا، پس ابن القیم کا قول بہ نسبت دوسروں کے زیادہ وقیع ہے، علاوہ ازیں یہ وجہ بھی ہے کہ کسی کلام کی وقعت اس کے مضبوط دلائل سے ہوتی ہے اور یہ دلائل اتنے قوی ہیں کہ اگر قاضی عیاض علیہ الرحمہ اور ان کے ہم مشرب علماء بھی انکو دیکھ لیتے تو تسلیم و انقیاد کے بغیر چارہ نہ پاتے۔

علامہ الخیضری نے کتاب مذکور (انوار المعلم) میں درود و سلام پڑھنے کا ساتواں مقام لکھا ہے۔ آخری تشہد کے بعد، اس میں لکھتے ہیں، معلوم ہونا چاہیئے کہ اس مسئلہ میں علماء کے دو قول ہیں اوّل یہ کہ آخری تشہد کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہمارے امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی اسی طرف گئے ہیں اور امام احمد رضی اللہ عنہ کا بھی ایک قول یہی ہے اور یہ ان کا آخری قول ہے۔

اسحٰق بن راہویہ، ابو عبداللہ محمد بن المواز مالکی کا مسلک بھی یہی ہے جیسا کہ ابن القصار اور قاضی عبدالوہاب نے ان کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور قاضی عیاض نے بھی اس

Marfat.com

کا ذکر کیا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ آخری تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں، امام ابوحنیفہ، امام مالک اور ایک قول کے مطابق امام احمد بن حنبل اور اسحٰق کا یہی مسلک ہے اور امام شافعی نے جو واجب مانا ہے اس پر دوسرے بہت سے علماء نے ان کی شدید مخالفت کی ہے اور قاضی عیاض کا خیال ہے کہ لوگوں نے امام شافعی کے اس مسلک پر نکتہ چینی کی ہے، میں نے خاص اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے: نہر الریاض فی شنعۃ القاضی عیاض بسبب ایجاب الصلوٰۃ علی البشیر النذیر فی التشہد الاخیر۔

امام شافعی کے دلائلِ وجوب،

وجوب پر ان کی پہلی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس غیب کی خبریں دینے والے (نبی) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو!"

وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا حکم دیا ہے اور مطلق حکم وجوب کے لئے ہوتا ہے جب تک اس کے خلاف پر دلیل قائم نہ کی جائے اور یہ بات ثابت ہے کہ حضور کے صحابہ کرام نے آپ سے اس درود و سلام کی کیفیت پوچھی تھی جس کا حکم دیا گیا ہے تو سرکار نے فرمایا تھا یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور یہ بھی ثابت ہے کہ جس سلام کے متعلق انہوں نے سرکار کو بتایا تھا وہ وہی سلام ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الخ) یعنی تشہد والسلام، پس دونوں کا موقع و محل ایک ہی ہے۔

Marfat.com

توضیح بطرزِ دگر اس کی وضاحت دوسرے الفاظ میں یوں کی جائے گی کہ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو تشہد کی تعلیم دی اور آپ نے اس میں سلام کا ذکر کیا، اس کے بعد تمام صحابہ کرام نے سرکار سے پوچھا کہ اس کے بعد درود کس طرح پڑھا کریں؟ کہ ان دونوں کا یکجا حکم آیا ہے تو آپ نے ان کو اس کی تعلیم دی اور آپ نے ان لوگوں پر یہ بات بھی واضح فرما دی کہ وہ سلام جس کا حکم دیا گیا ہے وہ وہی ہے جسے تم اس سے پہلے معلوم کر چکے ہو۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ حضور علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنے سے مراد اگر نماز سے باہر پڑھنا ہوتا، نماز میں پڑھنا مراد نہ ہوتا تو جب کوئی مسلمان درود و سلام پڑھتا، اسی طرح پڑھتا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ صحابہ کرام سلام عرض کرتے وقت اس طرز ادا کی پابندی نہیں کرتے تھے بلکہ جو بھی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا اسی طرح سلام عرض کرتا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وغیرہ اور صحابہ کرام مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد ہمیشہ اسی طرح اسلامی تعلیم کے مطابق سلام عرض کرتے تھے اور جس سلام کا انہوں نے سرکار سے ذکر کیا تھا۔ وہ اس روزمرہ کے عام سلام کے علاوہ تھا اور وہ تھا نماز میں حضور پر سلام بھیجنا اور اس مفہوم کو وہ حدیث شریف بھی واضح کر رہی ہے جو حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، سرکار کے سامنے بیٹھ گیا، ہم بھی موجود تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہے، بحالتِ نماز آپ پر صلاۃ کیسے بھیجا کریں؟ یہ اضافہ مسند امام احمد میں بھی موجود ہے، یونہی ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کو روایت کیا، حاکم نے مستدرک میں، امام مسلم کی شرط پر اسے صحیح قرار دیا ہے، اسی طرح ابن حبان، دار قطنی اور بیہقی نے بھی اس اضافہ کو صحیح قرار دیا ہے، دار قطنی نے اپنی

Marfat.com

سنن میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرمایا، اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس درود شریف کی کیفیت پوچھی گئی وہ وہی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور اس سے یہ بتلانا مقصود تھا کہ وہ درود شریف جس کا قرآن میں حکم دیا گیا ہے تو یہ بات بھی آپ سے آپ ثابت ہوگئی کہ درود و سلام واجب ہے اس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی ملا دیا جائے جو سر کار نے درود شریف کے بارے میں دیا ہے۔

بعد ازاں علامہ الخیضری نے جیسا کہ آئندہ آرہا ہے علامہ ابن القیم کے کلام سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا اور اس مسئلہ میں امام شافعی تنہا نہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عمر و ابو مسعود انصاری وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وجوب کے قائل ہیں اور ابو جعفر محمد بن علی، الشعبی، مقاتل اور ابن حیان سے بھی یہی منقول ہے اور عدم وجوب کا قول کسی صحابی سے منقول نہیں اور قول صحابی جبکہ اس کے خلاف کسی اور صحابی کا قول نہ ہو کسی قول پر حجت و دلیل ہوتا ہے، اسی طرح نبی علیہ السلام کے زمانہ اقدس سے آج تک تشہد میں درود شریف پڑھا جاتا رہا ہے اگر درود و سلام واجب نہ ہوتا تو ہر زمانہ اور ہر جگہ تشہد میں درود و سلام پڑھنے پر امت کا اتفاق نہ ہوتا، کچھ نہ کچھ اختلاف ضرور ہوتا، ہمارے اس مختصر تبصرہ سے ہمارے امام شافعی کے قول وجوب کی دلیل واضح ہوگئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں وہ تنہا نہیں، جو اس سے زیادہ تفصیل چاہے، کتاب "زہر الریاض" کا مطالعہ کرلے حقیقت واضح ہو جائے گی، اور توفیق دینے والا اللہ ہی ہے الخ۔

علامہ ابن عبد البر کا ارشاد

امام قسطلانی نے "مسالک الحنفاء" میں امام ابن عبد البر کا یہ قول نقل فرمایا ہے: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی علیہ السلام پر درود و سلام فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

Marfat.com

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اَے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام بھیجو!"

اب اختلاف اس بات میں ہے کہ آیا نماز کے آخری قعدہ میں درود شریف واجب ہے یا نماز سے باہر، دوسری صورت میں، کیا جب بھی سرکار کا ذکر ہو درود شریف واجب ہے یا ہر مجلس میں ایک مرتبہ؟ خواہ اسم گرامی بار بار ذکر کیا جائے یا عُمر بھر میں ایک مرتبہ واجب ہے یا بغیر تعیینِ تعداد فی الجملہ واجب ہے یا نماز میں کسی مقام کو متعین کئے بغیر؟

پس ہمارے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آخری تشہد میں واجب ہے صحتِ نماز کے لئے شرط ہے، "کتاب الام" میں انکی یہ عبارت موجود ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے اپنے رسول پر درود بھیجنا فرض کر دیا ہے پس فرضیتِ درود کے لئے نماز سے بڑھ کر کوئی موقع مناسب تر نہیں، ہم نے اس مفہوم کی دلیل اس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی حاصل کی ہے، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ یَعْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ الخ

"صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نماز میں آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ فرمایا! یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا کہ سرکار نماز میں یہ فرمایا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ الخ

امام شافعی نے فرمایا جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی کہ نبی علیہ السلام صحابہ کرام

Marfat.com

کو نماز میں تشہد کا طریقہ سکھاتے تھے اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضور ان کو نماز میں درود پڑھنے کا طریقہ بھی بتایا کرتے تھے تو یہ جائز نہیں کہ ہم کہیں، نماز میں تشہد تو واجب ہے اور درود شریف واجب نہیں الخ۔

حدیثِ کعب میں یہ صراحت موجود ہے کہ نبی علیہ السلام یہ کچھ تشہد میں فرمایا کرتے تھے اور ہم کو حکم ہے کہ نماز اس طرح پڑھیں جس طرح حضور پڑھتے تھے اور یہ دلیل ہے کہ جو آپ نے نماز میں کیا وہ کرنا واجب ہے ہاں! جو کسی دلیل سے خاص ہو اس کی بات دوسری ہے، اس کے بعد قاضی عیاض کے رد میں بہت سے دلائل ذکر کرنے کے بعد (علامہ قسطلانی) فرماتے ہیں، (قاضی عیاض علیہ الرحمہ) کا یہ کہنا کہ لوگوں نے اس بنا پر امام شافعی کے خلاف بہت کچھ کہا ہے تو سوال یہ ہے کہ اس میں قاضی صاحب کی مذمت کس بنا پر ہے؟ تو یہ ان کے مذہب کی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے، کس کتاب نے اس کی مخالفت کی ہے یا کونسا اجماع ان کے خلاف قائم ہوا؟ نہ تو ان کے خلاف کوئی اجماع ہوا نہ کوئی نص ان کے خلاف ہے پھر ان کی برائی کس وجہ سے؟ جو برا کہے اسی میں برائی ہے وہی اس کا زیادہ مستحق اور حقدار ہے۔

یہ کہنا کہ اس مسلک میں امام شافعی تنہا ہیں، سو یہ بھی غلط ہے کیونکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور علماء کی ایک جماعت ان سے اس مسئلہ میں متفق ہے جیسا کہ گزر چکا ہے معلوم ہوا کہ قاضی صاحب کا یہ کہنا کہ امام شافعی اس مسلک میں منفرد ہیں صحیح نہیں اور بیشک کسی مجتہد کا حکم اجتہادی میں منفرد ہونا معیوب نہیں اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اس مسئلہ میں ان سے پہلے کسی نے ایسی رائے نہیں دی اس لئے کہ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ محلِ اجتہاد میں قولِ صحابی کا اعتبار نہیں تو کسی اور کا قول کیسے مان لیا جائے؟ لہٰذا قولِ سلف کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ کہنا کہ لوگوں نے اس مسئلہ میں امام شافعی کا سخت انکار کیا ہے،

Marfat.com

اس پر یہ کہا جائے گا کہ ان کا انکار غلط ہے اور سرکار علیہ السلام پر درود و سلام کو واجب
ماننا کیونکر غلط ہو سکتا ہے؟ جبکہ قرآن نے جن عبادات کا حکم دیا ہے یہ ان میں سب
سے بڑی عبادت ہے اور ایمان کے ارکان میں سے ایک رکن ہے کیونکہ سرکار پر ایمان
لانے اور آپ کی رسالت کی گواہی لازم اور درود و سلام ملزوم ہے اور کہنا کہ اس سلسلہ
میں کوئی قابل تقلید نمونہ موجود نہیں، اس پر یہ کہا جائے گا کہ قابلِ تقلید نمونہ یہی ہے، یہ
مقام اجتہاد جو ٹھہرا، کسی اور نمونے کی کیا ضرورت؟ اور اگر مراد یہ ہے کہ اس اجتہاد میں
انکی موافقت کسی نے نہیں کی تو جواب یہ ہے کہ جن ائمہ نے ان سے موافقت کی ہے ہم ان
کا حوالہ دے چکے ہیں۔ قسطلانی کا کلام ختم ہوا۔

حافظ سخاوی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ہمارے شیخ المشائخ حافظ ابوالفضل
عراقی نے فرمایا، میں نے ایک سے زائد مشائخ کو قاضی عیاض پر اس وجہ سے معترض
پایا کہ انہوں نے امام شافعی پر اعتراض کیا ہے اور اپنی اس کتاب میں جو مصطفٰے علیہ السلام
کے فضل و شرف کے موضوع پر لکھی، امام کی طرف شذوذ کی نسبت کی حالانکہ وہ کتاب الشفاء
میں حضور علیہ السلام کے بول و خون کے پاک ہونے اور اس موضوع پر جو اختلاف ہے اسے
بیان کرتے اور ان کی اس روش کو بنظرِ استحسان دیکھا گیا ہے کیونکہ اس میں حضور علیہ السلام
کے فضل و شرف کا زیادہ اظہار ہوتا ہے الخ۔

پس جب کہ حضور علیہ السلام پر درود پڑھنے کو واجب ماننے سے سرکار کا فضل
و شرف زیادہ ہوتا ہے، قاضی صاحب اس کا انکار کیونکر کر سکتے ہیں؟ الخ۔

علاوہ ازیں علماء کی ایک جماعت نے امام شافعی علیہ الرحمہ کی اس موضوع پر مدد
کی ہے پس انہوں نے عقلی و نقلی دلائل ذکر کیے اور شاذ ہونے کے دعویٰ کی تردید اور
وجوب کا قول نقل کیا ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ صحابہ کرام، تابعین عظام اور مختلف
علاقوں کے فقہائے کرام رضی اللہ عنہم بھی وجوب کے قائل رہے ہیں پھر اس موضوع پر

Marfat.com

صحابۂ کرام، تابعین اور فقہائے ملّت کے اقوال نقل کئے ہیں جیسا کہ یہ سب عنقریب آرہا ہے۔

علامہ ابن القیم کی تصریح

علامہ شمس الدین ابن القیم نے اپنی کتاب جلاء الافہام کے چوتھے باب میں فرمایا، (درود وسلام کا پہلا مقام جو بہت اہم اور تاکیدی ہے وہ ہے نماز کی آخری تشہد میں درود وسلام پڑھنا، اس کے جائز و مشروع ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق واجماع ہے البتہ وجوب میں اختلاف ہے ایک جماعت کا قول ہے کہ تشہد میں درود شریف واجب نہیں اور جن لوگوں نے واجب مانا ہے ان کو اس جماعت نے شاذ اور مخالفِ اجماع قرار دیا ہے۔ ان (قائلین) میں طحاوی، قاضی عیاض اور خطّابی شامل ہیں، (قاضی عیاض نے) کہا کہ نماز میں درود واجب نہیں اور فقہاء کی ایک جماعت کا یہی قول ہے سوائے امام شافعی کے (کہ وہ وجوب کے قائل ہیں) اور ہمیں معلوم نہیں کہ کسی نے ان کی اس مسئلہ میں پیروی کی ہو، یہی حال ابن المنذر کا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس مسئلہ میں امام شافعی تنہا ہیں، ان قائلین نے عدم وجوب کا مسلک اختیار کیا ہے، ان قائلین کی دلیل قاضی عیاض کے الفاظ میں یہ ہے، اس بات کی دلیل کہ نماز میں درود شریف فرض نہیں امام شافعی سے پہلے کے سلف صالحین کا عمل اور اجماع ہے اور اس بارے میں امام شافعی پر لوگوں نے طرح طرح کی باتیں بھی کہی ہیں اور یہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تشہد جسے امام شافعی نے اختیار کیا ہے اور جو انکو خود نبی علیہ السلام نے سکھائی تھی، اس میں نبی علیہ السلام پر درود کا ذکر نہیں، اسی طرح جن جن بزرگوں نے نبی علیہ السلام سے تشہد کے الفاظ نقل کئے مثلاً حضرت ابوہریرہ، ابن عباس، جابر، ابن عمر، ابوسعید خدری، ابوموسیٰ اشعری، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین، ان میں سے کسی نے بھی تشہد کے الفاظ میں درود شریف کا ذکر نہیں کیا، حضرت ابن عباس وجابر رضی اللہ عنہم نے تو یہ بھی فرمایا

Marfat.com

کہ نبی علیہ السلام ہم کو تشہد اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے ہوں، ایسے ہی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم کو منبر پر تشہد سکھاتے تھے جیسے مکتب میں بچوں کو تعلیم دیتے ہیں، اسی طرح حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی برسر منبر اس کی تعلیم دیتے تھے لیکن ان میں سے کسی نے بھی تشہد میں درود شریف کا حکم شامل نہیں کیا۔

علامہ ابن عبدالبر نے کہا تشہد کے بارے میں جن لوگوں کا یہ قول ہے کہ نماز میں نبی علیہ السلام پر درود پڑھنا فرض نہیں انکی ایک دلیل حسن بن حر عن القاسم بن مخیرہ سے مروی یہ حدیث ہے کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا جس طرح میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا ہے اسی طرح عبداللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد کی تعلیم دی، آگے ساری حدیث نقل کی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ تک، فرمایا، جب تم نے یہ کہہ لیا تو نماز مکمل کر لی، اب کھڑا ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ!

علماء نے کہا، اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا نہ واجب مانتے ہیں نہ سنت مؤکدہ اور یہ کہ جس نے تشہد پڑھ لی اسکی نماز مکمل ہو گئی چاہے تو کھڑا ہو جائے چاہے تو بیٹھا رہے۔ کہا کہ اگر درود شریف تشہد میں واجب یا سنت ہوتا تو نبی علیہ السلام ضرور اس کو بیان فرما دیتے ان کی یہ دلیل بھی ہے کہ ابو داؤد، ترمذی اور طحاوی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نمازی آخری سجدہ سے سر اٹھائے اور وضو توڑ دے تو اس کی نماز پوری ہو گئی، یہ الفاظ حدیث طحاوی کے ہیں، اور تمہارے نزدیک جب تک نبی علیہ السلام پر درود نہ بھیجے، تا ز

Marfat.com

مکمل نہیں ہوتی، علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نمازی بقدرِ تشہد بیٹھ چکے، پھر وضو توڑ ڈالے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی۔ ان لوگوں کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جو اعمش نے ابو وائل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کی۔ فرمایا پھر جو کلام کرنا چاہے اسے اختیار رہے۔ مطلب یہ کہ یہاں نبی علیہ السلام پر درود شریف بھیجنے کا ذکر نہیں ہوا، ان کی دلیل حضرت فضالہ بن عبید سے مروی یہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا اس نے نہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا، اس نے جلدی کی، پھر آپ نے اور دوسروں کو فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے رب کی حمد و ثنا اور نبی علیہ السلام پر درود سے ابتداء کرے پھر جو چاہے دعا مانگے۔"

علماء نے فرمایا کہ اس حدیثِ فضالہ میں اس نمازی کو جس نے نبی علیہ السلام پر درود نہیں بھیجا، نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا، اگر درود شریف فرض ہوتا تو آپ ضرور اسے نماز لوٹانے کا حکم دیتے جیسا کہ رکوع و سجود مکمل نہ کرنے والے کے متعلق گزرا ہے کہ سرکار نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ ان لوگوں کی دلیل یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس شخص کو بری نماز پڑھنے والا نہیں بتایا پس اگر درود شریف نماز کے ان فرائض میں سے ہوتا جن کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی تو آپ نے جس طرح اس شخص کو قرأت، رکوع، سجود اور اطمینان سے نماز پڑھنے کی تعلیم دی، اسی طرح آپ درود شریف کی تعلیم بھی دیتے۔

ان (قائلینِ عدم وجوب) کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ فرائض ایسی صحیح اور قطعی دلیل سے ثابت ہوتے ہیں جس کے مقابلہ میں اسی قوت کی صحیح دلیل نہ پائی جائے یا پھر ان لوگوں کا اجماع ہو جن کا اجماع حجت مانا جاتا ہے یہ سب ہے وہ پختہ اور عظیم

Marfat.com

قاعدہ جس سے بڑے بڑے قابلِ وثوق لوگوں نے استدلال کیا ہے۔

قائلینِ وجوب کے دلائل

بہرحال دوسرے حضرات (قائلینِ وجوب) نے ان لوگوں سے نقل اور استدلال دونوں میں اختلاف کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ امام شافعی اور ان کے پیروکاروں کے مسلک کو شاذ اور مخالف اجماع کہنا غلط ہے کیونکہ صحابہ کرام اور بعد کے بزرگوں کی ایک جماعت اس کی قائل ہے جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں کیونکہ درود شریف کو نماز میں واجب مانتے ہیں اور ان کا قول تھا کہ جو کوئی نماز میں نبی علیہ السلام پر درود نہ بھیجے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی ان کا یہ قول علامہ ابن عبدالبر نے تمہید میں ذکر کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے بھی اسے ذکر کیا ہے ان میں سے ایک حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ ہیں، عثمان بن ابی شیبہ وغیرہ نے شریک، عن جابر الجعفی، عن ابی جعفر محمد بن علی، انہوں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ میں جب تک نماز میں محمد صلی اللہ اور انکی آل پر درود نہ بھیجوں اپنی نماز کو مکمل نہیں سمجھتا اور ان میں سے ایک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، حسن بن شبیب العمری نے علی بن میمون انہوں نے خالد بن حسان انہوں نے جعفر بن برقان، انہوں نے عقیدہ بن نافع اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہم سے یہ روایت نقل کی کہ نماز، قرأت، تشہد اور نبی علیہ السلام پر درود بھیجے بغیر نہیں ہوتی اگر ان میں سے کسی کو بھول جاؤ تو سلام کے بعد دو سجدے (سجدۂ سہو) کرو۔

تابعین میں سے (مسلک وجوب کے قائل) ابوجعفر محمد بن علی، الشعبی، مقاتل بن حبان وغیرہ ہیں اور مذاہب مروجہ کے ائمہ میں سے اسحٰق بن راہویہ ہیں، وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص جان بوجھ کر درود شریف نہ پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں اور اگر بھول کر نہیں پڑھا تو امید ہے کہ اس کی معافی ہو جائے گی۔

Marfat.com

میں کہتا ہوں، امام اسحٰق کی اس سلسلہ میں دو روائتیں ہیں جن کو حرب نے اپنے مسائل میں ذکر کیا ہے: باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد کہا، میں نے امام اسحٰق سے پوچھا کہ جب کوئی شخص تشہد پڑھ لے اور نبی علیہ السلام پر درود نہ بھیجے، انہوں نے کہا میں تو کہتا ہوں کہ اس کی نماز جائز اور صحیح ہے لیکن امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک صحیح نہیں، اس کے بعد انہوں نے کہا، میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کرتا ہوں، حرب نے کہا میں نے ابو یعقوب یعنی اسحٰق کو فرماتے سنا، جب کوئی تشہد سے فارغ ہو جائے، امام ہو یا مقتدی، نبی علیہ السلام پر درود بھیجے اس کے بغیر اسے کسی چیز کی اجازت نہیں کیونکہ صحابہ کرام نے عرض کیا تھا کہ ہم نے سلام کو تو جان لیا یعنی تشہد اور اس میں سلام، درود کیسے پڑھیں؟ پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ حضور علیہ السلام نے اس کی کیفیت بتا کر تفسیر کر دی، پس کم از کم درود شریف کی جو صورت تم کو نماز میں کافی ہو وہ تشہد کے بعد کہہ لو، آخری قعدہ میں تشہد اور سرکار پر درود شریف پڑھنا واجب اور مساوی مرتبہ کے حکم میں ان میں سے کسی ایک کو عمداً چھوڑ دینا کسی کے لئے جائز نہیں اگر بھول کر رہ جائے تو ہم کو امید ہے کہ نماز جائز ہو جائے گی، حالانکہ بعض علمائے حجاز نے فرمایا، نبی علیہ السلام پر درود چھوڑ دینا جائز نہیں اگر کسی نے چھوڑ دیا تو نماز از سر نو پڑھے۔ (کلام ختم)

مسلک امام احمد بن حنبل

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی اس مسئلہ میں مختلف روائتیں ہیں، مروزی کی روایت یہ ہے کہ ابو عبداللہ (امام احمد) سے کہا گیا کہ ابن راہویہ کہتے ہیں، اگر کوئی شخص نماز میں نبی علیہ السلام پر درود نہ بھیجے اسکی نماز باطل ہو جاتی ہے تو آپ نے کہا، میں تو اس کی جرأت نہیں کر سکتا اور کبھی فرمایا، یہ قول شاذ ہے، اور مسائل ابی زرعہ دمشقی میں امام احمد کا

Marfat.com

یہ قول لکھا ہے کہ پہلے تو میں اس مسئلہ میں ڈانواں ڈول تھا، پھر مجھے یقین ہو گیا کہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجنا واجب ہے، اس سے ظاہر ہے کہ امام نے عدم وجوب کے اپنے پہلے قول سے رجوع فرما لیا تھا، رہا تمہارا یہ کہنا کہ امام شافعی سے پہلے بزرگوں کا عمل اور عدم وجوب پر اجماع عدم وجوب کی دلیل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو تم نماز میں لوگوں کا جو عمل رہا ہے اس سے استدلال کرو گے یا یہ کہو گے کہ عدم وجوب پر اجماع ہو چکا ہے، اگر لوگوں کے عمل سے دلیل پکڑو تو یہ تمہارے خلاف ہماری سب سے مضبوط دلیل ہے کیونکہ لوگوں کا عمل تو ایک کے بعد دوسرے اور اس کے بعد تیسرے ہوتے تھے، ہر زمانے میں تشہد میں نبی علیہ السلام پر درود پڑھنے پر ہے خواہ امام ہو خواہ مقتدی، خواہ اکیلا، معترض بھی اور متفق بھی، یہاں تک کہ اگر ایک ایک نمازی سے پوچھا جائے کہ تو نے نماز میں نبی کریم علیہ السلام پر درود بھیجا ہے؟ تو وہ اثبات میں ہی جواب دے گا اور یہاں تک کہ اگر کوئی امام نبی علیہ السلام پر درود بھیجے بغیر سلام پھیر دے اور مقتدیوں کو پتہ چل جائے تو وہ اس کی سخت مخالفت کریں گے (بلکہ مرمت کریں گے) اور اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا پس تمام امت کا عمل تمہارے خلاف ہماری مضبوط ترین حجت ہے پس اب تمہارے لئے یہ کہنے کی گنجائش کیسے رہ گئی کہ امام شافعی سے پہلے سلف صالحین کا عمل وجوب کی نفی کرتا ہے؟ اور یہ کہ سلف صالحین نے جھوٹ بولا ہے، ان میں سے کوئی بھی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھتا تھا حالانکہ ایسا کہنا سب سے بڑا جھوٹ ہے اور اگر تمہاری دلیل یہ ہے کہ اہل اجماع نے عدم وجوب کا قول کیا ہے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کو عمل نہیں کہا جاتا دوسری یہ کہ یہ قول اہل اجماع کا نہیں یہ صرف امام حنیفہ، امام مالک اور ان کے ساتھیوں کا مذہب ہے۔ انتہائی بات جو کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے اہل علم کا

Marfat.com

کا مذہب ہے اور اس میں بہت سے صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور ارباب مذاہب کا اختلاف ہے جیسا کہ گزر چکا ہے پس یہ ہیں ابنِ مسعود، ابنِ عمر اور ابو مسعود، الشعبی، مقاتل بن حیان، جعفر بن محمد، اسحٰق بن راہویہ اور امام احمد اپنے آخری قول کی رو سے، یہ سب حضرات تشہد میں نبی علیہ السلام پر درود پڑھنے کو واجب مانتے ہیں، جب ان جیسے ائمہ کا اختلاف ہو گیا تو مسلمانوں کا اجماع کہاں رہا؟ اور سلف صالحین کا عمل کہاں رہا؟ جب کہ یہ حضرات سلف صالحین کے فاضل ترین افراد میں سے ہیں، رضی اللہ عنہم، یہ حال ہے ان لوگوں کا جنہوں نے نہ علماء کے مذاہب کی چھان پھٹک کی اور نہ مقامِ اجماع و نزاع کو سمجھا۔

اب یہ کہنا کہ اس مسئلہ میں بہت سے لوگوں نے امام شافعی کو برا بھلا کہا تو سبحان اللہ! اس مسئلہ میں انہوں نے کیا برا کیا؟ یہ تو ان کے مذہب کی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے، پس کونسی کتاب، کونسی سنت اور کون سے اجماع کی امام شافعی علیہ الرحمہ نے مخالفت کر دی؟ آپ نے تو وہ کچھ فرمایا جو دلائل شرعیہ کا تقاضا ہے اور جس کی صحت پر دلائل قائم ہو چکے ہیں اور جو بلا اختلاف نماز کی تکمیل ہے چاہے واجب کہہ لیجئے چاہے مستحب، پس امام کی رائے میں یہ واجبات میں سے ہے اور دلائل وہ ہیں جن کو ہم انشاء اللہ عنقریب ذکر کریں گے تو نہ تو کسی اجماع کی آپ نے مخالفت کی اور نہ کسی نص کی پھر آخر کس وجہ سے ان کو برا بھلا کہا جاتا ہے، قابلِ مذمت تو وہی ہے جو انکی برائی کرتا ہے اور یہ کہنا کہ یہ ہے تشہد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جس کو امام شافعی نے اختیار کیا ہے اور یہی تشہد ہے جس کی تعلیم ان کو نبی علیہ السلام نے دی تھی الخ تو امام شافعی نے جس نسخے کو اختیار کیا ہے میں نے بھی اس میں یونہی پایا ہے البتہ امام شافعی نے حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی تشہد کو اختیار کیا ہے، ہاں! حضرت عبداللہ بن مسعود

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کی تشہد کو امام ابوحنیفہ اور امام احمد نے اختیار کیا ہے اور امام مالک نے حضرت عمر سے مروی تشہد کو اختیار کیا ہے، خلاصہ یہ کہ ہم اس کا جواب کئی طرح سے دے سکتے ہیں:۔

اوّل یہ کہ اس دلیل کی رو سے ہم بھی وجوب تشہد کا قول کرتے ہیں، لیکن ایک چیز کو واجب ماننے سے دوسری کے وجوب کی نفی تو نہیں ہو جاتی اور یہ تو کسی نے نہیں کہا کہ تعدہ میں جو کچھ واجب ہے وہ سب کا سب صرف تشہد ہے پس اگر تشہد کی تعلیم والی حدیثوں میں درود شریف کا حکم موجود نہیں تو کسی اور دلیل سے بھی درود شریف کا وجوب ثابت ہو سکتا ہے۔

دوم یہ کہ تم لوگ سلام کو واجب مانتے ہو حالانکہ احادیث تشہد میں حضور علیہ السلام نے صحابہ کو سلام کی تعلیم نہیں دی اب اگر تم یہ کہو کہ ہم سلام کو اس حدیث کی بنا پر واجب مانتے ہیں جس میں ارشاد ہے تَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا السَّلَامُ "نماز کی تحریم تکبیر ہے اور تحلیل سلام، تو ہم سے کہا جائے گا کہ ہم بھی نبی علیہ السلام پر درود واجب مانتے ہیں ان دلائل کی بنا پر جو وجوب کا تقاضا کرتے ہیں، اب اگر صرف تشہد کی تعلیم وجوب درود کے خلاف ہے تو یہی دلیل سرکار پر سلام کے وجوب کے بھی خلاف ہوگی اور اگر یہ وجوب سلام کے خلاف نہیں تو وجوب درود کے خلاف بھی نہیں۔

سوم یہ کہ نبی اکرم علیہ السلام نے جس طرح صحابہ کرام کو تشہد کی تعلیم دی اسی طرح اپنے اوپر درود بھیجنے کی بھی تعلیم دی، اب یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ آپ کی تعلیم تشہد تو واجب ہونے کی دلیل بن جائے اور تعلیم درود واجب ہونے کی دلیل نہ بنے، پھر اگر تم یہ کہو کہ جو تشہد سرکار نے صحابہ کرام کو سکھائی تھی وہ نماز والی تشہد تھی اسی لئے اس میں آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی بیٹھے تو

Marfat.com

یہ کہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الخ رہا سرکار پر درود پڑھنے کا طریقہ، تو وہ مطلق ہے (خواہ نماز میں ہو خواہ باہر) تو جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ پھر تو وہ درود شریف جو حضور نے صحابہ کرام کو بتایا تھا، وہ بھی نماز ہی میں تھا۔

اس کی دو وجہیں ہیں، ایک تو وہ حدیث جو محمد بن ابراہیم التیمی سے مروی ہے اور صحابہ کرام کا یہ کہنا کہ جب ہم نماز میں بیٹھیں تو آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ یہ حدیث گزر چکی ہے، دوسری یہ کہ جس درود شریف کے بارے میں صحابہ کرام نے نبی علیہ السلام سے بتانے کی عرض کی تھی وہ اس سلام کی طرح تھا جس کا اظہار انہوں نے حضور کی خدمت میں کیا تھا کیونکہ انہوں نے یہ عرض کیا تھا هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ "آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم سمجھ گئے، صلوٰۃ کیسے بھیجا کریں؟" اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ جس سلام کو وہ سلام سمجھ چکے تھے وہ یہی سلام تھا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پس لازم ٹھہرا کہ جس درود کو اس سلام کے ساتھ ملایا گیا ہے وہ بھی نماز ہی میں ہو اور انشاء اللہ اس کی پوری تقریر آگے آئے گی۔

چہارم: اگر یہ بات مان بھی لی جائے کہ تشہد والی حدیثیں حضور علیہ السلام پر درود کو واجب ملنے کی نفی کر رہی ہیں پھر بھی اس کے وجوب کے دلائل ان پر مقدم ہیں اس لئے کہ عدم وجوب کا دار و مدار اباحتِ اصلیہ پر ہے اور وجوب دلائل سے ثابت ہے اور مثبت منفی پر مقدم ہوتا ہے اور ایسا کیونکر نہ ہو جبکہ دلائل میں کوئی معارض ہی نہیں کیونکہ تعلیم تشہد کی جو روایات اور دلیلیں تم نے پیش کی ہیں ان سے زیادہ سے زیادہ یہی ثابت ہوتا ہے کہ تشہد واجب ہے اور درود شریف کے وجوب سے یہ روایات خاموش ہیں اور بعض روایات کے

Marfat.com

وجوب سے خاموش ہونے اور بعض دوسرے دلائل کا وجوب کو ثابت کرنے میں کوئی تعارض نہیں کجا کہ عدم وجوب کو وجوب پر مقدم مان لیا جائے۔

پنجم: صحابۂ کرام کو تشہد کی تعلیم پہلے دی گئی ہے بلکہ یہ اس وقت دی گئی ہے جب نماز فرض ہوئی تھی لیکن حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنے کی تعلیم اس کے بعد اس وقت دی گئی جب یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ سورۂ احزاب کی ہے اور سورۂ احزاب حضور علیہ السلام کے حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح اور ازواج مطہرات کے واقعۂ تخییر کے بعد نازل ہوئی ہے لہٰذا یہ (حکم درود شریف) فرض تشہد کے بعد کا واقعہ ہے، اب اگر یہ بات مان بھی لی جائے کہ تشہد کا فرض ہونا سرکار پر درود کے واجب ہونے کے منافی ہے تو وجوب درود تو بہرحال بعد کی بات ہے، لہٰذا یہ اس منافات کے لئے ناسخ ہوگا۔

اس صورت میں اور اس سے پہلی صورت میں فرق یہ ہے کہ اس صورت میں وجوب کے دلائل پہلے ماننے لازم ہیں تاکہ وجوب ان پر مترتب ہو اور پہلی صورت میں دلائل وجوب اباحتِ اصلیہ کو ختم کرنے کے لئے تھے (یعنی اباحتِ اصلیہ سے وجوب کی طرف منتقل کرنے کے لئے) تقدم و تاخر سے قطع نظر کرتے ہوئے۔ رہی یہ بات کہ درود شریف کا حکم تشہد کے بعد دیا گیا ہے سو اس کی دلیل صحابۂ کرام کا یہ قول ہے کہ سرکار آپ پر سلام کا طریق تو ہم پہچان چکے، اب آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ وہ سلام جس کا ذکر تشہد کے ساتھ کیا گیا ہے اس کو نماز میں تشہد کے بغیر پڑھنا تو جائز نہیں۔ واللہ اعلم!

ازالۂ وہم اور یہ کہنا کہ جو لوگ درود کو نماز میں فرض نہیں مانتے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے جس میں سرکار نے فرمایا

Marfat.com

"جب تم نے یہ کہہ لیا، تو نماز مکمل کرلی اب اگر کھڑا ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ" یہاں حضور علیہ السلام نے درود کا ذکر نہیں فرمایا تو اس کے کئی جواب ہیں، اول یہ کہ یہ جملہ سرکار نے نہیں فرمایا بلکہ راوی نے اپنا کلام روایت میں درج کر دیا ہے، اس بات کو آئمہ حفاظ نے بیان فرمایا ہے۔

امام دار قطنی نے اپنی کتاب العلل میں فرمایا، اس روایت کو حسن بن الحر نے قاسم بن مخیمرہ سے، انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عجلان اور حسین الجعفی اور زہیر بن معاویہ اور عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان چاروں سے نقل کیا ہے اب ابن عجلان اور حسین الجعفی تو اس کے الفاظ متن پر متفق ہیں لیکن زہیر نے ان دونوں کے کلام کے آخر میں کچھ اضافہ کر کے وہ الفاظ بھی) درج کر دیئے جو زہیر سے بعض راویوں سے سن کر حدیث نبوی میں درج کر دیئے تھے اور وہ زائد الفاظ یہی تھے اِذَا قَضَيْتَ هٰذَا اَوْ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ "جب تم نے یہ مکمل کر لیا تو اپنی نماز مکمل کر لی، اب کھڑا ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ الخ۔ یہی حدیث زہیر سے شبابہ بن سوار نے نقل کی ہے لیکن انہوں نے نبی علیہ السلام کے الفاظ کو الگ ظاہر کیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ کلام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے اسی طرح ابن ثوبان نے حسن بن الحر سے یہ روایت نقل کرتے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کو نبی علیہ السلام کے قول سے الگ ظاہر کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور (امام دار قطنی نے) کتاب السنن میں فرمایا کبھی حدیث زہیر حسن بن الحر سے روایت کیا جاتا ہے، پھر زائد الفاظ ذکر کر کے فرمایا بعض راویوں نے زہیر سے نقل کرتے وقت یہ الفاظ بڑھا دیئے اور انہوں نے کلام نبوی کے ساتھ ملا دیا ہے اور شبابہ نے عبداللہ بن مسعود کے کلام کو نبی علیہ السلام کے الفاظ سے الگ تھلگ کر دیا ہے اور یہ کہا کہ یہی صحیح تر ہے کہ یہ سرکار کے الفاظ نہیں بلکہ اس راوی

Marfat.com

کے اپنے الفاظ ہیں جس نے ادراج کیا ہے اس لئے کہ ابنِ ثوبان نے اس روایت کو حسن بن الحر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور آخر میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول ذکر کیا ہے اور اس لئے بھی کہ حسن بن الحر سے تین حضرات یعنی حسین الجعفی، ابنِ عجلان اور محمد بن ابان جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ بالاتفاق چھوڑ دیئے گئے (صرف زہیر نے ان کا ذکر کیا ہے) حالانکہ حضرت عبداللہ سے جن لوگوں نے علقمہ یا کسی دوسرے راوی کے طریق سے تشہد نقل کی ہے یہ الفاظ بالاتفاق اس میں موجود ہیں (جو کہ ابنِ مسعود کے ہیں) پھر (دار قطنی) نے شبابہ کی روایت ذکر فرمائی اور حضرت ابنِ مسعود کے قول کو قولِ نبوی سے الگ کیا، پھر فرمایا، شبابہ ثقہ راوی ہے۔ حدیث کے آخری حصے کو مکمل نقل کیا اور اسے قولِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرار دیا ہے، قولِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار نہیں دیا۔

خطیب بغدادی کا تبصرہ

اور اسی حدیث کو ابوبکر خطیب نے "الفصل للوصل" میں ذکر کیا اور ان لوگوں کی تائید کی جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ اقدس سے الگ قرار دیتے ہیں اور واضح طور پر کہا کہ یہ زیادتی حضور علیہ السلام کے قولِ اقدس پر اضافہ ہے۔

سوال

اگر یہ سوال کیا جائے کہ تم نے خود حضرت عبداللہ بن مسعود کا مسلک نقل کیا کہ وہ نماز میں نبی علیہ السلام پر درود پڑھنا واجب مانتے ہیں اور یہاں ہم آپ سے اتفاق کر لیتے ہیں کہ یہ الفاظ (اِذَا قَضَيْتَ هٰذَا وَفَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہیں، تو اس صورت میں ان کا یہ قول خود ان کے مسلک کو باطل کر رہا ہے اب اگر یہ الفاظ حدیث کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو پھر نماز میں درود شریف کے واجب نہ ہونے پر

Marfat.com

نص ہوگی اور اگر یہ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کا جزو ہے تو یہ ان کے اس مسلک کو باطل کر دے گا جو تم نے خود نقل کیا ہے، یہ اعتراض بہت مضبوط ہے۔

جواب: اس کے کئی جواب دیئے گئے ہیں، پہلا جواب قاضی ابوالطیب نے دیا ہے کہ اِذَا قُلْتَ هٰذَا کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ الفاظ تم نے کہہ لئے تو نماز مکمل ہونے کے قریب ہوگئی اس کی دلیل یہ ہے کہ ہم سب کا اس پر اتفاق ہے کہ نماز صرف تشہد سے مکمل نہیں ہوتی۔ ویسے یہ جواب کمزور ہے کیونکہ آپ نے فرمایا یہ ہے کہ اب اگر کھڑا ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ اور جو شخص نبی علیہ السلام پر درود کو واجب مانتا ہے اس کے نزدیک بیٹھنے اور کھڑا ہونے میں نمازی کو اختیار نہیں رہتا جب تک کہ وہ درود شریف نہ پڑھ لے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث تشہد کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہے کیونکہ صحابہ کرام نماز میں کہا کرتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ "اللہ پر سلام"، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، اللہ خود سلام ہے، لہذا یوں کہا کرو، آگے آپ نے تشہد کی تعلیم دی، اب آپ کے فرمان اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ کا مطلب یہ ہوگا کہ جب تشہد کے ساتھ دوسرے ارکان مثلاً رکوع، سجود، قرأت، سلام مل گئے تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی، یہ نہیں دیکھتے کہ اس موقع پر سرکار نے سلام کا ذکر نہیں فرمایا حالانکہ یہ بھی نماز کے فرائض میں سے ہے (احناف کے نزدیک نہیں) کیونکہ نبی علیہ السلام نے صحابہ کرام کو یہی سکھایا ہے پس بار بار اس کو دہرانے کی ضرورت نہ تھی، حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی مثال ایسے ہی ہے جیسے سرکار علیہ السلام نے زکوٰۃ کے متعلق فرمایا تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ "زکوٰت امیروں سے لی جائے اور فقیروں پر لوٹا دی جائے"، حالانکہ زکوٰۃ صرف فقیروں کا حق نہیں بلکہ قرآن نے مصارفِ زکوٰۃ کی تعداد آٹھ بیان فرمائی ہے فقراء ان میں سے

Marfat.com

ایک قسم ہیں تو مراد یہی ہوگا کہ فقرار پر اور ان کے ساتھ دوسرے مستحقین پر جن کا ذکر قرآن میں کر دیا گیا ہے زکوٰۃ خرچ کی جائے، علمار نے فرمایا، اس کی مثال وہ حدیث پاک بھی ہے جس میں سرکار نے جلد جلد اور بے احتیاطی سے نماز پڑھنے والے کو فرمایا تھا کہ واپس جا کر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، پھر حضور نے اس صحابی کو وہ کیفیت بتلانے کو فرمایا جو اس سے ترک ہو گیا تھا یا نامکمل ادا ہوا تھا چنانچہ آپ نے فرمایا جب نماز پڑھنے کھڑے ہو تو..... الخ اب اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے تشہد یا سلام کا ذکر نہیں فرمایا حالانکہ اس حدیث کے علاوہ دوسری روایات میں تشہد اور آپ پر سلام بھیجنے کے دلائل موجود ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو تشہد کی تعلیم اسی طرح دی تھی جس طرح آپ ان کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے اور آپ نے ان کو یہ بھی بتا دیا کہ یہ انکی نماز کے اندر ہے اور اس پر بھی الگ دلیل موجود ہے کہ نماز سے نکلنے کے لیے لفظ سلام مقرر ہے، کوئی اور لفظ نہیں، یونہی نبی علیہ السلام پر درود شریف کی دلیل بھی اس حدیث کے علاوہ موجود ہے علمار نے فرمایا، جس طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے تشہد کو فرض ماننے والوں کا استدلال اور مخالفین کا رد جائز ہے جن کا کہنا ہے کہ جب مقدار تشہد بیٹھ گیا تو نماز مکمل ہو جاتی ہے چاہے تشہد نہ پڑھے اور یہ ان لوگوں کا بھی رد ہے جو کہتے ہیں کہ جب کوئی آخری سجدہ سے سر اٹھالے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی، ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں تکمیل نماز کو تشہد کے ساتھ مشروط کیا ہے لیکن جو لوگ درود شریف کو واجب مانتے ہیں، جائز ہے کہ وہ درود شریف کو واجب کرنے والے دلائل سے استدلال کریں اور جو حدیثیں واجب کرنیوالی ہیں انکو منکرین وجوب کے خلاف حجت بنا کر پیش کر دیا جائے۔

Marfat.com

حدیث ابن مسعودؓ سے نفیِ وجوب پر استدلال کرنیوالوں کا رد

پس حدیثِ ابنِ مسعود سے وجوبِ قعدہ اور نفیِ وجوبِ درود کے استدلال کا جواب یہ ہے کہ ہمارا استدلال تمہارے استدلال سے قوی ہے کیونکہ (وجوبِ درود پر) ہمارا استدلال کتاب اللہ (قرآن) سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر زمانے کے مسلمانوں کا عمل ہے اب اگر وجوبِ درود پر یہ استدلال وجوبِ تشہد کے استدلال سے قوی تر نہ ہوا تو کم بھی نہیں، اب اگر فقہائے کرام اس مسئلہ (وجوبِ درود) میں ہم سے اختلاف کریں تو یہ ایسا ہی ہے جیسے فقہاء تم سے وجوبِ تشہد میں اختلاف کرتے ہیں، اب دلیل و حجت کہاں رہی اور کس کے ساتھ اختلاف رہا؟

تیسرا جواب ثالثاً، ہمارا کوئی مخالف اس اثر (ابنِ مسعود) سے ہمارے خلاف دلیل نہیں لا سکتا خواہ یہ اثر مرفوع ہو یا موقوف، کیونکہ دلیل لانے والے سے کہا جائے گا کہ یہ فرمان جب تم نے یہ کہہ لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی" (التشہد) سے خاص ہو گا یا باقی واجبات و فرائض کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا، پہلی صورت تو شرعاً محال و باطل ہے (کیونکہ صرف تشہد سے نماز مکمل نہیں ہو جاتی) دوسری صورت صحیح ہے لیکن یہ دوسرے واجباتِ نماز جن میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے کے خلاف تو نہیں چہ جائیکہ نبی علیہ السلام پر درود شریف کے واجب ہونے کے خلاف ہو، اسی لئے امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک سلام سے نماز مکمل ہوتی ہے اور لفظِ سلام ان کے نزدیک واجب ہے، یونہی اگر تشہد کے لئے بیٹھنا بھول جائے تو نماز نہیں ہوتی، اسی طرح اگر نمازی پر سجدۂ سہو آجائے تو اس کے بغیر نماز مکمل نہ ہو گی حالانکہ ان صورتوں کا اس حدیث میں ذکر نہیں۔

چوتھا جواب: رابعاً امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تشہد فرض نہیں بلکہ

Marfat.com

اگر نمازی بقدرِ تشہد بیٹھ گیا تو نماز مکمل ہوگئی تشہد پڑھے یا نہ پڑھے حالانکہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ تشہد کے بغیر نماز مکمل ہوتی ہی نہیں اب اگر تمہارا استدلال صحیح ہو کہ نماز تو تشہد سے مکمل ہو جاتی ہے لہٰذا اس کے بعد درود شریف واجب نہیں تو یہ خود تمہارے خلاف دلیل قائم ہوگئی کیونکہ تم تشہد کو واجب نہیں مانتے جبکہ اس روایت میں نماز کی تکمیل کو تشہد کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے، اب تو تمہارا یہ کہنا کہ تشہد فرض نہیں باطل ہوگیا اور اگر یہ استدلال غلط ہے تو وجوب کے دلائل سے اس کا معارضہ نہ رہا اور تمہارا یہ کہنا کہ نماز میں نبی علیہ السلام پر درود بھیجنا واجب نہیں باطل ٹھہرا۔ لہٰذا تمہاری بات دونوں صورتوں میں غلط ہوئی۔

ایک اور اعتراض اور اس کا رد

پھر اگر تم یہ کہو کہ ہم اس اعتراض کا اس طرح جواب دے سکتے ہیں کہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم "جب تم نے یہ کہہ لیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی"، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ واجبات اور مستحبات جو بیٹھنے سے پہلے تھے وہ سب مکمل ہوگئے تو تم سے جواباً یہ کہا جائے گا یہ بات تو جو لوگ وجوبِ درود کے منکر ہیں ان کے قول کے مطابق بھی غلط ہے اور جو درود شریف کو واجب مانتے ہیں ان کے قول کے مطابق بھی غلط ہے کیونکہ جو لوگ وجوب درود کی نفی کرتے ہیں وہ اس بات میں تو اختلاف نہیں کرتے کہ نماز کو درود شریف پڑھ کر مکمل کیا جانا مستحب ہے اور بہتر تکمیل وہی ہے جو درود شریف کے ساتھ کی جائے اور جو لوگ درود شریف کو واجب مانتے ہیں وہ یہ کہتے کہ نماز کا وجوب اس وقت تک مکمل نہ ہوگا جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے پس ان دونوں صورتوں میں تمہارا استدلال قطعاً ناممکن ہوا۔

حدیث عبداللہ ابن عمرؓ سے استدلال کا جواب

اور یہ جو کہا ترمذی و ابوداؤد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جو روایت نقل کی ہے اس

Marfat.com

میں ہے "جب سجدہ سے سر اٹھالیا تو نماز مکمل ہوگئی" اس کا جواب کئی طرح سے دیا جاسکتا ہے:۔

اوّل یہ روایت ضعیف ہے چند وجہ سے، پہلی یہ کہ ترمذی نے فرمایا، اس کی اسناد قوی نہیں، اس کے راویوں میں اضطراب ہے، دوسری یہ کہ اس کے راویوں میں عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے جس کو ایک سے زائد ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے، تیسری یہ کہ بکر بن سوادہ نے اس کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے حالانکہ ان سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی پس روایت منقطع ہوئی، چوتھی وجہ ضعف یہ ہے کہ اس کی سند میں اضطراب ہے جیسا کہ ترمذی نے فرمایا (یہ بات شق اوّل میں آچکی ہے) پانچویں یہ کہ اس کے متن میں اضطراب ہے، کبھی تو راوی کہتا ہے "جب نمازی نے سجدہ سے سر اٹھالیا تو اس کی نماز پوری ہوگئی" حالانکہ ترمذی اور ابوداؤد کے الفاظ اور ہیں اور وہ یہ ہیں کہ "جب نمازی آخری قعدہ میں بیٹھا اور سلام پھیرنے سے پہلے دانستہ بے وضو ہوگیا تو اس کی نماز پوری ہوگئی"۔ امام طحاوی نے اس روایت کو اور الفاظ سے نقل کیا ہے کہ "جب امام نے نماز پوری کرلی اور آخری قعدہ بیٹھ گیا، پھر امام یا کسی مقتدی نے سلام سے پہلے وضو توڑ دیا تو اس کی نماز پوری ہوگئی اب لوٹنے کی ضرورت نہیں" یہ معنی پہلے معنی سے مختلف ہے، طحاوی نے فرمایا، کبھی اس روایت کو اور الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے، "جب نمازی نماز کے آخر میں سجدہ سے سر اٹھائے اور تشہد پڑھ لے پھر وضو توڑ دے تو اسکی نماز مکمل ہوگئی" ان تمام روایات کا دارومدار افریقی پر ہے اور ممکن ہے کہ یہ لفظی اختلاف اس کے حافظے کی کمزوری کی وجہ سے ہو، واللہ اعلم۔

حضرت علی کی روایت کا تجزیہ اور حضرت علی کا فرمان کہ جب نمازی مقدار تشہد بیٹھ چکا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی، سو اس

Marfat.com

کا جواب یہ ہے کہ علی بن سعید کہتے ہیں۔ نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے تشہد کو چھوڑ دیا تو انہوں نے فرمایا، دوبارہ نماز پڑھے، میں نے کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی مقدارِ تشہد بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ تو انہوں نے جواب دیا، یہ روایت صحیح نہیں اور نبی علیہ السلام سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو حضرت علی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت کے خلاف ہیں۔

یہ کہنا کہ اعمش نے ابو وائل، انہوں نے عبداللہ سے تشہد کا بیان کیا اور کہا، "پھر نمازی جو کلام پسند کرے کرلے"۔ یہاں بھی درود شریف کا ذکر نہیں کیا، سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس روایت سے زائد جو چیز ثابت ہو رہی ہے وہ یہ کہ اس میں درود شریف کے وجوب کا ذکر نہیں لیکن اس سے ان حدیثوں کا معارضہ تو نہیں ہو سکتا جن سے وجوبِ درود ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اس کی تقریر گزر چکی ہے۔

حدیثِ فضالہ کی توضیح

سوال: حدیثِ فضالہ بن عبید وجوب کی نفی پر دلالت کرتی ہے؟

جواب: حدیثِ فضالہ تو اس مسئلہ میں ہماری دلیل ہے کیونکہ نبی علیہ السلام نے ان کو تشہد میں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے اور آپ کا حکم وجوب کے لئے ہے، آپ کا یہ حکم تو ایسا ہی ہوا جیسے آپ نے تشہد کا حکم دیا، جب آپ کا حکم تشہد اور درود دونوں کو شامل ہے تو پھر دونوں کے درمیان فرق کرنا سینہ زوری۔

سوال: اگر تم کہو کہ ہمارے نزدیک تو تشہد واجب ہی نہیں؟ (لہٰذا معاملہ ختم)

جواب: ہم جواباً کہیں گے کہ یہ حدیث دونوں مسئلوں میں تمہارے خلاف ہماری دلیل ہے اور دلیل کی پیروی لازم ہے۔

Marfat.com

سوال : نبی علیہ السلام نے اس نمازی کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا جس نے درود شریف چھوڑ دیا، اگر درود شریف فرض ہوتا تو آپ اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیتے، ٹھیک اسی طرح جیسے آپ نے اس شخص کو نماز لوٹانے کا حکم دیا تھا جس نے ارکانِ نماز صحیح طور پر ٹھہر ٹھہر کر ادا نہیں کیے تھے؟

جواب : اس کا جواب چند طرح سے دیا جا سکتا ہے۔ اوّل اس نمازی کو درود شریف واجب ہونے کا علم نہ تھا لہٰذا اس نے غیر ضروری سمجھ کر درود شریف چھوڑ دیا تھا، اب حضور علیہ السلام نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم تو نہ دیا لیکن آئندہ نماز میں درود شریف پڑھنے کا حکم دے دیا، اب سرکار کا اس شخص کو آئندہ نماز میں درود شریف پڑھنے کا حکم دینا اس کے واجب ہونے کی دلیل ہے اور پڑھی ہوئی نماز کو لوٹانے کا حکم نہ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے وجوب کا علم نہ رکھنے والے آدمی کو معذور رکھا، آپ کا یہ طرزِ عمل ٹھیک اسی طرح تھا جیسے آپ نے جلدی جلدی نماز پڑھنے والے شخص کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم تو دیدیا لیکن اسکو پہلے پڑھی گئی نمازوں کے لوٹانے کا حکم نہ دیا حالانکہ آپ نے اسکو یہ بتا دیا تھا کہ صحیح نماز صرف اسی طرح پڑھی جا سکتی ہے، یہاں بھی اس کو جہالت کی وجہ سے معذور قرار دیا۔

سوال : ابھی تو تم کہتے تھے کہ نبی علیہ السلام نے اس شخص کو بنا بر جہالت کے معذور قرار نہیں دیا بلکہ اپ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا اور ابھی کہہ رہے ہو کہ سرکار نے اس کو معذور قرار دیا؟

جواب : وقت باقی تھا اور اس شخص کو نماز کے ارکان بھی معلوم ہو گئے لہٰذا اس پر عمل کرنا واجب ہو گیا۔

سوال : اگر درود شریف فرض تھا تو جیسے حضور علیہ السلام نے نامکمل ادا

Marfat.com

کرنے والے کو نماز نہ لوٹانے کا حکم دیا تھا، درود شریف چھوڑنے والے کو نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم کیوں نہ دیا؟

جواب : نبی علیہ السلام کا اس شخص کو درود شریف پڑھنے کا حکم دینا واجب ہونے کی محکم و مضبوط دلیل ہے، ہوسکتا ہے کہ اس شخص نے جب نبی علیہ السلام سے درود شریف پڑھنے کا حکم سنا تو اس نے بغیر مزید حکم دیئے نماز لوٹا لی ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ نفل نماز ہو جس کا لوٹانا کچھ ضروری نہ تھا، علاوہ بریں اور بھی احتمالات ہیں، لہٰذا ہم اسے شبہات و احتمالاتِ رقیقہ کی بنا پر ظاہری امر کی دلیلِ محکم کو نہیں چھوڑ سکتے۔ واللہ اعلم!

پس فضالہ کی روایت کردہ حدیث یا تو ہر دو اقوال (وجوب و عدم وجوب) پر برابر برابر دلالت کرے گی، اس صورت میں دلیل نہ رہی یا ہمارے قول کی تائید و ترجیح کرے گی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، بہرحال اس صورت میں بھی تمہاری دلیل نہ رہی پس دونوں صورتوں میں اس روایت سے تمہارا استدلال ختم ہوا۔

سوال : جس شخص کی نماز میں خرابی رہ گئی تھی اور سرکار نے اسے بار بار لوٹانے کا حکم دیا تھا آپ نے اس کو درود شریف پڑھنے کی تعلیم و تلقین نہیں فرمائی تھی، اگر درود شریف نماز میں فرض ہوتا تو حضور اس کی تعلیم بھی دیتے؟

جواب : اس کے چند جواب ہیں۔ اوّل یہ کہ اس حدیث کو متاخرین نے ہر اس چیز کی دلیل بنایا ہے جس کو وہ نماز میں واجب نہیں مانتے اور اس کو گنجائش سے زیادہ ہی وسعت دیدی ہے اور جن جن چیزوں کے واجب ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے اس کے وجوب کے خلاف بڑی مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے پس جس نے فاتحہ کے وجوب کا انکار کیا اس نے بھی اسی حدیث کو دلیل بنایا اور جس نے تشہد کے وجوب کا انکار کیا اس نے بھی اسی کو دلیل بنایا اور

Marfat.com

جس نے وجوبِ سلام کی نفی کی اس نے بھی اسی سے استدلال کیا اور جس نے نبی علیہ السلام پر درود کے واجب ہونے کا انکار کیا اس نے بھی اسی کو دلیل ٹھہرایا اور جس نے رکوع و سجود کی تسبیح و ذکر و تعدیلِ ارکان کے وجوب کی نفی کی اس نے بھی اسی کو حجت بنایا اور جس نے تکبیراتِ انتقال کے وجوب کی نفی کی اس نے بھی اسی کو دلیل بنایا حالانکہ یہ تمام استدلالات کمزور، اور ڈھیلے ڈھالے ہیں ورنہ تحقیق و تدقیق سے دیکھا جائے تو یہ روایت ان میں سے کسی کے وجوب کی نفی نہیں کرتی، انتہائی بات جو کہی جاسکتی ہے وہ یہ کہ حدیث وجوب اور عدمِ وجوب دونوں سے خاموش ہے پس درود شریف کا دیگر دلائل سے واجب ہونا اس کے خلاف نہیں۔

سوال : نبی علیہ السلام کا کسی بات کا حکم دینے سے خاموش رہنا اس کے عدم وجوب کی دلیل ہے کیونکہ یہ بیان کا موقع تھا اور بوقتِ ضرورت بیان میں تاخیر بالاتفاق جائز نہیں۔

جواب : اس قسم کا استدلال تو کسی کے لئے ممکن نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ یوں کہے نہ تشہد واجب ہے، نہ قعدہ، نہ سلام، نہ نیت، نہ فاتحہ پڑھنا اور نہ کوئی اور شے جس کا اس حدیث میں ذکر نہیں آیا، مزید اضافہ کیجئے کہ نہ قبلہ رخ کھڑا ضروری ہے نہ وقت پر نماز پڑھنا، کیونکہ اس حدیث میں ان کا حکم بھی موجود نہیں، حالانکہ ایسی بات کوئی نہ کہے گا۔

سوال : نبی علیہ السلام نے صحابی کو صرف وہ بات بتائی جس سے اس نے غلطی کی تھی، باقی کسی چیز میں اس نے غلطی نہ کی، لہٰذا آپ بھی خاموش رہے۔

جواب : اوّلاً تمام اختلافی امور میں اور اس حدیث کی بنا پر جن چیزوں کے وجوب کی تم نے نفی کی ہماری طرف سے بھی اسی جواب کو کافی سمجھو۔ ثانیاً نبیِ

Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے جن جن اجزاء کا حکم دیا ہے بظاہر یہی ان کے واجب ہونے کی دلیل ہے اور جس صحابی نے جلد جلد نماز ادا کی تھی اس کو درود شریف کا حکم نہ دینے میں کئی وجوہات کا احتمال ہے، ایک یہ کہ اس شخص نے درود شریف میں غلطی نہ کی بلکہ تعدیلِ ارکان میں غلطی کا ارتکاب کیا، دوم یہ کہ اس وقت تک درود شریف واجب نہ ہوا تھا، بعد کو ہوا، سوم یہ کہ نبی علیہ السلام نے خاص خاص اہمیت کی باتیں اس کو بتائیں اور صرف وہ امور بتائے جن کو آپ نے اس کی نماز میں ناقص دیکھا، چہارم یہ کہ اس ایک کو ٹوکنے سے مراد تمام صحابہ کو تعلیم دینا مقصود تھا کہ سرکار اکثر اوقات روئے سخن کسی طرف کرتے اور مقصود دوسروں کو سمجھانا ہوتا تھا اور یہ تو صحابہ کرام کے نزدیک طے تھا کہ حضور نے انکو اس بات کی اجازت دے رکھی ہے کہ جاہل کو تعلیم دیں، گمراہ کو ہدایت کریں اور اس میں کیا خرابی ہے کہ کچھ باتیں اس کو آپ نے خود بتائیں اور بعض باتیں آپ کے صحابہ نے بتا دیں، جب یہ تمام احتمالات ہو سکتے ہیں تو ایسی مجمل مشتبہ روایت نہ دلائلِ وجوب کا معارضہ کر سکتی ہے اور نہ دوسرے واجباتِ نماز کا کجا کہ اس کو ان دلائل پر فوقیت دی جائے، صریح اور محکم دلیل کو مشتبہ و مجمل پر فوقیت دینا واجب ہے۔ واللہ اعلم!

اعتراض : فرائض ایسی صحیح دلیل سے ثابت ہوتے ہیں جن کے مقابلہ میں اسی قوت کی کوئی دوسری دلیل نہ ہو اور یا پھر اجماعِ امت سے۔

جواب : اب نماز میں درود شریف کے واجب ہونے کے دلائل سنیے۔

وجوبِ درود کے دلائل

اس دعوے پر ہمارے پاس کئی دلائل ہیں:۔

پہلی دلیل | اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

Marfat.com

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا "بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے
اس غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم
بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام" وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
مسلمانوں کو نبی علیہ السلام پر درود وسلام کا حکم دیا ہے اور اس کا مطلق امر وجوب
پر دلالت کرتا ہے جب تک خلافِ وجوب پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور یہ بات طے
شدہ ہے کہ صحابۂ کرام نے حضور اکرم سے اسی درود شریف کے بارے میں
پوچھا تھا جس کا حکم دیا گیا ہے جس کے جواب میں سرکار نے فرمایا قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ "کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ الخ" اور یہ بھی طے شدہ بات ہے کہ جس سلام
کا انہوں نے کہا تھا کہ ہم کو معلوم ہے وہ وہی سلام ہے جو تشہد میں پڑھا جاتا ہے
لہٰذا دونوں باتوں کا موقع ومحل ایک ہی ہے جو اس حقیقت کو واضح کرتا ہے
کہ حضور علیہ السلام نے صحابۂ کرام کو تشہد کی تعلیم بھی دی اور حکم بھی اور اسی میں سرکار
پر سلام کی تعلیم بھی تھی، اب صحابۂ کرام نے سرکار سے درود شریف کے بارے
میں پوچھا تو آپ نے درود کو سلام سے تشبیہ دی۔ اس سے واضح ہوا کہ اس حدیث
میں جس درود وسلام کا ذکر کیا گیا ہے وہ وہی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے
اس کی مزید توضیح اس سے بھی ہو جاتی ہے کہ اگر اس درود وسلام سے مراد
وہ درود وسلام ہوتا جو نماز سے باہر آپ پر بھیجا جاتا ہے، نہ وہ جو نماز میں بھیجا
جاتا ہے تو پھر جو مسلمان آپ کو سلام کرتا وہ اس طرح کرتا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ صحابۂ کرام حضور کی خدمت
میں جو سلام عرض کرتے تھے اس میں انہی الفاظ کی قید نہ تھی بلکہ کوئی آنے والا یوں
کہتا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اور کوئی کہتا اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور بسا اوقات

Marfat.com

یوں کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وغیرہ۔ اور صحابۂ کرام ابتدائے سے حضور کی خدمت میں اسلامی سلام عرض کرتے آئے تھے اور اب جو سلام انہوں نے سرکار سے سیکھا تھا، یہ کوئی اس کے علاوہ ہی ہو سکتا ہے، پس یہ سلام وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی مزید وضاحت ابن اسحٰق کی حدیث سے ہو جاتی ہے کَیْفَ نُصَلِّیْ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا فِیْ صَلٰوتِنَا "جب ہم نماز میں آپ پر درود بھیجیں تو کس طرح بھیجیں؟ اس حدیث کو ائمہ حفاظ کی ایک جماعت نے صحیح قرار دیا ہے جن میں ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم، دار قطنی اور بیہقی شامل ہیں، اس روایت پر جرح اور اس کا جواب گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔

جب یہ بات طے ہو گئی کہ جس درود کی کیفیت پوچھی گئی تھی وہ وہی تھا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور یہ سوال جواب اس درود و سلام کے بارے میں تھا جس کا حکم قرآن کریم میں دیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ درود و سلام واجب ہے اس کے ساتھ نبی علیہ السلام کا حکم بھی ملا لیجئے، شاید اس صورت کی طرف امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے یہ فرما کر اشارہ کیا ہے: کُنْتُ اَتَهَیَّبُ ذٰلِكَ ثُمَّ تَبَیَّنْتُ فَاِذَا هِیَ وَاجِبَةٌ "میں اس مسئلہ میں متردد تھا، پھر میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ درود شریف واجب ہے"۔ امام کا یہ کلام گزر چکا ہے۔

اس استدلال پر کئی سوالات ہیں:۔

اس استدلال پر سوالات

پہلا سوال: علامہ حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ حضور نے جو یہ فرمایا کہ سلام تو وہی ہے جو تمہیں معلوم ہے" اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ اس سے مراد وہ سلام ہو جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اس سے مراد درود ہو۔

دوسرا سوال: یہ ہے کہ تمہارا استدلال یہ ہے کہ نماز میں چونکہ سلام اور

Marfat.com

درود تقریباً ملا دیے گئے ہیں اور سلام تو واجب ہے، لہٰذا جو اس سے ملا ہوا ہے درود، وہ بھی واجب ہونا چاہیئے حالانکہ یہ دلیل بہت کمزور ہے۔

تیسرا سوال یہ کہ ہم نے سلام کو واجب مانیں، نہ درود کو جب کہ تمہارا استدلال یہ تھا کہ اگر سلام واجب ہے تو درود بھی واجب ہونا چاہیئے۔

ان سوالوں کے جوابات

پہلا سوال تو بالکل بے تکا ہے، اس کا رد تو خود حدیث کے الفاظ کر رہے ہیں اوّل یہ کہ صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو چکا، اب آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ یہ الفاظ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں امام بخاری نے نقل کئے ہیں۔ دوم: نیز صحابہ کرام نے نبی علیہ السلام سے جس درود و سلام کی کیفیت پوچھی تھی وہی درود و سلام تھا جس کا آیت کریمہ میں حکم دیا گیا ہے نہ کہ اس سلام کی کیفیت جو نماز میں آتا ہے۔

دوسرا سوال بھی وہی شخص کر سکتا ہے جس نے تقریر استدلال کو نہ سمجھا ہو، ہم نے یہ استدلال نہیں کیا کہ درود و سلام چونکہ باہم ملے ہوئے ہیں لہٰذا اگر ایک واجب ہو سکتا ہے تو پڑوس کی وجہ سے دوسرا بھی واجب ہونا چاہیئے، ہمارا استدلال تو یہ ہے کہ ان دونوں باتوں (درود و سلام) کا حکم قرآن میں آیا ہے لہٰذا دونوں واجب ہیں اور ہم نے یہ بیان کیا ہے کہ جس درود کی تعلیم کا صحابہ کرام نے نبی اکرم علیہ السلام سے سوال کیا تھا وہ نماز میں پڑھا جانے والا درود تھا۔

رہا تیسرا سوال، سو انتہائی لچر ہے کیونکہ اس میں کتاب و سنت کو پیش نظر نہیں رکھا گیا، بخلاف اس کے تمہارے مخالف کتاب و سنت سے استدلال کر رہے ہیں اب صحیح اور پختہ دلیل کا معارضہ ایسی کمزور باتوں سے تو نہیں ہو سکتا، اہل علم کا یہ وطیرہ نہیں کیونکہ اقوال مخالفانہ کا رد صرف دلائل سے ممکن ہے، اب اس سلسلہ میں اعتراضات

Marfat.com

وجوابات گزر چکے ہیں، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ مجتہدین کے اقوال سے دلائلِ قطعیہ پر معارضہ قائم کیا جائے، دلائل کو باطل کر دیا جائے اور اقوالِ مجتہدین کو مقدم رکھا جائے، پھر حدیثِ رسول دونوں مسائل میں تمہارے خلاف ہماری حجت ہے کیونکہ یہ نبی علیہ السلام پر درود و سلام دونوں کو واجب قرار دیتی ہے لہذا اسی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔

وجوب کی دوسری دلیل

یہ ہے کہ نبی علیہ السلام تشہد میں درود و سلام پڑھا کرتے تھے اور آنحضرت نے ہم کو حکم دیا کہ ہم آپ کی طرح نماز پڑھیں اور یہ دلیل ہے کہ نماز میں بجز ان امور کے جن کے عدمِ وجوب پر دلیل موجود ہے جو کچھ آپ نے کیا واجب ہے۔ پس یہ دو مقدمے ہیں۔

پہلے مقدمے کا بیان یہ ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں یہ روایت نقل کی ہے: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

نبی علیہ السلام درود میں یوں کہا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ اس روایت میں اگرچہ ابراہیم بن ابی یحییٰ موجود ہے (جس کو کچھ ائمہ نے مجروح قرار دیا ہے) تاہم ایک جماعت نے اس کو ثقہ بھی کہا ہے جن میں امام شافعی، ابن الاصبہانی، ابنِ عدی اور ابنِ عقدہ شامل ہیں، کچھ حضرات نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

دوسرے مقدمے کا بیان یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے: اَتَيْنَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَنَحْنُ

Marfat.com

صِبْيَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَاقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَظَنَّ اَنَّا اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِنَا وَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِيْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيْقًا رَحِيْمًا فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

"ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم سب ہم عمر لڑکے تھے، ہم آپ کے پاس بیس دن رہے پھر آپ کو خیال ہوا کہ ہم کو گھر والے یاد آئے ہوں گے، آپ نے ہم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جن کو ہم چھوڑ آئے تھے، ہم نے آپ کی خدمت میں سب کچھ بیان کر دیا، سرکار نرم دل اور مہربان تھے، فرمایا، اپنے گھر والوں کی طرف جاؤ پس انکو تعلیم دو اور انکو (عمل پیرا ہونے کا) حکم دو اور جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھ رہے ہو اسی طرح نماز پڑھنا، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک اذان دے اور جو بڑا ہو، وہ تمہاری امامت کروائے۔"

اس استدلال پر جو سوالات و اعتراضات کئے گئے ہیں وہ اس کے علاوہ اپنے موقع پر ذکر ہوں گے۔

وجوبِ درود کی تیسری دلیل

وجوبِ درود پر تیسری دلیل فضالہ بن عبید سے مروی یہ حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یا کسی دوسرے صاحب سے فرمایا:-

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجا لائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے ابتدا کرے، پھر جو چاہے دعا مانگے۔"

Marfat.com

یہ حدیث گزر چکی ہے اس کو امام احمد اور سیرت نگاروں نے روایت کیا اور اس کو ابن خزیمہ ابن حبان اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

اس حدیث پر اعتراضات

اس حدیث پر کئی طرح سے اعتراض کیا گیا ہے ایک یہ کہ نبی علیہ السلام نے اس نمازی کو درود ترک کرنے پر نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا اس کا جواب پہلے آچکا ہے۔ دوم یہ کہ یہ دعا پڑھنے کے بعد کی دعا ہے نہ کہ نماز کے اندر کی، اس پر دلیل رشدین کی وہ روایت ہے جسے امام ترمذی نے جامع ترمذی میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک شخص نے نماز پڑھی اور کہا الٰہی! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! جب تو نماز پڑھ کر بیٹھ جائے تو اللہ کی ایسی حمد بیان کر جس کا وہ مستحق ہے اور مجھ پر درود بھیج، پھر اللہ سے دعا مانگ!

اس کے کئی جوابات ہیں

اول یہ کہ رشدین کو امام ابوزرعہ وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے لہذا تنہا اس کی روایت دلیل نہیں بن سکتی کجا اس جگہ کہ اپنے سے ثقہ راویوں کی روایات کی مخالفت کر رہا ہے کیونکہ باقی جتنے راویوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے ان الفاظ میں نقل کیا ہے سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِي صَلَاتِهٖ "نبی علیہ السلام نے ایک شخص کو نماز میں یہ دعا مانگتے سنا"

دوم یہ کہ رشدین نے اپنی روایت میں یہ نہیں کہا کہ اس دعا مانگنے والے نے اپنی نماز پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگی نہ اس مفہوم کا کوئی لفظ ہے بلکہ الفاظ یہ ہیں فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اور یہ اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ اس نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہا اور خود حدیث پاک اس پر دلیل ہے کیونکہ

Marfat.com

سرکار نے فرمایا، جب تم میں کوئی نماز پڑھے فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ اور معلوم ہے کہ اس سے مراد یہ نہیں کہ نماز پڑھنے کے بعد اللہ کی تعریف کرے بلکہ مراد یہی ہے کہ اس سے نماز کی ابتداء کی جائے خصوصاً جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعائیں نماز کے بعد نہیں، نماز کے اندر ہوتی ہیں جیسے حضرت ابوہریرہ، حضرت علی، ابوموسیٰ حضرت عائشہ صدیقہ، ابن عباس، حذیفہ اور عمار رضی اللہ عنہم کی مروی حدیثوں میں آیا ہے، ان میں سے کسی نے بھی نہیں فرمایا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم (نماز والی) دعائیں نماز کے بعد مانگا کرتے تھے اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکار سے نماز کے اندر مانگی جانے والی دعا پوچھی تو حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نماز سے باہر یہ دعا مانگا کرتا ہوں اور آپ نے اس دعا مانگنے والے سے بھی یہ نہیں فرمایا کہ نماز سے سلام پھیر کر یہ دعا مانگنا، خصوصاً جب کہ اس وقت نمازی یکسوئی کے ساتھ اپنے رب سے عرض معروض کرتا ہے تو اس کی اپنے رب سے اس حال میں دعا مانگنا اس صورت سے بہتر ہے جب وہ سلام پھیر کر اور مناجات سے فارغ ہو کر دعا کرے۔

سوم: سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا کرے جو اس کے شایان شان ہو اس سے مراد بیٹھ کر تشہد پڑھنا ہے، اس لئے فرمایا، جب نماز پڑھو اور بیٹھو یعنی تشہد میں اس کو اللہ کی حمد و ثنا اور اس کے رسول پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔

تیسرا اعتراض جس شخص کو حضور نے درود پڑھنے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد دعا مانگنے کا حکم دیا تھا اس میں کوئی تعیین نہ تھا کہ تشہد میں تم نے اس کو تشہد کے بعد کیسے کہہ دیا؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ نماز میں آخری تشہد کے علاوہ کوئی ایسا موقع

Marfat.com

ومحل نہیں جس میں اللہ تعالےٰ کی ثناء، پھر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور پھر دعا مانگی جائے، یا الاتفاق نہ تو یہ سب چیزیں قیام میں جائز ہیں، نہ رکوع و سجود میں۔ پس معلوم ہوا کہ اس سے مراد نماز کے آخر میں تشہد میں بیٹھ کر پڑھنا ہے

چوتھا اعتراض اس حدیث میں سرکار نے درود کے بعد دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور دعا مانگنا تو واجب نہیں، لہٰذا درود بھی واجب نہیں۔

جواب : اس کے کئی جوابات ہیں، اوّل یہ محال نہیں کہ آپ دو چیزوں کا حکم دیں، ایک کے عدم وجوب پر کوئی دلیل قائم ہو جائے اور دوسری بدستور واجب رہے۔ دوم یہ کہ جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً حمد و ثناء، یہ دعا سے پہلے واجب ہے اسی کو تشہد کہتے ہیں، اسی کا نبی علیہ السلام نے حکم دیا ہے اور اسی کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ سرکار نے ان پر فرض فرمایا اور اس کے ہمراہ دعا کا حکم کرنا اس کے وجوب کو ساقط نہیں کرتا یہی حال ہے نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھنے کا۔ سوم تمہارا یہ کہنا کہ دعا واجب نہیں، بالکل باطل ہے، کیونکہ کچھ دعائیں واجب ہیں مثلاً گناہوں سے توبہ و استغفار کی دعا، ہدایت کی دعا، عفو و عافیت کی دعا وغیرہ۔ اور نبی علیہ السلام سے یہ حدیث مروی ہے کہ آپ نے فرمایا، جو شخص اللہ سے سوال نہ کرے اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے، اور معلوم ہے کہ غضب یا ترکِ واجب پر ہوتا ہے یا حرام کرنے پر۔

پانچواں اعتراض اگر نبی علیہ السلام ہر نماز میں درود فرض ہوتا تو اس کا بیان یہاں تک مؤخر نہ ہوتا کہ حضور نے ایک شخص کو جب دیکھا کہ وہ درود نہیں پڑھ رہا تو آپ نے اس کو پڑھنے کا حکم دے دیا بلکہ اس کے فرض ہونے کا علم اس حدیث سے پہلے ہوتا۔

Marfat.com

جواب: ہم نے یہ تو نہیں کہا کہ امت پر درود بھیجنا صرف اس حدیث سے واجب ہوا ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ اس نمازی نے درود نہ پڑھا تو سرکار نے اس کو اس فریضہ کی ادائیگی کا حکم دیا جس کا وجوب آپ کی شریعت میں پہلے سے معلوم و ثابت تھا، اس کی مثال نماز میں سستی کرنے والے کی سی ہے کہ رکوع سجود اور طمانیت کا اُمت پر واجب ہونا اس حدیث سے حاصل نہیں اور نبی علیہ السلام کا اس مسئلہ کو بیان کرنا اس اعرابی کی نماز تک موخر نہ تھا بلکہ حضور علیہ السلام نے اس کو وہی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا جس کا طریقہ اس سے پہلے آپ امت کے لئے مقرر کر چکے تھے۔

چھٹا اعتراض ابو داؤد اور ترمذی نے اس حدیثِ فضالہ میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضالہ یا کسی اور سے فرمایا، "یا کسی اور سے، اگر درود شریف ہر مکلف پر واجب ہوتا تو یا کسی اور سے فرمایا" کا کیا مطلب؟ (پھر تو یہ حکم عام ہوتا)

جواب: یہ اعتراض کئی وجوہات سے غلط ہے، اولاً اس لئے کہ صحیح روایت جس کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے نقل کیا ہے اس میں یہ الفاظ ہیں فَقَالَ لَہٗ وَلِغَیْرِہٖ کہ حضور نے اس سے اور دوسروں سے فرمایا "کہذا "یا کسی اور سے" لفظ نہیں بلکہ "اس سے اور کسی دوسرے سے" فرمایا کا لفظ ہے انہی الفاظ میں اس کو امام احمد، دار قطنی اور بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہے، ثانیاً اس لئے کہ لفظ اَوْ یا یہاں اختیار کے لئے نہیں کہ یا اس سے یا کسی دوسرے سے فرمایا بلکہ لفظ اَوْ یہاں تقسیم کے لئے ہے، مطلب یہ کہ جو کوئی نماز پڑھے، اس کو یہ کہنا چاہیے خواہ یہ شخص پڑھے خواہ کوئی اور، جیسے قرآن مجید میں آتا ہے وَلَا تُطِعْ مِنْہُمْ اٰثِمًا اَوْ کَفُوْرًا یہاں اَوْ کا لفظ اختیار کرنے کے

Marfat.com

لئے نہیں آیا کہ ایک کی اطاعت کر لیجئے اور دوسرے کی نہ کیجئے بلکہ مطلب یہ ہے کہ گناہگار ہو خواہ ناشکرا، ایک کی بھی نہ مانیئے۔" اس طرح حدیث کا مطلب یہ ہو گا کہ سرکار نے خواہ نمازی ہو، خواہ کوئی اور ہر ایک سے یہی فرمایا۔ ثالثاً حدیث صریحاً عام ہے کیونکہ سرکار فرماتے ہیں "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ کی حمد و ثنا سے ابتدا کرے، اس کو یاد کر لیجئے۔ رابعاً، نسائی اور ابن خزیمہ کی روایت میں ہے عَلَّمَهُمُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو یہ سکھایا تھا" اور یہ عام ہے۔

وجوبِ درود کی چوتھی دلیل

وجوبِ درود کی چوتھی دلیل تین حدیثیں ہیں تینوں ضعیف ہیں کہ ایک ایک کر کے ان کو حجت کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا لیکن تینوں جمع ہو کر ایک دوسری کو قوی کر دیتی ہیں پہلی حدیث کو دار قطنی نے اس سند کے ساتھ بیان کیا ہے عمر بن سمر عن جابر الجعفی عن ابن بریدہ عن ابیہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُرَيْدَةُ إِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَتْرُكَنَّ فِي صَلَاتِكَ التَّشَهُّدَ وَالصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَكٰوةُ الصَّلٰوةِ وَسَلِّمْ عَلٰى أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَسَلِّمْ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بریدہ! جب نماز پڑھے تو اپنی نماز میں تشہد پڑھنا اور مجھ پر درود بھیجنا کبھی نہ چھوڑنا کہ... یہ نماز کی صفائی ستھرائی (زکات) ہے اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور نیکوکار بندوں پر سلام بھیجنا۔"

دوسری حدیث بھی دار قطنی نے ہی اس سند کے ساتھ نقل کی ہے عمرو بن سمر عن جابر قال قال الشعبی سمعت مسروق بن الاجدع عن عائشة رضی اللہ عنہا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً إِلَّا بِطُهُوْرٍ وَبِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ۔

Marfat.com

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے نبی علیہ السلام کو فرماتے سنا، اللہ تعالےٰ وضو اور مجھ پر درود بھیجے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔"

لیکن عمر بن سمرہ اور جابر کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جاتا، ویسے جابر عمرو سے نسبتاً بہتر ہے، تیسری حدیث کو بھی دار قطنی نے ہی اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے، عبدالمہیمن، ابن عیاش بن سہل بن سعد عن ابیہ عن جدہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلٰی نَبِیِّہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے نبی پر درود نہ بھیجے اس کی کوئی نماز نہیں۔"

اس طبرانی نے ابی بن عباش عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت کیا ہے عبدالمہیمن قابلِ اعتبار راوی نہیں اور اس کا بھائی ابی اگرچہ ثقہ ہے امام بخاری نے اس سے روایت و استدلال کیا ہے لیکن اس سلسلہ میں (ابی سے نہیں) عبدالمہیمن سے حدیث مروی ہے۔ طبرانی نے اس حدیث کو دونوں طریق سے روایت کیا ہے لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

وجوبِ درود کی پانچویں دلیل

(نماز) میں درود کا وجوب ابن مسعود، ابن عمر، ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا لیکن یہ کسی صحابی سے منقول نہیں کہ اس نے کہا ہو، درود شریف واجب نہیں اور قول صحابی کی جب تک مخالفت نہ کی جائے حجت ہوتا ہے خصوصاً اہلِ مدینہ (مالکیہ) اور اہلِ عراق (حنفیہ) کے اصول پر

Marfat.com

وجوبِ درود کی چھٹی دلیل

حضور علیہ السلام کے زمانۂ اقدس سے لے کر آج تک لوگوں کا اسی پر عمل ہے، اگر سرکار پر درود واجب نہ ہوتا تو تمام دنیا میں اور ہر زمانے میں لوگوں کا نماز میں درود پڑھنے پر اتفاق نہ ہوتا اور وہ نماز میں ترکِ درود سے کوئی خرابی نہ مانتے، مقاتل بن حیان نے اپنی تفسیر میں فرمانِ باری تعالیٰ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ (وہ جو نماز قائم کریں) کے تحت نماز قائم کرنے کا مطلب یہ لکھا ہے کہ نماز کی محافظت کریں اوقات کی پابندی کریں، نماز میں قیام، رکوع، سجود، تشہد ادا کریں اور آخری تشہد میں نبی علیہ السلام پر درود بھیجیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا، لوگ علم تفسیر میں مقاتل کے عیال ہیں، علماء نے فرمایا، نماز میں نبی علیہ السلام پر درود بھیجنا نماز کی تکمیل ہے جس کا قرآن میں حکم دیا گیا ہے، لہٰذا واجب ہوا۔ ان حضرات (درود کو واجب ماننے والوں) نے کچھ عقلی اور قیاسی دلائل بھی اپنے مدّعا پر پیش کئے ہیں جن کو یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، فرماتا پھر ہم اپنے مخالفین سے کہتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک نماز میں ان دلائل کے بغیر ہی کچھ واجبات مانے بیٹھے ہیں، یہ ہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ جو وتر واجب مانتے ہیں حالانکہ وجوبِ وتر کے دلائل نبی علیہ السلام پر وجوبِ درود کے دلائل کا کب مقابلہ کر سکتے ہیں؟ اور (یہی امام صاحب) ایک حدیثِ مرسل کو لے کر جو مسئلہ وجوبِ درود میں ہمارے دلائل کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے، نماز میں قہقہہ لگانے والوں پر وضو دوبارہ کرنا واجب قرار دیتے ہیں اسی طرح قے، نکسیر اور سنگھی لگوانے وغیرہ پر وضو کرنا واجب مانتے ہیں جب کہ ان مسائل پر ان کے دلائل درود کے وجوب پر قائم کئے گئے ہمارے دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے، اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز میں کچھ امور ایسے ہیں جو فرض اور مستحب کے درمیان ہیں فرض نہیں لیکن فضیلت کے

Marfat.com

لحاظ سے فرض و مستحب، سے بڑھ کر ہیں، اصحاب مالک ان امور کو سنن کہتے ہیں جیسے فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورۃ ملانا، تکبیراتِ انتقال، پہلا جلسہ، نماز میں بلند یا پست آواز میں قرأت کرنا اور ان امور کے ترک پر سجدۂ سہو واجب مانتے ہیں اس تفصیل کے مطابق جو انکی کتابوں میں مذکور ہے اور امام احمد رحمہ اللہ ان امور کو واجب کہتے ہیں اور بھولے سے رہ جائیں تو سجدۂ سہو واجب قرار دیتے ہیں اب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود واجب ماننے کے دلائل، ان میں اکثر سے اگر قوی تر نہیں تو کم بھی نہیں، بہرحال یہ تھے اس مسئلہ (وجوب، و عدم وجوب) پر فریقین کے دلائل، اس تفصیل کو پیش کرنے سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ اس مسئلہ میں بدگوؤں کا امام شافعی رحمہ اللہ پر طعن و تشنیع کرنا غلط ہے کیونکہ جس مسئلہ پر ایسے دلائل و آثار موجود ہوں اس کے قائل پر طعن و تشنیع کب جائز ہے واللہ اعلم۔

ابن القیم رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا۔

نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے کا سب سے اہم مقام یہ ہے کہ جب آپ کا ذکر کیا جائے، اگرچہ امام قسطلانی نے یہ بات اس سلسلہ میں ذکر نہیں کی لیکن حافظ سخاوی نے اس کو ذکر کیا ہے اور اس کتاب کے مقدمہ کے شروع میں یہ بات ذکر کر دی گئی ہے کہ بعض علماء کے نزدیک جب بھی نبی علیہ السلام کا ذکر کیا جائے درود و سلام آپ پر واجب ہو جاتا ہے، باب ثانی میں اس سے متعلق بہت سی حدیثیں گزر چکی ہیں اور آٹھویں باب میں ان لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو سرکار کا ذکر سن کر درود نہ بھیجیں اور درود نہ پڑھنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے، اس موضوع سے متعلق اور بھی فوائد ہیں۔ (وہاں ہی دیکھ لیں)

Marfat.com

فصل: جن مقامات میں درود شریف پڑھنا منع ہے

علمائے شافعیہ میں سے شیخ سلیمان جمل نے اپنی شرح "دلائل الخیرات" میں فرمایا، علمائے کرام نے نبی علیہ السلام پر سات مقامات پر درود وسلام بھیجنا مکروہ بتایا ہے، وہ سات مقامات یہ ہیں :-

۱۔ جماع کرتے وقت ۲۔ قضائے حاجت کے وقت ۳۔ خرید و فروخت کے وقت ۴۔ پھسلتے وقت ۵۔ تعجب کے وقت ۶۔ جانور کو ذبح کرتے وقت ۷۔ اور چھینکتے وقت۔

یہ پچھلی تین صورتوں میں اختلاف ہے اور شیخ یونس بن عمران نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا ہے : ۱۔ کوڑا کرکٹ کی جگہ ۲۔ نجاست کی جگہ۔ واللہ اعلم الخ۔

احناف میں سے سید ابن عابدین (شامی) نے اپنے حاشیہ درمختار میں شرح دلائل الخیرات سے پہلے چار مقامات نقل کر کے فرمایا، ہمارے نزدیک شرعی حکم یہی ہے، کہ نبی کریم علیہ السلام کا ذکر تین مقامات پر نہ کیا جائے، چھینکتے وقت، ذبح کرتے وقت اور تعجب کے وقت الخ۔

مالکیہ میں سے الشہاب احمد المقری، صاحب "نفح الطیب" نے اس سلسلہ میں چند ابیات لکھے ہیں جن کو صاحب "خلاصۃ الاثر" نے ان کے حالات میں ذکر کیا ہے، ابیات یہ ہیں :-

عَلَيْكَ يَا كُنَّارَ الصَّلٰوةُ عَلَى الَّذِيْ ۔۔۔ رِسَالَتُهٗ لِلْخَلْقِ بَادٍ شُمُوْلُهَا

تجھ پر لازم ہے کہ کثرت سے درود بھیجے ان پر جنکی رسالت واضح طور پر ساری مخلوق کو شامل

وَدَعْهَا بِعَشْرٍ قُلْتُ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ ۔۔۔ كَلَامًا عُيُوْنِيْ نَادَمِتْهُ هُمُوْلُهَا

اور چھوڑ دے اس (درود وسلام) کو دس مقام پر جن کی تعداد کو میں نے اشارتاً بیان کر دیا

Marfat.com

ہے، ایسی گفتگو سے جس سے میری آنکھیں مزید آنسو بہانے لگیں۔

عَلٰی عَاتِقِیْ حَمَلْتُ ذَنْبَ جَوَارِحٍ تَعِبْتُ بِهَا قَدْ اَثْقَلَتْنِیْ حُمُوْلُهَا

میں اپنے اعضاء کے گناہ اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے ہوں، میں ان گناہوں کے اٹھانے سے تھک گیا ہوں، ان کا اٹھانا مجھ پر بھاری ہو گیا ہے۔

یہ رمز اور اشارہ تفسیر ہے شعر کے ہر کلمہ کا پہلا حرف ہے جس سے مقاماتِ ممنوعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اب اس رمز و اشارہ کو ترتیب وار سمجھ لیجئے۔

عَلٰی کے عین سے عَطَاسٌ (چھینک) عَاتِقِیْ کے عین سے عَشَرَۃٌ پھیلنا، حَمَلْتُ کی حاء سے حمام، ذَنْبَ کی ذال سے ذبح کرنا، جَوَارِحٍ کی جیم سے جماع، تَعِبْتُ کی تاء سے تعجب، بِهَا کی باء سے بیع، قَدْ کے قاف سے قَذَرٌ (گندگی) اَثْقَلَتْنِیْ کے ہمزہ سے اکل (کھانا)، حُمُوْلُهَا کی حاء سے حاجتِ انسانی (قضائے حاجت) الخ۔

نوٹ: بعض نسخوں میں عشرۃ پھیلنا کی جگہ عبرۃ حمام کا لفظ ہے بمعنی حمام سے ہو کر آنا، غسل کرنا۔ (مترجم)۔

نوٹ: اسی باب میں یہ بات گزر چکی ہے کہ تعجب کے وقت، ذبح کے وقت اور چھینکنے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے (جبکہ یہاں مکروہ لکھا ہے) بہرحال اس اختلاف کو گذشتہ اوراق میں بیان کر دیا گیا ہے اس لئے یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں، صاحب الدر المنضود (علامہ ابن حجر مکی) نے فرمایا، ایک جماعت کا یہ کہنا ہے کہ جن مقامات میں محض اللہ تعالیٰ کا ذکر ہونا ہے وہ یہ ہیں، کھانا، پینا، چھینکنا اور بیوی سے قربت وغیرہ جن کے متعلق کوئی حدیث وارد نہیں کہ ان مقامات میں نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجا جائے ان میں سے چھینکنے کے متعلق جو کہا گیا ہے اس کی تردید تو معلوم ہو چکی ہے

Marfat.com

اور باقی مقامات کی جو نفی کی گئی ہے اس کی تردید اس حدیث سے کی جا سکتی ہے
کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ الخ کہ جو با مقصد کام اللہ تعالےٰ کے نام اور اس کی حمد و
ثنا اور اس کے نبی پر درود پڑھ کر شروع نہ کیا جائے وہ برکت سے خالی ہوتا ہے
اور سخنون مالکی نے تعجب کے وقت نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے کو مکروہ بتایا ہے
اور ہمارے ائمہ شافعیہ میں سے حلیمی نے کہا، اس موقع پر درود پڑھنا ایسا ہی ہوگا
جیسے سبحان اللہ! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا کہ عجیب و غریب بات بھی اللہ تعالےٰ ہی لاتا
ہے پس اگر نامناسب مقام پر کسی نے نبی علیہ السلام پر درود پڑھا یا کسی ہنسی کے
موقع پر تو مجھے درود پڑھنے والے (کے گنہ گار ہونے) کا ڈر ہے، اگر اس نے
دانستہ مقام تعجب سمجھ کر درود پڑھا اور اس سے باز نہیں آیا تو یہ کافرانہ حرکت ہے
اس پر قونوی نے اعتراض کیا ہے اور اسکی توجیہہ یوں کی جا سکتی ہے کہ کفر
ہونے کے لئے ایک زائد قید لگانا ضروری ہے اور قونوی کے کلام سے یہ
توجیہہ سمجھ میں آتی ہے کہ کفر اس وقت ہے جب درود پڑھنے والا اس موقع
و مقام کو خلاف ادب سمجھتا ہو یا ہنسی مذاق کے طور پر درود پڑھے ایسی صورت
میں اسکو کفر کہا جائے گا، جیسا کہ ظاہر ہے۔ اور احناف میں سے علامہ بدرالدین
عینی نے ہر حرام کام یا بات کے موقع پر درود و سلام پڑھنے کو اسی طرح قطعی
حرام قرار دیا ہے جیسے ایسے موقع پر تسبیح و تکبیر کو یا سودا کرتے وقت یا سامان
کھولتے وقت، یونہی اگر کسی کو غصہ آیا ہو تو اس کو درود و سلام پڑھنے کا حکم
نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس بات کا خوف ہے کہ غصہ کی وجہ سے کوئی شخص
کلمہ کفر بک دے۔ اس بات کو امام نووی نے کتاب الاذکار میں ذکر کیا ہے اور
اس پر جزم کیا ہے۔

Marfat.com

چھٹا باب ۶

درود وسلام نہ پڑھنے پر تنبیہ و وعید

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منبر لاؤ! ہم نے منبر حاضر کیا، جب آپ پہلی سیڑھی پر چڑھے فرمایا آمین، پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے فرمایا آمین، پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے، فرمایا آمین! جب کار منبر سے اترے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے نہیں سنی، فرمایا، میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے انہوں نے کہا جو شخص رمضان کو پائے اور مغفرت حاصل نہ کرے وہ رحمت سے دور ہو، میں نے کہا آمین! جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا، جس کے آدمی کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے وہ رحمت خداوند سے دور ہو، میں نے کہا آمین! جب میں منبر کی تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا، جس شخص نے بڑھاپے میں ماں، باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو پایا اور پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا، وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو، میں نے کہا آمین!

اس روایت کو حاکم نے مستدرک میں نقل کیا اور کہا اس کی اسناد صحیح ہے اور ابن حبان نے اپنے "ثقات و صحیح" میں، طبرانی نے کبیر میں، امام بخاری نے اپنی بر الوالدین میں اور اسماعیل القاضی اور بیہقی نے شعب الایمان میں، سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ضیاء المقدسی نے، اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

Marfat.com

اس حدیث کو ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں مالک بن الحویرث سے روایت کیا اور طبرانی نے کعب کی روایت سے بَعُدَ کی بجائے لفظ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ نقل کیا ہے (اللہ اس کو رحمت سے دور کرے) اسی حدیث کو ابنِ ابی شیبہ اور بزار نے اپنی اپنی مسند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی اس لفظی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے "اس شخص کی ناک گرد آلود ہو جس نے اپنے ماں باپ کو پایا الخ امام بخاری نے ادب المفرد میں اور طبری اور دارقطنی نے ان الفاظ میں یہ روایت نقل کی ہے شَقِیَ عَبْدٌ وہ شخص بدبخت ہے الخ۔ ایسے الفاظ ایک دوسرے طریق سے مروی ہیں جن کو طبرانی، ابن السنی اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے دَخَلَ النَّارَ آگ میں داخل ہو وہ شخص الخ۔ بزار اور طبرانی نے اسی حدیث کو، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ الخ "اس آدمی کی ناک گرد آلود ہو جائے" بزار ہی نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے، بزار ہی نے یہ روایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ سے نقل کی ہے فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَاَسْحَقَ "اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے" یہی الفاظ طبرانی، عبدالرزاق اور ابو طالب المخلص نے نقل کئے ہیں اور طبرانی نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے صرف اَبْعَدَهُ اللّٰهُ کے الفاظ بھی نقل کئے ہیں، طبرانی نے یہی روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے، اسی حدیث کو اسحاق بن راہویہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، یہی حدیث ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں، امام بخاری نے الادب المفرد میں، ابو یعلی نے اپنی مسند اور بیہقی نے الدعوات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے: فَلَمْ یُغْفَرْ لَهٗ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ

Marfat.com

"اس کی مغفرت نہ ہو، وہ آگ میں داخل ہو، اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے"
اور اسی روایت کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ترمذی اور امام احمد رضی اللہ
عنہما نے ان الفاظ سے ذکر کیا ہے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ انہی سے یہ روایت
ابنِ ابی عاصم نے دو طریق سے نقل کی ہے ایک میں یہ الفاظ ہیں رَغِمَ اللّٰہُ
اَنْفَ رَجُلٍ "اللہ اس شخص کی ناک گرد آلود کرے"۔ دوسرے میں یہ الفاظ
ہیں شَقِیَ امْرُؤٌ اَوْ تَعِسَ امْرُؤٌ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ
فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ "وہ شخص بدبخت ہے یا وہ شخص ہلاک ہو جائے جس
کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے"۔ تیمی نے بھی یہ حدیث انہی
الفاظ سے اپنی ترغیب میں نقل کی ہے اور یہی حدیث دارقطنی، بزار اور بیہقی
نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے رَغِمَ
اَنْفُ امْرَءٍ الخ یہی حدیث بزار، طبرانی، ابن ابی عاصم، جعفر فریابی، عبد
بن الحارث رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے فَاَبْعَدَہُ اللّٰہُ ثُمَّ اَبْعَدَہٗ
"اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے، پھر اور دور کرے"۔ اسی طرح یہ روایت
فریابی نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کی نقل کی ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کے سامنے میرا ذکر ہو
اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بدبخت ہے"۔ اس کو ابن السنی نے نقل کیا ہے،
اسی کو طبری نے ان الفاظ سے نقل کیا ہے شَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ
فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ "جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، بدبخت
ہے"۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا یقیناً وہ
جنت کا راستہ بھول گیا"۔ حسن، بزار اور طبری نے نقل کیا۔ رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا، وہ جنّت کا راستہ بھول گیا" اس کو ابن ماجہ اور طبرانی وغیرہ نے روایت کیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا راہ جنّت بھول گیا" اس کو بیہقی، التیمی، ابن الجراح اور الرشید العطار نے نقل کیا ہے اور کہا اسکی سند اچھی ہے اور حافظ ابوموسیٰ مدینی نے نقل کرنے کے بعد فرمایا، یہ حدیث بہت سے بزرگوں سے روایت کی گئی ہے جن میں حضرت علی ابن ابی طالب، ابن عباس، ابوامامہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں، اور ایسی ہی حدیث حضرت محمد بن علی المعروف ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے عبدالرزاق نے اپنی جامع میں مرسلاً نقل کی ہے، ابوالیمن نے کہا اس میں ارسال صحیح ہے اور یہ مختلف طرق ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں وباللہ التوفیق۔

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے "الدر المنضود" میں فرمایا، ان احادیث کا یہ مطلب سمجھنا چاہیئے کہ جب کوئی شخص نبی علیہ السلام کا ذکر سنے تو درود وسلام بھیجنے سے لاپرواہی برتے یہاں تک کہ بھول ہی جائے، اس پر یہ تاویل نہ کی جائے کہ بھولنے والا تو مکلّف ہی نہیں رہتا کیونکہ معاف وہ بھول ہوتی ہے جس میں اپنی طرف سے کوتاہی نہ ہو، اسی لئے اگر کوئی شخص شطرنج یا تاش وغیرہ کھیلتے ہوئے نماز بھول جائے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے تو گنہگار ہوگا کیونکہ اس قسم کی کھیل کود میں مشغول ہو جانا جس سے نماز (یا دوسرے فرائض) کی ادائیگی میں کوتاہی ہونا جائز ہے الخ۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے "جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا، جہنّم رسید ہوا" اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں بیان کیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا "جس کے سامنے میرا ذکر کیا

Marfat.com

گیا اور اس نے مجھ پر مکمل درود نہ بھیجا، نہ وہ مجھ سے، نہ میں اس سے، پھر سرکار نے فرمایا اَللّٰھُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِیْ وَاقْطَعْ مَنْ لَمْ یَصِلْنِیْ "الٰہی! جو مجھ سے مل جائے اسے ملا دے اور جو مجھ سے نہ ملے اسے جدا کر دے"۔ حافظ سخاوی نے فرمایا، مجھے اس کی سند نہیں ملی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ "یہ ظلم ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔ اس کو نمیری نے بیان کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا ہے "آدمی کے بخیل ہونے کو یہی کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔ اور حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ "بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔ اس کو حاکم وغیرہ نے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے، اسی جیسی روایت نسائی وغیرہ نے ان کے والد ماجد علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث مروی ہے: "کیا میں تمہیں سب سے بڑا بخیل نہ بتا دوں؟ کیا میں تمہیں عاجز تر آدمی نہ بتاؤں؟ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور جس کے متعلق اس کے رب نے اپنی کتاب میں فرمایا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ "مجھ سے دعا مانگو، میں قبول کروں گا" لیکن اس نے پھر بھی اس سے دعا نہ کی"۔ حافظ سخاوی نے فرمایا، مجھے اس کی سند نہیں ملی اور ابو سعد الواعظ کی کتاب "شرف المصطفٰے" میں ہے

Marfat.com

کہ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں، سوئی گم ہو گئی اور چراغ بجھ گیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کی نورانیت سے مکان جگمگا اٹھا، پس انکو سوئی مل گئی، سچ ہے ؎

سوئی گمشدہ ملتی ہے تبسم سے ترے ۔۔۔ رات کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

(فاضل بریلوی علیہ الرحمہ)

سو وہ بولیں یارسول اللہ! آپ کا چہرۂ انور کتنا روشن ہے! فرمایا بربادی ہے اس کے لئے جو قیامت کے دن مجھے نہ دیکھے، انہوں نے پوچھا آپ کو کون نہ دیکھے گا؟ فرمایا بخیل، پوچھا بخیل کون ہے؟ فرمایا جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ بھیجے۔

ابو نعیم کی کتاب حلیۃ الاولیا میں ہے کہ ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس سے گزرا، اس کے ہمراہ ایک ہرنی تھی جسے اس نے شکار کیا تھا پس اللہ سبحانہ جس نے ہر شے کو بولنا سکھایا، اس کو زبان دی اور وہ بولی یارسول اللہ! میرے بچے ہیں جن کو میں دودھ پلاتی ہوں اس وقت وہ بھوکے ہونگے، اس شخص کو حکم دیں کہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں ان کو دودھ پلا آؤں، سرکار نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئے تو؟ وہ بولی اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ اسی طرح لعنت کرے جس طرح اس شخص پر جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے، یا میں اس طرح کی ہو جاؤں جو نماز پڑھ کر دعا نہ کرے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو چھوڑ دے، میں ضامن ہوں پس ہرنی گئی اور پھر واپس آگئی، پس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا، یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالےٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم حقیقی اس ہرنی کو اپنے بچوں سے محبت ہے مجھے اس سے بڑھ کر آپ کی امت سے پیار ہے جس طرح میں نے ہرنی کو آپ کے پاس واپس کیا، ان کو بھی آپ کے پاس لاؤں گا۔

Marfat.com

کتاب شرف المصطفٰے میں یہ روایت ہے کہ آپ نے فرمایا، کیا میں تم میں سب سے بہتر، اور سب سے بدتر اور سب سے سست تر اور سب سے بڑا چور نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام نے عرض کیا، سرکار! ضرور بتائیں! فرمایا سب سے بہتر وہ جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور بدتر وہ جو مسلمان بھائی کی غیبت کرے اور سست تر وہ جو رات بھر سویا رہا، نہ زبان سے اللہ کا ذکر کیا نہ باقی اعضاء سے اور سب سے بڑا کمینہ وہ جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور سب سے بڑا بخیل وہ جو لوگوں کو سلام نہ کرے اور سب سے بڑا چور وہ جو نماز میں چوری کرے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! نماز میں چوری کس طرح ہوتی ہے؟ فرمایا، رکوع و سجود مکمل نہ کرے۔" اور حضرت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "آدمی کے بخیل ہونے کو یہی کافی ہے کہ جب اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔" اس کو دیلمی نے نقل کیا، اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کے بخیل ہونے کو یہی کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔" اور بعض روایات میں یہ آیا ہے کہ "آدمی کے بخل کو یہی کافی ہے کہ اس کے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔" اس کو سعید بن منصور اور اسمٰعیل قاضی نے نقل کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن گھر سے نکلا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو سرکار نے فرمایا تمہیں سب سے بڑا بخیل نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام نے عرض کیا، ضرور سرکار! فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔" اس کو ابن ابی عاصم نے روایت کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے

Marfat.com

جب لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں، نہ تو اللہ کا ذکر کریں، نہ اس کے نبی پر درود بھیجیں، وہ اگرچہ جنت میں چلے جائیں، جب درود شریف کا ثواب دیکھیں گے یہ حسرت باقی رہے گی"۔ اس کو بیہقی وغیرہ نے بیان کیا، حافظ سخاوی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ "جہاں بھی لوگ جمع ہوں، پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی علیہ السلام پر درود بھیجے بغیر متفرق ہو جائیں وہ (قیامت) کو مردار سے زیادہ بدبودار ہو کر اٹھیں گے"۔ اس کو طیالسی وغیرہ نے روایت کیا، حافظ سخاوی نے کہا اس کے رجال مسلم کی شرط پر صحیح کے رجال ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جو مجھ پر درود نہ بھیجے اس کا کوئی دین نہیں"۔ اس کو محمد بن صمدان مروزی نے نقل کیا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک مرفوع حدیث مروی ہے "تین آدمی قیامت کے دن میرا چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے، ماں باپ کا نافرمان، میری سنت کا تارک، جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔

علامہ ابن حجر ہیتمی اپنی کتاب الزواجر میں تمام مذکورہ احادیث بیان کرنے اور نبی علیہ السلام کا نام نامی سن کر درود نہ بھیجنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کرنے کے بعد فرماتے ہیں یہ تمام احادیث اپنے مقصد پر صراحتہً دلالت کرتی ہیں (کہ درود شریف واجب ہے) کیونکہ ان احادیث میں نبی علیہ السلام نے ترک درود پر شدید وعید فرمائی ہے مثلاً جہنم جانا اور جبریل علیہ السلام اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار بددعا کرنا کہ وہ رحمت خداوندی سے دور ہو، روسیاہ ہو اور سرکار کا یہ فرمانا کہ ذلیل

Marfat.com

حقیر ہو، ناک گرد آلود ہو، اس کو بخیل قرار دینا بلکہ تمام لوگوں سے بڑھ کر بخیل بتانا یہ تمام سخت ترین وعیدیں ہیں جن کا اقتضا یہ ہے کہ ترکِ درود گناہ کبیرہ ہے لیکن یہ سب اس وقت ہے جب تمام شافعیہ، مالکیہ، حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک لیا جائے کہ جب بھی نبی علیہ السلام کا نام سنے آپ پر درود بھیجنا واجب ہے، ان احادیث کا صریح مفہوم یہی بنتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ قول ان بزرگوں سے پہلے کے سلف صالحین کے اجماعی مسلک کے خلاف ہے کیونکہ وہ نماز کے علاوہ درود شریف کو مطلقاً واجب نہ مانتے تھے اب جو لوگ وجوب کے قائل ہیں ان کے مسلک کے مطابق تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی علیہ السلام کا اسمِ گرامی سن کر درود نہ بھیجنا گناہِ کبیرہ ہے لیکن اکثریت کے مسلکِ عدمِ وجوب کو لیا جائے تو ان احادیثِ صحیحہ کے ہوتے ہوئے اس سوال کا جواب مشکل ہو جاتا ہے (کہ جب درود شریف واجب نہیں تو نہ پڑھنے پر یہ سخت وعیدیں کیسی؟) یا اللہ! کیا جواب دیں؟ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب ترکِ درود ایسی وجہ سے ہو جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کا شائبہ پایا جائے مثلاً حضور کا اسمِ گرامی سن کر اس لئے درود نہیں پڑھنا کہ حرام کھیل کود میں مصروف ہے اس ہیئتِ اجتماعیہ کو دیکھ کر یہ کہنا حقیقت سے کچھ بعید نہیں کہ اب نبی علیہ السلام کے حق کے ساتھ قبیح اور سوءِ ادبی مل گئی ہے اور اس صورت میں ترکِ درود گناہ اور فسق ہے اب یہ بات واضح ہو گئی کہ ان احادیث میں اور قولِ ائمہ میں کوئی تعارض نہیں، اس بات پر غور کریں کیونکہ یہ معمولی بات نہیں اور مجھ کو معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کسی نے اس سے خبردار کیا ہو بلکہ ادنیٰ اشارہ بھی کیا ہو الخ اور شروع کتاب میں ان ائمہ کا ذکر ہو چکا ہے جن کے نزدیک جب بھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے درود و سلام بھیجنا واجب ہے اور دوسرے باب میں اس مضمون کی بہت سی احادیث ذکر ہوئیں اور چوتھے باب میں ترکِ درود سے متعلق بہت سی حکایات

Marfat.com

ولطائف بیان ہوئے اور پانچویں باب میں یہ گزر چکا کہ درود وسلام کا خاص موقع وہ ہے جب نبی علیہ السلام کا ذکر کیا جائے۔

ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب

ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب کے بارے میں قاضی عیاض رحمہ اللہ نے ابوابراہیم التیجی کا یہ قول نقل فرمایا ہے "جو مسلمان رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا جس کے پاس سرکار کا ذکر کیا جائے اس پر واجب ہے کہ خشوع وخضوع سے سنے آپ کا وقار پیشِ نظر رکھے، بغیر حرکت کے سکون سے رہے اور سرکار کی ہیبت وجلالت کو اسی طرح ملحوظ رکھے جس طرح آپ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت ملحوظ رکھتا ہے اور اسی طرح آپ کا ادب کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم کو آپ کا ادب سکھایا ہے فرمایا کہ ہمارے سلفِ صالحین اور گزرے ائمہ کا یہی دستور تھا۔

ہمارے اسلاف اور ادبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امام مالک کے سامنے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جاتا تو آپ کا رنگ بدل جاتا، نالہ کناں ہو جاتے یہاں تک کہ ہم نشینوں پر سخت گراں گزرتا۔ ایک دن اسی سلسلہ میں ان سے گفتگو کی گئی، فرمانے لگے جو میں دیکھتا ہوں اگر تم دیکھ لو تو تمہارا تعجب ختم ہو جائے، میں نے سید القراء محمد بن منکدر کو دیکھا ہے ان سے ہم جب کبھی کوئی حدیث پوچھتے، رو پڑتے یہاں تک کہ ہمیں ترس آجاتا میں محمد بن جعفر کو دیکھا کرتا، بڑے ظریف الطبع اور ہنس مکھ بزرگ تھے جب ان کے سامنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جاتا چہرہ زرد پڑ جاتا، اور میں نے بلاد ضو کبھی انکو حدیثِ رسول بیان کرتے نہیں دیکھا اور عبدالرحمٰن بن قاسم جب نبی علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ہم ان کے چہرے کی رنگت دیکھتے جیسے خون ٹپک رہا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی ہیبت سے ان کے منہ میں زبان خشک ہو جاتی تھی اور میں عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا جب ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو اتنا روتے کہ آنکھوں سے آنسو خشک ہو جاتے اور میں نے امام زہری کو دیکھا جو لوگوں سے ہمیشہ گھلے ملے رہتے تھے جب ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کیا جاتا تو اس طرح ہو جاتے جیسے نہ وہ تمہیں پہچانیں نہ تم ان کو۔ اور میں صفوان بن سلیم کے پاس آتا جو بڑے عابد اور جہد پیشہ بزرگ تھے، جب ان کے پاس لوگ حضور علیہ السلام کا ذکر کرتے تو مسلسل روتے رہتے یہاں تک کہ لوگ اٹھ کر چلے جاتے اور انہیں تنہا چھوڑ دیتے، اور ہم لوگ ایوب سختیانی کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے جب ان کے آگے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو اتنے روتے کہ ہمیں ترس آنے لگتا الخ۔

حافظ سخاوی نے درج بالا عبارت نقل کرنے کے بعد فرمایا، جب تم نے اس پر غور کیا تو معلوم ہو گا کہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یا نام رسول صلی اللہ علیہ وسلم سن کر تم پر کتنا خشوع و خضوع، وقار ادب اور درود و سلام کی پابندی واجب ہے الخ اور میں نے امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ کے فتاوے میں یہ عبارت دیکھی ہے۔

امام ابن حجر مکی کا فتوے

سوال: حاضرین اور مؤذنین جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین میں سے کسی کا اسم گرامی سنیں تو کیا یہ جائز ہے کہ بآواز بلند درود و سلام پڑھیں اور رضائے خداوندی کی دعا مانگیں (رضی اللہ عنہ کہیں) اور جب دونوں خطیبوں سے (خطیب) فارغ ہو کر دعا مانگے تو بلند آواز سے آمین کہیں یا نہیں؟ یا اس زمانہ میں رافضیوں کی کثرت اور انتشار کی وجہ سے رضی اللہ عنہ کہنا مستحب ہو گا؟ تو آپ نے جواب دیا۔

Marfat.com

جواب: نبی علیہ السلام کا ذکر سن کر بآواز بلند درود و سلام پڑھنا بشرطیکہ حدِ اعتدال کے اندر ہو، بلاکراہت جائز بلکہ سنت ہے، فتاوے کی اصل عبارت میری تشریح کے ساتھ پیش خدمت ہے:۔

"امام نووی وغیرہ نے فرمایا جب خطیب آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ پڑھے تو نبی علیہ السلام پر بآواز بلند درود و سلام مکروہ نہیں (جائز ہے) بشرطیکہ حدِ اعتدال پر ہے اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ چاروں مذاہب کے آئمہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس سن کر ہر مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب بتایا ہے، اسی پر قیاس کیا جائے گا ہو مؤذن آج کل خطیب کے سامنے اذان دیتے وقت بآواز بلند درود و سلام پڑھتے ہیں یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ مذکورہ بالا آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے اس کی تائید الجواہر فی الحجج کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے کہ جو شخص درود و سلام پڑھے اس کے لئے آواز کو بلند کرنا سنت ہے لیکن اس میں حد سے بڑھ کر مبالغہ نہ کرے رہا خطبہ میں صحابہ کرام کا نام سن کر "رضی اللہ عنہ" کہنا، سو اس میں کوئی حرج نہیں چاہے خاص جلیل القدر صحابہ کرام کا نام لے کر ذکر کیا جائے جیسا کہ آج کل مشہور ہے، چاہے اجمالاً ان کا ذکر کیا جائے رہا دعا کے جواب میں بلند آواز سے آمین کہنا، سو بہتر یہی ہے کہ اسے ترک کر دیا جائے کیونکہ یہ توجہ کے ساتھ سننے سے مانع ہے اور بلا ضرورت حاضرین کو تکلیف دیتا اور پریشان کرنا ہے، اب جو بلند آواز سے آمین کہنے پر گوں کا طریقہ چل نکلا ہے خصوصاً مبالغہ کے ساتھ سو یہ مذموم اور قبیح بدعتوں میں سے ہے لہٰذا اس کو ترک کر دینا چاہئے" واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم الخ مختصراً۔

کتاب الدرالمنضود میں ہے کہ نماز پڑھتے جب کسی ایسی آیت پر گزر ہو جس میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو تو پڑھنے، سننے والے کے لئے

Marfat.com

درود وسلام پڑھنا سنّت ہے جیسا کہ صاحب الانوار نے الحجلی سے نقل کیا ہے اور اس کو ترجیح دی ہے لیکن امام نووی کا فتوےٰ ہے کہ نہ پڑھنا مستحب ہے پہلے قول کے مطابق ضمیر لاکر درود شریف پڑھ لے مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ جن لوگوں کے نزدیک نام لے کر درود پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان کے قول سے بھی موافقت ہو جائے۔ اس موضوع پر مزید گفتگو میں نے "شرح العباب" میں کی ہے۔ امام احمد حنبل نے نفل نماز میں اس کو مستحب مانا ہے اور امام حسن بصری علیہ الرحمہ نے مطلقاً مستحب بتایا ہے۔ یہ تفصیل آخری تشہد میں درود شریف کی بحث میں گزر چکی ہے، اور ہمارے نزدیک پہلی تشہد میں درود شریف پڑھنا سنّت ہے اس پر دلیل وہ احادیث ہیں جن میں ایسے لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جن کے پاس حضور علیہ السلام کا ذکر ہو اور وہ درود وسلام نہ بھیجیں اور کبھی نمازی کو آخر میں درود شریف یاد آتا ہے تو اس صورت میں اسی جگہ درود شریف اس کے لئے سنّت ہے تاکہ اس مذمّت سے بچ نکلے جو درود نہ بھیجنے والوں کے لئے آئی ہے عام اس سے کہ نماز میں ہوں یا نماز سے باہر، اور اوپر کتاب الانوار کے حوالہ سے جو بات گزر چکی اس سے اس کی بھی تائید ہوتی ہے، علاوہ ازیں الحلیمی نے تو اس عمومی قاعدہ کی رو سے کہ جب بھی حضور کا اسم گرامی مذکور ہو، درود شریف بھیجنا واجب ہو جاتا ہے، پہلی تشہد میں بھی درود شریف کو واجب بتایا ہے۔ الخ

Marfat.com

ساتواں باب

سرکارِ پر سلام کی فضیلت کے بیان میں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ فرمایا "اللہ تعالےٰ کے چلنے پھرنے والے فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں"۔

اس کو حاکم وغیرہ نے روایت کیا اور کہا اس کی سند صحیح ہے۔

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جب بھی کوئی شخص ان پر درود یا سلام بھیجے انہیں پہنچ جاتا ہے کہ فلاں آپ پر درود شریف بھیج رہا ہے"۔

اس کو اسحٰق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار نے فرمایا "جب بھی کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں سلام کا جواب دیتا ہوں"۔

اس کو امام احمد وغیرہ نے بیان کیا اور امام نووی نے کتاب الاذکار وغیرہ میں اس کو صحیح بتایا اور موفق بن قدامہ نے المغنی میں اس حدیث کو ذکر کیا اور اس میں اتنا اضافہ کیا کہ "جب بھی کوئی شخص مجھ پر میری قبر کے پاس آکر سلام بھیجتا ہے"۔ حافظ سخاوی نے دونوں روایتوں کے متعلق کہا کہ جہاں تک میں نے چھان پھٹک کی مجھے یہ اضافہ

Marfat.com

(میری قبر کے پاس) کسی طریقہ سے نہیں ملا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ حدیث مروی ہے کہ "جو بندہ مسلم میری قبر کے پاس مجھ پر سلام بھیجے، اللہ تعالےٰ اس پر ایک فرشتے کو مقرر فرما دیتا ہے جو مجھ کو وہ سلام پہنچا دیتا ہے"۔ اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کیا۔

ابن حجر نے الدر المنضود میں فرمایا، نبی علیہ السلام پر سلام بھیجنے کی فضیلت میں جو روایات وارد ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے جس رات مجھے مبعوث کیا گیا میں جس درخت اور پتھر کے پاس سے گزرا اس نے یہی کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اور ایک حدیث میں ہے "میں مکہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو بعثت سے قبل مجھ پر سلام بھیجتا تھا"۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں "بے شک مکہ میں ایک پتھر ہے جو میری بعثت کی راتوں کو مجھے سلام کرتا تھا، میرا جب بھی اس پر گزر ہوتا ہے اس کو پہچان لیتا ہوں"۔

ابن حجر نے فرمایا اس روایت میں اشارہ ہے اس حقیقت کی طرف کہ سلف سے لے کر خلف تک ہر زمانے میں یہ جو لوگوں کی زبان پر مشہور چلا آتا ہے کہ یہ وہی پتھر ہے جو آب تنگ گلی میں ظاہر نظر آتا ہے کیونکہ وہ پتھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گزرگاہ پر واقع تھا۔

ایک حدیث وہ ہے جس میں آتا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی علیہ السلام کو وضو کرنے کا طریقہ بتایا، آپ نے وضو کیا، پھر دو رکعت تحیۃ الوضو نماز پڑھی، پھر گھر لوٹے تو جس پتھر یا ڈھیلے کے پاس سے گزرتے، وہی سلام عرض کرتا۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ

اب اس کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے، ایک معنی یہ کیا گیا ہے، وہ سلام جو اللہ تعالےٰ کا نام اقدس ہے وہ آپ پر یعنی آپ کبھی خیر و برکت سے خالی نہ ہوں اور ہر ناپسندیدہ بات سے آپ محفوظ رہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کا کوئی بھی اسم گرامی جسے ایک معنی سے نقل کیا جائے جب اس کو کسی چیز پر پڑھا جائے تو اصل لغوی معنی ادا کرے گا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سلام کا مطلب ہے تقائص اور قابل مذمت باتوں سے سلامتی

Marfat.com

اب اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلَیْہِ (الٰہی! حضور پر سلام بھیج) کا معنی ہوگا، الٰہی! حضور کی دعوت، امت اور ذکر میں ہر کمزوری سے سلامتی لکھ دے تاکہ سرکار کی دعوت زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جائے اور آپ کی امت کی دنیا میں کثرت ہو اور آپ کا ذکر بلند ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سلام کا مطلب سرِ تسلیم خم کرنا، تابع ہو جانا۔ آخری دو معنوں میں عَلٰی کے لفظ سے اس کو متعدی کرنے میں یہ حکمت ہے کہ اب مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں اس کا فیصلہ کر دے اور اللہ کے فیصلے بندوں پر اس لئے نافذ ہوتے ہیں کہ وہ بندوں کا مالک و بادشاہ ہے اور یہ مفہوم عَلٰی سے ادا ہوتا ہے لہٰذا لفظِ علیٰ لفظِ لک سے بلیغ تر ہے۔

تشہد میں سلام، خطاب کی حکمت

اور نماز میں سلام عرض کرتے وقت سرکار کو خطاب کیا گیا حالانکہ سیاقِ کلام غیب کا مقتضی تھا (یعنی تشہد کے شروع میں تمام صیغے غائب کے استعمال ہوئے مگر حضور کو سلام عرض کیا گیا تو خطاب کیا گیا) اس میں یہ حکمت ہے کہ جب نمازی نے بحالتِ نماز التحیات پڑھ کر بارگاہِ خداوندی کے دروازے پر دستک دی تو اس کو بارگاہِ رب العزت میں حاضری کی اجازت مل گئی، وہ اللہ جو زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس سے مناجات و سرگوشی کر کے اس نے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں، اب اس کو خبردار کیا گیا کہ یہ قربِ خداوندی اور اعزاز اس کو نبیِ رحمت کے واسطہ اور انکی فرمانبرداری کی برکت سے حاصل ہوا ہے سو نمازی نے غور سے جو دیکھا تو حبیب کو سامنے پایا، اب نمازی نے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ الخ عرض کرتے ہوئے اپنا رخ سرکار کی طرف کر لیا۔

پھر علامہ ابنِ حجر فرماتے ہیں کہ نماز میں سلام کو درود پر مقدم رکھا گیا، حالانکہ آیتِ کریمہ میں پہلے درود شریف اور بعد میں سلام کا حکم آیا ہے اس لئے کہ آیت میں اصل مقصود حکم پر عمل کرانا ہے اور تعمیل میں ابتدا اس سے کی جاتی ہے جس کی اہمیت زیادہ

Marfat.com

ہو جس کی معرفت اور عمل در آمد لازمی ہو اور وہ ہے درود شریف کیونکہ ایک تو یہ اس
آیت میں اپنی عظمت شان کی بنا پر اللہ تعالےٰ اور اس کے ملائکہ کے ساتھ مختص کیا گیا
ہے (اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ) - دوم اس لیے کہ درود کو سلام لازم ہے
بخلاف سلام کے کہ اس سے کچھ معانی اللہ اور فرشتوں کے لیے ثابت نہیں کیے جا
سکتے اور وہ ہیں سر تسلیم خم کرنا اور یقین کرنا جیسا کہ گزر چکا ہے لہذا یہ درود کو مستلزم
نہیں اس لیے اس کا رتبہ درود سے کم ہے اور نماز کی بنا اس بات پر ہے کہ اس میں
بندہ مقام ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کرتا ہے اور نماز کا آخری مرتبہ آخری تشہد
ہے لہذا اس میں پہلے تو اللہ تعالےٰ کی کامل تر اور جامع صفات کے ساتھ حمد و
ثنا بیان کی گئی اور وہ ہے التحیات اور اس کے مابعد الصلوات، الطیبات)
کو کامل تر اور بلیغ تر انداز میں اللہ تعالےٰ کے لیے ثابت کرنا اور نماز میں اللہ رب العزت
کی تعظیم اور اس کے لیے خشوع و خضوع کے لحاظ سے انتہائی مقصود و مطلوب
یہی ہے، پھر جب یہ مرحلہ طے ہو گیا تو اب ہم اس ہستی مقدس کی طرف متوجہ ہوئے
جن کے ہاتھوں ہم کو یہ روشن ہدایت ملی، ہم نے اس کی ابتدا سرکار رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے سلام عرض کرنے سے کی جن سے اشارہ بھی مقصود
تھا کہ معنوی طور پر سرکار ہمارے سامنے رہتے ہیں، پھر ہم نے صالحین یعنی نیک بندوں
کو سلام کیا جو ہدایت و تبلیغ میں سرکار کے نائب ہیں، پھر ہم نے مقام توحید کے بیان
پر نماز ختم کی جس کی بدولت یہ دونوں مرتبے ملے ہیں، ایک مرتبہ اللہ تعالےٰ کی حمد و
ثنا کا اور دوسرا اس کے رسول اور رسول اللہ کے نائبین کی سنت و ثنا کا مرتبہ،
پھر جب یہ مرحلہ بھی طے ہو گیا تو ہم اس ستودہ ترین وصف و ثنا کی طرف منتقل ہو گئے
جس کے حضور ہماری طرف سے یہ مستحق ہیں اور وہ ہے آپ پر درود بھیجنا بس ہم
نے اسی پر نماز ختم کی اور اسکو ہم نے اپنی دعا کے ساتھ جا ملایا، وہ دعا جسکا ہم کو

Marfat.com

حکم ہے کہ درود شریف کے بعد مانگا کریں الخ۔

اور میں الدر المنضود کے دونوں نسخوں میں جو کہ محشی ہیں، ایک ابن حجر کے شاگرد عمر بن محمود البیلونی کا لکھا ہوا اور دوسرا اس کے بیٹے کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یہ عبارت لکھی دیکھی ہے، ہمارے شیخ (ابن حجر) نے اپنی شرح العباب میں فرمایا، نبی علیہ السلام کو (نماز میں) خطاب کیا گیا ہے (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ الخ) گویا یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کے نمازی امتیوں سے پردہ اٹھا لیتا ہے، یہاں تک کہ حضور علیہ السلام ان کے سامنے اس طرح نظر آنے لگتے ہیں گویا وہاں حاضر ہیں اور یہ مقام افضل ترین عمل کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اب یہ مشاہدہ مزید خشوع و خضوع اور حضورِ قلب کا سبب بننا چاہیے، پھر میں نے دیکھا کہ امام غزالی نے احیاء العلوم میں لکھا ہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ الخ کہنے سے پہلے نبی علیہ السلام کی شکل، صورت کو اپنے دماغ میں حاضر کرلے اور پھر جان کہ تیرا سلام آپ کو پہنچتا ہے اور آپ تجھے مکمل جواب دیتے ہیں۔

سوال ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم نبی علیہ السلام کی زندگی میں بول رہے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الخ لیکن جب آپ کی وفات ہوگئی تو ہم نے کہا سلام ہو نبی پر، ہم نے کہنا شروع کر دیا اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ (خطاب ترک کر کے غائب کا صیغہ استعمال کرنا شروع کر دیا)۔

جواب ۔ یہ الفاظ ابو عوانہ کے ہیں اس سے صحیح تر الفاظ وہ ہیں جن کو امام بخاری نے روایت کیا ہے اور اس روایت سے معلوم ہوگا کہ یہ قول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نہیں بلکہ راوی نے یوں سمجھ لیا ہے، امام بخاری کے الفاظ یوں ہیں: فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ "جب آپ کی وفات ہوگئی تو ہم نے کہا سلام یعنی نبی پر" اب اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح ہم آپ کی زندگی میں سلام

Marfat.com

پڑھنے تھے اسی طرح آپ کی وفات کے بعد بھی عمل جاری ہے اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے خطاب چھوڑ دیا، پس جب لفظ میں دونوں احتمال ہیں تو ایک معین متعین نہ رہا، اس لئے معارضہ صحیح نہیں کہ وجوبِ خطاب معروف مشہور اور ہمیشہ سے اُمّت کا معمول رہا ہے کیونکہ اس کا مقابلہ و معارضہ بخاری کی وہ روایت نہیں کر سکتی جو عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے اور جس کی رو سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ صحابہ کرام نے سرکار کی وفات کے بعد خطاب کو ترک کر دیا تھا اور غیب کا صیغہ استعمال کرنا شروع کر دیا تھا، ہے ابو عوانہ کے الفاظ، سو وہ لائق التفات (۱) کیونکہ بخاری کی روایت اس سے صحیح تر ہے اور میں واضح کر چکا ہوں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ لفظ نہیں عَلَى النَّبِيِّ ان کا لفظ صرف یہ ہے قُلْنَا سَلَامٌ "ہم نے سلام پڑھا"۔ راوی اس کا مفہوم یہ سمجھا کہ ہم نے سَلَامٌ عَلَى النَّبِيِّ کا لفظ اختیار کر لیا الخ۔

حضرت زین العابدین بن امام حسین بن علی رضی اللہ عنہم نے ایک شخص کو نبی علیہ علیہ السلام کے روضۂ انور کے پاس ایک گڑھے میں آتے جاتے دیکھا، وہ اس میں دعا کرتا تھا، امام نے فرمایا، میں تجھے ایک بات نہ بتاؤں جو میں نے اپنے باپ، انہوں نے میرے دادا علی کرم اللہ وجہہ اور انہوں نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، فرمایا، میری قبر کو عید اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنا لینا اور مجھ پر سلام بھیجا کرو بیشک تمہارا سلام تم جہاں کہیں بھی ہو مجھے پہنچ جاتا ہے"۔ اس کو ابوبکر بن ابو شیبہ نے اور ان سے ابو یعلی نے روایت کیا۔ حافظ سخاوی نے فرمایا، یہ حدیث حسن ہے۔ اور اسمٰعیل القاضی نے کہا، ہم سے ابراہیم بن حمزہ، ان سے عبدالعزیز بن محمد، ان سے سہیل نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنے کی نیت سے آیا، اس وقت امام حسین علیہ السلام کے صاحبزادے حسن رضی اللہ عنہ، بن

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کے قریب ایک مکان میں شام کا کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے مجھے بلایا، میں حاضرِ خدمت ہوا، فرمایا، قریب آؤ، کھانا کھاؤ! میں نے عرض کیا کھانے کی حاجت نہیں، فرمایا، کیوں کھڑے ہو؟ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے کھڑا ہوں، فرمایا جب مسجد میں داخل ہو سرکار پر سلام عرض کر لیا کرو! کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو! (نفل و سنت) اور انکو قبرستان نہ بناؤ! اللہ تعالےٰ یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا اور مجھ پر درود بھیجا کرو کہ تم جہاں کہیں ہو، تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔

انہی کے متعلق یہ روایت بھی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو قبرِ انور سے لپٹا دیکھا تو فرمایا "اے شخص! تو اور اندلس (سپین) کا کوئی شخص بغیر کسی فرق و امتیاز کے برابر ہے"۔ مطلب یہ کہ ہر ایک کا درود و سلام اللہ تعالےٰ قیامت تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچاتا رہیگا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے "تین چیزوں کو خاص سننے کی طاقت عطا کی گئی ہے، جنت جنتیوں کی باتیں سنتی ہے، جہنم جہنمیوں کی اور میرے سرہانے مقرر شدہ فرشتہ، پس میری امت کا کوئی شخص جب یہ کہتا ہے کہ الٰہی! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں تو جنت کہتی ہے الٰہی! اس کو میرے اندر سکونت عطا فرما، اور جب میری امت کا کوئی شخص یہ کہتا ہے الٰہی! مجھے آگ سے بچانا تو دوزخ کی آگ بھی کہتی ہے الٰہی! اس کو مجھ سے بچانا اور جب میرا کوئی امتی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میرے سرہانے پر موجود فرشتہ کہتا ہے، یا محمد! یہ فلاں شخص ہے جو سلام عرض کرتا ہے، پس آپ بھی اس کو جواب سے نوازیں!"

اس کو ابنِ بشکوال نے بیان کیا۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی علیہ السلام تشریف

Marfat.com

لائے تو خوشی آپ کے چہرۂ اقدس پر نمایاں تھی، فرمایا، ابھی ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے، انہوں نے کہا، "اے محمدؐ! کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ کا جو بھی امتی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجوں گا اور جو بھی آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا، میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔" اس کو نسائی وغیرہ نے روایت کیا۔

تیسرے باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قول گزر چکا ہے کہ نبی علیہ السلام پر ایک مرتبہ سلام بھیجنا گردنیں آزاد کرنے سے افضل ہے اور علامہ ابن حجر نے الدر المنضود میں کلام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نقل کرنے کے بعد فرمایا "ایک مرتبہ سرکار پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ نمازی پر دس مرتبہ سلام بھیجتا اور اللہ تعالیٰ کا ایک سلام کروبیوں جنتوں سے افضل ہے۔" سو تمہیں اس احسان عظیم پر مبارک ہو، کیسا کرم ہے الخ۔

ابو محمد جبر نے اپنے شیخ ابو القاسم بن بشکوال کی کتاب القربیٰ میں ضحاک بن قیس کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی وہ آدمی الحمد للہ رب العالمین کہہ کر چپ ہو گیا، اس پر حضرت ابن عمر نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج کر تکمیل کیوں نہ کر دی؟

ابو محمد جبر ہی نے محمد بن وضاح کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو کوئی جمعرات کے دن عصر کے بعد یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ اِقْرَأْ مُحَمَّدًا مِنِّي السَّلَامَ، "اے اللہ! حرمت والے مہینے، شہر حرام، رکن یمانی اور مقام ابراہیم، حل اور حرم کے مالک میری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج۔" اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس سلام کو سرکار تک پہنچاتا ہے اور کہتا ہے حضور! فلاں کا بیٹا فلاں آپ کو سلام عرض کرتا ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کی بہت بڑی فضیلت منقول ہے،

Marfat.com

جو یوں کہے "الٰہی! سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس پر میری طرف سے ہدیۂ سلام پہنچا دے"۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ الفاظ اس وقت کہنے چاہئیں جب خواب میں سرکار کا دیدار ہو اور یہ درود شریف پڑھ لے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ جیسا کہ چھٹے باب میں یہ سب آرہا ہے، چھٹا باب سوتے جاگتے میں سرکار کی زیارت کے متعلق ہے۔

امام ابو محمد جبر نے اپنی کتاب الملاذ والاعتصام میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور ان الفاظ سے سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاھِرُ فرمایا کہ مجھے اس پر حیرت ہوئی اور میں نے کہا، اے جبریل! میرے جیسی مخلوق کی یہ صفت کیسے ہو سکتی ہے؟ یہ تو اللہ رب العزت کی صفت ہی ہو سکتی ہے۔ کہا یا محمد! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس طرح آپ کو سلام عرض کروں یہ خاص آپ کے لئے ہے، باقی مخلوق کے لئے نہیں، اس نے آپ کا نام اوّل رکھا کیونکہ آپ تمام انبیائے کرام میں اول ہیں، آپ کا نور آپ کے والد آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا گیا، پھر آپ کو ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ آپ کا ظہور آخری زمانہ میں کیا اور آپ کا نام آخر رکھا اس لئے کہ آپ آخری نبی ہیں اور تمام انبیاء کو ختم فرمانے والے ہیں، آپ کا نام باطن رکھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام اپنے نام کے ساتھ پیدائش آدم سے دو ہزار سال پہلے ساق عرش پر لکھا، پھر مجھے آپ پر درود و سلام کا حکم دیا، پس میں نے اے محمد! آپ پر یکے بعد دیگرے دو ہزار سال تک درود و سلام پڑھا یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو بھیجا بشیر و نذیر، داعی الی اللہ باذنہ اور سراج منیر بنا کر۔ آپ کا نام ظاہر رکھا کیونکہ اس نے آپ کو

Marfat.com

تمام ادیان پر غالب کیا، آپ کی نبوت اور فضل و شرف کا آسمان والوں کو علم دیا، اسی نے آپ کا نام اپنے نام سے مشتق فرمایا اور آپ کی صفات کو اپنی صفات کا مظہر بنایا، پس آپ کا رب تو محمود ہے اور آپ محمدؐ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

اس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا، اللہ تعالےٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اپنی تمام مخلوق پر فضیلت بخشی یہاں تک کہ میرے نام اور صفت کو۔

شاعر کہتا ہے ؎

وَصَفَ الْإِلٰهُ نَبِيَّهٗ بِالْأَوَّلِ ۔۔۔ شَرَفًا وَّقَدْ سَمَّاهُ بِاسْمِ الْأَخِرِ

وَاشْتَقَّ لَهٗ مِنْ وَصْفِهٖ لِيُجِلَّهٗ ۔۔۔ وَكَذَا اَتٰى عَنْهُ بِوَحْيٍ ظَاهِرٍ

۱۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کی تعریف انکی بزرگی کے پیش نظر اول سے کی اور اسی سے آپ کا نام آخر رکھا۔

۲۔ اور بزرگی دیتے ہوئے انکی اولیّت کو اپنی صفت (اولیّت) سے مشتق فرمایا اور یونہی واضح وحی کے ذریعے آپ سے ثابت ہے

اور حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

؎ فَشَقَّ لَهٗ مِنِ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ ۔۔۔ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

"(اللہ نے) آپ کا نام اپنے نام سے مشتق کیا تاکہ اس کو بزرگی دے، پس عرش والا محمود ہے اور یہ محمدؐ ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم"۔

پس محمدؐ محمود سے مشتق ہوئے اور وہ اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور وہ خود حمد سے مشتق ہے، پس اللہ تعالےٰ دنیا و آخرت میں آسمانوں اور زمین والوں کا محمود (جس کی تعریف کی جائے) ہے، اب اس نے اپنے نبی پر فضل و کرم فرمایا اور ان کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھ کر ان کو تمام نبیوں پر فضیلت بخشی الخ

باب لطائف میں سلام کی فضیلت کے متعلق چند حکایات گزر چکی ہیں کہ درود شریف

Marfat.com

کا ایک موقع وہ ہے جب مدینہ شریف میں داخل ہو، ان روایات کی اس موضوعِ سلام سے خاص مناسبت ہے۔

تنبیہ: "الدر المنضود" میں امام بیہقی سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ انہوں نے فرمایا، "جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضور علیہ السلام زندہ ہیں تو (روضۂ انور) پر نہ اس طرح کہا جائے عَلَیْہِ السَّلَامُ اور نہ عَلَیْکَ السَّلَامُ، کیونکہ یہ مُردوں کا سلام ہے، بہت سے مصنفین کی کتابیں اس سے بھری پڑی ہیں، اس سے بچنا چاہیے۔"

ابن ابی شیبہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فرمایا عَلَیْکَ السَّلَامُ نہ کہو کہ عَلَیْکَ السَّلَامُ مُردوں کا سلام ہے۔ اور امام ترمذی نے سندِ حسن کے ساتھ یہ روایت بیان فرمائی ہے کہ ایک صاحب نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ کہا عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فرمایا عَلَیْکَ السَّلَامُ مُردے کا سلام ہے، پھر فرمایا، جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ، پھر آپ نے اس کو سلام کا اس طرح تین بار جواب دیا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ الخ۔

ابن حجر نے کہا، اس سے عدمِ جواز پر استدلال صحیح نہیں اس لئے کہ سرکار کا جواب دینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سلام صحیح ہے اور ایسی صحیح غرض و مقصد کے تحت مختصر الفاظ سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا درست ہے، جیسا کہ میں نے "شرح ارشاد" میں بیان کیا ہے۔ نیز حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے قبرستان سے گزرتے وقت یوں سلام کیا تھا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ" اس سے معلوم ہوا کہ عَلَیْکَ السَّلَامُ کو مُردوں کا سلام فرمانے سے مراد دل کے مردے ہیں کیونکہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اس طرح سلام کرتے تھے، بہرحال اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے الفاظ سے سلام کہنا مردہ و زندہ دونوں کے حق میں افضل ہے۔ "الدر المنضود" ہی میں علامہ مجد الدین فیروز آبادی مصنف "القاموس"

Marfat.com

کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس درود سے بہتر سلام ہے بوجہ اس حدیث کے جس میں آتا ہے "جو مسلمان میری قبر کے پاس مجھ پر سلام بھیجے" الخ (حدیث گزر چکی ہے)

سلام کے فوائد سلام کے فوائد میں سے ایک تو یہ ہے کہ اس سے محتاجی اور تنگدستی ختم ہوتی ہے، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور غربت اور فقر و فاقہ کی شکایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، جب اپنے گھر جایا کرو تو کوئی اندر ہو یا نہ ہو، سلام کہہ لیا کرو! پھر ہم پر سلام بھیجا کرو اور ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (سورۃ اخلاص مکمل) پڑھ لیا کرو۔ ان صاحب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالےٰ نے ان پر رزق کی بارش کر دی یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو بھی بہت کچھ دیا۔ اس کو ابو مسلم مدینی نے روایت کیا

حضرت عمرو بن دینار نے آیت کریمہ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ "جب گھروں میں داخل ہو تو اپنوں کو سلام کہو" کے متعلق فرمایا اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں، جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو، اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور جب گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اور عارف باللہ سیدی شیخ عبدالرحمٰن العیدروس نے احمد بدوی رضی اللہ عنہ کی کتاب "صلوات" کے اس جملہ پر مَنِ انْدَرَجَتْ[1] النَّبِيُّوْنَ تَحْتَ لِوَآئِهٖ

---

[1] قیاس کی بنا پر اندرج آنا چاہیئے تھا، اب یہ سہو کاتب ہے یا النبیون بتاویل جماعۃ ہے ۱۲

Marfat.com

فَهُمْ مِنْهُ "وہ جن کے پرچم کے نیچے تمام انبیاء علیہم السلام شامل ہیں پس وہ انہی سے ہیں" یہ شعر کہے، اسی مضمون کی طرف امام بوصیری قدس سرہٗ کا کلام اشارہ کرتا ہے ؎

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا ۔۔۔ فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

اور جو معجزات انبیاء کرام لے کر آئے وہ آپ ہی کے نور کے سبب ان تک پہنچے۔

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا ۔۔۔ يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

بے شک حضور فضل و کرم کے سورج ہیں جو اندھیروں میں اپنے انوار لوگوں کے سامنے ظاہر کرتے ہیں۔

علامہ ابن مرزوق رحمہ اللہ نے ان اشعار کی تشریح میں فرمایا، جو معجزہ جو نبی لے کر آیا، وہ معجزہ اس نبی کو نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے پہنچا، کتنی پیاری بات فرمائی فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور کا نور بہترین ضیاء پاشیاں کر رہا ہے اور اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی، اگر اس کے بجائے فرماتے فَاِنَّمَا هِيَ مِنْ نُوْرِهٖ تو وہم پیدا ہوتا کہ ان پر نور کی ایک جھلک پڑی اور پھر باقی نہیں رہی حالانکہ ان سب کے معجزات بھی نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تھے کیونکہ حضور فضل و شرف کے سورج ہیں اور باقی انبیائے کرام اس کے ستارے اور ستارے لوگوں کے لئے اندھیروں میں سورج ہی کی روشنی پھیلاتے ہیں، پس ستارے خود بخود ضیا بار نہیں ہوتے بلکہ سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور سورج جب پسِ پردہ ہو تو یہ اسی کی روشنی بکھیرتے ہیں یونہی انبیائے کرام صلی اللہ علیہ وسلم سرکار کے ظہور سے پہلے آپ ہی کی فضیلت کا مظہر تھے ؎

فَاِنْ جَآءَ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ مُؤَخَّرًا
لَقَدْ كَانَ قَبْلَ الْاَنْبِيَآءِ مُقَدَّمَا
وَكَانُوْا لَهُ الْحِجَابَ فِيْ مَرْكَبِ الْهُدٰى

Marfat.com

وَلَا غَرُّوا لِلْحِجَابِ اَنْ تَتَقَدَّمَا

اَقَامَ فَتَاةَ الدِّيْنِ بَعْدَ اعْوِجَاجِهَا

فَمَنْ بَعْدَهٗ مَا اَعْوَجَ مَا كَانَ قَوَّمَا

۱۔ اگرچہ حضور تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے مگر اصل وجود کے لحاظ سے یقیناً سب سے پہلے تھے

۲۔ اور وہ (انبیائے کرام) قافلۂ ہدایت میں، سرکار کے سامنے پردہ بن گئے۔ اور انکو پہلے نبی بنانے پر ذرہ بھی دھوکا نہیں ہوا کہ آپ سب سے اوّل ہیں۔

۳۔ دین خداوندی کے پودے کو ٹیڑھا ہونے کے بعد حضور نے سیدھا فرمایا۔ پس حضور کے بعد کون ہے جو آپ کے سیدھے کئے کو ٹیڑھا کر سکے۔

اور حضرت جبریل علیہ السلام نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو عرض کیا تھا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے آپ پر اس طرح درود بھیجنے کا حکم دیا ہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اٰخِرُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاطِنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ظَاهِرُ

"اے اول! آپ پر سلام، اے آخر! آپ پر سلام، اے باطن! آپ پر سلام، اے ظاہر! آپ پر سلام"۔

اس کا اشارہ بھی اسی مضمون کی طرف ہے، سیدی القطب الصفی القشاشی اور ان کے شیخ الشناوی قدس سرہما مدینہ منورہ میں مواجہہ شریف کے سامنے انہی الفاظ سے سلام عرض کرتے تھے الخ

Marfat.com

آٹھواں باب

درود شریف کن الفاظ سے پڑھنا چاہیئے؟

اس باب میں درود شریف کے بارے میں وہ مباحث ذکر کئے جائیں گے جو میری کتاب "افضل الصلوٰت" میں یا تو ذکر ہی نہیں کئے گئے یا اگر بعض کا ذکر ہوا بھی تو دوسرے اسلوب و کیفیت سے۔ حافظ سخاوی نے ابن صدی کی جو وضاحت نقل کی ہے، اس کی عبارت یہ ہے۔ "نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھنے کی کیفیات میں بہت سی احادیث مروی ہیں، صحابہ کرام اور بعد کے سلف صالحین کا مسلک اس بارے میں یہ ہے کہ درود و سلام کے الفاظ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ منصوص ہی ہوں یعنی قرآن و سنت میں مذکور ہوں، بلکہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ ایسے فصیح و بلیغ الفاظ استعمال کرے جو سرکار کے ادب و احترام اور عظمت و کمال کے مظہر ہوں، کر سکتا ہے۔"

انکی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ہے:۔

اَحْسِنُوا الصَّلٰوۃَ عَلٰی نَبِیِّکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ یُعْرَضُ عَلَیْہِ

"اپنے نبی پر خوبصورت انداز سے درود بھیجا کرو، تمہیں کیا معلوم کہ وہ آپ پر پیش کئے جاتے ہیں۔"

پھر سخاوی نے بعض کیفیات ذکر کرنے کے بعد فرمایا، اس طریق سے یہ کیفیت دلیل ہے اس بات کی کہ یہ کیفیت توقیفی ہے، محض راویوں کا اختلاف نہیں کیونکہ طرق متواترہ سے مختلف انواع و کیفیات کا ثبوت ملتا ہے اور اس

Marfat.com

میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص ان میں سے کسی بھی صحیح ثابت شدہ کیفیت و طریق سے درود شریف پڑھے، وہ اس فرض کی ادائیگی سے عہدہ برآ ہو جائے گا اور یہ اجماع و اتفاق اس بات کی واضح دلیل و شہادت ہے کہ پڑھنے والے کو کسی بھی طریق کا انتخاب کرنے کا اختیار ہے اور اہل نظر کے نزدیک ایسے الفاظ کو اختیار کرنا واجب ہے جن کی سند صحیح تر اور معنی مکمل تر ہو اور بلا خلاف جو شخص سرکار پر مکمل درود بھیجنا چاہے اور سلسلہ میں سعیٔ بلیغ کرے، وہی بہتر طور پر ادائے وجوب بھی کر سکے گا، رہی یہ بات کہ محلِ وجوب کہاں کہاں ہے؟ اور تکرارِ وجوب ہے یا نہیں؟ سو اس جگہ اسکی تفصیل ممکن نہیں۔

مصنّف کو خواب میں تنبیہ

جوانی کے زمانہ میں جب میں نبی علیہ السلام پر درود بھیجتا تو یوں کہتا:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

تو مجھے خواب میں کہا گیا کیا تو نبی علیہ السلام سے بڑھ کر فصیح ہے؟ یا کلمات کے معانی اور مفصّل جامع کلمات کو جاننے والا ہے؟ اگر مفصّل کلام میں کوئی زائد معنی نہ ہوتا تو سرکار اس تفصیل میں نہ پڑتے، اس پر میں نے اللہ تعالےٰ سے معافی مانگی اور وجوب و استحباب ہر دو مقامات پر نص تفصیل کی طرف رجوع کیا، اب اگر طوالت کی گنجائش ہو تو جہاں تک اللہ چاہے کلماتِ تعظیم و تکریم کا اضافہ کر لیتا ہوں یہ سب اس کی مہربانی ہے الخ۔

شیخ جمل نے شرح دلائل الخیرات میں مصنف کے قول اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَمِیْعِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ کے ہمراہ اتنا اضافہ کیا ہے:۔

Marfat.com

مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَغَيْرِهِمْ وَمَنْ اَسْلَمَ قَبْلَ الْفَتْحِ اَوْ بَعْدَهٗ وَمَنْ طَالَتْ صُحْبَتُهٗ لَهٗ وَغَيْرِهٖ وَمَنْ كَانَ مِنْ ذَوِیْ قَرَابَتِهٖ وَغَيْرِهٖ وَمَنْ صَحِبَهٗ صُحْبَةً خَاصَّةً اَوْ عَامَّةً وَمِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَمِنَ الْاَحْرَارِ وَالْمَوَالِیْ وَالْعَبِيْدِ وَمِنَ الْبَالِغِيْنَ وَالصِّبْيَانِ وَالْاِنْسِ وَالْجِنِّ۔

ترجمہ : الٰہی! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ پر یعنی مہاجرین، انصار اور دوسروں پر اور جو فتح مکہ سے پہلے یا اس کے بعد اسلام لائے اور جنکو سرکار کی طویل صحبت میسّر ہوئی ان پر اور دوسروں پر اور جو سرکار کے رشتہ دار تھے ان پر اور دوسروں پر اور ان پر جن کو سرکار کی خصوصی یا عمومی صحبت میسّر ہوئی خواہ مرد ہوں یا عورتیں، آزاد ہوں یا غلام یا موالی، بالغ ہوں یا بچے انسان ہوں یا جن۔

تمام صحابہ کرام کا بھی شمار کیا (اجمالی) اور اسی طرح تمام "مخضرمون" کا بھی (جو سرکار کی حیات ظاہری میں مسلمان ہوئے لیکن ملاقات نہ کر سکے) مثلاً نجاشی اور اویس قرنی رضی اللہ عنہم، حالانکہ صحابہ کرام پر درود کسی نص میں وارد نہیں ہوا[1]

---

[1] اس لیے کہ آل کا لفظ خود اتنا جامع ہے جو ساری امتِ مرحومہ کو شامل ہے کیونکہ قرآن کی رو سے آلِ نبی وہ تمام لوگ ہیں جو نبی کی غلامی میں آگئے خواہ نسبی رشتہ آپ سے رکھتے ہوں یا نہ، البتہ بعد میں جب رافضی نے صحابہ کرام کو اس سے خارج ماننا شروع کیا تو اہلِ سنت نے ان کی تردید کے لئے صحابہ کا ذکر بھی ضروری سمجھا لہٰذا لفظِ صحابہ کا اضافہ ضمناً کیا گیا ہے۔ لیغیظ بھم الکفار (مترجم)

Marfat.com

آپ سے صرف آل پر درود ثابت ہے، پھر آئمہ کرام نے آل پر قیاس کرتے ہوئے صحابہ پر درود بھیجنے کو مستحب قرار دیا، عارف صاوی نے تفسیر جلالین کے حاشیہ میں آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی تفسیر میں شارح کے قول قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ کی تشریح میں فرمایا، نبی علیہ السلام پر درود پڑھنے کے صیغے اتنے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں اور ان میں سب سے افضل وہ الفاظ ہیں جن میں آل اور صحابہ کرام کا ذکر ہو لیں جو شخص ان میں سے کسی صیغہ کو اختیار کر لے اسے خیر عظیم حاصل ہو جائے گی۔

پہلا دُرود

یہ وہ درود ہے جس میں اس کتاب کے جامع نے وہ تمام کیفیات جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں بلفظہٖ جمع کر دی ہیں۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ

Marfat.com

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۸۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

Marfat.com

٩- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

١٠- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَهْلِ
بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

١١- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

١٢- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

١٣- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

١٤- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

Marfat.com

١٥- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

١٦- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓى اٰلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا
مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ
صَلٰوةُ اللّٰهِ وَصَلٰوةُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔

١٧- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ
عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ
وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ
مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِى الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ
وَفِى الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِى الْاَعْلَيْنَ ذِكْرَهٗ
وَدَارَهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

Marfat.com

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

١٨۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

١٩۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

٢٠۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ وَتَرَحَّمْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ
وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ

Marfat.com

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۲۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ تَحَنَّنْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۲۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا
وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلَ اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۲۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۲۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِ اُمَّهَاتِ

Marfat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ۔

٢٥۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

٢٦۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

٢٧۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ۔

٢٨۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

٢٩۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

٣٠۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا

Marfat.com

وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ إِبْرَاهِيمَ۔

٣١۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

٣٢۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ
عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ
وَقَائِدِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ
وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

٣٣۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰى
أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ
وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰى أَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

٣٤۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

٣٥۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

Marfat.com

النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۳۶- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّيَ
عَلَيْهِ وَصَلِّ كَمَا يَنْبَغِيْٓ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۳۷- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّ لِحَقِّهٖٓ اَدَآءً وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ
وَالْمَقَامَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاَجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ
وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ
عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ
يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

۳۸- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۳۹- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى
جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ۔

۴۰- جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ
اَهْلُهٗ۔

یہ وہ درود شریف ہیں جو حدیثوں میں آئے ہیں، میں نے انکو حافظ سخاوی کی کتاب القول البدیع سے نقل کیا ہے، میں نے اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں کیا، اب جو کوئی اس نیت سے کہ جو درود شریف حضور علیہ السلام سے منقول ہے اس میں فضیلت و ثواب زیادہ ہے منقول و مسنون پر کاربند ہونا چاہیے، وہ ان

Marfat.com

پر کاربند ہو جائے ، میں نے ہر دو روایتوں یا دو وں کے درمیان نمبر شمار دے دیئے ہیں اب میں نے اسی ترتیب سے نمبر وار ان احادیث کے حوالہ جات بیان کر دیئے ہیں ، ملاحظہ ہوں :۔

۱ ۔ اس کو مسلم نے ابو مسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲ ۔ اس کو امام مالک نے موطا میں اور ابو داؤد ، ترمذی ، نسائی ، بیہقی نے دعوات میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کیا۔

۳ ۔ اس کو بھی امام احمد ، ابن حبان ، دار قطنی اور بیہقی نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کیا۔

۴ ۔ اس حدیث کو اسماعیل قاضی نے مختلف طرق سے عبدالرحمٰن بن بشیر بن مسعود سے مرسلاً روایت کیا۔

۵ ۔ اس کو امام بخاری اور مسلم نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۶ ۔ اس کو بھی امام بخاری نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کیا۔

۷ ۔ اس کو امام شافعی نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۸ ۔ اسکو اسمعیل قاضی نے حسن سے مرسلاً روایت کیا۔

۹ ۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے حسن سے مرسلاً روایت کیا۔

۱۰ ۔ اس حدیث کو اسماعیل قاضی نے ابراہیم نخعی سے مرسلاً روایت کیا۔

۱۱ ۔ اسکو امام بخاری نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۲ ۔ اس کو بخاری و مسلم وغیرہ نے ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۳ ۔ اس کو بھی امام احمد اور ابو داؤد نے ابو حمید سے روایت کیا۔

۱۴ ۔ اس کو بھی ابن ماجہ نے ابو حمید ہی سے روایت کیا

Marfat.com

۱۵۔ اس کو حاکم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
۱۶۔ اس کو بھی دار قطنی اور ابن شاہین نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کیا۔
۱۷۔ اس کو بھی ابن ابی عاصم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کیا۔
۱۸۔ اسکو النمیری نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔
۱۹۔ اسکو بھی ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔
۲۰۔ اس کو ابن بشکوال اور ابن مسدی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
۲۱۔ اس کو ابن مسدی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔
۲۲۔ اس کو ابن مسدی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔
۲۳۔ اس کو نسائی اور خطیب وغیرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
۲۴۔ اسکو ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
۲۵۔ اس کو امام احمد اور طبری نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
۲۶۔ اس کو امام احمد وغیرہ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
۲۷۔ اسکو امام شافعی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
۲۸۔ اس کو بھی طبری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
۲۹۔ اس کو امام بخاری نے الادب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دونگا اور اسکی شفاعت کروں گا۔
۳۰۔ اس کو بھی ابن ابی عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کیا
۳۱۔ اسکو امام احمد وغیرہ نے بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

Marfat.com

۳۲۔ اس کو احمد بن منیع نے اپنی مسند میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

۳۳۔ اس کو عبدالرزاق نے ایک صحابی سے روایت کیا، ابن طاؤس نے کہا میرے والد بھی یونہی فرمایا کرتے تھے۔

۳۴۔ اس کو ابوداؤد وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو پورا پورا ناپ لینا چاہے ہم اہلبیت پر اس طرح درود بھیجے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ۔

۳۵۔ اس کو ابن عدی وغیرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو یہ بات پسند ہو کہ اسے پورا پورا ناپ ملے تو ہم اہل بیت اس طرح درود بھیجے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ الخ

۳۶۔ اس کو ابوسعید نے اپنی کتاب شرف المصطفٰے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۳۷۔ اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے اپنی بعض تصانیف میں مرفوعاً روایت کیا۔

۳۸۔ اس کو امام احمد وغیرہ نے رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ اسکیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

۳۹۔ اس کو ابوالقاسم التیمی نے الدر المنظم فی المولد المعظم میں ذکر کیا ہے کہا کہ حضور علیہ السلام سے روایت نقل کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا، جو ارواح میں روح محمد پر درود بھیجے الخ خواب میں مجھے دیکھے گا۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا، قیامت کے دن مجھے دیکھیگا اور جس نے مجھے قیامت کو دیکھ لیا، میں اسکی شفاعت کروں گا اور جس کی میں نے شفاعت کردی وہ میرے حوض (کوثر) سے پیئے گا اور اللہ تعالٰے اس کے جسم کو آگ پر

Marfat.com

علم کر دے گا۔

۴۰۔ اس کو ابو نعیم وغیرہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ سرکار نے فرمایا، جو کوئی یہ الفاظ کہے جَزَی اللّٰہُ الخ اس نے ستر فرشتوں کو ایک ہزار صبح تک تھکا دیا۔ (سرکار کی خدمت میں رحمتیں اور پڑھنے والے کو اجر و ثواب پہنچا پہنچا کر)۔

تنبیہ علامہ ابن حجر نے "الدر المنضود" میں کہا، گذشتہ بہت سی روایات میں نبی علیہ السلام نے صرف اپنا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذکر فرمایا ہے حالانکہ مقام تعلیم میں بجائے اسم علم کے دیگر مناسب اسمائے وصفی (مثلاً معلّم وغیرہ) کا ذکر مناسب تر نظر آتا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ سرکار نے اپنے رب کے حضور عاجزی کو ترجیح دی ہے یا اپنے والد محترم ابراہیم علیہ السلام سے موافقت فرمائی ہے کہ سرکار نے (درود شریف میں) ان کا اسم علم ذکر فرمایا ہے اور اسم ذاتی کے ساتھ کسی وصف کا ذکر نہیں فرمایا، اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ آپ کے عظیم الشان اوصاف ذکر کے محتاج نہیں (عیاں راچہ بیان؟) رہا بعض روایات مذکورہ میں اسم گرامی کے بعد ان اسمائے توصیفی کا ذکر مثلاً عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ الخ وغیرہ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں مقام نبوت کا بیان تھا جس کا تقاضا ہے کہ آپ کے ادب و احترام کے پیش نظر آپ کے اوصاف عظیمہ کا ذکر کیا جائے، حاصل کلام یہ کہ نبی علیہ السلام کی تشہدات مختلف ہیں، اکثر مقامات پر مقام تواضع کو آپ نے ترجیح دی اور یہ اکثر روایات میں آتا ہے اور کبھی آپ نے امر واقعی کا بیان فرمایا تاکہ اس سے امت کو ہدایت ہو اور اکمل و اعلیٰ صورت کو اختیار کر کے وہ اپنے لیے بھلائی حاصل کر سکیں اور کبھی تو ایسا کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الخ اب یہاں انہی الفاظ پر اکتفا کیا

Marfat.com

جائے گا جو احادیث میں وارد ہوئے ہیں تاکہ روایاتِ تشہد میں موافقت و مطابقت پیدا ہو، بخلاف ان روایات کے جن میں درود شریف کی تعلیم دی گئی ہے جیسا کہ گزر چکا ہے، ان میں اختلاف ہے۔

سوال کیا وجہ ہے کہ تشہد میں سلام (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الخ) سے متعلق الفاظ کی روایات میں کوئی اختلاف نہیں لیکن درود شریف کے الفاظ میں اختلاف ہے؟

جواب اس میں حکمت یہ ہے کہ درود شریف میں مقامِ تواضع ہے کہ یہاں سرکار کا نامِ اقدس آپ کے والا مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام مبارک کے مقابلہ میں آ رہا ہے پس آپ نے تواضع [illegible] القاب عالیہ کے ہر روایت میں اپنا اسم ذاتی ذکر فرمایا، ادب کا یہی تقاضا تھا، جیسا کہ اکثر روایات میں گزر چکا ہے تشہد میں یہ تعابلی صورت نہیں آپ نے وہ الفاظ منتخب فرمائے جن میں امت کے زیادہ فائدہ ہو، یعنی آپ کا ذکر گرامی اس انداز سے کیا جائے جو آپ کے شایانِ شان ہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور اہلِ اسلام نے آپ کا نامِ نامی لے کر اس طرح نہیں کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم)

سوال حدیثِ ترمذی میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک نابینا کو یہ دعا سکھائی یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ۔ یہاں تو سرکار کو نام لے کر پکارا گیا ہے؟

جواب یہ دعا اور حضور کا وسیلہ حاصل کرنے کا مقام ہے لہٰذا انکساری و تواضع کے مناسب تر یہی صورت ہو سکتی ہے، علاوہ ازیں سرکار نے یا محمد سے پہلے اپنے حقیقی مقام و مرتبہ کو بدیں الفاظ بیان فرمایا بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ پس اس پر غور کیجئے اور ادھر ادھر دھیان نہ کیجئے۔

سوال حدیثِ شفاعت میں آتا ہے کہ جب تمام لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں گے تو آپ فرمائیں گے اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ محمد صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ! یہاں بھی سرکار کا نام لیا گیا ہے۔

جواب یہ تو اس بات کا اعلان ہوگا کہ جس مقامِ محمود کا وعدہ سرکار سے کیا گیا ہے آج وہ صرف آپ کو حاصل ہے اسی لئے جب آپ اپنے رب کے حضور سجدے میں گریں گے تو ارشاد ہوگا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ اے محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ! صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ اسی کا اظہار ہوگا اور یہ اعلان ہوگا کہ آپ کی شفاعت قبول ہے، اسی لئے اس کے بعد ارشاد خداوندی ہوگا قُلْ يُسْمَعْ لَكَ "تم بات کرو تمہاری سنی جائے گی" حضور کی زندگی ظاہری یا وفات کے بعد جب بھی ہمارا سرکار کو یا محمدؐ کے الفاظ سے پکارنا تعظیم و تکریم سے خالی ہوگا، حرام ہوگا[1] یہ اس وقت ہوگا جب تعظیم و تکریم کی کوئی دلیل اس کے ساتھ نہ ہو جیسا کہ فتاوے شہاب الرملی میں لکھا ہے۔

دوسرا درود شریف[2]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ

---

[1] قرآن کریم میں ہے لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا رسول پاک کو آپس میں ایسے مت پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو یہاں گمان گزرتا ہے کہ یا محمد کہہ کر پکارنا ممنوع ہو گیا لیکن خوب سمجھ لیجئے کیا محمد کہہ کر پکارنا اگر عامیانہ پن اور گستاخانہ لہجہ سے ہے تو حرام ہے لیکن یہی لفظ جب وارفتگی کے عالم میں والہانہ انداز میں زبان پہ آجائیں تو مغز قرآن، روح ایمان، مغز دین بن جاتے ہیں جیسے ہجرت کے موقع پر مدینہ منورہ میں داخلے کے وقت تمام صحابہ کرام چھوٹے بڑے مرد عورتیں دہاکی دے رہے تھے یا محمد! یا رسول اللہ! مسلم ج ۲ باب ہجرت۔ (مترجم)

Marfat.com

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ:۔ الٰہی! رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول نبی امّی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ کی بیویوں پر اور اہل ایمان کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر جہانوں میں بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی برکت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول نبی امّی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور آپ کی بیویوں پر جو اہل ایمان کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد اور اہلبیت پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر جہانوں میں، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اس درود کو حافظ عراقی نے احادیثِ صحیحہ سے نقل کر کے جمع کیا ہے اور یہ مقدار اس سے زائد ہے جس کو امام نووی نے چند الفاظ میں نقل فرمایا ہے اور امام نووی کا یہ خلاصہ میری کتاب "افضل الصلوٰت" میں دوسرے نمبر پر لکھا گیا اور اس کیفیت پر علامہ ابن حجر مکی نے کچھ اضافہ فرمایا ہے جسے "افضل الصلوٰت"

Marfat.com

میں تیسرے نمبر پر لکھا گیا ہے۔

تیسرا درود شریف

جسے حافظ سخاوی نے احادیث سے جمع کیا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ
الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَنْصَارِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ كَمَا صَلَّيْتَ وَ
بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ
وَبَارِكْ وَتَرَحَّمْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ
وَاَزْكٰى بَرَكَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَ
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغٰفِلُوْنَ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ
وَعَدَدَ كَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ وَعَدَدِ
خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ
كَلِمَاتِكَ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِكَ اَللّٰھُمَّ
ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ
الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْكُبْرٰى

Marfat.com

وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَاَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي الْاٰخِرَةِ
وَالْاُوْلٰى كَمَآ اٰتَيْتَ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي السُّفَرَآءِ بَيْنَ
مَوَدَّتَهُ وَفِي الْاَعْلِيْنَ ذِكْرَهُ وَاَجْزِهِ عَنَّا مَاهُوَ
اَهْلُهُ خَيْرَ مَاجَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ وَاجْزِ الْاَنْبِيَآءَ
كُلَّهُمْ خَيْرًا صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ اَللّٰهُمَّ
اَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامَ وَارْدُدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلَامَ وَاَتْبِعْهُ مِنْ اُمَّتِهِ
وَذُرِّيَّتِهِ مَا تُقِرُّ بِهِ عَيْنُهُ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ:۔ الٰہی درود برکت اور رحمت بھیج محمد پر جو تیرے بندے، نبی اور امی رسول ہیں، رسولوں کے سردار، پرہیزگاروں کے پیشوا، نبیوں میں آخری، نیکی کے پیشوا، نیکی کے رہنما، رحمت والے نبی، ان کی بیویوں پر جو اہل ایمان کی مائیں ہیں اور انکی اولاد اور گھر والوں پر اور ان کے آل واصحاب پر اور ان کے مددگاروں پر اور ان کے پیروکاروں پر اور ان سے محبت کرنے والوں پر جیسے تو نے درود، برکت اور رحم فرمایا ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر جہانوں میں بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور درود، برکت اور رحم فرما ان کے ہمراہ ہم پر اپنا افضل ترین درود اور اپنی پاکیزہ تر برکتیں، جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں اور غافل تیرے ذکر سے غفلت کریں، جنت وطاق کی گنتی کے برابر اور تیرے مکمل بابرکت کلمات کے برابر اور تیری

Marfat.com

مخلوق کی تعداد کے برابر اور تیری رضا کے برابر اور تیرے عرش کی زینت کے برابر اور تیرے کلمات کی سیاہی کے برابر ایسا درود جو تیرے دوام کے ساتھ ساتھ دائمی ہو، الٰہی! قیامت کے دن انکو مقامِ محمود پر فائز فرمانا جس سے پہلے پچھلے ان پر رشک کریں اور بروزِ قیامت ان کو اپنے قرب میں جگہ بخشنا اور انکی شفاعتِ کبریٰ قبول فرمانا اور ان کا درجہ اور بلند فرمانا اور وہ دنیا و آخرت میں جو مانگیں عطا فرمانا جیسے تو نے ابراہیم و موسےٰ کو عطا فرمایا، الٰہی! اپنی برگزیدہ ہستیوں میں انکی محبت پیدا فرما اور مقربین کے دلوں میں ان کی الفت پیدا فرما اور بلند مرتبہ بندوں میں ان کا ذکر بلند فرما اور ہماری طرف سے انکو وہ بہترین جزا عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہو اور تمام نبیوں کو جزائے خیر عطا فرما، اللہ اور اہلِ ایمان کی درودیں محمد پر نازل ہوں جو نبی امی ہیں، اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں اور بخشش و رضا الٰہی! ہماری طرف سے ان تک سلام پہنچا دیجیو! اور انکی طرف سے سلام کا جواب ہم تک لا دیجیو! اور انکی امت و اولاد کی طرف سے ان کے پیچھے وہ کچھ بھیجیو جس سے ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو، اے پروردگارِ عالم!

اسی کیفیّت کو حافظ سخاوی نے "القول البدیع" میں لکھا ہے اور ابنِ حجر نے اپنی کتاب "الدّر المنضود" میں لکھا ہے کہ اس صورت میں وہ الفاظ جمع ہیں جو نقل سے ثابت ہیں۔

Marfat.com

چوتھا درود شریف

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ وَمَعْدِنِ الْاَسْرَارِ وَمَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَجَمَالِ الْکَوْنَیْنِ وَشَرَفِ الثَّقَلَیْنِ وَسَیِّدِ الْفَرِیْقَیْنِ الْمَخْصُوْصِ بِقَابَ قَوْسَیْنِ۔

ترجمہ:۔ الٰہی! ہمارے آقا محمد پر درود بھیج جو سب نبیوں میں آخری ہیں، اسرار کی کان اور انوار کا منبع ہیں، دو جہاں کا حسن اور دونوں جہان کی بزرگی ہیں، جنوں اور انسانوں کے سردار اور قاب قوسین (مقدار دو کمانوں کی) کے مقامِ قرب کے سزاوار۔

شیخ عبداللہ الہاردشی نے اپنی کتاب "کنوز الاسرار" میں ان الفاظ کی فضیلت کی شرح کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے جب وہ فضل و کرم دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے تیار کر رکھا ہے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں سو انہوں نے بایں الفاظِ مذکورہ درود شریف بھیجا، پس بلاشبہ یہ کامل درودوں میں سے ہے۔

پانچواں درود شریف

اس میں وہ تمام صیغے جمع ہیں جن میں سے کسی ایک کے پڑھنے سے افضل

Marfat.com

تزین درود پڑھنے کی قسم پوری ہو جاتی ہے:۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَلٰی عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّزِدْہُ شَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

Marfat.com

أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ

۸۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَّمَلَكٍ وَّوَلِيٍّ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ
وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّآمَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ۔

۹۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ۔

۱۰۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ
عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ۔

۱۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِكَ۔

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ۔

۱۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

Marfat.com

مَجِيْدٌ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ
كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ
الْغٰفِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔

میں نے یہ چند درود میں سہولت کی خاطر ایک ہی عنوان کے تحت جمع کر دی ہیں تاکہ جسے رغبت ہو اسے تلاش کرنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے، ان اذکار سے درود بھیجنے کا ثواب ہوتا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے کیجیے کہ ان میں سے ہر ایک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ درود سب سے افضل ہے اور یہ کہ جس نے قسم اٹھائی کہ نبی علیہ السلام پر افضل ترین درود بھیجے گا، ان میں سے کوئی سا ایک پڑھ لے، قسم پوری ہو جائے گی، میں نے انکو "القول البدیع"، "الدر المنضود" اور "مسالک الحنفاء" سے نقل کیا ہے، ان میں پہلا درود ابراہیمی ہے، اس کے متعلق امام نووی وغیرہ نے زوردار انداز میں فرمایا ہے کہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے کی یہ کیفیت سب سے افضل ہے اور یہ کہ اگر کسی نے قسم اٹھائی کہ نبی علیہ السلام پر افضل ترین درود بھیجے گا تو اب قسم پوری کرنے کی یہی صورت ہے کہ یہ درود شریف پڑھے۔ تاج الدین سبکی نے "الطبقات" میں اپنے والد ماجد امام تقی الدین سبکی کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ جس شخص نے یہ درود شریف پڑھ لیا تو اس نے یقیناً نبی علیہ السلام پر درود بھیج دیا اور درود شریف پر جو ثواب احادیث میں آیا ہے وہ یقیناً اس کا حق دار ہو گیا اور جو شخص اس کے علاوہ کسی دوسرے الفاظ میں درود شریف پڑھتا ہے، وہ درودِ مطلوب کی تعمیل میں شک میں رہے گا اس لئے کہ صحابہ کرام نے پوچھا تھا، سرکار! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ (نماز میں) تو جواب میں آپ نے یہی درود شریف بتایا تھا۔ پس سرکار نے صحابہ کرام کا اپنے اوپر درود بھیجنا اسی کو قرار دیا تھا، پھر تاج الدین سبکی نے فرمایا، والد صاحب

Marfat.com

(امام تقی الدین سبکی) اس درود شریف کو زبان سے کبھی جدا نہیں کرتے تھے، دوسرے درود شریف کے متعلق القول البدیع میں حافظ ابن حجر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ "جو بات دلیل سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ قسم اس درود شریف کے پڑھنے سے پوری ہو جاتی ہے جو حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو اس بات پر خوش ہو کہ اسے پورا پورا ناپ ملے، یوں کہے: اللھم صل الحدیث"

تیسرا درود شریف وہ ہے جسے ہمارے امام شافعی رضی اللہ نے اپنے رسالہ کے خطبہ میں اختیار فرمایا ہے، ائمہ شافعیہ میں سے ابراہیم المروزی نے فرمایا کہ اس درود شریف سے قسم پوری ہو جاتی ہے، ویسے میں نے اس درود شریف کے بعض فضائل اپنی تالیف "افضل الصلوٰت" میں بھی ذکر کئے ہیں۔

چوتھے درود شریف کے متعلق ائمہ حنفیہ میں سے علامہ کمال ابن الہمام نے فرمایا کہ اس درود شریف سے قسم پوری ہو جاتی ہے کیونکہ جتنی کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس میں موجود ہیں۔

پانچویں درود شریف کے متعلق النمیری نے ابو محمد عبداللہ الموصلی المعروف بہ ابن المشتہر کا جو ایک فاضل تھے، یہ قول نقل کیا ہے، "جو چاہے اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کرے جو ہر اس حمد و ثنا سے افضل ہو جو اس کی مخلوق نے کی ہے خواہ وہ پہلے ہوں یا پچھلے یا ملائکہ مقربین، اہل زمین ہوں یا اہل آسمان اور نبی پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود بھیجے جو افراد مذکورہ میں سے ہر ایک کے درود شریف سے افضل ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو کسی نے مانگا ہے اس سے افضل ترین سوال کرے تو یوں کہے: اللھم لک الحمد الخ

امام قسطلانی نے فرمایا، یہ بھی ان درودوں میں سے ہے جن کے پڑھنے سے اس آدمی کی قسم پوری ہو جاتی ہے جس نے نبی علیہ السلام پر افضل ترین درود

Marfat.com

بھیجنے کی قسم کھائی ہو۔

چھٹے درود شریف کے بارے میں ائمہ مالکیہ میں سے ابیاری نے فرمایا اس سے قسم پوری ہو جائے گی۔

ساتویں درود شریف کے متعلق بھی ائمہ شافعیہ میں سے قاضی حسین کا یہی قول ہے۔

آٹھویں درود شریف کے متعلق علامہ مجدد دین فیروزآبادی کا یہی قول ہے۔

نویں درود کے بارے میں بعض نے فرمایا، قسم پوری ہو جائے گی، سخاوی نے فرمایا یہاں تک مجھے پتہ چلا ہے میرے شیخ کا میلان بھی اسی طرف ہے کیونکہ انہوں نے اس درود شریف کو بلیغ تر فرمایا ہے، سخاوی کے شیخ علامہ ابن حجر عسقلانی ہیں۔

دسویں درود شریف کے متعلق بعض نے کہا ہے کہ قسم پوری ہو جائے گی جیسا کہ "الدر المنضود" میں ہے۔

گیارہویں درود شریف کے بارے میں علامہ مجدد الدین فیروزآبادی نے فرمایا بعض لوگوں نے ان کیفیات کو پسند کیا ہے، اللّٰھم صل علی محمد الخ۔

بارہویں درود شریف کے متعلق بھی علامہ مجد الدین فیروزآبادی نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے اس کو پسند فرمایا ہے۔

تیرہویں درود شریف کے بارے میں امام عفیف الدین الیافعی نے فرمایا، تینوں کیفیات کو جمع کر لینا چاہئے، یوں کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سے وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ تک، اور بعض نے سَلِّمْ تَسْلِیْمًا کا اضافہ کیا ہے۔

چھٹا درود شریف

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

Marfat.com

وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ
صَلٰوةً اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ عَلَيْهِ
وَاَجْرِ بَرَكَاتِ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ فِيْٓ اَمْرِىْ۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَمْسُوْلِكَ الْاَمِيْنِ
وَعَلٰٓى اٰلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ
وَسَلِّمْ وَبَارِكْ۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ
وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ
سَمٰلِكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَخَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ
وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُسْتَلَذِّ ذِبِتَوْحِيْدِكَ وَمُشَاهَدَتِكَ
اَنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ
اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَآئِكَ صَلٰوةً
تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَآئِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا
دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى
بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْوَسِيْلَةَ
فِي الْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

Marfat.com

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعْطِ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ اَهْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اَهْلِ بَيْتِهٖ۔

٦۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا
عَلٰى نَبِيٍّ تُحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ
الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَآئِجُ وَتُنَالُ بِهِ
الرَّغَآئِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ
بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

٧۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ كَمَا لَانِهَايَةَ
لِكَمَالِكَ وَعَدَدِ كَمَالِهٖ۔

٨۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعْطِهِ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ
الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ مَعَ اِخْوَانِهٖ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
سَيِّدِ الرَّحْمَةِ وَسَيِّدِ الْاُمَّةِ وَعَلٰى اٰبَائِنَا اٰدَمَ
وَاُمِّنَا حَوَّآءَ وَمَنْ وَّلَدَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مَلَآئِكَتِكَ
اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ
وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

٩۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَآءِ الرَّحْمَةِ

Marfat.com

وَمِيْمِ الْمُلْكِ وَدَالِ الدَّوَامِ اَلسَّيِّدِ الْكَامِلِ
اَلْفَاتِحِ الْخَاتِمِ، عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ كَائِنٌ اَوْ
قَدْ كَانَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ
ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ صَلَاةً دَائِمَةً
بِدَوَامِكَ، بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا
دُوْنَ عِلْمِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

١٠۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَلْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ
وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ اَلنَّاصِرِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ
اَلْهَادِيْ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ، صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ
وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ۔

١١۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْقُطْبِ الْكَامِلِ
وَعَلٰى اَخِيْهِ جِبْرِيْلَ الْمُطَوَّقِ بِالنُّوْرِ۔

١٢۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تَزِيْنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْ عِلْمِكَ
عَدَدَ اَفْرَادِ جَوَاهِرِ كُرَّةِ الْعَالَمِ وَاَضْعَافَ ذٰلِكَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

١٣۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
النُّوْرِ الذَّاتِيِّ وَالسِّرِّ السَّارِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْاَسْمَاءِ
وَالصِّفَاتِ۔

١٤۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ

Marfat.com

وَسَلِّمْ۔

١٥۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ بَيْتِهٖ۔

١٦۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

١٧۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

١٨۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الصَّلٰوةِ شَيْءٌ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الرَّحْمَةِ شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الْبَرَكَةِ شَيْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ السَّلَامِ شَيْءٌ۔

١٩۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ۔

٢٠۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى

Marfat.com

الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ
مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔
٢١۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّ لَهٗ جَزَآءً وَّ لِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّ
اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَ اجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ
وَ اجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ
وَ رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ
اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ۔
٢٢۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ
الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔
٢٣۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ
وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ
وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ
اَبْلِغْ رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنِّىْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا۔
٢٤۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّ لِحَقِّهٖ اَدَآءً۔
٢٥۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ
نُوْرُهٗ وَ الرَّحْمَةُ لِلْعٰلَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ
مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِىَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ

Marfat.com

وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدَ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ
صَلٰوۃً لَّا غَایَۃَ لَھَا وَلَا انْتِھَآءَ وَلَآ اَمَدَ لَھَا
وَلَا انْقِضَآءَ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِكَ بَاقِیَۃً
بِبَقَآئِكَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا مِّثْلَ ذٰلِكَ۔

۲۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ۔

۲۷۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً
تُحِلُّ بِھَا عُقْدَتِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ وَتُقِیْلُنِیْ
بِھَا مِنْ وَحْلَتِیْ وَتُقَیِّلُ بِھَا عُثْرَتِیْ وَتَقْضِیْ
بِھَا حَاجَتِیْ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ ترتیب وار:۔

۱۔ الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا محمد نبی امّی پر اور ان کی آل اور اصحاب پر اور سلام بھیج۔

۲۔ الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا محمد اور ان کی آل پر جتنا درود زمین و آسمان والے ان پر بھیجتے ہیں اور الٰہی اپنی عجیب مہربانی میرے شامل حال فرما دے

۳۔ الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا محمد پر جو تیرے رسول امین ہیں اور انکی آل پر جیسے تیرے کمال کی کوئی حد نہیں اور ان کے کمال کے برابر اور سلام و برکت نازل فرما۔

۴۔ الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا محمد پر جو تیرے انوار کے سمندر اور تیرے اسرار

Marfat.com

کی کان اور تیرے حجّت کی دلیل اور تیری مملکت کے دولہا اور تیری بارگاہ کے امام، تیری رحمت کا خزانہ اور تیری شریعت کا راستہ ہیں جو تیری توحید و مشاہدہ سے لذت حاصل کرنیوالے ہیں، چشم وجود کی پتلی اور ہر موجود کا سبب ہیں، تیری مخلوق کے خاص الخاص ہیں، تیری روشنی کے عکس کا پرتو دل ہیں ایسا درود جو تیرے دوام سے دائمی اور تیری بقا سے باقی ہو، تیرے علم میں غیر محدود ہو، ایسا درود جو تجھے راضی کرے اور جس کو تو پسند کرے اور جس کو ہماری طرف سے بھی تو پسند کرے، اے پروردگارِ عالم!

۵۔ الٰہی درود بھیج محمد اور آلِ محمد پر جیسے تو ان کے لئے چاہے اور پسند کرے، الٰہی! اے محمد و آلِ محمد کے پروردگار! محمد و آلِ محمد پر درود بھیج اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بلند درجہ اور جنّت میں مقامِ وسیلہ عطا فرما، الٰہی! اے محمد و آلِ محمد کے پروردگار! محمد و آلِ محمد پر درود بھیج اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا کچھ عطا فرما جس کے وہ مستحق ہیں، الٰہی! درود بھیج محمد و آلِ محمد اور ان کے اہلِ بیت پر۔

۶۔ الٰہی درودِ کامل اور سلامِ تمام بھیج اس نبی پر جس سے گرہیں کھلتی ہیں، تکلیفیں دور ہوتی اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں جس کے ذریعے مرغوب چیزیں اور حسنِ خاتمہ حاصل ہوتا ہے اور جس کے چہرۂ اقدس کے صدقے بارش مانگی جاتی ہے اور ان کے آل و اصحاب پر۔

۷۔ الٰہی! ہمارے آقا محمد اور انکی آل پر حساب درود بھیج جیسے تیرے کمال کی کوئی حد نہیں اور ان کے کمال کے برابر۔

۸۔ الٰہی! محمد و آلِ محمد پر درود بھیج اور انکو وسیلہ و فضیلت اور بلند درجہ عطا

Marfat.com

فرما اور سرکار کو آپ کے برادرانِ گرامی قدر حضرات انبیائے کرام، علیہ وعلیہم السلام اور صالحین کے ہمراہ مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالےٰ درود بھیجے نبی رحمت و آقائے امّت پر اور ہمارے والدِ بزرگوار آدم اور والدہ ماجدہ حوّا اور ان کی اولاد میں سے جتنے نبی، صدیق، شہداء اور نیکوکار ہوئے، صلی اللہ علیہم وسلم اور درود بھیجے اپنے تمام فرشتوں پر آسمان والے ہوں یا زمین والے اور ان کے ہمراہ ہم پر (بھی) اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

۹۔ الٰہی درود بھیج ہمارے آقا محمد پر جو رحمت کی حاء، ملک کی میم اور دوام کی دال ہیں، سیّد کامل، فاتح خاتم ہیں، اس مخلوق کی تعداد کے برابر جو تیرے علم میں ہونے والی ہے یا ہو چکی ہے جب بھی ذکر کرنے والے تیرا اور ان کا ذکر کریں اور جتنی مرتبہ تیرے اور ان کے ذکر سے غافل غفلت برتیں، ایسا درود جو تیرے دوام سے دائمی اور تیری بقا سے باقی ہو تیرے علم میں جس کی کوئی حد نہ ہو یا (تیرے علم کے بغیر جس کی کوئی حد نہ ہو) بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۰۔ الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا محمد پر جو (علم و عمل کے) بند دروازوں کو کھولنے والے ہیں اور پہلی شرائع کے ختم کرنیوالے ہیں، حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے اور تیری سیدھی راہ کی ہدایت کرنے والے ہیں اللہ تعالےٰ ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر ان کے قدرِ رفیع اور شانِ عظیم کے شایان درود و سلام بھیجے۔

۱۱۔ الٰہی! ہمارے آقا محمد پر درود بھیج جو قطبِ کامل ہیں اور ان کے بھائی جبریل پر جن کی گردن میں نور کا پٹہ ہے۔

Marfat.com

۱۲۔ الٰہی! ہمارے آقا و مولا محمد پر درود بھیج، ایسا درود جس کا وزن زمین و آسمان اور تیری معلومات کے برابر ہو، کرۂ عالم کے جواہر کے برابر اور اس سے کئی گنا زیادہ، بے شک تو ہی لائقِ تعریف بزرگ ذات ہے۔

۱۳۔ الٰہی درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر جو نورِ ذاتی اور تمام اسما و صفات میں روحِ رواں ہیں۔

۱۴۔ الٰہی! ہمارے آقا محمد اور ان کی آل پر درود و سلام بھیج۔

۱۵۔ الٰہی! ہمارے آقا محمد اور آپ کے اہلِ بیت پر درود و سلام بھیج۔

۱۶۔ الٰہی! محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جو تیرے بندے، نبی و رسول اور نبیِّ امی ہیں۔

۱۷۔ الٰہی! محمد پر پہلوں میں درود بھیج اور محمد پر پچھلوں میں درود بھیج اور محمد پر نبیوں میں درود بھیج اور محمد پر رسولوں میں درود بھیج اور محمد پر اعلیٰ علیین میں تا قیامت درود بھیج! (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۸۔ الٰہی! محمد پر درود بھیج یہاں تک کہ کوئی درود نہ رہے اور محمد پر رحم فرما یہاں تک کہ کوئی رحمت نہ رہ جائے اور محمد پر برکت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی برکت نہ رہ جائے اور محمد پر سلام نازل فرما یہاں تک کہ کوئی سلام نہ رہ جائے۔

۱۹۔ الٰہی! محمد پر درود بھیج اتنی تعداد میں جتنا ذکر کرنے والے ان کا ذکر کریں اور جتنا غافل ان کے ذکر سے غفلت برتیں۔

۲۰۔ الٰہی! ہمارے آقا محمد پر ایسا درود بھیج جس کے ذریعے تو ہمیں ہر قسم کے خوف اور آفات سے بچائے اور جن کے ذریعے تو ہماری تمام حاجتیں پوری فرمائے اور جس کے ذریعے تو ہم کو تمام برائیوں سے پاک فرمادے

Marfat.com

اور جس کے ذریعے تو ہمیں اپنے حضور اعلیٰ درجات پر فائز فرمائے اور
جس کے ذریعے تو ہم کو زندگی میں اور موت کے بعد تمام بھلائیوں کی آخر
حدود تک پہنچا دے

۲۱۔ الٰہی! محمد اور آلِ محمد پر ایسا درود بھیج جو تیری رضا کا سبب اور ان
کے لئے جزا ہو جس سے ان کا حق ادا ہو اور انکو مقامِ وسیلہ، فضیلت
اور وہ مقامِ محمود عطا فرما جس کا ان سے تو نے وعدہ فرما رکھا ہے۔
اور ہماری طرف سے انکو وہ جزا عطا فرما جس کے وہ حقدار ہیں اور
ہماری طرف سے آپ کو اس سے افضل جزا عطا فرما جو کسی قوم کی طرف
سے تو نے اس کے نبی کو اور کسی امت کی طرف سے اس کے رسول
کو عطا فرمائی، اور سرکار کے تمام بھائی بند نبیوں اور صدیقوں پر
درود بھیج! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

۲۲۔ الٰہی! محمد پر درود بھیج اور قیامت کو انہیں اپنے مقامِ قرب پر فائز فرما۔

۲۳۔ الٰہی! ارواح میں ہمارے آقا محمدؐ کی روح پر درود بھیج اور اجسام میں
ہمارے آقا محمد کے جسمِ اطہر پر درود بھیج اور قبروں میں ہمارے آقا محمد
کی قبرِ انور پر درود بھیج! الٰہی! میری طرف سے ہماری سرکار محمد مصطفےٰ
کی روح پر ہدیۂ سلام پہنچا دے!

۲۴۔ الٰہی! ہمارے آقا محمد پر ایسا درود و سلام اور برکت نازل فرما جو تیری
رضا اور ان کے ادائے حق کا ذریعہ ہو۔

۲۵۔ الٰہی! ہمارے محمدؐ پر درود و سلام بھیج! ایسے محمد جن کا نور مخلوق سے
پہلے اور جن کا ظہور کائنات کے لئے رحمت ہے جو تیری مخلوق گزر
چکی ہے اس کے اور جو باقی ہے اس کے برابر، جو نیک ہوتے انکے

Marfat.com

اور جو بدبخت ہوئے ان کے برابر، ایسا درود جو اعداد و شمار پر حاوی
اور حد و انتہا کا احاطہ کرلے، ایسا درود جس کی نہ غایت ہو نہ انتہا،
جس کی نہ کوئی مدت ہو نہ خاتمہ، ایسا درود جو تیرے دوام سے دائمی
اور تیری بقا سے باقی ہو جس کی تیرے علم میں کوئی حد نہ ہو یا تیرے علم کے
بغیر کوئی حد نہ ہو اور ان کے آل و اصحاب پر بھی ایسا ہی درود و سلام۔

۲۶۔ الٰہی! محمد پر درود و سلام بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور
تمام اہلِ ایمان و اہلِ اسلام مرد و زن پر۔

۲۷۔ الٰہی! ہمارے آقا و مولیٰ محمد اور ان کے آل و اصحاب پر ایسا درود
و سلام جس سے میری گرہ (مشکل) کھل جائے اور میری مصیبت دور
ہو جائے اور جس سے تو مجھے خوف سے بچالے اور جس سے تو میری
لغزش کو معاف فرمادے اور جس سے تو میری حاجت پوری فرمادے

یہ ہیں درود و سلام والے وہ فضیلت والے جملے جن کو شیخ احمد ملوی نے
ذکر کیا ہے اور انہوں نے ان میں سے ہر ایک کا فائدہ ساتھ ساتھ حاشیہ میں ذکر
کیا ہے، ان میں سے اکثر فوائد اور ان پر مختصر تبصرہ میری کتاب "افضل الصلوات"
میں ذکر ہو چکا ہے، کچھ تو شیخ ملوی کے علاوہ ان علماء کے حوالہ سے جنہوں نے
شیخ ملوی سے نقل کیا ہے اور کچھ ان علماء کے حوالہ سے جن سے شیخ ملوی نے
نقل کیا ہے، تاہم وہاں مجھ سے بعض فوائد رہ گئے ہیں جن کو ملوی رحمہ اللہ نے
ذکر فرمایا ہے، میرا خیال ہے کہ ان کو بھی یہاں ترتیب وار لکھ دوں تاکہ جو کوئی ان
سب سے واقفیت حاصل کرکے اپنا ورد بنانا چاہے اس کے لئے آسانی ہو
جائے، اب میں یہاں ان تمام فوائد کو بغیر کسی تصرف و تغیر کے ترتیب وار ذکر کر دیتا
ہوں تاکہ نمبر دیکھ کر جو چاہے بآسانی ہر ایک کے فوائد معلوم کر سکے۔

Marfat.com

مذکورہ بالا درود شریف کے نمبر وار فوائد

۱۔ شیخ امام، عارف باللہ، سیدی عبداللہ بن محمد المغربی، القصیری، کنکسی نے یہ درود شریف اپنے شیخ قطب کامل، صاحب مقامات رفیعہ، عجیب و غریب اعلیٰ تجلیات کے مالک جو تقریباً تیس سال تک قطبیت کے مقام پر فائز رہے مولانا سیدی عبداللہ الشریف العلمی سے حاصل کیا، یہی درود شریف ان کی طریقت کا سہارا ہے اسی کے ذریعے وہ خود بھی مقام ولایت تک پہنچے اور اسی کے ذریعے انہوں نے اپنے شاگردوں کو مقام ولایت تک پہنچایا، وہ نبی علیہ السلام پر روزانہ پچیس ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

۲۔ اس کی سند بھی وہی ہے جو اوپر ذکر ہوئی، یہ درود شریف قطب کامل کو نبی علیہ السلام نے بتایا تھا۔

۳۔ ستر ہزار مرتبہ پڑھیں۔

۴۔ بعض بزرگوں سے مروی ہے کہ یہ درود شریف چودہ ہزار مرتبہ پڑھے اس کے پڑھنے والے کو قیامت کے دن بکثرت انوار حاصل ہونگے اسی لئے اس کو قیامت کے نور والا درود کہا جاتا ہے، کہا گیا ہے کہ یہ درود شریف قدرتی خط سے ایک پتھر پر لکھا ہوا پایا گیا ہے، شیخ نے اس کی ایک اور روایت ذکر کی ہے جو یہ ہے :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ
اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ
وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ اَلْمُتَلَذِّذِ
بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ

Marfat.com

كُلِّ مَوْجُوْدٍ، عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ اَلْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَآئِكَ، صَلٰوةً تُحِلُّ بِهَا عُقْدَتِيْ وَ تُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِيْ، صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَآئِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَ تُرْضِيْهِ وَ تَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ گزر چکا ہے۔

۵۔ حضرت جابر نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، جو میری امتی صبح و شام یہ درود شریف پڑھے اس نے نثر لکھنے والوں کو ہزار دن تک تھکا دیا اس نے نبی علیہ السلام کا حق ادا کر دیا، اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت ہو گئی۔

۶۔ ہزار مرتبہ پڑھے یہ قید سے رہائی کے لئے نافع ہے اسی طرح دشمنوں سے خوف کی وجہ سے گھر سے باہر نہیں نکل سکتا تو اس کو چار ہزار مرتبہ پڑھے خواہ دن میں یا رات میں لیکن پڑھے ایک ہی مجلس میں۔ اور درمیان میں بات نہ کرے میں نے یہ بات ایک کتاب میں لکھی دیکھی ہے جو ہمارے شیخ کے پاس جن کا ذکر گزر چکا ہے رکھی تھی، پھر میں نے یہی بات مولانا شریف رضی اور محمد رضی ان کے بھائی مولانا شریف سیدی محمد تہامی سے سنی، یہ سب مولانا سیدی عبداللہ شریف جن کا اوپر ذکر ہوا ہے کے پوتے ہیں۔

۷۔ اپنے زمانہ کے حافظ الحدیث، امام المحدثین، شیخنا سیدی عبدالقادر ابن علی الفاسی رضی اللہ عنہ "اللہ ان سے ہم کو نفع دے" سے منقول ہے کہ یہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھے۔

۸۔ اس کے متعلق بھی امام سنوسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک ہزار

Marfat.com

مرتبہ پڑھے۔

۹۔ امام سنوسی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق بھی ایک ہزار مرتبہ پڑھنا مروی ہے۔

۱۰۔ استاد البکری سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا، جو آدمی عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ یہ درود پڑھ لے اور پھر جہنم میں چلا جائے تو مجھے اللہ تعالےٰ کے سامنے پکڑ لے۔

۱۱۔ امام ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس درود شریف کا ایک بار پڑھ لینا فدیہ بن جائیگا۔

۱۲۔ اس کا بھی ایک مرتبہ پڑھ لینا فدیہ ہوگا

۱۳۔ امام شاذلی سے منقول ہے کہ ایک لاکھ مرتبہ پڑھے، ہر تکلیف سے چھٹکارا ملے گا۔

۱۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، جس نے کھڑے ہونے کی حالت میں یہ درود شریف پڑھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھ کر پڑھا تو کھڑا ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جائے گی شیخ نے اس کی ایک اور روایت نقل کی ہے جو یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ یعنی آل کی جگہ اہل۔

۱۵ جو شخص سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، اللہ اسکی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، تیس دنیا کی اور باقی آخرت کی۔

۱۶۔ جو شخص بروز جمعہ نماز عصر کے بعد اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں، فرمایا یوں کہا کرو! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ تک پڑھ کر ایک گرہ دے لے۔ الحدیث

Marfat.com

اور الرصاع میں ہے کہ جمعہ کے دن اس طرح درود شریف پڑھنا، نمازِ عصر پر اسّی گناہ فضیلت رکھتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ اور الساحلی کے کلام سے یہ مفہوم مترشح ہوتا ہے کہ ثوابِ مذکور کے حصول کے لیے مطلق درود شریف پڑھنا شرط ہے، خاص الفاظ کی قید نہیں ہے، الساحلی کی نظم میں لکھا ہے ؎

وَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ
یُصَلِّیْ ثَمَانُوْنَ عَلٰی عَلَمِ الْھُدٰی
لِیُغْفَرَ مِنْ اَوْزَارِ ذَاکِرِ اَحْمَدَ
ثَمَانُوْنَ عَامًا ھٰکَذَا جَآءَ مُسْنَدًا

"اور بروز جمعہ نمازِ عصر کے بعد اسّی مرتبہ درود بھیجے ان پر جو ہدایت کا نشان ہیں تاکہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے والے کے اسّی سال کے گناہ بخشے جائیں"

مسند روایات میں یونہی آیا ہے بلکہ صاحب "القوت" نے تو اس مفہوم کی تصریح کی ہے۔

۱۷۔ سعید بن عطار سے منقول ہے، جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، اس کے گناہ زائل کر دیے جاتے ہیں اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں، ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے، اس کی دعا قبول ہوتی ہے، اس کی آرزو حاصل ہوتی ہے اور دشمنوں کے خلاف اس کی مدد کی جاتی ہے۔

۱۸۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے اس کے متعلق ایک حکایت بیان کی جاتی ہے جو حضور علیہ السلام کی بارگاہِ اقدس میں ایک اعرابی سے متعلق ہے اور نبی علیہ السلام نے اس کا مرتبہ بآوازِ بلند فرمایا۔

Marfat.com

۱۹۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بات تواتر سے منقول ہے کہ ان کو خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ آپ سے اللہ تعالےٰ نے کیا برتاؤ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، اللہ نے میری مغفرت فرمائی مجھے انعام فرمایا اور مجھے جنّت میں دولہا بنا کر لے جایا گیا اور مجھ پر اس طرح پھول نچھاور کئے گئے جس طرح دولہا پر نچھاور کئے جاتے ہیں، دیکھنے والا کہتا ہے کہ میں نے کہا، آپ نے یہ مقام کیسے حاصل کیا تو فرمایا کہ خط میں یوں درود لکھنے کی وجہ سے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

۲۰۔ جو کوئی اس درود شریف کو پانسو مرتبہ پڑھے، جتنا چاہے دودھ دوہ لے اور وہ دل کا غنی ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ! السمہودی نے اپنی کتاب "جواہر العقدین فی فضل الشرفین" میں فرمایا، جو کوئی طاعون سے بچنا چاہے، اس کو کثرت سے پڑھے۔ اس کو ابن ابی حجلہ نے ابن خطیب پیرود سے نقل کیا ہے اور اس کا تجربہ کیا گیا ہے، یہ بات بالکل درست ہے، اور جو کوئی کسی تکلیف و مصیبت میں ایک ہزار مرتبہ اس کو پڑھے، اس کی مشکل حل ہو جائے گی اور حصول مقصد میں کامیابی ہوگی اور الفاکہانی نے اپنی کتاب "الفجر المنیر" میں کہا، مجھے شیخ صالح موسیٰ نابیانے فرمایا تھا کہ وہ سمندر کے سفر پر روانہ ہوئے، کہا کہ ہم پر آندھی آمسلط ہوئی جسے الٹنے پلٹنے والی آندھی کہا جاتا ہے، جو کوئی اس سے دوچار ہو، کم ہی بچتا ہے، پس مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا، خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا، سرکار اہل کشتی سے فرماتے ہیں، ایک ہزار مرتبہ یہ درود پڑھو! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ آخر تک، فرمایا کہ میں نے بیدار ہو کر کشتی والوں کو خواب بتایا، پھر ہم نے تقریباً تین سو مرتبہ درود شریف پڑھا تو اللہ تعالےٰ نے اس طوفان سے ہم کو نجات بخش دی۔

Marfat.com

۲۱۔ احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ جو کوئی بروز جمعہ سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اور سات جمعوں تک یہ عمل کرے، اس کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

۲۲۔ اس روایت کو طبرانی نے کبیر میں اور احمد، بزار اور ابن ابی عاصم نے رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ مِنْکَ اور ایک روایت میں یہ لفظ ہے اَلْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ مِنْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

۲۳۔ اس سلسلہ میں نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو شخص کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ اَرْوَاحِہَا وَ مجھے خواب میں دیکھے گا، اس کو حافظ دیبلی نے عمل الیوم واللیلۃ میں ذکر کیا ہے۔

۲۴۔ جو کوئی دن میں تینتیس ۳۳ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اسکی قبر اور قبر مصطفٰے صلی اللہ علیہ کے درمیان سے حجاب دور فرما دیگا۔

۲۵۔ یہ الفاظ سیدی عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے ہیں جو آدمی صبح و شام دس دس مرتبہ ان کا ورد کرے اس کے لئے اللہ کی بڑی رضامندی اور اس کی ناراضگی سے امان واجب ہو گئی۔ اور اس پر مسلسل و متواتر اللہ کی رحمت اور ہر برائی سے حفاظت رہے گی اور اس کے کام آسان ہوں گے۔ اور سخاوی نے اپنے شیوخ سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ ایک بار پڑھنا دس ہزار کے برابر ہے

۲۶۔ اس کے متعلق حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو، وہ اپنی دعا میں یوں کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الصِّیْغَۃِ

Marfat.com

یہ امام سنوسی رضی اللہ عنہ "اللہ ان سے ہمیں منتفع فرمائے سے مروی ہے
اور اسے ہم نے اپنے شیخ مذکور سے حاصل کیا ہے کہ جس کی اللہ تعالیٰ
کی جناب میں کوئی حاجت ہو اور کسی تکلیف و رنج میں ہو یا اس پر کوئی بپتا پڑی
ہو، وہ آدھی رات کو اٹھ کر اچھی طرح وضو کرے اور آرام سے دو رکعت
نفل پڑھے، جب سلام پھیرے تو اسی طرح قبلہ رخ ہو کر ایک ہزار مرتبہ
یہ درود شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی
مشکل حل فرمائیگا، پس اس ذخیرہ کو حاصل کیجئے کہ اس کے بہت فوائد ہیں۔
الملوی کا کلام ختم ہوا۔ اور میں نے یہ درود شریف تین نسخوں میں ستائیس صیغوں
میں لکھا دیکھا ہے اور مرتضیٰ نے شرح احیا میں لکھا ہے کہ اس کے
شیخ الملوی کے درود کے چالیس صیغے ہیں شاید وہ کوئی اور درود شریف
ہو یا کاتب کی غلطی ہو، واللہ اعلم۔

ساتواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ
ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُ اللّٰهِ
وَجَرٰی بِهٖ قَلَمُ اللّٰهِ وَنَفَذَ بِهٖ حُكْمُ اللّٰهِ
وَوَسِعَ عِلْمُ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ وَّمِلْءَ كُلِّ
شَیْءٍ، عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ وَزِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ

Marfat.com

وَرِضَا نَفْسِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِ اللّٰهِ عَدَدَ
مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ
صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدَ وَتُحِيْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوةً
دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ بَاقِيَةً بِبَقَآءِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:۔ الٰہی! درود بھیج ہمارے سردار محمد پر جو تیرے بندے اور رسول نبی امّی ہیں اور ان کے آل واصحاب پر، جب بھی ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں اور غفلت برتنے والے ان کے ذکر سے غفلت برتیں اللہ کی معلومات کی تعداد کے برابر اور اللہ کے قلم چلنے کی تعداد کے برابر اور حکمِ الٰہی کے نفاذ کے برابر اور علم الٰہی کی وسعت کے برابر، ہر شے کی تعداد اور ہر شے کے برابر، مخلوقِ خدا کی تعداد کے برابر اور عرشِ الٰہی کی زینت کے برابر اور ذاتِ الٰہی کی رضا کے برابر اور کلماتِ الٰہی کی سیاہی کے برابر، جو ہوا اور جو ہوگا اور جو ہونے والا ہے اسکی تعداد کے برابر، ایسا درود جو اعداد وشمار اور حد وحساب سے زائد ہو، ایسا درود جو تیری حکومت کے دوام کے ساتھ دائمی ہو اور بقائے الٰہی کے ساتھ باقی ہو۔"

اس کو شیخ "الدیربی" نے اپنے مجربات میں ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ نبی علیہ السلام پر درود وسلام کے عظیم الشان صیغوں میں سے یہ بھی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الخ پھر فرمایا کہ بعض بزرگوں کا کہنا ہے جو شخص اپنی خواب گاہ میں آکر دستے وقت دس مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اور پھر قبلہ رخ دائیں کروٹ پر باوضو ہو کر سو جائے، وہ نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ الدیربی کی عبارت ختم ہوئی۔

Marfat.com

آٹھواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ جَرٰی بِہِ الْقَلَمُ

ترجمہ: "الٰہی! ہمارے آقا محمد اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیج!
ان حروف کی تعداد کے برابر جو قلم سے لکھے گئے ہیں"۔

اس درود شریف کو کتاب بغیۃ المسترشدین فی تلخیص فتاوی بعض الائمۃ من العلماء المتأخرین میں علامہ حضرمیہ کے مفتی سید شریف عبدالرحمن بن محمد باعلوی نے ان اذکار اور دعاؤں میں ذکر کیا ہے جو نمازوں کے بعد شرعاً مطلوب ہیں، حالانکہ روایات مطلق ہیں، انہوں نے یہ روایت باسودان کی کتاب حدائق الارواح سے نقل کی ہے، اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک اہم فائدہ بھی ان سے نقل کیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:۔

فائدہ: القطب الحدّاد سے منقول ہے کہ جن باتوں سے مرتے وقت حسن خاتمہ کی دولت ہاتھ آتی ہے ان میں یہ بھی ہے کہ مغرب کے بعد چار مرتبہ یہ کلمات پڑھے:۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ۔

ترجمہ: "میں بخشش چاہتا ہوں اس اللہ تعالیٰ سے جس کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں، ہمیشہ زندہ و قائم، جو کبھی نہ مرے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، میرے پروردگار! مجھے بخش دے"۔

بعض عارفین سے منقول ہے کہ جو شخص نماز مغرب کے بعد بات چیت

Marfat.com

کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ جَرٰی بِہِ الْقَلَمُ۔

اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا الحدائق الازہار لباسودان کی عبارت ختم ہوئی۔

میں نے ان الفاظ میں وسلم کا لفظ اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے تاکہ حرف صلوٰۃ کے ذکر سے جو کراہت پیدا ہوتی ہے اس سے بچا جائے اور میرے خیال میں غالباً اصل کتاب میں یہ لفظ موجود ہوگا۔

نواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً وَّلِحَقِّہٖ
اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ
اَفْضَلَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی
جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ
وَالشُّھَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ

Marfat.com

عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی
الْقُبُوْرِ وَاجْعَلْ شَرَفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِیَ
بَرَكَاتِكَ وَمَآفَةَ تَحَنُّنِكَ وَرِضْوَانَكَ
عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ
وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا۔

ترجمہ:۔ الٰہی! درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جو تیرے بندے، نبی اور رسول، نبی امّی ہیں اور آلِ محمد پر، ایسا درود جو تیری رضا اور ان کے حق کی ادائیگی کا سبب ہو اور حضور کو وسیلہ، وہ مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ہماری طرف سے ان کو وہ جزا عطا فرما جس کے وہ مستحق ہیں اور انکو ہر اس جزا سے بہتر جزا عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اس کی امّت کی طرف سے عطا فرمائی اور درود بھیج سرکار کے تمام برادران، انبیائے کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین پر، الٰہی! درود بھیج محمد پر پہلوں اور درود بھیج محمد پر پچھلوں میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قیامت تک درود بھیجیو! الٰہی! ارواح میں روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور اجسام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ انور پر اور قبروں میں سے قبرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیو! اور اپنی بزرگ تر درود وبکثرت سلام اور مسلسل برکتیں اور اپنی شفقت بھری رحمت ورأفت ورضامندی حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فرما جو تیرے بندے، نبی اور رسول ہیں۔

مسالک الحنفاء میں فرمایا کہ اس درود شریف کو امام، عارف شہاب الدین احمد سہروردی نے اپنی کتاب "عوارف المعارف" میں ذکر فرمایا ہے، میں کہتا ہوں

Marfat.com

یہ درود شریف تین صیغوں سے مرکب ہے جن کا کتاب "افضل الصلوات" میں مع فوائد معمولی اختلاف کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے اور یہ الفاظ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً ، شہاب شرح زبیدی مؤلف مختصر البخاری نے اپنی کتاب الصلوٰۃ والعوائد میں مستقل صیغوں کے ساتھ ذکر کئے ہیں اور کہا کہ فقیہ صالح عمر بن سعید بن صاحب ذی عقیب سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی ان الفاظ کو روزانہ تینتیس ۳۳ مرتبہ کہے، اللہ تعالےٰ اس کی قبر اور قبر مصطفٰے کے درمیان سے پردہ اٹھا دیگا الخ۔

دسواں درود شریف

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ترجمہ:۔ "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے نبیوں اور اس کے رسولوں اور اس کی ساری مخلوق کے درود محمد اور آلِ محمد پر ہوں، آپ پر اور ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں"۔

یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا درود کہلاتا ہے، اسکو ابو موسیٰ مدینی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

Marfat.com

گیارہواں درود شریف

درودِ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ رُوْحُہٗ رُوْحُ الْاَرْوَاحِ وَالسَّلٰئِکَۃِ وَالْکَوْنِ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

ترجمہ:۔ "الٰہی! ان پر درود بھیج جن کی روح روحوں کی، ملائکہ کی اور کائنات کی محراب ہے، الٰہی! ان پر درود بھیج جو نبیوں اور رسولوں کے امام ہیں الٰہی! ان پر درود بھیج جو اہلِ جنت، اللہ کے مومن بندوں کے امام ہیں"

یہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا درود شریف ہے، اسے صاحب ابریز نے اپنے باب چہارم میں ذکر فرمایا ہے، فرمایا کہ میرے شیخ، غوث زماں، سیدی عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب سیدالوجود صلی اللہ علیہ وسلم اولیا اللہ کے دربار میں تشریف لاتے تو سرکار کے ہمراہ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین، علی المرتضیٰ، حسن و حسین اور ان کی والدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم بھی تھے، فرمایا کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا دیگر خواتین کے ساتھ جیسا کہ گزر چکا ہے دربار اقدس میں بائیں طرف تشریف فرما تھیں سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ان خواتین رضی اللہ عنہن کی قائد تھیں، سیدی عبدالعزیز نے فرمایا، میں نے سیدہ کو ایک رات اپنے والدِ بزرگوار علیہ السلام پر یہ درود پڑھتے سنا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ رُوْحُہٗ رُوْحُ الْاَرْوَاحِ آخر تک، شیخ نے فرمایا، سیدہ رضی اللہ عنہا درود شریف تو پڑھتی تھیں البتہ الفاظ یہ نہ تھے میں نے اس مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے، واللہ اعلم۔ شیخ کی عبارت ختم ہوئی۔

Marfat.com

بارہواں درود شریف ۱۲

سیّد زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما کا درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ شَابًّا فَتِیًّا وَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ کَھْلًا مَرْضِیًّا وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
رَسُوْلًا نَبِیًّا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی
تَرْضٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَعْدَ الرِّضَا وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ اَبَدًا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَرَدْتَّ اَنْ یُّصَلّٰی
عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِکَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ رِضٰی نَفْسِکَ وَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
مِدَادَ کَلِمَاتِکَ الَّتِیْ لَا تَنْفَدُ اَللّٰھُمَّ
وَ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِیْلَۃَ
وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ بُرْھَانَکَ
وَ اَفْلِجْ حُجَّتَکَ وَ اَبْلِغْہُ مَاْمُوْلَکَ فِیْ اَھْلِ

Marfat.com

بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ
وَبَرَكَاتِكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهِ
الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
بِاَفْضَلِ مَاصَلَّيْتَ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّثْلَ ذٰلِكَ وَارْحَمْ
مُحَمَّدًا مِّثْلَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ فِي الْلَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي
الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
الصَّلٰوةَ التَّآمَّةَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ الْبَرَكَةَ
التَّآمَّةَ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدِ السَّلَامَ التَّآمَّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَآئِدِ
الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرِ الدَّاهِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ
الْمَكِّيِّ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِرَاوَةِ وَالْجِهَادِ
وَالْمِغْفَرِ صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْخَيْرِ صَاحِبِ
السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْاٰيٰتِ، اَلْمُعْجِزَاتِ وَ
الْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ

Marfat.com

وَ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَ الشَّفَاعَةِ وَالسُّجُوْدِ
لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ لِعَدَدِ
مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ
عَلَيْهِ ۔

ترجمہ :۔ الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج پچھلوں میں اور محمد پر درود بھیج تا قیامت، الٰہی! محمد پر درود بھیج جو شاہد و رجوان تھے اور محمد پر درود بھیج جو پسندیدہ معمر تھے اور محمد پر درود بھیج جو رسول نبی ہیں، الٰہی محمد پر درود بھیج یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور محمد پر درود بھیج راضی ہونے کے بعد اور محمد پر ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتے رہیو، الٰہی! محمد پر اس طرح درود بھیج جس طرح تو نے ان پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور محمد پر اس طرح درود بھیج جس طرح تو ان پر بھیجنا چاہے اور محمد پر اس طرح درود بھیج جیسے تو ان پر درود بھیجنے کا ارادہ فرمائے، الٰہی محمد پر اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر درود بھیج اور محمد پر درود بھیج اپنی رضا کے برابر اور محمد پر درود بھیج عرش کی زینت کے برابر اور محمد پر درود بھیج اپنے ان کلمات کی سیاہی کے برابر جو ختم نہ ہوں، الٰہی! محمد کو وسیلہ، فضل، فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما، الٰہی ان کی دلیل کو عظمت بخش اور انکی حجت کو مضبوط فرما اور جس چیز کی سرکار کو اپنے اہل بیت اور امت کے متعلق امید ہے اس تک آپ کو پہنچا دے، الٰہی! اپنی درودیں، برکتیں، اپنی رحمت و رأفت محمد پر نازل فرما جو تیرے محبوب اور صفی ہیں اور ان کے صاف ستھرے اہل بیت پر، الٰہی! محمد پر وہ درود بھیج جو ان تمام درودوں میں افضل

Marfat.com

ہو، جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھیجے ہوں، اور محمد پر
ایسی ہی برکت نازل فرما اور محمد پر ایسی ہی رحمت فرما، الٰہی! محمد پر
درود بھیج رات میں جب وہ چھا جائے اور محمد پر درود بھیج دن میں
جب وہ روشن ہو جائے اور محمد پر آخرت و دنیا میں درود بھیج الٰہی
محمد پر مکمل درود بھیج اور محمد پر مکمل برکت نازل فرما اور محمد پر کامل
سلام بھیج، الٰہی! محمد پر درود بھیج جو خیر کے امام، بھلائی کے قائد
اور رحمت کے رسول ہیں، الٰہی! محمد پر ہمیشہ ہمیشہ اور ہر ہر زمانہ میں
درود بھیجنا، الٰہی! محمد پر درود بھیجنا جو نبیِ امی، عربی، قرشی، ہاشمی
السطیحی، تہامی، مکی، مدنی ہیں، تاج، اقتدار، جہاد اور غنیمت والے ہیں
بھلائی کے مالک اور خدائی کے سرپرست ہیں، فوجی دستوں کے
سالار، عطائیں کرنے والے ہیں، نشانات حق، معجزات اور روشن
علامات کے حامل ہیں، مقامِ محمود، حوضِ کوثر جس پر پیاس بجھانے
قیامت کے دن تمام مخلوق پہنچے گی، شفاعت کرنے والے اور
ربِ معبود کے آگے سجدہ کرنیوالے ہیں، الٰہی! محمد پر درود بھیجنے اور
نہ بھیجنے والوں کی تعداد کے برابر درود بھیج!

یہ درود شریف امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما کا ہے، ان کا
فرمانا ہے کہ جب میں یہ درود شریف اپنے جدِ امجد صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھتا تو لوگ
ہمہ تن گوش ہو کر سنتے تھے۔ اس روایت کو امام قسطلانی نے "مواہب اللدنیہ"
وغیرہ میں ذکر فرمایا ہے

Marfat.com

تیرہواں[۱۳] درود شریف

درود عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

اَللّٰھُمَّ یَادَآئِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ
یَابَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ یَاصَاحِبَ
السَّوَابِغِ السَّنِیَّۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ
الْوَرٰی سَجِیَّۃً وَاغْفِرْ لَنَا یَاذَا الْعُلٰی فِیْ ھٰذِہِ
الْعَشِیَّۃِ۔

ترجمہ: "اے اللہ! مخلوق پر ہمیشہ فضل و کرم فرمانے والے! اے کھلے ہاتھوں عطا فرمانے والے! اے بیش بہا بخششوں والے! درود بھیج محمد پر جو تمام مخلوق میں بہترین عادات والے ہیں، اے بلندیوں کے مالک اس شام کو ہماری مغفرت فرما دے"۔

یہ درود شریف حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے جسے ابو موسیٰ مدینی رحمہ اللہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

چودہواں[۱۴] درود شریف

علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا درود

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ مَسْئَلَتِکَ
وَبِاَحَبِّ اَسْمَآئِکَ اِلَیْکَ وَاَکْرَمِھَا عَلَیْکَ
وَبِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَنْقَذْتَنَا بِہٖ مِنَ الضَّلَالَۃِ وَاَمَرْتَنَا

Marfat.com

بِالصَّلٰوةِ وَ جَعَلْتَ صَلٰوتَنَا عَلَيْهِ دَرَجَةً
وَّكَفَّارَةً وَّ لُطْفًا وَّ مَنًّا مِّنْ اِعْطَآئِكَ فَادْعُوْكَ
تَعْظِيْمًا لِاَمْرِكَ وَاتِّبَاعًا لِوَصِيَّتِكَ وَتَنْجِيْزًا
لِوَعْدِكَ بِمَا يَجِبُ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فِيْ اَدَآءِ حَقِّهٖ قِبَلَنَا وَ اَمَرْتَ الْعِبَادَ
بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَرِيْضَةً اِفْتَرَضْتَهَا فَنَسْئَلُكَ
بِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ نُوْرِ عَظْمَتِكَ اَنْ تُصَلِّيَ
اَنْتَ وَ مَلٰٓئِكَتُكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
وَ نَبِيِّكَ وَ صَفِيِّكَ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ
اِرْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَ اَكْرِمْ مَقَامَهٗ وَثَقِّلْ مِيْزَانَهٗ
وَاَجْزِلْ ثَوَابَهٗ وَ اَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَظْهِرْ مِلَّتَهٗ
وَاَصْغِ نُوْرَهٗ وَاَدِمْ كَرَامَتَهٗ وَاَلْحِقْ بِهٖ مِنْ
ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ مَا تُقِرُّ بِهٖ عَيْنَهٗ
وَعَظِّمْهُ فِي النَّبِيِّيْنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا قَبْلَهٗ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا اَكْثَرَ النَّبِيِّيْنَ تَبَعًا
وَاَكْثَرَهُمْ اُمَنَاءَ وَاَفْضَلَهُمْ كَرَامَةً وَ نُوْرًا
وَاَعْلَاهُمْ دَرَجَةً وَاَفْسَحَهُمْ فِي الْجَنَّةِ
مَنْزِلًا وَّاَمْثَلَهُمْ لَدَيْكَ نَصِيْبًا وَّاَعْظَمَهُمْ
فِيْمَا عِنْدَكَ رَغْبَةً وَّاَنْزِلْهُ فِيْ غُرَفِ
الْفِرْدَوْسِ مِنَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى الَّتِيْ لَا دَرَجَةَ

Marfat.com

فَمِنْهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا اَصْدَقَ قَائِلٍ
وَ اَنْجَحَ سَائِلٍ وَ اَوَّلَ شَافِعٍ وَ اَفْضَلَ مُشَفَّعٍ
وَ شَفِّعْهُ فِيْ اُمَّتِهٖ شَفَاعَةً يَغْبِطُهٗ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ
وَ الْاٰخِرُوْنَ وَ اِذَا مَيَّزْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ
بِفَضْلِ الْقَضَآءِ فَاجْعَلْ مُحَمَّدًا فِي الْاَصْدَقِيْنَ
قِيْلًا وَ الْاَحْسَنِيْنَ عَمَلًا وَ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ
سَبِيْلًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا لَنَا فَرَطًا
وَ حَوْضَهٗ لَنَا مَوْرِدًا اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِيْ
زُمْرَتِهٖ وَ اسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ وَ تَوَفَّنَا
عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ اجْعَلْنَا فِيْ حِزْبِهٖ وَ زُمْرَتِهٖ
اَللّٰهُمَّ وَ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهٗ كَمَا آمَنَّا بِهٖ
وَ لَمْ نَرَهٗ وَ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهٗ حَتّٰى
تُدْخِلَنَا مُدْخَلَهٗ وَ تَجْعَلَنَا مِنْ رُّفَقَآئِهٖ
مَعَ الْمُنْعَمِ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ
وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِيْقًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نُّوْرِ الْهُدٰى
وَ الْقَائِدِ اِلَى الْخَيْرِ وَ الدَّاعِيْ اِلَى الرُّشْدِ
سَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ رَسُوْلِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ كَمَا بَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَ تَلَا اٰيٰتِكَ
وَ نَصَحَ لِعِبَادِكَ وَ اَقَامَ حُدُوْدَكَ وَ وَفّٰى
بِعَهْدِكَ وَ اَنْفَذَ حُكْمَكَ وَ اَمَرَ بِطَاعَتِكَ

Marfat.com

وَنَهٰى عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَوَالٰى وَلِيَّكَ الَّذِيْ
تُحِبُّ اَنْ تُوَالِيَهٗ وَعَادٰى عَدُوَّكَ الَّذِيْ
تُحِبُّ اَنْ تُعَادِيَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى
رُوْحِهٖ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى مَوْقِفِهٖ فِي
الْمَوَاقِفِ وَعَلٰى مَشْهَدِهٖ فِي الْمَشَاهِدِ
وَعَلٰى ذِكْرِهٖ اِذَا ذُكِرَ صَلَاةً مِنَّا عَلٰى نَبِيِّنَا
اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْهُ عَنَّا السَّلَامَ كُلَّمَا ذُكِرَ السَّلَامُ
وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى
اَنْبِيَآئِكَ الْمُطَهَّرِيْنَ وَعَلٰى رُسُلِكَ الْمُرْسَلِيْنَ
وَعَلٰى حَمَلَةِ عَرْشِكَ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى جِبْرِيْلَ
وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمَلَكِ الْمَوْتِ وَ
رِضْوَانَ وَمَالِكٍ وَصَلِّ عَلَى الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ
وَعَلٰى اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ
السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ
اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَفْضَلَ مَآ اٰتَيْتَ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِ بُيُوْتَاتِ
الْمُرْسَلِيْنَ وَاجْزِ اَصْحَابَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ اَحَدًا مِّنْ
اَصْحَابِ الْمُرْسَلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِيْنَ

Marfat.com

وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
اَلْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاغْفِرْ لَنَا وَ
لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

ترجمہ: "الٰہی! میں تجھ سے افضل ترین سوال کرتا ہوں اور اس نام کے طفیل سوال کرتا ہوں جو تجھے سب سے بڑھ کر محبوب اور معزز ہے اور اس احسان کے طفیل جو تو نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم پر کیا ہے اور جن کے ذریعے تو نے ہم کو گمراہی سے بچایا اور جن پر درود بھیجنے کا تو نے ہمیں حکم دیا اور تو نے ان پر ہمارے درود کو باعثِ درجہ اور کفارہ اور اپنی مہربانی سے لطف کیا۔ الٰہی! میں تیرے حکم کی عزت و حرمت کے پیشِ نظر تیری تاکید کی پیروی کرنے اور تیرے وعدہ کو ایفا کرنے کی خاطر تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمارے نبی کے حقوق کی ادائیگی جو ہم پر واجب ہے اور جو تو نے بندوں کو فریضۂ درود ادا کرنے کا حکم دیا ہے جسے تو نے فرض فرمایا، ہم تجھ سے تیری پاک ذات و بزرگ اور تیرے نورِ عظمت کا واسطہ دیکر یہ درخواست گزار ہیں کہ تو اور تیرے فرشتے محمد پر درود بھیجیں جو تیرے بندے، رسول، نبی اور صفی ہیں اس سے افضل ترین درود جو تو نے اپنی کسی مخلوق پر بھیجا ہو، بیشک تو قابل ستائش بزرگ ہے۔ الٰہی! سرکار کا درجہ بلند فرما ان کو مقامِ تکریم پر فائز فرما، ان کا ترازو بھاری فرما، ان کا اجر و صلہ زیادہ فرما، انکی حجت مکمل طور پر کامیاب فرما، انکی ملت کو غالب فرما، ان کا نور ضیا بار فرما، ان کی

Marfat.com

عزت دائمی فرما، سرکار کو آپ کی اولاد اور اہل بیت کی طرف سے وہ نیک
اعمال پہنچا جو آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور حضور کو پہلے انبیاء پر عظمت
عطا فرما، الٰہی! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کو تمام انبیائے کرام کے
پیروکاروں سے زیادہ کردے، الٰہی! آپ کے (دین) حامی زیادہ فرما،
اور کرامت و نورانیت میں آپ کو سب سے افضل فرما اور آپ کا درجہ سب
سے بلند فرما اور جنت میں آپ کو سب سے وسیع منزل عطا فرما اپنے
پاس سے آپ کو افضل تر حصہ عطا فرما اور جو نعمتیں تیری بارگاہ میں ہیں
انکی سب سے زیادہ رغبت حضور کو عطا فرما اور آپ کو جنّت الفردوس
میں وہ بلند مقام عطا فرما جس سے اوپر کوئی مقام نہ ہو، الٰہی! محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو سب سے بڑھ کر سچی بات فرمانے والا بنا دے اور آپ کو کامیاب
ترین مانگنے والا بنا دے اور سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے اور
افضل تر کر دے ان تمام لوگوں میں جن کی شفاعت مقبول ہوگی اور امّت کے
متعلق آپ کی شفاعت اس طرح قبول فرما کہ پہلے پچھلے رشک کریں اور
جب تو اپنے بندوں میں دو ٹوک فیصلہ فرما کر سچے جھوٹے میں امتیاز
فرمائے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑھ کر سچی بات فرمانے والا
اور سب سے اچھا عمل کرنے والا اور سب سے بڑھ کر سیدھی راہ چلنے
والا قرار دیجیو!، الٰہی! ہمارے نبی کو ہمارے لئے آگے جانیوالا بنانا
اور آپ کے حوض کو ہمارا گھاٹ بنانا، الٰہی! ہمیں آپ کے گروہ میں
اٹھانا، حضور کی سنت پر عمل پیرا کرنا، آپ کے دین پر مارنا اور ہم کو آپ ہی
کے گروہ و لڑی میں رکھنا، الٰہی! جیسے ہم حضور پر بے دیکھے ایمان
لائے ایسے ہی تو ہمیں اور سرکار کو یکجا جمع فرمانا اور جب تک ہمیں ان کی جلوہ گاہ

Marfat.com

میں داخل نہ فرمائے، ان سے جدا نہ فرمانا اور ہم کو سرکار کے ان رفقاء
کی معیت عطا فرمانا جن پر انعام واکرام کی بارش ہوگی یعنی انبیائے کرام
صدیقین، شہداء اور صالحین کی، انہی لوگوں کا بہترین ساتھ ہے، الٰہی
محمد پر درود بھیج جو نورِ ہدایت، بھلائی کے رہنما اور نیکی کے داعی
ہیں جو نبیِ رحمت، پرہیزگاروں کے امام اور پروردگارِ عالم کے رسول
ہیں جیسے آپ نے تیرا پیغام پہنچایا، تیری آیتوں کی تلاوت کی، تیرے
بندوں کی خیر خواہی فرمائی، تیری حدیں قائم فرمائیں، تیرا وعدہ پورا فرمایا،
تیرا حکم نافذ فرمایا اور تیری اطاعت کا حکم دیا اور تیری نافرمانی سے منع فرمایا
اور تیرے اس دوست سے محبت کی جس سے تو محبت چاہتا ہے
اور تیرے اس دشمن سے دشمنی کی جس سے تو دشمنی چاہتا ہے۔
اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے محمد پر الٰہی جسموں میں سرکار کے جسم پر، اور روحوں
میں جناب کی روح پر اور مقامات سے اس مقام پر جہاں آپ ٹھہرے
اور مقاماتِ شہادت میں اس مقام پر جہاں آپ نے دین کی گواہی دی
اور جہاں آپ کا ذکر ہو، ہماری طرف سے ہمارے نبی پر درود بھیج،
الٰہی! جب بھی سلام کا ذکر ہو، ہماری طرف سے سرکار پر سلام بھیج، سلام
ہو نبیِ کریم پر اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، الٰہی! درود بھیج اپنے مقرب
فرشتوں پر اور اپنے پاک نبیوں اور رسولوں پر اور ان پر جو تیرے عرش
کو اٹھانے والے ہیں، سب پر اور جبریل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت
رضوان اور مالک پر، اور درود بھیج کراماً کاتبین پر اور اپنے تمام فرمانبردار
پر آسمان والے ہوں یا زمین والے، الٰہی! اپنے نبی کے گھر والوں کو
اس سے بہتر عطا فرما، الٰہی! مسلمان مردوں اور عورتوں، مومن مردوں

Marfat.com

اور عورتوں کو بخش دے، زندوں کو بھی اور مرنے والوں کو بھی اور ہم کو بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے متعلق میل ملال نہ ڈالنا، اے ہمارے پروردگار! بے شک تو شفقت فرمانے والا مہربان ہے"

یہ درود شریف حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا ہے، حافظ سخاوی رضی اللہ عنہ جب رات کی نماز (تہجد) سے فارغ ہوتے تو تو اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرتے، پھر نبی علیہ السلام پر درود بھیجتے، پھر یوں پڑھتے اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ مَسَائِلِکَ آخر تک۔ اور یہ درود شریف معمولی لفظی فرق کے ساتھ دلائل الخیرات میں موجود ہے۔

پندرھواں[۱۵] درود شریف
امام شافعی رضی اللہ عنہ کا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ وَصَلّٰی عَلَیْہِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَفْضَلَ وَاَکْثَرَ وَاَزْکٰی مَاصَلّٰی عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِہٖ وَمَنْ کَانَ بِالصَّلٰوۃِ اَفْضَلَ مَا زَکّٰی اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِہٖ بِصَلٰوتِہٖ عَلَیْہِ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَجَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ مَاجَزٰی مُرْسَلًا عَمَّنْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ فَاِنَّہٗ اَنْقَذَنَا بِہٖ مِنَ الْھَلَکَۃِ وَجَعَلَنَا

Marfat.com

فِیْ خَیْرِ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ دَآئِنِیْنَ
بِدِیْنِہِ الَّذِیْ ارْتَضٰی وَاصْطَفٰی بِہٖ مَلٰٓئِکَتَہٗ
وَمَنْ اَنْعَمَ عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِہٖ فَلَمْ تَسُسْ بِنَا
بِنَا نِعْمَۃً ظَھَرَتْ وَلَا بَطَنَتْ نِلْنَا بِھَا حَظًّا
فِیْ دِیْنٍ وَّ دُنْیَا وَ رُفِعَ عَنَّا بِھَا مَکْرُوْھَۃٌ فِیْھِمَا
وَفِیْ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا اِلَّا وَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ سَبَبُھَا الْقَآئِدُ اِلٰی خَیْرِھَا الْھَادِیْ
اِلٰی رُشْدِھَا الزَّآجِرُ عَنِ الْمَھْلَکَۃِ وَمَوَارِدِ
السُّوْٓءِ فِیْ خِلَافِ الرُّشْدِ الْمُنْتَبُہُ لِلْاَسْبَابِ
الَّتِیْ تُوْرِدُ الْمَھْلَکَۃَ اَلْقَآئِمُ بِالتَّصِیْحَۃِ
فِی الْاِرْشَادِ وَالْاِنْذَارِ مِنْھَا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اللہ درود بھیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی ذکر کرنے والے ان کا ذکر کریں اور غافل ان کے ذکر سے غفلت برتیں، اور اللہ تعالیٰ ان پر پہلوں پچھلوں میں درود بھیجے اس سے افضل، اکثر اور پاکیزہ تر، جو اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھیجا ہو اور سرکار پر درود بھیجنے کے صدقے ہمیں ہر اس امتی سے بڑھ کر پاک فرمائے جسے سرکار پر درود بھیجنے کے صدقے اس نے پاک فرمایا، سرکار پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں اور اللہ تعالیٰ سرکار کو ہماری طرف سے ہر اس جزائے خیر

Marfat.com

عطا فرمائے جو کسی امت کی طرف سے اس کے رسول کو عطا فرمائی
کیونکہ اس نے حضور ہی کے وسیلہ سے ہم کو ہلاکت سے بچایا اور ہم کو
لوگوں کی رہنمائی کے لئے بہترین امت کی صورت میں پیدا فرمایا اپنے
پسندیدہ دین کے ساتھ اور حضور ہی کے واسطہ سے اللہ تعالےٰ
نے اپنے فرشتوں اور انعام یافتہ مخلوق کو منتخب فرمایا، پس ہم جو بھی
ظاہری، باطنی، دینی اور دنیوی نعمت حاصل کرتے ہیں یا دنیا و دین
دونوں یا ایک کی جو بھی مشکل ہم سے ٹلتی ہے اس میں سبب حقیقی محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات پاک ہوتی ہے، وہ پیارے رسول
جو خیر و بھلائی کی طرف قیادت فرمانے والے نیکی کی طرف رہنمائی
فرمانے والے اور سیدھی راہ کے ماسوا جو بھی برائی کے مقام اور
ہلاکت کے گڑھے ہیں ان سے بچانے والے ہیں، وہ جو ہلاکت کے
اسباب سے متنبہ فرمانے والے اور نیکی کی ہدایت اور برائی سے خبردار
فرمانے والے ہیں، اللہ درود بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر جیسے اس نے درود بھیجا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر،
بلاشبہ وہ ستودہ صفات بزرگ ہے۔

یہ درود شریف امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ہے اس کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی
ہے جو ان کے رسالہ میں موجود ہے، میں نے ضمیمہ کو اس لئے حذف کر دیا ہے
کہ کہیں اس کو بھی درود شریف سمجھ کر نہ پڑھنا شروع کر دیا جائے۔

ضروری تنبیہ خبردار! کہیں ان الفاظ کو بھی درود شریف کا جزو نہ مان لینا
وَنَحْنُ كُنَّا وَإِيَّاكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ کیونکہ یہ الفاظ امام شافعی
رضی اللہ عنہ کے اپنے دعائیہ کلمات ہیں جو انہوں نے اپنے ساتھیوں اور کتاب

Marfat.com

مذکور کے قارئین سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں، یہ مشہور درود شریف ہے چونکہ بطورِ درود شریف ان الفاظ کو پڑھنا مناسب نہ تھا اسی لئے میں نے ان کو اپنی کتاب "افضل الصلوٰت" میں ذکر نہیں کیا، وہاں صرف درود شریف کے ابتدائی کلمات ذکر کئے ہیں، میں نے وہاں اس کے فضائل بھی بیان کئے ہیں اور میں نے شیخ شرف الدین ابوسعید شعیبان بن محمد القرشی کی کتاب شفاء الاسقام فی فوائد الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانام میں لکھا دیکھا ہے کہ ہمارے امام شافعی رضی اللہ عنہ اپنی دعا ان الفاظ سے شروع فرمایا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ اور یہ درود شریف "درود نور القیامۃ" کا جز ہے جو کتاب "افضل الصلوٰۃ" میں ستائیسواں (۲۷) درود ہے اور میں نے وہاں (افضل الصلوٰت میں) عارف صاوی کا یہ قول نقل کر دیا ہے کہ یہ درودِ پاک ایک پتھر پر قدرتی خط سے لکھا پایا گیا ہے اور دلائل الخیرات کے شارحین کا خیال ہے کہ یہ چودہ ہزار یہ درود ہے اور یہ بات گزر چکی ہے، شہاب ملوی کی کتاب میں یہ درود شریف چوتھے اور اس کتاب کے چھٹے نمبر پر درج ہے اور کتاب افضل الصلوٰت میں اس کی شرح میں امام صاوی کے قول سے ملتا جلتا بیان بھی گزر چکا ہے۔

سولھواں (۱۶) درود شریف

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ حَمِدَکَ وَلَکَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یَحْمَدْکَ وَلَکَ الْحَمْدُ کَمَا تُحِبُّ اَنْ تُحْمَدَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

Marfat.com

بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ۔

ترجمہ: الٰہی! تیرے لئے اس مخلوق کے برابر حمد وثنا جس نے تیری حمد وثنا کی اور تیرے لئے حمد وثنا اس مخلوق کے برابر جس نے تیری حمد وثنا نہ کی اور تیرے لئے ایسی حمد وثنا جیسی تو چاہے، الٰہی! محمد پر درود بھیج اس مخلوق کے برابر جس نے آپ پر درود بھیجا اور محمد پر درود بھیج اس مخلوق کے برابر جس نے آپ پر درود شریف نہیں بھیجا اور محمد پر اپنا درود پسندیدہ بھیج۔

حافظ سخاوی نے فرمایا، ہم سے امام طبرانی کی ایک دعا کے متعلق روایت بیان کی گئی کہ انہوں نے خواب میں نبی علیہ السلام کو اس شکل نورانی میں دیکھا جو صحیح روایات کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے تو امام طبرانی نے عرض کیا:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چند کلمات القاء کئے ہیں جن کو میں پڑھا کرتا ہوں، فرمایا وہ کون سے ہیں؟ عرض کیا یہ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اخیر تک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے اور دانتوں کے درمیانی خلا سے نور نکلتا نظر آیا۔

امام طبرانی اور دیدار مصطفےٰ

ستر ہوال درود شریف

سیّد احمد فاعی رضی اللہ عنہ کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

Marfat.com

الْقَرَشِيِّ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ
وَعَيْنِ عِنَايَتِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَخَيْرِ خَلْقِكَ
وَاَحَبِّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
الَّذِیْ خَتَمْتَ بِهِ الْاَنْبِيَآءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ: الٰہی! ہمارے آقا محمد پر درود بھیج جو نبی امّی، قرشی ہیں جو تیرے انوار کا سمندر، تیرے اسرار کی کان، تیری بخشش کا منبع، تیری دلیل کی زبان اور بہترین مخلوق ہیں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر تجھے محبوب ہیں، تیرے بندے اور وہ نبی ہیں جن کے ذریعے تو نے نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ ختم فرمایا اور ان کی آل اور ان کے صحابہ پر، تمہارا رب عزت کا مالک پاک ہے، اس سے جو یہ منکر بیان کرتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور سب تعریف اللہ کے لئے جو جہانوں کا پروردگار ہے۔

اٹھارہواں درود شریف (انہی کا)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النُّوْرِ اللَّامِعِ وَالْقَمَرِ
السَّاطِعِ وَالْبَدْرِ الطَّالِعِ وَالْفَيْضِ الْهَامِعِ
وَالْمَدَدِ الْوَاسِعِ وَالْحَبِيْبِ الشَّافِعِ وَالنَّبِيِّ
الشَّارِعِ وَالرَّسُوْلِ الْمُصَادِعِ وَالْمَامُوْرِ الْقَائِمِ
وَالْمُخَاطَبِ السَّامِعِ وَالسَّيْفِ الْقَاطِعِ وَ

Marfat.com

الْقَلْبِ الْجَامِعِ وَالظَّرْفِ الدَّامِعِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَوْلَادِهِ الْكِرَامِ وَاَصْحَابِهِ
الْعِظَامِ وَاَتْبَاعِهِمْ مِّنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْاِسْلَامِ۔

ترجمہ: الٰہی! درود بھیج! چمکتے نور پر، دمکتے چاند پر، چودہویں کے نکلتے چاند پر، فیضِ عام پر، وسیع امداد پر، شفاعت فرمانے والے محبوب پر، شریعت والے نبی پر، رسول بلیغ پر، اطاعت کرنے والے مامور پر، سننے والے مخاطب پر، کاٹنے والی تلوار پر، مطمئن دل پر، رونے والی آنکھ پر، ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور معزز اولاد پر ان کے باعظمت صحابہ اور ان کے پیروکارانِ اہلِ سنت و اہلِ اسلام پر۔

انیسواں ۱۹ درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُكْتَبُ بِهَا
السُّطُوْرُ وَتَنْشَرِحُ بِهَا الصُّدُوْرُ وَتَهُوْنُ بِهَا جَمِيْعُ
الْاُمُوْرِ بِرَحْمَةٍ مِّنْكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفُوْرُ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: الٰہی! ہمارے آقا محمد پر ایسا درود و سلام بھیج جس سے سطریں لکھی جائیں اور جس سے سینے کھل جائیں اور جس سے تمام کام آسان ہو جائیں تیری رحمت سے، اے غالب اے بخشنے والے! اور ان کے آل و اصحاب پر۔

بیسواں ۲۰ درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى الذَّاتِ

Marfat.com

الْمُكَمَّلَةِ وَالرَّحْمَةِ الْمُنَزَّلَةِ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَجِيْرَانِهٖ
عَدَدَ مَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ
ذِكْرِكَ الْغٰفِلُوْنَ۔

ترجمہ: الٰہی درود و سلام اور برکت بھیج ذاتِ مکمل اور اتاری گئی رحمت، اپنے بندۂ خاص، اپنے رسول، اپنے حبیب اور اپنے برگزیدہ نبی، ہمارے آقا محمد پر اور ان کی آل پر اور ازواج و اولاد اور ان کے پڑوسیوں پر اتنی مرتبہ جتنا ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں اور غافل تیرے ذکر سے غافل رہیں۔

اکیسواں درود شریف ۲۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّمَنْ
وَّالَاهُ عَدَدَ مَا تَعْلَمُهٗ مِنْ بَدْءِ الْاَمْرِ اِلٰى
مُنْتَهَاهُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: الٰہی! ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج اور اس پر جو ان سے محبت کرے اس قدر جتنا ابتدائے آفرینش سے لے کر دنیا کے آخر تک تیرے علم میں ہے۔

بائیسواں درود شریف ۲۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

Marfat.com

وَسَرَسُوْلِكَ وَخَلِيْلِكَ وَحَبِيْبِكَ صَلٰوةً اَسْمٰى
بِهَا مَرَاتِبَ الْاِخْلَاصِ وَاَنَالُ بِهَا غَايَةَ الْاِخْتِصَاصِ
وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ
وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ
وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

ترجمہ: "الٰہی! درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جو تیرے بندے، رسول خلیل اور حبیب ہیں، ایسا درود جس سے اخلاص کے درجوں پر پہنچ سکوں اور جس سے میں انتہائی اختصاص کو پاسکوں ان معلومات کے برابر جن کا احاطہ تیرے علم نے کر رکھا ہے اور جن کو تیری کتاب نے شمار کر رکھا ہے جب بھی ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں اور غافل ان کے ذکر سے غفلت برتیں"۔

نوٹ: یہ آخری چھ درود شریف قطب کبیر، شہیر، سیدنا ابوالعباس احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کے ہیں، اللہ ان کی برکتوں سے ہم کو نفع مند فرمائے، ان میں سے پہلے درود شریف کو جو کوئی بلاناغہ صبح سویرے نماز فجر کے بعد پڑھے، جو نیت دمراد ہو، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حاصل ہوتی ہے اور جو کوئی اس کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھے، وہ نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھے گا اور جب چالیس دن تک اس پر بلاناغہ عمل کرے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر مشکل حل اور ہر مقصد حاصل ہو اور یہ کامل و جامع درود وسلام کا مختصر و ملخص ہے۔

تینتیسواں درود شریف
سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَدًا وَ

Marfat.com

اَنْمٰى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا وَّ اَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ
فَضْلًا وَّعَدَدًا عَلٰٓى اَشْرَفِ الْحَقَآئِقِ الْاِنْسَانِيَّةِ
وَمَعْدِنِ الدَّقَآئِقِ الْاِيْمَانِيَّةِ وَطُوْرِ
التَّجَلِّيَاتِ الْاِحْسَانِيَّةِ وَمَهْبَطِ الْاَسْرَارِ
الرَّحْمَانِيَّةِ وَعُرُوْسِ الْمَمْلَكَةِ الرَّبَّانِيَّةِ
وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِيِّيْنَ وَمُقَدَّمِ جَيْشِ
الْمُرْسَلِيْنَ وَاَفْضَلِ الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِيْنَ
حَامِلِ لِوَآءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰى وَمَالِكِ اَزِمَّةِ
الشَّرَفِ الْاَسْنٰى شَاهِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَ
مُشَاهِدِ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاُوَلِ وَتَرْجُمَانِ
لِسَانِ الْقِدَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ
مَظْهَرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّيِّ وَاَنْسَانِ
عَيْنِ الْجُوْدِ الْعَلَوِيِّ وَالسِّفْلِيِّ رُوْحِ جَسَدِ
الْكَوْنَيْنِ وَعَيْنِ حَيٰوةِ الدَّارَيْنِ الْمُتَخَلِّقِ
بِاَعْلٰى رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ الْمُتَحَقِّقِ بِاَسْرَارِ
الْمُقَامَاتِ الْاِصْطِفَآئِيَّةِ سَيِّدِ الْاَشْرَافِ
وَجَامِعِ الْاَوْصَافِ الْخَلِيْلِ الْاَعْظَمِ وَالْحَبِيْبِ
الْاَكْرَمِ الْمَخْصُوْصِ بِاَعْلَى الْمَرَاتِبِ
وَالْمُقَامَاتِ الْمُؤَيَّدِ بِاَوْضَحِ الْبَرَاهِيْنِ
وَالدَّلَالَاتِ الْمَنْصُوْرِ بِالرُّعْبِ وَالْمُعْجِزَاتِ
الْجَوْهَرِ الشَّرِيْفِ الْاَبَدِيِّ وَالنُّوْرِ الْقَدِيْمِ

Marfat.com

اَلسَّرْمَدِيِّ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِنِ الْمَحْمُوْدِ
فِي الْاِيْجَادِ وَالْوُجُوْدِ اَلْفَاتِحِ لِكُلِّ شَاهِدٍ وَّ
مَشْهُوْدٍ حَضْرَةِ الْمُشَاهَدَةِ وَالشُّهُوْدِ نُوْرِ
كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدٰى سِرِّ كُلِّ سِرٍّ وَّ سَنَاهُ
الَّذِيْ انْشَقَّتْ مِنْهُ الْاَسْرَارُ وَانْفَلَقَتْ مِنْهُ
الْاَنْوَارُ اَلنَّبِيِّ الْبَاطِنِ وَالنُّوْرِ الظَّاهِرِ
السَّيِّدِ الْكَامِلِ اَلْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ
الْبَاطِنِ الظَّاهِرِ الْعَاقِبِ الْحَاشِرِ النَّاهِي
الْاٰمِرِ النَّاصِحِ النَّاصِرِ الصَّابِرِ الشَّاكِرِ
الْقَانِتِ الذَّاكِرِ الْمَاحِي الْمَاجِدِ الْعَزِيْزِ
الْحَامِدِ الْمُؤْمِنِ الْعَابِدِ الْمُتَوَكِّلِ الزَّاهِدِ
الْقَاسِمِ الْفَاتِحِ الشَّهِيْدِ الْوَلِيِّ الْحَمِيْدِ
الْبُرْهَانِ الْحُجَّةِ الْمُطَاعِ الْمُخْتَارِ الْخَاضِعِ
الْخَاشِعِ الْبَرِّ الْمُسْتَنْصِرِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ
طٰهٰ وَيٰسٓ اَلْمُزَّمِّلِ الْمُدَّثِّرِ سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
وَحَبِيْبِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى
وَالرَّسُوْلِ الْمُجْتَبٰى الْحَكَمِ الْعَدْلِ الْحَكِيْمِ
الْعَلِيْمِ الْعَزِيْزِ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ نُوْرِكَ
الْقَدِيْمِ وَصِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَلِيْلِكَ وَدَلِيْلِكَ

Marfat.com

وَنَجِيبِكَ وَ نُخْبَتِكَ وَ ذَخِيرَتِكَ وَ
خِيَرَتِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْأَبْطَحِيِّ
الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ التِّهَامِيِّ الشَّاهِدِ الْمَشْهُوْدِ
الْوَلِيِّ الْمُقَرَّبِ السَّعِيْدِ الْمَسْعُوْدِ الْحَبِيْبِ
الشَّفِيْعِ الْحَسِيْبِ الرَّفِيْعِ الْمَلِيْحِ الْبَدِيْعِ
الْوَاعِظِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ الْمَطُوْفِ الْحَلِيْمِ
الْجَوَادِ الْكَرِيْمِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْمَكِيْنِ
الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ الْأَمِيْنِ الدَّاعِيْ إِلَيْكَ
بِإِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ الَّذِيْ أَدْرَكَ
الْحَقَائِقَ بِحُجَّتِهَا وَفَاقَ الْخَلَائِقَ بِبُرْهَتِهَا
وَجَعَلْتَهُ حَبِيْبًا وَنَاجَيْتَهُ قَرِيْبًا وَأَدْنَيْتَهُ
رَقِيًّا وَخَتَمْتَ بِهِ الرِّسَالَةَ وَالدَّلَالَةَ
وَالْبَشَارَةَ وَالنِّذَارَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَنَصَرْتَهُ
بِالرُّعْبِ وَظَلَّلْتَهُ بِالسُّحْبِ وَرَدَدْتَ لَهُ
الشَّمْسَ وَشَقَقْتَ لَهُ الْقَمَرَ وَانْطَلَقْتَ لَهُ
الضَّبَّ وَالذِّئْبَ وَالظَّبْيَ وَالْجِذْعَ وَالذِّرَاعَ
وَالْجُمَلَ وَالْجَبَلَ وَالْمَدَرَ وَالشَّجَرَ
وَأَنْبَعْتَ مِنْ أَصَابِعِهِ الْمَاءَ الزُّلَالَ وَأَنْزَلْتَ
مِنَ الْمُزْنِ بِدَعْوَتِهِ فِيْ عَامِ الْجَدْبِ
وَالْمَحْلِ وَابِلَ الْغَيْثِ وَالْمَطَرِ فَاهْتَزَّتْ

Marfat.com

مِنْهُ الْقَفْرُ وَالصَّخْرُ وَالْوَعْرُ وَالسَّهْلُ وَ
الرَّمْلُ وَالْحَجَرُ وَاَسْرَيْتَ بِهٖ لَيْلًا مِّنَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى
اِلَى السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى
اِلٰى قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَاَرَيْتَهُ الْاٰيَةَ
الْكُبْرٰى وَاَنَلْتَهُ الْغَايَةَ الْقُصْوٰى وَاَكْرَمْتَهُ
بِالْمُخَاطَبَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَافَهَةِ وَاَلْهَمْتَهُ
وَالْمُعَايَنَةِ بِالْبَصَرِ وَخَصَصْتَهُ بِالْوَسِيْلَةِ الْعَذْرَآءِ
وَالشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ فِى
الْمَحْشَرِ وَجَمَعْتَ لَهٗ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَ
الْحِكَمِ وَجَعَلْتَ اُمَّتَهٗ خَيْرَ الْاُمَمِ وَغَفَرْتَ
لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ الَّذِىْ
بَلَّغَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّى الْاَمَانَةَ وَنَصَحَ الْاُمَّةَ
وَكَشَفَ الْغُمَّةَ وَجَلَا الظُّلْمَةَ وَجَاهَدَ فِى
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدَ رَبَّهٗ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ
اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ فِيْهِ
الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْهُ فِى
الدُّنْيَا بِاِعْلَآءِ ذِكْرِهٖ وَاِظْهَارِ دِيْنِهٖ وَ
اِبْقَآءِ شَرِيْعَتِهٖ وَفِى الْاٰخِرَةِ بِشَفَاعَتِهٖ فِىْ
اُمَّتِهٖ وَاَجْزِلْ اَجْرَهٗ وَمَثُوْبَتَهٗ وَاَبِّدْ فَضْلَهٗ
عَلَى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَتَقْدِيْمَهٗ عَلٰى

Marfat.com

كَاٰفَّةِ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ
شَفَاعَتَهُ الْكُبْرٰى وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا
وَاَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى كَمَآ اَعْطَيْتَ
اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْ اَكْرَمِ
عِبَادِكَ عَلَيْكَ شَرَفًا وَّمِنْ اَرْفَعِهِمْ عِنْدَكَ
دَرَجَةً وَّاَعْظَمِهِمْ خَطَرًا وَّاَمْكَنِهِمْ شَفَاعَةً
اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَبْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ
مَاْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَتْبِعْهُ
مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ وَاُمَّتِهٖ مَا تُقِرُّ بِهٖ عَيْنَهٗ وَاجْزِهٖ
عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ بِهٖ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَاجْزِ
الْاَنْبِيَآءَ كُلَّهُمْ خَيْرًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا شَاهَدَتْهُ الْاَبْصَارُ
وَسَمِعَتْهُ الْاٰذَانُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ عَدَدَ
مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ بِعَدَدِ
مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ
كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ
وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ
وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ عَدَدَ نَعَمِ اللّٰهِ
وَاَفْضَالِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ

Marfat.com

وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ
وَاَحْبَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَحَزْبِهٖ
اَسْرَارِهٖ وَمَعَادِنِ اَنْوَارِهٖ وَكُنُوْزِ الْحَقَآئِقِ
وَهُدَاةِ الْخَلَآئِقِ نُجُوْمِ الْهُدٰى لِمَنِ اقْتَدٰى
وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَآئِمًا اَبَدًا قَارِضْ
عَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ رِضًى سَرْمَدًا عَدَدَ خَلْقِكَ
وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَسَهٰى عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ
صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّلَنَا
صَلَاحًا وَّاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ
الْعَالِيَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
وَاَعْطِهِ اللِّوَآءَ الْمَعْقُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ
وَصَلِّ يَا رَبِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَوْلِيَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْحَقِّ
نُوْرُهٗ الرَّحْمَةُ لِلْعٰلَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ
مَّضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ
مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ
بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَّا غَايَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَآءَ وَلَا اَمَدَ
لَهَا وَلَا انْقِضَآءَ صَلٰوتَكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ

Marfat.com

صَلٰوۃً مَحْرُوْضَۃً عَلَیْہِ وَمَقْبُوْلَۃً لَدَیْہِ صَلٰوۃً
دَآئِمَۃً بِدَوَامِكَ بَاقِیَۃً بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَہٰی لَہَا
دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوۃً تُرْضِیْكَ وَ تُرْضِیْہِ وَ
تَرْضٰی بِہَا عَنَّا صَلٰوۃً تَمْلَأُ الْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ
صَلٰوۃً تَحُلُّ بِہَا الْعُقَدُ وَ تُفَرَّجُ بِہَا الْكُرَبُ
وَ یَجْرِیْ بِہَا لُطْفُكَ فِیْ اَمْرِیْ وَ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ
وَ بَارِكْ عَلَی الدَّوَامِ وَعَافِنَا وَاھْدِنَا وَاجْعَلْنَا
اٰمِنِیْنَ وَ یَسِّرْ اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَۃِ لِقُلُوْبِنَا
وَ اَبْدَانِنَا وَ السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا
وَ اٰخِرَتِنَا وَتَوَفَّنَا عَلَی الْكِتَابِ وَ السُّنَّۃِ وَاجْمَعْنَا
مَعَہٗ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ غَیْرِ عَذَابٍ یَّسْبِقُ وَ اَنْ
تَرْضٰی عَنَّا وَلَا تَسْخَطْ بَعْدَہٗ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَیْرٍ مِّنْكَ
وَعَافِیَۃٍ بِلَا مِحْنَۃٍ اَجْمَعِیْنَ سُبْحٰنَ رَبِّكَ
رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ
وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ: "الٰہی! اپنی دائمی افضل ترین رحمت اور اپنی ہمیشہ کے لیے سب سے زیادہ بڑھنے والی برکت اور اپنا فضل و کرم اور تعداد میں پاکیزہ ترین ان پر نازل فرما جو حقائقِ انسانی میں سب سے بزرگ تر، ایمانی بارگاہوں کی کانِ احسانی تجلیات کا طور اور رحمانی اسرار کی آماجگاہ ہیں، مملکتِ ربانی کے دولہا، سلسلۂ انبیاء کا واسطہ اور فوجِ رسل کے پیشوا ہیں، جو تمام مخلوق میں افضل ترین ہیں، عزت کے بلند ترین پرچم کے علمبردار اور روشن

Marfat.com

ترین بزرگیوں کے مالک ہیں، ازلی بھیدوں کے گواہ اور پہلے انوار کا
مشاہدہ فرمانے والے ہیں، تربانِ قدم کے ترجمان اور علم، تحمّل اور حکمتوں
کا منبع ہیں، عطائے جزی و کلی کے مظہر اور بلندی و پستی میں رہنے والی
مخلوق کی آنکھ کی پتلی ہیں، دو جہاں کے جسم کی روح اور حیات دارین کا
سرچشمہ ہیں، بندگی کے اعلےٰ ترین مراتب پر فائز اور مقاماتِ برگزیدگی کے
رازدان، بزرگوں کے آقا، اوصافِ حمیدہ کے جامع، جلیلِ اعظم اور حبیبِ
اکرم ہیں، جو اعلےٰ مقامات و مراتب کے ساتھ مخصوص ہیں، روشن ترین
دلائلِ عقلیہ و نقلیہ سے جن کی تائید کی گئی ہے، رعب اور معجزات سے
جن کی مدد کی گئی ہے، ابد سے شرافت کا جوہر اور قدیم سرمدی نور ہیں ہمارے
آقا اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ایجاد و موجودیں ستودہ صفات ہیں، ہر
موجود و مشہود کو ظاہر کرنے والے اور مشاہدہ و حضوری کی بارگاہ ہیں، ہر چیز
کا نور اور ہدایت اور ہر راز کا راز دار اصل ہیں، وہ جن سے انوار کھلے اور
انوار پھیلے، جو راز پوشیدہ اور نور ظاہر ہیں، جو سردارِ انبیاء اور سلسلۂ انبیاء
کا افتتاح و اختتام فرمانے والے ہیں، جو اوّل و آخر اور باطن و ظاہر ہیں،
سب سے پیچھے تشریف لانے والے اور حشر والے ہیں، منع فرمانے
والے اور حکم دینے والے ہیں، خیر خواہ، مددگار، ثابت قدم، شکر گزار،
فرماں بردار اور ذکر کرنے والے ہیں، کفر کو مٹانے والے، بزرگ، عزت
والے اور حمد بجا لانے والے ہیں، مومن، عابد، متوکل، زاہد، قیام فرمانے
والے، اطاعت شعار اور گواہ و نگہبان ہیں، دوست و مددگار، قابلِ
تعریف، یقینی دلیل، مسکت حجت جن کی اطاعت کی جاتی ہے، جو مختار
ہیں اور حق کے سامنے جھکنے والے اور عاجزی کرنے والے ہیں، نیکوں کا

Marfat.com

حق صریح، طٰہٰ، یٰسین، مزمل (کمبل پوش) مدثر (گودڑی پوش) ہیں،
رسولوں کے آقا، پرہیزگاروں کے امام، رسولوں کے خاتم، پروردگارِ
عالم کے محبوب، برگزیدہ نبی، منتخب رسول، حکم کرنے والے، انصاف
فرمانے والے، حکمت و علم والے، غلبہ والے، شفقت فرمانے والے
مہربان جو تیرے نورِ قدیم اور سیدھی راہ ہیں، جو تیرے بندے، رسول،
برگزیدہ، خلیل، تیری ذات و صفات کی دلیل، تیرے محفوظ فرمائے ہوئے
تیرے منتخب، تیرا ذخیرہ، تیرے مختار، بھلائی کے قائد اور نیکی کے امام
ہیں، رحمت والے نبی، امی، عربی، قرشی، ہاشمی، المطلبی، مکی، مدنی،
تہامی، حاضر و ناظر اور مشہود نبی ہیں، جو ولی، مقرب، باسعادت، نیک بخت
حبیب، شفاعت فرمانے والے، بلند مرتبہ، تمکین حسن والے، عجیب و
غریب عاداتِ حسنہ والے، خیر خواہ، خطرات سے آگاہ فرمانے والے
اچھے کاموں پر اچھے نتائج کی خوشخبری سنانے والے، نرم دل اور بردبار
ہیں، جود فرمانے والے کریم ہیں، صاف ستھرے، برکت والے اور
نشان والے ہیں، سچ بولنے والے وہ جن سے سچ بولا گیا اور جو امین
ہیں، تیرے حکم سے تیری طرف بلانے والے اور ایسا روشن چراغ
ہیں جس نے حقائق کو دلیل سے معلوم کیا اور جو مخلوق پر اپنی خوبیوں سے
بڑھ گئے اور جس کو تو نے حبیب بنایا اور جس سے تو نے قریب سے
کلام فرمایا اور جن کی قدر و منزلت کو تو نے اپنے قریب فرمایا اور جن سے
تو نے رسالت، دلالت، بشارت، جرائم پر تنبیہ اور نبوت کا سلسلہ ختم
فرمایا، جن کی تو نے رعب سے مدد فرمائی اور جن پر تو نے بادل کو سایہ ان
کیا، جن کی خاطر تو نے سورج کو لوٹایا، چاند کے ٹکڑے کئے اور جن کی خاطر

Marfat.com

تونے بچو، بھیڑیئے، ہرنی خشک مکڑی، بازو، اونٹ، پہاڑ، ٹیلے
اور درختوں کو زبان بخشی جن کی انگلیوں سے تونے آبِ شیریں کے چشمے
جاری فرمائے اور جن کی دعا سے قحط سالی کے دوران بادل سے موسلا دھار
بارش برسائی جس سے ویرانے، چٹانیں، سخت اور نرم زمین، ریت اور
پتھر سب جل تھل ہو گئے اور ایک رات میں تو ان کو مسجد حرام سے مسجد
اقصیٰ تک لے گیا، بلند آسمانوں اور سدرۃ المنتہیٰ تک، قاب قوسین اَو
ادنیٰ تک، اور ان کو تونے بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں اور آخری حدوں
تک ان کو پہنچایا اور ان کو تونے شرف ہمکلامی، شرفِ مراقبہ، مشافہہ،
مشاہدہ اور آنکھوں سے دیکھنا نصیب فرمایا اور ان کو میدانِ حشر کے
ہولناک دن میں وسیلۂ عظمیٰ اور شفاعتِ کبریٰ سے سرفراز فرمایا، تونے
ان کو جامع کلمات اور حکمت کے موتی عطا فرمائے، تونے ان کی امت کو
سب سے بہتر امت قرار دیا اور ان کے وسیلہ سے ان کی امت کے پہلے
پچھلے گناہ معاف فرمائے، جنہوں نے خدا کا پیغام پہنچایا اور امانت ادا
کر دی، امت کی خیر خواہی فرمائی اور غم دور فرمائے، اندھیر ختم فرمائے
اور اللہ کی راہ میں جہاد فرمایا اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ
حق الیقین کی دولت سے مالا مال ہو گئے، الٰہی ان کو مقامِ محمود پر فائز فرما
جہاں پہلے پچھلے سب ان پر رشک کریں۔ یا اللہ! دنیا میں ان کو عظمت
بخش ان کا ذکر بلند فرما کر، ان کے دین کو غالب فرما کر اور ان کی شریعت
کو بقا بخش کر اور آخرت میں انکو عظمت عطا فرما، امت کے حق میں ان
کی شفاعت قبول فرما کر اور آپ کو اجر و ثواب جزیل عطا فرما کر، اور
پہلے پچھلوں پر آپ کی فضیلت کو واضح فرما دے اور سب کے سامنے

Marfat.com

آپ کا تمام مقربین پر مقدم ہونا ظاہر فرمادے، اے اللہ! میرے کار کی شفاعت
کبریٰ قبول فرمانا اور آپ کا رتبہ بلند، مزید بلند فرمانا اور حضور دنیا و آخرت
میں جو کچھ مانگیں، عطا فرمانا، اسی طرح جیسا کہ تو نے ابراہیم و موسیٰ علیہما
السلام کو عطا فرمایا، الٰہی! حضور کو اپنی بارگاہ میں معزز ترین بندوں میں
سے کرنا اور آپ کا درجہ سب سے بلند فرمانا اور آپ کی شان کو سب سے
بڑھ کر عظمت بخشنا اور آپ کی شفاعت سب سے زیادہ منظور فرمانا
الٰہی! حضور کی دلیل عظیم کر دے، آپ کی حجت بالغ فرمادے اور آپ کی
اپنے گھر والوں اور اولاد کے متعلق جو تمنا ہے اسے پوری فرمادے،
الٰہی! آپ کی امت اور اولاد کی طرف سے آپ کے پیچھے وہ اعمال بھیج
جن سے آپ کی آنکھ ٹھنڈی ہو، اور ہماری طرف سے آپ کو ہر اس
جزا سے بہتر جزا عطا فرما جو کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے تو نے
عطا فرمائی اور تمام انبیائے کرام کو جزائے خیر عطا فرما، الٰہی! درود و سلام
بھیج ہمارے آقا محمد پر اتنی تعداد میں جتنی آنکھوں نے آپ کو دیکھا اور
کانوں نے آپ کی سنی اور ان پر درود و سلام بھیج، درود و سلام بھیجنے والوں
کی تعداد کے برابر اور حضور پر درود و سلام بھیج ان سب کی تعداد کے
برابر جنہوں نے آپ پر درود و سلام نہیں بھیجا اور ان پر اس طرح درود و
سلام بھیج جیسے تو بھیجنا چاہتا ہے اور ان پر اس طرح درود و سلام
بھیج جیسے بھیجنا چاہیے۔ الٰہی! ان پر اور ان کی آل پر اپنے فضل اور اپنی نعمتوں کے برابر درود و
سلام بھیج، الٰہی! حضور پر درود و سلام بھیج اور ان کی آل پر اور صحابہ کرام پر
اور ان کے بیٹوں پر اور ان کی بیویوں پر اور انکی اولاد پر اور ان کے گھر
والوں پر، ان کی عترت پر، ان کے خاندان پر، ان کے سسرال پر اور ان
کے دوستوں پر اور ان کے ہر وہ کارکن پر اور ان کے ہم عمروں پر اور ان

Marfat.com

کے مددگاروں پر جو ان کے رازوں کے خزانے اور ان کے انوار کی کانیں
ہیں، حقائق کے خزانے اور مخلوق کے ہادی ہیں، جو ان کی پیروی کرے
اس کے لئے ہدایت کے ستارے ہیں، اور سلام بھیج خوب کثرت سے
ہمیشہ ہمیشہ، اور تمام صحابہ سے دائمی طور پر راضی ہو جیسے اتنی مرتبہ
جتنی تیری مخلوق کی تعداد ہے اور جتنی تیرے عرش کی زینت ہے اور
جتنی تیری ذات کی رضا ہے اور جتنی تیرے کلمات کی سیاہی ہے جب
بھی ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں اور جب بھی غافل تیرے ذکر سے
غفلت برتیں ایسا درود جس میں تیری رضا ہو اور جس سے حضور کا حق
ادا ہو، اور جس سے ہمارا بھلا ہو اور انکو مقام وسیلہ عطا فرما اور فضیلت
عطا فرما اور ان کو درجہ بلند عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر فائز فرما اور انکو
وہ جھنڈا عطا فرما جس کا ان سے وعدہ فرمایا گیا ہے اور وہ حوض جس
پر سب لوگ (پیاس بجھانے) آئیں گے اور اے پروردگار! حضور کے
تمام برادران گرامی، انبیائے کرام و رسولانِ عظام پر اور تمام اولیائے
کرام اور نیک کاروں پر درود و سلام بھیج، ان سب پر اللہ تعالیٰ کا درود و سلام
ہو، الٰہی! محمد پر درود و سلام بھیج جن کا نور تمام مخلوق سے پہلے ہے جن
کا ظہور جہانوں کے لئے رحمت ہے، تیری گذشتہ اور آئندہ نیک بخت
اور بدبخت مخلوق کی تعداد کے برابر، ایسا درود جو گنتی کو ختم کر دے
اور حد کو گھیر لے، ایسا درود جس کی کوئی حد و انتہا نہ ہو جس کی نہ کوئی
مدت ہو، نہ خاتمہ، تیرا وہ درود جو تو نے ان پر بھیجا ہے وہ درود جو
ان پر پیش کیا جاتا ہے اور جو ان کی بارگاہ میں مقبول ہے، ایسا درود جو
تیرے دوام کے ساتھ دائمی اور تیری بقا کے ساتھ باقی ہو، تیرے علم

Marfat.com

کے بغیر جس کی کوئی انتہا نہ ہو، ایسا درود جو تجھے بھی ہم سے راضی کرے
اور انکو بھی، ایسا درود جو زمین و آسمان کو بھر دے، ایسا درود جس سے
گرہیں کھل جائیں اور جس سے مصیبتیں ٹل جائیں، جس سے تیرا لطف
و کرم ہمیرے اور تمام مسلمانوں کے معاملات میں جاری و ساری ہو جائے
اور دائمی برکتیں ان پر نازل فرما اور ہم کو عافیت عنایت فرما اور ہماری
رہنمائی فرما، ہم کو امن و امان سے رکھیو، ہمارے کام آسان کرنا، ہمارے
دلوں اور بدنوں کو سکون اور دین و دنیا، آخرت میں سلامتی و عافیت
عطا فرمانا اور کتاب و سنت پر ہمارا خاتمہ فرمانا اور ہم کو حضور کے ہمراہ
جنت میں بغیر عذاب کے جمع فرمانا اور تو ہم سے راضی رہنا اور ہمارے
خلاف کوئی خفیہ تدبیر نہ فرمانا اور ہم سب کا خاتمہ بلا تکلیف بخیر و عافیت
فرمانا، تمہارا رب جو عزت و غلبہ کا مالک ہے، ان عیوب سے پاک ہے،
جن کی نسبت منکرین اس کی طرف کرتے ہیں، سلام ہو رسولوں پر اور سب
تعریف اللہ رب العالمین کے لئے۔"

چوبیسواں (۲۴) درود شریف
سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَشَرِّفْ وَعَظِّمْ وَبَارِكْ
وَكَرِّمْ وَنَوِّهْ وَتَمِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ
افْتَتَحْتَ بِهٖ اَغْلَاقَ كَنْزِ الْوُجُوْدِ وَنَصَبْتَهٗ وَاسِطَةً
لِاِيْصَالِ الْفَيْضِ وَالْجُوْدِ وَرَفَعْتَهٗ اِلٰى اَعْلٰى غُرَفِ
الْمُعَايَنَةِ وَالشُّهُوْدِ وَبَوَّاْتَهٗ مِنْ حَضَرَاتِ

Marfat.com

فَذٰلِكَ حَيْثُ شَاءَ بِلَا حُدُوْدٍ اَلَّذِيْ اَقَمْتَ
بِخِدْمَتِهٖ مُقَرَّبَ الْاَمْلَاكِ وَجَعَلْتَهٗ قُطْبًا
تَدُوْرُ عَلَيْهِ الْاَفْلَاكُ وَاَجْلَسْتَهٗ عَلٰى
كُرْسِيِّ السَّمَكَانَةِ وَسَرِيْرِ التَّمْكِيْنِ وَ
خَاطَبْتَهٗ لِلْاِرْشَادِ وَالتَّعْلِيْمِ وَالتَّبْيِيْنِ
فَقُلْتَ بِطَرِيْقِ التَّبْجِيْلِ وَالتَّعْظِيْمِ (وَلَقَدْ
اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ)
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، نٓ وَالْقَلَمِ
وَمَا يَسْطُرُوْنَ. مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ
وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ. وَاِنَّكَ لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيْمٍ. سَيِّدِ الْاَوَآئِلِ وَالْاَوَاخِرِ وَصَفْوَةِ
الْاَمَاثِلِ وَالْاَفَاخِرِ وَلِسَانِ الْحَضْرَةِ الْاَقْدَسِيَّةِ
اَمِيْنِ الْاَسْرَارِ الْاِلٰهِيَّةِ مَجْلَى الذَّاتِ وَمَظْهَرِ
الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ حَآءِ الرَّحْمَةِ وَمِيْمِ
الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ دَالِ الدَّوَامِ سِرِّ حَيٰوةِ الْعَالَمِ
عِلَّةِ السُّجُوْدِ لِاٰدَمَ رُوْحِ الْاَرْوَاحِ اُسَارِيْ فِيْ
جَمِيْعِ الْاَشْبَاحِ لَا يُشَالُ اَحَدُكُمْ بِشَوْكَةٍ
اِلَّا وَاَجِدُ اَلَمَهَا مَجْمَعِ حَقَآئِقِ اللَّاهُوْتِ مَنْبَعِ
دَقَآئِقِ النَّاسُوْتِ رَأْيَةِ اِمَامَتِهٖ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ خِلْعَةُ
خِلَافَتِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ

Marfat.com

اللّٰهَ تَاجُ مَحْبُوْبِيَّتِهٖ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ
فَتَرْضٰى لَوْلَاكَ يَا مُحَمَّدُ مَاخَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ
بِسَاطُ خُلَّتِهٖ لَعَمْرُكَ عَفَى اللّٰهُ عَنْكَ مَاوَدَّعَكَ
رَبُّكَ وَمَاقَلٰى صَاحِبُ الشَّرَفِ وَالْمَجْدِ حَامِلُ
لِوَآءِ الْحَمْدِ صَاحِبُ الْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ
اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَآئِهٖ صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ
الْعُظْمٰى وَالْكَوْثَرِ مُسَلَّمُ الرِّضَا مَعْرُوْفُ الْاِصْطِفَآءِ
سِدْرَةُ الْاِنْتِهَآءِ شَمْسُ الْعَالَمِ بَدْرُ الْكَمَالِ
نَجْمُ الْهِدَايَةِ جَوْهَرَةُ الْوُجُوْدِ خَلِيْلُكَ الْاَقْدَمِ
وَحَبِيْبُكَ الْاَكْرَمِ وَصِرَاطُكَ الْاَقْوَمِ عَبْدُكَ
الْقَآئِمُ بِاَمْرِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ ذَوِى الشِّيَمِ وَاَصْحَابِهٖ
ذَوِى الْهِمَمِ مَانَعَاقَبَ النَّهَارُ الْاَبْيَنُ وَاللَّيْلُ
الْاَبْهَمُ عَدَدَ مَآ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ
كِتَابُكَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

ترجمہ:۔ الٰہی! درود وسلام بھیج اور شرف، عظمت، برکت وکرم عطا فرما اور زیادہ فرما اور مکمل فرما، ہمارے آقا محمد پر جن کے ذریعہ تو نے خزانۂ وجود کے بند دروازے کھولے اور جن کو تو نے فیض وجود عطا فرمانے کا وسیلہ بنایا اور جن کو تو نے دیدار ومشاہدہ کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز فرمایا اور انکو اپنی بارگاہِ اقدس میں بلاحد وعد قیود ان کے حسبِ منشاء ٹھکانہ بخشا، وہ جن کی خدمت میں تو نے مقرب فرشتوں کو مقرر فرمایا اور تو نے جن کو ایسا قطب بنایا جس کے گرد اگرد افلاک گھومتے ہیں،

Marfat.com

اور جس کو تو نے کرسیٔ مرتبہ تختِ اقتدار پر بٹھایا اور جن کو تو نے رہنمائی، تعلیم وتربیت اور احکامِ شرع کی توضیح وتبیین کے لئے مخاطب کیا، چنانچہ ان کی تعظیم وتکریم کے متعلق تیرا ارشادِ گرامی ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ "اے محبوب ہم نے تم کو سبع مثانی (فاتحہ کی سات آیتیں جو دو، دو مرتبہ پڑھی جاتی ہیں) اور قرآنِ عظیم عطا فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نٓ ۚ وَالْقَلَمِ ۙ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ شروع اللہ کے نام سے جو رحم فرمانے والا مہربان ہے، ن قسم ہے قلم کی اور جو لکھتے ہیں، تم اللہ کے فضل و کرم سے مجنون نہیں اور بے شک تمہارے لئے نہ ختم ہونے والا اجر و ثواب ہے اور بلاشبہ تم (اعلیٰ اخلاق پر ہو) پہلوں اور پچھلوں کے آقا، بزرگوں اور مایۂ ناز ہستیوں میں برگزیدہ، بارگاہِ قدوسیت کی زبان، اسرارِ الٰہیہ کے امین، ذاتِ باری کی تجلی گاہ اور اسماء وصفات کے مظہر، رحمت کی مار، ملک وملکوت کی میم، دوام کی دال، زندگیٔ کائنات کا راز، سجودِ آدم کا سبب، روحوں کی روح، تمام شکلوں میں منعکس، اس فرمان کے قائل کہ "تم میں سے کسی کو بھی کانٹا چبھ جائے اس کا درد مجھے ہوتا ہے" حقائقِ لاہوت (خدائی حقیقتیں) کے مجمع ومرکز، عالمِ ناسوت کی بائیکیوں کے منبع، ان کی امامت کا جھنڈا ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (تم فرماؤ! اگر تم لوگ اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا) جن کی خلعتِ خلافت ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا

Marfat.com

یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ (بے شک جو لوگ اے محبوب تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو بس اللہ کی بیعت کرتے ہیں جن کا تاجِ محبوبیت ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (قرآن) (عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے) لَوْلَاکَ یَا مُحَمَّدُ مَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (اے محمد! اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو نہ پیدا کرتا) جن کی لباسِ خلعت ہے لَعَمْرُکَ "تیری عمر کی قسم" عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ "اللہ تمہیں معاف فرمائے" مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی "نہ تمہارے رب نے تمہیں چھوڑا اور نہ ناراضگی کی" صاحبِ عظمت و بزرگی، لوا الحمد کے پرچم بردار، وسیلہ و فضیلت کے مالک، آدم اور باقی سب ان کے پرچم تلے ہوں گے ؎

جن کے زیرِ لوا، آدم و من سوا — اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام (فاضل بریلوی)

شفاعت کبریٰ اور حوضِ کوثر کے مالک، رضائے خداوندی کی سیڑھی برگزیدگی کے رفرف، حد و انتہا کے سدرہ، آفتاب عالمتاب، کمال کے چودھویں کے چاند، ہدایت کے ستارے، جوہرِ وجود، تیرے قدیمی دوست اور معزز محبوب اور سیدھی تر راہ، تیرے ایسے بندے جو تیرا حکم قائم کرنے والے ہیں، اور ان کی آل پر جو ان کی سی عادات کی حامل تھی اور ان کے باہمت صحابہ کرام پر جب تک روشن اور شب تاریک کا سلسلہ آمد و رفت جاری ہے تیری معلومات کے برابر اور جو کچھ تیری کتاب میں بیان ہوا اس کے برابر اور تا قیامت بکثرت سلام نازل فرما۔"

پچیسواں درود شریف

یہ بھی سرکارِ غوثیت مآب کا بیان فرمودہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا

Marfat.com

مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَ
لِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَ اِمَامِ
حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ
وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِمُشَاهَدَتِكَ
اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ
عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَآئِكَ
صَلٰوةً تَحُلُّ بِهَا عُقْدَتِيْ وَتُفَرَّجُ بِهَا كُرْبَتِيْ
صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا
عَنَّا يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ عَدَدَ مَآ اَحَاطَ بِهِ
عِلْمُكَ وَ اَحْصَاهُ كِتَابُكَ وَجَرٰى بِهِ قَلَمُكَ
وَعَدَدَ الْاَمْطَارِ وَالْاَحْجَارِ وَالْاَشْجَارِ وَمَلَائِكَةَ
الْبِحَارِ وَجَمِيْعِ مَا خَلَقَ مَوْلٰنَا مِنْ اَوَّلِ الزَّمَانِ
اِلٰى اٰخِرِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ۔

ترجمہ: "الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ پر جو تیرے انوار کا سمندر، تیرے رازوں کی کان، تیری حجت کی زبان، تیری مملکت کے دولہا، تیرے دربار کے امام اور تیرے ملک کی زینت ہیں، تیری رحمت کا خزانہ اور تیری شریعت کا راستہ ہیں، تیرے مشاہدہ سے لذت حاصل کرنے والے ہیں، چشم وجود کی پتلی اور ہر موجود کا سبب ہیں، تیری مخلوق میں جتنے ذی شان ہیں ان میں افضل ترین ہیں اور تیرے نور ضیاء سے مقدم ہیں، ایسا درود و سلام جس سے میری گرہ کھل جائے اور میری مصیبت دور ہو جائے، ایسا درود جو تجھے بھی راضی کرے اور انکو بھی اور جس کے

Marfat.com

صدقہ سے، اے پروردگارِ عالم! تو ہم سے راضی ہو جائے، جو تیری معلومات کے برابر ہو اور جس کو تیرا نوشتہ شمار کرے اور جس پر تیرا قلم چلے اور بارش، پتھروں، درختوں اور بحری ملائکہ اور جو کچھ ہمارے مالک نے اول سے آخر تک پیدا فرمایا سب کی تعداد کے برابر اور سب تعریف خدائے یکتا کے لئے ہے۔"

چھبیسواں ۲۶ درود شریف
یہ بھی حضور غوث پاک کی طرف منسوب ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِاَفْضَلِ مَا تُحِبُّ وَ اَکْمَلِ مَا تُرِیْدُ عَلٰی اِمَامِ اَھْلِ التَّوْحِیْدِ وَ لِسَانِ اَھْلِ التَّفْرِیْدِ وَ التَّمْجِیْدِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ سَنَدِنَا وَ اَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّادَاتِ وَ الْعَبِیْدِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَ صَحْبِہٖ وَ وَارِثِیْہِ وَ حِزْبِہٖ وَ کُلِّ مَنْسُوْبٍ اِلٰی جَنَابِہِ الْمَجِیْدِ مِنْ غَیْرِ نِھَایَۃٍ وَ لَا تَحْدِیْدٍ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

ترجمہ: "الٰہی! جو تجھے پسند ہے اور جس کا تو ارادہ فرماتا ہے وہ افضل ترین اور اکمل ترین بکثرت درود و سلام بھیج ان پر جو اہلِ توحید کے امام اور دنیا کی آلودگیوں سے الگ تھلگ رہنے والے یگانوں کی زبان ہیں یعنی ان پر جو ہمارے سردار، ہمارے آقا، ہماری سند اور ہم سب سے قریب تر ہیں یعنی محمد پر جو سرداروں اور غلاموں کے سردار ہیں اور ان کی قابلِ تکریم

Marfat.com

نیک آل پر اور ان کے صحابہ کرام پر اور ان کے ورثا پر اور ان کے گروہ پر اور ہر اس پر جو ان کی جناب بزرگوار کی طرف منسوب ہے، ایسا درود جس کی نہ کوئی ابتدا رہو، نہ انتہا، نہ حد و حساب، قیامت تک"

ستائیسواں ۲۷ درود شریف
یہ بھی آپ ہی کی طرف منسوب ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَفْضَلِ عِبَادِکَ مِنْ خَلْقِکَ وَصَفْوَتِکَ مِنْ اَنْبِیَآئِکَ اَلذَّاتِ الْمُکَمَّلَۃِ وَ الرَّحْمَۃِ الْمُرْسَلَۃِ الْمُفَضَّلَۃِ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَوَارِثِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِیْنَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ ذَاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہٖ الْغٰفِلُوْنَ۔

ترجمہ: "الٰہی! اپنی مخلوق میں اپنے افضل ترین بندے اور نبیوں کے برگزیدہ ترین نبی جن کی ذات مکمل اور جن کی رحمت شاملہ مرسلہ ہے یعنی ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل اور اصحاب اور ان کے وارثوں اور گروہ سب پر درود و سلام بھیج جو اپنی وسعت میں زمین و آسمان کے برابر ہو، جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں اور جب تک غافل ان کے ذکر سے غفلت برتیں"۔

یہ پانچ درود شریف سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ہیں، اللہ تعالٰے ان کی برکات سے ہم کو مستفید فرمائے، ان میں سے پہلے دو درود شریف کو میں نے آپ کے مجموعہ اوراد بنام "الفیوضات الربانیہ فی المآثر القادریہ"

Marfat.com

سے نقل کیا ہے، یہ مجموعہ آپ کے خاندان کے ایک فاضل سیّد اسمٰعیل بن سیّد محمد سعید قادری جیلانی رحمہ اللہ کا مرتّب شدہ ہے، تیسرے درود شریف یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ آخر تک کو شیخ وَیربی نے اپنے مجربات میں بایں الفاظ ذکر کیا ہے۔

درود وسلام کے جلیل القدر صیغوں میں سے وہ بھی ہے جس کے متعلق سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اپنے زمانۂ سیاحت میں ایک غار کے دروازے پر پتھر کے اوپر لکھا پایا اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ پچاس ہزاریہ" درود شریف ہے اس کے بعد شیخ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس درود شریف کے متعلق سوال کیا تو سرکار ابد قرار علیہ السلام نے فرمایا، یہ "ستر ہزاریہ" درود شریف ہے الخ۔

میں نے اپنی کتاب "افضل الصلوٰۃ" میں اس درود شریف کو ستائیس نمبر پر لکھا ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہاں اس کے ساتھ بہت سی دیگر باتیں اور فضائل بھی مذکور ہیں جن کو یہاں ترک کر دیا گیا ہے، چوتھا درود شریف وہ ہے جس پر شیخ نے "حزب الفتح" ختم فرمائی ہے، پانچویں درود شریف کو شیخ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الحزب السرمانی" اور "الفتوح الربانی" کے آخر میں ذکر فرمایا ہے۔

۲۸ اٹھائیسواں درود شریف
سیّدی محی الدین بن العربی کا

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ اللّٰھُمَّ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْ خَلَقْتَہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَزَیَّنْتَہٗ بِجَمَالِکَ وَ تَوَّجْتَہٗ بِکَمَالِکَ وَاَھَّلْتَہٗ لِرُؤْیَۃِ ذَاتِکَ

Marfat.com

وَجَعَلْتَهٗ مَحَلًّا لِاَسْمَآئِكَ وَصِفَاتِكَ وَقَرَنْتَ
اِسْمَهٗ بِاسْمِكَ وَطَاعَتَهٗ بِطَاعَتِكَ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الدَّاعِيْنَ
اِلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا نَآئِبِ حَضْرَةِ
ذَاتِكَ الْمُسْتَحِقِّ بِاَسْمَآئِكَ وَصِفَاتِكَ
الْجَامِعِ بَيْنَ الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ وَالْبَرْزَخِ
الْفَاصِلِ بَيْنَ الْحُدُوْثِ وَالْقِدَمِ عَيْنِ
الْاَحَدِيَّةِ الَّذِيْ انْفَتَحَ بِهٖ كُلُّ مَقْفُوْلٍ
وَانْجَبَرَ بِهٖ كُلُّ مَكْسُوْرٍ وَانْعَتَقَ بِهٖ
كُلُّ مَقْهُوْرٍ۔

ترجمہ: "الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ درود وسلام بھیج ان پر جو رسولوں کے آقا اور پرہیزگاروں کے امام ہیں جن کو تو نے اپنے جلال سے پیدا فرمایا اور اپنے جمال سے زینت بخشی اور اپنے کمال سے مشرف فرمایا اور اپنی ذات کے مشاہدہ کے قابل بنایا اور اپنے اسمائے حسنہ اور صفاتِ حمیدہ کا محل بنایا، ان کے نام کو اپنے نام اور ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملایا یعنی محمد پر جو عبداللہ کے نورِ نظر ہیں اور انکی آل واصحاب پر جو اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا پر جو تیری بارگاہِ ذاتی کے نائب ہیں، جو تیرے اسمائے حسنہ وصفات حمیدہ کا مظہر ہیں وجود وعدم اور برزخ کے جامع ہیں، حدوث وقدم کے فاصل ہیں، (القولِ فاضل بریلوی قدس سرہٗ) ؎

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں — حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

Marfat.com

۲۹ اُنتیسواں درود شریف

حضرت امام جزولی کا

اَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَحْسَنُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَجَلُّ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَجْمَلُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَکْمَلُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَسْبَغُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَتَمُّ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَظْهَرُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَعْظَمُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَذْكٰى صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَطْيَبُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَبْرَكُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَدْنٰى صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَسْنٰى صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَعْلٰى صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَكْثَرُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَجْمَعُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَعَمُّ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَدْوَمُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَبْقٰى صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَعَزُّ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَرْفَعُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَعْظَمُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ عَلٰى اَفْضَلِ خَلْقِ اللّٰہِ وَاَحْسَنِ خَلْقِ اللّٰہِ وَاَجَلِّ خَلْقِ اللّٰہِ وَاَكْرَمِ خَلْقِ اللّٰہِ وَاَجْمَلِ خَلْقِ اللّٰہِ وَاَكْمَلِ خَلْقِ اللّٰہِ وَاَتَمِّ خَلْقِ اللّٰہِ وَاَعْظَمِ خَلْقِ اللّٰہِ عِنْدَ اللّٰہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَنَبِيِّ اللّٰہِ وَحَبِيْبِ اللّٰہِ وَصَفِيِّ اللّٰہِ وَنَجِيِّ اللّٰہِ وَخَلِيْلِ اللّٰہِ وَوَلِيِّ اللّٰہِ وَاَمِيْنِ اللّٰہِ وَخِيَرَةِ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَنُخْبَةِ اللّٰہِ مِنْ بَرِيَّةِ اللّٰہِ وَصَفْوَةِ اللّٰہِ مِنْ اَنْبِيَاءِ اللّٰہِ وَعُرْوَةِ اللّٰہِ وَعِصْمَةِ اللّٰہِ وَنِعْمَةِ اللّٰہِ وَمِفْتَاحِ رَحْمَةِ اللّٰہِ الْمُخْتَارِ مِنْ رُسُلِ

Marfat.com

اللّٰهِ اَلْمُنْتَخَبِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَلْغَائِرِ بِالْمَطْلَبِ فِي
الْمَرْهَبِ وَالْمَرْغَبِ الْمُعْلَمِ فِيمَا وُهِبَ اَكْرَمِ مَبْعُوثٍ
اَصْدَقِ قَائِلٍ اَنْجَحِ شَافِعٍ اَفْضَلِ مُشَفَّعٍ الْاَمِينِ فِيمَا
اُسْتُودِعَ الصَّادِقِ فِيمَا بُلِّغَ الصَّادِعِ بِاَمْرِ رَبِّهِ
الْمُضْطَلِعِ بِمَا حُمِّلَ اَقْرَبِ رُسُلِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَسِيلَةً
وَاَعْظَمِهِمْ غَدَاءَ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً وَفَضِيلَةً وَ
اَكْرَمِ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ الْكِرَامِ الْمَفْوَةِ عَلَى اللّٰهِ
وَاَحَبِّهِمْ اِلَى اللّٰهِ وَاَقْرَبِهِمْ زُلْفَى لَدَى اللّٰهِ وَاَكْرَمِ
الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ وَاَحْفَاهُمْ وَاَرْضَاهُمْ لَدَى
اللّٰهِ وَاَعْلَى النَّاسِ قَدْرًا وَاَعْظَمِهِمْ مَحَلًّا وَاَكْمَلِهِمْ
مَحَاسِنًا وَفَضْلًا وَاَفْضَلِ الْاَنْبِيَاءِ دَرَجَةً وَ
اَكْمَلِهِمْ شَرِيعَةً وَاَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ نِصَابًا وَاَبْيَنِهِمْ
بَيَانًا وَخِطَابًا وَاَفْضَلِهِمْ مَوْلِدًا وَمُهَاجَرًا وَعِتْرَةً
وَاَصْحَابًا وَاَكْرَمِ النَّاسِ اَرُومَةً وَاَشْرَفِهِمْ جُرْثُومَةً
وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا وَاَطْهَرِهِمْ قَلْبًا وَاَصْدَقِهِمْ قَوْلًا
وَاَثْبَتِهِمْ نِعْلًا وَاَبْيَنِهِمْ فَصْلًا وَاَوْفَاهُمْ
عَهْدًا وَاَمْكَنِهِمْ مَجْدًا وَاَكْرَمِهِمْ طَبْعًا وَاَحْسَنِهِمْ
صُنْعًا وَاَطْيَبِهِمْ فَرْعًا وَاَكْثَرِهِمْ طَاعَةً وَسَمْعًا
وَاَعْلَاهُمْ مَقَامًا وَاَحْلَاهُمْ كَلَامًا وَاَزْكَاهُمْ
سَلَامًا وَاَجَلِّهِمْ قَدْرًا وَاَعْظَمِهِمْ فَخْرًا وَاَسْنَاهُمْ
نُورًا وَاَسْنَعِهِمْ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلَى ذِكْرًا وَاَوْفَاهُمْ

Marfat.com

عَهْدًا وَاَصْدَقِهِمْ وَعْدًا وَاَكْثَرِهِمْ شُكْرًا وَاَعْزَمِهِمْ
اُمُرًا وَاَجْمَلِهِمْ صَبْرًا وَاَحْسَنِهِمْ خَيْرًا وَاَقْرَبِهِمْ
يُسْرًا وَاَبْعَدِهِمْ مَكَانًا وَاَعْظَمِهِمْ شَانًا
وَاَبْسَطِهِمْ بُرْهَانًا وَاَرْجَحِهِمْ مِيْزَانًا وَاَوْلَاهُمْ
اِيْمَانًا وَاَوْضَحِهِمْ بَيَانًا وَاَفْصَحِهِمْ لِسَانًا وَاَطْهَرِهِمْ
سُلْطَانًا۔

ترجمہ: اللہ کا بزرگ ترین اور اللہ کا بہترین اور اللہ کا عظیم الشان اور اللہ کا خوبصورت ترین، کامل ترین، رنگین ترین، مکمل ترین اور پاکیزہ ترین اور عظیم ترین اور صاف ترین، بہت ستھرا، بہت بابرکت مکمل تر، برتر، اعلیٰ تر، کثیر تر، جامع تر، عام تر، دائم تر، باقی تر، معزز تر بلند تر، عظیم تر، درود شریف اُن پر جو اللہ کی مخلوق میں افضل تر حسین ترین، بزرگ تر، معزز تر، جمیل تر، کامل تر، مکمل تر، عظیم تر ہیں۔ اللہ کے بندے، اللہ کے رسول، اللہ کے نبی، اللہ کے حبیب، اللہ کے برگزیدہ، اللہ کے نجی، اللہ کے خلیل، اللہ کے ولی، اللہ کے امین اللہ کی مخلوق میں سے پسندیدہ، اللہ کا انتخاب اللہ کی مخلوق میں سے، نبیوں میں سے، اللہ کے صبر، اللہ کی رسی، اللہ کی عصمت، اللہ کی نعمت، اللہ کی رحمت کی کنجی، اللہ کے رسولوں میں سے چنے ہوئے، مخلوقِ خدا میں سے منتخب، ترغیب، تسبیب کی منزلِ مقصود، جو کچھ اللہ کی طرف سے ملا اس میں مخلص کریم تر بھیجے گئے، سب سے بڑھ کر سچ بولنے والے، کامیاب تر شفاعت فرمانے والے، افضل تر مقبولِ شفاعت، امانت کے

Marfat.com

امین، دین پہنچانے میں سچے، حکمِ پروردگار کو علی الاعلان پھیلانے والے
جو ذمہ ڈالا جائے اسے اُٹھانے والے، اللہ کے رسُولوں میں
سے اللہ کے قریب تر وسیلہ کل خُدا کے ہاں سب سے بڑے
مرتبہ وفضیلت والے اللہ کے گرامی قدر رسُولوں میں گرامی قدر
اللہ کے برگزیدہ، اللہ کے محبُوب تر اور سب سے بڑھ کر اللہ
کے حضور مقامِ قُرب پر فائز، اللہ کے ہاں معزز تر، عظیم تر، پسندیدہ
تر اسب لوگوں میں اُونچے مرتبہ والے. بلند تر مقام والے. کامل
تر خُوبیوں اور فضیلت والے. تمام نبیوں میں افضل درجے والے.
کامل تر شریعت والے. تمام نبیوں میں بُزرگ تر نصاب والے.
واضح تر بیان وخطاب والے. سب سے افضل جائے پیدائش و
ہجرت کے لحاظ سے، عترت واصحاب کے لحاظ سے. لوگوں میں
معزز تر و بزرگ تر رُوح واصل کے لحاظ سے، سب سے بہتر
ذات اور صاف تر دل کے لحاظ سے، سب سے سچی بات
والے، سب سے ستھرے عمل والے، اور مضبوط تر اصل والے
سب سے بڑھ کر وعدہ پورا فرمانے والے، مضبوط تر بزرگی والے
کریم تر طبیعت، حسین تر عمل اور صاف ترین اولاد والے، سب سے
بڑھ کر اطاعت گذار اور (اللہ کی بات) سُننے والے، بلند
ترین مقام، شیریں ترین کلام، صاف تر سلام، بلند تر درجہ، فخر ومباہات
میں عظیم تر، روشن تر نُور والے، جن کا ذکر ملأ اعلیٰ (عالم بالا) میں بلند
تر ہے. سب سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والے سچے وعدے
والے. سب سے زیادہ شکر گذار. بلند تر اجر وصلہ والے. سب سے

Marfat.com

زیادہ صبر جمیل والے۔ سب سے اچھے خیر خواہ۔ نرمی میں قریب تر۔
مرتبہ و مقام میں بعید تر۔ عظیم الشان۔ مضبوط تر دلیل والے۔ نیکیوں
کے پلڑے کو بہت بھاری کرنے والے۔ سب سے پہلے
ایمان والے۔ واضح ترین بیان والے۔ فصیح تر زبان والے۔
اور پاکیزہ دلیل والے۔"

یہ درود شریف امام جزولی صاحب دلائل الخیرات، رضی اللہ عنہ
کا ہے۔ یہ افضل کامل تر درودوں میں سے ہے۔ دلائل الخیرات
کے شارحین نے یہ بات ذکر کی ہے۔ کہ مصنف کا سینہ اس درود
شریف سے کھول دیا گیا تھا۔ اس میں کچھ شک نہیں، اس کی
ترتیب خوب صورت، اسلوب نرالا۔ جیسے خود پاکیزہ ہے
اسی طرح پاکیزہ ذات سے نکلا ہے۔

Marfat.com

تیسواں درود شریف[1]

سیّدی ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمہ کا

یہ درود شریف سیّدی محی الدین بن العربی کی کتاب حزب التوجہ میں ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سِرِّکَ الْجَامِعِ الذَّاتِ
عَلَیْکَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی کَمَا ھُوَ لَائِقٌ بِکَ
مِنْکَ اِلَیْکَ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ بِمَا ھُوَ خَصِیْصٌ بِکَ
مِنَ السَّلَامِ لَدَیْکَ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ
صَلٰوتِکَ صِلَۃً وَّعَائِدًا تَعُمُّ بِھَا وُجُوْدَنَا
وَتَعُمُّ بِھَا شُھُوْدَنَا وَتُخَصِّصُ بِھَا
مَزِیْدَنَا وَمِنْ سَلَامِکَ اِسْلَامًا وَّسَلَامَۃً
لِبُرْھَانِ مَا ظَھَرَ مِنَّا وَمَا بَطَنَ مِنْ شَوَآئِبِ
الْاِرَادَاتِ وَالْاِخْتِیَارَاتِ وَالتَّدْبِیْرَاتِ
وَالْاِضْطِرَارَاتِ لِنَأْتِیَکَ بِالْقَوَالِبِ الْمُسْلِمَۃِ
وَالْقُلُوْبِ السَّلِیْمَۃِ حَسْبَ مَا ھُوَ لَدَیْکَ
مِنَ الْکَمَالِ الْاَقْدَسِ وَالْجَمَالِ الْاَنْفَسِ۔

ترجمہ "الٰہی! درود بھیج اپنے کامل تر راز پر جو تیری ذات و صفات کی رہنمائی فرمانے والے ہیں یعنی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود جو تیری بارگاہ سے ان کے شایانِ شان ہو اور ان پر سلام بھیج جو تیری سرکار سے ان کیلئے

---

[1] اصل کتاب میں اس کا نمبر تیئیس لکھا ہے جو کاتب کی غلطی ہے اور مصنف علام نے طبع اول کے شروع میں اس کی وضاحت اور عدیم الفرصتی کی بنا پر معذرت بھی کی ہے۔ مترجم۔

Marfat.com

مخصوص ہے اور ہمارے لیے سرکار کے درود سے ایسا اجر وصلہ
مقرر فرما جس سے ہمارے وجود مکمل، ہمارے مشاہدات عام اور ان
ہر دو سے ہمیں ترقی حاصل ہو اور آپ کے سلام سے اسلام اور ہمارے
ظاہر و باطن کے مختلف ارادے اختیارات، تدبیروں اور اداؤں کی
دلیل کی سلامتی ہو۔ تاکہ ہم تیرے پاس کمال اور نفیس ترین جمال کے
شایان شان صحیح اسلام اور سالم دل سے کر حاضر ہوں"۔

یہ اکتیسواں ۳۱ درود شریف بھی انہی کا ہے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ وَاَسْنَی
الْبَرَکَاتِ وَاَزْکَی التَّحِیَّاتِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْقَاتِ
عَلٰی اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقَاتِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ اَکْمَلِ اَھْلِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ وَسَلِّمْ
عَلَیْہِ یَا رَبَّنَا اَزْکَی التَّحِیَّاتِ فِیْ جَمِیْعِ الْحَضَرَاتِ
وَاللَّحَظَاتِ۔

"الٰہی! افضل ترین درود اور اعلیٰ ترین برکت اور پاکیزہ تر ہدیہ، تمام
اوقات میں مخلوق کے بزرگ ترین، ہمارے آقا و مولےٰ محمد پر نازل فرما
جو آسمان والوں میں کامل تر ہیں، اور اے پروردگار! ان پر سلام بھیج جو
تمام بارگاہوں اور لمحات میں پاکیزہ تر تحفہ ہے"۔

بتیسواں ۳۲ درود شریف بھی انہی کی طرف منسوب ہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

Marfat.com

وَ بَرَكَاتُهٗ تین مرتبہ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَفْضَلَ وَاَزْكٰى وَ اَنْمٰى وَ اَعْلٰى صَلٰوةً صَلَّاهَا
عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِيَآئِهٖ وَ اَصْفِيَآئِهٖ اَشْهَدُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ مَآ اُرْسِلْتَ بِهٖ
وَ نَصَحْتَ اُمَّتَكَ وَ عَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰى
اَتَاكَ الْيَقِيْنُ وَ كُنْتَ كَمَا نَعَتَكَ اللّٰهُ فِيْ
كِتَابِهٖ (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ) فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ
وَ اَنْبِيَآئِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ وَ سَمٰوَاتِهٖ
وَ اَرْضِهٖ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا
يَا صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا اَبَا بَكْرٍ وَّ يَا عُمَرُ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ فَجَزَاكُمَا اللّٰهُ عَنِ
الْاِسْلَامِ وَ اَهْلِهٖ اَفْضَلَ مَا جَزٰى بِهٖ وَزِيْرَيْ نَبِيٍّ
فِيْ حَيٰوتِهٖ وَ عَلٰى حُسْنِ خِلَافَتِهٖ فِيْ اُمَّتِهٖ بَعْدَ
وَفَاتِهٖ فَجَزَاكُمَا اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ مُرَافَقَتَهٗ
فِيْ جَنَّتِهٖ وَ اِيَّانَا مَعَكُمَا بِرَحْمَتِهٖ اِنَّهٗ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَ اُشْهِدُ
رَسُوْلَكَ وَ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ اُشْهِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ
النَّازِلِيْنَ عَلٰى هٰذِهِ الرَّوْضَةِ الْكَرِيْمَةِ وَ الْعَاكِفِيْنَ
اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

Marfat.com

لَكَ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ
اَنَّ كُلَّ مَاجَآءَ بِهٖ مِنْ اَمْرٍ وَّ نَهْيٍ وَّ خَبَرٍ
عَمَّا كَانَ وَ يَكُوْنُ فَهُوَ حَقٌّ لَاكِذْبَ فِيْهِ
وَ لَا امْتِرَآءَ وَ اِنِّيْ مُقِرٌّ لَكَ يَآ اِلٰهِيْ بِجِنَايَتِيْ
وَ مَعْصِيَتِيْ فِي الْخَطْرَةِ وَ الْفِكْرَةِ وَالْاِرَادَةِ
وَ الْغَفْلَةِ وَ مَا اسْتَأْثَرْتَ عَنِّيْ مِمَّآ اِذَا
شِئْتَ اَخَذْتَ بِهٖ وَاِذَا شِئْتَ عَفَوْتَ
عَنْهُ مِمَّا هُوَ مُتَضَمِّنٌ لِلْكُفْرِ وَ النِّفَاقِ وَ
الْبِدْعَةِ اَوِ الضَّلَالِ اَوِ الْمَعْصِيَةِ اَوْ سُوْٓءِ
الْاَدَبِ مَعَكَ وَ مَعَ رَسُوْلِكَ وَ مَعَ اَنْبِيَآءِكَ
وَ اَوْلِيَآءِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ
وَ مَا خَلَقْتَ مِنْ شَيْءٍ فِيْ مُلْكِكَ فَقَدْ ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ بِجَمِيْعِ ذٰلِكَ فَاغْفِرْ لِيْ وَامْنُنْ
عَلَيَّ بِالَّذِيْ مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰٓى اَوْلِيَآءِكَ فَاِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

ترجمہ: "اے غیب کی خبریں دینے والے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں، اے رسولِ خدا! آپ پر اللہ درود بھیجے ہر اس درود سے افضل، پاکیزہ تر، پائیدار تر اور بلند تر جو اس نے اپنے کسی نبی اور کسی پاکیزہ تر بندے پر بھیجا ہے۔ یا رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ جس پیغام کے ساتھ بھیجے گئے آپ نے اسے پہنچا دیا آپ نے اپنی امت کی خیر خواہی کی اور آپ نے اپنے رب کی عبادت

Marfat.com

کی یہاں تک کہ آپ کو حق الیقین کا مقام حاصل ہوگیا اور آپ ایسے ہی تھے جیسے اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں آپ کی توصیف فرمائی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ "یقیناً تشریف لائے تمہارے پاس ایک رسولِ معظم جو تمہی میں سے ہیں تمہاری ہر تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے اہلِ ایمان کے ساتھ شفقت فرمانے والے مہربان ہیں"۔ پس یا رسول اللہ! آپ پر اللہ کا، اس کے تمام نبیوں اور رسولوں اور تمام مخلوق کا اور اس کے آسمانوں اور زمین سب کا درود ہو، اے رسول اللہ کے دونوں ساتھیو! تم پر سلام! اے ابوبکر صدیق اور اے عمر فاروق! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، پس اللہ تعالےٰ آپ حضرات کو اسلام اور اہلِ اسلام کی طرف سے بہتر جزا سے بہتر جزا عطا فرمائے جو اس نے کسی نبی کے وزیروں کو عطا فرمائی، آپ سرکار کی زندگی ظاہری میں بھی اور آپ کی وفات کے بعد بھی حقِ نیابت ادا کرتے رہے پس اللہ تعالیٰ اس کے عوض آپ حضرات کو بھی اور ہم کو بھی اپنی مہربانی سے جنت میں رسولِ پاک کی رفاقت نصیب فرمائے بلاشبہ وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ الٰہی! میں تجھے اور تیرے رسولِ پاک اور ابوبکر و عمر کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور اس بزرگ روضۂ انور پر حاضری دینے اور اس کا اعتکاف کرنیوالے فرشتوں کو اپنی اس گواہی پر گواہ بناتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور نے جو

Marfat.com

بھی امر، نہی اور ماضی و مستقبل کی خبریں دیں، سب برحق ہیں ان میں
کوئی جھوٹ یا شک نہیں اور الٰہی! مجھ سے سوچ و بچار اور ارادہ
یا غفلت سے جو بھی جرم و خطا سرزد ہوئے مجھے ان سب کا اقرار و
اعتراف ہے اور میرے جو جو گناہ تیرے علم میں ہیں جب چاہے مجھ
سے ان کے متعلق مواخذہ فرمائے اور جب چاہے معاف فرمادے
خواہ وہ گناہ کفری پہلو لئے ہوئے ہوں، نفاق پر مشتمل ہوں یا بدعت،
گمراہی، نافرمانی یا بے ادبی کو متضمن ہوں، پھر خواہ ان کا تعلق تیری
ذاتِ اقدس سے ہو، تیرے رسولِ اکرم سے ہو یا دیگر انبیائے کرام
ملائکہ، اولیائے عظام سے ہو، وہ جنات کے قبیلہ سے ہوں یا
انسانوں میں سے اور جو کچھ تو نے اپنے ملک میں پیدا کیا (سب پر تیری
عنایتِ عام ہے) کہ میں نے اپنے نفس پر ان سب کے معاملہ میں ظلم
کیا ہے اور مجھ پر احسان فرما، اس احسان کے صدقے جو تو نے
اپنے اولیاء پر فرمایا، بے شک تو بہتر کام کرنے والا مہربان ہے۔"

یہ تینوں درود شریف سیدی ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں، پہلا
درود شریف کتاب کنوز الاسرار میں ذکر کیا گیا ہے، دوسرے درود شریف سے
شیخ شاذلی علیہ الرحمہ نے "حزب اللطف" کی ابتداء فرمائی ہے۔ شیخ کی یہ حزب
ان کے باقی احزاب کے ہمراہ ابنِ عباد نے اپنی کتاب الفاخر العتیبہ فی المآثر الشاذلیہ
میں ذکر کی ہے، تیسرے درود شریف کے بارے میں صاحب "مسالک الحفاظ"
نے فرمایا، ہم سے المطری جمال الدین کے واسطہ سے بیان کیا گیا ہے کہ شیخ ابو
محمد بن عبداللہ بن السکری نے کہا کہ شیخ، امام، عارف ابوالحسن علی بن عبدالجبار شاذلی
حسنی، اللہ ان کی ذات سے نفع مند فرمائے نے جیسا کہ ان کے ہمراہیوں کا کہنا ہے

Marfat.com

حجرۂ اقدس (روضۂ رسول) کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا تھا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الخ اور ظاہر ہے کہ جو شخص (بداعمالیوں کی بنا پر) آپ کے در پاک اقدس سے دور ہے (وہ بھی) جب سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں (ابوبکر و عمر) کی خدمت میں سلام عرض کریگا تو اپنے آپ کو حاضر کر کے کرے گا۔

تینتیسواں (۳۳) درود شریف ..... سیدی ابوالحسن البکری کا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ تین مرتبہ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَام عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِنَّةَ اللّٰهِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيًا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ وَّصَفَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهٖ (وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ) وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى سَآئِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

Marfat.com

وَاٰلِكَ وَاَهْلِ بَيْتِكَ وَاَزْوَاجِكَ وَاَصْحَابِكَ
اَجْمَعِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ وَرَحْمَةُ وَ
بَرَكَاتُهٗ جَزَى اللّٰهُ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا كَمَا هُوَ
اَهْلُهٗ، جَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنَّا اَفْضَلَ
مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ
وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغٰفِلُوْنَ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ
مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ
وَاَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ
وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ
جِهَادِهٖ وَكُنْتَ كَمَا نَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ اَللّٰهُمَّ
اٰتِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا وَاجِبٌ وَ
ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَشْ وَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

Marfat.com

مَّجِيْدٌ، رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا
الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْٓ اَقَرَّ عَيْنِيْ بِرُؤْيَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَوْضَتِكَ وَ حَضْرَتِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ۔

ترجمہ: "اے نبی کریم! آپ پر سلام! (تین مرتبہ) یا رسول اللہ! آپ پر سلام! یا نبی اللہ! آپ پر سلام! اے اللہ کے برگزیدہ! آپ پر سلام! یا حبیب اللہ! آپ پر سلام! اے رسولوں کے آقا! آپ پر سلام! اے نبیوں کو ختم فرمانے والے! آپ پر سلام، اے سب مخلوق میں بہترین، آپ پر سلام! اے پرہیزگاروں کے پیشوا! آپ پر سلام، اے روشن پیشانی اور نورانی ہاتھ پاؤں والے امتیوں کے قائد! اے رحمۃ للعلمین! آپ پر سلام! اے اہلِ ایمان پر احسانِ الٰہی! آپ پر سلام! اے گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آپ پر سلام! اے سیدھی راہ دکھانے والے! آپ پر سلام! آپ پر سلام جن کی اللہ نے اپنے ان اقوال سے توصیف فرمائی وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ "اور بیشک آپ اخلاق کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں"؛ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ "اور وہ مومنین پر شفیق و مہربان ہیں"۔ آپ پر اور تمام نبیوں و رسولوں پر سلام! آپ کی آل، آپ کے اہلِ بیت اور آپکی ازواج اور صحابہ کرام سب پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، اللہ تعالیٰ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی جزا عطا فرمائے جس کے آپ مستحق ہیں، یا رسول اللہ! آپ کو اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اس سے افضل ترین جزا دے جو اس نے کسی نبی کو اس کی

Marfat.com

قوم اور نبی کو اس کی امت کی طرف سے دی اور آپ پر اللہ تعالےٰ اتنی
مرتبہ درود بھیجے جتنی مرتبہ ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور غافل
آپ کے ذکر سے غفلت برتیں، ہر اس درود سے افضل و اکمل جو
اس نے اپنی پوری مخلوق میں سے کسی پر بھیجا ہو اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی مستحق عبادت نہیں، وہ ایک ہے، کوئی اس
کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندہ و رسول
ہیں اور اس کی تمام مخلوق میں سے برگزیدہ و ممتاز ہیں اور یہ کہ آپ
نے اس کا پیغام پہنچا دیا، امانت ادا فرما دی اور امت کی خیر خواہی فرمائی
اور آپ نے اللہ کی راہ میں جیسا حق تھا جہاد فرمایا اور آپ ایسے ہی
تھے جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا، الٰہی! سرکار کو وسیلہ و
فضیلت عطا فرما اور آپ کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا ان سے
وعدہ فرمایا ہے، الٰہی! محمد پر درود بھیج جو تیرے بندے، نبی اور
رسول، نبیِ امّی ہیں اور محمد کی آل اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور
اولاد پر جیسے تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے اور
محمد کی آل پر اور محمد پر اور ان کی ازواجِ مطہرات پر اور ان کی اولاد
پر برکت بھیج جیسے تو نے جہانوں میں ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت
بھیجی، بلاشبہ تو ہی ستودہ صفات بزرگ ہے، اے ہمارے پروردگار
ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور ہم نے اس رسولِ معظم کی پیروی
اختیار کی، سو ہم کو گواہوں کے ساتھ لکھ دے، شکر و ثنا کا مستحق
اللہ ہی ہے جس نے یا رسول اللہ! آپ کے دیدار سے میری آنکھیں
ٹھنڈی فرمائیں اور یا حبیب اللہ! مجھے آپ کے روضہ اور دیارِ کاہ

Marfat.com

میں داخل فرمایا۔"

درود وسلام کے یہ تمام صیغے تاج العارفین ابوالحسن البکری کے ہیں جن کو ان کے شاگرد شیخ عبدالقادر الفاکھی نے ان کی کتاب حسن التوسل فی آداب زیارۃ افضل الرسل سے کچھ اضافوں کے ساتھ نقل کیا ہے اور درود وسلام کے یہی صیغے امام نووی کا معمول تھے جن کو کتاب افضل الصلوٰت میں کچھ اضافات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ درود وسلام کے یہ الفاظ سرکارِ عالم کی زیارت کے وقت یا پھر ایسے موقع پر ادا کئے جاتے ہیں جہاں انسان یہ تصور کرے کہ میں سرکارِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کھڑا ہوں۔ اور آپ کو خطاب کر رہا ہوں۔

امام قسطلانی نے اس میں ان اضافات کے علاوہ جو ابوالحسن البکری نے کیے ہیں، مزید اضافے بھی کئے ہیں اور یہ گزر چکا ہے اس باب میں جہاں درود وسلام پڑھنے کے مقامات کا بیان ہوا ہے جہاں یہ کہا گیا تھا کہ ان میں سے ایک مقام یہ ہے کہ جب آدمی مدینہ منورہ آئے تو درود وسلام پڑھے جو چاہے وہاں دیکھ لے۔

چونتیسواں[۳۴] درود شریف

سید شیخ برہان الدین ابراہیم الموہبی الشاذلی رحمہ اللہ کا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ الْمَعْبُوْدِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ جَآءَ بِالْاَحْکَامِ وَالْحُدُوْدِ

Marfat.com

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَالًّا عَلَى الْحَقِّ
الْمَشْهُوْدِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُفِيْضَ
الشُّهُوْدِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ
الْوُجُوْدِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ
كُلِّ مَوْجُوْدٍ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى
ضَجِيْعَيْكَ وَاٰلِكَ وَجَمِيْعِ صَحْبِكَ مَادَامَ التَّعَرُّفُ
وَاسْتَحَالَ التَّعَطُّلُ وَالتَّوَقُّفُ، بِسْمِ اللّٰهِ
الْبَاعِثِ لَكَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ
وَمُسْتَغِيْثًا لِّلْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَرَأْفَةً لِّلْمُسْتَرْفِقِيْنَ
وَجَامِعًا لِّشَمْلِ الْمُتَفَرِّقِيْنَ وَوُصْلَةً لِّلْمُنْقَطِعِيْنَ
وَاَمَانًا لِّلْخَائِفِيْنَ وَدَلِيْلًا لِّلْحَائِرِيْنَ وَ
عِصْمَةً لِّلْمُسْتَعْصِمِيْنَ، اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِكَ وَ
اَسْئَلُكَ يَا حَبِيْبَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بِوَجْهِكَ
وَمُوَاجَهَتِكَ وَتَوْجِيْهِكَ وَوَجَاهَتِكَ وَجَاهِكَ
وَكَرَامَتِكَ وَتَخْصِيْصِكَ وَخُصُوْصِيَّتِكَ وَ
بِمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ وَبِمَا لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا هُوَ
وَبِمَا اَعْطَاكَ مِنْ عِلْمٍ وَّشُهُوْدٍ وَّمَقَامٍ وَّعُهُوْدٍ
وَكَمَالٍ وَّعُفُوْدٍ وَّهُلَّةٍ وَّحَيٍّ وَّحَقِيْقَةٍ وَّرَأْفَةٍ
وَّرَحْمَةٍ وَّعِنَايَةٍ وَّشَفَقَةٍ عَلٰى عَبِيْدِكَ اُمَنَائِكَ
الَّذِيْنَ بِجَنَابِكَ الْوَاقِفِيْنَ بِاَسْرَارِهِمْ
وَاَشْبَاحِهِمْ عَلٰى بَابِكَ الْمُتَوَسِّلِيْنَ بِتُرَابِ عَتَبَاتِكَ

Marfat.com

اَلْمُتَوَسِّمِيْنَ بِكَ مِنْ مَوْلَاكَ فَوْقَ مَا فِيْ
اٰمَالِهِمْ فِيْ دُنْيَاهُمْ وَمَآلِهِمْ فَبَالِغِيْنَ بِكَ ذٰلِكَ
فَهَا اَنَا عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَقْدَمُهُمْ وَاَذَلُّهُمْ
اِلَى اللّٰهِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَدَيْكَ يَسْاَلُكَ الشَّفَاعَةَ
وَالرَّحْمَةَ الشَّامِلَةَ وَالْعَفْوَ وَالرَّاْفَةَ الْعَامَّةَ
الْكَامِلَةَ وَالتَّوْفِيْقَ اِلٰى طَاعَتِهٖ وَاتِّبَاعِ سَبِيْلِهٖ
بِكَ مُعَافًى مِنْ جَمِيْعِ مَا لَا يُرْضِيْهِ مُسْتَهْلِكًا
جَمِيْعَ حَوَاسِّهٖ وَسَكَنَاتِهِ الْبَاطِنَةَ وَالظَّاهِرَةَ
مِنْ مَدَارِكِهٖ اَبَدًا فِيْ مُرَاضِيْهِ مُشَاهِدًا لَكَ
بِهٖ مَا دَامَ دَوَامُهٗ لِيَبْلُغَ الْعَبْدُ بِذٰلِكَ رِضَاهُ
وَرِضَاكَ اِنْسَانًا بِعُبُوْدِيَّتِهٖ وَقِيَامًا بِبَعْضِ
وَفَآءِ حُقُوْقِ رُبُوْبِيَّتِهٖ حَسْبَمَا يُمْكِنُهٗ مِنْ
طَاقَتِهٖ مَعَ تَرْجِيْحِ ذٰلِكَ بِنَوْعٍ فَابِلِيَّتِهٖ بِوُفُوْدِ
نَصِيْبِهٖ مِنَ الْحُبِّ الْعَامِّ وَلَوَانِحِهٖ وَالْخَاصِّ وَ
مَعَالِيْهِ لَكَ وَلِرَبِّكَ بِالْغَايَةِ ذٰلِكَ مُنْتَهَى الْفَنَآءِ
بِشُهُوْدِهٖ اِيَّاهُ بِهٖ فِيْ حَضْرَةِ وَحْدَتِهٖ بِالْبَقَآءِ مَعَكَ
فِيْ جَمِيْعِ مَعَالِيْهِ وَمَشَاهِدِهٖ شَيْئًا لِلّٰهِ يَا سَيِّدَ
الْمُرْسَلِيْنَ شَيْئًا لِلّٰهِ يَا حَبِيْبَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَيَا خِيَرَتَهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَيَا مَعْدِنَ ظُهُوْرِ سِرِّ
حَقِّهٖ عَلَيْكَ اُصَلِّيْ وَاُسَلِّمُ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ
وَعَلٰى جَمِيْعِ اٰلِكَ وَصَحْبِكَ وَاَتْبَاعِكَ صَلَاةً وَ

Marfat.com

سَلَامًا دَآئِمَيْنِ بِدَوَامِ قُرْبِكَ مِنْ شَآئِكَ وَ
قُرْبِ شَآئِكَ مِنْكَ وَ بِدَوَامِ ظُهُوْرِ مَاظَهَرَ وَ
يَظْهَرُ مِنْ تَعَرُّفِ اَسْمَآئِكَ وَ شُمُوْسِ اَفْلَاكِ
صِفَاتِكَ وَ جَوَامِعِ كَمَالِكَ بِجَلَالِكَ وَ جَمَالِكَ فِيْ
غَيْبِ حَضْرَةِ ذَاتِكَ۔

ترجمہ: یارسول اللہ! آپ پر درود وسلام ہو! اے اللہ کے مخلص دوست! آپ پر درود وسلام ہو! اے معبودِ برحق کے حبیب! آپ پر درود وسلام ہو، اے احکام وحدود لانے والے! آپ پر درود وسلام ہو! اے نظر آنے والے حق پر دلالت کرنے والے! آپ پر درود وسلام ہو، اے مشاہدۂ حق کا فیضان کرنے والے! آپ پر درود وسلام ہو، اے ہر وجود کی اصل! آپ پر درود وسلام، اے ہر موجود کی حقیقت! آپ پر درود وسلام! آپ پر اور آپ کے دونوں ساتھیوں (صدیق و فاروق) پر، اور آپ کی آل اور تمام صحابۂ کرام پر اس وقت تک درود وسلام ہو جب تک جان پہچان باقی اور معطل و موقوف ہونا محال ہے شروع اللہ کے نام سے جس نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، سیدھی راہ کے ساتھ بھیجا، فریادیوں کا فریادرس بنا کر اور شفقت و رحمت چاہنے والوں کے لئے سراپا شفقت بنا کر بھیجا بکھرے ہوؤں کے معاملات کو جمع کرنے والا اور باہم جدا ہونے والوں کو ملانے والا، ڈرنے والوں کے لئے امان، پریشان حالوں کے لئے دلیل اور دامن پکڑنے والوں کے لئے سہارا بنا کر بھیجا، میں آپ کی بارگاہ میں آپ ہی کا وسیلہ لے کر آتا ہوں اور اے پروردگار

Marfat.com

عالم کے محبوب! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے وسیلہ،
آپ کی توجہ، آپ کی حضوری، آپ کی وجاہت، آپ کے مرتبہ، آپ کی
عزت، آپ کی تخصیص، آپ کی خصوصیت اور اس خصوصی تعلق کے واسطہ
سے جو آپ کے اور آپ کے رب کے درمیان ہے جس کو اس کے
سوا کوئی نہیں جانتا اور آپ سے میرا سوال ہے اس علم و شاہد کے
صدقے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا اور مقام وعد کے صدقے اور
کمال و پیمان کے طفیل اور اس وصال، حق، حقیقت، رافت، رحمت
عنایت اور شفقت کے وسیلہ سے جو حق تعالیٰ کی اپنے بندوں پر
ہے وہ بندہ جو حضور کی امتی اور سرکار کے دامنِ کرم میں پناہ لینے
والے ہیں جو اپنے ارواح و اجسام کے ساتھ آپ کے در والے
پر ہاتھ پھیلائے کھڑے ہیں، آپ کی دہلیز کی مٹی کا وسیلہ پکڑنے
والے اور آپ کے صدقے اپنی توقعات سے بڑھ کر دنیا و آخرت میں
مالکِ حقیقی کے رنگ میں رنگنے والے ہیں اور حضور کے طفیل منزلِ
مقصود پر پہنچنے والے ہیں۔ ہاں! تو یہ ہے آپ کا غلام، فلاں کا بیٹا
فلاں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے کم تر اور اس کے حضور
اور آپ کے حضور ذلیل تر ہے، آپ سے شفاعت اور ایسی رحمت مانگتا
ہے جو سب کو شامل ہو ایسی معافی و شفقت چاہتا ہے جو کامل اور
عام ہو اور آپ کے وسیلہ سے اطاعتِ خداوندی اور راہِ خدا میں
چلنے کی توفیق مانگتا ہے ان تمام اعمال کی معافی کا خواستگار ہے جن
سے اللہ ناراض ہو، اس کی رضا میں اپنی تمام ظاہری، باطنی حرکات
و سکنات کو ہمیشہ کے لئے کلیۃً ختم کرنا چاہتا ہے اس طرح یہ

Marfat.com

بندہ ذاتِ باری کا ہمیشہ مشاہدہ کرنا چاہتا ہے تاکہ اس طرح بندہ
اللہ کی اور حضور آپ کی رضا حاصل کر سکے، عبودیتِ خداوندی کا
نشان حاصل کر سکے اور حسبِ توفیق اس کی ربوبیت کے ترجیحی طور
پر کچھ تو حقوق ادا کر سکے کہ اس طرح اس میں ایک طرح کی قابلیت
پیدا ہو جائے کہ آپ کی اور آپ کے رب کی عمومی محبت اور اس کے
لوازمات اور خصوصی محبت اور اس کی علامات سے متعلق اپنا حصہ حاصل
کر لے، یوں مشاہدۂ ذات سے رتبۂ فنا پر فائز ہو کر اس کی بارگاہ
میں تمام علامات و مشاہدات کے ساتھ مقامِ بقا سے ہمکنار ہو سکے
اے رسولوں کے آقا! اللہ واسطے مجھے کچھ عطا فرمایئے، اے
پروردگارِ عالم کے محبوب اور اے مخلوقِ خدا میں سے چیدہ ہستی اور
اے سرِّ خدا کے ظہور کی کان! میں آپ پر درود و سلام بھیجتا ہوں اور
آپ کے دونوں ساتھیوں پر اور آپ کے تمام آل و اصحاب اور پیروکاروں
پر، ایسا درود و سلام جو اس وقت تک رہے جب تک آپ کو اپنے
رب کا باہمی قرب حاصل ہے اور جب تک ظاہر ہونے والی مخلوق ظاہر
ہوتی ہے اور ہوگی، یعنی اس کے اسمائے مبارکہ کی معرفت اور اس
کے آسمانِ صفات کے سورج اور اس کے جلال و جمال کے جامع
کمالات جبکہ اس کی ذاتِ احدیت پس پردہ ہے"۔

یہ درود شریف شیخ برہان الدین سیدی ابراہیم المواہبی الشاذلی رحمہ اللہ کا
ہے جس کا نام انہوں نے رکھا ہے "مناجات الحبیب من البعید والقریب"
میں نے اسے امام قسطلانی کی کتاب مسالک الحنفاء سے نقل کیا ہے جہاں انہوں
نے امام شاذلی رحمہ اللہ سے منقول درود شریف جمع کئے ہیں اور کتاب افضل الصلوٰت

Marfat.com

میں یہ چھیالیسویں ۴۶ نمبر پر لکھا ہے، یہ درود شریف بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت پڑھتے ہیں اور اگر کوئی آدمی آگے پیچھے پڑھتا چلے ہے بھی تو یہ تصور باندھ کر پڑھے کہ سرکار کے سامنے پڑھ رہا ہوں، بقول اقبال ؎

او امام و او صلوٰۃ و او حرم　　او مراد و او کتاب و او قلم

پینتیسواں ۳۵ درود شریف

سَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ سَحْمَتُہٗ وَ بَرَکَاتُہٗ عَلٰی جَمِیْعِ عَوَالِمِکَ الْمُمْتَدَّۃِ کُلِّھَا ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَہٗ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَہٗ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَہٗ ثُمَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ کَصَلٰوۃِ اِبْرَاھِیْمَ مِنْ حَیْثُ شَرِیْعَتِکَ وَکَصَلٰوۃِ مَلٰٓئِکَتِہٖ مِنْ حَیْثُ حَقِیْقَتِکَ وَ کَصَلٰوتِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی مِنْ حَیْثُ حَقِّہٖ وَ سَحْمَانِیَّتِہٖ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ جَاوَزَ فِی السَّمٰوٰتِ مَقَامَاتِ الرُّسُلِ وَ الْاَنْبِیَآءِ وَ نَادٰی رِفْعَۃً وَ اسْتِعْلَآءً عَلٰی ذَوَاتِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَ بَلَغَ الْغَایَۃَ الْقُصْوٰی وَ الْمَقْصُوْدَ الَّذِیْ عَجَزَتْ عَنْہُ قُوَّۃُ اُولِی النُّھٰی وَ تَبَھَّتْ لِسَانُ مَفْھُوْمِ قَوْلِہٖ وَ اِنَّ اِلٰی سَبِّکَ الْمُنْتَھٰی وَکَانَ بِالْقُرْبِ مِنَ الْمَعْنَی الْوُجُوْدِیِّ اَقْرَبَ اِلَیْہِ مِنَ الْمَلَکِ وَ اسْتَوَلّٰی بِذَاتِہٖ کَمَالِہٖ عَلٰی مَوْضُوْعِ

Marfat.com

جُمْلَةِ الْمُلْكِ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ ظَهَرَ بِالْكَمَالَاتِ وَبُشِّرَ بِهٖ فِي عَالَمِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا سلام، اس کی رحمتیں اور برکتیں تمام وسیع و عریض جہان پر، پھر اے اللہ کے دوست! آپ پر سلام، پھر اے حبیب خدا آپ پر سلام، پھر اے رسول خدا! آپ پر سلام! پھر آپ پر اللہ تعالےٰ آپ پر ایسے ہی درود بھیجے جیسے آپ کی شریعت کے ذریعہ ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجتا ہے اور جیسے اس کے فرشتے آپ کی حقیقت پر درود بھیجتے ہیں اور جیسے اللہ سبحانہٗ اپنے حق اور رحمت سے درود بھیجتا ہے، پھر آسمانوں میں نبیوں اور رسولوں کے مقامات سے آگے بڑھ جانے والے بزرگی و بلندی میں عالم بالا والوں سے بڑھ جانیوالے اپنے مدعا کی آخری حد تک پہنچ جانے والے اور اس منزل مقصود کو جس کے ادراک سے عقلاء کی طاقت عاجز رہی، پا جانے والے اور وہ جنکو اس قول خداوندی اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى (تمام کمالات کی انتہا تیرے رب کی طرف ہے) کی زبان مفہوم نے باخبر کیا اور وہ کہ معنیٰ و جوہی کے لحاظ سے فرشتوں سے بڑھ کر مقرب خدا، اور وہ کہ اپنے کمالات ذاتیہ کی بنا پر تمام افلاک پر قبضہ جمانے والے، آپ پر سلام! پھر سلام ہو آپ پر جو کمالات کے ساتھ ظاہر ہوئے اور جن کی مبارکباد دی گئی زمین و آسمان والوں کو۔"

یہ درود شریف کتاب مسالک الحفاء میں بعض بزرگوں کے حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے اور یہ نبی علیہ السلام کی زیارت کے وقت پڑھا جاتا ہے، پڑھنے والا جہاں کہیں بھی ہو اپنے آپ کو نبی علیہ السلام کے حضور موجود سمجھے۔

Marfat.com

۳۶ چھتیسواں درود شریف

سیّدی بہاء الدین نقشبندی کا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِنْبَاسِ الْاَنْبِیَآءِ وَ نَیِّرِ الْاَوْلِیَآءِ وَ سَبُّوْحِ الْاَصْفِیَآءِ وَ یُوْحِ الثَّقَلَیْنِ وَضِیَآءِ الْخَافِقَیْنِ۔

ترجمہ: "الٰہی! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمارے آقا محمد پر درود بھیجیں جو تمام نبیوں کے چراغ اور ولیوں کے سورج اور صوفیوں کے سبز قیمتی موتی، دو جہاں کے سورج اور مشرق و مغرب کی روشنی ہیں۔"

یہ درود سیدی محمد بہاء الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ کا ہے، اللہ ہم کو ان کی برکتوں سے نفع مند فرمائے، یہ ان کے "اوراد بہائیہ" میں اس ورد میں مذکور ہے جس کی ابتداء ان کلمات سے ہوتی ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔

۳۷ سینتیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ بِمَآ اَخْفَیْتَہٗ مِنْ سِرِّ ذَاتِکَ وَ اَظْھَرْتَہٗ مِنْ اَسْمَآئِکَ وَصِفَاتِکَ وَجَعَلْتَہٗ طُرُفَاتِ تَنَزُّلَاتِکَ وَمَظَاھِرِ تَجَلِّیَاتِکَ اِھْدِنِیْ بِکَ اِلَیْکَ وَاجْمَعْنِیْ بِکَ عَلَیْکَ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ عِلْمًا لَّدُنِّیًّا

Marfat.com

وَاجْعَلْنِيْ بِكَ هَادِيًا مَّهْدِيًّا مُّصْطَفًى وَّلِيًّا
بِالذَّاتِ الْمُكَمَّلَةِ وَالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ الْمُرْسَلَةِ
الْجَامِعِ لِجَمِيْعِ اَسْرَارِ تَوْحِيْدِ الْاَحَدِيَّةِ الْفَائِزِ
بِاَوْصَافِ الْعُبُوْدِيَّةِ الْمَخْصُوْصِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ
الْمُطْلَقَةِ الْمُخْبِرِ عَنِ الْغُيُوْبِ الْيَقِيْنِيَّةِ الْمُحَقَّقَةِ
خُلَاصَةِ عِبَادِكَ وَمَظْهَرِ مُرَادِكَ مُحَمَّدِ التَّوْحِيْدِ
الْحَامِدِ بِجَمِيْعِ الْمَحَامِدِ دَاعِي الْجَمِيْعِ بِكَلِمَةِ
التَّوْحِيْدِ مِنَ الْكَثْرَةِ اِلَى الْوَاحِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
وَتَابِعِيْهِ مَعَالِمِ مَنَارِ لَاتِهٖ وَعَوَالِمِ تَنَزُّلَاتِهٖ وَسَلَّمَ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

ترجمہ: "الٰہی! اپنے اسرارِ ذاتیہ مخفیہ کے صدقے اور اپنے اسماء وصفاتِ ظاہرہ کے طفیل جن کو تو نے اپنے نزولِ اجلالی کے ذرائع بنایا اور اپنی تجلیات کا مظہر بنایا اپنی مدد سے، اپنی طرف ہماری رہنمائی فرما، اور اپنی مدد سے میری توجہ اپنی ذات پر مرکوز فرما دے اور مجھے اپنے پاس سے علم عطا فرما اور مجھے اپنی مدد سے رہنمائی کرنیوالا، راست رو، اپنا برگزیدہ اور دوست بنا دے، ذاتِ کامل اور عام وسیع رحمت سے صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام اسرارِ توحید کے جامع، اوصافِ بندگی پر کاربند، وحدتِ مطلقہ سے مخصوص، غیوبِ یقینیہ ثابتہ کی خبریں دینے والے جو تیرے مقبول بندوں کا خلاصہ اور تیری مراد کا مظہر ہیں، دعوتِ توحید دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، تمام کلماتِ ثنائیہ کے ساتھ

Marfat.com

تیری تعریف فرمانے والے، کلمۂ توحید کے ذریعہ تمام لوگوں کو کثرت سے
واحد کی طرف دعوت دینے والے، اللہ تعالیٰ حضور پر اور آپ کی آل پر،
صحابہ پر، ازواجِ مطہرات پر، اولاد امجاد پر، آپ کے گھر والوں پر، آپ
کے پیروؤں پر جو آپ کی منازل کے نشانات اور مقامات کی علامات تھے
درود اور بہت بہت سلام بھیجے! اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ پروردگار
عالم کے لئے۔"

یہ درود شریف ابنِ سبعین رحمہ اللہ کا ہے جس کو میں نے ان کے وظائف کے آخر سے نقل کیا ہے۔

۳۸ اڑتیسواں درود شریف
شیخ البونی کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَنْصَارِہٖ
وَ اَشْیَاعِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ صَلٰوۃً تُحَقِّقُ بِھَا
یَقِیْنِیْ فِیْہِ وَ تُوَصِّلُھَا الْمَلَآئِکَۃُ مِنِّیْ اِلَیْہِ
وَ اَعْطِہِ اَللّٰھُمَّ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَ الدَّرَجَۃَ
الْعَالِیَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَ الْحَوْضَ

Marfat.com

الْمَوْعُوْدَ وَاللِّوَآءَ الْمَعْقُوْدَ وَالْمَكَانَ الْمَشْهُوْدَ
الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّآ اَفْضَلَ مَاجَزَیْتَ
بِهٖ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَزِدْهُ شَرَفًا وَّکَرَمًا وَّ
تَعْظِیْمًا وَّصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ صَلٰوةً وَّسَلَامًا
دَآئِمَیْنِ مُلَازِمَیْنِ بِدَوَامِ مُلْکِکَ الْعَزِیْزِ
عَدَدَ مَاتَطْلُعُ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَعَدَدَ مَالَاتَطْلُعُ
عَلَیْهِ وَعَدَدَ مَاتَغْرُبُ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَعَدَدَ
مَالَاتَغْرُبُ عَلَیْهِ یَآ اَللّٰهُ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

"الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر اور حضور کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے حمایتیوں پر اور آپ کے ساتھیوں اور پیروکاروں پر اور آپ کی اہل پر ایسا درود جس سے میرا یقین حضور کے بارے میں مستحکم ہو جائے اور جس کو میری طرف سے فرشتے آپ کی طرف پہنچائیں اور الٰہی! حضور کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت اور بلند تر مرتبہ اور مقامِ محمود اور حوض جس پر پیاسے جمع ہوں گے اور پرچم عطا فرما اور وہ مکان جو سب سے نمایاں ہوگا اور جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے آپ کو عطا فرما اور وہ بہترین صلہ جو کسی امت کی طرف سے کسی نبی کو تو نے عطا فرمایا اس سے بھی افضل ترین صلہ ہماری طرف سے سرکار کو عطا فرما اور حضور کے شرف و کرم اور آپ کی عظمت میں اضافہ فرما اور آپ پر ہمیشہ رہنے والا درود و سلام بھیج! ایسا درود جو تیری پاکیزہ حکومت کے دوام کے ساتھ دائمی رہے اس مخلوق کی تعداد کے برابر جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی

Marfat.com

مخلوق کے برابر جس پر نہیں ہوتا اور اس مخلوق کے برابر جس پر سورج
غروب ہوتا ہے اور اس کے برابر جس پر غروب نہیں ہوتا، یا اللہ! یا
رب العٰلمین!"

یہ درود شریف شیخ البونی رحمہ اللہ تعالےٰ کا ہے جسے میں نے ان کے
حزب سے نقل کیا ہے۔

انتالیسواں درود شریف
سیدی ابوالسعود الجارحی قدس سرہٗ کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ وَمَعْدِنِ السَّعَادَاتِ
وَمُرَادِ الْاِرَادَاتِ حَبِیْبِکَ الْمُکَرَّمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
الْعَزِیْزِ الْمُخْتَارِ النَّبِیِّ السُّلْطَانِ النُّوْرِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

الٰہی! سرداروں کے سردار، سعادت مندوں کی کان اور مرادوں
کی مراد، اپنے حبیب محترم اور ان کی آل اور اصحاب پر درود و سلام
بھیج"۔

یہ درود شریف سیدی ابوالسعود الجارحی رحمہ اللہ کا ہے جو ان کے اوراد
میں موجود ہے، میں نے اسے وہیں سے نقل کیا ہے۔

چالیسواں درود شریف
سیدی محمد الشناوی کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

Marfat.com

عَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ صَلٰوةً اَدْخُلُ بِهَا رِيَاضَ
الْمَطَالِبِ وَاَجْنِيْ ثَمَرَ الْمَوَاهِبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ اٰفَاقِ اَهْلِ مُؤَدَّتِكَ
وَمَجْلٰى عَرَآئِسِ مَشَاهِدِ اَحَدِيَّتِكَ وَمَشْهَدِ اَنْوَارِ
اَسْرَارِ تَجَلِّيَاتِكَ وَمَظْهَرِ اِعْتِزَازِ عِزَّتِكَ۔

ترجمہ: "الٰہی! ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور صحابہ سب پر ایسا درود و سلام بھیج جس کے ذریعے میں مقاصد و مطالب کے باغوں میں داخل ہو جاؤں اور بخشش کے پھل چنتا رہوں اور درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جو تیرے محبوبوں کے افق کے سورج اور تیری ذاتِ احدیت کے عروسانِ مناظر کی تجلی گاہ ہیں اور تیرے اسرارِ تجلیات کے انوار کی نظارہ گاہ اور تیری عزت و عظمت کے مظہر ہیں"۔

یہ درود شریف سیدی محمد الشناوی شیخ قطب شعرانی کلہے جو ان کے اوراد میں مذکور ہے اور میں نے وہیں سے نقل کیا ہے۔

اکتالیسواں درود شریف ۴۱ سیدی محمد وفا شاذلی کا۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ تَوَسَّلْتُ وَمِنْكَ سَاَلْتُ وَفِيْكَ
لَا فِيْ شَيْءٍ سِوَاكَ رَغِبْتُ لَا اَسْاَلُ مِنْكَ سِوَاكَ
وَلَا اَطْلُبُ مِنْكَ اِلَّا اِيَّاكَ اَللّٰهُمَّ وَاَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ فِيْ قَبُوْلِ ذٰلِكَ بِالْوَسِيْلَةِ الْعُظْمٰى وَالْفَضِيْلَةِ
الْكُبْرٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَالصَّفِيِّ الْمُرْتَضٰى
وَالنَّبِيِّ الْمُجْتَبٰى وَبِهٖ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ صَلٰوةً

Marfat.com

اَبَدِیَّۃً دَیْمُوْمِیَّۃً قَیُّوْمِیَّۃً اِلٰھِیَّۃً رَبَّانِیَّۃً
بِحَیْثُ یَشْھَدُ لِیْ ذٰلِکَ فِیْ عَیْنِ کَمَالِہٖ بِشَھَادَۃِ
مَعَارِفِ ذَاتِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کَذٰلِکَ فَاِنَّکَ
وَلِیُّ ذٰلِکَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: "الٰہی! میں تیرا ہی وسیلہ پکڑتا ہوں اور تجھی سے سوال کرتا ہوں اور تیری ہی ذات میں رغبت کرتا ہوں تیرے سوا کسی چیز میں نہیں، میں تجھ سے تیرے بغیر کچھ نہیں مانگتا اور تجھ سے تجھے ہی طلب کرتا ہوں، الٰہی! اس دعا کی قبولیت میں تیری بارگاہ میں وہ بڑا وسیلہ اور بڑی فضیلت پیش کرتا ہوں جن کا اسم گرامی ہے ہمارے آقا محمد مصطفٰے مرتضٰی، نبی مجتبٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور ہی کے وسیلہ سے سوال ہے کہ تو ان پر ایسا درود بھیج جو ابدی ہو، دائمی ہو، قائمی ہو، خدائی ہو، ربانی ہو اس طور پر کہ وہ میری طرف سے حضور کے عین کمال اور ذات مصطفٰی کے معارف کی گواہی دے۔ اور آپ کی آل اور صحابہ پر بھی اسی طرح بے شک تو ہی اس کا مالک و مختار ہے، بدی سے بچنے اور نیکی کے حصول کی طاقت اللہ بلند و برتر ہی کی طرف سے ہو سکتی ہے

بیالیسواں[۴۲] درود شریف

یہ درود شریف بھی انہی کا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَحْمَدَ اَمْرِکَ وَمُحَمَّدٍ
خَلْقِکَ وَاَسْعَدِ کَوْنِکَ اَسْاَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِہٖ وَبِہٖ
اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ صَلَاۃً ذَاتِیَّۃً خَاصَّۃً بِہٖ

Marfat.com

عَامَّةً فِیْ جَمِیْعِ اَلْوَاحِ الْحَرْفِیَّةِ وَالْاِسْمِیَّةِ وَ
جَمِیْعِ مَرَاتِبِ الْعَقْلِیَّةِ وَالْعِلْمِیَّةِ صَلٰوۃً مُّتَّصِلَۃً
لَا یُمْکِنُ انْفِصَالُھَا بِسَلْبٍ وَّلَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ بَلْ
یَسْتَحِیْلُ عَقْلًا وَّنَقْلًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاُمَّھَاتِ
الْجَوَامِعِ وَالْخَزَائِنِ الْمَوَانِعِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

ترجمہ: ”الٰہی! درود بھیج ان پر جو تیرے امر کی سب سے بڑھ کر تعریف کرنے والے اور تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر تعریف کئے گئے اور جو تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر نیک بخت ہیں، الٰہی! میں تجھ سے ان کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور انہی کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں عرض پرداز ہیں کہ ان پر ایسا درود بھیج جو انہی کی ذات سے خاص ہو اور ان کے تمام حرفی و اسمی نوشتوں میں عام ہو اور ان کے تمام مراتب عقلیہ و علمیہ کو شامل ہو، درود بھی ایسا جو متصل ہو اور نفی اور عدم نفی کسی صورت میں جس کا انقطاع ممکن نہ ہو بلکہ عقلاً و نقلاً محال ہو اور ان کے آل و اصحاب پر جو اصولِ جامع اور خزائنِ محفوظ تھے اور بہت بہت سلام بھیج۔“

یہ دونوں درود شریف عارف ربانی سیدی محمد وفا الشاقلی رضی اللہ عنہ کے ہیں جن کو میں نے مسالک الکفار سے نقل کیا ہے۔

تینتالیسواں[۴۳] درود شریف
سیدی علی وفا کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النُّوْرِ الْاَوَّلِ وَالسِّرِّ الْاَنْوَرِ

Marfat.com

الْاَكْمَلِ عَيْنِ الرَّحْمَةِ الرَّبَّانِيَّةِ وَبَهْجَةِ الْاِخْتِرَاعَاتِ
الْاَكْوَانِيَّةِ صَاحِبِ الْمِلَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَالْحَقَائِقِ
الْاِيْمَانِيَّةِ نُوْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدَاهُ وَسِرِّ كُلِّ
سِرٍّ وَسَنَاهُ مَنْ فَتَحَتْ بِهٖ خَزَآئِنَ الْحِكْمَةِ
وَالرَّحْمُوْتِ وَمَنَحَتْ بِظُهُوْرِهٖ اَنْوَارَ الْمُلْكِ
وَالْمَلَكُوْتِ قُطْبَ دَآئِرَةِ الْكَمَالِ وَيَاقُوْتَةَ
تَاجِ مَحَاسِنِ الْخِلَالِ اِنْسَانَ عَيْنِ الْمَظَاهِرِ
الْاِلٰهِيَّةِ وَلَطِيْفَةَ تَرَوْحَنَاتِ الْحَضْرَةِ الْقُدْسِيَّةِ
مَدَدَ الْاَمْدَادِ وُجُوْدَ الْجُوْدِ وَوَاحِدَ الْاٰحَادِ
وَسِرَّ الْوُجُوْدِ، وَاسِطَةَ عِقْدِ السُّلُوْكِ وَشَرَفَ
الْاَمْلَاكِ وَالْمُلُوْكِ بَدْرَ الْمَعَارِفِ فِيْ سَمَآءِ
الدَّقَآئِقِ وَشَمْسَ الْعَوَارِفِ فِيْ عُرُوْسِ
الْحَقَآئِقِ بَابَكَ الْاَعْظَمِ وَصِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ
الْاَقْوَمِ، بَرْقَكَ اللَّامِعَ وَنُوْرَكَ السَّاطِعَ وَضِيَآئَكَ
الَّذِيْ هُوَ بِاُفُقِ كُلِّ قَلْبٍ سَلِيْمٍ طَالِعٌ وَسِرَّكَ
السَّمَنْدَرِيَّ السَّارِيْ فِيْ جُزْئِيَّاتِ الْعَالَمِ وَكُلِّيَّاتِهٖ
عُلْوِيَّاتِهٖ وَسِفْلِيَّاتِهٖ مِنْ جَوْهَرٍ وَعَرَضٍ وَ
مِنْ جَوْهَرٍ وَعَرَضٍ وَسَآئِطَ وَمُرَكَّبَاتٍ وَبَسَآئِطَ
مَغْرِبَ اَسْرَارِ الذَّاتِ وَمَشْرِقَ اَنْوَارِ الصِّفَاتِ
وَمَظْهَرَ اَنْوَارِ التَّجَلِّيَاتِ بِاَنْوَارِ السُّبُحَاتِ مِنْ
سَنَا السُّرَادِقَاتِ بِاَرْوَاحِ التَّرَوْحَنَاتِ، اَلْمُصَلِّيْ

Marfat.com

فِيْ مِحْرَابِ جَامِعِ الْجَمْعِ بِاَحْمَدَ وَالْفَارِقِ
بِفُرْقَانِ الْفَرْقِ بِمُحَمَّدٍ الْقَائِمِ فِي الْمُلْكِ بِشَرْعِهٖ
وَجَلَالِهٖ وَالرَّاحِمِ فِي الْمَلَكُوْتِ بِرَحْمَتِهٖ وَجَمَالِهٖ
عَيْنِ عَيْنِكَ الْكَامِلَةِ وَخَلِيْفَتِكَ عَلَى الْاِطْلَاقِ
فِيْ مَمْلَكَتِكَ الشَّامِلَةِ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ صَلَاةً تُعَرِّفُنِيْ
بِهَا اِيَّاهُ فِيْ مَرَاتِبِهٖ وَعَوَالِمِهٖ وَمَوَاطِنِهٖ وَمَعَالِمِهٖ
حَتّٰى اَشْهَدَهٗ بِعَيْنِ الْعَيَانِ لَا بِالدَّلِيْلِ وَالْبُرْهَانِ
وَاَعْرِفَهٗ بِالتَّحْقِيْقِ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَّطَرِيْقٍ وَاَرٰى
سَرَيَانَ سِرِّهٖ فِي الْاَكْوَانِ وَمَعْنَاهُ الْمُشْرِقَ فِيْ
مَجَالِيْهِ الْحِسَانِ وَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ مَدَدِيْ مِنْ شَمْسِ
حَقِيْقَتِهٖ وَمِنْ نُوْرِ شَرِيْعَتِهٖ حَتّٰى اَسْتَفِيَ فِيْ لَيْلِ
جَهْلِيْ بِاَنْوَارِ حَقَائِقِ مَعَارِفِهٖ وَاَنَسَ فِيْ غُرْبَةِ
مَسْرَايَ بِاِيْنَاسِ لَطَائِفِهٖ وَاحْمِلْنِيْ اِلٰى حَضْرَتِهِ
الْقُدْسِيَّةِ الْاَحَدِيَّةِ عَلٰى كَاهِلِ شَرِيْعَتِهِ الْمُحَمَّدِيَّةِ
وَعَمِّرْ اَوْطَانِيْ نَقْصِيْ بِاَوْطَابِ كَمَالِهٖ وَاَلْبِسْنِيْ
مِنْ خِلَعِ جَلَالِهٖ وَجَمَالِهٖ وَاَفْرِدْنِيْ فِيْ حُبِّهٖ كَمَا اَفْرَدْتَّهٗ
فِيْ حُسْنِهٖ وَاِحْسَانِهٖ وَّخَصَّصْتَنِيْ بِخَصَائِصَ قُرْبِهٖ
وَامْتِنَانِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ وَاسِيَ ثَالِدَتِهٖ وَنَاظِرًا مِّنْهُ
اِلَيْهِ وَجَامِعًا لَّهٗ بِهٖ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاتَكَ
الْاَزَلِيَّةَ الْاَحَدِيَّةَ فِيْ مَظَاهِرِكَ الْاَبَدِيَّةِ الْوَاحِدِيَّةِ
مَا تَوَحَّدَ تَجَلِّيْكَ وَتَكَثَّرَ الْفَرْدُ فِي الْعَدَدِ وَاَشْرَقَتْ

Marfat.com

اَنْوَارُ الصِّفَاتِ بِتَوَالِي الْمَدَدِ وَاتَّسَعَتْ رُبُوْبِيَّةُ
الْحَكِيْمِ وَتَقَدَّسَتْ سُبْحَاتُ الْحَلِيْمِ بِتَسْبِيْحِ التَّمْجِيْدِ
وَالتَّكْرِيْمِ بِلِسَانِ الْقِدَمِ فِيْ اَنَامِلِ الْاَزَلِ وَتَقْدِيْسِهٖ فِيْ
صِفَتَيِ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ سَلَامَ الْفَرْدَانِيَّةِ
مَاتَعَدَّدَتْ مَرَاتِبُ الْعَدَدِيَّةِ فِيْ وَحْدَةِ مَرَائِيْ
دَسَاحَاتِهِ الْعُلْوِيَّةِ فِيْ مَقَامَاتِ الْعُبُوْدِيَّةِ بِتَوَالِيْ
شُهُوْدِ الرَّحْمَةِ الذَّاتِيَّةِ وَانْدِرَاجِ الْاَنْوَارِ الصِّفَاتِيَّةِ
فِي الْمَجَالَاتِ الْاَطْوَارِيَّةِ وَالْمَطَارَاتِ الْمَلَكِيَّةِ
وَسَجَدَتْ لَهُ الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِيَّةُ فِي الْمِحْرَابِ
الْاٰدَمِيَّةِ فِيْ جَامِعِ حِيْطَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ وَالْمُحِيْطَةِ
بِالْاَنْوَارِ السُّبُّوْحِيَّةِ الْكَائِنَةِ بِالْاَقْلَامِ الْمَعْنَوِيَّةِ
فِي الْاَلْوَاحِ الشُّهُوْدِيَّةِ بِالْاَسْرَارِ الْخَفِيَّةِ عَنِ
الْاِدْرَاكَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً وَّسَلَامًا
يَتَقَدَّسُ بِهِمَا عَنْ عَوَارِضِ الْاِمْكَانِ الْوُجُوْبُ بِ
اتِّصَافُهٗ بِالْكَمَالَاتِ وَعُسُوْمِ عِصْمَتِهٖ فِيْ جَمِيْعِ
الْخَطَرَاتِ مَا تَنَزَّهَ شَامِخُ عِزِّهٖ عَنِ النَّقْصِ وَالسُّلُوْبِ
وَثَبَتَ رَاسِخُ مَجْدِهٖ بِالذَّاتِ وَالْوُجُوْبِ وَارْضَ عَنْ
اَصْحَابِهٖ اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَنُجُوْمِ الْاِقْتِدَاءِ مَا تَعَاقَبَتْ
اَدْوَارُ الْاَنْوَارِ وَاشْرَقَتِ الْاَسْرَارُ بِالْاَسْرَارِ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَّحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

Marfat.com

ترجمہ: ۱ الٰہی! درود و سلام بھیج نورِ اول اور رازِ برتر و مکمل تر پر جو رحمتِ خداوندی کے سرچشمہ اور مصنوعاتِ ہست و بود کی نورانیت ہیں صاحبِ ملّتِ اسلامی و حقائقِ ایمانی ہیں، جو ہر خیر کو نورانیت و ہدایت بخشنے والے اور ہر راز کا راز و روشنی ہیں، وہ جن کے ذریعہ تو نے حکمت و رحمت شاملہ کے خزانے کھول دیئے اور جن کے ظہور سے تو نے عالم پست و بلند کو نورانیتِ ارزاں فرمائی جو مرکزِ دائرہ کمال اور خلعتِ تاج محاسن کے موتی ہیں۔ جو مظاہرِ خداوندی کی آنکھ کی پتلی اور بارگاہِ خداوندی کی خوشگوار بادِ نسیم ہیں جو سراپا جود و عطا ہیں، یکتاؤں میں یکتا، اصل وجود، نصوص و سلوک کے ہار کے درمیانہ قیمتی موتی اور ملکوں اور بادشاہوں کے لئے باعثِ شرف ہیں، باریکیوں کے آسمان میں معارف کے چاند اور حقیقتوں کے عرشوں میں علوم کے سورج ہیں، جو تیرا سب سے بڑا (رحمت کا) دروازہ اور تیری سیدھی مضبوط راہ ہیں، جو تیری چمکتی تجلی اور ضیا بار نور ہیں اور تیری وہ روشنی ہیں جو ہر قلبِ سلیم کے افق پر چمکنے والی ہے اور تیری ذاتِ اقدس کا وہ پاکیزہ راز ہیں جو کائنات کی جزئیات و کلیات میں جاری و ساری ہے خواہ کائنات عالمِ بالا سے متعلق ہو یا عالمِ زیریں سے، جوہر سے متعلق ہو یا عرض سے، وسائل ہوں یا مرکبات یا مفرداتِ جو اسرارِ ذات کے مغرب اور انوارِ صفات کے مشرق ہیں، جو انوارِ تجلیات کا مظہر ہیں، جو سورۂ قرآن (تجلیات) کے ان انوار کو لانے والے ہیں جو معطر و معنبر ہواؤں کے ذریعہ، سراپردوں کی چمک سے جھلمل جھلمل کر رہے ہیں، وہ جو سب سے بڑی جامع مسجد (مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی) کے محراب میں

Marfat.com

احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسمِ گرامی کے ساتھ نماز ادا فرمانے
والے اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والے قرآن کو اسم پاک محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) سے پڑھنے والے ہیں، جو ملک میں اپنا نظامِ
شریعت اور اپنا جلال و وقار قائم فرمانے والے ہیں، اپنی رحمت
و جمال کے ساتھ کائنات میں رحم و کرم فرمانے والے ہیں، تیرے
غیب کامل کا سرچشمہ اور تیری پوری سلطنت میں تیرے خلیفہ مطلق
ہیں، الٰہی! ان پر ایسا درود بھیج جو مجھ کو سرکار کی معرفت عطا فرمائے
آپ کے مراتب میں، جہانوں میں، اوطان میں، علامات میں، یہانتک
کہ دلیل و برہان سے نہیں کھلی آنکھوں سے آپ کا دیدار کروں، ہر
مقام و راہ میں تحقیقی طور پر سرکار کی پہچان حاصل کروں اور عالم
کائنات کے ذرے ذرے میں آپ کی روحِ اقدس کو جاری و ساری
دیکھوں اور آپ کے چمکتے نور کو آپ کی حسین جلوہ گاہوں میں دیکھوں
اور الٰہی! ان کے شمسِ حقیقت اور نورِ شریعت سے میری مدد فرما!
تاکہ میں اپنی شبِ جہالت میں حضور کے حقائقِ معارف کے انوار
سے روشنی کر سکوں۔ اور اپنے اجنبی راستہ کو سرکار کے انس افزا
لطاف سے مانوس کر سکوں اور مجھے آنحضور کی بارگاہِ مقدسہ احمدیہ
تک آپ ہی کی شریعتِ محمدیہ کے وسیلہ سے پہنچا دے اور میرے
نقص و کمزوری کی دنیا کو آپ کے کمالِ مقاصد سے آباد کر دے
اور سرکار کے جلال و جمال کی خلعتوں سے مجھے بھی عطا فرما اور
مجھے سرکار کی محبت میں ایسے ہی یکتا و منفرد فرما دے جیسے سرکار
کو تو نے حسن و احسان میں یکتا فرما دیا اور مجھے سرکار کی خصوصیات

Marfat.com

قرب و احسان کے ساتھ مخصوص فرما تا کہ میں آپ کا وارث ٹھہروں
اور سرکار کی طرف سے سرکار کو ہی دیکھتا ہوں اور ساری توجہ حضور
کی خاطر، حضور کے ذریعہ، حضور کی ذات اقدس پر ہی مرکوز رہے اور
الٰہی حضور پر اپنا ایسا درود بھیج جو ازلی اور یکتا ہو، جو تیرے مظاہرِ
ابدی، انفرادی میں ہو، جب تک تیری تجلی یکتا رہے اور افرادِ مخلوق
بڑھتے رہیں اور جب تک انوارِ صفات چمکتے رہیں اور جب تک خدائے
حکیم کی ربوبیت وسیع رہے اور زبانِ قدمِ ازل سے علم والے خدا کی
تسبیح و تقدیس عزت و عظمت کے ساتھ ہوتی رہے اور صفتِ جلال و
جمال میں اس کی تقدیس ہوتی رہے اور حضور پر بے مثل سلام بھیج جب
تک مقاماتِ عبودیت کے ارتقائی مدارج کے اعداد و شمار کا سلسلہ
چلتا رہے، اس کے ساتھ ساتھ اپنی رحمتِ ذاتیہ اور انوارِ صفاتیہ
کو مسلسل ہماری عادات اور ملکی صفات کے شاملِ حال فرما تا، عالمِ
ارواح کی روحوں نے محرابِ آدمیت اور حیطۂ احمدیت کی جامع مسجد
میں، جو انوارِ سبوحیت میں گھری ہوئی ہے، اس کو سجدہ کیا، وہ
انوار جو مشاہدہ کی تختیوں پر معنوی قلموں کے ساتھ وہ اسرار لکھنے
والے ہیں جو ادراکاتِ لیشریہ سے مخفی ہیں، اور الٰہی! حضور پر وہ
درود و سلام بھیج جس کے ذریعہ آپ تمام امکانی عوارض سے
پاک رہیں جس سے لازمی طور پر آپ کمالات سے متصف ہو جائیں
اور عمومی طور پر آپ وساوس و خطرات سے محفوظ و مصون رہیں،
ایسا درود و سلام جس سے آپ کا کوہ عز و وقار نقص و سلب سے
پاک ہو جائے اور جس سے آپ کی وہ عزت و عظمت جو آپ کی

Marfat.com

ذات کا لازمہ ہے، مزید قوی، مضبوط اور پائیدار ہو جائے اور الٰہی!
حضور کے صحابہ کرام سے راضی رہنا جو ہدایت دینے والے امام
اور قابلِ تقلید ستارے ہیں، جب تک انوار کی گردش جاری رہے
اور جب تک اسرار سے اسرار چمکتے رہیں اور سرکار پر کثرت سے سلام
بھیج! ہم کو اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز، ہماری بدی سے بچنے
اور نیکی حاصل کرنے کی قوت خدائے بلند و برتر کی توفیق سے ہے"

یہ فضیلت والا جامع مانع درود شریف میں نے کتاب "تحفۃ الاخیار فی الصلوٰۃ
علی النبی المختار" سے نقل کیا ہے اس کے مرتب عارف باللہ ابو عبداللہ بن
ابی الفضل الرصاع رحمہ اللہ کا کہنا ہے میں نے ان اولیاء اللہ کے درود
دیکھے جو اللہ کے مقرب تھے اور جن کی نگاہوں سے پردے اٹھے ہوئے تھے
اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث تھے، لیکن میں نے کوئی درود شیخ
عارف باللہ محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدی علی بن وفا رضی اللہ عنہ
کے درود سے بڑھ کر میٹھا، پاکیزہ تر اور جامع مانع نہیں دیکھا، شیخ الرصاع
نے جو سیدی علی بن وفا رضی اللہ عنہ کے بہت بڑے خادم تھے چونکہ مرشد
کے انوارِ محبت چہرے پر تاباں اور آثارِ الفت نمایاں تھے اللہ تعالیٰ کی خصوصی
عطاؤں کی بارش ہوتی تھی اور بارگاہِ خداوندی میں تکریم و تعظیم کے حامل تھے
اپنے شیخ معظم کا مقام بیان فرمایا، ہم اس بیان کو بطورِ تبرک و توسل یہاں نقل کرتے
ہیں، فرماتے ہیں:-

"اے غافل انسان! مجھ جیسے ناچیز پر اللہ تعالیٰ سبحانہ کا یہ
کرم ہے کہ میرے دل میں ایسے ولیٔ کامل رضی اللہ عنہ کے انوارِ
محبت کو روشن فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے انکو اور ان کی مجلس میں

Marfat.com

حاضری دینے والوں کو اپنے حبیب کی دربانی کا جبہ پہنا دیا، پھر
انکو حکمت کے سر چشموں کا وارث بنایا یہاں تک کہ حکمت کی نہریں
ان کی زبانوں پر جاری ہوگئیں اور کامل خدمت کی وجہ سے ان
پر فیضانِ حکمت ہونے لگا، پس (دیکھو کہ) اس درود شریف میں
حقیقت کی کتنی باریکیاں، شریعت کی کتنی گہرائیاں اور طریقت کے
کتنے اسرار موجود ہیں جن کو صرف وہ لوگ پا سکتے ہیں جن کے دل
سے پردے چاک ہوگئے اور جن کا انگ انگ خداوندِ عالم کی محبت سے
پُر ہے اللہ تعالیٰ ہماری بصیرت کو اپنی محبت سے منور فرمائے
اور ہمارے باطن کو اپنی یاد سے آباد فرمائے الخ"

مصنف نے اپنی کتاب میں صرف یہ درود شریف اور زین العابدین کا وہ
درود شریف جو وہ تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر پڑھتے تھے جس کو انہوں نے
سلیمان بن علی سے نقل کیا ہے اور جس کا ذکر گزر چکا ہے جس کو انہوں نے
بغیر نام لیے کسی تابعی کی طرف منسوب کیا تھا، پس یہی وہ ایسے درود ہیں جو کسی
حدیثِ پاک سے نہیں لئے ویسے میں نے یہ درود شریف ان سے خوبصورت
الفاظ میں امام قسطلانی کی کتاب "مسالک الحفاء" میں سیدی ابو مواہب شاذلی
کی "حزب الفرد انیہ" کے حوالہ سے لکھا دیکھا ہے جسے میں نے ان کے اس
درود شریف سے نقل کیا ہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔ پھر میں نے جب اسکو
سیدی علی وفا کی طرف منسوب دیکھا تو اس پر ان کا نشان لگا دیا کیونکہ وہ
ابو مواہب سے پہلے گزرے ہیں، شاید ابو المواہب نے ان سے ہی نقل کیا ہو
بہرحال میں نے اس درود شریف کو ان (سیدی علی وفا) کے اوراد میں شامل کر دیا
ہے حقیقت خدا جانے، بہرصورت یہ ایک نایاب موتی ہے جو بحرِ عرفان ہی سے

Marfat.com

مل سکتا ہے خواہ پہلے بزرگ ہوں یا دوسرے، رضی اللہ عنہما، اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع مند فرمائے!

چوالیسواں درود شریف

ابو طاہر بن سیدی علی وفا قدس سرہما کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ وَ مُرَادِ الْاِمَاءَاتِ
مُحَمَّدٍ حَبِیْبِکَ الْمُکَرَّمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: "الٰہی! آقاؤں کے آقا اور مرادوں کی مراد اپنے حبیب محترم محمد پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیج!"

یہ درود شریف مسالک الحفاء میں ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ سیدی ابو طاہر بن سیدی علی وفا کے وظائف میں موجود ہے۔

پینتالیسواں درود شریف

جو سیدی ابو المواہب کے دس درودوں کا مجموعہ ہے

۱- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ صَلٰوۃً تَشْرَحُ بِھَا صَدْرِیْ وَتُنَیِّرُ بِھَا اَمْرِیْ وَتَجْبُرُ بِھَا کَسْرِیْ وَتَحُلُّ بِھَا عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ۔

۲- صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ صَلٰوۃَ الْاَزَلِ وَالْاَبَدِ بِمَا لَا یُحْصٰی وَلَا تُحِیْطُ بِہٖ دَائِرَۃٌ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْ اَصْحَابِہٖ اَھْلِ الْکَمَالِ وَالتَّکْمِیْلِ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ

Marfat.com

بِهِمْ كُلَّ حَائِرٍ وَّحَائِرَةٍ۔

۳۔ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى هٰذَا النَّبِيِّ الْمُتَوَجِّ بِمَقَامِ
الْاَكْمَلِيَّةِ عَلٰى سَائِرِ الْبَرِيَّةِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ سَلَامَ
الْخُصُوْصِيَّةِ فِيْ حَضْرَةِ الرُّبُوْبِيَّةِ صَلٰوةً وَّسَلَامًا
بَيِّنٌ نُوْرُهُمَا وَيَدُوْمُ لَنَا اَبَدًا وَّيَتَجَدَّدُ
ثَوَابُهُمَا وَلَا يَنْقَطِعُ سَرْمَدًا، اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى
هٰذَا النَّبِيِّ الرَّسُوْلِ مِرْاٰتِ الذَّاتِ وَمَظْهَرِ
الصِّفَاتِ وَحَضْرَةِ السُّبْحَاتِ ذِي الْحَنَانِ الْاَعْظَمِ
وَالْعَطَاءِ الْاَكْرَمِ وَالنُّوْرِ الْخَالِقِ وَالْعِلْمِ الْفَائِقِ
وَالْجَمَالِ الْبَيِّنِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَالْخُلُقِ الْعَظِيْمِ
وَالْهُدَى الْقَوِيْمِ وَالْكَمَالِ الْمُطْلَقِ وَالْعِزِّ الْمُحَقَّقِ
وَالْمَقَامِ الْاَعْلٰى وَالشَّرَفِ الْاَعْلٰى وَالسِّرِّ الْاَجْلٰى
وَالْمَوْرِدِ الْاَحْلٰى وَالْبَاطِنِ الْاَنْقٰى وَالْقَلْبِ الْاَتْقٰى
وَاللِّسَانِ الْمُعْرَبِ وَالْجَنَانِ الْمُقَرَّبِ وَالْحَلَالِ
الظَّاهِرِ وَالْعُنْصُرِ الطَّاهِرِ وَالرَّحْمَةِ الشَّامِلَةِ وَ
النِّعْمَةِ الْكَامِلَةِ مُبْتَدَإِ الْاَمْرِ وَالْخِتَامِ وَاسِطَةِ
عِقْدِ النِّظَامِ طِرَازِ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَمُسْتَوْدَعِ
خَزَائِنِ الرَّحْمُوْتِ قُطْبِ دَائِرَةِ الْوُجُوْدِ وَمَعْدِنِ
فَيْضَانِ الْجُوْدِ، اِنْسَانِ عَيْنِ الْكَمَالِ وَفَخْرِ الْمَزَايَا
وَالْخِصَالِ مُتَفَجِّرِ يَنَابِيْعِ الْحِكَمِ وَمُؤَيَّدِ اَخْلَاقِ الْاُمَمِ
لَطِيْفَةِ سِرِّ الْخِلَافَةِ الْاٰدَمِيَّةِ الْمُشْتَمِلَةِ الْمُشْتَهِرِ

Marfat.com

بِالْاَنْوَارِ الْمُحَمَّدِيَّةِ خَصَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِصَلٰوةٍ
تَرْضَاهَا لِتِلْكَ اللَّطِيْفَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ وَسَلَامٍ عَاطِرٍ
عَلَيْهَا مِنْ مَنْبَعِ مَوْلَوِيَّةٍ اَبَدًا مِنْ سَمَاءِ الْبَرِيَّةِ
شُرَّ مِنْ عَبْدٍ حَقِيْرٍ مُعْتَرِفٍ بِالتَّقْصِيْرِ يَرْجُوا الصِّلَاتِ
بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ
عَلٰى هٰذَا الْحَبِيْبِ الْمَظْهَرِ التَّامِّ، وَاسِطَةِ عِقْدِ
النِّظَامِ فَاتِحِ خَزَآئِنِ الْمَعَارِفِ وَمُفِيْضِ الْاَسْرَارِ
وَاللَّطَآئِفِ، نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ مَعْدِنِ الْجُوْدِ
وَمَدَدِ الْوُجُوْدِ وَسَيِّدِ كُلِّ وَالِدٍ وَمَوْلُوْدٍ، مَقَرِّ
التَّنَزُّلَاتِ وَمَجْلَى التَّجَلِّيَاتِ بِالْمَعْنَى الرُّوْحِيِّ وَ
السِّرِّ السُّبُّوْحِيِّ، سِرَاجِ الْعَالَمِ وَمَقْصُوْدِ الْعِلْمِ مِنَ
الْمَعْلُوْمِ لِلْعَالَمِ سُرُوْحِ الْاَسْرَارِ وَلَطِيْفَةِ الْاِسْتِبْيَاحِ
اَنْسَانِ عَيْنِ الْاَعْيَانِ فِيْ جَمِيْعِ دَوَرَاتِ الزَّمَانِ
مُبَلِّغِ الْمَقَاصِدِ السَّنِيَّةِ لِاُمِّ بَابِ الْهِمَمِ الْعَلِيَّةِ
فِي الْحَضَرَاتِ الْقُدْسِيَّةِ بَهْجَةِ الْاَنْوَارِ الْمُنَاسِقَةِ
فِي السَّطَاهِرِ الصِّبَاحِ وَاُنْسِ خَضَرِ الْوُجُوْهِ الْمَقْبُوْلَةِ
السِّلَاحِ مُرْشِدِ الْعُقُوْلِ وَمُطْمَئِنَّةِ الْقُلُوْبِ وَهَادِي
النُّفُوْسِ وَمُنَوِّرِ الْاَشْبَاحِ وَدَاعِيْهَا اِلَى الْحُضُوْرِ فِيْ
حَضْرَةِ الْقُدُّوْسِ، خَطِيْبِ خُطْبَةِ الْوِصَالِ لِخِطَابِ
الْاِتِّصَالِ بِذِي الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ مِنْ اَهْلِ الْكَمَالِ
اِمَامِ اَهْلِ الْعِرْفَانِ فِيْ حَضْرَةِ الْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ

Marfat.com

عَلَيْهِ سَلَامًا تَعْرِفُنَا بِهٖ اَسْرَارَ مَعَارِفِ دَآئِرَتِهِ
الْكُلِّيَّةِ كَمَا تَعْرِفُنَا فِيْ دَآئِرَتِنَا الْجُزْئِيَّةِ اَللّٰهُمَّ
حَقِّقْنَا بِحَقَآئِقِ عُلُوْمِهٖ وَبَيِّنَّا فِيْ حَضَرَاتِ عِيَانِهٖ
وَاَنْزِلْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِ تَنَزُّلَاتِهٖ مَا نَفُوْزُ بِهٖ
مِنْ لَحَظَاتِهٖ فِيْ جَمِيْعِ حَضَرَاتِهٖ، اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ
خُصُوْصِيَّتِهٖ خُصَّنَا بِخَوَاصِّ مَعَارِفِهِ الَّتِيْ وَعَدْتَهَا
عَنْهُ اَهْلَ الْخُصُوْصِيَّةِ حَتّٰى صَارُوْا فِيْ اَكْمَلِ خِلْعَةٍ
بَيْنَ الْبَرِيَّةِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قُلُوْبَنَا مَعْمُوْرَةً بِمَعَارِفِهِ
الْعِلْمِيَّةِ وَاَسْرَارَهَا وَاحْنَا مُنَوَّرَةً بِاَنْوَارِهِ السَّنِيَّةِ وَعُقُوْلَنَا
تَابِعَةً لِمَا مُوْرَاتِهٖ وَنُفُوْسَنَا مَحْجُوْرَةً بِمَنْهِيَّاتِهٖ
وَاَبْدَانَنَا مُنْقَادَةً لِعَظِيْمِ ذٰلِكَ الْهُدٰى مَا اَحْيَيْتَنَا
اَبَدًا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَيٰوتَنَا عَلٰى سُنَّتِهٖ وَمَوْتَنَا عَلٰى
مِلَّتِهٖ وَاجْعَلْهُ الْمُجِيْبَ عَنَّا فِي الْبَرْزَخِ عِنْدَ السُّؤَالِ
وَالشَّفِيْعَ لَنَا عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمَكَالِ
وَعَظِيْمِ الْاَهْوَالِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مُجِيْرًا مِّنْ عَذَابِكَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا حَبِيْبًا فِيْ دَارِ ثَوَابِكَ مِنْ غَيْرِ
سَابِقِ عَذَابٍ وَّامْتِحَانٍ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِشُهُوْدِ طَلْعَتِهٖ فِي لَذَّاتَيْنِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا اَنِيْسًا فِي الْكَوْنَيْنِ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنَا عِنْدَهٗ مِنْ اَهْلِ الْعِنَايَةِ فِي الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ
اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ وَارْضَ عَنْ

Marfat.com

اَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَمَنْ وَّالَاہُ وَاَحَبَّہٗ مِنْ سَلَفَ
مِنَ الْاُمَمِ وَخَلَفَہُمْ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ مِنْ ھٰذَا الطَّرِیْقِ
الْاَمَمِ وَالسَّلَامُ مِنَ السَّلَامِ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ مُعَادٌ وَّ
الرَّحْمَۃُ الْبَرَکَۃُ فِیْ کُلِّ سُکُوْنٍ وَّحَرَکَۃٍ اٰمِیْنَ وَسَلَامٌ
عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰدَمَ وَحَوَّاءَ وَعَلٰی شِیْثٍ وَّنُوْحٍ وَّ
عَلٰی دَاوٗدَ وَسُلَیْمَانَ وَعَلٰی یَعْقُوْبَ وَیُوْسُفَ وَالْاَسْبَاطِ
وَعَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَعَلَی الْخَضِرِ وَالْیَاسَ
وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی خَاتَمِ
النَّبِیِّیْنَ وَسِرَاجِ الْعَالَمِیْنَ وَعَلَمِ الْمُھْتَدِیْنَ
وَفَاتِحِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَسِرِّکَ الْمَکْنُوْنِ وَغَیْبِکَ
الْمَخْزُوْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَ
ارْضَ عَنْ اَصْحَابِہِ الْکِرَامِ ، اَللّٰھُمَّ وَصَلِّ عَلٰی
جِبْرِیْلَ وَمِیْکَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَآئِیْلَ وَ
عَلٰی حَمَلَۃِ الْعَرْشِ وَالْکَرُوْبِیِّیْنَ وَعَلٰی زُوَّارِ الْبَیْتِ
الْمَعْمُوْرِ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی سَائِرِ الْمَلَآئِکَۃِ
اَجْمَعِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ
وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

۵۔ سُبْحٰنَکَ اَنْتَ الَّذِیْ خَصَصْتَ اَھْلَ الْعِنَایَۃِ
وَمَنَحْتَھُمْ خِلَعَ الْھِدَایَۃِ فَمَا نَالُوْا فَضْلَکَ اِلَّا
بِفَضْلِکَ وَلَا وَلَجُوْا حَضْرَتَکَ اِلَّا بِنَظْرَتِکَ وَ

Marfat.com

مَآ اَحَبُّوْكَ حَتّٰى اَحْبَبْتَهُمْ وَلَا اَقْبَلُوْا عَلَيْكَ حَتّٰى
نَلَوْا مِنْهُمْ، فَنَسْاَلُكَ بِهٰذَا الْوِدَادِ السَّابِقِ اَنْ تَقْسِمَ
لَنَا مِنْهُ قِسْمَةً مَبْيَنَ هٰذِهِ الْخَلَائِقِ بِسِرِّ الْاَسْمَآءِ
الْحُسْنٰى، بِالْعَظِيْمِ مِنْهَا بِسِرِّ الْمَحَامِدِ مِنْ عَبْدِكَ
مُحَمَّدٍ الْمَحْمُوْدِ الْحَامِدِ بِلِوَآءِ الْحَمْدِ بِالْكِبْرِيَآءِ
بِالْمَجْدِ بِسُجُوْدِ حَبِيْبِكَ تَحْتَ سَاقِ الْعَرْشِ
بِاِكْرَامِ قَوْلِكَ لَهٗ اِرْفَعْ رَاْسَكَ بِعِنَايَةِ قَوْلِكَ سَلْ
تُعْطَ نَسْاَلُكَ الْاِجَابَةَ وَالْفَوْزَ بِالنَّصْرِ وَالْعَوْنِ وَ
الْعَطَآءِ الَّذِيْ بِكَ لَا بِنَا مِنْ حَيْثُ كُنْهِ سِعَةِ
جُوْدِكَ وَقُدْرَتِكَ وَمُلْكِكَ مِمَّا لَا يَحْصُلُ
بِسُؤَالٍ وَلَا يَخْطُرُ عَلٰى بَالٍ فِي الْحَالِ وَالْمَاٰلِ
عَطَآءً مُتَّصِلًا بِالْمَدَدِ مَادَامَ الْاَبَدُ وَنَسْاَلُكَ
سُبْحٰنَكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى عَيْنِ الْوُجُوْدِ النُّوْرِ الْمَشْهُوْدِ
صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَاللِّوَآءِ الْمَعْقُوْدِ وَسِيْلَةِ
اٰدَمَ اَبِي الْبَشَرِ وَالشَّفِيْعِ الْمُشَفَّعِ يَوْمَ الْمَحْشَرِ مُمِدِّ
الْاَرْوَاحِ وَمُنْعِشِ الْاَشْبَاحِ، دَالِّ الْخَلْقِ عَلَيْكَ
وَمُوَجِّهِهِمْ اِلَيْكَ، بَهْجَةِ الْنُّفُوْسِ وَمُهَذِّبِ
النُّفُوْسِ، مُفِيْضِ الْمَعَارِفِ عَلَى الْقُلُوْبِ مِنْ
حَضَرَاتِ الْمَلَكُوْتِ وَالْغُيُوْبِ قَلَمِ التَّجَلِّي الْاَوَّلِ
لَوْحِ التَّجَلِّي الثَّانِي، سِرِّ الْاَحَدِيَّةِ نُوْرِ الْوَاحِدِيَّةِ
حَضْرَةِ الذَّاتِ مُشْرِقِ الصِّفَاتِ فَاتِحِ اَسْرَارِ

Marfat.com

الْاَنَامِ لِنِظَامِ الْاَبَدِ صَلٰوةً مُقَدَّسَةً مُطَهَّرَةً
كَامِلَةً مُنَوَّرَةً تَحُصُّهٗ مِنْ حَيْثُ هُوَ بِمَا هُوَ فِيْ
عِزَّةِ وَصْفِ الْفَرِيْدِ الَّذِيْ لَمْ يُشَارِكْهُ فِيْهِ
اَحَدٌ مِّنَ الْعَبِيْدِ مَادَامَ شَرَفُ السَّامِيْ يَعْلُوْ عَلَى
الرُّسُلِ وَالْاَنْبِيَآءِ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ وَعَلٰى كُلِّ الْاَوْلِيَآءِ
وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَذٰلِكَ سَلَامًا يَبْلُغُهٗ هُنَالِكَ وَرَضِيَ اللّٰهُ
عَنْ اٰلِهٖ بَحْرِهِ الْعَشَرَةِ الْكِرَامِ وَعَنْ بَقِيَّةِ اَصْحَابِهٖ
الْعِظَامِ وَنَسْئَلُكَ سُبْحَانَكَ الْمَزِيْدَ مِنْ
فَضْلِكَ اٰمِيْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

٦- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَامِعِ الْعُلُوْمِ وَمُفِيْدِهَا
وَاِمَامِ الرُّسُلِ وَخَطِيْبِهَا سِرِّ اُنْسِ كُلِّ حَضْرَةٍ وَّ
اِسْتِيَاحِ كُلِّ بَهْجَةٍ وَّنَظْرَةٍ مِفْتَاحِ الْغَيْبِ الْاَنَالِيْ
وَخِتَامِ السِّرِّ الْكُلِّيْ، حَآئِزِ الصِّفَاتِ الْقُدْسِيَّةِ وَ
جَلِيْسِ الْحَضْرَةِ الْعِنْدِيَّةِ نِهَايَةِ الْحَقِيْقَةِ وَ
دَلَالَةِ الطَّرِيْقَةِ، سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ فِيْ سَابِقِ التَّعْيِيْنِ
تَاجِ مَفْرِقِ الْوُجُوْدِ وَاسِطَةِ دُرِّ الْعُقُوْدِ مُحَمَّدِ
الْجَلَالِ وَاَحْمَدِ الْخِلَالِ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ وَ وَلِيِّ
النِّعْمَةِ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ يَا رَبَّنَا صَلَاةً اِنْصَالِكَ
بِسَرَائِبِ كَمَالِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ سَلَامَ عِنَايَتِكَ
بِمَدَدِ كَرَامَتِكَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ

Marfat.com

لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

۷۔ صَلِّ اللّٰھُمَّ فِی الْاَدْوَارِ بِکَمَالِ الْاَنْوَارِ عَلٰی خَیْرِ
الْاَبْرَارِ وَاَبَرِّ الْاَخْیَارِ مُحَمَّدٍ ذِی الْمِعْرَاجِ صَاحِبِ
اللِّوَآءِ وَالتَّاجِ یَا مَنْ بِلِّغْ اِلَیْہِ دَآئِمًا سَلَامِیْ عَلَیْہِ
اَلْمُصْطَفٰی اَلْمُصَفّٰی النَّقِیِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلسَّیِّدِ السَّنَدِ الْمُمِدِّ الْمَدَدِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ بِالْمَلَاءِ فِی الْاَرْضِ
وَفِی الْعُلَا عَلٰی رُوْحِ ذِی الْوُجُوْدِ مُحَمَّدٍ الْمَحْمُوْدِ
صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ فِی الْمَسَآءِ وَفِی الصَّبَاحِ عَلٰی ذَاکَ
الْمُرَوَّحِ بِالْاَمْسَاحِ فِی الْاَرْوَاحِ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ فِی الْاَبَادِ
عَلٰی سَیِّدِ الْاَسْیَادِ، صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ بِالْاِکْمَالِ عَلَی
الْمُفْرَدِ فِی الْکَمَالِ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ بِالرَّحْمَۃِ
عَلٰی غَایَۃِ النِّعْمَۃِ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ بِالْمَزِیْدِ عَلَی
الْفَرْدِ الْفَرِیْدِ، صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ بِالْاِکْرَامِ عَلٰی فَخْرِ
الْکِرَامِ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ بِالتَّعْظِیْمِ عَلَی التَّرُوْفِ الرَّحِیْمِ
صَلِّ وَسَلِّمْ یَآ اِلٰھِیْ یَا مُدِیْمُ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْجَلِیْلِ
الرَّفِیْعِ، صَلِّ وَسَلِّمْ یَا اِلٰھِیْ یَا صَبُوْرُ عَلٰی نَجِیْبِکَ
الْحَامِدِ الشَّکُوْرِ، صَلِّ وَسَلِّمْ یَآ اِلٰھِیْ عَلَی الْمُعَظَّمِ
الْبَاھِیْ، صَلِّ وَسَلِّمْ یَا حَمِیْدُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَبِیْدِ
صَلِّ وَسَلِّمْ یَا سَلَامُ عَلَی الْمُعَلِّمِ الْاِسْلَامِ صَلِّ
وَسَلِّمْ یَا حَیُّ عَلَی الْمُشَفَّعِ فِیْ ذَنْبِیْ، صَلِّ وَسَلِّمْ

Marfat.com

فِي الْعُلَا بِالرَّحْمُوْتِ عَلَى الْوَجِيْهِ فِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ
صَلَّى اللّٰهُ بِالتَّعْظِيْمِ فِي الْاَطْرَاسِ عَلٰى مُعَطِّرِ الْوُجُوْدِ
بِالْاَنْفَاسِ، صَلِّ اَللّٰهُمَّ عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ فِي الْحَضَرَاتِ
الْقُدْسِيَّةِ وَبَلِّغْ اِلَيْهِ سَلَامَنَا عَلَيْهِ، عَلَى الدَّوَامِ
بِالْاِكْرَامِ، صَلِّ عَلَيْهِ مَعَ السَّلَامِ بِالشَّفِيْعِ فِي الْبَرَايَا
لَا تُؤَاخِذْنَا بِالْخَطَايَا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَقْبُوْلِ الشَّفَاعَةِ مَنْ جَعَلْتَكَ
طَاعَتَهٗ طَاعَتَكَ وَقَدَّمْتَهٗ فِي الْقِدَمِ فَكَانَ لَهُ الْقَدَمُ عَلٰى
كُلِّ ذِيْ قَدَمٍ، مَنْ عَيَّنْتَهٗ فِي التَّعْيِيْنِ الْاَوَّلِ بِالْمَقَامِ
الْاَكْمَلِ وَخَصَّصْتَهٗ بِكَمَالِ النِّظَامِ وَجَعَلْتَهٗ لَبِنَةَ
الشَّمَامِ اِمَامَ جَامِعِ الْاُنْسِ وَخَطِيْبَ حَضْرَةِ الْقُدْسِ
مَظْهَرَ حَقِيْقَةِ الْوُجُوْبِ الْمُنَزَّهِ وَمَظْهَرَ اِمْكَانِ
الْجَمَالِ الْاَنْزَهِ مُحَمَّدِ الْخِصَالِ وَاَحْمَدِ الْجَمَالِ
وَسَلِّمْ عَلَيْهِ سَلَامَ الْخُصُوْصِيَّةِ فِي حَضْرَةِ الدَّيْمُوْمِيَّةِ
وَاَتَوَسَّلُ بِهٖ اِلَيْكَ اِلٰهِيْ فِي الْبُعْدِ عَنْ كُلِّ لَاهِيْ
وَاَسْئَلُكَ الْقُرْبَ اِلَيْكَ وَالْاِعْتِمَادَ عَلَيْكَ، اِلٰهِيْ
بَسَطْتُ يَدَ الْفَاقَةِ وَالْاِفْتِقَارِ وَجِئْتُ بِحَالَةِ
الذِّلَّةِ وَالْاِنْكِسَارِ وَقَدْ وَقَفْتُ بِالْبَابِ وَتَوَسَّلْتُ
بِالْاَحْبَابِ فَاَجِبْ سُؤَالِيْ وَلَا تُخَيِّبْ اٰمَالِيْ۔

۹- اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِعَدَدِ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ عَلٰى سَيِّدِ كُلِّ
وَالِدٍ وَّمَوْلُوْدٍ اَفْضَلَ مَنْ صَلّٰى وَتَلَا وَعَبَدَ رَبَّهٗ

Marfat.com

فِي الْخَلْوَةِ وَالْمَلَإِ صَفْوَةِ اَهْلِ الْاِصْطِفَاءِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ إِلْمُصْطَفٰى وَسَلِّمْ اَبَدًا كَذٰلِكَ مِنْ كُلِّ وَارِثٍ
وَمَوْرُوْثٍ وَّسَالِكٍ وَمِنْ جَمِيْعِ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ
الَّذِيْ خَصَصْتَهٗ فِي الْاَزَالِ بِمَرَاتِبِ التَّكْمِيْلِ بَعْدَ
الْكَمَالِ حَائِزِ الْفَضِيْلَةِ وَصَاحِبِ الْوَسِيْلَةِ فَاتِحِ خَزَائِنِ
الْاَسْرَارِ وَخَاتِمِ دَوْرَاتِ الْاَنْوَارِ، مَوْنِقِ كُلِّ اِشَارَةٍ
لَطِيْفَةٍ تُشِيْرُ اِلٰى كَمَالِ الْمَعَالِيْ الْمَنِيْفَةِ بِالْاِشَارَاتِ
الْعِرْفَانِيَّةِ فِي الْحَضَرَاتِ الرَّبَّانِيَّةِ ذِي الْجَنَابِ
الرَّفِيْعِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ إِلشَّفِيْعِ، صَلَّى اللّٰهُمَّ
عَلَيْهِ صَلَاةً اُنْسِ جَمَالِهٖ فِي مَقَامَاتِ كَمَالِهٖ وَسَلِّمْ
عَلَيْهِ وَعَلَى الْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ سَلَامَ الْمُحِبِّ عَلَى
الْاَحْبَابِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَضْرَةِ الْاَسْرَارِ وَمَنْبَعِ الْاَنْوَارِ ١٠
مُطَهِّرِ النُّفُوْسِ مِنَ الرَّذَآئِلِ وَاَجْمَلِ مَوْلُوْدٍ فِي
سَائِرِ الْقَبَآئِلِ، عَرُوْسِ الْمَمْلَكَةِ الرَّبَّانِيَّةِ وَاِمَامِ
الْحَضْرَةِ الْقُدْسِيَّةِ مُعَلِّمِ الْخَيْرِ وَاَعْلَمِ الْخَلْقِ
وَنَاصِحِ الْاُمَّةِ وَمُرْشِدِهَا اِلَى الْحَقِّ اَكْرَمِ الْاَنْبِيَآءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
سَيِّدِ السَّادَاتِ وَقُطْبِ دَوَآئِرِ السَّعَادَاتِ وَسَلِّمْ

Marfat.com

عَلَيْهِ عَلٰى قَدْرِ مَقَامِهٖ وَاِجْلَالِهٖ وَاِعْظَامِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

دس درودوں کا ترتیب وار ترجمہ

۱۔ "الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر جو نبی امّی ہیں اور آپ کی آل اور آپ کے صحابۂ کرام اور حضور کی بیویوں اور سرکار کی اولاد پر ایسا درود جس سے تو میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان فرما دے اور میری کمی پوری کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔"

۲۔ "اللہ تعالےٰ حضور پر ازلی اور ابدی درود بھیجے جس کا شمار نہ ہو سکے اور نہ کوئی حد جس کا احاطہ کر سکے اور اللہ تعالےٰ آپ کے صحابۂ کرام سے راضی ہو جو صاحبانِ کمال و تکمیل تھے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہر حیران مرد و عورت کو ہدایت بخشی۔"

۳۔ "الٰہی! اس نبی پر درود بھیج جس کے سر پر تمام مخلوق سے کامل تر ہونے کا تاج ہے اور اپنی بارگاہِ ربوبیت کا خصوصی سلام نازل فرما ایسا درود و سلام جس کا نور مکمل ہو اور ہم کو ہمیشہ حاصل رہے ایسا درود و سلام جس کا اجر و ثواب نو بہ نو جاری رہے اور کبھی ختم نہ ہو اور الٰہی اس نبی، رسول پر درود بھیج جو آئینۂ ذات، مظہرِ صفات اور تسبیحات کی بارگاہ ہیں جو بڑی جود و عطا فرمانے والے ہیں جو واضح نور، اور ممتاز کرنے والا علم ہیں، جو حسنِ یگانہ اور راہِ راست دکھانے والے ہیں، جو بلند اخلاق والے اور مضبوط ہدایت والے ہیں جو کمالِ مطلق اور حقیقی عزت والے ہیں، جو بلند مقام اور اعلیٰ شرف کے مالک ہیں جو روشن راز اور میٹھے گھاٹ والے ہیں، صاف باطن اور بہت پرہیزگار دل والے ہیں، فصیح زبان اور مقامِ قرب پر فائز دل والے ہیں، جن کا

Marfat.com

ظاہر خلال اور باطن پاکیزہ ہے، جن کی رحمت سب کو شامل اور نعمت
کامل ہے، جو عالم امر کے مبدا و منتہا اور نظام کائنات کی لڑی کا
مرکز ہیں، زمین و آسمان کی سلطنت کے امن کا نشان ہیں، خزائن رحمت
کے امین، دائرہ وجود کی درمیانی بنیادی کیل اور فیضانِ جود و عطا کی کان
ہیں، کمال کی آنکھ کی پتلی، خوبی و خصلت کے لئے مایۂ افتخار، علم و حکمت
کے سرچشموں کا منبع اور اعلیٰ اخلاق کی تائید و تلقین فرمانے والے
ہیں، جو خلافتِ آدم کے راز کا لطیفہ ہیں۔ جو انوارِ محمدیہ کی حامل اور
ان کی وجہ سے شہرہ عام کے مقام پر فائز ہوئی، اللہ تعالیٰ ان پر ایسا
خصوصی درود نازل فرمائے جو لطیفہ احمدیہ کے لئے اس کی نگاہ میں
پسندیدہ ہو اور اس (لطیفۂ احمدیہ) پر رب کائنات کی طرف سے ہمیشہ
خوشبودار سلام ہو، پھر بندۂ حقیر اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرنے والے
کی طرف سے بھی سرکار پر درود و سلام ہو، اس درود شریف سے بندۂ
پُر تقصیر انعام و اکرام کا امیدوار ہے، آمین! اے پروردگارِ عالمیاں،
الٰہی! اس محبوب پر درود بھیج جو (تیرا) مظہرِ کامل، سلسلۂ نبوت کو جوڑنے
والا واسطہ، معرفت کے خزانوں کو کھولنے والا اور لطائف و اسرار
کا فیضان فرمانے والا ہے، جو نوروں کا نور، رازوں کا راز، جود و
وجود کی کان، ہر باپ اور بیٹے کا آقا، اوپر سے اترنے والی برکتوں کا
ٹھکانہ، روحانی و مقدس رازوں کی تجلیات کا مرکز، دنیا کو منور کرنے والے
چراغ، معلوم و عالم کے درمیان نسبتِ علم کا مقصود، روحوں کی روح
حصولِ راحت کا لطیفہ، ہر زمانہ میں چشمِ موجودات کی پتلی، بارگاہِ
خداوندی کے بلند ہمت جوانمردوں کو بیش قیمت مقاصد تک پہنچانے

Marfat.com

والا ہے، آثارِ صبح میں چمکنے والے انوار کی چمک، حسین، مقبول شرمیلے
چہروں کی رونق، عقلوں کا رہنما، دلوں کا اطمینان اور نفوس کا ہادی
ہے، جو روحوں کو روشنی بخشنے والا اور انکو بارگاہِ خداوندِ قدوس کی
طرف بلانے والا ہے جو ایسا خطیب ہے جس کا خطبہ دلوں کو ملانے
والا اور جس کی بات اہلِ کمال کو جلال و جمال والی ہستی سے ملانے والی
ہے جو بارگاہِ احسان میں اہلِ عرفان کے امام ہیں الٰہی ان پر درود و سلام بھیج
جس سے ہم کو حضور کے دائرۂ کلیہ کے مخفی معارف کی معرفت
عطا فرمادے، ایسے ہی جیسے تو ہم کو ہمارے دائرۂ جزئیہ کی معرفت
عطا فرمانتا ہے، الٰہی! ہم کو حضور کی بارگاہ سے آپ کے علوم و بیان
کا حصہ عطا فرما اور جو برکتیں آپ پر نازل ہوتی ہیں ان میں سے کچھ ہم
پر بھی نازل فرما یعنی وہ نظرِ کرم جس سے ہم ہر مقام پر کامیاب و کامران
ہوں، الٰہی! ان کی خصوصیت کا صدقہ ہم کو بھی حضور کی ان خصوصی
نوازشات و معارف سے مخصوص فرمادے جو تیرے خاص بندوں
نے سرکار سے حاصل کی ہیں جس سے وہ لوگ دنیا بھر میں کامل تر
فضیلت کے مستحق ہو گئے، الٰہی! ہماے دلوں کو حضور کے معارف
علمی سے معمور فرمادے اور ہماری ارواح کو سرکار کے انوارِ عالیہ
سے منوّر فرمادے، ہمارے عقول کو حضور کے احکامات کا تابع،
ہمارے نفسوں کو آنحضور کے متبع فرمائے ہوئے برے کاموں
سے محفوظ اور جب تک ہم زندہ رہیں، ہمارے جسموں کو اس عظیم الشان
ہدایت کے تابع رکھنا، الٰہی! ہم کو حضور کی سنت پر زندہ رکھنا، ان
کی ملت پر مارنا اور عالمِ برزخ (قبر) میں سوال کے وقت حضور ہی
کو ہماری طرف سے جواب دینے والا بنانا اور قیامت کے دن

Marfat.com

عذاب وعظیم الشان ہولناکی سے اپنی بارگاہ میں سرکار کو ہمارا شفیع بنانا، الٰہی! ان کو اپنے عذاب سے بچاؤ کا ذریعہ بنانا، الٰہی! جنت میں ہم کو بغیر کسی عذاب وامتحان کے سرکار کا پڑوس نصیب فرما اے مہربان! اے احسان فرمانے والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانیوالے، الٰہی! ہم کو حضور کے جلووں سے دونوں جہانوں میں متمتع فرمانا، الٰہی! حضور کو دونوں جہانوں میں ہمارا دوست بنا دے، الٰہی! ہم کو ان کے حضور اول وآخر مستحقین عنایت میں سے کر دے آمین! الٰہی! ان کے صحابہ کرام، اہلِ بیت اور ان کے اعزہ واحباب خواہ گذشتہ امتوں میں سے ہو خواہ اس امت سے ان سب سے راضی رہیو جو اس سیدھی راہ پر چلنے والے اور اللہ کی طرف سے ان پر سلام ہو اور ہر سکون وحرکت کی گھڑیوں میں ان پر برکتیں ورحمتیں نازل ہوں آمین! تمام رسولوں پر سلام اور پروردگار عالمین کے لیے سب تعریفیں۔

۴۔ "الٰہی! درود بھیج! آدم پر، حوا پر، شیث پر، نوح پر، داؤد پر، سلیمان پر، یعقوب ویوسف پر، ان کی اولاد پر، ابراہیم موسیٰ عیسیٰ خضر، الیاس اور تمام نبیوں اور رسولوں پر اور ان پر جو خاتم النبیین سب جہانوں کے چراغ، ہدایت یافتہ لوگوں کی علامت، چمکتے ہاتھ پاؤں اور روشن پیشانی والوں کے قائد پر، تیرے پوشیدہ راز پر، تیرے چھپے خزانے پر، محمد پر، ان پر افضل ترین درود وسلام ہو اور ان کے صحابہ کرام سے راضی رہیو! اور الٰہی! درود بھیج جبریل پر، میکائیل پر، اسرافیل پر، عزرائیل پر، عرش اٹھانے والوں اور دیگر

Marfat.com

مغرز فرشتوں پر اور ان مقربین پر جو بیت المعمور کی زیارت کرنے والے
ہیں اور تمام فرشتوں پر، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو، تمام
رسولوں پر سلام، سب تعریف اللہ پروردگارِ عالمیاں کے لئے"۔

۵۔ "تو پاک ہے، تو ہی ہے جس نے اہلِ عنایت کو مخصوص فرمایا اور
ان کو خلعتِ ہدایت سے سرفراز فرمایا، پس انہوں نے فضیلت اگر پائی تو
تیرے ہی فضل سے پائی اور تیری بارگاہ میں رسائی اگر حاصل کی تو تیری
ہی نظرِ کرم سے اور وہ اس وقت تک تیرے محب نہ ہو سکے جب تک
تو نے ان سے رشتۂ محبت استوار نہ کیا اور جب تک تو نے انکو نہ بلایا
وہ تیری طرف متوجہ نہ ہوئے، پس ہم اس سابقہ محبت کے وسیلہ سے
تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تمام مخلوق میں سے اس سعادت کا حصہ
وافر ہمیں عطا فرما، اپنے اسمائے حسنہ کے راز کا صدقہ، اپنے بندے
محمد کی خوبیوں کا صدقہ جو ستودہ صفات اور تیری حمد بجا لانے والے
ہیں، تیری بزرگی و کبریائی کا جھنڈا جن کے ہاتھ میں ہوگا، پایہ عرش کے
کے نیچے تیرے حبیب کے اس سجدے کا صدقہ جس کے اعزاز میں
تو فرمائے گا: ارفع رأسک، "اپنا سر اٹھاؤ! تیرے اس فرمان کے
طفیل سل تعط، "محبوب مانگو، تمہیں عطا ہوگا"۔ الٰہی! ہم تجھ سے قبولیت
تیری مدد سے فتح و نصرت اور تیری ایسی عطا مانگتے ہیں جو ہماری
نہیں تیری عظمت کے لائق ہو، جو تیری سخاوت، قدرت اور حکومت
کے شایانِ شان وسیع ہو، جو بے مانگے ملے، وہم و خیال کے
بغیر حاصل ہو، جس کا کھٹکا دل میں، نہ اب، نہ جب، ایسی عطا جو مدد
سے ملی ہوئی ہو، ہمیشہ ہمیشہ، اور اے پاک ذات ہم تجھ سے سوال

Marfat.com

کرتے ہیں کہ درود بھیج ان پر جو چشمۂ وجود، نظر آنے والا نور اور اس
حوض کے مالک ہیں جس پر (بروزِ قیامت) پیاسے آئیں گے اور جو
لوائے حمد کے مالک اور آدم ابوالبشر علیہ السلام کے وسیلہ ہیں جو
روحوں کے مددگار اور رسالتوں کا مقام بلند فرمانے والے ہیں،
مخلوق کو تیری راہ چلانے اور دکھانے والے ہیں اور تیری طرف
متوجہ فرمانے والے ہیں، جو صیقلوں کے نور اور نفسوں کو مہذّب
بنانے والے ہیں، دلوں پر زمین و آسمان اور غیوب کے معارف
کا فیضان فرمانے والے ہیں، تجلیِ اول کا قلم اور تجلیِ ثانی کی لوح
ہیں، احدیت (توحید) کا راز اور یکتائی کا نور ہیں، ذات کی تجلی گاہ
اور صفات کا مطلع ہیں۔ جو ازلی رازوں کو ظاہر فرمانے والے اور
ان کا رشتہ ابد سے جوڑنے والے ہیں، ایسا درود جو پاک، صاف
ہو، کامل اور موثر ہو، جس کو سرکار کے وصفِ یکتائی کی عزت و
عظمت کے لحاظ سے شمار فرمانے والا تو ہی ہے، ایسا درود
جس میں کوئی بندہ حضور کا شریک نہ ہو جب تک کہ آپ کا شرفِ عظیم
انبیاء و رسل، فرشتوں اور تمام اولیاء اللہ پر فائق ہے اور یونہی
سرکار پر سلام بھی بھیج، ایسا سلام جو سرکار کو وہاں پہنچے اور اللہ تعالیٰ
آپ کے سمندرِ کرم کے دس موتیوں (عشرۂ مبشرہ) اور باقی صحابۂ
کرام سے راضی ہو اور الٰہی! ہم آپ کے مزید فضل کا بھی سوال کرتے
ہیں۔ آمین! تمام رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ
پروردگارِ جہاں کے لئے۔"

۶۔ "الٰہی! درود بھیج ان پر جو تمام علوم کے جامع اور ان کا افاضہ

Marfat.com

کرنے والے ہیں جو تمام رسل کے امام اور خطیب ہیں، ہر بارگاہ
کی محبت کی روح، ہر منظر اور خوشی کی روح، ازلی غیب کی کنجی، رازِ
کلّی کی مہر، پاکیزہ صفات کے جامع، بارگاہِ قرب کے ہمنشین، حقیقت
کی انتہا، راستے کی دلالت، ظہورِ اول میں مخلوق کے آقا، وجود
کی مانگ کے تاج، موتیوں کے ہار کہ درمیانہ موتی، جن کا جلال بھی
قابلِ ستائش ہے اور خصائل بھی قابلِ تعریف، رسولِ رحمت اور
آقائے نعمت، اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ان پر درود
بھیج! تیرا وہ درود جو تیرے مراتبِ کمال سے متّصل ہو۔ اور ان پر
اپنی مدد کی کرامت سے اپنی عنایت کا سلام نازل فرما اور سارے
نبیوں پر سلام اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے۔"

۷۔ "الٰہی! ہر دور میں کامل انوار والا درود بھیج ان پر جو نیکوکاروں
میں بہترین اور برگزیدہ ترین ہستیوں میں نیک ترین ہیں، یعنی محمد
پر جو معراج والے، پرچم شفاعت اور تاج والے ہیں، اے
پروردگار! میرا سلام ان پر ہمیشہ پہنچا ہوا جو برگزیدہ، پاکیزہ، پرہیزگار
اور صاف ستھرے ہیں، سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو قابلِ اعتماد
آقا ہیں اور جن کی مدد سب کو شامل ہے، سیدنا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم، اللہ تعالیٰ اصل وجود کی روح یعنی پسندیدہ صفات والے
محمد پر زمین و آسمان کی حدّوں میں درود نازل فرمائے، اللہ تعالیٰ
صبح و شام روحوں میں اس روح (محمدی) پر خوب درود بھیجے اللہ
تعالیٰ ابدالآباد تک آقاؤں کے آقا پر درود بھیجے، اللہ تعالیٰ
کامل درود بھیجے اس ذات پر جو کمال میں یکتا ہے، اللہ تعالیٰ رحمت

Marfat.com

کے ساتھ درود بھیجے، اللہ تعالےٰ اس (محبوب) پر جو ہر نعمت کی غایت ہے، اللہ تعالےٰ مزید درود بھیجے یکتا و بے مثل پر، اللہ تعالےٰ باعزت درود بھیجے، کریموں کے فخر پر، اللہ باعظمت درود بھیجے شفیق و رحیم پر، اے اللہ! اے بلا کسی نمونہ سابقہ کے پیدا فرمانے والے! اپنے بزرگی و رفعت والے حبیب پر درود و سلام بھیج! اے اللہ! اے حلم والے! اپنے حمد و ثنا کرنیوالے شکر گزار نبی پر درود و سلام بھیج! اے خدا! عظمت والے، حسین پر درود و سلام بھیج، اے ستودۂ صفات خدا! بندوں کے آقا پر درود و سلام بھیج! اے سلامتی بخشنے والے مالک! اسلام کی تعلیم دینے والے محبوب پر درود و سلام بھیج! اے میرے پروردگار میرے گناہوں کی معافی کی سفارش کرنے والے پر درود و سلام بھیج! بلندیوں میں بڑی رحمت کے ساتھ درود و سلام بھیج! ان پر جو زمین و آسمان میں عظمت و وجاہت والے ہیں، اللہ تعالیٰ اس تعظیم کے ساتھ درود بھیجے جو صحیفوں (کتب آسمانی) میں لکھی ہوئی ہے اس ذات پر جس کے دم سے موجوداتِ عالم معطر ہیں، اے اللہ! ان پر درود بھیج جو مقدس بارگاہوں میں سب سے بہتر مخلوق ہیں اور ان تک ہمارا سلام ہمیشہ عزت کے ساتھ پہنچانا، دنیا کی شفاعت کرنیوالے پر درود اور اس کے ساتھ سلام بھی نازل فرما، اور خطاؤں پر ہمارا مواخذہ نہ فرمانا"

۸۔ "اے اللہ ان پر درود بھیج جن کی شفاعت مقبول ہے جن کی اطاعت کو تو نے اپنی اطاعت قرار دیا اور جن کو تو نے ازل

Marfat.com

میں سب سے پہلا کیا لہٰذا ہر قدم والے پر ان کا قدم ہے جن کو تو
نے کامل تر مقام کے ساتھ پہلے تعین میں متعین فرمایا جن کو تو نے
کامل نظام سے مختص فرمایا اور جن کو تو نے (عمارت نبوت کی تکمیل
کی اینٹ قرار دیا، وہ جو تمام انسانوں کے امام اور بارگاہ خداوندی کے
خطیب ہیں، اس حقیقت وجوب کے مظہر ہیں جو (عیب و نقائص
سے) پاک ہے اور پاکیزہ تر ممکن حسن و جمال کا محل صفا، وہ جن
کی زندگی کے پوشیدہ گوشے بھی قابل ستائش ہیں اور ظاہری خوبیاں
بھی لائق تحسین اور ان پر وہ سلام بھیج جو تیری دائمی بارگاہ میں خصوصیت
کا حامل ہو اور الٰہی! میں تیری طرف ان کا وسیلہ اس غرض سے
لے کر آیا ہوں کہ مجھے ہر اس چیز سے دور رکھا جائے جو تیرے
قرب میں رکاوٹ ڈالے، میں تجھ سے تیرا قرب اور تجھ پر بھروسہ مانگتا
ہوں، الٰہی! میں دست فقر و فاقہ پھیلائے انتہائی ذلت و انکسار
سے تیرے دروازے پر حاضر ہوں اور (تیرے) پیاروں کا وسیلہ
لایا ہوں سو میرا سوال عطا فرما ہو اور مجھے نامراد نہ ٹھہرائیو!"

۹۔ "الٰہی! موجودات کے ذروں کے برابر درود بھیج ان پر جو
ہر والد اور اولاد کے آقا ہیں، ہر نمازی اور تلاوت کرنے والے
سے افضل ہیں جنہوں نے خلوت و جلوت میں اپنے رب کی عبادت
کی جو تمام برگزیدہ ہستیوں میں برگزیدہ تر ہیں، سیدنا محمد مصطفےٰ اور
یونہی ہمیشہ ان پر سلام نازل فرما! ہر وارث کی طرف سے ہر موروث
(جس کی وراثت بٹے) اور سالک کی طرف سے اور اپنے تمام
مومن بندوں کی طرف سے، آمین! اے سرور دو عالم، الٰہی!

Marfat.com

ہمارے آقا محمد پر درود بھیج جن کو تو نے ازل میں کمال کے بعد
مراتبِ تکمیل سے مخصوص فرمایا جو فضیلت کے جامع اور "وسیلہ"
کے مالک ہیں، چھپے رازوں کے خزانوں کو کھولنے والے ہیں
نوری ادوار (سلسلۂ نبوت) کو ختم کرنے والے، ہر اشارہ لطیف
کی رونق جو بارگاہِ ربانی میں معرفت کے اشارات سے کامل بلندیوں
کی طرف اشارہ فرما دیتے ہیں جن کی جناب بلند ہے، سیدنا و مولانا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شفاعت فرمانے والے ہیں، الٰہی! حضور پر
اتنا درود بھیج جو مقاماتِ کمال میں ان کے جمال سے مانوس ہو
اور حضور پر اور ان کے آل و اصحاب پر ایسا سلام بھیج جیسا کوئی
محب اپنے دوستوں کو بھیجتا ہے اور رسولوں پر سلام ہو اور سب
تعریفیں اللہ رب العلمین کے لئے۔"

"الٰہی! درود بھیج! ان پر جو اسرار کا مرکز اور انوار کا منبع ہیں،
جو نفوس کو صفاتِ رذیلہ سے پاک فرمانے والے اور قبائل میں
پیدا ہونے والے خوبصورت ترین مولود ہیں، سلطنتِ ربانی کے رسولہا
اور بارگاہِ قدس کے امام ہیں، جو بھلائی کی تعلیم دینے والے اور
مخلوق میں سب سے بڑھ کر عالم ہیں، امت کے خیر خواہ اور حق کی طرف
اس کی رہنمائی فرمانے والے ہیں، نبیوں اور رسولوں میں سب سے
بڑھ کر معزز اور پروردگارِ عالم کے رسول ہیں، سیدنا محمدؐ جو سرداروں
کے سردار اور سعادتوں کے دائروں کے مرکز ہیں اور ان پر ان کے
مرتبہ و مقام اور جلالت و عظمت کے شایانِ شان سلام بھیج اور سب
تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے اور وہی کافی ہے اور اسکے تمام برگزیدہ بندوں
پر سلام!"

Marfat.com

چھیالیسواں درود شریف ۴۶ درودِ مشیشیہ

عربی ذرقاوی کا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ابوالمواہب کا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ بِعَمِیْمِ الشُّؤُوْنِ - فِی الظُّھُوْرِ وَالْبُطُوْنِ عَلٰی مَنْ مِنْہُ اَنْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ الْکَامِنَۃُ فِیْ ذَاتِہِ الْعَلِیَّۃِ ظُھُوْرًا - وَاَنْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ الْمَطْوِیَّۃُ فِیْ سَمَاءِ صِفَاتِہِ السَّنِیَّۃِ بُدُوْرًا - وَاسْتَقَتِ الْحَقَائِقُ مِنْہُ اِلَیْہِ - وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ آدَمَ بِہٖ فِیْہِ عَلَیْہِ - فَاَعْجَزَ کُلًّا مِنَ الْخَلَائِقِ فَھْمَ مَا اُوْدِعَ مِنَ الْسِرِّ فِیْہِ - وَلَہُ تَضَاءَتِ الْفُھُوْمُ وَکُلَّ عَجْزٍ یَکْفِیْہِ - فَذٰلِکَ الْسِرُّ الْمَصُوْنُ لَمْ یُدْرِکْہُ مِنَّا سَابِقٌ فِیْ وُجُوْدِہٖ - وَلَا یَبْلُغُہُ لَاحِقٌ عَلٰی سَوَابِقِ شُھُوْدِہٖ - فَاَعْظِمْ بِہٖ مِنْ نَبِیٍّ رَیَاضُ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ بِرَھْرِ جَمَالِہِ الْزَّاھِرِ مُؤْنِقَۃٌ - وَحِیَاضُ مَعَالِمِ الْجَبَرُوْتِ بِفَیْضِ اَنْوَارِ سِیْرَتِہِ الْبَاھِرِ مُدْفِقَۃٌ - وَلَا شَیْءَ اِلَّا وَھُوَ بِہٖ منوط وَبِسِرِّہِ الْسَّارِیْ مَنُوْطٌ - اِذْ لَوْلَا الْوَاسِطَۃُ فِیْ کُلِّ صُعُوْدٍ وَھُبُوْطٍ - لَذَھَبَ کَمَا قِیْلَ الْمَوْسُوْطُ - صَلَاۃً تَلِیْقُ بِکَ مِنْکَ اِلَیْہِ - وَتَتَوَارَدُ بِتَوَارُدِ الْغَدَاۃِ الْجَدِیْدِ وَالْفَیْضِ الْمَدِیْدِ عَلَیْہِ - وَسَلَامًا یُجَارِیْ ھٰذِہِ الصَّلَاۃَ فَیَضُّہٗ

Marfat.com

وَفَضْلُهُ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ - وَعَلٰى اٰلِهٖ شُمُوْسِ سَمَاءِ الْعُلٰى
وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ تَلَا - اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ سِرُّكَ
الْجَامِعُ لِكُلِّ الْاَسْرَارِ وَنُوْرُكَ الْوَاسِعُ لِجَمِيْعِ
الْاَنْوَارِ - وَدَلِيْلُكَ الدَّالُّ بِكَ مِنْكَ عَلَيْكَ وَقَائِدُ
رَكْبِ عَوَالِيْكَ اِلَيْكَ - وَحِجَابُكَ الْاَعْظَمُ الْقَائِمُ
لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ - فَلَا يَمِيْلُ وَاصِلٌ اِلَّا اِلٰى حَضْرَتِهٖ
الْمَانِعَةِ - وَلَا يَهْتَدِيْ حَائِرٌ اِلَّا بِاَنْوَارِهٖ الْلَامِعَةِ
اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِنَسَبِهِ الرُّوْحِيِّ - وَحَقِّقْنِيْ بِحَسَبِهِ
السُّبُوْحِيِّ وَعَرِّفْنِيْ اِيَّاهُ مَعْرِفَةً اَشْهَدُ بِهَا
مُحْيَاهُ - وَاَصْبِرُ بِهَا مَجْلَاهُ كَمَا يُحِبُّهُ وَيَرْضَاهُ -
وَاَسْلِمُ بِهَا مِنْ وُرُوْدِ مَوَارِدِ الْجَهْلِ بِعَوَارِفِهٖ -
وَاَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْفَضْلِ بِمَعَارِفِهٖ -
وَاَحْمِلُنِيْ عَلٰى نَجَائِبِ لُطْفِكَ - وَسَكَائِبِ حِنَانِكَ
وَعَطْفِكَ - وَسِرْبِنِيْ فِيْ سَبِيْلِهِ الْقَوِيْمِ وَصِرَاطِهِ
الْمُسْتَقِيْمِ - اِلٰى حَضْرَتِهِ الْمُتَّصِلَةِ وَحَضْرَتِكَ الْقُدْسِيَّةِ -
الْمُتَجَلِّيَةِ بِتَجَلِّيَاتِ مُحَايِنِهِ الْاُنْسِيَّةِ - حَمْلًا وَحُفُوْفًا
بِجُنُوْدِ نُصْرَتِكَ - مَمْحُوًّا بِعَوَالِمِ اُسْرَتِكَ
وَاقْذِفْنِيْ عَلَى الْبَاطِلِ بِاَنْوَارِهٖ - فِيْ جَمِيْعِ
بَقَايَاهُ - فَاَدْمَغَهُ بِالْحَقِّ - عَلَى الْوَجْهِ الْاَحَقِّ -
وَزُجَّ بِيْ فِيْ بِحَارِ الْاَحَدِيَّةِ الْمُحِيْطَةِ - بِكُلِّ مَرْكَبَةٍ
وَبَسِيْطَةٍ وَاَنْسِنِيْ مِنْ اَوْحَالِ التَّوْحِيْدِ - اِلٰى

Marfat.com

فَضَاءِ ٱلتَّفْرِيدِ - ٱلْمُنَزَّهِ عَنِ ٱلْإِطْلَاقِ وَٱلتَّقْيِيدِ. وَ
أَغْرِقْنِي فِي عَيْنِ بَحْرِ ٱلْوَحْدَةِ شُهُودًا حَتَّىٰ
لَا أَرَى وَلَا أَسْمَعَ وَلَا أَجِدَ وَلَا أَحِسَّ إِلَّا بِهَا
شُزُولًا وَصُعُودًا - كَمَا هُوَ كَذَلِكَ لَنْ يَزَالَ وَجُودًا -
وَٱجْعَلِ ٱللَّهُمَّ ٱلْحِجَابَ ٱلْأَعْظَمَ حَيَاةَ رُوحِي
كَشْفًا وَعِيَانًا - إِذَا ٱلْأَمْرُ كَذَلِكَ رَحْمَةً مِنْكَ وَحَنَانًا -
وَٱجْعَلِ ٱللَّهُمَّ رُوحَهُ سِرَّ حَقِيقَتِي ذَوْقًا وَحَالًا -
وَحَقِيقَتَهُ جَامِعَ عَوَالِمِي فِي مَجَامِعِ مَعَالِمِي حَالًا وَمَآلًا -
وَحَقِّقْنِي بِذَلِكَ - عَلَى مَا هُنَالِكَ بِتَحْقِيقِ ٱلْحَقِّ ٱلْأَوَّلِ وَ
ٱلْآخِرِ وَٱلظَّاهِرِ وَٱلْبَاطِنِ يَا أَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ
شَيْءٌ يَا آخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ يَا ظَاهِرُ
فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ - يَا بَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ
إِسْمَعْ نِدَائِي - فِي نَجَائِي وَفَنَائِي - بِمَا سَمِعْتَ بِهِ نِدَاءَ
عَبْدِكَ زَكَرِيَّا - وَٱجْعَلْنِي عَنْكَ رَاضِيًا وَعِنْدَكَ
مَرْضِيًّا - وَٱنْصُرْنِي بِكَ لَكَ - عَلَى عَوَالِمِ ٱلْجِنِّ
وَٱلْإِنْسِ وَٱلْمَلَكِ - وَٱمْدُدْنِي بِكَ لَكَ - بِتَأْيِيدِ مَنْ
سَلَكَكَ فَمَلَكَ - وَمَنْ مَلَكَكَ فَسَلَكَ - وَٱجْمَعْ بَيْنِي
وَبَيْنَكَ - وَأَزِلْ عَنِ ٱلْعَيْنِ غَيْنَكَ - وَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ
غَيْرِكَ - وَٱجْعَلْنِي مِنْ أَيِمَّةِ خَيْرِكَ وَمَصِيرِكَ -
(ٱللَّهُ ٱللَّهُ ٱللَّهُ) ٱللَّهُ مِنْهُ بَادِي ٱلْأَمْرِ ٱللَّهُ ٱلْآمِرُ
إِلَيْهِ يَعُودُ - ٱللَّهُ وَاجِبُ ٱلْوُجُودِ وَمَا سِوَاهُ مَفْقُودٌ

Marfat.com

(اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ) - فِیْ کُلِّ اَقْرَابٍ وَاَبْعَادٍ - وَاُنْسِهَا فِیْ وَاقْعَادٍ - (رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا) - وَاجْعَلْنَا مِمَّنِ اهْتَدٰی بِکَ فَهَدٰی - حَتّٰی لَا یَقَعَ مِنَّا نَظَرٌ اِلَّا عَلَیْکَ وَلَا یَسِیْرَ بِنَا وَطَرٌ اِلَّا اِلَیْکَ - وَسِرْنَا فِیْ مَعَارِجِ مَدَارِجِ (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا) اَللّٰهُمَّ نَصَلِّ وَسَلِّمْ مِنَّا عَلَیْهِ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَاَکْمَلَ التَّسْلِیْمِ - فَاِنَّا لَا نُقَدِّرُ قَدْرَهُ الْعَظِیْمَ - وَلَا نُدْرِکُ مَا یَلِیْقُ بِهٖ مِنَ الْاِحْتِرَامِ وَالتَّعْظِیْمِ - صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَلَامُهٗ وَتَحِیَّاتُهٗ وَرَحْمَتُهٗ وَبَرَکَاتُهٗ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَکَاتِ -

ترجمہ: الٰہی تمام شانوں کے ساتھ درود وسلام وبھیج، ظاہر و باطن میں، اُن پر، جن کی ذات بلند و برتر ہے، پوشیدہ حقائق خُوب خُوب ظاہر ہوئے اور جن کی صفات عالیہ کے آسمان سے پلٹے ہوئے انوار چودھویں کے چاند بن کر چھوٹنے لگے اور جن کی ذات میں، انہی سے انہی کی طرف حقائق ارتقا پذیر ہوئے انہی کے سبب، انہی میں، انہی پر علوم آدم نازل ہوئے۔ اور تمام مخلوق کو ان میں پوشیدہ رکھے گئے رازوں کے سمجھنے سے عاجز کر دیا۔ فہم اس کے سامنے سرنگوں ہیں اور ہر ایک کو اس کی عاجزی کافی ہے۔ وہ ایسا محفوظ راز ہے کہ ہم میں سے جو پہلے سے موجود ہیں نہ وہ اس کو پا سکے اور نہ پہلے شواہد کے باوجود بعد والا اسے پہنچ سکے۔

Marfat.com

سودہ کیسے باعظمت نبی ہیں۔ کائنات پست و بالا کے گلشن ان کے نورِ
درخشاں سے جگمگا تے ہیں۔ عالم بالا کے نشانوں کے حوض ان کے رُوحانی
انوار کے فیض سے اُبل رہے ہیں۔ ہر چیز کا انہی سے تعلق ہے اور انہی
کی رُوحانیت جاریہ میں گھری ہوئی ہے۔ اگر ہر بالا و پست میں ان کا
واسطہ نہ ہو تو جیسے کہا گیا ہے سب کچھ ختم ہو جائے۔ ایسا دُرود جو
تیرے لائق، تیری طرف سے ان کی طرف ہو۔ نئی مخلوق اور آپ پر جو
طویل فیض ہو رہا ہے اس کے تسلسل کے ساتھ مسلسل، اور ایسا سلام،
جس کا فیض و فضل اس دُرود کے برابر ہو، جیسے آپ اس کے حق دار
ہیں، اور آپ کی آل پر جو آسمان بلندی کے سُورج ہیں اور آپ کے
صحابہ کرام تابعین اور ان کے پیروکاروں پر۔ الٰہی! وہ تیرے ایسے
راز ہیں جو تمام رازوں کے جامع ہیں اور تیرا ایسا نُور ہیں جو تمام انوار
سے وسیع ہے اور تیری ایسی دلیل ہیں جو تیری مدد سے، تیری
طرف سے تجھ پر دلالت کرنے والے ہیں۔ تیری کائنات کے قائدین
کی تیری طرف قیادت کرنے والے اور تیرا بڑا پردہ ہیں جو تیری خاطر
تیرے سامنے کھڑا ہے پس ہر پہنچنے والا انہی کی بارگاہ تک پہنچتا ہے
جو (آگے بڑھنے سے) مانع ہے اور کوئی حیران و سرگردان راہ پا
سکتا ہے تو انہی کے انوار ضیاء بار سے۔ الٰہی مجھے ان کی نسبت رُوحی
سے ملا دے، اور ان کے پاکیزہ حسب کے حقیقت شناس کر دے
اور مجھے ان کی ایسی پہچان کرا دے، جس کا نذرانہ میں ان کے حضور
پیش کر سکوں، اور میں ان کی تجلی گاہ بن جاؤں۔ جیسے وہ اسے چاہیں
اور پسند کریں۔ اور جس کے ذریعے میں ان کی معرفت کے سلسلے

Marfat.com

میں جہالت انگیزیوں سے بچ سکوں اور ان کے معارف سے فضل و کرم
کے گھاٹ سے سیراب ہوں اور مجھے اپنے لطف کے عمدہ گھوڑوں
پر سوار کر۔ اور اپنی مہر و محبت کی سواریوں پر سوار فرما اور مجھے حضور
کے سیدھے راستے پر چلا ان کی بارگاہ کی طرف جو تیری پاک بارگاہ
سے ملی ہوئی ہے جو آپ کی انسانی خوبیوں سے مزین ہے ایسی سواری جو
تیری مدد کے لشکروں سے محفوظ کی گئی ہے تیری کائناتِ نصرت جن کے
ہمراہ ہے میرے ہاتھوں باطل کی تمام قسموں کو نیست و نابود کر۔ اس کے
تمام علاقوں میں اسے مکمل طور پر حق کے ذریعے مٹا دے۔ اور مجھے توحید کی
بحرِ محیط میں غرق کر دے۔ ہر مرکب و بسیط کے ہمراہ۔ اور مجھے مقامات
توحید سے فضائے تفرید کی طرف نکال لا جو مطلق و مفید کے اطلاق سے
پاک ہے۔ مجھے بحرِ شہود میں غرق کر دے یہاں تک کہ میں چڑھتے اترتے
وقت صرف اسی کو دیکھوں اسی کو سنوں اور اسی کو محسوس کروں جیسے
ہے ہمیشہ ویسے ہی رہے گا۔ اور الٰہی! میری روحانی زندگی کا سب
سے بڑا پردہ اٹھا دے۔ کہ بات اتنی سی ہے۔ یہ تیری رحمت و شفقت
ہے۔ اسی کی روح کو میرے رازِ حقیقت کا ذائقہ و حال بنا دے۔ اور
اس کی حقیقت کو حال و مآل کے لحاظ سے میرے تمام احوال و آثار میں نشان
بنا دے اور تیرے ہاں جو اس کی حقیقت ہے مجھے اسی کے ساتھ متصف
فرما دے۔ اول و آخر، ظاہر و باطن کے وجودِ حقیقی کے صدقے۔ اے
اول کہ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اے آخر! کہ تیرے بعد کوئی چیز نہیں،
اے ظاہر تیرے اوپر کوئی چیز نہیں۔ اے باطن! کہ تیرے سوا کچھ نہیں۔
میری فنا و بقاء میں میری فریاد سن لے۔ جیسے تو نے اپنے بندے

Marfat.com

زکریا علیہ السلام کی سُنی اور اپنے حضور مجھے راضی و مرضی (جس سے تو راضی ہو) بنا دے۔ اور اپنی مدد سے، اپنی رضا کے لیے میری مدد فرما۔ کائناتِ حق، انسان و فرشتہ پر۔ اور اپنی تائید سے، اپنے لیے میری تائید فرما۔ ایسے آدمی کی سی تائید جو چلے اور مالک بنے۔ اور جو مالک بنا وہ چلا مجھے اپنی معیت عطا فرما اور آنکھ سے پردہ ہٹا دے۔ میرے اور اپنے غیر کے درمیان حائل ہو جا اور مجھے اپنی خبر و ٹھکانہ کے اماموں میں شامل کر دے۔ اے اللہ یا اے اللہ! اے اللہ! ۔ اللہ ہی سے ہر کام کی ابتدا ہے اور اسی کی طرف ہر کام لوٹتا ہے۔ اللہ کا وجود لازمی ہے اور جو اس کے ماسوا ہے کچھ نہیں۔" بے شک جس ذات نے (حبیب!) تم پر قرآن نازل فرمایا اور اس کی تعلیم فرض کی وہ تمہیں اصل ٹھکانے کی طرف لوٹانے والا ہے۔" ہر قریب و بعید میں۔ ہر قیام و قعود میں۔ "الٰہی اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ اور ہمارے لیے ہمارا اچھا کام آسان فرما دے۔" اور ہم کو ان میں سے کر دے جنہوں نے تجھ سے رہنمائی حاصل کر کے سیدھی راہ اختیار کر لی یہاں تک کہ ہماری نگاہ تجھی پر رہے اور ہمیں حاجت کوئی بھی ہو، تیری ہی طرف چل کر آئے۔ اور ہم کو آیتِ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ کے بلند درجات پر فائز فرما دے۔ الٰہی پس ساری طرف سے سرکار پر فاضل تر درود اور کامل تر سلام نازل فرما۔ کہ ہم ان کے بلند مرتبہ کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ اور حضور کے شایانِ شان، عزت و احترام کا شعور نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں۔ سلام۔ تحفے اور برکتیں ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں۔ جو تیرے

Marfat.com

بندے۔ نبی۔ رسول نبیٔ اُمّی ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر، جنت وطاق
کی تعداد کے برابر۔ اور ہمارے پروردگار کے مکمل بابرکت کلمات کے برابر"

یہ درُود شریف العربی الدرقاوی رضی اللہ عنہٗ کا ہے۔ اس کے الفاظ افضل و اکمل ہیں۔ میری کتاب افضل الصلوٰت میں اس میں سیدی عبدالسلام بن ہشیش کا درُود بھی ملا دیا گیا ہے۔ جو فضل و برکت میں بہت مشہور ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ مرکب سیّدی ابوالمواہب الشاذلی رضی اللہ عنہٗ کا ہے۔

Marfat.com

سینتالیسواں ۴۷ درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الرَّحْمَةِ الشَّامِلَةِ۔ وَالْبَرَكَةِ الْكَامِلَةِ۔ جَامِعِ الْحَقَائِقِ وَاَفْضَلِ الْخَلَائِقِ۔ حَضْرَةِ حَظِيْرَةِ حَظَاهِرِ قُدْسِكَ الْجَامِعِ۔ وَنُوْرِ اَنْوَارِكَ اللَّامِعِ۔ وَعَبْدِ عُبُوْدِيَّةِ مَوْضُوْعِكَ الْمُتَوَاضِعِ۔ اَلَّذِيْ اخْتَرْتَهُ قَبْلَ سَوَابِقِ السَّوَابِقِ۔ وَاَلْحَقْتَهُ بَعْدَ لَوَاحِقِ اللَّوَاحِقِ۔ وَاَبْقَيْتَهُ بِكَ وَمَحَقْتَ عَنْهُ آثَارَ الْبَقِيَّةِ۔ وَنَزَعْتَ مِنْ صَدْرِهِ غِلَّ الْغُلُوْلِ النَّفْسِيَّةِ۔ وَبَشَرْتَ مِنْهُ بِمُبَاشَرَةِ رُوْحِ الْجَبَرُوْتِ رُعُوْنَاتِ الْبَشَرِيَّةِ۔ وَرَفَعْتَهُ إِذْ رَفَعْتَ عَنْهُ بِتَخْلِيْقِ أَخْلَاقِهِ حِجَابَ الْاَخْلَاقِ الْخِلْقِيَّةِ۔ وَجَعَلْتَهُ مَوْضُوْعًا لِمَحْمُوْلِكَ۔ وَلَوْحًا حَافِظًا لِكَلِمَاتِ مَقُوْلِكَ۔ وَكُرْسِيًّا وَاِسْعًا لِمُتَفَرِّقَاتِ مَجْمُوْعِكَ۔ وَصَرَّفْتَ قُوَّةَ قُدْرَتِهِ فِيْ أَمْلَاكِ أَفْلَاكِ الدَّائِرَةِ۔ وَأَطْلَعْتَ فِيْ مَطَالِعِ آفَاقِهِ مَصَابِيْحَ كَوَاكِبِ أَنْوَارِهِ الزَّهِرَاةِ۔ وَبَسَطْتَ بِسَاطَ بَسْطَتِهِ قَرَارًا لِقُرَّةِ الْاَعْيُنِ النَّاظِرَةِ۔ فَفِيْ جِلَاءِ مِرْآةِ رَأْيِهِ الْجَلِيْلِ انْجَلَى تَجَلِّيْ جَمَالِهِ وَجَلَالِهِ۔ وَعَلَى اَعْلٰى تَعَالِيْ هَمِيْمِ اهْتِمَامِهِ مَا طَارَ تَصَوُّرُ صُوْرَةِ كَمَالِهِ۔ اَلَّذِيْ جَاوَزْتَ بِهِ حُزُوْنَ الْحُزْنِ فَبَاشَرَ الْبُشْرٰى لِاِصَابَةِ الصَّوَابِ۔ وَاَمَّنْتَ

Marfat.com

إِيمَانَ تَمَنَّيهِ مِنَ النَّكْصِ عَلَى الْاَعْقَابِ فِي عِقَابِ الْعِقَابِ۔
وَخَلَّصْتَ اِخْلَاصَهُ مِنْ آثَارِ التَّلَفُّتِ لِمَثُوبَاتِ الثَّوَابِ۔ فَلَمْ
يَبْقَ عَلَيْهِ بَقِيَّةُ رَيْبٍ۔ وَلَا عُرُوَّةُ عَيْبٍ۔ لَا يَأْنَسُ بِالْخَلْقِ
وَلَا يَسْتَوْحِشُ مِنَ الْحَقِّ۔ وَلَا تَلْحَظُ لَوَاحِظُ مُلَاحَظَتِهِ عَيْنَ
جَمْعِ الْجَمْعِ فِي عَيْنِ الْفَرْقِ۔ الْحَبِيبِ الْاَكْرَمِ۔ وَالْخَلِيلِ
الْاَعْظَمِ۔ وَالرُّوحِ الْمُنْعَمِ۔ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلَى اَبِيهِ اِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَاَخِيهِ مُوسَى الْكَلِيمِ
وَعِيسَى الْاَمِينِ وَعَلَى دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَعَلَى جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ۔ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ۔ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ
وَالْاَئِمَّةِ وَالْمُقْتَدِينَ۔ وَالْاُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ۔ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُونَ وَنَاهَتِ الْعُقُولُ
فِي حَضْرَةِ الذَّاتِ۔ وَتَرَدَّدَتِ النُّفُوسُ النَّفِيسَةُ بِالْاَسْمَاءِ
وَالصِّفَاتِ۔ وَظَهَرَ شَاهِدُ الْحَقِّ لِلْاَحَدِ وَاحِدٍ۔ وَتَبَدَّلَتِ الذَّاكِرَةُ
بِالذُّكُورَةِ وَقْتَ حُصُولِ الْفَلَاحِ۔ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔

الٰہی! درود و سلام بھیج رحمت شاملہ اور برکت کاملہ پر، جو حقیقتوں کے جامع اور مخلوق میں افضل ہیں، تیرے خلیفۂ قدس کی جامع بارگاہ، تیرے چمکتے انوار کا نور، تیرے موضوع عبودیت کے کامل، متواضع بندے، جن کو تو نے پہلوں سے پہلے اختیار کیا۔ اور آخر سے آخر کے ساتھ ملایا، اپنی قدرت سے ان کو بقاء دی اور ان کے ذریعے باقی آثار مٹائے۔ ان کے سینہ سے نفسانی میل کچیل دور رکھے اور ان کے ذریعے اور ان کے ساتھ روح جبروت کے متعلق کر کے بشری خامیوں کو دور کیا، اور تو

Marfat.com

نے ان کے ذریعے فطری کمزوریوں کو دُور فرما کر ان کو بلند تر مرتبہ عطا فرمایا۔ ان کو تُو نے اپنے محمول کا موضوع بنایا، اپنے کلماتِ گفتہ کے لیے ان کو محفوظ تختی بنایا، اپنے بکھرے مجموعے کے لیے وسیع کُرسی بنایا۔ ان کی قوت و قدرت کو تُو نے گردشِ کُناں افلاک کی عظیم سلطنت میں صرف کیا۔ آفاقِ کائنات کے مطالع پر ان کے انوارِ روشن کے ستارے طلوع کیے۔ جن کی بساطِ قدرت کو تُو نے دیکھنے والی آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا۔ سو ان کی جلیل القدر رائے کی روشنی میں ان کے جلال و جمال کی تجلّی چمکی۔ ان کی بلند ہمتی کے بلند تر مقام پر انہی کے تصوّرِ کمال کا پرندہ اُڑ سکتا ہے، وہ جن سے تُو نے غمزدہ کا غم دُور فرمایا، اور وہ اپنے حصُولِ مقصد کے ذریعے خوشی سے ہمکنار رہوا تُو نے ان کے ایمان کو ادلنے بدلنے اور اُلٹے پاؤں پھیرنے سے محفوظ کیا اور تُو نے ان کے اخلاص کو اجر و ثواب کی ملاوٹ سے الگ تھلگ رکھا۔ پس نہ تو ان پر کوئی شک کا شائبہ ہے نہ عیب کا امکان۔ نہ مخلوق سے اتنے مانوس کہ حق تعالیٰ سے نامانوس ہو جائیں، ان کو غور سے دیکھنے والا تمام مخلوق کو فرق سے نہیں یکساں دیکھتا ہے۔ حبیبِ مُکرّم بڑے دوست وہ رُوحِ جس پر انعام کیا گیا۔ ہمارے آقا مُحمّد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے والد ماجد ابراہیم خلیل علیہ السلام پر، اور ان کے بھائیوں مُوسیٰ، عیسیٰ امین، داؤد و سلیمان اور تمام نبیوں رسُولوں پر، صلے اللہ علیہ و علیہم اجمعین پر، اولیاؤ صالحین پر، صحابہ و تابعین پر، آئمہ مقتدین پر، آئمہ مسلمین پر، جب بھی ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں۔ اور جب غافل تیرے ذکر سے غفلت برتیں، اور عقلیں جب تک

Marfat.com

تیری بارگاہ ذات میں حیرت زدہ ہیں۔ اور جب تک مُبارک نفوس اسمأ وصفات سے آرام حاصل کریں۔ حق کا گواہ ارواح کے لیے ظاہر ہے۔ حصُول کامیابی پر ذکر کرنے والوں کے ذکر میں تبدیلی آئے۔ اور بہُت بہُت سلام نازل فرما"

یہ دُرُود شریف مسالک الحنفاء کے مولف کتاب فرماتے ہیں۔ میں نے اسے اپنے دوست برہان نعمانی سے منسُوب اوراد میں دیکھا ہے۔

اڑتالیسواں ۴۸ دُرُود شریف

سیّدی عبداللہ بن اسعد الیافعی کا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ وَبَرَكَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَكَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَعَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَزِنَةَ مَا خَلَقَ وَزِنَةَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَمِلْءَ مَا خَلَقَ وَمِلْءَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَمِلْءَ سَمٰوَاتِهٖ وَمِلْءَ

Marfat.com

أَرْضِهِ وَأَمْثَالَ ذٰلِكَ وَأَضْعَافَ ذٰلِكَ وَعَدَدَ خَلْقِهِ
وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمُنْتَهَى رَحْمَتِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ
وَمَبْلَغَ رِضَاهُ حَتّٰى يَرْضٰى وَإِذَا رَضِيَ وَعَدَدَ
مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ فِيْمَا مَضٰى وَعَدَدَ مَا هُمْ
ذَاكِرُوْهُ فِيْمَا بَقِيَ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَشَهْرٍ وَجُمُعَةٍ وَ
يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَسَاعَةٍ مِنَ السَّاعَاتِ وَشَمٍّ وَنَفْسٍ
وَلَمْحَةٍ وَطَرْفَةٍ مِنَ الْأَبَدِ إِلَى الْأَبَدِ أَبَدِ الدُّنْيَا
وَأَبَدِ الْآخِرَةِ وَأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ لَا يَنْقَطِعُ أَوَّلُهُ
وَلَا يَنْفَدُ آخِرُهُ۔

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے تمام فرشتے اس غیب کی خبریں دینے والے نبی پر، درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔ اللہ کی رحمتیں، اس کا سلام اور ہدیے اور برکتیں ہمارے آقا محمد پر، جو نبی امی ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر، جنت و طاق کے عدد کے برابر، اور ہمارے کے مکمل بابرکت کلمات کے برابر، پاکی اللہ کو تمام تعریفیں اللہ کے لیے۔ اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں خدائے بزرگ سے معافی مانگتا ہوں، اور اللہ بہت بابرکت ہے۔ سب سے اچھا پیدا فرمانے والا، ہمیں اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز۔ بدی سے بچنے اور نیکی کرنے کی ہمیں کوئی طاقت نہیں، مگر اللہ کے کرم سے۔ جو بلند تر، برتر ہے۔ اللہ رحمت نازل فرمائے ہمارے آقا محمد پر جو سلسلہ نبوت کو ختم فرمانے والے ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ جو کچھ خدا نے پیدا کیا اس کی تعداد کے برابر

Marfat.com

اور جو پیدا کرنے والا ہے اس کی تعداد کے برابر، جو پیدا کیا اس کے وزن کے برابر اور جو پیدا کرنے والا ہے اس کے وزن کے برابر جو پیدا کیا اس کے برابر اور جو پیدا فرمائے گا، اس کے برابر۔ اپنے آسمانوں اور زمین کے برابر، اس سب کے برابر، اس سب سے دوگنا چوگنا۔ اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اپنے عرش کے وزن کے برابر، اپنی رحمت کی آخری حد کے برابر، اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر، اپنی رضا کی حد کے برابر یہاں تک کہ راضی ہو جائے۔ اور جب راضی ہو اور گزرے زمانے میں ذکر کرنے والوں کے ذکر کے برابر، اور آئندہ زمانے میں ذکر کرنے والوں کے برابر۔ ہر سال، ہر مہینے، ہر ہفتے، رات، دن اور ہر لمحہ، ہر گھنٹے اور سانس لینے کے برابر۔ گھڑی، لحظہ اور آنکھ جھپکنے کے برابر، ابد سے ابد تک دنیا و آخرت کے ابد تک اور اس سے اتنا زیادہ جس کی ابتداء و انتہا کہیں ختم نہ ہو۔"

انچاسواں (۴۹) درود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَحْيِ قَلْبِيْ وَاَمِتْ
نَفْسِيْ حَتّٰى اَحْيَابِهٖ حَيَاةً طَيِّبَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ و قائم۔ اے جاہ و عزت والے۔ درود بھیج! ہمارے

Marfat.com

آقا محمدؐ اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر۔ میرا دل زندہ کر دے میرا نفس مار دے یہاں تک کہ میں تیرے ساتھ دنیا و آخرت کی پاکیزہ زندگی بسر کروں۔ بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے"

مسالک الحنفا میں یہ دونوں درود شریف حضرت عبداللہ بن اسعد الیافعی سے نقل کئے ہیں۔ پہلے کے بارے میں فرماتے ہیں اس میں سبحان اللہ والحمد للہ سے تمام عبارت تین بار پڑھو، فرمایا اس کی بڑی فضیلت ہے۔

پچاسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اَلَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِنُوْرِہٖ الظُّلَمُ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْبَعُوْثِ رَحْمَۃً لِکُلِّ الْاُمَمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ لِلنَّبِیَّا دَوَ الرِّسَالَۃِ قَبْلَ خَلْقِ الرُّوْحِ وَالْقَلَمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمَوْصُوْفِ بِاَفْضَلِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ۔ وَخَوَاتِمِ الْحِکَمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ کَانَ لَا تُسْتَھْلَکُ فِیْ مَجَالِیْہِ الْحُرَمُ۔ وَلَا یُغْضِیْ عَمَّنْ ظَلَمَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اَلَّذِیْ کَانَ اِذَا مَشٰی تُظَلِّلُہُ الْغَمَامَۃُ حَیْثُمَا یَمَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اَلَّذِیْ انْشَقَّ لَہُ الْقَمَرُ وَکَلَّمَہُ الْحَجَرُ وَاَقَرَّ بِرِسَالَتِہٖ وَصَمَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اَلَّذِیْ

Marfat.com

اَثْنٰی عَلَیْہِ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْ سَالِفِ الْقِدَمِ۔ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ رَبُّنَا
فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ وَاَمَرَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَیُسَلَّمَ۔
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ
مَا انْھَلَّتِ الدِّیَمُ۔ وَمَا جُرَّتْ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ اَذْیَالُ الْکَرَمِ۔
وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ۔

ترجمہ: الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جن کے نور سے اندھیرے چمک اُٹھے۔ الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر جو سیادت ورسالت کے لیے چُنے گئے۔ لوح وقلم کی پیدائش سے پہلے۔ الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو اخلاق فاضلہ وعادات کریمہ کے ساتھ موصوف ہیں۔ اے اللہ! درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جو جامع کلمات اور خصوصی حکمتوں سے مخصوص ہیں۔ اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جن کی مجلسوں میں حرمتیں پامال نہیں ہوتی تھیں اور ظالم (جو کسی پر ظلم کرے) کو چھوٹ نہیں ملتی تھی۔ اے اللہ درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جو کہیں بھی چلنے کا ارادہ کرتے تو بادل ان پر سایہ کرتے۔ اے اللہ! درود وسلام نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ پر جن کے لیے چاند ٹکڑے ہوا۔ جن سے پتھر ہمکلام ہوئے اور حیوان جن کی رسالت کا اقرار کرتے۔ اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جن کی تعریف کی رب العزت نے، گذشتہ کتابوں میں۔ اے اللہ! درود وسلام نازل فرما، ہمارے آقا محمد پر، جن پر پروردگار نے اپنی کتاب محکم میں درود بھیجا اور درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا۔ اللہ ان پر اور ان کی

Marfat.com

آل واصحاب پر اور ازواج پر درود وسلام نازل فرمائے جب تک
دریا بہتے رہیں اور گنہگاروں پر رحمت کی بارش برستی رہے اور انہیں
شرف وکرم سے ہمکنار فرماتا رہے۔"

الفاکہانی نے اپنی کتاب "الفجر المنیر فی الصلوٰۃ علی البشیر النذیر" میں فرمایا،
جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے اس شہر میں رہنے والے آقا پر افضل درود وسلام ہو۔
مجھے یہ درود شریف الہام ہوا۔ جسے پوری جماعت نے لکھا اور حفظ کر لیا۔ پھر مجھے بتایا
کہ بعض مالکی طلبہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ درود شریف
پڑھ رہے ہیں۔ یہ بات مسالک وغیرہ کتابوں میں مذکور ہے۔

اکاونواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ
وَعَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَائِكَ وَاَصْفِيَائِكَ مِنْ اَهْلِ اَرْضِكَ وَ
سَمَائِكَ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ
كَلِمَاتِكَ وَمُنْتَهٰى عِلْمِكَ وَزِنَةَ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِكَ صَلٰوةً
مُكَرَّرَةً اَبَدًا عَدَدَ مَا اَحْصٰى عِلْمُكَ وَمِلْءَ مَا اَحْصٰى
عِلْمُكَ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰى عِلْمُكَ صَلٰوةً تَزِيْدُ وَتَفُوْقُ
وَتَفْضُلُ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
كَفَضْلِكَ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو تیرے نبی ہیں اور اپنے خلیل
ابراہیم پر اور اپنے تمام نبیوں اور پاکوں پر، خواہ زمین پر ہوں یا آسمان پر

Marfat.com

اپنی مخلوق کے برابر، اپنی رضا کے برابر، اپنے عرش کے وزن کے برابر۔ اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔ اپنے علم کی وسعت کے برابر۔ اپنی تمام مخلوق کے وزن کے برابر۔ ایسا درُود جو ہمیشہ اور بار بار نازل ہو، تیری معلومات کے برابر، تیرے علم بھر۔ تیری معلومات سے دونا چونا۔ ایسا درُود جو تیری تمام مخلوق کے اس درُود سے بڑھ کر ہو، جو حضور پر بھیجتی ہے۔ جیسے تیری فضیلت تیری تمام مخلوق پر۔"

یہ درُود شریف میں نے کمال بلاغت کی بنا پر "دلائل الخیرات" سے نقل کیا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ اس کی بلاغت کی طرح اس کی فضیلت بھی بہت زیادہ ہے۔ ورنہ اللہ کی اپنی مخلوق پر جو فضیلت ہے نہ اس کی حد ہے نہ اس کو کسی اور پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

باون ۵۲ واں درُود شریف

شیخ السنوسی کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اَلسَّیِّدِ الْکَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ الصَّادِقِ الْاَمِیْنِ السَّابِقِ بِالْخَلْقِ نُوْرُہٗ۔ وَرَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ۔ عَدَدَ مَنْ مَّضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ۔ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ۔ صَلَاۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ۔ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ۔ صَلَاۃً لَّا غَایَۃَ لَھَا وَلَا مُنْتَھٰی وَلَا

Marfat.com

اِنْقِضَاءَ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ وَعَلٰى
آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ
وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَجْرِ يَا مَوْلَانَا خَفِيَّ لُطْفِكَ
فِيْ اُمُوْرِنَا كُلِّهَا وَاُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا و نبی و مولا محمد پر، جو پہلے پچھلوں کے سردار ہیں۔ (قیامت کے دن) چمکتی پیشانیوں اور چمکتے ہاتھ پاؤں والوں (مسلمانوں) کے قائد ہیں۔ سردار کامل کائنات کا افتتاح کرنے والے اور سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے، حبیبِ خدا، شفاعت کرنے والے، شفقت فرمانے والے مہربان، سچے، امانت دار، جن کا نور مخلوق سے پہلے موجود تھا۔ تمام کائنات کے لیے رحمت بن کر ظہور ہوا۔ تیری گذشتہ اور آئندہ مخلوق کی تعداد کے برابر، نیک بخت و بدبخت کے برابر، ایسا درود جو عدد (گنتی) کو ختم کر دے، حد کا احاطہ کرے۔ بے انتہا درود جو کبھی ختم نہ ہو، ایسا درود جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی اور تیری بقا کے ساتھ باقی ہو۔ آپ کی آل آپ کے اصحاب، آپ کی بیویوں، آپ کی اولاد، آپ کے سسرال، داماد اور آپ کے مددگاروں پر۔ اور خوب خوب سلام ویسے ہی۔ اے مولیٰ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے معاملات میں اپنا پوشیدہ لطف و کرم جاری و ساری فرما دے"

یہ درود کتاب "کنوز الاسرار" میں ذکر فرمایا اور اس کی فضیلت کے سلسلہ میں فرمایا، میں نے اپنے شیخ العیاشی کے ہاتھ کی یہ تحریر دیکھی ہے۔ فقیہ ابو سامہ اللہ کالی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جو فاقہ کش تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت

Marfat.com

سے درود وسلام بھیجا کرتا تھا۔ اس پر بہت قرض ہوگیا۔ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی، تو اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی، آپ نے اُسے شیخ سیّدی محمد السنوسی کی خدمت میں بھیجا کہ وہ اس کا قرض اتاریں۔ یہ قرض ایک ہزار اوقیہ تھا۔ اس بات کا ثبوت کہ واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بھیجا ہے سنکر نے فرمایا شیخ محمد سنوسی سے کہنا تم سونے سے پہلے روزانہ مجھ پر ایک لاکھ بار درود وسلام بھیجتے ہو، بیدار ہو کر وہ شخص شیخ محمد سنوسی کے پاس گیا اور تمام بات بیان کی، انہوں نے بغیر حیل وحجت اسے ایک ہزار اوقیہ دیا۔ اس شخص نے اللہ کا واسطہ دے کر شیخ سے پوچھا کہ آپ اتنی تعداد میں ہر رات درود شریف کیسے پڑھ لیتے ہیں۔ اور یہ کیونکر ممکن ہے؟ میں تو ہر رات ایک ہزار کے متعلق محوِ حیرت ہوں۔ شیخ نے آزماتے ہوئے فرمایا، اگر یہ بات سمجھنا چاہتے ہو تو ایک ہزار اوقیہ واپس کرو۔ اس شخص نے ہزار اوقیہ واپس کر دیا۔ شیخ نے کہا، اللہ تمہیں برکت دے، جو رقم حضور علیہ السلام نے تمہیں دینے کا مجھے حکم دیا، میں اُسے کیسے واپس لے سکتا ہوں۔ میں تو محبت رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں تمہیں آزمانا چاہتا تھا۔ میں ہر رات یہ درود شریف سو بار پڑھا کرتا تھا الخ"

میں کہتا ہوں "افضل الصلوٰت" میں یہ درود شریف اکتیسویں نمبر پر ہے۔ جس کے اوّل و آخر میں چند مفید اضافے بھی ہیں۔ اسی لیے میں نے اس کتاب میں اسے الگ تعلق ذکر کیا ہے۔ وہاں میں نے مذکورہ بالا فائدے کے علاوہ دیگر فوائد بھی ذکر کئے ہیں۔

جلد اوّل ختم

Marfat.com

سعادۃ الدارین

فی

الصلوٰۃ علی سید الکونین اردو

مصنفہ

علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی قدس سرہ العزیز

مکتبہ حامدیہ

گنج بخش روڈ ○ لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— سعادۃ دارین
مصنف ——— علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم ——— علامہ مفتی محمد عبدالقیوم خان صاحب
نظر ثانی ——— محمد انوار الاسلام رضوی
مطبع ——— گنج شکر پرنٹرز لاہور
سن طباعت ——— ۱۴۱۷ھ ۱۹۹۶ء
اشاعت ——— بار اوّل
تعداد ——— ایک ہزار
قیمت ——— روپے

فون نمبر مکتبہ حامدیہ ۷۲۳۲۳۵۹

Marfat.com

فہرست

نام مضامین	صفحہ نمبر
ترپنواں ۵۳ درود شریف	۲۷
چونواں ۵۴ درود شریف	۲۸
پچپنواں ۵۵ درود شریف	۲۹
چھپنواں ۵۶ درود شریف	۳۴
ستاونواں ۵۷ درود شریف (سیدی محمد بن عراق قدس سرہ کا)	۴۱
اٹھاونواں ۵۸ درود شریف	۶۰
انسٹھواں ۵۹ درود شریف	//
ساٹھواں ۶۰ درود شریف (خیر الدین بن ظہیریہ کا)	۶۱
اکسٹھواں درود شریف (سیدی ابوالحسن البکری کا)	۶۹
باسٹھواں درود شریف (یہ بھی انہی کا ہے)	۷۸
تریسٹھواں درود شریف (الصلاۃ الوسطیٰ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کا)	۸۵
چونسٹھواں درود شریف ذاتیہ (یہ بھی انہی کا ہے)	۹۰
پینسٹھواں درود شریف (صلوٰۃ السر) یہ بھی انہی کا ہے۔	۹۱
چھیاسٹھواں درود شریف (یہ بھی انہی کا ہے)	۹۳
سڑسٹھواں درود شریف (درود وصل)	۹۴
اڑسٹھواں درود شریف	۹۵
سیدا احمد الرفاعی قدس سرہٗ کو بیداری میں دیدارِ مصطفےٰ	۹۸

Marfat.com

شیخ احمد بن سلمان اور دیدارِ مصطفٰے	۹۹
اُنہتروواں درود شریف (سیدی محمد بن ابوالحسن البکری کا)	۱۰۰
ستروواں درود شریف "	۱۰۶
اکہتروواں درود شریف (سیدی احمد الصباغ الاسکندری)	۱۱۰
بہتروواں درود شریف (سیدی محمد زین العابدین بن محمد البکری کا)	۱۱۴
تہتروواں درود شریف "	۱۱۷
چوہترواں درود شریف (سیدی علی بن احمد انصاری کا)	۱۱۹
پچھترواں درود شریف (سیدی ابوسلم خلوتی کا)	۱۲۲
چھہترواں درود شریف (سیدی محمد کا ہے) جو غوث اللہ کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔	۱۲۶
ستترواں درود شریف (سیدابوالعباس احمد بن موسیٰ المسرعی کا)	۱۲۹
اٹھہترواں درود شریف "	۱۳۴
اُناسی واں درود شریف "	۱۴۱
اَسّی واں درود شریف	۱۵۵
اکیاسی واں درود شریف	۱۵۸
بیاسی واں درود شریف	۱۶۰
تراسی واں درود شریف	۱۶۱
چوراسی واں درود شریف	"
پچاسی واں درود شریف	۱۶۲
چھیاسی واں درود شریف	۱۶۳
ستاسی واں درود شریف .	۱۶۴
اٹھاسی واں درود شریف	"

Marfat.com

نواسی واں درُود شریف	۱۶۵
نوّے واں درُود شریف (ابن ابی حجلہ کا، یہ طاعون سے بچنے کے لیے مفید ہے)	۱۶۶
اکیانواں درُود شریف (سیدی شیخ خالد نقشبندی رضی اللہ عنہ کا)	۱۶۸
بانواں درُود شریف	۱۶۹
ترانواں درُود شریف	〃
چورانواں درُود شریف	۱۷۰
پچانواں درُود شریف	۱۷۱
چھیانواں درُود شریف (سیدی زین الدین عُمر بن بیبرس الخالدی)	۱۷۵
ستانواں درود شریف (ابی المواہب الشاذلی کا)	۱۸۲
اٹھانواں درود شریف (شیخ صدرالدین القونوی کا)	۱۸۴
ننانواں درُود شریف	۱۸۶
سوواں درُود شریف	۱۹۴
درُود شریف نمبر ایک سو ایک (سیدی الشیخ یحیی الرہلی القادری کا)	۱۹۵
ایک سو دوسرا درود شریف (حاجت برآری اور غم دُور کرنے کے لیے)	۲۱۶
ایک سو تیسرا درُود شریف	۲۱۷
ایک سو چوتھا درُود (دُکھ درد دور کرنے کے لیے	۲۱۸
ایک سو پانچواں درُود شریف (شیخ محمد بن رافعی کا)	〃
ایک سو چھٹا درُود شریف (سیدی مصطفےٰ البکری کا)	۲۱۹
ایک سو ساتواں درُود شریف	۲۲۲
ایک سو آٹھواں درُود شریف (شہاب احمد بن مصطفےٰ الاسکندری کا)	۲۲۶
ایک سو نوواں درُود شریف (سیدنا مصطفےٰ بیری کا)	۲۲۷

Marfat.com

ایک سو دسواں درود شریف (تقی الدین حنبلی کا)	۲۲۸
ایک سو گیارہواں درود شریف	//
ایک سو بارہواں درود شریف (سیدی ابوالعباس تجانی کا)	۲۳۴
ایک سو تیرہواں درود شریف	۲۳۵
ایک سو چودہواں درود شریف	//
ایک سو پندرواں درود شریف	۲۳۷
ایک سو سولہواں درود شریف (سیدی محمد عثمان میرغنی کا)	۲۳۹
ایک سو سترہواں درود شریف باقوتیہ (سیدی شیخ محمد الفاسی شاذلی کا)	۲۴۸
ایک سو اٹھارہواں درود شریف (سیدی عبداللہ بن عمر باعلوی کا)	۲۵۳
ایک سو انیسواں درود شریف (سیدی شیخ حسن البوجلادہ الغزنی کا)	۲۵۴
ایک سو بیسواں درود شریف	۲۵۵
ایک سو اکیسواں درود شریف	۲۵۶
ایک سو بائیسواں درود شریف	۲۵۷
ایک سو تئیسواں درود شریف	۲۶۰
ایک سو چوبیسواں درود شریف (سیدی شیخ عبداللطیف بن موسیٰ بن عجیل یمنی کا)	۲۶۱
ایک سو پچیسواں درود شریف (شیخ محمد عقیلہ کا)	۲۸۴
ایک سو چھبیسواں درود شریف (محمد بن علی محلی شارح قصیدہ تائیہ للسبکی کا)	۳۰۳
ایک سو ستائیسواں درود شریف (ابوالمعمر کے وظائف سے)	۳۰۴
ایک سو اٹھائیسواں درود شریف	۳۰۷
ایک سو انتیسواں درود شریف (مؤلف کا)	۳۰۸
ایک سو تیسواں درود شریف	۳۱۷

Marfat.com

تنبیہات	۳۱۹
پہلی تنبیہ	〃
حاصل کلام	۳۲۸
دونوں نظروں میں تطبیق	۳۳۱
اسلاف کا مقصد	۳۳۳
دوسری تنبیہ	〃
جن کلمات سے درود شریف پڑھا جائے باعث اجر ہے۔	۳۳۹
بعض علما کا اعتراض	〃
اس کا جواب	۳۴۰
مقرض سے گزارش	۳۴۱
غیر ماثورہ کلمات سے درود شریف پڑھنے کے فوائد	〃
تیسری تنبیہ	۳۴۳
اشکال	۳۴۵
تتمہ	۳۴۷
صحیح احادیث میں درود شریف کیلئے استعمال ہونے والے الفاظ کی شرح میں	〃
پہلی بحث لفظ اَللّٰھُمَّ کے مفہوم کے بیان میں	〃
دوسری بحث صلوٰۃ کا معنیٰ	
تنبیہ	[illegible]
ازالہ شبہ	[illegible]
تیسری بحث نبی پاک کے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنے و [illegible]	[illegible]
[illegible] کا مفہوم	۳۶۰

Marfat.com

امام حسین رضی اللہ عنہ کا فرمان	۳۶۴
امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۳۶۶
قاضی عیاض کا فرمان	۳۶۸
اسمِ محمد کی خصوصیات	۳۷۰
حضرت عبدالمطلب کا خواب	۳۷۱
اسمِ گرامی محمد میں صوری و مادی اشارات	۳۷۵
شیخ عبدالرحمٰن بسطامی کا فرمان	۳۷۶
مترجم کی طرف سے وضاحت	۳۷۷
ایک علمی لطیفہ	۳۷۸
اسمِ اقدس کے اسرار	۳۷۹
جن لوگوں کا نام محمد یا احمد ہے ان کی فضیلت میں مروی آثار	۳۸۵
چوتھی بحث نبی کے معنیٰ میں	۳۸۹
نبی کا اصطلاحی معنیٰ	۳۹۰
پانچویں بحث اُمّی کے مفہوم کی تحقیق میں	۳۹۱
چھٹی بحث آل کا معنیٰ میں	۳۹۲
خطیب بغدادی کی حکایت	۳۹۴
لیکن حضور علیہ السلام کی اولاد پاک	۳۹۵
لیکن آپ کی ازواج مطہرات	〃
ساتویں بحث لفظ ابراہیم کے بارے میں	۳۹۶
آلِ ابراہیم	۳۹۸
امام شعرانی کا ارشاد	۴۰۶

Marfat.com

ایک اہم واقعہ ازالہ شبہ	۴۰۱
امام شعرانی کی ایک اور حکایت	۴۰۳
تقی الدین سبکی کا ارشاد	۴۰۵
آٹھویں بحث لفظ برکت میں	۴۰۶
نویں بحث عالمین کے بارے میں	۴۰۷
دسویں بحث حمید مجید کے بارے میں	۴۰۸
نواں باب۔ نبی علیہ السلام کا جاگتے اور سوتے میں دیدار حاصل ہونا	۴۱۲
زیارتِ رسول کا طریقہ	۴۱۳
آئینہ مصقول دوست	۴۱۸
عقل نارسا	۴۲۰
وفات کے بعد بیداری میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۴۲۱
منکر کا حکم	//
مخالفینِ سنت کا دعویٰ دیدار	۴۲۳
کرامت کا ظہور	۴۲۴
نظر نظر میں فرق	۴۲۹
علامہ زرکشی کا ایمان افروز واقعہ	۴۳۰
غلو اور حماقت	//
حسن محبوب کی جلوہ بزیاں	//
علامہ ابن حجر عسقلانی کا اشکال	۴۳۱
مصر میں مہنگائی اور مزار ابراہیم علیہ السلام	۴۳۵
غوثِ اعظم اور زیارت مصطفیٰ	//

Marfat.com

معیار صحت	۴۴۴
ابن العربی کی حکایت	"
سقوطِ بغداد کا خواب	۴۴۶
وجہ اشتباہ	۴۴۷
ارواح سے ملاقات کے تین مراتب	۴۴۸
شیخ اکبر سیدی محی الدین ابن العربی کا ارشاد	۴۴۹
سیدی عبدالکریم الجبلی کا ارشاد	۴۵۰
اسے تناسخ نہ سمجھ لینا	۴۵۱
علامہ سیوطی کا ارشاد	۴۵۲
محفل انبیاء	۴۵۶
حقیقت موت	۴۵۸
ایک اعتراض اور اس کا جواب	۴۶۰
حاصل مبحث	۴۶۱
امام قسطلانی کا ارشاد	"
فیض حاصل کرنے کی صورت	۴۶۳
فرمان حضرت مسیح علیہ السلام	۴۶۵
منکر سے سوال	۴۶۶
علامہ سیوطی سے بادشاہ سے سفارش کرنے کی درخواست اور آپ کی معذرت	"
مکہ و مدینہ کا ادب و احترام	۴۷۱
مختلف اشخاص کو آن واحد میں مختلف مقامات پر شرف دیدار	۴۷۲
جماعت کا آن واحد میں دیدار سے مشرف ہونا	۴۷۳

Marfat.com

فتاویٰ خلیلی کی شاندار عبارت	۴۷۷
محفل نزاع	۴۷۸
اکابر صوفیہ	〃
سیدی عبدالعزیز الدباغ کا فرمان	۴۷۹
سات قرأتیں	〃
عجیب وغریب سوال وجواب	۴۸۰
شمائل نبوی	۴۸۳
حکایت	۴۸۷
امام ابن المبارک کا ارشاد	۴۹۰
لوگوں کی دو قسمیں	۴۹۱
معرفت خدا و معرفت مصطفےٰ میں فرق	۴۹۹
تعلق صوری کی ایک اور کیفیت	۵۰۰
محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۵۰۱
زندہ نبی	۵۰۴
قضیب البان کا قصہ	۵۰۷
ابن عطاء اللہ سکندری کا حاجی مرید	〃
فرشتہ سنتا ہے یا خود سرکار؟	۵۱۰
قبرِ انور کے پاس فرشتہ کیوں مقرر ہے؟	〃
حاصل بحث	۵۱۲
علامہ علی عبدالرزاق کا سوال	۵۱۶
شیخ ابراہیم الرشید کا جواب	〃

Marfat.com

فصل: خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت کے بیان میں ۵۱۷

علما کی مذکورہ عبارات کے علاوہ ″

حضرت شیخ الاسلام زکریا کا ارشاد ۵۲۵

ابو سعید نیشاپوری کا ارشاد ″

روضۂ رسول کا مہمان ۵۲۶

غریبوں کی مدد کرو ۵۲۸

اہوز کا گستاخ امیر اور اس کا انجام ۵۲۹

ایک پریشان حال ابن سیرین کی خدمت میں ″

فصل: سیدی محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ کا رسالہ مبشرات ۵۳۰

خواب کی قسمیں ۵۳۱

حسن و قبح کے اسباب ۵۳۲

مبشرات: جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دیتی ہیں ۵۳۳

علم حدیث کی فضیلت ۵۳۵

مسجد حرام کی معرفت کی بشارت ۵۳۶

نیکی کا حکم کرنے کی بشارت ″

ایمان کی ترغیب دینے والا خواب ۵۳۷

حفظ قرآن کی ترغیب والا خواب ″

قیام لیل کی ترغیب کا خواب ۵۳۸

بشارت نیکیوں کی دعائیں حاصل کرنے کی ترغیب ۵۳۹

قرأ کے متعلق خواب ″

بشارت [illegible] ۵۴۲

Marfat.com

فصل ۔ چند مشاہداتِ نبویہ اور خواب جو مولف کتاب کو حاصل ہوئے ۔	۵۴۳
پہلا مشاہدہ	″
دوسرا خواب	۵۴۴
تیسرا مشاہدہ	۵۴۶
چوتھا مشاہدہ	۵۴۷
پانچواں مشاہدہ	۵۴۸
چھٹا مشاہدہ ۔ ادیب آفندی ابن محمد الحفاشامی مقیم بیروت کا	۵۴۹
ساتواں مشاہدہ ۔ داؤد آفندی ابوغزالہ نابلسی کا	″
آٹھواں مشاہدہ	۵۵۰
نواں مشاہدہ	″
دسواں مشاہدہ	۵۵۱
ان مشاہدات کے بیان کرنے کی غرض	۵۵۳
تتمہ ۔ ان فوائد کے بیان میں جن سے خواب میں دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوتا ہے ۔	۵۵۴
پہلا فائدہ	″
تیسرا فائدہ ۔ چوتھا فائدہ	۵۵۸
پانچواں فائدہ ۔ چھٹا فائدہ	۵۵۹
ساتواں فائدہ ۔ آٹھواں فائدہ	۵۶۰
نواں ، دسواں اور گیارہواں فائدہ	۵۶۱
بارہواں فائدہ	۵۶۲
تیرہواں فائدہ چودہواں فائدہ ۔ پندرہواں فائدہ	۵۶۳

Marfat.com

سولہواں فائدہ ۔ سترہواں فائدہ	۵۶۴
اٹھارہواں فائدہ	۵۶۵
انیسواں فائدہ ۔ بیسواں فائدہ	۵۶۶
اکیسواں فائدہ ۔ بائیسواں فائدہ	۵۶۷
تیئیسواں فائدہ ۔ چوبیسواں فائدہ	۵۶۸
پچیسواں فائدہ	۵۶۹
چھبیسواں فائدہ	۵۷۰
ستائیسواں فائدہ	۵۷۱
اٹھائیسواں فائدہ ۔ انتیسواں فائدہ	۵۷۲
تیسواں فائدہ ۔ اکتیسواں فائدہ	۵۷۳
بتیسواں فائدہ ۔ تنتیسواں فائدہ ۔ چونتیسواں فائدہ	۵۷۴
پینتیسواں فائدہ۔	۵۷۵
چھتیسواں فائدہ ۔ سینتیسواں فائدہ ۔ اڑتیسواں فائدہ	۵۷۵
انتالیسواں فائدہ	۵۷۶
چالیسواں فائدہ	۵۷۷
تنبیہہ ۔	۵۷۹
مسئلہ	//
فوائد	//
خاتمہ	۵۸۱
دسواں باب ۔ نبی سنی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے فوائد وثمرات کے بیان میں	۵۸۳
قرأت کے بعد دعا	۵۸۶

Marfat.com

الفاسی کا ارشاد	۵۰۱۸
حافظ سخاوی کا ارشاد	۶۰۱
ابن عطاؒ کا کلام	۶۰۳
ثمرات درود وسلام	〃
تمام نبیوں اور ولیوں کو حضور ہی سے مدد ملتی ہے۔	۶۰۴
ایک لطیف نکتہ	۶۰۹
قریب تر راستہ	۶۱۱
عارف شعرانی کا ارشاد	۶۱۷
ایک ثمرہ	۶۲۲
صلاۃ کا مفہوم	۶۲۳
امام ابن ہشام کی حکایت	۶۲۵
قبر سے خوشبو	۶۲۷
فصل۔ وہ احادیث وآثار جو درود شریف اور مخصوص دُعاؤں کے بیان میں اور قضائے حاجات کے لیے مفید ہیں۔	۶۲۹
یہ عظیم فائدہ ہے	〃
علامہ یوسف نبہانی کا مشاہدہ وتجربہ	〃
امام غزالی کا ارشاد	۶۳۷
حضرت عثمان غنی کی توجہ	〃
بیٹا پیدا ہونے کے لیے عمل	۶۳۸
سیدی عبدالعزیز الدباغ کا ارشاد	۶۴۰
علامہ زمخشری کا فرمان	۶۴۱
	۶۴۹

Marfat.com

مقبول یا محفوظ؟	۶۴۹
امام قُرطبی کا ارشاد	۶۵۰
امام جعفر صادق اور منصور	۶۵۱
علامہ ابن الحاج کا ارشاد	۶۵۶
فصل۔ دین و آخرت کی حاجات طلب کرنے کے لئے دُرود وغیرہ کے ذریعے کم	۶۵۷
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرنا اور مدد مانگنا	〃
وسیلہ کی وضاحت	۶۵۸
علامہ ابن حجر ہیتمی کا ارشاد	〃
توسّل کی دلیل	۶۶۰
شیخ مصطفےٰ البابی الحلبی کا عجیب استغاثہ	۶۶۹
شیخ عروسی مغربی رحمۃ اللہ نے فرمایا	۶۸۱
اسمائے الٰہیہ آیاتِ قرآنیہ اور اذکارِ نبویہ وغیرہ کی خصوصیات کے بیان میں	۶۸۳
ان اسمائے گرامی کے معانی و توضیحات	۶۸۶
اللہ	〃
اس سے متعلق ہونا	〃
خصوصیات	۶۸۷
اَلرَّحْمٰنُ۔ اَلرَّحِیْمُ	〃
فائدہ	۶۸۸
اس کے ساتھ متصف اور متخلق ہونے کا مطلب	〃
خصائص	〃
اَلْمَلِکُ	۶۸۹

Marfat.com

اَلْقُدُّوْسُ	٦٩٠
اَلسَّلَامُ	٦٩١
اَلْمُؤْمِنُ	٦٩٢
اَلْمُهَيْمِنُ	//
اَلْعَزِيْزُ	٦٩٣
اَلْجَبَّارُ	٦٩٤
اَلْمُتَكَبِّرُ	//
اَلْخَالِقُ ۔ اَلْبَارِئُ ۔ اَلْمُصَوِّرُ	٦٩٥
اَلْبَارِئُ	٦٩٧
اَلْمُصَوِّرُ	٦٩٨
اَلْغَفَّارُ	//
اَلْقَهَّارُ	٦٩٩
اَلْوَهَّابُ	٧٠٠
اَلرَّزَّاقُ	٧٠١
اَلْفَتَّاحُ	٧٠٢
اَلْعَلِيْمُ	٧٠٣
اَلْقَابِضُ ، اَلْبَاسِطُ	٧٠٤
اَلْخَافِضُ ، اَلرَّافِعُ	//
اَلْمُعِزُّ ، اَلْمُذِلُّ	٧٠٥
اَلسَّمِيْعُ	٧٠٦
اَلْبَصِيْرُ	٧٠٧

Marfat.com

اَلْحَكِيْمُ	٧٠٨
اَلْعَدْلُ	٧١٠
اَللَّطِيْفُ	٧١٢
اَلْخَبِيْرُ	٧١٣
اَلْحَلِيْمُ	٧١٤
اَلْعَظِيْمُ	٧١٥
اَلْغَفُوْرُ	"
اَلشَّكُوْرُ	٧١٦
اَلْعَلِيُّ	٧١٧
اَلْكَبِيْرُ	٧١٨
اَلْحَفِيْظُ	"
اَلْمُقِيْتُ	٧١٩
اَلْحَسِيْبُ	"
اَلْجَلِيْلُ	٧٢٠
اَلْكَرِيْمُ	٧٢١
اَلرَّقِيْبُ	"
اَلْمُجِيْبُ	٧٢٢
اَلْوَاسِعُ	٧٢٣
اَلْحَكِيْمُ	"
اَلْوَدُوْدُ	٧٢٤
اَلْمَجِيْدُ	٧٢٥

Marfat.com

اَلْبَاعِث	۷۲۶
اَلشَّهِيْد	〃
اَلْحَقّ	۷۲۷
اَلْوَكِيْل	۷۲۸
اَلْقَوِيّ ۔ اَلْمَتِيْن	〃
اَلْوَلِيّ	۷۲۹
اَلْحَمِيْد	۷۳۰
اَلْمُحْصِيْ	۷۳۱
اَلْمُبْدِئ ۔ اَلْمُعِيْد	〃
اَلْمُحْيِيْ ۔ اَلْمُمِيْت	۷۳۲
اَلْحَيّ	۷۳۳
اَلْقَيُّوْم	〃
اَلْوَاجِد	۷۳۵
اَلْمَاجِد	〃
اَلْوَاحِد	۷۳۶
اَلصَّمَد	۷۳۷
اَلْقَادِر ۔ اَلْمُقْتَدِر	۷۳۸
اَلْمُقَدِّم ۔ اَلْمُؤَخِّر	۷۳۹
اَلْاَوَّل ۔ اَلْآخِر	۷۴۰
اَلظَّاهِر ۔ اَلْبَاطِن	〃
اَلْوَالِيْ	۷۴۲

Marfat.com

اَلْمُتَعَالِیْ	۷۴۳
اَلْبَرُّ۔ اَلْمُحْسِنُ	"
اَلتَّوَّابُ	۷۴۴
اَلْمُنْتَقِمُ	"
اَلْعَفُوُّ	۷۴۵
اَلرَّؤُفُ	"
مَالِکُ الْمُلْکِ	۷۴۶
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	"
اَلْمُقْسِطُ	۷۴۷
اَلْجَامِعُ	"
اَلْغَنِیُّ ۔ اَلْمُغْنِیُ	۷۴۸
اَلْمَانِعُ	۷۴۹
اَلضَّآرُّ ۔ اَلنَّافِعُ	"
اَلنُّوْرُ ۔	۷۵۰
اَلْھَادِیُ	۷۵۱
اَلْبَدِیْعُ	"
اَلْبَاقِیْ	۷۵۲
اَلْوَارِثُ	۷۵۳
اَلرَّشِیْدُ	۷۵۴
اَلصَّبُوْرُ	"
ایک اہم وضاحت	۷۵۵

Marfat.com

اللہ کے اسمِ اعظم پر گفتگو	۷۵۶
فصل: اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں	۷۶۰
شیخ ابوالقاسم کا قول	۷۶۱
شیخ ابوبکر فہری کا قول	۷۶۲
امام ابوحنیفہ کا فرمان	۷۷۱
ایک ایمان افروز واقعہ	۷۷۷
شعرانی کا ارشاد	۷۸۳
اللہ کے اسم گرامی اللّطیفُ سے متعلقہ فوائد	۷۸۹
خصوصیت	۷۹۰
حضرت انس بن مالک رضؓ حجاج کے سامنے	۷۹۱
امام غزالیؒ کی حکایت	۷۹۴
امام الیافعی کی حکایت	۷۹۵
طریقہ عمل	//
امام سُہیلی کا فرمان	۷۹۶
دُعائے خضر علیہ السّلام	۷۹۹
خلیفہ ابوجعفر منصور	//
حیاۃ الحیوان و حلیۃ الاولیاء کے حوالہ سے سانپ کا واقعہ	۸۰۱
الدمیری کا ایک اور نسخہ	۸۰۲
قضائے حاجت کی آیت	۸۰۸
قید سے رہائی کی آیت	//
ظالموں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہنے کی آیت	//

Marfat.com

قرآنی آیات اور اذکار نبویہ کے خواص و فوائد نافعہ	۸۱۴
حاصلِ کلام	۸۱۹
قرآنی سورتوں اور آیتوں کے فوائد	۸۲۰
بیماریوں سے شفاء اور تکالیف کے خاتمہ سے متعلق فوائد	۸۲۸
ایک اور قول	۸۳۴
دَرد کا علاج جھاڑ پھونک سے	۸۳۶
پھوڑے یا زخم کا دم	//
خوف و مُصیبت کا علاج	۸۳۷
نماز کے اسرار	۸۳۹
بچے کی پیدائش میں تکلیف دُور کرنے کے لئے۔	//
دم عیسٰے علیہ السلام	۸۴۰
اس مقصد کے لیے ایک اور تحریر	//
نکسیر کے لیے ابن تیمیہ کا نسخہ	۸۴۱
سر کی سکری اور گنجرپن کے لیے تعویذ	//
باری کے بخار کے لیے	//
عِرقُ النِّسآء کے لیے (ایک قسم کا دَرد جو ران سے گھٹنے یا پاؤں تک ہوتا ہے)	//
جسم میں دَرد ہو یا آنکھ پھڑکے	۸۴۲
داڑھ میں دَرد ہے۔	//
پھوڑا پھنسی کے لیے	۸۴۳
بچے کی پیدائش میں آسانی کے لیے	//
امام سیوطی کا فرمان۔ جھاڑ پھونک	۸۴۴

Marfat.com

زخمی فوجی	۸۴۶
جب جانور قابو نہ آئے۔	۸۴۹
آسانی موت کے لیے	۸۵۰
دل کی سختی دُور کرنے کے لیے	〃
زچگی کی تکلیف رفع کرنے کے لیے	۸۵۱
دل کا وسوسہ دور کرنے کے لیے	〃
بچھو کے ڈسے کا دَم آنحضور نے خود فرمایا	〃
دَرد اور پھوڑے پھنسی کے لیے حضرت سفیان کا دم	۸۵۲
جسم میں دَرد کی شکایت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا	〃
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہلِ خانہ کو جھاڑ پھونک کرنا	۸۵۳
نظر بد سے بچاؤ کے لیے سات قرآنی آیتیں	〃
کوئی اچھی چیز دیکھے تو ماشاءاللہ کہے۔	〃
بخار دُور کرنے کا دم آنحضورؐ کا حضرت عائشہؓ کو سکھانا	۸۵۴
سانپ اور بچھو کے ضرر سے محفوظ رہنے کے لیے	〃
نیند لانے کا دم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۸۵۵
خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآنی آیات شفا کی بشارت دینا	۸۵۶
بخار سے صحت یابی کے لیے سیدی ابو محمد المرجانی کا دم	۸۵۷
حالتِ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ نسخہ	〃
جادو، غم اور بیماریوں سے شفا کے لیے بہترین نسخہ	۸۶۰
الدمیری کا قول، سر درد کے لیے آزمایا ہوا نسخہ	۸۶۲
طاعون و وبا کو دُور کرنے کے فوائد	۸۶۴

Marfat.com

طاعون کے لیے	۸۶۹
دفع وبا کے لیے فائدہ	۸۷۱
طاعون اور دیگر امراض سے حفاظت کے لیے دُعا	۸۷۳
فوائد۔حاکموں کے ہاں قبولیت اور ظالموں، دشمنوں کے شر سے بچنے کیلئے	۸۷۶
فوائد الشرجی	۸۷۹
علامہ سُبکی کا فرمان	۸۸۱
امام شافعی اور ہارون الرشید	〃
خضر علیہ السلام کا قصہ	۸۸۲
ظالم حکمران کی معزولی کے لیے	۸۸۶
ازالۂ رنج والم اور قضائے حاجات کے فوائد	۸۸۷
دُنیا وآخرت کی تکالیف، جنوں اور انسانوں کے شر اور آفات سے حفاظت سے متعلق فوائد	۸۹۰
حافظ سیوطی علیہ الرحمہ کی حکایت	۹۰۰
حافظ ابوزرعہ رازی کا بیان	۹۰۸
سانپ اور بچھو کے شر سے بچنے کے لیے الدمیری کا قول	۹۰۹
قضائے حاجات کے لیے فوائد	۹۱۱
قضائے حاجات کے لیے فوائد	۹۱۱
قضائے حاجت کے لیے بڑا فائدہ	〃
گمشدہ چیز پانے کے فوائد (ذرائع)	۹۱۴
امام نووی کی حکایت	〃
موتی دریائے دجلہ میں گر گیا	۹۱۵
فوائد حصولِ رزق میں آسانی وتوسیع اور ادائے قرض کے متعلق	۹۱۶

Marfat.com

پہلی فصل :۔ اذکار و دُعاؤں کے بیان میں	۹۱۶
غربت اور وحشت قبر سے امان کے لیے	۹۱۸
فقر و احتیاج کے خاتمہ کے لیے	″
غم اور پریشانی کے ازالہ کے لیے	″
دوسری فصل : اچھے اعمال کے بارے میں روایات	۹۲۷
سیدنا احمد دخلان کا فرمان	۹۳۱
متفرق فوائد	۹۳۴
امام جعفر صادق کا تعجب	″
السنوسی کا ارشاد	۹۳۸
بیٹا پیدا ہونے کے لیے عمل	۹۳۹
سیدی عبدالعزیز الدباغ کا ارشاد	۹۴۰
قُطب کبیر سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں	۹۴۱
تمام مقاصد کے حصول، ادائے قرض اور ازالۂ غم کے لیے	۹۴۴
دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے	۹۴۵
نصائح و لطائف	۹۴۶
کسی قوم کے شر سے نجات کے لیے دُعا	۹۴۸
حکمران کے ڈر سے نجات کے لیے	۹۴۹
خطرناک حکمران کی دست درازی سے بچاؤ کے لیے	″
حاکم کے پاس جاتے وقت کی دُعا	۹۵۰
عرضِ مترجم ۔ اظہار تشکر	۹۵۱
دُعا	۹۵۲

Marfat.com

نوٹ	۹۵۲
عقیدہ اہل سُنّت جس کی سُبکی وغیرہ نے طبقات میں تعریف کی۔	۹۵۴
تنبیہ نمبر۱	۹۵۵
تنبیہ نمبر۲	〃

Marfat.com

ترجمہ ۵۳ واں درود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحُلُّ بِھَا عُقْدَتِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ وَتُنْقِذُنِیْ بِھَا مِنْ وَھْلَتِیْ وَتُقِیْلُ بِھَا عَثْرَتِیْ وَتَقْضِیْ بِھَا حَاجَتِیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا ومولا محمد پر، ایسا درود جس سے میری عقدہ کشائی ہو، میری تکلیف دور ہو اور جس کے ذریعے تو مجھے خوف والم سے بچانے، میری لغزش معاف فرمائے اور میری حاجت پوری فرمائے۔

یہ درود شریف شیخ دیربی نے اپنے مجربات کے تیرھویں باب میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں جان لے، اللہ مجھے اور تجھے توفیق دے کہ جس کی اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا رنج والم اور تکلیف کا شکار ہو، وہ آدمی رات اُٹھے وضو کرکے دو نفل اور جتنا آسانی سے ہو سکے اس میں قرآن پڑھے۔ سلام پھیر کر قبلہ رُو ہو کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ان الفاظ سے ایک ہزار بار درود شریف بھیجے، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ..... مذکورہ بالا درود شریف آخر تک۔ جو مصیبت پڑی ہے اللہ اُسے دور فرمائے گا۔ اس ذخیرہ کو مضبوطی سے پکڑ لے کہ بہت مفید ہے۔ یہ بات السنوسی نے اپنے مجربات میں فرمائی ہے۔

Marfat.com

چون ۵۴ واں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ اَمْوَاجِ الْبَحْرِ الدَّقِيْقِ۔
وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ الرَّمْلِ الدَّقِيْقِ۔ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ
حَسَنَاتِ سَيِّدِنَا اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ۔ وَصَلِّ
وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَ
صَحْبِهٖ عَدَدَ حَسَنَاتِ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
سَيِّدِ اَهْلِ التَّوْفِيْقِ۔ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ حَسَنَاتِ
سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَيِّدِ اَهْلِ التَّحْقِيْقِ۔
وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ حَسَنَاتِ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
سَيِّدِ اَهْلِ التَّدْقِيْقِ۔ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ حَسَنَاتِ آلِ الْبَيْتِ
وَعَدَدَ حَسَنَاتِ بَقِيَّةِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِيْنَ وَتَابِعِيْهِمْ
وَتَابِعِيْ تَابِعِيْهِمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى اَقْوَامِ طَرِيْقٍ۔ وَصَلِّ
وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ
مِلْءَ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا
بَيْنَهُمَا حَتّٰى تَضِيْقَ۔

Marfat.com

ترجمہ: اے اللہ! درود وسلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر، موجزن سمندر کی موجوں کے برابر۔ اور درود سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر، سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی نیکیوں کے برابر۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر، سیدنا عمر بن الخطاب سیدِ اہل توفیق کی نیکیوں کے برابر۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل و اصحاب پر سیدنا عثمان غنیؓ، سیدِ اہلِ تحقیق کی نیکیوں کے برابر۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل و اصحاب پر، سیدنا علی بن ابی طالبؓ سیدِ اہلِ تدقیق کی نیکیوں کے برابر۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ اہل بیت کی نیکیوں کے برابر اور بقایا صحابہ کرام اور تمام تابعین اور تبع تابعین کی تعداد کے برابر، جنہوں نے سیدھے راستے پر چلنے میں پہلوں کی فرمانبرداری کی، نیکی کے ساتھ، اور درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر، ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے برابر اور جو کچھ ان میں ہے۔ اس کے برابر، یہاں تک کہ یہ تمام وسعت تنگ ہو جائے۔"

یہ درود شریف شیخ احمد دیربی نے اپنے مجربات میں ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔

پچپن (۵۵) واں درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

Marfat.com

حَمْدًا يُوَافِيْ نِعَمَهٗ وَيُكَافِيْ مَزِيْدَهٗ سُبْحَانَكَ لَا
اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى (وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ
مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَفْضَلَ
وَاَجَلَّ وَاَكْمَلَ وَاَنْبَلَ وَاَظْهَرَ وَاَزْهَرَ صَلَوَاتِكَ وَ
اَوْفٰى سَلَامِكَ صَلَاةً تَمْتَدُّ وَتَزِيْدُ بِوَابِلِ سَحَائِبِ
مَوَاهِبِ جُوْدِ كَرَمِكَ - وَتَنْمُوْ وَتَزْكُوْ بِنَفَائِسِ تَسْرَائِفِ
لَطَائِفِ جُوْدِ مَنِّكَ دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ لَا
مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَلَا مُنْتَهٰى لِعِلْمِكَ اَزَلِيَّةً
بِاَزَلِيَّتِكَ لَا تَزُوْلُ - اَبَدِيَّةً بِاَبَدِيَّتِكَ لَا تَحُوْلُ - عَلٰى عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ حَضْرَتِكَ -
وَلِسَانِ حُجَّتِكَ - وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ - الْعِزِّ الشَّاسِعِ -
وَالنُّوْرِ السَّاطِعِ وَالْبُرْهَانِ الْقَاطِعِ - وَالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ -
وَالْحَضْرَةِ الْجَامِعَةِ نُوْرِ الْاَنْوَارِ - وَمَعْدِنِ الْاَسْرَارِ -
وَطِرَازِ حُلَّةِ الْفَخَارِ - دُرَّةِ صَدَفَةِ الْوُجُوْدِ - وَذَخِيْرَةِ
الْمَلِكِ الْوَدُوْدِ - وَمَنْبَعِ الْفَضَائِلِ وَالْجُوْدِ - تَاجِ مَمْلَكَةِ
التَّمْكِيْنِ - الرَّؤُفِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ - وَنِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَى الْخَلَائِقِ
اَجْمَعِيْنَ - صَلَاتَكَ الَّتِيْ عَلَيْهِ بِهَا اَنْعَمْتَ - وَبِفَضَائِلِهَا لَهٗ
اَكْرَمْتَ - وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ خَزَائِنِ عِلْمِهٖ وَنُجُوْمِ هِدَايَتِهٖ

Marfat.com

صَلَاةً تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ
صَلَاةً تُحَيِّنُ بِهَا اَخْلَاقَنَا - وَتُوَسِّعُ بِهَا اَرْزَاقَنَا - وَتُزَكِّيْ
بِهَا اَعْمَالَنَا - وَتَغْفِرُ بِهَا ذُنُوْبَنَا - وَتَشْرَحُ بِهَا صُدُوْرَنَا
وَتُطَهِّرُ بِهَا قُلُوْبَنَا - وَتُرَوِّحُ بِهَا اَرْوَاحَنَا وَتُقَدِّسُ بِهَا
اَسْرَارَنَا - وَتُنَزِّهُ بِهَا اَفْكَارَنَا - وَتُصَفِّيْ بِهَا سَرَائِرَنَا -
وَتُنَوِّرُ بِهَا بَصَائِرَنَا - بِنُوْرِ الْفَتْحِ الْمُبِيْنِ - يَا اَكْرَمَ
الْاَكْرَمِيْنَ - يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - صَلَاةً تُنْجِيْنَا
بِهَا مِنْ هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَنَصَبِهٖ - وَزَلَازِلِهٖ وَتَعَبِهٖ -
يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ - وَتَهْدِيْنَا بِهَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ -
وَتُجِيْرُنَا بِهَا مِنْ عَذَابِ الْجَحِيْمِ - وَتُنَعِّمُنَا بِهَا بِالنَّعِيْمِ -
الْمُقِيْمِ - يَا رَبِّ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ - نَسْئَلُكَ الْحَقِيْقَةَ
الْاِسْتِقَامَةَ فِيْ حَظَائِرِ قُدْسِكَ - وَمَقَاصِيْرِ
اُنْسِكَ - عَلٰى اَرَائِكِ مُشَاهَدَاتِكَ - وَتَجَلِّيَاتِ مُنَازَلَاتِكَ -
وَالْهِيْمَ بِسَطَعَاتِ سُبُحَاتِ اَنْوَارِ ذَاتِكَ - مُخَلَّقِيْنَ
بِاَخْلَاقِ حَقَائِقِ رَقَائِقِ صِفَاتِكَ - فِيْ مَقْعَدِ حَبِيْبِكَ
وَخَلِيْلِكَ وَصَفِيِّكَ الْجَمَالِ الزَّاهِرِ - وَالْجَلَالِ الْقَاهِرِ
وَالْكَمَالِ الْفَاخِرِ - وَاسِطَةِ عِقْدِ النُّبُوَّةِ - وَلُجَّةِ زَخَّارِ
الْكَرَمِ وَالْفُتُوَّةِ - سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا
مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ - الْمُنْزَلِ عَلَيْهِ فِي الذِّكْرِ
الْمُبِيْنِ - وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ - سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ -

Marfat.com

ترجمہ :۔ اللہ کے نام سے شروع جو رحم کرنے والا مہربان ہے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے، جو سب جہانوں کو پالنے والا ہے۔ ایسی تعریف جو اس کی نعمتوں کے برابر ہو۔ تو پاک ہے، میں تیری ایسی تعریف نہیں کر سکتا، جیسی تو نے خود اپنی کی ہے۔ سو تیرے لیے تیری رضامندی تک تعریف ہو، وہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر اللہ نے انعام فرمایا، یعنی نبی، صدیق، شہید اور نیکوکار اور یہ بہترین ساتھی ہیں) (یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ کافی علم والا ہے۔) الٰہی! درود و سلام بھیج فاضل تر، بزرگ تر کامل تر، بابرکت تر، ظاہر تر اور منور تر اپنا درود اور کامل تر سلام۔ ایسا درود جو تیرے جود و عطا کی تیز بارشوں سے بڑھ کر ہو۔ اور تیری سخاوت کے شرائف و لطائف سے ہمیشہ بڑھتا ہے۔ جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی اور تیری بقا کے ساتھ باقی ہو۔ تیرے علم میں جن کی انتہا و حد نہ ہو۔ تیری ازلیت کے ساتھ ازلی ہو، کبھی ختم نہ ہو، تیری ابدیت کے ساتھ ابدی، بے حد۔ اپنے بندے، اپنے نبی، اور اپنے رسول سیدنا محمد پر، جو تیری بارگاہ کے امام۔ تیری حجت کی زبان اور تیری مملکت کے دولہا ہیں۔ وسیع غلبہ والے اور چمکتا نور ہیں۔ قطعی دلیل اور وسیع رحمت ہیں۔ جامع ذات اور نوروں کے نور ہیں۔ رازوں کی کان اور جبہ فخر کی زیبائش۔ وجود کی سیپی کا موتی، اور محبت کرنے والے بادشاہ کا ذخیرہ ہیں، فضائل و سخاوت کا منبع۔ عزت کی بادشاہت کا تاج۔ اہل ایمان پر مہربان۔ تمام مخلوق پر اللہ کی نعمت ہیں، تیرا وہ درود جس کے ذریعے تو نے ان پر انعام فرمایا اور وہ فضائل جن سے تو نے

Marfat.com

انہیں مُشرّف فرمایا، اور آپ کی آل و اصحاب پر جو آپ کے علم کے خزانے اور آپ کی ہدایت کے ستارے ہیں۔ ایسا دُرود جو تجھے بھی راضی کرے۔ اور ان کو بھی۔ اور جس کے ذریعے تُو ہم سے راضی ہو، اے پروردگار کائنات، ایسا دُرود جس سے ہمارے اخلاق اچھے ہُوں، ہمارے رزق وسیع ہُوں، ہمارے عمل سُتھرے ہوں، ہمارے گناہ معاف ہُوں۔ ہمارے سینے کھُلیں اور دل صاف ہُوں۔ ہماری روحیں پُرسکون ہوں۔ ہمارے باطن سُتھرے ہُوں، ہمارے افکار صاف ہُوں، اور ہمارے راز پاک ہوں۔ ہماری آنکھیں روشن فتح مبین کے نُور سے۔ اے سب سے بڑھ کر عزّت والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ایسا دُرود جس کے ذریعے تو ہمیں قیامت کی دہشت و مشقّت سے اور اس کی لرزش و لغزش سے بچائے۔ اے بڑے سخی اے کریم! جس کے ذریعے تُو ہمیں سیدھی راہ چلائے۔ جہنّم کے عذاب سے محفوظ فرمائے اور دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ اے پروردگار! اے اللہ! اے رحمٰن! اے رحیم! تیری بارگاہِ اقدس میں اور تیری محبّت کے محلّات حقیقی استقامت کا سوال ہے۔ تیرے مشاہدات کے تکیوں پر بیٹھنا نصیب ہو۔ تیری بارگاہ کی تجلّیات کا سوال ہے، تیرے انوار کی پاکیزہ پھوار کا سوال ہے۔ تیری صفات کے حقائقِ رفیقہ کا سوال ہے۔ تیرے حبیب و خلیل صفی کے چمکتے جمال کا سوال ہے۔ زبردست جلال کا سوال ہے قابلِ فخر کمال کا سوال ہے۔ نبوّت کی کڑیاں ملانے والے، کرم و شجاعت کے جوش مارنے والے سمندر، ہمارے آقا، ہمارے نبی، ہمارے حبیب محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کا واسطہ۔ جو رسُولوں کے

Marfat.com

سردار۔ جن کے متعلق قرآن کریم میں نازل ہوا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ تمہارا رب، عزت والا رب پاک ہے، اس خرابی سے جو لوگ بیان کرتے ہیں، سلام ہو تمام رسولوں پر، اور سب تعریف اللہ، پروردگار عالمیان کے لیے۔"

چھپن ۵۶ واں درود شریف بھی انہی کا ہے

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ وَشَرِّفْ وَعَظِّمْ عَلٰى مَوْلَانَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ الرَّسُوْلِ الْعَظِيْمِ، الْعَلِيْمِ الْحَلِيْمِ، اَلرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ، اَلْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ، اَلْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى، وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ، اَلْعَفُوِّ الْغَفُوْرِ، اَلشَّكُوْرِ الصَّبُوْرِ، اَلْوَدُوْدِ الْمَجِيْدِ، اَلْوَلِيِّ الْحَمِيْدِ، النُّوْرِ الْمُبِيْنِ، حَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ، وَحِرْزِهِ الْاَمِيْنِ، اَلْمُنَبَّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ

Marfat.com

وَالطَّيِّبِينَ، صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ
وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَسَحَائِبَ تَحِيَّتِكَ وَفَضَائِلَ الْأَئِكَ
وَأَذْكَى تَحِيَّاتِكَ وَأَرْقَى سَلَامِكَ حَسْبَ قَدْرِكَ
وَسُرَادِقَ هَيْبَتِكَ وَعَظِيمِ شَانِكَ يَحْسُنُ وَيَلِيقُ
بِذِرْوَةِ شَرَفِهِ وَعُلُوِّ مَنْصِبِهِ حَسْبَ قَدْرِهِ وَجَاهِهِ
وَعَظِيمِ شَانِهِ وَعَلَى آلِهِ الْأَقْطَابِ الْأَفْرَادِ الْأَنْجَابِ،
السَّابِقِينَ إِلَى بُحْبُوحَةِ ذَيْكَ الْجَنَابِ، وَأَصْحَابِهِ هُدَاةِ
الطَّرِيقِ أَئِمَّةِ الصِّدْقِ وَالتَّصْدِيقِ، الرَّاشِدِينَ
إِلَى مَدَارِجِ سَبِيلِ التَّوْفِيقِ، صَلَوَاتُكَ
الْمَرْبُوبَةَ بِعِنَايَتِكَ فِي ضِمْنِ مَحَبَّتِكَ قَبْلَ الْقَبْلِ
حِينَ الْأَقْبَلَ الْمَحْفُوفَةَ بِكَرَامَتِكَ فِي سِرِّ سَعَادَتِكَ
بَعْدَ الْبَعْدِ حِينَ لَا بَعْدَ، كَمَا لَهَا أَحْبَبْتَ وَأَفْضَلْتَ،
وَإِلَيْهَا هَدَيْتَ وَأَرْشَدْتَ، وَبِهَا أَعْطَيْتَ وَأَجْزَلْتَ
وَعَلَيْهَا أَوْجَبْتَ وَعَوَّلْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا أَنْعَمْتَ،
لَا نُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ
صَلَاةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدَ وَتُفَرِّجُ بِهَا الْكُرَبَ،
وَتُزَاحُ بِهَا الْهُمُومُ وَتُبَلِّغُ بِهَا الْعَبْدَ مَا طَلَبَ،
صَلَاةً تُطْفِئُ عَنَّا بِهَا وَهَجَ حَرِّ الطَّبِيعَةِ بِبَرْدِ
يَقِينِ وَصَالِكَ، وَتُبْسُنَا بِهَا أَنْوَارَ غُرَرِ تَبَلُّجِ
وَتَنَوِّرِ مَجْدِ جَمَالِ كَمَالِكَ، فِي الْحَضَرَاتِ الْغَيْبِيَّةِ
وَالْمَشَاهِدِ الْقُدْسِيَّةِ، مُنْخَلِعِينَ عَنْ ذَوَاتِ

Marfat.com

اَلْبَشَرِيَّةِ، بِلَطَائِفِ الْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَّةِ، وَسَرَائِرِ
الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَجَوَاهِرِ الْحِكَمِ الْفَرْدَانِيَّةِ،
وَحَقَائِقِ الصِّفَاتِ الْاِلٰهِيَّةِ وَمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ الْمُحَمَّدِيَّةِ
يَا اَللّٰهُ يَا سَمِيْعُ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ، يَا فَتَّاحُ يَا وَهَّابُ
يَا كَرِيْمُ، يَا رَحِيْمُ وَاَنْ تُلْحِقَنَا بِالسَّابِقِيْنَ فِيْ حَلْبَةِ
التَّوْفِيْقِ، اَلْفَائِزِيْنَ بِالْاَكْمَلِيَّةِ فِيْ كُلِّ خُلُقٍ اَنِيْقٍ،
اَلْمُنْعَمِيْنَ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى، مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ بِمَوَاهِبِ اَنْوَارِ بَهَائِكَ الْاَجْلٰى عَلٰى بِسَاطِ
صِدْقِ الْمَحَبَّةِ مَعَ الْاَحِبَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِزْبِهٖ بِبَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ
اَسْرَارِكَ نَبِيِّ رَحْمَتِكَ وَبُؤْبُؤِ عَيْنِ مَمْلَكَتِكَ،
السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ، وَالرَّحْمَةُ لِلْعَالَمِيْنَ
ظُهُوْرُهٗ، رُوْحِ الْحَقِّ وَمِنَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ
تَاجِ الْعِزِّ وَالْكَرَامَةِ، شَفِيْعِ الْاُمَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قَلْبِ الْقُرْاٰنِ وَخَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ وَحَبِيْبِ اللّٰهِ الْمَلِكِ
الدَّيَّانِ، اَلْمَبْعُوْثِ بِالدَّلِيْلِ وَالْبُرْهَانِ وَالْمَنْعُوْتِ فِي
التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ، بِيَمِيْنِهٖ
وَالْتِفَتِهٖ تَعْزِيْرًا وَّتَوْقِيْرًا (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا
اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا
اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا)، اَلْمَنْوِيِّ بِذِكْرِهٖ

Marfat.com

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِجْلَالًا لِّحَقِّہٖ وَتَعْظِیْمًا وَّ
تَشْرِیْفًا لَّہٗ، وَتَکْرِیْمًا (اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔)

ترجمہ: یقیناً اللہ راضی ہو چکا ایمان والوں سے، جب وہ درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر رہے تھے، پس اللہ نے ان کے دلی خلوص کو سب پر واضح فرما دیا، پھر ان پر سکون اُتارا اور ان کو قریبی فتح عطا فرمائی، اور بہت سی غنیمتیں جنہیں تم لوگے، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ سو اس نے یہ فتح، تو تم کو فوری دے دی اور مخالفین کے ہاتھوں سے تم کو دُور رکھا، تاکہ یہ سب کچھ مسلمانوں کے لیے نشانی رہے اور تاکہ اللہ تم کو سیدھی راہ چلائے۔ الٰہی! درُود وسلام اور برکت اور کرم شرف و عظمت نازل فرما ہمارے آقا مولا محمدؐ پر، جو نبی کریم اور عظیم رسول ہیں۔ جو علم، حلم، شفقت و رحمت والے ہیں۔ جو عزّت و حکمت والے ہیں۔ جو مضبوط رشتہ اور سیدھی راہ ہیں۔ جو بہت معاف فرمانے والے، بخشنے والے، شکر گذار، صابر، محبّت فرمانے والے، بزرگ مرتبہ ہیں۔ جو قریب، لائق تعریف، واضح کرنے والا نُور اور اللہ کی مضبوط رسّی اور اس کے امانت دار محافظ ہیں جن کو اس وقت نبی بنایا گیا۔ جب آدم علیہ السلام ہنوز آب و گل میں تھے۔ الٰہی اُن پر اپنے بزرگ ترین درُود بھیج! اور اپنی بڑھنے والی برکتیں اور لُطف و کرم ان پر نازل فرما اور اپنی افضل ترین نعمتیں اور پاکیزہ ترین تحائف اور مکمل ترین سلام ایسے نازل فرما جو تیری شایانِ شان اور

Marfat.com

تیرے سراپردۂ ہیبت اور عظیم شان کے مطابق ہو، جیسے ان کی شان و عظمت اور سرکار کے منصب عالی کے لائق ہو، ان کے جاہ و مرتبہ اور عظمت شان کے مناسب تر ہو۔ اور ان کی آل پر بھی، جو قطب (محور) ہیں افراد (بے مثل) ہیں۔ شریف الاصل ہیں۔ اس بارگاہ (نبوی) کے درمیان سب سے پہلے پہنچنے والے ہیں۔ اور حضور کے صحابہ کرام پر جو تحقیق کے راہنما، صدق و تصدیق کے امام اور راہ توفیق کے درجے کی راہنمائی فرمانے والے ہیں تیرا ایسا درود جو تیری عنایت سے تیری محبت کے ضمن میں سب سے پہلے، پہلے سے بھی پہلے، کہ اس سے پہلے کوئی نہ ہو پرورش پانے والا ہو، تیری بزرگی سے تیری سعادت کے پردہ میں لپٹا ہو، بعد کے بعد جس کے بعد کوئی بعد نہ ہو، جیسے تو اس کے لیے چاہے، اور فضل فرمائے اور جس کی تو راہنمائی فرمائے اور جس کے سبب تو جود و عطا فرمائے اور جس پر تو اجرِ عظیم واجب فرمائے۔ پس تیرے انعام و اکرام فرمانے پر تیرا شکریہ!

ہم تیری اس طرح حمد و ثنا بجالانے سے قاصر ہیں، جیسے تو نے خود اپنی حمد و ثنا فرمائی ہے" ایسا درود جس سے گرہیں کھل جائیں۔ تکلیفیں دور ہوں، رنج و غم کا ازالہ ہو، اور جس سے تو بندے کو اس کے مطلوب تک پہنچائے۔ ایسا درود جس کے ذریعے تو ہماری آتشِ جدائی کو اپنے یقینِ وصال کی ٹھنڈک سے بجھا دے۔ اور جس کے ذریعہ تو ہم کو اپنی بارگاہ اور قدسی جلوہ گاہ میں، اپنے رونق افروز، خوبصورت کمال کی چمکتی دمکتی روشنی سے منور فرمائے اس حال میں کہ ہم تیرے لطیف علوم لدنیہ، اسرارِ ربانیہ اور منفرد دیکھتا حکمت اور صفات۔

Marfat.com

خُداوندی کے حقائق اور اخلاقِ مُحمّدی کی عظمتوں سے فیضیاب ہو کر نفُوسِ بشریہ سے فارغ ہو جائیں۔ اے اللہ، اے بہت سننے والے اے سب کے قریب، اے قبول فرمانے والے! اے بند کھولنے والے۔ اے بہت بخشنے والے۔ اے کرم و رحم فرمانے والے! (یہ بھی دُعا ہے) کہ جو لوگ توفیق کی دوڑ میں آگے نکلنے والے ہیں، ہم کو اُن سے ملا دے۔ وُہ جو ہر اچھی عمُدہ عادت میں مقامِ تکمیل پر فائز ہیں "رفیق اعلیٰ" کے مقام پر جن پر انعام و اکرام کی بارش ہو رہی ہے اُن کے ہمراہ جن پر تُو نے انعام فرمایا اپنی نُورانی چمک کے انوار عطا فرما کر، وُہ جو بساط صدق و مُحبّت پر اپنے دوستوں کے ہمراہ تشریف فرما ہیں یعنی مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کی اُمّت، جو تیرے انوار کا سمندر، تیرے رازوں کی کان اور تیرے نبیؐ رحمت ہیں۔ تیری سلطنت کی آنکھ کی پتلی ہیں۔ جن کا نُور سارے مخلوق سے اوّل ہے۔ اور جن کا ظہور تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ جو حق کی رُوح اور مخلوق پر اللہ کا احسان ہیں۔ عزّت و عظمت کے تاج، اور بروزِ قیامت تمام اُمّتوں کے شفاعت فرمانے والے ہیں۔ قرآنِ کامل، رحمٰن کے خلیل، اور اللہ تعالیٰ کے جو زبردست بدلہ لینے والا بادشاہ ہے، کے حبیب جن کو روشن عقلی و نقلی دلائل دے کر بھیجا گیا ہے، توراۃ، زبور، انجیل اور قرآن میں جن کی تعریف کی گئی ہے۔ جس میں انتہائی تعظیم و توقیر کے ساتھ ان کی علامات و کوائف بیان ہوئے ہیں (اے غیب کی خبریں دینے والے نبی) بے شک ہم نے تم کو حاضر، ناظر، بشارت دینے والا اور خطرناک انجام سے آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور

Marfat.com

اللہ کی اجازت سے اس کی طرف لوگوں کو بُلانے والا اور روشن کرنے والا چراغ بنا کر، اور ایمان والوں کو خوشخبری سناؤ کہ بے شک ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔ جن کی تعظیم و تکریم اور بلند تر حق کے شان بلند کی گئی۔ (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا)

یہ دونوں درود شریف کتاب "مسالک الحنفا" میں ذکر کرنے کے بعد مؤلف نے فرمایا، یہ دونوں درود شریف شیخ ابوالعباس احمد بن موسیٰ مسرعی قادری کے ہیں۔ اللہ ان کی برکت سے ہم کو نفع مند فرمائے۔ علامہ قسطلانیؒ نے پہلے درود شریف کے متعلق فرمایا، اس سے مبارک کیفیت پیدا ہوتی ہے یہ کافی جامع، بلندی بخشنے والا اور نفع مند ہے اسی کا نام بُغْيَةُ الْمَقَاصِدِ اِلٰى جَمِيْعِ الْمَقَاصِدِ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبِ الْمَفَاخِرِ وَالْمَحَامِدِ" ہے۔ دوسرے درود شریف کا نام ہے الفتح المبین والقول الیقین والعز الرصین فی الصلاۃ علیٰ خیر العالمین محمد بن عبداللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

ستاون واں درود شریف

سیدی محمد بن عراق قدس سرہٗ کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی لَوْحِ سَحْمَانِیَّتِكَ الَّذِیْ كَتَبْتَ فِیْهِ بِقَلَمِ رَحِیْمِیَّتِكَ وَمِدَادِ مَدَدِ سَحْمُوْنِیَّتِكَ (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَرْشِ اِسْتِوَاءِ رَحْمَتِكَ مِنْ حَیْثُ اِحَاطَةِ اَحَدِیَّةِ اُلُوْهِیَّتِكَ رَحْمَتِكَ الشَّامِلَةِ وَبَرَكَتِكَ الْكَامِلَةِ مِنْ حَیْثُ اِحَاطَةِ قَوْلِكَ (وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ) بَلْ صَلِّ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، عَلٰی رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اِنْسَانِ عَیْنِ الْكَمَالِ فِیْ حَضْرَةِ اَحَدِیَّتِكَ وَجَمْعِ جَمْعِ اَحَدِیَّتِكَ مِنْ حَیْثُ اَحَاطَ بِهٖ قَوْلِكَ (یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا) فَكَانَ الْمُبَشِّرُ عَیْنَ الْمُبَشَّرِیَّةِ فَاَنِلْنَا مِنْ بَرَكَاتِهٖ، وَاَفْتَحِ اَللّٰھُمَّ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِمَفَاتِیْحِ حُبِّهٖ وَاَكْحِلْ اَبْصَارَ بَصَائِرِنَا بِاِثْمِدِ نُوْرِهٖ وَطَهِّرْ اَسْرَارَ سَرَائِرِنَا بِمُشَاهَدَتِهٖ وَقُرْبِهٖ، حَتّٰی لَا نَرٰی فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اَنْتَ بِهٖ وَمِنْ نَوْمِ غَفْلَتِنَا نَنْتَبِهْ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

Marfat.com

كَافِ كِفَايَتِكَ وَهَاءِ هِدَايَتِكَ وَيَاءِ يُمْنِكَ وَعَيْنِ عِصْمَتِكَ
وَصَادِ صِرَاطِكَ وَصِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اَلَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِكَ الْاَسْنٰى اَلْمُتَشَفِّعِ بِالْاَسْمَا فِيْ حَضْرَةِ
الْاَسْمَا، فَكَانَ عَيْنَ مَظَاهِرِهَا الْوُجُوْدِيَّةِ، مِنْ حَيْثُ
اِحَاطَةِ عِلْمِكَ وَعَيْنَ اَسْرَارِهَا الْجُوْدِيَّةِ، مِنْ
حَيْثُ اِحَاطَةِ كَرَمِكَ، وَعَيْنَ اِخْتِيَرَاعَاتِهَا الْكُلِّيَّةِ
الْكَوْنِيَّةِ، مِنْ حَيْثُ اِحَاطَةِ اِرَادَتِكَ وَعَيْنَ
مَقْدُوْرَاتِهَا الْجَبْرُوْتِيَّةِ، مِنْ حَيْثُ اَحَاطَةِ
قُدْرَتِكَ وَقَهْرِكَ، وَعَيْنَ اِنْشَاآتِهَا الْاِحْسَانِيَّةِ
مِنْ حَيْثُ اِحَاطَةِ سَعَةِ رَحْمَتِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
حِيْمِ مُلْكِكَ وَحَاءِ حِكْمَتِكَ وَحِيْمِ مَلَكُوْتِكَ وَدَالِ
دَيْمُوْمِيَّتِكَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ بِا
لْحَدِّ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْوَاحِدِ الثَّانِيْ، اَلْمَخْصُوْصِ
بِالسَّبْعِ الْمَثَانِيْ، اَلسِّرِّ السَّارِيْ فِيْ مَنَازِلِ الْاُفُقِ
الرَّحْمَانِيْ اَلْقَلَمِ الْجَارِيْ بِمَدَادِ الرَّبَّانِيْ، عَلٰى مَسْطُوْرِ
الْعَقْلِ الْاِنْسَانِيْ صَلٰوةً تَجَدَّدُ بِتَجَدُّدِ رَحْمَتِكَ
عَلَيْهِ، وَاَنْتِهَاءِ نُوْرِكَ وَسِرِّكَ اِلَيْهِ، يَا رَبَّ
الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَلِفِ اَحَدِيَّتِكَ وَحَاءِ
وَحْدَنِيَّتِكَ وَحِيْمِ مُلْكِكَ وَدَالِ دِيْنِكَ رَاْلَهٗ

Marfat.com

الَّذِيْنُ الْخَالِصُ) فَقَدْ اَخْلَصْتَ الْخَالِصَ فَاَضَفْتَهٗ
اِلَيْكَ، فَصَلِّ رَبِّ عَلٰى مَنْ قَامَ اِلَيْكَ بِمَا اَضَفْتَ
عَلَى التَّحْقِيْقِ، اَقَامَ دِيْنَكَ وَبَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَاَوْضَحَ
سَبِيْلَكَ وَاَدّٰى اَمَانَتَكَ، وَاَقَامَ الْبُرْهَانَ عَلٰى
وَحْدَانِيَّتِكَ وَاَثْبَتَ فِي الْقُلُوْبِ اَحَدِيَّتِكَ فَهُوَ
سِرُّكَ الْمَصُوْنُ بِهَيْبَتِكَ وَجَلَالَتِكَ، اَلْمُتَوَّجُ بِنُوْرِ
اَسْرَارِكَ وَجَمَالِكَ، بَلْ صَلِّ رَبِّ عَلَيْهِ عَلٰى
قَدْرِ مَقَامِهِ الْعَظِيْمِ لَدَيْكَ، وَعَلٰى قَدْرِ عِزَّتِهٖ
عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَوْضِعِ نَظْرِكَ وَمَظْهَرِ
خَزَآئِنِ كَرَمِكَ وَمَجْلٰى عِزَّتِكَ وَمِفْتَاحِ
قُدْرَتِكَ، وَمَحَلِّ رَحْمَتِكَ وَمَجْدِ عَظْمَتِكَ
خُلَاصَتِكَ مِنْ كُنْهِ كَوْنِكَ وَصَفْوَتِكَ مِمَّنْ
خَصَّصْتَهٗ بِاصْطِفَآئِكَ. اَلنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، اَلرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ
الْاَبْطَحِيِّ الْقُرَشِيِّ اَحْمَدِ الْحَامِدِيْنَ فِيْ سُرَادِقَاتِ
جَلَالِكَ، وَمُحَمَّدِ الْمَحْمُوْدِيْنَ فِيْ بِسَاطِ جَمَالِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَلِفِ اِبْدَاعِكَ وَبَآءِ بِدَايَةِ
اِخْتِرَاعِكَ، وَوَاوِ وُدِّكَ فِيْ اِنْشَآئِكَ وَاَلِفِ
اِبْرَاءِكَ لِمَخْلُوْقَاتِكَ وَلَامِ لُطْفِكَ فِيْ تَدْبِيْرَاتِكَ،
وَقَافِ اِحَاطَةِ قُدْرَتِكَ عَلٰى خَلْقِ اَرْضِكَ
وَسَمٰوٰتِكَ، وَسِيْنِ سِرِّكَ بَيْنَ جَمِيْعِ اَفْرَادِ
مُبْدَعَاتِكَ وَحِيْمِ مَمْلَكَتِكَ الْمُحِيْطَةِ بِمَعْلُوْمَاتِكَ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سِرِّ وَجُوْدِكَ وَمَظْهَرِ جُوْدِكَ وَخِزَانَةِ
مَوْجُوْدِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اِمَامِ حَضْرَةِ جَبَرُوْتِكَ
الْمُصَلِّيْ فِيْ مِحْرَابِ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى لِاَحَدِيَّةِ
جَمْعِهٖ فَانْجَمَعَ بِكَ فِيْ صَلَاتِكَ فَجَمَعْتَهٗ عَلَيْكَ وَ
خَصَّصْتَهٗ بِالنَّظْرِ اِلَيْكَ وَاَخْلَصْتَهٗ بِالسُّجُوْدِ بَيْنَ
يَدَيْكَ وَصَعَلْتَ قُوَّةَ عَنْهِ فِي الصَّلَاةِ الْخَالِصَةِ
لَدَيْكَ فَهُوَ الْمُخْتَصُّ بِاَبْكَارِ مَشَاهِدِكَ الْمُقْتَنِصُ
لِلَامِعَاتِ لَمْحَاتِ نَفْحَاتِ مُشَاهَدَتِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى كَلِمَتِكَ الْعُلْيَا مِنْ حَيْثُ الْاِخْتِرَاعِ وَالْاِبْتِدَاعِ
وَعُرْوَتِكَ الْوُثْقٰى مِنْ حَيْثُ تَتَابُعِ الْاِتِّبَاعِ، وَحَبْلِكَ
الْمُعْتَصَمِ عِنْدَ الضِّيْقِ وَالْاِتِّسَاعِ، وَصِرَاطِكَ
الْمُسْتَقِيْمِ لِلْهِدَايَةِ وَالْاِتِّبَاعِ، الٓمٓ حٰمٓ آ دٓ مٓ
حٓ قٓ طٰسٓمٓ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ
فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ. ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ
وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ فَاٰزَرَهٗ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ، وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا) اَحَوْنُ
وَدُوْدُ طٰهٰ يٰسٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ)

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُتَجَلِّيِّ بِصِفَاتِكَ الْمُسْتَغْرِقِ فِي مُشَاهَدَةِ
ذَاتِكَ الْحَقِّ الْمُتَحَلِّيِّ حَقِيْقَةَ الْحَقِّ، اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ
وَرَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ عَجَزْنَا مِنْ حَيْثُ
اِحَاطَةِ عُقُوْلِنَا وَغَايَةِ اَفْهَامِنَا وَمُنْتَهٰى اِرَادَتِنَا
وَسَوَابِقِ هِمَمِنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ هُوَ
وَكَيْفَ نَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَدْ جَعَلْتَ كَلَامَكَ
خُلُقَهٗ وَاَسْمَآءَكَ مَظْهَرَهٗ، وَمَنْشَأَ كَوْنِكَ مِنْهُ
وَاَنْتَ مَلْجَؤُهٗ وَرُكْنُهٗ، وَمَلْؤُكَ اِلَّا عَلٰى عِصَابَتُهٗ
وَنُصْرَتُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ تُعَلِّقُ
قُدْرَتِكَ بِمَصْنُوْعَاتِكَ وَتَحَقَّقُ اَسْمَائُكَ بِاِرَادَتِكَ
مِنْهُ اِبْتِدَاُتُ الْمَعْلُوْمَاتِ وَاِلَيْهِ جَعَلْتَ غَايَةَ
الْغَايَاتِ وَبِهٖ اَقَمْتَ الْحُجَجَ عَلَى الْمَخْلُوْقَاتِ
فَهُوَ اَمِيْنُكَ، خَازِنُ عِلْمِكَ حَامِلُ لِوَآءِ حَمْدِكَ، مُعِدُّ
سِرِّكَ مَظْهَرُ عِزِّكَ نُقْطَةُ دَآئِرَةِ مُلْكِكَ،
وَمُحِيْطُهٗ وَمُرَكَّبُهٗ وَبَسِيْطُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
الْمُنْفَرِدِ بِالْمَشْهَدِ الْاَعْلٰى وَالْمَوْرِدِ الْاَحْلٰى وَالطُّوْرِ
الْاَحْلٰى وَالنُّوْرِ الْاَسْنَى الْمُخْتَصِّ فِيْ حَضْرَةِ الْاَسْمَآءِ
بِمُقَامِ الْاَسْمٰى وَالنُّوْرِ الْاَبْهٰى وَالسِّرِّ الْاَحْمٰى،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى انْشَآءِ الْحَبِيْبِيَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى

Marfat.com

اَلشَّجَرَةِ الْعَلَوِيَّةِ الثَّابِتِ اَصْلُهَا فِيْ مَعَارِنِ هَيْبَتِكَ،
اَلسَّامِيْ فَرْعُهَا فِيْ سُرَادِقَاتِ عَظْمَتِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى الْمُزَّمِّلِ الْمُدَّثِّرِ الْمُنْذِرِ الْمُبَشِّرِ الْمُكَبِّرِ الْمُطَهِّرِ
الْعَطُوْفِ الْحَلِيْمِ (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ مِثْلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ
فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ
شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ
يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ، نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ،
يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مِشْكَاةِ جِسْمِهٖ وَمِصْبَاحِ قَلْبِهٖ وَزُجَاجَةِ عَقْلِهٖ
وَكَوْكَبِ سِرِّهٖ اَلْمُوْقَدِ مِنْ شَجَرَةِ نُوْرِ
الْمُفَاضِ عَلَيْهِ مِنْ نُّوْرِ رَبِّهٖ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بَلْ صَلِّ
عَلَى الضَّمِيْرِ الْبَارِزِ الْمَسْتُوْرِ فِي النُّوْرِ الثَّانِي الْاٰخِرِ
الْمَضْرُوْبِ بِهِ الْاَمْثَالُ فِيْ عَالَمِ الْمِثَالِ، اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مَنْ نَوَّرْتَ بِنُوْرِهٖ مَلَكُوْتَ سَمٰوٰتِكَ
وَاَرْضِكَ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكَاةٍ كَوْنِكَ فِيْهَا مِصْبَاحٌ
مِّنْ نُّوْرِهٖ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةِ اَجْسَامِ اَنْبِيَآئِكَ
وَمَلٰٓئِكَتِكَ وَرُسُلِكَ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ

Marfat.com

دُرِّيٍّ تُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ اَصْلُهٗ النُّوْرِ الَّذِیْ هُوَ الْفَاضُ
عَلَيْهِ مِنْ فَيْضِ اَسْمَائِكَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِی اللّٰهُ
لِنُوْرِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشَآءُ
مِنْ خَلْقِهٖ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَلِيْمٌ بِهٰذَا النُّوْرِ الْبَاذِخِ
الْمَسْتُوْرِ، الْبَاهِرِ الْمَشْهُوْرِ، الَّذِیْ بَهَّرْتَ بِهٖ
كُلِّيَّةَ الْكَوْنَيْنِ وَطَرَّزْتَ بِهِ الثَّقَلَيْنِ وَزَيَّنْتَ
بِهٖ اَرْكَانَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَةَ قُدْسِكَ وَاَدْنَيْتَهٗ
مِنْ حَضْرَةِ جَبَرُوْتِكَ وَجَعَلْتَهُ الْمُتَشَفِّعَ اِلَيْكَ
فِیْ مَلَآئِكَتِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ فَهُوَ بَابُ الرِّضَا
وَالرَّسُوْلُ الْمُرْتَضٰى، حَقِيْقَةُ حَقِّكَ، وَصَفْوَتُكَ
مِنْ خَلْقِكَ، بِنُوْرِهٖ حَمَلْتَ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَبِسِرِّهٖ
رَفَعْتَ سَمٰوٰتِكَ وَبَسَطْتَ اَرْضَكَ فَهُوَ سَمَآءُ سَمَآئِكَ
وَغِيَابَةُ غُيُوْبِ اِحْسَانِكَ، وَمَظْهَرُ عِزِّكَ
وَسُلْطَانِكَ فَاَنْتَ الْعَلِيْمُ بِهٖ مِنْ حَيْثُ الْحَقِّ وَالْحَقِيْقَةِ.
فَصَلِّ رَبِّ عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ حَقِيْقَةِ عِلْمِكَ بِذٰلِكَ
وَتَحَقُّقِهٖ بِمَا هُنَالِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سِرَاجِ دِيْنِكَ
وَكَوْكَبِ يَقِيْنِكَ وَقَمَرِ تَوْحِيْدِكَ وَشَمْسِ مُشَاهَدَةِ
اِحْسَانِكَ فِیْ اِيْجَادِ اِنْسَانِكَ، صَلِّ رَبِّ عَلَيْهِ
صَلَاةً تَصْعَدُ بِكَ مِنْكَ اِلَيْكَ وَتُعْرَفُ
فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى اَنَّهَا خَالِصَةٌ لَدَيْكَ صَلَاةً

Marfat.com

مَبْلَغُهَا الْعِلْمُ الْمُحِيْطُ بِالْكُلِّ حَقِيْقَةُ الْكُلِّ تَتَجَدَّدُ بِكُلِّيَّةِ
ذٰلِكَ الْكُلِّ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَقَامِ الْمُخْتَصِّ
بِهٖ تَسْلِيْمًا مَبْلَغُهٗ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى
ذٰلِكَ، ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا مَنَحَ مِنَ الْفَتْحِ الَّذِىْ
بِهٖ اَبْصَارُ بَصَائِرِنَا قَدْ نُبِحَتْ بِالصَّلَاةِ عَلٰى
اَشْرَفِ مَوْجُوْدٍ وَسَيِّدِ كُلِّ مَسْوُدٍ الَّذِىْ كَمُلَ
بِهِ الْوُجُوْدُ وَ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهُ التَّوْفِيْقُ وَبِهٖ يُطْلَبُ
كَمَالُ اِكْمَالِنَا عَلَى التَّحْقِيْقِ، اَللّٰهُمَّ بِجَاهِ صَاحِبِهِ
الصِّدِّيْقِ وَبِالْفَارُوْقِ الْمُوَفِّى التَّمْدِيْقِ وَبِذِى
النُّوْرَيْنِ وَبِخَاتَمِ الْخِلَافَةِ اِبْنِ عَمِّهٖ عَلَى
التَّحْقِيْقِ، اَللّٰهُمَّ اجْمَعْنَا بِكَ عَلَيْكَ اِلَيْكَ وَاَرْشِدْنَا
اِلَيْهِ فِىْ حَضْرَةِ جَمْعِ الْجَمْعِ، حَيْثُ لَا فُرْقَةَ
وَلَا مَنْعَ، اِنَّكَ اَنْتَ الْمَانِحُ الْفَاتِحُ، تَمْنَحُ مَا شِئْتَ
مِنْ مَّوَاهِبِ رَبَّانِيَّتِكَ، لِمَنْ شِئْتَ مِمَّنْ حَقَّقْتَهٗ
رَهْبَانِيَّتَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ اَنْ تَحْشُرَنَا فِىْ زُمْرَتِهٖ
وَاَنْ تَجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِ سُنَّتِهٖ وَلَا تُخَالِفْ بِنَا يَا مَوْلَانَا
عَنْ مِلَّتِهٖ وَلَا عَنْ طَرِيْقَتِهٖ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ
مُجِيْبٌ لِّمَنْ دَعَا، اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ كَمَا
مَنَنْتَ عَلَيْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَامْنُنْ عَلَيْنَا بِفَهْمِ
الْكِتَابِ الَّذِىْ اُنْزِلَ اِلَيْهِ، لِاَنَّهٗ شِفَاءٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
وَرَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ"۔

Marfat.com

ترجمہ بر

الٰہی درود بھیج! اپنی رحمانیت کی اس تختی پر جس میں تو نے اپنی رحیمیت کے قلم سے لکھا اور اپنی عظیم الشان مدد کی سیاہی پر (اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم اے محبوب ان میں موجود ہو اور وہ ان کو عذاب دے) الٰہی! اپنی وحدانیت کے تختِ اقتدار پر وہاں تک درود بھیج! جہاں تک تیری یکتا خدائی کی وسعت پھیلی ہوئی ہے۔ اپنی رحمتِ شاملہ اور برکتِ کاملہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جہاں تک تیرے فرمان (اور اے محبوب ہم نے تمہیں بس جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔) کا احاطہ ہے بلکہ اے رب العالمین! رحمۃ للعالمین پر درود بھیج!، الٰہی ان پر درود بھیج جو تیری بارگاہِ واحدانیت کی چشم کمال کی پتلی ہیں اور تیری وحدت کے کمالات کے جامع ہیں۔ جہاں تک تیرا یہ فرمان شامل ہے (اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) ہم نے تم کو حاضر و ناظر اور (ماننے والوں کے لیے) خوشخبری سنانے والا، اور (منکرین کو برے انجام سے) آگاہ کرنے والا، اور بحکم الٰہی اللہ کی طرف بلانے والا، اور روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا اور اہلِ ایمان کو اس بات کی خوشخبری سنا دو، کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل تیار ہے) پس بشارت سنانے والے، بذاتِ خود بشارت ہیں، پس ہم کو ان کی برکتیں نصیب فرما۔ اور الٰہی! ہمارے دلوں کے افعال کو ان کی محبت کی چابی سے کھول دے۔ اور ہمارے دل کی آنکھوں میں ان کے نور کا سرمہ لگا دے۔ اور ہمارے اندرونی رازوں کو ان کے مشاہدہ

Marfat.com

قرب سے پاک فرما دے۔ یہاں تک کہ ہم عالم وجود میں، ان
کے واسطہ سے تیرے بغیر کسی کو نہ دیکھیں اور ہم خوابِ غفلت
سے بیدار رہوں۔ الٰہی اپنی کفایت کے کاف، اپنی ہدایت کی ہا
اپنی کُمن (برکت) کی یاء اپنی عصمت (حفاظت) کے عین، اپنے
صراط (راستہ) کی صاد (صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، صِرَطِ اللّٰهِ
الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ
تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ) پر درُود بھیج! الٰہی! اپنے اعلیٰ ترین
نُور پر درُود بھیج! جن کی شفاعت بارگاہِ الٰہی میں مقبُول ہے۔
جو تیرے علم محیط کے مطابق تیری صفات وجودیہ کے ظہُور کا
منبع ہیں، اور تیری صفاتِ وجُودیہ کے بھیدوں کا تیرے کرم
مُحیط سے سرچشمہ ہیں، اور تیرے ارادے کے مطابق تیری نت
نئی اختراعات و مصنوعات والی صفاتِ کوہنہ کا مرکز ہیں، اور
تیری قدرت و قہر بے پایاں کے مطابق مقدوراتِ جبروتیہ کا
عین ہیں اور تیری وسیع رحمت کی بنا پر نت نئے احسانات کی
عین رُوح ہیں۔ الٰہی اپنے مُلک کی میم، اپنی حکمت کی حا اور اپنے
ملکوت کی میم اور اپنے دوام کی میم پر ایسا درُود بھیج جو سلسلۂ
اعداد و شمار کو ختم کر دے اور عدد و ثفور کو مُحیط ہو، الٰہی ان پر
درُود بھیج جو دوسرے نمبر پر یکتا ہیں۔ جن کو سبع مثانی کے ساتھ
خاص کیا گیا ہے۔ جو اُفقِ رحمت کی تمام منازل کی رُوحِ رواں
جو مددِ ربانی کی روشنائی سے لکھنے والا قلم ہیں۔ ایسا درُود جو

Marfat.com

تیرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم پر تیری دم بدم رحمت کے نزول
کے ساتھ، اور ان کی طرف تیرے نور اور تیرے راز پہنچنے کے
ساتھ ساتھ ہر آن جاری و ساری رہے۔ اے رب العالمین!
الٰہی! اپنی احدیت کے الف اور اپنی واحدانیت کی حا اپنے ملک
کی میم اور اپنے دین کی دال (اَلَا لَہُ الدِّیْنُ الْخَالِصُ) پر درود
بھیج، یقیناً تو نے ان کو ہر غیر سے ہٹا کر صرف اپنی طرف منسوب
فرمایا۔ تو اے پروردگار! درود بھیج اُن پر جو تیری منسوب کردہ ہر
خوبی و کمال کے ساتھ قائم قائم ہوئے تیرے دین کو حضور نے
قائم فرمایا، تیرا پیغام پہنچایا، اور تیرا راستہ واضح فرمایا اور تیری
امانت ادا فرمائی، اور تیری توحید پر دلیل قائم فرمائی۔ اور دلوں
میں تیری احدیت کو ثبت فرمایا، پس وہ تیرا ایسا راز ہیں، جو تیری
ہیبت و جلال کی وجہ سے محفوظ ہیں۔ جن کے سر پر، تیرے
نور راز و جمال کا تاج ہے۔ بلکہ الٰہی ان پر ایسا درود بھیج! جو تیری
بارگاہ میں ان کے مقام برتر کے لائق ہو۔ اور ان کی اس عزت
کے شایان ہو، جو ان کو تیرے ہاں حاصل ہے۔ الٰہی اُن پر درود
بھیج، جن پر ہمیشہ تیری نظر رہتی ہے۔ اور ان پر جو تیرے کرم کے
خزانوں کے مظہر، اور تیری عزت کی تجلی گاہ ہیں اور تیری قدرت
کی چابی اور تیری رحمت کا محل اور تیری عظمت کی بزرگی، اور تیری
حقیقتِ وجودیہ کا خلاصہ ہیں اور جن کو تو نے اپنے انتخاب سے
مخصوص فرمایا۔ ان میں منتخب ہیں۔ جو نبی اُمّی رسول عربی، البطحی،

(حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

Marfat.com

قرشی ہیں۔ جو تیرے جلال کے پردوں میں سب سے بڑھ کر تیری تعریف کرنے والے ہیں۔ اور جو تیری بساط جمال میں سب سے بڑھ کر تعریف کئے گئے ہیں۔ الٰہی ان پر درود بھیج! جو تیرے ابداع (نو پیدا کرنا) کا الف اور تیری مخلوق کی ابتدا (بدایۃ) کی جاء اور تیرے ارادوں میں تیری وُدّ (محبت) کی واؤ اور مخلوق میں تیرے ابراز (ظہور) کے الف، اور تیری تدبیروں میں لُطف کے لام اور تیری زمینی و آسمانی مخلوق پر تیری قدرت کے احاطہ کے قاف (قدرت) ہیں۔ اور تمام مخلوق میں تیرے سِرّ (راز) کے سین ہیں۔ اور تیری اس مملکت کے میم ہیں جو تیری معلومات کے احاطہ میں ہے۔ الٰہی اپنے وجود کے راز اور اپنی سخاوت کے مظہر اور اپنے موجُودات کے خزانہ پر درُود بھیج! الٰہی اپنی بارگاہِ باجبروت کے امام پر درُود بھیج! جو محراب قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی میں نماز پڑھنے والے ہیں۔ یہی وہ انفرادیت ہے جس میں وُہ نماز میں تیرے ساتھ جمع ہو گئے، تو تُو نے ان کو اپنے

لہ نبی اُمّی حضور کا وصفی نامِ گرامی ہے اس کے دو معنی ہیں:

(۱) وہ جو دنیا میں آکر کسی مخلوق سے کچھ نہ پڑھے اور کچھ نہ سیکھے، بسا اوقات یہ لفظ اَن پڑھ کے مفہوم کے لیے بولا جاتا ہے مگر نبی کریم علیہ السلام کیلئے جب بولیں گے تو مطلب ہوگا وُہ جو کسی مخلوق کے شاگرد نہ ہوں، بلکہ براہِ راست یا بالواسطہ اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کریں۔ اس صُورت میں یہ لفظ سرکار کے کمالِ علم کی سب سے بڑی دلیل قرار پائے گا۔

(۲) یہ لفظ اُمّ القریٰ یعنی مکہ مکرمہ کی طرف منسُوب ہوا اور مکی کا ہم مطلب ہو جائے جیسے پنجابی، سندھی وغیرہ، اس صُورت میں بھی لاعلمی سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوا۔ مترجم۔

Marfat.com

آگے خصوصی سجدہ ریزی سے مُشرّف فرمایا۔ اور تُو نے اپنی بارگاہ کی خصوصی نماز کو آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا۔ پس تیری ذات کے نو بہ نو مشاہدے کے لیے حضور ہی مخصوص ہیں جو تیرے مشاہدے کی نورانی گھڑیوں کو حاصل کرنے والے ہیں۔ الٰہی ان پر دُرود بھیج جو تخلیق و آفرینش کے لحاظ سے تیرا بلند مرتبت کلمہ ہیں اور جو مسلسل اتباع کے لحاظ سے تیری مضبوط رسّی ہیں، اور جو تنگی اور فراخی میں تیری سہارا بننے والی رسی ہیں، اور راہنمائی و پیروی کے لیے تیری سیدھی راہ ہیں۔ الٓمٓ، حٰمٓ۔ آدم حق مکرم (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ، وَتَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا، سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ، ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ، وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ، لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ، وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا)، محمد اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اُن کے ساتھ والے کافروں پر بہت سخت، اور آپس میں بہت نرم ہیں۔ تم اُن کو رکوع کرتے، سجدہ کرتے دیکھیں گے، اللہ کا فضل اور رضا جوئی کرتے ہوئے ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان ہیں۔ اُن کی یہ مثال تو تورات میں مذکور ہے۔ اور انجیل میں ان کی مثال کھیتی کی سی ہے جس نے پودا پیدا کیا پھر اس کو پروان

Marfat.com

چڑھایا، پھر وُہ موٹا تازہ ہوگیا اور پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ زمیندار کو خوش کرتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ذریعے کافروں کے دل جلائے ان میں سے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے کام کیئے اُن سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کی مغفرت ہوگی۔ اور ان کو عظیم الشان اجر ملے گا) بہت مُحبّت کرنے والے، بہت صاف سُتھرے (طٰہٰ) یٰسٓ، قٓ، نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ (نٓ قسم ہے قلم کی، اور جو کچھ لکھتے ہیں۔) الٰہی درود بھیج جو تیری صفات کا مظہر اور تیری ذات کے مشاہدے میں مُستغرق ہیں جو ایسا حق ہیں جو حقیقۃً حق کے گرداگرد حلقہ بگوش ہیں۔ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ۔ کیا وہ حق ہے؟ تم فرماؤ ہاں! میرے رب کی قسم، بے شک وہ حق ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔) الٰہی ہم اس بات سے عاجز ہیں کہ اپنی محدود عقلوں، انتہائی دانائیوں، انتہائی ارادوں اور اپنی سبقت کرنے والی ہمتوں سے، سرکار کی ذات اقدس پر ان کی شایانِ شان درود بھیج سکیں، اور ہم اس کام سے عہدہ برا ہو بھی سکتے ہیں، جب کہ تُو نے اپنے کلام کو سرکار کا خُلق، اور اپنے اسماءِ قُدسیہ کو حضور کا مظہر اور اپنی مخلوق کے پیدا کرنے کا آپ کو سبب بنایا، اور تُو ہی اُن کا ٹھکانہ اور قُوّت ہے اور تیرا جہانِ بالا حضور کا دھڑا اور نصرت ہے۔ الٰہی حضور علیہ السلام پر

Marfat.com

اس قدر درُود بھیج جتنا تیری قدرت کو تیری مصنوعات سے تعلق ہے، اور جتنا تیرے اسمائے حسنیٰ کا تیرے ارادے سے ثبوت ہے۔ حضور ہی سے تیری معلومات کی ابتدا ہوئی۔ اور انہی پر تمام غایتوں کی انتہا ہے، اور انہی سے تو نے اپنی تمام مخلوق پر اتمامِ حجت فرمائی ہے پس وہ تیرے امین، تیرے علم کے خزانچی اور تیرے لوائے الحمد کو اٹھانے والے ہیں تیرے رازوں کی کان، تیری عزت کا مظہر، تیری حکومت کے دائرہ کے نقطہ، اس کے محیط اس کے مرکب اور اس کے بسیط ہیں۔ الٰہی ان پر درُود بھیج جو بلند مرتبت مشاہدہ، شیریں گھاٹ، منور طور اور عظیم الشان نُور کے ساتھ مختص ہیں۔ جو بارگاہِ اسمٰی میں مقامِ بلند، نُور درخشاں اور راز محفوظ کے ساتھ مُنفرد ہیں۔ الٰہی! محبُوب ترین اٹھان پر ہے۔ الٰہی بلند درخت پر درُود بھیج! جس کی جڑ تیری بلند مرتبہ ہیبت کی کان میں ثابت ہے اور جس کی شاخیں، تیری عظمت کے سرا پردوں میں موجود ہیں الٰہی ان پر درُود بھیج! جو کمبل پوش (المزمل)، چادر پوش (المدثر) منکرین کو انجام بد سے آگاہ فرمانے (المنذر)، ماننے والوں کو بہتر انجام کی خوشخبری سنانے والے (المبشر) تیری بڑائی بیان فرمانے والے (المکبر) سب کو پاک فرمانے والے (المطہر) شفیق و بردبار (المعطوف الحلیم) ہیں۔ (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ الخ) تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک ایسے عظیم الشان رسول آئے ہیں جن پر تمہاری تکلیف ناگوار ہے، تمہاری بھلائی کے بڑے

Marfat.com

حریص ہیں، اہلِ ایمان پر شفیق و مہربان، پھر بھی اگر یہ لوگ رُوگردانی کریں، تو فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے، میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ نورٌ ہے آسمان و زمین کا، اس کے نُور کی مثال ایک طاق کی سی ہے، جس میں چراغ ہو، چراغ شیشے میں ہو اور شیشہ ایسا ہو جیسے موتی کی طرح چمکتا ستارہ، ایسا چراغ جس کو روشن کیا جائے۔ زیتون کے بابرکت درخت (تیل) سے، جو شرقی ہو نہ مغربی جس کا تیل روشنی دے، خواہ اس کو آگ نہ لگے، روشنی پر روشنی، اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے نُور کی راہنمائی فرمائے۔ الٰہی درُود بھیج! حضور کے طاقِ جسم، اور چراغِ قلب اور آئینہ عقل اور ستارۂ رُوح پر جس کو روشن کیا گیا ہے۔ جن کو ان کے شجر نُور سے روشن کیا گیا ہے، جس پر اُن کے رب کے نُور کا فیضان کیا گیا ہے درُود

بھیج! جو ضمیر بارز اور نُورِ ثانی میں پوشیدہ ہیں جن کی عالم مثال میں مثالیں بیان کی جاتی ہیں، الٰہی اُن پر درُود بھیج! جن کے نُور سے تُو نے اپنی آسمانوں اور زمین کی عظیم الشان سلطنت کو منوّر فرمایا۔ اُن کے نُور کی مثال تیری کائنات کے طاق کی سی ہے، جس میں اس کے نُور کا چراغ ہو، وہ چراغ تیرے انبیا کرام تیرے فرشتوں اور تیرے رسُولوں کے اجسام میں ہے۔ طاق ایسا جیسے چمکتا ستارہ، جس کو روشن کیا جاتا ہے ایسے درخت سے جس کی اصل وہ نور ہے۔ جس پر تیرے اسمائے قدسیہ کا فیضان ہوتا ہے۔ یہ ہے نُور پر نُور، اللہ تعالیٰ اپنے نُور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کی ہدایت

Marfat.com

اپنی مخلوق میں سے چاہے عطا فرمائے۔ اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ الٰہی! تو اس نُور کو صحیح طور پر جاننے والا ہے، جو ظاہر بھی ہے اور چُھپا ہوا بھی۔ چمکتا بھی اور مشہور بھی، جس سے تُو نے سب جہانوں کو روشن کیا اور سجایا ہے، اور جس سے تُو نے اپنے عرش کے پایوں اور اپنی بارگاہ کے فرشتوں کو مزین فرمایا اور جن کو تُو نے اپنی بارگاہِ جلال کا قُرب عطا فرمایا۔ اور جن کو تُو نے اپنے فرشتوں اپنے نبیوں اور رسُولوں میں، اپنے حضور مقبُولِ شفاعت شفیع بنایا۔ پس وہی بابِ رضا اور پسندیدہ رسُول ہیں۔ جو بڑے حق کی حقیقت، اور تیری مخلوق میں سے برگزیدہ ہیں۔ انہی کے نُور سے تُو نے عرش اُٹھانے والے فرشتوں کو یہ اعزاز بخشا، اور انہی کے طفیل تُو نے اپنے آسمانوں کو بلند فرمایا اور زمین کو بچھایا۔ پس وہ تیرے آسمان کی بلند تر، اور تیرے پوشیدہ احسانات کی گہرائی اور تیرے غلبہ و حکومت کا مظہر ہیں۔ پس حقیقتہً تو ہی ان کو جانتا ہے۔ پس الٰہی! ان پر ایسا درُود بھیج جیسا تیرے علم میں ان کا مقام ہے اور جس مقام پر وہ فی الواقع فائز ہیں۔ الٰہی درُود بھیج اپنے دین کے چراغ، اپنے یقین کے تارے، اپنی توحید کے چاند، اور آفرینشِ انسانی کے احسان کے مشاہدہ کے سُورج پر، اپنے انسان کی ایجاد میں۔ اے پروردگار! ان پر ایسا درُود بھیج جو قبولیت کی جانب چڑھتا جائے تیری مدد سے، تیری طرف سے، تیری ہی طرف اور ایسا درُود جس کا تعارف بزمِ بالا (ملائکہ)

Marfat.com

میں اس طرح ہو کہ یہ درُود شریف تیرے حضور خالص ہے، ایسا درُود
جس کا حاصل ایسا علم ہو جو سب کا احاطہ کر لے، جو ہر شے کی حقیقت ہو،
اس کل کے کل ہونے کے ساتھ ساتھ نئی زندگی حاصل کرتا رہے۔
اور الٰہی ان پر ایسا سلام بھی جو ان کے مقام خاص سے ہو، جس کا
ان کے حضور بھی یُونہی (خاص) ہو، اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔
پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، اس کشائش پر، جس سے ہمارے دل
کی آنکھیں کھلیں کہ ہم درود وسلام بھیجیں ان پر، جو ہر موجود سے بُزرگ
اور ہر سردار کے سردار ہیں جن سے وجود کی تکمیل ہوئی۔ پس اللہ
سُبحانہ کی ہی توفیق، اور حقیقتہً ہمارے کمال کی تکمیل اسی سے طلب
کی جا سکتی ہے۔ الٰہی صدقہ ان کے یار صدیق اور فاروق کا جو تصدیق
سے وفا کرنے والے تھے اور صدقہ ذوالنورین کا اور صدقہ ان
کے چچازاد بھائی، آخری خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہم کا،
الٰہی ہم کو جمع فرما دے اپنی مہربانی سے، اپنی ذات پر، اپنے
راستے کی طرف اور قیامت کے عظیم الشان دربار میں ہماری راہنمائی
حضور کی طرف فرمانا، جہاں نہ جدائی ہوگی نہ کوئی رکاوٹ بیشک
تو ہی عطا فرمانے والا مُشکلات آسان فرمانے والا ہے۔ تُو
اپنی خدائی کی جو نعمتیں جسے چاہے عطا فرمائے۔ ان لوگوں میں سے
جن کو تُو نے اپنی لو لگائی۔ الٰہی ہمارا تجھ سے یہ سوال ہے کہ ہم کو
سرکار کے گروہ میں اُٹھانا اور ہم کو حضور کی سُنّت کا پیروکار بنائے
رکھنا اور الٰہی ہم کو آپ کی ملّت اور راستے کا مخالف نہ بنانا، الٰہی تُو
ہی دعائیں سُنتا اور مانگنے والوں یا ان کی جو حضور قلب سے کان

Marfat.com

دھریں کی دعا قبول فرماتا ہے۔ الٰہی جیسے تُو نے مجھ پر یہ احسان فرمایا کہ میں سرکار پر درود وسلام عرض کروں، اسی طرح مجھ پر یہ احسان بھی فرما دیجیے کہ میں آپ کی لائی ہوئی کتاب کو سمجھ سکوں۔ کہ وہی اہلِ ایمان کے لیے شفا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے، اور اہلِ ایمان کی آخری دُعا یہی ہو گی، کہ سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

اس درُود شریف کو کتاب "الکنز الاسرار" میں ذکر کرنے کے بعد اس کی فضیلت کے بیان میں مُصنّف نے فرمایا یہ درُود شریف مُحب، قُطبِ کامل عارفِ باللہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ خادم سیّدی مُحمّد بن عراق کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ان کے وجود سے نفع مند فرمائے۔ آمین۔ اس میں وُہ کچھ پیش کیا۔ جس سے عقلیں دنگ رہ جائیں۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ وہ اکابر مُرّدانِ میدان میں سے ہیں۔ اس درُود شریف کی طویل تعریف و توصیف کے بعد مُصنّف فرماتے ہیں۔ میں نے اس درُود شریف کے ایک نسخہ پر لکھا دیکھا ہے۔ کہ شیخ، ولی، سیّدی عبدالعزیز المہدوی رضی اللہ عنہُ اس کا ورد فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ ان کے وظائف واوراد میں سے تھا۔ کہا کہ بے شک یہ شیخ یعنی ابن عراق مشہور صُوفیاً اور جید علماً میں سے ایک ہیں۔ فرمایا کہ اس کے بعد مُصنّف نے ان حروف کی تشریح و توضیح کی جو قرآن کریم کی صورتوں کے شروع میں آتے ہیں (یعنی حروفِ مقطعات) پھر مُصنّف لکھتے ہیں کہ عارف باللہ سیّدی احمد زرّوق رضی اللہ عنہُ نے اپنی کتاب "ردالحوادث والبدع" میں فرمایا کہ سیّدی العلوی ابوالعباس احمد البدوی کا یہ قول (اَحْوَنٌ اَدْمٌ حُمٌ) یا اس طرح کے دیگر اقوال ایسے حروف ہیں۔ جن سے مقصود کچھ اشارات ہوتے ہیں۔

Marfat.com

جن کو صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اس کے اہل ہیں۔ کسی دوسرے کو ان سے کوئی ضرر و نقصان نہیں پہنچتا۔

اٹھاون واں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا اَحَاطَہٗ بِہٖ عِلْمُکَ وَجَرٰی بِہٖ قَلَمُکَ وَ نَفَذَ بِہٖ حُکْمُکَ فِیْ خَلْقِکَ وَاَجْرِ لُطْفَکَ فِیْ اُمُوْرِنَا وَالْمُسْلِمِیْنَ "

الٰہی درود و سلام بھیج! ہمارے آقا محمدؐ اور ان کے آل و اصحاب پر ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو تیرا علم محیط ہے، اور جن پر تیرا قلم چلا ہے۔ اور تیری جس مخلوق پر تیرا حکم چلتا ہے اور الٰہی! ہمارے اور تمام اہل اسلام کے اُمور میں اپنا لطف جاری فرما دے۔

اُنسٹھواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ صَلٰوۃً تَتَفَاضَلُ عَلٰی کُلِّ صَلٰوۃٍ صَلّٰھَا الْمُصَلُّوْنَ مِنْ اَوَّلِ الدَّھْرِ اِلٰی آخِرِہٖ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ وَمِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ "

الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر، آپ کی آل اور آپ کے صحابہؓ کرام

Marfat.com

پر ایسا درُود بھیج! جو ہر اس درُود سے بلند مرتبہ ہو، جسے ابتدائے آفرینش سے لے کر آخر تک درُود بھیجنے والوں نے آپ پر بھیجا ہو، ایسا درود جسے باقی درُودوں پر ایسی فضیلت حاصل ہو جیسی اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے اور جو میزان بھرا اور علم کی انتہا کے برابر ہو"

یہ دونوں درُود شریف کتاب مسالک الحنفا میں مذکور ہیں اور ان سے پہلے مُصنّف نے درُود شریف کے یہ الفاظ بھی ذکر فرمائے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّ لِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔ آخر تک جو میری کتاب افضل الصلوٰت میں اکیسویں نمبر پر مذکور ہے۔ میں نے اسے عظیم الشان فوائد کے ساتھ، امام غزالی علیہ الرحمہ کی کتاب احیاُ علوم الدین سے نقل کیا ہے جو چاہے وہاں دیکھ لے۔ مسالک الحنفا میں علامہ قسطلانی فرماتے ہیں میں نے ان دو صیغوں کے ساتھ یہ درُود شریف رئیس، ماہر ایگانہ روزگار، فاضل عظیم ابو عبداللہ محمد بن محمد القوصنی رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا ہے۔

ساٹھواں درُود شریف

خیر الدین بن ظہیریہ کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَحَبِیْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ، صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِیْ تَمَیَّزَ بِہٖ

Marfat.com

عَنْ جَمِيْعِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، صَاحِبِ الْحَوْضِ الْكَوْثَرِ
الَّذِيْ يَرِدِيْ مِنْهُ الْوَارِدِيْنَ، اَحْمَدَ اَبِي الْقَاسِمِ
الْمُزَّمِّلِ الْمُدَّثِّرِ طٰهٰ يٰسٓ، اَنْسَانِ عَيْنِ الْعَالَمِ
صَائِغِ خَاتَمِ الْوُجُوْدِ، رَضِيْعِ ثَدْيِ الْوَحْيِ، حَافِظِ
سِرِّ الْاَنَامِ كَاشِفِ كُرَبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ، تَرْجُمَانِ
لِسَانِ الْقِدَمِ، حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ مَالِكِ اَزِمَّةِ الْمَجْدِ
اَلرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ، وَاسِطَةِ عَقْدِ النُّبُوَّةِ،
دُرَّةِ تَاجِ الرِّسَالَةِ قَائِدِ رَكْبِ الْوِلَايَةِ، اِمَامِ الْحَضْرَةِ
مُقَدَّمِ عَسْكَرِ السَّادَةِ الْمُرْسَلِيْنَ مَنْ اَتَاهُ الرُّوْحُ
الْاَمِيْنُ، مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَارْكَبَهُ الْبُرَاقَ
وَخَرَقَ بِهِ السَّبْعَ الطِّبَاقَ، لِمُبَاشَرَةِ جَمَالِ
الْجَلَالِ الْاَزَلِيِّ، وَمُعَاشَرَةِ كَمَالِ الْعِزِّ
الْاَبَدِيِّ، وَرُقِّيَ عَلَيْهِ مُخَدَّرَاتُ اَنْبَاءِ الْكَوْنَيْنِ
وَاَسْرَارُ الْمُلْكَيْنِ، وَاُمُوْرُ الدَّارَيْنِ، وَعُلُوْمُ
الثَّقَلَيْنِ فِيْ مَجْلِسٍ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى)
وَاَنَّثَهُ رُؤَسَاءُ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُسَلِّمَةً عَلَيْهِ
وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى وَاَقْبَلَتْ مُلُوْكُ الْاَمْلَاكِ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ تَسْعٰى بَيْنَ يَدَيْهِ، وَدُهِشَتْ لِجَمَالِهِ اَنْصَارُ
سُكَّانِ الصَّفِيْحِ الْاَسْنٰى، وَخَشَعَتْ لِهَيْبَتِهِ اَعْنَاقُ اَهْلِ
السُّرَادِقِ الْاَسْنٰى وَخَضَعَتْ لِعِزَّتِهِ رُؤُسُ
اَصْحَابِ صَوَامِعِ النُّوْرِ وَشَخَصَتْ لِكَمَالِ مَجْدِهٖ

Marfat.com

أَعْيُنُ الْكَرُوبِيِّينَ وَالسَّرُوحَانِيِّينَ ، وَوَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ صُفُوفًا
مِّنَ الْمُقَرَّبِينَ وَابْتَهَجَتْ حَضَائِرُ الْقُدْسِ بِرَجُلِ الْمُسَبِّحِينَ
وَاهْتَزَّ الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ طَرَبًا بِرُؤْيَتِهِ وَرَنَّتِ
الْجِنَانُ وَالْحُورُ الْحِسَانُ فَرَحًا بِمَقْدَمِهِ وَافْتَخَرَ الْعُلَى
عَلَى الثَّرَى بِمَسْرَاهُ وَانْكَشَفَتْ لِعَيْنِ الْمُخْتَارِ الْأَسْرَارُ
وَرُفِعَتْ لِصَاحِبِ الْأَنْوَارِ الْاسْتَارُ وَتَقَدَّمَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ
إِلَى دَائِرَةٍ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ وَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْحَبِيبُ
الْمُقَرَّبُ تَهَيَّأْ لِتَلَقِّي اللهِ تَعَالَى وَحْدَكَ خَالِيًا وَزَجَّهُ
فِي النُّورِ وَعِنْدَ التَّنَاهِي يَقْصُرُ الْمَطَاوِلُ فَانْتَهَى مَسْرَاهُ
إِلَى مُسْتَوًى يُسْمَعُ فِيهِ صَرِيفُ الْأَقْلَامِ بِمَا يُوحَى عَلَى
صَفَاةِ اللَّوْحِ الْأَعْظَمِ وَسَمَا رَفْرَفُ النُّورِ إِلَى
الْأُفُقِ الْأَعْلَى وَطَارَ بِجَنَاحِ الْأَشْوَاقِ إِلَى مَقَامِ دَنَا فَتَدَلَّى
وَأَنْزَلَهُ فِي مَضِيفِ الْكَرَمِ فِي رَوْضَةِ قَابَ قَوْسَيْنِ ،
وَبَسَطَ لَهُ فَرَاشُ الدُّنُوِّ فِرَاشَ أَوْ أَدْنَى سَمِعَ
مِنْ جَنَابِ الرَّفِيعِ الْأَعْلَى ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللهِ ، تَلَقَّاهُ الْحَبِيبُ بِالْإِكْرَامِ ، وَنَادَاهُ الْجَلِيلُ
بِالسَّلَامِ ، وَبَسَطَ مُقْتَضَى رَحْمَتِهِ وَآنَسَ مُزْعِجَ
وَحْشَتِهِ ، نُوغِيَ بِمُخَاطَبَاتٍ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى
كُوشِفَ بِعِيَانٍ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى هُمَّ أَنْ يُجِيبَ
فَسَبَقَهُ الْقَدَرُ فَفَتَحَ فَمَهُ فَقَطَرَتْ فِيهِ قَطْرَةٌ مِنْ
بَحْرِ الْعِلْمِ الْأَزَلِيِّ ، فَعَلِمَ بِهَا عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

Marfat.com

ثُمَّ عَادَ إِلَى مَعَالِمِهٖ وَاَهْلِ عَوَالِمِهٖ وَبَيْنَ يَدَيْهِ، صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ، شَاوِيْشُ هٰذَا عَطَّارُنَا يَتَرَنَّمُ بِاَنَاشِيْدِ عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ تَاجُ شَرَفِهٖ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، طِرَازُ حُلَّتِهٖ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى نَادٰى مُنَادِيْ سُلْطَانِ عِزِّهٖ فِيْ طَبَقَاتِ الْاَكْوَانِ وَصَفَحَاتِ الْوُجُوْدِ بِلِسَانِ الْاَمْرِ بِالتَّشْرِيْفِ تَعْظِيْمًا لَّهٗ وَتَكْرِيْمًا، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَهُ الطَّاهِرَةَ مِنَّا اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ اَجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ مَاجَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ، اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ الْحَبِيْبِ مُحَمَّدٍ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحَبِيْبِ مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ الْحَبِيْبَ مُحَمَّدًا، اَللّٰهُمَّ اَفِضْ عَلَيْنَا مِنْ فَائِضِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاحْشُرْنَا يَارَبَّنَا فِيْ زُمْرَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنَا يَارَبَّنَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِبَرَكَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَدْخِلْنَا وَوَالِدِيْنَا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَرْزُقْنَا النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ بِجَاهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ"

ترجمہ: ختم کرنے والے، پروردگار عالم کے محبوب، دبروزِ قیامت الٰہی درود بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ

Marfat.com

چمکتے ہاتھ پاؤں، اور نورانی پیشانی والوں کے قائد اور گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے ہیں۔ اس مقامِ محمود پر فائز ہونے والے ہیں، جس سے وُہ پہلے پچھلوں سب سے ممتاز نظر آئیں گے، جو اس حوضِ کوثر کے مالک ہیں جس پر آنے والے سیراب ہوں گے۔ جن کا نامِ گرامی احمد ابوالقاسم (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے۔ جو المزمل المدثر، طٰہٰ اور یٰسین ہیں جو چشمِ عالم کی پتلی، اور انگشتری وجود کے نگینہ ہیں، جو سینۂ وحی سے دُودھ پینے والے ہیں، رازِ ازل کے امین اور مصیبت زدوں کے دُکھ درد دُور فرمانے والے ہیں۔ جو زبانِ قدم کے ترجمان، عزت و عظمت کے علمبردار، بزرگی کی باگ ڈور کے مالک، اور اہلِ ایمان شفقت و رحمت فرمانے والے ہیں، جو سلسلۂ نبوت کا واسطہ، تاجِ رسالہ کا موتی، اور قافلۂ ولایت کے راہنما ہیں۔ جو مقربینِ بارگاہ خُداوندی کے امام، حضرات انبیائے کرام کے لشکر کے پیشوا ہیں۔ وہ جن کی خدمت میں، رب العالمین کی طرف سے رُوح الامین حاضر ہوئے۔ پھر ان کو براق پر سوار کیا، اور ساتوں آسمان عبُور کروائے۔ تاکہ وُہ جلالِ ازلی کے جمال سے ہمکنار ہوں، اور اعزازِ ابدی کے کمال میں حاضر ہوں، اور دو جہان کے چُھپے غیوب و رموز کو ان پر بے نقاب کیا جائے، اور جِنّوں انسانوں کے علُوم اُن پر "لَقَدْ رَاٰی[1] مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی" کی مجلس میں مُنکشف

---

[1] یقیناً حضور نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (سورۂ النجم)

Marfat.com

کئے جائیں۔ اور جب حضور اُفقِ اعلیٰ پر پہنچے تو اولوالعزم رسُول صلی اللہ علیہم وسلم ان کی خدمت میں سلام کرتے ہُوئے حاضر ہُوئے۔ اور بڑے بڑے شہنشاہ ان کے سامنے ادب واحترام سے دوڑتے آئے۔ وہ جن کے حُسن جمال سے بلند آسمان کے بسنے والے ورطۂ حیرت میں ڈوب گئے جن کی ہیبت کے آگے نورانی پردوں کے پیچھے رہنے والوں (فرشتوں) کی گردنیں جھک گئیں جن کی عزّت کے آگے کوہِ نُور کی بلند و بالا چوٹیوں پر فائز جلیل القدر ہستیوں کے سر جھک گئے جن کی کامل بزرگی کے آگے فرشتوں اور رُوحانیوں کی آنکھیں بھی کُھلی کی کُھلی رہ گئیں۔ اور مقرّب فرشتے جن کے حضور صَف بستہ کھڑے ہیں اور تسبیح کرنے والوں کے نغموں سے جنّت کی رونق دوبالا ہوگئی جن کی شادیٔ دیدار سے عرش و کرسی جھوم جھوم گئے۔ اور جن کی تشریف آوری کی خُوشی میں جنّت اور خُوب صُورت حُوروں کو سجایا گیا۔ اور جن کو دیکھ کر بلندی نے پستی پر فخر کیا، جن کی برگزیدہ آنکھ پر اسرار و رمُوز کھل گئے۔ نُور والوں کے لیے پردے اٹھا دیئے گئے جن کو لے کر رُوح الامین "وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ"[1] کے دائرے تک پہنچ گئے اور اُن سے عرض کیا اے حبیبِ مُقرّب، سب سے الگ تھلگ، تن تنہا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لیے تیار ہو جائیے اور سرکار کو عالمِ نُور میں مختصر وقت میں پھرایا اور منزل پر پہنچ کر مُسافر

---

[1] ہم میں سے ہر ایک کا ایک متعیّن مقام ہے۔

Marfat.com

ٹھہرتا ہی ہے۔ پس ان کی سیر بھی ایک مقامِ ہموار پر ختم ہوئی جہاں لوح پر قلمِ قدرت کے چلنے کی آواز آ رہی تھی۔ اور آپ نوری رفرف پر سوار ہو کر اُفق اعلیٰ (کائنات کے آخری کنارے) کی طرف روانہ ہوئے اور شوق و ذوق کے بال و پر لگا کر مقامِ دنی تدلّی کی جانب محوِ پرواز ہوئے، اور اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو قَابَ قَوْسَیْنِ کے باغ میں، عزت و عظمت کے مہمان خانے میں ٹھہرایا۔ اور اَلدَّنُوّ (قُرب) کا فرش بچھانے والے نے اُن کے لیے اَوْ اَدْنیٰ کا فرش بچھایا۔ پھر سرکار نے بارگاہِ بلند و بالا سے سُنا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰه" ان سے دوست نے باعزت طور پر ملاقات فرمائی اور خدائے بزرگ و برتر نے ان پر سلام بھیجا اور ان کے دل و دماغ سے پریشانیاں دُور فرمائیں اور ان کی تنہائیوں کی بے قراریوں کو سکون و قرار بخشا، جن سے فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِهٖ مَآ اَوْحیٰ کے سُریلے خطابات سے نوازا گیا۔ جن کی آنکھوں کے سامنے وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی کے جلوے بے نقاب کئے گئے، آپ نے جواب دینے کا ارادہ فرمایا لیکن تقدیر نے آگے بڑھ کر ان کا منہ کھولا اور انس میں علم ازلی کے سمندر کا ایک قطرہ ٹپکایا، جس سے آپ نے پہلوں پچھلوں سب کے جان لیا۔ پھر حضور اپنے آثار اور اہلِ دنیا کی طرف اس حال میں تشریف لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے هٰذَا عَطَآؤُنَا (یہ ہماری عطا ہے) القرآن) اور عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ (ہمارا وہ بندہ جس پر ہم نے انعام فرمایا) کے نغمے زبانِ مُبارک پر تھے جن

Marfat.com

کا تاج شرف محمد رسول اللہ ہے جن کے حُلّہ کی زینت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے (یہ آنکھ جھپکی، نہ بڑھی، طبقات عالم اور صفحات وجود میں جن کی حکومت قاہرہ کے منادی نے، عظمت و حُرمت کے طور پر بآواز بلند پکارا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط (بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس غیب کی خبریں دینے والے (نبی) پر درُود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درُود اور خُوب خُوب سلام بھیجو"! الٰہی ہماری طرف سے اُن کی رُوحِ پاک پر افضل ترین درود و سلام بھیجیو! اور تُو نے کسی بھی نبی کو اس کی اُمّت کی طرف سے جو جزا دی ہے اس سے افضل اور کامل تر جزا ہماری طرف سے سرکار مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم سے مُحبّت فرماتا مُحمّد کے رب، حبیب مُحمّد پر ایسا درود و سلام بھیج جیسے تُو حبیب مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم سے مُحبّت فرماتا ہے اے اللہ! ہم پر ہمارے آقا مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان کر دے اور اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارے آقا مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ میں اٹھائیو! اور اے پروردگار! سیّدنا مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں کے صدقے عذاب قبر اور روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے بچائیو! اور ہمارے آقا مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حوض ہم کو اور ہمارے والدین کو جنّت میں داخل فرمائیو! اور سیّدنا مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت و عظمت کے صدقے ہم کو اپنی ذات پاک کا دیدار نصیب فرمائیو! اے اللہ

Marfat.com

حضور پر اور حضور کے آل و اصحاب پر، اور آپ کی ازواجِ مطہرات
پر، آپ کے مددگاروں اور پیروکاروں پر اور ان کے ہمراہ ہم پر
درود و سلام بھیج، اے رب العالمین!

اس دُرود شریف کو امام قسطلانی نے کتاب "مسالک الحنفا" میں ذکر کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ میں نے یہ دُرود شریف شیخ خیرالدین ابن ابی السعود بن ظہیرؒ اکملی رحمۃ اللہ کے خط سے نقل کیا ہے۔

اکسٹھواں دُرود شریف

سیّدی ابوالحسن البکری کا

اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مَلِكِ الْكَمَالَاتِ، وَقُطْبِ
الْبِدَايَاتِ وَالنِّهَايَاتِ، وَسَيِّدِ اَهْلِ الْاَرْضِ
وَالسَّمٰوٰتِ اَلِفِ الْاِمَامَةِ وَبَآءِ الْبَرَكَةِ، وَتَآءِ التَّمَامِ، وَثَآءِ
ثَمْرَةِ الْعِزِّ وَجِيْمِ الْجَمَالِ وَحَآءِ الْحَقِّ وَخَآءِ الْخُلُوْدِ
الدَّائِمِ وَدَالِ الدَّيْمُوْمَةِ الْاَبَدِيَّةِ وَذَالِ ذَمِّ الْاَغْيَارِ
الشَّيْطَانِيَّةِ وَرَآءِ الرِّفْعَةِ الْقُطْبِيَّةِ وَزَآئِ الزِّيْنَةِ
الْجَمَالِيَّةِ، وَسِيْنِ السُّمُوِّ اِلَى الْمَعَارِفِ الْعَلِيَّةِ وَشِيْنِ
الشَّرْفِ الْاَكْبَرِ وَصَادِ الصِّدْقِ الْاَنْوَارِ، وَضَادِ
الضَّوْءِ اللَّامِعِ الْاَزْهَرِ، وَطَآءِ طُلُوْعِ شَمْسِ الْعِزِّ
وَالْمَعْرِفَةِ، وَظَآءِ الظُّهُوْرِ فِيْ مَرَاتِبِ الْعِزِّ الْمُشَرَّفَةِ،
وَعَيْنِ عِنَايَتِكَ الْاَزَلِيَّةِ، الْاَبَدِيَّةِ وَعَيْنِ الْغُفْرَانِ

Marfat.com

الْوَارِدِ مِنْ فَضْلِكَ وَرُتَبِ كَمَالِكَ وَفَآءِ وَقَافِ قَهْرِ الْمُخَالِفِ
بِالْخَطِيْئَةِ الْقَوِيَّةِ وَكَافِ كَمَالِكَ الْعَالِيْ وَلَامِ بِقَائِكَ
الْغَالِيْ، وَمِيْمِ مَبْدَأِ الْاَشْيَآءِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَّ
نُوْنِ نِهَايَاتِهَا سِرًّا وَّعَلَنًا وَهَآءِ الْهُوِيَّةِ الْعُظْمٰى،
وَوَاوِ وُرُوْدِ الْمَشْرَبِ الْاَسْنٰى، مَنْ لَّا نَظِيْرَ لَهٗ فِيْ
خَلْقِكَ وَلَا مُسَاوِيَ لَهٗ فِيْ حَضْرَةِ عِزِّكَ وَيَآءِ يُسْرِ
الذِّكْرِ بِبَرَكَتِكَ ثُمَّ بِبَرَكَةِ عَيْنِ اَفْلَاكِ الْعِزِّ
وَسُلْطَانِ سُرَادِقَاتِ الْحِفْظِ وَرَئِيْسِ الْجِنَانِ، وَالشَّافِعِ
مِنَ النِّيْرَانِ، الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ الظَّاهِرِ،
الْبَاطِنِ، الْجَبَّارِ، الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ، الْمُهَيْمِنِ،
سَيِّدِ اَوْلِيَائِكَ الْعَارِفِيْنَ، وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، مَنْ لَاحَ جَمَالُهٗ فِي الْقِدَمِ
وَاَشْرَقَ نُوْرُهٗ اِلَى الْوُجُوْدِ بِلَا عَدَمٍ، سَيِّدِ الْاَسْرَارِ
الْمَلَكُوْتِ، وَالْعَالِمِ بِنِهَايَةِ الرَّغْبُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ،
مَنْ اَقَامَ الْحَقَّ وَاَذَلَّ الطَّاغُوْتِ، نُوْرِكَ الْاَتَمِّ،
وَفَضْلِكَ الْاَعَمِّ، قُطْبِ الْاَقْطَابِ، وَمَلَاذِ الْاَحْبَابِ،
الدَّاخِلِ عَلَيْكَ مِنَ الْبَابِ، بَابِ الْخَيْرَاتِ، وَمِفْتَاحِ
الْبَرَكَاتِ، شَمْسِ الْمَعَانِي الزَّهِرَةِ، وَسَيِّدِ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ، مَنْ لَّمْ يَغِبْ عَنْ حَضْرَتِكَ طُرْفَةَ
عَيْنٍ، وَلَمْ يَعْرِفْ غَيْرَكَ مِنَ الزَّمَانِ وَالْاَيْنِ،
سَيِّدِ الدَّآلِّيْنَ عَلَيْكَ، الْمُوَصِّلِيْنَ اِلَيْكَ، نُوْرِ بَهْجَةِ

Marfat.com

اَلْاَسْرَارِ، اَلْعَالِمِ بِكَشْفِ الْاَسْتَارِ، اَلسَّابِرِ مِنْ وَصْفِكَ
الْغَفُوْرِ السَّتَّارِ، مَظْهَرِكَ التَّامِّ، وَعَيْنِ جُوْدِكَ الْعَامِّ،
سَيِّدِنَا الْاَكْمَلِ، وَنُوْرِنَا الْاَفْضَلِ، خَيْرِ مَنْ سَبَقَ
وَلَحِقَ دَائِمِ النُّوْرِ، وَاضِحِ الظُّهُوْرِ، اَلْحُجَّةِ الْقَاطِعَةِ،
ذِي الْبَرَاهِيْنِ السَّاطِعَةِ، شَمْسِ الْعُلُوْمِ، وَقَمَرِ
جِلَاءِ الْغُمُوْمِ، سَيِّدِ الْاَطْفَالِ وَالْكُهُوْلِ، وَقُطْبِ
دَوَائِرِ الْعِزِّ الْمَقْبُوْلِ، مَنْ خَفَقَتْ لَهُ الرِّيَاحُ،
وَذَلَّتْ لَهُ الْاَقْطَابُ، وَدَرَجَ الرُّسُلُ تَحْتَ لِوَائِهِ.
وَنَالُوْا اَشْرَفَ كَمَالِهِ وَاِيْوَائِهِ، فَرْدِ الْاَفْرَادِ،
وَقُطْبِ الْاَقْطَابِ وَوَتِدِ الْاَوْتَادِ، اَلْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى،
خَيْرِ مَنِ اتَّقٰى، مَنْ قُرِّبَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى،
وَلَاحَ مِنْ مَظْهَرِ النُّوْرِ الْاَسْنٰى، اِمَامِ حَضَرَاتِ الْكَمِلَةِ
وَسَيِّدِ اَهْلِ الرُّتَبِ الْفَاضِلَةِ، سِرَاجِ الْاُمَّةِ، وَكَنْزِ الذُّخْرِ
الْكَاشِفِ لِكُلِّ عِلَّةٍ، نِهَايَةِ اَعْمَالِ الْوَاصِلِيْنَ، وَغَايَةِ
رَغْبَةِ الرَّغِبِيْنَ، مَنْ سَأَلَكَ بِهٖ آدَمُ فَنَجَا، وَكُلُّ
رُسُلِكَ اِلَيْهِ قَدْ الْتَجَا، اَلْحَبْلِ الْمُمْتَدِّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
خَلْقِكَ، سَعِيْدِ الشُّعَدَاءِ سَيِّدِ السَّادَاتِ، فَرْدِ الْاِحَاطَاتِ
وَالْكَمَالَاتِ وَالنِّهَايَاتِ، حَوْضِ الْعِلْمِ الْخَطِيْبِ، وَمَظْهَرِ سِرِّ
الْقَوْلِ الْمُصِيْبِ، مَنْ لَاحَ فِيْهِ وَعَلَيْهِ كَلَامِكَ الْقَدِيْمُ
وَظَهَرَ فِيْهِ نُوْرُ سِرِّكَ الْعَظِيْمِ، مَنْ فَضَّلْتَ تُرْبَتَهٗ
عَلَى الْعَرْشِ، وَقَرَّبْتَهٗ مِنْ عِزِّكَ وَقُدْسِكَ وَهُوَ

Marfat.com

نُوْرُكَ الْاَعْظَمُ، وَجَمَالُكَ الْاَكْرَمُ ، وَكَمَالُكَ الْاَقْدَمُ، وَصِرَاطُكَ
الْاَقْوَمُ مَنْ اَقَمْتَ بِهٖ لِعَظْمَتِهٖ، وَشَرَّفْتَهٗ فِيْ ذٰلِكَ لِسِيَادَتِهٖ،
مَنْ اَفْرَدْتَّهٗ فَانْفَرَدَ ، وَوَحَّدْتَّهٗ بِكَ فَتَوَحَّدَ ،خَيْرُ الْاَوَّا
ئِلِ وَالْاَوَاخِرِ، مُشْرِقِ الْبَوَاطِنِ وَالظَّوَاهِرِ الْمُفِيْضِ عَلَى
الْوَارِدِيْنَ اِلَيْكَ ، اَلْمُمِدِّ لِلْوَاصِلِيْنَ اِلٰى حَضْرَتِكَ، مَنْ
مَلَأَ نُوْرُهٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاَحَاطَ بِعِلْمِ
الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، وَتَحَقَّقَ بِحَقَائِقِ الْعِرْفَانِ وَالْيَقِيْنِ،
وَتَمَّ قَبْلَ مَظَاهِرِ التَّكْوِيْنِ، وَكَتَبْتَ اسْمَهٗ عَلٰى عَرْشِكَ
قَبْلَ ظُهُوْرِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ نِهَايَةِ الْاِمْدَادِ وَالْاِمْدَادِ
وَكِفَايَةِ الْاِسْعَادِ مَنِ اهْتَدَتْ بِهِ السَّائِرُوْنَ، وَاسْتَرْ
شَدَتْ بِهِ الْمُسْتَرْشِدُوْنَ مَنْ رَحِمْتَ بِهِ الْعَالَمَ
بِسَبَبِهٖ، وَاَعْلَيْتَ الصِّدِّيْقِيْنَ بِهٖ، لِشُهُوْدِ شَرِيْفِ رُتَبِهٖ،
مَنْ حَقَّ الْحَقَّ وَاَبْطَلَ الْبَاطِلَ، وَشَقَقْتَ لَهٗ مِنْ اِسْمِكَ
لِيَفْرَدَ عَنِ الْاَوَاخِرِ وَالْاَوَائِلِ: اَحْمَدِ هٰذَا الْعَالَمِ
الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ، وَاَشْرَفِهٖ وَاَجَلِّهٖ فِيْ سَائِرِ
التَّقَادِيْرِ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ
كُلِّ مَحْمُوْدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَحَامِدٍ، وَاَجَلِّ مَنْ حَمِدَ
وَحُمِدَ وَجَمَعَ الْمَحَامِدَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مَا دَامَ ذِكْرُكَ
وَمَا اَشْرَقَ عِزُّكَ وَمَا عَرَفَكَ عَارِفٌ، وَمَا وَقَفَ
بِبَابِكَ وَاقِفٌ ، مَا نَطَقَ فَمٌ، وَخَطَّ قَلَمٌ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ

Marfat.com

مِنَّا وَاعْفُ عَنَّا، وَاسْتَجِبْ لَنَا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِمَنْ
اَحَبَّنَا فِيْكَ، وَلِمَنْ اَحْبَبْنَاهُ مِنْ اَجْلِكَ وَلِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَكُنْ
لَهُمْ وَلَنَا وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَسُبْحَانَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ
شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ، دَعْوَاهُمْ فِيْهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَّاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

ترجمہ: الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ کمالات کے بادشاہ پر درود بھیج! جو ابتداؤں اور انتہاؤں کے مدار ہیں اہلِ زمین اور اہلِ آسمان کے سردار ہیں جو امامت کے الف برکت کی با، تمام (کمال) کی تاء، ثمرۂ عزت کی ثا، جمال کی جیم، حق کی حا، خلود (دوام) کی خا، اور دوام کی دال ہیں، جو شیطانی اغیار کی مذمت کی ذال، رفعت قطبیہ کی راء، اور زینتِ جمال کی زاء، بلند ترین معرفتوں کے آسمان (سماء) کی سین، بڑے شرف کی شین، صدقِ منور کی صاد، چمکتی دمکتی روشنی (ضو) کی ضاد، عزت و معرفت کے سورج کے طلوع کی طا اور بلند ترین مراتبِ ظہور کی ظا ہیں۔ وہ جو ازلی، ابدی عنایت کی عین، اور تیرے فضل و کرم اور مراتبِ کمال سے آنے والی مغفرت کی غین ہیں۔ اور اس قہرِ مخالف کی فا اور قاف ہیں جو

Marfat.com

شدید ترین خطاؤں پر نازل ہوتا ہے۔ جو تیرے بلند ترین کمال کے کاف، اور تیری دشوار تر ملاقات (لقاء) کے لام ہیں۔ جو اشیاء کی ظاہری و باطنی ابتداء (مبدأ) کی میم اور ان کی ظاہری و باطنی انتہاء (نہایۃ) کا نون ہیں۔

بقول علامہ اقبال مرحوم۔

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

اور ہُویّت عُظمیٰ (حقیقتِ کُبریٰ ذات باری تعالیٰ کی ہا ہیں جو بلند ترین مذہب و مشرب کے وارد ہونے کی واؤ ہیں جن کی مثال تیری مخلوق میں کہیں نہیں اور جن کے برابر تیری بارگاہِ عزّت میں کسی کی رسائی نہیں۔ جو تیری برکت سے "یٰسٓ ذِکْر" دیا والٰہی کی آسانی، کی یاؔ ہیں۔ پھر آسمان عز و افتخار کی برکت، اور حفظ و امان کے مضبوط اصحاب اور رئیسِ جنّت ہونے اور آتش دوزخ سے بچانے والے صاحبِ شفاعت ہیں۔ جو باب وجود کو کھولنے والے بھی ہیں اور بند کرنے والے بھی، جو اوّل ہیں، آخر ہیں، ظاہر ہیں باطن ہیں جو گرفت فرمانے والے، شفقت فرمانے والے، رحم فرمانے والے اور نگرانی فرمانے والے ہیں جو تیرے اولیائے عارفین، تیرے ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں۔ صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم۔ وہ جن کا جمالِ ظہورِ کائنات سے پہلے چمکا ۔۔۔ کا نُور ایسے وجود کی طرف ۔۔۔ جن کا عدم نہیں۔ رازہائے کائنات کے سردا ۔۔۔ ے وسیلے کی انتہا (رب العزّت)، کو جاننے

Marfat.com

والے جنہوں نے حق کو قائم فرمایا اور شیطنت کو دبایا۔ وہ جو تیرے نُورِ کامل، اور فضل عام ہیں، وہ جو مراکز دین کے مرکز ہیں۔ دوستوں کی پناہ گاہ۔ جو تیری بارگاہ میں دروازے سے ہو کر اندر آنے والے ہیں، جو تمام بھلائیوں کا دروازہ، اور برکتوں کی چابی ہیں۔ چمکتے معانی کے سُورج، اور دنیا و آخرت کے سردار ہیں، وُہ جو تیری بارگاہ سے پل بھر جُدا نہ ہُوئے اور زمان و مکاں میں کہیں بھی کبھی تیرے غیر کو نہ جانا۔ تیری ذات پر رہنمائی کرنے والوں اور تیری بارگاہ تک پہنچنے والوں کی رہنمائی کرنے والوں کے آقا۔ وہ جو حقائق سے پردے اٹھانا جانتے ہیں۔ جو تیری صفات مغفرت و پردہ داری کے مظہر، بخشنے والے اور عیب پوش ہیں۔ جو تیرے مظہر کامل، اور تیری عام جود و عطا کا منبع ہیں۔ ہمارے کامل ترین آقا، اور ہمارے افضل ترین نُور ہیں۔ وہ جو پہلے پچھلوں سب میں بہتر ہیں۔ دائمی نُور ہیں۔ جن کا ظہور واضح اور دلیل قطعی ہے۔ چمکتے دلائل والے۔ علوم کے سُورج، غموں کے اندھیروں کو روشنی بخشنے والے چاند۔ بچوں اور بڑوں کے آقا۔ عزت مقبول کے دائروں کے مرکز۔ جن کے آگے گردنیں خم ہوئیں، جن کے آگے اقطاب دبے۔ جن کے جھنڈے تلے تمام نبیوں کو اکٹھا کیا گیا۔ اور انہوں نے آپ کے شرفِ کمال و پناہ کو حاصل کیا۔ یکتاؤں میں یکتا۔ قطبوں میں قطب۔ اوتادوں کے وتد۔ مضبوط سلسلہ ربط سب سے بہتر تقی جن کو مقامِ قاب قوسین کا قُرب عطا ہوا۔ وہ جو نُورِ اعلیٰ کے مظہر سے فروزاں ہُوئے۔ بارگاہ کاملہ کے پیشوا

Marfat.com

بلند و بالا شان والوں کے آقا۔ ملّت کے چراغ، ذخیرہ شدہ خزانہ،
ہر بیمار تن کو دوا فرمانے والے، واصلین کے اعمال کی انتہا، اور
اہل ترغیب کی آخری رغبت، وہ جن کا واسطہ دے کر آدم علیہ السلام
نے تجھ سے دعا کی اور نجات پائی اور جن کی آرزو تیرے
تمام رسولوں نے کیں۔ وہ جو تیرے اور تیری مخلوق کے درمیان
دراز رسّی ہیں نیک بختوں کے نیک بخت۔ آقاؤں کے آقا احاطہ
کرنے میں، کمالات و نہایات میں یکتا۔ جو علم کا سرسبز باغ اور صحیح
سچی بات کے مظہر ہیں۔ وہ جن کے باطن میں بھی اور ظاہر پر بھی تیرا
کلام قدیم چمکا۔ اور جن کے وجود اقدس میں تیرے ذاتِ عظیم الصفات
کا نور ظاہر ہوا۔ جن کی تربت انور کو تو نے عرش پر فضیلت بخشی، اور
جن کو تو نے اپنی عزت و قدرت کے قریب کیا۔ وہی تیرے
بڑے نور اور معزز جمال اور کمالِ قدیم اور راہِ مستقیم ہیں جن کی عظمت
کی بنا پر تو نے ان کی قسم کھائی (وَلَعُمْرُكَ) اور اس سلسلہ میں جن کی
بزرگی کے پیشِ نظر ان کو شرف عطا فرمایا۔ جن کو تو نے یکتا بنایا پس
وہ یکتا ہو گئے، اور تو نے اُن کو ایک کیا تو وہ ایک ہو گئے۔ پہلے
پچھلوں سب سے بہتر، ظاہر و باطن کو چمکا دینے والے۔ تیری طرف
آنے والوں کو فیضیاب فرمانے والے۔ پہنچنے کی تڑپ رکھنے
والوں کو تیری بارگاہ تک کھینچ کر لانے والے۔ جن کو نور نے
زمین آسمان اور اُن کے درمیان ہر جگہ کو بھر دیا، اور اوّلین و
آخرین کے علم کا احاطہ کر لیا، اور حقائقِ عرفان و یقین سے متصف
ہوئے۔ اور مظاہر کائنات سے پہلے تکمیل کے مراحل طے کئے۔

Marfat.com

اور جن کا نام اقدس تُو نے اوّلین و آخرین کے ظہور سے پہلے اپنے عرش
پر لکھا۔ وہ ثنائیوں اور مدّتوں کی انتہا، جو سعادت مندی کے لیے
کافی ہیں جن کے ذریعہ بھٹکے ہوؤں نے راہ پائی اور راہنمائی حاصل
کرنے والوں نے راہنمائی حاصل کی جن کے سبب سے تُو نے
کائنات پر رحمت فرمائی، اور جن کے صدقے تُو نے بچوں کی شان
بلند فرمائی، ان کے مرتبہ بلند کے موجود ہونے کی وجہ سے، وہ جنہوں
نے حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھایا۔ اور جن کا نام نامی تُو نے
اپنے اسم گرامی سے مشتق فرمایا۔ تاکہ وہ پہلے پچھلے سب میں یکتا رہیں۔
اس بڑی اور چھوٹی کائنات میں سب سے بڑھ کر اللہ کی حمد و ثنا
کرنے والے، اور ہر حیثیت سے، ہر ایک سے بڑھ کر بزرگ و برتر
ہمارے آقا محمد اور محمد کی آل پر، جو تیری مخلوق میں ہر قابل تعریف و
توصیف ہستی کے سردار ہیں۔ اور ہر تعریف و توصیف کرنے والے
کے بھی۔ جو تعریف کرنے والے ہیں اور جن کی تعریف کی جاتی ہے۔
اور جنہوں نے تمام خوبیاں سمیٹ لی ہیں، جیسے تُو نے رحمت
بھیجی، حضرت ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تُو ہی ستودہ
صفات بزرگ ہے۔ جب تک تیرا ذکر رہے اور تیری عزت
چمکے، اور جب تک کوئی پہچاننے والا پہچانے۔ اور جب تک
کوئی کھڑا ہونے والا تیرے دروازے پر کھڑا رہے۔ جب تک
منہ بولے اور قلم لکھے۔ الٰہی ہماری طرف سے قبول فرما۔ اور ہم
کو معاف فرما اور ہماری سُن لے۔ الٰہی ہماری اور ہمارے والدین
کی مغفرت فرما، اور جس نے تیری رضا کے لیے ہم سے محبت کی

Marfat.com

اور جس سے ہم نے تیری رضا کی خاطر محبت کی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی۔ الٰہی ان کو بخش دے۔ اور ان پر رحم فرما، اور اُن کا ہمارا اور تمام مسلمانوں کا ہو جا۔ الٰہی ہمارے آقا محمد پر درود بھیج اور ان کی تمام آل اور ان کے تمام صحابہ کرام پر۔ تمہارا رب العزت تمام خامیوں سے پاک ہے جو وہ منکرین بیان کر رہے ہیں۔ تمام رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ پروردگار عالمیاں کے لیے۔ سو پاکی ہے اس کو جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ جنتیوں کی پکار جنت میں یہ ہو گی کہ الٰہی! تجھے پاکی، اور ان کا ہدیہ و تحفہ وہاں ایک دوسرے کو سلام کرنا ہو گا۔ اور ان کی آخری صدا یہی ہو گی کہ سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

باسٹھواں درود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الذَّاتِ الْعُظْمٰى، مُكَمِّلَةِ اَهْلِ النُّوْرِ الْاَسْنٰى
تُطْبِ دَآئِرَةَ الْعَالَمِيْنَ، وَاسِطَةِ عِقْدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
صَفْوَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالدِّيْنِ، بُرْهَانِكَ الْقَاطِعِ
وَنُوْرِكَ السَّاطِعِ، وَارِثِ الْخِلَافَةِ الْكُبْرٰى، وَاِمَامِ الدُّنْيَا
وَالْاُخْرٰى، ذِى اللِّوَاءِ الْمَعْقُوْدِ وَالسِّرِّ الْمَشْهُوْدِ، وَالْمَقَامِ
الْمَحْمُوْدِ، وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ الْمَمْدُوْدِ، وَالْحَوْضِ

Marfat.com

اَلْمَوْرُوْدِ، وَالْكَوْثَرِ الْجَارِىْ، وَالنُّوْرِ السَّارِىْ، مَلِكِ الْكَمَالَاتِ
وَسُلْطَانِ الْبِدَايَاتِ وَالنِّهَايَاتِ، اَحْمَدِ كُلِّ عَالَمٍ وَّمُحَمَّدِ
كُلِّ مَقَامٍ مِّنْ خَلْقِ اٰدَمَ، جَامِعِ الْقُرْاٰنِ الْمُتَّصِفِ بِصِفَاتِ
الْكَمَالِ فِىْ كُلِّ اٰنٍ وَّاٰوَانٍ، اَلْبَرِّ الرَّحِيْمِ، اَلْمُهَيْمِنِ، اَلْجَبَّارِ،
اَلْعَزِيْزِ، اَلرَّؤُفِ، اَلسَّيِّدِ الْبَدْرِ، مَنْ اَتَمَّتْ بِحَيَاتِهِ
الدَّائِمَةِ، وَعِزَّتِهِ الْقَائِمَةِ، اَلْفَاتِحِ، اَلْخَاتِمِ، اَلشَّافِعِ،
اَلْاَمِيْنِ عَلٰى اَسْرَارِكَ الْجَوَامِعِ، اَلْحَاشِرِ لِاَهْلِ
الْخَيْرِ لِلْجِنَانِ، وَلِاَهْلِ الشَّرِّ لِلنِّيْرَانِ، اَلَّذِىْ تَمَّ
فِيْهِ مَظْهَرُكَ بِكُلِّ زَمَانٍ. وَالْقَائِمِ مَقَامِهِ بِكَمَالِ الْاِمْتِنَانِ
اَلْخَاتِمِ لِرُسُلِكَ الْكِرَامِ، اَلْمُحِيْطِ بِمَوَادِّ الْاِلْعَامِ،
اَلرَّسُوْلِ بِالظَّوَاهِرِ بِالْجَمَالِ الْبَشَرِيِّ وَالْاِشْرَاقِ
الظُّهُوْرِيِّ وَلِلْبَوَاطِنِ بِالنُّوْرِ السَّنِيِّ وَالْعَرْشِ الْهَنِيِّ.
اَلشَّاهِدِ عَلٰى كُلِّ رَسُوْلٍ وَالْمُبَلِّغِ لِنِهَايَةِ السُّؤَالِ، اَلَّذِىْ
شَهِدَكَ بِعَيْنِ رَأْسِهِ وَخَصَّصْتَهُ بِذَالِكَ تَمْيِيْزًا
لَّهُ فِىْ حَضْرَةِ قُدْسِهِ، اَلضَّحُوْكَ لِلُطْفِهِ وَمَظْهَرِ
اِمْتِنَانِهِ، اَلْعَالِىْ بِاِشْرَاقِ نُوْرِكَ عَلٰى صَفَحَاتِ
وَجْهِهِ وَثَنَايَاهُ وَلِسَانِهِ، اَلْعَاقِبِ لِرُسُلِ الْكِرَامِ
فِى الصُّوَرِ، اَلْمُتَقَدِّمِ عَلَيْهِمْ بِاُسْكَانِهِ وَالْمَكَانِ وَالْمَفَاصِلِ
وَنَوَاحِىْ وَخَوَاتِيْمِ الشُّوَرِ، اَلْفَاتِحِ لِلْمُقْفَلَاتِ، اَلْقَائِمِ
بِحَلِّ الْمُعْضَلَاتِ، اَلْقَتَّالِ لِكُلِّ غَوِىٍّ وَالْمُزِيْلِ
لِكُلِّ رَيْبٍ، اَلْقَيِّمِ اَلَّذِىْ تَمَّ بِهِ كُلُّ ظُهُوْرٍ وَجَمَعَ

Marfat.com

كُلِّ نُوْرٍ، اَلْمَاحِيْ لِظَلَامِ الشِّرْكِ وَالشُّكُوْكِ وَالْاَوْهَامِ
اَلْمُوْصِلِ لِدَارِ السَّلَامِ الْمُصْطَفٰى عَلٰى كُلِّ الْاَنَامِ، اَلْمُبَشِّرِ
بِلِقَاءِ الْمَلَكِ الْعَلَّامِ وَفَوَاتِحِ الْاِنْعَامِ وَخَوَاتِمِ
الْاِسْلَامِ مِنَ السَّلَامِ بِدَارِ السَّلَامِ اَلْمُتَوَكِّلِ
بِحَالِهٖ، اَلْمُظْهِرِ لِذٰلِكَ فِيْ مَقَالِهٖ لِئَلَّا يَأْلَفُ الْخَلْقُ
سِوَاكَ، فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَّا اِلَيْكَ، وَلَا يَعْتَمِدُوْنَ اِلَّا
عَلَيْكَ وَلَا يُؤَمِّلُوْنَ اِلَّا اِيَّاكَ اَلْمُتَمَتِّعِ بِبَقَاءِ نُوْرِكَ
فِيْ مَعَالِيْ مَعَالِمِ ظُهُوْرِكَ النَّبِيِّ الَّذِيْ اَنْبَاْتَهٗ بِكَ
فَاَنْبَاْتَكَ - اَلنَّذِيْرِ لِمَنْ عَمَاكَ بِتَخْوِيْفِهٖ بِكَ مِنْكَ
نَبِيِّ التَّوْبَةِ الَّتِيْ قَبِلْتَهَا مِنْ اُمَّتِهٖ بِلَا قَتْلٍ ظَاهِرٍ
لِلنُّفُوْسِ، مِنْ غَيْرِ مَشَقَّةٍ وَّلَا بُؤْسٍ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
الَّذِيْ اَنْ سَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَاِنْقَاذِ الْهَالِكِيْنَ
نَبِيِّ الْمَلَاحِمِ الْعُظْمٰى، وَمَوَاقِعِ الْخَيْرِ الْاَهْمٰى الَّذِيْ
هَدَيْتَ بِهٖ مَنْ كَانَ عَنْهُ اَعْمٰى وَفَتَحْتَ بِهٖ اَذَانًا
صُمًّا وَّاَعْيُنًا عُمْيًا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؛

Marfat.com

سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ، دَعْوَاھُمْ فِیْھَا سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلَامٌ وَّآخِرُ دَعْوَاھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ "

الٰہی ! اس ذات بزرگ پر درود بھیج ، جو برتر نور والوں کو مکمل کرنے والی ہے۔ دائرہ عالمین کی قطب ، اور سلسلۂ انبیا و رسل کی لڑی کا واسطہ ہے۔ دنیا ، آخرت اور دین کی برگزیدہ ترین ہستی۔ جو تیری قطعی دلیل اور روشن ترین نور ہے۔ جو خلافتِ کبریٰ کے وارث اور دنیا و آخرت کے امام ہیں جو لوائے حمد کے حامل ، اور اس راز کے محرم ہیں ، جس کا مشاہدہ کیا جائے گا۔ جو مقامِ محمود پر فائز اور سیدھی راہِ دراز اور اس حوض کے رہبر ہیں ، جس پر پیاسے پہنچیں گے۔ جو بہنے والے کوثر اور کائنات کے ذرّے ذرّے میں چمکتے دمکتے نور والے ہیں جو کمالات کے بادشاہ اور ابتدا و انتہا کے شہنشاہ ہیں۔ تمام جہانوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے والے اور تخلیقِ آدم سے ، ہر جگہ جن کی تعریف کی جاتی ہے۔ قرآن کو جمع کرنے والے ، ہر گھڑی اور ہر وقت صفاتِ کمال سے موصوف ، بہت نیک ، بڑے مہربان ، اُمّت کے نگہبان ، سب پر قابو پانے والے ، غالب ، شفقت و رحمت فرمانے والے ، جو سردار روشن ضمیر ہیں جن کی دائمی زندگی اور قائم عزت کی تو نے قسم کھائی ، جو بابِ نبوت کے کھولنے والے بھی ہیں اور سلسلۂ نبوت کو ختم فرمانے والے بھی۔ شفاعت فرمانے اور تیرے تمام رازوں کے امین ہیں۔ وہ جو نیکوکاروں کو جنت کے لیے اور شریروں کو جہنم کے لیے جمع فرمانے والے ہیں۔ وہ جن کی ذات میں ہر وقت

Marfat.com

تیری ذاتِ کامل کے انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ اور وہ جنہوں نے ہر مقام پر کمال احسان فرمایا جو تیرے معزز رسُولوں کا سلسلہ ختم فرمانے والے اور تمام نعمتوں کو احاطہ کرنے والے ہیں۔ جو ظاہر کے لیے انسانی حُسن و جمال اور ظاہری چمک دمک والے رسُول ہیں اور باطن کے لیے اعلیٰ ترین نُور اور عالی مرتبت زندگی کا نمونہ ہیں۔ جو ہر رسُول پر گواہ اور ہر سوال کا مسکت جواب دینے والے ہیں۔ وہ جنہوں نے اپنی سَر کی آنکھوں سے تیرا مشاہدہ کیا اور جن کو تُو نے اپنی بارگاہ میں ایسی خصوصیات کے ساتھ نوازا، جو رب تعالیٰ کے لُطف و احسان کا مظہر ہیں جن کے چہرۂ انور پر دانتوں اور زبان پر تیرے انوار رقص کرتے ہیں۔ جو صورت کے لحاظ سے تمام انبیائے کرام کے آخر میں اور مرتبہ و مقام کے لحاظ سے سب سے اوّل ہیں، جو سورتوں کے مفصّل حروف ابتدائیہ، کلماتِ اختتامیہ۔ بندشوں کو کھولنے والے مُشکلات کو حل کرنے والے، ہر سرکش سے بہت لڑنے والے اور ہر کمینہ کو مٹانے والے جو تقسیم فرمانے والے ہیں۔ جن سے ہر کمال کا ظہور تام ہوا۔ جنہوں نے ہر نُور کو جمع فرمایا۔ وہ جو شرک و شکوک اوہام کو مٹانے والے اور دارالسلام (سلامتی کے گھر، جنّت) تک پہنچانے والے ہیں۔ جو تمام انسانوں میں برگزیدہ ہے۔ بہت علم والے بادشاہ کی ملاقات ابتدائی انعام و اکرام اور اسلام کے آخری جامع نظام کی سلامتی کے ساتھ۔ حصُول جنّت کی بشارت دینے والے ہیں وہ جو اپنے ہر حال میں توکّل کرنے والے اور اپنی گفتگو میں اس حقیقت کو برملا ظاہر فرمانے والے ہیں۔ تاکہ مخلوق تجھے چھوڑ

Marfat.com

کر کسی سے رشتۂ الفت استوار نہ کرے۔ پس اب وہ (مسلمان) صرف
تیری طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتے
ہیں۔ اور ان کی آس تیرے سوا اور کچھ نہیں۔ وہ جو تیرے نُور کا چمک
کا نقاب اوڑھے ہوئے ہیں۔ تیرے ظہور کے بلند ترین مقام پر، وُہ جو
تیرے بتانے سے غیب کی خبریں دینے والے ہیں، سوانھوں
نے دنیا والوں کو تیری ذات وصفات کی خبریں دیں وہ جو تیرے
نافرمانوں کو تیرا نام لے کر بُرے انجام سے خبردار کرنے والے
ہیں۔ جو توبہ کے نبی ہیں۔ وہ جن کی اُمّت کی توبہ تُو نے جانوں کے
قتل کئے بغیر قبول فرمائی۔ بلا مشقّت وتکلیف، جو رحمت کے نبی
ہیں، جن کو آپ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور ہلاک ہونے
والوں کے لیے ذریعہ نجات بنا کر بھیجا۔ بڑی بڑی معرکہ آرائیوں اور
عظیم بھلائیوں والے نبی، وہ جن کے سبب تُو نے اندھوں کو راستہ
دکھایا، بہروں کو قوتِ سماعت عطا فرمائی، اندھوں کو بینائی اور
دلوں کو بصیرت عطا فرمائی۔ ہمارے آقا محمّد صلی اللہ علیہ وسلم، الٰہی
محمّد اور آلِ محمّد پر درود بھیج، جیسے تُو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر درُود
بھیجا، اور محمّد وآلِ محمّد پر اسی طرح برکت نازل فرما، جیسے تُو نے ابراہیم
آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تُو ستودہ صفات بُزرگ
ہے۔ تمہارا رب عزّت والا رب اس سے پاک ہے جو کچھ یہ بیان
کرتے ہیں اور تمام رسُولوں پر سلام، اور سب تعریفیں اللہ پروردگار
جہاں کے لیے۔ الٰہی تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے تیرے
سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مُعافی کا خواستگار ہُوں، اور تیری طرف

Marfat.com

متوجہ ہوتا ہوں۔ ان کی دُعا جنت میں یہ ہوگی کہ الٰہی تو پاک ہے۔ اور ہدیہ ان کا جنت میں سلام ہوگا۔ اور ان کی آخری دُعا یہی ہوگی کہ سب تعریفیں اللہ پروردگار جہاں کے لیے ہیں۔

یہ دونوں درُود شریف عارفِ باللہ سیدی ابوالحسن البکری صدیقی مصری رضی اللہ عنہُ کے ہیں۔ پہلے پر انہوں اپنی بہت بڑی کتاب "حقائق الکمالات" کو ختم کیا ہے۔ یہ کتاب اولیاً اللہ کے وظائف میں سب سے بزرگ، سب سے بڑی نفع بخش اور روشن تر ہے۔ تقریباً چالیس اوراق پر مشتمل ہے۔ عجیب و غریب اذکار سے شروع کی گئی ہے۔ سات مرتبہ بسم اللہ ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد فاتحہ ہے۔ اس کی ہر آیت کو دوسری آیت سے کسی مناسب تر اور بلیغ دُعا ذکر کر کے جُدا کیا گیا ہے۔ ازاں بعد اللہ تعالیٰ کے اسمائے مُبارکہ ہیں۔ یہاں تک کہ آخری میں یوں کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا سُبْحٰنَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَا حَیِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اسی ترتیب سے آخر تک، اور ہر اسمِ مُبارک کے بعد ایک ایسی جامع دُعا ہے جو حقائق و معارف پر مشتمل ہے۔ فصیح الفاظ اور بلیغ معانی کے ساتھ، جو تعلیم سے حاصل نہیں ہو سکتے بلکہ خُدائے بزرگ و برتر کی جانب سے فیضان ہے اور ہر دُعا کا خاتمہ مُصنّف نے ان الفاظ پر کیا ہے۔ یَا اللّٰہُ۔ یَا سُبْحٰنُ۔ یَا حَیُّ۔ یہاں تک کہ یہ عظیم الشان جزُ عجیب و غریب شان کے ساتھ ظاہر ہوا۔ جو میرے علم میں کسی دوسرے میں نہیں، دوسرے درُود شریف کو مؤلف نے حزب الانوار پر ختم کیا ہے، جو حقائق الکمالات کے جو کی ایک تہائی کے برابر ہے۔

Marfat.com

ترسٹھواں درود شریف

الصلاۃ الوسطیٰ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ، رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَاَكْرِمْ وَاَنْعِمْ عَلَى الْعِزِّ الشَّامِخِ، وَالْمَجْدِ الْبَاذِخِ وَالنُّوْرِ الطَّامِحِ وَالْحَقِّ الْوَاضِحِ، حِيْمِ الْمَمْلَكَةِ وَحَآءِ الرَّحْمَةِ وَمِيْمِ الْعِلْمِ وَدَالِ الدَّلَالَةِ وَاَلِفِ الذَّاتِ وَحَآءِ الرَّحْمُوْتِ وَمِيْمِ الْمَلَكُوْتِ وَدَالِ الْهِدَايَةِ وَجِيْمِ الْجَبَرُوْتِ وَلَامِ الْاَنْطَافِ الْخَفِيَّةِ وَرَآءِ الرَّافَةِ الْحَقِيَّةِ وَنُوْنِ الْيَقِيْنِ وَعَيْنِ الْعِنَايَةِ وَكَافِ الْكِفَايَةِ وَيَآءِ السِّيَادَةِ وَسِيْنِ السَّعَادَةِ وَقَافِ الْقُرْبَةِ وَطَآءِ السَّلْطَنَةِ وَهَآءِ الْعُرْوَةِ وَدَالِ الْوُثْقٰى وَصَادِ الْعِصْمَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ جَوَاهِرِ عِلْمِهِ الْعَزِيْزِ وَاَصْحَابِهٖ مَنْ اَصْبَحَ بِهِمُ الدِّيْنُ فِيْ حِرْزٍ حَرِيْزٍ، صَلَاتُكَ الْمُهَيْمَنَةَ بِعَظَمَةِ جَلَالِكَ، الْمُشَرَّفَةَ بِجَلَالِ جَمَالِكَ، الْمُكَرَّمَةَ بِعَظِيْمِ نَوَالِكَ دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ لَا انْتِهَآءَ لَهَا، سَامِيَةً بِسُمُوِّ رِفْعَتِكَ لَا انْقِضَآءَ لَهَا، صَلَاةً

Marfat.com

تَفُوْقُ وَتَفْضُلُ وَتَلِيْقُ بِمَجْدِ كَرَمِكَ وَعَظِيْمِ فَضْلِكَ
اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ لَا يُبَلِّغُ كُنْهُهَا وَلَا يُقَدِّرُ قَدْرُهَا كَمَا
يَنْبَغِيْ لِشَرَفِ نُبُوَّتِهٖ وَعَظِيْمِ قَدْرِهٖ وَكَمَا هُوَ لَهَا اَهْلٌ
صَلٰوةً تُفَرِّجُ عَنَّا بِهَا هُمُوْمَ حَوَادِثِ الْاَخْيَارِ وَ
تَمْحُوْ بِهَا عَنَّا ذُنُوْبَ وَجُوْدِنَا بِمَآءِ سَمَآءِ الْقُرْبَةِ حَيْثُ لَا حَيْثُ
وَلَا بَيْنَ وَلَا اَيْنَ وَلَا كَيْفَ وَلَا جِهَةَ وَلَا قَرَارَ وَلَا غَيْبَنَا
بِهَا فِيْ غَيَاهِبِ غُيُوْبِ اَنْوَارِ اَحَدِيَّتِكَ فَلَا نَشْعُرُ
بِتَعَاقُبِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَتُحَوِّلْنَا بِهَا سَمَاحِ رِيَاحِ فُتُوْحِ
حَقَآئِقِ بَدِيْعِ جَمَالِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَتُتَحِفُنَا بِهَا
اَسْرَارِ اَنْوَارِ نَيْنُوْنِيَّتِكَ فِيْ مِشْكَاةِ الزُّجَاجَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ
فَتَضَاعَفُ اَنْوَارُنَا بِلَا اِمْتِرَآءٍ وَلَا حَدٍّ وَّلَا اِحْصَارٍ
يَا رَبِّ يَا اللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ نَسْاَلُكَ بِدَقَآئِقِ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ الْمُتَلَاطِمَةِ اَمْوَاجُهَا فِيْ بَحْرِ بَاطِنِ خَزَآئِنِ
عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ بِاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ الزَّاهِرَاتِ الْبَاهِرَاتِ
عَلٰى مَظْهَرِ اِنْسَانِ عَيْنِ سِرِّكَ الْمَصُوْنِ اَنْ تُذْهِبَ عَنَّا
ظَلَامَ الْفَقْدِ بِنُوْرِ اُنْسِ الْمَجْدِ وَاَنْ تَكْسُوْنَا مِنْ حُلَلِ
صِفَاتِ كَمَالِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُوْرَ الْجَلَالَةِ وَاَنْ تَسْقِيَنَا مِنْ كَوْثَرِ مَعْرِفَتِهٖ سَحِيْقَ
تَسْنِيْمِ شَرَابِ الرِّسَالَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْجُوْدِ
الْاَكْرَمِ وَالنُّوْرِ الْاَفْخَمِ وَالْعِزِّ الْاَعْظَمِ الْمَبْعُوْثِ بِاَجَلِّ

Marfat.com

اَلْاَقْوَمِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ فَصِيْحٍ وَّاَعْجَمَ، سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُطْبِ
رَحَى النَّبِيِّيْنَ وَنُقْطَةِ دَائِرَةِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْمُخَاطَبِ
فِي الْكِتَابِ الْمَكْنُوْنِ بِقَوْلِكَ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
بِمَجْنُوْنٍ وَّاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ اَلْمَوْصُوْفِ بِقَوْلِكَ
الْكَرِيْمِ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ، وَاَرْضٰى عَنْ اَصْحَابِهٖ
اَئِمَّةِ الْهُدٰى لِمَنِ اهْتَدٰى وَنُجُوْمِ الْاِقْتِدَاءِ لِمَنِ
اقْتَدٰى مَا تَعَاقَبَتْ اَدْوَارُ الْاَنْوَارِ وَاَشْرَقَتْ
اَنْوَارُ الْاَسْرَارِ بِالْاَسْرَارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ،

شروع اللہ کے نام سے جو رحم فرمانے والا بہت مہربان ہے۔ برائی
سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت خدائے بزرگ و برتر سے ہی مل
سکتی ہے، اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، جو واضح طور پر
سچا بادشاہ ہے۔ محمد اللہ کے رسول، وعدے کے سچے اور اماندار
ہیں۔ الٰہی ہم پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمایا، اور ہم نے اس
رسول کی پیروی کی، سو ہم کو گواہوں کے ہمراہ لکھ لے۔ الٰہی درود و
سلام بھیج اور نیکی و عزت عطا فرما اور انعام فرما بلند تر عزت، برتر
عظمت اور عظیم تر نور پر۔ جو واضح حق ہیں۔ جو مملکت کی میم، رحمت
کی حا، علم کی میم، دلالت کی دال، ذاتِ باری تعالیٰ کا الف بہت
رحمتوں (رحموت) کی حا۔ بہت بڑے ملک (ملکوت) کی میم،
ہدایت کی دال، جبروت (قابو پانا) کی جیم، الطافِ خفیہ (پوشیدہ

Marfat.com

مہربانیوں) کا لام، حقیقی رافت (چین) کی رأ، منن (احسانات) کا میم، عنایت کا عین، کفایت کا کاف، سیادت کی یاء، سعادت کی سین، قربت کی قاف، سلطنت کی طأ، عروہ کی ہاء، وثقیٰ کی واؤ (عروہ وثقیٰ، مضبوط سہارا،) عصمت کی صاد ہیں۔ اور ان کی آل پر جو سرکار کے قابل صد تکریم علم کے موتی ہیں اور آپ کے صحابہ کرام پر جن کی وجہ سے، دین مضبوط حفاظت میں آگیا۔ وہ درود جو تیری عظمتِ جلال سے بابرکت ہو، جو تیری جلالتِ جمال سے مشرف ہو۔ جو تیری عظیم عطا سے قابلِ تکریم ہو، جو تیری دائمی حکومت سے دائمی ہو، جس کی کوئی انتہا نہ ہو، جو تیری برتری کے صدقہ، ایسا بلند مرتبت ہو، جو کبھی ختم نہ ہو، ایسا درود جو بلند تر، فاضل تر اور تیری بزرگی اور فضیلت عظمیٰ کے شرفِ نبوت اور علو مرتبت کے مناسب ہو اور جیسے حضور اس کے مستحق ہیں، ایسا درود جس سے حوادثِ اعتیار کے نسج و غم جاتے رہیں، اور جس کے ذریعے تو ہمارے وجود کے گناہوں کو آسمان قرب کے پانی سے دھو ڈالے، جہاں نہ جگہ ہے نہ درمیان ہے نہ کہاں ہے نہ کیسے، نہ جہت نہ ٹھہراؤ، اور جس سے تو ہم کو اپنے انوارِ توحید کے گھر سے انوار میں چھپا لے، پس ہم کو گردشِ شب و روز کی کوئی خبر نہ رہے اور جس کے ذریعے تو ہم کو اپنے نبی مختار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال جمال کی حیرتوں کو بے نقاب دیکھنے کی قوت ارزانی فرمائے۔ اور جس کے صدقے تو ہم کو ان زیتونی انوار کے رازوں کا تحفہ عطا فرمائے، جو آئینہ محمدیہ کے طاق میں محفوظ ہیں، جس سے ہمارے انوار، بغیر ختم ہوئے بے حد و حساب

Marfat.com

بڑھتے چلے جائیں۔ اے پروردگار! اے اللہ، اے سدا زندہ رہنے
والے! اے قائم رہنے والے! اے ہیبت و بزرگی کے مالک
اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ہم تجھ سے قرآن عظیم
کی ان معنوں باریکیوں کا سوال کرتے ہیں، جن کی موجیں تیرے محفوظ
خزانۂ علم میں موجزن ہیں۔ ان کی واضح نشانیوں کے ساتھ، جو چمک
رہی ہیں۔ روشن ہیں اس ذات پاک پر جو تیرے محفوظ راز کی آنکھ کی
پتلی کی مظہر ہے۔ کہ ہم سے اُلفتِ عظمت کے نُور کے صدقہ گمشدگی
کے اندھیروں کو دُور فرما دے۔ اور ہم کو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی صفاتِ کمال کے جوڑوں سے نُورِ جلالت کا لباس پہنا دے
اور ہم کو ان کے نورِ معرفت سے سُرخ رنگ کی تسلیمِ رسالت کی
شربت پلا دے الٰہی ان پر درُود بھیج جو سراپا بخشش و سخاوت ہیں عظیم
الشان نُور اور بہت بڑی عظمت ہیں۔ جن کو صاف سیدھی بات دے
کر مبعوث فرمایا گیا اور جو ہر زبان دان اور گونگے کے لیے اللہ کا
احسان ہیں۔ ہمارے آقا، ہمارے نبی اور ہمارے محبُوب محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم جو نبیوں کی چکی کی مرکزی کیل اور دائرہ رسُولوں کے
نقطہ ہیں۔ جن کو لوحِ محفوظ میں لکھی گئی کتاب (قرآن کریم) میں ان
الفاظ میں مخاطب بنایا گیا ہے۔ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ
(اے محبُوب تم اپنے رب کے فضل و کرم سے مجنون نہیں۔) وَاِنَّ
لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ۔ (اور بے شک تمہارے لیے
نہ ختم ہونے والا اجر ہے) جو تیرے اس قابلِ صد تکریم فرمان کے
ساتھ موصوف ہیں۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ (اور بے شک

Marfat.com

تم اخلاق کے بلند ترین درجہ پر فائز ہو،) اور حضور کے ان صحابہ کرام سے راضی ہو جیے، جو متلاشیان ہدایت کے لیے، ہدایت کے امام ہیں۔ اور پیروی کرنے والوں کے لیے اس وقت تک لائق اقتدار ستارے ہیں، جب تک نور کا دَور جاری ہے، اور چھُپے رازوں کے انوار چمکتے رہیں گے۔ اور تمام تر حمد و ثنا کے سزاوار اللہ پروردگار عالمیان ہیں۔

چونسٹھواں درُود شریف ذاتیہ

یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى الطَّلْعَةِ الذَّاتِ الْمُطَلْسَمِ وَالْغَيْثِ الْمُطَمْطَمِ وَالْكَمَالِ الْمُكَتَّمِ لَاهُوْتِ الْجَمَالِ وَنَاسُوْتِ الْوِصَالِ وَطَلْعَةِ الْحَقِّ، هُوِيَّةِ اِنْسَانِ الْاَزَلِ فِيْ نَشْرِ مَنْ لَّمْ يَزَلْ، مَنْ اَقَمْتَ بِهٖ نَوَاسِيْتِ الْفَرْقِ اِلٰى طُرُقِ الْحَقِّ فَصَلِّ اَللّٰهُمَّ بِهٖ مِنْهُ فِيْهِ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

ترجمہ: الٰہی درُود، سلام اور برکت نازل فرما اس ذاتِ پاک کی نُورانیت پر جو کمالات عجیبہ کی جامع ہے، رحمتوں کی مُوسلا دھار بارش اور بہت پوشیدہ رکھا گیا کمال ہیں، جو حُسن ازل کا جمال [illegible] کو اپنے خالق سے ملانے کا واسطہ ہیں جو حق کی [illegible] وہ جو ایسے انسان کے لیے (بھی) حقیقت ہیں۔

Marfat.com

جو خُدائے لم یزل کے خالق ہونے (کے عقیدے) میں پھسلنے والا ہے۔ جن کی بدولت تُو نے حق کی طرف جانے والے مختلف راستوں کو سیدھا کیا۔ پس الٰہی ان کے ذریعے ان کی طرف سے، ان کی ذات میں، ان پر دُرود اور بکثرت سلام نازل فرما۔ اور تمام تعریفوں کا سزاوار اللہ رب العالمین ہے۔

پینسٹھواں دُرود شریف

(صلوٰۃ السّر) یہ بھی انہی کا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى الْاَوَّلِ فِي الْاِيْجَادِ وَالْجُوْدِ وَالْوُجُوْدِ۔ اَلْفَاتِحِ لِكُلِّ شَاهِدٍ حَضْرَتَيِ الشَّاهِدِ وَالْمَشْهُوْدِ، اَلسِّرِّ الْبَاطِنِ وَالنُّوْرِ الظَّاهِرِ الَّذِيْ هُوَ عَيْنُ الْمَقْصُوْدِ جَائِزِ قَصَبِ السَّبْقِ فِيْ عَالَمِ الْخَلْقِ، اَلْمَخْصُوْصِ بِالْاَوَّلِيَّةِ، اَلرُّوْحِ الْاَقْدَسِ الْعَلِيِّ وَالنُّوْرِ الْاَكْمَلِ الْبَهِيِّ، اَلْقَائِمِ بِكَمَالِ الْعُبُوْدِيَّةِ فِيْ حَضْرَةِ الْمَعْبُوْدِ الَّذِيْ اُفِيْضَ عَلٰى رُوْحِيْ مِنْ حَضْرَةِ رُوْحَانِيَّتِهٖ، وَاتَّصَلَتْ بِمِشْكَاةِ قَلْبِيْ اَشِعَّةُ نُوْرَانِيَّتِهٖ، فَهُوَ الرَّسُوْلُ الْاَعْظَمُ وَالنَّبِيُّ الْاَكْرَمُ وَالْوَلِيُّ الْمُقَرَّبُ الْمَسْعُوْدُ، وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ خَزَائِنِ اَسْرَارِهٖ وَمَعَارِفِ اَنْوَارِهٖ، وَمَطَالِعِ اَقْمَارِهٖ، كُنُوْزِ الْحَقَائِقِ وَهُدَاةِ الْخَلَائِقِ، نُجُوْمِ الْهُدٰى لِمَنِ اهْتَدٰى وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَحَسْبُنَا

Marfat.com

اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

اللہ تعالیٰ درود بھیجے ان پر جو وجود اور جود و عطا میں اوّل ہیں۔ جو شاہد و مشہود دونوں کے حضور حاضر ہونے والوں میں پہلے ہیں۔ جو باطنی راز اور ظاہری نور ہیں۔ جو عین مقصود ہیں۔ وہ جو تمام دنیا میں ہر کمال کے لحاظ سے سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔ جو اوّل ہونے کے ساتھ مخصوص ہیں۔ جو پاک رُوح، بلند مرتبت، اور کامل ترین چمکتا نور ہیں۔ جو اپنے اس معبود کی بارگاہ میں عبودیت کاملہ کے مرتبہ پر فائز ہیں، جس کی بارگاہ کی رُوحانیت سے میں رُوحانی طور پر فیضیاب ہو رہا ہوں اور جن کی نورانی شعاعیں میرے طاقِ قلب میں پیوست ہو چکی ہیں۔ پس وہی رسولِ اعظم اور نبی اکرم ہیں۔ جو قیرِ بی مددگار، اور باعثِ سعادت ہیں، اور ان کی آل اور اُن کے صحابہ کرام پر جو سرچشمہ کے انوار کے خزانے۔ حضور کے انوار کے معارف، اور چاندوں کے مطلع ہیں۔ حقیقتوں کے خزانے مخلوق کے ہادی، اور طالبان ہدایت کے لیے ہدایت کے ستارے ہیں۔ اور الٰہی ان پر بہت بہت سلام بھیجیو! اور اللہ پاک ہے، اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔ اور ہم کو اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز ہے اور ہم برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت بس خدائے بزرگ و برتر سے مل سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے

Marfat.com

آقا محمدؐ اور آپ کی آل اور صحابہ کرام، سب پر درود بھیجے، تمہارا پروردگار جو عزت و عظمت کا مالک ہے، ان خرافات سے پاک ہے جو یہ منکرین بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو، اور تمام تر حمد و ثنا کا سزاوار اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالمیان ہے۔

چھیاسٹھواں درود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِمَا سَأَلْتُكَ وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ فِي قَبُوْلِهٖ بِمُقَدَّمَةِ الْوُجُوْدِ الْاَوَّلِ وَرُوْحِ الْحَيَاةِ الْاَفْضَلِ وَنُوْرِ الْعِلْمِ الْاَكْمَلِ وَبَسَاطِ الرَّحْمَةِ فِي الْاَزَلِ وَسَمَاءِ الْخُلُقِ الْاَجَلِّ الثَّابِتِ بِالرُّوْحِ وَ الْفَضْلِ وَالْخَاتِمِ بِالصُّوْرَةِ وَالْبَعْثِ وَالنُّوْرِ بِالْهِدَايَةِ وَالْبَيَانِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَالرَّسُوْلِ الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

ترجمہ پر الٰہی! میں نے جب کچھ تجھ سے مانگا ہے اس میں یہ سوال بھی ہے۔ اور اس کی قبولیت میں تیرے حضور اس ذات اقدس کا وسیلہ پکڑتا ہوں جو وجود اوّل کا مقدمہ اور حیاتِ افضل کی رُوح ہیں۔ جو کامل تر علم کا نور اور ازل میں بساطِ رحمت ہیں اور بزرگ ترین اخلاق کے آسمان ہیں جو رُوح اور فضل و شرف میں سب سے اوّل، اور

Marfat.com

صُورت وظہور میں سب سے آخر ہیں جو ہدایت و بیان کے نُور ہیں۔
مُحمّد مُصطفٰے، رسُولِ برگزیدہ، اللہ تعالیٰ تا قیامت حضور پر اُن کی آل
پر اور اُن کے صحابہ کرام پر بہت بہت درود و سلام بھیجے اور سب
تعریف اللہ پروردگارِ جہاں کے لیے۔

سرسٹھوال درُود شریف

درُودِ وصل۔ یہ بھی انہی کا ہے۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ تَوَسَّلْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَمِنْکَ
سَاَلْتُ وَفِیْکَ لَا فِیْ اَحَدٍ سِوَاکَ رَغِبْتُ، لَا
اَسْاَلُ سِوَاکَ وَلَا اَطْلُبُ مِنْکَ اِلَّا اِیَّاکَ، اَللّٰھُمَّ
وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ فِیْ قَبُوْلِ ذٰلِکَ بِالْوَسِیْلَۃِ الْعُظْمٰی
وَالْفَضِیْلَۃِ الْکُبْرٰی وَالْحَبِیْبِ الْاَدْنٰی، وَالْوَلِیِّ الْمَوْلٰی،
وَالصَّفِیِّ الْمُصْطَفٰی وَالنَّبِیِّ الْمُجْتَبٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِہٖ اَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ
صَلٰوۃً اَبَدِیَّۃً سَرْمَدِیَّۃً اَزَلِیَّۃً لَاھِیَۃً
قَیُّوْمِیَّۃً دَائِمَۃً دَیْمُوْمِیَّۃً رَبَّانِیَّۃً بِحَیْثُ اَشْھَدُنِیْ
فِیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ عَیْنَ الْاَغْیَارِ کَمَا تَسْتَھْلِکُنِیْ فِیْ
مَعَارِفِ ذَاتِہٖ فَاَنْتَ وَلِیُّ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

الٰہی تیرا ہی وسیلہ پکڑتا ہُوں تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تجھی

Marfat.com

سے مانگتا ہوں اور تیری ہی ذات میں، تیرے سوا کسی میں نہیں، میں رغبت رکھتا ہوں۔ میں تیرے سوا کسی سے نہیں مانگتا۔ اور تجھ سے بس تجھی کو مانگتا ہوں اور اس دُعا کی قبولیت میں تیری طرف بہت بڑا وسیلہ پکڑتا ہوں۔ جو بڑی فضیلت ہے جو تیرا قریب تر حبیب اور سچا دوست ہے۔ جو پاکیزہ تر، برگزیدہ تر، غیب کی خبریں رکھنے اور دینے والا (نبی)، منتخب مُحمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور میں اُنہی کے وسیلہ سے تیرے حضور یہ عرض کرتا ہُوں کہ اُن پر ایسا درود بھیج، جو دائمی ہو یعنی ازلی، ابدی اور سرمدی ہو۔ الٰہی قیوّمی ربانی بغیر اختتام وانقطاع کے ہو۔ بایں طور کہ میں ان سب میں اپنے آپ کو اس طرح حاضر کر سکوں جیسے غیر کی آنکھ، جیسے تو مجھے ان کے معارف ذات میں فنا ہی کر دے۔ تو ہی اس کا مالک ہے۔ بدی سے پھرنے اور نیکی کرنے کی طاقت خدائے بزرگ و برتر کے بغیر کسی کو نہیں۔

اٹھواں درُود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَرْشِ اِسْتِوَآءِ تَجَلِّیَاتِكَ وَكُنْهِ هُوِیَّةِ تَنَزُّلَاتِكَ النُّوْرِ الْاَزْهَرِ وَالسِّرِّ الْاَبْهَرِ وَالْفَرْدِ الْجَامِعِ وَالْوِتْرِ الْوَاسِعِ، صَلٰوةً اُشَاهِدُ بِهَا عَجَائِبَ الْمَلَكُوْتِ وَاسْتَجْلِیْ بِهَا عَرَائِسَ الْجَبَرُوْتِ

Marfat.com

وَاسْتَطَرُّ بِهَا غُيُوْثَ الرَّحْمُوْتِ وَاسْتَامَنُ بِهَا عَنْ عَلَاقَةِ
نَاسُوْتِ الْبَهْمُوْتِ يَالَاهُوْتَ كُلِّ نَاسُوْتٍ۔ يَا اللّٰهُ"

الٰہی ہمارے آقا محمدؐ اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر درود بھیجئے جو تیرے تسلطِ تجلیات کے عرش، اور تیرے نزولِ حقیقت کی اصل ہیں چمکتا نور اور راز برتر ہیں۔ جو یکتائے جامع صفات اور یگانۂ واسع ہیں۔ ایسا درود جس سے میں تمام کائنات کے عجائبات کا مشاہدہ کروں، اور جس سے تیرے عظیم الشان حسین مناظر کا نظارہ کروں۔ اور جس سے میں جلیل القدر رحمتوں کے مینہ سے سیرابی حاصل کروں۔ اور جس کے ذریعہ میں اس دنیا کے شور وغل سے چھٹکارا حاصل کروں۔ اے ہر فرد بشر کے خدا!، اے اللہ۔

یہ چھ عدد درود شریف شیخ محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع دے۔ الصلوٰۃ الوسلی اور الصلوٰۃ الذاتیہ میں نے فاضل، عارف، شیخ احمد بن سلیمان کی شرح سے نقل کئے ہیں۔ جو مولانا بزرگوار استاد شیخ خالد نقشبندی کے خلیفہ تھے جو مشہور طریقہ نقشبندیہ کے مجدد تھے۔ میں نے دوسرے نسخوں سے ملا کر بھی ان کی تصحیح کی ہے۔ جو مجموعہ اوراد کے حواشی پر تحریر تھے۔ باقی درود شریف میں نے مجموعہ مذکورہ سے نقل کئے ہیں جسے استاد شیخ احمد آفندی بہاؤالدین نے جمع کیا ہے، جو قسطنطنیہ (استنبول) میں طریقہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت تھے۔ اس مجموعہ میں انہوں نے شیخ اکبر کا الصلاۃ الفیضیۃ الکبریٰ اور الصلاۃ الاکبریۃ بھی ذکر کیا ہے جو درودِ نور کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دونوں درود شریف میری کتاب "افضل الصلوات" میں مذکور ہیں۔

Marfat.com

اس مجموعہ میں سیدی محمد البکری کا وہ درود جو کتاب "افضل الصلوٰت" میں انچاسویں ۴۹ نمبر پر لکھا ہوا ہے، کچھ اضافہ کے ساتھ شیخ اکبر کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ بعد ازاں اس میں یہ الفاظ بھی آخر میں لکھے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ بِاَفْضَلِ مَا یَحِبُّ۔ آخر تک۔ خدا جانے یہ ان دو میں سے کن صاحب کا ہے۔ ان کے اور دیگر کئی حضرات کے مرتب کردہ کئی درود شریف ہیں جن کو میں یہاں نقل نہیں کر سکا۔ ویسے یہ دعاؤں، درودوں اور اوراد کا ایک نفیس مجموعہ ہے۔ جو تین اجزاء پر مشتمل ہے اللہ تعالیٰ مرتب کو جزائے خیر دے۔ اور سیدی محی الدین رضی اللہ عنہ کے کہنے پر میں نے یہ درود شریف اپنی اس کتاب میں ۲۸ نمبر پر درج کیا ہے، اور اس کے ساتھ میں نے یہ چھ درود شریف اس لیے ذکر نہ کئے کہ مجھے ان کا علم پہلے نہ تھا۔ اب ہوا ہے۔ جب کہ کتاب طبع ہو چکی تھی۔ لہٰذا یہاں ذکر کر دیئے۔ اور بات آسان ہے۔ جاننا چاہیئے کہ سیدی علی وفا کا وہ مجموعہ درود جس کا ذکر اس کتاب میں چوالیسویں نمبر پر کیا گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس درود شریف کو صلوٰۃ الوسطیٰ پر جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ ختم کیا گیا ہے۔ سو میں نے صلوٰۃ الوسطیٰ کو حذف کر دیا۔ کیونکہ میرے نزدیک سیدی علی وفا کا مجموعہ قابلِ ترجیح تھا۔ شارح مذکور شیخ احمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے صلاۃ ذاتیہ مذکور کی شرح میں کہا ہے بعض اہلِ علم نے سیدی مرشد کامل سید مصطفےٰ حسینی صدیقی کے واسطہ سے سیدی عارف شیخ عبدالغنی نابلسی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ان کلمات سے درود شریف پڑھنے کا ثواب، دلائل الخیرات شریف پڑھنے کے برابر ہے اور اسی درود شریف کے وسیلہ سے۔ اس کے مؤلف قطب الفخر سیدی شیخ اکبر رحمہ اللہ اہلِ عرفان کے مقامات تک پہنچے۔ اسی کے سبب زمانے کے غوث بنے۔ اسی سے ان کے لیے دنیا کی چکی گھومی۔ اسی سے

Marfat.com

ان کو بُزرگی اور مدد ملی۔ پھر فرماتے ہیں میں شرح مذکور سے ماہ ربیع الاوّل شریف ۱۲۶۸ھ کو۔ دارالخلافہ میں فارغ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے، خیانت کرنے والوں کے مکر و فریب اور حاسدین کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔ اور یونہی مسلمانوں کے تمام شہروں کو۔ اور اس شرح کے فوائد میں سے ایک وہ ہے جسے مُصنّف نے کتاب صلاۃ الوسطیٰ میں منقول شیخ اکبر کے اس قول کو نقل کرنے کے بعد ذکر کیا ہے کہ یہاں تک کہ میں دیکھتی آنکھوں سرکارِ رسالتِ مآب کی زیارت سے مشرّف ہوں۔ محض دلیل و برہان سے نہیں" یعنی فرمایا کہ ذاتِ مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جامعیت و تعارف پر قرآن و حدیث میں جو دلائل و علامات مذکور ہیں ان کی روشنی میں نہیں اور نہ ہی خواب میں آپ کے دیدار سے مُشرّف ہوتا ہوں کہ یہ مقام تو بہت بھائیوں کو حاصل ہے بلکہ میں سرکار کے دیدار سے بحالتِ بیداری مشرّف ہوتا ہوں۔ جیسے سیّدی احمد الرفاعی قدّس سرّہٗ اس دولت سے مالا مال ہوئے اور حضور علیہ السلام نے ان کو جنّت میں تخت پر بٹھایا۔ سرکارِ والا تبار کی خدمت میں بوقتِ دیدار یہ اشعار نذر گزارے۔

سیّد احمد الرفاعی قدس سرّہٗ کو بیداری میں دیدارِ مُصطفےٰ

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا ۔۔۔ تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ فَھِیَ نَائِبَتِیْ

وَھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ ۔۔۔ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

جب دور ہوتا تھا تو اپنی رُوح کو خدمتِ اقدس میں بھیج دیتا تھا، جو میری نائب بن کر زمین بوسی کر لیتی تھی، اور اب کی بار تو جسم حاضر ہے۔ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں اور میرے ہونٹوں کو دست بوسی کی سعادت

Marfat.com

سے بہرہ ور فرمائیں"۔

چنانچہ مصطفٰے علیہ السلام نے قبر شریف سے اپنا دایاں دست مبارک آگے کر دیا جسے سید احمد صاحب نے چوم لیا اور شرف و سیادت حاصل کر لی۔ اللہ ان سے راضی ہو اور ان کی برکتوں سے ہم کو نفع دے۔ اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد شیخ احمد بن سلیمان فرماتے ہیں اس ناچیز سے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا میں سیر و سیاحت کی غرض سے مدینہ منورہ سے باہر چلا گیا۔

شیخ احمد بن سلیمان اور دیدارِ مصطفٰے

میں نے دور جنگل میں ایک تن تنہا شخص کو دیکھا۔ میرا دل اس کی طرف کھنچنے لگا، اور میرے عقل و فکر اس کی طرف مائل ہو گئے۔ اور زیادہ نورانیت اور دہشت کی وجہ سے میں اس کا پورا پورا نقشہ نہیں کھینچ سکتا۔ سو میں نے دل میں یہ پختہ ارادہ کر لیا کہ اب حضور سے سفر و حضر میں کسی صورت جدا نہ ہوں گا۔ جب میں قریب پہنچا تو عرض کیا، مجھے اپنی ہمراہی میں لے لیجئے۔ اس پر حضور مسکرائے اور فرمایا دوست بہتیرے ہیں۔ اب مجھے محبت کے سبب بہت غم محسوس ہوا۔ پس میں اس خیال سے کہ اب ہمیشہ سرکار کے ہمراہ رہوں گا پیچھے پیچھے ہو لیا مگر آپ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ تاہم قلب و نظر پر ابھی تک چھائے ہوئے ہیں۔ اسی لیے بعض حضرات نے فرمایا کہ اگر پل بھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری نظروں سے پوشیدہ ہو جائیں تو ہم اپنے آپ کو مسلمان نہ جانیں۔ پس حضور کی ذات میں فنا ہونا فنا فی اللہ کی تمہید ہے۔ یہی وجہ تھی کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی جدائی پر شکوہ سنج ہو جایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ضروریاتِ انسانی کے پیشِ نظر جو عارضی جدائی ہوتی ان کے لیے وہ قابلِ برداشت نہیں ہوتی تھی۔ یہ سب کچھ شدت محبت اور فنا فی الرسول کی بنا پر تھا۔ یہاں تک کہ اگر محبوب کی آواز غیبی طور پر بھی محب کے کانوں تک پہنچ جائے تو وہ فوراً لبیک کہے گا۔

Marfat.com

اس درُود شریف کے مرتب (ابن العربی) قدس سرہٗ بھی ایسے ہی محبّت رسُول صلی اللہ علیہ وسلم میں فانی تھے۔ محمّدی تھے کیونکہ جو شخص مقامِ محمّدی پر فائز ہوگا۔ وہ ہمیشہ بارگاہ بلند مرتبت کی طرف رواں دواں رہتا ہے سو اس کا سفر ختم نہیں ہوتا (نہ زندگی میں) نہ مرنے کے بعد الخ شارح مذکور کا کلام ختم ہوا۔ اس سلسلہ میں شافی کا تفصیلی کلام عنقریب آرہا ہے۔ دیدارِ رسُول، بیداری اور خواب میں" کے عنوان سے انشاءاللہ تعالیٰ۔

اُنہترواں درُود شریف

سیّدی محمّد بن ابوالحسن البکری کا

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ امرات اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَوْحِيْدًا ذَانِيًّا صَمَدَانِيًّا مُهَيْمِنًا عَلَى الْبَوَاطِنِ وَالظَّوَاهِرِ۔ اَزَلِيًّا اَبَدِيًّا مُسْتَوْلِيًا عَلَى الْاَوَائِلِ وَالْاَوَاخِرِ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَوْحِيْدًا وَصْفِيًّا كَشْفِيًّا سَارِيًا بِمَشَارِقِ الْكَمَالِ الْبَاهِرِ۔ غَيْبِيًّا عَيْنِيًّا جَارِيًا بِمَنَافِذِ النُّوْرِ السَّافِرِ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَوْحِيْدًا اِسْمِيًّا حَالِيًا اَدْوَارَ الْاَوْتَارِ وَالْمَآئِرِ۔ جَالِيًا طَوَالِعَ الْاَسْرَارِ فِي الدَّوَائِرِ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ تَوْحِيْدًا ذَانِيًّا تَنَزَّلَ بِالْاَوْتَارِ فِي الْاَشْفَاعِ۔ وَتَنَقَّلَ فِي اَفْرَادِ الْاَعْدَادِ فِي الْفُرْقَانِ وَالْاِجْتِمَاعِ۔ سُلْطَانٌ

Marfat.com

لَاهُوتِيَّتِهِ قَمَّاسُ - نَامُوْسُ نَاسُوتِيَّتِهِ يَسْلُبُ الْعُقُوْلَ وَالْاَبْصَارَ -
تَنْطَوِيْ تَحْتَ بَرَازِخِ اَحَدِيَّتِهِ اَسْرَارِ التَّفْصِيْلِ وَالْاِ
جْمَالِ - وَتَنْزَوِيْ فِيْ ظِلِّ وَاحِدِيَّتِهِ اَدْوَارُ الْاِنْفِصَالِ
وَالْاِتِّصَالِ اِسْتَوَتْ بِهِ عُرُوْشُ الصِّفَاتِ عَلَى قَوَائِمِ
الْاَسْمَاءِ وَحِيْتَ فَرْشُ الْقَوَابِلِ بِسُوْبِ الظُّهُوْرِ الْاَحْمَى -
وَاشْتَدَارَ عَلَى حَقَائِقِ الْمَلَكُوْتِ - وَاسْتَنَارَ بِبَوَاهِرِ
اَضْوَاءِ الْجَبَرُوْتِ - مِنْ نُقْطَتِهِ اِسْتَمَدَّ كُلُّ عَالَمٍ -
وَمِنْ طَلْعَتِهِ اَشْهَرَتْ كَوَاكِبُ آدَمَ اَمَدَّ بِلَطَائِفِ
الْجَمْعِيَّاتِ طَوَائِفَ الْاَكْوَانِ - وَاسْتَضَاءَ فِيْ اَصْدَافِ
الْاَوْصَافِ بِلَوَامِعِ الرَّحْمٰنِ - رَجَعَتْ اِلَيْهِ اَدَمِيُّ
الرَّغَبُوْتِ - غَيْبًا وَظُهُوْرًا - وَهَمَعَتْ مِنْهُ مَوَاطِرُ
الرَّحَوُوْتِ - مَطْوِيًّا وَمَنْشُوْرًا - اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ سَوَرِيَّةِ الْمُتْلُوِّ
بِلِسَانِ الْبَيَانِ عَنْ حَضْرَةِ الْقِدَمِ - وَسِتْرِيَّةِ الْمَجْلُوِّ
فِيْهَا عَرَائِسُ الْحَقَائِقِ وَالْحِكَمِ - نَزِّلْ صَلَاةً وَصِلَتِكَ
السُّبُّوحِيَّةِ مِنْ عَرْشِ اِسْمِكَ الْاَعْظَمِ - عَلَى وَاحِدِ
عَوَالِمِ تَجَلِّيَاتِكَ الْقُدُّوْسِيَّةِ الْاَكْرَمِ نُوْرَانِيِّ
الْمَشَارِبِ وَالْمَغَارِبِ - صَمَدَانِيِّ الْوِجْهَةِ بِكَ اِلَيْكَ
فِي الْمَآرِبِ وَالْمَطَالِبِ - لَوْحِ نُقُوْشِ سِرِّكَ الْمُحِيْطِ
الْجَامِعِ رُوْحِ هَيَاكِلِ اَمْرِكَ الْمَدِّ فِي الْوَاسِعِ - لِسَانِ
اِحْسَانِكَ فِي الْاَنَامِ الْمُفِيْضِ لِكُلِّ مَا شِئْتَ خَزَائِنَهُ
نُبَذِ الْاَبَدِ الْمُمِدَّةِ لِكُلِّ مَا اَرَدْتَ - الْاَوَّلِ الْقَابِلِ

Marfat.com

لِاَنْوَاعِ تَعَيُّنَاتِكَ الْعَلِيَّةِ عَلَى اِخْتِلَافِ شُؤُونِهَا۔ اَلْاٰخِرِ
الْخَاتِمِ عَلَى كُنُوزِ اِمْدَادَاتِكَ الزَّكِيَّةِ فِي ظُهُورِهَا
وَبُطُونِهَا۔ اَلْعَبْدِ الْقَائِمِ بِسِرِّ الْغَيْبِ وَالْاِحَاطَةِ
بِغَايَاتِ الْوَصْلِ۔ النَّاظِرِ بِعَيْنِ الذَّاتِ اِلَى عَيْنِ
الذَّاتِ وَلَا كَيْفَ وَلَا مِثْلَ فَاتِحَةِ كُتُبِ الْهِبَاتِ وَالصِّفَاتِ
وَالْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ۔ سِرِّ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ الدَّائِمَاتِ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى هٰذَا الْحَبِيبِ الْمَحْبُوبِ۔ اَلَّذِي عِنْدَهُ
الْمَطْلُوبُ۔ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ (ویکررها من قوله اللهم
صل عشر مرات ثم یقول) وَسَلِّمْ بِاُسْمِكَ
الْمُمِدِّ الْقَيُّومِيِّ عَلَيْهِ مِنْكَ مَعَكَ۔ وَاجْعَلْنَا بِهِ فِي
حَضْرَةِ الْقُدْسِ الرَّبَّانِيِّ مِمَّنْ تَبِعَهُ فَاتَّبَعَكَ۔
اَللّٰهُمَّ كَذٰلِكَ۔ فِي كُلِّ ذٰلِكَ۔ مَادَامَ لَكَ كُلُّ مَا كَانَ
وَكُلُّ مَا يَكُونُ۔ وَبَقِيَ تَعْيِينُ اَحَدِيَّتِكَ فِي الظُّهُورِ
وَالْبُطُونِ۔ وَاَشْرَقَ جَمَالُ شُهُودِكَ عَلَى عَوَالِمِ
اَمْرِكَ فِي الْحَرَكَةِ وَالسُّكُونِ۔ وَاَنْفَقْتَ مِنْ خَزَائِنِ
مَوَاهِبِكَ مَا شِئْتَ مِنْ سِرِّكَ الْمَصُونِ۔ وَبَطَنَ
عَنْ اِدْرَاكِ كُلِّ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ مَا كَتَمْتَ مِنْ اَمْرِكَ
الْمَكْنُونِ۔ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ
اٰمِيْنَ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ
فِيهَا سَلَامٌ وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ۔

Marfat.com

میں گواہی دیتا ہُوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ مُحمّد اللہ کے رسُول ہیں۔ دسؔ مرتبہ۔ میں گواہی دیتا ہُوں۔ کہ خُدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اس کی ذات یکتا ہے بے نیاز ہے ظاہر و باطن پر نگران ہے۔ ازلی ہے (جس کی ابتدا نہیں) ابدی ہے (جس کی انتہا نہیں) پہلوئے پچھلوں پر غالب ہے۔ میں گواہی دیتا ہُوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں صفات میں یکتا ہے۔ اس کی صفات واضح اور روشن کمال کی تجلّی گاہوں میں جاری ہیں اس کی توحید ذاتی و عینی ہے جو چلتی روشنی کے سُوراخوں میں ساری ہے میں گواہی دیتا ہُوں کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، جس کا نام بھی یکتا ہے جو وتر کے نشانات اور دائروں میں شامل ہے۔ دائروں میں رازوں کے چمکنے کے مقامات پر چمکنے والا۔ میں گواہی دیتا ہُوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبُود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ مُحمّد اللہ کے رسُول ہیں۔ اس کی ذات یکتا ہے اس کی یکتائی آثار و علامات کے ذریعہ جوڑوں میں ظاہر ہُوئی اور اجتماعی و انفرادی اعداد و شمار کے افراد میں منتقل ہُوئی۔ اس کی ہُوئیت کا اقتدار مضبوط ہے۔ اس کا نظام قدرت فکر و نظر کو حیرت زدہ کر دیتا ہے۔ اجمال و تفصیل کے راز اس کی یکتائی کے پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں اور وصل و فصل کے دائرے اس کی وحدانیت کے سانے میں گوشہ نشیں ہیں۔ اس کے اوصافِ حمیدہ کے عرش آسمان کے پائے پر قائم ہیں اس کے سامنے کے فرش اس کے ظہور کی مضبوط دیواروں سے گھیرے ہُوئے ہیں۔ اور حقائق کائنات کے چاروں طرف پھیلے ہُوئے ہیں۔

Marfat.com

اور اس کی صفات قاہرہ کے چمکتے ہوئے انوار سے جگمگا رہے ہیں۔
اُسی کے نقطہ (مرکز) سے تمام جہان پھیلے۔ اُسی کی چمک سے آدم
کا ستارہ چمکا۔ اُسی نے خوبصورت ہریالیوں سے دنیا کا کونہ کونہ بھر دیا۔
صفات کی سیپیوں میں رحمٰن کی کرنیں چمکنے لگیں۔ رغبت کے حکم پاکیزہ بارش
بن کر اس کی طرف لوٹتے ہیں۔ جن سے تیز اور چار سو پھیلنے والی بارش
برستی ہے۔ الٰہی! بارگاہِ قدیمی سے، بیان کی زبان سے پڑھی جانے
والی اس کی سورت کے حق ہونے کا صدقہ، اور اس کے ان پردوں
کے طفیل جن میں حقیقتوں اور حکمتوں کی دلہنیں آراستہ ہیں، اپنے
وصل کا پاکیزہ درود، اپنے اسمِ اعظم کے عرش سے، اس (محبوب)
پر نازل فرما، جو تیری پاکیزہ تجلیات کی ایک معزز دنیا ہے جو مشرقوں
اور مغربوں کو روشنی بخشنے والے ہیں جو مطالب و مقاصد میں تیری
عطا سے بے نیاز ذات والے ہیں۔ تیرے جامع اور ہر سو پھیلے
ہوئے راز کے نقوش کی سختی ہیں تیرے وسیع امر لدنی کی صورتوں
کی رُوح ہیں۔ ازل میں تیرے احسان کی زبان، جو تیری مشیت کے
مطابق فیضان کرنے والی ہے۔ تو جس کے لیے چاہے۔ دائمی طویل
خزانہ، تیری گوناگوں شانوں والے تعینات عالیہ کی اقسام کا پہلا
مقابل تیری ظاہری اور باطنی پاکیزہ امدادوں کے خزانوں پر آخری
مُہر۔ ایسے بندے ہیں جو غیب کی سیر کرنے اور وصل کی آخری
سرحدوں کے احاطہ کرنے والے ہیں۔ جو بغیر مثال و کیفیت کے
اپنی ذاتی آنکھ سے ذاتِ باری تعالیٰ کو دیکھنے والے ہیں، ذات و
صفات اور واضح دلائل کی کتابوں کا دیباچہ ہیں۔ ہمیشہ رہنے والی

Marfat.com

نیکیوں کا راز ہیں۔ الٰہی اس پیارے محبوب پر درود بھیج جن کے پاس
مطلوب و مقصود ہے۔ جو تیرے بندے، نبی اور رسول ہیں، ہمارے
آقا و مولیٰ محمدؐ اور آپ کی آل اور اصحاب پر، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی ھٰذَا
الْحَبِیْبِ الْمَحْبُوْبِ الَّذِیْ عِنْدَہُ الْمَطْلُوْبُ عَبْدِکَ وَ
نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ، سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
آلِہٖ وَصَحْبِہٖ"۔ دس مرتبہ پڑھے اور پھر کہے اور حضور پر سلام نازل
فرما! اپنے مدد کرنے والے، قوت والے نام سے، تیری طرف سے
تیرے ساتھ اور اس کے صدقہ سے ہمیں بھی اپنی پاک ربانی بارگاہ
میں ان لوگوں کے ساتھ شامل فرمائے، جو حضور کے پیروکار ہو کر
تیرے اطاعت شعار ہوئے۔ الٰہی! ایسا ہی ہو، ہر ایسے کام میں۔
جب تک تیرا رہے جو ہو چکا اور جو ہو گا۔ اور جب تک تیری یکتائی کا تعین
ظاہر و باطن میں باقی ہے اور جب تک تیرے ظہور کا جمال حرکت و
سکون میں، تیری کائناتِ امر پر جگمگا رہے، اور جب تک تو اپنے
محفوظ رازوں کی بخشش کے خزانوں سے اپنی مرضی سے خرچ
فرماتا رہے، اور جب تک تیری ہر مخلوق سے پوشیدہ رہیں وہ
بھید جو تو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے"۔ آمین، آمین، آمین، آمین، آمین
آمین، آمین۔ (الٰہی یہ دعا قبول فرما) دَعْوَاھُمْ فِیْھَا سُبْحَانَکَ
اَللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلَامٌ وَّآخِرُ دَعْوَاھُمْ
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اہل جنت کی
جنت میں پکار ہو گی "یا اللہ تو پاک ہے" اور مجرا ہو گا "سلام" اور ان
کی آخری پکار ہو گی کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سب

Marfat.com

جہانوں کا پالنے والا ہے"۔

شوّال درُود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

يَا اَللّٰهُ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اللّٰهُ
يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ مُدَّ نَا بِمَدَدِ مُحَمَّدٍ اَشْرَفِ اَنْبِيَائِكَ۔
وَتَاجِ اَوْلِيَائِكَ۔ وَسِرِّ اَهْلِ وَفَائِكَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ
السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ۔ الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ۔ الرَّءُوْفِ
الرَّحِيْمِ۔ دَعْوَةِ اَبِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ۔ وَبُشْرَى اَخِيْهِ
عِيْسٰى۔ وَالْمُتَوَّهِ بِاسْمِهٖ فِيْ تَوْرَاةِ مُوْسٰى۔ الصَّادِقِ
الْاَمِيْنِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ۔ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ۔ ذِي الْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى وَالْعِصْمَةِ۔ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ۔ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ۔
نُوْرِكَ السَّاطِعِ۔ سَيْفِ حُجَّتِكَ الدَّامِعِ الْقَاطِعِ۔
صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى۔ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ۔ وَالْوَ
سِيْلَةِ فِي الْمَحَلِّ الْاَسْمٰى۔ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ۔
الشَّاهِدِ الشَّهِيْدِ۔ لِلْاَنْبِيَاءِ وَعَلَى الْاُمَمِ
خَيْرِ دَلِيْلٍ۔ الْهَادِيْ نُوْرِكَ الْمَجِيْدِ۔ اِلٰى اَشْرَفِ
سَبِيْلٍ۔ مَنِ اسْتُسْقِيَ الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ فَهَمَعَ۔
وَانْشَقَّ لِهَيْبَتِهٖ قَمَرُ السَّمَاءِ ثُمَّ اجْتَمَعَ۔ وَعَادَلَهُ

Marfat.com

نُورِ الشَّمْسِ الْمُشْرِقَةِ بَعْدَ الْأُفُولِ وَرَجَعَ
وَانْفَجَرَ الْمَاءُ الْمُنْهَمِرُ مِنْ أَصَابِعِهِ
وَهَمَعَ - وَسَجَدَ الْبَعِيرُ لِهَيْبَتِهِ - وَسَكَنَ
نَبِيرُ لِرَكْضَتِهِ - وَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِينَ
الْعِشَارِ لِفُرْقَتِهِ - وَأَيَّدْتَهُ بِرُوحِ
قُدْسِكَ - وَحَقَّقْتَهُ بِحَقَائِقِ مَعْرِفَتِكَ
وَأُنْسِكَ - الصَّادِعِ بِالْحَقِّ - النَّاطِقِ بِالصِّدْقِ -
الْمَنْصُورِ بِالرُّعْبِ - الْمَمْدُوِّ قَبْلَهُ مِنَ الْحِكْمَةِ
وَالْإِيمَانِ وَالْعِرْفَانِ وَالْحُبِّ - مَنْ
رَفَعْتَ ذِكْرَهُ مَعَ ذِكْرِكَ - وَأَقَمْتَهُ
فِي مِحْرَابِ الْعُبُودِيَّةِ وَالرِّسَالَةِ
مُطِيعًا لِأَمْرِكَ - مُعْتَرِفًا لَكَ
بِعَظِيمِ قُدْرِكَ - وَأَقَمْتَ بِهِ فِي كِتَابِكَ
وَفَصَّلْتَهُ بِمَا فَصَّلْتَهُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْوَاعِ خِطَابِكَ
وَخَلَقْتَ نُورَ ذَاتِهِ مِنْ نُورِ ذَاتِكَ الْعُظْمَى
وَسَجَحْتَ بِهِ فِي غَيْهَبِ لَاهُوتِ سِرِّ
الْأَسْمَى - وَنَبَّتَ لَهُ فِي أَخْلَافِهِ عَنْكَ حَيْثُ
أَنْتَ قَدَمًا - وَنَشَرْتَ لَهُ بِوِرَاثَةِ اسْمِكَ
الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ فِي الْكَوْنَيْنِ عَلَمًا - وَحَقَّقْتَهُ
بِكَ فِي مَظَاهِرِ (وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ
اللَّهَ رَمَى) - وَجَعَلْتَ بَيْعَتَهُ عَيْنَ بَيْعَتِكَ - وَأَنْطَقْتَ

Marfat.com

لِسَانَهُ بِحُجَّتِكَ - أُفُقِ أَنْوَارِكَ - وَبَحْرِ أَسْرَارِكَ
قَائِدِ جُيُوشِ الْهِدَايَةِ إِلَيْكَ - سَيِّدِنَا
وَسَيِّدِ كُلِّ مَنْ أَرْشَدَ بِكَ عَلَيْكَ حَبِيبِكَ
الْأَكْرَمِ - وَرَسُولِكَ الْأَعْظَمِ - مُحَمَّدِكَ
الْمَحْمُودِ فِي ذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ - مَنْ
خَلَقْتَ الْوُجُودَ لِأَجْلِ ذَاتِهِ - وَعَمَّرْتَ
الْأَكْوَانَ بِبَرَكَاتِهِ - صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَيْهِ كَمَا يَلِيقُ بِجَلَالِ الْوَهِيَّتِكَ -
وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَمَا يُنَاسِبُ
عَظَمَةَ سُلْطَانِكَ وَرُبُوبِيَّتِكَ - وَسَلِّمْ عَلَيْهِ مِنْ
حَيْثُ ذَاتُكَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ مِنْ حَيْثُ أَسْمَاؤُكَ
وَصِفَاتُكَ - وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ عَدَدَ مَا أَحَاطَ
بِهِ عِلْمُكَ - وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَدْرَ مَا جَرَى بِهِ قَلَمُكَ
وَحُكْمُكَ - وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ بَاطِنًا وَظَاهِرًا - وَصَلِّ
وَسَلِّمْ عَلَيْهِ أَوَّلًا وَآخِرًا - وَعَلَى إِخْوَانِهِ مِنْ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ - وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ - وَ
كُلِّ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ أَجْمَعِينَ - وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ - أَبِي
بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلَى التَّابِعِينَ -
وَتَابِعِيهِمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ - وَصَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ
وَعَلَى وَالِدِينَا وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ - وَالْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ - إِنَّكَ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ - آمِينَ -

Marfat.com

اے اللہ! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے سب
ترجمہ:- سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے
والے! اے اللہ! اے رحمٰن! اے رحیم! اے ہمیشہ زندہ رہنے
والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! اے بلند تر! اے برتر!
اے دبدبہ و عزت والے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے
ہماری مدد فرما! جو تیرے نبیوں میں بزرگ تر اور تیرے اولیاء کے
تاج اور تیرے وفاداروں کی روح ہیں۔ بشارت دینے والے
اور ڈر سنانے والے ہیں۔ روشن چراغ اور معزز رسول ہیں نہایت
شفیق و مہربان۔ اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور اپنے بھائی عیسےٰ کی
بشارت ہیں جو اپنے نام سے موسیٰ کی تورات میں مذکور ہیں۔ جو
انتہائی سچے اور امانت دار ہیں۔ کھلا ہوا حق ہیں۔ نبی رحمت مضبوط
رشتے اور عصمت والے ہیں۔ پرہیزگاروں کے امام اور گنہگاروں
کی شفاعت فرمانے والے۔ تیرا چمکتا نور، تیری چمکتی محبت کی شمشیر
برآں شفاعتِ عظمیٰ اور سیراب کرنے والے حوض کے مالک ہیں،
مقام بلند اور مقام محمود کے وسیلہ ہیں۔ شاہد و شہید (خالق و خلق کی
گواہی دینے والے) ہیں۔ انبیائے کرام کے حق میں اور منکر قوموں
کے خلاف (حق کی) بہترین دلیل۔ جو تیرے بزرگ نور کے ذریعے
رہنمائی فرمانے والے ہیں بزرگ تر راستہ کی طرف۔ جن کے رسخ انور
کا واسطہ دے کر بارش کی دعا مانگی جائے تو سیرابی ہو جن کی ہیبت
سے آسمان کا چاند ٹکڑے ہوا۔ اور پھر مل گیا۔ جن کی خاطر چمکتے سورج
کی روشنی مدہم ہونے کے بعد لوٹ آئی جن کی انگلیوں سے پانی

Marfat.com

کے چشمے پھوٹ نکلے۔ جن کی ہیبت کو اونٹ۔ نے سجدہ کیا۔
کوہِ شبیر جن کی ٹھوکر سے ٹھہر گیا (جن کے عشق میں) سوکھی لکڑی اس
طرح رونے لگی جیسے اونٹنی اپنے بچے کو گم کر کے روئے۔ اپنی
پاکیزہ رُوح سے تُو نے جن کی مدد فرمائی۔ جن کو تُو نے اپنی معرفت
(پہچان) اور مُحبّت کے حقائق سے رُوشناس فرمایا۔ حق کی آواز
بلند کرنے والے۔ سچی بات کہنے والے۔ رُعب سے جن کی مدد
کی گئی جن کے دل کو حکمت ایمان عرفان اور مُحبّت سے بھر دیا گیا جن
کا ذکر تُو نے اپنے ذکر کے ساتھ بلند فرمایا جن کو تُو نے اپنی بندگی اور
رسالت کے محراب میں۔ اپنے حکم کا تابع بنا کر کھڑا کیا۔ جو تیرے عظمتِ
مقام کا اعتراف کرنے والے ہیں جن کی قسمیں تُو نے اپنی کتاب میں
کھائیں۔ اور جن کو تُو نے قسم قسم کے خطابات سے نوازا جن کا ذاتی نُور
تُو نے اپنے ذاتی نُور سے پیدا فرمایا اپنے برتر اسرارِ خُداوندی کے
اندھیروں میں جن کے آئینہ حُسن سے ریزہ کاری کی۔ اپنی تمام مخلوق میں،
اپنی خلافت کے مقام پر ان کے قدم جما دیئے اور اپنے اسمِ پاک
الظاھر، الباطن کا وارث بنا کر، دونوں جہانوں میں اُن کا جھنڈا لہرا
دیا۔ اپنی مدد سے دشمن سے مقابلے کے وقت ان کی حقانیت کو اس
طرح واضح فرمایا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ جب
محبُوب تُو نے کنکر پھینکے، وہ تم نے نہیں پھینکے بلکہ اللہ نے پھینکے"۔ تو
نے جن کی بیعت کو عین اپنی بیعت قرار دیا۔ ان کی زبان مُبارک سے
اپنی دلیل بیان فرمائی۔ تیرے انوار کا اُفق، تیرے رازوں کا سمندر، تیری
طرف رہنمائی کرنے والے لشکروں کے قائد۔ ہمارے آقا اور تیری

Marfat.com

مدد سے تیری طرف رہنمائی کرنے والے ہر رہنما کے آقا۔ تیرے معزز محبوب اور رسولِ اعظم، تیرے محمدؐ، جو ذات وصفات کے لحاظ سے مستحق تعریف ہیں جن کی خاطر تُو نے کائنات پیدا کی جن کی برکتوں سے تُو نے دُنیا بسائی۔ ان پر وُہ درود وسلام نازل فرما جو تیری الوہیت کے جلال کے شایانِ شان ہو، اور اپنی عظیم سلطنت و ربُوبیت کے مناسب ان پر درُود وسلام بھیج۔ اور ان پر اپنی ذات کی حیثیت کے مطابق درود و سلام نازل فرما۔ اور اُن پر اپنے اسماء وصفات کے مطابق درُود وسلام نازل فرما۔ اور ان پر اپنی معلومات کی تعداد کے برابر درُود وسلام بھیج۔ اور ان پر اپنے قلم اور حکم کے چلنے کے برابر درُود وسلام بھیج۔ ان پر باطنی وظاہری طور پر درُود وسلام بھیج۔ اور ان پر اوّل وآخر درُود و سلام بھیج۔ اور حضور کے باقی برادران گرامی قدر حضرات انبیائے کرام رسُولان ذی احتشام پر درُود وسلام بھیج اور مقرب فرشتوں پر نیکوکار بندوں پر، تمام صحابہ کرام پر اور اہلِ قرابت پر، اور خلفائے راشدین پر، یعنی ابوبکر صدیق۔ عُمر فاروقِ اعظم۔ عثمان غنی۔ علی المرتضیٰ حسن وحسین اور تابعین اور جنہوں نے نیکی وخلوص کے ساتھ ان تابعین کی پیروی کی۔ اور ان کے ساتھ ساتھ ہم پر ہمارے ماں باپ پر۔ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر، اہل ایمان مردوں اور عورتوں پر۔ درود وسلام نازل فرما بے شک تو قریب ہے دعائیں سُننے اور قبول کرنے والا ہے۔ آمین (ایسا ہی ہو)"۔

یہ دونوں درُود شریف سیدی محمد بن ابوالحسن البکری کے ہیں پہلے کا ذکر صاحب "کنوز الاسرار" نے کیا ہے۔ اور اس کی فضیلت کی تشریح کرتے ہوئے کہا ہے۔

Marfat.com

سیدی شیخ عبدالرحمٰن بن حمیدہ نے کتاب "الحدائق" میں کہا ہے اس درود شریف کا حسن و جمال جو ہمارے سامنے آیا ہے اس کی ایک جھلک یہ ہے۔

یہ شیخ عسیل القدر وظائف میں سے ہے جنہیں حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے ولی اور عارف ابو عبداللہ محمد بن ابوالحسن البکری مصری رحمۃ اللہ کی زبان پر جاری فرمایا۔ اللہ ان سے (اپنے بندوں کو) نفع عطا فرمائے کیونکہ یہ درود شریف بہترین اذکار میں سے ہے الخ۔ اور کتاب کنوز الاسرار کے پہلے باب میں فرمایا "اللہ شیخ البکری کا بھلا کرے کہ وہ اپنے جلیل القدر، خوبصورت، مانع اور بھری ہوئی خوبیوں اور معارف کے جامع درود شریف میں فرماتے ہیں جنہیں ہم نے اپنی کتاب کنوز الاسرار میں بھی لکھ دیا ہے۔

رہا دوسرا درود شریف تو یہ ان کے مجموعہ اوراد سے لیا گیا ہے جس کا نام ہے "حزب الانوار" میں نے وہیں سے نقل کیا ہے اور کتاب افضل الصلوٰت میں اسے چوتھے نمبر پر نقل کیا ہے۔

اکہترواں درود شریف

سیدی احمد الصباغ الاسکندری

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً زَاکِیَۃً تُبَلِّغُہُ الدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ وَصَلِّ

Marfat.com

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِکَ وَحَیْثُمَا
ذِکْرِ اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَامَکَ الَّذِیْ
سَلَّمْتَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَلَائِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی
اَنْبِیَائِکَ الْمُطَھَّرِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ مِنْ اَھْلِ
السَّمٰوٰتِ وَاَھْلِ الْاَرْضِیْنَ وَخُصَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَفْضَلِ الصَّلٰوۃِ وَاَشْرَفِ التَّسْلِیْمِ۔

ترجمہ: "اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بمقدار اپنی اس مخلوق کے جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا۔ اور درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بمقدار اپنی اس مخلوق کے جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہیں بھیجا۔ اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ہمیں اُن (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایسا پاکیزہ، ستھرا درود بھیج جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں (مقام) محمود اور (مقام) وسیلہ تک پہنچا دے۔ اور درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جہاں تیری مخلوق میں سے کسی ایک نے بھی نے ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یاد کیا یا جہاں (اسے) اللہ (تو) ذکر کیا گیا۔ اے اللہ ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وہ سلام بھیج جو تو نے ان (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھیجا۔ اے اللہ درود بھیج اپنے مقرب فرشتوں پر اور اپنے پاکیزہ نبیوں پر اور زمین و آسمان کے اپنے نیکوکار بندوں پر۔ اور (اے اللہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برتر و بالا صلوٰۃ و سلام سے مخصوص فرما۔"

یہ درود شریف سیدی شیخ احمد صباغ سکندری رضی اللہ عنہ کا وہ ہے جسے میں نے ان کے اوزاد سے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

بہتّر واں درُود شریف

سیّدی مُحمّد زین العابدین بن مُحمّد البکری کا
جسے انھوں نے اپنے اوراد میں لکھا ہے

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
نَبِیِّکَ الْاَکْرَمِ۔ وَرَسُوْلِکَ الْاَعْظَمِ۔ نُوْرِکَ الْبَدِیْعِ
وَسِرِّکَ الرَّفِیْعِ۔ وَحَبِیْبِکَ الشَّفِیْعِ۔ وَاسِطَۃِ عِقْدِ النَّبِیِّیْنَ
وَقِبْلَۃِ اَوْلِیَائِکَ وَاَصْفِیَائِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ رُوْحِ اَرْوَاحِ
الْمَوْجُوْدَاتِ۔ وَلَوْحِ الْاَسْرَارِ الْمَنْقُوْشِ بِاَنْوَارِ التَّجَلِّیَاتِ
النَّاطِقِ بِکَ عَنْکَ اَزَلًا وَّاَبَدًا۔ لِسَانِ حُجَّتِکَ الَّذِیْ
اَبْدٰی مِنَ الْحَقِّ طَرَائِقَ قِدَمٍ مُظْهِرِ جَمَالِکَ الْمُطْلَقِ۔
وَبَرْقِ اُفُقِ اَسْرَارِکَ الَّذِیْ لَاحَ وَاَشْرَقَ۔ اَحْمَدِ
مَنْ حَمِدَکَ وَحَمِدْتَہٗ مُحَمَّدِکَ الَّذِیْ لِحَمْدِہٖ لَکَ
وَحَمْدِکَ لَہٗ اِصْطَفَیْتَہٗ وَاَخْتَرْتَہٗ مِنْ یَدِ اٰیَاتِہٖ مَرْمٰی
اَبْصَارِ الثُّبَاتِ۔ وَغَایَتُہٗ لَا یُدْرَکُ لَہَا حَدٌّ وَلَا
یُرَامُ لَہَا لَحَاقٌ خَلِیْفَتِکَ مِنْ حَیْثُ اَنْتَ عَلٰی کَافَّۃِ
تَخْلُوْقَاتِکَ۔ وَمُخْتَارِکَ اَنْتَ لِحِفْظِ اَمَانَتِکَ عَلٰی جُمْلَۃِ
بَرِیَّاتِکَ۔ اَلْهَادِیْ بِکَ اِلَیْکَ۔ وَالْمُرْشِدِ بِفَضْلِکَ عَلَیْکَ۔
بَدْرِ هَالَۃِ النُّبُوَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ۔ وَشَمْسِ بُرُوْجِ الْعِزَّۃِ بِکَ
وَالْجَلَالَۃِ۔ مَنْ اَخَذْتَ الْمِیْثَاقَ مِنْ اَنْبِیَائِکَ عَلٰی تَصْدِیْقِہٖ

Marfat.com

وَنُصْرَتِهٖ۔ وَاَقَرَّ كُلٌّ مِنْهُمْ بِذَالِكَ وَقَرَّرَهٗ وَبَيَّنَهٗ لِاُمَّتِهٖ۔
مَنْ شَرَحْتَ صَدْرَهٗ۔ وَمَلَاْتَهٗ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا۔ وَوَضَعْتَ
وِزْرَهٗ۔ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَهٗ۔ وَاَبْدَلْتَهٗ رَحْمَةً وَّغُفْرَانًا۔
وَرَفَعْتَ ذِكْرَهٗ مَعَ ذِكْرِكَ۔ وَاَقَمْتَهٗ فِیْ مِحْرَابِ الْعُبُوْدِيَّةِ
لَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ۔ نَاطِقًا بِحَمْدِكَ وَمَدْحِكَ وَشُكْرِكَ
حَبِيْبِكَ الْمُخْتَصِّ مَنْ مَتَّعْتَ بِمَعْرِفَتِكَ وَخِطَابِكَ وَجَمَالِكَ
اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مَنْ مَّتَّعْتَ بِمَعْرِفَتِكَ
وَخِطَابِكَ وَجَمَالِكَ مِنْهُ الْقَلْبَ وَالسَّمْعَ وَالْبَصَرَ۔ سَيِّدِنَا
وَسَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ۔ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَكْرَمِيْنَ۔ وَصَحْبِهٖ
وَالتَّابِعِيْنَ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ
سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

ترجمہ اے اللہ! اے رحم فرمانے والے، مہربان! اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، قائم رہنے والے! اے زمین و آسمان کو بغیر کسی مثال سابق کے پیدا فرمانے والے! اے بزرگی و عزت کے مالک! اپنے معزز نبی پر درود و سلام نازل فرما۔ جو تیرے عظمت والے رسول ہیں۔ تیرے اوّلین نور اور بلند مرتبہ راز ہیں شفاعت فرمانے والے حبیب ہیں۔ سلسلۂ انبیاء کی لڑی اور تیرے مقرب اولیاء و اصفیاء کا قبلہ ہیں۔ موجودات کی روحوں کی روح اور ان رازوں کی تختی ہیں جو تجلیات کے انوار سے لکھے گئے ہیں۔ تیری عنایت سے ابتدائے آفرینش سے آخر تک تیری بات کرنے والے ہیں۔ تیری اس محبت کی زبان ہیں، جس نے حق کے دشوار و پوشیدہ راستے کھول دیئے۔

Marfat.com

تیرے جلال مطلق کے مظہر اور تیرے اسرار کے اُفق کی چمکتی دمکتی بجلی جنہوں نے تیری تعریف فرمائی اور جن کی تو نے تعریف فرمائی۔ ان سب سے بڑھ کر تیری حمد و ثنا کرنے والے۔ جو تیرے تعریف کیے ہوئے (محمدؐ) ہیں کہ انہوں نے جو تیری تعریف کی اور تُو نے جو ان کی تعریف فرمائی اسی کی وجہ سے تُو نے ان کو چُنا اور پسند فرمایا۔ جن کی ابتدا آگے بڑھنے والوں کی آنکھوں کا نشانہ ہے، اور جن کی انتہا کی حد کسی کو معلوم نہیں اور جس سے ملنے کا ارادہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ تیری تمام مخلوق پر تیرے نائب۔ جن کو تُو نے اپنی تمام مخلوق پر اپنی امانت کی حفاظت کے لیے چُن لیا۔ تیرے کرم سے تیری طرف رہنمائی فرمانے والے۔ تیرے فضل سے تیری ذات کی راہ دکھانے والے ہالۂ نبوت و رسالت کے چودھویں کے چاند۔ تیری عزت و جلالت کے بُرجوں کے سُورج۔ جن کی تصدیق اور مدد کرنے کا تُو نے اپنے نبیوں سے پختہ وعدہ لیا۔ سب نے اس کا اقرار کیا۔ اور اللہ نے اس تمام واقعہ کو حضور کی اُمت پر واضح طور پر بیان فرما دیا۔ جن کا سینہ تُو نے کھول دیا۔ اور اسے ایمان و حکمت سے پُر کر دیا۔ اور تُو نے اُن سے وُہ بوجھ اتار دیا جس نے حضور کی کمر توڑ رکھی تھی۔ اور بدلے میں رحمت و مغفرت عطا فرما دی اور جن کا ذکر تُو نے اپنے ذکر کے ساتھ بلند فرمایا۔ جن کو تُو نے اپنے محراب عبودیت میں قائم فرمایا۔ تیرے حکم کے بندے۔ تیری حمد، مدح اور شکر کی بات کرنے والے۔ تیرے حبیب کو تیری عطا اور ان نعمتوں سے مخصوص کیا گیا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سُنیں نہ کسی

Marfat.com

انسان کے دل میں کھٹکیں جن کے دل کو تو نے اپنی معرفت جن کے
کانوں کو اپنی بات اور آنکھ کو اپنے حُسن وجمال سے نوازا۔ ہمارے
اور تمام جہانوں کے آقا پر اور حضور کی قابلِ صد عزّت و تکریم آل پاک
پر اور تمام صحابہ کرام پر اور تابعین پر، اپنے پالنے والے عزّت والے
پروردگار کی پاکی بولو! ان تمام خرافات سے جو منکرین بیان کرتے
ہیں۔ تمام رسُولوں پر سلام ہو، اور تمام حمد وثنا اللہ تعالیٰ پروردگار
عالم کے لیے۔"

تہتّر واں درُود شریف

بھی انہی کا ہے

أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيْدًا يَا إِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ۔ وَأَشْهَدُ
مَلَائِكَتَكَ وَرُسُلَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ وَسُكَّانَ سَمٰوٰتِكَ
وَأَرَضِيْنَ۔ مِنْ كُلِّ مَا ذَرَأْتَ مِنَ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِيْنَ۔
أَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
تَجْبُرُ الْكَسِيْرَ۔ وَتُغْنِي الْفَقِيْرَ۔ وَتَرْحَمُ الضَّعِيْفَ۔
وَتُغِيْثُ اللَّهِيْفَ۔ وَتَضَعُ وَتَرْفَعُ۔ وَتَصِلُ وَتَقْطَعُ۔
وَتُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْكَ۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَذَلَّلَ بَيْنَ يَدَيْكَ۔
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَحَبِيْبُكَ وَخَلِيْلُكَ
عَرْشُ أَحَدِيَّتِكَ الْأَوْسَعُ۔ الْقَائِمُ بِسِرِّ الْخَلَائِقِ
عِنْدَكَ فِي الْمَقَامِ الْأَبْدَعِ الْأَرْفَعِ۔ مَنِ اسْتَنَارَ بِأَنْوَارِ
التَّجَلِّيَاتِ الصَّمَدَانِيَّةِ وَجُوْدُهُ۔ وَاسْتَدَارَتْ عَلٰى دَوَائِرِ

Marfat.com

اَلتَّعْيُنَاتِ الرَّبَّانِيَّةِ عُهُوْدُهُ۔ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ اَنْتَ وَمِنْ حَيْثُ اَسْمَاؤُكَ وَصِفَاتُكَ۔ صَلٰوةً وَّسَلَامًا نَوَاحِيْهِمَا هِبَاتِكَ وَبَرَكَاتُكَ۔ وَعَلٰى آلِهِ الْكِرَامِ۔ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ۔ وَدُرَّاتِهِ الْفِخَامِ۔

ترجمہ: میں تجھے گواہ بناتا ہوں۔ اور تیری گواہی کافی ہے اے معبود کائنات! اور میں تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں، اور تیرے رسولوں کو، اور تیرا عرش اٹھانے والوں کو، اور تیرے آسمانوں اور تیری زمینوں میں بسنے والوں کو اور جتنی مخلوق تو نے پیدا فرمائی، سب کو، کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ تو ہی اللہ ہے، اکیلا، تیرا شریک کوئی نہیں۔ ٹوٹے ہوؤں کو جوڑتا ہے۔ فقیروں کو غنی کرتا ہے۔ کمزوروں پر رحم فرماتا اور مصیبت زدوں کی فریاد رسی فرماتا ہے۔ تو ہی پست کرتا ہے، تو ہی بلند فرماتا ہے جوڑتا اور جدا کرتا ہے۔ تو پناہ دیتا ہے، تیرے خلاف کسی کو کسی کی پناہ نہیں دے سکتا۔ جو تیرے آگے ذلیل ہو جائے تو اسے عزت بخشتا ہے، اور بے شک محمد تیرے بندے اور رسول ہیں، تیرے حبیب اور خلیل ہیں۔ تیری یکتائی کا عرش وسیع تر، تیری خلافت کا راز لیے بلند تر مقام پر فائز جن کا وجود صمدانی انوار کی تجلیات سے روشن ہوا اور تعینات ربانیہ کے دائروں پر جس کے زمانے پھرتے رہے۔ الٰہی تو جہاں بھی ہے، اور تیرے اسما جہاں بھی ہیں۔ تیری صفات جہاں بھی ہیں اُن پر درود و سلام بھیج، اتنا درود و سلام جو تیری بخششوں اور برکتوں کے برابر ہو، اور اُن کی آل کرام اور صحابہ عظام پر۔

یہ دونوں درود شریف سیدی زین العابدین بن محمد البکری بزرگوار کے ہیں جن کا

Marfat.com

ذکر پہلے ہو چکا ہے جنہیں انھوں نے اپنے اوراد میں ذکر فرمایا ہے، میں نے وہیں سے نقل کئے ہیں۔ یہ بہت بڑے اولیأ اللہ میں سے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہو اور ان کے پہلے بزرگوں سے اور ان کے پیروکاروں سے، اور اُن سے ہم کو نفع دے۔

چوہتّرواں دُرُود شریف

سیدی علی بن احمد انصاری کا

يَا مَوْلَايَ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُرْسِلَ بِعُوْثَ غُيُوْثِ سَلَامِكَ وَصَلَاتِكَ وَنُعُوْتَ هُبُوْبِ نَسَمَاتِ نَفَحَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ۔ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ۔ وَزِنَةَ مَخْلُوْقَاتِكَ وَمِلْءَ أَرْضِكَ وَسَمٰوَاتِكَ۔ عَلٰى أَفْضَلِ مَصْنُوْعَاتِكَ۔ وَأَجَلِّ مَظَاهِرِ تَجَلِّيَاتِكَ۔ وَأَكْمَلِ مُتَخَلِّقٍ بِحَقَائِقِ أَسْمَائِكَ وَوَصِفَاتِكَ۔ وَأَعْظَمِ مُتَحَقِّقٍ بِدَقَائِقِ مُشَاهَدَاتِ ذَاتِكَ۔ أَشْرَفِ نَوْعِ الْإِنْسَانِ۔ وَإِنْسَانِ عُيُوْنِ الْأَعْيَانِ۔ وَالْمُسْتَخْلَصِ مِنْ خَالِصَةِ خُلَاصَةِ وَلَدِ عَدْنَانَ۔ الْمَمْنُوْحِ بِبَدِيْعِ الْآيَاتِ۔ وَالْمَخْصُوْصِ بِعُمُوْمِ الرِّسَالَةِ۔ وَغَرَائِبِ الْمُعْجِزَاتِ۔ السِّرِّ الْجَامِعِ الْفُرْقَانِيِّ۔ وَالْمَخْصُوْصِ بِمَوَاهِبِ الْقُرْبِ مِنَ النَّوْعِ الْإِنْسَانِيِّ۔ مَوْرِدِ الْحَقَائِقِ الْأَزَلِيَّةِ وَمَصْدَرِهَا۔ وَجَامِعِ جَوَامِعِ مُفْرَدَاتِهَا وَمِنْبَرِهَا۔ وَخَطِيْبِهَا وَمُرْشِدِهَا إِذَا حَضَرَ فِيْ حَظَائِرِهَا۔ بَيْتِ اللّٰهِ الْمَعْمُوْرِ الَّذِيْ

Marfat.com

اتَّخَذَهُ اللّٰهُ لِنَفْسِهٖ۔ وَجَعَلَهُ نَاظِمًا لِحَقَائِقِ قُدْسِهٖ۔ مَدَّةَ مِدَادِ نُقْطَةِ الْاَكْوَانِ۔ وَمَنْبَعِ يَنَابِيْعِ الْحِكَمِ وَالْعِرْفَانِ۔ مَنْ خَتَمَتْ بِهِ الْاَنْبِيَاءَ۔ وَوَزَنَتْ عُلُوْمَهُ لِلْاَصْفِيَاءِ مُحَمَّدِ الَّذِیْ جَاهَدَ فِيْكَ حَقَّ الْجِهَادِ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ۔ صَلَوَاتٍ وَتَسْلِيْمَاتٍ تَتَجَدَّدُ مَعَ التَّضْعِيْفِ اَبَدًا فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَحِيْنٍ مَعَ ذِكْرِ الذَّاكِرِيْنَ وَسَهْوِ الْغَافِلِيْنَ وَلَمْحِ النَّاظِرِيْنَ۔ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ وَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ الصَّالِحِيْنَ وَاُمَّةِ الْمُرْشِدِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِصِفَةِ الْاِسْلَامِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

ترجمہ: سوال ہے کہ تو اپنے سلام و درود کی بارشیں نازل فرما اور اپنی خوشبودار نعمتوں کے جھونکے بھیج! اپنی معلومات کی تعداد کے برابر اور اپنے کلموں کی سیاہی کے برابر اور اپنی تمام مخلوق کی خوبصورتی اور زمین و آسمان بھر، ان پر جو تیری مصنوعات میں سب سے افضل اور تجلیات کے مظاہر میں سے بزرگتر ہیں، اور تیرے اسماء و صفات کے حقائق سے موصوف ہونے والوں میں کامل تر ہیں، اور تیری ذات کے مشاہدات کی باریکیوں سے سب سے بڑھ کر موصوف ہیں۔ نوعِ انسانی میں بزرگ تر اور تمام ذاتوں کی آنکھوں کی پتلی ہیں۔ اور عدنان کی اولاد میں سے چیدہ چیدہ میں سے چیدہ، جن کو عجیب و

Marfat.com

غریب معجزات سے نوازا گیا۔ جن کو رسالتِ عامہ اور معجزاتِ باہرہ سے نوازا گیا۔ قرآن کے رازوں کو صبح کرنے والا راز۔ نوعِ انسانی میں سے عنایاتِ قرب سے مخصوص ازلی حقیقتوں کا گھاٹ و منبع اور ان کے تمام مفردات کا جامع اور منبع، اور ان کا خطیب و مرشد جب ان کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ اللہ کا بیت المعمور (آباد گھر) جسے اس نے اپنے لیے بنایا، اور اپنے قدسی حقائق کو لڑی میں پرونے والا کیا۔ جہاں تک عالم کون کے نقطوں کا سلسلہ دراز ہے اور جو حکمت و عرفان کے سورتوں کا منبع ہے جس سے تو نے سلسلہ انبیاؑ کو ختم کیا اور صاف دل لوگوں کو آپ کے علوم کا وارث بنایا۔ یعنی حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) جنہوں نے تیری رضا کے لیے ایسی کد و کاوش فرمائی جس کا حق تھا۔ یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا۔ ایسے درود و سلام جو ہمیشہ اور ہر وقت چند در چند پیدا ہوئے اور بڑھتے رہیں۔ ذکر کرنے والوں کے ذکر کے ساتھ اور غافلوں کی بھول کے ساتھ اور دیکھنے والوں کے دیکھنے کے ساتھ۔ اور ان کی آل، صحابہ کرام، تابعین اور باعمل علماؑ پر اور نیک اولیاؑ پر، اور ہدایت دینے والے اماموں پر۔ اور جو بھی اسلام کی صفت سے تا قیامت موصوف ہو۔ تمام رسولوں پر سلام ہو اور اللہ پروردگار جہاں کے لیے حمد و ثنا۔"

یہ درود شریف سیدی علی بن احمد انصاری کا ہے جسے انھوں نے اپنے وظائف الحصن الحصین میں ذکر کیا ہے میں نے اسے وہیں سے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

پچھتّر واں درُود شریف
سیّدی ابو سلمہ خلوتی کا

نَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تُصَلِّيَ تَسْلِيْمٍ عَلٰى نُوْرِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا۔ وَسِرِّ اَسْرَارِ الْمُلْكِ
وَالْمَلَكُوْتِ وَمَاحَوَاهُمَا۔ اَلْمَنْعُوْتِ بِالْحَيِّ۔ وَالْمُصْطَفٰى
مِنَ الْخَلْقِ۔ مَظْهَرِ جُمْلَةِ الْاَسْمَا۔ وَمِرْاٰةِ وَجْهِ الْمُسَمّٰى۔
حَامِلِ لِوَاءِ الْاَمَانَةِ۔ اَلْمَوْصُوْفِ بِالصِّدْقِ وَالصِّيَانَةِ۔
حَبِيْبِكَ الْمُجْتَبٰى۔ وَرَسُوْلِكَ الْمُنْتَبَا۔ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْعَالِمِ
بِحَمْدِكَ اَبَدًا۔ وَالْمَحْمُوْدِ بِمَدْحِكَ سَرْمَدًا۔
وَاَنْ تُدْخِلَنَا مِنْ بَابِهٖ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ اِلٰى حَضْرَةِ
الْهِدَايَةِ وَالْاِهْتِدَا۔ وَنَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ
عَلٰى اُنْمُوْذَجِ الْحَقَايِقِ الْعَلِيَّةِ۔ وَمَجْلَى التَّعَيُّنَاتِ النَّبَوِيَّةِ۔
وَمَحْتَدِ الْهُبُوْلَاتِ الْاِمْكَانِيَّةِ۔ وَمَرْوَحِ الْاَرْوَاحِ
الْاَكْوَانِيَّةِ۔ وَجَوْهَرِ الطَّبِيْعَةِ الْكُلِّيَّةِ الْعُنْصُرِيَّةِ۔
مَظْهَرِ اللَّاهُوْتِ الْغَيْبِيِّ۔ وَسِرِّ النَّاسُوْتِ الْعَيْنِيِّ۔
حَامِلِ اللِّوَاءِ۔ وَالْقَايِمِ بِجَمِيْعِ الْاَلَاءِ۔ صَلَاةً
يَسْتَحِقُّهَا عَظِيْمُ شَانِهٖ وَمَاحَوٰى۔ وَاَنْ تُدْخِلَنَا
مِنْ بَابِهٖ اِلٰى حَضْرَتِكَ يَا سَامِعَ السِّرِّ وَالنَّجْوٰى۔
وَنَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلٰى نُقْطَةِ بِنْكَارِ دَايِرَةِ

Marfat.com

اَلْاَكْوَانِ - وَمَجْلَى حَقَائِقِ وَدَقَائِقِ الْاَزْمَانِ - اَلْمُحَقِّقِ
وَالْمُحَقِّقِ بِجَمِيْعِ كَلِمَاتِ الْقُرْاٰنِ - وَالْمُخَاطَبِ بِجَمِيْعِ
مَعَانِيْ الْعِرْفَانِ - اَلْعَلِيْمِ بِحَقِيْقَةِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ
مِنَ الْاَكْوَانِ - عَلٰى مَمَرِّ الدُّهُوْرِ وَالْاَزْمَانِ - حَامِلِ
لِوَاءِ رَحْمَةِ الرَّحْمٰنِ - وَالْمَخْصُوْصِ بِشَفَاعَةِ فَضْلِ
الْقَضَاءِ لِلْاِنْسِ وَالْجَانِ مَنْ يَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَيُكْرَمُ
مِنَ اللّٰهِ بِالْمَطْلُوْبِ وَالْاَيْمَانُ - وَاَنْ تُدْخِلَنَا مِنْ بَابِهِ
اِلٰى حَضْرَتِكَ يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰنُ - وَاَسْاَلُكَ اَنْ
تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلٰى مُمِدِّ الْاَرْوَاحِ - وَمُفِيْضِ النُّوْرِ
عَلَى الْاَشْبَاحِ - وَهَادِي الْمُضَلِّيْنَ اِلٰى طُرُقِ الْفَلَاحِ -
حَادِي حَفَرَةِ اَبِي الْاَرْوَاحِ - وَحَامِيْ حَوْمَةِ
اُمِّ الْاَشْبَاحِ - فَمَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكَاةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ -
حَامِلِ لِوَاءِ الْفَتْحِ مِنَ الْفَتَّاحِ - اَلْمَخْصُوْصِ بِالْكَوْثَرِ
وَالنَّحْرِ وَالْفَلَاحِ - وَاَنْ تُدْخِلَنَا مِنْ بَابِهِ
اِلٰى حَضْرَةِ الْعِيَانِ وَالْكِفَاحِ - وَنَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ
وَتُسَلِّمَ عَلٰى مَنْ تَشَرَّفَتْ بِهِ الْمَكَانُ وَالْاِمْكَانُ -
وَتَبِعَ بِهِ اَهْلُ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ -
اَلْهَادِيْ اِلٰى صِرَاطِكَ فِي السِّرِّ وَالْاَعْلَانِ - اَلْمَوْعُوْدِ
بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ دُوْنَ الْاَنَامِ مِنَ الْاِنْسِ وَالْجَانِ -
حَامِلِ لِوَاءِ الْاُنْسِ - اَلْمَنْزُوْلِ بِحَضْرَةِ الْقُدْسِ -
مِنَ الدَّيَّانِ - اَللّٰهُمَّ اٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ

Marfat.com

وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَأَوْرِدْنَا حَوْضَهُ وَاسْقِنَا مِنْ يَدِهِ شُرْبَةً هَنِيئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا وَأَدْخِلْنَا مِنْ بَابِهِ إِلَى حَضْرَتِكَ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ يَا مَنَّانُ۔

ترجمہ: ہم آپ سے سوال کرتے ہیں، الٰہی! کہ آپ درود وسلام بھیجیں اُن پر جو زمین وآسمان اور دونوں کے درمیان والی تمام کائنات کو منوّر کرنے والے ہیں۔ اور جو زمین وآسمان اور جو ان میں ہے سب کے رازوں کے راز ہیں جن کی تعریف سچی ہے جو مخلوق سے برگزیدہ ہیں، تمام اسماء کے مظہر، اور مُسمّٰی (ذات باری تعالیٰ) کی ذات کا آئینہ۔ امانت کے علمبردار، سچائی اور بچاؤ کی صفت سے موصوف۔ تیرے برگزیدہ محبوب اور تیرے پڑھائے ہوئے رسُول۔ ہمارے آقا محمّد صلی اللہ علیہ وسلم جو تیری حمد وثنا کو ہمیشہ قائم رکھنے والے۔ اور تیری حمد سے ہمیشہ جن کی حمد وثنا ہوتی رہے گی۔ اور (ہماری یہ بھی دُعا ہے) کہ اے خُدائے یکتا کہ آپ ہم کو رشد وہدایت کی بارگاہ تک آپ کے دروازے سے داخل فرمائیو! اور ہم یہ بھی سوال کرتے ہیں کہ آپ درُود وسلام بھیجیں ان پر جو حقائق بالا کا نمونہ اور تعیناتِ ثبوتیہ کی تجلّی گاہ ہیں، امکانی ہیولوں کے محمّد (ستودہ) اور کون ومکان کی رُوحوں کی رُوح ہیں۔ اور طبیعتِ کُلیہ عنصریہ کے جوہر، عالم لاہوت، غیبی کے مظہر۔ اور نظر آنے والے عالم انسانی کے راز، (لواء الحمد) کے پرچم بردار، تمام نعمتوں کے ساتھ قائم، ایسا درود وجو ان کی عظمتِ قدر وشان کے

Marfat.com

لائق ہو، ہمارا سوال ہے کہ آپ ان پر درُود وسلام نازل فرمائیں جو دنیا کے دائرہ کے مرکزی نقطہ ہیں۔ زمانوں کے حقائق و دقائق کی جلوہ گاہ۔ جن کی ذات قرآن کے تمام احکام واوصاف سے مزین و مظہر ہے۔ جن سے علم وعرفان کے تمام حقائق پر گفتگو کی گئی۔ دنیا میں جو ہوا اور جو ہوگا، سب کی حقیقت کو جاننے والے۔ جتنے زمانے اور عرصے گزر جائیں۔ رحمٰن کی رحمت کے علمبردار جنوں اور انسانوں کے درمیان فیصلہ کی شفاعت کرنے کے لیے جن کو مخصوص کیا گیا، جو فرمائیں گے اَنَا لَهَا (اس شفاعت عُظمیٰ کے لیے میں ہی ہوں) اور پھر اللہ کی طرف سے آپ کا مقصد پورا کر کے اور آپ کی شفاعت قبول فرما کر آپ کی عزت افزائی کی جائے گی۔ اور اے رحمٰن! اور رحیم! ہم کو اپنی بارگاہِ اقدس میں آپ کے دروازے سے داخل فرمانا۔ اور میرا یہ بھی سوال ہے کہ تو درُود وسلام نازل فرما! ان پر جو رُوحوں کی مدد فرمانے والے ہیں، اور جو جسموں پر نُور کا فیضان فرمانے والے ہیں۔ اور جو گمراہوں کو کامیابی کی راہ دکھانے والے ہیں رُوحوں کے باپ کی بارگاہ کے واقف کار۔ اور جسموں کی ماں کی بارگاہ کی حمایت کرنے والے ہیں تو ان کے نُور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو، اس میں چراغ، فتح دینے والے رب کی طرف سے فتح کا عَلم لہرانے والے جن کو خاص کیا گیا۔ کوثر سے قربانی سے اور کامیابی سے۔ اور یہ کہ ہم کو ان کے دروازے سے حضور وظہور کی بارگاہ میں داخل فرمانا۔ اور ہمارا سوال ہے کہ درُود وسلام بھیج ان پر جن سے مکان وامکان دونوں کو بخشگی ملی اور جن کے ہاتھوں اہل شرک وکُفر

Marfat.com

اور شک اور سرکشی کے مریضوں کا قلع قمع ہوا۔ جو ظاہر و باطن تیرے راستے کی راہنمائی فرمانے والے ہیں اور جن سے مقامِ محمود کا وعدہ فرمایا گیا جو نہ کسی جنّ سے ہُوا نہ انسان سے۔ جن کو بارگاہ قدس تک اللہ کی طرف سے اُٹھا کر لے جایا گیا۔ الٰہی ان کو مقامِ وسیلہ فضیلت اور بلند و بالا مقام عطا فرما اور اس مقامِ محمود پر ان کو فائز فرما جس کا تُو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو حضور کے حوض پر لانا۔ اور ان کے دستِ کرم سے ایسا شربت پلانا جو خوشگوار ہو، جس کے بعد ہم کبھی پیاسے نہ ہُوں اور اپنی بارگاہ اقدس میں، ہم کو حضور کے دروازے سے داخل فرمانا، اپنے فضل و کرم سے۔ اے بہت احسان فرمانے والے"

یہ درود شریف سیدی ابوسلم خلوتی کا ہے جسے انھوں نے اپنے مختلف اوراد میں ذکر کیا ہے میں نے سب کو جمع کر لیا ہے اور یہ درُود شریف جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو فضیلت والے درُودوں میں سے ہے۔

چھتّر والا درُود شریف

سیدی محمّد کا ہے

جو غوث اللہ کے نام سے پہچانے جاتے ہیں

اَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مَنْ خَصَّصَ وَعَمَّمَ۔ وَاَوْضَحَ وَاَبْهَمَ۔ فَمُوَ الْحَقُّ وَالرُّوْحُ وَالنُّوْرُ وَالسِّرَاجُ مِنْ حَيْثُ الْاِبْدَاعُ وَالْاِخْتِرَاعُ وَالْكَشْفِ وَالْتِقَالُ

Marfat.com

اَسْئَلُكَ اَمْرِكَ وَمُحَمَّدٌ خَلْقِكَ وَاَسْعَدُ كَوْنِكَ
وَالْمَجْمُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ صَلٰوةً ذَاتِيَّةً خَاصَّةً بِهٖ عَامَّةً
فِیْ جَمِیْعِ الْوُجُوْهِ الْخَرْفِیَّةِ وَالْاِسْمِیَّةِ۔ وَ
جَمِیْعِ مَرَایَاهِ الْعَقْلِیَّةِ وَالْعِلْمِیَّةِ۔ صَلٰوةً
مُّتَّصِلَةً لَا یُمْکِنُ اِنْفِصَالُهَا بِسَبَبٍ وَلَا بِغَیْرِ
ذٰلِكَ بَلْ تَسْتَحِیْلُ عَقْلًا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْاَئِمَّةِ
الْجَوَامِعِ وَالْغَزَائِنِ الْمَوَانِعِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا
كَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ الدَّائِمَانِ فِی الْوُجُوْدِ عَلٰی فَاتِحِ
حَضْرَةِ الشُّهُوْدِ۔ وَمَانِحِ مَدَدِ الْوُدُوْدِ۔ نُوْرِكَ
الْمَعْهُوْدِ۔ وَضِیَاءِ اُفُقِكَ فِی الْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ۔ ذٰلِكَ یَوْمٌ
مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ۔ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْجُنُوْدِ۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَهْلِ
الْمَوَاجِیْدِ وَالْجُوْدِ۔ اِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

ترجمہ: الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ درود بھیج ان پر جنہوں نے تخصیص کی اور تعمیم کی اور وضاحت کی اور ابہام رکھا وہی ہیں۔ رُوح ہیں، نُور ہیں، چراغ ہیں جب سے کائنات کی ابتدا تخلیق ہُوئی ظہور ہُوا۔ اور (عدم سے وجود کی طرف) انتقال ہوا۔ جو تیرے حکم کے احمد (سب سے بڑھ کر تیری تعریف کرنے والے)

Marfat.com

اور تیری مخلوق کے محمد (تعریف کئے گئے) ہیں اور تیری کائنات
میں نیک بخت ترین اور ان تمام کمالات کا مجموعہ، ایسا درود جو
خاص ان کی ذات کے لیے ہو، اور جو عام ہو ان تمام سختیوں میں
جن میں حروف و اسماء لکھے ہیں اور حضور کے تمام مراتب عقلیہ و علمیہ پر۔
ایسا متصل درود جس کا ٹوٹنا کسی واسطہ یا عدم واسطہ سے ممکن نہ ہو۔
بلکہ عقلاً محال ہو۔ اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ کرام پر، جو (خیر
کے) اصل اور جمع کرنے والے تھے۔ اور جو وسیع خزانے تھے اور
سلام بھیج بکثرت سلام۔ اور سب تعریفیں اللہ پروردگار عالم کے لیے
اور کائنات میں دائمی درود و سلام، ان پر جو بارگاہِ شہادت کے
کھولنے والے اور محبت کی مدد فرمانے والے ہیں۔ تیرا سعادت مند
نور، اور بروز قیامت (جس کا وعدہ ہے) تیرے اُفق کی روشنی۔ وہی
لوگوں کے جمع کرنے کا دن ہوگا، اور وہی حاضری کا دن ہوگا۔
ہمارے آقا محمد پر، جو لشکروں کے قائد ہیں اور حضور کی آل و اصحاب
پر جو بزرگوں اور سخاوت والے تھے اے معبودِ برحق! مجھے ان میں
شامل فرما دے۔ اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔ اور
سب تعریفیں اللہ پروردگار عالم کے لیے"

یہ درود شریف سیدی محمد المعروف غوث اللہ کے دو درودوں کا مجموعہ
ہیں۔ پہلے درود شریف سے انھوں نے اپنا مجموعہ اوراد "حزب الازل والابد"
ختم کیا ہے اور درود شریف جس کی ابتدا ہوتی ہے۔ "والصلوۃ والسلام
الدائمان الخ" کے الفاظ سے انہوں نے اپنا مخصوص وظیفہ ختم کیا ہے، میں
نے انھیں وہیں سے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

ستتّر واں درُود شریف

سیّدی ابُوالعباس احمدؒ بن مُوسیٰ المسرعی کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔ رَبَّنَا
اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ
الشَّاهِدِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَاَبِرَّ وَاَكْرِمْ۔
وَاَعِزَّ وَاَعْظِمْ۔ عَلَى الْعِزِّ الشَّامِخِ۔ وَالْمَجْدِ الْبَاذِخِ۔
وَالنُّوْرِ الطَّامِحِ۔ وَالْحَقِّ الْوَاضِحِ۔ مِيْمِ الْمُلْكِ وَحَاءِ
الرَّحْمَةِ۔ وَمِيْمِ الْعِلْمِ وَدَالِ الدَّلَالَةِ اَلِفِ الْجَبَرُوْتِ
وَحَاءِ الرَّحُوْتِ۔ وَمِيْمِ الْمَلَكُوْتِ۔ وَدَالِ الْهِدَايَةِ۔
وَلَامِ الْاَلْطَافِ الْخَفِيَّةِ۔ وَنُوْنِ الْمَنِّ الْوَافِيَّةِ
وَعَيْنِ الْعِنَايَةِ وَكَافِ الْكِفَايَةِ۔ وَيَاءِ السِّيَادَةِ۔
وَسِيْنِ السَّعَادَةِ وَقَافِ الْقُرْبَةِ وَطَاءِ السَّلْطَنَةِ
وَهَاءِ الْعُبُوْدَةِ وَصَادِ الْعِصْمَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ جَوَاهِرِ
عِلْمِهِ الْعَزِيْزِ۔ وَاَصْحَابِهٖ مَنْ اَصْبَحَ الدِّيْنُ
بِهِمْ فِيْ حِرْزٍ حَرِيْزٍ۔ صَلَاتَكَ الْمُهَيْمِنَةَ بِعَظَمَةِ
جَلَالِكَ۔ الْمُشَرَّفَةَ بِجَلَالِ جَمَالِكَ۔ الْمُكَرَّمَةَ بِعَظِيْمِ
نَوَالِكَ۔ دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ لَا انْتِهَاءَ لَهَا سَامِيَةً
بِسُمُوِّ رِفْعَتِكَ لَا انْقِضَاءَ لَهَا صَلَاةً تَفُوْقُ وَتَفْضُلُ

Marfat.com

وَيَلِيقُ بِمَجْدِ كَرَمِكَ وَعَظِيمِ فَضْلِكَ اَنْتَ لَهَا اَهْلُ
لَا يُبْلَغُ كُنْهُهَا وَلَا يُقْدَرُ قَدْرُهَا كَمَا يَنْبَغِي لِشَرَفِ
نُبُوَّتِهِ وَعَظِيمِ قَدْرِهِ هُوَ لَهَا اَهْلُ صَلَاةٌ تَفُوْقُ
بِهَا عَنَّا هُمُوْمَ حَوَادِثِ عَوَارِضِ الْاِخْتِيَارِ - وَتَمْحُوْ بِهَا
ذُنُوْبَ وَجُوْدِنَا بِمَاءِ سَمَاءِ الْقُرْبَةِ حَيْثُ لَا بَيْنَ وَلَا اَيْنَ
وَلَا جِهَةَ وَلَا قَرَارَ - وَتُغَيِّبُنَا بِهَا عَنَّا فِي غَيَاهِبِ
غُيُوْبِ اَنْوَارِ اَحَدِيَّتِكَ فَلَا نَشْعُرُ بِتَعَاقُبِ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ - وَتُحَوِّلُنَا بِهَا سَمَاحَ سَبَاحِ فَتُوْحِ وَضُوْحِ حَقَائِقَ
بَدَائِعِ جَمَالِ نَبِيِّكَ الْمُخْتَارِ - وَتَمْنَحُنَا بِهَا اَسْرَارَ
اَنْوَارِ سُبُوْحِيَّتِكَ فِي مِشْكَاةِ الزُّجَاجَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ
فَتَتَضَاعَفُ اَنْوَارُنَا بِلَا اَمَدٍ وَلَا حَدٍّ وَلَا اِحْصَاءٍ
يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا حَيُّ
يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ نَسْاَلُكَ بِدَقَائِقِ
مَعَانِي عُلُوْمِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ الْمُطَّلَعِ عَلٰى مَوَاجُهَ
فِي بَحْرِ خَزَائِنِ عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ - وَبِاٰيَاتِهِ الْبَيِّنَاتِ
الزَّهِرَاتِ الْبَاهِرَاتِ عَلٰى مَظْهَرِ الشَّانِ عَيْنِ
سِرِّكَ الْمَصُوْنِ - اَنْ تُذْهِبَ عَنَّا ظَلَامَ وَطِيْسِ
الْفَقْدِ - بِنُوْرِ اِنْسِ الْوَجْدِ وَاَنْ تَكْسُوْنَا مِنْ حُلَلِ
صِفَاتِ كَمَالِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

بِنُوْرِ الْجَلَالَةِ۔ وَاَنْ تَسْقِيَنَا مِنْ كَوْثَرِ مَعْرِفَتِهٖ الْمُتَرَعِ بِرَحِيْقِ التَّسْنِيْمِ وَشَرَابِ الرَّسَالَةِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَبْدِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَشَفِيْعِنَا الْمَبْعُوْثِ بِالْقِيْلِ الْاَقْوَمِ۔ وَمِنَّةِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ فَصِيْحٍ وَّاَعْجَمَ۔ قُطْبِ رَحَى النَّبِيِّيْنَ وَنُقْطَةِ دَائِرَةِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ الْمُخَاطَبِ فِي الْكِتَابِ الْمَكْنُوْنِ۔ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ۔ الْمَوْصُوْفِ بِقَوْلِكَ الْكَرِيْمِ۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ"۔

اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ اور بدی سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ بزرگ و برتر کی عنایت سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ ایسا بادشاہ ہے جو واضح حق ہے۔ الٰہی! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور ہم نے اس رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔ سو ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ لے۔ الٰہی درود و سلام بھیج! نیکی کرا در عزت و عظمت بخش، بلند تر عزت پر، عظیم المرتبت پر، چمکنے والا نور، اور روشن حق پر، مملکت کی میم، رحمت کی حا، علم کی میم، دلالت کی دال، جبروت کے الف رحموت کی حا، ملکوت کی میم، ہدایت کی دال، (الطافِ خفیہ) پوشیدہ مہربانیوں کی لام، منن وافیہ (کامل احسانات) کے نون، عنایات کے عین، کفایت کے کاف، سیادت کی یا، سعادت کی سین، قربت کے قاف، سلطنت کے طا، عروہ کی ہا، عصمت کے صاد اور آپ کی آل پر، جو آپ کے زبردست علم

Marfat.com

کے موتی ہیں اور آپ کے صحابہ کرام پر جن کی وجہ سے دین مضبوط پناہ گاہ میں محفوظ ہو گیا۔ تیرا ایسا درود با برکت، جو تیری عظمت جلال سے ملا ہوا ہو۔ جو تیرے جمال بارعب سے مشرف ہو، جو تیری عظیم عطا سے معزز ہو، جو تیری دائمی حکومت کے ساتھ ساتھ دائمی ہو جس کی کوئی انتہا نہ ہو، تیری بلندی کے ساتھ بلند تر ہو جس کا خاتمہ نہ ہو۔ ایسا درود جو فائق و فاضل اور تیرے بزرگ کرم اور بڑے فضل کے لائق ہو۔ وہ تیرے ہی شایانِ شان ہے جس کی حقیقت تک پہنچا نہ جا سکے اور جس کا نہ اندازہ لگایا جا سکے۔ جیسا کہ ان کے شرف نبوت عظمت شان کے لیے چاہیے وہی اس کے مستحق ہیں۔ ایسا درود شریف جس کے ذریعے تو ہم سے دور فرما دے وہ غم والم جو ہمارے خود اختیاری عوارضات و حادثات کا نتیجہ ہیں اور ایسا درود جس سے تو ہمارے گناہوں کو نیست و نابود کر دے۔ قربت و عبادت کے آسمان کے پانی سے۔ جہاں نہ انقطاع ہے نہ جگہ ہے نہ جہت ہے اور نہ ٹھہراؤ۔ اور جس سے تو ہم کو اپنی احدیت (یکتائی) کے تہ بستہ انوار کی پہنائیوں میں ایسا ڈبو دے کہ ہم کو شب و روز کے آنے جانے کی خبر تک نہ ہو اور جس سے تو ہمارے لیے اپنے برگزیدہ نبی کے لاجواب حسن و جمال کے کامل ظہور کی نعمت سے مالا مال فرمائے اور جس سے تو ہمیں عطا فرمائے۔ اپنے انوار ربوبیت کے انوار، جو آئینۂ محمدی کے طاق میں ہیں جس سے ہمارے انوار بھی اتنے بڑھ جائیں، جن کا نہ ٹھکانہ، نہ حد نہ شمار۔ اے پروردگار! اے اللہ! اے اللہ! اے پروردگار! اے اللہ! اے پروردگار! اے اللہ!

Marfat.com

اے ہمیشہ زندہ، اے ہمیشہ قائم رہنے والے! اے بزرگی وعزّت
والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے سب
سے بڑھ کر رحم فرمانے والے، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے
والے! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں قرآن عظیم کے علوم کے باریک
معانی کا صدقہ، جن کے سمندر تیرے علمی خزانوں میں موجزن ہیں۔ اور
اس کی واضح آیات کا صدقہ، جو تازہ کلیاں ہیں، تیرے محفوظ راز کے
سرچشمہ پر کہ تو ہم سے دُور کر دے گمگشتگی کے اندھیروں کو سیاہی،
کامیابی کے اُنس کی روشنی سے۔ اور تو ہمارے آقا محمّد صلی اللہ
علیہ وسلم کی صفاتِ کمال کے حُلے، نُورِ جلالت کے ساتھ، ہمیں
پہنادے، اور یہ کہ تو ہم کو سیراب فرما دے حضور کے معرفت
کے جاری وساری کوثر سے، چشمۂ تسنیم کے سُرخ شراب سے
اور شربتِ رسالت سے الٰہی! اپنے بندے اور ہمارے آقا و مولا،
ہمارے نبی اور حبیب اور ہماری شفاعت فرمانے والے، جو سیدھی اور
صاف بات کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے اور جو اللہ کا احسان ہیں
ہر اچھی بات کرنے والے اور گونگے پر، جو نبیوں کی چکی کا قطر، اور
رسُولوں کے دائرہ کا مرکزی نقطہ ہیں جن سے محفوظ کتاب میں یہ
خطاب کیا گیا ہے "کہ حبیب آپ اپنے رب کی نعمت سے دیوانے
نہیں"۔ اور بے شک آپ کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر وصلہ ہے۔
اور جن کی تعریف تیرے اس قول سے کی گئی ہے کہ حبیب! آپ بڑے
اخلاق کے مالک ہیں"۔

Marfat.com

اٹھہتر واں درود شریف

بھی اُنہی کا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَأَفْلِحْ وَأَنْجِحْ - وَأَتِمَّ وَأَصْلِحْ - وَزَكِّ وَأَرْبِحْ - وَأَوْفِ وَأَرْجِحْ - أَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ - وَأَجْزَلَ الْمِنَنِ وَالتَّحِيَّاتِ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَلَقِ صُبْحِ الْوَحْدَانِيَّةِ - وَطَلْعَةِ شَمْسِ الْأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ - وَبَهْجَةِ قَمَرِ الْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِيَّةِ - وَعَرُوْسِ حَضْرَةِ الْحَضَرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ - نُوْرِ كُلِّ رَسُوْلٍ وَسَنَاهُ - يٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ - سِرِّ كُلِّ نَبِيٍّ وَهُدَاهُ - ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ - جَوْهَرِ عَقْلِ كُلِّ وَلِيٍّ وَضِيَاهُ - سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيْمٍ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ - اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَاتِكَ عَلٰى ذَاتِهٖ فِي الذَّوَاتِ مُقَدَّسَةً بِسَرَائِرِ قُدْسِكَ - رَائِقَةً بِرَقَائِقِ أُنْسِكَ - وَعَلٰى اسْمِهٖ فِي الْأَسْمَاءِ - مَوْسُوْمَةً بِصِفَاتِكَ وَأَسْمَائِكَ - وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْأَجْسَادِ مَنُوْطَةً بِنِعْمَائِكَ وَآلَائِكَ - وَعَلٰى قَلْبِهٖ فِي الْقُلُوْبِ مُرَوَّقَةً بِالْعِلْمِ وَالْيَقِيْنِ وَالْعِرْفَانِ - وَعَلٰى رُوْحِهٖ فِي الْأَرْوَاحِ مُحَيَّرَةً بِالتَّوْفِيْقِ وَالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ -

Marfat.com

وَعَلَىٰ قَبْرِهِ فِي الْقُبُوْرِ مُنَعَّمَةً بِالْقَبُوْلِ وَالرِّضْوَانِ-
صَلَاةً تَتَضَاعَفُ اَعْدَادُهَا- بِالْفَضْلِ وَالْيُمْنِ
وَالْاِحْسَانِ- وَتَتَرَادَفُ اَمْدَادُهَا- بِالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
وَالْاِمْتِنَانِ- لَاغَايَةَ لَهَا وَلَا اَمَدَ لَهَا شَرِيْفَةً عَنِ
الْمَكَانِ وَالزَّمَانِ- صَلَاتِكَ الْمُنَزَّهَةَ عَنِ الْحُدُوْثِ
وَالْفَنَاءِ وَالنُّقْصَانِ- وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ يَارَحْمٰنُ- وَعَلَىٰ
آلِهِ مَصَابِيْحِ طُرُقِ الْهِدَايَةِ لِسَعَادَةِ الدَّارَيْنِ-
وَمَفَاتِيْحِ كُنُوْزِ الْعَطَايَا لِذَخَائِرِ الْكَوْنَيْنِ وَاَصْحَابِهِ
نُجُوْمِ ظُلَمِ لَيْلِ الْجَهَالَةِ- اَمِنَةِ الْاُمَّةِ مِنَ الشَّكِّ
وَالشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ- صَلَاةً تُصَفِّيْنَا بِهَا مِنْ كَدَرِ
شَوْبِ الطَّبِيْعَةِ الْاٰدَمِيَّةِ بِالتَّحَقُّقِ وَالْمَحْقِ وَتُطْمِسُ
بِهَا اٰثَارَ وُجُوْدِ الْغَيْرِيَّةِ مِنَّا فِي غَيْبِ غَيْبِ الْهُوِيَّةِ
فَيَبْقَى الْكُلُّ لِلْحَقِّ فِي الْحَقِّ بِالْحَقِّ- وَتُرَقِّيْنَا بِهَا فِي مَعَارِجِ
شُهُوْدِ وُجُوْدِ سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْ
اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ- يَارَبِّ يَااللّٰهُ
يَااَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ يَابَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ- لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِيْنَ- نَسْئَالُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ اَنْ تُمَتِّعَنَا
بِفَضْلِكَ الْعَظِيْمِ اَنْوَارَ عُلُوْمِ الرَّقَائِقِ الْمُحَمَّدِيَّةِ-
بِدَقِيْقِ اِشَارَاتِ رَوَعَلِّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ

Marfat.com

اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔) وَتَخَصَّصَنَا بِكَرَمِكَ مِنْ حَضْرَةِ
الرَّحْمَةِ الشَّامِلَةِ وَالنِّعْمَةِ۔ الْكَامِلَةِ النَّبَوِيَّةِ بِإِنَابَةِ
الْفَتْحِ الْقَرِيْبِ وَالْفَتْحِ الْمُبِيْنِ وَالْفَتْحِ الْمُطْلَقِ نَتُوْحِ
الْمَوَاهِبِ الْاَحْمَدِيَّةِ۔ بِلَمَحَاتِ لَحَظَاتِ خِطَابِ (اَلْيَوْمَ
اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ وَتُبْحَنَا مِنْ اَرْفَعِ الْمَخَادِعِ
اَعْلَى شَرَفِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰى۔ وَاَجَلَّ مَرَاتِبِ
الْعُبُوْدِيَّةِ الْكُبْرٰى۔ وَاَكْمَلَ الْاَخْلَاقِ الْعُلْيَةِ
الْعُظْمٰى۔ فِيْ مَقَامِ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ بِوَاسِطَةِ
اَحْمَدِكَ الْمَخْصُوْصِ بِثَبَاتِ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى
يَا ذَا الْكَرَمِ الْعَظِيْمِ۔ وَالْعَطَاءِ الْجَسِيْمِ وَالْفَضْلِ
الْعَمِيْمِ۔ بِحُرْمَةِ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ صَلٰوتُكَ وَسَلَامُكَ
فِيْ طَيِّ عِلْمِكَ الْاَزَلِيِّ۔ وَسَابِقِ حِكْمِكَ الْاَبَدِيِّ۔ صَلٰوةً
لَا يَضْبِطُهَا الْعَدُّ۔ وَلَا يَحْصُرُهَا الْحَدُّ۔ وَلَا تَكْتَنِفُهَا
الْعِبَارَةُ۔ وَلَا تَحْوِيْهَا الْاِشَارَةُ۔ سَطَعَ فَجْرُهَا
بِحَظِّ الْاَنْفُسِ۔ عَلٰى اَفْرَادِ الْعُقُوْلِ۔ فَاَبْهَتَ وَاَبْهَرَ۔
وَلَمَعَ نُوْرُهَا بِفَيْضِ الْاَقْدَسِ۔ عَلٰى ذَوِي الْعُقُوْلِ
فَاَدْهَشَ وَحَيَّرَ۔ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا
وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الْاَزْهَرِ۔ مَجْلَى تَجَلِّي
الذَّاتِ الْاَحَدِيَّةِ فِيْ حَقَائِقِ الصِّفَاتِ الْوَاحِدِيَّةِ۔

Marfat.com

سِرِّ سَرَائِرِ اللَّاهُوْتِ - فِی مَشَارِقِ اَنْوَارِ الْجَبَرُوْتِ -
الْمُنَزَّلِ عَلَیْهِ فِی الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ - وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ -
تَبْسِیْنًا لَهٗ وَتَمْکِیْنًا وَتَعْظِیْمًا وَتَثْبِیْتًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ - اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَیَهْدِیَکَ
صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا وَّیَنْصُرَکَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا -

اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ الٰہی!
درُود وسلام بھیج! اور کامیابی و کامرانی عطا فرما، اور مکمل ورُدرست
فرما دے اور پاک فرما اور نفع دے اور پورا پورا دے۔ اور
زیادہ عطا فرما! افضل تر درود، اور عظیم تر احسانات و تحائف
اپنے بندے نبی اور رسُول، ہمارے آقا محمدؐ پر جو وحدانیت کی
صبح کی پہلی کرن ہیں۔ اسرار ربّانی کے چمکتے سُورج اور صمدانی حقائق
کے دمکتے ہوئے چاند ہیں۔ بارگاہ رحمانی کے دُولہا اور ہر رسُول
کے نُور اور چمک۔ یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ - کا مصداق ہیں۔
یٰسٓ کا معنی ہے یاسیّد الخلق (قرطبی) ہر نبی کا راز اور ہدایت
یہ غالب وحکمت والے (خُدا) کے مقررہ اُصول ہیں۔ ولی کے
عقل کا جوہر (اصل) اور روشنیٔ رب مہربان کی طرف سے اہل جنّت
سے جو بات ہو گی وہ ہو گی سَلٰمٌ۔ الٰہی درود بھیج! اپنے
نبی، ہمارے آقا محمدؐ پر، نبیوں میں اور حضور کے آل واصحاب پر
اور سلام (بھی)، الٰہی افضل ترین درُود نازل فرما! آپ کی ذات
پر۔ ذاتوں میں جو تیری پاکیزگی سے پاکیزہ ہے۔ تیری مُحبّت کی

Marfat.com

نرمیوں سے نرم ہے۔ اور ناموں میں آپ کے نام پر۔ جو تیرے اوصاف و اسما سے موصوف و موسوم ہے۔ اور جسموں میں آپ کے جسم پر، جو تیری نعمتوں اور برکتوں سے جُڑا ہوا ہے اور دلوں میں، حضور کے دل پر جو علم، یقین اور عرفان سے مالا مال ہے اور رُوحوں میں آپ کی رُوح پر، جسے توفیق، سکون اور راحت سے نوازا گیا ہے۔ اور قبروں میں آپ کی قبر پر، جسے کامیابی قبولیت اور رضا کا ضامن بنایا گیا ہے ایسا درُود جس کی تعداد فضل و احسان کے ساتھ بڑھتی رہے اور جس کا شمار، سخاوت، کرم اور احسان سے مسلسل جاری رہے۔ جس کی نہ حد ہو نہ انتہا، جو زمان و مکان سے بالاتر ہو۔ تیرا ایسا درُود جو حدوث، خرابی اور کمی سے پاک ہو۔ اور حضورؐ کو اپنے قریب تر مقام پر، قیامت کے دن فائز فرمانا۔ اے بہت مہربان! اے بہت احسان فرمانے والے۔ اے بہت رحم فرمانے والے! اور حضور کی آل پر جو دونوں جہاں کی نیک بختی کی راہ ہدایت کے روشن چراغ ہیں اور دو جہان کے حقائق کے خزانوں کی چابیاں ہیں۔ اور آپ کے صحابہ کرام پر، جو جہالت کی اندھیری رات کے ستارے ہیں جو اُمت میں محفوظ تر ہیں شک سے، شرک سے، گمراہی سے، ایسا درُود جس کے ذریعے ہمیں صاف فرما دے، انسانی طبیعت سے متعلق گندگی و بوسیدگی اور باطل پرستی سے۔ اور جس سے تو ہویت کی اتحاد گمراہیوں میں، ہم سے غیریت کے آثار مٹا دے۔ کہ سب کچھ حق کے لیے، حق میں، حق کے ساتھ باقی رہے۔ اور جس سے تو ہمیں ترقی عطا فرمائے کہ جس

Marfat.com

سے ہم تیری کائنات کے وجود کے مشاہدے کی سیڑھیوں پر چڑھ سکیں، (تیرے فرمان کے مطابق) کہ ہم ان کو اپنی نشانیاں عنقریب کائنات کے کونے کونے میں دکھائیں گے، اور خود ان کی جانوں میں یہاں تک کہ ان کے لیے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ یہ (سب جو قرآن نے بیان کیا ہے) حق ہے"۔ اے پروردگار! اے اللہ! اے سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والے! اے زمین و آسمان کے نور پیدا کرنے والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ تو پاک ہے بے شک میں ہی اپنے اوپر زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔ ہم تجھ سے تیرے بڑے فضل کا صدقہ یہ سوال کرتے ہیں کہ تو اپنے عظیم فضل سے عنایت فرما، محمدی علوم کی باریکیوں، باریک اشارات سے اپنے فرمان کے مطابق کہ "حبیب! اللہ نے آپ کو وہ سب کچھ لکھا دیا، جو آپ نہ جانتے تھے"۔ اور اپنے خاص کرم سے نبی علیہ السلام کی کامل و شامل رحمت کی بارگاہ میں خصوصی مقام عطا فرما قریبی فتح اور واضح فتح اور مطلق فتح، احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشی ہوئی فتوحات ان پاکیزہ لمحات میں جب ارشاد ہو رہا تھا "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور دین کے طور پر "اسلام" تمہارے لیے پسند فرمایا"۔ تو ہمیں بلند تر محل عطا فرما۔ عزت و عظمت کا بلند ترین مقام۔ اور بڑی قطعیت کا بزرگ تر درجہ۔ اور بلند مرتبہ، اعلیٰ اخلاق، مقامِ قاب قوسین او ادنیٰ میں اپنے احمد کے واسطے سے۔ جن کو اس وصفِ خاص سے نوازا گیا۔

Marfat.com

"کہ نہ آنکھ جھپکی، نہ حد سے آگے بڑھی" اے بڑے کرم والے! اور بڑی عطا والے! عام فضل والے! اس نبی کریم کی عزت کا واسطہ۔ الٰہی حضور پر اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر درود وسلام نازل فرما! اپنے ازلی علم اور اپنے پہلے حکمِ ابدی میں لپیٹ کر۔ ایسا درود جو اعداد وشمار میں نہ آسکے۔ اور کوئی حد جس کا احاطہ نہ کر سکے۔ عبارت جس کو نہ لکھ سکے۔ اور اشارہ جسے بتا نہ سکے جس کی صبح، اس کے نفیس تر حصے چمک اُٹھے۔ نرمر دوں پر۔ اور جس کی روشنی چمک دمک اُٹھے حضور کے فیضِ پاکیزہ سے۔ تمام عقلمندوں پر، کہ سب کو دہشت زدہ اور حیرت زدہ کر دے۔ ہمارے آقا، ہمارے نبی، ہمارے حبیب، ہماری شفاعت فرمانے والے محمدؐ پر جو چمکتا نور ہیں، ذاتِ احدیت (اللہ تعالیٰ) کی تجلّی گاہ ہیں۔ صفاتِ توحید کے حقائق میں۔ عالمِ لاہوت کے رازوں کے راز۔ عالمِ جبروت کے انوار کی جائے تجلّی۔ جن پر قرآن عظیم میں نازل کیا گیا۔ جو حکمت بھری نصیحت ہے، حضور کے لیے توضیح کرتے ہوئے حوصلہ دیتے ہوئے۔ آپ عظمت کے اظہار اور ثابت قدمی کے لیے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے) بے شک ہم نے آپ کو فتح عطا فرما دی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری خاطر تمہارے پہلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دے۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہیں سیدھی راہ چلاتا رہے اور اللہ تمہاری ٹھوس مدد فرمائے۔

Marfat.com

اُناسی واں دُرود شریف

بھی اُنہی کا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا
اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ
مَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ
رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ
الْمَصِیْرُ۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ
وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ۔ اٰمِیْنَ
یَا اَیُّھَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَھْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَۃٍ
مُّزْجٰۃٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی
الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ
الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ۔ وَاَنْعِمْ وَاَنْعِمْ۔ وَاَمْنَحْ
وَاَکْرِمْ۔ وَاَجْزِلْ وَاَعْظِمْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ وَاَزْکٰی
سَلَامِکَ صَلٰوۃً وَسَلَامًا یَتَنَزَّلَانِ مِنْ اُفُقِ
کُنْہِ بَاطِنِ الذَّاتِ۔ اِلٰی فَلَکِ سَمَاءِ مَظَاھِرِ
الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ۔ وَیَرْتَقِیَانِ مِنْ سِدْرَۃِ مُنْتَھٰی

Marfat.com

الْعَابِدِيْنَ - اِلَى مَرْكَزِ جَلَالِ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ - عَلَى
مَوْلَانَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
عِلْمِ يَقِيْنِ الْعُلَمَاءِ الرَّبَّانِيِّيْنَ وَعَيْنِ يَقِيْنِ الْخُلَفَاءِ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَحَقِّ يَقِيْنِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ - اَلَّذِىْ
تَاهَتْ فِى اَنْوَارِ جَلَالِهٖ اُوْلُوا الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ -
وَتَحَيَّرَتْ فِىْ دَرْكِ حَقَائِقِهٖ عُظَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ
الْمُهَيَّمِيْنَ - الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ بِلِسَانٍ
عَرَبِىٍّ مُبِيْنٍ - لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ
فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ الْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ) - اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ
وَاَزْكٰى سَلَامِكَ وَاَنْمٰى بَرَكَاتِكَ - وَاَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ -
وَرَاْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ عَلَى النُّوْرِ الْاَكْمَلِ الْاَعْلٰى - وَالْكَمَالِ
الْاَسْنٰى - مَهْبَطِ تَجَلِّيَاتِ الْكَمَالَاتِ الْاِلٰهِيَّةِ -
وَمَوَاقِعِ نُجُوْمِ الْاَسْرَارِ الْجَمَالِيَّةِ وَالْجَلَالِيَّةِ -
اللَّطِيْفِ بِلَطَائِفِ شَمَائِلِ فَضَائِلِ مَكَارِمِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ -
الرَّءُوْفِ بِرَاْفَةِ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ - صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ وَرَحْمَتُهٗ
وَبَرَكَاتُهٗ وَرَاْفَتُهٗ وَتَحِيَّتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ وَرِضْوَانُهٗ
عَلٰى مَوْلَانَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ الظَّاهِرِ

Marfat.com

اَلْبَاطِنِ الْعَزِيْزِ بِعِزِّ عَظْمَةِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بِعَظَمَةِ
عِزَّةِ اللّٰهِ الْقُدُّوْسِ بِسُبْحَاتِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَجْدِ
بِمَحَامِدِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْوَحْدَانِيْ بِتَوْحِيْدِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْفَرْدَانِيْ بِمَنَارِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
الرَّبَّانِيْ بِتَدْبِيْرِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ صَلَاةً
عَبِيْرَةَ النَّدِّ سَاطِعَةَ الْاَنْوَارِ مُعَطَّرَةَ الْوُجُوْدِ
بِرَوَائِحِ الْجُوْدِ الْاِلٰهِيِّ الْاَحْمَدِيْ - وَالسِّرِّ الْقُدْسِيِّ
الْمُحَمَّدِيِّ - فِيْ عَوَالِمِ شُهُوْدِ (اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ
شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ) لَاغَايَةَ لَهَا وَلَانِهَايَةَ
وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاتَكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ
عَلَيْهِ دَوَامِكَ وَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ
الْاَمِيْنِ الْمُطَاعِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ رَحْمَةِ الْعَالَمِيْنَ
وَقَدَمِ صِدْقِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ
الْمُحَجَّلِيْنَ غِبْطَةِ الْحَقِّ وَعُمْدَةِ الْخَلْقِ - الْاِسْمِ
الْاَعْظَمِ - وَالْبَرِّ الْاَرْحَمِ صَلَاةً جَلَّتْ عَنِ
الْاِحْصَارِ وَالْعَدِّ - وَتَعَالَتْ عَنِ الدَّكِّ وَالْحَدِّ -
صَلَاتَكَ التَّامَّةَ الَّتِيْ لَا تَتَنَاهٰى تَدُوْمُ بِدَوَامِ
مُلْكِكَ الَّذِيْ لَا يُضَاهٰى - كَمَا يَلِيْقُ بِجُوْدِ كَرَمِكَ
وَكَرَمِ جُوْدِكَ يَاجَوَّادُ يَاكَرِيْمُ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا تُسَلِّمُنَا بِهٖ مِنْ خُرُوْجِ وَسَاوِسِ

Marfat.com

الصُّدُوْرِ - بِنَفَحَاتِ بَرَكَاتِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ - وَتُخَلِّصُنَا بِهٖ مِنْ ثِقَلِ
اَوْزَارِنَا بِجُوْدِ غُفْرَانِ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ - وَتَرْفَعُنَا بِهٖ عِنْدَكَ يَا رَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ
دَرَجَاتِ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ - وَتَمْسَحُنَا بِبُرْدِ الرِّضَا
وَالتَّسْلِيْمِ - بِسَكِيْنَةِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ - مُبَارَكًا بِبَرَكَاةِ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - كَثِيْرًا تَكَاثَرَ خَيْرُهٗ -
بِتَكْثِيْرٍ لَهُمْ مَا يَشَاؤُنَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ
وَتَرَادَفَ بِرُّهٗ - بِمَزِيْدٍ لَهُمْ مَا يَشَاؤُنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيْدٌ وَعَلٰى آلِهٖ ثَمَرَةِ شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ - وَمَعْدِنِ
سِرِّ الْوِلَايَةِ وَمَنْبَعِ عَيْنِ الْفُتُوَّةِ - سُحُبِ سَمَاءِ
مَكَارِمِهِ الْعَمِيْمَةِ - الْمُتَخَلِّقِيْنَ بِخَلَائِقِ اَخْلَاقِهِ
الْعَظِيْمَةِ - وَاَصْحَابِهٖ ضَوْءِ شَمْسِ صَبَاحِ الْاِهْتِدَاءِ -
الْاَئِمَّةِ الْمُهْتَدِيْنَ بِنُوْرِ قَمَرِ الْهُدٰى - صَلَاةً وَسَلَامًا
يُبَلِّغَانِ قَائِلَهُمَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ بِخُلَاصَةِ خَاصَّةِ
اَهْلِ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ - وَبِتَبْلِيْلَاتِهٖ زُلْفٰى اَجَلِّ
مَرَاتِبِ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ بِمَنٍّ وَنَزِيْدُ اَنْ
نَمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ
اَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ فِي - اَلْمَكَانَةِ الْعُلْيَا -
وَالْغَايَةِ الْقُصْوٰى - فَوْقَ عَرْشِ الْاِسْتِوَا - بِتَرَاكُمِ

Marfat.com

آنْوَارِ تَمْكِيْنِ اِنَّكَ اَلْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ - يَارَبِّ
يَا اللّٰهُ يَا بَاسِطُ يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ - اَسْئَالُكَ عَوَاطِفَ
الْكَرَمِ وَفَوَائِحَ الْجُوْدِ - اَنْ تَحُلَّ عَشَرَاتِنَا مِنْ كَثَائِفِ
ذُنُوْبِ وَجُوْدِنَا الْمُظْلِمَةِ بِالْبُعْدِ مِنْكَ وَاغْفِرْ لَنَا
بِنُوْرِ قُرْبِكَ وَنَعِّمْنَا بِصَفَاءِ وُدِّكَ وَطَهِّرْنَا مِنْ
حَدَثِ الْجَهْلِ بِالْعِلْمِ الْاِلٰهِيِّ - وَاَتْحِفْنَا بِالْقُرْبِ
الرَّبَّانِيِّ وَالْوَصْلِ الْمَعْنَوِيِّ - كَمَنِ اصْطَفَيْتَهُ
حَتّٰى اَحْبَبْتَهُ فَكُنْتَ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ
وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِيْ
يَنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ
بِهَا وَاَعْطِنَا مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا
خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِمَّا اَعْدَدْتَ لِعِبَادِكَ
الصَّالِحِيْنَ - الْاَئِمَّةِ الْمَرْضِيِّيْنَ - اُولِي الْاِسْتِقَامَةِ
فِي الْمُسْتَوَى الْاَزْهٰى وَالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ - رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَالُكَ
وَنَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِحُبِّكَ لِحَبِيْبِكَ لَكَ وَبِهُوَ
مِنْكَ وَبِدَلِيْلِكَ لَهٗ وَبِالسَّبَبِ الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ صَلٰوةً
وَسَلَامًا خَصَصْتَهُ بِهِمَا لِخُصُوْصِيَّتِهِ بِمَا اسْتَاثَرَتْ
لَهُ عِنْدَكَ فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لِمُخَاطَبَتِكَ
اِيَّاهُ بِقَوْلِكَ مَاخَلَقْتُ خَلْقًا اَحَبَّ وَلَا اَكْرَمَ عَلَيَّ

Marfat.com

مِنَّكَ وَآتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ الْاَعْلٰى
وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
الَّذِىْ وَعَدْتَّهُ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔
يَا اَللّٰهُ يَا بَرُّ يَا لَطِيْفُ يَا كَافِىْ يَا حَفِيْظُ يَا وَاسِعَ
الْعَطَاءِ وَمُسْبِغَ النِّعَمِ نَسْئَالُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْعَظِيْمِ۔
الْمُبَرَّءَ الْجَامِعَةَ مِنْ نُوْرِ كَمَالِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْطَفٰى عِنَايَتِكَ اَنْ تُؤَيِّدَ
ذَاتُنَا بِذَاتِهِ الْمُقَدَّسَةِ بِجَلَالَتِكَ۔ وَتُحَقِّقَ
صِفَاتُنَا بِصِفَاتِهِ الْمُشْرِفَةِ بِمَحَبَّتِكَ۔ وَتُلَبِّدَّ لَ
اَخْلَاقُنَا بِاَخْلَاقِهِ الْمُعَظَّمَةِ بِكَرَامَتِكَ۔ فَيَكُوْنَ
عِوَضًا لَنَا عَنَّا فَنَحْيَا حَيَاتَهُ الطَّيِّبَةِ النَّقِيَّةِ وَنَمُوْتَ
مِيْتَتَهُ السَّوِيَّةَ الْمَرْضِيَّةَ۔ وَاَنْ تَجْعَلَهُ فِى الْقَبْرِ
لَنَا سِرَاجًا مُنِيْرًا وَبَهْجَةً۔ وَعِنْدَ اللِّقَاءِ عُدَّةً
وَبُرْهَانًا وَحُجَّةً۔ وَاَنْ تَحْشُرَنَا مَعَهُ فِىْ زُمْرَتِهِ
مَعَ اٰلِهِ وَخَاصَّتِهِ۔ مُتَبَيِّنَ بِزِيْنَةِ اِيْمَانٍ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهُ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ فِىْ مَرْكَبِ الْعِزِّ لِعَرَائِسِ
السُّعَدَاءِ۔ اَهْلِ السَّعَادَةِ غَدًا۔ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلَى
الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُوْنَ۔

Marfat.com

فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِنْ
اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهُ فَاٰزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ
الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا، مہربان ہے۔
یہ رسولِ پاک اس پر ایمان لا چکے، جو ان کے پالنے والے کی
طرف سے، ان پر نازل فرمایا گیا۔ اور تمام مسلمان بھی، سب اللہ پر،
اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان
لائے۔ کہ ہم اللہ کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔
اور انہوں نے کہا، ہم نے سنا اور مانا۔ الٰہی تجھ سے بخشش چاہتے
ہیں، اور تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ اللہ جس کو بھی تکلیف دیتا ہے۔
اس کی طاقت کے مطابق ہی دیتا ہے۔ جو کسی نے نیکی کے سوا اپنے
لیے، اور جو کوئی برائی کمائے سو اس کا انجام اسی پر، اے ہمارے
پالنے والے! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمیں نہ پکڑنا اور اے ہمارے پالنے
والے! ہم پر اس طرح بوجھ نہ ڈالنا جیسے تو نے ہم سے پہلوں پر ڈالا۔
اے ہمارے پالنے والے! اور ہم سے نہ اٹھوانا وہ جس کی ہم
میں طاقت نہیں اور ہم کو معاف فرما دے اور ہم کو بخش دے۔

Marfat.com

اور ہم پر رحم فرما دے۔ تُو ہی ہمارا آقا ہے۔ تُو کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔ اے غالب (خُدا) ایسا ہی کر دو۔ ہمیں اور ہمارے متعلقین کو تکلیف پہنچی ہے، اور ہم کھوٹی پونجی لائے ہیں۔ سو تُو ہم کو پورا پورا ناپ دے۔ اور ہم پر صدقہ فرما! بے شک اللہ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے اور وہی تو ہے جس نے اپنا رسُول ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے دنیا کے ہر نظامِ زندگی پر غالب کر دے۔ اور اس کی گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔ الٰہی! درود و سلام بھیج! اور تُحفہ و انعام عنایت فرما۔ اور عطا فرما اور عزّت افزائی فرما! اور اپنا بہُت اور بڑا درُود اور مکمل سلام نازل فرما! ایسا دُرُود و سلام جو ذات باطن کی حقیقت کے اُفق سے، ان پر نازل ہو۔ جو تیرے اسماء و صفات کے مظاہر کا مرکزی آسمان ہے۔ اور یہ درُود و سلام عارفین کے سِدرۃ المنتہیٰ سے بلند ہوتے ہوتے نورِ مبین کے مرکزِ جلال تک پہنچ جائیں۔ ہمارے آقا و مولا محمدؐ پر، جو تیرے بندے نبی اور رسُول ہیں۔ جو علمائے زبان کا علم و یقین، اور سچے خُلفا کا عین الیقین۔ اور معزز نبیوں کے حق الیقین ہیں۔ جن کے انوارِ جلال میں اولوالعزم رسُول حیران ہُوئے۔ اور جن کی حقیقتوں کے معلوم کرنے میں بڑے بڑے نگران فرشتے سرگردان رہے۔ جن پر قرآن عظیم میں واضح عربی زبان میں یہ ارشاد گرامی نازل فرمایا گیا۔

اللہ نے یقیناً بڑا احسان فرمایا۔ ایمان والوں پر، جب ان میں، انہی میں سے رسُول مبعُوث فرمایا جو ان پر اُن کی آیتیں پڑھتے

Marfat.com

اور ان کو پاک کرتے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔
اگرچہ اس سے پہلے وہ کھلم کھلا گمراہی میں تھے"۔ الٰہی اپنا افضل ترین
درُود، اور کامل تر سلام، اور مکمل تر برکتیں اور پاکیزہ تر رحمتیں اُن پر
نازل فرما، جو کامل تر اور بالاتر نُور ہیں اور چمکتا، روشن کمال ہیں کمالاتِ
الٰہیہ کی تجلّیات کا مقام نزُول راز ہائے جمال و کمال کے ستاروں
کے گرنے کا موقع ہیں۔ جو لطیف ہیں اچھی عادات اور خُوبیوں کے
ساتھ نیک، سخی، شفقت فرمانے والے قرآن کو اس ارشاد کے
مطابق۔ تمہارے پاس وہ رسُول تشریف لے آئے جو تُمہی میں
سے ہیں، تمہاری تکالیف ان پر شاق گزرتی ہیں۔ ان کو تمہاری بھلائی
کی حرص ہے اور ایمان والوں کے ساتھ شفیق و مہربان ہیں" اللہ
کی رحمتیں اور سلام اور برکتیں۔ اس کی شفقت، اس کے تحفے۔ اور
بخشش اور رضامندی ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ پر، جو اوّل و آخر ہیں۔
ظاہر و باطن ہیں۔ جو خُدا داد عزّت والے ہیں۔ خُدائے بزرگ نے
آپ کو بزرگی دی۔ خُدائے پاک کی عظمت سے۔ جو پاک ہے۔
سُبحان اللہ کی تسبیحوں سے۔ جو الحمدللہ کی تعریف سے تعریف
کئے گئے ہیں جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی توحید سے یکتا ہیں جو اللہ اکبر
کے مینار سے مُنفرد ہیں جو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کی تدبیر
سے ربّانی (اللہ والے) ہیں۔ ایسا درُود جو بے مثال ہو، جس کی
روشنیاں چمکدار ہُوں۔ جس کا وجود خدائی سخاوت کی خوشبوؤں
سے مہک رہا ہو۔ یہی خُدا کی سخاوت احمدی ہے۔ یہی پاکیزہ
رازِ محمدی ہے۔ کائنات ظاہری میں جب اللہ کوئی کام کرنا چاہے،

Marfat.com

تو بس اتنا فرماتا ہے کہ ہو جا، سو وُہ ہو جاتا ہے" جس کی نہ حد ہو نہ انتہا، نہ مسافت نہ خاتمہ۔ یہ ہے تیرا دُرود جو تُو نے حضور پر بھیجا۔ اپنی ہمیشگی کے ساتھ اور اے پروردگار! دُرود وسلام نازل فرما اپنے بندے اپنے نبی اور رسُول ہمارے آقا محمدؐ پر، جو ایمان والے نگران۔ امین۔ واجب اطاعت (مطاع) واضح حق۔ کائنات کے لیے رحمت۔ اہلِ ایمان کے لیے سچائی کا قدم۔ چمکتے چہروں اور دمکتے ہاتھ پاؤں والوں کے قائد۔ جن پر حق کو ناز اور مخلوق کو اعتماد ہے۔ اسمِ اعظم۔ نیک تر، مہربان تر ہیں۔ ایسا دُرود جو اعداد وشمار سے بڑھ کر ہو۔ حدُود وقیُود سے بالاتر ہو۔ اپنا مکمل دُرود جس کی حد نہ ہو۔ جو تیری نہ ختم ہونے والی حکومت کے ساتھ ساتھ لافانی ہو، جیسا کہ تیرے جُودِ کرم اور کرمِ جود کے لائق ہو۔ اے بڑے سخی، اے کریم اور خُوب خُوب سلام نازل فرما! ایسا سلام جس سے تُو ہم کو سینوں کے وسوسوں سے بچا لے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تیری ان برکتوں کے جھونکوں کا صدقہ۔ کیا ہم نے تمہارے لیے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟" اور تُو ہم کو ہمارے گناہوں کے بوجھوں سے چھٹکارا دے اپنی بخشش وکرم سے" اور ہم نے تم سے وہ بُوجھ اُتار دیا جس نے تمہاری کمر توڑ دی تھی۔ اور اے درجے بلند فرمانے والے! اپنے ہاں ہمارے درجے بلند فرما" اور ہم نے محبُوب تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا"۔ اور ہمیں تسلیم ورضا کی چادر اوڑھا دے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" کے سکون سے۔ (ہمیں نہ بُرائی سے بچنے کی طاقت

Marfat.com

ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے، مگر اللہ کی مدد سے جو بلند تر اور برتر ہے"۔ ایسا درود و سلام جسے برکت ملی ہو تیرے اس فرمان سے۔ بڑا بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے، اور وُہ جو چاہے کرے"۔ زیادہ درود و سلام جس کی بھلائی زیادہ ہو۔ تیرے اس فرمان سے کہ "لَهُم مَّا يَشَآءُونَ ذٰلِكَ هُوَ الفَضلُ الكَبِيرُ"۔ ان کے لیے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور یہی بڑا فضل ہے۔ اور جس کی بھلائی تیرے اس فرمان کے برابر ہو۔ کہ ان کے لیے اس جنت میں وہ سب کچھ ہوگا۔ جس کی انہیں خواہش ہوگی۔ اور ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے"۔ اور حضور کی آل پر جو نبوت کے درخت کا پھل ہیں۔ اور ولایت کے راز کی کان ہے۔ اور جوانمردی کے چشمے کا منبع ہے۔ آپ کی عام خوبیوں کے آسمان کامل ہے۔ جو جو حضورؐ کے خلق عظیم کی حقیقتوں سے متصف ہے۔ اور حضور کے صحابہ کرام پر جو صبح ہدایت کی روشنی کے سورج ہیں۔ ہدایت کے چاند سے ہدایت پانے والے۔ ایسا درود و سلام جو پڑھنے والے کو اعلیٰ ترین درجات تک پہنچائیں اللہ کے خاص مقرب بندوں کے خلوص کا صدقہ اور اللہ کے مخلص ولیوں کے اعلیٰ درجوں کے قریب کر دے۔ اس احسان کا صدقہ "ہم نے ارادہ کیا کہ ان لوگوں پر احسان کریں جن کو زمین میں دبا دیا گیا تھا۔ اور ان کو امام (قائد) اور اُنہی کو (زمین کا) وارث بنائیں"۔ مقام بلند میں۔ اور آخری حد میں۔ استوا (غلبہ) کے عرش کے اُوپر۔ عزت و اقتدار کے تہ بہ تہ انوار کے صدقہ سے کہ فرمایا "بے شک آج سے تو

Marfat.com

ہمارے ہاں عزت و امانت کا مستحق ہے"۔ اے پروردگار! اے اللہ
اے کشادگی فرمانے والے! اے رحم و محبت فرمانے والے! میں
تجھ سے سوال کرتا ہوں نزولِ فضل و کرم کا۔ ہماری لغزشیں معاف
فرما دے۔ یعنی ہمارے تاریک وجود کے گناہوں کا گرد و غبار صاف
کر دے۔ جو تیری دُوری کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے اور اپنے
نُورِ قربت سے ہمیں بخش دے اور اپنی صاف ستھری محبت کا
ہم پر انعام فرما دے اور ہم کو جہالت کی گندگی سے، علم الٰہی کے
ذریعہ پاک کر دے اور ہم کو قُربِ ربانی اور وصلِ معنوی عطا فرما۔
اس آدمی کی طرح جسے تُو نے چُن لیا۔ یہاں تک کہ اُسے اپنا محبوب
بنا لیا۔ پھر تو ہی اس کا کان بن گیا جس سے وہ سُنتا ہے اور اس
کی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کی زبان جس سے وہ بولتا
ہے اور اس کا ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں جس سے
وہ چلتا ہے۔ اور ہم کو وہ دے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو، کسی
کان نے سنا نہ ہو اور کسی انسان کے دل میں کھٹکا نہ ہو۔ جو تُو نے
اپنے نیک بندوں کے لیے اور پسندیدہ اماموں کے لیے تیار
کر رکھا ہے۔ جو ہر میدانِ عمل میں استقامت کے پیکر ہیں۔ الٰہی ہم
سے قبول فرما، بے شک تُو ہی سُننے جاننے والا ہے۔ الٰہی!
ہمارا آپ سے سوال ہے اور ہم تیری طرف وسیلہ پکڑتے ہیں اس
محبت کا جو تجھے اپنے حبیب سے ہے اور جو تیرے حبیب کو
تجھ سے ہے اور اس قُرب کا جو ان کو تجھ سے ہے اور اس
قُرب کا جو تجھے ان سے ہے اور اس تعلق کا جو تیرے اور تیرے

Marfat.com

محبوب میں ہے کہ ان پر اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر وہ درود وسلام نازل فرما جن سے تو نے حضور کو خاص فرمایا اس وجہ سے کہ تو نے سرکار کو اپنے حضور ہر دوسرے پر ترجیح دی۔ باطنی وظاہری دنیا میں (عالم الغیب والشہادۃ) کہ تو نے سرکار سے فرمایا کہ میں نے کوئی مخلوق تجھ سے بڑھ کر عزت والی، اور تجھ سے زیادہ محبوب پیدا نہیں کی اور حضور کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ بڑی بزرگی اور بلند مرتبہ اور ان کو اس مقام پر فائز فرما، جہاں ساری مخلوق ان کی تعریف وتوصیف کرے، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے تمام جہانوں کے پالنے والے! اے اللہ! اے بھلائی والے! اے لطف فرمانے والے! اے کفایت فرمانے والے! اے حفاظت فرمانے والے! اے وسیع عطا والے! بہت نعمتوں والے! تیری ذات منور کا صدقہ، تجھ سے سوال ہے، تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے اور نور کمال سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جامع ہے۔ (سوال) تیری عنایت کا ہے کہ تو ہماری ذات کو اپنے جلال کا صدقہ، حضور کی ذات سے متحد کر دے، اور اپنی محبت کا صدقہ! ہماری صفات کو حضور کی پاکیزہ صفات کے رنگ میں رنگ دے۔ اور اپنے کرم سے ہمارے اخلاق کو حضور کے اخلاق عظیمہ سے بدل دے۔ یہ ہمارا معاوضہ ہو جائے کہ ہم حضور کی حیاتِ طیبہ کی سی ستھری زندگی بسر کریں اور صاف ستھری عمدہ موت مریں اور قبر میں حضور کا وجود مبارک ہمارے لیے روشن چراغ اور باعث

Marfat.com

مُسرّت ہو۔ اور پیشی کے وقت ہماری پُرسجی، برہان اور صحبت ہو۔
اور ہم حضور کے گروہ میں، آپ کی آل اور خواص کے ساتھ اُٹھیں زینتِ
ایمان سے مزیّن ہے اور وہ جو حضور پر ایمان لائے ان کا نُور ان کے
آگے آگے اور دائیں چلتا ہوگا۔ کہیں گے اے ہمارے پالنے
والے، ہمارے لیے ہمارا نُور مکمل فرما دے اور ہمیں بخش دے۔
بے شک تُو ہر چاہے پر قادر ہے"۔ عزّت کے مقام پر نیک
بخت داہنوں کے لیے جو کل سعادت مند ہوں گے۔ محمّد اللہ
کے رسُول ہیں۔ اور جو آپ کے ساتھ ہیں، کافروں پر بڑے
سخت، آپس میں بڑے نرم۔ تم ان کو دیکھو گے رکوع و سجود میں
اللہ کا فضل اور اس کی رضا طلب کرتے ہُوئے ان کے چہرُوں
پر سجدوں کے نشان ہی ان کی علامت ہے ان کی یہی مثال تورات
میں بیان کی گئی ہے اور ان کی جو مثال انجیل میں بیان ہوئی ہے۔
کھیتی جس نے اپنی انگوری نکالی۔ پھر اس کو طاقت دی پھر وہ
مضبوط ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ کسان کو
خوش کرتی ہے تاکہ ان سے کافروں کا دل جلے۔ اللہ نے اُن میں
سے جو ایمان والے اور اچھے کام کرنے والے ہیں ان سے بخشش
اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ تمہارا پروردگار پاک ہے عزّت
والا پروردگار، اس سے جو یہ (منکرین) بیان کرتے ہیں رسُولوں
پر سلام ہو اور اللہ پروردگار عالم کے لیے سب تعریف"۔
یہ تین دُرود شریف کتاب "مسلک الحنفا" میں ذکر کئے گئے ہیں۔
اور مصنف کا کہنا ہے کہ یہ شیخ ابوالعباس احمد بن مُوسیٰ مسرعی صُوفی قادری

Marfat.com

کا درُود شریف ہے اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں فائدہ دے۔ یہ پہلے درود شریف کا نام ہے"۔ وسیلۃ الطالب لنیل المطالب و تحفۃ العارف فی الصلوٰۃ علی النبی الکریم الرؤف الرحیم" صلی اللہ علیہ وسلم۔

دوسرے کا نام ہے "الفتوحات القدسیۃ والمواھب الوافیۃ فی الصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر البریۃ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔

تیسرے کا نام ہے "الدر الانور والیاقوت الابھر فی الصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد نور اللہ الازھر" صلی اللہ علیہ وسلم۔

شیخ ابوالعباس مذکور کے دو درُود شریف نمبر پچپن اور چھپن اس کتاب میں گزر چکے ہیں۔ کاتب کی غلطی سے یہ تینوں درُود شریف وہاں نہ لکھے جا سکے۔ کتاب شائع ہونے کے بعد پتہ چلا۔ اس لیے ہم نے ان کو یہاں لکھ دیا۔ خیر اس میں کوئی حرج نہیں۔

اسّی واں دُرُود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ۔ وَمُرَادِ الْاِرَادَاتِ۔ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِکَ الْمُکَرَّمِ بِالْکَرَمَاتِ۔ وَالْمُؤَیَّدِ بِالنَّصْرِ وَالسَّعَادَاتِ الْبَرِّ الظَّاھِرِ وَالنُّوْرِ الْبَاطِنِ الْجَامِعِ لِلْجَمِیْعِ الْحَضَرَاتِ۔ صَاحِبِ الْحَمْدِ الَّذِیْ

Marfat.com

هُوَ مِفْتَاحُ اَقْفَالِ الْاَعْطِيَةِ الْاِلٰهِيَّاتِ - الْاَوَّلِ فِي
الْاِيْجَادِ وَالْوُجُوْدِ وَمَنْ بِهٖ خَتَمَ اللّٰهُ النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَةَ
نُوْرِ عَيْنِ الْعِنَايَاتِ - وَسَيِّدِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ -
الْفَتَّاحِ لِكُلِّ شَاهِدٍ حَضْرَةِ الْمَشَاهِدِ وَالْكَمَالَاتِ
الَّذِيْ اُسْرِيَ بِجِسْمِهِ الشَّرِيْفِ وَرُوْحِهِ
الْاَقْدَسِ الْعَالِيْ اِلَى اَعْلَى الْمَقَامَاتِ - وَخَاطَبَهُ
رَبُّهُ وَاَكْرَمَهُ بِالتَّحِيَّاتِ النُّوْرِ الْاَكْمَلِ وَالسِّرَاجِ
الْمُنِيْرِ الْاَشْهَرِ الْفَائِزِ بِكَمَالِ الْعُبُوْدِيَّةِ
فِي حَضْرَةِ الْمَعْبُوْدِ مَعَ الْعِبَادَاتِ - صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ مَنِ اقْتَدٰى
اِلَى اللّٰهِ وَصَارَ مِنْ اَهْلِ الْمَدَايَاتِ - صَلٰوةً وَ
سَلَامًا لَا يَبْلُغُ حَضْرَ عَدَدِهِمَا اَهْلُ الْاَرْضِ
وَالسَّمٰوَاتِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
السَّيِّدِ الْاَعْظَمِ مُحَمَّدِ الْحَبِيْبِ الشَّفِيْعِ
الْبَرِّ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ السَّابِقِ
اِلَى الْخَلْقِ نُوْرُهٗ - وَالرَّحْمَةِ اِلَى الْعَالَمِ ظُهُوْرُهٗ -
عَدَدَ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ - وَمِنْ
سَعِدَ مِنْهُمْ وَمِنْ شَقِيَ - صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ
الْعَدَّ - وَتَحِيْطُ بِالْحَدِّ - صَلٰوةً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا
اِنْتِهَاءَ - وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا اِنْقِضَاءَ - صَلٰوتَكَ الَّتِيْ
صَلَّيْتَ عَلَيْهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً

Marfat.com

بِلِقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ
كَذٰلِكَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ وَآخِرُ يَا رَبِّ خَفِيَّ
لُطْفِكَ الْجَمِيْلِ فِيْ اَمْرِيْ وَالْمُسْلِمِيْنَ"۔

ترجمہ: الٰہی! آقاؤں کے آقا، مُرادوں کی مُراد۔ محمدؐ پر درود بھیج اپنے حبیب پر جو عزتوں سے نوازے گئے۔ جن کی مدد اور نیک بختیوں سے مدد کی گئی۔ ظاہری راز، باطنی نُور۔ تمام بارگاہوں کو جمع کرنے والے۔ الحمد والے، جو تمام معاملاتِ الٰہیہ کے پردوں کے تالوں کی چابی ہیں۔ جو ایجاد و وجود میں اوّل ہیں۔ جن کے ذریعے اللہ نے نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم فرمایا۔ عنایتوں کی آنکھوں کا نُور، زمین و آسمان والوں کے سردار۔ بارگاہِ مشاہدات و کمالات کے ہر مشاہدہ کرنے والے کے لیے راستہ کھولنے والے جن کو جسمِ پاک اور رُوح اقدس کے ساتھ اعلیٰ مقامات کی سیر کروائی گئی۔ جن سے پروردگار نے کلام کیا اور تحائف سے نوازا۔ نورِ اکمل اور چمکتا دمکتا چراغ، جو اپنے معبود کی بارگاہ میں کامل عبادات بجا لانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل اور اُن کے صحابہ کرام پر درود و سلام بھیجے۔ جن کی پیروی کرنے والے اللہ کی راہ پا گئے اور ہدایت پانے والوں میں سے ہو گئے ایسا درُود و سلام جن کی تعداد کو زمین والے نہ پا سکیں نہ آسمانوں والے۔ الٰہی درُود و سلام اور برکت نازل فرما، بڑے آقا محمدؐ پر جو حبیب ہیں۔ شفاعت فرمانے والے ہیں۔ نیک تر، شفیق، مہربان بہت سچے امانت دار، جن کا نُور مخلوق میں سب سے اوّل ہے۔ جن کا ظاہر

Marfat.com

ہونا کائنات کے لیے رحمت ہے تیری گزشتہ اور آئندہ مخلوق کی تعداد کے برابر۔ نیک بخت ہوں یا خواہ بدبخت۔ ایسا درود جو گنتی کی حدوں تک پہنچ جائے اور حدود کا احاطہ کر لے۔ ایسا درود جس کی حد و انتہا نہ ہو۔ نہ مُدت، نہ اختتام۔ تیرا وہ دُرود جو تُو نے حضورؐ پر بھیجا، ایسا دُرود جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی اور تیری بقا کے ساتھ باقی ہو۔ کہ تیرے علم میں جس کی انتہا نہ ہو۔ اور آپ کے آل و اصحاب پر بھی اسی طرح۔ اس پر اللہ کا شکر اور اس کی ثنا۔ اور اے پروردگار! اپنا پوشیدہ لُطف و کرم میرے معاملہ میں بھی اور تمام مسلمانوں کے معاملہ میں بھی جاری و ساری فرما دے۔"

اکیاسی واں دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ خَلْقِ اللّٰہِ۔ عَدَدَ مَا کَانَ وَعَدَدَ مَا یَکُوْنُ وَعَدَدَ مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ۔ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ وَمَلَائِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمْ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْمِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ وَرَضِیَ اللّٰہُ

Marfat.com

عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَجْمَعِیْنَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ
اللّٰهِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ وَضِعْفَ
ذٰلِكَ وَاَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ
عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ
الْاَرْضِ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ
وَاَضْعَافِهِمْ صَلٰوۃً تَزِیْدُ وَتَدُوْمُ وَتَفْضُلُ
صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اے اللہ! ہمارے آقا محمدؐ پر، جو اللہ کی تمام مخلوق میں سے افضل ہیں، درود بھیج! جو ہو گیا اس کی اور جو ہو گا اس کی تعداد کے برابر اور جو اللہ کے علم میں ہونے والا ہے اس کے برابر۔ اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام، اس کے فرشتوں، نبیوں، رسولوں اس کا عرش اٹھانے والوں اور اس کی تمام مخلوق کا درود و سلام ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل و اصحاب پر افضل درود و سلام رحمتیں اور برکتیں۔ الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر درود بھیج جو تیرے بندے، نبی اور رسول ہیں جو نبی اُمّی ہیں۔ اور ان کی آل و اصحاب پر اور سلام بھی۔ اور اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام سے راضی ہو، اپنی معلومات کی تعداد کے برابر ایسا درود جو اللہ کی دائمی حکومت کے ساتھ دائمی ہو، اور اس سے چند در چند۔ اے اللہ! ہمارے آقا محمدؐ پر درود بھیج اور حضور کی آل و اصحاب پر اور سلام بھیج! اتنی تعداد کے برابر

Marfat.com

جو زمین و آسمان والوں نے پہلے دن سے قیامت تک بھیجا ہے۔ اور بھیجا ہے اور ان سے دوگنا چوگنا اور اس سے دوگنا چوگنا۔ ایسا درود جو بڑھتا رہے ہمیشہ ہو اور درود پڑھنے والوں کے درود سے اسی طرح بڑھ کر ہو جیسے اللہ کی فضیلت اس کی تمام مخلوق پر۔"

بیاسی واں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَسَیِّدِ الْاٰخِرِیْنَ۔ وَسَیِّدِ الْعِبَادِ وَسَیِّدِ الزَّاھِدِیْنَ وَسَیِّدِ الرَّاکِعِیْنَ وَالسَّاجِدِیْنَ وَسَیِّدِ الطَّائِفِیْنَ وَالْعَاکِفِیْنَ۔ وَسَیِّدِ الْقَائِمِیْنَ وَالصَّائِمِیْنَ وَسَیِّدِ الْطَالِبِیْنَ وَالْوَاصِلِیْنَ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَالْمُتَّقِیْنَ۔ وَسَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ وَسَیِّدِ الْمَلَائِکَۃِ وَالْمُقَرَّبِیْنَ۔ وَسَیِّدِ خَلْقِ اللّٰہِ اَجْمَعِیْنَ۔ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاٰلِ بَیْتِہٖ مَا اِتَّصَلَتْ عَیْنٌ بِعَیْنٍ۔ وَاُذُنٌ بِاُذُنٍ۔

الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر درود بھیج، جو پہلوں پچھلوں کے سردار ہیں۔ عبادت گزاروں اور زاہدوں کے سردار ہیں، رکوع و سجود کرنے والوں کے سردار ہیں طواف و اعتکاف کرنے والوں

Marfat.com

کے سردار ہیں۔ قیام کرنے والوں اور روزے داروں کے آقا ہیں۔ طالبین و واصلین کے سردار ہیں نیکوں اور پرہیزگاروں کے سردار۔ نبیوں اور رسولوں کے سردار۔ مقرب فرشتوں کے آقا اللہ کی تمام مخلوق کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام نازل فرمائے۔ اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر، ان کی بیویوں اور پیروکاروں پر، اور مددگاروں اور گھر والوں پر۔ جب تک آنکھیں یقین دیکھنے اور کان حق سننے میں مصروف ہیں"۔

تراسی واں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَعَدَدَ النِّعَمِ وَزِنَۃَ الْعَرْشِ۔

"الٰہی درود بھیج ہمارے آقا محمد پر اور ان کی آل اور صحابہ پر، اور سلام (بھی) میزان بھر، اور علم کی انتہا کے برابر، اور رضا کے برابر اور بالوں کی تعداد کے برابر اور عرش کے وزن کے برابر"۔

چوراسی واں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً طَیِّبَۃً مُّبَارَکَۃً تُسَکِّنُ بِھَا قَلْبِیْ مِنْ طَلَبِ

Marfat.com

الرِّزْقِ وَخَوْفِ الْخَلْقِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رُوْحَ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ - عَدَدَ مَا كَانَ وَعَدَدَ مَا يَكُوْنُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ - عَدَدَ مَا يَكُوْنُ "

ترجمہ: الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر درود بھیج ایسا درود جو پاک ہو، برکت والا جس سے میرے دل کو سکون ہو۔ طلبِ رزق سے، مخلوق کے ڈر سے۔ اے دو جہان کے جسم کی رُوح، اللہ آپ پر درود بھیجے، جو ہوا اور جو ہوگا اس کی تعداد کے برابر اور اے دو جہان کی زندگی کی روشنی! آپ پر سلام ہو۔ جو ہوا اور جو ہوگا اس کی تعداد کے برابر۔

پچاسی واں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْقُرْآنِ حَرْفًا حَرْفًا وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ اَلْفٍ اَلْفًا ضِعْفًا "

ترجمہ: الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، قرآن کے ایک ایک حرف کی تعداد کے برابر درود وسلام بھیج اور ہمارے آقا محمدؐ پر ہر حرف کے بدلے ہزار ہزار درود وسلام بھیج۔ اور ہمارے آقا محمدؐ پر ہر ہزار کی جگہ دوگنا دوگنا درود وسلام بھیج۔

Marfat.com

چھیاسی واں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ مَا بَیْنَھُمَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُکَ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ -

ترجمہ: الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر، سات آسمانوں کے برابر درود وسلام بھیج! الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر سات زمینوں کے برابر درود وسلام بھیج! الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر ان دونوں کے بیچ والی فضا کے برابر درود وسلام بھیج! الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر ان اعداد وشمار کے برابر درود وسلام بھیج! جو تیری کتاب (قرآن یا لوح محفوظ) میں لکھے ہیں۔ الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسول پر درود وسلام بھیج! جو نبی اُمّی ہیں۔ اور حضور کی آل اور صحابہ کرام پر جب بھی ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں اور جب بھی غافل تیرے ذکر سے غفلت کریں۔ ابتدائے آفرینش سے

Marfat.com

لے کر قیامت تک"۔

ستاسی واں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ عَدَدَ الثَّرٰی وَالْبَرٰی وَالْوَرٰی وَعَدَدَ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ عَدَدَ الرِّمَالِ ذَرَّۃً ذَرَّۃً۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ"

ترجمہ: الٰہی ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر درود وسلام بھیج! مٹی، خشکی اور کائنات کی تعداد کے برابر، جو ہو چکا اور جو ہوگا اور قیامت تک اللہ کے علم میں جو ہونے والا ہے اس کی تعداد کے برابر، الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر درود وسلام بھیج! ریت کے ایک ایک ذرہ کے برابر، الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل واصحاب پر ایک ایک ذرہ کے بدلے لاکھوں مرتبہ درود وسلام بھیج۔

اٹھاسی واں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الْکَامِلِ

Marfat.com

وَعَلٰی سَیِّدِنَا جِبْرِیْلَ الْمُطَوَّقِ بِالنُّوْرِ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا سَمِیْعَ الدُّعَا یَا لَطِیْفًا بِمَا یَشَاءُ۔ نَوِّرِ
اَللّٰھُمَّ عَلَیْنَا قُلُوْبَنَا وَقُبُوْرَنَا وَاَبْصَارَنَا وَبَصَائِرَنَا
بِرَحْمَۃٍ مِنْكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ترجمہ: الٰہی ہمارے آقا محمد نورِ کامل پر درود و سلام بھیج اور ہمارے سردار جبریل علیہ السلام پر جن کو رب العالمین کے رسول کے نور سے طاقت دی گئی۔ دیا جن کی گردن میں رسول رب العالمین کے نور کا طوق ڈالا گیا ہے) اے قریب! اے قبول فرمانے والے! اے دعا سننے والے! اے جس پر چاہے لطف فرمانے والے! الٰہی ہم پر ہمارے دل روشن فرمادے، اور ہماری قبریں اور ہماری آنکھیں اور اپنی رحمت سے ہم کو صابر بنا دے! اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!

نوّاسی والا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً لَاحِقَۃً بِنُوْرِہٖ۔ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً مَقْرُوْنَۃً بِذِکْرِہٖ
وَمَذْکُوْرِہٖ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً
مُنَوِّرَۃً لِقَبْرِہٖ بِاَکْمَلِ تَنْوِیْرٍ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَاۃً سَارِحَۃً لِصَدْرِہٖ مُوْجِبَۃً لِسُرُوْرِہٖ
وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ صَلَاۃً بِعَدَدِ
النُّوْرِ وَظُھُوْرِہٖ۔

Marfat.com

الٰہی ! ہمارے آقا محمدؐ پر ایسا درود بھیج ! جو آپ کے نور سے ملا ہوا ہو۔ اے اللہ ! ہمارے آقا محمد پر ایسا درود بھیج ! جو حضور کے ذکر و مذکور سے ملا ہوا ہو۔ اے اللہ ! ہمارے آقا محمد پر درود بھیج ! جو دوسروں کو کامل تر نور سے منور کر دے۔ الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر ایسا درود بھیج ! جو آپ کا سینہ کھول دے آپ کی خوشی کا سبب ہو۔ اور درود بھیج ! حضورؐ کے تمام بھائیوں یعنی انبیاؑ و اولیاؑ پر، ایسا درود جو حضور کے نور اور اس کے ظہور کے برابر ہو۔"

یہ دس درود شریف وہ ہیں جن کو علامہ قسطلانی نے اپنی کتاب "مسالک الحنفاؑ" میں ذکر کیا ہے اور ان کی نسبت کسی کی طرف نہیں کی۔ اور انہوں نے ان الفاظ کے متعلق اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ۔ الخ - الٰہی درود بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر سات آسمانوں کے برابر۔ آخر تک"۔ فرمایا کہ یہ بعض نیک لوگوں کا قول ہے اور ان کی بڑی فضیلت بیان کی ہے۔ اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الْكَامِلِ۔ آخر تک، کے الفاظ کے متعلق فرمایا کہ بعض علماؑ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف آشوب چشم کے لیے بڑا مفید ہے اور نزع کی تکلیف اس سے آسان ہو جاتی ہے۔ اور اسی بنا پر بعض نیک لوگوں نے اس کا تجربہ کیا ہے، جیسا کہ بعض بزرگوں کا قول سے معلوم ہوتا ہے۔

نوّے والا درود شریف

ابن ابی جمرہ کا، یہ طاعون سے بچنے کے لیے مفید ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَعْصِمُنَا بِهَا مِنَ الْاَهْوَالِ

Marfat.com

وَالْاٰفَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ"۔
الٰہی محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر ایسا درود بھیج! جس کے ذریعے تو ہمیں ہولناکیوں اور آفتوں سے بچائے اور جس کے ذریعے تو ہمیں تمام بُرائیوں سے پاک فرما دے۔"

ابن ابی جملہ نے ابن خطیب بیرود سے نقل کیا کہ انہیں ایک نیک آدمی نے بتایا کہ نبی علیہ السلام پر بکثرت درود پڑھنا، طاعون سے بچاتا ہے۔ ابن ابی جملہ کہتے ہیں میں نے یہ بات پلے باندھ لی اور میں ہر وقت یہ پڑھنے لگا

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ علاقہ میں جب کثرت سے طاعون پھیل گیا تو ایک بزرگ کو خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت ہوئی، انہوں نے صورتِ حال سرکار کے سامنے بیان کی تو حضور نے یہ دُعا پڑھنے کا حکم فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ وَعَظِيْمِ الْبَلَآءِ فِي النَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تین مرتبہ۔ (الٰہی ہم آپ سے طعن۔ طاعون اور جان، مال، اہل و اولاد کی بڑی آزمائش سے پناہ مانگتے ہیں") مِمَّا نَخَافُ وَنَحْذَرُ۔ جس چیز سے ہم کو خوف و ڈر ہے۔ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر۔ عَدَدَ ذُنُوْبِنَا حَتّٰى تَغْفِرَ۔ ہمارے گناہوں کے برابر، یہاں تک کہ تو ہم کو بخش دے"۔ پھر تین مرتبہ اکبر وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ (اور اللہ درود و سلام بھیجے محمدؐ اور حضور کی آل پر") اللہ اکبر تین مرتبہ۔ اَللّٰهُمَّ شَفَّعْتَ بِيِّكَ فِيْنَا مَهَّلْتَنَا وَعَمَّرْتَ بِنَا مَنَازِلَنَا فَلَا تُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (اے اللہ! تو نے اپنا نبی ہمارے اندر شفیع بنا کر بھیجا۔ پھر تو نے ہم کو مہلت دی اور ہمارے گھر ہم سے بسائے۔

Marfat.com

سو ہمارے گناہوں کے سبب ہم کو ہلاک نہ فرمانا۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

اکیانواں درود شریف

سیدی شیخ خالد نقشبندی رضی اللہ عنہ کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ کَثِیْرًا۔

ترجمہ: الٰہی! ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر درود بھیج! ہر ہر بیماری اور ہر ہر دوا کی تعداد کے برابر اور آپ پر اور ان پر بکثرت برکت اور سلام نازل فرما۔

یہ درود شریف مولانا عارف باللہ سیدی شیخ خالد نقشبندی رضی اللہ عنہ مجدد طریقہ نقشبندیہ کا ہے جو ملک شام میں مدفون ہیں۔ (علمائے) ذکر کیا ہے کہ یہ درود شریف اب بھی طاعون سے بچاؤ کے لیے تریاقِ مجرب ہے اور آپ کا فرمان ہے کہ زمانہ طاعون میں ہر فرض نماز کے بعد اسے تین مرتبہ پڑھا جائے اور آخری مرتبہ پڑھا جانے والا لفظ کَثِیْرًا کا دو مرتبہ تکرار کرے اور ان الفاظ پر ختم کرے وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَآلِ کُلٍّ وَّصَحْبِ کُلٍّ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اور درود وسلام نازل فرما تمام نبیوں اور رسولوں پر اور سب کی تمام آل اور سب کے تمام صحابہ کرام پر اور تمام تعریف اللہ، پروردگارِ جہان کے لیے۔

Marfat.com

بانواں درُود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا بِقَدْرِ عَظَمَۃِ ذَاتِکَ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَحِیْنٍ۔

الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر درود اور خوب سلام بھیج! جو تیرے بندے تیرے نبی۔ تیرے رسُول نبی اُمّی ہیں۔ اور ان کی آل اور اصحاب پر ہر وقت و آن اپنی عظمتِ ذات کی مقدار کے برابر"۔

شیخ عبداللہ ہاروشی مغربی نے اپنی کتاب کنوز الاسرار فی الصلوٰۃ علی النبی المختار" میں ان الفاظ کی فضیلت میں کہا ہے کہ میرے دل میں خیال تھا کہ یہ درُود شریف ایک لاکھ کے برابر ہے۔ میں نے اس کی فضیلت پر اپنے ایک بھائی سے مذاکرہ کیا اور میں نے اس سے کہا کہ کہا جاتا ہے یہ درود شریف ایک لاکھ درودوں کے برابر ہے۔ تو وہ بولے کہ یہ کم ہے اور بے ادبی ہے۔ کیونکہ تم نے جو کہا اپنی ذات کی عظمت کے لحاظ سے کہا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات کی عظمت کی کوئی حد نہیں، لہٰذا اس درود شریف پر ملنے والا اجر و ثواب انشاءُ اللہ بے حد وحساب ہوگا پس میں نے بھی اسی قول کی طرف رُجوع کر لیا۔ اور اسی کو بہتر پایا۔ اور کوئی شک نہیں کہ یہ کامل درُودوں میں سے ہے۔

ترانواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلٰوۃً تُنْزِلُ

Marfat.com

الْاَرْضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ وَعَدَدَ جَوَاهِرِ اَفْرَادِ كُرَّةِ الْعَالَمِ وَاَضْعَافَ ذٰلِكَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

الٰہی ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل پر اتنا درود بھیج جو زمینوں آسمانوں کا ہم وزن ہو جو تیرے علم میں ہے، اس کی تعداد کے برابر۔ اور کرۂ عالم کے ذروں کے برابر۔ اور اس سے کئی گنا زیادہ، بے شک تو ستودہ بزرگ ہے۔"

اسے صاحب کنوز الاسرار نے ذکر کیا ہے اور اس کی فضیلت میں یہ بات نقل کی ہے کہ میرے معتمد علیہ شخص نے ہمارے پیشوا عیاشی سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ اس درود شریف میں بڑا راز ہے اور بڑا اجر ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ پڑھنے کی توفیق دے اس کو ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے۔

چورانوال درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَشْرَفِ مَوْجُوْدٍ۔ وَاَفْضَلِ مَوْلُوْدٍ۔ وَاَكْرَمِ مَخْصُوْصٍ مَحْمُوْدٍ سَيِّدِ سَادَاتِ بَرِيَّاتِكَ وَمَنْ لَهُ التَّفْضِيْلُ عَلٰى جُمْلَةِ مَخْلُوْقَاتِكَ۔ صَلٰوةً تُنَاسِبُ مَقَامَهُ الْعَالِيَ وَمِقْدَارَهُ۔ وَتَعُمُّ اَهْلَهُ وَاَزْوَاجَهُ وَاَوْلِيَاءَ وَاَنْصَارَهُ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى جُمْلَةِ رُسُلِكَ وَاَنْبِيَائِكَ۔ وَزُمَرِ مَلَائِكَتِكَ وَاَصْفِيَائِكَ۔ صَلٰوةً تَعُمُّ بَرَكَاتُهَا الْمُطِيْعِيْنَ مِنْ

Marfat.com

اَهْلِ اَرْضِكَ وَسَمَائِكَ -

الٰہی درود بھیج ان پر جو موجودات میں بزرگ تر ہیں، اور پیدا ہونے والوں میں افضل تر ہیں اور خواص میں معزز تر اور ستودہ ہیں تیری مخلوق کے سرداروں کے سردار۔ جن کو تیری تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ ایسا درود جو ان کے مقام بلند اور شان والا کے مناسب ہو، جو ان کی آل، بیویوں۔ اولیاؑ اور مددگاروں کو عام ہو۔ الٰہی ان پر اور اپنے تمام انبیاؑ و مرسل پر درود بھیج! اور زمرۂ ملائکہ اور اپنے برگزیدہ بندوں پر ایسا درود جس کی برکتیں تیری زمین اور تیرے آسمانوں کے تمام اطاعت شعاروں کو عام ہوں"۔

یہ درود شریف کنوز الاسرار میں ذکر کیا گیا ہے مصنف کا کہنا ہے کہ یہ کامل درودوں میں سے ہے ہاں مجھے ان کے فضائل کا علم نہیں ہو سکا ہاں اس کی بزرگی مقام پر خود اس کے الفاظ دلیل ہیں۔

پچانواں درود شریف

یہ کمال درود شریف ہے کتاب افضل الصلوات میں مندرجہ کو نہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ بِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ "

الٰہی! درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل پر جیسے تیرے کمال کی حد نہیں اور ان کے کمال کے برابر"

اس کو بھی صاحب کنوز الاسرار نے ذکر کیا ہے اور اس کی فضیلت بیان

Marfat.com

کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ فائدہ ہمارے بزرگوار عیاشی نے ہمیں عطا فرمایا اور میں نے ان کے بیاض سے اسے نقل کیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ سیدی علی سمو کی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے یہ درود شریف ایک مرتبہ پڑھا اسے پانچ لاکھ کے برابر ثواب ملے گا اور یہ اس کے لیے جہنم کے بچاؤ کا فدیہ ہوگا اور اللہ کا فضل وسیع ہے اور جو بات مشہور ہے اور پھیلی ہوئی ہے شیخ شریف حسن ابو عبداللہ محمد بن علی المعروف یہ ابن بسون رضی اللہ کے متعلق وہ یہ ہے کہ انہوں نے خواب میں مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے ان کو یہ مذکورہ درود شریف بتایا اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ درود شریف دس ہزار کے برابر ہے۔ شیخ عارف مولانا عبداللہ بن علی طاہر حسنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس سلسلہ میں کچھ شک گزرا، پھر میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں نے حضور سے مذکورہ تعداد کے متعلق سوال کیا تو حضور نے فرمایا ایسا ہی ہے۔ ہمارے شیخ عیاشی نے فرمایا۔ میں نے اس مذکورہ درود شریف کے تحت خوش خط لکھی ہوئی یہ عبارت دیکھی ہے۔ میں نے سیدنا شیخ الاسلام، خاتمۃ الاعلام مولانا محمد ابی بکر دلائی کو کہتے سنا ہے۔ کہ یہ ایک درود شریف دس ہزار کے برابر ہے یہ بات انہوں نے بالمشافہ فرمائی۔ اور ہمارے شیخ استاذ میرے آقا محمد ابو عنانی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ یہ ایک درود شریف چھ ہزار کے برابر ہے۔ پھر جب (استاذ ابو عنانی) نے مولانا محمد ابو بکر دلائی سے اس سلسلہ میں بات کی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا نہیں میں نے کہا تھا ایک درود شریف دس ہزار کے برابر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ درود سات سو مرتبہ بھیجا تو وہ اس کا فدیہ ہو جائے گا پس اللہ کے اس فضل پر میرا تعجب اور بڑھ گیا۔

Marfat.com

اور یہ بھی فرمایا کہ اس کا فائدہ عام ہے اور یہ بھی کہ ایک ہزار اکتالیس کے برابر آپ نے مجھے یہ بھی بتایا اللہ اس سے فائدہ دے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ایک ہزار بار پڑھنا فدیہ ہے میں نے ایسا ہی امام سیدی عبدالرحمٰن ثعالبی رحمۃ اللہ کی تفسیر میں لکھا دیکھا ہے یہ کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا اللہ کے بندہ ناچیز محمد بن عبداللہ البکری نے ابتدا ماہ صفر سن فلاں اور فقیہ حافظ ابوعبداللہ سیدی محمد بن احمد القسطنطینی الحسنی سے پوچھا گیا کہ درود مذکور کا جو ثواب سیدی محمد بن علی بن زیسون اور سیدی محمد بن ابوبکر دلائی نے بیان فرمایا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ یہ دُرود شریف ستر ہزار کے برابر ہے ذکر کیا گیا ہے کہ یہ حدیث شیخ مقری نے ہی ذکر کیا ہے کسی اور نے اسے ذکر نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں مصر کے بعض علما نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو حضور سے اس روایت کے بارے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مقری نے سچ کہا ہے۔ لیکن (اسم گرامی کے بعد) النَّبِیِّ الْکَامِلِ کے لفظ بڑھا کر۔" کنوز الاسرار کی عبارت ختم ہوئی۔

میں نے اس دُرود شریف سے متعلق اپنی کتاب افضل الصلوٰۃ میں ایک عظیم فائدہ ذکر کیا ہے۔ میں نے سیدی احمد الدردیر کے درود شریف کی شرح جو عارف صاوی نے لکھی ہے کا حوالہ دینے کے بعد لکھا ہے کہ اس درود شریف کا نام کمالیہ بھی ہے اور یہ بزرگ ترین الفاظ میں سے ہے اور یہ ستر ہزار کے برابر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک لاکھ کے برابر ہے اور امام المحدثین عبداللہ بن سالم بصری مکی نے شیخ کامل سالم بن احمد شماع حلبی کے حالات میں ان کا یہ قول نقل کیا ہے جسے میں نے دیکھا ہے عبارت یہ ہے "اس دُرود شریف کی نسبت خضر علیہ السلام کی طرف ہے اور مشہور ہے کہ یہ مرض نسیان (بھول جانا) کو زائل کرتا ہے۔ میں یہ بات اپنے شیخ یکتا جو قابل اعتماد ہیں۔ شیخ ابوطاہر بن ولی اللہ، عارف

Marfat.com

ملا ابراہیم کورانی، مدنی، شافعی سے سُن کر بیان کر رہا ہوں اور وہ ابو محمد شیخ حسن متونی سے اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے شیخ علی شبراملسی نے خبر دی جو نابینا تھے کہ میں نماز جمعہ سے پہلے شہاب الدین خفاجی (مصنف نسیم الریاض شرح شفا للقاضی العیاض کے پاس حاضر ہوتا تھا میرے لیے ایک کرسی لائی جاتی تھی جس پر میں بیٹھا کرتا تھا اور علامہ شہاب الدین خفاجی میرے سامنے بیٹھتے اور اپنے اشکالات پوچھتے۔ میں ان کے جوابات دیتا اور جن کتابوں میں جوابات ہوتے ان کا ذکر بھی سند کے ساتھ کر دیتا۔ پھر اسی طرح آئندہ جمعہ کے دن بھی (علامہ خفاجی) کے گھر حاضر ہوتے۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ حضرت آپ نابینا ہیں اور خفاجی کی آنکھیں صحیح سالم ہیں (پھر وہ آپ سے استفادہ کرتے ہیں) فرمایا ہاں خفاجی بھول جاتے ہیں اور میں بھولتا نہیں۔ عرض کیا گیا اس کا سبب؟ فرمایا میرا ایک شریک (ساتھی) میں اس کے ہمراہ برابر برابر ہر علم حاصل کرتا تھا۔ اس اثنا میں اس نے مجھے بتائے بغیر علم رمل حاصل کر لیا۔ مجھے پتہ چلا تو میں بہت پریشان ہوا میں اپنے مرشد کے پاس حاضر ہوا۔ اور انھیں تمام بات بتا دی اور مطالبہ کیا کہ مجھے بھی یہ علم پڑھائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اسے مکمل طور پر حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ اس کا نتیجہ دیکھ کر ہی حاصل ہوتا ہے اور تیری نظر نہیں۔ اس سے میرا دل ٹوٹ گیا۔ اور میں حیران و پریشان رہ گیا اور اس پریشانی کی وجہ سے میں نے دو دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ ایک آدمی میرے پاس آکر بیٹھا اور کہنے لگا علی! کوئی بات نہیں۔ میں نے اسے تمام بات بتا دی۔ اس نے کہا یہ علم نہ دنیا کے لحاظ سے قابلِ تعریف ہے۔ نہ دین کے لحاظ سے، لہٰذا اس سے اپنی اُمیدیں وابستہ مت کرو۔ میں تجھے اس شرط کے ساتھ ایک فائدہ پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس سے لاتعلق ہو جاؤ۔ اور وعدہ کرو کہ اس کا ارادہ دل سے نکال دو گے۔ میں نے کہا مجھے اس فائدے

Marfat.com

کا نتیجہ بتاؤ تاکہ تم سے معاہدہ کروں تو اس نے مجھے نسیان (بھول) کے خاتمہ کے لیے یہ درود شریف سُنایا تم اسے مغرب وعشاء کے درمیان پڑھو، کوئی تعداد مقرر نہیں۔ درُود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ کَمَا لَا نِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ۔

"الٰہی ہمارے آقا محمدؐ اور حضورؐ کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تیرے کمال کی حد نہیں اور حضورؐ کے کمال کے برابر"

عبارت تمام حروف کے ساتھ ختم ہوئی "افضل الصلوٰت" کی عبارت ختم ہوئی۔

چھیانواں درُود شریف

سیدی زین الدین عمر بن یبرس الخالدی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَسَائِرِ عِتْرَتِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَاَتْبَاعِہِ الْکَرَمِیْنَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ وَالتَّابِعِیْنَ وَتَابِعِ التَّابِعِیْنَ لَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ وَتَحَنَّنْ وَتَرَحَّمْ وَتَعَطَّفْ وَتَلَطَّفْ وَتَکَرَّمْ دَائِمًا بِدَوَامِکَ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَتَعَطَّفْتَ وَتَلَطَّفْتَ وَتَکَرَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کُلَّمَا ذَکَرَکَ ذَاکِرٌ وَغَافَلَ عَنْ ذِکْرِکَ غَافِلٌ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِکَ کَائِنٌ اَوْ قَدْ

Marfat.com

كَانَ صَلَاةً مَيْمُوْنَةً زَكِيَّةً هَنِيَّةً رَضِيَّةً مَبْسُوْطَةً مُبَارَكَةً
مَرْفُوْعَةً مَرْضِيَّةً هَنِيَّةً جَلِيْلَةً عَظِيْمَةً عَالِيَةً نَامِيَةً
طَيِّبَةً طَاهِرَةً مَقْبُوْلَةً كَرِيْمَةً صَافِيَةً صَلَاةً لَاغَايَةَ
لَهَا وَلَا اِنْتِهَاءَ وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ عَدَدَ مَنْ صَلِّ
عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ
وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ صَحَابَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْبَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
اَرْسَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مَنْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى يَوْمَ الدِّيْنِ اَلصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَزْوَاجِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَاَتْبَاعِكَ
اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ السُّلْطَانِ الْكَامِلِ الْمُخْتَارِ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ بَحْرِ
اَنْوَارِكَ - وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ
وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ - وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ - وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ

Marfat.com

الْمُلَذِّذِ بِمُشَاهَدَتِكَ - الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ - خُلَاصَةِ
خَاصَّةِ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ - اَلطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ مِيْمِ الْمَعْرِفَةِ
وَحَاءِ الرَّحْمَةِ وَمِيْمِ الْمُلْكِ وَدَالِ الدَّوَامِ السَّيِّدِ الْكَامِلِ
الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ نُوْرِ الْاَنْوَارِ - وَمَعْدَنِ الْاَسْرَارِ - وَ
سَيِّدِ الْاَبْرَارِ - وَصَاحِبِ التَّاجِ وَالْوَقَارِ - شَفِيْعِ اُمَّتِهِ
مِنَ النَّارِ - وَسَائِقِهِمْ لِدَارِ الْقَرَارِ صَلَاةً دَائِمَةً
بِدَوَامِكَ - بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ - دَائِمًا اَبَدًا بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ
صَلَاةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا صَلَاةً تُسْعِدُنَا
بِهَا سَعَادَةً لَا شَقَاوَةَ بَعْدَهَا وَتُغْنِيْنَا بِهَا غِنًى لَا فَاقَةَ
بَعْدَهُ صَلَاةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدَ وَتُفَرِّجُ بِهَا الْكُرَبَ
وَتُذْهِبُ بِهَا عَنَّا كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ وَسُوْءٍ وَحُزْنٍ صَلَاةً
تَرْفَعُ لَنَا بِهَا الدَّرَجَاتِ وَتَمْحُو السَّيِّئَاتِ وَتُضَاعِفُ
الْحَسَنَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَعْلَى الْمَقَامَاتِ بِجِوَارِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِنَفُوْذِ بَرَكَتِهِ بِلَذِيْذِ الْمُشَاهَدَةِ وَالْمُنَاجَاةِ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِيْنَ صَلَاةً تَزِيْدُ وَتَنْمُوْ وَتَفُوْقُ وَتَعْلُوْ وَتَسْمُوْ
صَلَاةً كُلِّ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ
وَتُحِيْطُ الْحَدَّ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ
الْغَافِلُوْنَ صَلَاتَكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ صَلَاةً لَا غَايَةَ
لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ وَعَلٰى اٰلِهِ وَ

Marfat.com

صَحْبِهٖ كَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ - اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ فِيْ
نَفْسِهِ الزَّكِيَّةِ الطَّاهِرَةِ وَفِيْ اُمَّتِهٖ وَفِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَفِيْ
صَحَابَتِهٖ فَوْقَ مَا يُؤَمِّلُهٗ مِنْكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ بِفَضْلِكَ
الْعَظِيْمِ يَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ بِزِيَادَاتٍ كُلِّيَّاتٍ لَا يُدْرِكُهَا
اَحَدٌ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَطَّلِعُ عَلَيْهَا اَحَدٌ سِوَاكَ وَلَا يَعْلَمُهَا
اَحَدٌ غَيْرُكَ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا اَحَدٌ اِلَّا اَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ - اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ بَلَّغَ الرِّسَالَةَ
وَاَدَّى الْاَمَانَةَ وَكَشَفَ الْغُمَّةَ وَنَصَحَ الْاُمَّةَ وَدَرَّ الْبَرَكَةَ
وَاَقَامَ الْحُجَّةَ وَاَظْهَرَ اللّٰهُ بِبَرَكَتِهِ النِّعْمَةَ وَجَعَلَهٗ
عَيْنَ الرَّحْمَةِ جَاهَدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِكَ
لَا اَعْرَضَ وَلَا اَدْبَرَ وَعَبَدَكَ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ - اَللّٰهُمَّ
آتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَسْاَلُهُ السَّائِلُوْنَ وَمَا يَرْغَبُ بِهِ الرَّاغِبُوْنَ
اَفْضَلَ وَاَطْيَبَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَعْلٰى وَاَقْرَبَ وَاَكْمَلَ
مَا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ وَارْضَ عَنْ صَحَابَتِهٖ
اَجْمَعِيْنَ وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ -

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج اپنے بندے اور رسول ہمارے آقا محمد
نبی اُمّی پر۔ آپ کی آل پر۔ آپ کے صحابہ پر، آپ کی بیبیوں اور اولاد
پر اور آپ کی تمام پاکیزہ عترت پر۔ آپ کے تمام معزز پیروکاروں
پر۔ اور اپنے تمام اطاعت گذاروں پر۔ تابعین و تبع تابعین پر۔ جو قیامت

Marfat.com

نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں اور سلام و برکت، اور رحم و کرم، مہربانی و کرم نوازی فرما اور ایسا لطف و عنایت فرما، جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی ہو، جیسے تو نے درود و سلام، لطف و کرم مہربانی و کرم نوازی فرمائی ابراھیم اور آلِ ابراہیم پر۔ تمام کائنات میں بے شک تو ستودہ بزرگ ہے۔ جب تک ذکر کرنے والا تیرا ذکر کرتا ہے اور جب تک غافل تیرے ذکر سے غفلت برتتا رہے۔ جو تیرے علم میں ہو گیا۔ یا ہونے والا ہے اس کے برابر ایسا درود جو بابرکت، صاف، پسندیدہ، مقبول، مبارک، بلند مرتبہ، جلیل القدر، عظیم، برتر، مکمل، صاف ستھرا، مقبول، کریم، صاف ہو۔ ایسا درود جس کی ابتدا ہو نہ انتہا۔ نہ معیاد نہ اختتام۔ جنہوں نے آپ پر درود پڑھا اور جنہوں نے نہ پڑھا۔ ابتدائے آفرینش سے قیامِ قیامت تک۔ ان سب کے برابر۔ اور اللہ آپ کے تمام صحابہ کرام سے راضی ہو۔ درود و سلام آپ پر اے رسولوں اور نبیوں کے آقا۔ اور آپ پر سلام! اے پہلوں پچھلوں کے سردار! درود و سلام آپ پر، اے ساری مخلوق سے بہتر! درود و سلام آپ پر اے پروردگار کائنات کے حبیب! درود و سلام آپ پر، اے وہ جن کو اللہ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ درود و سلام آپ پر، اے وہ جن کو اللہ نے قیامت کے دن شفاعتِ عظمیٰ سے مخصوص فرمایا درود و سلام آپ پر اے اللہ کے بندوں میں افضل! درود و سلام آپ اے اللہ کی بارگاہ میں ساری مخلوق سے معزز تر! درود و سلام آپ پر، اے ہمارے آقا! یا رسول اللہ! درود و سلام آپ پر، آپ کی آل پر آپ کے صحابہ پر، آپ کی بیویوں پر اور اولاد پر۔ اور آپ کے پیروکاروں

Marfat.com

سب پر۔ والحمد للہ رب العالمین۔ سب تعریف اللہ رب العالمین کے
لیے۔ الٰہی! درود وسلام وبرکت نازل فرما، ہمارے آقا اپنے بندے
رسول، نبیٔ اُمّی محمدؐ پر، جو شہنشاہِ کامل، مختار، نورِ مبین ہیں تیرے
انوار کا سمندر، تیرے رازوں کی کان، اور تیری حجت کی زبان ہیں
تیری مملکت کے دولہا، اور تیری رحمت کا خزانہ ہیں، تیری بارگاہ
کے امام اور تیرے مشاہدۂ ذات سے لذت حاصل کرنے والے ہیں تیرے
نورِ پُرنور کا ظہورِ اوّل۔ تیری مخلوق کی برگزیدہ ہستیوں میں سے خاص
الخاص اور پاک وصاف ہیں۔ معرفت کی میم۔ رحمت کی حا۔ ملک کی میم
اور دوام کی دال ہیں۔ سیّد کامل۔ پردۂ عدم کو چاک کرنے والے،
سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے اور نوروں کے نور ہیں، رازوں کی
کان، نیکوکاروں کے سردار، تاج وقار کے مالک، اُمت کو آتشِ جہنم
سے بچانے والے سفارشی، دارِ سکون کی طرف ان کے قائد ہیں۔ ایسا
درود جو تیرے دام کے ساتھ دائمی اور تیری بقا کے ساتھ باقی ہو، اللہ
کی حکومتِ ابدی کے ساتھ ساتھ دائمی ہو۔ ایسا درود جو تیری اور ان
کی رضا کا باعث ہو، اور جس کے ذریعے تو ہم سے راضی ہو۔ ایسا درود
جس سے ہم ایسی نیک بختی پائیں جس کے بعد بدبختی نہ ہو، ایسا درود جس
سے ہم ایسی غنا حاصل کریں جس کے بعد محتاجی نہ ہو۔ ایسا درود جس
سے گرہیں کھلیں، مشکلیں حل ہوں اور ہم سے ہر طرح کا رنج والم دور
ہو، ایسا درود جس سے درجے بلند ہوں، برائیاں ختم ہوں، نیکیاں بڑھیں
اور ہم کو اعلیٰ مقامات پر پہنچائے۔ سیدنا محمد صاحبِ معجزات صلی
اللہ علیہ وسلم کے قریب۔ تاکہ ہم آپؐ کی برکت سے مشاہدہ ومناجات

Marfat.com

کے مقامات پر، ان لوگوں کے ہمراہ پہنچ سکیں، جن پر تُو نے انعام فرمایا۔ یعنی انبیاؑ، صدیقین، شہداء اور صالحین، ایسا درُود جو زائد ہو، بڑھتا رہے، اور بلند و برتر ہو، ہر درُود شریف بھیجنے والے کے درُود سے۔ تمام درُود بھیجنے والوں کے برابر۔ ایسا درُود جو اعداد و شمار سے بڑھ جائے، اور حد کا احاطہ کر لے۔ جب کبھی ان کا ذکر کریں ذکر کرنے والے۔ اور جس قدر غافل ان کے ذکر سے غفلت برتیں۔ تیرا وہ درُود جو تُو نے ان پر بھیجا۔ ایسا درُود جس کی حد و انتہا نہ ہو۔ نہ مُدّت نہ اختتام۔ اور اسی طرح آپ کی آل و اصحاب پر۔ اللہ کا شکر ہے۔ الٰہی اس درُود کو آپ کی ذات طیب و طاہر تک آپ کی اُمّت اور آپ کے آل و اصحاب پر اُمید سے بڑھ کر پہنچا۔ اپنے بڑے فضل سے۔ اپنے بڑے فضل سے۔ کئی زیادتیوں کے ساتھ۔ جن تک تیرے سوا کسی کی پُہنچ نہیں۔ جن پر تیرے سوا کوئی اطلاع نہیں رکھتا۔ اور جن کو تیرے سوا کوئی نہیں جانتا، اور جن پر تیرے سوا کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ تو بہت برکت والا اور بلند تر ہے اے صاحبِ جلال و کرم! اے اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام پہنچا دیا۔ امامت ادا کر دی تکلیف دُور کی اور اُمّت کی خیر خواہی فرمائی۔ برکت پھیلائی۔ حُجّت قائم کی اور ان کی برکت سے اللہ نے نعمتیں ظاہر فرمائیں ان کو رحمت کا سرچشمہ بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے راستے میں جہاد کیا۔ منہ موڑا نہ پیٹھ دکھائی۔ آخر دم تک تیری عبادت پر کاربند رہے۔ الٰہی سب سے بڑی چیز جو مانگنے والے تجھ سے مانگیں، آپ کو وہ عطا فرما، جس میں رغبت والے رغبت رکھیں وہ عطا فرما۔ فاضل تر، صاف تر، پاکیزہ تر مزید تر، برتر، قریب تر۔ اور جو تُو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو دیا اس سب سے کامل تر۔ ان کے

Marfat.com

تمام صحابہ کرام سے خوش رہیو۔ اور ان تابعین سے جو نیکی میں ان کے پیرو کار ہوئے۔ تا قیامت پاکی تیرے رب کو جو عزت و غلبہ کا مالک ہے، ان کے بیان سے تمام رسولوں پر سلام اور تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے "

یہ درود شریف سیدی شیخ ابوالمکارم زین الدین عمر بن بلوس خالدی شاذلی کا ہے۔ اور میں نے اسے ان کے بیاض سے نقل کیا ہے۔

ستانواں درود شریف

ابی المواہب الشاذلی کا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ صَلَاۃً تَشْرَحُ بِھَا صَدْرِیْ وَتَیَسَّرُ بِھَا اَمْرِیْ وَتَحْبُرُ بِھَا کَسْرِیْ وَتَغْنِیْ بِھَا فَقْرِیْ وَتُنَوِّرُ بِھَا قَبْرِیْ وَتَحِلُّ بِھَا عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمد نبی امی پر اور آپ کی آل صحابہ کرام، بیویوں اور اولاد پر، ایسا درود جن سے میرا سینہ کھل جائے۔ میرا کام آسان ہو جائے۔ ٹوٹا دل جڑ جائے۔ میری غریبی دور ہو۔ میری قبر روشن ہو، اور میری زبان کی بندش کھل جائے "

یہ فضیلت والا درود شریف سیدی محمد صفی الدین ابوالمواہب الشاذلی التونسی رضی اللہ عنہ کا ہے جسے انہوں نے "حزب الفوزانیہ" میں نقل کیا ہے۔ جب

Marfat.com

ہیں اس کتاب میں ان کے دس درود ذکر کر چکا تو اس کے بعد مجھے اس کی خبر ہوئی۔ وہ دس درود میں نے امام قسطلانی کی کتاب "مسالک الحنفاء" کے حوالہ سے یعنی تالیسویں درود شریف سے پچپن تک ذکر کیے ہیں۔ میں نے کتاب مذکور "حزب الفردانیہ" میں وہ درود دیکھا جس کی نسبت میں ترجیحاً سیدی علی وفا کی طرف کر چکا ہوں، جس کا نمبر تینتالیسواں ہے۔ الحزب میں اس درود شریف کی ابتدا میں ایسے کلمات ذکر نہیں کیے۔ جو عموماً درود شریف کا مفہوم دیتے ہیں، بلکہ اس کی ابتدا اس طرح ہے۔ الٰہی! میرا سوال ہے کہ جو تجھ سے مانگوں، اور جس کی رغبت ہو عطا ہو۔ اپنے فضل سے۔ صدقہ نور اوّل کا، پاکیزہ تر راز کا، جو کامل تر ہیں۔ مؤلف برابر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان اوصافِ عالیہ فاضلہ سے تعریف و توصیف کر رہے ہیں، تا آنکہ فرماتے ہیں "جو تیرے غیب کامل کے منبع اور تیری تمام سلطنت میں خلیفۂ مطلق ہیں۔ اے اللہ ان پر ایسا درود بھیج جس کے ذریعے مجھے سرکار کی معرفت حاصل ہو۔ آخر تک"۔ اس کتاب حزب الفردانیہ کی شرح مؤلف کے شاگرد شیخ عبدالقادر بن سعید بن علی بن احمد طیبی مواہبی وفائی شاذلی نے لکھی ہے۔ اس شرح سے ان کی فراغت ذی القعدہ ۸۸۷ھ میں ہوئی۔ اس کے خطبہ میں کتاب اور اس کے مؤلف کی بڑی مدح و توصیف کرنے کے بعد، جو ان کی شایانِ شان ہے، کہتے ہیں، اس حزب کی مثل اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ میں نے خود اس کے مؤلف رحمہ اللہ سے سنا کہ حزب الفردانیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا یہ درود ایسا ہے جس کی مثال نہیں گزری۔ شارح نے کہا جو کوئی میری بات کا انکار کرے، وہ راہنمائے طریقت شیخ جنید بغدادی رحمہ اللہ کے زمانے سے آج تک کے عارفین کے کلام کو کھنگالے، اس جیسا درود شریف نہ پائے گا"۔ بظاہر اس درود شریف سے مراد سیدی علی وفا کا وہی درود شریف ہے۔ جس کا ذکر اس سے پہلے کیا گیا ہے۔ یہ درود شریف مراد نہیں۔ اگرچہ اس کی فضیلت بھی کچھ کم نہیں۔

Marfat.com

نسبت کی تحقیق کے لیے درود شریف ۴۳ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ جو سیدی ابوالمواہب کا ہے۔ جیسا کہ مسالک الحنفا میں لکھا ہے، سیدی علی وفا کا نہیں جیسا کہ تحفۃ الرضاع میں لکھ دیا گیا۔ واللہ اعلم

اٹھانواں درود شریف

شیخ صدرالدین القونوی کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ
الطَّاهِرِيْنَ وَاَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ
مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِيْنَ وَ اَخُصُّ
اَللّٰهُمَّ مِنْهُمْ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْفِيَاءَكَ
آدَمَ شِيْثَ وَاِدْرِيْسَ وَ نُوْحًا وَ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى
وَعِيْسٰى وَ الْخِضْرَ وَ اِلْيَاسَ وَ اٰلَ مُحَمَّدٍ خُصُوْصًا
اِبْنَتَهُ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَالْاِمَامَ مُحَمَّدًا
الْمَهْدِيَّ وَخَاتَمَ اَئِمَّتِنَا وَكَامِلَ عَصْرِنَا وَصَحْبَهُ وَالصَّفْوَةَ
مِنْ اُمَّتِهِ وَالْكَامِلِيْنَ وَالْمُكَمِّلِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ يَا فُضَلَ
الصَّلَوَاتِ وَاَطْيَبَ التَّحِيَّاتِ وَاَزْكَى التَّسْلِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ
بَلِّغْ سَلَامَ عَبْدِكَ الْمِسْكِيْنِ اِلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَاِلٰى سَائِرِ مَنْ ذَكَرْتُ مِنْ عِبَادِكَ الْمُخْلَصِيْنَ مُجْمَلًا
وَمُفَصَّلًا فَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ مِنْكَ فِيْ هٰذِهِ اللَّحْظَةِ
مِنْ هٰذَا الْمِسْكِيْنِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَطْيَبُ التَّحِيَّاتِ
وَاَزْكَى التَّسْلِيْمِ۔

Marfat.com

ترجمہ: الٰہی دَو دبھیج اپنے مقرب فرشتوں پر۔ اپنے عرش اٹھانے والے پیاروں پر، اپنے بھیجے گئے نبیوں پر اور اپنے تمام اطاعت گذاروں پر، خواہ آسمانوں والے ہوں یا زمینوں والے۔ اور اے اللہ ان میں سے خاص کر اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے، صفیاً آدم، شیث، ادریس، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، خضر، الیاس، اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وسلم خصوصاً آپ کی بیٹی فاطمہ پر، حضرت علی پر اور حسن و حسین پر، امام محمد مہدی پر۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو ہمارے معاملات کی تکمیل فرمانے والے اور ہمارے زمانے کی تحمیل فرمانے والے ہیں۔ آپ کے صحابہ پر آپ کی اُمت کے انبیاء اور آپ کی اولاد میں سے کاملین مکملین، فاضل تر درود اور کامل تر سلام۔ الٰہی! اپنے اس مسکین بندے کا سلام پہنچا دے۔ اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک۔ اور جو تیرے دوسرے مخلص بندے ہیں، جن کا میں نے ذکر کیا ہے، ان تک۔ اجمالاً بھی تفصیلاً بھی۔ پس آپ پر بھی اور ان سب پر بھی، تیری طرف سے، اس لمحہ اس مسکین کی طرف سے۔ فاضل تر درود، پاکیزہ تر تحائف، اور پاک تر سلام ہو۔"

یہ درود شریف شیخ شمس الدین المعروف خطیب وزیری مالکی نے اپنے وظائف حزب الفتح کے آخر میں دعا سے پہلے ذکر کیا ہے۔ اور کہا کہ یہ درود شریف شیخ صدر الدین کا ہے۔ شاید صدر الدین قونوی مراد ہوں، اور ان کا کہنا تھا کہ یہ انہیں غیب سے تلقین ہوا ہے۔ اس کی برکت کا تجربہ کیا گیا ہے۔ الخ "

Marfat.com

ننانواں دُرود شریف

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃَ الرِّضَا وَارْضَ عَنْ اَصْحَابِہٖ یَا رِضَاءَ الرِّضَا۔

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَرِیْمِ الْاٰبَاءِ وَالْاُمَّھَاتِ۔

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ صَلٰوۃً تَلِیْقُ بِجَمَالِہٖ وَجَلَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَذِقْنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ لَذَّۃَ رِضَائِہٖ۔

(۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

(۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَاَجْرِ یَا رَبِّ لُطْفَكَ الْخَفِیَّ فِیْ اُمُوْرِنَا وَالْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ۔

(۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اَھْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ عَلَیْہِ اَجْرِ یَا رَبِّ لُطْفَكَ الْخَفِیَّ فِیْ اَمْرِیْ وَالْمُسْلِمِیْنَ۔

Marfat.com

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ
الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

(۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى
الْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَةِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ ذِى الْمَنَاقِبِ الْفَاخِرَةِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَخَلِيْفَتِنَا بِاَخْلَاقِهِ الطَّاهِرَةِ۔

(۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِهِ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ ذِى الْمَقَامَاتِ الْجَلِيْلَةِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَخَلِيْفَتِنَا بِاَخْلَاقِهِ الْجَمِيْلَةِ۔

(۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَهَبْ لَنَا قَلْبًا شَكُوْرًا وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ سَعْيَنَا مَشْكُوْرًا وَصَلِّ
وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلَقِّنَا نَضْرَةً

Marfat.com

وَسُرُوْرًا وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَاٰتِ عَلَيْنَا مِنْكَ نَجَّةً وَنُوْرًا وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَهَبْ لَنَا سِرًّا بِالْاَسْرَارِ مَسْرُوْرًا۔

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ
الْاَمِيْنِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِىْ جَاءَ بِالْحَقِّ
الْمُبِيْنِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِىْ
اَرْسَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَعَلٰى اٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِمُ الْغَافِلُوْنَ۔

(۱۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى سَائِرِ اَنْبِيَائِكَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى مَلَائِكَتِكَ وَاَوْلِيَائِكَ مِنْ اَهْلِ
اَرْضِكَ وَسَمَائِكَ عَدَدَ مَا كَانَ وَعَدَدَ مَا يَكُوْنُ
وَعَدَدَ مَا يَكُوْنُ وَعَدَدَ مَا هُوَ كَائِنٌ فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ
اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ وَاجْعَلْنَا بِالصَّلٰوةِ
عَلَيْهِمْ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ الْاٰمِنِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

ترجمہ: (۱۱) الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر رضا والا درود بھیج اور ان کے صحابہ سے مکمل طور پر راضی رہنا۔

(۱۲) الٰہی درود و سلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ پر، جن کے آباء بھی کریم اور مائیں بھی کریم۔

Marfat.com

(۳) الٰہی درود وسلام وبرکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل پر۔ ایسا درود جو آپ کے جمال، جلال وکمال کے لائق ہو، اور درود وسلام وبرکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل پر اور ہمیں درود وسلام کے صدقے آپ کی لذت وصال نصیب فرما۔

(۴) اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ، جو دلوں کے طبیب و دوا ہیں۔ بدنوں کی عافیت اور شفا ہیں، آنکھوں کا نور دنیا ہیں۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔

(۵) اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ جو نبی اُمّی ہیں، اور آپ کی آل واصحاب پر۔ زمین وآسمان اور ان کے درمیان ہر چیز کی تعداد کے برابر۔ اور پروردگار! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے معاملات میں اپنا پوشیدہ لطف جاری فرما۔

(۶) الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر زمین وآسمان والوں کا درود وسلام بھیج اور اے رب میرے اور تمام مسلمانوں کے معاملات میں اپنا پوشیدہ لطف جاری فرما دے۔

(۷) الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر درود بھیج اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر، اور ہمارے آقا محمدؐ پر برکت نازل فرما اور ہمارے آقا محمد کی آل پر، جیسے تو نے رحمت وبرکت اتاری سیدنا ابراہیم اور سیدنا ابراہیم کی آل پر تمام جہانوں میں۔ بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے۔

(۸) الٰہی درود وسلام وبرکت نازل فرما ہمارے آقا محمد اور آپ کی بیویوں پر جو اہل ایمان کی مائیں ہیں، اور آپ کی آل واصحاب پر۔

(۹) اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ نبی اُمّی پر جو پاک اور پاک

Marfat.com

کرنے والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔

(۱۰) الٰہی درود وسلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ پر جو قابلِ فخر فضائل کے مالک ہیں۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر دنیا و آخرت میں۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر اور ہم کو ان کے پاکیزہ اخلاق سے موصوف فرما۔

اے اللہ! درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر جو روشن معجزات کے مالک ہیں۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر جو قابلِ فخر محاسن والے ہیں اور درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر دنیا و آخرت میں۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر اور ہمیں ان کے پاکیزہ اخلاق سے متصف فرما۔

(۱۱) الٰہی درود وسلام و برکت نازل فرما۔ ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کو مقام وسیلہ و فضیلت عطا فرما۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جو بلند ترین مقامات کے مالک ہیں۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ پر اور ہمیں ان کے اخلاقِ جلیلہ سے مزین فرما۔

(۱۲) اے اللہ! درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر اور ہم کو شکر گزار دل عطا فرما۔ اور درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ اور ہماری کوشش بار آور فرما اور درود وسلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر اور ہمیں تر و تازگی کے ساتھ شرف ملاقات بخش! اور درود وسلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ پر اور ہم پر اپنی طرف سے محبت و نور ڈال دے اور درود وسلام برکت نازل فرما۔

Marfat.com

ہمارے آقا محمدؐ پر اور ہمیں خوشی خوشی پوشیدہ راز بخش دے۔

۱۳۹۔ اے اللہ درود وسلام نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ پر جو صادق و امین (سچے اور امانتدار) ہیں اور درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو واضح حق لے کر آئے۔ اور درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر جن کو تو نے، تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اور درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر اور تمام نبیوں، رسولوں پر، اور ان کی تمام آل و اصحاب پر۔ جب ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں۔ اور جب غافل ان کے ذکر سے غفلت برتیں۔

۱۴۰۔ اے اللہ! درود وسلام و برکت بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، اور اپنے باقی انبیاؑ پر، اور درود وسلام و برکت بھیج، ہمارے آقا محمدؐ پر، اور اپنے فرشتوں اور اپنے اولیاؑ پر جو تیری زمین اور تیرے آسمانوں میں رہنے والے ہیں جو ہوا اس کے برابر اور جو ہوگا، اور جو تیرے علم میں ہونے والا ہے اس کے برابر۔ ہمیشہ ہمیشہ، جب تک زمانہ ہے۔ ان پر درود بھیجنے کے صدقے ہم کو ان امن والوں سے ملا دے۔ اے پروردگار عالمین!"

یہ ہیں وہ چودہ درود فضیلت والے درود، جن کو عارف باللہ شیخ سیدی احمد دردیر خلوتی مصری نے عارفین کے وظائف میں سے منتخب کیا اور اپنے مشہور اوراد کے مقدمہ میں جو حروفِ تہجی کی ترتیب پر مترتب ہیں۔ ذکر کیا۔ ان کے چند مختار درود میں نے اپنی کتاب "افضل الصلوٰت علی سید السادات" میں ذکر کیے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو درود میں نے وہاں ذکر نہیں کئے۔ جب کہ وہ بھی بڑی فضیلت کے حامل تھے میں نے ان کو جمع کر کے ایک درود بنا لیا۔ اب میں ان کے فضائل ذکر کرتا ہوں۔

Marfat.com

ان دُرودوں کے فضائل

یہ فضائل عارف شیخ احمد صاوی کی شرح سے منقول ہیں، جو مؤلف رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے۔ پہلے کے بارے میں فرمایا یہ صیغۂ رضائیہ ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ جو کوئی اسے ستّر بار پڑھے، اس کی دُعا قبول ہو گی۔ دوسرے کے بارے میں فرمایا۔ یہ صیغہ عرم الرصول ہے۔ اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ پڑھنے والے کو مُصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی مُحبت حاصل ہوتی ہے۔ الخ "

تیسرے کے بارے میں فرمایا۔ یہ صیغہ وصال ہے اور میں اس کا نام ہے کیونکہ جو کوئی اس پر ہمیشہ عمل پیرا رہے اسے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ملا دیتا ہے اور یہی مقصود ہے۔ الخ۔

چوتھے دُرود شریف کے بارے میں فرمایا۔ یہ ظاہر و باطن طلب کرنے کا صیغہ ہے۔ کسی بھی بیماری پر دو ہزار بار پڑھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ چار سو بار پڑھے اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ الخ "، میں نے ہوں میں نے اسے اضافہ و قوت ارواح کے لیے بہترین پایا۔ بدنوں کی صحت و شفا کے لیے مُجرّب ہے۔ اس میں جو بلاغت و حُسن ہے وہ ظاہر ہے۔ الخ۔

پانچویں کے بارے میں فرمایا یہ لُطفِ خفی کا صیغہ ہے جو اسے کثرت سے پڑھے دنیا و آخرت کا عام لطف پائے گا۔ یہ اور اس کے بعد والد سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

چھٹے کے بارے میں فرمایا۔ یہ اور لطف کا صیغہ ہے۔ بعض نے بیداری میں یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مُبارک سے لیا ہے۔ الخ

Marfat.com

ساتویں کے بارے میں فرمایا یہ صیغہ ابراہیمی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوا ہے۔ بعض نے کہا جو اسے ایک ہزار بار پڑھے، اپنے رب کو خواب میں دیکھے گا۔ الخ۔

آٹھویں کے بارے میں فرمایا، یہ اُمہات المؤمنین کا صیغہ ہے۔ اس کی بڑی فضیلت ہے۔ الخ۔

نویں کے بارے میں فرمایا، یہ طاہر و مطہر صیغہ ہے۔ جو اس کا پڑھنا لازم کرلے، اسے طہارت نصیب ہوگی۔ الخ۔

دسویں کے بارے میں فرمایا، یہ صیغہ چار درُودوں پر مشتمل ہے۔ اس کی بڑی فضیلت ہے۔ اسے قابلِ فخر فضائل والا درُود کہا جاتا ہے۔ الخ۔

گیارہویں کے بارے میں فرمایا، یہ وسیلہ و فضیلت کا صیغہ ہے۔ اس میں تین درُود ہیں، باقی تین کے متعلق کوئی مخصوص فضیلت ذکر نہیں کی۔ سب کے آخر میں فرمایا، یہ صیغے مکمل ہوئے جن کو مؤلف نے دوسروں کے کلام سے جمع کیا تھا۔ یہ تیس صیغے ہیں، ان کو خاص کر جمع اس لیے کیا کہ یہ ان کا ورد تھے۔ جو انہوں نے شیوخ العارفین سے سند و اجازت کے ساتھ حاصل کیے تھے۔ یہاں تک کہ ان کو جمع کر کے اس طرح شائع کیا گیا، گویا یہ آپ کی تصنیف ہے۔ الخ۔ مذکورہ صیغوں کے بہت سے فضائل میں نے "افضل الصلوٰت" میں ذکر کیے ہیں۔ کچھ میں نے عارف صاوی اور کچھ اور حضرات سے نقل کیے ہیں۔

Marfat.com

سووال دُرود شریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَزَوْجَتِہٖ مُنْتَھٰی مَرْضَاتِہٖ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَرْضَاتِہٖ۔

ترجمہ:۔ اللہ درُود بھیجے ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل و اصحاب پر اور بیویوں پر، جتنی اللہ تعالیٰ اور اس کی رضا ہے"۔

یہ درُود شریف اس کتاب کے جامع یوسف بن اسماعیل نبہانی کا ہے۔ اللہ اس کو معاف کرے۔ اسے میں نے اپنی کتاب "صَلَوَاتُ الثَّنَاءِ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ" میں ذکر کیا ہے۔ کیونکہ اس مختصر درُود شریف میں مکرر درُود شریف آتا ہے۔ اور جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اختصار کے باوجود بڑا بلیغ ہے۔ جمع کا مطلب بھی بڑا خوب صُورت اور ترتیب بھی خوبصورت تر۔

Marfat.com

درود شریف نمبر ایک سو ایک

سیدی الشیخ یحیی الرملی القادری کا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا
لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
اَفْضَلَ صَلَاةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ عَدَدَ
سُوَرِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاٰيَاتِهٖ وَكَلِمَاتِهٖ وَحُرُوْفِهٖ وَ
وَنُقَطِهٖ وَتَفْصِيْلِهٖ وَجُمَلِهٖ وَجُزْئِيَّاتِهٖ وَكُلِّيَّاتِهٖ وَشَكْلِهٖ
وَهَمْزِهٖ وَحَرَكَاتِهٖ وَسَكَنَاتِهٖ وَمُعْجَمِهٖ وَمُهْمَلِهٖ
وَمُفَصَّلِهٖ وَمُجْمَلِهٖ وَمَنْطُوْقِهٖ وَمَفْهُوْمِهٖ وَمُحْكَمِهٖ وَ
مُتَشَابِهِهٖ وَخَاصِّهٖ وَعَامِّهٖ وَنَاسِخِهٖ وَمَنْسُوْخِهٖ وَاِشَارَاتِهٖ
وَاَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ وَعِبَرِهٖ وَوَعْدِهٖ وَوَعِيْدِهٖ وَتَمَاثِيْلِهٖ
وَاَمْثَالِهٖ وَعَدَدَ مَا اَحْصٰى وَمِلْءَ مَا اَحْصٰى وَعَدَدَ
الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ وَمَنْ رَوَاهَا وَالْوَانِهَا۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلَاةٍ
وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ عَدَدَ الْعَوَائِقِ وَالنَّجَاحِ
وَالسَّاعَاتِ وَاللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ وَالْجُمَعِ وَالشُّهُوْرِ

Marfat.com

وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْاَوْثَانِ وَالدُّهُوْرِ وَالْاَعْصَارِ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ
وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتِ عَدَدِ الْحَرَكَاتِ
وَالسَّكَنَاتِ وَالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ وَتَخَلُّلِ الْمَنْسُوْجَاتِ
وَمَضْغِ الْاَفْوَاهِ وَرَمْشِ الْاَبْصَارِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا وَقُرَّةِ
اَعْيُنِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَفْضَلِ صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ
وَاَنْمٰى بَرَكَةٍ عَدَدَ اَنْفَاسِ وَالْخَوَاطِرِ وَالْحَرَكَاتِ
وَالنُّقَطِ وَالْكَلِمَاتِ وَحَرَكَاتِهٖ وَعَدَدَ الْمَلَاحِمِ
وَالسَّيِّاٰتِ وَتَعَاقُبِ الْوَسَاوِسِ وَاَوْهَامِ وَالشُّكُوْكِ
وَالظُّنُوْنِ وَتَرَادُفِ الْاَفْكَارِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا وَقُرَّةِ
اَعْيُنِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى
سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَةٍ عَدَدَ الْاَشْبَاحِ وَالْاَرْوَاحِ
وَالْاَجْسَامِ وَالْجَوَاهِرِ وَالْعُقُوْلِ وَالْعُلُوْمِ وَعَدَدَ

Marfat.com

مَا يَقَعُ فِي سُرُيَا الْمَنَامَاتِ وَالْخَيَالِ مِنْ اَوَّلِ الْخَلْقِ اِلَى
اٰخِرِهِمْ وَتَعَاقُبِ الدَّلَائِلِ وَالْاَحْبَابِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلَاةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ
وَاَنْمَى بَرَكَاتٍ عَدَدَ الْمَلَائِكَةِ وَالْحُوْرِ الْعِيْنِ
وَالْوِلْدَانِ وَالْاِنْسِ وَالْجَانِّ وَخَلْقِ الْبَحْرِ وَالْاَنْعَامِ
وَالدَّوَابِّ وَالْوُحُوْشِ وَالْاَطْيَارِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ
صَلَاةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمَى بَرَكَاتٍ عَدَدَ الرُّؤُسِ وَالْاُجْرَ
وَالْاَذَانِ وَالْعُيُوْنِ وَالْاُنُوْفِ وَالشِّفَاهِ وَالْاَنْوَاهِ وَ
الْمَنْدُوْسِ وَالْاَيْدِي وَالْاَرْجُلِ وَالْاَصَابِعِ وَالْاَظْفَارِ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ
صَلَاةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمَى بَرَكَاتٍ عَدَدَ الْقُلُوْبِ
وَالْاَضْلَاعِ وَالْعِظَامِ وَالْاَطْلَافِ وَالْاَصْوَافِ وَالْاَثْيَابِ
وَالشُّعُوْرِ وَالْاَرْبَابِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ

Marfat.com

وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ
عَدَدَ الْجُسُوْمِ وَالْاَعْضَاءِ وَالْبُطُوْنِ وَمَا
حَوَتْ وَعَدَدَ الْعُرُوْقِ وَالْمَسَامِ وَالْاَلْسُنِ وَالْاَسْنَانِ
وَالْاَسْمَاعِ وَالْاَبْصَارِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ
عَدَدَ الزَّرْعِ وَالنَّبَاتِ وَالْاَوْرَاقِ وَالْاَغْصَانِ
وَالْاَشْجَارِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ
عَدَدَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَالْبُرُوْرِ وَالزُّهُوْرِ وَالْفَوَاكِهِ
وَالثِّمَارِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ
صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ عَدَدَ
الرَّمْلِ وَالْحَصٰى وَالتُّرَابِ وَالزَّلَفِ وَالْمَعَادِنِ وَالْاَحْجَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ

Marfat.com

اُلاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ
صَلَاتِكَ وَاَزْكٰى سَلَامِكَ وَاَنْمٰى بَرَكَاتِكَ عَدَدَ السَّمَاءِ
وَدَوَرَانِ الْفَلَكِ وَمَرِّ السَّحَابِ وَهُبُوبِ الرِّيَاحِ
وَلَمْعِ الْبَرْقِ وَاَصْوَاتِ الرَّعْدِ وَقَطْرِ الْاَمْطَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
اُلاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
اَفْضَلَ صَلَاتِهٖ وَاَزْكٰى سَلَامِهٖ وَاَنْمٰى بَرَكَاتِهٖ عَدَدَ
مَكَائِيْلِ الْمِيَاهِ وَمَثَاقِيْلِ الْجِبَالِ وَالْاَجْسَادِ وَعَدَدَ
اَمْوَاجِ الْبِحَارِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ اُلاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
اَفْضَلَ صَلَاتِهٖ وَاَزْكٰى سَلَامِهٖ وَاَنْمٰى بَرَكَاتِهٖ عَدَدَ
مَا خَلَقْتَ وَمَا اَنْتَ خَالِقٌ مِلْءَ مَا خَلَقْتَ وَمَا اَنْتَ خَالِقٌ
وَعَدَدَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ وَعَدَدَ مَا جَرٰى بِهٖ قَلَمُكَ
وَنَفَذَ بِهٖ حُكْمُكَ وَاَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَمَا لَا تُدْرِكُهُ
الْاَفْهَامُ وَالْاَفْكَارُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ اُلاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلَاتِهٖ وَاَزْكٰى سَلَامِهٖ وَاَنْمٰى
بَرَكَاتِهٖ عَدَدَ مَا صَلّٰى عَلَيْهِ الْمُصَلُّوْنَ مِنْ اَهْلِ

Marfat.com

السَّمٰوٰتِ وَاَهْلَ الْاَرَضِيْنَ مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلٰى اٰخِرِهٖ
فِىْ كُلِّ زَمَانٍ وَاٰنٍ وَوَقْتٍ وَشَهْرٍ وَجُمُعَةٍ وَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
وَسَاعَةٍ وَلَحْظَةٍ وَنَفْسٍ وَطَرْفَةٍ وَسَاعَةٍ وَنَسَمَةٍ وَعَدَدَ
الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ كَذٰلِكَ فِى الْمَسَاءِ وَالصَّبَاحِ وَالْعَشِيِّ
وَالْاِبْكَارِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ
زِنَةَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَزِنَةَ الْجِبَالِ وَالتِّلَالِ وَالرِّمَالِ وَالْقِلَالِ
وَالْاَجْسَادِ وَالْاَجْسَامِ وَالْاَنْهَارِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ
وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ مِلْءَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ
وَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ الْخَلَاءِ وَالْمَلَا
وَالْغَوَالِمِ وَمِلْءَ الْاٰفَاقِ وَالْاَقْطَارِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ
وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِكَ

Marfat.com

وَمِلْءَ مَا فِيْ عِلْمِكَ وَمِنَّةَ مَا فِيْ حِلْمِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
وَمُنْتَهَى رَحْمَتِكَ وَمَبْلَغَ رِضَاكَ حَتّٰى تَرْضٰى وَإِذَا رَضِيْتَ
وَعَدَدَ مَا ذَكَرَكَ خَلْقُكَ وَعَدَدَ مَا هُمْ ذَاكِرُوْكَ
وَعَدَدَ مَا سَبَّحُوْكَ وَحَمِدُوْكَ وَكَبَّرُوْكَ وَوَحَّدُوْكَ
وَهَلَّلُوْكَ وَاسْتَغْفَرُوْكَ وَعَدَدَ مَا هُمْ مُسَبِّحُوْكَ وَ
حَامِدُوْكَ وَمُكَبِّرُوْكَ وَمُوَحِّدُوْكَ وَمُهَلِّلُوْكَ
وَمُسْتَغْفِرُوْكَ عَلٰى مَمَرِّ الدُّهُوْرِ وَالْاَعْصَارِ - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ
عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ
صَلٰوةٍ وَاَزْكَى سَلَامٍ وَاَنْمَى بَرَكَاتٍ عَدَدَ
مَا خَلَقْتَ مِنَ الطُّيُوْرِ وَالْبَهَائِمِ وَالْوُحُوْشِ وَالْاَنْعَامِ
وَالْاَبْقَارِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ
عَلَى السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ حَامِلِ الرَّحْمَةِ وَمِسْكِ
الْمُلْكِ وَدَالِ الدَّوَامِ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ
وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَ اِمَامِ حَضْرَتِكَ
وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَعَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ وَصَفِيِّكَ السَّابِقِ
لِلْخَلْقِ نُوْرُهُ الرَّحْمَةُ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهُ الْمُصْطَفَى الْحَبِيْبُ
الْمُنْتَخَبُ الْمُرْتَضَى الْمُخْتَارُ - عَيْنِ الْعِنَايَةِ وَمَكَانِ الْقِيَامَةِ
وَاِمَامِ الْحَضْرَةِ اَمِيْنِ الْمَمْلَكَةِ وَكَنْزِ الْحَقِيْقَةِ وَ
وَشَمْسِ الشَّرِيْعَةِ وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ وَجَالِي الظُّلْمَةِ وَنَامِيْرِ

Marfat.com

الْمِلَّةِ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ عَدَدَ
هٰذَا كُلِّهٖ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً مَضْرُوْبًا فِيْ اَمْثَالِهٖ وَاَمْثَالِ
وَاَمْثَالِهٖ لَا يَنْقُصُ عَدُّهَا وَلَا يَنْقَطِعُ مَدُّهَا حَتّٰى
تَسْتَغْرِقَ الْعَدَّ وَتَحِيْطُ بِالْحَدِّ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ
الدَّاهِرِيْنَ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُوْنَ وَالْعَرْشُ
وَالْكُرْسِيُّ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَمَا دَامَ مُلْكُ اللّٰهِ
الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَزْكٰى
سَلَامٍ وَاَنْمٰى بَرَكَاتٍ وَاجْزِ عَنَّا يَا رَبِّ
مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا
عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ
وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ
الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ
كَذٰلِكَ كُلِّهٖ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ الْاَكْرَمِيْنَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ
وَعَلٰى اٰلِ كُلٍّ وَعَلَى الْقَرَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ الْبَرَرَةِ

Marfat.com

الْاَحْيَاءِ - وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ تَسْبِيْحًا يَلِيْقُ
بِمَجْدِهٖ وَجَلَالِهٖ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا
مُبَارَكًا كَافِيًا عَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِهٖ وَاِفْضَالِهٖ - وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمُتَفَرِّدُ عُلُوِّهٖ وَكَمَالِهٖ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ الْمُتَعَاظِمُ فِىْ كِبْرِيَائِهٖ وَجَلَالِهٖ - وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عِنْدَ كُلِّ هَمٍّ
وَغَمٍّ وَكَرْبٍ وَضِيْقٍ وَعِنْدَ كُلِّ حَادِثٍ يَحْدُثُ
لِلْعَبْدِ فِىْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ
مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ فِىْ سَوَادِ اللَّيْلِ وَضِيَاءِ النَّهَارِ
وَفِىْ اِقْبَالِ مِنْهُمَا وَاِدْبَارِهٖ عَدَدَ ذٰلِكَ وَمِثْلَ ذٰلِكَ
وَاَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْ بَزَغَ
بَدْرٌ اَوْ هَبَّ رِيْحٌ اَوْ سَجَمَ غَمَامٌ اَوْ سَجَعَ طَيْرٌ اَوْ
اُقِيْلَ لَيْلٌ اَوْ اَشْرَقَ نَهَارٌ - وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
سَيِّدِ الْاَبْرَارِ - وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاَخْيَارِ - وَاَكْرَمِ
مَنْ اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ -
وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا -

ترجمہ سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہم سے غم دُور فرمایا بے شک ہمارا پروردگار بخشنے والا قدردان ہے - الٰہی درود وسلام و برکت کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر جو تیرے بندے نبی اور رسول ہیں، نبیٔ اُمّی اور آپ کی آل و اصحاب پر، اور بیویوں اور اولاد پر، فاضل تر درود اور صاف تر سلام اور کثیر برکتیں، قرآن کریم کی

Marfat.com

سورتوں کے برابر، اس کی آیتوں، کلمات حروف اور نقطوں کے برابر۔ اس کی تفصیل اور اجمال کے برابر۔ اس کی جزئیات وکلیات کے برابر۔ اس کی شکل، ہمزوں اور حرکات وسکنات کے برابر۔ اس کے منقوط وغیر منقوط حروف کے برابر۔ اس کے مفصل ومجمل کے برابر۔ اس کے بول اور مفہوم کے برابر۔ محکم ومتشابہ کے برابر، اس کے خاص و عام، ناسخ ومنسوخ اور اشارات کے برابر، اس کے امر ونہی اور عبر کے برابر، اس کے وعد، وعید، قصص (واقعات) اور مثالوں کے برابر۔ اعداد وشمار کے برابر اور جو حدیثیں بیان ہوئیں ان کے برابر۔ الٰہی! درود وسلام، برکت اور کرم فرما ان کے برابر اور آثار کے برابر۔ الٰہی! درود وسلام، برکت اور کرم فرما ہمارے آقا و مولا محمدؐ پر جو تیرے بندے نبی اور رسول ہیں، نبی امّی ہیں اور ان کی آل اور صحابہ کرام، بیویوں اور اولاد پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام پے در پے برکتیں۔ حرکتوں، سکونوں، نیکیوں اور برائیوں کے برابر اور بنی ہوئی چیزوں کے سوراخوں کے برابر، مونہوں کے چبانے کے برابر، آنکھوں کے جھپکنے کے برابر، الٰہی درود وسلام و برکت اور کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا، ہمارے حبیب اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک محمدؐ پر جو تیرے بندے رسول اور نبی امّی اور عربی رسول ہیں اور ان کی آل واصحاب پر، اُن کی بیویوں اور اولاد پر، اور ان کے اہلِ خانہ پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور گراں قدر برکتیں، سانسوں، دلوں، حروف، نقطوں، کلمات اور حرکات کے برابر، نیتوں پے در پے آنے والے وسوسوں

Marfat.com

وہموں، شکوک وظنون اور افکار کے برابر۔ الٰہی درود وسلام برکت اور کرم نازل فرما۔ ہمارے آقا ومولیٰ حبیب آنکھوں کی ٹھنڈک محمدؐ پر، جو تیرے بندے رسول، نبی اُمّی، رسولِ عربی ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر، بیویوں اور اولاد اور گھر والوں پر۔ افضل درود پاکیزہ تر سلام، فزوں تر برکتیں۔ اجسام وارواح کے برابر جواہر، عقول اور علوم کے برابر، ابتدا سے آخر تک مخلوق کے خواب وخیال میں جو آتا ہے اس کے برابر۔ پے در پے ملنے والے دلائل اور ان کی خبروں کے برابر، الٰہی! درود وسلام برکت اور کرم نازل فرما۔ ہمارے آقا ومولا، اپنے بندے، نبی اور رسول پر جو اُمّی نبی ہیں اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، بیویوں اور اولاد پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور روز افزوں برکتیں، فرشتوں کے برابر اور موٹی آنکھوں والی حوروں کے برابر، غلمان کے برابر۔ انسانوں۔ جنوں، سمندری مخلوق، جانوروں، چوپایوں، وحشیوں اور پرندوں کے برابر، الٰہی! درود وسلام اور برکت وکرم نازل فرما ہمارے آقا ومولا محمد پر جو تیرے بندے نبی اور رسول ہیں اُمّی نبی پر اور حضورؐ کی آل واصحاب بیویوں اور اولاد پر، افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں۔ سروں چہروں، کانوں، آنکھوں ناکوں ہونٹوں، مونہوں، سینوں، ہاتھوں، پاؤں، انگلیوں اور ناخنوں کے برابر۔ الٰہی! درود وسلام اور برکت وکرم فرما ہمارے آقا ومولا محمدؐ پر جو تیرے بندے نبی، رسول اور نبیٔ اُمّی ہیں اور حضور کی آل واصحاب پر، بیویوں اور اولاد پر افضل درود پاکیزہ تر

Marfat.com

سلام اور فزوں تر برکتیں، دلوں، پسلیوں، ہڈیوں، کھروں، اُون
گھاس پات بالوں اور پشم کے برابر، الٰہی! درود وسلام اور برکت
نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ پر، جو تیرے بندے نبی، رسول،
نبی اُمّی رہیں اور آپ کی آلِ واصحاب پر بیویوں اور اولاد پر افضل
درُود پاکیزہ تر سلام اور افزوں برکتیں، جسموں، اعضاء، پیٹوں
اور جو ان میں ہے ان سب کے برابر، اور رگوں، مساموں، زبانوں
دانتوں، کانوں اور آنکھوں کے برابر۔ الٰہی! درود وسلام و کرم
نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ پر، جو تیرے بندے نبی، رسول
اور نبی اُمّی ہیں اور حضورؐ کی آل واصحاب پر، بیویوں اور اولاد پر،
افضل درُود پاکیزہ تر سلام فزوں تر برکتیں، کھیتی، گھاس، پتوں،
ٹہنیوں اور درختوں کے برابر۔ الٰہی درود وسلام اور برکت و
کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمدؐ پر جو تیرے بندے نبی رسول
اور نبی امی ہیں اور حضورؐ کی ال واصحاب پر، اور حضورؐ کی بیویوں
اور اولاد پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں، دانوں
گٹھلیوں، بیجوں، کلیوں اور پھل فروٹ کے برابر۔ الٰہی! درود وسلام
اور برکت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ پر، جو تیرے بندے
نبی، رسول اور نبی اُمّی ہیں اور آپ کے آل واصحاب بیویوں
اور اولاد پر، افضل درُود، پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں ریت
اور کنکریوں کے برابر، مٹی، معدنیات اور پتھروں کے برابر،
الٰہی! درُود وسلام، برکت وکرم نازل فرما! ہمارے آقا و مولیٰ
محمدؐ پر، جو تیرے بندے نبی اور رسول اور نبی اُمّی ہیں، اور آپ

Marfat.com

کے آل واصحاب پر، بیویوں اور اولاد پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام فزوں تر برکتیں، آسمانوں کے برابر گردشِ افلاک کے برابر بادلوں اور ہواؤں کے چلنے، بجلی کے چمکنے، گرج کی آواز اور بارش کے قطروں کے برابر۔ الٰہی! درود و سلام و برکت و کرم نازل فرما۔ ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ پر جو تیرے بندے نبی، رسول اور نبی اُمّی ہیں۔ اور آپ کی آل واصحاب بیویوں اور اولاد پر افضل درود پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں نازل فرما۔ پانیوں کے قطرے، پہاڑوں اور جسموں کے ذرّوں کے برابر۔ اور سمندروں کی لہروں اور موجوں کے برابر، الٰہی درود و سلام برکت و کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ پر جو تیرے بندے نبی رسول اور نبی امی ہیں اور حضور کی آل واصحاب ازواج و اولاد پر افضل درُود پاکیزہ تر سلام فزوں تر برکتیں، جو کچھ تُو نے پیدا کیا یا جو کچھ پیدا کرے گا اس کے برابر برابر اور جو ہوا یا ہوگا۔ اس کے برابر اور تیرے قلم کے چلنے کے برابر۔ جو تیرے حکم نافذ ہوئے اور جن کو تیرا علم محیط ہے۔ اور جن کو علم و شعور سمجھنے سے قاصر ہے اس کے برابر۔ الٰہی درود و سلام برکت و کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمدؐ پر جو تیرے بندے نبی رسول اور نبی اُمّی ہیں۔ اور حضورؐ کے آل واصحاب ازواج و اولاد پر افضل درود پاکیزہ تر سلام فزوں تر برکتیں نازل فرما زمینوں و آسمانوں والوں نے ابتدائے آفرینش سے آخر تک، ہر زمانہ و آن میں وقت و مہینہ میں، ہر جمعہ میں، رات و دن میں، ساعت و لمحہ، ہر سانس و چشم زدن ہر گھڑی درود و سلام تیرے محبوب پر بھیجا اس کے برابر

Marfat.com

اور حضور پر صبح و شام، سوتے وقت اور تڑکے درود شریف پڑھنے
والوں کے برابر۔ الٰہی! درود و سلام برکت و کرم نازل فرما ہمارے
آقا و مولیٰ اپنے بندے نبی اور رسول نبیٔ اُمّی پر، اور آپ کی آل و
اصحاب پر، ازواج و اولاد پر، افضل درود، پاکیزہ تر سلام اور
فزوں تر برکتیں، عرش و کرسی آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان
ہے اور پہاڑوں، ٹیلوں، ریت کے ذروں، مٹکوں، جسموں، سمندروں
اور نہروں کے برابر، الٰہی درود و سلام برکت اور کرم نازل فرما ہمارے
آقا و مولیٰ محمد جو تیرے بندے نبی رسول اور نبیٔ اُمّی ہیں اور آپ کی
آل و اصحاب پر، بیویوں اور بچوں پر، افضل درود اور پاکیزہ تر سلام۔
اور فزوں تر برکتیں، عرش، کرسی، آسمانوں زمین اور جو ان کے درمیان
ہے ان سب کے برابر۔ خلاً (جو خالی نظر آتی ہے) ملاً (جو پُر نظر آتی
ہے)، کائنات، آفاق و اقطار کے برابر۔ الٰہی درود و سلام برکت اور
کرم نازل فرما۔ ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ پر، جو تیرے بندے نبی، رسول
اور نبیٔ اُمّی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر بیویوں اور اولاد پر،
افضل تر درود، پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں، جو تیرے علم میں
ہے اس کے برابر اور تیرے علم بھر اور تیرے علم کے وزن بھر،
تیرے کلموں کی سیاہی کے برابر، تیری رحمت کی حد کے برابر، تیری
رضا کی رسائی کے برابر، یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور جب تو
راضی ہو جائے اور تیری مخلوق نے تیرا جو ذکر کیا، اس کے برابر، اور
جتنا ذکر کریں گے اور جتنا ذکر کریں گے اس کے برابر اور جو انہوں
نے تیری تسبیح، تحمید اور تکبیر کی اور جس قدر انہوں نے تیری توحید کا

Marfat.com

اعلان وقرار کیا اور جتنی مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہا اور جتنی مرتبہ انہوں نے
تجھ سے مغفرت طلب کی اور جتنی تیری تسبیح کریں گے اور تیری حمد
کریں اور تیری تکبیر کریں گے اور تیری توحید کا اقرار کریں گے اور
جس قدر تیری تہلیل (لا الٰہ الا اللہ کہنا) کریں گے۔ اور جتنے زمانے
وہ تجھ سے مغفرت کریں گے اس سب کے برابر۔ الٰہی درود وسلام، برکت
اور کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمدؐ پر، جو تیرے بندے نبی رسول
اور نبی اُمّی ہیں، اور آپ کی آل و اصحاب پر، بیویوں اور اولاد پر،
افضل درود، پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں، جو تو نے پرندے،
حیوانات، وحشی جانور، چوپائے اور گائیں پیدا کیں ان کے برابر،
الٰہی درود وسلام برکت وکرم نازل فرما سردارِ کامل، فاتح، خاتم،
رحمت کی حا، ملک کی میم، دوام کی دال پر، جو تیرے انوار کا سمندر
تیرے اسرار کی کان، تیری حکومت کا دُولہا، اور تیری محبت کی زبان ہے۔
تیری بارگاہ کے امام، تیرے ملک کی شان۔ تیری مخلوق کے خاصوں
کا خاص اور تیرا وہ برگزیدہ رسول، جس کا نور تمام مخلوق سے پہلے ہے۔
جن کا ظہور تمام کائنات کے لیے رحمت ہے۔ مصطفٰے۔ مجتبٰی (برگزیدہ)
پاکیزہ، پسندیدہ چنے ہوئے۔ عین عنایت، قیامت کی رونق۔ امامِ
بارگاہ، امین سلطنت، حقیقت کا خزانہ، شریعت کا سورج، تاریکیوں
کو دور کرنے والا، اندھیروں کو روشنی بخشنے والا، ملت کے مددگار
نبیٔ رحمت، شفیع اُمّت، ہمارے آقا و مولا محمدؐ جو تیرے بندے نبی
اور رسول ہیں، نبیٔ اُمّی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر، بیویوں
اور اولاد پر افضل درود، پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں ان سب کی

Marfat.com

تعداد کے برابر۔ ان کو کئی گنا بڑھا چڑھا کر اور ان سب کے مجموعہ کو اُتنے اور سے ضرب دے کر تمام مجموعہ کے برابر ایک بھی کم نہ ہو۔ سیاہی ختم نہ ہو۔ یہاں تک کہ تمام اعداد و شمار اس میں سما جائیں اور تمام حدود کا احاطہ ہو جائے ہمیشہ ہمیشہ، زمانہ بھر جب تک زمینیں اور آسمان رہیں عرش و کرسی، جنت و دوزخ اور اللہ واحد و قہار کی حکومت رہے۔ الٰہی درود و سلام برکت و کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر، جو تیرے بندے نبی، رسول اور نبی اُمّی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب اور بیویوں اور اولاد پر، افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں، اور اے اللہ! حضور کو ہماری طرف سے وہ جزائے خیر عطا فرما جس کے آپ مستحق ہیں اور اس سے افضل جزا جو تُو نے کسی قوم کی طرف سے اس کے نبی کو عطا فرمائی ہے۔ اور کسی رسول کو اس کی اُمّت کی طرف سے عطا فرمائی اور حضور کو کسی وسیلہ، فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور قیامت کے دن حضور کو اپنے قریب تر مقام پر فائز فرما، اور اے پروردگار! اسی طرح درود و سلام نازل فرما۔ حضور کے تمام معزز بھائیوں یعنی نبیوں اور رسولوں پر اور ابوبکر، عمر و عثمان و علی پر اور سب کی آل اور سب کے صحابہ اور سب کے قرابتداروں پر، اور نیکوکار، بہترین تابعین پر اور ایسی حمد و پاکی خدا کے لیے جو اس کی بزرگی و عظمت کے شایانِ شان ہے اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہے ایسی تعریفیں جو کثیر ہوں، پاکیزہ ہوں بابرکت ہوں، کافی ہوں اس کی تمام نعمتوں اور فضلوں پر عبادت کے لائق کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، جو ایک ہے کوئی اس کے

Marfat.com

برابر نہیں، جو اپنی بلندی اور کمال میں یکتا ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ جو اپنی بڑائی اور دبدبے میں اپنے آپ سے بڑھ کر ہے۔ نیکی کی طاقت اور بُرائی سے بچاؤ اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔ جو بلند تر عظیم تر ہے۔ ہر پریشانی غم اور تکلیف اور تنگی کے وقت اور بندے کو تمام حالات میں نت نئے حادثے پیش آتے وقت، اور میں خدائے برتر سے معافی چاہتا ہوں، ہر ایسے گناہ سے، جسے میں نے رات کی تاریکی، دن کے اُجالے اور دونوں کے آتے جاتے وقت میں کیا ہے۔ اسی تعداد کے برابر۔ اور اس جتنی اور تعداد کے برابر، اور اس سے دوگنی چوگنی تعداد کے برابر جب تک سُورج طلوع ہوتا رہے۔ اور چاند چمکتا رہے ہوا چلتی رہے اور بادل چھاتا رہے پرندے چہچہاتے رہیں رات آتی رہے دن چمکتا رہے اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے نیکوں کے سردار برگزیدہ رسولوں کی زینت پر اور ان تمام میں معزز ترین پر جن پر رات اندھیرا کرے اور دن روشنی، اور آپ کی آل و اصحاب پر اور بہت بہت سلام"۔

یہ دُرود شریف سیدی شیخ یحییٰ بن عبدالرحمٰن رملی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اور یہ کامل تر اور فاضل تر جامع تر اور شامل تر درودوں میں سے ہے حالانکہ یہ نادر الوجود ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے تین نسخے [illegible] اس کے مقدمہ میں مصنف نے اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا "اللہ کے نام سے شروع، جو رحم فرمانے والا، نہایت مہربان ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ افضل درود اور مکمل سلام ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر، جو تمام نبیوں میں برگزیدہ اور آخری نبی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب سب پر حمد و

Marfat.com

درود وسلام کے بعد، بندہ فقیر یحییٰ بن عبدالرحمٰن رملی شافعی قادری اللہ اس کو اور اس کے والدین کو، اس کے مشائخ اور تمام مسلمانوں کو بخش دے، عرض گذار ہے کہ یہ بابرکت درود عربی نبی پر، جو بطحا کے باسی ہیں۔ ہاشمی، قرشی، اُمّی ہیں۔ سردار کامل، فاتح (جن سے سلسلہ نبوت شروع ہوا) خاتم (جن پر سلسلہ نبوت ختم ہوا) پروردگار عالم کے حبیب گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے، اس اُمّت کے قائد ہیں جن کے چہرے اور ہاتھ پاؤں (اعضائے وضو) قیامت کو چمکتے ہوں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ اللہ آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر اولاد وازواج سب پر درود وسلام نازل فرمائے، اور ان پر بھی جو نیکی کے ساتھ قیامت تک ان کی پیروی کرتے رہیں گے۔ میں نے اس کو جمع کیا چہرۂ انور کے انوار کی چمک وتروتازگی کی محبت میں اور سرکار کی رضا کے لیے اور حضور کی عظمت بارگاہ پناہ میں دنیا وآخرت میں قرب کا وسیلہ بنانے کے لیے اور میں نے اس کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ میرے علم میں اس سے پہلے ایسا نہیں کیا گیا نہ کسی نے پہلے کیا نہ بعد میں اور یہ سب اس کی عام مدد اور بڑے فضل سے ہوا۔ کہ حضور ہی کے پاس ہر پیاسے کی پیاس بجھتی ہے۔ خواص و عام اور جن وانسان کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ قیامت کے دن تم میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو تم میں سے سب سے بڑھ کر مجھ پر درود بھیجے گا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حدیث میں مختصر لفظوں میں بڑی تعداد کی طرف اشارہ کیا ہے: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ اور اس کے علاوہ مفہوم میں ملتی جلتی حدیثیں، اور بہت سے پہلے پچھلوں بزرگوں سے، یہ اور اس کی ہم معنی تسبیحات وغیرہ منقول ہیں جب اللہ نے مجھ پر اپنے فضل وکرم سے اس درود شریف سے احسان فرمایا۔ تو ایک نیک آدمی نے یہ درود شریف پڑھا اور سو گیا خواب میں دیکھا گیا ہے کہ گویا کوئی کہنے

Marfat.com

والا کہہ رہا ہے کہ اس درُود شریف کا ثواب اللہ ہی شمار کرسکتا ہے۔ ہمیں تو اس نے تھکا دیا ہے یہ واقعہ بیت المقدس کے مضافات میں موضع جلجولیا میں پیش آیا۔ اور اسے روایت کیا ہے سیّدی شیخ استاذ، امام، عارف باللہ تعالیٰ سالکوں کے مربّی، مریدوں کے مسلک، اپنے دَور کے یکتا، اپنے دور کے یکتا، اپنے زمانے کے چیدہ، قُطب، ولی شیخ مُحمّد مغربی اللہ ان کو معاف فرمائے اور ان پر رحم فرمائے اور ان سے مُحبّت فرمائے اور ان کی برکتیں ہم پر اور تمام مسلمانوں پر لوٹائے حالانکہ اس وقت تک یہ دُرود شریف مکمل نہیں ہوا تھا جب میں نے اللہ کے فضل سے اس کو مکمل کر لیا تو اس کا نام رکھا۔

اس لیے کہ اگر کیمیا عقلاً جائز ہے تو (کیمیا گر کو) دینا کی غریبی سے نجات دیتا ہے۔ اور یہ درود شریف دنیا و آخرت کی غریبی سے نجات دیتا ہے۔ دیکھو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی حقیقت کو کہ جس نے (باقی فرائض ادا کرنے کے بعد) اپنی تمام عبادت مجھ پر درُود وسلام پڑھنا ٹھہرالی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دنیوی واُخروی حاجات خود پوری فرمائے گا۔ یا جیسا حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یُونہی وہ حدیث جو حضرت ابی نے کعب سے روایت کی ہے، جس کا ذکر آرہا ہے پھر مجھے مصر کی طرف سفر کرنا پڑا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کثرت سے مُسکراتے دیکھا اور کافی وقت میں حضورؐ کے پاس بیٹھا رہا۔ یہ مُبارک خواب ماہ شوال جمعہ کی رات ۸۸۲ھ کو میں نے دیکھا ہے۔ پھر میں نے اسی سال حج کیا اور سرکار کی برکت سے میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ اور حضورؐ کے زیرِ سایہ وہیں میں نے یہ دُرود شریف لکھا اور ایک عرصے تک میں نے اسے چھپائے رکھا پھر مجھے حضور علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی تو حضورؐ فرماتے ہیں تُو نے ہم پر دُرود پڑھنا چھوڑ دیا ہے؟ یا بھُول گیا ہے؟ یا اس

Marfat.com

سے ملتی جلتی بات فرمائی۔ میں نے عرض کیا حضور! کیا آپ کو دُرود پہنچتا ہے؟ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ میں نے کہے فرمایا ہاں! پھر فرمایا میں عنقریب اسم اعظم کے ذریعے تیرے لیے دُعا کروں گا۔ مجھے اُمید ہے کہ جس دُرود شریف کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے وہ یہی دُرود شریف ہے جو کوئی اس کا اہتمام کرے گا۔ اس کی برکت سے بہت بھلائی دیکھے گا۔ پھر یہ سب کچھ ظاہر ہوا، الحمدللہ! یہ اس کا احسان ہے اور لوگوں میں بہت مقبول ہُوا اور مجھے اُمید ہے کہ اللہ اس کو اس طرح شہرت بخشے گا۔ جیسے زمین کے کونے کونے میں سُورج مشہور ہے۔ دُعا ہے کہ اسے اپنی رضا کا ذریعہ بنائے۔ ان کی برکت سے جن کے لیے میں نے اسے جمع کیا ہے اور جو اسے ہمیشہ پڑھے اس پر بند دروازے کھول دے۔ اور اسے جنّت میں بلند ترین محلّات میں جگہ دے اور خواب میں آقاؤں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بکثرت زیارت ہوتی رہے۔ کیوں نہیں جب ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں تمام وقت (نوافل کا) آپ پر دُرود پڑھنے کے لیے صرف کروں گا۔ تو حضور نے فرمایا: اِذًا تُکْفٰی هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔ تیری تمام پریشانیوں کے لیے یہی کافی ہوگا۔ اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ آخر تک حدیث۔ اور نبی علیہ السلام پر دُرود وسلام جو بڑے بڑے اجر برکتیں اور قبولیت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ اور یہ ہر حال میں ہے اور جب تک زمانہ باقی ہے ہر وقت ہے۔ پھر کسی ایسے شخص پر جسے عقل سلیم اور فہم مستقیم عطا ہوا ہے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ یہ دُرود شریف کائنات ارضی وسماوی کی تمام کلیات وجزئیات پر مشتمل ہے اور تمام گزشتہ دُرودوں کی تفصیلات ومجملات پر حاوی ہے خصوصًا میرا یہ قول کہ دو گنا چوگنا، جب کہ اسے اسی جیسے سے ضرب دی جائے تاکہ اس قول کی حقیقت واضح ہو جائے کہ اس کے اجر وثواب کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں

Marfat.com

کرسکتا۔ اور علم حساب کے ماہر پر یہ راز کھل جائے گا اور اللہ کی قدرت وعظمت کے آگے سر تسلیم خم کیے بغیر اور اپنی عاجزی کا اعتراف کیے بغیر چارہ ہی کیا ہے؟ میں یہ نہیں کہتا کہ میں ایسی چیز لایا ہوں جس کی مثل باقی نہیں لاسکے یا ان کے علم میں یہ وسعت نہیں۔ بلکہ میں تو ان کے غالب فائق اور مکمل نور امداد سے روشنی حاصل کرنے والا ہوں اور ان کے ٹھنڈے میٹھے صاف چشمہ فیض سے چند قطرے حاصل کرنے والا ہوں۔ میں نے ان کے عمدہ جڑے ہوئے اور بکھرے ہوئے موتی جمع کر لیے ہیں۔ امید ہے۔ کہ ان کے لکھے ہوئے اسمائے گرامی اللہ

ان کی برکتوں سے ہم کو دنیا و آخرت میں نفع دے بے شک وہ بڑا سخی کرم فرمانے والا اور کثیر نعمت والا ہے اور میں نے اس درود شریف کو "الباقیات الصالحات" ختم کیا۔ دو فائدوں کے لیے ایک یہ کہ اس میں پہلے اعداد شمار بھی خواہ مفصل ہوں خواہ مجمل جمع ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا اور جو شخص اس کو بہتر طریقہ سے پڑھے گا ان کا بھی خاتمہ بالخیر فرمائے گا، بے شک وہ قریب ہے اور دعائیں سننے والا ہے اور مدینہ منورہ اللہ اس کے مقیم پر افضل درود وسلام بھیجے میں اس درود شریف کے لکھنے سے پیر کی رات ۱۲ شوال ۸۸۰ھ کو میں فارغ ہوا۔ مؤلف کا کلام ختم ہوا۔ مؤلف کے شیخ محمد مغربی ہیں سلسلہ قادریہ کے شیخ شہر جلجولیا ہیں جن کا ذکر قطبہ میں پہلے گزر چکا ہے۔ کتاب "الانس الجلیل فی تاریخ القدس الخلیل" کے مصنف نے ولی شہیر کبیر سیدی علی بن علیل جو لوگوں میں علیم کے نام سے مشہور ہیں کے حالات میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں میری نظر میں ہمارے آقا و مولیٰ شیخ۔ اللہ کے ولی عبادت گذاروں کے پیشوا، زاہدوں کے امام، وجود اور بندوں کی برکت شمس الدین ابو عون محمد مغربی قادری شافعی ہیں جو جلجولیا میں تشریف فرما ہیں مملکت اسلامیہ میں مشائخ قادریہ کے پیشوا اللہ

Marfat.com

ان کے وجود سے مسلمانوں کو نفع پہنچائے۔ رملی رملہ فلسطین کی طرف منسوب ہے۔ جو یافا اور بیت المقدس کے درمیان ہے۔

ایک سو دوسرا درود شریف

حاجت برآوری اور غم دور کرنے کے لئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلٰوۃً اَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ عَلَیْہِ اَجِرْ یَا مَوْلَانَا لُطْفَکَ الْخَفِیَّ فِیْ اَمْرِیْ وَاَرِنِیْ سِرَّ جَمِیْلِ صُنْعِکَ فِیْمَا اَمَّلْتُہٗ مِنْکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

ترجمہ: الٰہی ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل پر درود بھیج جتنا آسمان و زمین والوں نے آپ پر بھیجا اور اے ہمارے آقا اپنا پوشیدہ لطف و کرم میرے معاملہ میں جاری فرما دے اور مجھے اپنے خوبصورت کام کا راز دکھا دے جن جن باتوں میں مجھے تجھ سے امید ہے اے پروردگار عالم! اس کو "کنوز الاسرار" میں ذکر کیا ہے اور مصنف نے اس کی فضیلت میں کہا ہے مگر کہا گیا ہے جو شخص اس کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے، اللہ اس کی تکلیف ختم کر دے گا اور اس کی حاجت پوری فرمائے گا خواہ کیسی ہی ہو۔ جس شخص نے مجھے یہ بات بتائی اس نے یہ بھی بتایا کہ جو کوئی یہ باب کا نام اَلسَّرِیْعُ ایک ہزار مرتبہ پڑھے یعنی یَا سَرِیْعُ کہے اسے بھی مذکورہ بالا فائدہ ہوگا۔ فرمایا کہ جو دونوں پر عمل کرے تو کیا ہی کہنے الخ بعض حضرات نے اس درود کو سید عبداللہ علمی کی طرف بایں الفاظ منسوب کیا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

Marfat.com

آلِ صَلٰوۃَ اَھْلِ الْاَرْضِیْنَ وَاَجْرِ یَا سَبَبِ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ فِیْ اَمْرِیْ وَالْمُسْلِمِیْنَ اور کہا کہ حضور علیہ السلام نے یہ درود شریف ان کو بالمشافہ بتایا تھا اللہ ان سے راضی ہو۔

ایک سو تیسرا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اتَّصَلَتِ الْعُیُوْنُ بِالنَّظْرِ وَتَذَخْرَفَتِ الْاَرْضُوْنَ بِالْمَطَرِ وَحَجَّ حَاجٌّ وَاعْتَمَرَ، وَلَبّٰی وَحَلَقَ وَنَحَرَ، وَطَافَ بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ وَقَبَّلَ الْحَجَرَ۔

ترجمہ: الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ اور ہمارے مولا محمدؐ کی آل پر درود بھیج جب تک آنکھوں کا نظر سے تعلق ہے اور زمین بارش سے خوبصورت ہے۔ اور جب تک حاجی حج و عمرہ کرتے رہیں۔ تلبیہ (لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ الخ کہنا) پڑھتے رہیں۔ پرانے (بے سلے) کپڑے پہنتے رہیں اور قربانی کرتے رہیں۔ اور پرانے گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کرتے رہیں اور حجرِ اسود (سیاہ پتھر) کو چومتے رہیں۔

اس کو شرح کنوز الاسرار میں ذکر کیا ہے اور اس کی فضیلت کی شرح میں مصنف نے کہا ہے کہ ہمارے شیخ عیاشی اللہ ان کی حفاظت فرمائے۔ نے فرمایا میں نے ایک ولی کے مزار کے گنبد میں ایک رقعہ دیکھا تھا جس میں یہ عبارت لکھی تھی۔ فقیہ علامہ سیدی قاسم الرضاع کے مطابق یہ درود شریف ایک مرتبہ پڑھنا پانسو لاکھ کے برابر ہے۔

Marfat.com

ایک سو چوتھا درود شریف

دکھ درد دور کرنے کے لیے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ الطَّیِّبِ الطَّاھِرِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ لِلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

ترجمہ: الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر درود اور خوب خوب سلام بھیج۔ جو ہر مشکل کو حل کرنے والے، پاک صاف اور جہان والوں پر اللہ کی رحمت ہیں اور آپ کی صاف ستھری آل پر۔"

یہ درود شریف کنوز الاسرار میں مذکور ہے، اور مصنف نے اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ مشکلات و مصائب کے دور کرنے کے لیے اور مرض کوڑھ کے لیے (مجرب) ہے جیسا کہ سیدی شیخ احمد دلد شیخ سیدی ابوالحاسن یوسف الفاسی، اللہ ان سے نفع دے کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔

شیخ محمد بن

ایک سو پانچواں درود شریف

رافعی کا

اَللّٰھُمَّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ صَلَاۃَ الرِّضَا فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ تَعْظِیْمًا لِحَقِّہٖ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی سِوَاکَ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ وَفِیْ اٰخِرِ عدد معلومات المصلی یختم بقولہ ھٰذِہِ الصَّلَاۃُ تَعْظِیْمًا لِحَقِّکَ یَا مُحَمَّدُ۔

Marfat.com

ترجمہ: اے اللہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ، درود و سلام بھیج ان پر اور ان کی آل پر۔ رضا والا درود، ہر لمحہ، اپنی معلومات کے برابر۔ آپ کے حق کی عظمت کے لیے اور مجھے اپنے سوا کسی کے حوالے نہ کرنا اور یہ تمام حال سنوار دے۔ آخر میں پڑھنے والا یہ الفاظ بولے۔ هٰذِهِ الصَّلَاةُ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ يَا مُحَمَّدُ۔

جامع ازہر کے نیک دل عالم شیخ سلمان الخانی نے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے جامع ازہر میں بحالتِ خواب ایک عظیم روشنی دیکھی، جب اس کے بارے میں دریافت کیا تو کہا گیا، کہ یہ روشنی شیخ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑھے گئے درود کے الفاظ کی روشنی ہے۔ الخ۔

شیخ محمد رافعی میرے بعض مشائخ کے شیخ ہیں۔ علمائے شام کے شیخ اور جامعہ ازہر کے بڑے علما میں سے ہیں۔

ایک سو چھٹا درود شریف

سیدی مصطفےٰ البکری کا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِيْ تَشَرَّفَتْ بِهٖ جَمِيْعُ الْاَكْوَانِ۔ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِيْ اَظْهَرْتَ بِهٖ مَعَالِمَ الْعِرْفَانِ۔ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِيْ اَوْضَحَ دَقَائِقَ الْقُرْاٰنِ۔ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَيْنِ الْاَعْيَانِ۔ وَالسَّبَبِ فِيْ وُجُوْدِ كُلِّ اِنْسَانٍ۔ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِيْ شَهَدَ اَرْوَاحَ

Marfat.com

الشَّرِيْعَةِ لِلْعَالَمِيْنَ - وَاَوْضَحَ اَفْعَالَ الطَّرِيْقَةِ لِلسَّائِلِيْنَ -
وَرَمَزَ فِي عُلُوْمِ الْحَقِيْقَةِ لِلْعَارِفِيْنَ - فَصَلِّ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ
عَلَيْهِ صَلَاةً تَلِيْقُ بِجَنَابِهِ الشَّرِيْفِ - وَمَقَامِهِ الْمُنِيْفِ
وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا دَائِمًا يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِيْ زَيَّنَ
مَقَاصِرَ الْقُلُوْبِ - وَاَظْهَرَ سَرَائِرَ الْغُيُوْبِ - بَابَ
كُلِّ طَالِبٍ وَدَلِيْلِ كُلِّ مَحْجُوْبٍ - فَصَلِّ وَسَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ عَلَيْهِ مَا طَلَعَتْ شَمْسُ الْاَكْوَانِ عَلَى الْوُجُوْدِ -
وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مَنْ اَنَاضَ عَلَيْنَا
بِاَمْدَادِهٖ سَحَائِبَ الْجُوْدِ - يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُدْنِيْ
بَعِيْدَنَا اِلَى الْحَضَرَاتِ الرَّبَّانِيَّةِ - وَتُذْهِبُ بِقَرِيْبِنَا
اِلٰى مَا لَا نِهَايَةَ لَهٗ مِنَ الْمَقَامَاتِ الْاِحْسَانِيَّةِ - وَصَلِّ
اَللّٰهُمَّ عَلَيْهِ صَلَاةً تَنْشَرِحُ بِهَا الصُّدُوْرُ - وَتَهُوْنُ
بِهَا الْاُمُوْرُ - وَتَنْكَشِفُ بِهَا الثُّبُوْرُ - وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا
كَثِيْرًا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ آمِيْنَ -

الٰہی درود وسلام وبرکت نازل فرما، ہمارے آقا محمدؐ پر جن کے
ترجمہ: دم قدم سے تمام کائنات کو بزرگی ملی، اور ہمارے آقا محمدؐ پر
درود وسلام اور برکت نازل فرما، جن کے ذریعے تو نے معرفت
کے نشان ظاہر فرمائے۔ اور ہمارے آقا محمدؐ پر درود وسلام
اور برکت نازل فرما، جنہوں نے قرآن کی باریکیاں واضح کیں۔ اور

Marfat.com

درُود وسلام وبرکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر جو موجودات کی اصل ہیں اور ہر انسان کے وجود کا سبب ہیں۔ اور درُود وسلام وبرکت نازل فرما۔ ہمارے آقا محمدؐ پر، جنہوں نے دُنیا جہان کے لیے امکان شرع کو مضبوط کیا اور ضرورت مندوں کے لیے طریقت کے افعال کو واضح فرمایا۔ اور عارفین کے لیے علُومِ حقیقت میں رمزیں مقرر فرمائیں۔ سوائے اللہ! حضور پر درود وسلام نازل فرما، جو آپ کی بارگاہِ بلند مرتبت اور مقام مقدس کے لائق ہو۔ اور ہمیشہ الٰہی ان پر سلام نازل فرما۔ اے اللہ! اے رحمٰن! اے رحیم! الٰہی درود وسلام وبرکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جنہوں نے دلوں کی بستیاں سجائیں اور چھپے راز ظاہر فرمائے۔ ہر طالب کا دروازہ اور ہر پوشیدہ حقیقت کی دلیل۔ سو الٰہی ان پر اس وقت تک درود و سلام بھیجیو، جب تک کائنات کا سُورج دنیا پر چمک رہا ہے۔ اور ان پر درود وسلام وبرکت نازل فرما جنہوں نے ہم پر اپنی مدد سے جود وعطا کی بارشیں کیں۔ اے اللہ! اے رحمٰن! اے رحیم۔ الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر ایسا دُرود بھیج! جو ہمارے آقا کو بارگاہِ ربانی میں مزید قُرب عطا کرے اور ہمارے قریب کو ان مقاماتِ احسان پر فائز کرے جن کی کوئی انتہا نہیں اور الٰہی! ان پر درُود وسلام بھیج جن سے سینے کھُل جائیں اور کام آسان ہو جائیں اور پردے اُٹھ جائیں۔ اور روزِ جزا تک ان پر بکثرت سلام نازل فرما۔

الٰہی! ایسا ہی ہو۔

Marfat.com

ایک سو سات واں درود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنِ
اقْتَسَحْتَ بِهٖ وُجُوْدَ الْخَلَائِقِ طَرًّا۔ وَخَتَمْتَ بِهٖ عِقْدَ
النُّبُوَّةِ الْعَزَّا۔ وَجَعَلْتَهٗ اَعْلَی النَّبِیِّیْنَ فَضْلًا وَاَعْظَمَهُمْ
اَجْرًا۔ وَخَلَقْتَ جَمِیْعَ الْاَنْوَارِ مِنْ نُوْرِهٖ وَنَزَادَتْ
رُتْبَتُهٗ بِذَیْكَ قَدْرًا۔ صَلَاةً وَسَلَامًا دَائِمَیْنِ
لَا یَفْنَیْنِ بِمِلْكَ الْحَضْرَةِ الْعَلِیَّةِ عَدَدَ اَفْرَادِ
اَنْوَاعِ الْبَرِیَّةِ۔ مَا ظَهَرَ فِی الْوُجُوْدِ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔
وَمَا تَحَرَّكَ وَمَا سَكَنَ۔ وَعَدَدَ مَا لَكَ فِیْ خَلْقِكَ
مِنْ اِفْضَالٍ وَمَنَنٍ۔ وَعَدَدَ كُلِّ عَدَدٍ وَقَعَ وَسَیَقَعُ
فِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ اِنْ اُرِیْدَتْ اِحَاطَتُهٗ لَا یُحْصٰی
اَوْ جَمْعُ اَنْوَاعِ جُمَلِهٖ وَاَفْرَادِهٖ بِعَدٍّ لَا یُسْتَقْصٰی۔
اَللّٰھُمَّ اِشْرَحْ بِهَا صُدُوْرَنَا وَیَسِّرْ بِهَا اُمُوْرَنَا۔
وَاَخْرِجْنَا بِهَا مِنْ كُلِّ ضِیْقٍ وَعُسْرٍ۔ اِلٰی كُلِّ فَرَجٍ
وَیُسْرٍ۔ وَقَرِّبْنَا بِهَا قُرْبَةً نَصِیْرُ بِهَا لَدَیْكَ مِنْ
اَعْلَی الْمُقَرَّبِیْنَ۔ وَاكْتُبْنَا عِنْدَكَ مِنَ الْمَحْبُوْبِیْنَ۔
وَاَبْعِدْنَا مِنْ دِیْوَانِ الْبُعَدَاءِ وَالْمَطْرُوْدِیْنَ۔
وَبَارِكْ اَللّٰھُمَّ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وَالْحَمْدُ

Marfat.com

لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

الٰہی! درود وسلام وبرکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جن سے تُو نے ساری مخلوق کی ابتدا فرمائی۔ اور جن سے تُو نے نبوت کا نُورانی سلسلہ ختم فرمایا اور جن کو فضل وکرم میں تمام نبیوں سے اعلیٰ اور اجر وصلہ کے لحاظ عظیم تر کیا اور تمام انوار کو ان کے نُور سے پیدا فرما کر ان کا رتبہ بڑھایا۔ ایسا درُود وسلام جو ہمیشہ ہو اور ان کی بارگاہ عظمت پناہ کے لائق ہو۔ خشکی کی انواع کے افراد کے برابر۔ جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں۔ جو متحرک ہیں اور جو ساکن، اور مخلوق میں جو فضل واحسان تُو نے فرمایا اس کے برابر۔ جو اعداد وشمار زمین وآسمان میں ہو چکے اور جو ہوں گے۔ کہ جن کا احاطہ کرنا چاہیں تو نہ ہو سکے یا تمام انواع وافراد کے برابر جن کا شمار نہ ہو سکے۔ ان کے برابر۔ الٰہی اس سے ہمارے سینے کھول دے اور ہمارے کام آسان فرما دے اور ہم کو ہر تنگی اور مشکل سے نکال دے ہر کشادگی وآسانی کی طرف اور اس کے وسیلہ سے ہم کو اپنی اعلیٰ ترین قُربت عطا فرما اور اپنے مقبولوں میں لکھ دے، اور دُوریوں اور دھتکارے ہوؤں کے دفتر سے ہمارا نام دُور رکھ اور الٰہی حضور پر اور آپ کے آل واصحاب سب پر برکت نازل فرما اور سب تعریف اللہ پروردگار عالم کے لیے۔

یہ دونوں درُود شریف سیدی مُصطفٰے البکری کے ہیں۔ پہلے پر انہوں نے سحری کے وظائف ختم کیے ہیں اور دوسرا شیخ محمدؐ نافلاتی مفتی بیت المقدس کی تالیف الدر الاعلیٰ کی شرح کے آخر میں، میں نے لکھی دیکھی ہے جو شرح سے الگ ہے اور اس کے اوپر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے "یہ درُود شریف سیدی شیخ مُصطفٰے البکری

Marfat.com

کا ہے جو لوحِ محفوظ سے نقل کیا گیا ہے۔ میں نے اسے ہر بار ستر دلائل کی مقدار پڑھا ہے
الخ۔ یلفظہ" اور آپ مشہور اولیاء کبار میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہ (اللہ ان سے راضی ہو)
اور سلسلہ عالیہ خلوتیہ کے شیخ طریقت ہیں، جو آپ کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے
میں پھیل چکا ہے اور نبی علیہ السلام پر درود وسلام کے موضوع پر مختلف اسالیب
میں آپ کی متعدد کتابیں موجود ہیں جن میں نئے نئے اسلوب اختیار کئے گئے ہیں۔
بہت مفید ہیں۔ ان میں سے ایک الصلوات الجامعۃ بفضائل
الخلفاء الاربعۃ ہے اس میں لکھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ
اَبُوْبَکْرٍ کَذَا"۔ الٰہی! محمدؐ پر درود بھیج جنہوں نے فرمایا ابوبکر ایسے ہیں (یوں ہیں) اور
اس کے آگے کچھ فضائل مذکور ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت
صدیق اکبر کے متعلق منقول ہیں، یونہی حضرت عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے متعلق۔
اور ان میں سے ایک کتاب ہے الدر الفائق فی الصلوۃ علی اشرف الخلائق اسے انہوں
نے حروف معجمہ کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، اس میں پہلا درود ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْقَائِمِ بِالْوَفَاءِ الٰہی! درود و
سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر جو وفا پر قائم ہیں"۔ اسی طرح
باقی ان میں سے ایک کتاب ہے "الصلوٰت البریۃ الصلاۃ علی الخیر
البریۃ" یہ بھی حروف معجمہ کے لحاظ سے مرتب ہے۔ اس کے شروع میں فرماتے
ہیں کہ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و
سلام بھیجنا بڑے وسیلوں میں سے ایک ہے اور پچھلوں کو پہلوں سے ملانے
والا دروازہ ہے اور ایسا پھل دار باغ ہے جس کے آگے نہ کوئی پہریدار ہے
اور نہ رکاوٹ اور اس راہ پر چلنے والوں کا مضبوط سہارا ہے اور حضور
کی بارگاہِ عالی کی طرف میلان رکھنے والے کے لیے بڑا وسیلہ ہے تو میں نے اس

Marfat.com

پیٹے اور گہرے بڑے اور عظیم الشان سمندر میں داخل ہونے کے لیے اللہ سے استخارہ کیا۔ اور مجھے نبی علیہ السلام پر لکھے جانے والے اس درود شریف کا نام الصلاۃ البریہ فی الصلاۃ علی خیر البریہ کی اجازت مل گئی۔ اس سے پہلے میں نے ایک درود شریف لکھا تھا جس کا نام میں نے الدر الفائق فی الصلاۃ علی اشرف الخلائق رکھا تھا لیکن اس کا حجم کم تھا۔ اغلاط سے مبرا صفحات تین سو سے زائد۔ میں نے چاہا کہ ایک ہزار ہو جائیں تاکہ ہمارے لیے ذخیرہ و وسیلہ ہو جائے جس سے ہمیں قرب و محبت حاصل ہو کیونکہ صحیح احادیث جو ہم تک نبی صادق مصدوق علیہ السلام کی ذات سے پہنچی ہیں۔ ان میں یہ بھی ہے کہ جس نے حضور علیہ السلام پر ہزار بار درود بھیجا اللہ نے اس کا جسم آگ پر حرام کر دیا"۔ آپ کے درودوں میں سے وہ سات درود شریف بھی ہیں جن کا میں نے سید مرتضٰے شارح الاحیا کی عبارت کے حوالہ سے اس کتاب کے حوالہ سے ذکر کیا ہے میں نے ان کا مطالعہ کیا ہے۔ الفاظ عجیب و غریب اور مفہوم دقیق، سمجھنے میں مشکل لہٰذا اس کتاب میں میں نے ان کو نقل کرنا مناسب نہ سمجھا۔ درود مشیشہ پر اس کی چند شرحیں بھی ہیں یونہی سیدی محمد البکری الکبیر کے جمع کیے ہوئے وہ درود شریف جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کئے تھے۔ (خواب میں) اور جن کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِکَ الْاَسْنٰی الخ ان کی بھی آپ نے شرح فرمائی اور ان کے مشہور درود شریف موسومہ بہ الصلوات البکریہ کی شرح بھی لکھی ہے جس کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِنُوْرِ ھٰذَا بِیْتِکَ الْاَعْظَمِ اور سیدی شیخ محی الدین ابن العربی کے الصلوۃ الاکبریۃ کی شرح بھی آپ نے لکھی ہے جس کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْمَلِ مَخْلُوْقَاتِکَ الخ اور یہ تینوں درود

Marfat.com

شریف میری کتاب افضل الصلوٰت میں مذکور ہیں ان کے علاوہ اور بھی درود شریف آپ کے لکھے ہوئے ہیں خلاصہ یہ کہ آپ اللہ کے بڑے اولیاً اور نبی علیہ السلام کے سچے خُدام میں سے تھے اللہ ان سے راضی ہو۔

ایک سو آٹھواں درود شریف

شہاب احمد بن مُصطفےٰ الاسکندری کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اِخْوَانِہٖ وَاٰلِہٖ صَلٰوۃً وَسَلَامًا نَقْرَعُ بِھِمَا اَبْوَابَ جِنَانِکَ وَنَسْتَجْلِبُ بِھِمَا اَسْبَابَ رِضْوَانِکَ وَنُؤَدِّیْ بِھِمَا بَعْضَ حَقِّہٖ عَلَیْنَا بِفَضْلِکَ وَاِحْسَانِکَ آمِیْنَ۔

ترجمہ: الٰہی درود وسلام بھیج اپنے نبی، حبیب، ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کے بھائیوں پر اور حضور کی آل پر، ایسے درود وسلام جن سے ہم تیری جنت کے دروازے کھٹکھٹائیں اور جن سے ہم تیری رضا کے اسباب حاصل کریں۔ اور جن کی بدولت ہم حضور کے کچھ حقوق جو ہم پر ہیں ادا کر سکیں اپنے فضل واحسان سے۔ الٰہی! ہماری دعا فرما۔

سیدی محمد مرتضےٰ نے شرح الاحیاء میں فرمایا کہ ہمارے بعض شیوخ کے شیخ شہاب احمد بن مُصطفےٰ اسکندری المعروف بہ صبّاغ نے اپنی اجازت میں فرمایا جس مرید نے گناہ کر کے اپنے نفس پر زیادتی کی ہے اس کے لیے بخشش کا قریب تر راستہ استغفار ہے پھر نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام۔ میں نے یہ

Marfat.com

درود شریف اور اس کے خواص جو میرے دل میں ڈالے گئے محض اللہ تعالیٰ کے احسان اور نبی علیہ السلام کی برکت سے حاصل کئے ہیں اور میں نے یہ درود شریف حضور کی خدمت اقدس میں پیش کر کے اس پر عمل کی اجازت طلب کی، تو حضور مسکرائے اور درود شریف یہ ہے جو مذکور ہوا۔

۱۰۹ ایک سو نووال درود شریف

سیدی مصطفےٰ زبیدی کا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِکُلِّ صَلَاۃٍ تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی بِھَا عَلَیْہِ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ یُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی بِہٖ عَلَیْہِ۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِکُلِّ سَلَامٍ تُحِبُّ اَنْ یُّسَلَّمَ بِہٖ عَلَیْہِ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ یُحِبُّ اَنْ یُّسَلَّمَ بِہٖ عَلَیْہِ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا دَائِمَیْنِ بِدَوَامِکَ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَاَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِکَ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ کَذٰلِکَ عَلٰی ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ ذٰلِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاِخْوَانِہٖ۔

ترجمہ: الٰہی ہمارے آقا محمد پر ہر ایسا درود بھیج! جو ان پر تو بھیجنا چاہتا ہے ہر ایسے وقت جو تو ان پر بھیجنا چاہے۔ الٰہی! ہمارے آقا محمد پر، ہر ایسا سلام بھیج جو تو ان پر بھیجنا چاہتا ہے ہر ایسے وقت جب تو ان پر سلام بھیجنا چاہے ایسے درود و سلام جو تیری ہمیشگی کے ساتھ

Marfat.com

ہمیشہ ہوں تیرے علم کے برابر اور تیرے علم جیسا اور تیرے کلمات کی سیاہی
کے برابر، اور اس سے دونا دونا۔ الٰہی تیری ہی تعریف اور تیرا ہی شکر
یونہی، اسی پر، اس سب میں، اور حضور کی آل اور صحابہ اور بھائیوں
نبیوں پر۔

سید مرتضےٰ نے شرح الاحیاء میں لکھا ہے کہ یہ درود شریف ماہ رجب کی
ایک رات ۱۱۷۰ھ کو مجھے اس وقت الہام کیا گیا جب میں مدینے مقام حاجہ الداودیہ
میں تھا اور مجھے یہ بشارت دی گئی کہ اس کو سو مرتبہ پڑھنے سے وہ ملک محفوظ ہو
جاتا ہے۔ یہ سب اس درود شریف کی برکت ہے۔

۱۱۰
ایک سو دسواں درود شریف
تقی الدین حنبلی کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ
عَلَی الدَّوَامِ بَابًا مَشْھُوْدًا وَعَنْ اَعْدَائِہٖ حِجَابًا
مَسْدُوْدًا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر ایسا درود بھیج، جو ہمارے لیے اللہ کے
ہاں حاضری کا کھلا دروازہ ہو جائے اور حضور کے دوستوں پر بند
پردہ اور حضور کے آل و اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔"

۱۱۱
ایک سو گیارہواں درود شریف (یہ بھی انہی کا ہے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْمَکْنُوْبِ مِنْ

Marfat.com

نُوْرِ وَجْهِكَ الْاَعْلٰى الْمُؤَبَّدِ - اَلدَّائِمِ الْبَاقِيْ الْخَالِدِ -
فِيْ قَلْبِ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ - وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
الْاَعْظَمِ الْوَاحِدِ بِوَحْدَةِ الْاَحَدِ - الْمُتَعَالِيْ عَنْ وَحْدَةِ
الْكَمِّ وَالْعَدَدِ - الْمُقَدَّسِ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ - وَبِحَقِّ بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ سِرِّ حَيَاةِ الْوُجُوْدِ - وَالسَّبَبِ الْاَعْظَمِ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ -
صَلَاةً تُثَبِّتُ فِيْ قَلْبِيَ الْاِيْمَانَ وَتُحَفِّظُنِيَ الْقُرْاٰنَ
وَتُفَهِّمُنِيْ مِنْهُ الْاٰيَاتِ - وَتَفْتَحُ لِيْ بِهَا نُوْرَ الْجَنَّاتِ - وَنُوْرَ
النَّعِيْمِ - وَنُوْرَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ - وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ -

ترجمہ: الٰہی! میں آپ سے آپ کے بڑے نام کے ذریعے سوال کرتا ہوں
جسے آپ کی بڑی ذات کے نور سے لکھا گیا ہے، جو دائمی ہے اور
ہمیشہ رہنے والوں میں ہمیشہ باقی ہے۔ تیرے نبی و رسول محمدؐ کے
دل میں، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے بڑے نام کے ذریعے
جو ایک کی یکتائی سے ایک ہے۔ مقدار اور گنتی کی اکائی سے بلند تر
ہے۔ ہر ایک سے پاک اور بوسیلہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل ھو اللہ احد،
اللہ الصمد، لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد۔
کہ تو ہمارے آقا محمدؐ پر درود و سلام نازل فرما۔ جو وجود ہونے کی
زندگی کا راز ہیں۔ ہر موجود کے لیے بڑا سبب ہیں۔ ایسا درود
جو میرے دل میں ایمان پیدا کرے اور مجھے قرآن زبانی یاد کروا دے۔

Marfat.com

اور مجھے قرآن کا مفہوم سمجھا دے اور جس سے تو میرے لیے نیکیوں
اور نعمتوں کا نور کھول دے اور اپنی ذات کو دیکھنے والا نور کھول
دے، اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر"

یہ دونوں درود شریف سیدی عارف باللہ شیخ محمد تقی الدین دمشقی حنبلی کتاب عقیدۃ الغیب کے مولف ہیں۔ جو ابو شعر و شعیر کے نام سے مشہور ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔ یہ ان کے مجموعہ جواہر انوار حیاۃ القلوب فی الصلاۃ والسلام علی افضل محبوب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے پہلا درود شریف سیدی علامہ سید محمد عابدین نے اپنے اس مجموعہ میں ذکر کیا ہے، جو ان کو ہمارے شیخ علامہ شاکر العقاد کے افادات کے ذریعے پہنچا ہے فرمایا کہ ان فوائد میں سے یہ درود شریف بھی ہے جو عارف باللہ شیخ محمد المعروف ابو شعر حنبلی مولف عقیدۃ الغیب کا لکھا ہوا ہے۔ اور دوسرا یعنی اللھم انی اسالک آخر تک، تو اس کے فوائد پر میں نے ایک مستقل رسالہ دیکھا ہے۔ جس کے مصنف نے اس کا نام اسم اعظم رکھا ہے۔ مجھے مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا، شائد اس کے مصنف اس درود شریف کے مصنف شیخ تقی الدین خود ہیں۔ مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ عظیم الشان رسالہ ہے جن میں اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے خواص و فوائد و تصرفات ذکر کیے جائیں گے۔ جن کو صاحب عقیدۃ الغیب نے ذکر کیا ہے، اور رجال الغیب قدس سرہم کے طریقے ذکر ہوں گے اور اس میں بڑے عجیب غریب اسرار مذکور ہیں ان میں سے ایک یہ کہ جب تم اسے ہر روز سو مرتبہ پڑھو تو اولیا میں شامل ہو جاؤ گے اور اگر ہر روز ایک ہزار بار پڑھو تو تمہیں غیب سے رزق ملے گا۔ ایک یہ کہ اگر ہفتہ کی رات کسی ظالم کی تباہی کے لیے اسے ہزار بار پڑھو تو اس کی عجیب ہلاکت دیکھو گے۔ ایک یہ کہ راہزنی کا خاتمہ، اپنے بائیں پاؤں کے نیچے سے مٹھی بھر مٹی لیکر

Marfat.com

اس پر سات بار پڑھو اور دشمن کی طرف فضا میں اسے پھینک دو تو اسی وقت ان پر ہلاکت پڑے گی۔ ان میں سے ایک یہ کہ گمشدہ چیز یا بھاگنے والے، یا چوری شدہ مال، چھینا ہوا سامان امانت قرض وغیرہ وصول کرنے کے لیے ہر روز سات مرتبہ پڑھو اور نیت یہ ہو کہ اس کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضور کی آل، صحابہ کرام، احباب رجال الغیب توبہ کرنے والوں اور ان کے رئیس کو پہنچایا جائے گا پھر تم غریبوں مسکینوں اور یتیموں کو کوئی چیز اس وقت کھلاؤ جب تمہاری مراد پوری ہو جائے بندوں کے پروردگار کا شکر ادا کرتے ہوئے حضور علیہ السلام آپ کی آل و صحابہ، اولیاء اللہ اور دوستوں کی طرف سے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تم اپنی مراد پالو گے ایک یہ کہ کسی بیماری کا مریض ہو لوبان پر پڑھ کر اس کا دھواں مریض پر پھونک دو۔ اللہ کے حکم سے تندرست ہو جائے گا۔ ان میں سے ایک یہ کہ دردِ سر ہو بخار ہو، آشوبِ چشم ہو، آنکھوں میں درد ہو، آدھے سر کو درد ہو، عرقِ گلاب پر سات مرتبہ اس کو پڑھو اور ہر مرتبہ ساتھ سورہ فاتحہ بھی پڑھ کر بیمار کے سر پر اس کی مالش کرو، اللہ کے حکم سے اسی وقت شفا ہو گی ایک یہ کہ جب فاتحہ کے ساتھ تم نے اس کو سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر لیا اور بیمار کو پلا دیا تو اللہ کے حکم سے شفایاب ہو گا۔ یونہی اگر عورت یا حیوان کا دودھ نہیں تو جاری ابلتے چشمے سے پانی لے کر اس پر سات مرتبہ فاتحہ کے ساتھ یہ درود شریف پڑھ کر اس بیمار کو پلائیں۔ اور اس پر چھڑکاؤ بھی کریں۔ اللہ کے حکم سے شفایاب ہو گا اور دودھ دینے لگے گا۔ ایک یہ کہ یہ پانی اس بیمار کو پلائے جس کے پیشاب کی جگہ نلکی ہوئی ہے یا اس میں تکلیف ہے یا پیشاب بند ہو گیا اور بچے کی پیدائش میں تکلیف ہوتی ہے ان سب کے لیے فاتحہ کے ساتھ سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ تکلیف دور ہو جائے گی۔ برابر ہے کہ بتی پر پڑھیں، تیل پر پڑھیں پانی پر

Marfat.com

پڑھیں یا سُرمہ یا مرہم وغیرہ پر ایک یہ کہ بیمار رومال پر پڑھ کر اسے سر پر باندھ لے اس سے زمینی عوارض ختم ہو جائیں گے اور طبیعت شفایاب ہو گی اور رُوح و طبیعت کو سکون ہو گا۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ سوتے وقت پی لے غلط قسم کے خواب، گھبراہٹ، بھول، سانس میں تنگی، سینے میں درد، ہوائیں، پیٹ کے دَرد ٹوٹنے ٹوٹکے، دل کی دھڑکن سب کے لیے مفید ہے ان میں سے ایک یہ کہ جب اسے لکھ کر دوکان میں رکھے تو اس میں رونق و حُسن ظاہر ہو گا دل اس کی طرف کھچے آئیں گے، تجارت نفع اور برکت بڑھے گی۔ ایک یہ کہ جس خیر و برکت کی نظر سے اسے پڑھو یا برکت کے لیے اس میں رغبت بڑھے گی چمک اور حسن و جمال اس پر ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ کہ جب تم خواب میں حضور علیہ السلام یا خضر علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہو اور کسی چیز کو معلوم کرنا چاہو یا کوئی ایسا علم حاصل کرنا چاہو جس سے دنیا یا آخرت میں فائدہ ہو تو سوتے وقت اسے ایک سَو مرتبہ پڑھ لو، باوضو اور قبلہ رُخ ہو کر اور سر کے پاس کوئی خوشبو ہو مثلاً عرق گلاب، گلاب کے پھول یا ایسی ہی کوئی چیز، اب نبی علیہ السلام کی روحانیت تم پر تمہاری استعداد کے مطابق جیسے تم چاہو ظاہر ہو گی۔ جوں جوں تمہاری قوت قوی ہوتی جائے گی۔ عالم ملکوت میں محض عالم خیال میں رُوحانی سلطنت کی خوشی بڑھتی جائے گی اور تم سینوں کے عجیب و غریب علوم بیان کرنے لگو گے جن کو تم سے نہ سمجھ سکے۔ جب خالص کی رضا کے لیے تم نے چالیس دن تک یہ عمل کیا تو تمہارے دل سے حکمت کے چشمے زبان پر جاری ہوں گے اور تم اہلِ کشف میں سے ہو جاؤ گے، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوضات سے انوار قبولیت میں رنگے جاؤ گے اور جو اسرار و رموز آنکھوں سے اوجھل ہیں وہ متشکل ہو کر تمہارے سامنے آجائیں۔ پس اپنا بھید چھپاؤ، تمہارا حکم چلے گا اور رازوں کی کُرید

Marfat.com

نہ کرو، و۔ نہ آزادوں کے دفتر سے تمہارا نام مٹا دیا جائے گا اور جو آپڑے اس پر راضی رہو یہ بہت مفید ہے۔ اگر تیرے لیے پردہ اٹھا لیا جائے تو معلوم ہو کہ تُو نے وہی اختیار کیا جو ہونے والا تھا۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے بھاگے ہوئے کا لوٹ آنا جسے دورے پڑتے ہوں، مشکلات حل کرنے کے لیے، جادو زدہ کو دُور کرنے، قیدی کو رہائی دلانے، پریشان حال کو خوشحال کرنے، مغموم کو مسرور کرنے۔ قرض دار جس پر کوئی ناراض ہو، دشمکارا ہوا ہو، فالج زدہ ہو، بیمار ہو، بخار میں مبتلا ہو، دیگر عوارض پیش ہوں۔ حاملہ ہو، تو ایک اوقیہ (چالیس درہم تقریباً دس تولہ چاندی) زیتون کا تیل لو اسے سفید شیشی میں ڈال کر منکے کے پیندے میں لٹکا کر قبلہ کی جانب دیوار کے سامنے رکھ دو اور لوبان کی دھونی سلگاؤ کہ اولیاء اللہ اور نیکوں کا عنبر یہی۔ اور تمام دھونیوں کا بادشاہ، اور جب اس کو تو یہ جامع دھونی ہو جائے گی اور مشکلات حل کرنے والے بادشاہ، اللہ تعالیٰ، کے حکم سے رُوحوں کی قبولیت جلد ہو گی۔ پھر دو رکعت نفل پڑھ کر اس کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح پُرفتوح کو ہدیہ کر، اور آپ کی آل و اصحاب سب کو، اس کے ساتھ اسم اعظم کو بھی ایک ہزار بار ملا لے۔ ان دھونیوں کے درمیان قبلہ رُخ ہو کر بیٹھ جا، اور جس زیتون پر تُو نے پڑھا ہے وہ تیرے سامنے ہو، اور اپنا ہاتھ اس پر رکھ لے۔ جب سب پڑھ لے تو دو رکعتوں پر خاتمہ کر اور اس کا ثواب اللہ کی طرف سے رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کی آل و اصحاب کی خدمت میں ہدیہ کرنے کی نیت کر، اس کے بعد زیتون پر سے ہاتھ اٹھا لے، فرشتے تمہارے منہ سے (یہ کلمات) لیں گے۔ پھر حاجت مند اسے استعمال کرے کھانے میں بھی اور بطورِ تیل بھی۔ تین دن یا اس سے زیادہ۔ اللہ کے حکم سے بڑا فائدہ ہو گا۔

Marfat.com

ایک سو بارہ ۱۱۲ درود شریف

سیدی ابوالعباس نجانی کا اس کا نام جوہرۃ الکمال ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَیْنِ الرَّحْمَۃِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَالْیَاقُوْتَۃِ الْمُتَحَقِّقَۃِ الْحَائِطَۃِ بِمَرْکَزِ الْفُھُوْمِ وَالْمَعَانِیْ۔ وَنُوْرِ الْاَکْوَانِ الْمُسَکَّنَۃِ الْاَدَمِیِّ صَاحِبِ الْحَقِّ الرَّبَّانِیْ۔ اَلْبَرْقِ الْاَسْطَعِ بِمُزْنِ الْاَرْیَاحِ الْمَالِئَۃِ لِکُلِّ مُعَرِّضٍ مِنَ الْبُحُوْرِ وَالْاَدَانِیْ وَنُوْرِکَ اللَّامِعِ الَّذِیْ مَلَأْتَ بِہٖ کَوْنَکَ الْحَائِطَ بِاَمْکِنَۃِ الْمَکَانِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَیْنِ الْحَقِّ الَّتِیْ تَتَجَلّٰی مِنْھَا عَرُوْشُ الْحَقَائِقِ عَیْنِ الْمَعَارِفِ الْاَقْدَمِ صِرَاطِکَ التَّامِّ الْاَقْوَمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَلْعَۃِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْکَنْزِ الْاَعْظَمِ۔ اِفَاضَتِکَ مِنْکَ اِلَیْکَ اِحَاطَۃِ النُّوْرِ الْمُطَلْسَمِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ صَلَاۃً تُعَرِّفُنَا بِھَا اِیَّاہُ۔

ترجمہ: الٰہی درود وسلام بھیج رحمتِ ربانی کے سرچشمہ پر اور اس یاقوت پر جو فہم ومعانی کی مرکزی دیوار میں آویزاں ہے اور حق ربانی کے سزاوار انسان کی کائنات کا نور ہے اور ان تیز ہواؤں کی چمکتی بجلی پر جو سمندروں کے پانیوں سے بھری ہوئی ہے اور اپنے اس چمکتے نور پر جس سے تو نے کائنات کا کونہ کونہ بھر رکھا ہے۔ الٰہی حق کے سرچشمہ پر درود وسلام بھیج! جس سے حقائق کے عرش چمک

Marfat.com

رہے میں۔ قدیمی معارف کا سرچشمہ۔ تیرا مکمل سیدھا راستہ۔ الٰہی اس پر
درود وسلام بھیج جو حق کے ساتھ حق کی چمک ہے۔ بڑا خزانہ ہے تجھ سے
تیری طرف فیض لینے کا بحر نور ہے۔ حضور پر اللہ ایسا درود بھیجے جس سے
ہمیں حضور کی معرفت حاصل ہو اور آپ کی آل پر۔

۱۱۳ ایک سو تیرہواں درود شریف

بھی انہی کا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی
عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ
لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ۔"

ترجمہ: الٰہی! ہمارے آقا و مولا محمد نبی پر درود و سلام بھیج تیری جتنی مخلوق نے حضور پر درود بھیجا اس کے برابر، اور درود بھیج ہمارے آقا محمد پر جیسے ہمیں ان پر درود بھیجنا چاہیئے اور ہمارے آقا محمد نبی پر درود بھیج، جیسا تو نے ہم کو حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

۱۱۴ ایک سو چودھواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلٰوۃً تَعْدِلُ
جَمِیْعَ صَلَوَاتِ اَھْلِ مَحَبَّتِکَ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

Marfat.com

وَعَلٰی آلِهٖ سَلَامًا یَعْدِلُ سَلَامَهُمْ"

الٰہی ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل پر ایسا درود بھیج، جو تیرے

ترجمہ:- تمام محبت کرنے والوں کے درود کے برابر ہو، اور ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل پر ایسا سلام بھیج جو ان کے سلام کے برابر ہو"

یہ تینوں درود شریف بڑے مشہور ولی جناب سیدی ابوالعباس احمد سجانی مغربی کے ہیں جو مقام فاس میں مدفون ہیں۔ پہلے کا نام ہے، جوہرۃ الکمال، جیسا کہ ان کے شاگرد علی بن حرازم کی کتاب جواہر المعانی میں لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ یہ درود شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیداری میں ان کو خود لکھوایا تھا اور یہ کہ حضور علیہ السلام نے اس کے چند خواص بھی بیان فرمائے تھے ان میں سے ایک یہ کہ جو آدمی اس کو سات یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے اس کے پاس حضور علیہ السلام اور چار دل حافظ یا شدین کی روحیں حاضر ہوتی ہیں، جب تک پڑھتا ہے؛ ایک یہ کہ جو شخص لازمی طور پر سات مرتبہ سے زیادہ اس کو پڑھے حضور علیہ السلام اس سے خصوصی محبت فرماتے ہیں اور جب تک ولی نہ بن جائے مرے گا نہیں۔ اور شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے اسے باوضو ہو کر سوتے وقت پاک بستر پر سات مرتبہ پڑھا اس کو نبی علیہ السلام کی زیارت ہوگی۔ دوسرے درود شریف کا نام ہے "رفع الاعمال" کا درود اور آپ نے دوسرے اور تیسرے درود کی بھی بہت فضیلت بیان کی ہے۔

تنبیہ:- پہلے درود کی اصل عبارت یوں ہے عین المعارف الی قوم صراطک التام الاقوم اور بے شک یہ لفظ بدلا ہوا ہے کیونکہ اس میں خرابی ظاہر ہے۔ اسی لیے میں نے لفظ اقوم کو مؤخر کر دیا ہے اور اس کو اقدم کی جگہ رکھا ہے۔ اور یہی صحیح ہے اور اس کی جگہ میں نے لفظ اَعلَم رکھ دیا ہے کہ معارف سے مناسب تر یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

ایک سو پندرواں ۱۱۵ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُقْطَۃِ دَائِرَۃِ الْوُجُوْدِ۔ وَحِیْطَۃِ اَفْلَاکِ مَرَاتِیِ الشُّھُوْدِ۔ اَلَفِ الذَّاتِ السَّارِیْ سِرُّھَا فِیْ کُلِّ ذَرَّۃٍ۔ حَاءِ حَیَاۃِ الْعَالَمِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْہُ مَبْدَاہُ وَاِلَیْہِ مُقَرَّہٗ۔ مِیْمِ مُلْکِکَ الَّذِیْ لَا یُنَاھٰی۔ وَدَالِ دَیْمُوْمِیَّتِکَ الَّتِیْ لَا تَتَنَاھٰی۔ مَنْ اَظْھَرْتَہٗ مِنْ حَضْرَۃِ الْحُبِّ فَکَانَ مِنَصَّۃً لِتَجَلِّیَاتِ ذَاتِکَ۔ وَاَبْرَزْتَہٗ بِکَ مِنْ نُوْرِکَ فَکَانَ مِرْاٰۃً لِجَمَالِکَ الْبَاھِرِ فِیْ حَضْرَۃِ اَسْمَائِکَ وَصِفَاتِکَ۔ شَمْسِ الْکَمَالِ الْمُشْرِقِ نُوْرُھَا عَلٰی جَمِیْعِ الْعَوَالِمِ الَّذِیْ کَوَّنْتَ مِنْہُ جَمِیْعَ الْمُکَوَّنَاتِ فَکُلٌّ مِنْھَا بِہٖ قَائِمٌ۔ مَنْ اَجْلَسْتَہٗ عَلٰی بِسَاطِ قُرْبِکَ وَخَصَّصْتَہٗ بِاَنْ کَانَ مِفْتَاحَ خِزَانَۃِ حُبِّکَ لِلْمَحْبُوْبِ الْاَعْظَمِ۔ السِّرِّ الظَّاھِرِ الْمُکَتَّمِ۔ الْوَاسِطَۃِ بَیْنَکَ وَبَیْنَ عِبَادِکَ وَالسُّلَّمِ الَّذِیْ لَا یُرْتَقٰی اِلَّا بِہٖ فِیْ مَشَاھِدِ کَمَالَاتِکَ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ یَنَابِیْعِ الْحَقَائِقِ۔ وَاَصْحَابِہٖ مَصَابِیْحِ الْھُدٰی لِکُلِّ الْخَلَائِقِ۔ صَلَاۃً مِنْکَ عَلَیْہِ۔ مَقْبُوْلَۃً بِکَ مِنَّا لَدَیْہِ۔ تَلِیْقُ بِذَاتِہٖ تُنْعِمُنَا بِمَا فِیْ اَنْوَارِ تَجَلِّیَاتِہٖ تُطَھِّرُ بِھَا قُلُوْبَنَا وَتُقَدِّسُ بِھَا اَسْرَارَنَا وَتُرَقِّیْ بِھَا اَرْوَاحَنَا

Marfat.com

وَتَعَمَّمُ بَرَكَاتِهَا عَلَيْنَا وَمَشَايِخِنَا وَوَالِدَيْنَا وَإِخْوَانِنَا
وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔ مَمْهُوْرَةٌ بِسَلَامٍ مِنْكَ إِلَى
يَوْمِ الدِّيْنِ۔ مَفْرُوْبَةٌ بِأَلْفِ أَلْفِ صَلَاةٍ وَتَسْلِيْمٍ
عَلَى السَّيِّدِ الْأَمِيْنِ۔ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔
وَلَكَ الْحَمْدُ مِنْكَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَحِيْنٍ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر جو دائرہ وجود کا نقطہ ہیں، رحمت نازل فرما۔
ترجمہ: جو شہود کے زیتون کے آسمانوں کا دائرہ ہیں۔ ذاتِ باری (سرائیت
کرنے والی) جس کا مجید ہر ذرّے میں جاری وساری ہے۔ دنیا کی زندگی
جس سے اللہ نے کائنات کی ابتدا کی اور جن کی طرف دنیا کا ٹھہراؤ
ہے تیری بے مثل مملکت کی میم اور تیرے دوام کی دال جس کی حد نہیں،
جن کو تُو نے بارگاہِ محبّت سے ظاہر کیا، پس وہ تیری تجلیات کا مرکز
ہیں۔ جن کو تو نے اپنے نُور سے ظاہر کیا تو وہ تیری بارگاہ اسماء وصفات
کے روشن جمال کا آئینہ بن گئے۔ ہر کمال کا سورج جس کی روشنی تمام
دنیا پر چمک رہی ہے جس سے تُو نے تمام موجودات کو وجود بخشا۔
سو سب کا قیام انہی سے ہے جن کو تُو نے اپنے قُرب کے فرش پر بٹھایا۔
اور جن کو تُو نے خصوصی طور پر اپنی محبّت کے خزانوں کی کنجی بنایا۔ بڑے
محبُوب، ظاہری راز جنہیں پوشیدہ کیا گیا۔ تیرے اور تیرے بندوں
کے درمیان واسطہ اور سیڑھی کہ اسی کے ذریعے تیرے مشاہدات
تک رسائی ہو سکتی ہے اور حضور کی آل پر جو حقیقتوں کے چشمے ہیں اور
ان کے صحابہ کرام پر جو تمام مخلوق کے لیے ہدایت کے چراغ ہیں تیری

Marfat.com

طرف سے ان پر مقبول دُرود، اور تیرے کرم سے ہماری طرف سے بھی مقبول۔ جو حضور کی ذات کے لائق ہو۔ جس کے صدقے تُو ہم کو ان کی تجلیات کے انوار میں غرق کر دے۔ جس سے تُو ہمارے دل پاک کر ہمارے باطن کو سُتھرا کر دے۔ اور ہماری روحوں کو ترقی اور ہم پر اپنی برکتیں عام فرما دے۔ (ہم پر بھی) اور ہمارے مشائخ، والدین، بھائیوں اہلِ ایمان و اسلام پر بھی، جو تا قیامت تیری سلامتی سے ملی ہوئی ہوں۔ جن کو ہزار در ہزار سے ضرب دی، اور سلام سے ملی ہو، آقا امانت دار پر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر، اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ تیری طرف سے۔ ہر ہر وقت، اور سب تعریفیں اللہ پروردگارِ عالمیان کے لیے ہے۔"

یہ دُرود بڑے استاذ، سیدی شیخ محمد بن عبدالکریم سمان کا ہے۔ اللہ ان سے ہمیں بہرہ مند فرمائے۔ دنیا و آخرت میں اس کا نام "النحفۃ المحمدیۃ فی الصلاۃ علی خیر البریۃ" ہے یہ بزرگ ترین اور افضل ترین درودوں میں سے ہے۔

(۱۱۶)
ایک سو سولھواں درود شریف
سیدی محمد عثمان میرغنی کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَنَالُ بِبَرَكَتِهَا التَّسْلِيْمَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً أُدْرِكُ بِبَرَكَتِهَا الْاِخْلَاصَ فِيْ سَائِرِ الْاَعْمَالِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ

Marfat.com

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُصْلِحُ لِیْ بِہَا کُلَّ الْاَحْوَالِ وَ
الْاَفْعَالِ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً اَحْفَظُ بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اُعْصَمُ بِھَا مِنْ جَمِیْعِ
الشَّھَوَاتِ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً اُعَاذُ بِھَا مِنْ کُلِّ الْغَفْلَاتِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
سَیِّدِیْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا صَفِیَّ
اللّٰہِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ -
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ -
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا مَحْبُوْبَ الْحَضَرَاتِ
الْاِلٰھِیَّۃِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا مَعْبُوْبَ
الْحَظَائِرِ الْقُدْسِیَّۃِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ
یَا مَطْلُوْبَ النَّظَرَاتِ الْخَفِیَّۃِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا سَیِّدِیْ یَا رَئِیْسَ دِیْوَانِ الْکِبْرِیَاءِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا فَرِیْدَ الْاَصْفِیَاءِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا اِمَامَ اَھْلِ بِسَاطِ الْقُرْبِ - اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا ذَا الْجَمَالِ الْمَحْبُوْبِ
لِاَھْلِ الْحُبِّ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ
یَا جَبَلَ قَافِ عَظَمَۃِ التَّجَلِّیَاتِ - اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

Marfat.com

يَاسَيِّدِي يَا بَحْرَ يُحِيْطِ اَسْرَارِ الصِّفَاتِ - اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَاسَيِّدِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةً وَسَلَامًا يَكُوْنَانِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ الذَّاتِ - وَآلِكَ
وَصَحْبِكَ وَالزَّوْجَاتِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلٰى جَمَالِ حَضَرَاتِكَ وَجَمِيْلِ مَصْنُوْعَاتِكَ - وَمِرْآةِ ذَاتِكَ
وَكَمَجْلٰى صِفَاتِكَ - قِبْلَةِ تَجَلِّيَاتِكَ - وَوِجْهَةِ عَظَمَاتِكَ - وَمِنَحِ
هِبَاتِكَ وَعَظِيْمِ مَمْلَكَتِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ مُكَوَّنَاتِكَ - وَفَرِيْدِ
جَلِيْلِ مَخْلُوْقَاتِكَ الْمَصْفَى الْمُصْطَفٰى - الْمُوْفٰى ذِي الْوَفَا -
وَالْمُنَقّٰى وَالْمُنْتَقٰى - وَالْمُرْتَقِي الْمَرْقٰى - وَالْحَبِيْبِ الْمُجْتَبٰى -
وَسِيْلَةِ آدَمَ وَالْخَلِيْلِ - وَاسِطَةِ مُوْسٰى وَنُوْحٍ الْجَلِيْلِ
وَمَسِيْحِ عِيْسٰى وَدَاوُدَ خَلِيْفَتِكَ الْجَلِيْلِ - الْفَيَّاضِ عَلٰى
كُلِّ نَبِيٍّ وَرَسُوْلٍ - الْوَاهِبِ لِكُلِّ وَلِيٍّ فَاضِلٍ وَمَفْضُوْلٍ -
خِزَانَةِ عَطَاءِ مَلَائِكَتِكَ الْكِرَامِ - وَدَلِيْلِ خِزَانَتِكَ
لِكُلِّ الْكَائِنَاتِ بِلَا كَلَامٍ - اَللّٰهُمَّ اَمْلِ سُوَيْدَاءَ مِنَّا مِنْ
سَنَاهُ - وَقَلْوَبَنَا مِنْ نُعْمَاهُ وَاَهِّلْنَا لِمُجَالَسَتِهٖ
فِي كُلِّ دِيْوَانٍ - وَاَلْحِقْنَا بِمَلَائِكَتِهٖ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ
يَنَالُهُ اِنْسَانٌ - اِنَّكَ وَلِيُّ الْعَطَاءِ وَالْاِمْتِنَانِ - اٰمِيْنَ
يَا مُعْطِي يَا وَهَّابُ يَا حَنَّانُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلٰى مَوْعِدِنَا الْمَوَانِي - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلٰى مَلْجَئِنَا الثَّانِي - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلٰى مَوْعِدِنَا الْمَوَانِي - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى

Marfat.com

خِلِنَا الْوَافِي - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى غِيَاثِنَا
الْكَافِي - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى بَحْرِ الْعَظَمَةِ
الرَّبَّانِيَّةِ - وَبَرِّ الْاَسْرَارِ الْاِلٰهِيَّةِ - بَاطِنِ الْعُلُوْمِ
الْقُرْاٰنِيَّةِ - وَظَاهِرِ الْاَنْوَارِ الْوُجُوْدِيَّةِ - قُطْبِ
كَثِيْبِ الزِّيَارَاتِ فِي الْجِنَانِ - وَغَوْثِ حَضْرَةِ الْوَسِيْلَةِ
وَالْاِحْسَانِ - السَّارِيْ سِرُّهٗ فِي جَمِيْعِ الْاَعْيَانِ -
وَالْفَائِضِ نُوْرُهٗ عَلٰى سَائِرِ الْخُلَّانِ - مُحَمَّدِكَ
الْمَحْمُوْدِ وَصَفِيِّكَ يَا رَحْمٰنُ - اَللّٰهُمَّ صِفْنَا بِصِفَاتِهٖ - وَ
اَجْعَلْنَا مِنْ اَخِلَّائِهٖ - وَمُدَّنَا فِي حَيَاتِهٖ - وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ صَلَاةً وَسَلَامًا
يَدُوْمَانِ بِدَوَامِ بَقَائِهٖ - اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ
الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ
بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ - ثَلَاثًا - اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ
فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ
مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ
اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ - ثَلَاثًا - اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعِفَّۃَ وَالْاَمَانَۃَ وَحُسْنَ
الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ (ثلاثا) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ
ثَوَابَ صَلَاتِیْ لِمَحْسُوْدِکَ الْمُتَّقِیْ۔ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ اَھْلِ الْوِرْتِقَا۔ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ
اِلَیْکَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ
لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (ثلاثا)

الٰہی درود و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود بھیج جس کی برکت سے میں تمام حالات میں سلامتی پاؤں۔ الٰہی درود و سلام اور برکت نازل فرما۔ ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود جس کی برکت سے میں تمام اعمال میں اخلاص حاصل کروں۔ الٰہی درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود جن کی برکت سے میری باتیں اور عمل درست ہو جائیں۔ الٰہی درود و سلام اور برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمد پر ایسا درود جس کی برکت سے میں تمام برائیوں سے محفوظ ہو جاؤں۔ الٰہی درود و سلام اور برکت نازل فرما۔ ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود جس کی برکت سے میں تمام شہوتوں سے بچ جاؤں۔ الٰہی درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود جس کی وجہ سے میں تمام غفلتوں سے محفوظ ہو جاؤں۔ درود و سلام آپ پر اے اللہ کے رسول اے میرے آقا! درود و سلام آپ پر، اے میرے آقا اے اللہ کے نبی۔ درود و سلام آپ پر اے میرے آقا اے اللہ کے حبیب! درود و سلام آپ پر اے میرے آقا اے اللہ کے برگزیدہ! درود و سلام

Marfat.com

آپ پر اے میرے آقا اے اللہ کے چُنے ہُوئے درُود وسلام آپ پر
اے میرے آقا اے اللہ کے بندے - درُود وسلام آپ پر اے میرے
آقا، اے بارگاہِ الٰہی کے محبُوب، درود وسلام آپ پر اے میرے
آقا، اے اللہ کی جنتوں کی شہد کی مکھیوں کے بادشاہ ؟ - درُود وسلام
آپ پر اے میرے آقا، اے چھپی نظروں کے مدّوب ! درُود وسلام
اے میرے آقا، اے ایوانِ کبریا کے قائد ! درُود وسلام آپ پر اے
میرے آقا اے برگزیدہ ہستیوں کے یکتا ! درُود وسلام آپ پر اے
میرے آقا، اے اہل مجلس قُرب کے امام، درود وسلام آپ
پر اے میرے آقا اے اہل محبّت کے محبُوب جمال والے ! درود وسلام
آپ پر اے میرے آقا، اے عظمتِ تجلیات کے کوہِ قاف ! درُود و
سلام آپ پر اے میرے آقا، اے اسرار صفاتِ کے بحرِ محیط ! درُود و
سلام آپ پر اے میرے آقا، اے اللہ کے رسُول، آپ پر وہ درُود و
سلام بھیجے جو عظمتِ ذات کے برابر ہُوں، اور آپ کی آل واصحاب
اور بیویوں پر، الٰہی درُود وسلام وبرکت نازل فرما، اپنی بارگاہوں
کے حُسن پر، اور اپنی مصنوعات میں سے جو خوبصُورت تر ہیں اُن پر، جو
تیری ذات کا آئینہ ہیں اور تیری صفات کی تجلّی گاہ، تیری تجلیات کا
قبلہ، تیری عظمتوں کا چہرہ، اور تیری بخششوں کا مغز اور تیری مملکت
میں سب سے بڑا، تیرے رازوں کی آنکھ کی پُتلی اور تیری بڑی مخلوق
کا گوہر یکتا، صاف سُتھرا، برگزیدہ، جس سے وفا کی گئی، وفا والا، سُتھرا
کھرا، ترقی والا، جس کو ترقی دی گئی۔ محبوب، منتخب آدم وخلیل کا وسیلہ
مُوسیٰ ونوحِ جلیل کا واسطہ، عیسیٰ وداؤد کا مددگار، تیرا خوبصُورت

Marfat.com

خلیفہ، ہر نبی و رسول پر فیضان کرنے والا۔ ہر فضیلت والے اور جس پر فضیلت دی گئی، ولی پر عنایت کرنے والے۔ تیرے معزز فرشتوں کی عطا کا خزانہ، اور بغیر کسی چون و چرا ساری کائنات کے لیے تیرے خزانوں کا مختار۔ الٰہی حضور کی روشنی سے ہماری پتلی کو روشنی بخش اور آپ کی نعمتوں سے ہمارے دلوں کو پُر کر دے اور ہر بارگاہ میں حضور کی مجلس کا ہمیں اہل بنا دے۔ اور حضور کی جلالت کا صدقہ، ہم کو ہر اس شہادت گاہ سے ملا دے جسے کوئی انسان پائے۔ تو ہی عطا و احسان کا مالک ہے۔ آمین! اے عطا فرمانے والے بخشنے اور کرم فرمانے والے، الٰہی درود و سلام اور برکت نازل فرما، ہمارے محبوب پاک پر، الٰہی درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے مقام وعدہ و وفا پر۔ الٰہی درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے وفادار محبوب پر الٰہی درود و سلام و برکت نازل فرما، عظمتِ ربانی کے سمندر پر اور خدائی رازوں کی خشکی پر، علومِ قرآنی کے باطن اور انوارِ وجودی کے ظاہر پر۔ جنتوں میں ہونے والی ملاقاتوں کی مرکزی شخصیت۔ بارگاہِ وسیلہ و احسان کے غوث (فریاد رس)، جن کی رُوح تمام موجوداتِ میں ساری اور جن کا نُور تمام دوستوں پر فیض رساں ہے۔ تیرے محمدؐ (جن کی بار بار بکثرت تعریف کی جائے) محمود۔ (ستودہ) لے بہت مہربان تیرے ستودہ۔ الٰہی حضور کی صفائی کا صدقہ ہمیں بھی صاف کر دے، اور ہمیں حضور کے سچے دوستوں میں شامل فرما دے۔ اور ہم کو حضور کی چراگاہ کے درمیان جگہ عطا فرما۔ اور حضور کے بعد آپ کی آل اور صحابہ پر ایسا درود و سلام، جو حضور کی عطا جب تک ہے۔

Marfat.com

باقی رہیں ، اے اللہ! پریشانی دور فرمانے والے! غم ختم کرنیوالے
بے بسوں کی دُعائیں سُننے والے۔ دنیا و آخرت کے رحمان و رحیم!
تو ہی مجھ پر رحم فرماتا ہے تو مجھ پر وہ رحم فرما۔ جس سے میں غیروں
کے ترس کا مُحتاج نہ رہوں۔ یہ تین مرتبہ پڑھے۔ اے اللہ! زمین و
آسمان کے مالک۔ ظاہر و پوشیدہ کو جاننے والے۔ میں اس زندگی
میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ تُو اکیلا ہی معبود برحق ہے تیرا کوئی
شریک نہیں، اور یہ کہ مُحمّد تیرے بندے اور رسُول ہیں۔ الٰہی! اگر تُو
نے مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا۔ تو خرابی کے قریب اور بہتری
سے دُور کر دیا۔ اور مجھے تو بس تیری ہی رحمت کا آسرا ہے لہٰذا
میرے ساتھ وعدہ فرما، کہ قیامت کے دن تُو اسے پورا فرمائے
گا بے شک تُو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تین مرتبہ۔ الٰہی! میں تجھ
سے صحت، خیریت، امانت، اچھے اخلاق تقدیر پر راضی رہنے کا
سوال کرتا ہُوں۔ تین بار۔ الٰہی! میرے دُرُود کا ثواب ان کے لیے
کر دے جو تیرے ستودہ ہیں، ستھرے ہیں اور حضور پر اور حضور کی
ترقی پانے والی آل پر سلام نازل فرما۔ الٰہی! تُو پاک ہے اور تعریف
کا مستحق۔ وہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں
تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجُوع کرتا ہُوں، میں نے
بُرا کیا، اور اپنی جان پر ظلم کیا۔ تو تُو مجھے بخش دے کہ تیرے سوا گناہ
بخشنے والا کوئی نہیں، تین مرتبہ"

یہ دُرود شریف سیدی عثمان میر غنی حنفی مُحمّدی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ کا ہے۔
جسے میں نے ان کی کتاب فتح الرسول ومفتاح بابہ للدخول لمن

Marfat.com

ارادالیہ الوصول" سے نقل کیا ہے، درود وسلام کے موضوع پر یہ بہت عمدہ اور مفید کتاب ہے اس کے خطبہ میں فرماتے ہیں جان لو کہ حضور علیہ السلام کا قرب حاصل کرنے کا قریب تر راستہ درود وسلام ہے۔ تو میں نے چاہا کہ جو درود وسلام حضور کے صحابہ وتابعین اور ان کے پیروکار نیک بندوں نے آپ پر پڑھے، ان کو جمع کر دوں۔ تو میرے کانوں میں کچھ اس قسم کی آواز آئی، جس میں اشارہ تھا کہ جب زیارت ہو گی تو آرزو پوری جائے گی۔ جب میں مدینہ طیبہ، اللہ اس کی مٹی کو پاک رکھے پہنچا تو میں نے اس کے علاوہ تین درود شریف اور لکھے۔ پھر میں نے اس مجموعے کا ارادہ کر لیا، اس ترتیب پر جسے ابھی ذکر کر آیا ہوں، پھر میں حجرہ (حضرت عائشہ کا حجرہ یعنی روضہ اقدس) میں داخل ہوا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا تو میں نے اپنا مقصود باآواز بلند عرض کر دیا اور میں نے خطبہ پڑھنا شروع کر دیا اور اپنے اس قول تک پہنچ گیا "میں نے اس کا نام رکھا اور پردے کے نیچے رات بھر چھوڑے رکھا اور میں نے حضور سے اس کی قبولیت کا سوال کیا، اور فاطمہ زہرا اور حضور کے دونوں ساتھیوں (صدیق وعمر، رضی اللہ عنہم) سے بھی قبولیت کا سوال کیا۔ لوگوں کی قبولیت کا بھی (کہ لوگوں میں مقبول ہو) اور لوگوں کی طرف سے قبول ہونے کا، سو حضور نے قبول فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس درود سے راز کھلیں گے اور حضور کا قرب دو جہانوں میں حاصل ہو گا، اور حضور نے وہ کچھ فرمایا جس کے سمجھنے کی تاب سامعین میں نہیں۔ اور میں نے اس کو حضور کے سامنے جنت کی کیاری میں لکھا۔ سو اعتماد و اعتبار کے لیے تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ سو بھائیو! اگر اللہ کے بندے اور اولاد عدنان کے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دوست بننا چاہتے ہو، تو اس کی طرف دوڑو، میں نے اس کے سات باب اور ہر باب کی پانچ فصلیں مقرر کی ہیں۔ پہلی فصل درود شریف کی فضیلت کے بیان میں۔

Marfat.com

دوسری فصل: اُن درُودوں کے بیان میں، جو حضورؐ نے خود اپنی ذاتِ کاملہ پر پڑھے۔ تیسری فصل ان درُودوں کے بیان میں، جو صحابہ کرام اور تابعین نے حضورؐ پر پڑھے۔ چوتھی فصل ان درُودوں کے بیان میں، جو بعض عارفوں نے آپ پر پڑھے۔ پانچویں فصل ان درودوں کے بیان میں جو مصنف کی زبان پر ماثورہ دُعاؤں کے ساتھ جاری ہُوئے۔

ایک سو ستر ۱۱۷ ہواں درُود شریف باقوتیہ

سیّدی شیخ محمّد الفاسی شاذلی کا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ جَعَلْتَهُ سَبَبًا لِاِنْشِقَاقِ اَسْرَارِكَ الْجَبَرُوْتِيَّةِ۔ وَانْفِلَاقِ اَنْوَارِكَ الرَّحْمَانِيَّةِ۔ فَصَارَ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَةِ الرَّبَّانِيَّةِ۔ وَخَلِيْفَةَ اَسْرَارِكَ الذَّاتِيَّةِ فَهُوَ يَاقُوْتَةُ اَحَدِيَّةِ ذَاتِكَ الصَّمَدِيَّةِ۔ وَعَيْنُ مَظْهَرِ صِفَاتِكَ الْاَزَلِيَّةِ۔ فَبِكَ مِنْكَ۔ صَارَ حِجَابًا عَنْكَ۔ وَسِرًّا مِنْ اَسْرَارِ غَيْبِكَ حُجِبْتَ بِهِ عَنْ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ۔ فَهُوَ الْكَنْزُ الْمُطَلْسَمُ۔ وَالْبَحْرُ الزَّاخِرُ الْمُطَمْطَمُ۔ فَنَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِجَاهِهِ لَدَيْكَ۔ وَبِكَرَامَتِهِ عَلَيْكَ۔ اَنْ تُعَمِّرَ قَوَالِبَنَا بِاَفْعَالِهِ۔ وَاَسْمَاعَنَا بِاَقْوَالِهِ۔ وَقُلُوْبَنَا بِاَنْوَارِهِ۔ وَاَرْوَاحَنَا بِاَسْرَارِهِ۔

Marfat.com

وَاَشْبَاحَنَا بِاَحْوَالِهِ - وَسَرَائِرَنَا بِمُعَامَلَتِهِ - وَبَوَاطِنَنَا
بِمُشَاهَدَتِهِ - وَاَبْصَارَنَا بِاَنْوَارِ مُحَيَّا جَمَالِهِ - وَخَوَاتِمَ
اَعْمَالِنَا فِي مَرْضَاتِهِ - حَتَّى نَشْهَدَكَ بِهِ وَهُوَ بِكَ
فَاَكُوْنَ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَتَيْنِ بِالْحَضْرَتَيْنِ وَاَدُلَّ
بِهِمَا عَلَيْهِمَا وَنَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ نُصَلِّيَ وَنُسَلِّمَ
عَلَيْهِ صَلَاةً وَتَسْلِيْمًا يَلِيْقَانِ بِجَنَابِهِ وَعَظِيْمِ
قَدْرِهِ وَتَجْمَعَنِيْ بِهِمَا عَلَيْهِ - وَتُقَرِّبَنِيْ بِخَالِصِ
وُدِّهِمَا لَدَيْهِ - وَتَنْفَعَنِيْ بِسَبَبِهِمَا نَفْحَةَ الْاَنْبِيَاءِ -
وَتَمْنَحَنِيْ مِنْهُمَا مِنْحَةَ الْاَصْفِيَاءِ - لِاَنَّهُ السِّرُّ
الْمَصُوْنُ - وَالْجَوْهَرُ الْفَرْدُ الْمَكْنُوْنُ - فَهُوَ الْيَاقُوْتَةُ
الْمُنْطَوِيَةُ عَلَيْهَا اَصْدَافُ مَكْنُوْنَاتِكَ - وَالْغَيْهَبُ
الْمُنْتَخَبُ مِنْهَا اَصْنَافُ مَعْلُوْمَاتِكَ - فَكَانَ غَيْبًا
مِنْ غَيْبِكَ وَبَدَلًا مِنْ سِرِّ رَبُوْبِيَّتِكَ حَتَّى صَارَ
بِذٰلِكَ مَظْهَرًا تَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَيْكَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ
كَذٰلِكَ - وَقَدْ اَخْبَرْتَنَا بِذٰلِكَ - فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِكَ بِقَوْلِكَ
(اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ) - فَقَدْ زَالَ
عَنَّا بِذٰلِكَ الرَّيْبُ وَحَصَلَ الْاِنْتِبَاهُ - وَاجْعَلِ
اَللّٰهُمَّ دَلَالَتَنَا عَلَيْكَ بِهِ وَمُعَامَلَتَنَا مَعَكَ مِنْ اَنْوَارِ
مُتَابَعَتِهِ - وَاَرْضَ اَللّٰهُمَّ عَلَى مَنْ جَعَلْتَهُمْ مَحَلًّا
لِلْاِقْتِدَاءِ - وَصَيَّرْتَ قُلُوْبَهُمْ مَصَابِيْحَ الْهُدٰى -
الْمُطَهَّرِيْنَ مِنْ رِيَقِ الْاَحْيَاءِ - وَشَوَائِبِ الْاَكْدَارِ

Marfat.com

مَنْ بَدَتْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ دُرَرُ الْمَعَانِيْ - فَجُعِلَتْ قَلَائِدَ
الْحَقَائِقِ لِاَهْلِ الْمَبَانِيْ - وَاخْتَرْتَهُمْ فِيْ سَابِقِ
الْاَقْدَارِ - اَنَّهُمْ مِنْ اَصْحَابِ نَبِيِّكَ الْمُخْتَارِ -
وَرَضِيْتَهُمْ لِاِنْصَارِ دِيْنِكَ فَهُمُ السَّادَةُ
الْاَخْيَارُ - وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ مَزِيْدَ رِضْوَانِكَ
عَلَيْهِمْ مَعَ الْاٰلِ وَالْعَشِيْرَةِ وَالْمُقْتَفِيْنَ لِلْاٰثَارِ -
وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ ذُنُوْبَنَا وَوَالِدِيْنَا وَمَشَايِخِنَا
وَاِخْوَانِنَا فِي اللّٰهِ وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ -
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ - اَلْمُطِيْعِيْنَ مِنْهُمْ وَاَهْلِ
الْاَوْزَارِ "

ترجمہ:- بے شک اللہ اور اس کے تمام فرشتے اس غیب بتانے والے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو! اور خوب خوب سلام۔ الٰہی! درود و سلام بھیج ان پر، جن کو تو نے اپنے جبروتی رازوں کے فاش کرنے اور اپنے رحمانی انوار کے ظہور کا سبب بنایا، پھر وہ بارگاہِ خداوندی کے نائب اور تیرے اسرار ذاتی کے خلیفہ ہو گئے۔ سو وہ تیری بے مثال اور بے نیاز ذات کی یکتائی کا یاقوت اور تیری ازلی صفات کے ظہور کا سرچشمہ ہیں۔ تیری ذات میں تیری طرف سے تیرا پردہ اور تیرے پوشیدہ رازوں کا راز ہیں، جن کو تو نے اپنی اکثر مخلوق سے پردے میں رکھا۔ پس وہ قیمتی چھپا خزانہ اور موجزن سمندر ہیں۔ پس الٰہی ہم تجھ سے حضور کے اس مرتبہ کے، جو تیری بارگاہ میں آپ کو حاصل ہے۔

Marfat.com

اور اس عزّت کے جو تیرے حضور ان کی ہے، کے وسیلہ سے،
سوال کرتے ہیں کہ ہماری باتوں کو حضور کے افعال سے اور ہمارے
کانوں کو حضور کے اقوال سے اور ہمارے دلوں کو حضور کے انوار
سے اور ہماری رُوحوں کو حضور کے اسرار سے اور ہمارے جسموں
کو آپ کے احوال سے اور ہمارے سینوں کو آپ کے معاملات
سے اور ہمارے باطنوں کو آپ کے مشاہدے سے اور ہماری
آنکھوں کو آپ کے نورِ جمال سے اور ہمارے اعمال کا خاتمہ آپ
کی رضا سے آباد رکھ تاکہ حضور کے ذریعے ہم تجھے دیکھیں اس حال
میں کہ حضور تیرے ساتھ ہوں دونوں بارگاہوں کے نائب ہوں دونوں
کے ساتھ ہوں، اور دونوں سے دونوں پر رہنمائی فرمائیں۔ اور الٰہی
ہمارا تجھ سے سوال ہے کہ حضور پر ایسا درود وسلام بھیج جو حضور کی
بارگاہ بلند مرتبت میں ملیں اور ان کے صدقے میں بھی وہاں موجود ہوں۔
اور اس خالص محبت کے صدقے جو درود وسلام سے حضور کو ہے،
مجھے بھی قرب حاصل ہو، اور ان کی وجہ سے مجھے بھی نیکوں کی ہوا
میسر ہو، اور اس کے وسیلہ سے مجھے بھی پاکیزہ لوگوں کا حصّہ ملے۔
کہ یہی محفوظ راز ہے اور یہی بے مثال چھپا موتی ہے اور تیری کائنات
کی سیپیوں میں لپٹا ہوا یہی تو یاقوت ہے اور وہ گہرا سمندر جس سے
تیری معلومات کی مختلف قسمیں چُنی گئیں پس وہ تیرے سے غیب اور
تیرے رازِ ربوبیت کا بدلہ، یہاں تک کہ اس سے وُہ تیری ذات
پر دلالت کرنے والا مظہر بن گیا، اور ایسا کیوں نہ ہو، جب کہ اس
کی خبر خود تُو نے اپنی محکم کتاب میں ہم کو دی اس فرمان سے اِنَّ

Marfat.com

اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ - بے شک جو لوگ
تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ بعینہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں"۔ اس سے
ہمارا شک ختم ہوا اور ہم بیدار ہو گئے۔ الٰہی! حضور کے طفیل اپنی ذات
کی ہم کو رہنمائی فرما اور حضور کے انوارِ اطاعت کے صدقے ہم سے
معاملہ فرما اور الٰہی! ان سے راضی ہو، جن کو تُو نے قابل اقتداء
بنایا اور جن کے دل تُو نے ہدایت کے چراغ بنائے جو غیروں کی
غلامی سے پاک اور میل کے دھبوں سے مصفّا ہیں جن کے دلوں میں
معنی کے موتی چمکتے ہیں جن کو علم و فن کے بانیوں کے لیے تحقیق کے
ہار بنایا گیا۔ اور جن کو تُو نے اپنے دین کا مددگار بنایا بے شک وہ تیرے
نبیٔ مختار کے دوستوں میں سے ہیں، اور جن کو تُو نے اپنے دین کا
مددگار بنایا۔ یہی نیک سردار ہیں۔ الٰہی ان پر اپنی مزید رضا دونی چونی
فرما دے۔ آل اور خاندان کے ساتھ اور ان کے نقوشِ قدم تلاش
کرنے والوں کے ساتھ۔ الٰہی! ہمارے والدین، ہمارے مشائخ
اور خُدا کی رضا کے لیے بننے والے ہمارے بھائیوں کو بخش دے
اور تمام ایماندار مَردوں اور عورتوں کو، مسلمان مردوں اور عورتوں
کو نیکوں اور بَدوں کو"

یہ دُرود یاقوتیہ ہمارے شیخ، استاذ کبیر۔ عارفِ شہیر سیدی شیخ محمد فاسی
شاذلی کا ہے، جو آج کل حرمین شریفین میں آئے ہوئے ہیں۔ اللہ ان سے راضی
ان کے عالم، فاضل، کامل خلیفہ، سیدی۔ سید محمد مُبارک مغربی جو آج کل دمشق
شام میں ہیں نے مجھے بتایا کہ میں نے شیخ سے سُنا کہ اس دُرود شریف کی تالیف
کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور شہادت

Marfat.com

کی انگلی سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یہ محفوظ راز ہے پھر حضور نے یہ درود شریف حاضرینِ مجلس کے سامنے پیش فرمایا پھر مجھے اس کی قبولیت سے نوازا گیا، اور القطب نے فرمایا، جو شخص صبح و شام یہ درود شریف تین تین مرتبہ پڑھے اس کو حضور علیہ السلام کا دیدار بیداری اور نیند میں، حسّی اور معنوی طور پر بکثرت حاصل ہوگا۔ استاذ فرماتے ہیں، کہ ایک بھائی سات دن تک گوشہ نشینی کی حالت میں یہ درود شریف مسلسل پڑھتے رہے اور اس وقت تک باہر نہ آئے جب تک بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت نہ کر لی۔ پھر سرکار سے علوم و اسرار حاصل کیے الخ میں کہتا ہوں میں نے خود شیخ رضی اللہ عنہ سے مصر میں ۱۰۰۰ میں ملاقات کی اور ان سے طریقہ شاذلیہ حاصل کیا۔ اس وقت میں جامعہ ازہر مصر میں طالب علم تھا۔ میں آپ کی مجلس اور حلقۂ ذکر میں حاضر ہوا۔ اور مجھے آپ کی برکت حاصل ہوئی۔ خدا کا شکر ہے۔

۱۱۸ ایک سو اٹھارہواں درود شریف

سیدی عبداللہ بن عمر باعلوی کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَھَبُ لَنَا بِھَا اَکْمَلَ الْمُرَادِ وَفَوْقَ الْمُرَادِ فِی دَارَیِ الدُّنْیَا وَدَارَیِ الْمَعَادِ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ۔

ترجمہ: الٰہی! درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود

Marfat.com

جس کے عوض تو ہم کو کامل تر مُراد بخش دے اور مُراد سے اُوپر۔ دنیا و آخرت میں، اور حضور کی آل و اصحاب پر، اور برکت و سلام اپنی معلومات کے برابر، اور میری معلومات کے برابر، اور اپنی معلومات بھر"

اس دُرود شریف کو میرے مشائخ کے شیخ، امام، علامہ، شام کے محدّث سیدی شیخ عبدالرحمٰن الکزبری رحمۃ اللہ نے اپنی سندات کے مجموعہ میں ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ مجھے اس کی اجازت ہمارے شیخ شریف عبداللہ بن عمر باعلوی حضرمی حسین نے دی۔ ان سے میری ملاقات مکہ مکرمہ میں ہوئی ۱۲۸۲ھ میں ہوئی۔ آپ روضہ اقدس کے پاس مواجہہ شریف کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے فرمانے لگے یہ دُرود شریف مجھے سرکار نے الہام کیا ہے۔

ایک سو اُنیسواں (۱۱۹) دُرود شریف

سیدی شیخ حسن ابوحلاوہ الغزنی کا

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْحَبِیْبِ الْمَحْبُوْبِ شَافِی الْعِلَلِ وَمُفَرِّجِ الْکُرُوْبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ"

الٰہی! دُرود و سلام بھیج، ہمارے آقا محمدؐ پر، جو حبیب و محبوب ہمیں۔ بیماریوں سے شفا بخشنے والے، تکلیفیں دُور فرمانے والے، اور آپ کی آل و اصحاب پر"

یہ درود شریف تکلیفیں دُور کرنے کے لیے مجرّب ہے، مجھے سیدی ولی سچے عقیدے والے شیخ ابوحسن حلاوہ الغزنی نے یہ دُرود شریف بتایا اور اس

Marfat.com

کی اجازت دی، اس وقت آپکا وطن بیت المقدس تھا۔ یہ ۱۳۰۶ھ کی بات ہے۔ میں نے ان سے اپنے رنج والم کی شکایت کی تھی۔ تو جتنا اللہ نے چاہا میں نے اس کو پڑھا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے میرا درد وغم دُور فرما دیا۔ اور میری آرزُو وتمنّا سے بڑھ کر اللہ کے فضل وکرم اور نبی علیہ السلام پر ان بابرکت الفاظ سے درود وسلام کی برکت سے ملا۔ اس تاریخ سے ایک سال بعد شیخ انتقال فرما گئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور ان کی برکتوں سے ہم کو فیضیاب فرمائے۔

(۱۲۰) ایک سو بیسواں دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ صَلٰوۃً تَحُلُّ بِھَا الْعُقَدَ وَتَفُكُّ بِھَا الْکُرَبَ "

الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر، جو نبیٔ اُمّی، پاک اور صاف ہیں، ایسا دُرود بھیج، جس سے گرہیں کھل جائیں اور مشکلات حل ہو جائیں"

اس دُرود شریف کو شیخ شہابُ الدین احمد بن عبد الطیف الشرجی الزبیدی مؤلف مختصر البخاری نے اپنی کتاب "الصلات والعوائد" میں ذکر کیا ہے اور ایک نیک آدمی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ جو شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ... ..... آخر تک اور اسے بار بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دفع فرما دے گا۔ الخ۔

Marfat.com

(۱۲۱) ایک سو اکیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
آلِہٖ قَدْرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ وَاَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَوَفِّقْنَا
لِمَا تَرْضَاہُ۔ وَاصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَیْنِ
رَیْحَانَتَیْ خَیْرِ الْاَنَامِ۔ وَعَنْ سَائِرِ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
الْکِرَامِ۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ دَارَ السَّلَامِ۔ یَا حَیُّ
یَا قَیُّوْمُ یَا اللّٰہُ۔

ترجمہ: الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، اور حضور کی آل پر، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ کی مقدار، اور ہمیں غنی فرما دے اور ہماری حفاظت فرما اور ہمیں ان باتوں کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ اور ہم سے برائی ہٹا دے اور حسنین سے راضی ہو، جو خیرالانام کے پھول ہیں اور حضور علیہ السلام کی تمام آل و اصحاب سے جو معزز ہیں اور ہم کو جنت میں داخل فرما جو محفوظ مقام ہے۔ اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے اللہ"

میں نے یہ درود شریف عارف باللہ سیدی ابن عطاء اللہ اسکندری کی کتاب "مفتاح الفلاح و مصباح الارواح" کے آخری ورق پر لکھا دیکھا ہے۔ یہ ورق کتاب سے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی "یہ درود شریف ہر مقصد کے لیے سو سے ہزار بار تک پڑھے اور نبی کریم علیہ السلام کے دیدار کے لیے ایک ہزار بار اگر توفیق ہو تو ہر روز ایک ہزار

Marfat.com

بار پڑھے ۔ اللہ اس کو کامل غنی کر دے گا اور تمام مخلوق اس سے محبت کرے گی۔ تکلیفیں اور بلائیں دور ہوں گی۔ اس کے فضائل بیان سے باہر ہیں۔ عبارت ختم ہوئی۔

(۱۲۲)
ایک سو بائیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَکَ یَاجِیْبَنَا یَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ یَانِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاھِرُ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ۔ اَللّٰھُمَّ وَاجْعَلْنَا مِنْ خَیْرِ الْمُصَلِّیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ عَلَیْہِ وَمِنْ خَیْرِ الْمُقَرَّبِیْنَ مِنْہُ وَالْوَارِدِیْنَ عَلَیْہِ وَمِنْ اَخْیَارِ الْمُحِبِّیْنَ فِیْہِ وَالْمَحْبُوْبِیْنَ لَدَیْہِ وَفِرْ حَنَایَہٗ فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیَامَۃِ وَاجْعَلْہُ لَنَا دَلِیْلًا اِلٰی جَنَّۃِ النَّعِیْمِ بِلَا مَؤُنَۃٍ وَلَا مَشَقَّۃٍ وَلَا مُنَاقَشَۃِ الْحِسَابِ وَاجْعَلْہُ مُقْبِلًا عَلَیْنَا وَلَا تَجْعَلْہُ غَاضِبًا عَلَیْنَا وَاغْفِرْ لَنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْمَیِّتِیْنَ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔"

ترجمہ: الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے برگزیدہ محبوب کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے ہمارے محبوب اے محمدؐ،

Marfat.com

بے شک ہم آپ کو وسیلہ بناتے ہیں، آپ کے رب کی طرف، تو بڑے آقا کریم کے حضور ہماری سفارش کیجیے۔ اے بہترین رسول الٰہی! ہمارے بارے میں حضور کی سفارش اس عظمت کے صدقے مقبول فرمالے۔ جو تیرے حضور سرکار کو حاصل ہے۔ الٰہی! ہم کو حضور علیہ السلام پر بہترین درود وسلام پڑھنے والے بنا دے۔ اور حضور کا بہترین قرب حاصل کرنے والے اور حاضری دینے والے کر دے اور بہترین محبت کرنے والے اور حضور کی بارگاہ میں بہترین محبوب کر دے، اور حضور کے صدقے میدانِ محشر میں ہمیں خوشیاں منانے والوں میں کر دے اور سرکار کو نعمتوں بھرے جنتوں کی طرف ہمارا رہنما بنا دے۔ بلا محنت و مشقت، بغیر کڑید حساب کے اور سرکار کی توجہ ہم پر فرما دینا۔ اور حضور کو ہم پر ناراض نہ فرمانا۔ ہم کو بھی اور تمام زندہ و وفات یافتہ مسلمانوں کو بھی بخش دے اور ہماری آخری آواز یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ پروردگار عالمین کے لیے۔"

یہ دعا حضور علیہ السلام پر درود اور آپ کو وسیلہ بنانے پر مشتمل ہے اس کو دلائل الخیرات کے مصنف نے ذکر کیا ہے اور شارح نے کہا کہ اس جیسی دعا امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے اور اس کو حسن صحیح غریب کہا ہے امام نسائی۔ ابن ماجہ۔ طبرانی نے بھی بیان کی ہے۔ طبرانی نے اس سے پہلے ایک قصہ لکھا ہے۔ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور حاکم نے اس کو شرط بخاری و مسلم پر صحیح قرار دیا ہے۔ بیہقی نے بھی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے اور صحیح

Marfat.com

قرار دیا ہے۔ نسائی کے الفاظ یہ ہیں۔ ایک نابینا شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دُعا فرمائیں کہ بینائی ٹھیک کر دے، فرمایا، میں تجھے اسی حال پر چھوڑ دُوں؟ عرض کیا، یا رسول اللہ! بینائی نہ ہونے کی وجہ سے سخت پریشان ہُوں، فرمایا جاؤ وضو کر کے دو رکعت (نفل) پڑھو پھر کہو۔ اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلٰی رَبِّیْ بِکَ اَنْ یَّکْشِفَ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ "الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلہ سے، اے محمد! بے شک میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری آنکھ سے پردہ کھول دے۔ اے اللہ حضور کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما" دُعا مانگ کر فارغ ہوا تو اللہ نے آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا، اور مُصنّف نے جو الفاظ نقل کیے ہیں ابنِ ثابت نے بھی اپنی کتاب "الکفایہ" میں معمولی تبدیلی سے یہی نقل کیے ہیں۔ اور مُصنّف کے نزدیک لفظ زائد بھی ہیں اور ابن ثابت نے اس روایت کو نبی علیہ السلام کی زیارت کے بیان میں نقل کیا ہے، اور کہا کہ نبی علیہ السلام اور آپ کے دونوں ساتھیوں پر سلام عرض کر کے، پھر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹ آئے۔ کثرت سے دُعا کرے اور حضور علیہ السلام کی شفاعت طلب کرے مثلاً... الٰہی! میں آپ سے سوال کرتا اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہُوں آگے تمام عبارت وہی ہے جو مذکور ہوئی پھر یہ الفاظ ہیں وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ شارح دلائل کی عبارت ختم ہوئی۔

Marfat.com

(۱۲۳) ایک سو تیئیسواں درود شریف

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِکَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ"

الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل، صحابہ، ازواج، اولاد اور گھر والوں پر اپنی معلومات کے برابر۔ ایسا درود جو تیری حکومت کے ساتھ دائمی ہو"

میں نے یہ درود شریف علامہ شیخ محمد صالح زمیں زبیری زمزمی مکی شافعی رحمۃ اللہ کے فتاوٰی میں دیکھا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ علامہ سیدی الصغیر ابن میارمن نے کہا کہ جس نے ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھا گویا اس نے چالیس مرتبہ دلائل الخیرات پڑھی"۔ زبیری کی عبارت ختم ہوئی۔ پھر میں نے یہی بات کتاب کنوز الاسرار میں دیکھی، اس کی عبارت یہ ہے جو مجھے شیخ عیاش (اللہ ان کی حفاظت فرمائے) نے عطا کی یہ درود شریف قابل اعتماد لوگوں نے شیخ سیدی صغیر بن میارہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اللہ ان سے ہمیں نفع دے لوگوں کا کہنا ہے کہ جس نے اسے ایک مرتبہ پڑھا گویا اس نے چالیس مرتبہ دلائل الخیرات پڑھی۔ اس کے الفاظ قریب قریب اس طرح ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ" الٰہی! ہمارے آقا محمد پر، علم خدا کی تعداد کے برابر درود بھیج۔ ایسا درود جو حکومتِ الٰہیہ کے دوام کے ساتھ

Marfat.com

دائمی ہوتا۔

(۱۲۴) ایک سو چوبیسواں درود شریف

سیدی شیخ عبداللطیف بن موسیٰ بن عجیل یمنی کا

اَللّٰھُمَّ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَا رَبِّ یَا اللّٰہُ یَا رَبِّ یَا اَللّٰہُ یَا رَبِّ یَا اللّٰہُ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَفِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَوَقْتٍ وَنَفَسٍ وَلَمْحَۃٍ وَلَحْظَۃٍ وَخَطْوَۃٍ وَطَرْفَۃٍ یَطْرِفُ بِھَا اَھْلُ السَّمٰوٰتِ وَاَھْلُ الْاَرْضِ وَکُلِّ شَیْءٍ ھُوَ فِیْ عِلْمِکَ کَائِنٌ اَوْ قَدْ کَانَ اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ فِیْ مُدَّۃِ حَیَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ اَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِکَ اَلْفَ اَلْفِ اَلْفِ صَلَاۃٍ وَسَلَامٍ مَضْرُوْبَیْنِ فِیْ مِثْلِ ذٰلِکَ وَاَمْثَالِ ذٰلِکَ عَلٰی عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَمَوَالِیْہِ وَخُدَّامِہٖ وَمُحِبِّیْہِ اِلٰھِیْ

Marfat.com

اِجْعَلْ كُلَّ صَلَاةٍ مِنْ ذٰلِكَ تَفُوْقُ وَتَفْضُلُ صَلَاةَ
الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِيْنَ
اَجْمَعِيْنَ كَفَضْلِهِ الَّذِيْ فَضَلْتَهُ عَلٰى كَافَّةِ خَلْقِكَ
يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ
وَاَشْيَاعِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَمَوَالِيْهِ وَخُدَّامِهٖ
وَمُحِبِّيْهِ اَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ - وَعَدَدَ الْمَعْلُوْمَاتِ -
وَعَدَدَ الْحُرُوْفِ وَالْكَلِمَاتِ - وَعَدَدَ السُّكُوْنِ وَالْحَرَكَاتِ
صَلَاةً تَمْلَاُ الْاَرْضِيْنَ وَالسَّمٰوَاتِ - وَمِلْءَ مَا
بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ
الرِّضَا وَزِنَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْعَرْشِ وَعَدَدَ الْحُجُبِ
وَالسُّرَادِقَاتِ - وَعَدَدَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى
وَالصِّفَاتِ الْعُلْيَا - رَبِّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ -
يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا رَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ وَسَهَا عَنْ ذِكْرِكَ

Marfat.com

وَذَكَرَهُ الْغَافِلُوْنَ وَعَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ
وَعَدَدَ مَا اَحْصَاهُ الْمُحْصُوْنَ وَعَدَدَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ
الْمُتَكَلِّمُوْنَ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ
الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ -
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا تُحِبُّ اَنْتَ وَتَرْضٰى - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا يَنْبَغِيْ لِشَرَفِ نُبُوَّتِهٖ وَعَظِيْمِ
قَدْرِهٖ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ
الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا
وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

Marfat.com

وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ
حَرْفٍ جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ وَبِعَدَدِ مَا عُلِمَ وَمَا يُعْلَمُ وَاَنْزِلْهُ
الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

Marfat.com

اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ وَحَنِّنْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا) لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
الْبَرِّ الرَّحِيْمِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَمَا سَبَّحَ
لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ
وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ

Marfat.com

إِلَيْكَ بِأَدْنَكَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ وَعَلَيْهِ
السَّلَامُ وكل يوم ثلاث مرات ويوم الجمعة مائة مرة۔
صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَ
جَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ
وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ
الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ عَبْدِكَ
وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَفَاتِحِ الْبِرِّ
وَمُعَلِّمِ الْحِكْمَةِ وَرَسُولِ الْهُدَى وَالرَّحْمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ
دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ وَبَارِئَ الْمَسْمُوكَاتِ وَخَالِقَ الْمَخْلُوقَاتِ
اِجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَةَ
تَحَنُّنِكَ وَفَضَائِلَ آلَائِكَ وَأَزْكَى تَحِيَّاتِكَ وَأَوْفَى سَلَامِكَ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ
السَّيِّدِ الْكَامِلِ وَالْمِفْتَاحِ الْخَاتِمِ وَالْأَوَّلِ الْآخِرِ
الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ وَالسَّاحِي الْجَامِعِ الدَّافِعِ
لِجَيْشَاتِ الْأَبَاطِيلِ۔ وَالنُّورِ الْهَادِي مِنَ الْأَضَالِيلِ
أَمِينِكَ الْمَأْمُونِ۔ وَخَازِنِ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي
الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى اِسْمِهِ فِي الْأَسْمَاءِ وَعَلَى جَسَدِهِ
فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى رُوحِهِ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى
قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ صَلَاةً تَتَضَاعَفُ أَعْدَادُهَا

Marfat.com

وَبِتَرَادُفِ إِمْدَادِهَا صَلَاتُكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ
عَلَيْهِ بِدَوَامِكَ - وَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ عَلَى جَسَدِهٖ
وَأَصْحَابِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَذٰلِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَوْلَادِهٖ وَ
أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ وَأَصْهَارِهٖ
وَأَنْصَارِهٖ وَأَشْيَاعِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ
وَأُمَّتِهٖ. وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَالرَّسُوْلِ الْمُجْتَبٰى وَالْحَبِيْبِ الْمُعْتَبَرِ
وَالْمُقَدَّمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالشَّفِيْعِ فِي الْمَحْشَرِ
صَاحِبِ اللِّوَاءِ الْمَعْقُوْدِ - وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ - الْمُسَمّٰى
بِالْكَوْثَرِ - الَّذِيْ خَتَمْتَ بِهِ النَّبِيِّيْنَ بِالرِّسَالَةِ وَالدَّلَالَةِ
وَالْبِشَارَةِ وَالنِّذَارَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَالسُّرَّةِ
وَأَسْرَيْتَ بِهٖ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى - إِلَى السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى - إِلٰى
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى - إِلٰى قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى -
وَأَرَيْتَهُ الْآيَةَ الْكُبْرٰى - وَأَنَلْتَهُ الْغَايَةَ
الْقُصْوٰى - وَأَكْرَمْتَهُ بِالْمُكَالَمَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ
وَالْمُعَايَنَةِ بِالنَّظَرِ وَخَصَصْتَهُ بِالْحُبِّ وَالْقُرْبِ

Marfat.com

وَالتَّمْكِيْنِ - وَاَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ - وَخَاطَبْتَهُ وَوَصَفْتَهُ
بِقَوْلِكَ الْكَرِيْمِ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ - تكرد عشرًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ
وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَمَوَالِيْهِ وَخُدَّامِهٖ
وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ (ثلاثا) وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَاَتَمَّ سَلَامِكَ
وَاَنْمٰى بَرَكَاتِكَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْاَمْدَادَ -
وَتُحِيْطُ بِالْاَحَادِ - صَلٰوةً لَاغَايَةَ لَهَا وَلَا اَمَدَ لَهَا
وَلَا انْقِضَاءَ لَهَا صَلٰوةً مُتَّصِلَةً اَبَدِيَّةً سَرْمَدِيَّةً
تَدُوْمُ بِدَوَامِ مُلْكِكَ يَا دَائِمُ يَا كَرِيْمُ
يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ - وَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ - وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ - وَعَلٰى اٰبَائِهٖ اِبْرَاهِيْمَ
وَاِسْمَاعِيْلَ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ - وَ
الْمُرْسَلِيْنَ - وَاٰلِ كُلٍّ مِّنْهُمْ وَاَوْلَادِهِمْ - وَاَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّيَّتِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ - وَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

Marfat.com

خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ - وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ - وَعَلَى اُولِي الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ -
وَعَلَى الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ - وَصَلِّ
يَا رَبِّ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ - وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهِ
الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ - وَعَلَى حَمَلَةِ عَرْشِكَ
وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلَى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ
وَاِسْرَافِيْلَ وَعِزْرَائِيْلَ وَعَلَى جَمِيْعِ مَلَائِكَةِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ - وَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ
عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ - وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهِ
الطَّيِّبِيْنَ وَالطَّاهِرِيْنَ - وَعَلَى الصَّالِحِيْنَ مِنَ
الْاِنْسِ وَالْجِنِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُمْ وَالْمُسْلِمِيْنَ - وَصَلِّ
يَا رَبِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ - وَسَيِّدِ الْاُمَّةِ
وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ - وَجَلَّاءِ الظُّلْمَةِ - عَدَدَ الشَّفْعِ
وَالْوَتْرِ - وَعَدَدَ السَّحَابِ وَالْقَطْرِ - وَعَدَدَ ذَرَّاتِ
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ - وَعَدَدَ الثِّمَارِ وَوَرَقِ الْاَشْجَارِ -
وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ
النَّهَارُ - وَعَدَدَ نَعْمَائِكَ وَاِفْضَالِكَ وَآلَائِكَ
وَعَدَدَ كَلِمَاتِكَ الْمُبَارَكَاتِ الطَّيِّبَاتِ - صَلَاةً تُنْجِيْنَا

Marfat.com

بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاِحَنِ وَالْمِحَنِ وَالْاَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ
وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ وَالْاَمْرَاضِ
وَالْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ - وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ
الْعُيُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ - وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ
الذُّنُوْبِ وَتَمْحُوْ بِهَا عَنَّا الْخَطِيْئَاتِ - وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا
جَمِيْعَ مَا نَطْلُبُ مِنَ الْحَاجَاتِ - وَتَرْفَعُنَا بِهَا
عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ - وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى
الْغَايَاتِ - مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ
الْمَمَاتِ - يَا رَبِّ يَا اللّٰهُ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ - رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - اَللّٰهُمَّ وَتَقَبَّلْ
شَفَاعَةَ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْكُبْرٰى - وَبَلِّغْهُ
بِنَظَرِكَ اِلَيْهِ نِهَايَةَ الْبُشْرٰى - وَارْفَعْ
دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا - وَاٰتِهِ سُؤْلَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى -
كَمَا اٰتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى - وَاَعْطِهِ اَفْضَلَ
مَا سَاَلَكَ لِنَفْسِهِ وَاَفْضَلَ مَا سَاَلَكَ لَهُ اَحَدٌ
مِنْ خَلْقِكَ وَاَفْضَلَ مَا اَنْتَ مَسْئُوْلٌ لَهُ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ - اَللّٰهُمَّ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ
فِيْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ
وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ الْاَعْلٰى وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ
وَالْمَنْزِلَةَ الشَّامِخَةَ الْعَالِيَةَ الْمُنِيْفَةَ وَاَجْزِهِ
عَنَّا يَا رَبِّ مَا هُوَ اَهْلُهُ وَاَجْزِهِ عَنَّا اَفْضَلَ

Marfat.com

مَاجَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ - وَزِدْنِي دَرَجَتِهٖ وَشَرَفِهٖ
وَرِفْعَتِهٖ - اَللّٰهُمَّ وَاَحْيِنَا مُسْتَمْسِكِيْنَ بِسُنَّتِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ
وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اُمَّتِهٖ - وَاُسْتُرْنَا بِذَيْلِ
حُرْمَتِهٖ - وَاَمِتْنَا عَلٰى دِيْنِهٖ وَمِلَّتِهٖ - وَاُحْشُرْنَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَتِهٖ - وَاُسْقِنَا مِنْ حَوْضِهٖ
وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ - مَعَ اَهْلِهٖ وَخَاصَّتِهٖ -
وَاُجْمَعْنَا بِهٖ وَبِهِمْ فِي مَقْعَدِ الصِّدْقِ عِنْدَكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ يَاحَنَّانُ
يَامَنَّانُ يَا رَحْمٰنُ (ثلاثا) - رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ بِحُرْمَةِ هٰذَا النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ - وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ - صَلِّ اَللّٰهُمَّ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَذْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ -
وَاَهْلِبَيْتِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ
وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَلَّتِيْ لَاتَنْفَدُ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عَدَدَ مَا عُلِمَ وَمِلْءَ
مَا عُلِمَ وَاسْتَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ يَا
غَفُوْرُ يَا تَوَّابُ وَاَعُوْذُ بِعِلْمِكَ مِنْ جَهْلِيْ وَ
بِغِنَاكَ مِنْ فَقْرِيْ وَبِعِزِّكَ مِنْ ذُلِّيْ وَبِحَوْلِكَ

Marfat.com

وَقُوَّتِكَ مِنْ عَجْزِیْ وَضَعْفِیْ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی
اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ
ای من النقصان بعد الزیادۃ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِمُعَافَاتِكَ
مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی
نَفْسِكَ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ
وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ
الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الدُّوْنِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَالْحُسَّادِ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ
قَهْرِ الرِّجَالِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ
وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ وَاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَظَاهِرَهُ
وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ - اٰمِیْنَ -
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ
عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ عَبْدُكَ
وَنَبِیُّكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا
اللّٰهُ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا

Marfat.com

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

سب تعریفیں اللہ کے لیے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر، سب تعریفیں اللہ کے لیے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے، سب تعریفیں اللہ کے لیے۔ اے پروردگار! اے اللہ! اے پروردگار! اے اللہ! اے زندہ! اے قائم رہنے والے! اے زندہ! اے قائم رہنے والے! اے جلال و عزت والے۔ اے جلال و عزت والے۔ اے جلال و عزت والے! اے آسمانوں اور زمین کو نو پیدا کرنے والے! الٰہی! میرا تجھ سے سوال ہے کہ تو میرے لیے اس ساعت اور ہر ساعت و وقت، ہر سانس و لمحہ، لحظہ، قدم اور آسمانوں و زمینوں والے جو آنکھیں جھپکتے ہیں اور جو کچھ تیرے علم میں ہونے والا ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے الٰہی! میرا تجھ سے سوال ہے کہ اس سب کی تعداد کے برابر میری زندگی اور مرنے کے بعد آٹھ آٹھ گنا اور اس سے ہزاروں گنا بڑھا چڑھا کر درود و سلام جن کو اتنے ہی مزید اعداد و شمار میں نسب دی جائے اور کئی گنا ہو کر تیرے بندے، نبی، رسول اور پیارے آقا محمد نبی امی رسول عربی پر ہو اور آپ کی آل، صحابہ، اولاد بیویوں اور بچیوں اور گھر والوں، آپ کے شمائل دوستوں، پیروکاروں، غلاموں، خادموں اور دوستوں پر ہو۔ الٰہی! ان میں سے ہر درود و سلام اس درود سے افضل ہو جو زمینوں اور آسمانوں والے سب مل کر آپ پر پڑھتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح تیرا دیا ہوا۔

Marfat.com

فضل وکرم تمام مخلوق سے بڑھ کر ہے جو تُو نے آپ کو عطا فرمایا۔ اے
سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے سب سے زیادہ رحم فرمانے
والے! الٰہی! ہماری طرف سے قبول فرما بے شک تُو سُنتا جانتا ہے
الٰہی! درُود وسلام بھیج اپنے بندے نبی اور رسول پر، جو ہمارے سردار
ہیں محمّد صلی اللہ علیہ وسلم، جو نبیٔ اُمّی اور رسولِ عربی ہیں اور آپ کی
آل وصحابہ پر اولاد، ازواج اور بچّوں پر۔ آپ کے سُسرال، مددگاروں
پیروکاروں پر، آپ کے دوستوں، خادموں اور محبت کرنے والوں پر۔ افضل
درُود، معلومات کی تعداد کے برابر، حروف اور کتابوں کی تعداد کے برابر،
سکُون وحرکات کے برابر۔ ایسا درُود جو زمینوں اور آسمانوں کو بھر دے۔
اور ان دو کے درمیان جو فضا ہے اس کو بھر دے۔ میزان کے برابر، علم
کی انتہا، رضا کی حد کرسی وعرش کے وزن کے برابر، پردوں اور سرپردوں
کے برابر۔ اسمائے حُسنیٰ کے برابر۔ صفات عالیہ کے برابر، اے پروردگار مجھ
سے تقبل فرما۔ اے دعائیں قبول کرنے والے! اور بھلائیوں کے مالک!
اور درجے بلند فرمانے والے۔ الٰہی درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمّد پر،
جو نبیٔ اُمّی ہیں، رسولِ عربی ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر، اولاد و
ازواج اور بچیوں پر اور نبی علیہ السلام کے گھر والوں پر، جب تک ذکر
کرنے والے تیرا اور ان کا ذکر کرتے رہیں اور جب تک تیرے اور حضور
علیہ السلام کے ذکر کرنے سے ذکر کرنے والے غافل ہوں اور ذکر
کرنے والوں کے ذکر کے برابر، اور حساب کرنے والوں کے حساب
کے برابر، اور کلام کرنے والوں کے کلام کے برابر، الٰہی! درُود وسلام
بھیج اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسُول ہمارے آقا محمّد پر جو نبیٔ

Marfat.com

اُمّی اور رسُول عربی ہیں اور آپ کی آل واصحاب، اولاد وازواج پر اور آپ کے اہلِ خانہ پر، ایسا درُود جو تیرے شایانِ شان ہو، الٰہی درُود و سلام بھیج اپنے بندے نبی اور رسُول پر، جو ہمارے آقا محمّد ہیں۔ نبی اُمّی اور رسول عربی، اور آپ کی آل وصحابہ اولاد وازواج پر گھر والوں پر ایسا درُود جو آپ کے شایانِ شان ہو۔ الٰہی درود وسلام بھیج اپنے بندے اپنے نبی اپنے رسول سیّدنا محمّد پر جو نبی اُمّی اور رسُولِ عربی ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر اولاد وازواج پر، آپ کے گھر والوں پر جیسے تو چاہے اور پسند فرمائے۔ الٰہی! درود وسلام نازل فرما، اپنے بندے نبی اور رسُول ہمارے آقا محمّد پر، جو نبی اُمّی اور رسولِ عربی ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب، اولاد وازواج پر اور اہلِ خانہ پر، جو آپ کے مرتبہ نبوت اور بلند درجہ کے شایان ہو۔ الٰہی درود وسلام نازل فرما اپنے بندے نبی اور رسُول ہمارے آقا محمّد پر، جو نبی اُمّی اور رسول عربی ہیں، اور آپ کی آل و اصحاب، ازواج واولاد پر اور اہلِ خانہ پر، ایسا درُود جس میں تیری رضا بھی ہو اور آپ کا حق بھی ادا ہو، اے اللہ درُود وسلام بھیج اپنے بندے اپنی اور اپنے رسُول پر۔ ہمارے آقا محمّد نبی اُمّی اور رسول عربی پر، اور آپ کی آل، اصحاب، اولاد وازواج پر اور اہلِ خانہ پر، ہر اس حرف کے بدلے جس پر قلم جاری ہوا، اور عدد معلوم کے برابر، اور جو آگے معلوم ہو گا۔ اس کا اور قیامت کے دن آپ کو اپنے قریب ٹھہرانا۔ ہمارے پروردگار ہماری طرف سے قبول فرما۔ بے شک تُو سُننے جاننے والا ہے۔ الٰہی درُود و سلام بھیج ہمارے آقا محمّد، نبی اُمّی پر اور آپ کی ازواج مطہرات، مسلمانوں کی ماؤں پر اور آپ کی اولاد اور اہل بیت پر۔ جیسے تُو نے درود بھیجا ابراہیم

Marfat.com

علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر۔ بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے، الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر۔ جیسے تو نے درود بھیجا ابراہیم پر جہانوں میں، بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور ہمارے آقا محمد کی آل پر جیسے تو نے درود بھیجا ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر، اور برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ اور ہمارے آقا محمد کی آل پر۔ جیسے تو نے برکت فرمائی ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر، بے تو سراہا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر جو تیرے بندے اور نبی، نبی اُمّی ہیں اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل اور حضور کی بیویوں اور اولاد پر، جیسے تو نے درود بھیجا ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر، اور ہمارے آقا محمدؐ پر برکت نازل فرما جو نبی اُمّی ہیں اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر اور بیویوں اور اولاد پر، جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم اور آلِ ابراہیم علیہ و علیہم السلام پر، جہانوں میں۔ بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی درود بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر، جیسے تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر درود بھیجا۔ بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر۔ جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے، الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر رحم فرما اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر، جیسے تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحم فرمایا۔ بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی ہمارے آقا محمدؐ اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر اس طرح مہربانی فرما جیسے تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر مہربانی فرمائی بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ اور ہمارے آقا

Marfat.com

محمدؐ کی آل پر اس طرح سلام بھیج جیسے تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر سلام بھیجا بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس غیب بتانے والے نبی، پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو، اور خوب خوب سلام۔ اے اللہ میں حاضر ہوں اور دوہری نیک بختی تیرے ہاتھ ہے۔ خدائے نیکو کار مہربان اور مقرب فرشتوں اور نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور تمام نیک بندوں اور اے پروردگار! جو جو چیز تیری پاکی بولتی ہے، ان سب کی درودیں محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے، رسولوں کے آقا، پرہیزگاروں کے [illegible] کے پالنے والے کے رسول ہیں۔ حاضر و ناظر شاہد، بشارت دینے والے، تیرے حکم سے تیری طرف جانے والے سیدھے راستے کی دعوت دینے والے، اور روشنی عطا فرمانے والے روشن چراغ ہیں۔ اور حضور پر سلام ہو" ہر دن تین بار اور جمعہ کے دن سو بار" اللہ کی رحمتیں (درودیں) اس کے فرشتوں کی، اس کے نبیوں اس کے رسولوں کی، اور اس کی تمام مخلوق کی، ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، حضورؐ اور حضورؐ علیہ السلام کی آل پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، الٰہی رحمتیں اور برکتیں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما جو تمام رسولوں کے سردار، پرہیزگاروں کے امام، نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے، تیرے بندے اور رسول ہیں۔ نیکی کے امام اور رہنما نیکی کا دروازہ کھولنے والے اور حکمت کے معلم ہیں۔ ہدایت و رحمت کے رسول۔ اے اللہ! پوشیدہ چیزوں کو چھپانے والے! مضبوط آسمان کو پیدا کرنے والے، تمام مخلوق کے پیدا کرنے والے، اپنی بزرگ تر رحمتیں

Marfat.com

اور دائمی برکتیں، اور شفقت بھرے تحائف اور فاضل تر نعمتیں اور پاکیزہ تر
نوازشات اور مکمل تر سلامتی نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر جو تیرے بندے
تیرے نبی اور رسول ہیں، کامل سردار۔ کھولنے والے (فاتح)، (سلسلۂ
نبوّت کو) ختم فرمانے والے، اوّل، آخر، ظاہر، باطن، برائیاں مٹانے
والے (ماحی)، جمع کرنے والے، دور کرنے والے، باطل خیالات کو،
نور اور راہنما گمراہوں سے تیرے قابلِ اعتماد امانت دار اور تیرے
خزانۂ علمی کے خزانچی، الٰہی درود و سلام بھیج اپنے نبی، ہمارے آقا
محمدؐ پر نبیوں میں سے، اور اُمتوں میں سے حضور کی اُمّت پر اور حضور کے
آباؤ اجداد پر اجداد میں سے، اور ارواح میں سے حضور کی رُوح پر،
اور قبروں میں سے حضور کی قبر پر، ایسا درود جس کی تعداد بڑھتی رہے
اور جس کی مدد متواتر ہو۔ تیرا وہ درود جو ہمیشہ سے تو اُن پر درود بھیج
رہا ہے۔ اور الٰہی! یونہی درود و سلام بھیج حضور کی آل و اصحاب،
ازواج و اولاد پر، حضور کے اہلِ خانہ پر، الٰہی درود و سلام بھیج
اپنے بندے، اپنے نبی، اپنے رسول، ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی
آل و اصحاب، اور! ازواج اور اہل خانہ اور سسرال پر اور حضورؐ کے
مددگاروں، تعزیہ کے رنگ میں رنگے ہوؤں، پیروکاروں، تابعداروں،
آپ سے محبّت کرنے والوں اور آپ کی اُمّت پر، اور ان سب کے
ساتھ ہم پر بھی۔ اے پروردگار ہماری طرف سے قبول فرما بے شک
تو سُننے اور جاننے والا ہے۔ اور اے اللہ! درود و سلام بھیج،
اپنے بندے اپنے نبی اپنے رسُول، ہمارے آقا نبی محمدؐ برگزیدہ اور
رسولِ چیدہ پر جو قابلِ اعتماد دوست، قیامت میں سب سے پہلے

Marfat.com

اور بروز حشر شفاعت کرنے والے، خوبصورت، جھنڈے والے اور سیراب کرنے والے حوض کے مالک ہیں۔ جس حوض کا نام کوثر ہے۔ جس (محبوب) پر تو نے رسالت رہنمائی، بشارت، تنبیہ، نبوت، بہادری ختم کر دی۔ اور جن کو تو نے ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کروائی۔ وہاں سے بلند آسمانوں، سدرۃ المنتہیٰ اور دو کمانوں کی مقدار یا اس سے بھی قریب تر قرب عطا فرمایا اور ان کو تو نے بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں اور کائنات کی آخری حد تک پہنچایا جن کو تو نے باہمی گفتگو، مشاہدہ اور نظر کا معائنہ عطا فرمایا اور جن کو تو نے محبت، قربت، اور قدرت سے مخصوص فرمایا اور جن کو تو نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور جن سے تو نے خطاب کیا اور اپنے معزز کلام سے ان کی یہ صفت بیان فرمائی کہ محبوب تم اخلاق کے بڑے مقام پر فائز ہو۔ اس لفظ کو دس بار دہرائے۔ الٰہی! درود وسلام بھیج آپ پر آپ کی آل، صحابہ کرام، اولاد، ازواج، اہل خانہ سسرال، مددگاروں، حضور کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگنے والوں، پیروکاروں، حضور کے دوستوں اور محبت کرنے والوں پر، حضور کی امت پر، اور ہم سب پر۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے، اے تمام جہانوں کو پالنے والے تین بار۔ اور درود وسلام بھیج اپنے بندے، اپنے نبی اور اپنے رسول ہمارے آقا محمد پر، جو نبیوں کے خاتم ہیں۔ اپنا افضل درود اور مکمل سلام اور فزوں تر برکتیں، ایسا درود جو سیاہیوں کو ختم اور اکائیوں کا احاطہ کرے۔ ایسا درود جس کی حد نہ ہو، جس کی مدت نہ ہو، جو ختم نہ ہو ایسا درود جو ہمیشگی سے ملا ہو بسرمدی ہو، اور تیری حکومت کے

Marfat.com

ساتھ دائمی ہو۔ اے قائم! اے کریم! اے رحمٰن! اے رحیم! اور اے پروردگار درود وسلام بھیج اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسول ہمارے آقا محمدؐ پر، جو آخری نبی ہیں اور آپ کے آل واصحاب پر، اور حضورؐ کے گھر والوں پر، جو ظاہراً و باطناً صاف ستھرے ہیں، اور حضورؐ کے آباؑ ابراہیم واسماعیل علیہما السلام پر اور حضورؐ کے تمام بھائیوں نبیوں رسولوں پر، اور ان سب کی آل واولاد پر۔ جو ظاہر و باطن صاف ستھرے تھے اور تمام اولوالعزم رسولوں پر، اور صدیقوں شہیدوں صالحین پر اور اے پروردگار درود بھیج اپنے بندے اپنے نبی اپنے رسول، ہمارے آقا محمدؐ پر، جو آخری نبی ہیں اور آپ کی آل واصحاب اور گھر والوں پر جو پاکیزہ وستھرے ہیں اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں اور مقرب فرشتوں پر، اور جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام پر، اور زمین وآسمان کے تمام فرشتوں پر۔ اور اے پروردگار! درود وسلام بھیج اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسول۔ ہمارے آقا محمدؐ پر، جو خاتم النبیین ہیں اور حضورؐ کی آل۔ صحابہ اور گھر والوں پر جو صاف وپاکیزہ تھے اور جنوں، انسانوں میں جو نیک اہل ایمان واہلِ اسلام ہیں۔ اور اے پروردگار درود وسلام نازل فرما اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسول، ہمارے آقا محمدؐ نبیٔ رحمت پر، اُمت کے سردار پر، غم دُور فرمانے والے پر، اندھیرے میں روشنی کرنے والے پر، جفت وطاق کی تعداد کے برابر، بادل وبارش کے برابر، خشکی وسمندر کے ذرّوں کے برابر، درختوں کے پھلوں اور پتوں کے برابر اور جن پر رات اندھیرا کرتی اور دن روشنی پھیلاتا۔

Marfat.com

ہے ان کے برابر تیرے فضل اور تیری نعمتوں کے برابر، تیرے بابرکت پاکیزہ کلمات کے برابر، ایسا درود جس کے ذریعے تو ہم کو تمام ڈر، خوف اور ہولناکیوں اور مصیبتوں سے بچا لے۔ اور جن کے طفیل تو ہمیں تمام فتنوں، تکلیفوں، بیماریوں، آفتوں اور ہلاکتوں سے محفوظ فرمائے۔ اور جس کے سبب تو ہم کو تمام عیبوں اور برائیوں سے پاک کر دے۔ اور جس کے صدقہ تو ہمارے تمام گناہ بخش دے اور تمام خطائیں مٹا دے اور جس سے تو ہماری مطلوبہ حاجتیں پوری فرما دے اور جس سے تو اپنے حضور ہمارے درجات بلند فرما دے۔ اور جس کے ذریعے تو ہم کو آخری منزل پر پہنچا دے یعنی زندگی اور مرنے کے بعد تمام بھلائیاں۔ اے پروردگار! اے اللہ! اے دعائیں قبول کرنے والے۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول فرما بے شک تو سننے جاننے والا ہے۔ اے اللہ اپنے نبی ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما اور اپنی نظرِ کرم سے اسے انتہائی خوشی کا پیغام بنا دے اور اس کا بلند درجہ اور بلند فرما۔ اور دنیا و آخرت میں حضور جو مانگیں عطا فرما دے۔ جیسے تو نے ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کو عطا فرمایا اور حضور نے جو کچھ تجھ سے اپنے لیے مانگا اس سے زیادہ عطا فرما اور حضور کے لیے تیری مخلوق میں سے جو کسی نے مانگا اس سے بھی افضل اور حضور کے لیے قیامت تک جو تجھ سے مانگا جائے گا۔ اس سے زائد عطا فرما۔ اے اللہ حضور کو اس مقامِ حمد و ثنا پر فائز فرما۔ جس پر پہلے پچھلے سب رشک کریں اور حضور کو مقامِ وسیلہ و فضیلت عطا فرما اور بلند تر مقام اور رفیع تر درجہ اور عزت و عظمت و شرافت کی منزلت،

Marfat.com

اور ہماری طرف سے اے رب! حضور کو وہ جزائے خیر عطا فرما جس کے آپ مستحق ہیں اور کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے جو تُو نے جزا دی ہے ہماری طرف سے سرکار کو اس سے افضل تر جزا عطا فرما، اور حضورؐ کے درجہ، شرف اور بلندی میں اضافہ فرما۔ الٰہی! ہم کو اس طرح زندہ رکھیو کہ حضور کی مُحبّت اور سُنّت ہمارے ہاتھ میں ہو۔ اور ہم کو حضورؐ کی اُمّت کے نیوکاروں میں رکھیو! اور حضور کے دامن رحمت میں ہم کو چھپا لینا اور حضور کے دین اور آپ کی ملّت پر ہم کو موت دینا اور قیامت کے دن ہم کو حضور کے گروہ میں اٹھانا۔ اور حضور کے حوض سے ہم کو سیراب فرمانا۔ اور حضور کی شفاعت سے ہم کو جنت میں داخل فرمانا۔ حضورؐ کی آل اور خواص کے ساتھ، اور ہم کو سرکار کے ساتھ اور اُن سب کے ہمراہ اپنے حضور سچائی کے مقام پر جمع فرمانا ان لوگوں کے ہمراہ جن پر تُو نے انعام فرمایا یعنی انبیائے کرام، صدیقین، شہداؑ اور صالحین۔ اے رحم فرمانے والے، احسان فرمانے والے، مہربان! (تین مرتبہ) اے ہمارے پروردگار ہماری طرف سے قبول فرما بیشک تو سنتا جانتا ہے اس نبی اُمّی اور رسولِ عربی کے صدقے۔ درُود بھیج اے اللہ! حضور پر اور آپ کی آل، صحابہ، اولاد، بیویوں بچوں اور اہلِ خانہ پر، اور سلام اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اپنی ذات کی رضا کے برابر، اپنے عرش کے وزن کے برابر اور تیرے ان کلمات کو لکھنے والی سیاہی کے برابر جو ختم نہ ہو گی۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے اللہ کو پاکی، سب تعریفوں کا مستحق اللہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور نیکی پر

Marfat.com

عمل کرنے، برائی پر رکنے کی طاقت، خدائے برتر وعظیم کی مدد کے بغیر نہیں۔
معلومات کی تعداد اور معلومات کے وزن کے برابر، اور معلومات کے
برابر۔ اور اے اللہ میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیری طرف تائب ہوتا
ہوں۔ اے بخشنے والے! اے بہت توجہ فرمانے والے اور تیرے علم
کی مدد سے میں اپنی جاہلیت سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے غنا سے
اپنے فقر اور تیری عزت سے اپنی ذلت اور تیری طاقت و قوت
سے اپنی عاجزی و کمزوری کی پناہ چاہتا ہوں اور ضعف و کمزوری
کی عمر کی طرف لوٹنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زیادہ سے کم
ہونیکی تجھ سے پناہ۔ اے اللہ! میں تیری معافی سے تیرے عذاب کی
اور تیری رضا سے تیری ناراضی کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ
میں آتا ہوں ہوں تیری اس طرح تعریف نہیں کرسکتا جس طرح تو
نے خود اپنی تعریف کی ہے۔ الٰہی میں تجھ سے بُرے اخلاق، خواہشات
اور بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مانگتا ہوں قرض
کے غلبہ، کینوں کے غلبہ۔ بندوں اور حاسدوں کی ہنسی سے، اور
تجھ سے پناہ مانگتا ہوں غم والم، عجز و سستی۔ بزدلی اور بخل سے۔
اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ سے،
الٰہی تجھ سے سوال ہے ابتدائی اور انتہائی بھلائیوں کا۔ سب کے مجموعہ
کا، پہلی پچھلیوں کا، ظاہری و باطنی کا، اور جنت کے اعلیٰ درجات کا،
الٰہی میری دعا قبول ہو، الٰہی میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جو
تجھ سے تیرے بندے نبی اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور
میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جس سے تیرے بندے،

Marfat.com

نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی تجھی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اور تجھی پر پہنچانا ہے نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی ہم میں کوئی طاقت نہیں، سوائے بزرگ و برتر کی مدد کے اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اگر اللہ ہماری دستگیری نہ کرتا تو ہم سیدھی راہ پر کبھی نہ چل سکتے۔ الٰہی ہدایت کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کرنا، اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو بہت بخشنے والا ہے "

تمہارے رب کو پاکی سزاوار، عزت والا رب۔ اس سے جو منکر بیان کرتے ہیں۔ رسولوں پر سلام اور تمام تنا و ستائش کا سزاوار اللہ پروردگار عالمیان "

اس فضیلت والے درود شریف کو کتاب مسالک الحنفا میں ذکر کیا۔ مؤلف نے اس سے پہلے یہ عبارت لکھی ہے "میرے پاس شیخ عالم، یکتا شہاب الدین، امام مدرسہ العینیۃ۔ اللہ ان سے نفع دے کتاب جس کا نام "الکبریت الاحمر فی الصلوٰۃ علی من انزل علیہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ" مصنف شیخ عبداللطیف بن موسیٰ بن عجیل یمنی اللہ ان کی برکت سے ہمیں مستفید فرمائے لے کر آئے اس کا مضمون بسم اللہ شریف کے بعد یوں شروع ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ آخر تک۔

(۱۲۵) ایک سو پچیسواں درود شریف

شیخ محمد عقیلہ کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِمَظَاھِرِ ذَاتِکَ وَصِفَاتِکَ عَلٰی مَجْمَعِ

Marfat.com

الْحَقَائِقِ الْاِلٰهِيَّةِ وَعَرْشِ الْاَسْمَاءِ الْحَقِّيَّةِ وَالْخَلْقِيَّةِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ الْاِمَامِ الْمُبِيْنِ
الْمُحْصٰى فِيْهِ كُلُّ شَيْءٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى عَبْدِكَ نُقْطَةِ تَرْكِيْبِ حُرُوْفِ الْمَوْجُوْدَاتِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رَسُوْلِكَ
مَظْهَرِ التَّعَيُّنَاتِ وَمَبْدَاءِ الْمُبْدَعَاتِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى صَفِيِّكَ مَنْشَاءِ التَّصْوِيْرِ وَالتَّكْوِيْنِ
وَالتَّدْوِيْرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْقَلَمِ الْاَعْلٰى وَالطَّرِيْقِ الْاَجْلٰى
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
خَلِيْلِكَ الدُّرَّةِ الْمَفْتُوْقِ مِنْهُ جَمِيْعُ الْعَوَالِمِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ
مُحَمَّدٍ اَصْلِ الْحُرُوْفِ الْعَالِيَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَوَّلِ تَعَيُّنٍ لَكَ فِي الْمُبْدَعَاتِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الرُّوْحِ
اَبِي الْاَرْوَاحِ وَسَيِّدِ الْاَشْبَاحِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَبْدَءِ الْمَحَبَّةِ الْاِلٰهِيَّةِ
وَمَنْشَاءِ الْمَعْرِفَةِ الذَّاتِيَّةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْعَقْلِ الْاَوَّلِ النُّوْرِ
الْاَكْمَلِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى الْاِنْسَانِ الْكَامِلِ وَالْخَلِيْفَةِ الْعَادِلِ وَعَلٰى

Marfat.com

آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْوَاسِطَةِ الْاَعْظَمِ وَ
الرَّسُوْلِ الْاَفْخَمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى الْفَيْضِ الْاِلٰهِيْ وَالْمُمِدِّ الرَّبَّانِيْ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الرُّوْحِ الْقُدْسِيْ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُسَوِّى الرَّحْمَانِيْ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مَجْمَعِ الْقَبَضَاتِ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
يَنَابِيْعِ اَهْلِ الْيَمْنِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُبْدَاءِ الْفَيَّاضِ مِنْ حَضْرَتِهِ
اِلَى اَهْلِ عِنَايَتِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى وَاهِبِ الْخُصُوْصِيَّاتِ لِاَهْلِ وِلَايَتِهِ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى الْكَثِيْبِ الَّذِيْ مِنْهُ وُجُوْدُ كُلِّ مَوْجُوْدٍ وَعَلَى
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
تَابَ تَنَوُّسَى الْاَسْمَاءِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِكَمَالِكَ وَجَمَالِكَ عَلَى اَشْرَفِ
الْمَوْجُوْدَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِجَمْعِ مَظَاهِرِ الذَّاتِ
وَالْاَسْمَاءِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ مَظْهَرِ الْعَمَلِ
وَالْكِبْرِيَاءِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَظْهَرِ الْكَنْزِيَّةِ وَعَلَى
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ الْاُلُوهِيَّةِ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ الرُّبُوبِيَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَ
صَحْبِهِ وَسَلِّمْ- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ مَظَاهِرِ اللَّاهُوتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ
الْجَبَرُوتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ- اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ
الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ-
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ
الْقَبْضَةِ الْيُمْنَى فِي الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَعَلَى
آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ الْقَبْضَةِ الْيُسْرَى فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ- اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَفْعَالِ الْحَقِيَّةِ
وَالْخَلْقِيَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ- اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قُوَى الْاَسْمَاءِ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا لَمْ يَظْهَرْ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
وَسَلِّمْ- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ

Marfat.com

مَظَاهِرِ الْأَنِيَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ الْهُوِيَّةِ وَعَلَى
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
مَظَاهِرِ الْاَحَدِيَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ الْوَاحِدِيَّةِ وَعَلَى
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ اِتِّصَالِ كُلِّ اسْمٍ اِلَى مَوْجُوْدٍ وَمَعْدُوْمٍ وَعَلَى
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ مَا يَتَكَوَّنُ مِنْ اَنْفَاسِ اَهْلِ النَّعِيْمِ اَوْ مَا
يَكُوْنُ مِنْ مَطَالِبِهِمْ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْآيَةِ الْكُبْرٰى وَالْوَاسِطَةِ
الْعُظْمٰى فِي الدُّنْيَا وَالْاُخْرٰى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ -
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمَخْصُوْصِ بِالْمِعْرَاجِ
الَّذِيْ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمَخْصُوْصِ بِالْمُشَافَهَةِ
وَالْمُكَالَمَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمَخْصُوْصِ بِالنِّيَابَةِ الْعُظْمٰى
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمَخْصُوْصِ الْخِلَافَةِ الْكُبْرٰى
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النُّوْرِ الَّذِيْ اَسْرٰى سِرُّهُ فِيْ

Marfat.com

جَمِيْعِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْجَوْهَرِ السَّارِيْ
اِلٰى كُلِّ حَضْرَةٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَائِرَةِ الرَّحْمَةِ الْاِلٰهِيَّةِ
وَالْهِدَايَةِ الْحَقِيْقِيَّةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَامِعِ السُّبُلِ
الْجَمَالِيَّةِ وَالْجَلَالِيَّةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقِ الْخَلْقِ
فِيْ مِضْمَارِ الْقُرْبَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ مِحْرَابِ
حَضْرَةِ الْحَقِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زِمَامِ
طَاعَةِ الرَّبِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدَمِ
الْعِنَايَةِ وَالتَّوْفِيْقِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ يَمِيْنِ
التَّشْرِيْعِ وَالتَّعْلِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَجْهِ الْوَرٰى
وَالتَّعْرِيْفِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رُوْحِ التَّوْحِيْدِ
التَّفْرِيْدِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُطْبِ الْمُشَاهَدَةِ وَالْمَعْلُوْمِ
وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَالَبِ الْمَعَانِيْ وَالْمَعْنَوِيَّاتِ وَعَلَى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَيْنِ
الْعِنَايَةِ الْاِلٰهِيَّةِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَكْلِ التَّحْمِيْدِ وَالتَّمْجِيْدِ وَ
عَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صُوْرَةِ التَّكْبِيْرِ وَالتَّنْزِيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هُيُوْلَى
التَّخْلِيْقِ وَالتَّقْدِيْرِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَادَّةِ الْاِبْدَاعِ وَالتَّكْوِيْنِ
وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْاَعَزِّ الْاَبْهٰى وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْاَبْلَجِ
الَّذِيْ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ -
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْجَامِعِ وَعَلَى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اٰلِ طَاهِرِ الْخَلْقِ
وَبَاطِنِ الْحَقِّ وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى اَنْقَاصِ الْمُحِيْطِ بِكُلِّ مَوْجُوْدٍ وَعَلَى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ الْعَقْلِ الْاَكْمَلِ وَالْعِلْمِ الْاَفْضَلِ وَعَلَى اٰلِهٖ

Marfat.com

وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
الْوِلَايَةِ وَالْعِنَايَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَهَاءِ وَالثَّنَا
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الصِّفَاتِ الْحُسْنٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ صَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
اِلْوَاءِ الْحَمْدِ وَالثَّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
الْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الدَّرَجَاتِ
الْعَالِيَةِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْخَاتَمِ وَالْعَلَامَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
الْمُتَلَدِّ بِاِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
الْمُنْطَقِ بِمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
الْمُدَّثِّرِ بِمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

Marfat.com

وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
الْمُزَّمِّلِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ
جَمِيْعًا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُتَرَدِّيْ بِوَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ
رَبُّكَ فَتَرْضٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُتَطَيْلِسِ بِلَعَمْرُكَ
اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلَّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
اَوَّلِ خَلِيْفَةٍ لَهٗ فِيْ عَالَمِ الْعَنَاصِرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
صَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْوُرَثَاءِ وَالتَّابِعِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَى الْاَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلَى الشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
الْمَحْبُوْبِيْنَ وَالْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
الْاَرْوَحِيَّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ النَّاسُوتِيِّينَ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الرَّحْمَانِيِّينَ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْجَبَرُوتِيِّينَ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الثَّقَلَيْنِ وَسَيِّدِ الْفَرِيْقَيْنِ
وَرُوْحِ الطَّرِيْقَيْنِ حَقِيْقَةِ الْحَقَائِقِ وَاِنْسَانِ عَيْنِ
الْخَلَائِقِ - اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْنَا بِفَضْلِكَ لَهُ مِنَ
التَّابِعِيْنَ وَاِلَى سُنَّتِهِ وَطَرِيْقَتِهِ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ
وَعَلَى حَوْضِهِ مِنَ الْوَارِدِيْنَ وَاِلَى قَدَمِهِ مِنَ
الْوَاصِلِيْنَ وَبِحُبِّكَ وَحُبِّهِ مِنَ الْمَشْغُوْلِيْنَ وَاِلَى
طَلَبِكَ قَاصِدِيْنَ وَفِيْمَا عِنْدَكَ رَاغِبِيْنَ وَاِلَيْكَ
مُتَوَجِّهِيْنَ وَعَلَى مَا يُرْضِيْكَ مُقِيْمِيْنَ وَعَمَّنْ سِوَاكَ
مُنْقَطِعِيْنَ وَبِكَ مُتَوَلِّعِيْنَ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ وَقَبْلَهُ
لَكَ شَاهِدِيْنَ وَبِمَا اَعْطَيْتَنَا رَاضِيْنَ وَفِي جَمَالِكَ
مُسْتَغْرِقِيْنَ وَفِي كَمَالِكَ مُسْتَهْلِكِيْنَ وَبِجَمَالِكَ
عَارِفِيْنَ وَبِكُلِّ نَاطِقٍ لَكَ سَامِعِيْنَ وَبِكُلِّ مُبْصِرٍ لَكَ
مُبْصِرِيْنَ اِجْعَلْنَا اَللّٰهُمَّ مِمَّنْ وَسِعَكَ فِيْ كُلِّ
مَظْهَرٍ لَكَ فَلَمْ يُنْكِرْكَ فِي شَيْءٍ صَدَرَ عَنْكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ صَلِّ عَلَى قُرَّةِ

Marfat.com

عَيْنِ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَتَقَبَّلْنَا بِجَاهِهٖ آمِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

الٰہی درُود وسلام بھیج اپنی ذات وصفات کے مظاہر کے ساتھ اُن پر جو الٰہی حقیقتوں کا مجمع اور اسمائے حقی وخلقی کا عرش ہیں اور آپ کی آل اور صحابہ پر۔ الٰہی درُود وسلام بھیج اپنے نبی واضح کرنے والے امام (امامِ مبین) پر، جن میں ہر چیز کا شمار کر رکھا ہے اور آپ کی آل واصحاب پر، الٰہی درُود وسلام بھیج اپنے بندے جو حروفِ موجودات کی ترکیب کا نقطہ ہیں۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی درُود وسلام بھیج اپنے رسُول پر، جو تعیّنات کا مظہر اور مخلوقات کا مبدا ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر، یا اللہ! درُود وسلام بھیج اپنے صفی پر، جن سے صورتیں تخلیق اور گردش دوراں بنائی گئی۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! اپنے حبیب پر درُود وسلام بھیج جو بلند مرتبہ قلم اور روشن تر راستہ ہے اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام نازل فرما اپنے خلیل پر جو واصل ہے جن سے تمام کائنات کو تخلیق کیا گیا اور آپ کی آل واصحاب پر، الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو بلند کناروں کی اصل ہیں اور حضورؐ کی آل وصحابہ پر، الٰہی! درُود وسلام بھیج جو مخلوقات میں تیرا پہلا تعیّن ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام نازل فرما اس رُوح پر جو ارواح کا باپ اور صورتوں کا سردار ہے اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درُود وسلام بھیج اُن پر جو محبتِ الٰہی کا نقطۂ آغاز اور معرفت ذات کا منشا ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام

Marfat.com

بھیج عقلِ اوّل اور نورِ اکمل پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و
سلام بھیج انسانِ کامل اور خلیفہ عادل پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔
الٰہی! درود و سلام بھیج بڑے وسیلہ اور عظیم المرتبت رسول پر، اور آپ
کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و سلام نازل فرما فیضِ خداوندی اور مبدأ
ربانی پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و سلام بھیج پاکیزہ روح
پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و سلام نازل فرما مستوی رحمانی
پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و سلام بھیج مجمع فیضان پر، اور
آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و سلام بھیج دائیں طرف والوں کے
سردار پر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و سلام بھیج اُن پر جو
اپنی بارگاہ سے اہلِ عنایت کے لیے فیض کا اُبلتا ہوا چشمہ ہیں۔ اور آپ کی
آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و سلام بھیج ان پر جو اپنے دوستوں کو خصوصی
انعامات سے نوازنے والے ہیں، اور ان کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی (رحمت)
کے اس ٹیلے پر درود و سلام بھیج جس سے ہر موجود کو وجود ملا ہے۔ اور
آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و سلام بھیج آسمان کی دو کمانوں کی
مقدار اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! اپنے کمال و جمال سے درود و
سلام بھیج اُن پر جو تمام موجودات میں بزرگ تر ہیں اور ان کی آل و اصحاب پر۔
الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو تمام مظاہر ذات اسمأ کا
مجمع ہیں اور آپ کی آل و صحابہ پر۔ الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر درود و سلام
بھیج، جو بلند و بڑائی کا مظہر ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و
سلام بھیج جو دولتمندی کا مظہر ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود و
سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، مظاہر ربوبیت کے برابر اور آپ کی آل و

Marfat.com

اصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر مظاہر ربوبیت کی تعداد کے برابر۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر "مظاہر لاہوت" کے برابر۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر "مظاہر جبروت" کی تعداد کے برابر۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر "ملک وملکوت" کے مظاہر کے برابر۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر مظاہر ہوتیت کے برابر، اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر۔ الس یا کیزد بابرکت دائیں مٹھی کے مظاہر کے برابر، جس کا اظہار دُنیا وآخرت میں ہوگا۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، بائیں مٹھی کے برابر دُنیا وآخرت میں۔ اور آپ کی آل واصحاب پر، الٰہی! درُود وسلام بھیج! ہمارے آقا محمدؐ پر حق اور خلقی کاموں کے برابر، اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، اسما کی ان قوتوں کے برابر، جو ظاہر ہو چکی ہیں اور جو ظاہر نہیں ہوئیں۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر آنی مظاہر کے برابر، اور آپ کی آل واصحاب پر الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر مظاہر ہوتیت کے برابر، اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، مظاہر یکتائی کے برابر، اور آپ کی آل واصحاب پر، الٰہی درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، مظاہر احدیت کے برابر اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، ہر اسم کے اپنے مسمّٰے موجود یا معدوم سے ربط کے برابر۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی! درُود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر اہلِ جنت کے سانسوں اور ان کے

Marfat.com

مقاصد کے برابر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو دنیا و آخرت میں حق کی بڑی نشانی اور عظیم الشان واسطہ ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر، الٰہی! درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو معراج ذاتی سے مختص کئے گئے اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر جن کو دیدار و کلام سے خاص کیا گیا اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جو نیابتِ عظمیٰ سے مخصوص کئے گئے۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر جو خلافتِ کبریٰ سے مخصوص کئے گئے اور آپ کی آل و اصحاب پر، الٰہی! درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو نورِ ذاتی ہیں جن کی نورانیت تمام اسماء و صفات میں جاری و ساری ہے، اور آپ کی آل و صحاب پر۔ الٰہی! درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جو بارگاہ کے قیمتی جوہر ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو رحمتِ خداوندی اور ہدایت حقّی کا دائرہ ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام بھیج! ہمارے آقا محمدؐ پر، جو جلال و جمال کی تمام راہوں کے جامع ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام بھیج، ہمارے آقا محمدؐ پر، جو میدانِ قربت میں سب سے آگے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو بارگاہِ خداوندی کے محراب کے امام ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر۔ جو عنایت و توفیق کا قدم ہیں اور آپ کی آل و صحاب پر۔ الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو شریعت و تعلیم کا منبع ہیں۔ اور آپ کی

Marfat.com

آل واصحاب پر۔ الٰہی! درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو ولایت و معرفت کا ذریعہ ہیں۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر جو توحید و یکتائی کی رُوح ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو مشاہدہ و تفہیم کے قطب ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر، الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو معنی و معنویات کا قالب ہیں۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جو عنایتِ خداوندی کا چشمہ ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جو حمد و بزرگی کی شکل ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر، الٰہی درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جو تکبیر و تنویر کی صورت ہیں۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جو خلق ایجاد کے ہیولیٰ (مادہ) ہیں۔ اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی آل واصحاب پر۔ جو آغاز تکوین کا مادہ ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، اور آپ کی آل واصحاب پر۔ جو سب سے زیادہ عزت و روشنی والے ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر جو نوری چہرے والے ہیں جن کے چہرے کے وسیلہ سے بارش مانگی جاتی ہے اور آپ کی آل واصحاب پر، الٰہی درود وسلام بھیج جمع کرنے والے الف پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام بھیج آدم پر مخلوق کے ظاہر اور حق کے باطن پر، اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام نازل

Marfat.com

فرما اس قاف پر جو تمام موجودات کا احاطہ کرنے والا ہے۔ اور آپ کی
آل و صحاب پر۔ الٰہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر جو کامل تر
عقل اور افضل تر علم والے ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و
سلام نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر، جو ولایت و عنایت کے مالک ہیں۔
اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام نازل فرما جو چمک دمک
والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے
آقا محمدؐ پر جو بہترین صفات کے مالک ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔
الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر درود و سلام بھیج جو لواء الحمد اور تعریف کے
مالک ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر درود
بھیج جو وسیلہ و فضیلہ کے مالک ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی
درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو بلند درجہ اور مقام محمود کے مالک
ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر درود و سلام
بھیج جو حوض اور بڑی شفاعت کے مالک ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب
پر۔ الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر درود و سلام بھیج، جو خاتم (انگوٹھی) اور
علامت والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام
بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر جن کے گلے میں یہ ہار آویزاں ہے۔ بے شک
وہ لوگ جو (محبوبؐ) تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو پس اللہ کی بیعت
کرتے ہیں"۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر،
درود و سلام بھیج جن کے متعلق یہ فرمایا گیا: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"۔ ہم نے تمہیں اے محبوب نہ بھیجا مگر تمام جہانوں
کے لیے رحمت بنا کر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی ہمارے

Marfat.com

آقا محمد پر درود و سلام بھیج جن پر "وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ"
ہم نے تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا۔ کی چادر اڑا کر بھیجا، اور
آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی ہمارے آقا محمد پر درود و سلام نازل فرما۔
کو "قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا"
کی کملی [illegible] اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے
آقا محمد پر جن کو "وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى" کا جامہ
پہنایا گیا اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام نازل فرما ہمارے
آقا محمد [illegible] دنیائے عناصر میں اپنے پہلے خلیفہ پر۔ اور آپ کی آل و اصحاب
[illegible] درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اور تمام نبیوں رسولوں پر۔
[illegible] آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر۔
[illegible] وارثوں اور پیروکاروں پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔
[illegible] ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج اور اولیا و صالحین پر اور آپ
کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، اور شہیدوں
صدیقوں پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام نازل فرما
ہمارے آقا محمد پر، اور محبوبوں اور مقربین پر، آپ کی آل و اصحاب پر۔
الٰہی ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج اور علم والے فرشتوں پر، اور
حضور کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اور لاہوتی
فرشتوں پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے
آقا محمد پر اور ناسوتی فرشتوں پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الٰہی درود و
سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اور رحمانی فرشتوں پر۔ اور آپ کی آل و اصحاب
پر۔ الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اور جبروتی فرشتوں پر اور

Marfat.com

آپ کی آل واصحاب پر۔ الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو جنوں انسانوں کے امام اور دونوں جماعتوں کے سردار ہیں۔ دونوں راستوں کی روح حقیقتوں کی حقیقت اور مخلوق کی آنکھ کی پتلی ہیں۔ الٰہی! اپنے فضل سے ہم کو سرکار کا پیروکار بنا دے اور آپ کے طور طریقوں پر چلنے والا، اور آپ کے حوض پر سیراب ہونے والا بنا دے، اور آپ کے قدموں تک پہنچا دے۔ اور اپنی اور حضور کی محبت میں مشغول فرما دے اور اپنی طلب کا ارادہ کرنے والا۔ اور اپنی بارگاہ کی رغبت رکھنے والا۔ اور اپنی طرف توجہ کرنے والا، اور اپنی رضامندی کے کاموں پر عمل کرنے والا۔ اور اپنے ماسوا سے ہٹنے والا، اور اپنی ذات میں مشغول۔ ہر چیز میں اور ہر چیز سے پہلے تیری گواہی دینے والا، اور تیری عطا پر راضی اور اپنے جمال میں مصروف۔ اور اپنے کمال میں فانی تیری صفات کا عارف، اور جو تیری بات کرے اسے سننے والا، اور جو تجھے دکھانیوالا ہو اس کو دیکھنے والا۔ الٰہی! ہم کو ان میں سے کر دے جو تیرے مظہر ہیں تیری وسعت کے قائل ہیں، سو جو چیز تجھ سے صادر ہوئی اس میں تیرے وجود کا انکار نہیں کرتے۔" اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے جہان کی پرورش فرمانے والے! درود بھیج ان پر جو تیرے نیک بندوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور ان کی عظمت کے صدقے قبول فرما۔ الٰہی! ایسا ہی ہو۔ پاک ہے تمہارا رب، عزت والا پروردگار، اس سے جو (منکرین) بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہو تمام رسولوں پر، اور سب تعریفیں اللہ پروردگار جہان کے لیے۔"

یہ درود ہیں سیدی شیخ محمد بن احمد المعروف عقیلہ حنفی مکی رحمۃ اللہ کے۔ ان کا

Marfat.com

نام ہے "النفحات الزکیہ" شروع میں بسم اللہ کے بعد مصنف فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَّظَاھِرًا وَّبَاطِنًا اَحْمَدُہٗ بِمَحْمِدِ نَفْسِہٖ فَھُوَ الْمُنَزَّہُ عَنْ حَمْدِ غَیْرِہٖ وَاَشْکُرُہٗ بِہٖ تِلْکَ حَقِیْقَۃُ اَھْلِ شُکْرِہٖ وَاُصَلِّیْ عَلٰی اَوَّلِ مُتَعَیَّنٍ لَہٗ مِنْ غَیْبِ کَنْزِیَّتِہٖ اَلْاُلْفِ اَلْجَامِعِ لِشَتَاتِ کُلِّ مَوْجُوْدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَھْلِ الْکَرَمِ اَلْجُوْدِ مِنْ کَرَمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

"سب تعریف اللہ کے لیے اوّل و آخر، ظاہر و باطن، میں اس کی وُہ تعریف پیش کرتا ہوں جو اس نے اپنی فرمائی ہے۔ کہ وہ غیر کی تعریف سے پاک ہے اور اس پر میں اس کا شکر کرتا ہوں، اور یہی اس کے شکر گزاروں کی حقیقت ہے اور میں درود بھیجتا ہوں اُن پر جو اس کے غیبی خزانے کے پہلے تعین ہیں۔ وہ الف (الفت پیدا کرنے والے) جو تمام متفرق مخلوق کو جوڑنے والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر جو سرکار کے کرم سے جُود و کرم والے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم"

بعد اس حمد و ثنا کے یہ درود شریف ہیں نبی علیہ السلام پر، جن کو میں نے اس بارگاہِ کرم میں ہدیۃً نذر کیا ہے اور مجھے حضور علیہ السلام کے کرم سے اُمید قبول ہے۔ اور جو محبت کے ساتھ ان کو پڑھے گا اللہ ان کو اجر عطا فرمائے گا۔ اور اللہ اس کو حضور کی پیروی نصیب فرمائے گا بے شک اللہ جو چاہے کرے اور وُہ قبولیت کے لائق تر ہے۔ نیکی کمانے اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ بزرگ و برتر کی تائید سے مل سکتی ہے۔ پھر اس کے بعد یہ درود شریف گزشتہ ترتیب کے مطابق نقل فرمایا۔ آپ اکابر اولیا و صوفیا میں سے تھے۔ یہ بات المرادی نے اپنی تاریخ "سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر" میں لکھی ہے۔ اور آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپ نے شام۔ رُوم اور عراق

Marfat.com

کا سفر کیا اور بے شمار مخلوق نے اُن سے اخذ فیض کیا۔ اور جب آپ دمشق میں تشریف لائے تو وہاں حلقہ درس و ذکر فرمایا، پھر اپنے شہر مکہ تشریف لے گئے اور وہیں ۱۱۵ھ میں وفات پائی، اللہ ان پر رحم فرمائے۔

(۱۲۶) ایک سو چھبیسواں درود شریف

محمد بن علی محلی شارح قصیدہ تائیہ للسبکی کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَفْضَلَ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَآلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ صَلَاةً وَسَلَامًا دَائِمَيْنِ بِدَوَامِكَ بَاقِيَيْنِ بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهُمَا دُوْنَ عِلْمِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

الٰہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جو تیرے بندے نبی اور رسول، نبی اُمّی ہیں اور تمام نبیوں اور رسولوں پر، اور ان کے تمام آل و اصحاب پر، اور تمام نیکوکاروں پر، اپنی معلومات اور کلمات کے برابر۔ جب بھی ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں۔ اور جب بھی غافل تیرے ذکر سے غفلت برتیں۔ ایسا درود و سلام جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی اور تیری بقا کے ساتھ باقی ہو، جن کی تیرے علم کے سوا کوئی حد نہ ہو۔

Marfat.com

بے شک تو ہر ممکن پر قدرت رکھتا ہے۔

اس درود شریف کو شیخ امام ابوعبداللہ جلال الدین محمد بن علی المحلی السنہوری الشافعی الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ تائیہ، مصنفہ امام بہاؤالدین السبکی، کی اپنی شرح کے آخر میں ذکر کیا ہے فرمایا کہ میں نے توجہ مرتکز کی اور خوب کثرت سے کی، اسی اثنا میں ایک رات میں ذکر کرتے کرتے سو گیا خواب میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک بلند مکان پر کھڑا ہوں، میں نے اس کی ایک کھڑکی سے دیکھا تو کوئی شخص دوڑتا ہوا نظر آیا۔ وہ مجھ سے نیچے کی طرف آکر کھڑا ہوگیا، اس کا لباس سفید اور اجلا ہے۔ اس کے سر پہ نہایت خوبصورت اور بڑا فانوس ہے۔ میں نے اس شخص سے کہا، آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا مجھے یہ درود چاہیے جسے تم پڑھ رہے ہو۔ میں اسے لے کر اس محل پر چلا جاؤں گا یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے میں بیدار ہوگیا تو دیکھا کہ میری زبان پر یہ درود جاری ہے، اور اس کو ہمارے بہت سے لوگوں نے نقل کیا، اور ان کا بیان ہے کہ ہم نے اس کی برکت محسوس کی ہے درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَفْضَلَ صَلٰوتِہٖ وَسَلَامِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

آخر تک جو اوپر نقل ہوا۔ میں نے اسے شیخ الرفاعی کی مذکور شرح سے نقل کیا۔

ایک سو ستائیسواں درود شریف

ابوالمعتمر کے وظائف سے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَعَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَزِنَۃَ مَا خَلَقَ وَزِنَۃَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَمِلْءَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَمِلْءَ سَمٰوٰتِہٖ وَمِلْءَ

Marfat.com

اَرْضِهٖ وَمِثْلَ ذٰلِكَ اَضْعَافَ ذٰلِكَ وَعَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ
عَرْشِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَمُنْتَهٰى رَحْمَتِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ
وَمَبْلَغَ رِضَاهُ حَتّٰى يَرْضٰى وَاِذَا رَضِيَ وَعَدَدَ مَا ذَكَرَهُ
بِهٖ خَلْقُهٗ فِيْ جَمِيْعِ مَا مَضٰى وَعَدَدَ مَا هُمْ ذَاكِرُوْهُ
فِيْمَا بَقِيَ فِيْ كُلِّ سُنَّةٍ وَشَهْرٍ وَجُمُعَةٍ وَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
وَسَاعَةٍ مِنَ السَّاعَاتِ وَشَمٍّ وَنَفَسٍ مِنَ الْاَنْفَاسِ
مِنْ اَبَدِ الْاٰبَادِ اَبَدِ الدُّنْيَا وَاَبَدِ الْاٰخِرَةِ وَاَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ لَا مُنْقَطِعُ اَوَّلَهٗ وَلَا يَنْفَدُ آخِرُهٗ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ -

ترجمہ: پاکی اللہ کو اور سب تعریف اللہ کے لیے، اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی طاقت اللہ کی تائید کے بغیر نہیں جو بلند تر اور عظیم تر ہے جو اس نے پیدا کیا اور پیدا کرے گا اس کے برابر۔ جو اس نے پیدا کیا اور پیدا کرے گا اس کے برابر۔ جو اس نے پیدا کیا اور پیدا کرے گا اس کے مساوی زمینوں آسمانوں بھر اس کی مثل اور اس کے کئی گنا، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ اس کے عرش کے وزن کے برابر۔ اس کی ذات کی رضا کے برابر۔ اس کی رحمت کی انتہا کے برابر۔ اس کے کلموں کی سیاہی کے برابر اور اس کی رضا کی حد کے برابر، یہاں تک کہ راضی ہو جائے اور جب وہ راضی ہو اور اس کی مخلوق نے گزرے زمانہ میں جتنا اس کا ذکر کیا اس کے برابر اور جب تک آئندہ زمانوں میں وہ اس کا ذکر کریں

Marfat.com

گے اس کی تعداد کے برابر جتنے سال ہوں مہینے ہوں۔ ہفتے (جمعے) ہوں۔ رات دن ہوں۔ ساعتوں میں جتنی ساعتیں ہوں جس قدر سانس لیے گئے یا رہتی دُنیا تک اور رہتی آخرت تک جو سانس لیے جائیں گے۔ ہمیشہ ہمیشہ اور اس سے زیادہ۔ جن کی ابتدا و انتہا نہ ہو، تب تک۔ الٰہی ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر، اس جتنا اور اس سے دُونا چونا، دُرود بھیج"۔

یہ درود شریف اصل میں ابوالمعتمر کے وظائف میں سے ہے۔ جس پر سید مرتضیٰ زبیدی شارح الاحیا نے ان الفاظ کا اضافہ فرمایا ہے۔ "اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" تاکہ درود شریف پڑھنے والے کو مذکورہ تعداد میں درود شریف کا ثواب حاصل ہو، اور باقی تمام تسبیحات کا بھی۔ دُونا دُون۔ امام غزالیؒ نے احیا العلوم میں ذکر کیا ہے کہ اس کی فضیلت میں یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ یُونس بن عبید نے خواب میں ایک شخص دیکھا، جو روم کی علاقہ میں شہید ہو چکا تھا، پوچھا وہاں (اگلے جہان) تم کو کون سا افضل عمل دیکھا؟ اس نے کہا میں نے اللہ کی بارگاہ میں تسبیحات ابوالمعتمر کو بہت شان میں دیکھا ہے"۔ شارح زبیدی نے اس کے بعد فرمایا، اس روایت کو اسی طرح کتاب "القوت" کے مؤلف نے لکھا ہے اور اس پر اتنا اضافہ کیا۔ معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے عبدالملک بن خالد کو اس کے مرنے کے بعد دیکھا میں نے کہا کیسے ہو؟ کہا ٹھیک ہوں۔ میں نے کہا گنہگار کے لیے کوئی اُمید ہے؟ فرمایا ابوالمعتمر کی تسبیحات تلاش کرے کہ وہ بہترین چیز ہے۔ ابوالمعتمر کا اصل نام سلیمان بن طرخان تیمی ہے۔ ابن سعد نے کہا کہ سلیمان قابلِ اعتماد اور کثرت سے احادیث بیان کرنے والا تھا۔ اور محنت کرنے والے عبادت گذاروں میں سے تھا۔ عشا کے وضو سے تمام رات نماز پڑھا کرتا تھا۔ شعبہ نے کہا میں نے اس سے بڑا صوفی نہیں دیکھا جو نبی علیہ السلام کی حدیث بیان کرتا، تو رنگ متغیر ہو جاتا۔ محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا، ابوالمعتمر بن سلیمان

Marfat.com

نے کہا، اگر تم میرے خاندان سے نہ ہوتے تو میں اپنے باپ کی یہ روایت تمہیں نہ سناتا۔ چالیس سال تک یہ عمل رہا کہ ایک دن روزہ ایک دن افطار اور عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے تھے۔ (؟) ۱۴۳ھ، ۹۰ سال کی عمر میں بصرہ میں فوت ہوئے۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی۔

ایک سو اٹھائیسواں (۱۲۸) درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ۔ وَجَرٰی بِہٖ قَلَمُکَ۔ وَنَفَذَ بِہٖ حُکْمُکَ اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ بِیَدِہٖ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ یَقُوْلُ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنَ الدَّیْنِ وَتُغْنِیَنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَاَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا حَلَالًا وَّاِسْعًا مُبَارَکًا فِیْہِ وَصَلِّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: الٰہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جو تیرے بندے اور رسول ہیں۔ نبیٔ رحمت ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر تیرے علمی احاطہ میں جتنی مخلوق ہے اس کے برابر، اور جتنی مرتبہ تیرا قلم چلا ہے اس کے برابر۔ اور جو تیرا حکم نافذ ہوا اس کے برابر۔ اے اللہ، جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کے خزانے ہیں، اور جس شے سے فرمائے ہو جا وہ ہو

Marfat.com

وہ ہو جاتی ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد پر درود بھیج۔ اور مجھے قرض سے محفوظ فرما۔ اور غریبی سے بچا کر غنی فرما، اور حلال، زیادہ اور برکت والا رزق عطا فرما اور درود وسلام بھیج، اے اللہ! ہمارے آقا محمد پر اور آپ کی آل"۔

یہ درود شریف میں نے امام علامہ شیخ محمد البدیری الدمیاطی المشہور بہ ابن المیت کی کتاب "تقریب الوسیلہ للطالبین فی الصلاۃ والسلام علی سید الاولین والآخرین" کے شروع میں لکھا دیکھا ہے۔ (یہ بزرگ) شیخ حنفی اور سید مصطفےٰ البکری کے مرشد تھے یہ درود شریف اس کتاب کا حصہ نہیں۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ جو شخص دس مرتبہ یہ درود شریف پڑھے دین میں ترقی اور رزق میں برکت ہو گی آخر تک۔ بہتر یہ ہے کہ ہر روز دس دس مرتبہ صبح وشام پڑھے۔

(۱۲۹) ایک سو انتیسواں درود شریف

مؤلف کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً کَامِلَۃً دَائِمَۃً یُشَارِكُ فِیْھَا الْاَزَلُ الْاَبَدَ وَلَا یُشَارِكُهٗ فِیْھَا مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَحَدٌ۔ صَلَاۃً لَا تُحْبَرُ فَتُعَدَّ وَلَا تُحْصَرُ فَتُعَدَّ۔ صَلَاۃً نِھَایَۃُ اَعْلٰی دَرَجَاتِ الْمُقَرَّبِیْنَ لَا تَصِلُ اِلٰی بِدَایَتِھَا فِی الْاَزَلِ وَلَا بِدَایَۃَ۔ وَلَمْ تَزَلْ دَائِمَۃَ التَّرَقِّیْ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ وَلَنْ تَزَالَ کَذٰلِكَ فَلَیْسَ لَھَا نِھَایَۃٌ۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ الْاَقْرَبِیْنَ۔ وَاُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَصَحْبِهٖ

Marfat.com

نُجُومِ الْمُهْتَدِيْنَ - وَرُجُوْمِ الْمُعْتَدِيْنَ - وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ
بِاِحْسَانٍ اِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ -

(٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَاةٍ
وَاَتَمَّهَا - وَاَدْوَمَهَا وَاَعَمَّهَا - صَلَاةً تُعَادِلُ جَمِيْعَ
الصَّلَوَاتِ - اَلَّتِيْ صَلَّيْتَهَا وَتُصَلِّيْهَا عَلَيْهِ فِي الْاَزَلِ
وَالْاَبَدِ وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَتُمَاثِلُ جَمِيْعَ مَا صَلّٰى
وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ جَمِيْعُ خَلْقِكَ كَالْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلٰئِكَ -
صَلَاةً تَفُوْقُ الْحَدَّ وَالْعَدَّ فَلَا يَبْلُغُ
حَدَّهَا وَعَدَّهَا جَمِيْعُ الْاَلْفَاظِ وَالْاَعْدَادِ -
تَجْعَلُنِيْ بِهَا مِنْ اَسْعَدِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْفَائِزِيْنَ بِرِضَاكَ
وَرِضَاهُ فِي الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ - وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَزْوَاجِهِ
وَاَتْبَاعِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ جَمِيْعِ جِهَاتِهِ - وَاَصْحَابِهِ
الَّذِيْنَ تَشَرَّفُوْا بِرُؤْيَةِ ذَاتِهِ الشَّرِيْفَةِ وَمُشَاهَدَةِ
مُعْجِزَاتِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا -

(٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ
اَفْضَلَ صَلَاةٍ صَلَّيْتَهَا اَوْ تُصَلِّيْهَا عَلٰى اَحَدٍ
مِنْ عِبَادِكَ الْاَبْرَارِ وَالْمُقَرَّبِيْنَ - تَكُوْنُ صَلَاتُكَ
عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِهِ مَعَ كَمَالِهَا بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِمَا
كَالذَّرَّةِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ - وَعَلٰى اِخْوَانِهِ
الْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْهُ فِي الزَّمَانِ - تَقَدُّمَ
الْاَمَرَاءِ عَلَى السُّلْطَانِ - وَاَصْحَابِهِ نُجُوْمِ الْهُدٰى - وَاَئِمَّةِ

Marfat.com

اُمَّتِهٖ وَمِنْ بِهِمْ اُقْتَدٰی۔ وَسَلِّمِ اَللّٰهُمَّ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْمًا كَذَالِكَ۔ فَالْكُلُّ مَمْلُوْكٌ وَاَنْتَ وَحْدَكَ اَلْمَالِكُ۔

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَفْضَلَ صَلَاةٍ وَاَكْمَلَهَا۔ وَاَدْوَمَهَا وَاَشْمَلَهَا۔ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ اَلَّذِیْ خَصَّصْتَهٗ بِالسِّيَادَةِ الْعَامَّةِ فَهُوَ سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ عَلَى الْاِطْلَاقِ۔ وَرَسُوْلِكَ اَلَّذِیْ بَعَثْتَهٗ بِاَحْسَنِ الشَّمَائِلِ وَاَوْضَحِ الدَّلَائِلِ لِيُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاِخْلَاقِ۔ صَلَاةً تُنَاسِبُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ مِنَ الْقُرْبِ اَلَّذِیْ مَا فَازَ بِهٖ اَحَدٌ۔ وَتَشَاكِلُ مَا لَدَيْكُمَا مِنَ الْحُبِّ اَلَّذِیْ اَنْفَرَدَ بِهٖ فِی الْاَزَلِ وَالْاَبَدِ۔ صَلَاةً لَا يُعَدُّهَا وَلَا يَحُدُّهَا قَلَمٌ وَلَا لِسَانٌ۔ وَلَا يَصِفُهَا وَلَا يُعَرِّفُهَا مَلَكٌ وَلَا اِنْسَانٌ۔ صَلَاةً تَسُوْدُ كَافَّةَ الصَّلَوَاتِ۔ كَسِيَادَتِهٖ عَلٰى كَافَّةِ الْمَخْلُوْقَاتِ۔ صَلَاةً يَشْمَلُنِیْ نُوْرُهَا مِنْ جَمِيْعِ جِهَاتِیْ۔ فِیْ جَمِيْعِ اَوْقَاتِیْ۔ وَيُلَازِمُ جَمِيْعِ ذَرَّاتِیْ۔ فِیْ حَيَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ۔ وَعَلٰى آلِهِ الْاَطْهَارِ۔ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ۔ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ صَلَاةً لَا صَلَاةَ اَفْضَلُ مِنْهَا لَدَيْكَ وَلَدَيْهِ۔ وَلَا صَلَاةَ اَحَبُّ مِنْهَا اِلَيْكَ وَاِلَيْهِ۔

Marfat.com

وَلَا صَلَاةَ أَنْفَعُ مِنْهَا لَهُ وَلِكُلِّ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ
صَلَاةً تَجْمَعُ مَا فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ - مِنَ الْفَضَائِلِ
وَالْكَمَالَاتِ - بِجَمِيعِ الْأَعْدَادِ وَالْمُضَاعَفَاتِ - مَعَ
جَمِيعِ التَّقْدِيرَاتِ وَالِاعْتِبَارَاتِ - الْمَطْلُوبَةِ لَهُ
مِنْ جَمِيعِ الْمُصَلِّينَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ الْأَرَضِينَ
وَالسَّمَوَاتِ - فِي كُلِّ لَحْظَةٍ زِنَةَ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ -
وَمِلْءَ جَمِيعِ الْعَوَالِمِ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ وَعَلَى آلِهِ
وَأَزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ - وَكُلِّ مَنْ دَخَلَ إِلَى دِينِكَ
الْمُبِينِ مِنْ بَابِهِ - وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا -

(٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
وَرَسُولِكَ وَخَيْرِ خَلْقِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَ
صَحْبِهِ وَسَلِّمْ صَلَاةً وَسَلَامًا دَائِمَيْنِ يَمُلَّانِ
بِكِلَيْهِمَا دَائِرَةَ الْإِمْكَانِ - وَيَتَفَرَّدَانِ بِجَمْعِهِمَا
كُلَّ مَا يَقْتَضِيهِ الْكَرَمُ الْإِلَهِيُّ مِنْ أَنْوَاعِ الْحُسْنِ وَالْإِحْسَانِ -
وَيَجْمَعَانِ فَضَائِلَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِيمَاتِ الَّتِي أَرَدْتَهَا
لَهُ أَدْ لِسِوَاهُ فِي الْمَاضِي وَالْحَالِ وَالِاسْتِقْبَالِ -
وَلَا يَشِذُّ عَنْهُمَا خَيْرٌ قَدَّرْتَهُ لِأَحَدٍ فِي الدَّارَيْنِ
مِنْ مَحَاسِنِ الصِّفَاتِ وَالْأَسْمَاءِ وَالْأَفْعَالِ - تُطَهِّرُنِي
بِهِمَا مِنْ كُلِّ مَا لَا يَرْضِيكَ عَنِّي مِنْ أَفْعَالٍ أَوْ أَقْوَالٍ
أَوْ نِيَّاتٍ - وَتُكْفِينِي كُلَّ ضَبْرٍ وَتُوَلِّيَنِي كُلَّ خَيْرٍ فِي
الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ -

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَاَنْفَعَهَا۔ وَاَشْعَلَهَا وَاَذْ
سَعَهَا۔ وَاَجْمَلَهَا وَاَجْمَعَهَا۔ وَاَحْسَنَهَا وَاَبْدَعَهَا۔
وَاَنْوَارَهَا وَاَسْطَعَهَا۔ وَاَكْمَلَهَا وَاَرْفَعَهَا۔ وَاَعْلَاهَا
مَكَانَةً لَدَيْكَ۔ وَاَحَبَّهَا مِنْ كُلِّ الْوُجُوهِ اِلَيْكَ۔ عَدَدَ
مَعْلُوْمَاتِكَ۔ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ فِيْمَا كَانَ بِغَيْرِ بِدَايَةٍ۔
وَفِيْمَا يَكُوْنُ بِغَيْرِ نِهَايَةٍ۔ لَوْ قُسِمَتْ جَمِيْعُ الْعَوَالِمِ اِلَى
اَصْغَرِ اَجْزَائِهَا لَنَفِدَتْ قَبْلَ نَفَادِهَا۔ وَمَا بَلَغَتْ
عُشْرَ مِعْشَارِ اَعْدَادِهَا۔ تَتَوَالٰى عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ
مُسْتَكْمِلَةً فَضْلَهَا۔ مَضْرُوْبَةً فِيْ مَجْمُوْعِ مَا قَبْلَهَا۔ حَتّٰى
تُصَاحِبَ سَوَابِقَ الْاٰبَادِ۔ وَتَعْجَزَ عَنْ لُحُوْقِهَا جَمِيْعُ
الْاَعْدَادِ۔ تَفْضُلُ جَمِيْعَ الصَّلَوَاتِ۔ كَفَضْلِهٖ
عَلٰى جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ مَشْفُوْعَةً بِسَلَامٍ مِّثْلِ
مُمَاثِلِهَا۔ لَا تَفْضُلُهُ وَلَا يَفْضُلُهَا۔ صَلَاةً وَسَلَامًا
يَصْدُرَانِ مِنْ فَيْضِ فَضْلِكَ الَّذِيْ لَا يَنْفَدُ وَيَتَوَارَدَانِ
عَلٰى اَحَبِّ عَبِيْدِكَ اِلَيْكَ اَبِي الْقَاسِمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ وَكُلِّ مَنْ دَخَلَ تَحْتَ
حَيْطَةِ دِيْنِهِ الْمُبِيْنِ۔

ترجمہ: (۱) الٰہی درود وسلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر جو کامل و دائم ہو جس میں ازل و ابد شریک ہوں۔ جس درود میں میں حضور کے ساتھ اللہ کی مخلوق میں سے کوئی اور شریک نہ ہو۔ وہ درود جس کی خبر نہ دی جا سکے، کہ محدود ہو جائے، اور جس کی حد بندی نہ ہو سکے کہ شمار ہو۔ ایسا درود جو مقرب

Marfat.com

کے اعلیٰ ترین درجے کی آخری حد تک پہنچی ہوئی ہو جس کی ابتدا کو ازل و ابد تک کوئی نہ پہنچ سکے۔ اور حضور کی آل پر جو سب سے بڑھ کر قریب ہیں۔ اور اہلِ ایمان کی ماؤں پر، اور حضور کے صحابہ پر جو راہ چلنے والوں کے لیے ستارے ہیں۔ اور حد سے گزرنے والوں کے لیے پھٹکار۔ اور اُن پر جو نیکی کے ساتھ تا قیامت ان کی پیروی کرنے والے ہیں "

(۲) الٰہی درود بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، فاضل تر اور کامل تر درود۔ دائم تر اور عام تر۔ ایسا درود جو ان تمام درودوں کے برابر ہو۔ جو تُو نے ازل میں اُن پر بھیجے یا ابد کو بھیجے گا یا ان دو کے درمیانی مُدت میں بھیجے گا۔ اور اس تمام درود کے برابر جو تیری تمام مخلوق جن، انسان اور تمام فرشتوں نے سرکار پر بھیجا۔ ایسا درود جو حد و شمار سے بالا ہو، جس کے حد و شمار کو تمام الفاظ و شمار نہ پہنچ سکیں۔ جس کے ذریعے تُو مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تمام مُسلمانوں میں زیادہ نیک بخت ہُوں، جو تیری اور تیرے محبُوب کی رضا سے دُنیا و آخرت میں کامیاب ہُوں۔ اور حضورؐ کی آل، ازواج اور آپ کے مسلمان رشتہ داروں پر جن کا حضور سے کسی طرح کا بھی رشتہ ہو۔ اور آپ کے صحابہ کرام پر جو حضور کی ذاتِ اقدس کی زیارت سے مشرف ہُوئے اور جنہوں نے سرکار کے معجزات آنکھوں سے دیکھے اور خُوب خُوب نازل فرما "

(۳) الٰہی ہمارے آقا مُحمدؐ پر درُود و سلام بھیج، اور آپ کی آل پر اس سے افضل درود جو تُو نے اپنے نیک اور مُقرب بندوں پر بھیجا یا بھیجے گا کہ جو تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی آل پر بھیجا، اپنے کمال کے باوجود، اس سے اسے وہ نسبت ہو جو ایک ذرّے کو تمام کائنات سے ہے۔

Marfat.com

اور سرکار کے بھائیوں یعنی انبیائے کرام پر جو آپ سے پہلے زمانہ میں گزرے گئے جیسے بادشاہ سے پہلے اُمرا گزرتے ہیں اور آپ کے صحابہ کرام پر جو ہدایت کے ستارے اور آپ کی اُمت کے ائمہ اور لائق اقتدا ہیں۔ الٰہی یونہی حضور علیہ السلام اور ان سب پر بہت بہت سلام نازل فرما۔ یہ سب تیرے مملوک ہیں، تو تنہا ان کا مالک ہے۔"

(۴) الٰہی افضل تر، کامل تر، دائم تر، اور شامل تر درود و (سلام، بھیج، ہمارے آقا محمدؐ پر، جو تیرے ایسے بندے ہیں، جن کو تو نے سیادتِ عامہ سے مخصوص فرمایا۔ پس وہ مطلقاً تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ اور تیرے وہ رسول ہیں کو تو نے بہترین اخلاق اور واضح ترین دلائل دے کر مبعوث فرمایا تاکہ وہ اخلاق حسنہ کو درجۂ کمال تک پہنچائیں۔ ایسا درود جو تیرے اور ان کے درمیان پائے جانے والے قُرب کے مناسب ہو، جس قُرب سے کوئی دوسرا نوازا نہیں گیا اور ایسا درود جو تیرے اور تیرے حبیب کے درمیان پائی جانے والی ازلی ابدی محبت کے شایانِ شان ہو۔ ایسا درود و سلام جس کے حد و شمار سے زبان و قلم قاصر ہوں۔ جس کے انسان و فرشتہ بیان کرنے سے عاجز ہو، ایسا درود جو تمام درودوں کا سردار ہو، جیسے حضور علیہ السلام تمام مخلوق کے سردار ہیں، ایسا درود جس کی روشنی مجھے ہر طرف سے، ہر وقت اپنی جلوہ سامانیوں سے منور کرتی رہے اور زندگی و موت (ہر حال میں) میرے ذرے ذرے کو لازمی طور پر چمکاتی رہے اور حضور کی آلِ پاک اور بہترین صحابہ کرام پر، اور بہت بہت سلام نازل فرما۔

(۵) الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر درود بھیج جو تیرے بندے نبی اور رسول ہیں ایسا

Marfat.com

درود جس سے بڑھ کر تیرے اور ان کے نزدیک کوئی درود نہ ہو اور جس سے محبوب تر کوئی درود تیرے اور ان کے نزدیک نہ ہو، اور ایسا درود جس سے بڑھ کر نفع مند کوئی درود حضور کے لیے ہو نہ پڑھنے والے کے لیے ایسا درود جو تمام درودوں کے فضائل اور نیکیاں اپنے اندر سمیٹ لے۔ تمام اعداد و شمار اور اُن سے دُونا دُون۔ تمام تقادیر و اعتبارات کے ساتھ جو زمینوں اور آسمانوں کے درود پڑھنے والوں مطلوب ہیں لحظہ بہ لحظہ تمام مخلوق کے وزن کے برابر۔ تمام جہانوں کی تمام جہتوں کے برابر، اور آپ کی آل ازواجِ مطہرات اور صحابہ کرام پر، اور ہر اس آدمی پر، جو حضورؐ کے دروازے سے تیرے دینِ متین میں داخل ہوا، اور بہت بہت سلام بھیج۔

(۶) الٰہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو تیرے بندے نبی، رسول اور بہترین مخلوق ہیں نبیٔ اُمّی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر ایسا درود سلام جو دائمی ہو جن کے کمال سے دائرہ امکان پُر جائے اور کرمِ خداوندی کے مطابق حسن و احسان کی تمام اقسام سے جو ممتاز و مخصص ہوں اور ایسے درود و سلام جو درود و سلام کی ان تمام فضیلتوں کے جامع ہوں، جو تو حضورؐ کے لیے یا کسی اور کے لیے ماضی، حال یا استقبال میں چاہے اور جن سے کوئی ایسی خوبی رہ نہ جائے جو تو نے دو جہانوں میں کسی کی قسمت میں لکھی ہے۔ وہ خوبی صفات سے متعلق ہو، اسماء سے یا افعال سے جس کے صدقے تو مجھے ان تمام افعال، اقوال اور نیات سے صاف کر دے جو تیرے ناپسندیدہ ہیں اور جو ہر تنگی میں مجھے کفایت کریں، اور زندگی میں یا مرنے کے بعد ہر خیر و خوبی مجھے عطا کریں۔

Marfat.com

الٰہی اپنا افضل، مفید تر، شامل تر، وسیع تر، خوبصورت تر، جامع تر، بہتر جدید تر، روشن تر، واضح تر، کامل تر اور بلند تر اور وُہ جو تیری بارگاہ میں عزیز تر ہو، اور جو ہر لحاظ سے تیری بارگاہ میں محبوب تر ہو وہ درُود نازل فرما۔ اپنی معلومات، اپنے کلمات کی سیاہی اور جو کچھ بغیر ابتداء کے ہو چکا اور جو بغیر انتہا کے ہو گا۔ اس سب کے برابر، کہ اگر تمام دنیا کو سب سے چھوٹے جز تک تقسیم کیا جائے تو ختم ہو جائے مگر درُود شریف ختم نہ ہو۔ اور اس کے دسویں حصہ کو بھی نہ پہنچے۔ یہ درود شریف ہر لمحہ اپنی پوری فضیلت کے ساتھ آپ پر نازل ہوتا رہے اور اس تعداد کو تمام گزشتہ تعداد میں ضرب دے کر جو حاصل ضرب نکلے، یہاں تک کہ وہ گزشتہ زمانوں سے مل جائے اور اعداد و شمار اس سے عاجز آ جائیں۔ وہ درُود جو تمام درُودوں پر ایسی فضیلت حاصل کرے جیسی تمام مخلوق پر حضور علیہ السلام کو حاصل ہے۔ ایسا درُود جو تیری طرف سے آنے والے سلام کے ساتھ مل جائے۔ اور دوگنا ہو جائے۔ نہ یہ اس سے بڑھے نہ وُہ اس سے، ایسے درُود و سلام جو تیرے اس فیض و کرم سے نکلیں، جو کبھی ختم نہ ہو، اور پے در پے نازل ہوئی تیرے محبوب تر بندے ابوالقاسم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب سب پر اور جو بھی آپ کے دینِ مبین کے دائرے میں داخل ہو اس پر۔"

یہ درُود شریف سات درُودوں پر مُشتمل ہے پہلا درُود شریف میری کتاب "انوار المحمدیہ من المواھب اللدنیہ" کے خطبہ میں ہے۔ دوسرا درُود شریف میری کتاب "حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین" کے خطبہ میں ہے تیسرا درُود شریف میری کتاب "افضل الصلوٰت علی سید السادات" کے خطبہ میں ہے۔ چوتھا درُود

Marfat.com

ریف میری کتاب "وسائل الوصول الی شمائل الرسول" صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں ہے۔ پانچواں درود شریف میری کتاب "صلوات الثنا علی سید الانبیا" کے خطبہ میں ہے۔ چھٹا درود شریف میری کتاب "الفضائل المحمدیہ" کے خطبہ میں ہے۔ ساتواں درود شریف میری اس کتاب "سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین" صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں ہے اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں سب کے سب کامل تر اور بلیغ تر عبارات پر مشتمل درود ہیں۔

ایک سو تیسواں درود شریف

"اَللّٰھُمَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ صَلَوٰتِ اللّٰہِ وَتَسْلِیْمَاتِہٖ وَ تَحِیَّاتِہٖ وَبَرَکَاتِہٖ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ مَا یُمَاثِلُ فَضْلَکَ الْعَظِیْمَ۔ وَیُعَادِلُ قَدْرَکَ الْفَخِیْمَ۔ وَیَجْمَعُ لَکَ فَضَائِلَ جَمِیْعِ اَنْوَاعِ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ"

ترجمہ: آپ پر یا رسول اللہ! اللہ کی اتنی درودیں (رحمتیں) سلامتیاں، تحائف اور برکتیں لحہ بہ لحہ نازل ہوں، جو تیرے بڑے فضل کے برابر ہوں اور تیری عظمتِ شان کے مساوی ہوں۔ اور تمام اقسام کے درود و سلام کے فضائل کا مجموعہ آپ کو نصیب ہو"

یہ درود شریف میں نے اپنی کتاب "صلوات الثنا علی سید الانبیا" صلی اللہ علیہ وسلم میں ذکر کیا ہے۔ تاکہ معجزات خطابیہ کے تمام الفاظ کے بعد اس کو بار بار پڑھا جائے۔ میں نے ایک دفعہ صرف یہی درود شریف پڑھا تھا، جس کی بہت اچھی

Marfat.com

تاثیر میں نے پانی، اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے جانے والے درودوں میں سے
جامع تر درود شریف ہے۔

Marfat.com

تنبیہات

پہلی تنبیہ ان الفاظ کے بیان میں، جن سے ایسا مفہوم پیدا ہوتا ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جائز نہیں۔ علامہ ابن عابدین شامی نے "الدر المختار" پر اپنے حاشیہ "ردالمحتار" شامی کی بحث الحظر والاباحۃ میں فرمایا "دیکھنا چاہیئے کہ جس طرح دعا میں دوسرے مشتبہ الفاظ سے پرہیز کرنا چاہیئے یہ لفظ بھی نہ بولے کہ تیرے تختِ سلطنت کا صدقہ" کہ یہ متشابہ لفظ ہے اور متشابہ وہ لفظ ہوتا ہے جس کا اطلاق قرآن و سُنّت کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہو جیسا کہ اس قسم کے درُود شریف جو منقول ہیں مثلاً "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ عِلْمِكَ وَحِلْمِكَ وَمُنْتَهٰى تَحْمِيْدِكَ وَعَدَدَ كَلِمَاتِكَ وَحَمْدَ كَمَالِ اللّٰهِ" کہ اس سے ایک صفت کے متعدد ہونے کا وہم ہوتا ہے یا صفاتِ علم وغیرہ کے محدود ہونے کا گمان ہوتا ہے خصوصاً یہ کہنا کہ تیرے احاطۂ علم میں جو کچھ ہے اس کے برابر تیرے سُننے میں جو آتا ہے اس کے برابر یا تیرے کلمات کے برابر" کیونکہ اس کے علم رحمت اور کلمات کی کوئی حد نہیں۔ اور لفظ عدد وغیرہ سے اس کے خلاف وہم پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ میں نے دلائل الخیرات کی شرح (مطالع الخیرات) مصنفہ علامہ الفاسی میں اس موضوع پر ایک بحث دیکھی ہے۔ جس میں علامہ الفاسی فرماتے ہیں "علماء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کہ جس شخص کو وہم نہ ہو وہ موہوم لفظ درود شریف میں استعمال کر سکتا ہے۔ یا نہیں یا ایسا لفظ موہوم جس کی آسانی سے تاویل ہو سکتی ہے جس کا موقع محل واضح اور طریقِ استعمال صحیح معنی میں خاص کر رہا ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے، حضور علیہ السلام پر درُود شریف کی کیفیات سے

Marfat.com

بحث کی ہے اور اس کو افضل کیفیت قرار دیا ہے۔ ان میں سے شیخ عفیف الدین الیافعی۔ اشرف البارزی اور ابو القطان ہیں، جس سے یہ بات ان کے شاگرد المقدسی نے نقل کی ہے"۔

امام ابن عابدین شامی فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ ہمارے آئمہ کا اس بارے میں جو قول ہے اس کا مقتضیٰ یہی ہے کہ جب تک اس قسم کے الفاظ حضور علیہ السلام سے ثابت نہ ہوں، استعمال نہ کئے جائیں، جیسا کہ فقیہ (شامی) کا مذہب مختار ہے۔ غور کیجیے۔ واللہ اعلم۔ عبارت ختم ہوئی۔ میں نے اس بحث پر محقق فاضل شیخ محمد بخیت المطیعی کا جو مصر کی جامعہ ازہر کے علمأ میں سے تھے، ایک رسالہ دیکھا، جس کا نام انہوں نے الدعاء الی البھیۃ فی جواز الصلاۃ علیٰ خیر البریۃ بالصیغۃ الکمالیۃ رکھا ہے جس سے میں نے آنے والی عبارت حاصل کی۔ مصنف اللہ ان کی حفاظت فرمائے، نے ابن عابدین کی مذکورہ عبارت نقل کرنے کے بعد فرمایا پہلے ضروری ہے کہ آپ کو متشابہ کا معنی معلوم ہو تاکہ اس کی جزئیات پر حکم لگا سکیں پس ہم کہتے ہیں کہ لغت میں متشابہ کا مطلب ہے، چیز کا اس کا گڈمڈھ ہو جانا کہ ذہن امتیاز نہ کر سکے، اسی لیے جس چیز تک انسان نہ پہنچ سکے اس کو متشابہ کہتے ہیں۔ اور نامعلوم کو بھی متشابہ کہتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا"۔ گائے ہم پر مشتبہ ہو گی"۔ اکثر محققین کے نزدیک جیسا کہ امام فخر الدین رازی نے نقل کیا ہے، عرف شرعی میں متشابہ کا معنیٰ ہے مجمل اور مؤول کے درمیان قدر مشترک"، امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں مجمل اور مشترک اس بات میں مشترک ہیں کہ لفظ کی دلالت اپنے کسی ایک معنیٰ پر راجح نہیں ہوتی۔ پس مجمل تو نہ راجح ہوتا ہے نہ مرجوع۔ مؤول راجح تو نہیں ہو سکتا لیکن مرجوع ہو سکتا ہے۔ بغیر کسی مخصوص دلیل کے اسی قدر مشترک کو متشابہ کہتے ہیں کیونکہ دونوں قسموں میں سمجھنے

Marfat.com

کا مفہوم موجود ہے۔ اور ہم بیان کر آئے ہیں کہ اسی کو متشابہ کہتے ہیں یا تو اس لیے کہ وہ چیز معلوم نہیں ہو سکتی، کیونکہ اس کے متعلق ذہن میں نفی جس طرح آتی ہے اسی طرح اثبات بھی آ رہا ہے، یا اس چیز سے کہ جس چیز میں شبہ آ جائے وہ معلوم نہیں ہو سکتی، پس متشابہ کا لفظ نامعلوم پر بولا گیا جیسا کہ سبب کا نام مسبّب پر بول دیا جاتا ہے، پھر متشابہ کبھی تو ایسا ہوتا ہے جو مخلوق کو بغیر تعلیم الٰہی بالکل معلوم نہیں ہو سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص ذاتی علم ہے جیسا کہ بعض سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات، کئی اقوال میں سے ایک قول راجح کے مطابق اور کبھی متشابہ ایسا ہوتا ہے، جس کا یقینی مفہوم سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ کیونکہ جو معنی لفظ سے سمجھ میں آ رہا ہے، وہ مُراد لینا (عقلاً و شرعاً) محال ہے۔ سو لازم ہوا کہ صحیح معنی مُراد لیا جائے۔ لیکن اس خاص معنیٰ پر کوئی قرینہ موجود نہیں، اسی آخری صورت کو متشکل بھی کہتے ہیں جیسے فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا۔	ترجمہ: ہم نے بستیوں میں رہنے والے مالداروں کو حکم دیا تو انہوں نے بستیوں میں جرائم کیے۔

کیونکہ اس کا حقیقی معنیٰ مراد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ	ترجمہ: بے شک اللہ بیہودہ باتوں کا حکم نہیں دیتا ؕ

یونہی اللہ نے کافروں کے اس قول کا کہ:

وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ	ترجمہ: اللہ نے ہم کو اس کا حکم دیا ہے۔

مذکورہ آیت میں رد فرمایا ہے تو لازم ہوا کہ پہلی آیت کو اس کے حقیقی معنی سے، مجازی غیر معین معنیٰ کی طرف پھیر دیا جائے ہمارے مذکورہ نظریہ کی تائید متشابہ آیتوں

Marfat.com

کے متعلق سلف کے مسلک کو ترجیح دیتے ہوئے امام رازی نے جو استدلال کیا ہے اس سے بھی ہوتی ہے (سلف آیاتِ متشابہات میں تاویل نہیں آتے تھے اور معنیٰ مُرادی کو خُدا کے سپرد کرتے تھے۔ اس عقیدہ کے ساتھ کہ اللہ ہر عیب سے پاک ہے لہٰذا ظاہری معنی سے بھی پاک ہے جو اللہ کی شایانِ شان نہیں) امام رازی کے قول کا خلاصہ یہ ہے "جب لفظ کا راجح معنی ہو، پھر اس سے قوی تر دلیل سے معلوم ہو کہ ظاہری معنیٰ مُراد نہیں، تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ کی مُراد اس حقیقت کا کوئی مجازی معنیٰ ہے اور مجازی معنوں میں کثرت ہے اور کسی ایک معنی کو ترجیح صرف لغوی مُرجح سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور اس سے صرف ظنِ ضعیف کا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے الخ اور سلف کے مذہب کو یوں بھی ترجیح دی جا سکتی ہے کہ جب لفظ کو حقیقی معنی سے پھیر دیا گیا اور مجازی معنیٰ ایک نہیں متعدد ہو سکتے ہیں تو پھر کسی ایک معنیٰ کو اللہ کی مُراد قرار دینا اور دوسرے معنی کو رَد کرنا حالانکہ ممکن وہ معنی مُراد نہ ہو، اللہ تعالیٰ پر بڑی جرأت و جسارت کی بات ہے۔ پس ادب یہ ہے کہ لفظ کو معنی محال سے ہٹا دیا جائے اور مرادی معنی کیا ہے؟ اس کو سُپردِ خُدا کر دیا جائے۔ جیسا کہ ظاہر ہے تمہارے سامنے ہم نے جو وضاحت کی ہے۔ اسی کے پیشِ نظر علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق متشابہ الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں۔ اور اگر ایسے الفاظ نصِ قطعی میں آجائیں تو ان کی مناسب تاویل لازم ہے اور (یہاں) نصِ قطعی سے ان کی مُراد وہ ہے جو (قرآن کے ساتھ) حدیثِ صحیح کو (بھی) شامل ہو، جسے اُمّت نے نقل کیا اور قبول کیا اور بغیر انکار کے اس پر عمل کیا۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے تمام اچھے اور مقدس نام اس پر بولے جا سکتے ہیں اور اس پر قریب قریب اجماع و اتفاق ہے۔ حالانکہ بعض اسمائے حُسنیٰ متشابہ قسم کے ہیں مثلاً صبوی، روایات و احادیث جو اس سلسلہ میں آتی ہیں اگرچہ صحیح ہیں اور اُمّت نے ان کو قبول کیا ہے اور بغیر انکار ان پر عمل کیا ہے لیکن متواتر تو قطعاً نہیں، اور بلاشبہ

Marfat.com

مذکورہ درود شریف بھی اسی قبیل سے ہے یہ بات کہ یہ منقول و ماثور اور بغیر انکار اُمّت کا معمول بہ ہے۔ سو اس کے متعلق سیّدی مُصطفےٰ البکری نے اپنی کتاب المنہل العذب میں فرمایا "پھر نبی کریم علیہ السلام پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور جو الفاظ پڑھے جائز ہیں، ہاں اگر ان الفاظ سے پڑھے تو زیادہ بہتر ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ عَدَدَ كَمَالِ اللّٰهِ كَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهٖ - الٰہی درُود و سلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمّد پر اور آپ کی آل پر کمال الٰہی کی تعداد کے برابر جیسے اس کے کمال کے لائق ہے"۔ ہم کو اس کی اجازت ہمارے مرحوم شیخ، ہمیشہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زن رہیں، جب تک الحی القیوم جلوہ گر ہے اور جب تک اپنے جمال سے پردہ اٹھائے رکھے شیخ ابوالمواہب حنبلی یعلی، رحمۃ اللہ، وہ اپنے والد شیخ عبدالباقی کی تصدیق کے ذمّہ دار ہیں۔ ہم کو انہوں نے اپنے مشائخ اور اپنے والد کی تحریر کی اجازت دی ہے۔ ان کے والد نے اپنی تحریر میں اپنے بعض مشائخ کی یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ درُود شریف ایک بار پڑھنا چودہ ہزار کے برابر ہے"۔ الخ۔ اور کچھ شک نہیں کہ سیّد بکری رضی اللہ عنہ بڑے آئمہ حنفیہ میں سے ہیں اور انہوں نے اپنے زمانہ کے بہت سے لوگوں کو یہ تلقین کی ہے جنہوں نے آپ سے یہ نعمت حاصل کی، اور لوگوں نے بغیر انکار اپنا معمول بنایا ہے۔ سیّد بکری نے اپنے شیخ ابوالمواہب سے اسے حاصل کیا جو حنبلی مسلک کے آئمہ میں سے تھے میں نے اس درُود شریف کو ان کے والد کی بیاض میں ذکر کیا ہے جیسا کہ تمہیں اس میں نظر آسکتا ہے۔ اور کسی نے اس پر برُا نہیں منایا (یونہی) اس کو سیّد بکری سے شیخ الاسلام الحفنی نے حاصل کیا، جو اکابرین آئمہ شافعیہ میں سے تھے انہوں نے اسے اپنا معمول بنایا اور اپنے دور کے بہت لوگوں کو بھی بلا انکار اس کی تلقین فرمائی شیخ الاسلام حفنی سے یہ درُود شریف ابوالبرکات سیّدی احمد دادیر نے حاصل کیا۔

Marfat.com

ان کی برکتیں عام ہوں۔ آپ اکابر آئمہ مالکیہ میں سے تھے انہوں نے آگے بکثرت لوگوں کو اس کی اجازت دی اور اپنے دور میں علمائے کرام کے سامنے اس پر عمل کیا اور کسی نے انکار نہ کیا۔

امام سمرقندی نے اپنے کتاب "تنبیہ الغافلین" میں فرمایا۔ ہم سے قابل اعتماد شخص نے اپنی سند کے ساتھ ضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اسرافیل علیہ السلام حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ فرماؤ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ عَدَدَ مَا عَالِمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَزِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ تَعَالٰى "اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اور اللہ بلند تر عظیم تر کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اللہ کے علم کی تعداد اور اللہ کی معلومات کے وزن کے برابر" الخ۔ اور وہ تمام الفاظ جن سے دلائل الخیرات کے درود شریف بنے ہیں، وہ اکثر ان الفاظ مذکورہ پر مشتمل ہیں۔ حالانکہ اکثر لوگ اور خصوصاً علماً باعمل جو اس پر عمل پیرا ہیں۔ شمار سے باہر ہیں۔ اور کچھ شک کہ ان مذکورہ آئمہ کرام کا درود و ذکر کے مذکورہ بالا الفاظ پر متوجہ ہونا اور ان کو ہر آنے والے زمانہ میں یکے بعد دیگرے نسلاً بعد نسل اپنا معمول بنایا، تمام دنیا کے لوگوں کا خواہ پہلے ہوں خواہ پچھلے، علماً کی موجودگی میں ان پر عمل کرنا۔ حالانکہ علماً کو بدعتوں سے روکنے کی بہت حرص رہتی ہے اور کسی سے ان کے خلاف کوئی بات منقول نہ ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ تمام الفاظ دراصل حضور علیہ السلام سے ثابت ہیں اور اُمت نے ان کو قبول کیا ہے پس اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ یہ متشابہ ہیں تاویل کے ساتھ اور محال معنی سے لفظ کو پھیر کر صحیح معنی میں استعمال کرنا جائز ہو جائے گا اسی لیے سیدی علی وفا رضی اللہ عنہ (میں نے ان علی وفا کا نام نہیں سُنا اور بے شک یہ بزرگ مشہور علی وفا بن محمد وفا شاذلی کے علاوہ ہیں کیونکہ

Marfat.com

وہ سید بکری سے کئی سو سال پہلے گزرے ہیں اللہ ان سب سے راضی ہو) نے المنح الالٰہیۃ کی شرح میں سید بکری کے قول "پھر کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰهِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِهٖ۔ کے تحت لکھا ہے یعنی اپنی رحمت نازل فرما اور جو کچھ اس کے ساتھ ہے مذکور ہستیوں پر، ایسی رحمت جس کی حد نہ ہو، جیسے تیرے کمال کی حد نہیں۔ الخ" اور السنجاعی نے سیدی احمد زروق کے وظیفہ پر لکھی گئی اپنی شرح میں اُن کے قول اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ. اَلنَّبِیِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ" کے تحت فرمایا یعنی تمام مخلوق کے برابر، یا جو کچھ لوح محفوظ میں ہے، اور ابن تلمسانی اس طرف گئے ہیں کہ جس نے یوں کہا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ" اس کو اسی تعداد میں اجر ملے گا۔ الخ۔ حاصل یہ کہ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰهِ۔ جیسے کلمات کو ایسے مجازی معنوں پر محمول کیا جائے جن کو مُراد لینا درست ہو کہ ایسے الفاظ منقول ہیں اور اُمت نے ان کو قبول کیا ہے اور حقیقی معنے محال ہیں۔ پس ایسے الفاظ کا استعمال نہ مکروہ تحریمیہ ہے نہ مکروہ تنزیہیہ بلکہ ان میں بہت ثواب ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے گزشتہ بیان سے تم سمجھ گئے ہو کہ ایک متشابہ وہ ہوتا ہے جس کا معنی بالکل معلوم نہ ہو سکے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے مخصوص کر لیا ہے۔ اور مذکورہ الفاظ اس قبیل سے بالکل نہیں جیسا کہ ظاہر ہے۔ یا وہ کہ جس کا حقیقی معنے معلوم تو ہے لیکن لفظ بول کر اس حقیقی معنے کو مُراد لینا محال ہے۔ پس لفظ کو ایسے مجازی معنے پر محمول کیا جائے گا جسے مُراد لینا صحیح ہو، انتہائی خیال جو پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ مذکورہ الفاظ اسی قبیل سے ہیں اور یہ بات ہرگز قابلِ قبول نہیں کہ مثلاً کمالِ خداوندی کی تعداد کے برابر" جیسے الفاظ متشابہ ہیں۔ کیونکہ اگر یہ فرض کر بھی لیا جائے۔

Marfat.com

کہ معنی حقیقی محال ہے لیکن معنی مجازی مُراد لینے کا قرینہ تو موجود ہے اور وہ قرینہ بولنے جانے والے الفاظ میں موجود ہے اور یہ کوئی الگ دلیل نہیں اور جب قرینہ موجود ہے تو معنی مجازی کو ترجیح ہو گی، اور تمہیں معلوم ہے کہ متشابہ کا کوئی معنی راجح نہیں ہوتا جیسا کہ اس کا حوالہ گزرا ہے۔ لہٰذا جس لفظ کی بحث ہو رہی ہے وہ محکم ہے اور لفظ قرینے کے ساتھ اپنے مجازی معنی میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اور یہ منع نہیں۔

سوال: کمال کی تعداد اور اپنی معلومات کے برابر جیسے الفاظ میں مجازی معنی کا قرینہ کیا ہے۔؟

جواب: میں کہتا ہوں جب کمال اور علم کی نسبت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف ہو گی تو یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ عدد سے مُراد غیر متناہی کثرت ہے کیونکہ اللہ کے علم و کمال کا جن چیزوں سے تعلق ہے ان کی کوئی حد نہیں پس یہ نسبت واضح لفظی قرینہ ہو گیا اس بات پر کہ مُراد کثرت میں مبالغہ پیدا کرنا ہے۔ پھر فرمایا کہ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ لفظ عدد کا ایک لفظی مفہوم ہے اور اسی مفہوم کے اعتبار سے تمام مراتب اعداد پر بولا جاتا ہے جن کی کوئی حد نہیں۔ پس یہ کسی حد کا ہرگز تقاضا نہیں کرتا اور نہ کسی متعین اعداد و شمار کا۔ اور اسی مفہوم کے اعتبار سے مذکورہ بالا کلمات میں استعمال ہوا ہے۔ پس یہ ہرگز متشابہ الفاظ میں سے نہیں ہاں اس کے مراتب ہیں جو اس مفہوم میں اسی طرح داخل ہیں جیسے دس بیس اور ہر مرتبہ بھی عدد کہلاتا ہے کیونکہ وہ عدد کے مفہوم کلی میں داخل ہے اور اس کے افراد میں سے ایک فرد ہے، ان مراتب میں سے ہر مرتبہ احاطہ شمار اور انتہا چاہتا ہے اور ہر مرتبہ و درجہ کو خاص لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے مثلاً دس کا لفظ ہیں سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ عدد، حد و شمار چاہتا ہے۔ حالانکہ عقلاً ایسا نہیں۔ پھر فرمایا علاوہ ازیں علامہ ابن عابدین نے ان الفاظ کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کو قطعاً

Marfat.com

منع نہیں فرمایا، جن کا حضور علیہ السلام سے ثبوت ملتا ہے مثلاً صیغہ کمال یونہی وہ صیغے جو دلائل الخیرات میں لکھے ہیں، یا وظائف کی دیگر کتابوں میں لکھے ہوئے درود شریف جو زمین کے کونے کونے میں علمائے بغیر انکار کے مشہور و معمول بہا ہیں۔ کیونکہ علامہ مذکور رحمہ اللہ نے اپنے کلام میں منع سے مستثنیٰ فرمایا ہے ان الفاظ کو جو حضور علیہ السلام سے ثابت ہیں۔ یا الفاظ کمال جو ثابت ہیں۔ جیسا کہ عبارت گزر چکی ہے۔ جیسے قرآن عظیم میں علم کا اطلاق معلوم پر ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے :۔

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ " ترجمہ:۔ وہ اللہ کے علم یعنی معلوم میں سے کسی کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

جیسا کہ امام رازی کی تفسیر کبیر میں ہے۔ لہٰذا اس قسم کے درود شریف میں بھی کوئی کراہت نہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ عَدَدَ عِلْمِهٖ " ترجمہ:۔ الٰہی درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل پر ان کے علم کے برابر "

کیونکہ نص میں علم بمعنی معلوم آچکا ہے اور جائز ہونے کے لیے کسی خاص عبارت کا نص میں آنا شرط نہیں بلکہ اس نوع کے ثبوت کے لیے نص کا آنا کافی ہے اور اگر کسی لفظ کا معنی مجازی میں قرینہ کے ساتھ استعمال ہونا بھی ثبوت نص پر موقوف ہو، کہ خاص ہو گی تو لفظ بولنا صحیح ہو گا ورنہ نہیں، تو دین میں بہت تنگی پیدا ہو جائے گی اور معاملہ پیچیدہ ہو جائے گا۔ حالانکہ تنگی و پیچیدگی قرآن کی رُو سے، ہم سے دُور کر دی گئی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے :۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ " ترجمہ:۔ اللہ نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں کی۔

Marfat.com

حدیث شریف میں آیا ہے "دین آسان ہے، اس میں تنگی نہیں"۔ اسی طرح فرمایا "دین سے جو مقابلہ کرے گا، دین اس پر غالب رہے گا۔

حاصل کلام اس سلسلہ میں یہ ہے کہ درود کمال وغیرہ کے حقیقی جواز میں کوئی شبہ نہیں۔ جن کا استعمال ہوتا آیا ہے اور قوم کے وظائف میں متواتر نقل ہوتے رہے ہیں، جن کو قابل اعتماد لوگوں نے نقل کیا ہے اور جن پر پہلے پچھلے علماً وصلحاً کا عمل رہا ہے۔ خواہ ہم یہ بھی بالفرض تسلیم کرلیں کہ یہ الفاظ متشابہ ہیں جن کا استعمال کرنا ثبوت شرعی پر موقوف ہے تو ہم قطعاً کہیں گے کہ ثبوت شرعی موجود ہے اور اس سلسلہ میں شک کرنا ہمیں اس بات کی طرف لے جائے گا کہ آئمہ نے جو احکام فقہیہ نقل کیے ہیں جن کے دلائل کا ہمیں کوئی علم نہیں، ہم ان پر اعتماد نہ کریں۔

علاوہ ازیں ہم یہ بھی نہیں مانتے کہ لفظ عَدَدَ كَمَا لِهٖ وغیرہ متشابہات میں سے ہیں جن کا استعمال کرنا ثبوت شرعی پر موقوف ہے۔ اولاً اس لیے کہ لفظ عدد کا مفہوم ان تمام مراتب کو شامل ہے جن کی کوئی حد ہے نہ شمار۔ ثانیاً۔ ہم عدد کو مجازی طور پر غیر متناہی کثرت پر محمول کرتے ہیں، اور قرینہ لفظی اس کو ترجیح دے رہا ہے۔ یہ معنی مرجح نہیں۔ سو میں نے جو تم کو دیا اُسے لو، اور اللہ پر بھروسہ کرو۔ اور اپنے دل سے پوچھو، اگرچہ فتنہ پرور تجھے کچھ بتاتا رہے، بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ اور الفاظ کمال سے نبی علیہ السلام پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجتے رہو، کیا عجب کہ کامل وصول پاؤ۔ اور در رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رب سبحانہٗ تعالیٰ کے حضور حاضری نصیب ہو۔ مکمل ہوئی وہ نقل جو رسالۂ مذکورہ سے میں نے حاصل کی۔

جب کہ علامہ ابن عابدین شامی نے علامہ فاسی کی شرح دلائل (مطالع المسرات) سے پوری عبارت نقل نہیں کی تو میں نے چاہا کہ وہ بھی اور اس مسئلہ سے متعلق ان کی باقی عبارات یہاں نقل کر دوں۔ علامہ فاسی نے صاحب دلائل الخیرات کے قول

Marfat.com

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا — ترجمہ: اور درود بھیج محمدؐ پر جو تُو نے پیدا
خَلَقْتَ وَمَا تَخْلُقُ وَعَدَدَ مَا — کیا یا پیدا کرے گا اس کے برابر، اور
اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَضْعَافَ — تیری معلومات اور اس سے کئی گنا
ذٰلِكَ قَالَ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ — زیادہ۔ فرمایا۔ جس کا احاطہ تیرے
مِمَّا خَلَقْتَهٗ وَاَبْرَزْتَهٗ لِلْوُجُوْدِ — علم نے کیا جو تُو نے پیدا کیا اور جسے
اَوْ مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ — تُو نے عالم وجود میں ظاہر کیا یعنی
اَوِ الْمُرَادُ مَا فِی اللَّوْحِ — مخلوقاتِ مذکورہ یا اللہ کا وہ علم
الْمَحْفُوْظِ مِنْ عِلْمِهٖ تَعَالٰی" — ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔

ہوسکتا ہے طلب میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہو، اس کو خاص کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی اور عبارت اپنے عموم پر اس لیے نہ رہ سکی کہ عمومی معنی مُراد لینا بہت دشوار ہے۔ کیونکہ جو کچھ اللہ کے احاطہ علمی میں ہے اس کے لیے اعداد شمار ممکن نہیں۔ پس اس میں تخصیص ضروری ہے تاکہ امکان عقلی کے قاعدے پر رہے اور یہاں تخصیص کرنے والا عقل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ۔ — ترجمہ: اللہ ہر شے کو پیدا کرنے والا ہے۔

بے شک عقل اس آیت کو خاص کر رہی ہے۔ کیونکہ ہم واضح طور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات یا صفات کا خالق نہیں۔ پس یہاں سے مُراد ان دو کے سوا ہے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ لفظ موہوم کو آیا وہ شخص استعمال کرسکتا ہے جس کو وہم نہیں اور جس کے نزدیک ایسے لفظ کا صحیح معنی مُراد ہے یا آسانی سے اس کی صحیح تاویل ہو سکتی ہے جس کا صحیح محل واضح ہے یا اس میں تخصیص کرکے صحیح معنٰی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یا نہیں؟ علماء کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

پر درود وسلام بھیجنے کے کئی راستے اختیار کئے ہیں. جو مصنف کے اس قول سے ملتے جلتے الفاظ پر مشتمل ہیں عَدَدَ عِلْمِكَ وَعَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ۔ اور علمأ نے کہا ہے کہ یہ افضل کیفیات میں سے ہے۔ ان علمأ میں شیخ عفیف الدین الیافعی الشرف البارزی۔ بہأ ابن العطار شامل ہیں یہ بات ان کے شاگرد المقدسی رحمہ اللہ نے (العطار) سے نقل کی ہے" اللہ کی ان پر رحمت ہو اور اللہ ان سے راضی ہو" پھر علامہ فاسی نے ایک صفحہ بعد دلائل الخیرات کے قول عَلَيْهِمْ صَلَاةً تَفُوْقُ وَتَفْضُلُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِمْ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ كَفَضْلِكَ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ۔ کے تحت فرمایا اللہ کے درود کا ان سب کے درود پر ایسا ہی مرتبہ ہوگا جیسے اللہ کا درجہ سب پر۔ کیونکہ دونوں فصلوں میں فضیلت کی نسبت وہی ہوگی جو دو فاعلوں کی فضیلت میں ہے اور درحقیقت ان دو میں کوئی نسبت ہے ہی نہیں. پھر بندوں کا درود بھی دراصل اللہ سبحانہٗ کا ہی فعل اور اس کا پیدا کردہ ہے یہاں حقیقی تشبیہ مراد نہیں کیونکہ یہ تو ہے ہی محال کہ حادث کی حادث (مخلوق) پر ایسی فضیلت ہو. جیسے قدیم کو حادث پر ہے یہاں صرف فضیلت میں مبالغہ پیدا کرنا مراد ہے اور دونوں مراتب میں جو حد درجہ مکمل فرق ہے اس کا تصور سامنے لانا ہے، کہ کیا بھی ہے یا کچھ اور اس سے تقریباً ایک ورق پہلے مصنف کے قول صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔ کے تحت فرمایا۔ امام سیوطی نے اپنی کتاب الدر النثیر فی تلخیص نہایۃ ابن الاثیر میں اس کا مطلب لکھا ہے" مذکورہ چیزوں کی تعداد کے برابر" اور یہ بھی کہا گیا ہے" کہ کثرت میں جو ان اشیأ کے برابر ہو خواہ ناپ میں خواہ وزن میں یا تعداد میں یا ان سے مشابہ ذرائع اندازہ وشمار اور ان مثالوں سے مقصد واضح

Marfat.com

کرنا مقصود ہوتا ہے ورنہ کلام ناپ تول میں شامل نہیں بلکہ شمار سے تعلق رکھتا ہے۔
اور امداد ایسے ہی مصدر ہے جیسے مدد یعنی جس سے زیادتی اور اضافہ کیا جائے۔
امام خطابی نے کہا یہ مدد کی طرح مصدر ہے کہا جاتا ہے مَدَدْتُ الشَّیْئَ اَمُدُّہٗ مَدًّا وَمَدَدًا "میں نے شے کو کھینچا اور لمبا کیا کھینچنا۔ سلمہ نے فراء سے روایت نقل کی ہے کہ الحارثی نے کہا یَجْمَعُوْنَ المدمدادًا بنا بریں اس کا معنی ہوگا ناپ کا آلہ۔ معیار۔ فرمایا کہ اللہ کے کلمات بے انتہا ہیں جن کو اعداد شمار میں محدود نہیں کیا جا سکتا لیکن مصنف نے ایسے مثال محض اظہار کثرت کے لیے بیان کر دی ہے۔
یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد ثواب واجر ہے اور کلمات اللہ سے مُراد بھی ان کا اجر و ثواب ہے کلمات اللہ کی وضاحت میں امام فخرالدین رازی نے فرمایا کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک ان سے مراد وہ الفاظ ہیں جو علم خداوندی کے متعلقات پر دلالت کرتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا کہ یہی کلمات اللہ کے حکم اور عجائب پر دلالت کرتے ہیں۔
النّاسی رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا۔ اس کتاب کا جامع فقیر یُوسف النبہانی اللہ اس کو معاف فرمائے، کہتا ہے کہ جو کچھ

دونوں نظروں میں تطبیق

علامہ ابن عابدین نے فرمایا، کہ آئمہ مذہب کے کلام کا مقتضیٰ یہ ہے کہ جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو الفاظ منقول ہیں وہ جائز ہیں اور جو سرکار سے منقول نہیں۔ وہ منع ہیں، جیسا کہ فقیہ شامی کا مذہب مختار ہے اور جو جائز قرار دیا گیا ہے، ان دو میں تطبیق یہ ہے کہ جن الفاظ میں سخت فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے وہ منع ہیں۔ مثلاً یہ کہنا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِکَ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ، الٰہی ہمارے آقا محمد پر درود بھیج ہر ہر وقت میں اپنی ذات کی عظمت کے برابر، اور یوں کہنا کہ ذات باری تعالیٰ کی عظمت کے برابر"

Marfat.com

اور یوں کہنا کہ اللہ کے کمال کے برابر۔ اور یُوں کہنا کہ ایسا درود جو زائد ہو، اوپر ہو اور فاضل ہو، اس درود پر جو درود پڑھنے والی تمام مخلوق آپ پر پڑھتی ہے جس طرح سمجھے اپنی تمام مخلوق پر فضیلت ہے" یا اس سے ملتے جلتے الفاظ، جن سے سخت ترین ابہام پیدا ہو سکتا ہے اور جواز اس کے علاوہ دوسری صورتوں میں ہے۔ جہاں اس قسم کا ابہام پیدا نہ ہو مثلاً یُوں کہے الٰہی دُرود بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر برابر اس کے جو اللہ کے علم میں ہے یا معلومات خداوندی کے برابر۔ اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔ بے شک ان الفاظ کو مخلوق خداوندی پر محمول کیا جائے گا، اور مخلوق کتنی ہی زیادہ ہو اس کی حد ہے۔ علاوہ ازیں ایسے الفاظ سے مراد حقیقی محدود تعداد نہیں ہوتی، کہ یہ کہا جائے کہ معلوماتِ خداوندی تو غیر محدود ہیں۔ بلکہ محض کثرت مُراد ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم کا تعلق قدیم و حادث دونوں سے ہوتا ہے۔ مزید برآں مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ کے الفاظ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ پاک میں بھی آئے ہیں تسبیح کے ان الفاظ میں جو آپ نے ام المومنین سیدہ جویریہ سلام اللہ علیہا کو تعلیم فرمائے تھے۔

وہ الفاظ یہ ہیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ	ترجمہ: پاکی و تعریف اللہ کے لیے، اس کی
عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ	مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی ذات
وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ	کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور
کَلِمَاتِہٖ۔	اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

لہٰذا اس قسم کے الفاظ جو حضور علیہ السلام سے منقول ہیں، کو استعمال کرنا بالاتفاق جائز ہے۔ خُدا بہتر جانتا ہے کہ اس قسم کے الفاظ جن میں سخت ابہام پایا جاتا ہے، ان کے مؤلفین سے غلبہ حال کے وقت نکلے ہیں، یہاں تک کہ ان کو اس بات کا احساس تک نہ ہو سکا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف شدید ابہام والے الفاظ ان کی طرف سے منسوب ہو رہے ہیں۔ وغیرہ

Marfat.com

وہ حضرات گرامی اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ادب کرنے والے تھے اور ان کو زیادہ پہچان تھی اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کن کن الفاظ و معانی کی نسبت کرنا جائز ہے اور کن کن کی نسبت کرنا منع ہے اور جو لفظ یا مفہوم اللہ کی شایانِ شان نہ ہو اس سے بہت پرہیز کرتے تھے۔ بایں ہمہ ان بزرگوں کے مقاصدِ صحیحہ کا اعتبار کیا جاتا ہے، ظاہری عبارات کا نہیں۔ (بشرطیکہ ظاہری عبارات صریحاً غلط نہ ہوں۔ مترجم)

اسلاف کا مقصد

ایسے الفاظ سے درود و سلام پڑھنے سے ان حضرات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ درود شریف کامل ترین درجہ کا ہو۔ جس کی مقدار اور حد و غایت کا اندازہ نہ لگایا جا سکے۔ جب اس پر انہوں نے غور کیا۔ تو انہوں نے اللہ کی ذات و صفات کے سوا کوئی ذات یا صفت ایسی نظر نہ آئی جو غیر محدود ہوتی اور جس کے اوصاف و کمالات لامحدود ہوتے، یہ خدا ہی ہے جو تمام صفاتِ کمال سے موصوف ہے، پس ان حضرات کا حضور علیہ السلام پر ان اوصاف سے متصف درود و سلام ان بلیغ کلمات سے بھیجنا، عظمت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کو متضمن ہے۔ اب جو کوئی ان بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اس مقصد کی خاطر اس نیت سے ان الفاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے جو ان سے منقول ہیں تو بہت اچھا ہے۔ اور جس شخص کے خیال میں یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ و تقدیس میں خلل انداز ہوتے ہیں، تو اُسے ان سے بچنا چاہیے اور ایسے الفاظ سے درود و سلام بھیجنا چاہیئے جن میں یہ احتمال نہ ہو۔ اللہ سچ فرماتا ہے اور صحیح رہنمائی فرماتا ہے۔ یہ ہے وہ تفصیل جو اللہ تعالیٰ نے میرے ناقص ذہن پر روشن فرمائی اور مجھے اس کے صحیح ہونے کی اُمید ہے بشکر و ثنا کا سزاوار اللہ تعالیٰ پروردگار عالمیان ہے۔

دوسری تنبیہ

(درود و سلام) کے جو الفاظ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ان کا اور دوسروں کے ثواب پر کلام۔ کہ اجر و ثواب

Marfat.com

کن الفاظ کا زیادہ ہے؟

جان لیجیے کہ جن درُودوں کو میں نے اس باب میں ذکر کیا ہے، ان میں سے کچھ تو حضور علیہ السلام سے منقول ہیں اور کچھ سرکار سے منقول نہیں بلکہ کچھ وہ ہیں جو بعض صحابہ کرام یا بعد والے اولیا کرام و علمائے عظام سے منقول ہیں۔ حافظ سخاوی نے "القول البدیع" میں حافظ ابن السنی سے نقل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام پر درود وسلام کی کیفیت سے متعلق بکثرت احادیث نقل کی گئی ہیں، صحابہ کرام اور بعد کے بزرگوں میں سے ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ اس مسئلہ میں الفاظ کا نص میں وارد ہونا کوئی ضروری نہیں، بلکہ جس کو اللہ نے قوّت بیان عطا فرمائی ہے اور وہ فصیح و بلیغ الفاظ سے صاف سیدھا مفہوم ادا کرتا ہے، جس سے شرف و کمالِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وضاحت ہوتی ہے تو اس کی گنجائش ہے ان بزرگوں کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے۔

اَحْسِنُوا الصَّلٰوۃَ عَلٰی نَبِیِّکُمْ	ترجمہ: اپنے نبی پر بہترین درود بھیجا کرو۔
فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ	تم نہیں جانتے کہ شائد وہ آپ پر
ذٰلِکَ یُعْرَضُ عَلَیْہِ۔	پیش کیا جا ہو" الخ

دلائل الخیرات کی شرح (مطالع المسرات) میں علامہ فاسی نے فرمایا، الخطاب نے کہا قاضی ابوبکر ابن العربی نے عجیب و غریب معارضہ قائم فرمایا ہے، فرمایا کہ جس شخص کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً	ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار درود
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	بھیجا، اللہ اس پر اس کے عوض دس
بِھَا عَشْرًا۔	رحمتیں نازل فرماتا ہے"

اس شخص کے لیے نہیں جس نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے" یہ اجر صرف اس شخص کے لیے ہے جو صریحاً آپ پر درُود وسلام بھیجے جیسا کہ ہماری وضاحت سے معلوم

Marfat.com

ہوگیا" الخ فرمایا کہ علامہ سخاوی نے خاتمہ میں کئی خواب ذکر کیے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ مذکور سے ثواب حاصل ہوتا ہے یہ بات اور دوسری بہت سی باتیں اس کتاب کے باب اللطائف میں گزر چکی ہیں۔ فرمایا "شرح الوغلیسیۃ" مؤلفہ شیخ زروق میں ہے ابن العربی نے کہا درود وسلام کے جو الفاظ حضور علیہ السلام سے منقول ہیں وہی جائز ہیں۔ ابن العربی کی رائے کو شیخ تقی الدین سبکی نے اختیار کرتے ہوئے کہا کہ بہترین درود شریف جو نبی علیہ السلام پر پڑھا جائے وہ ہے جو تشہد میں آپ سے مروی ہے، جس نے اسے پڑھ لیا، اس نے یقیناً حضور علیہ السلام پر درود پڑھ لیا اور اس کے لیے یقیناً وہ اجر و ثواب لکھ دیا گیا، جو درود شریف کے بارے میں احادیث میں آیا ہے۔ اور جو شخص دوسرے الفاظ سے درود شریف پڑھتا ہے اسے شک رہتا ہے کہ مطلوبہ درود شریف پڑھا گیا یا نہیں؟ کیونکہ صحابہ کرام نے کہا تھا "ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟" تو سرکار نے فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ الخ کہو تو ان کی طرف سے اپنے اوپر اس کو آپ نے درود قرار دیا تھا۔ الخ۔ امام نووی وغیرہ نے دعاؤں اور اذکار میں ان الفاظ و کلمات کو لازم قرار دیا ہے جو حضور علیہ السلام سے منقول ہیں۔ نووی فرماتے ہیں اسی طرح حضور علیہ السلام پر درود شریف بھیجنے کا اولیٰ و افضل طریقہ یہی ہے۔ الخ۔ دوسرے علمائے کرام نے اس مسئلہ میں وسعت سے کام لیا ہے، کیونکہ جن صورتوں میں درود شریف پڑھنے کا حکم ہے ان کے متعلق روایتیں مختلف ہیں، اور الفاظ میں کمی بیشی ہے۔ نبوت۔ امیت۔ عبودیت۔ رسالت اور حضور علیہ السلام کے دیگر اوصافِ حمیدہ میں یونہی حضور علیہ السلام کے ہمراہ جن حضرات کا ذکر ہے ان میں بھی اختلاف ہے۔ کہیں آل۔ کہیں ذریت، کہیں اولاد۔ یونہی صحابہ کرام اور سلف نے حضور علیہ السلام سے درود وسلام کے جو الفاظ نقل کیے ہیں ان میں بھی اختلاف ہے۔ اسی طرح مجتہدین و فقہائے کرام اور محدثین وغیرہ بزرگوں نے اپنی تصانیف میں متفقہ طور پر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

Marfat.com

کے الفاظ استعمال کیے ہیں، یونہی مروجہ بہت سی کیفیات جو حدِ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس بات کی دلیل ہیں کہ اس مسئلہ میں کافی گنجائش ہے۔ علامہ نووی نے کہا اس میں اختلاف ہے کہ کن الفاظ مبارکہ سے حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنا افضل ہے؟ اس سلسلہ میں بہت سے اقوال ہیں، شیخ مجدد الدین شیرازی نے کہا اس میں دلیل ہے کہ اس مسئلہ میں کافی گنجائش ہے یعنی لفظی کمی بیشی ہو سکتی ہے، رہا افضل و اکمل کا سوال، سو یہ بات ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی نہیں" شرح الدلائل کی عبارت ختم ہوئی کتاب "نزول الابرار" کے مصنف نے فرمایا "بعض بزرگوں نے فرمایا اطاعت جذبۂ محبت کے ساتھ اگرچہ کم ہو اس اطاعت سے افضل ہے جو بغیر جذبۂ محبت کے ہو خواہ کتنی زیادہ ہو" کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

ترجمہ: تم فرماؤ، اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری غلامی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت فرمائے گا"

اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب اللہ کا یہ حکم سنا کہ "ایمان والو اس غیب کی خبریں دینے والے (نبی) پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام" کمال فصاحت و بلاغت کے باوجود اپنی طرف سے درود و سلام پڑھ لینے کو کافی نہ سمجھا، حالانکہ وہ اس مقام بلند و بالا پر فائز تھے کہ بعد میں آنے والا کوئی بزرگ ان کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔ اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے درود پڑھنے کا طریقہ پوچھا۔ اس سلسلہ میں تقریباً بیس روایات آئی ہیں پس اللہ سے محبت کرنے والا اور اپنے نبی کی سنت کا پیروکار اس سے کبھی جزوی یا کلی انحراف کر کے ان کلمات کی طرف کبھی رخ نہیں کر سکتا جن کو تابعین کی جماعت اور بعد والوں نے گھڑا ہے، جو کسی صحابی کی شان کو نہیں پہنچ سکتے جنہوں نے درود شریف کا طریقہ خود نبی علیہ السلام سے سیکھا۔ ہاں درود شریف پڑھنے

Marfat.com

والاجن الفاظ محبت واحترام سے درود پڑھے بلاشبہ عظیم اجر وثواب سے بہرہ ور ہوگا۔ پھر فرمایا بعض لوگوں نے اس مسئلہ میں وسعت پیدا کی ہے۔ یہاں تک کہ روح البیان میں کہا درود شریف کی چار ہزار قسمیں ہیں اور ایک روایت میں بارہ ہزار بھی آیا ہے۔ جیسا کہ شیخ سعدالدین عموی سے نقل کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر قسم مشرق ومغرب کی کسی جماعت کی پسندیدہ ہے۔ رابطۂ مناسب کے لحاظ سے اور سب نے ان میں خواص وفوائد سمجھے ہیں۔ الخ" پھر کتاب فتح الربانی کی یہ عبارت نقل کی جب کوئی شخص کہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ترجمہ: الٰہی درود وسلام نازل فرما محمد
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً یَّصْدُقُ اور آل محمد پر ایسا درود جس پر مطلق صحیح
عَلَیْھَا مُطْلَقُ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ حدیثیں صادق آئیں جس کے پڑھنے والا
یَسْتَحِقُّ فَاعِلُھَا مَاوَرَدَ مِنَ اس ثواب کا حقدار ہو جائے جو مطلق
الْاِثَابَۃِ عَلٰی مُطْلَقِ الصَّلٰوۃِ۔ درود کے بارے میں آیا ہے۔

اس کے لیے یہ شرط نہیں کہ پڑھنے والا وہی درود پڑھے جو نبی کریم علیہ السلام سے ثابت ہو بلکہ اعتبار اس بات کا ہے کہ جس درود کے پڑھنے کا حکم ہے وہ اس پر صادق آئے۔ اگرچہ جس درود کی تعلیم کی گئی ہے وہ کامل تر، مکمل تر اور افضل تر ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ باقی درود شریف اس اجر وثواب میں شامل نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھنے والے کے لیے بیان فرمایا ہے اور جس کی سرکار نے ترغیب دی ہے۔ حاصل کلام یہ کہ ترغیبات مطلقہ درود مطلق پر وارد ہیں اور مذکورہ درود اس کے افراد میں سے ایک فرد ہے اور صفات میں سے صفت ہے اور اس بات میں کوئی مانع نہیں کہ جو شخص ان درودوں میں سے کوئی ایک پڑھ لے جو حضور علیہ السلام نے بطور تعلیم بیان فرمائے۔ اللہ اس کے لیے زیادہ اجر وثواب لکھ دے بہ نسبت اس کے جس نے غیر منقول درود پڑھا۔ لیکن یہ نامد ثواب اس سے مانع تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ دوسرے درود پڑھنے والوں

Marfat.com

کو اصل اجر و ثواب عطا فرمائے جس پر درود شریف کا نام صادق آتا ہے جیسے مثلاً صورت مسولہ عنہا۔ نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے :۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً ترجمہ :۔ جو مجھ پر ایک درود بھیجے، اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ الخ اس پر دس درود بھیجے گا۔

نسائی نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت نقل کی ہے اس میں ہے اُس پر دس درود اور دس سلام بھیجے جاتے ہیں۔

امام ترمذی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے :۔

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً۔ ترجمہ: تمام لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

اور کچھ شک نہیں کہ جس درود شریف کا یہاں سوال درپیش ہے اس کو پڑھنے والے پر بھی یہ بات صادق آتی ہے کہ وہ درود پڑھنے والا ہے۔ لہٰذا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے مذکورہ درود کا مستحق ہوگا۔ اس کی خطائیں معاف اور درجات بلند ہوں گے اور قیامت کے دن نبی علیہ السلام کے نزدیک تر ہوگا۔ کیونکہ نبی علیہ السلام نے ہم کو خبر دی ہے کہ ان فضائل کا مستحق وہ شخص ہے جو مطلق درود بھیجے اس میں یہ قید نہیں کہ درود وہی ہو جو حضور علیہ السلام نے خود ہمیں سکھایا ہے۔

سوال: آیت اور احادیث میں جو مطلق درود کا حکم آیا ہے وہ مجمل ہے لہٰذا بیان پر موقوف ہے۔ یونہی جو درود شریف نبی علیہ السلام سے منقول ہے اس کا اجر و ثواب مطلق درود شریف سے زیادہ ہے۔ لہٰذا غیر منقول درود شریف پڑھنا جائز نہیں۔؟

جواب: منقول درود شریف مجمل نہیں لہٰذا بیان کی ضرورت نہیں (۲) مذکورہ

Marfat.com

دُرود شریف (منقول) کے اُولیٰ وافضل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ مطلق دُرود شریف اس کا مستحق، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ منقول دُرود وسلام پڑھنے والا زیادہ ثواب پائے گا۔ دو وجہ سے۔ ایک تو یہ کہ وہ زیادہ جامع ہیں۔ دوسرے یہ کہ مُصطفےٰ کریم علیہ السلام کی زبان مُبارک سے نکلے ہُوئے کلمات میں برکت زیادہ ہے الخ۔

مذکورہ عبارت کے بعد فرمایا :۔

جن کلمات سے درود شریف پڑھا جائے باعث اجر ہے

اس مذکورہ بحث سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام پر درود شریف جن الفاظ سے پڑھا جائے ماثورہ ہوں یا غیر ماثورہ، پڑھنے والا اس اجر وثواب کا حقدار ہے، جس کا صحیح حدیثوں میں وعدہ کیا گیا ہے۔ سو جس شخص نے مثلاً کتاب "دلائل الخیرات" اور کتاب "شفاء السقام" وغیرہ کو پڑھا، جن میں آئمہ دین نے دُرود وسلام کے مختلف کلمات جمع فرمائے ہیں، وہ اس اجر کا مستحق ہوگا۔ ہاں ان بعض کلمات سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جو نصوصِ شرعیہ میں بھی نہیں اور جن سے ابہام پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ کہہ دیتے ہیں قِنْدِیْلَ عَرْشِ اللّٰہِ۔ بہرحال وہ کتاب جس میں مؤلف ان کلمات کو دُرود شریف میں لائے جو کتاب اللہ یا صحیح یا حسن یا ضعیف حدیثوں میں آئے ہیں ہاں موضوع روایات میں نہ ہوں، تو ایسا دُرود شریف پڑھنا باعثِ اجر مذکور ہے۔ اس پر قطعاً کوئی طعن نہیں۔ بہرحال زیادہ ثواب اسی پر ہے جو صحیح حدیث سے ثابت ہو پھر حسن، ضعیف وغیرہ سے درجہ بدرجہ۔ اس کتاب کا مؤلف فقیر یُوسف نبہانی، اللہ اس کو معاف فرمائے، عرض کرتا ہے۔

بعض علما کا اعتراض

میں نے بعض علما سے درود شریف کے ان الفاظ پر اعتراض سُنا ہے، جو ہمارے سادات صوفیا کرام نے مرتب کیے ہیں، یہ کہہ کر بھلا کوئی انسان دُرود وسلام کے ان الفاظ کو کیسے چھوڑ دے جو نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم سے ثابت ہیں، اور ان کلمات سے درود بھیجے جن کو دوسرے لوگوں نے مرتب کیا ہے؟ میں نے ان سے کہا، بلاشبہ وہ درود وسلام جن کے الفاظ

اس کا جواب حضور علیہ السلام سے ثابت ہیں وہی دوسرے درودوں سے افضل ہے۔ لیکن یہ درود شریف جو بعض صحابہ کرام مثلاً سیدنا علی، وابن مسعود رضی اللہ عنہما یا بعض تابعین مثلاً حضرت زین العابدین یا بعد کے اولیاً عارفین یا علمأ عاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہیں اور ان میں کچھ زائد الفاظ بھی ہیں، جو حضور علیہ السلام سے منقول نہیں اور ان میں زیادہ تعظیم وتعریف وتوقیر پائی جاتی ہے اور زیادہ اوصافِ حمیدہ پائے جاتے ہیں، جو حضور علیہ السلام سے منقولہ درود میں موجود نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے سخت حیا اور تواضع کی بنا پر ان کلمات میں اپنے اوصافِ جمیلہ ذکر نہیں فرمائے بلکہ درودِ ابراہیمی میں بھی حضور علیہ السلام پر پڑھا جانے والا درود مشبّہ اور ابراہیم علیہ السلام پر پڑھا جانے والا درود مشبّہ بہ قرار دیا گیا ہے، (حالانکہ اکثر مشبّہ بہ افضل ہوتا ہے) اور یہ بھی اللہ بہتر جانتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی تواضع وانکساری اور اپنے جدِ امجد ابراہیم علیہ السلام سے حسنِ سلوک ہے اور آنجناب کی دعا کو حق ثابت کرنا ہے جو آپ نے مانگی تھی:

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ۔ ترجمہ: اور میرے لیے پیچھے آنے والوں میں سچی زبان بنا دے"

رہ گئے صحابہ کرام یا ان کے بعد آنے والے بزرگ، تو ان حضرات نے جن الفاظ سے حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھا ہے ان کو حضور کی عظمت وثنا سے خالی نہیں چھوڑا، جب وہ حضور علیہ السلام پر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے الفاظ سے درود بھیجتے ہیں۔ تو اس سے بھی ان کا مقصود حضور کی تعظیم اور ساتھ ہی یہ ظاہر کرتا ہوتا ہے کہ سرکار اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کے محتاج ہیں جو حضور علیہ السلام کے مقام اعلیٰ کے لائق ہے۔

Marfat.com

ورنہ حضور علیہ السلام ہمارے درود وسلام کے قطعاً محتاج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سرکار پر طرح طرح کے کمالات کا وہ فیضان کر دیا ہے جس کی کوئی حد نہیں اور اس میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ وترقی ہوتی جا رہی ہے اب جو لوگ اپنے دُرود شریف کے الفاظ میں جو صراحتاً حضور علیہ السلام کی صفت وثنا کرتے ہیں۔ بے مقصد نہیں بلکہ اس سے حصولِ مقصد اور زیادہ یقینی ہو جاتا ہے۔ اب میں اس معترض سے کہتا ہوں۔

معترض سے گزارش

کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حضور علیہ السلام کی تعریف وتعظیم میں مزید ثواب ہے جو محض دُرود شریف پڑھنے میں نہیں۔ اب دیکھنا ہے کہ اس اضافی ثواب کے مقابلہ میں منقول درود میں بھی کوئی مزید ثواب ہے، یا نہیں اس کا جواب قطعاً ناممکن ہے کیونکہ دونوں باتوں کا احتمال ہے۔ پس ہم حضور علیہ السلام پر ماثورہ دُرود وسلام بھی بھیجیں گے اور غیر ماثورہ بھی، کیونکہ ہر ایک میں وہ خوبی و فضیلت ہے جو دوسرے میں نہیں۔

غیر ماثورہ کلمات سے درود شریف پڑھنے کے فوائد

علماء واولیاء سے منقول الفاظ سے حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ دُرود پڑھنے والے کو حضور علیہ السلام کی صفت وثنا سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ سرکار کے اوصافِ جلیلہ کا ذکر اور نئے نئے اسلوب سامنے آتے رہتے ہیں جن سے طبیعت اکتاتی نہیں اور یہ چیز اس کے لیے حضور علیہ السلام پر زیادہ درود شریف پڑھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے توصیف و ثنا زیادہ ہوتی ہے۔ زیادہ تکرار کی وجہ سے نئے نئے مفہوم ذہن نشیں ہوتے رہتے ہیں جس سے حضور علیہ السلام کی محبت وشوق میں اضافہ ہوتا ہے، اور بڑے شرعی فوائد حاصل کرنے کے لیے یہ شرط ہے۔ علاوہ ازیں ان بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ ان الفاظ میں سے اکثر وہ ہیں جو حضور علیہ السلام نے ان کو بیداری میں بتائے مثلاً سیدی محمد البکری کے

Marfat.com

الفاظ سیدی احمد بن ادریس کے صیغے۔ سیدی احمد تیجانی وغیرہم کے کلمات۔ اور بعض بزرگوں نے یہ کلمات نیند کے دوران حضور سے روایت کیے اور معلوم ہے کہ جس نے حضور علیہ السلام کو نیند (خواب) میں دیکھا گویا بیداری میں دیکھا۔ اور بسا اوقات، بعض کلمات کے متعلق انہوں نے ثواب کی جو مقدار بیان کی ہے مثلاً ایک ہزار یا دس ہزار یا ایک لاکھ گنا، اسے انہوں نے حضور علیہ السلام سے، ان حالات میں بحالتِ خواب یا بیداری بھی بیان کیا ہے بلکہ بعض نے اس کی تصریح کی ہے اور بسا اوقات دوسرے ذرائع سے انہوں نے اس کی اطلاع پائی۔ جیسا کہ شیخ عبداللہ ہادشی نے کتاب کنوز الاسرار میں عارف شعرانی سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں شیخ سیدی عبدالوہاب شعرانی نے کتاب الطبقات الوسطیٰ میں اپنے شیخ نورالدین اللدان سے فائدہ دے، کے بارے میں لکھا ہے۔ میں نے انہیں وفات کے ساٹھ دن بعد خواب میں دیکھا، مجھے فرماتے ہیں "مجھے شیخ سیدی عبداللہ عبدوسی کا مرتب کیا ہوا درود بتاؤ۔ کیونکہ آخرت میں، میں نے اس ایک کا اجر دوسرے دس ہزار کے برابر پایا ہے، اور دنیا میں مجھ سے یہ رہ گیا ہے"۔ میں سمجھ گیا کہ شیخ مجھے وہ درود پڑھنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔ خود نہیں پڑھ سکے"۔ شعرانی کی بات اور کنوز الاسرار کی عبارت ختم ہوئی۔ سیدی عبداللہ عبدوسی کا درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَدًا وَّ اَنْمٰی بَرَکَاتِكَ سَرْمَدًا۔ آخر تک۔ یہ درود میری کتاب "افضل الصلوٰت" میں تیسویں نمبر پر، غزالی یا جیلانی کی طرف منسوب کرکے ذکر کی گئی ہے، کیونکہ انہوں نے اپنے بڑے درود شریف میں اسے ذکر کیا ہے صحیح یہ ہے کہ یہ درود عبدوسی کا ہے۔ جیسا کہ شعرانی نے فرمایا اور شیخ صاوی کا قول جسے غزالی نے عبدوسی سے نقل کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے یہ بات ذکر کر دی ہے، تحریف ہے۔ اس درود شریف کا زیادہ ثواب والا ہونا میری اس بات کی تائید ہے جو میں پہلے عرض کر چکا ہوں یعنی بہت احترام سے حضور علیہ السلام کی تعظیم و ثنا۔ کیونکہ یہ کلمات حضور علیہ السلام کی ثنا میں بلیغ تر

Marfat.com

اور خوب صورت تر ہیں۔ اور ان بزرگوں کے فضیلت والے کلمات میں سے وہ بھی ہیں جن میں اوصاف بلیغہ، اور کثرتِ اولاد کو عمدہ، اعلیٰ اور نرالی عبارات سے مبالغہ سے بیان کیا جائے۔ جیسا اللہ نے اس کے دل میں ڈالا ہے۔ اس بارے میں ان کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان ہے جو اُم المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہ سے امام ترمذی وغیرہ نے نقل کیا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

ترجمہ: پاکی اللہ کو، اس کی مخلوق کی تعداد اس کی ذات کی رضا۔ اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر"

جب تمہیں یہ معلوم ہو گیا، تو اب یہ بھی معلوم ہو گا کہ ان بزرگوں کے کلمات سے حضور علیہ السلام پر جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس میں کتنا اجر و ثواب اور کس قدر فوائد ہیں۔ کئی وجوہ سے۔ اور اگرچہ ان کلمات سے حضور علیہ السلام پر درود بھیجنا جو آپ سے منقول ہیں زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے بہ نسبت دوسرے الفاظ کے جو غیر منقول ہیں۔ یہ (تفصیل) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ناقص ذہن پر واضح فرمائی، اور سب تعریف اللہ تعالیٰ پروردگار عالمیان کے لیے ہے۔ جو کچھ میں نے ذکر کیا سب کا سب معترض کے جواب میں نہیں، بلکہ اس کے جواب سے زیادہ میں نے کلام کو طول دیا ہے، تاکہ زیادہ وضاحت ہو جائے، اللہ ہی احسان فرمانے والا ہے۔

تیسری تنبیہ

سوال: اس بارے میں کہ اذکار و درود کے سلسلہ میں جو متعین تعداد آئی ہے کیا حصولِ ثواب کے لیے یہ شرط ہے؟ یا نہیں؟ درود شریف کے کچھ کلمات کے ساتھ ذکر ہوتا ہے کہ جو کوئی ان کلمات کو خاص تعداد میں پڑھے گا، اس کے لیے اتنا

Marfat.com

اتنا ثواب ہے۔ یونہی بعض اوراد کے بارے میں آیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مقررہ تعداد سے کم یا زیادہ پڑھنے والا اس اجر و ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں جس کا وعدہ متعین تعداد پر دیا گیا ہے۔ یا اُسے کم اجر ملے گا یا زیادہ یا بالکل نہیں ؟۔ کیونکہ اس نے تعداد مذکورہ میں غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

جواب اس کا جواب وہ ہے جو امام ابن حجر ہیتمی فی اپنی کتاب "التحفہ شرح المنہاج" میں "باب شروط الصلوٰۃ" "میں تنبیہ" کے عنوان سے دیا ہے۔ فرمایا "متاخرین میں اس بات پر بہت اختلاف پڑ گیا کہ جس آدمی نے روایات میں آنے والی تعداد میں اضافہ کر دیا مثلاً ۳۴ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھ لیا، القرافی نے کہا مکروہ ہے کیونکہ یہ بے ادبی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ دوا، جب مقدار میں اضافہ کر دیا تو بیماری بن جائے گی۔ نیز یہ چابی ہے جب اس کے دندانوں میں زیادتی ہوگی۔ تو تالا نہیں کھلے گا۔ دوسروں نے کہا کہ زیادتی کی صورت میں مخصوص اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ زین عراقی کے کلام کا مقتضیٰ بھی اسی قول کی ترجیح ہے۔ کیونکہ اصل پر عمل کرنے سے ثواب ملتا ہے، تو اپنی طرف سے زیادہ پڑھنے سے ثواب کیسے ضائع ہو جائے گا؟ ابن العماد نے بھی اسی پر اعتماد کیا ہے، بلکہ زور دیا ہے کہتے ہیں اس صورت میں ثواب نہ ہونے کا عقیدہ رکھنا جائز نہیں، کیونکہ یہ کہنا بلا دلیل ہے۔ بلکہ دلیل اس کا رد کرتی ہے۔ اور وہ اللہ کا یہ قول:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ ترجمہ: جو ایک نیکی لائے اس کے لیے اس کی دس گنا اجر ہے"

یہ عام ہے۔ القرافی کو اس مخصوص عدد کا راز معلوم نہیں ہو سکا یعنی ۳۳ بار سبحان اللہ کہنا۔ ۳۳ بار الحمد للہ پڑھنا اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنا یعنی ایک عدد بڑھا کر تاکہ سو پورے ہو جائیں۔ اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کل نام ۹۹ ہیں۔ یہ یا تو ذاتی ہیں جیسے اللہ یا جلالی ہیں جیسے کبیر یا جمالی ہیں جیسے محسن۔ پس پہلے نام کے لیے

Marfat.com

سبحان اللہ ہے جو تنزیہہ ذات کے لیے ہے۔ دوسرے کے لیے اللہ اکبر ہے تیسرے کے لیے الحمد للہ ہے۔ کیونکہ یہ نعمتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ تیسرے میں اللہ اکبر یا لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۔ آخر تک، کا اضافہ کیا گیا، اس لیے کہ کہا گیا ہے کہ سو نام، اسم اعظم سے مکمل ہوتے ہیں، جو اسمائے جلالیہ میں داخل ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دوسری بات نقل کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہے۔ پھر اس قول کے قائل نے ایسا اشکال پیش کر دیا جو حقیقت میں اشکال نہیں، بلکہ اس میں ثبوتِ مدعیٰ کی دلیل ہے وہ اشکال یہ کہ روایات میں اس تعداد سے کم و بیش کا ذکر بھی ہے۔

اشکال پچیس ۲۵، گیارہ ۱۱، دس ۱۰، تین ۳، اکہتر ۷۱، سو ۱۰۰، تسبیح میں۔ اور پچیس ۲۵۔ اور ایک سو پچیس ۱۲۵۔ اور دس ۱۰ تہلیل میں، اور اس کا تقاضا ہے کہ تعداد کو تعبدی نہ مانا جائے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مذکورہ تعداد میں سے کسی ایک کو اپنا لینا امر تعبدی ہے۔ کیونکہ ہر تعداد شریعت میں وارد ہے۔ جب کہ ہماری گفتگو ان کلمات کے بارے میں ہے، جو شریعت میں ثابت نہیں۔ پھر شرح مسلم کی گفتگو سے یہ مفہوم ملتا ہے کہ جب دو روایتوں میں اختلاف ہو جائے تو ان میں تطبیق کرنی چاہیئے۔ مثلاً سو کو تکبیر یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے ختم کرنا، پس بہتر ہے کہ دونوں پر ختم کر لیا جائے۔ اس میں احتیاط بھی ہے اور ممکن حد تک منقول پر عمل بھی، اس کی مثال دعائے تشہد میں۔ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا کے الفاظ ہیں، ایک روایت میں لفظ کَبِیْرًا باموحدہ کے ساتھ آتا ہے اور ایک روایت میں کَثِیْرًا بمثلثہ کے ساتھ بہتر یہی ہے کہ دونوں کو جمع کر لیا جائے العز ابن جماعۃ نے اس کا رد کیا ہے جس کا رد میں نے اپنے حاشیۂ الضیاح، بحث دعائے یوم عرفہ میں لکھا ہے۔ بعض علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ پڑھنے والا اگر یہ نیت کر لے کہ واقعہ میں جہاں تک حضور علیہ السلام سے منقول ہے اس کی تعمیل کر رہا ہوں اور اس کے بعد جو کچھ ہے اپنی طرف

Marfat.com

سے اضافہ کر رہا ہوں۔ تو دونوں کا ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ ویسے اس سے بہتر ایک اور تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر اضافہ کسی قسم کے شک کی وجہ سے کر رہا ہے یا اضافے کو عبادت سمجھ رہا ہے تو جائز نہیں کیونکہ درحقیقت وہ شارع علیہ السلام کی غلطی کا ازالہ کر رہا ہے جو جائز نہیں۔ تحفہ کی عبارت ختم ہوئی۔

کتاب افضل الصلوٰت کا تریسٹھواں درود یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلَاۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا" آخر تک، اسے ہاردشی نے اپنی کتاب کنوز الاسرار میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے عَلٰی نَبِیٍّ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ۔ نہ لفظ محمد ذکر کیا نہ یہ الفاظ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ اور کہا کہ یہ درود شریف عارف باللہ سیدی ابراہیم ناری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ اور مغرب میں درود ناریہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کامل درودوں میں سے ہے۔ مشہور و معروف اور تمام لوگوں میں معمول و متداول ہے کہ جو شخص اسے چار ہزار مرتبہ پڑھ لے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے تو پوری ہوگی خواہ کوئی بھی حاجت ہو۔ اور اس کا تجربہ کیا جا چکا ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس نے جب بھی اسے پڑھا اس کے پاس اللہ کے ہاں سے کشائش ضرور آئی۔ میں نے یہ درود شریف اپنی کتاب افضل الصلوٰت میں خزینۃ الاسرار مؤلفہ شیخ محمد حقی نازلی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے درود نازیہ کے نام سے ذکر کیا ہے۔ یہ ناریہ کی جگہ تحریف ہے۔ اور لفظ محمد کو انہوں نے لیا لفظ نبی کو نہیں لیا۔ میں نے وہاں جیسے دیکھا نقل کر دیا۔ صحیح وہی ہے جو میں نے یہاں نقل کر دیا ہے۔ لیکن اپنا دل تو اس طرف مائل ہے کہ لفظ محمد بھی ہو اور لفظ نبی بھی ہو یوں کہیے سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ یا صرف یہ کہے۔ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ۔

Marfat.com

تتمہ

صحیح احادیث میں درود شریف کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کی شرح میں

پہلی بحث لفظ اَللّٰھُمَّ کے مفہوم کے بیان میں

یہ کلمہ دعا میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے اس کا معنٰے ہے یا اللہ "اے اللہ" میم حرف ندا (یا) کے عوض ہے۔ پس یوں نہیں کہہ سکتے اَللّٰھُمَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ مثلاً ہاں یوں کہہ سکتے ہیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ اس پر حرف ندا کم ہی آتا ہے۔ ندا کے وقت خاص طور پر اس کی ہمزہ کو قطعی مانا گیا ہے اس کا لام پُر کر کے پڑھا جاتا ہے اور اس پر معرفہ (معرف باللام) ہونے کے باوجود حرف ندا داخل ہو جاتا ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ کے متعلق آیا ہے کہ وہ یوں کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ مُجْتَمِعَ الدُّعَاءِ اے اللہ دعاؤں کو جمع فرمانے والے! حضرت نضر بن شمیل سے منقول ہے کہ جس نے کہا اَللّٰھُمَّ تو اس نے اللہ سے، اس کے تمام ناموں کے ساتھ سوال کر لیا۔ ابو رجا عطاردی سے مروی ہے کہ اَللّٰھُمَّ کی میم میں اللہ کے ناموں میں سے ننانوے نام موجود ہیں۔

دوسری بحث صلوٰۃ کا معنٰی

امام راغب نے کہا لغت میں صلوٰۃ کے معنٰے ہیں دعا۔ تبریک۔ بڑائی بیان کرنا جب اللہ کی طرف منسوب ہو تو اس کا معنٰے ہے پاک کرنا (تزکیہ) فرشتوں کی طرف منسوب ہو تو استغفار۔ (بخشش چاہنا) لوگوں کی طرف سے صلاۃ کا معنٰے ہے

Marfat.com

دُعاء" الماوردی نے کہا یہ لفظ کئی معنوں میں مشترک ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ اللہ کی طرف نسبت ہو تو رحمت۔ فرشتوں کی طرف سے استغفار۔ اہلِ ایمان کی طرف سے ہو تو دُعا۔ امام زمخشری نے فرمایا۔ صلاۃ کا معنیٰ ہے رحمت و رافت۔ اسی سے ہے لوگوں کا قول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ ۔ کہ اللہ آپ پر رحمت و رافت فرمائے۔ حافظ سخاوی نے کہا تمام اقوال میں بہتر قول ابوالعالیہ کا قول ہے جو پہلے گزر چکا ہے کہ اللہ کا اپنے نبی علیہ السلام پر درود کا معنیٰ ہے سرکار کی عظمت و تعریف بیان کرنا۔ فرشتوں وغیرہ کے درود کا معنیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کو طلب کرنا اور طلب سے مُراد اصل صلوٰۃ طلب کرنا نہیں بلکہ اس میں اضافہ طلب کرنا ہے۔ قاضی عیاض نے بحر قشیری کا قول نقل کیا ہے کہ صلاۃ جب اللہ کی طرف سے نبی علیہ السلام پر ہو تو اس کا مطلب ہے زیادہ شرف و کرامت سے مشرف فرمانا، اور نبی علیہ السلام کے علاوہ دوسروں پر صلاۃ کا معنی ہے رحمت کرنا۔ اس تقریر سے نبی علیہ السلام اور باقی اہلِ اسلام میں فرق ظاہر ہو گا۔ اللہ فرماتا ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۔	ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے تمام فرشتے اس غیب کی خبریں دینے والے (نبی) پر درُود بھیجتے ہیں"
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ ۔	ترجمہ: وہی تو ہے جو تم پر صلاۃ بھیجتا ہے۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ جو درود حضور علیہ السلام کی شان کے لائق ہے اس کا درجہ دوسروں کی بہ نسبت بہت بلند و برتر ہے۔ الحلیمی نے شعب الایمان میں کہا، عربی زبان میں صلاۃ کا معنیٰ ہے تعظیم متعین و مشہور صلاۃ (نماز) کو صلاۃ کا نام اس لیے دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں نمازی جھکتا ہے یعنی کمر کو ٹیڑھا کرتا ہے، کیونکہ جب چھوٹا

Marfat.com

بڑے کو دیکھ کر جھکتا ہے تو عادتاً اس کو تعظیم و تکریم ہی سمجھا جاتا ہے۔ پھر لوگوں نے نماز میں ہونے والی قرأت کو بھی صلاۃ کا نام دے دیا جب کہ عموماً قیام، قعود، (سجود) وغیرہ میں رب کی تعظیم ہے، پھر علماءؒ نے اس میں وسعت پیدا کر دی اور دُعا کو بھی صلاۃ کہنے لگے۔ کہ اس میں بھی جس سے دُعا کی جائے اس کی تعظیم ہوتی ہے اور اس کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ اس میں اس چیز کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ جس کے حصول کی دُعا مانگی جائے۔ کیونکہ وہی چیز مانگی جاتی ہے، جس کی خواہش ہو مثلاً اللہ کا فضل اور اس کی نظرِ کرم۔ پس اللہ کے لیے صلوٰت کا معنی وہ اذکار ہیں، جن میں اس ذات کی تعظیم کا اظہار ہو، اور اس کی جلالتِ شان کا اعتراف ہو۔ اور بلند مرتبت ہونے کا اعلان ہو۔ ان تمام باتوں کا حقیقی حقدار اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا یہ استحقاقِ ذاتی کسی اور کو حاصل نہیں۔ پھر جب ہم کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اس سے ہماری مُراد ہوتی ہے۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بڑائی عطا فرما، ان کا ذکر بلند کر۔ ان کے دین کو غلبہ دے کر، اور ان کی شریعت کو محفوظ و نافذ فرما کر، اور آخرت میں اُمّت (بلکہ تمام اُمّت کے لیے) ان کی شفاعت قبول فرما کر، اور اجرِ عظیم عطا فرما کر، اور ثواب دے کر۔ اور مقامِ محمود پر فائز کر کے پہلوں پچھلوں سب پر ان کی فضیلت آشکارا کر کے۔ اور تمام متقین پر جو موجود ہوں گے ان کو مقدم فرما کر، فرمایا کہ یہ تمام کمالات اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو (ہماری دُعا کے بغیر ہی) عطا فرما دیئے ہیں، لیکن ان میں سے ہر کمال میں کئی درجات و مراتب ہیں، تو ممکن ہے کہ جب کوئی اُمتی سرکار پر درود بھیجتا ہے اور اس کی یہ دُعا قبول ہو جاتی ہے تو نبی علیہ السلام کے ان تمام کمالات و فضائل میں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے، ترقی و اضافہ کر دیا جائے۔ لہٰذا یہ درود شریف بھی ان اعمال میں شامل ہو گیا، جن سے مقصود، حضور علیہ السلام کا حق ادا کرنا ہے (جتنا ہو جائے) اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہو گا۔ یہ دلیل ہو جائے

Marfat.com

گی کہ جب ہم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً مِّنْکَ عَلَیْہِ۔ الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ اپنی طرف سے درود بھیج، کہتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے۔ ہم ایسی چیز نہیں پہنچا سکتے جس سے حضور کی شانِ عظیم اور مرتبہ بلند ہو جائے، یہ صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہماری حضور پر "صلاۃ" بس ان کے لیے دُعا مانگنا ہے کہ ایسا ہو جائے اور اللہ سے طلب کرنا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی ایک اور وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ کہا جائے اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ جیسے کہا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ "ان پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں"
مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ"۔

اس کا معنیٰ ہو گا آپ پر ہونی چاہیئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رحمت ہے، جیسے کہا جاتا ہے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ" یعنی اللہ کی رحمت ہوئی، یا اللہ کی طرف سے آپ پر رحمت ہونی چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے سامنے تمنا کا مطلب ہے سوال دیکھتے نہیں کہ کہا جاتا ہے غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَرَحِمَکَ۔ یہ (دراصل) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ (الٰہی اس پر رحم فرما) کے قائم مقام ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ الحلیمی کا کلام ختم ہوا۔ حافظ سخاوی نے اس کو نقل کرنے کے بعد فرمایا، "ان کا قول کہ حضور علیہ السلام پر درود بھیجنے کا مطلب حضور کی تعظیم بجالانا ہے"۔ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام پر "اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ" کا عطف کرنا غلط نہیں۔ کیونکہ ان کی تعظیم کی دُعا مانگنا منع نہیں کہ ہر ایک کی تعظیم اس کے مرتبے کے مطابق ہوتی ہے اور ابوالعالیہ کا گزشتہ قول زیادہ واضح ہے۔ کہ اس سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ

Marfat.com

کو اللہ، فرشتوں اور اہلِ ایمان جنہیں درود وسلام بھیجنے کا حکم ہوا ہے تینوں کے لیے ایک ہی معنی میں استعمال کرنا جائز ہے۔ صلاۃ کا معنی اگرچہ رحمت ہے لیکن اس بات میں علمائے اختلاف کیا ہے۔ کہ

تنبیہ: آیا نبی علیہ السلام کے لیے لفظِ رحمت سے دعا مانگنا جائز ہے؟ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں، قاضی عیاض نے فرمایا "ان احادیث میں نبی علیہ السلام پر رحمت کا ذکر نہیں آیا، ہاں بعض غریب حدیثوں میں آتا ہے، فرمایا کہ ہمارے شیوخ نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ آیا نبی علیہ السلام کے لیے رحمت کی دعا مانگنا جائز ہے؟ بعض اس طرف گئے ہیں کہ ناجائز ہے یہی مذہب مختار ہے ابو عمر بن عبد البر کا، دوسروں نے اسے جائز قرار دیا ہے اور یہی مذہب ہے ابو محمد بن ابو زید کا۔ اکثریت (ناجائز کہنے والوں) کی دلیل یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے اوپر درود پڑھنے کی تعلیم دی ہے اس میں رحمت کا ذکر نہیں، اور مذہب مختار یہی ہے کہ رحمت کا ذکر نہ کیا جائے۔" ابن حجر نے الدر المنضود میں فرمایا۔ جان لیجیے کہ حافظ ابن عبد البر اس طرف گئے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے لیے رحمت کی دعا مانگنا منع ہے۔ باقی علما نے ان کا رد کیا ہے، کیونکہ صحیح حدیثوں میں اس کا ثبوت ہے جن میں سے صحیح تر حدیث تشہد ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ایک دلیل اس اعرابی کا قول ہے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا الٰہی مجھ پر اور محمد پر رحم فرما۔ اور حضور علیہ السلام نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔ یونہی حضور علیہ السلام کا فرمان اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ اَللّٰهُمَّ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ،

امام شافعی کے رسالہ کے خطبہ میں ہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

Marfat.com

کَرَّمَ وَنَعَّمَ۔ امام شافعی کے کلام کا مقتضیٰ ایسا ہی ہے جیسے حدیث تشہد کہ اس میں جائز ہے کہ لفظ صلاۃ وسلام کو ملایا جائے ورنہ تشہد جائز نہیں اس بات کو سب نے اختیار کیا ہے۔ بلکہ قاضی عیاض نے الاکمال میں جمہور کا مسلک یہی نقل کیا ہے۔ القرطبی نے کہا یہی صحیح ہے اور امام غزالی نے ایک کو ذکر کرنا ناجائز قرار دیا ہے، فرمایا محض رحمت بھیجنا جائز نہیں۔ اللہ کا فرمان اس پر دلیل ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ ترجمہ: رسول کو اس طرح (عامیانہ پن سے) مت پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو"

صلاۃ کا معنی اگرچہ رحمت ہے، مگر حضور علیہ السلام اس سلسلہ میں دوسرے نبیوں کی طرح خصوصی تعظیم وتکریم سے نوازے گئے ہیں، اور ان کا بلند مرتبہ دوسروں سے ممتاز کیا گیا ہے۔ اللہ کی ان پر صلاۃ وسلام ہو، کہ صلاۃ ان کے حق میں محض رحمت کے معنی میں نہیں بلکہ خاص معنی مراد ہے۔ ہاں اعرابی کا ظاہری قول جو گذر چکا کہ الٰہی مجھ پر اور محمد پر رحم فرما، اور حضور علیہ السلام کا تائید فرمانا، حضور علیہ السلام کے لیے رحمت کی دعا مانگنے کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ اگرچہ اس کے ساتھ درود وسلام کو نہ ملایا جائے یہ وجہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام کی تائید خاص ہے لہٰذا اس عام پر مقدم ہے۔ جو آیت کریمہ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ الخ میں ہے۔ مناسب یہ ہے کہ جن لوگوں نے حضور علیہ السلام کے لیے صرف رحمت کی دُعا کو منع کیا ہے ان کا مطلب یہ لیا جائے کہ وہ رحمت جو باقی لوگوں کے لیے حاصل ہے ویسی ہی رحمت کا سوال حضور علیہ السلام کے لیے کرنا منع ہے۔ یا وہ رحمت جو بالا وبرتر درجہ کی نہ ہو۔

سوال حضور علیہ السلام کے لیے نزولِ رحمت کی دعا مانگی جاتی ہے حالانکہ آپ تو خود سراپا رحمت ہیں؟

Marfat.com

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ کیونکہ حضور

جواب علیہ السلام کا رحمۃ للعالمین ہونا بھی تو اللہ کی ایک رحمت ہے اس کے علاوہ اللہ کی سرکار پر اور بھی کئی رحمتیں ہیں لہٰذا جب اللہ سے حضور علیہ السلام کے لیے رحمت مانگی جاتی ہے تو دراصل دوسری قسم کی رحمتوں کا سوال ہوتا ہے۔

الدر المنضود کی عبادت ختم ہوئی میں نے اس کے حاشیہ میں یہ عبارت لکھی دیکھی ہے۔

ہمارے شیخ مولف رحمہ اللہ نے شرح العباب میں فرمایا، الزرکشی نے الخادم میں کہا ہے کہ علامہ ابن عبدالبر، ابوالقاسم انصاری شارح الارشاد اور قاضی عیاض نے جمہور کا جو مسلک نقل کیا ہے اس کے مطابق تنہا حضور علیہ السلام کے حق میں رحمت کی دعا مانگنا منع ہے۔ ان حضرات پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اعرابی کا یہ قول نقل کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَاَرْحَمْ مُحَمَّدًا ترجمہ: الٰہی مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا۔ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرمانا۔

تو حضور علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

لَقَدْ حَجَرْتَ وَاسِعًا۔ ترجمہ: تُو نے وسیع کو تنگ و محدود کر دیا ہے۔

لیکن حضور علیہ السلام نے اپنے متعلق اس کی دعائے رحمت پر انکار نہیں فرمایا پھر اس مذکورہ قول کا رد کیا کہ رَحِمْتُ عَلَيْهِ (میں نے حضور پر رحمت بھیجی) نہیں کہنا چاہیے۔ فرمایا کہ لفظ رحمت صلاۃ کے معنی کو متضمن ہے تو جس طرح لفظ صلاۃ متعدی ہو سکتا ہے اسی طرح لفظ رحمت بھی متعدی ہو سکتا ہے اور اس سوال کا کہ تَرَحَّمْتَ میں تکلف کا معنی پایا جاتا ہے یہ جواب دیا کہ اس میں یا اس جیسے دوسرے الفاظ میں جو آتا ہے

Marfat.com

مثلاً تکبر یہ تصنع یا تکلف کے لیے نہیں آتا بلکہ تخصیص و تعین کے لیے آتا ہے یا یہ بالکل زائد ہے جیسے قَرَّ بِالْمَكَانِ اور اِسْتَقَرَّ بِالْمَكَانِ (کہ دونوں کا معنی ہے مکان میں ٹھہرنا۔ جاگزین ہونا) الزرکشی کا قول ختم ہوا۔

العزیزی نے شرح جامع صغیر میں کہا العلقمی نے کہا ہمارے شیخ کا کہنا ہے کہ حافظ ابن عبدالبر نے کہا کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ جب نبی علیہ السلام کا ذکر کرے تو یہ کہے رَحِمَهُ اللّٰهُ اللہ حضور پر رحم فرمائے" کیونکہ حضور علیہ السلام نے یہ تو فرمایا ہے۔ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ یہ نہیں فرمایا مَنْ تَرَحَّمَ یا مَنْ دَعَا لِيْ کہ جس نے میرے لیے رحم مانگا یا دعا مانگی" صلاۃ کا معنی اگرچہ رحمت ہوتا ہے مگر حضور علیہ السلام کی عظمت کے پیشِ نظر آپ کے لیے خصوصی طور پر یہ لفظ استعمال ہوا ہے (بخلاف دوسروں کے کہ ان کے لیے دعا کا لفظ آتا ہے) پس اس کو چھوڑ کر کسی اور لفظ کی طرف عدول نہیں کیا جا سکتا اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ ترجمہ: رسول کی دعا (بلانا) آپس میں ایسے مت کرو جیسے تمہاری ایک دوسرے کی دعا (بلانا)

الارشاد کے شارح ابوالقاسم انصاری نے کہا یہ دعا صلاۃ کی صورت میں تو جائز ہے تنہا جائز نہیں۔ احناف کی کتابوں میں سے ذخیرہ میں محمد بکر کے حوالہ سے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اس میں نقص کا احتمال ہے کیونکہ عام طور پر رحمت کی دعا قابلِ ملامت کام کرنے والے کے لیے مانگی جاتی ہے۔ رہا اعرابی کا قول اور صحیحین میں اس کی حدیث:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا الٰہی مجھ پر اور محمد پر رحم فرما۔

ازالہ شبہ سو اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ اس میں حضور علیہ السلام کے لیے پہلے کے تابع کر کے دعا مانگی گئی ہے (براہِ راست نہیں) رہا ابوداؤد

Marfat.com

کی حدیث میں حضور علیہ السلام کا یہ فرمان جو دو سجدوں میں آپ فرمایا کرتے تھے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔

ہمارے شیخ نے فرمایا : حافظ ابن عبد البر پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ حدیث تو شریعت کی تشریح اور اُمت کی تعلیم کے لیے دی گئی ہے۔ ایسے مقام پر وہ کس طرح دعا مانگا کریں۔ نیز اس میں حضور علیہ السلام کی اپنے رب کے حضور کسر نفسی و عاجزی کا اظہار ہے۔ رہ گئے ہم، تو ہم صرف اس لفظ سے ہی حضور کے لیے دعا مانگیں گے جس کا ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ اسی میں آپ کی شایانِ شان تعظیم و تکریم اور شوکت کا اظہار ہے اور یہی آپ کی بارگاہ عظمت پناہ کے لائق ہے۔ ابو بکر بن العربی اور ہمارے اصحاب میں سے الصیدلانی نے اس مسئلہ میں حافظ ابن عبد البر کی موافقت کی ہے اسے الرافعی نے شرح میں نقل کیا ہے اور نووی نے الاذکار میں اس کی تائید کی۔ العزیزی کی عبارت ختم ہوئی۔

تیسری بحث نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم محمد کا معنے و اشتقاق

ابن القیم نے کہا

حضور علیہ السلام کے تمام ناموں میں سے مشہور ترین نام یہی ہے اور اصل میں اسم ہے جو (حمد) سے منقول ہے اور محبوب کی تعریف، محبت اور جلالت و عظمت پر مشتمل ہے یعنی حمد کی حقیقت ہے۔ اس کی بنا "مُفَعَّلٌ" کے وزن پر ہے جیسے مُعَظَّمٌ، مُحَبَّبٌ، مُوَدَّدٌ، مُبَجَّلٌ۔ وغیرہ۔ یہ وزن دراصل اظہارِ کثرت کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ اگر اس سے اسم فاعل مشتق ہو تو اس کا معنی، وگاہ وہ ذات جس سے فعل کثرت سے صادر ہو۔ یکے بعد دیگرے یعنی بار بار۔ جیسے مُعَلِّمٌ۔ مُفَهِّمٌ۔ مُبَيِّنٌ۔ مُخَلِّصٌ۔ مُفَرِّحٌ۔ (بکثرت و تکرار (۱) پڑھانے والا۔ (۲) سمجھانے والا۔ (۳) بیان کرنے والا۔ (۴) چھٹکارا دینے والا یا نکھارنے والا۔ (۵) خوش کرنے والا۔)

Marfat.com

اور اگر اس سے اسم مفعول مشتق ہو، تو معنے ہوگا جس پر بکثرت اور بار بار فعل واقع ہو۔ یا وہ ذات جو یکے بعد دیگرے حمد و ثنا کی مستحق ہو کہا جاتا ہے (محمّد) اس کی بار بار تعریف کی گئی۔ وہ (محمّد) یعنی بار بار تعریف کا مستحق ہے جیسے کہا جاتا ہے (فھو معلم) اسے سکھایا گیا وہ (معلّم) یعنی سکھایا ہوا ہے۔ یہ علم بھی ہے اور صفت بھی۔ حضور علیہ السلام پر جب بولا جائے گا تو اس میں دونوں باتیں جمع ہوں گی اگرچہ بہتیرے دوسرے لوگوں کا بھی یہ نام رکھا جاتا ہے، مگر وہاں صرف علم ہوتا ہے۔ یہی حال ہے اللہ تعالیٰ کے ناموں کا۔ اور اس کی کتاب اور اس کے نبی علیہ السلام کے ناموں کا۔ کہ یہ سب علم ہیں اور ایسے اوصاف پر دلالت کرتے ہیں جو ان تینوں کی ذات میں پائے جاتے ہیں اور ان میں وصف کے خلاف نہیں بخلاف باقی مخلوق کے ناموں کے۔ پس وہ اللہ "اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ" ہے۔ یہ نام جن معنوں پر دلالت کرتے ہیں وہ اللہ کی صفتیں ہیں۔ یونہی "القرآن الفرقان الکتاب المبین" قرآن کے نام بھی ہیں اور اس کی صفات پر دلالت بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کے نام "محمد و احمد و الماحی" جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث نبی علیہ السلام سے روایت کی ہے اس میں ہے،

"قال ان لی اسماءً انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذین یمحو اللہ بی الکفر۔

میں محمّد ہوں، میں احمد ہوں۔ میں وہ محو کرنے والا ہوں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔"

سو نبی کریم علیہ السلام نے یہ اسما ذکر فرمائے خود اس خصوصی فضیلت کو واضح کر رہے ہیں۔ جو اللہ نے حضور کو عطا فرمائی، اور ان الفاظ کے معانی کی طرف اشارہ فرمایا، وہ اگر بے معنی علم ہوتے تو حضور علیہ السلام کی مدح پر دلالت نہ کرتے۔ (تب ان کا ذکر فضول ہوتا۔ معاذ اللہ) اسی لیے تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: ؎

وشق لہ من اسمہ لیجلّہ فذو العرش محمود وھذا محمد

Marfat.com

ترجمہ: "اللہ نے حضور علیہ السلام کا نام اپنے نام سے مشتق کیا تاکہ اسے بزرگی بخشے۔ اب عرش والا تو محمود ہے اور یہ محمد ہیں"

جب یہ بات ثابت ہو گئی تو حضور علیہ السلام کا یہ نام (محمد) اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ نام مبارک اپنے مسمّٰی یعنی حمد پر مشتمل ہے۔ پس حضور علیہ السلام اللہ کے ہاں بھی محمود ہیں۔ فرشتوں کے ہاں بھی اپنے بھائیوں یعنی تمام رسولوں کے ہاں بھی محمود (قابلِ ستائش) ہیں اور تمام اہلِ زمین کے نزدیک بھی محمود ہیں۔ اگرچہ بعض زمین والوں نے سرکار کا انکار کیا ہے، کیونکہ حضور علیہ السلام کی ذات بابرکات میں جو صفات پائی جاتی ہیں، ہر عقل مند کے نزدیک قابلِ تعریف ہیں۔ اگرچہ کوئی شخص غرور، عناد یا جہالت کی بنا پر حضور علیہ السلام کے لیے ان کا انکار کرتے پھرے۔ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ سرکار ان اوصاف سے متصف ہیں تو مصروف تعریف و توصیف ہو جائے۔ کیونکہ وہ اس شخص کی تعریف تو کرتا ہے۔ جو ان صفات سے متصف ہے ہاں حضور علیہ السلام میں ان صفات کا ہونا اسے معلوم نہیں تو حقیقت میں وہ حضور علیہ السلام ہی کا ثنا گو ہوا۔ حضور علیہ السلام صفتِ حمد سے اس طرح مختص ہیں کہ کسی اور میں یہ مفہوم جمع نہیں۔ آپ محمد ہیں، احمد ہیں۔ آپ کی اُمت (الحامدون) جو رنج و راحت میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ اُمت کی نماز (؟) حمد سے شروع ہوتی ہے۔ آپ کا خطبہ حمد سے شروع ہوتا ہے آپ کی کتاب حمد سے شروع ہوتی ہے۔ اللہ کے ہاں لوحِ محفوظ میں ایسا ہی ہے حضور علیہ السلام کے خلفاء اور صحابہ کرام نے قرآن مجید لکھا تو ابتدا احمد سے کی۔ حضور علیہ السلام کے ہاتھ میں قیامت کے دن (لواء الحمد) (حمد کا پرچم) ہو گا اور جب شفاعت کے لیے اپنے رب کے حضور سجدہ کریں گے اور اس سلسلہ میں آپ کو اجازت ہو گی تو ایسے کلمات سے اللہ کی حمد و ثنا کریں گے جو اسی وقت اللہ آپ پر کھولے گا "وہی مقام محمود" کے مالک ہیں جس پر پہلے پچھلے سب حضور پہ رشک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

Marfat.com

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔

ترجمہ: اور رات کا کچھ وقت اس کی عبادت میں جاگ کر گذارو یہ تمہارے لیے زائد نماز ہے۔ عنقریب تمہیں تمہارا پروردگار مقامِ محمود پر فائز کرے گا۔"

جب آپ اس مقام پر فائز ہوں گے تو میدان محشر والے سب حضور کی حمد و ثنا کریں گے۔ کیا مسلمان کیا کافر۔ کیا پہلے کیا پچھلے۔ پس حضور علیہ السلام محمود (لائق حمد) ہیں، کہ انہی کے ذریعے زمین ہدایت، ایمان، علمِ مفید اور نیک عمل سے پُر ہوئی۔ انہی سے دل کھلے اور اہل زمین سے اندھیرے کافور ہوئے۔ آپ ہی نے ان کو شیطان کے چنگل سے آزاد کیا یعنی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ اس کا انکار کرنا۔ اس سے بے خبر ہونا۔ یہاں تک کہ اس سے آپ کے غلاموں نے دنیا و آخرت کا شرف پایا کہ آپ کی رسالت نے زمین والوں کو وہ سب کچھ دیا جس کی انہیں ضرورت تھی۔ کیونکہ وہ بُت پرستوں، صلیب پرستوں، آتش پرستوں، ستارہ پرستوں اور خدا کے غضب زدہ لوگوں میں بھٹک رہے تھے۔ جن پر بار بار اللہ کا غضب نازل ہوا۔ سرگردان تھے، نہ رب کو پہچانیں جس کی بندگی کر سکیں اور نہ آداب بندگی ہی جانیں۔ لوگ ایک دوسرے کو کھا رہے تھے۔ جسے کوئی چیز پسند آجاتی اسی کی طرف بلاتا جو اس کی مخالفت کرتا اس سے لڑتا۔ زمین پر قدم بھر جگہ نورِ رسالت سے منور نہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین عربوں اور عجمیوں کو دیکھا، تو دین صحیح کے چند بچے کھچے آثار کو چھوڑ کر سبھی پر ناراض ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تمام ملکوں اور بندوں کو سیراب کیا، آپ سے اندھیروں کو ختم کیا اور مری ہوئی مخلوق کو زندگی بخشی۔ گمراہی سے ہدایت اور جہالت کی جگہ علم بخشا۔ ملت کو کثرت اور ذلت کے بعد عزت عطا کی۔ غربت کی جگہ خوشحالی دی۔ حضور علیہ السلام کے ذریعے اندھی آنکھوں کو بینائی، بہرے کانوں اور غلاف چڑھے ہوؤں کو شنوائی نصیب ہوئی لوگوں کو ان کے رب اور معبود کی وہ پہچان کرائی جو آخری درجہ کی معرفت وہ حاصل کر سکتے تھے۔ اس کی ذات، صفات اور افعال کے ذکر میں، ابتدا فرمائی۔ بار بار بات دُہرائی۔ اختصار اور طوالت دونوں سے کام لیا۔ یہاں تک کہ ایماندار

Marfat.com

بندوں کے دلوں میں رب سبحانہٗ وتعالیٰ کی معرفت روشن تر ہوگئی اور اس سے شک وشبہ کا بادل چھٹ گیا۔ جیسے چودہویں کے چاند سے بادل چھٹ جاتا ہے۔ اور اس معرفت و پہچان میں اپنی اُمّت کو نہ اپنے سے پہلے کسی آنے والے کا محتاج رکھا اور نہ بعد میں آنے والے کا۔ بلکہ ان کی کافی شافی رہنمائی فرما دی اور اس مسئلہ میں گفتگو کرنے والے ہر آدمی کو ان سے بے پرواہ کر دیا۔

اَوَلَمْ یَکْفِھِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ	ترجمہ: کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم
الْکِتَابَ یُتْلٰی عَلَیْھِمْ اِنَّ فِیْ	پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے
ذٰلِکَ لَرَحْمَۃً وَّذِکْرٰی لِقَوْمٍ	بے شک اس میں رحمت اور نصیحت
یُّؤْمِنُوْنَ۔	ہے یقین والوں کے لیے"

ابو داؤد نے اپنی مراسیل میں حضور علیہ السلام کی یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ایک صحابی کے ہاتھ میں تورات کا ایک ٹکڑا دیکھا تو فرمایا: کسی قوم کے گمراہ ہونے کے لیے یہ کافی ہے جو کتاب ان کے نبی پر نازل ہوئی ہے اس کی جگہ کسی اور کی پیروی کریں اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

اَوَلَمْ یَکْفِھِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ	ترجمہ: کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم
الْکِتَابَ یُتْلٰی عَلَیْھِمْ اِنَّ فِیْ	پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی
ذٰلِکَ لَرَحْمَۃً وَّذِکْرٰی لِقَوْمٍ	ہے بے شک اس میں رحمت اور
یُّؤْمِنُوْنَ۔	نصیحت ہے یقین والوں کے لیے۔

اور حضور علیہ السلام نے ان کو وہ راستے بتائے جو ان کو ان کے رب اس کی رضا، اور اس کے مقام عظمت تک پہنچائیں۔ پس کوئی نیکی حکم دیئے بغیر نہ چھوڑی اور کوئی بُرائی منع کیے بغیر نہ چھوڑی جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا "جو چیز تمہیں جنّت کے قریب کرے میں نے اسی کا تمہیں حکم دیا ہے اور جو چیز تمہیں آگ (جہنّم) کے قریب کرے میں نے اسی سے تمہیں روکا ہے"

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں فوت ہوئے کہ آسمان میں کوئی پرندہ بھی اگر اپنے پر ہلاتا ہے تو ہمیں اس سے کسی چیز کا علم یاد آجاتا ہے اور حضور علیہ السلام نے ان کو ان کے رب کے حضور پیشی کا حال تک بتا دیا، اور مکمل

Marfat.com

بتا دیا کہ بات کھول دی اور واضح کر دی۔ بندوں کو فائدہ دینے والا اور ان کو ان کے رب کے قریب کرنے والا جو بھی علم تھا اس کا دروازہ کھول دیا اور جو مشکل تھی۔ اسے وضاحت سے بیان کر دیا۔ یہاں تک کہ گمراہ دلوں کو ہدایت دی، اور بیمار دلوں کو اس سے شفا عطا کی، اور ان کے صدقے جاہلوں کی فریاد رسی فرمائی۔ تو پھر ان سے بڑھ کر کون سا انسان نام محمد سے موسوم ہونے کا زیادہ حقدار ہے؟ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ ان کو اُمت کی طرف سے بڑی سے بڑی جزا عطا فرمائے۔ دو قولوں میں سے صحیح تر قول یہ ہے کہ فرمانِ باری :

وَمَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔

ترجمہ: حبیب ہم نے تمہیں جہاں والوں کے لیے محض رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اپنے عموم پر ہے۔ اس تقدیر پر اس میں دو وجہیں ہیں۔ اوّل

رحمۃ للعالمین کا مفہوم

یہ کہ تمام جہانوں کو عمومی طور پر حضور علیہ السلام کی رسالت سے فائدہ ہوا ہے۔ حضور کے غلاموں کو اس طرح کہ انہوں نے آپ کے صدقے دنیا و آخرت کی عزت پائی۔ آپ کے دشمنوں اور لڑنے والوں کو یوں کہ ان کو جلد قتل کروا دیا۔ اور ان کی موت ان کی زندگی سے ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ زندگی ان کے اُخروی عذاب میں شدت کا باعث ہے کہ بدبختی ان کا مقدر ہو چکی ہے پس کفر میں طویل زندگی بسر کرنے سے جلدی مر جانا ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ رہے آپ سے معاہدہ کرنے والے، تو وہ دنیا میں آپ کے زیرِ سایہ، آپ کے وعدے اور ذمے داری میں زندہ رہے اور حضور سے لڑنے والوں کی بہ نسبت کم تر جرائم میں ملوث ہوئے۔ رہے منافق، تو محض زبانی اظہارِ ایمان سے ان کو جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ مل گیا اور میراث وغیرہ میں ان پر مسلمانوں کے احکام جاری ہوئے اور رہ گئے دُور دراز بسنے والے قومیں، تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو بھیج کر عام عذاب سے اہلِ زمین کو بچا لیا۔ پس حضور علیہ السلام کی رسالت سے تمام جہانوں کو فائدہ پہنچا۔

دوسرے یہ کہ حضور علیہ السلام ہر ایک کے لیے رحمت ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے اس رحمت کو قبول کیا اور دنیا و آخرت میں اس سے نفع مند ہوئے۔ رہے کافر تو ان کے رد کرنے سے ان کے حق میں رحمت ہونے سے یہ خارج تو نہیں ہو گئی لیکن انہوں نے خود ہی اسے قبول نہ کیا۔

Marfat.com

جیسے کہا جائے کہ اس بیماری کی یہ دوا ہے۔ اب اگر مریض اس دوا کو استعمال ہی نہ کرے، تو یہ دوا ہونے سے خارج تو نہیں ہو گی اور جن وجوہات کی بنا پر حضور علیہ السلام کی تعریف کی جاتی ہے۔ ان میں سے ایک وجہ وہ اخلاقِ کریمانہ اور عادات پسندیدہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو پیدا فرمایا کہ جس آدمی نے آپ کے اچھے اخلاق اور بہترین عادات کو دیکھا اسے یقین ہو گیا کہ آپ ہی مخلوق میں بہترین اخلاق اور حسین ترین عادات کے مالک ہیں۔ نبی علیہ السلام تمام مخلوق میں سب سے بڑے عالم، سب سے بڑے امانت دار، سب سے بڑے سچی بات کہنے والے، سب سے بڑے برداشت والے، سب سے زیادہ جود وسخا والے، سب سے بڑے بوجھ اٹھانے والے، بڑے معاف کرنے والے، اور بڑے بخشنے والے ہیں۔ سخت ترین جہالت کے مظاہرے پر بھی زیادہ برداشت کا ہی اظہار فرماتے۔ جیسا کہ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت سے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے کہ:

تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اس طرح تھی محمدؐ میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے ان کا نام (متوکل) رکھا ہے۔ نہ ترش رو، نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور مچانے والے۔ نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے۔ بلکہ معاف فرماتے اور بخش دیتے ہیں۔ اور جب تک میں ان کے ذریعے بگڑے دین کو صحیح حال میں قائم نہ کر لوں، اندھی آنکھوں کو بینا نہ کر دوں، بہرے کانوں کو سننے والا اور پردوں میں پڑے دلوں کو منور نہ کر دوں، ان کو موت نہ دوں گا یہاں تک کہ لوگ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) کا اقرار کر لیں۔

اور حضور علیہ السلام سب سے بڑھ کر مخلوق پر رحم و شفقت فرمانے والے ہیں اور دین و دنیا میں مخلوق کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ اللہ کی مخلوق میں فصیح تر اور کثیر المعانی کو مختصر ترین مدلل الفاظ سے تعبیر فرمانے والے ہیں۔ مقامات صبر میں سب سے بڑھ کر ڈٹ جانے والے، میدانِ جنگ میں سب سے بڑھ کر سچ بولنے اور سب سے بڑھ کر عہد و ذمہ پورا کرنے والے ہیں۔ نیکی کا بدلہ سب سے بڑھ چڑھ کر دینے والے، بہت انکساری کرنے والے، اپنی ذات پر دوسروں کو سب سے بڑھ کر ترجیح دینے والے، ساری مخلوق سے بڑھ کر اپنے ساتھیوں کی حمایت کرنے والے اور بچانے والے جس چیز کا حکم ملا اس پر سب

Marfat.com

مخلوق سے بڑھ کر قائم رہنے والے اور چیز سے منع کیا گیا اسے سب سے زیادہ چھوڑنے والے مخلوق میں سب سے زیادہ رحم کے رشتوں کو جوڑنے والے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی دل، سچی زبان، نرم لہجہ، بود و باش میں سب سے بڑے کریم ہیں۔ جو اچانک دیکھ لیتا ڈر جاتا اور جو جان پہچان کر کے گھل مل جاتا محبت کرنے لگتا۔ سرکار کی صفت بیان کرنے والا کہتا میں نے ان جیسا نہ ان سے پہلے کوئی دیکھا نہ ان کے بعد (اجود الناس) سے مراد ہے نیک دلی اور بہت نیکی اور یہ کہ سخاوت کا گویا چشمہ تھا جو سرکار کے سینہ سے پھوٹتا تھا اور ہر اچھی عادت اس میں موجود تھی اور ہر نیکی پنہاں جیسا کہ بعض اہلِ علم نے کہا کہ دنیا بھر میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں سینۂ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نیکی جمع ہو۔ اللہ نے تمام خیر و خوبی جمع کر کے سرکار کے سینۂ مبارک میں ودیعت فرما دی، اور یہ جو فرمایا کہ سرکار تمام مخلوق سے بڑھ کر سچ بولنے والے تھے سو یہ وہ خوبی ہے۔ جس کا اقرار حضورؐ سے لڑنے والے دشمنوں نے بھی۔ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں تمام دوستوں نے جو شہادت آپ کے حق میں دی اُسے تو چھوڑ دو، کسی دشمن کو بھی کسی ایک جھوٹ کا تجربہ کبھی نہ ہوا۔ روئے زمین کے اہل کتاب اور مشرکوں نے حضور علیہ السلام سے طرح طرح کی جنگیں لڑیں اور عمر بھر کبھی کسی نے چھوٹے بڑے ایک جھوٹ کا بھی آپ کو طعنہ نہیں دیا۔ حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں میں نے اپنے ماموں ابوجہل سے کہا ماموں جان! کیا آپ محمدؐ کے اس اعلانِ نبوت سے پہلے کبھی ان کو جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے۔ اس نے کہا بخدا، میرے بھتیجے! محمدؐ ہمارے ہاں جوانی میں امین کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ اب بڑھاپے میں کب جھوٹ بول سکتے ہیں؟ میں نے کہا ماموں جان! پھر تم ان کی پیروی کیوں نہیں کرتے؟ اس نے کہا میرے بھانجے! بنی ہاشم اور ہم میں بزرگی کا جھگڑا ہے۔ انہوں نے کھانا کھلایا اور ہم نے کھلایا انہوں نے پلایا اور ہم نے پلایا انہوں نے پناہ دی اور ہم نے پناہ دی جب ہم نے گھٹنے ٹیک دیئے اور اس طرح ان کے گروی ہو گئے۔ جیسے میرا گھوڑا میرا گروی ہے۔ تو انہوں نے کہا نبی ہم میں سے ہیں اب ہم ان کے آگے یہ دعویٰ کیسے پیش کر سکتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا:۔

Marfat.com

اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ	ترجمہ: ان کی باتیں آپ کو پریشان کرتی
فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ	ہیں، دراصل وہ تمہیں نہیں جھٹلا رہے
الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝	بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے
وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ	ہیں اور یقیناً تم سے پہلے بھی رسولوں
فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا	کو جھٹلایا گیا ہے تو انہوں نے جھٹلانے
حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا	پر صبر کیا، یہاں تک کہ ہماری مدد ان
مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ	کو آن پہنچی اور اللہ کی باتوں کو کوئی
جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِي	بدلنے والا نہیں اور تمہارے پاس
الْمُرْسَلِيْنَ ۝	تو نبیوں کی باتیں آچکی ہیں۔"

اور یہ جو فرمایا (الیھم عریکۃ)، اس کا مطلب ہے آپ نرم مزاج ہیں لوگوں سے قریب رہتے ہیں، جو دعوت دے اس کی دعوت قبول فرماتے ہیں۔ جو آپ سے اپنی حاجت مانگے اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔ جو آپ کے ارادے سے آئے اس کی دل جوئی فرماتے ہیں۔ نہ محروم کرتے ہیں، نہ ہی نامراد کر کے واپس کرتے ہیں۔ جب صحابہ کرام آپ سے کسی بات کا اظہار کرتے ہیں تو آپ ان کی موافقت کرتے ہیں اور ان کے مشورے کے بغیر کسی بات پر اڑ نہیں جاتے بلکہ ان سے صلح و مشورہ لیتے ہیں۔ آپ ان کے نیکوکاروں کی بات قبول فرماتے اور بدکاروں کو معاف فرماتے تھے یہ جو فرمایا ما یا اکرمھم عشرۃ اچھی بسر کرنے والے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جس ساتھی کے ساتھ گذر بسر فرماتے بہترین کریمانہ بسر فرماتے چہرۂ اقدس پر ملال نہیں لاتے تھے بات میں سختی نہیں فرماتے تھے اور اس سے چہرۂ مبارک پھیرا نہیں کرتے تھے۔ زبان کی لغزشوں پر گرفت نہیں فرماتے تھے۔ بدتمیزی سے کوئی بات ہو جاتی اس پر مواخذہ نہیں فرماتے تھے بلکہ ان کے خاندان والوں سے انتہائی احسان فرماتے اور ان کا بھاری بوجھ اٹھاتے۔ پس حضور کی گذر بسر ان کی تمام تکالیف و مظالم برداشت کرنا تھا۔ ان میں سے کسی پر نہ غصہ ہوتے، نہ ملامت کرتے نہ اس سے کوئی ایسی بات فرماتے جو اسے ناپسند ہو (بشرطیکہ شریعت کا تقاضا نہ ہو) جو آپ سے گھل مل جاتا وہ آپ

Marfat.com

کی قربت و توجہ سے متاثر ہو کر کہتا ہوں آپ کا سب سے بڑھ کر محبوب ہوں کہ آپ اس کے مسئلہ کا اہتمام فرماتے۔ اس کی خیر خواہی کرتے۔ اس پر احسان فرماتے اور اس کی سختی کو برداشت فرماتے تو اس گذر بسر سے بڑھ کر کریمانہ کون سی زندگی ہے۔؟

امام حسین رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے اپنے ہم نشینوں کے ساتھ نبی علیہ السلام کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، ہمیشہ ہنس مکھ، آسان عادت، نرم پہلو۔ نہ ترش رو نہ عیب گو۔ سخت طبع، نہ شور مچانے والے، نہ فحش گو، نہ بے جا تعریف کرنے والے جس کی خواہش نہ ہوتی اس سے بے توجہ آپ کا امیدوار کبھی مایوس ہوتا نہ نامراد۔ تین باتوں سے اجتناب فرماتے۔ نہ کسی کی برائی کرتے، نہ عیب لگاتے، نہ اس کی چھپی باتوں کی ٹوہ میں لگتے" وہی بات کرتے جس کے ثواب کی امید ہو۔ جب بات فرماتے ہم نشین اس طرح گردنیں جھکا لیتے جیسے ان کے سروں پر پرندے ہوں جب آپ خاموش ہو جاتے تب وہ بات کرتے۔ باہمی گفتگو میں جلد بازی نہ کرتے کوئی آدمی آپ کے سامنے بات کرتا سب خاموش ہو جاتے یہاں تک کہ وہ بات سے فارغ ہو جاتا (صحابہ کرام) کی گفتگو آپ کے حضور ایسے ہوتی جیسے پہلی بار گفتگو کرنے والے کی۔ آپ بھی اس بات پر ہنستے جس پر دوسرے ہنستے اور جس پر باقی لوگ خوش ہوتے آپ بھی خوش ہوتے۔ کوئی اجنبی شخص بدتمیزی سے بات کرتا یا کچھ مانگتا تو آپ کے ساتھی اسے ہٹانے کی کوشش کرتے فرمایا کرتے جب کسی حاجت مند کو دیکھو تو عطا کرو۔ صرف اس تعریف کو قبول فرماتے جو احسان کے بدلے میں کرے۔ جب تک کوئی بات ختم نہ کرلے، بات نہ کاٹتے۔ پھر ٹوکنا ہوتا تو یا منع کر کے ٹوکتے یا اٹھ کھڑے ہوتے۔

یہ جو فرمایا کہ جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا ڈر جاتا، مرعوب ہو جاتا اور جان پہچان کے بعد جو آپ سے گھل مل جاتا، پیار کرنے لگتا" یہ حضور علیہ السلام کے دو وصف ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ سچے اور پرخلوص بندوں کو موصوف فرماتا ہے۔ یعنی رعب اور محبت۔ آپ پر رعب و محبت دونوں کا نزول ہوتا۔ لہٰذا جو دیکھتا مرعوب ہو جاتا اور آپ کی بڑائی سے ڈرنے لگتا، اور اس کا دل آپ کے جاہ و جلال سے بھر جاتا۔ خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ ہوتا، اور جب آپ سے گھل

Marfat.com

مل جاتا، اور اُٹھنے بیٹھنے لگتا، تو سب مخلوق سے بڑھ کر آپ سے محبت کرنے لگتا۔ یہ ہے آپ کا مرتبہ عظیم، پسندیدہ، اور قابل تعظیم و تکریم۔ یہی کمالِ محبت ہے کہ اس کا تعلق محبت و رعب دونوں سے ہوتا ہے۔ پس رُعب کے بغیر محبت و عظمت ناقص، اور ہیبت و تعظیم بھی محبت کے بغیر، جیسے قادر و ظالم کے لیے نقص ہے۔ کمال یہ ہے کہ محبت و مودت اور جاہ و جلال جمع ہوں۔ اور یہ کمال صرف اس وقت حاصل ہوتا ہے۔ جب محبوب میں صفات کمال ہوں جن کی بنا پر وہ عظمت و محبت کا مستحق ہو۔ اور جب کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں یہ صفاتِ کمال ہر ایک سے بڑھ کر موجود ہیں تو اس کا حق ہے کہ اس کی تعظیم و بڑائی بیان کی جائے اس سے ڈرا جائے اور اس سے محبت کی جائے۔ دل کے ایک ایک جز کے ساتھ اور اس میں کسی کو اس کا شریک نہ کیا جائے کہ یہی وہ شرک ہے جسے اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا کہ کوئی شخص اس خصوصی محبت میں اللہ اور اس کی مخلوق میں برابری کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ

ترجمہ: لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شریک اختیار کر لیتے ہیں ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے اور جو ایمان والے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

تو اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ جو کوئی اللہ کے سوا کسی اور سے ایسی محبت کرے جیسی اللہ سے کرنی چاہیے تو اس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا لیا۔ جہنمی لوگ جہنم میں اپنے معبودوں سے کہیں گے۔

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: خدا کی قسم ہم ہی کھلی گمراہی میں تھے، جب تمہیں پروردگار عالمیان کے برابر ٹھہراتے تھے"

ان کا بتوں کو اللہ کے برابر ٹھہرانا یہ نہ تھا کہ انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ یا ان کو اور ان کے باپ دادا کو پیدا کیا ہے بلکہ انہوں نے اللہ کے برابر اپنے معبودوں کو پروردگار عالمیان کے ساتھ اس محبت میں برابر کر لیا تھا، جو اللہ سے کرتے تھے۔ کیونکہ حقیقتِ عبادت محبت و ذلت

Marfat.com

ہی تو ہے۔ یہی وہ جاہ وعزت ہے جس سے اللہ نے اپنے اس قول سے اپنی ذات کو متصف فرمایا ہے :-

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

ترجمہ: تیرے پروردگار کا نام بڑی برکت والا ہے (جو پروردگار) جلال وعزت والا ہے"

دو قولوں میں صحیح تر یہ ہے کہ جلال کا معنیٰ ہے تعظیم اور اکرام کا معنیٰ ہے محبت۔ یہی مفہوم بندے کے اس قول کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

اسی لیے مسند امام احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ: اس کو لازمی طور پر اپنا لو"

مسند ابو یعلیٰ الموصلی میں بعض صحابہ کرام سے ہے کہ انہوں نے اللہ کا اسم اعظم معلوم کرنا چاہا تو خواب میں دیکھا کہ آسمان کے ستاروں میں لکھا ہے

انسان کی ہر محبت وتعظیم، اللہ کی محبت وتعظیم کے تابع کر کے ماننا ہی جائز ہے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، کہ یہ دراصل بھیجنے والے کی تعظیم ومحبت کی تکمیل ہے۔ بے شک حضور کی امت جو آپ سے محبت کرتی ہے، محض اس لیے کہ اللہ آپ سے محبت کرتا ہے اور امتی آپ کی تعظیم وتکریم اسی لیے کرتے ہیں کہ اللہ ان کی تعظیم وتکریم فرماتا ہے۔ چونکہ اللہ کی محبت کی وجہ سے ہے لہٰذا اللہ ہی کی محبت ہے یونہی علما کی عزت اہل ایمان اور صحابہ کرام کی عزت وتکریم، اللہ اور رسول کی محبت کے تابع ہے۔ مقصد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رعب ومحبت کا فیضان کیا۔ اور ہر مخلص ایمان والے نے اس سے حصہ لیا۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا۔ مومن مٹھاس اور رعب والا ہوتا ہے" یعنی محبت کرتا اور جلال و رعب ڈالتا ہے کہ اللہ نے اس کو ایمان کا لباس پہنایا ہے جس کا یہی تقاضا ہے۔ اسی لیے

Marfat.com

صحابہ کرام کے دلوں میں جتنی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی، کسی کے دل میں اتنی محبت کسی کی نہیں ہو سکتی، نہ ہی ایسی ہیبت و عظمت۔ حضرت عمرو بن العاص فرماتے ہیں اسلام لانے سے پہلے کوئی شخص مجھے حضور علیہ السلام سے زیادہ بُرا نہ لگتا تھا، پھر جب ایمان لایا تو میری نظر میں حضور علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی محبوب و معظم نہ رہا۔ فرمایا کہ اگر میں تمہارے سامنے حضور علیہ السلام کی صفت کرنا چاہوں تو نہیں کر سکوں گا کیونکہ میں حضور علیہ السلام کے جاہ و جلال کی وجہ سے کبھی آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ ہی نہ سکا۔ عروہ بن مسعود (حدیبیہ میں کفار مکہ کے سفیر) نے قریش سے کہا تھا اے قوم! خدا کی قسم میں قیصر و کسریٰ اور دیگر بادشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں، مگر میں نے نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم و تکریم کرتے ہوں جتنی محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھی محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کرتے ہیں۔ خدا کی قسم تعظیم کے پیش نظر وہ نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے نہیں اور جب کوئی گھنگار بھی تھوکتا ہے تو ان میں سے کسی کے ہاتھ ہی پڑتا ہے۔ جسے وہ اپنے منہ اور سینے پر مل لیتا ہے، اور جب وہ (نبی) وضو کرتا ہے تو اس کے استعمال شدہ پانی پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں"۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوصاف سے متصف ہیں جو بار بار اور تکرار حمد و ثنا کے مقتضی ہیں، تو آپ کا نام محمدؐ رکھا گیا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)، یہ ایسا نام ہے جو اپنے مسمّٰی، اور معنیٰ کے مطابق ہے۔ اور لفظ احمد و محمدؐ میں فرق دو طرح سے ہے۔ اوّل یہ کہ محمدؐ کا مطلب ہے

جس کی یکے بعد دیگرے تعریف کی جائے" یہ دلالت کرتا ہے۔

کہ آپ کی حمد کرنے والوں کی حمد بہت زیادہ ہے۔ اس سے لازم آتا ہے کہ اسباب حمد و ثنا آپ کی ذات میں بہت زیادہ ہیں اور احمد، حمد سے اسم تفضیل ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس حمد و ثنا کے آپ حقدار ہیں، وہ اس سے افضل ہے، جس کے دوسرے مستحق ہیں پس محمدؐ میں حمد زیادہ ہوتی ہے کمیت (مقدار) کے لحاظ سے اور احمد میں حمد زیادہ ہوتی ہے کیفیت (مرتبہ) کے لحاظ سے۔ پس کسی انسان کی جو تعریف ہو سکتی ہے۔ آپ کی سب سے زیادہ اور سب سے اعلیٰ حمد و ثنا کی جاتی ہے۔ دوم یہ کہ محمدؐ وہ ہے جو

جس کی

تکرار تعریف کی جائے جیسا کہ گزر چکا ہے اور احمد وہ ہے جس نے اپنے رب کی تمام حمد و ثنا

Marfat.com

کرنے والوں سے افضل حمد وثنا کی ہو تو ایک نام پاک یعنی محمد نے بتایا کہ آپ قابل صفت وثنا ہیں اور دوسرے نام پاک یعنی احمد نے بتایا کہ آپ سب سے زیادہ اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔ یہی قیاس و قانون بھی ہے۔ کیونکہ بصریوں کی ایک جماعت کے نزدیک اسم تفضیل اور افعلِ تعجب صرف فاعل کے فعل سے بنتے، مفعول کے فعل سے نہیں بنتے (یعنی فاعلیت کے معنے کے لیے آتے ہیں، مفعولیت کے لیے نہیں آتے) دوسروں نے ان سے اس مسئلے میں اختلاف کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اسم تفضیل و تعجب کو فاعل اور مفعول دونوں کے فعلوں سے بنتے ہیں (یعنی فاعلیت اور مفعولیت، دونوں کے لیے آتے ہیں) مقصد یہ کہ حضور علیہ السلام کے نام محمد اور احمد اس لیے رکھے گئے ہیں کہ آپ کی حمد سب سے زیادہ اور سب سے افضل کی جاتی ہے۔ پس دونوں مبارک نام اسم مفعول کے معنے میں ہیں، اور یہی مذہب مختار ہے اور حضور کی مدح میں یہ بات بلیغ تر اور اس کا مفہوم کامل تر ہے۔ اور اگر اس سے فاعلیت کا معنیٰ مُراد لیا جائے تو آپ کا اسم گرامی حمّاد ہوگا یعنی بہت تعریف کرنے والا۔ جیسے آپ کا اسم گرامی محمد ہے یعنی جس کی بہت تعریف کی جائے۔ تو بے شک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ کا نام نامی فاعل کے معنے میں ہو تو بہتر ہوگا کہ نام نامی حمّاد ہو۔ جیسے آپ کی اُمت کا ہے۔ نیز یہ دونوں پاکیزہ نام سرکار کے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ سے مشتق ہیں جن کی بنا پر ہی آپ اسم گرامی محمد و احمد سے موسوم ہونے کے مستحق ٹھہرے، کہ حضور ہی کی ذات گرامی ہے جس کی دنیا اور آخرت والے، آسمان والے اور زمین والے سبھی تعریف کرتے ہیں پس آپ اپنے کثیر اوصافِ محمودہ کہ جن کے شمار سے شمار کرنے والوں کے اسماء عدد ختم ہو جائیں، کی وجہ ہی سے محمد کے ایسے دو مشتقوں (محمد و احمد) سے موسوم ہوئے۔ جو عظمت و شوکت میں فضیلت و زیادتی کا تقاضا کرتے ہیں۔" ابن القیم کا کلام ختم ہوا۔

قاضی عیاض کا فرمان

قاضی عیاض مالکی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے پہلے ان دو ناموں سے کسی کو موسوم نہ ہونے دیا یعنی محمد اور احمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہاں وہ جو اسم گرامی احمد پہلی کتابوں میں آیا ہے، اور جس کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی، تو اللہ نے اپنی حکمت سے نہ تو آپ سے پہلے کسی کو یہ نام رکھنے دیا۔

Marfat.com

اور کسی دعویدار کو آپ سے پہلے اس کا دعویٰ کرنے دیا۔ کہ کمزور دلوں میں شک و شبہ پیدا نہ ہو۔ رہ گیا اسم گرامی محمدؐ، صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو یہ نام بھی کسی عربی یا غیر عربی نے آپ کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے صرف اس وقت رکھنا شروع کیا۔ جب یہ بات ہر طرف مشہور ہو گئی کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے جس کا نام محمد ہے تو کچھ عربوں نے اپنے بیٹوں کا نام اس اُمید پر رکھنا شروع کر دیا کہ شاید انہی میں سے وہ محمد ہوں۔ اور اللہ بہتر جانتا کہ کہاں اپنی رسالت کی امانت کہاں رکھے گا"۔ الخ۔ میں نے عارف باللہ عبداللہ بن ابی جمرہ کی شرح مختصر بخاری میں حضور علیہ السلام کے اس فرمان کے تحت کہ۔

تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ۔ ترجمہ "میرے نام پر نام رکھو، اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو"

یہ عبارت دیکھی ہے حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو اپنے نام پر نام رکھنے کی اجازت اس لیے دی کہ اس میں خیر و برکت ہے۔ کہتے ہیں کہ جس گھر میں محمد نامی کوئی شخص رہتا ہو وہ خیر و برکت سے خالی نہیں ہوتا"۔ یہ بھی مذکور ہے کہ قیامت کے دن جب اسے اس کے نام محمد سے پکارا جائے گا، ہر کوئی یہ نام سُن کر سر اٹھائے گا۔ کامیاب و کامران ہو گا۔ اس بارے میں اس سے ملتے جلتے بکثرت آثار منقول ہیں۔ فرمایا کہ میں نے ایک بابرکت عالم کو دیکھا جس کی کافی اولاد تھی۔ انہوں نے ہر بچے کا نام محمد رکھا ہوا تھا۔ ان میں صرف کُنیت سے امتیاز ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ روایت انہوں نے سُن رکھی تھی جس میں اس نام نامی کی خیر و برکت کا ذکر تھا اور جو کوئی اپنے بچے کا یہ نام رکھے اس کی فضیلت بیان ہوئی تھی، اسی لیے میں نے ان عالم صاحب اوسان کی اولاد کو ہمیشہ عظیم الشان خوشحالی میں ہی دیکھا ہے۔ نہ کسی سے طمع نہ خوف، نہ دین سے غفلت"۔ عبارت ختم ہوئی۔

حافظ سیوطی نے اپنی کتاب "الریاض الانیقہ فی اسماء خیر الخلیقہ" میں اس اسم گرامی پر کلام کرتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور فرمایا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور فرمایا مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ۔ پوری آیت۔ اور احادیث میں حضور

Marfat.com

کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ نام اقدس حضورؐ کے مشہور ترین اور بزرگ ترین ناموں میں سے ہے۔ اسی لیے اس میں چند خاص چیزیں رکھی گئیں ہیں۔

اسمِ محمدؐ کی خصوصیات

ایک یہ کہ کافر جب تک اس کو زبان پر نہ لائے اس کا اسلام صحیح نہیں ہو سکتا۔ یوں کہے محمدؐ رسول اللہ۔ (محمدؐ اللہ کے رسول ہیں) پس اس جگہ احمدؐ بولنا کافی نہیں، البتہ الحلیمی نے اسے اس شرط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے کہ اس کے ساتھ ابوالقاسم کا لفظ ملا دیا جائے۔ اور الاسنوی نے التمہید میں اس کی توثیق کی ہے۔ دوسری یہ کہ تشہدؔ (شہادت) میں بھی اسی کو بولا جاتا ہے۔ اس کی جگہ آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور نام کو استعمال کرنا کافی نہیں۔ نہ ہی اسم احمدؐ کافی ہے۔ جیسا کہ شرح المہذب اور التحقیق میں لکھا ہے۔ یہی کلمہ خطبہ کا ہے۔ تیسری کہ اس کو بیت الخلاء میں لے جانا مکروہ ہے اور استنجا کے وقت اس کو ہاتھ سے بدلنا ضروری ہے۔ اگر اپنا نام محمدؐ تھا اور اسی نیت سے انگوٹھی پر لکھوا لیا تو بھی پاس رکھنا محلِ نظر ہے۔ چوتھے یہ کہ اسم نامِ گرامی سے ضرب، کسر اور بسط سے رسولوں کی تعداد نکلتی ہے جو کہ تین سو تیرہ ہے یوں کہ اس میں پہلی میم اور دوسری مشدد جو قائمقام دو میموں کے ہے۔ کل تین میم ہوئے۔ اور میم کی جب کسر کی جائے تو م، ی۔ م تین صرف بنتے ہیں۔ اس حساب سے ہر میم کے ابجد کے حساب سے نوّے عدد بنتے ہیں مثلاً میم کے عدد ہیں چالیس۔ یا (ی) کے عدد ہیں دس۔ (دو میموں اور ایک یا (ی) کے عدد ہوئے نوّے) پس تین میموں کے عدد ہوئے دو سو ستر۔ دال کے عدد ہیں پینتیس۔ یوں کہ دال (د) کے چار۔ الف (ا) کا ایک۔ لام (ل) کے تیس۔ (کل ۳۵)۔ حا کے آٹھ عدد اس میں کسر نہیں (کل ٹوٹل ۳۱۳) پنجم۔ پھر آپؐ کا یہ نام رکھنے کے بارے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے ایک مینڈھا عقیقہ میں ذبح کیا اور آپ کا نام محمدؐ رکھا جب ان سے کہا گیا کہ ابوالحارث! محمدؐ نام رکھنے پر کس چیز نے آپ کو آمادہ کیا، اور آپ نے ان کا نام باپ دادے کے نام پر نہیں رکھا۔ تو انہوں نے فرمایا میرا مقصد یہ ہے کہ آسمان پر اللہ ان کی تعریف کرے اور زمین پر لوگ

Marfat.com

بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ، ابن اسحاق کی یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب سلام اللہ علیہا فرمایا کرتیں کہ جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حاملہ ہوئیں تو ان کے پاس آکر کہنے والے نے کہا، آپ اس اُمت کے آقا کی حاملہ ہیں۔ جب وہ زمین پہ تشریف رکھیں تو کہنا میں ان کو خدائے واحد کی پناہ میں دیتی ہوں، ہر حاسد کی شر سے"
پھر دوسرے اشعار کے ساتھ، اور ان کا نام محمد رکھنا۔ تورات میں ان کا نام احمد ہے۔ زمین و آسمان والے اس کی تعریف کریں گے۔ انجیل میں بھی ان کا نام احمد ہے زمین و آسمان والے ان کی تعریف کریں گے۔ اور قرآن میں ان کا نام محمد ہے، پس اسی لیے والدہ ماجدہ نے آپ کا نام محمد رکھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت عبدالمطلب کا خواب

الکلاعی نے اپنی کتاب سیرت میں کہا ہے روایت ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ کا نام مبارک ایک خواب کی بنا پر محمد رکھا تھا۔ انہوں نے دیکھا گویا چاندی کی زنجیر ان کی کمر سے نکلی۔ اس کا ایک سرا آسمان پر اور دوسرا سرا زمین پر ہے۔ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں۔ پھر وہ زنجیر ایک درخت سے بدل گیا جس کے ہر پتے پر روشنی ہے۔ مشرق و مغرب والے اس درخت سے لٹک رہے ہیں۔ انہوں نے یہ خواب بیان کیا تو اس کی یہ تعبیر کی گئی کہ ان کی پشت سے ایک نومولود ہونے والا ہے اہل شرق و غرب اس کی غلامی کریں گے۔ زمین و آسمان والے اس کی تعریف کریں گے اسی لیے انہوں نے آپ کا نام محمد رکھا۔

اس روایت کے ساتھ جو حضور کی والدہ ماجدہ نے بیان فرمائی۔ حافظ سیوطی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں جس آسمان سے گزرا وہیں اپنا نام اس طرح لکھا پایا "محمد رسول اللہ"
اس کو ابویعلیٰ اور بزار نے روایت کیا اور طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم علیہ السلام سے بھول ہوئی تو انہوں نے عرش کی طرف سر اُٹھا کر کہا کہ "اللہ میں بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے معافی چاہتا ہوں۔ اللہ نے وحی فرمائی، محمد کون ہیں؟ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کہا تیرا نام بڑا بابرکت ہے، جب تُو نے مجھے پیدا فرمایا تو میں سر اٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھتا اس میں لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو میں سمجھ گیا کہ جس کا نام تو نے اپنے نام سے ملا کر لکھا ہے اس سے بڑھ کر کوئی تیرے حضور بلند مرتبت نہیں، اللہ نے وحی کی اے آدم تیری اولاد میں سے وہ آخری نبی ہوں گے۔ اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا" اس کو حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا اور صحیح قرار دیا۔

اور امام بیہقی نے "دلائل النبوت" میں روایت کیا ابونعیم نے الحلیۃ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے ہر درخت کے ہر پتے پر لکھا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بزار وغیرہ نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کی کہ وہ خزانہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے (فِیْ کُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ) یہ ایک سنہری تختی ہے۔ جس میں لکھا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مجھے اس پر تعجب ہے جسے تقدیر پر یقین ہے۔ پھر مشقت میں جتا رہتا ہے۔ مجھے اس پر تعجب ہے جس کو جہنم یاد ہے، پھر بھی ہنستا ہے مجھے اس پر تعجب ہے، جسے موت یاد ہے پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے غافل ہے۔

السیوطی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش تھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نگینہ آسمانی تھا، جو اللہ نے ان کو عطا فرمایا تھا۔ انہوں نے اُسے اپنی انگوٹھی میں جڑ لیا۔ اس کا نقش تھا "اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ" فرمایا کہ صحیح تر حدیث جو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے کی فضیلت میں آئی ہے وہ حضرت امامہ الباہلی کی حضور علیہ السلام سے یہ روایت ہے۔

"جس کا بیٹا پیدا ہو اور اس نے اس کا نام مُحَمَّدٌ رکھا، میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے، وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائے گا" اس کی سند

Marfat.com

میں کوئی ضعف نہیں الخ

ابن حجر مکی نے شرح شمائل میں فرمایا اسم محمد و احمد کی مزید خوبی یہ ہے کہ دونوں میں حروفِ جلالت برابر ہیں" ان دونوں مُبارک ناموں کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ جو کوئی ان کو کسی ورق پر لکھ کر اپنے پاس رکھ لے اور ہمیشہ دیکھتا رہے اور حضور علیہ السلام پر درود و سلام بھیجتا رہے، تو اس کو نیند کی حالت میں سرکار کی زیارت کثرت سے ہوگی۔ میرے آقا سید مُصطفٰے البکری نے اپنی شرح "شرح حزب الامام النووی" کے آخر میں فرمایا حضور علیہ السلام کے تمام ناموں میں مشہور تر نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ سے پہلے کسی نے یہ نام نہیں رکھا۔ لیکن جب آپ کے نُور و ظہور کا زمانہ قریب آگیا۔ اور آپ کا ذکر ہر طرف پھیلنے لگا تو اہل کتاب نے اپنے بیٹوں کا نام اس اُمید پر "محمد" رکھا کہ شاید ہمارا بیٹا نبی بن جائے۔ ایسے بچوں کی تعداد پندرہ (۱۵) تھی۔ حضور علیہ السلام کے پاکیزہ نام کہا گیا ہے کہ ایک ہزار (۱۰۰۰) ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو ہزار بیس (۲۰۲۰) ہیں۔ لیکن ان سب میں، سُننے میں لذیذ تر، اور دل کو سب سے زیادہ تسکین دینے والا، چشمہ فرحت و سرور یہی بابرکت نام ہے۔ اگرچہ آپ کے تمام نام ایسے ہی مُعظم و محترم ہیں۔ شارح دلائل نے شروع میں فرمایا۔ سرکار کا یہ نام اقدس مشہور تر، مخصوص تر اور معروف تر ہے، اسی نام اقدس سے اللہ تعالیٰ دُنیا و آخرت میں سرکار کو بلاتا ہے اور بلائے گا اور یہی نام پاک کلمہ توحید میں آیا ہے۔ اسی سے آدم علیہ السلام کی کنیت (ابو محمد) رکھی گئی، اور اسی نام اقدس سے انہوں نے شفاعت چاہی۔ (اور ماں) حوا کے حق مہر کے طور پر اسی نام پاک پر انہوں نے دُرود پڑھا تھا، اور خود حضور علیہ السلام اپنا یہی نام بتاتے تھے۔ فرماتے ہیں اَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ۔ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ کسی کو خط لکھتے تو اس طرح مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اسی نام سے فرشتے آپ پر دُرود بھیجتے ہیں، اور اسی نام سے قیامت کے دن عیسٰی علیہ السلام تمام انسانوں کو شفاعت کے لیے آپ کا دروازہ دکھائیں گے۔ حدیثِ معراج میں جبریل علیہ السلام نے اسی نام پاک سے سرکار کا تعارف کروایا۔ وغیرہ وغیرہ۔ حدیثِ معراج میں ابراہیم علیہ السلام نے بھی سرکار کا یہی نام مُبارک لیا۔ آپ کی پیدائش پر آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب

Marfat.com

نے بھی یہی نام رکھا۔ اسی نام مبارک سے قوم آپ کو پکارتی تھی۔ پہاڑوں کے فرشتے نے بھی آپ کو اسی نام سے آواز دی۔ فرشتہ موت آپ کی رُوح قبض کر کے اپنے ہمراہ لے کر آسمان کی طرف یہی نام مُبارک لے لے کر روتا جاتا تھا۔ وَاَنَا مُحَمَّدٌ جب سرکار جنت کا دروازہ کھلوائیں گے اور نگران فرشتہ نام پوچھے گا تو وہاں بھی آپ یہی نام لیں گے۔ یونہی دوسرے کئی مقامات جو اس وقت میرے ذہن میں حاضر نہیں۔ حضور علیہ السلام کے ناموں کی شرح کرتے ہوئے فرمایا یہی نام مُبارک آپ کی ذات پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" یہ صفت سے منقول ہے۔ کیونکہ دراصل یہ حَمَّدَ مضاعف سے اسم مفعول ہے۔ پھر اس کو نقل کر کے حضور علیہ السلام کا علم مقرر کیا گیا۔ معنوی لحاظ سے یہ صیغہ مبالغہ میں۔ کیونکہ ثلاثی مجرد میں مبالغہ کا معنی پیدا کرنے کے لیے مضاعف کیا جاتا ہے۔ (لفظی اضافہ کیا جاتا ہے) اصل میں حُمِدَ فعل مجہول سے محمود (اسم مفعول بنا) پھر اس کو (لفظی اضافہ کر کے) حُمِّدَ اور اس سے اسم مفعول بھی مُحَمَّدٌ بنایا گیا۔ اور یہ مبالغہ کے لیے کیا گیا۔ کیونکہ اس میں حمد یکے بعد دیگرے تکرار کے ساتھ ہوتی ہے پس لُغت میں محمّد کا مطلب ہو گا اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ۔ جس کی یکے بعد دیگرے ثنا کی جائے"۔ اور مُفَعَّلٌ کا لفظ جیسے مُضَرَّبٌ اور مُمَدَّحٌ تو صرف اس ذات کے لیے آیا کرتا ہے، جس پر فعل یکے بعد دیگرے تکرار کے ساتھ آئے پس یہ نام حضور علیہ السلام کی ذات اور معنی کے مطابق ہے کیونکہ آپ کی ذات پاک تمام کائنات کی زبانوں پر ہر ہر پہلو سے ستودہ ہے حقیقت کے لحاظ سے۔ اوصاف کے لحاظ سے جسم اور عادات کے لحاظ سے تمام اعمال، احوال، علوم، اور احکام کے لحاظ سے۔ اور تمام ان چیزوں کے لحاظ سے جو آپ کے صدقے نازل ہوئیں اور ظاہر ہوئیں۔ پس وہ قابلِ ستائش ہیں زمین و آسمان میں۔ اور دنیا و آخرت میں۔ دنیا میں یوں کہ اللہ نے آپ کے ذریعے ہدایت دی۔ اور آپ کے صدقے سے علم و حکمت سے مالا مال فرمایا۔ اور آخرت میں شکایت کے ذریعے۔ تو جیسا لفظ کا تقاضا تھا معنی میں تکرار ہو گیا اس کے ساتھ آپ ہی حامد (اللہ کی حمد کرنے والے) ہیں۔ کیونکہ اللہ کی جس نے حمد و ثنا کی آپ کی تعلیم سے کی کہ وہ سب کے نبی ہیں۔ لہٰذا وہی حامد ہیں۔ چاہو تو یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی حامد وہی ہیں۔

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی حمد وثنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی زبانوں پر آپ کی حمد کی۔ پس آپ ہی الحامد اور آپ ہی المحمود ہیں۔ مگر یہ فرق یہ ہے کہ نزول حکم اور مبدأ فاعلیت کے اعتبار سے آپ کو احمدیت سے مخصوص کیا گیا ہے اور بلوغ حکم اور منتہائے مفعولیت کے لحاظ سے محمدیت کے لحاظ سے۔ پس آپ کا نام آسمان میں احمد اور زمین میں محمد مشہور ہو گیا۔ پس آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حمد وثنا کرنے والوں میں بھی بہترین اور سزاواران حمد وستائش میں بھی افضل ہیں اور حق تو یہ ہے کہ مخلوق میں سے آپ کے سوا نہ کسی نے آپ کی حمد وثنا کی اور نہ ہی آپ کے علاوہ رب کی طرف سے کسی کی تعریف وتوصیف کی گئی۔ ہو بھی کیسے؟ کہ لواء الحمد تو آپ ہی کے ہاتھ میں ہوگا وہی مقام محمد کے مالک ہیں جہاں پہلے پچھلے سب آپ کی تعریف کریں گے" الخ الفاسی نے شرح دلائل میں فرمایا۔ اس کلام کا اکثر حصہ شیخ عبداللہ مکی کی کتاب شرح الحاجبیہ سے ماخوذ ہے۔

پھر یہ کہ آپ اس وقت تک محمد نہیں ہوئے جب تک کہ احمد نہ ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم۔ یوں کہ آپ نے رب تعالیٰ کی حمد وثنا، تمام لوگوں سے پہلے کی۔ وجود میں بھی ایسا ہی ہوا۔ (کہ آپ کا وجود پہلے اور اور مخلوق کا بعد میں ہوا) بلاشبہ آپ کا اسم گرامی احمد پہلی کتابوں میں موجود ہے۔ اور اسم گرامی محمد (احمد کی طرح) قرآن میں ہے۔ اور اسم گرامی احمد صفت سے منقول ہے جس میں تفضیل کا معنی ہے۔ اس کا مفہوم ہے اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والوں میں سب سے زیادہ حمد وثنا کرنے والا" اور حقیقت میں ایسا ہی ہے کیونکہ مقام محمود میں آپ پر حمد وثنا کے وہ جامع کلمات کھولے جائیں گے جو آپ سے پہلے کسی پر نہ کھولے گئے پھر آپ ان کلمات طیبات سے اپنے رب کی حمد وثنا کریں گے اسی لیے حمد کا پرچم (لواء الحمد) آپ کے ہاتھ دیا جائے گا۔ پھر فرمایا، شیخ ابوعبداللہ مکی نے کہا اس اسم گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں صورت مادہ کے لحاظ سے لطیف اشارات ہیں۔ یعنی حروف مادیہ اور ہیئت صوریہ کے لحاظ سے۔

اسم گرامی محمد میں صوری ومادی اشارات

پہلی صورت، اس طرح کہ اولاً یہ اسم گرامی ملکوت، اعلیٰ (بلند ترین سلطنت) کی میم پر مشتمل ہے۔ ثانیاً اس حیات اور حفظ پر دلالت کرتی ہے جو آپ کو حاصل ہے اور جسے قلم بالا

Marfat.com

نے لکھا ہے۔ اور مملکت بالا کی میم ہے جو مملکت ظاہری کی میم میں موجود ہے اور دوام واتصال کی دال، جو انفصال وانقطاع کے وہموں کو ختم کرتی ہے۔

دوسری صورت یوں کہ اس اسم گرامی (محمدؐ) کی صورت انسانی صورت سے ملتی جلتی ہے۔ پہلی میم سر۔ حا دونوں بازو۔ دوسری میم پیٹ۔ دال دونوں پاؤں۔ الخ (اسی لیے امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ سوتے وقت یوں لیٹتے کہ دایاں ہاتھ سر کے نیچے اور بایاں اوپر پاؤں اوپر کی طرف سکیڑ لیتے اور قبلہ رخ ہو جاتے۔ جس سے جسم مبارک اسم گرامی محمدؐ کی صورت میں ڈھل جاتا، سبحان اللہ۔ مترجم)

شیخ عبدالرحمٰن بسطامی کا فرمان

شیخ عبدالرحمٰن بسطامی رحمہ اللہ، اپنی کتاب دستور الظنون فی رویۃ قرۃ العین کی فصل ثانی میں لکھتے ہیں "یہ اسم گرامی حقیقت میں نہ سرکار سے پہلے کسی کا رکھا گیا نہ بعد میں۔ لوگوں نے یہ نام رکھ کر فضول میں شرکت کر لی۔ معنوی جہت سے کوئی آپ کا شریک وسہیم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ کے علاوہ جو مخلوق، اس میں کچھ نہ کچھ کسی پہلو سے نقص ضرور ہے، اور نہیں تو یہ تو ہے کہ کوئی کمال کی انتہا تک نہیں پہنچ سکا، جو آپ کا مرتبہ ہے۔ پس محمد علی الاطلاق یا محمد مطلق آپ کے سوا کوئی نہیں جس میں کسی قسم کا نقص نہ ہو) کیونکہ کسی وصف کمال میں انتہا تک نہ پہنچنا بھی ایک طرح کی برائی ہے۔ ذم ہے۔ اور جس سے ذم کا کسی طرح بھی تعلق ہو جائے حقیقۃً محمد نہیں ہو سکتا۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی محمد نہیں۔ اسی لیے جب مشرکین نے، نظم اور کلام موزوں سرکار کی ہجو کرنا چاہی، تو اللہ نے اس کا رخ آپ سے پھیر دیا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کسی طرح بھی اسے نہیں چاہتی۔ پس وہ مذمم کی ہجو کرتے تھے اور وہ شیطان ہے کیونکہ شیطان کے تمام ناموں میں یہ جامع ترین نام ہے۔ کیونکہ یہ انتہائی درجہ کے ہر عیب پر مشتمل ہے۔ ان دو ناموں (محمدؐ۔ مذمم) میں اسی واضح تضاد اور دونوں صفتوں میں عدم اشتراک کی وجہ سے شیطان حضور علیہ السلام کی صورت نہیں بنا سکتا۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ جب اسم محمد اللہ کے نام محمود سے مشتق کیا جائے جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ؎

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ ۔۔۔ قَدُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

Marfat.com

اللہ نے حضور کا نام اپنے نام سے مشتق کیا تاکہ اسے عظمت و بزرگی بخشے۔ پس عرش والا محمود ہے، اور یہ محمد ہیں" صلی اللہ علیہ وسلم۔

تو پھر اس محمد میں تشدید سے مبالغہ کیوں فرمایا اور محمود میں کیوں نہ مبالغہ کیا گیا؟۔

جواب جب کہ حضور علیہ السلام بشر (انسان) ہیں۔ اور بشر (بحیثیت بشر) اس شان کا مالک نہیں ہو سکتا کہ تمام اوصاف میں کامل ہو اور آخری درجہ پر فائز ہو، لہٰذا اسم گرامی مشدد کرنے کی ضرورت پڑی یہ بتانے کے لیے کہ اس وصف میں آپ دوسروں کی مثل نہیں۔ بلکہ آئینہ حق ہیں، جو اسما و صفات کے تمام حقائق کو اپنے اندر منعکس کر رہے ہیں"۔

مترجم کی طرف سے وضاحت یہ جو کہا گیا ہے کہ اسم اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک محمود سے مشتق ہے۔ اس میں کچھ ابہام سا آگیا ہے۔ کیونکہ مادہ اشتقاق مصدر ہوتا ہے یہ تو دونوں اسم مفعول ہیں اور دونوں حمد مصدر سے مشتق ہیں پھر ایک کو دوسرے سے کیوں مشتق کیا گیا؟ اس کی مختصر توجیہ یہ ہے کہ چونکہ دونوں کا مادہ اشتقاق ایک ہی ہے، تو جب کہا محمد حمد سے مشتق ہے۔ محمود حمد سے مشتق ہے۔ حد اوسط حمد کو گرانے سے نتیجہ برآمد ہوگا محمد محمود سے مشتق ہے۔ یونہی تقدیم و تاخیر سے نتیجہ یہ آئے گا محمود محمد سے مشتق ہے۔ چونکہ حد اوسط حمد صغریٰ و کبریٰ دونوں میں محمول ہے لہٰذا شکل ثانی ہوئی اس کے صحیح نتیجہ کے لیے دو شرطیں ہیں۔

(۱) کیف یعنی ایجاب و سلب میں صغریٰ و کبریٰ مختلف ہوں۔

(۲) کبریٰ کلیہ ہو اور صغریٰ دائمی ہو۔

یہاں پہلی شرط نہیں مانی گئی۔ لہٰذا نتیجہ کبھی صحیح اور کبھی غلط ہو سکتا ہے۔ یہاں صحیح صورت مراد ہے۔ تفصیل کے لیے کتب معقول کی طرف رجوع کریں۔ مثلاً شرح تہذیب بحث قیاس وغیرہ"۔

سوال سیدی ابو المواہب الشاذلی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب قوانین الاشراق میں فرمایا، فرمان باری تعالیٰ ہے:۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا۔ ترجمہ: "جب ہم نے فرشتوں سے کہا، آدم کو سجدہ کرو، تو انہوں نے سجدہ کیا"۔

Marfat.com

اگر تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا تو حرام ہے تو یہ سجدہ کیسے جائز ہو گیا ؟

جواب ہم کہتے ہیں اس سجدہ سے مقصود تھا چھوٹے کا بڑے کے آگے تواضع وانکساری کرنا۔ یہ مربوب کا رب کو سجدہ نہ تھا کیونکہ آدم علیہ السلام بندے تھے، رب نہ تھے لیکن ان کی انسانی شکل کی اس لیے تعظیم وتکریم کی گئی کہ اس میں محمدی آثار نمایاں تھے۔ یہی تو وہ حقیقت ہے اے عقل و ذوق والو! جس نے محراب میں سجدہ واجب کیا"۔

بقول امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ ۔ ؎

شکلِ بشر میں نورِ الٰہی نہ ہو اگر　　کیا قدر اس خمیرۂ مادہ و مدر کی ہے

مزید تشریح کے لیے دیکھو تفسیر کبیر للرازی۔ تفسیر قرطبی۔ روح المعانی۔ برنا باس کی انجیل وغیرہا (مترجم)

وہ یوں کہ آدم علیہ السلام کا سر میم (م)، ان کا ہاتھ حا، ان کی ناف (م)، میم اور باقی حصہ (د) دال"۔ خط قدیم میں یوں لکھا تھا"۔ ابوالمواہب رحمہ اللہ نے فرمایا، ہماری بات کی تائید ہمارے استاذ یعنی سیدی علی وفا رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے :۔

لَوْ اَبْصَرَ الشَّیْطَانُ طَلْعَةَ نُوْرِہٖ　　ترجمہ: اگر شیطان حضور علیہ السلام کے نور کی

فِیْ وَجْہِ آدَمَ کَانَ اَوَّلُ مَنْ سَجَدْ　　جھلک آدم علیہ السلام کے چہرے میں دیکھ لیتا تو سب سے پہلے سجدہ کرنے والا ہوتا"۔

حضور علیہ السلام تمام رسولوں اور نبیوں اور تمام اہل خیر وتقویٰ کے نور ہیں جیسے کہ فرمایا : ؎

عِیْسٰی وَ آدَمُ وَالصُّدُوْرُ جَمِیْعُھُمْ

ھُمْ اَعْیُنٌ ھُوَ نُوْرُ ھَا یِمَا وَ سَادُ

حضرت عیسیٰ، آدم اور تمام سردار (انبیاء) علیہم السلام ایسی آنکھیں ہیں جن میں روشنی آپ ہیں کہ روایات میں یہی آیا ہے"

یہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے لیے تمام نبیوں کا نور اور رسولوں کی رہنمائی، اولیاء کی ہدایت جمع کر کے آپ کو نورِ ختمِ نبوت سے مختص کر دیا۔

ایک علمی لطیفہ یہاں ایک لطیفہ ہے کہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی میم جب پڑھو تو تین حروف بنتے ہیں (میم۔م ۔ ے ۔ م)، حا میں دو حرف ہیں (ح ۱۰)

Marfat.com

ہمزہ شمار نہیں ہوتا، کہ یہ الف ہی ہے۔ دو میموں سے چھ حروف نکلے۔ دال میں تین حروف ہیں د۔ ا
ل۔ دال۔ الف۔ لام۔ پس جب شمار کریں۔ آپ کے نام کے ظاہری و باطنی حروف۔ تو تمہیں
ابجد کے لحاظ سے ۳۱۴ حاصل ہوئے۔ ۳۱۳ تو رسولوں کی تعداد ہے جو نبوت کے جامع ہیں۔
باقی ایک بچا۔ یہ مقامِ ولایت ہے جو تمام نبیوں اور حضور علیہم السلام کے پیروکار ولیوں پر تقسیم
کیا گیا ہے یہاں ایک اور نقطہ ہے کہ ولیوں پر تقسیم ہونے کے لیے صرف ایک عدد (فرد)
بچا ہے۔ کیونکہ ان ولیوں میں افراد بھی ہوتے ہیں جو حقیقۃً انفرادی شان سے مختص ہوتے ہیں۔
ان میں سے ایک فرد کو اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ کے نور کا جامع کر دیتا ہے اور یہ دقیقہ
حقیقتِ محمدیہ سے ملا ہے جو تمام حقائق کی جامع ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔ ؎

وَلَيْسَ عَلَى اللّٰهِ مُسْتَنْكَرٍ اَنْ يَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِيْ وَاحِدٍ

اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں کہ تمام دنیا کے اوصاف کسی ایک میں جمع کر دے۔" الخ

اور شیخ شہاب الدین احمد بن العماد الفقسی نے اپنی کتاب کشف الاسرار عما
خفی عن الافکار میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کے اسم مبارک کے دس خصائص ہیں۔
چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ :

اسم اقدس کے اسرار

حضور علیہ السلام کا نام مبارک ساق عرش پر لکھا ہے۔ روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش پیدا کیا تو جنبش کرنے لگا۔ اور جب اس پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا گیا تو اسے سکون آ گیا۔ اس میں تنبیہ ہے کہ سب سے بڑی مخلوق حضور علیہ السلام ہی ہیں۔ نام مبارک کے حروف کے بارے میں کہا گیا۔ بعض لوگوں نے کہا میم کا مطلب ہے کفر کو اسلام سے محو کرنا۔ یا پیروکاروں کے گناہ محو کرنا۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ میم کا مطلب ہے، مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مسلمانوں پر مَنَّ (احسان) یہ بھی کہا گیا ہے کہ میم سے مراد آپ کی اُمت کا ملک (حکومت) یا مقام محمود۔ حا کے متعلق کہا گیا "مخلوق کے درمیان اللہ کے حکم سے آپ کا فیصلے کرنا۔ اللہ فرماتا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

ترجمہ: نہ تمہارے رب کی قسم ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک تمہیں اپنے ہر

Marfat.com

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

جھگڑے میں حاکم نہ مانیں اور تمہارے فیصلے سے دل میں تنگی محسوس نہ کریں اور سر تسلیم کرلیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے حا سے مُراد آپ کی اُمت کی حیات ہے۔ رہی دوسری میم، تو یہ اللہ کا حضورؐ کی اُمت کی مغفرت کی میم ہے۔ اور کہا گیا ہے اہل ایمان کی منادی۔ دال۔ داعی الی اللہ کی ہے اللہ کا فرمان ہے:۔

دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔

ترجمہ: پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں جنت کی طرف لوگوں کی دلیل ہیں۔"

اس کو نیشاپوری نے ذکر کیا۔ الخ

امام بوصیری نے قصیدہ بردہ میں کیا خوب فرمایا:

فَاِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ
مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

ترجمہ: بے شک مجھے حضورؐ کی ذمہ داری (ضمانت) حاصل ہے کیونکہ میں نے اپنا نام محمد رکھا ہے اور حضور علیہ السلام سب سے بڑھ کر ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے ہیں۔"

علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی رحمہ اللہ نے اپنی شرح قصیدہ بردہ میں فرمایا "ناظم کے کلام میں آپ کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ہے اس بارے کئی احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے ایک یہاں انہوں نے اس کی سند ذکر کی ہے حمید الطویل عن انس۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندے (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل ہونے کا حکم دے گا۔ وہ کہیں گے، پروردگار! ہم جنت کے مستحق کس طرح ہو گئے! ہم نے تو کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے عوض جنت جا سکیں۔ اللہ عزوجل فرمائے گا، میرے بندو! جنت میں چلے جاؤ، کیونکہ میں نے قسم اُٹھا رکھی ہے کہ (بشرطِ ایمان) جس نے اپنا نام محمد یا احمد رکھا جہنم نہیں جائے گا۔"

بنیط بن شریط سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالےٰ

Marfat.com

نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم کہ (حبیب!) جس نے تیرے نام پر نام رکھا میں اسے جہنم کی سزا نہیں دوں گا۔" اس کو ابو نعیم نے روایت کیا۔ ان سے ابو علی حداد اور ان سے ابو منصور دیلمی نے اپنی سند کے ساتھ مسند الفردوس، میں مرفوعاً ذکر کیا اور فرمایا اس کی سند متصل ہے۔ اور جعفر بن محمد (الباقر) سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا، ایک پکارنے والا پکارے گا، سنو! جس کا نام محمد ہے وہ اٹھ کر جنت میں داخل ہو جائے، یہ عزت وتکریم ہے سرکار کے نام کی۔" دوسرے لفظ میں ہے کہ قیامت کے دن آواز دی جائے گی یا محمدؐ! تو جس جس کا نام محمد ہوگا میدان حشر میں سر اٹھا کر دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ جس نے (بشرطِ ایمان) میرے نبی کے نام پر محمد نام رکھا ہے میں نے بخش دیا۔"

حضرت امام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام برکت کے لیے محمد رکھا، وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں ہوں گے اس کو صاحب مسند الفردوس اور اس کے بیٹے منصور نے روایت کیا۔

انہی دو بزرگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے۔" کہ جس دسترخوان پر محمد یا احمد نام کا کوئی شخص حاضر ہوا، اللہ اس گھر کو ہر دن دو مرتبہ پاک فرماتا ہے۔"

قسطلانی فرماتے ہیں اللہ کا شکر ہے کہ مجھے بھی حضور علیہ السلام کی ضمانت حاصل ہے کہ سرکار کے اسم مبارک کی طرح میرا نام بھی احمد ہے اور میں اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ کہ جس طرح اس نے مجھ پر یہ احسان فرمایا ہے، مجھے حضور علیہ السلام سے محبت کرنے والوں اور وارثوں کی فہرست میں پرو دے۔ ہمارے فضل وکرم اور رحمت سے۔" الخ

سید مصطفےٰ البکری فرماتے ہیں، الحمد للہ جس نے میرے نام پر اپنا نام مصطفےٰ رکھا وہ بجا طور پر سرکار کی ذمہ داری میں آجاتا ہے کیونکہ میرا نام آپ ہی کے نام پر ہے، اور مجھے اہل وفا میں سے ایک صاحب کشف نے بتایا، جس نے چشمہ صفا سے بھر بھر جام پیئے تھے کہ بعض فقراء کی بہت حقیقتیں تھیں۔ جن کے بڑے بڑے نام تھے، جن میں سے ایک حقیقت کا نام اسی نام پاک مصطفےٰ پر رکھا گیا تھا۔ لیکن فیصلہ کن نام پاک تو وہی ظاہر وواضح (محمد واحمد) ہے اور موقع محل کے مطابق اسے سبقت حاصل ہے۔ النقشی رحمہ اللہ کی شرح قصیدہ بردہ میں امام حسن

Marfat.com

بصری کے مذکورہ بالا فرمان میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن محمد یا احمد نام کے آدمی کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا، جبریل! میرے بندے کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنّت میں داخل کر دو۔ کہ جس کا نام میرے حبیب کے نام پر محمد یا احمد ہو۔ اُسے جہنّم میں عذاب دیتے مجھے شرم آتی ہے۔

حضرت علی بن مُوسیٰ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہو، کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب محمد نام رکھو تو اس کی تعظیم و توقیر کرو، اس کی تذلیل نہ کرنا، نہ ہی دباؤ ڈالنا، نہ ایسے آدمی کی بات ٹالنا" تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہو۔

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے تین بیٹے ہوئے اور اس نے کسی کا نام محمد نہ رکھا اس نے جہالت کا ثبوت دیا" حضرت علی رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے کہ جس قوم نے کوئی مشورہ کیا اور محمد نامی کوئی شخص ہونے کے باوجود انہوں نے اسے مشورہ میں شریک نہ کیا، اس میں برکت نہ ہوگی"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس گھر میں میرا نام ہو، اس میں غریبی داخل نہ ہوگی" الخ

سیّد مُصطفےٰ البکری نے مذکورہ عبارت کے بعد فرمایا کہ اس اسم گرامی کے عدد اللہ کے اسمائے حُسنیٰ میں سے بَاسِطُ اور وَدُوْدُ کے اعداد کے برابر ہیں پس جس کسی کا نام محمد ہو اس کے لیے مُناسب ہے کہ ان دو ناموں کا ذکر کرتا رہے۔ ہمارے شیخ، شیخ محمد الخلیلی القاطن نے ابھی ابھی بیت المقدس میں ہمیں بتایا کہ انہوں نے اپنے بعض مشائخ سے اسم اَمَان حاصل کیا۔ یہ اللہ کا نام ہے جس کے اعداد اسم محمد کے موافق ہیں (صلے اللہ علیہ وسلم) اور ان کا اللہ ان کا ہو اس مُبارک اسم محمدی کے متعلق ایک رسالہ ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ اس کی شرح کرنا چاہتے ہیں تاکہ اجرِ جزیل پائیں۔ آپ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے مجھے اپنے مشائخ کی طرف سے اجازت دی۔ اللہ ان پر احسان کر کے جزائے خیر عطا فرمائے۔

الیافعی رحمۃ اللہ نے الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم میں فرمایا۔ ہمارے ایک شیخ نے

Marfat.com

اپنے شیخ سے یہ حکایت مجھے سُنائی کہ شیخ محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ نے فرمایا "جس شخص نے حضور علیہ السلام کے نام میں سے کچھ حروف لیے اور ان حروف کو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے جس میں دیکھے مطابق ہوں گے۔ اگر ایک اسم میں نہ پائے تو دو میں تلاش کرے یا تین یا چار میں۔ مثلاً مُحَمَّدٌ اس کے ۹۲ عدد ہیں۔ ہم نے اس کی موافقت اللہ کے ایک نام میں ڈھونڈھی تو نہ پائی۔ دو میں مل گئی اَوَّلٌ اور دَائِمٌ میں۔ پھر تین میں موافقت نہ ملی مگر اللہ کے اسماء حُسنیٰ میں سے چار کے مجموعہ میں مل گئی۔ یہ چار حَیٌّ۔ وَهَّابٌ۔ وَاجِدٌ۔ وَلِیٌّ۔ ہیں۔ فرمایا کہ آدمی اسم مُحَمَّد کے عدد کے برابر ۹۲ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے۔ پھر اتنی ہی مرتبہ آیۃ الکرسی اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) اور اتنی ہی مرتبہ سورۃ الم نشرح پھر ان چار اسمائے حُسنیٰ کو اسی تعداد کے مطابق پڑھے، اس کو وظیفہ بنا لے جب۔ یہ وظیفہ مکمل تعداد میں پڑھ لے تو کہے یَاحَیُّ اَحْیِ ذِکْرِی وَاَسْئَلُکَ یہاں جو چاہے اس کا نام لے اسی طرح یَاوَهَّابُ هَبْ یہاں بھی مطلوبہ چیز کا نام لے۔ یَاوَاجِدُ اَوْجِدْ..... مطلوبہ چیز۔ یَاوَلِیُّ تَوَلَّنِیْ اسی پر قیاس کرتے جاؤ"۔ الخ۔ بعض مشائخ نے کہا کہ اللہ کا ایک نام سلام ہے جب اس کو اسم مُبارک وَاجِدٌ سے ملایا جائے تو اسم مُحَمَّد کے اعداد سے ان کے اعداد موافق ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب ہم نے کہا میم مشدد دو حرفوں کے برابر ہے تو اس کے عدد ۲۳۲ ہوں گے۔ اس اسم سَلَامٌ کو اسم مُحَمَّد سے مناسبت حاصل ہے کیونکہ حضور علیہ السلام تمام دنیا کا قلب ہیں۔ یٰسٓ قرآن کا قلب ہے اور سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ یٰسٓ کا قلب ہے۔ سلام کا مطلب ہے امان، بچاؤ۔ اور حضور علیہ السلام امان ہیں کیونکہ خود فرماتے ہیں، اللہ نے میری اُمت کے لیے مجھ پر دو امانیں نازل فرمائیں، ایک تو

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔	جب تک حبیب تم ان میں ہو اللہ ان کو عذاب نہیں کرے گا اور جب تک بخشش مانگتے رہیں گے تب تک اللہ ان کو عذب نہ کرے گا۔

فرمایا جب میں چلا گیا تو ان میں تا قیامت استغفار چھوڑ جاؤں گا۔ حضور علیہ السلام پر درود و سلام کے

Marfat.com

فضائل کے باب کے آخر میں قرآنی آیتوں کے مختلف فوائد اذکار نبویہ وغیرہ کا ذکر آئے گا۔ ان میں سے کچھ فوائد کا تعلق اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور میں نے خصوصی طور پر اسم گرامی محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں ایک کتاب دیکھی ہے، یہ مجموعہ ہے ابو عبداللہ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر، حافظ کا جسے لکھا ہے عبدالرحمٰن بن محمد المعروف بہ ابن فرفیر دمشقی نے جو شیخ الاسلام قطب خیضری کے بیٹے تھے۔ یہ کتاب انہوں نے ۹۸۹ھ میں دمشق شام میں لکھی۔ اس کی پشت پر کتاب کے نام کے نیچے ان کے اپنے ہاتھ سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے، خدائے احد کا شکر ہے میں اس کتاب مذکور کی روایت کر رہا ہوں جس کا بالائی حصہ ہمارے شیخ شیخ الاسلام شمس الدین محمد بن ابی اللطف المقدسی شافعی کی وہ خط و کتابت ہے جو انہوں نے بیت المقدس سے میری طرف کی۔ اپنے شیخ، شیخ الاسلام کمال بن ابی شریف المقدسی سے ان کے شیخ، شیخ مشائخ الاسلام قاضی القضاۃ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی حجر شافعی سے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی المسند العابد زین الدین ابو الفرج عبدالرحمٰن بن احمد بن مبارک بن حماد الغزی الشہیر بابن الشیخۃ رحمہ اللہ۔ کہا ہم کو اس کی خبر دی ابو العباس احمد بن یعقوب صابونی نے انہوں نے کہا ہم کو بتایا فخر ابو الحسن علی بن احمد بن عبدالواحد حنبلی نے جو ابن بخاری کے نام سے مشہور ہیں وہ کہتے ہیں ہم کو خبر دی ابو حفص عمر بن محمد بن طبرزد نے سن کر۔ اور عبدالعزیز بن احمد بن عبداللہ بن بکیر۔ پھر انہوں نے مصنف مذکور کی یہ عبارت نقل کی ہے۔

"اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ ہم کو شیخ حافظ ابو محمد عبدالعزیز بن محمود بن مبارک بن محمود خباندی نے خبر دی، جب کہ ان پر یہ عبارت پڑھی جا رہی تھی۔ اور میں سن رہا تھا۔ یہ واقعہ ہے ذی الحجہ ۵۵۰ھ کا بغداد میں۔ ان میں کہا گیا کہ تم کو ضروری شیخ ابو محمد یحییٰ بن علی بن محمد بن علی بن المطرح المدیر تے، جمعہ کے دن اذان ثانی سے پہلے، ماہ رمضان ۵۳۵ھ انہوں نے اس کی توثیق کی۔ تم کو خبر دی قاضی شریف ابو الحسن محمد بن احمد بن عبداللہ بن عبدالصمد المہتدی نے، جبکہ تمہارے والد علی بن محمد، ان کے سامنے پڑھ رہے تھے ذوالحجہ ۴۶۳ھ کو تو انہوں نے اقرار کیا۔ ہم سے بیان کیا ابو عبداللہ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر حافظ نے۔

Marfat.com

جن لوگوں کا نام محمد یا احمد ہے

ان کی فضیلت میں مروی آثار

یہ وہ آثار پسندیدہ ہیں جن کی سند جلیل، قیمتی قابلِ اعتماد ہے اور ان لوگوں کی فضیلت کے بارے میں ہیں جن کا نام محمد یا احمد ہے۔ حدثنا احمد بن عبداللہ۔ حدثنا جدی لابی العباس صدقۃ بن موسیٰ بن تمیم بن ربیعۃ بن ضمرۃ الغنوی مولیٰ علی بن ابی طالب۔ حدثنا ابی عن حمید الطویل عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو بندے اللہ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، تو اللہ ان کو جنت کا حکم دے گا، وہ کہیں گے پروردگار ہم جنت کے مستحق کیسے ہو گئے؟ حالانکہ ہم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی جزا جنت ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندو! جنت میں داخل ہو جاؤ میں نے عہد کر رکھا ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہو گا۔ وہ آگ میں نہیں جائے گا"

حدثنی ابو الحسن حامد بن حماد بن المبارک عن عبد اللہ العسکری نبصیبین، حدثنا اسحٰق بن سیار بن محمد ابو یعقوب النصیبی حدثنا حجاج بن المنہال حدثنا حماد بن سلمۃ عن برد بن سنان عن مکحول عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ "جس کا بیٹا ہوا اور اس نے اس کا نام محمد رکھا، برکت حاصل کرنے کے لیے وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائیں گے"

حدثنا محمد بن عبداللہ الحضرمی حدثنا حبیب بن نصر بن زیاد

Marfat.com

المهلبی حدثنا عبد الصمد بن مقاتل العباد انی بعباد ان حدثنا منصور بن عکرمۃ بعباد ان نی ریاطنا عن ابی العلاء بردبن سنان عن مکحول عن ابی امامۃ الباهلی رضی اللہ عنہ قال "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا بیٹا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا، میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کی غرض سے وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائیں گے"۔

حدثنی ابو الحسن احمد بن محمد بن علی بن الحسین بن الفرج ابو الفتی السکری المقری حدثنا القاسم بن علی بن ابان العلاف حدثنا علی بن میمون العطار حدثنا عثمان بن عبد الرحمن الطرائفی عن عمر بن موسیٰ ابو جیهی عن القاسم عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ قال "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین بیٹے ہوئے اور اس نے ان میں سے ایک کا نام بھی محمد نہ رکھا تو اس نے جہالت کی بات کی"۔ اس کے بعد یہی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ ذرہ لفظی اختلاف سے یہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ پھر ایک اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ جس میں فقد جفانی کے الفاظ ہیں کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اس کے بعد بحذفِ سند حضرت علی کی یہ روایت ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی بات پر مشورہ کرنے کے لیے جمع ہوں۔ اور محمد نامی شخص موجود ہو اور وہ اسے مشورہ میں شامل نہ کریں ان کے مشورہ میں ہرگز برکت نہ ہوگی"۔

حضرت امام حسین اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا محمد یا احمد نامی کسی شخص کو مشورہ میں شامل کریں گے تو ان کے لیے بہتر ہی ہوگا۔ اس کے بعد دو سندوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم نے مشورہ کرنا ہو اور محمد یا احمد نامی شخص کو اس میں

Marfat.com

شریک کرلیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ اس کے بعد ایک طویل سند کے ساتھ، جسے میں حذف کر رہا ہوں (مترجم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمد نام رکھ کر پھر اسے گالی دیتے ہیں" یہ روایت تین مختلف سندوں سے مذکور ہے۔ (مترجم)

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کھانے کے دسترخوان پر محمد یا احمد نامی شخص حاضر ہو، وہ گھر ہر دن میں دو مرتبہ پاک کیا جاتا ہے"

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی ایک روایت نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بچے کا نام محمد (یا احمد) رکھو تو اس کی عزت، توقیر اور تعظیم کرو۔ اس کی تذلیل، تحقیر اور توہین نہ کرو" عظمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر۔

میں نے علی بن بندار البروعی کی کتاب میں ان کی اپنی سند کے ساتھ یہ روایت دیکھی (اس کے بعد سند مذکور ہے جسے اختصاراً ہم نے حذف کر دیا ہے مترجم) حسن بصری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، اللہ تعالےٰ اس شخص کو جس کا نام محمد یا احمد ہوگا اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا "محمد میرے بندے ہیں کیا تمہیں شرم نہ آئی کہ میری نافرمانی کرتے رہے! حالانکہ تمہارا نام میرے حبیب کے نام پر محمد تھا بندہ اپنا سر جھکا لے گا اور کہے گا پروردگار مجھ سے قصور ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جبریل! میرے اس بندے کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دو۔ کہ مجھے شرم آتی ہے کہ جس نے میرے حبیب کے نام پر محمد نام رکھا اسے آگ کا عذاب دوں"

اس کے بعد دو طویل سندوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لیے جگہ وسیع کرو اور اس کے سامنے منہ نہ موڑو"

ابن عباس رضی اللہ عنہٗ کی روایت ہے کہ جس گھرانے میں محمد نامی کوئی شخص ہو،

Marfat.com

اللہ رات دن ان کو برکت دیتا رہتا ہے۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں میرا نام ہو اس میں فقر داخل نہ ہوگا (یعنی احتیاج)

حضرت علی کی ایک اور روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جس گھرانے میں نبی کا نام ہو ایک فرشتہ صبح و شام ان کو پاک کرتا ہے۔

میں نے ابو محمد جعفر بن حسن بن منصور بغدادی الاشقر کی کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت دیکھی ہے جس کا مفہوم بعینہٖ مذکورہ بالا روایت والا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حلال رزق میرا ہمنام شخص کھائے اس پر دُگنی برکت ہوگی۔

حضرت ابن عباس اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جس کا لڑکا پیدا ہو اس کی تعلیم و تربیت بھی صحیح کرے اور نام بھی اچھا رکھے، جب بالغ ہو تو اس کی شادی کرے، اگر بالغ ہونے کے باوجود اس کی شادی نہ کی اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا تو اس کا باپ بھی گنہگار ہوگا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہدیہ (تحفہ) تین طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) ہدیۂ مکافات (جو بدلے میں دیا جائے)

(۲) بدگوئی سے بچنے کے لیے۔

(۳) ہدیہ اللہ کی رضا کے لیے۔

ختم ہوئی اس آدمی کے فضائل کی کتاب، جس کا نام احمد یا محمد ہے۔ اس کو جمع کیا ہے ابو عبداللہ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر حافظ نے۔ اور انہوں نے اپنے شیوخ سے اس کی روایت کی ہے سب تعریف خدائے یکتا کے لیے اور اس کے درود

Marfat.com

ہوں ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل واصحاب اور پیروکاروں اور دوستوں پر۔
کتاب مذکور کی عبارت ختم ہوئی۔ اللہ اس کے مؤلف پر رحم فرمائے۔

چوتھی بحث نبی کے معنیٰ میں

نَبِیٌّ ہمزہ کے ساتھ کہا گیا ہے کہ یہ اَلْمُنْبَئُ کے معنی میں ہے، اور نَبَاٌ سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ہے خبر۔ تو نبی کو نبی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ کی خبر دیتا ہے پس یہ نَبِیٌّ فَعِیْلٌ کے وزن پر اسم فاعل نَابِئٌ کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی خبر دینے والا۔ یہ بھی جائز ہے کہ اسم مفعول مُنَبَّأٌ کے معنیٰ میں ہو یعنی جس کو اللہ کی طرف سے خبر دی گئی اور اوامر و نواہی کی۔ ان حضرات نے دلیل یہ پیش کی ہے کہ نبی کی جمع نُبَآءٌ ہے جیسے ظریف کی جمع ظُرَفَآءُ۔

حضرت عباس بن مرداس فرماتے ہیں:۔

یَا خَاتَمَ النُّبَآءِ اِنَّکَ مُرْسَلٌ بِالْحَقِّ بَلْ هَدْیُ الْاِلٰهِ هُدَاکَا
اِنَّ الْاِلٰهَ اَتٰی عَلَیْکَ مَحَبَّةً فِیْ خَلْقِهٖ وَ مُحَمَّدًا سَمَّاکَا

ترجمہ: اے نبیوں میں آخری نبی بے شک آپ حق کے ساتھ بھیجے گئے ہیں، بلکہ آپ کی ہدایت اللہ کی ہدایت ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں آپ کی محبت پیدا کی اور آپ کا نام محمدؐ رکھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یا یہ نَبَا یَنْبُوْ سے یعنی ظاہر ہونا اور بلند ہونا۔ اب یہ فعیل بھی فاعل ہوگا یعنی ظاہر اور بلند مُرْتَفِعٌ اسم مفعول کے معنیٰ میں بھی ہو سکتا ہے یعنی جس کو اللہ نے اپنی مخلوق پر بلند مرتبہ بخشا۔ یا یہ لفظ نَبَاٌ سے ماخوذ ہے بمعنیٰ راستہ۔ وہ اس طرح کہ نبی اللہ کی طرف مخلوق کو پہنچانے والا راستہ ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خالق کی پہچان تک پہنچتے ہیں۔ نبی وہ انسان ہوتا ہے جس کی طرف احکام شرع کی وحی کی جائے۔

Marfat.com

نبی کا اصطلاحی معنیٰ

اور اس کو ان کی تبلیغ کا حکم دیا جائے۔ پھر اگر اس کو ان احکام شرع کی تبلیغ کا بھی حکم ہو تو وہ رسُول بھی ہے۔ پس نبی عام ہے

سوال اگر تم یہ سوال کرو کہ ان میں سے افضل کون سی ہے نبوت یا رسالت؟

جواب شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے اپنے قواعد میں اس کا جواب دیا ہے کہ نبوت افضل ہے۔ کیونکہ اس کا مفہوم ہے ان اُمور کی خبر دینا، جن کا رب سبحانہ مستحق ہے مثلاً صفات جلال و کمال۔ اور ان کا تعلق دونوں طرف سے اللہ کے ساتھ ہے اور مقامِ رسالت اس سے کمتر ہے کیونکہ اس کا معنیٰ ہے بندوں تک پہنچانے کا حکم لہٰذا اس کا ایک طرف سے اللہ کے ساتھ تعلق ہے اور دوسری جانب سے بندوں کے ساتھ۔ اور بے شک جس کا دونوں طرف سے اللہ کے ساتھ تعلق ہے وہ اس سے افضل ہے جس کا ایک طرف سے تعلق ہے اور نبوت رسالت سے پہلے ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ کا یہ فرمان :۔

اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ۔ ترجمہ: میں اللہ، پروردگار جہان ہوں۔

پہلے ہے اللہ کے اس فرمان سے :۔

اِذْھَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ طَغٰی۔ ترجمہ: فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔

پس فرعون کے جانے کے حکم سے پہلے جو کچھ فرمایا گیا وہ نبوت ہے اور اس کے بعد تبلیغ کے جو احکام آئے وہ رسالت ہے۔ خلاصہ یہ کہ نبوت کا رُخ معبود کی پہچان، اور اس سے متعلقہ امور کی شناخت کی طرف ہوتا ہے، اور رسالت کا رُخ اللہ کا رسُول کی طرف، اس مقصد کے لیے ہوتا ہے کہ وہ اس کے احکام اس کے بندوں تک پہنچائے سب تک یا بعض تک۔ جو اللہ نے ان پر فرض کیے ہیں مثلاً اس کی پہچان، اس کی اطاعت،

Marfat.com

اور اس کی نافرمانی سے بچنا ۔۔۔ الخ

پانچویں بحث اُمّی کے مفہوم کی تحقیق میں

خلاصہ مسالک الحنفا سے انقول البدیع میں فرمایا اُمّی تشدید کے ساتھ منسوب ہے۔ اُمّ کی طرف۔ یعنی نہ لکھے نہ لکھا ہوا پڑھے گویا جس طرح ماں سے پیدا ہوتے وقت تھا۔ اسی حالت پر برقرار ہے کہ نہ اس وقت لکھا پڑھا تھا نہ اب۔ یا یہ منسوب ہے اُمّ کی طرف۔ کہ بچہ ماں کے حال پر ہے کیونکہ عورتوں کی اکثریہی حالت ہوتی ہے کہ نہ لکھیں نہ پڑھیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ لفظ اُمّ القریٰ کی طرف منسوب ہے۔ (یعنی مکہ کی طرف بمعنی مکی) اور کہا گیا ہے کہ اس قوم عرب کی طرف منسوب ہے جس کی اکثریت نہ پڑھتی تھی نہ لکھتی تھی اور کہا گیا ہے کہ اُمّی اُمت کی طرف منسوب ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام اپنی امت کا بہت خیال رکھتے اور یہ کہا گیا ہے کہ اُمّ الکتاب کی طرف منسوب ہے کیونکہ یہ آپ پر نازل ہوئی ہے یا اس لیے کہ آپ نے اس کی تصدیق فرمائی اور دوسروں کو اس کی تصدیق کی دعوت دی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اُمّۃ کی طرف منسوب ہے جس کا معنی قد وقامت ہے یعنی حسین قد وقامت والے۔ اور کہا گیا ہے کہ اُمّ الدماغ کی طرف منسوب ہے (یعنی وہ جبلی جس میں مغز ہوتا ہے) مراد یہ ہے کہ جس مسئلہ میں وحی نہ وارد ہوئی اسے دماغ سے سوچ کر حل فرماتے والے۔ نہ لکھنا ہمارے نبی کا معجزہ تھا۔ حالانکہ آپ کو تمام علوم عطا ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ۔

ترجمہ:۔ حبیب تم اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے نہ اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست ضرور شک کرتے۔

Marfat.com

قرآن کریم میں یہ بھی ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الخ ترجمہ: وہ لوگ جو اس رسول، نبی اُمّی کی پیروی کرتے ہیں۔

اللہ کی رحمتیں اور سلام ہو آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر بہت بہت سلام۔

چھٹی بحث آل کا معنے میں

آل میں اختلاف ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس کی اصل اَھْلٌ ہے۔ ھا کو ہمزہ سے بدلا گیا اور ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے الف بن گیا) اس میں بھی اختلاف ہے کہ یہاں آلِ محمدؐ سے مراد کیا ہے۔ ترجیح اس کو ہے کہ آلِ محمدؐ سے مُراد وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ امام شافعی نے اس کی تصریح کی ہے اور جمہور نے اس قول کو اختیار کیا ہے اور اس کی تائید کرتا ہے نبی علیہ السلام کا فرمان ہے جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ سرکار نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے فرمایا، ہم آلِ محمدؐ کے لیے صدقہ جائز نہیں"! اسی طرح ایک مرفوع حدیث میں فرمایا۔ یہ صدقہ لوگوں کی میل ہے، نہ محمد کے لیے حلال ہے نہ محمدؐ کی آل کے لیے"۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں تشہد میں آلِ محمد سے مُراد حضور علیہ السلام کے اہل بیت ہیں (ازواجِ مُطہرات، حسنین، علی، فاطمہ) اب سوال یہ ہے کہ آیا آل کی جگہ اہل کہنا جائز ہے؟ اس میں علماء کی دو روایتیں ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ آلِ محمدؐ سے مراد آپ کی بیویاں اور اولاد ہے کیونکہ حدیث کے اکثر طرق میں آلِ محمدؐ کے الفاظ آئے ہیں۔ اور حدیث ابوحمید میں اس کی جگہ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ آیا ہے۔ یہ دلیل ہے کہ آل سے مراد سرکار کی بیویاں اور اولاد ہے۔ اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ تینوں (آل، ازواج، اولاد) کا مجموعہ بھی ثابت ہے۔ جیسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث۔ اس میں

Marfat.com

اس تطبیق اس طرح دی جائے گی کہ بعض راویوں کو ایک لفظ یاد رہا اور دوسرا نہ رہا (جو کسی کو یاد وہی اس نے بیان کر دیا) تشہد میں آل سے مراد آپ کی بیویاں اور جن پر صدقہ حرام ہے۔ اس میں آپ کی تمام اولاد بھی شامل ہے اس طرح تمام حدیثوں میں مطابقت ہو جاتی ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں آل محمد کا لفظ حضور علیہ السلام کی بیویوں پر بولا گیا ہے۔

مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ ۔ ترجمہ: محمد کی آل نے تین دن مسلسل سالن خُبْزٍ مَأْدُوْمٍ ثَلَاثًا ۔ روٹی سے پیٹ نہیں بھرا"

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں آیا ہے :۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ ۔ ترجمہ: الٰہی آلِ محمد کا رزق بقدر رمق مُحَمَّدٍ قُوْتًا ۔ مقرر فرما دے۔

گویا ازواج و اولاد کا الگ مرکز نہ ہوتا تو بات ادھوری رہ جاتی۔

امام عبدالرزاق نے اپنی جامع میں سفیان ثوری کے متعلق لکھا ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا میں سن رہا تھا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ میں آل محمد کون ہیں؟ انہوں نے کہا اس میں اختلاف ہے کچھ کہتے ہیں آل محمد سکار کے گھر والے ہیں۔ اور کچھ کہتے ہیں آلِ محمد وہ تمام لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت کی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آلِ سے مراد صرف فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہے"۔ اس کو نووی نے شرح المہذب میں بیان کیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام قریش مراد ہیں اس کو ابن الرفعۃ نے الکفایہ میں بیان کیا۔ اور کہا گیا ہے کہ آل سے مراد تمام امت اجابت ہے۔ ابن العربی نے کہا اسی کی طرف امام مالک کا میلان ہے۔ اسی کو زہری نے اختیار کیا۔ ابوالطیب طبری نے بعض شافعیہ سے یہی قول نقل کیا ہے۔ اسی کو نووی نے شرح مسلم میں ترجیح دی ہے۔ قاضی حسین اور الراغب نے پرہیزگاروں کی قید لگائی ہے جنہوں نے مطلقاً کہہ دیا ہے ان کا کلام بھی اسی پر محمول کیا جائے گا۔ اسی کی تائید کرتا ہے اللہ کا یہ قول :۔

Marfat.com

اِنَّ اَوْلِیَآءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ ترجمہ:۔ اس کے ولی صرف پرہیزگار لوگ ہو سکتے ہیں۔

دلچسپ نوادر الوا میں ہے کہ انہوں نے ایک ہاشمی سے نظر چرائی اس نے کہا، مجھ سے نظر چراتے ہو۔ حالانکہ ہر نماز میں مجھ پر درود بھیجتے ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، انہوں نے کہا، میں ان پر درود بھیجتا ہوں جو پاک ہیں، تو ان سے نہیں، یہ بات ہمارے شیخ نے ہمیں بتائی۔

خطیب بغدادی کی حکایت الخطیب نے بیان کیا کہ یحییٰ بن معاذ بلخ یا رے کے علاقہ میں ایک علوی (سید) کی زیارت اور سلام کرنے کے لیے گئے۔ علوی نے یحییٰ سے کہا، ہم اہل بیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا میں اس گارے کے بارے میں کیا کہوں جسے وحی کے پانی سے گوندھا گیا، اور اس میں نبوت کا پودا لگایا گیا، اور رسالت کے پانی سے سینچا گیا اس سے ہدایت کی کستوری اور عمدہ عنبر ہی نکل سکتا ہے۔ علوی نے یحییٰ سے کہا، اگر تم ہماری زیارت کے لیے آؤ تو یہ بھی تمہاری مہربانی ہے اور اگر ہم تمہاری زیارت کے لیے آئیں تو بھی تمہاری فضیلت کی وجہ سے آئیں گے۔ فضیلت آپ ہی کی ہے زیارت کریں یا کروائیں الخ۔ یہ سب حافظ سلفی کی گفتگو ہے۔

پھر ہمارے شیخ نے کہا ممکن ہے کہ جن حضرات نے مطلقاً تمام آل پر درود بھیجنے کو جائز قرار دیا ہے ان کی مراد یہ ہو کہ درود سے مراد رحمت مطلقہ ہے پس اس کو نیکوں سے مقید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان کی دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے:۔

آلُ مُحَمَّدٍ کُلُّ تَقِیٍّ۔ ہر نیک مسلمان آل محمد ہے۔

اس کو طبرانی نے بیان کیا ہے۔ اس کی سند بہت کمزور ہے۔ بیہقی نے حضرت جابر سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

Marfat.com

لیکن حضور علیہ السلام کی اولاد پاک جن پر بعض احادیث میں درود آیا ہے، سو وہ حضور علیہ السلام کی اولاد اور ان کی اولاد ہے۔ (تا قیامت) کیا آپ کی بیٹیوں کی تعداد بھی اس میں شامل ہے؟ تو امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت بھی یہی ہے کہ یہ حضرات اولاد میں شامل ہیں کیونکہ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ فاطمہ کی اولاد نبی علیہ السلام کی اولاد میں شامل ہے، جن کے لیے اللہ سے درود بھیجنے کی دعا کی جاتی ہے۔ ابن الحاجب نے مالکیہ کا مذہب یہ نقل کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کی تمام بیٹیوں کی اولاد اس میں شامل ہے۔ فرمایا اسی طرح جس طرح عیسیٰ علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ امام ابو حنیفہ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ یہ حضرات حضور کی اولاد میں داخل نہیں، ہاں اس سے انہوں نے اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہا وعلیہم کو مستثنیٰ کیا ہے۔ اس عظیم المرتبت نسب کی عظمت کے پیش نظر تمام مسلمانوں کی مائیں۔ اللہ ان سے راضی ہو۔

لیکن آپ کی ازواج مطہرات آپ کی پہلی بیوی حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں پھر سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، پھر عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما۔ آپ کے علاوہ حضور علیہ السلام نے کسی کنواری سے شادی نہیں کی۔ پھر حضرت عمر کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا۔ پھر زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ حضور علیہ السلام کی ظاہری زندگی میں صرف یہ فوت ہوئیں۔ پھر ام سلمہ ہند بنت ابو امیہ رضی اللہ عنہا۔ پھر زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔ پھر جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا۔ پھر ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا۔ پھر ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما۔ پھر صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا۔ پھر میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا۔ یہ تمام وہ ہیں جن سے آپ نے قربت و نکاح فرمایا۔ یہ کل بارہ ہیں ان کے علاوہ دو سات سے آپ نے نکاح کیا ہے مگر قربت نہیں کی۔ پس آپ کی تمام ازواج مطہرات پر آپ کی تبع میں درود و سلام جو ان کے احترام اور امت پر ان

Marfat.com

کے حرام ہونے کی وجہ سے، اور یہ تمام حضور علیہ السلام کی دنیا اور آخرت میں بیویاں ہیں۔

ساتویں بحث لفظ ابراہیم کے بارے میں

ابن القیم نے کہا سریانی میں ابراہیم کا معنی ہے اَبٌ رَحِیْمٌ مہربان باپ۔ اللہ سبحانہٗ نے ابراہیم علیہ السلام کو دنیا کا تیسرا باپ بنایا۔ ہمارے پہلے باپ آدم علیہ السلام دوسرے نوح علیہ السلام ہیں۔ تمام اہل زمین ان کی اولاد سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ۔ ترجمہ: ہم نے انہی کی اولاد کو باقی رکھا۔

تیسرے باپ انبیوں کے باپ، کائنات کے ستون حُنَفَآءَ (خدا کو ماننے والوں) کے امام۔ جن کو اللہ سبحانہ تعالےٰ نے خلیل بنایا۔ نبوت اور کتاب ان کی اولاد میں رکھی، وہ اللہ کے خلیل، شیخ الانبیاء، جن کا نام اللہ نے امام اور فرمان بردار اُمّت اور حنیف رکھا۔ اللہ فرماتا ہے:

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم کو ان کے رب نے آزمایا چند باتوں سے، پھر ان کو انہوں نے پورا کر دیا۔ فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کے لیے امام بنانے والا ہوں۔

اور اللہ نے فرمایا:

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِيْفًا۔ ترجمہ: بے شک ابراہیم اللہ کے فرمانبردار، یکسو ہونے والی جماعت تھی۔

(اگرچہ ایک تھے مگر پوری جماعت کا کام کیا) اُمّت کا مطلب ہے قابلِ تقلید، نیکی کی تعلیم دینے والا، قَانِتٌ کا مطلب ہے ہمیشہ اللہ کی اطاعت کرنے والا، حَنِیْفَ کا مطلب ہے

Marfat.com

اللہ کی طرف رُخ کرنے والا، اور دل سے منہ موڑنے والا اور جو کسی چیز کی طرف رُخ کرتا ہے، ماسوا سے منہ موڑتا ہی ہے۔ پس ابراہیم علیہ السلام ہمارے تیسرے باپ ہیں۔ وہی اہل توحید کے امام ہیں۔ اہل کتاب ان کو "عمودِ عالم" ستون کائنات کا نام دیتے ہیں۔ تمام اہلِ مذاہب ان کی عظمت و محبت پر متفق ہیں ان کے بہترین فرزند ارجمند اولادِ آدم کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعظیم و تکریم فرماتے تھے اور تمام مخلوق سے بڑھ کر ان کے مشابہ تھے جیسا کہ حضور علیہ السلام کی صحیح حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ تمہارے صاحب یعنی حضور علیہ السلام کی ذاتِ پاک سے تمام لوگوں سے بڑھ کر مشابہ تھے، اور ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام پہلے انسان تھے جنہوں نے مہمان نوازی کی، اور پہلے ختنہ کرنے والے اور پہلے آدمی ہیں جنہوں نے سفید بال دیکھ کر عرض کیا اے پروردگار! یہ کیا ہے؟ فرمایا وقار۔ عرض کیا پروردگار! میرے وقار میں اضافہ فرما اور آپ یعنی ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ کہا گیا آپ کا دل رحمٰن کے لیے تھا۔ اولاد قربانی کے لیے، اور بدن آگ کے لیے اور مال مہمان کے لیے تھا۔ قَلْبُهٗ لِلرَّحْمٰنِ۔ وَلَدُهٗ لِلْقُرْبَانِ۔ بَدَنُهٗ لِلنَّارِ اَنَ مَالُهٗ لِلضِّيْفَانِ جب ان کے رب نے انہیں اپنا خلیل بنایا اور خلت کمالِ محبت کو کہتے ہیں اور یہ وہ مقام ہے جو شرکت و مزاحمت قبول نہیں کرتا۔ آپ نے اپنے رب سے نیک و صالح بیٹا عطا کرنے کا سوال کیا تو اللہ نے آپ کو اسماعیل علیہ السلام عطا فرمائے۔ اس بیٹے نے دل کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا، دوست کو دوست کی اس بات پر عزت آئی کہ اس کے دل میں کسی اور کا مکان ہو۔ پس اسی بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دے کر اپنے دوست کا امتحان لیا تاکہ محبت کا راز کھل جائے کہ اپنے دوست کی محبت بیٹے کی محبت پر فائق ہے پھر جب اپنے دوست کی محبت کو بیٹے کی محبت پر ترجیح دیتے ہوئے حکمِ الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا اور اس اقدام پر پوری طرح سے آمادہ ہو گئے۔ اور محبت کی حکمرانی غالب آئی اور بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا، اللہ نے اپنا حکم منسوخ

Marfat.com

کر دیا اور ذبح عظیم سے اس کا فدیہ دے دیا۔ اور جب خُدا کے دشمنوں نے ان کے لیے آگ جلائی اور ان کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں ڈالنے لگے تو زمین و آسمان کے درمیان جبریل علیہ السلام ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض کیا ابراہیم! میری ضرورت ہو تو حاضر ہُوں فرمایا تیری کوئی ضرورت نہیں۔"

بقول اقبال مرحوم: ؎

نہ کر تقلید اے جبریل میرے جذب و مستی کی
تن آساں فرشتوں کو ذکر و تسبیح و طواف اَولیٰ

پھر اللہ نے خود ہی ان پر آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی کا محل بنا دیا۔"

ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبِ معراج میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی۔ انہوں نے فرمایا یا محمد اپنی اُمت کو میرا سلام کہنا اور ان کو بتا دینا کہ مٹی سُتھری، پانی میٹھا اور سطح ہموار اور اس کے پورے "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ الخ

آلِ ابراھیم

مختصراً رہی آلِ ابراہیم، تو وہ آپ کی اولاد ہے اسماعیل و اسحٰق علیہما السلام سے جیسا کہ ایک جماعت نے اس پر اعتماد کیا ہے اور اگر ثابت ہو جائے کہ حضرت سارہ و ہاجرہ سلام اللہ علیہما کے علاوہ بھی کسی بیوی سے آپ کی اولاد ہے تو لامحالہ وہ بھی اس میں شامل ہیں۔ پھر مراد ان میں سے وہ ہیں جو مسلمان بلکہ متقی ہیں پس ان میں انبیاؑ صدیقین، شہداؑ اور صالحین ہی شامل ہیں۔ دوسرے نہیں یہاں پر دو سوال ہیں۔ اول یہ کہ تمام نبیوں میں سے صرف ابراہیم علیہ السلام سے مشابہت کیوں

سوال ہے باقی نبیوں سے کیوں نہیں؟

جواب اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو ان کی عزت افزائی کے لیے یا بدلہ اتارنے

Marfat.com

کے لیے کہ انہوں نے اُمّت مُصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے دُعا مانگی تھی:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

ترجمہ: پروردگار مجھے، میرے ماں باپ اور ایمان والوں کو بخش دینا اس دن جب حساب قائم ہوگا۔"

یا اس لیے کہ کوئی اور نبی اس بات میں ان کا شریک نہیں، اور درود شریف میں ابراہیم علیہ السلام کا خصوصیت سے یا تو اس لیے ذکر آیا کہ وہ اللہ کے خلیل اور محمد صلی اللہ علیہ السلام اللہ کے حبیب ہیں، یا اس لیے کہ ابراہیم علیہ السلام شریعت کا اعلان کرنے والے ہیں کہ اللہ نے ان کو حکم

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ۔

ترجمہ: لوگوں میں حج کا اعلان کردو لوگ تمہارے پاس پیدل اور دُبلی اونٹنیوں پر آئیں گے۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دین کا اعلان کرنے والے ہیں۔ فرمایا:

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا لِلْاِیْمَانِ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! بیشک ہم نے اعلان کرنے والے کو سُنا، جو ایمان کا اعلان کرتا ہے۔

یا اس لیے کہ ابراہیم علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے یہ سوال کیا تھا جب انہوں نے خواب میں جنت دیکھی اور اس کے درجوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا دیکھا، جبریل علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے سرکار کی شان بتائی۔ آپ نے دعا مانگی الٰہی اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانوں پر میرا ذکر جاری کر رکھنا سیا اس وجہ سے کہ فرماتے ہیں:

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ

ترجمہ: پچھلوں میں میرے لیے سچی زبان رکھنا۔

Marfat.com

یا اس لیے کہ باقی انبیائے کرام میں آپ ہی سب سے افضل ہیں۔

دوسرا سوال یہ ہے جو مشہور ہے کہ محلِ تشبیہ میں مقرر قاعدہ تو یہ ہے کہ مشبہ، مشبہ بہ سے کمتر ہوتا ہے کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ میں حضور علیہ السلام پر اور آپ کی آل پر بھیجا جانے والا درود شریف مشبہ ہے اور ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد پر بھیجا جانے والا دُرود مشبہ بہ ہے۔ حالانکہ معاملہ درحقیقت اس کے برعکس ہے کیونکہ اکیلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم سے افضل ہیں، خصوصاً جب کہ آلِ محمد حضور علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، اور افضل ہونے کا تقاضا تو یہ ہے کہ جس درُود و رحمت کو طلب کیا جا رہا ہے وہ ہر دوسرے درود و رحمت سے افضل ہو جو کسی اور کو حاصل ہو گئی یا ہو گی۔؟

اس کا جواب اس سوال کے کئی جوابات دیئے گئے ہیں جن میں سے امام نووی نے امام شافعی کا جواب بہت پسند کیا ہے کہ تشبیہ کا تعلق آل سے (اور آلِ ابراہیم میں خود محمد صلی اللہ علیہا وسلم بھی شامل ہیں جب کہ آلِ محمد میں کوئی آپ کا ثانی یا آپ سے افضل نہیں، لہٰذا تشبیہ صحیح ہے) یا تشبیہ کا تعلق جماعت کا جماعت سے ہے (حاصل وہی ہو گا یا تشبیہ اصل صلاۃ کو اصل صلاۃ سے دی گئی ہے۔ درجہ و مرتبہ میں تشبیہ نہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے

اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ كَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ۔ ترجمہ: بے شک ہم نے تمہاری طرف ایسے وحی کی جیسے نوح علیہ السلام کی طرف"۔

اور فرمان باری تعالیٰ:

كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ ترجمہ: تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کیے گئے۔

قول مختار میں یہ ہے کہ مُراد اصل روزوں میں تشبیہ ہے۔ نہ کہ وقت میں یا متعین روزوں میں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے اپنے بیٹے سے بھی اسی طرح احسان کر جیسے تُو نے فلاں

Marfat.com

سے احسان کیا ہے اور مراد اصل احسان ہو نہ کہ مقدار۔ اسی قبیل سے اللہ کا یہ فرمان ہے:۔

اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون سے فرمایا احسان کر جیسے تیرے ساتھ اللہ نے احسان فرمایا۔"

القرطبی نے المفہم میں اس جواب کو ترجیح دی ہے۔

امام شعرانی کا ارشاد

عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب المنن الکبریٰ کے چودہویں باب میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے نورِ ایمان اور رازِ ایقان سے میرے مشاہدے پر جو احسان کیے ان میں سے یہ بھی ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے علی الاطلاق افضل ہیں۔ پس اہل زمین و آسمان میں سے کوئی بھی آپ کے کسی مقام و مرتبہ میں آپ کا شریک نہیں، پھر یہ حقیقت کسی دلیل پر موقوف نہیں، ہاں جس کی بصیرت اللہ نے ختم کر دی اور جس کی نگاہ چمگادڑ کی سی ہو گئی (اسے یہ حقیقت نظر نہیں آسکتی) کیونکہ حضور علیہ السلام کی شریعت کا نور، دوپہر کے وقت سورج کے نور سے زیادہ روشن ہے، اس سلسلہ میں یہی دلیل کافی ہے کہ شرق و غرب میں تمام مخلوق پر آپ کی فضیلت پر اُمت کا اتفاق ہے اور یہ واضح تر ہے کسی دلیل پر موقوف نہیں۔ حالانکہ ان تمام لوگوں نے ان کو دیکھا نہیں صرف آپ کی شریعت کو دیکھا اور سُنا ہے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ۔ ترجمہ: میری اُمت گمراہی پر اتفاق نہیں کرے گی۔

ایک اہم واقعہ ازالہ شبہ

۱۴۱۹ھ میں ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں، دلیل یہ پیش کی کہ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو نماز میں درود شریف پڑھنے کی جو تعلیم دی اور حدیث تشہد

Marfat.com

میں جو فرمایا کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ تو علمائے معانی کا یہ قاعدہ ہے کہ مشبہ بہ مشبہ سے ہوتا ہے۔ اس شخص سے یہ نکتہ پوشیدہ رہا کہ یہ مسئلہ ایک سبب سے پیش آیا وہ یہ کہ صحابہ کرام نے جب کہا یا رسول اللہ! آپ پر سلام پڑھنا تو ہمیں معلوم ہے۔ درود (صلاۃ) کس طرح پڑھیں؟ جب نماز ادا کریں۔ تو فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ آخر تک، پس آپ کا فرمان کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ آخر تک نکتہ یہ ہے کہ آپ سے درود شریف کی صورت و کیفیت کا سوال کیا گیا تھا۔ پس تشبیہ صرف کیفیت میں ہے۔ غور کیجیے جب آپ کسی ولی یا عالم کو کہتے ہیں۔ کہ مجھے آپ ادب سے سلام کرنا سکھائیں تاکہ ہم آپ کو ادب سے سلام کریں آپ کی تعظیم، مدح اور لوگوں میں آپ کی فضیلت بیان کریں۔ تو اس کے لیے سوائے خاموشی کے اور چارہ کار کیا ہوگا؟ یا پھر بولیں تو عاجزی و انکساری کے الفاظ بولیں۔ اسی لیے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا ہے کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ تو آپ خاموش ہو گئے اور چہرۂ اقدس کی رنگت متغیر ہو گئی۔ یہاں تک کہ ہم نے اظہارِ افسوس کیا کہ ہم یہ سوال نہ پوچھتے تو بہتر ہوتا یہ کچھ شدت حیا کی بنا پر تھا اور آپ کا فرمان :۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔	ترجمہ: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا (یعنی ظہور وہاں ہوگا) کوئی فخر نہیں اور پہلا شخص جس کی زمین شق ہوگی اور (باہر آؤں گا) اور پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا مقبولِ شفاعت ہوں۔

واضح طور پر آپ کی فضیلت ثابت کر رہا ہے یہاں تک کہ خود آدم علیہ السلام پر بھی۔ اور فرمان باری تعالیٰ :۔

Marfat.com

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ ترجمہ: محبوب اپنی خواہش سے نہیں بولتے
اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ یہ تو خالص وحی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے

یہ محض آدم علیہ السلام کے ساتھ اظہار ادب ہے، کیونکہ بیٹے کے لیے مناسب نہیں کہ کہے میں اپنے باپ سے افضل ہوں۔ اگرچہ افضل ہو ہاں جہاں آدان النبی آگیا تو بیان واقعہ کر دیا ہے اس حدیث میں کہ:

آدَمَ فَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ ترجمہ: آدم اور دوسری مخلوق میرے
لِوَائِیْ۔ پرچم کے نیچے ہوں گے۔

علمائے مصر نے اس شخص پر، بشرطیکہ اس کا یہ قول ثابت ہو جائے سخت احتجاج کیا ہے مثلاً سیدی محمد البکری، سیدی محمد الرملی، شیخ ناصر الدین طبلاوی، شیخ نور الدین طندتائی نے اور یہ کتابیں عام مجمعوں میں پڑھی گئیں جہاں بے شمار لوگ تھے اس کو سمجھ لیجیے سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

امام شعرانی کی ایک اور حکایت

امام شعرانی کی یہ حکایت اس منکر، ذلیل شخص کی حکایت سے ملتی جلتی ہے جسے انہوں نے اپنی کتاب "طبقات کبریٰ" میں عارف باللہ سیدی ابوالمواہب شاذلی کے حالاتِ زندگی میں لکھا ہے اس میں لکھتے ہیں۔ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ جامعہ الازہر میں، میرے اور ایک دوسرے شخص میں صاحب قصیدہ بردہ کے اس قول میں جھگڑا ہو گیا۔

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

ترجمہ: حضور علیہ السلام کے متعلق ہمارے علم کی پہنچ یہاں تک ہے کہ آپ انسان ہیں۔
اور بے شک آپ اللہ کی تمام مخلوق سے افضل ہیں۔

اس شخص نے کہا علیہ الرحمہ کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔ میں نے اس سے کہا اس پر امت کا اجماع ہے لیکن اس نے اپنی بات سے رجوع نہ کیا تو میں نے حضور علیہ السلام کو

Marfat.com

ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ہمراہ (خواب میں) جامعہ ازہر کے منبر کے پاس بیٹھے دیکھا آپ فرما رہے ہیں مَرْحَبًا بِحَبِیْبَیْنَا "ہمارے دو دوست خوش آمدید" پھر اپنے صحابہ سے فرمایا: جانتے ہو آج کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! فرمایا فلاں نامراد کا عقیدہ ہے کہ فرشتے مجھ سے افضل ہیں۔ ان سب نے کہا یا رسول اللہ روئے زمین پر آپ سے افضل کوئی نہیں، فرمایا تو اس نامراد کا کیا ہو گیا جو زندہ رہے گا اگر زندہ رہا بھی تو ذلیل و خوار ہو گا، تنگ دست ہو گا، کمزور ذرا عضو تناسل والا یعنی حقیر۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ میری فضیلت پر اجماع امت نہیں۔ اسے معلوم نہیں کہ معتزلہ کی اس مسئلہ میں اہل سنت سے مخالفت اجماع میں رخنہ نہیں ڈال سکتی۔" امام شعرانی کا کلام ختم ہوا۔

علامہ قسطلانی نے اپنی شرح بخاری اور مواہب اللدنیہ میں عارف ربانی ابو محمد مرجانی کا یہ قول نقل کیا ہے "کہ حضور علیہ السلام نے جو یہ فرمایا کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ یا کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اور یہ نہیں فرمایا کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُوْسٰی اس میں راز یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر جلالی تجلی پڑی تھی اس لیے موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے، اور خلیل علیہ السلام پر جمالی تجلی پڑی تھی کیونکہ محبت و خلت تجلی جمال کی علامت ہیں اس لیے آپ نے مسلمانوں کو اس طرح درود بھیجنے کی دعا کا حکم دیا جیسے ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا تاکہ وہ سرکار کے لیے اللہ سے تجلی جمال کی دعا مانگیں۔ یہ بات حضور السلام اور خلیل علیہ السلام کی برابری کا تقاضا نہیں کرتی کیونکہ آپ نے مسلمانوں کو صرف یہ حکم دیا ہے کہ وہ سرکار کے لیے ایسی تجلی مانگیں جیسی ابراہیم علیہ السلام کو ملی تھی اس حدیث کا مقتضیٰ صرف یہ ہے کہ وصف جمالی کی تجلی کے حصول کی دعا کی جائے۔ اس کا مقتضیٰ ہرگز نہیں کہ دونوں مقامات کی تجلیات برابر ہیں اور دونوں کا مرتبہ برابر ہے۔ بے شک اللہ سبحانہٗ دونوں حضرات پر ان کے مرتبہ و مقام کے مطابق تجلی

Marfat.com

فرمائے گا۔ اگرچہ دونوں وصفِ جمالی کی تجلی میں شریک ہیں۔ پس خلیل علیہ السلام پر ان کے مرتبہ کے مطابق تجلی جمال کا نزول ہوا اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تجلی جمال کا نزول ان کی شایانِ شان ہے۔ اسی طرح حدیث کو سمجھا جا سکتا ہے "الخ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مقام سے بلند تر ہے۔ پس جس درود کا حضور علیہ السلام کے لیے مطالبہ کیا جاتا ہے وہ اس درود سے افضل ہے جو اللہ نے ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمایا" یہ تفصیل امام نووی کے اس قول کی تائید کرتی ہے امام نووی کا قول ہے کہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کو ابراہیم علیہ السلام کے درود سے تشبیہ دینے سے اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام حضور علیہ السلام سے افضل ہیں۔ اس کا بہترین جواب وہ ہے جو امام شافعی کی طرف منسوب ہے۔ کہ التشبیہ لِاَصْلِ الصَّلٰوۃِ بِاَصْلِ الصَّلٰوۃِ تشبیہ نفسِ صلاۃ کو نفسِ صلاۃ سے ہے"

علامہ احمد بن حجر مکی نے اپنی کتاب "الجوھر النظم فی زیادۃ القبر الشریف النبوی المکرم" میں فرمایا، سیدنا ابراہیم خلیل اور آپ کی آل اہل ایمان کو درود شریف میں ترجیح دینے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اللہ نے رحمت و برکت صرف ان کے لیے جمع کی ہیں۔ سورہ ہود میں فرمایا :۔

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

ترجمہ: اور بے شک ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہی تمام نبیوں میں افضل ہیں" الخ

تقی الدین سبکی کا ارشاد

جیسا کہ طبقات میں ہے امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ جب کوئی شخص اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح درود بھیجتا ہے تو اس نے اللہ سے سوال کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح درود بھیجے جیسے ابراہیم اور ان کی آل پر اس نے درود بھیجا پھر جب

Marfat.com

یہی کلمات دوسرے دُعا کرنے والے نے کہے تو اس نے دوسرے درُود کی دُعا کی جو پہلے سے الگ ہے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ دو مطلوب اگرچہ ملتے جُلتے ہُوں، جب ان کے مانگنے والے الگ الگ ہیں۔ تو وہ بھی جُدا جُدا ہوں گے اور دونوں دعائیں قبول ہیں کیونکہ نبی علیہ السلام پر درُود بھیجنے کی دُعا بہر صورت قبول ہوتی ہے، پس لازم ہے کہ جو اس نے مانگا وہ اور ہوا اور جو اس نے مانگا وہ اور ہوتا کہ تحصیلِ حاصل لازم نہ آئے تو ان کے بیٹے تاج نے جو کہا اس کا خلاصہ یہ ہے :۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام پر اس درود سے ملتا جُلتا درُود بھیجتا ہے جو اس نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بھیجا، جب بھی کوئی بندہ دُعا مانگے۔ پس حضور علیہ السلام پر اپنے رب کے درُودوں کی کوئی حد نہیں، اور ہر درُود میں اتنی رحمت و برکت ہے۔ جو ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر پڑھے جانے والے درُود میں ہے کیونکہ یہ درُود شریف پڑھنے والے حد و شمار سے باہر ہیں۔ واللہ اعلم۔

اٹھوین بحث لفظ برکت میں

لُغت میں اس کا مطلب ہے عزت و بھلائی کا بڑھنا اور ترقی کرنا۔ اور کہا گیا ہے مراد ہے عیبوں سے پاک صاف ہونا، یہ بھی کہا گیا ہے اس کا ہمیشہ قائم دائم رہنا عربوں کے اس قول سے بَارَكَتِ الْاِبِلُ اُونٹ زمین پر ٹھہر گیا بَرْكَةُ الْمَاءِ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پانی ٹھہرتا ہو۔ ابوالیمن بن عساکر نے اس معنیٰ پر جزم کیا ہے وہ کہتے ہیں بَارِكْ کا مطلب ہے۔ جو شرف و عزت تُو نے ان کو دی ہے اسے قائم دائم رکھنا، یہ عربوں کے اس قول سے ہے بَارَكَ الْبَعِيْرُ اُونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ بیٹھا رہا جہاں اُسے بٹھایا گیا الخ کبھی یہ لفظ نیک بختی کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے چنانچہ نیک بخت آدمی کو مُبارک کہا جاتا ہے یعنی وہ محبوب و مرغوب ہے۔ حاصل یہ کہ اس لفظ کا مقصود ہے بہتری حاصل ہونا اور اس کا

Marfat.com

قائم دائم رہنا جب ہم کہتے ہیں اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ تو اس کا مطلب ہوتا ہے، الٰہی محمدؐ کا ذکر دعوت اور شریعت کو دائمی کر دے اور حضورؐ کے پیروکاروں اور غلاموں کی کثرت عطا فرما اور حضورؐ کی اُمت کو آپ کی برکت و سعادت کی پہچان کرا دے کہ تُو ان کے بارے میں سرکار کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اور ان کو پہلی جنتوں میں داخل فرمائے گا، اور ان کو اپنی رضامندی کے گھر میں ٹھہرائے گا۔ پس اس میں برکت، سعادت، دوام اور اضافہ کے بیان میں

حافظ سخاوی نے کہی ہے اور کہا کہ ہماری معلومات کے مطابق ابن حزم کے سوا، کسی نے وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ کو واجب نہیں کہا۔ ابن حزم کے الفاظ سے کسی نہ کسی صورت میں اس کا وجوب معلوم ہوتا ہے، وہ کہتے ہیں آدمی پر لازم ہے کہ سرکار پر برکت بھیجے، خواہ عمر میں ایک بار ہی کیوں نہ ہو"۔ الخ

نویں بحث عالمین کے بارے میں

القول البدیع میں فرمایا جیسا کہ حدیث میں ابو مسعود و نعیمؓ کی روایت میں آتا ہے عالمین سے مراد دنیا کی اقسام ہیں۔ اس میں اور اقوال بھی ہیں کہا گیا ہے ملک، ملک کے بیٹے میں جو کچھ ہے اور کہا گیا ہے جس میں روح ہے۔ اور کہا گیا ہے ہر حادث۔ اور کہا گیا ہے۔ عقلمندوں کی قسم کے ساتھ (عقلمند حادث) اور کہا گیا ہے صرف انسان اور جن، اور کہا گیا ہے یہ دونوں اور فرشتے اور شیاطین۔ صحاح (جوہری) میں فرمایا عَالَمُ خَلْق (مخلوق) اس کی جمع عَوَالِمُ۔ عَالَمُوْنَ مختلف اقسام کی مخلوق۔ محکم میں کہا عالم تمام مخلوق۔ اس کا واحد نہیں (؟) کیونکہ یہ مختلف چیزوں کا مجموعہ ہے اس کی جمع ہے عَالَمُوْن۔ فِي الْعَالَمِيْن۔ کہہ کر یہ اشارہ کر دیا کہ ابراہیم علیہ السلام پر رحمت و برکت کا ہونا ساری دنیا میں مشہور ہے اور ان کا مرتبہ و مقام ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ اور یہ کہ نبی علیہ السلام کے لیے وہ درود اور

Marfat.com

برکت مطلوب ہے جو مخلوق میں مشہور و معروف ہونے میں اس رحمت و برکت سے مشابہ ہو۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ۔

ترجمہ:۔ ہم نے اسی عزت و تکریم کے ساتھ ان کا ذکر پیچھے آنے والوں میں باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلام ہو"

خلاصہ ختم۔

دسویں بحث حمید مجید کے بارے میں

حَمِيدٌ۔ فَعِيلٌ کے وزن پر حمد مصدر سے صفت مشبہ محمود کے معنیٰ میں ہے، یہ محمودٌ سے زیادہ بلیغ ہے کیونکہ مَفْعُولٌ سے معدول کر کے فَعِيلٌ کے وزن پر جب کسی اسم کو لایا جائے تو یہ دلیل ہوتی ہے اس بات کی کہ یہ صفت اس موصوف کی لازمی فطری طور پیدائشی اور دائمی صفت ہے۔ جیسے تم کہتے ہو فلاں شخص ظریف، شریف اور کریم ہے، پس حمید وہ ذات ہے جس میں وہ صفات اور اسباب ستائش ہوں جو اس کے مستحق حمد و ثنا ہونے کا تقاضا کریں اور اس بات کا تقاضا کریں کہ دوسرے اس کی تعریف کریں۔ پس وہ اپنی ذات کے لحاظ سے قابلِ تعریف ہے اور محمود وہ ہے جس کے ساتھ حمد کرنے والوں کی حمد کا تعلق ہو (کہ وہ کریں تو ہو ورنہ نہیں) یونہی مَجِيدٌ (بزرگ) اور مَاجِدٌ۔ كَبِيرٌ۔ مُكَبَّرٌ۔ عَظِيمٌ۔ مُعَظَّمٌ۔ تعریف اور بزرگی انہی دو کی طرف تمام کمالات رجوع کرتے ہیں۔ کیونکہ تعریف، جس کی تعریف کی جائے اس کی خوبی اور محبت کو مستلزم ہے۔ کیونکہ جس سے تمہیں محبت ہو اور اس کی تعریف نہ کرو۔ تو تم اس کی تعریف کرنے والے نہ ہوئے۔ اسی طرح اگر تم نے اس کی تعریف کی، اور محبت

Marfat.com

نہیں، بلکہ کسی غرض سے کی تو تم اس کی تعریف کرنے والے نہیں۔ تاوقتیکہ محبت نے اس کی تعریف نہ کرو، اور یہ تعریف اور محبت تابع ہے ان اسباب کے، جو محبت و ثنا کا تقاضا کرنے والے ہیں۔ اور وہ ہیں محمود کی صفاتِ کمال، اور دوسروں سے اس کے جلال و احسان کی خصلتیں۔ پس یہ ہیں محبت کے اسباب، جوں جوں یہ صفات جامع اور کامل تر ہوں گی، ثنا و محبت او کامل تر ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے لیے کمال مطلق ہے، جس میں کسی طرح کی کوئی کمی نہیں۔ احسان تمام تر اسی کا ہے اور اسی کی طرف سے ہے۔ پس وہ ہر جہت سے مکمل محبت اور مکمل ثنا کا حقدار ہے۔ وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس سے محبت کی جائے اس کی ذات کی وجہ سے، اس کی صفات کی وجہ سے، اس کے افعال و اسما کی وجہ سے اور اس کے احسان کی وجہ سے اور جو کچھ بھی اللہ سبحانہٗ سے صادر ہوا اس کی وجہ سے۔

رہ گئی مجد، تو یہ مستلزم ہے عظمت کو، وسعت کو اور جلال کو، اور حمد دلالت کرتی ہے صفاتِ عزت و عظمت پر، اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ جلال و اکرام کا مالک ہے۔ اور یہی مفہوم ہے بندے کے اس قول کا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کا۔ پس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دلالت کرتا ہے اس کی الوہیت و انفرادیت پر، اور اس کی الوہیت محبت کامل کو مستلزم ہے۔ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ دلالت کرتا ہے اس کی بڑی گی اور بڑائی پر، اور یہ مستلزم ہے اس کی تعظیم، بزرگی اور بڑائی کو۔ اسی لیے اللہ سبحانہٗ قرآن میں ان دونوں کو کثرت سے جمع کر کے بیان فرماتا ہے مثلاً رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پس نبی علیہ السلام! اور آپ کی آل پہ درود کے بعد ان دو ناموں حمید مجید، کو ذکر کرنا اس آیت کے مطابق ہے اور جب حضور علیہ السلام پر اللہ کے درود کا معنیٰ ہے اللہ کا آپ کی ثنا کرنا اور آپ کی تعظیم اور شان و شوکت اور ذکر بلند کرنا، آپ سے زیادہ محبت کرنا اور مزید قرب عطا کرنا۔ لہٰذا حمد و مجد پر مشتمل ہے۔ گویا

Marfat.com

درود بھیجنے والا اللہ سے حضورؐ کی ثنا و بزرگی مانگتا ہے۔ کیونکہ درود شریف بھی ایک طرح سے سرکار کی حمد و بزرگی ہی ہے۔ لہٰذا ان دو ناموں سے اس کو ختم کرنا مناسب تھا یعنی حمید و مجید سے۔ کیونکہ دعا کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی دعا اللہ کے ناموں میں سے کسی ایسے نام سے ختم کرے جو اس کے مطلوب سے مناسبت رکھتا ہو، یا اس سے اپنی دعا شروع کرے، فرمان باری تعالیٰ ہے :۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۔

ترجمہ: "تمام اچھے نام اللہ ہی کے ہیں پس انہی سے اس سے دعا کرو۔"

سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔

ترجمہ: الٰہی مجھے ایسی سلطنت بخش جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو بیشک تو بہت بخشنے والا ہے۔"

اور حضورؐ علیہ السلام نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اس وقت فرمایا جب انہوں نے آپ سے نماز میں مانگی جانے والی دعا سکھانے کا سوال کیا۔ کہو :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔

ترجمہ: الٰہی میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کرتا۔ پس مجھے بھی اپنے ہاں سے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔"

اور یہ بہت ہے۔ اور جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اوپر اللہ کے درود سے مقصد تعریف و تعظیم تھا، لہٰذا یہ سوال حمید مجید، کے دو ناموں سے ختم کیا۔" جلاء الافہام کا خلاصہ ختم ہوا۔

Marfat.com

القول البدیع میں فرمایا۔ حَمِیْدٌ حمد سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مَحْمُوْدٌ کے معنیٰ میں ہے۔ اور اس سے زیادہ بلیغ ہے۔ کیونکہ حمید وہ ہے جس کو صفاتِ حمد کامل طور پر حاصل ہوں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حمید حامد کے معنی میں ہے، یعنی بندوں کے اچھے افعال کی تعریف کرنے والا۔ اور مجید مجد سے ہے یہ بزرگی کی صفت ہے۔ اس دُعا کو ان عظیم دو ناموں سے ختم کرنے کی مناسبت یہ ہے کہ معلوم ہو کہ اللہ اپنے نبی کی تعظیم و ثنا اور عزت کرتا ہے اور مزید قرب عطا کرتا ہے اور حمد و بزرگی طلب کرنے کو یہ بات مستلزم ہے اسی میں اشارہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں مطلوب کے لیے قبل علت ہیں۔ یا اس کے ذیلی عنوان ہیں، اور معنیٰ یہ ہے کہ تو وہ کام کرنے والا ہے جو سبب حمد و ثنا ہیں۔ مثلاً مسلسل نعمتیں عطا فرمانا۔ بہت احسان کرنے والا کریم ہے اپنے تمام بندوں پر۔ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

Marfat.com

۹

نواں باب

نبی علیہ السلام کا جاگتے اور سوتے میں دیدار حاصل ہونا

جان لیجیے کہ میں نے دسویں باب سے پہلے یہ باب اس لیے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام پر درود وسلام کا سب سے بڑا فائدہ خواب میں آپ کی زیارت کرنا ہے جن لوگوں کو یہ نعمت کثرت سے حاصل ہوگی وہ اس سے ترقی کر کے بیداری میں سرکار کی زیارت تک پہنچیں گے۔ اور جب کہ یہ سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کے اسباب کا علم، تمام علوم میں اہم ترین علم ہے، اس بات میں اس پر میں شرح وبسط سے کلام کیا ہے۔ اور اس میں میں نے حضرات اولیاً، آئمہ، علماً کے اس موضوع پر اتنے اقوال جمع کر دیئے ہیں جو اس سے پہلے کسی کتاب میں جمع نہیں کیے گئے۔ جیسے ان کی عبارات سے تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

ابو عبداللہ الرصاع نے اپنی کتاب تحفۃ الاخیار میں فرمایا: جب اس اُمت کا مرتبہ اپنے رب کے ہاں مقرر ہو چکا اور نبی کی فضیلت سے اس کی فضیلت ثابت ہو گئی اور نبی اُمی محترم کی سخت محبت کی وجہ سے یہ تمام اُمتوں کی سردار بن گئی، اور بہترین زمانہ ان لوگوں کا تھا جنہوں نے سرکار کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے اور وہ صحابہ کرام تھے، جو بڑے معزز سردار تھے جنہوں نے سبقت کے تمام نشان جمع کر لیے تھے اور جو سید الخلق اور حبیب حق کی صحبت سے فیضیاب اور حبیب خدا کے انوار کے مشاہدہ سے بہرہ ور ہوئے ان کے بعد وہ باقی رہ گئے جن کے لیے آپ کی لائی ہوئی آیات پڑھی گئیں اور جن کے سامنے آپ کی صفات بیان کی گئیں۔ اور جن کے ہاں آپ کے معجزات ثابت ہوئے اور جن پر آپ کی خیر وبرکت کی بارش مسلسل ہوتی رہی تو وہ بھی آپ پر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کی۔

Marfat.com

اور اس روشنی کی پیروی کی جو آپ کے ہمراہ نازل ہوئی تھی۔ پس انہوں نے حق الیقین کی حد تک آپ کی تصدیق کی اور ان کے سامنے یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ صادق و مصدوق اور امین ہیں۔ تو انہوں نے اپنے دل و دماغ سے یہ تمنا کی کہ کاش وہ بھی اپنی زندگی میں اس نورِ مبین کو دیکھتے، اور یقین کی آنکھ سے آپ کے دیدار سے مشرف ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے خواب میں سرکار کا دیدار کروا کر ان کے زخمی دلوں پر مرہم رکھ دی اور ان کو یقین دلایا کہ وہ آپ کی جو صفات دیکھ رہے ہیں وہ برحق ہیں اور آپ کی ذات کا جو مشاہدہ کر رہے ہیں سچ ہے جو محبت کرنے والا مسلمان خواب میں آپ کو دیکھ لیتا ہے۔ اس کا سینہ کھل جاتا ہے اور اس کا دل روشن ہو جاتا ہے۔ اور ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ اور یقین پختہ ہو جاتا ہے۔

زیارتِ رسول کا طریقہ

پس جو کوئی نبی کریم علیہ السلام کے دیدار کا شوق رکھتا ہے اور جس کے دل پر آقائے دو جہاں کی محبت غالب ہے، اور اس کے دل میں دنیا کے مال و اسباب کی محبت نہیں، اس کا دل ایسا آئینہ ہو جاتا ہے جس میں علیٰ صفات کے مالک صلی اللہ علیہ وسلم نظر آتے ہیں، آپ کا دیدار صحیح اور خواب میں آپ کا مشاہدہ قطعی ہے۔ پس تیرے اور اس مقام میں دل کی صفائی اور پختہ محبت کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔

(بقول غالب ؎

وا کر دیئے ہیں شوق نے بندِ قبائے حسن
عزا نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا (مترجم)

کیونکہ صادق و مصدوق آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ حَقًّا۔ ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا۔

پس جب بھی تمہیں اس ماہ تمام اور حبیب شہنشاہِ علام کے دیدار کا شوق ہو، اپنی محبت کو

Marfat.com

قوی کر لو، نفس کو صاف کر لو، اور حضور علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنے میں عمر صرف کرو۔ یہاں تک کہ تمہارے دل کا ایک ایک کونہ انوار سے پُر ہو جائے اور اغیار کے اندھیرے مٹ جائیں اور اس میں ہاشمی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت منتقش ہو جائے اللہ ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر رحمتیں اور سلام نازل فرمائے جو بصارت و بصیرت والے تھے۔

امام ترمذی نے اپنی کتاب شمائل کے آخر میں ایک باب باندھا ہے جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہونے کا بیان ہے۔ اس میں انہوں نے چند حدیثیں نقل کی ہیں:۔

پہلی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا۔ کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔"

دوسری حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کہ شیطان نہ میری صورت اختیار کر سکتا ہے نہ میری مشابہت اختیار کر سکتا ہے۔

تیسری حدیث طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ کی روایت کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا۔"

چوتھی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، کہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ کلیب جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ہیں۔ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کی اور میں نے کہا، میں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا ہے اور میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام کی صورت مبارک ان سے ملتی جلتی تھی، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا واقعی ملتی تھی۔

Marfat.com

پانچویں حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان میرے مشابہ نہیں ہوسکتا، سو جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا۔ یزید فارسی جو قرآن کے نسخے لکھا کرتے تھے، کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس کے زمانہ میں، خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا تو ابن عباس سے کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے شیطان میرے مشابہ نہیں ہوسکتا، سو جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اچھا تم نے خواب میں جسے دیکھا اس کا حلیہ بیان کرسکتے ہو؟ کہا کہ ہاں میں تیرے سامنے اس کی صفت بیان کرتا ہوں دو آدمیوں میں سے درمیانی شخص جسم اور گوشت سفید گندم گوں (یعنی سُرخ رنگ، کیونکہ سمرۃ کا لفظ حمرۃ پر بھی بولا جاتا ہے) آنکھیں سرمگیں، ہنسی خوبصورت، چہرے کے دائرے خوبصورت۔ اس کان سے اس کان تک گھنی داڑھی، جس نے سینہ سے اُوپر کا حصہ تر کر رکھا تھا۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تم بیداری میں بھی ہوتے تو اس سے بڑھ کر تعریف نہ کرسکتے۔

چھٹی حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔

ساتویں حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری خیالی شکل میں بھی نہیں آسکتا، فرمایا صاحب ایمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہوتا ہے۔ میرے مشائخ کے شیخ، شیخ ابراہیم باجوردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حاشیہ میں فرمایا، اس کی وجہ جیسا کہ کہا گیا یہ ہے کہ وحی کا زمانہ تیئیس ۲۳ سال ہے۔ اور سب سے پہلے حضور علیہ السلام کو ایسے خواب آنے شروع ہوئے تھے اور ان کی مدت چھ ماہ تھی اور اس کی نسبت ساری مدت سے کریں تو چھیالیسواں حصہ بنتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اس فرمان کا زیادہ واضح

Marfat.com

مفہوم کہ اچھے خواب نبوت کا جزو ہیں، یہ ہے علم نبوت کے اجزا میں سے ایک جزو ہیں۔ کیونکہ ان سے آدمی بعض غیوب کو جان لے گا۔ اور بعض مغیبات پر ہادی کا معنی اطلاع پالیتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ غیبات کا علم، علم موت کا حصہ ہے اس کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ مبشرات کے سوا نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا، صحابہ کرام نے پوچھا مبشرات کیا ہیں اچھے خواب جو مرد مومن دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں اس کو بخاری نے روایت کیا فرمایا مبشرات سے تعبیر کرنا غالب کی بنا پر ہے ورنہ کبھی خواب منذرات (متنبہ کرنے والے) بھی ہوتے ہیں عبارت مختصراً ختم ہوئی۔

دلچسپ سوال وجواب

میں نے شہاب رملی کے فتاوٰی میں یہ سوال دیکھا ہے۔ کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے بارے میں تو فرما دیا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے سچ مچ مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسا نہیں فرمایا؟ اگر کوئی جواب دینے والا یہ جواب دے کہ جب نبی علیہ السلام کی صورت انسانی شکل کے مشابہ تھی تو ممکن تھا کہ شیطان سرکار کی خیالی یا مثالی صورت اختیار کر لے لہٰذا مناسب تھا کہ سرکار اپنے بارے میں یہ وضاحت فرما دیتے۔ رہا اللہ تعالیٰ تو اس کی مثل ہے ہی نہیں۔ پس عقلاً بھی اس کو اس کے حق میں جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لہٰذا حضور علیہ السلام کو اس وضاحت و تنبیہ کی ضرورت نہ تھی "آیا یہ جواب درست ہے یا نہیں؟ تو شہاب رملی نے اس کا یہ جواب دیا کہ حضور علیہ السلام خصوصی طور پر اپنی ذاتِ پاک کا جو ذکر کیا اس میں چند حکمتیں ہیں۔ اول یہ کہ فرمایا، اس نے سچ مچ مجھے ہی دیکھا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسا نہیں۔ قاضی ابوبکر باقلانی نے فرمایا کہ خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا وہم اور دلی وسوسہ ہے ایسی مثالیں سامنے آجاتی ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں" الغزالی نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا اکثر کے نزدیک ذات باری کو دیکھنا

Marfat.com

متصور بھی نہیں ہو سکتا اگر کوئی شخص جس کے خلاف وہم کرتا ہے تو ان کو یہ بات وضاحت سے بتا دی جائے گی۔ فرمایا کہ یہ اختلاف "دیکھنے" کا لفظ بولنے میں ہے۔ اس میں سب کا اتفاق ہے کہ معنی مراد لینا جائز ہے کیونکہ ذات باری تعالیٰ نظر نہیں آتی۔ کیونکہ جو نظر آتی ہے وہ مثال ہے اور اللہ اپنی ذات کے لیے مثالیں بیان تو کرتا ہے، لیکن مثل سے ہے۔ تو پاک۔ دوم یہ کہ ایک جماعت نے اللہ کا دیدار محال بتایا ہے کیونکہ خواب میں جو نظر آتا ہے وہ خیال و مثال ہے اور ذاتِ قدیم کے لیے یہ دونوں محال ہیں۔ سوم مذکورہ بالا جواب دینے والے نے جو جواب دیا ہے، وہ بالکل صحیح ہے۔" فتاوی کی عبارت ختم ہوئی۔

عارفِ باللہ عبداللہ بن ابو جمرہ نے اپنی کتاب "بہجۃ النفوس" میں جو ان کی مختصر البخاری کی شرح ہے حضور علیہ السلام کے ارشاد

تُسَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْنُوْا بِکُنْیَتِیْ وَمَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ صُوْرَتِیْ فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: میرے نام پر نام رکھو، اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔"

کے تحت لکھا ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے جس صورت میں شیطان نہیں آسکتا، وہ صورتِ پاک ہے جو حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت تھی یہاں تک کہ (صحابہ کرام نے) فرمایا اس وقت سرکار کی ڈاڑھی مبارک میں چند سفید بال تھے کچھ لوگوں نے تو یہ بھی کہہ دیا ہے کہ شیطان اس وقت سرکار کی صورت اختیار نہیں کر سکتا جب "خیر زمان" کے گھر میں زیارت ہو، یہ کہنا عام حدیث پر زبردستی اپنا فیصلہ ٹھونسنا ہے اور وسیع رحمت کو تنگ کرنا ہے کچھ نے کہا کہ شیطان حضور علیہ السلام کی سنت

Marfat.com

میں کسی صورت میں کہیں اور بھی نہیں آسکتا۔ سو جس نے سرکار کو اچھی صورت میں دیکھا، تو یہ دراصل دیکھنے والے کے دین کا حسن ہے اور اگر سرکار کا کوئی عیب دار عضو دیکھتا ہے تو یہ عیب بھی دیکھنے والے میں ہے۔ کہ اس کے دین میں خرابی ہے۔ اور یہی بات حق ہے، اس کا تجربہ کیا گیا ہے، واقعی یہی اسلوب ہوتا ہے۔ برابر برابر۔ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے حضور علیہ السلام کے دیدار کے سلسلہ میں بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا یہاں تک کہ دیدار کرنے والے کو اپنی دینی حالت معلوم ہو جاتی ہے۔

آئینہ مصقول دوست

کیونکہ آپ نور ہیں اور آپ کی مثال ایک شفاف آئینہ کی ہے کہ دیکھنے والے کی خوبصورتی یا بدصورتی اس میں منعکس ہو جاتی ہے۔ خود آئینہ بہترین حالت میں ہوتا ہے، اس میں عیب یا خرابی نہیں ہوتی۔ محققین نے یہی بات آپ کے کلام کے متعلق لکھی ہے کہ اگر خواب میں سرکار کی زبان مبارک سے سنت کے مطابق بات سنتا ہے تو یہ حق ہے اور اگر خلافِ سنت سنتا ہے تو خرابی سننے والے کے سننے میں ہے۔ کہ وہ سرکار تو اپنی خواہش سے بولتے ہی نہیں، جو فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے اگر یہ کلام اللہ کے سوا کسی اور کا ہوتا تو لوگ اس میں بکثرت اختلاف پاتے "پس ذاتِ پاک کی زیارت حق ہے اور کبھی دیکھنے والے کے کان میں خرابی ہوتی ہے، یہ وہ حقیقت ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

ایک اہم سوال

(عارفِ باللہ عبداللہ) رحمۃ اللہ فرماتے ہیں "دل والے بسا اوقات حضور علیہ السلام کو بعض سجی یا اجتماعی محافل میں، اپنے طریقہ مبارک کے مطابق، اپنے دل اور باطن میں حاضر کرتے اور آپ کی صورت مبارکہ کا تصور کرتے ہیں جیسے خواب میں ہوتا ہے، پھر اسی کیفیت میں وہ سرکار سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ آیا دل اس کیفیت کو برداشت کر سکتے ہیں؟ اور کیا ایسا حقیقت میں ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب

پس جان۔ لیجیے اللہ ہم اور تم کو توفیق دے کہ اہل دل کی قلبی کیفیات

Marfat.com

حق ہیں جیسا کہ شرعی دلائل سے ثابت ہے اور دوسروں کے مشاہدہ سے یہ زیادہ سچا ہوتا ہے کیونکہ اللہ نے ان کو اپنے نور اور برکت سے نوازا ہے حضور علیہ السلام کی طرف سے اس بارے میں کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ باقی اچھے یا برے کو آپ کا دیدار ہو جانا حق ہے۔ پھر جہاں یہ دونوں غفلتیں جمع ہو جائیں (کہ بندہ اہل دل بھی ہو اور نیک بھی ہو) تو کیا کہنا اس سے تو اس کی سچائی کی مزید تائید ہو جاتی ہے لوگوں کی قلبی کیفیات ہم نے کتاب کے کسی دوسرے مقام پر بیان کی ہیں۔ پھر جب ہماری مذکورہ دونوں باتیں جمع ہو جائیں یعنی آنکھوں میں صورتِ مبارکہ ہو اور کانوں میں آپ کی آواز رس گھول رہی ہو تو اس کیفیت کی تصدیق پر قرآن و سنت دونوں کے دلائل جمع ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام کا یہ فرمان بھی کافی ہے :۔

[إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ۔ ترجمہ: شیطان میرے جیسی صورت نہیں بنا سکتا"

یہ لفظ عام ہے اور اپنے عموم پر محمول ہے اور حضور علیہ السلام نے طریقِ باطل کی جو نفی کر دی ہے۔ جو شیطانی راستہ تھا، اب صرف حق باقی رہ گیا، لیکن ایک شرط کے ساتھ، وہ یہ کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول پر پیش کرنے موافق ہو تو بہتر ورنہ چھوڑ دے الخ اور اپنی شرح مذکور میں اس ارشاد نبوی کے تحت :۔

"کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا۔"

اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا"

فرمایا ظاہری حدیث دو حکموں پر دلالت کرتی ہے۔ ایک یہ کہ جس شخص نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا۔ دوسرا یہ خبر دی کہ شیطان حضور علیہ السلام کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اس پر کئی وجوہ سے کلام ہو سکتا ہے۔ اوّل۔ کیا یہ بات سرکار کی زندگی میں، اور وفات کے بعد دونوں حالتوں

Marfat.com

میں عام ہے یا حیاتِ ظاہری سے خاص ہے۔۔ دوم۔ کیا دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کی شکل شیطان اختیار کر سکتا ہے۔ اور کیا خواب میں ان کی صورت میں آسکتا ہے؟ اللہ کے درود وسلام سرکار پر بھی اور ان سب پر بھی۔ یا یہ حضور علیہ السلام کی خصوصیات میں سے ہے۔ سوم۔ یہ دیکھنے والے کے لیے ہے یا جس میں لیاقت ہو اور آپ کی سنت کی پیروی پائی جاتی ہو۔ ہمارا یہ سوال کہ کیا یہ حکم حیاتِ ظاہری اور وفات کے بعد ہر حال میں عام ہے یا صرف حیاتِ ظاہری سے مختص ہے؟ سو لفظ تو عموم کا فائدہ دے رہا ہے جو خصوص کا دعویٰ کرے وہ سرکار کی طرف سے کوئی مخصص پیش نہیں کر سکتا۔

عقل نارسا بعض لوگوں نے اس عموم کی تصدیق نہیں کی اور وہی کہا جو ان کی عقل کا فیصلہ تھا کہ دار البقاء والا دار الفناء میں کیسے نظر آسکتا ہے۔ حالانکہ اس قول میں دو بڑی خرابیاں ہیں۔ اوّل یہ کہ اس سچی سرکار (الصادق) صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو جھٹلانا لازم آتا ہے، جو اپنی خواہش نفس سے کبھی بولتے ہی نہیں۔ دوسری یہ کہ قدرت والے کی قدرت سے ناواقفی اور اس کی عاجزی ثابت کر رہا ہے۔ گویا اس شخص نے وہ بیان نہیں سنا جو سورہ البقرہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کیسے بیان فرماتا ہے

فَقُلْنَا	ترجمہ: ہم نے کہا گائے کے گوشت
بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ	کے ٹکڑے سے مُردے کو مارو یونہی
يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى	اللہ مُردے زندہ کرتا ہے"

پس مُردے کی قبر یا اس کے جسم کو گائے کے ٹکڑے سے مارا گیا تو صحیح سالم اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنا قاتل بتا دیا اور یہ واقعہ اہلِ علم کی تصریح کے مطابق قتل کے چالیس برس بعد ہوا۔ کیونکہ گائے کا حکم دیا گیا تھا اس کی تلاش میں بنی اسرائیل کو چالیس برس لگے تھے پھر کہیں جا کر ملی اسی طرح اسی سورہ بقرہ میں عزیز علیہ السلام کے واقعہ میں،

Marfat.com

اور اسی صورت بقرہ میں ابراہیم علیہ السلام کو چار پرندوں کے زندہ کرنے کا واقعہ موجود ہے اور اللہ نے ان کا حال کیسی وضاحت سے بیان فرمایا۔ پس جس ذات نے مُردے کو گائے کے ٹکڑے سے مارنا اس کی زندگی کا سبب بنایا، اور دعائے ابراہیم علیہ السلام کو پرندوں کی زندگی کا سبب بنایا اور عزیز علیہ السلام کے تعجب کو ان کی اور ان کی گدھے کی زندگی کا سبب بنایا، حالانکہ سو سال تک وفات پائے رہے۔ وہ ذات اس پر بھی قادر ہے کہ خواب میں سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو، بیداری میں زیارت کا سبب بنا دے۔

وفات کے بعد بیداری میں زیارت رسول صلے اللہ علیہ وسلم

بعض صحابہ کرام سے روایت کی جاتی ہے اور میرے خیال میں وہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ پھر یہ حدیث یاد آگئی اور سوچ میں ڈوب گئے۔ پھر حضور علیہ السلام کی بعض ازواجِ مطہرات کے پاس حاضر ہوئے میرا خیال ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا تھیں اور سب بات ان کو بتا دی۔ وہ اٹھیں اور ان کے لیے ایک جُبّہ اور آئینہ لائیں اور ان سے فرمایا، یہ حضور علیہ السلام کا جبہ (قمیض) اور یہ آپ کا آئینہ ہے فرمایا میں نے آئینے میں دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت نورانی نظر آئی، اور میری صورت نظر نہ آئی۔ سلف و خلف کی ایک جماعت کا ذکر ہمیشہ ملتا ہے۔ کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا وہ اس حدیث کو ظاہر پر محمول کرتی تھی، لہٰذا بعد میں بیداری میں بھی ان کو سرکار کا دیدار نصیب ہوا، اور انہوں نے کچھ پریشانیوں کا آپ سے سوال کیا، تو آپ نے ان کے دُور ہونے کی خبر دی۔ اور ایسے کلمات بتائے جن سے وہ پریشانیاں ختم ہو جائیں اور بغیر کسی کمی بیشی کے ایسا ہی ہوا۔

منکر کا حکم

اس کا انکار کرنے والا، دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو کراماتِ اولیاء کی تصدیق کرتا ہے یا ان کو جھٹلاتا ہے اگر جھٹلانے والوں میں سے ہے تو اس سے گفتگو ختم کر دو۔ کیونکہ وہ ایسی حقیقت کا ہے جس کو اکتساب اور سُنّت واضح دلائل سے ثابت

Marfat.com

کر رہے ہیں اور اس پر ہم نے ابتدائے کتاب میں کلام کیا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے کافی کچھ بیان کر دیا ہے اور اگر کرامات اولیاء کی تصدیق کرتا ہے تو یہ وہی چیز ہے (جسے ہم ثابت کر رہے ہیں) کیونکہ اولیاء کرام کے لیے خرق عادت کے طور پر کائنات بالا و پست میں ایسے متعدد حقائق منکشف ہوتے ہیں، پس کرامت کی تصدیق کر کے اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ رہی ہماری یہ بات کہ کیا تمام انبیائے کرام صلی اللہ علیہم وسلم کا ایسا ہی ہے جیسا حضور علیہ السلام کا، کہ شیطان ان کی شکل میں نہیں آسکتا؟ یا یہ سرکار کا خاصہ ہے۔ سو یہ حدیث میں نہ عموم پر کوئی قطعی دلیل ہے اور نہ خصوص پر، اور نہ یہ باتیں عقل و قیاس سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

ایک ضروری وضاحت

ہاں اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی جو عظمت ہے وہ بتاتی ہے کہ یہ عنایت سب کے لیے عام ہے۔ کیونکہ انبیائے کرام صلوٰت اللہ وسلامہ علیہم شیطان اور اس کے گروہ کے اثرات زائل کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ پس بتایا گیا کہ شیطان ان کی بابرکت صورتیں اختیار نہیں کر سکتا جیسے حضور علیہ السلام نے اپنی اور دیگر انبیائے کرام کی یہ عزت و عظمت بیان فرمائی کہ زمین پر ان سب کے گوشت حرام ہیں، یہاں تک کہ جس طرح ان کو سپرد زمین کیا گیا اسی حالت میں وہ انہیں باہر نکالے گی یونہی اس عزت و عظمت میں بھی وہ سرکار سے مساوی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اب ہم اس بات کو لیتے ہیں کیا یہ حکم عام ہے ہر اس شخص کے لیے جو آپ کو خواب میں دیکھے؟ جان لیجیے، قطعی خبر اور خصوصی بات جس کی طرف شرعی دلائل و قواعد سے اشارہ ملتا ہے کہ یہ حکم اہل توفیق کے لیے ہے کے لیے امید کی جا سکتی ہے کیونکہ ان کا انجام کیونکہ ان کا انسجام معلوم نہیں۔ ممکن ہے سعادت ان کے لیے مقدر ہو چکی ہے۔ ہم قطعی طور پر ان کی بہتری سے مایوس بھی نہیں، خصوصاً جب کہ نبی علیہ السلام کا یہ قول موجود ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی جنتیوں کا سا عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں بالشت بھر یا ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس کا لکھا آگے بڑھتا ہے بس وہ جنتیوں کا سا عمل

Marfat.com

اختیار کرلیتا ہے اور بے شک تم سے ایک آدمی جنتیوں کا سا عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جہنم میں بالشت بھر یا ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر اس کا لکھا آگے بڑھتا ہے اور وہ جنتیوں کا سا عمل اختیار کرلیتا ہے" (بخاری و مسلم وغیرہما) لیکن جو شخص حضور علیہ السلام کے اس فرمان کو سچا تسلیم نہیں کرتا وہ کیسے آپ کی زیارت سے مشرف ہو سکتا ہے؟ دلائل کی روشنی میں تو یہ بہت دُور کی بات ہے۔

مخالفینِ سُنّت کا دعوٰی دیدار

لیکن جس آدمی میں حضور علیہ السلام کی سُنّت کی مخالفت پائی ہے آیا وہ سرکار کا دیدار کر سکتا ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ جب وہ دعوائے دیدار کرے تو یہ حق ہے یا نہیں؟ اس سے پہلے اس مسئلے پر بحث ہو چکی ہے کہ جس شخص کی خواب میں زیارت ناقابلِ یقین ہے اس کے لیے بیداری میں دیدار کیسے مانا جا سکتا ہے ویسے اس میں بحث کی کافی گنجائش ہے۔ اس حدیث میں یہ اشارہ بھی ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے اس بات کی خبر دی کہ آپ کی اُمّت میں آخری زمانہ میں ایسے آدمی بھی ہوں گے، جن کی تمنا ہو گی کہ وہ اپنے اہل و مال سے نکل کر سرکار کی زیارت حاصل کرے۔ تو کیا یہ ایسے لوگوں کے لیے بشارتِ عظمٰی ہے کہ جن نے آپ کو خواب میں دیکھا عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا۔ پس اسی اُمید پر ان سچے تصدیق کرنے والے اہلِ محبّت نے دولتِ دیدار حاصل کر لی اور اس حدیث کے مطابق ان کو سرکار کا دیدار مل گیا لیکن شک والوں کے یہاں قدم ٹھہرتے ہی نہیں۔ جن لوگوں کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے سرکار کی زیارت کی ہے جب تم ان کے حالات کی کُرید کرو گے تو تمہیں پتہ چلے گا کہ ایک تو وہ لوگ اس حدیث کی تصدیق کرتے تھے اور دوم وہ دوسروں کی بہ نسبت حضور علیہ السلام سے بڑھ چڑھ کر محبّت کرنے والے تھے۔

میرے نزدیک بعض حضرات جن کا اس حدیث پر بحث کرنے سے پہلے میں نے ذکر کیا ہے کہ ان کے نزدیک بغیر کسی شبہ کے یہ بات صحیح تر ہے" کہ انہوں نے اپنے ایک خواب میں

Marfat.com

حضوؐ علیہ السلام کو اپنی طرف خصوصی طور پر متوجہ دیکھا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس عنایتِ خاص کا مستحق کیونکر ٹھہرا۔؟ تو سرکار نے فرمایا، مجھ سے محبت جو کرتے ہو، پس اس بلند مرتبہ کی محبت کے سوا آپ نے کوئی وجہ نہیں بتائی، اس اشارہ کو اگر منکر سمجھ لے تو انکار نہ کرے وہ یوں کہ محب اپنے محبوب میں فانی ہوتا ہے۔ محبوب کی طرف مکمل توجہ اس کو اس دنیا اور جہان کے باشندوں سے دور کر دیتی ہے جب فانیوں میں اس کا شمار ہونے لگتا ہے تو وہ دار البقاء والوں سے جا ملتا ہے ان کو دیکھتا اور ان کے دیدار سے لذت اندوز ہوتا ہے یہاں اس کی جنت محض اس طرح ہوتی جیسے قبر کا ظاہر تو دنیا میں ہوتا ہے اور اس کا باطن آخرت سے متعلق ہوتا ہے کیونکہ قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے۔ اور بارہا قبر کے اوپر ایسے آثار نمودار ہوتے رہتے ہیں جو اندر کی اچھی یا بری کیفیت کی خبر دیتے ہیں اور سلف و خلف میں یہ حقیقت شہرت کے اس درجہ تک پہنچ چکی ہے کہ کسی حکایت و خبر کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں اور اس میں اللہ کی قدرت کی دلیل ہے کہ اس نے شیطان کو کس طرح قدرت دی کہ جو صورت چاہے اختیار کر لے، اور جس سے چاہے مشابہت اختیار کر لے۔ یہ مفہوم حضور علیہ السلام کے اس فرمان سے حاصل ہوتا ہے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا" یہ دلیل ہے کہ دوسروں کی مثل بن سکتا ہے۔ ایسا ہی فرشتوں کے متعلق آتا ہے، ان پر اللہ کا سلام ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو صورت چاہیں اختیار کر لیں اب شیطان اور ملائکہ کا حال دیکھو، کہ دونوں یہ عجیب و غریب وصف ملا ہے اسی لیے اہلِ توفیق نے ان کرامات پر توجہ نہیں دی، جن میں خرقِ عادت امور ہوں انہوں نے احکام شرع پر عمل کی توفیق مانگی ہے اور دنیا و آخرت میں اپنے لیے اللہ کا لطف مانگا ہے۔

کرامت کا ظہور اس لیے کہ خرقِ عادت تو کبھی صدیق اور زندیق دونوں کو حاصل ہو جاتی ہے، زندیق کے لیے مہلت اور گمراہی کے لیے، دونوں میں یعنی کرامت اور آزمائش و اغوا میں فرق صرف کتاب و سنت کی پیروی سے واضح ہوگا۔

Marfat.com

(کہ جہاں قرآن وسُنّت پر عمل ہوگا وہاں کرامت ہوگی ورنہ امتحان واغوا)

عارف باللہ عبداللہ بن ابوجمرہ رحمۃ اللہ نے اپنی شرح مذکور میں فرمان رسُول صلی اللہ علیہ وسلم "جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری صُورت اختیار نہیں کرسکتا" کی ایک روایت میں لَا یَتَخَیَّلُ اور اس سے پہلی میں یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ کے الفاظ آئے ہیں؟ تو ہم کہتے ہیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے بہتری کی، کہ دونوں حدیثوں کا مقصد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شیطان کی خواب دیکھنے والے کے ساتھ دو حالتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جس صورت اور جس حالت میں وہ خواب دیکھنے والے کے سامنے آنا چاہے آسکتا ہے لیکن رسُول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صُورت میں نہیں آسکتا۔ دوسری یہ کہ دیکھنے والے کو خیال گزرتا ہے کہ کوئی صُورت اس کو نظر آرہی، حالانکہ درحقیقت وہ شیطان کی اصل صورت ہوتی ہے، جس میں کوئی فرق نہیں ہوتا ایسے مشاہدات ان لوگوں کو زیادہ ہوتے ہیں جو اس دنیا میں جادو کا کاروبار کرتے ہیں کہ دیکھنے والے، چیزوں کو اصل شکل سے مختلف دیکھتے ہیں حالانکہ حقیقۃً شے میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس میں ان احادیث کی دلیل ہے جو ذرا پہلے ذکر کر آیا ہوں جہاں یہ سوال آیا تھا، کیا اسی سے ملا یا جائے گا اس صورت کو جو اہل برکت اور اہل دل لوگوں کے خیالات میں حضور علیہ السلام کی صورت آتی ہے، یا نہیں؟ یہ دلیل ہے کہ جس طرح شیطان حضور علیہ السلام کی صورت میں نہیں آسکتا۔ اسی طرح کلام اور خیال میں بھی اور کسی اور صورت میں بھی سرکار کی شکل میں سامنے نہیں آسکتا۔ کیونکہ جب غور کرو تو دو ہی صورتیں بنتی ہیں کہ یا ذات کی شکل میں ہو یا ذات کے علاوہ کلام۔ اشارہ یا دل میں بات آئے۔ یا خیال آئے تو پہلی حدیث نے بتایا کہ شیطان حضور علیہ السلام کی شکل اختیار نہیں کرسکتا جب کہ دوسروں کی شکل اختیار کرسکتا ہے۔ اس حدیث نے یہ بتایا کہ شیطان صُورت کے علاوہ بھی کوئی ایسی حالت اختیار نہیں کرسکتا جو حضور علیہ السلام پر دلالت کرے۔ مثلاً سرکار کی کوئی خصوصی صفت، کوئی مخصوص لمحہ، کوئی خطرہ یا اشاروں میں سے کوئی اشارہ۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے ان تمام احوال کے اختیار کرنے سے شیطان کو منع کر دیا ہے۔ اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سب کے ساتھ جو چاہے رویہ اختیار کرے اللہ تعالےٰ نے اسے یہ قدرت دے رکھی ہے۔ یہ بہت بڑی بشارت ہے۔ اس خیال میں ہمارے نبی علیہ السلام کے علاوہ باقی انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق جو بحث ہے گزشتہ بحث کی طرح ہے۔ اس سے پہلی حدیث کے ضمن میں۔ ان تمام باتوں میں وہ شرط ملحوظ ہو گی جو ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ ایسے مشاہدات میں جو امر۔ نہی۔ زجر۔ مخاطبت وغیرہ ہو گی، اسے سرکار کی سُنّت پر پیش کیا جائے گا۔ دیکھنے والے نے جو سُنا دیکھا اگر وہ سُنّت کے موافق ہے تو حق ہے اور جو سُنّت کے خلاف ہے۔ دیکھنے والے کا خلل ہے کہ سرکار تو اپنی خواہشِ نفسی سے بولتے ہی نہیں اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں بہت کچھ اختلاف محسوس کرتے۔ پس ذات مبارکہ کا دیدار حق ہے اور خرابی سُننے والے کے کان میں ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس میں ذرہ بھر شک نہیں۔ یونہی جس بحث میں ہم پڑے ہیں کہ نیک لوگوں کے خیالات میں جو سرکار کی صُورت مُبارک آتی ہے اور حضور علیہ السلام کا بیداری میں دیدار، اور آپ سے ہمکلامی اور وہ مشاہدات جو آپ کی طرف سے لوگوں تک پہنچتے ہیں، اور جو لوگوں کے دلوں میں آتے رہتے ہیں ان سب کو اللہ کی کتاب اور سرکار علیہ السلام کی سُنّت پر پیش کیا جائے گا جیسے گزر چکا ہے۔ اللہ ہی بہتری کی توفیق دینے والا ہے۔ اس میں قدرت والے کی قدرت کی واضح دلیل ہے جیسا کہ پہلے گزرا، اور اس میں سرکار سے محبت کرنے والوں اور آپ کی پیروی کرنے والوں کے لیے بشارت ہے کیونکہ جب آپ کی زیارت حق ہے تو جو آپ کی طرف سے اشارہ یا خطرہ سامنے آئے گا۔ سرکار۔ اس میں خود موجود ہوں گے اور وہ آپ کی طرف سے ہو گا۔ پس مذکورہ شرط کے ساتھ وہ حق ہے۔ پس ان کی خوشی مزید خوشی میں بدل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے احسان سے ہمیں دونوں جہاں میں ان میں شامل فرما دے۔ بخیر و عافیت۔ اس کے سوا کوئی رب نہیں۔"

شرح ابن ابی جمرہ کی عبارتیں ختم۔ میں نے اسی سے یہ نقل کیں۔

Marfat.com

علامہ ابن حجر نے اپنی شرح شمائل ترمذی میں نبی علیہ السلام کے اس قول کے تحت :
مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ حَقًّا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے :
لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ بِصُوْرَتِیْ ۔

بخاری کی ایک اور روایت میں ہے :
لَا یَتَکَوَّنُنِیْ ۔

ایک روایت میں ہے :
لَا یَتَرَاءَیْ بِیْ ۔

کہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ اگرچہ اللہ نے اس کو طاقت دی ہے کہ جو صورت چاہے اختیار کرلے مگر حضور علیہ السلام کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ ایک جماعت نے کہا، اس کا موقع محل یہ ہے۔ کہ جب حضور علیہ السلام کو اس صورت میں دیکھے جو واقعہ میں آپ کی تھی اور بعض نے اس میں یہ مبالغہ کیا کہ اس صورت میں جو بوقت وفات آپ کی تھی، انہی میں سے ابن سیرین رحمۃ اللہ ہیں۔ یہ صحیح بات ہے کہ جب خواب دیکھنے والا ان کے سامنے اپنا خواب بیان کرتا تو وہ دیکھنے والے سے کہتے جو کچھ تم نے دیکھا ہے میرے سامنے اسے بیان کرو۔ اگر غیر معروف صفت بیان کرتا تو کہتے تو نے حضور علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ عاصم ابن کلیب کی حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے جسے حاکم نے عمدہ سند سے بیان کیا ہے "کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے، انہوں نے کہا میرے سامنے بیان کرو۔ کہا کہ میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور سرکار کو ان کے مشابہ بتایا تو انہوں نے کہا تم نے یقیناً سرکار ہی کو دیکھا ہے۔ اس کے خلاف وہ حدیث نہیں کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، کہ میں ہر صورت میں نظر آسکتا ہوں"۔ کیونکہ یہ روایت ضعیف ہے۔ دوسروں نے کہا یہ کوئی شرط نہیں۔ ان میں ابن العربی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ان کے قول کا حاصل یہ ہے "حضور علیہ السلام کو مشہور صفت میں دیکھنا

Marfat.com

ادراک حقیقت ہے" اور دوسری صفت میں دیکھنا ادراک مثال ہے"۔ صحیح یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو زمین بدل نہیں سکتی۔ اس ذاتِ کریمہ کا ادراک حقیقت ہے اور صفات کو دیکھنا ادراک مثالی ہے اور اس فرمان کا مطلب کہ عنقریب مجھے دیکھے گا۔ تفسیر ہے مَنْ سَانِیْ کی جس نے مجھے دیکھا کیونکہ یہ حق اور غیب ہے اور یہ فرمان کہ گویا اس نے مجھے دیکھا" اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر جاگتے ہوئے مجھے دیکھا تو وہ بھی مجھے دیکھنا مطابق ہوتا جو اس نے خواب میں دیکھا۔ پس پہلا حق اور حقیقت ہے اور دوسرا حق اور تمثیل۔ یہ اس وقت ہے جب آپ کو مشہور صفت میں دیکھے۔ ورنہ مثال ہے اگر دیکھنے والا آپ کو اپنی طرف رُخ کیے دیکھتا ہے تو یہ بہتر ہے دیکھنے والے کے لیے، اور نہیں تو معاملہ برعکس ہے۔ ان میں سے قاضی عیاض رحمۃ اللہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ فَقَدْ رَاٰنِیْ یا فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ، اس کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس نے سرکار کو اس مشہور صورت میں دیکھا جو ظاہری زندگی میں آپ کی تھی۔ اس کا خواب حق ہے اور جس نے مشہور شکل کے خلاف دیکھا اس کا دیکھنا تاویلی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اعتراض کیا ہے اور فرمایا یہ بات کمزور ہے۔ صحیح یہ ہے کہ جس نے سرکار کو دیکھا اس نے آپ ہی کو دیکھا، تاہم اس سے کہ معروف صورت میں دیکھا یا غیر معروف میں۔ بعض حفاظ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ قاضی عیاض کا کلام اس کے خلاف نہیں، بلکہ ان کے کلام کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں انہوں نے حضور علیہ السلام کو ہی دیکھا ہے، لیکن پہلی صورت میں تعبیر و تاویل کی ضرورت نہیں اور دوسری صورت میں وہ خواب کی مناسب تعبیر کی محتاج ہو گی۔ ان میں سے الباقلانی وغیرہ ہیں۔ ان حضرات نے پہلے حضرات کو یہ الزام دیا ہے۔ کہ جو شخص حضور علیہ السلام کو ان کی اصل صورت کے خلاف دیکھتا ہے، اس کا خواب حقیقی خواب نہیں بلکہ پریشان کن خیال ہے، اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ خواب میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ دنیا کی حالت بیداری کے مطابق ہے۔ اب اگر کسی عارض کی بنا پر شیطان حضور علیہ السلام کی شکل اختیار کر لیتا تو یہ بات سرکار کے اس کے فرمان سے ٹکرائے گی کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ پس ہم

Marfat.com

یہی ہے۔کہ آپ کے دیدار کو یا آپ کی مناسب صفات کے مشاہدہ کو شیطانی دسترس سے محفوظ و مامون مانا جائے۔یہی بات آپ کی عزت و عصمت کے لائق تر ہے جیسے آپ بیداری میں شیطان سے معصوم و محفوظ ہیں پس صحیح یہ ہے کہ سرکار کا دیدار کسی حال میں باطل و غلط نہیں۔ بلکہ اپنی ذات کے لحاظ سے حق ہے اگرچہ حضورؐ کی اصل صفت کے خلاف دیکھے کیونکہ اس صورت کا تصور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔پس معلوم ہوا کہ صحیح و درست بعض حضرات کا وہی قول ہے کہ حضور علیہ السلام کا دیدار جس حال میں ہو حق ہے۔پھر اگر آپ اصل صورت میں ہیں خواہ وہ جوانی کی ہو، پختہ عمر کی ہو، بڑھاپے کی ہو یا آخری وقت کی ہو، تو کسی تاویل کی ضرورت نہیں ورنہ دیکھنے والے کی حالت کو دیکھ کر تعبیر کی صورت پڑے گی۔

نظر نظر میں فرق

بعض علماؒ نے کہا کہ اگر کوئی شخص حضور علیہ السلام کو خواب میں بڑھاپے کی حالت میں دیکھتا ہے تو یہ انتہائی صلح کی نشانی ہے اور اگر جوانی کی حالت میں دیکھتا ہے تو یہ انتہائی جنگ کی علامت ہے اور جس نے آپ کو مسکراتے دیکھا۔ تو یہ آپ کی سُنّت پر چلنے کی دلیل ہے اور بعض نے کہا جس کسی نے آپ کو اپنی اصل حالت و ہیئت پر دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی اچھائی، کمال جاہ اور دشمن کے مقابلے میں کامرانی کی علامت ہے اور جس نے آپ کو غیر حال میں دیکھا یعنی تیوڑی چڑھی صورت میں دیکھا، یہ دیکھنے والے کی بدحالی کی دلیل ہے (کہ آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے) ابن ابی جمرہ نے کہا حضور علیہ السلام کو اچھی صورت میں دیکھنا، دیکھنے والے کے دین کا حُسن ہے، اور اگر آپ کے بدن مُبارک پر کوئی نقص و عیب دیکھتا ہے تو یہ دیکھنے والے کے دین کی خرابی ہے۔کیونکہ آپ شفاف آئینے کی طرح ہیں کہ جو سامنے آتا ہے، اس میں منعکس ہو جاتا ہے اگرچہ آپ اپنی اصل کے لحاظ سے حسین تر اور کامل تر ہیں۔(بقول مولائے روم ؎

گفت من آئینہ مصقول دوست
ترکی و ہندی بہ بینہ آنکہ اوست)

Marfat.com

اور سرکار کے دیدار کے مسئلے میں یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ اسی سے دیکھنے والے کی پہچان ہوتی ہے۔ دوسروں نے کہا حضور علیہ السلام کی نسبت سے دیکھنے والوں کی حالت مختلف ہوتی ہے کیونکہ یہ دیکھنا آنکھ کا نہیں دل کا ہوتا ہے اور دل کے دیکھنے میں آدمی محدود نہیں ہوتا۔ بلکہ شرق و غرب اور اونچ نیچ سب نظر آتا ہے۔ جیسے تم آئینے میں شکل دیکھتے ہو، جب آئینہ اپنی جگہ سے منتقل نہ ہو، مثلاً ایک آدمی سرکار کو بوڑھا دیکھتا ہے اور دوسرا جوان۔ ایک وقت میں، یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک صورت میں مختلف زاویوں سے دیکھا جائے اور مختلف آلات سے دیکھا جائے تو شکل، مقدار۔ چھوٹا۔ بڑا۔ لمبا۔ چوڑا۔ ٹیڑھا۔ سیدھا، مختلف صورتیں نظر آئیں گی۔ (آج کل رنگین کیمرہ، بلیک اینڈ وائٹ کیمرہ اور تصویر کے مختلف پوز، ٹی۔ وی وغیرہ پر دیکھے جا سکتے ہیں) اس سے معلوم ہوا کہ ایک وقت میں، دو دو دار کے مختلف مقامات پر، مختلف اوصاف میں آپ کا نظر آنا بالکل جائز ہے۔ اس سوال (کہ حضور کا دیدار مختلف رنگوں میں کیوں ہوتا ہے؟) کا جواب الزرکشی نے بھی دیا ہے۔

علامہ زرکشی کا ایمان افروز واقعہ

حضور علیہ السلام چراغ اور نور ہیں سو دنیا میں سورج حضور علیہ السلام کے تمام عالمین میں نور ہونے کی مثال ہے تو جس طرح اہل شرق و غرب آن واحد میں مختلف صفات میں سورج کو دیکھتے ہیں، یہی حال حضور علیہ السلام کا ہے

غلو و حماقت

اور جیسا کہ ابن العربی نے کہا غلو اور حماقت، بعض لوگوں کی یہ بات ہے کہ خواب میں جو نظر آتا ہے یہ سر کی آنکھ سے نظر آتا ہے حالانکہ بعض متکلمین نے اس دیکھنے کو دل کی دو آنکھوں سے مختص کیا ہے جو ایک قسم کا مجاز ہے

حسن محبوب کی جلوہ بیزیاں

ابن ابی جمرہ البارزی اور الیافعی وغیرہ نے بزرگ کی ایک جماعت سے یہ حکایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو بیداری میں دیکھا یونہی حضور علیہ السلام کا دیدار بڑے بڑے

Marfat.com

علمائے منقول ہے۔ جیسے امام عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ، جیسا کہ عوارف المعارف میں ہے۔ اور امام ابوالحسن شاذلی۔ جیسے ان کا بیان نقل کیا ہے تاج ابن عطا اللہ نے اور ان کے ساتھی ابو العباس المرسی، امام علی وفائی، قطب قسطلانی، اور سید نورالدین ایجی، اسی مسلک پر ہیں امام غزالی، وہ اپنی کتاب المنقذ من الضلال میں فرماتے ہیں "اہل دل بیداری میں فرشتوں اور ارواح انبیا کو دیکھتے، آوازیں سنتے اور فوائد حاصل کرتے"۔ غزالی کا کلام ختم ہوا۔ اہل نے جو دعوٰی کیا ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ حضور علیہ السلام قبر شریف سے باہر نکلیں غلط ہے۔ اس لیے کہ اولیاء کی کرامات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالٰے ان سے پردے چاک کر دیتا ہے پس عقلاً، شرعاً، عادتاً کوئی مانع نہیں کہ ولی انتہائی مشرق و مغرب میں ہو اور اللہ اس کی عزت افزائی فرماتے ہوئے اس ولی اور اپنی قبر اطہر میں تشریف فرما نبی علیہ السلام کے درمیان سے تمام پردے اور ستر اٹھا دے کہ وہ پردے شیشے کی طرح ہو جائیں۔ کہ پیچھے والی ہر چیز نظر آئے اب دیکھنے والے کی نظر سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑے گی اور ہمارا یقین ہے کہ حضور علیہ السلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں تو جب کسی انسان کی اس طرح عزت افزائی ہو سکتی ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کو دیکھے، تو پھر سرکار سے ہمکلامی کے شرف سے کیوں مشرف نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا آپ سے کلام کرنے اور مسائل کا سوال کرنے اور سرکار سے جواب حاصل کرنے میں کوئی مانع نہیں۔ اس تمام پر نہ شرعاً انکار ہو سکتا ہے اور نہ عقلاً۔

علامہ ابن حجر عسقلانی کا اشکال

فتح الباری کے مصنف (ابن حجر عسقلانی) نے کہا یہ بات بہت مشکل ہے اور اس حدیث کو ظاہری معنی پر محمول کیا جائے تو یہ تمام، خواب میں دیدار کرنے والے صحابہ ہوں گے، اور مقام صحبت قیامت تک باقی رہے گا۔ (حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں) اس کا رد اس طرح کیا جائے گا کہ ہم نے اس مسئلہ کی علمی بحث کر دی ہے اور

Marfat.com

ہماری اس تقریر پر کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔

اس کا حل رہا یہ دعویٰ کہ دیدار ہونے سے صحابی ہونا لازم آتا ہے، بے محل ہے۔ ہر محل ہو بھی کس طرح ؟ کہ صحابی ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس نے سرکار کو (دنیوی ظاہری) زندگی میں دیکھا ہو (یا بات کی ہو، صحبت کی ہو) یہاں تک کہ علماء نے ان لوگوں کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا ہے جنہوں نے وفات کے بعد تدفین سے پہلے آپ کو دیکھا کہ انہیں صحابی کہا جائے یا نہیں ؟ علاوہ ازیں یہ بات خارق عادت ہے، اور ایسے امور کے لیے قواعد شرع بدلے نہیں جاتے۔

ایک اور بحث اس میں یہ تنازع بھی کیا گیا ہے کہ یہ بات کسی صحابی کی بیان نہیں کی جاتی۔ نہ بعد والوں کی اور یہ کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آپ کی وفات پر اتنا شدید صدمہ پہنچا کہ اسی سے چھ ماہ بعد ان کی وفات ہو گئی۔ حالانکہ ان کا گھر سرکار کی قبر شریف کے پاس تھا اور اس مدت میں سرکار کی زیارت نصیب ہونا منقول نہیں۔

اس کا رد اس کا رد یوں کیا جائے گا عدم نقل عدم وقوع کو مستلزم نہیں، یعنی کسی بات کا منقول نہ ہونا، اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ لہٰذا یہ کوئی دلیل نہیں جیسے کہ یہ قاعدہ اپنی جگہ مقرر ہے۔ یونہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شدت غم سے فوت ہونا۔ (اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اس مدت میں ان کو سرکار کا دیدار نہیں ہوا) کیونکہ کبھی کم درجے والے کو ایسی نعمت سے نوازا جاتا ہے جس سے بڑے مرتبے والے بھی رہ جاتے، اور اولیاء اللہ کو جو سرکار کا دیدار حاصل ہوتا رہا، اس میں ابدل کی یہ تاویل کی کہ یہ دیدار ان کو درحقیقت غائبانہ طور پر ہوا (محض خیالی، جس کو وہ بیداری سمجھ بیٹھے۔ اس میں ان اکابر کے متعلق بدگمانی ہے کہ ان کو خیالی اور بیداری کے دیکھنے میں شبہ ہو گیا۔ حالانکہ ایسی بدگمانی تو کمتر عقل والوں کے متعلق بھی نہیں کی جا سکتی چہ جائیکہ اکابر سے۔ اور اس کا عارف باللہ ابوالعباس المرسی کے اس قول پر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اوجھل ہوں تو اپنے آپ کو مسلمان

Marfat.com

نہیں سمجھا" یہ عجیب تاویل کی کہ یہاں مجازی معنی مُراد ہے یعنی اُدجمل ہونے سے مراد غافل ہونا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ حضور علیہ السلام کی ذات آنکھوں سے اُدجمل ہو جائے، کہ نظروں سے اُدجمل ہونا تو محال ہے۔ پس اس سے کہا جائے کہ تیری مراد اگر استحالہ عقلی ہے تو یہ باطل ہے اور استحالہ شرعی مُراد ہے تو کس دلیل یا قاعدہ سے تُو نے یہ مفہوم اخذ کیا؟ نہیں ہرگز اس میں کوئی استحالہ نہیں جیسے ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے"۔ ابن حجر کا کلام شرح شمائل سے ختم ہوا۔

اور "خاتمۃ الفتاوی" میں انہی کی عبارت اس سوال کے جواب میں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں ہو سکتی ہے؟ جواب دیتے ہیں ایک جماعت نے اس کا انکار کیا ہے اور دوسروں نے اس کو جائز کہا ہے اور یہی حق ہے اس کی خبر ان نیک لوگوں نے دی ہے جنہیں جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی جا سکتی۔ بلکہ حدیث بخاری سے استدلال کیا۔

"من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ" ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب بیداری میں دیکھے گا۔

یعنی سر کی آنکھوں سے اور کہا گیا ہے، دل کی آنکھوں سے اور قیامت کے دن کا احتمال کرنا بیدار سے دُور کی بات ہے علاوہ ازیں اس قید کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہاں تو سرکار کی ساری اُمّت زیارت سے بہرہ ور ہو گی۔ خواہ کسی نے خواب میں آپ کو دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ اور صحیح بخاری کی منتخب احادیث کی جو شرح ابن ابو جمرہ نے کی ہے، اس میں بھی اس حدیث میں عام کو ترجیح دی گئی ہے ظاہری زندگی میں ہو یا بعد وفات۔ سُنّت پر چلنے والا ہو یا نہ، اور حضور علیہ السلام کے قید لگائے بغیر جو قید لگائے غلط ہے۔ پھر اس کے منکر کو الزام دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک تو وہ سچے (نبی) کی سچی بات کی تصدیق نہیں کرتا اور دوسرے قادر (اللہ) کی قدرت سے جاہل ہے۔ تیسرے وہ کراماتِ اولیاء کا منکر ہے۔ حالانکہ وہ قرآن و سُنّت واضح سے ثابت ہیں" اور عموم سے مُراد یہ ہے کہ جس نے بھی خواب میں، خواہ ایک مرتبہ دیکھا، بیداری میں زیارت کرے گا تاکہ حضور علیہ السلام کا وعدہ سچا ثابت ہو جس میں خلاف

Marfat.com

نہیں ہو سکتا۔ اور عوام کو اکثر یہ سعادت مرنے سے پہلے، مرنے سے ذرا پہلے حاصل ہوتی ہے۔ پس جب تک سرکار کی ان کو زیارت نہ ہو جائے رُوح نہیں نکلتی۔ یہ ہے ایفائے وعدہ۔ باقی دوسرے لوگ (جنہوں نے خواب میں زیارت نہیں کی) ان کو اس سے پہلے ان کی اہلیت، عقل اور اتباعِ سُنّت کے مطابق کم یا زیادہ یہ سعادت حاصل ہو سکتی ہے کہ اس میں کوئی بڑا مانع خلل انداز نہیں۔ صحیح مسلم میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کو بواسیر کی تکلیف تھی اور آپ اس پر صبر کرتے تھے، اس کے صلہ میں فرشتے آپ کو سلام کرنے حاضر ہوتے تھے۔ جب آپ نے اس کو داغ دیا فرشتوں کا سلام ختم ہو گیا۔ پھر جب داغ دینا ترک کر دیا یعنی ٹھیک ہو گئے، جیسا کہ صحیح روایت میں ہے۔ ان کا سلام پھر لوٹ آیا" شدید ضرورت کے باوجود، اپنی عادتِ شریفہ کے خلاف، داغنے سے ان کا سلام ختم ہو گیا، کہ یہ توکل تسلیم، اور صبر کے خلاف تھا۔ بیہقی کی روایت میں ہے کہ فرشتے آپ سے مصافحہ کرتے تھے، جب آپ نے داغ دیا تو وہ الگ ہو گئے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کتاب المنقذ من الضلال میں صوفیائے کرام کی تعریف کرتے اور ان کو بہترین مخلوق قرار دینے کے بعد فرمایا، یہاں تک کہ وہ بیداری میں فرشتوں اور ارواح انبیاء کو دیکھتے، ان کی آواز سُنتے، اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ پھر صورتوں اور مثالوں سے یہ حال ترقی کر کے اس مقام پر پہنچتا ہے جس کے بیان سے زبان قاصر ہے" ان کے شاگرد ابوبکر بن العربی مالکی نے فرمایا: "انبیاء اور ملائکہ کو دیکھنا اور ان کا کلام سُننا ممکن ہے مومن کے لیے بطور کرامت اور کافر کے لیے بطور عقوبت (سزا)۔ ابن الحاج مالکی کی کتاب المدخل میں ہے بیداری میں حضور علیہ السلام کا دیدار تنگ دروازہ ہے اور کم ہی کسی کو حاصل ہوتا ہے ہاں جن کا وجود اس زمانہ میں نادر بلکہ معدوم ہو گیا ہے، حالانکہ ہم اس کے حصول کا ان اکابر کے لیے انکار نہیں کرتے جن کے ظاہر و باطن کو اللہ نے محفوظ فرمایا ہے۔ فرمایا بعض علماء ظواہر نے اس کا اس بنا پر انکار کیا ہے کہ فانی آنکھ باقی ذات کو نہیں دیکھ سکتی حضور علیہ السلام عالم

Marfat.com

بقائیں ہیں اور دیکھنے والا دارِ فنا میں۔ اس کا رد اس طرح کیا گیا ہے کہ جب ایماندار مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے۔ حالانکہ اللہ سبحانہٗ مرتا نہیں، حالانکہ بیک وقت ستر آدمی مرتے ہیں بلکہ ہزاروں بیہقی نے اس کے رد کی طرف یوں اشارہ کیا ہے کہ ہمارے نبی علیہ السلام نے معراج کی رات تمام نبیوں کو دیکھا۔ الیارزی نے کہا، ہمارے زمانے اور ہم سے پہلے زمانے کے اولیاؑ کے متعلق سُنا جاتا ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو وفات کے بعد حالتِ بیداری میں دیکھا۔

مصر میں مہنگائی اور مزار ابراہیم علیہ السلام

الیافعی وغیرہ نے شیخ کبیر ابو عبداللہ قرشی سے نقل کیا ہے کہ مصر میں سخت مہنگائی ہو گئی، آپ اپنے رفقاؑ کے ہمراہ مصروف دُعا ہوئے۔ تو کہا گیا کہ دُعا مت کرو، اس بارے میں تم میں سے کسی کی دُعا نہیں سُنی جائے گی فرمایا کہ میں شام کے سفر پر روانہ ہو گیا جب میں خلیل علیہ السلام کے مزار مُبارک کے قریب پہنچا، ہمارے نبی اور آپ پر افضل درود و سلام ہو، تو آپ سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اپنے ہاں میری یہ مہمانی فرمائیں کہ اہل مصر کے لیے دُعا فرما دیں آپ نے ان کے لیے دُعا فرمائی۔ اللہ نے مہنگائی ان سے دور فرما دی۔ الیافعی نے کہا، یہ جو فرمایا کہ خلیل علیہ السلام سے میری ملاقات ہو گئی" یہ بات حق ہے۔ اس کا انکار صرف وہ کرے گا جن کو ان احوال کی خبر نہیں، جن سے یہ حضرات زمین و آسمان کی ہر چیز کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام کو مُردہ حالت میں نہیں، زندہ دیکھتے ہیں، جیسے حضور علیہ السلام کی ایک جماعت آسمانوں میں دیکھی اور ان کی باتیں سُنیں، اور یہ بات طے ہے کہ جو کچھ انبیاؑ کے لیے بطور معجزہ جائز ہے وہ اولیاؑ کے لیے بطور کرامت جائز ہے بشرطیکہ اس میں تحدی نہ ہو۔ ابن الملقن نے طبقات الاولیاؑ، میں یہ حکایت نقل کی ہے کہ۔

غوثِ اعظم اور زیارت مُصطفٰے

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

فرمایا میں نے نماز ظہر سے پہلے نبی علیہ السلام کو دیکھا، فرمایا بیٹا بولتے کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا ابا حضورؐ، میں عجمی آدمی ہوں فصحائے بغداد کے سامنے کیسے بولوں؟۔ فرمایا منہ کھولو، فرماتے ہیں میں نے منہ کھولا، تو آپ نے سات مرتبہ اس میں لعاب مبارک ڈالا اور فرمایا لوگوں سے خطاب کرو اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلاؤ"، میں نماز ظہر پڑھ کر (منبر) پر بیٹھ گیا، مخلوق بے شمار تھی مجھ پر رعب طاری ہو گیا۔ اور میں کانپنے لگا۔ اتنے میں اپنے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں کھڑے پایا۔ فرمایا بیٹا! بولتے کیوں نہیں؟ میں نے کہا ابا حضورؐ! مجھ پر کپکپی طاری ہے فرمایا اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو آپ نے چھ مرتبہ لعاب ڈالا۔ میں نے عرض کیا، سات بار پوری نہیں کرتے؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ہے۔ پھر وہ مجھ سے اوجھل ہو گئے اور میں نے بولنا شروع کر دیا"۔ ان کے علاوہ صوفیا کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جن میں سے ہر ایک کو کثرت سے حضور علیہ السلام کی زیارت ہوتی تھی۔ بیداری میں بھی اور خواب میں بھی۔ ان میں سے ایک کمال ادفوی کا ذکر فرمایا، جن سے ابن الدقیق وغیرہ نے یہ بات لی۔ تاج بن عطا اللہ نے اپنے شیخ کامل عارف ابوالعباس المرسی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ میں نے اپنے ان دو ہاتھوں سے حضورؐ علیہ السلام سے مصافحہ کیا ہے۔ ابن فارس نے سیدی علی وفا سے یہ حکایت نقل کی ہے کہ فرمایا میں پانچ سال کی عمر میں ایک شخص سے قرآن مجید پڑھا کرتا تھا ایک دفعہ میں اس کے پاس آیا تو نبی علیہ السلام کو نیند میں نہیں، بیداری میں دیکھا، آپ پر سفید سوتی قمیص تھی۔ پھر میں نے وہی قمیص اپنے جسم پر دیکھیں۔ مجھ سے فرمایا پڑھو میں نے آپ کے سامنے سورۂ والضحیٰ اور الم نشرح پڑھی پھر آنکھوں سے اوجھل ہو گئے پھر جب میری عمر اکیس سال تھی میں مقام قرافہ، میں نے صبح کی نماز کی تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے سامنے نبی علیہ السلام کو دیکھا آپ نے مجھ سے معانقہ فرمایا اور فرمایا "اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کیا کرو"۔ اسی وقت سے مجھے زبان ملی"۔

Marfat.com

اس سلسلہ میں اولیاءُ اللہ کی حکایات بہت زیادہ ہیں اور اس کا انکار کوئی ضدی یا بے نصیب ہی کر سکتا ہے۔ ابن العربی کے حوالہ سے جو بات گزری ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ علیہ السلام کی اکثر زیارت دل سے ہوتی ہے پھر دل سے، لیکن یہ دیکھنا عام دیکھنا نہیں یہ اتحاد حالی اور حالتِ برزخی ہوتی ہے اور وجدانی کیفیت ہوتی ہے۔ پس اس کی حقیقت قال سے بیان نہیں حال سے محسوس کی جا سکتی ہے" یونہی کہا گیا ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دیدار سے مُراد وہی دیدار ہو جو عرفِ عام میں دیدار کہلاتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک جماعت حضورؐ علیہ السلام کو دیکھے یا دیکھنے والوں اور سرکار کے درمیان سے پردے اُٹھ جائیں، سرکار اپنی قبرِ انور میں ہوں، پس دیکھنے والا حقیقۃً، زندہ حالت میں حضورؐ کی زیارت کرے کہ اس میں کوئی استحالہ نہیں۔ لیکن عموماً صورت ذاتیہ نہیں مثالیہ نظر آتی ہے۔ امام غزالی کا قول بھی اسی پر محمول کیا جائے گا۔ کہ مُراد بدن اور جسم کا دیکھنا نہیں بلکہ اس کی مثال ہے۔ یہ مثال ایک آلہ بنتی ہے اس حقیقت تک پہنچنے کا جو سرکار کی ذات میں ہے آلہ یا حقیقی ہوتا ہے یا خیالی۔ اور نفس متخیل کا خیال نہیں ہوتا۔ پس جو شکل اس نے دیکھی ہے وہ نہ تو رُوحِ مُصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے، نہ بعینہٖ ذاتِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم۔ بلکہ تحقیق یہ ہے کہ وہ آپ کی مثال ہے فرمایا کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو آدمی کو خواب میں حاصل ہوتا ہے اب اللہ تعالیٰ کی ذات تو شکل و صورت سے پاک ہے۔ لیکن محققین (قرآن و سُنت اور آثارِ عالم کو پیشِ نظر رکھ کر جو اللہ کی تعریف کرتے ہیں، وہ لوگوں تک کسی حسّی مثال مثلاً نور وغیرہ کے واسطے سے پہنچتی ہے اور وہ مثال معرفت ذات کا واسطہ بننے کی حد تک صحیح ہوتی ہے۔ اب دیکھنے والا کہتا ہے میں نے خواب میں اللہ کو دیکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس طرح باقی ذاتیں نظر آتی ہیں، ایسے ہی ذات باری کو دیکھا ہے۔

ابن حجر کا کلام ختم ہوا۔

فرمایا کہ پھر میں نے ابن العربی کو دیکھا کہ انہوں نے بھی میری بات کی تصریح کی ہے۔

Marfat.com

کہ حضور علیہ السلام کی ذات جسم مع روح کا دیدار محال نہیں کیونکہ آپ اور دوسرے تمام انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں۔ ان کی روحیں قبض کے بعد دوبارہ لوٹائی گئی ہیں اور ان کو اجازت ہے کہ اپنی قبروں سے نکل کر عالم بالا و پست میں تصرفات کریں اس میں کوئی رکاوٹ نہیں کہ بیک وقت ان کو کثیر تعداد میں لوگ دیکھیں کہ ان کی مثال سورج کی سی ہے اور جب قطب کائنات کو بھر دیتا ہے جب کہ تاج بن عطاء اللہ نے کہا ہے تو نبی علیہ السلام کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اس سے دیکھنے والے کا صحابی ہونا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ صحابی ہونے کی یہ شرط ہے کہ حضور علیہ السلام کو عالم ملک (دنیاوی زندگی) میں دیکھے۔ اور یہ دیکھنا عالم ملکوت سے تعلق رکھتا ہے، جو صحابی نہیں بناتا۔ ورنہ یہ راستہ تمام اُمت کے لیے کھل جائے گا کہ اس عالم میں سبھی آپ پر پیش کیے جاتے ہیں، وہ آپ کو اور آپ ان کو دیکھتے ہیں جیسا کہ احادیث میں آتا ہے فتاوٰی ابن حجر کی عبارت ختم ہوئی۔

امام بوصیری رحمہ اللہ کے قصیدہ ہمزیہ کے اس شعر کی شرح میں بھی یہی بات لکھی ہے۔

لَیْتَهٗ حَقَّقَنِیْ بِرُؤْیَةِ وَجْهِهٖ
نَالَ حَتْمًا کُلَّ مَنْ نَالَهٗ الشِّفَاءُ

کاش مجھے اس چہرۂ اقدس کی خصوصی زیارت نصیب ہو جس کے دیکھنے سے ہر دیکھنے والے کی بدبختی جاتی رہی۔

اس مقام پر آخر میں فرماتے ہیں، میرے اور میرے والد کے شیخ محمد بن ابی الحمائل کثرت سے بیداری میں نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے یہاں تک کہ جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے میں اسے حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر لوں پھر اپنا سر گریبان میں لے جاتے پھر فرماتے نبی علیہ السلام نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے پھر ایسا ہی ہوتا جیسے فرماتے کبھی اس سے مختلف نہ ہوتا۔ پس اس کے انکار سے بچو، کہ یہ اشارہ غیبی کی علامت ہے" آخر تک۔

Marfat.com

علامہ مناوی نے اپنی شرح شمائل میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد رانی، اور مسلم کی روایت میں ہے فسیرانی فی الیقظۃ یہ لفظ بھی ہے فکانما رانی فی الیقظہ یا یہ فقد رای الحق۔ کی شرح میں فرمایا یعنی جس نے خواب میں مجھے جس حالت میں دیکھا، اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اس نے سچا خواب دیکھا ہے یعنی یہ خواب باطل نہیں، حق ہے کیونکہ شرط وجزا کا اتحاد، غایت کمال کی دلیل ہے، اور مبالغہ کی حد ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا تو اس نے تمام کمال کے ساتھ میری حقیقت دیکھی۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اس میں تنبیہ ہے کہ نظر آنے والی ذات، نہ سرکار کی روح ہے نہ شخص بلکہ تحقیق یہ ہے کہ وہ مثال ہے اسے حجۃ الاسلام (غزالی) نے ذکر کیا ہے پھر اس کے بعد وہ لفظ لائے جو پہلی عبارت کی معنوی تاکید یا حکم کی تعلیل سمجھ لیجیئے۔ فرمایا "شیطان میری مثال نہیں بن سکتا"، یعنی اس میں یہ طاقت ہے ہی نہیں، عام اس سے کہ دیکھنے والا سرکار کو مشہور وصف میں دیکھے یا غیر معروف وصف میں۔ جیسا کہ عقلمندوں کے نزدیک مقبول مفہوم ہے، کیونکہ حق سبحانہ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ گمراہوں کے لیے ہادی، اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ فرمایا ہے پس جب کائنات آپ کے نور وجود سے منور، شیطان آپ کی میلاد کے ساتھ ہی دھتکارا اور ستاروں سے مارا جانے لگا اور کاہنوں کی بنیادیں اکھاڑ دی گئیں تو کیسے تصور کیا جائے کہ شیطان آپ کی مثال بن سکتا ہے اور اگر شیطان آپ کی مثال اختیار کر سکے تو خارج میں یونہی قتل ہو جائے پس خواب میں آپ کو دیکھنا حق ہے جس صورت میں بھی ہو۔

پھر ابن ابو جمرہ، ابن حجر اور صدر الدین قونوی کی آنے والی عبارت کا کچھ حصہ ذکر فرمایا ملا علی قاری نے شرح شمائل میں فرمایا، المناوی نے ابا قلانی سے حکایت بیان کی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کے دیدار کی حدیث اپنے ظاہری مفہوم میں ہے اور مراد یہ ہے کہ جس نے سرکار کو دیکھا اس نے آپ کو پا لیا اور کوئی مانع اس سے منع نہیں کر سکتا عقل بھی اس کو محال قرار نہیں دیتی کہ ظاہری معنی سے کسی اور طرف پھیرنے کا حیلہ کیا جائے۔ پھر ملا علی قاری نے

Marfat.com

حضوؐ علیہ السلام کے فرمان من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی - اس کو احمد، بخاری اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ امام احمد اور شیخین نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ روایت کیے ہیں من رانی فقد رای الحق فان الشیطان لا یتراٰنی یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے میری کامل حقیقت دیکھی جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اس پر حضوؐ علیہ السلام کا یہ قول دلیل ہے فقد رای الحق یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے حقیقۃً میری ظاہری صورت دیکھی اور عنقریب آمنے سامنے بھی دیکھ لے گا کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اس میں میری ہم شکل صورت اختیار کرنے کی طاقت ہی نہیں۔ ورنہ معنوی صورت اختیار کرنا تو ویسے ہی بعید تر ہے مرحوم فرماتے ہیں، پھر تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے جس طرح حالتِ بیداری میں شیطانی تسلّط اور وسوسہ سے اپنے نبی علیہ السلام کو محفوظ رکھا، اسی طرح دار التکلیف (دنیا) سے نکلنے کے بعد بھی محفوظ فرما دیا۔ پس شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا، کہ دیکھنے والے کو فرضی تخیلات میں مبتلا کر دے۔ پس کسی شخص کا حضوؐ علیہ السلام کو خواب میں دیکھنا، بیداری میں دیکھنا ہے۔ کہ یہ حقیقی دیکھنا ہے کسی اور ذات کو دیکھنا نہیں۔ کیونکہ شیطان سرکار کی صورت و شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ نہ یہ ہو سکتا ہے کہ شیطان اپنی صورت میں آئے اور دیکھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت سمجھ بیٹھے۔ پس جو شخص سرکار کو خواب میں دیکھے خواہ کسی صورت میں دیکھے اسے ایسی تعبیریں کرنے کی ضرورت نہیں۔ نہ کوئی اور وہم وخیال کرنے کی۔ اگر حضوؐ علیہ السلام کی دُنیاوی صورت کے خلاف ہی دیکھے۔ جیسا کہ مبرک نے ذکر کیا۔

ازالہ شبہ اگر یہ سوال کیا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیک وقت مختلف شکلوں میں بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے (اس کا کیا حل ہے؟) ہم کہتے ہیں اس کا تعلق دیکھنے والوں کے حال سے ہے، جسے دیکھ رہے ہیں اس کے حال سے نہیں، جیسا کہ آئینہ میں ہوتا ہے جس نے سرکار کو مسکراتے دیکھا تو یہ دلیل ہے کہ دیکھنے والا آپ کی سُنّت

Marfat.com

تبسم پر عمل کر رہا ہے اور حال غضب میں دیکھتا ہے تو معاملہ برعکس ہے جس نے آپ کو ناقص دیکھا یہ تو یہ دلیل ہے کہ اس نے آپ کی سُنّت کی ناقص اتباع کی ہے مثلاً سبز شیشے کے پیچھے سے سفید پرندے کو دیکھنے والا، سبز رنگ میں دیکھتا ہے اسی پر قیاس کر لیجیے۔ یہ بات صاحب الازہار نے ذکر کی ہے اور انتہائی تحقیقی اور دقیق۔ ہاں کبھی اس کا تعلق دیکھنے کی جگہ سے بھی ہوتا ہے جیسے حضور علیہ السلام کو مسجد کے ایک حصّہ میں اس طرح دیکھا گیا جیسے آپ مُردہ ہُوں بعض عارفین نے اس کی یہ تعبیر کی تو اس قطعہ زمین کا مسجد میں شامل کیا جانا سنت کے مطابق نہیں ہوا جب اس کی تحقیق و تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ قطعہ غصب شُدہ تھا۔" پھر نبی علیہ السلام کے فرمان فقد رای الحق کے تحت فرمایا یہ دیکھنا حق و صحیح ہے اس میں کوئی وہم یا باطل خیالات کا دخل نہیں۔ یہ بات کرمانی نے ذکر کی۔ طیبی نے فرمایا الحق اس جگہ مصدر مؤکد ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، حقیقی دیکھنا۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ایک روایت میں ایسے ہی الفاظ آئے ہیں۔ زین العرب نے کہا حق باطل کی ضد ہے۔ پس یہ معقول مطلق ہے اصل عبارت اس طرح ہے فقد رای رُویۃ الحقّ، مبرک نے کہا، کہا گیا ہے کہ الحق معقول بہ ہے، مجھے اس میں تامل ہے۔ ختم۔ شائد تامل کی وجہ یہ ہو کہ حق سے مُراد باطل کی ضد لیا ہو لہٰذا یہ معقول مطلق نہیں ہو سکتا ہاں یہ مُراد لینا صحیح ہے کہ حق سُبحانہٗ مُراد ہو مضاف مقدر مان کر۔ یعنی رَاٰی مَظْھَرَ الْحَقِّ یا مَظْھَرَہٗ۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کا مظہر دیکھا۔" یا یہ کہ جس نے مجھے دیکھا وہ عنقریب اللہ سُبحانہٗ کو دیکھے گا۔ کیونکہ جس نے سرکار کو خواب میں دیکھا تو وہ آپ کو عنقریب جا گتے ہُوئے سلامتی کے گھر (جنّت) میں دیکھے گا۔ اس سے لازم آیا کہ وہاں وہ اللہ کو دیکھے۔ یہ بھی بعید نہیں کہ اس کا مطلب ہو، جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب اللہ کو خواب میں دیکھے گا کہ میرا دیکھنا اس کے دیکھنے کا مقدمہ یا اس مقصد کے حصول کی بشارت ہے۔" الخ۔ عارف باللہ سیّدی صدرالدین قونوی نے ان چالیس احادیث کی شرح میں، جو اہل حقیقت کی زبان پر جاری

Marfat.com

ہیں، یہ شرح مکمل نہیں ہوسکی بلکہ ستائیس تک پہنچ کر ختم ہوگئی ہے۔ فرمایا بیسویں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے دیکھا کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔" ایک روایت میں ہے "اس کے لیے مناسب نہیں کہ میری صورت اختیار کرے۔" ایک روایت میں ہے "شیطان میرا وجود نہیں بن سکتا۔" ایک اور روایت میں ہے "جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔ کہ شیطان میری شکل میں نظر نہیں آسکتا۔" اس راز کی تشریح اور اس معنیٰ کی توضیح یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اگرچہ اس لیے حاضر ہوتے کہ حق تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات کے جو احکام ہیں ان سے اپنے آپ کو متصف کریں اور اپنے اندر ان معانی کو منعکس کریں۔ کیونکہ مقامِ رسالت اور جن لوگوں کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا ان کی راہنمائی اور ان کو حق کی دعوت دینے ان سب کا تقاضا یہ تھا کہ آپ کی ذات میں حکم اور سلطنت کا ظہور ہوتا۔ اور اللہ کی صفات اور اسماء میں سے ایک صفت ہدایت اور اس کا ایک نام ہادی بھی ہے جیسا کہ خود اللہ نے اس کی خبر دی۔

اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔	ترجمہ: آپ بے شک سیدھے راستے کی راہنمائی فرماتے ہیں۔

پس حضور علیہ السلام اسم الہادی کی صورت میں صفت ہدایت کے مظہر ہیں۔ اور شیطان اسم المضل کا مظہر ہے اور صفت ضلالت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں متضاد ہیں۔ اور ہم نے اس مفہوم کی تائید کرنے والی حدیثیں بھی ذکر کی ہیں ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے (اللہ سے) ابلیس سے ملاقات کا سوال کیا تاکہ اس کی صفات کو قریب سے دیکھیں چنانچہ اسے آپ کے سامنے حاضر کیا گیا فرشتوں نے حفاظت کے لیے حضور علیہ السلام کو گھیرے میں لے لیا۔ تاکہ ابلیس آپ کے خلاف کسی برائی کا ارادہ نہ کرے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابلیس! جو بات تیرے پاس ہے، کہہ ڈال۔ اس نے کہا اے محمد! بے شک اللہ نے آپ کو ہدایت کے لیے پیدا کیا ہے، حالانکہ تیرے ہاتھ میں کوئی ہدایت نہیں اور مجھے گمراہی کے

Marfat.com

لیے پیدا کیا ہے حالانکہ گمراہی کا مجھے کوئی اختیار نہیں، پس اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اس نے سچ کہا، حالانکہ بڑا جھوٹا ہے۔" (واللہ اعلم) اس سے معلوم ہوا کہ درحقیقت شیطان نبی علیہ السلام کی ضد ہے۔ اور دو ضدیں کبھی جمع نہیں ہوتیں۔ نہ ایک دوسرے کی صورت میں ظاہر ہو سکتی ہیں نیز نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔ اب اگر شیطان آپ کی صورت میں ظاہر ہو سکے تو وہ تمام وثوق و اعتماد ختم ہو جائے جس کو اللہ تعالیٰ ہر اس آدمی میں پیدا کرتا ہے جو حضور علیہ السلام کے معجزات کا مشاہدہ کرتا ہے اس حکمت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے صورتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو شیطانی مشابہت سے محفوظ فرما دیا۔

ایک مزید اہم سوال ابلیس حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی عظمت ہر عظیم کی عظمت سے بڑھ کر ہے کیا وجہ ہے کہ اللہ نے ابلیس کو حضور علیہ السلام کی صورت میں آنے پر پابندی لگا دی، اور خود حق تعالیٰ کئی لوگوں کو نظر آیا اور ان سے بات کی کہ میں حق ہوں، جو ان کی گمراہی کا سبب بنا، اور اس طرح کئی لوگ گمراہ ہوئے کہ انہوں نے دیدار الٰہی کا گمان کیا۔ اور یہ کہا کہ ہم نے حق تعالیٰ سے گفتگو کی ہے اور اس کی بات سنی ہے۔

اس کا جواب میں کہتا ہوں دونوں کے نظر آنے میں دو طرح کا فرق ہے۔ اوّل یہ کہ ہر عقلمند جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی متعین صورت نہیں جس سے شبہ پیدا نہ ہو سکے بخلاف نبی علیہ السلام کے کہ آپ کی معین، معلوم اور نظر آنے والی صورت ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ کی وسعت کا تقاضا یہ ہے کہ جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے گمراہ کرے جیسا کہ اس گزشتہ حدیث کے ضمن میں تنبیہ گزر چکی ہے جس میں ابلیس اور نبی علیہ السلام کا مکالمہ ہوا تھا۔ اور اللہ نے اس کی اس بات کی تصدیق فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ وہ بڑا جھوٹا ہے۔ رہے نبی علیہ السلام، تو آپ میں صرف ہدایت کی صفت ہے جو اپنی صورت میں ظاہر ہوتی ہے پس لازم ہے کہ آپ کی صورت کو شیطانی تمثیل سے بچایا جائے۔

Marfat.com

تاکہ اعتماد باقی رہے اور ہدایت کا مقصد ظاہر ہو اس شخص میں جس میں اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی ہدایت ظاہر چاہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو اس فرمان باری کا کیا مفہوم ہوگا۔

اِنَّكَ لَتَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ - ترجمہ: بے شک آپ سیدھے راستے کی راہنمائی فرماتے ہیں۔

پھر تو بعثت کا کوئی فائدہ ہی نہ ہوا۔ اسے سمجھ لیجئے۔ ہاں یہاں ایک کسوٹی اور دلیل ہے، ان دونوں پر تنقیہ کرنا ضروری ہے۔

معیار صحت

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقی زیارت یہ ہے کہ دیکھنے والا آپ کو اس صورت میں دیکھے، جس کا حلیہ نقل صحیح سے ثابت ہو۔

اسی بات کی طرف بعض روایات حدیث میں اشارہ ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا" یہاں تک کہ اگر کسی نے سرکار کو حقیقی حسین وجمیل صورت کے خلاف دیکھا، اس نے آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ مثلاً بہت لمبا قد دیکھا یا بہت چھوٹا قد دیکھا یا زرد رنگ میں دیکھا یا بوڑھا بہت گندم گوں وغیرہ اور دیکھنے والے کا یقین کہ میں نے آپ ہی کو دیکھا ہے کوئی دلیل نہیں بلکہ جو چیز اسے نظر آرہی ہے وہ یا تو دیکھنے والے کے عقیدے کے مطابق صورت شرع ہے یا اس کا حال ہے یا اس کی صفت کا مظہر ہے یا کسی اسلامی حکم کی تصویر ہے یا اس جگہ کا اثر ہے جہاں دیکھنے والے نے خواب میں صورت دیکھی اور سمجھا یہ کہ حضور علیہ السلام کی صورت ہے ہم نے اس کا تجربہ خود بھی بہت کیا ہے اور دوسروں میں بھی۔ اور اپنے مشیوخ سے بھی بارہا ایسی باتیں سنی ہیں جو ہماری مؤید ہیں ان میں سے ایک یہ کہ ہمارے شیخ الاسلام۔ اکمل۔ محی الدین بن محمد علی بن العربی رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سلسلہ میں ایک حکایت سنائی۔ کہ

ابن العربی کی حکایت

ایک مرتبہ بچپن میں اشبیلیہ کی جامع مسجد میں، جو اندلس (اسپین) کے شہروں میں سے ہے، انہوں نے نبی علیہ

Marfat.com

السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ وفات پا چکے ہیں اور ایک کونے میں چادر میں لپٹے ہوئے ہیں۔ اس کے کئی سال بعد جب شیخ اللہ والوں کے راستے پر چل پڑے، حکومت اور جو کچھ دنیاوی مال پاس تھا سب کچھ ترک کر دیا اور مصروف آخرت ہو گئے، اور اللہ نے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو اتفاق سے اسی جامع مسجد میں اپنے شہر کے بعض اہلِ علم و فضل کے ہمراہ داخل ہوئے کسی کام سے وہ ایک دروازے داخل ہو کر دوسرے سے نکلنا چاہتے تھے، اور اس بات کو ناپسند کیا جاتا تھا کہ کوئی شخص گذرگاہ بنا کر مسجد سے یوں گذر جائے اور دو نفل ادا نہ کرے، اور جس دروازے سے چاہے نکل جائے۔ ہم ساتھیوں کو بھی اس طرح کئی دروازوں والی مساجد کو گذرگاہ بنانے اور دو رکعت نفل بھی ادا نہ کرنے سے منع کرتے تھے۔ فرمایا جب میں اپنے مذکور ساتھی کے ہمراہ جامع مسجد میں داخل ہوا، میں نے کہا جب تک دو نفل ادا نہ کر لوں مسجد کو عبور نہیں کروں گا میرے ساتھی نے کہا آؤ اس کونے میں دو نفل ادا کر لو اور اشارہ اس کونے کی طرف کیا، جہاں میں نے نبی علیہ السلام کو اس کونے میں مُردہ اور کپڑے میں لپٹا ہوا دیکھا تھا، لہٰذا میں اس جگہ نماز پڑھنا اچھا نہیں سمجھتا انہوں نے اس پر تعجب کیا اور کہا تم نے حق دیکھا ہے۔ اب میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاتا ہوں۔ جان لیجیے کہ وہ مقام میرا گھر تھا بلادِ مغرب کے حاکم نے مسجد میں توسیع کا ارادہ کیا ایک دیوار کو گرایا اور اس کے پیچھے جو مکان تھے انہیں مسجد میں شامل کرنے کے ارادے سے خرید لیا میرے مکان کے علاوہ کوئی مکان باقی نہ رہا۔ انہوں نے مجھ سے وہ خریدنا چاہا لیکن جتنی قیمت میں چاہتا تھا، اتنی انہوں نے نہ دی، میں نے بیچنے سے انکار کر دیا۔ لیکن انہوں نے میری رضامندی کے بغیر ہی جتنی قیمت میں چاہا وہ مکان لے لیا۔ پس میں نے جن کو دیکھا ہے وہ نبی علیہ السلام نہیں ان کی شریعت ہے۔ اس نسبت سے یہاں فوت ہوئے اور سودے کی صورت میں پردہ ڈالا یہ سودا درست نہ تھا بلکہ یہ جگہ غصب شدہ تھی۔ ہاں اب میں تمہیں گواہ بنا کر اپنا حق

Marfat.com

اہل اسلام کے لیے چھوڑتا ہوں پس آپ آئیں اور نماز پڑھیں ہم گئے اور اس مسجد میں نماز پڑھی۔ اور پھر اپنے کام کے لیے باہر نکل آئے"۔ یونہی علاقہ شام میں مجھ سے بیان فرمایا کہ ایک نیک آدمی نے خواب میں نبی علیہ السلام کو تھپڑ مارا (نعوذ باللہ) پھر گھبرا کر بیدار ہوا اور آپ کی جلالت شان کے پیشِ نظر جو دیکھا تھا اس سے دہشت زدہ ہو گیا۔ بعض شیوخ کے پاس آکر اپنا خواب بیان کیا، شیخ نے اس سے کہا، تمہیں معلوم ہو کہ نبی علیہ السلام اس سے عظیم تر ہیں کہ تیرا یا کسی اور کا آپ پر ہاتھ اُٹھ سکے جو تُو نے دیکھا وہ نبی علیہ السلام نہ تھے یہ آپ کی شرع تھی، جس کے ایک حکم میں تُو نے غلطی کی ہے، اور تیرے چہرے پر تھپڑ اس بات کی دلیل ہے کہ تُو نے امرِ حرام اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس پر وہ شخص سراسیمہ ہو کر سوچنے لگا اور یہ نہ بتایا کہ میں نے کوئی جُرم کیا ہے۔ ویسے دیندار آدمی تھا۔ اس شخص نے شیخ کو اس تعبیر پر کوئی تہمت نہ لگائی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شیخ صحیح تعبیر کر رہے ہیں پس پریشان اور بوجھل دل کے ساتھ گھر لوٹا۔ بیوی نے اس پریشانی کا سبب پوچھا، تو اس نے اپنا خواب اور شیخ کی تعبیر اسے بتائی۔ بیوی بہت حیران ہوئی اور اس نے توبہ کی، اور کہنے لگی میں تجھے بتاتی ہوں، تُو نے قسم اٹھائی تھی کہ اگر میں تیرے فلاں جان پہچان والے کے گھر قدم رکھوں تو مجھے طلاق۔ میں ان کے دروازے سے گزرنے لگی انہوں نے مجھے قسمیں دیں، مجھے ان کے اصرار پر شرم آئی اور میں اندر چلی گئی اور ڈر کے مارے یہ ماجرا میں نے تجھ سے بیان نہ کیا اس لیے صورت حال چھپائے رکھی۔ اب اس شخص نے توبہ و استغفار کی اور حق تعالیٰ کی بارگاہ میں زاری کی۔ عورت نے عدت گزار کر از سرِ نو نکاح کیا۔

سقوط بغداد کا خواب

القونوی رضی اللہ عنہ نے مذکورہ واقعہ کے بعد فرمایا "میں نے اس رات کو جس کی صبح میں بغداد پہنچا، سحری کے وقت نبی کریم علیہ السلام کو کفن میں لپٹی لاش کی صورت میں دیکھا۔ کچھ لوگ اسے لے کر دوڑے جا رہے ہیں، سر مبارک کھلا تھا۔ اور زلفیں زمین سے چھو رہی تھیں۔ میں نے اُن لوگوں سے کہا کیا کر رہے ہو؟۔ انہوں نے کہا یہ فوت ہو گئے ہیں اور ہم دفن کرنا چاہتے ہیں۔ میرے دل

Marfat.com

میں آیا کہ حضور علیہ السلام فوت نہیں ہوئے، میں نے ان لوگوں سے کہا، مجھے تو آپ کا چہرۂ اقدس مرنے والوں کا سا نظر نہیں آتا۔ ذرا صبر کرو، بات کی تحقیق ہو جائے۔ میں منہ مبارک کے قریب ہوا۔ تو مجھے ہلکا ہلکا سانس محسوس ہوا۔ میں ان پر چلایا اور ان کو اس ارادے سے منع کیا۔ اب میں سخت گھبراہٹ میں بیدار ہو گیا تو مجھے چونکہ یہ مسئلہ معلوم تھا اور بارہا اس کا تجربہ ہو چکا تھا۔ لہٰذا میں سمجھ گیا کہ یہ عالم اسلام میں کسی بڑے حادثہ کی مثال ہے، جب یہ بات پھیلی کہ مغل (مغول) بغداد کی طرف بڑھ رہے ہیں تو مجھے محسوس ہوا کہ بغداد نرغے میں آ گیا ہے میں نے وہ تاریخ نوٹ کر لی۔ پس ایک سے زیادہ اخباری جنہوں نے اپنی آنکھوں سے واقعہ دیکھا تھا، آموجود ہوئے، اور انہوں نے بتایا کہ اسی دن بغداد پر حملہ ہوا تھا۔ پس خواب کی تعبیر صحیح ہو گئی۔ میں نے ثقہ لوگوں سے اس بارے میں جو سنا ہے اور کئی بار مجھے خود جو تجربات ہوئے ہیں، یا دوسرے لوگوں کو، اگر یہ سب کچھ ذکر کروں تو بات طویل ہو جائے۔ میں نے محض نمونہ اور تنبیہ کے طور پر کچھ بیان کر دیا ہے۔

وجہ اشتباہ

سالکین کی ایک جماعت پر اللہ کا طریقہ جن وجوہات سے مشتبہ ہو گیا ہے ہم ان اسباب کو ذکر کر آئے ہیں کہ انہوں نے اپنے خیال کے مطابق حضور علیہ السلام کو دیکھا اور آپ نے ان کو کئی باتوں کی خبر دی مگر خبر کے مطابق وہ امور وقوع پذیر نہ ہوئے۔ پھر جب میں نے ان سے نظر آنے والی صورت کا حلیہ پوچھا اور انہوں نے مجھے بتایا تو معلوم ہوا کہ یہ حلیہ اصل صورت مبارکہ کے خلاف ہے میں نے ان کو اس کا سبب بتا دیا اور خبردار کر دیا تو وہ خوش ہو گئے اور متنبہ ہو گئے۔ جس طرح ہم نے اس قسم کا بہت تجربہ کیا ہے۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی تجربہ ہے کہ جس کسی نے سرکار کو اصل صورت میں دیکھا اور اس کو خبر دی جو بھی دی وہ خبر کبھی نہ غلط ہوئی نہ تبدیل۔ بلکہ ہم نے اسے ایک روشن نص پایا، جسے ہم نے آپ سے روایت بھی کر دیا۔" خدائے یکتا کا شکر ہے۔

اس کے بعد قونوی نے طویل و دقیق کلام کیا ہے، عالم مثال کی حقیقت اور خوب

Marfat.com

میں لوگوں کے ایک دوسرے کو دیکھنے کے متعلق۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ یہ دیکھنا کئی قسم کا اور مناسبات کے مطابق الگ الگ نوعیت کا ہوتا ہے اور اس بیان میں ہمارے مقصود کی جو بات ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے "کہ اس دنیا میں لوگوں کا ایک دوسرے سے صورتوں میں جمع ہونا اور عالمِ بالا میں ارواح کے ساتھ جمع ہونا کبھی بیداری اور کبھی خواب میں۔ اس کا مضبوط تر سبب مناسبت اور کئی باتوں میں یکسانیت کا پایا جانا ہے۔ کثرت اجتماع اور قلت اجتماع کا دار و مدار آثار مناسبت کی قوت و ضعف پر ہے۔ کیونکہ دو ذاتوں میں کبھی صفات، احوال اور افعال، تینوں میں مناسبت ہوتی ہے اور کبھی صرف افعال میں۔ اگر اس درجے میں کوئی دوسرا وصف بھی اس سے مل جائے تو نسبت اور قوی ہو جائے گی۔ اگر اس کے ساتھ مناسب ذاتی کو بھی فرض کر لیا جائے تو نسبت مکمل ہو گئی پس جس آدمی کی نسبت کاملین یعنی انبیاؑ و اولیاؑ کی ارواح سے ثابت ہو گئی وہ جب چاہے ان سے مل جائے خواب میں خواہ بیداری میں۔ فرمایا یہ حال ہم نے اپنے شیخ، شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ میں کئی سال تک دیکھا ہم نے ان میں سے بعض احوال دوسرے لوگوں میں بھی دیکھے ہیں۔ رہے شیخ رضی اللہ عنہ سو وہ انبیاؑ و اولیاؑ اور گزرے ہوئے دیگر لوگوں کے ارواح سے جب چاہیں ملاقات کر لیتے تھے اس ملاقات کی تین صورتیں ہیں۔

ارواح سے ملاقات کے تین مراتب

(۱) اگر چاہے تو اپنی رُوحانیت کو اس دنیا میں اُتار لے اور اس کو مجسم کر کے مثالی صورت میں محسوس کرے جو حسی و حقیقی صورت سے مشابہ ہو جو دنیا میں اسے حاصل تھی۔ اس میں ذرّہ بھر کمی نہ ہو۔

(۲) اگر چاہے تو اسے خواب میں حاضر کر لے۔

(۳) اور اگر چاہے تو اپنی شکل ختم کر کے اس سے مل جائے، بایں طور کہ اس کا ذاتی مقام عالم بالا سے متعین ہو۔

Marfat.com

اس مناسبت ثانیہ کے مطابق جو اس نظر آنے والی صورت اور بعض افلاک کے درمیان ہے اور اس مناسبت کے مطابق جو اس فلک کو دوسرے افلاک اور دوسری کائنات سے ہے اور یہ حال جو میں نے ذکر کیا ہے ہمارے شیخ رضی اللہ عنہ کے تصرف سے ملا ہے۔ اور یہ وراثت نبوی کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اسی کی طرف اللہ کے اس ارشاد کی طرف اشارہ ہے۔ جو رسول ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان سے پوچھ لو" آخر تک۔ اگر نبی علیہ السلام ان نبیوں سے ملاقات نہ کر سکتے تو اس فرمان کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ سو ایسی ملاقات کو بعید نہ سمجھ، کہ کسی کمزور تاویل کا سہارا ڈھونڈتا پھرے کہ تیرے علاوہ، بخدا ایک سے زیادہ ان لوگوں نے یہ اور اس جیسی کئی ملاقاتیں کی ہیں" صدر قونوی کا کلام ختم ہوا۔

شیخ اکبر سیّدی محیّ الدّین ابن العربی کا ارشاد

شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ نے "فتوحات مکیہ" کے باب نمبر ۳۶۴ میں فرمایا: میں نے تمام نبیوں اور رسولوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اور ان میں سے صرف قوم عاد کی طرف بھیجے گئے نبی حضرت ہود علیہ السلام سے ہمکلام ہوا، اور کسی سے کلام نہیں کر سکا، اور میں نے تمام مسلمانوں کو بھی اپنی آنکھ سے دیکھا، جو ہو چکے یا قیامت تک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو میرے سامنے ایک میدان میں، دو مختلف وقتوں میں ظاہر فرمایا۔ میں سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے، ان سب کے ساتھ رہا، اور ان سے بہرہ مند ہوا۔ ان میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی شامل تھے جن کے سامنے میں نے قرآن پڑھا اور عیسیٰ علیہ السلام بھی ان کے سامنے موجود تھے اور موسیٰ علیہ السلام نے مجھے علم کشف علم الضیاح اور رات دن بدلنے کا علم عطا فرمایا، جب مجھے یہ حاصل ہوا تو رات ختم ہو گئی اور تمام وقت دن ہی رہا۔ سو میرے لیے نہ سورج غروب ہوا نہ طلوع۔ یہ کشف میرے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی اطلاع تھی، کہ آخرت میں میرے لیے کوئی بدبختی نہیں، ہود علیہ السلام سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا، جو انہوں نے مجھے سمجھا دیا مجھے

Marfat.com

یوں لگا جیسے حضرت میرے اسی زمانہ میں موجود ہیں اور سمجھا رہے ہیں اور میں رسُولوں میں سے محمّد صلے اللہ علیہ وسلم۔ ابراہیم۔ مُوسیٰ۔ عیسیٰ۔ ہود اور داؤد علیہم السلام کے ساتھ رہا۔ باقیوں کو دیکھا تو ہے ان کے ساتھ نہیں رہا" الخ۔

سیدی عبدالکریم الجبلی کا ارشاد

عارف باللہ سیّدی عبدالکریم الجبلی نے اپنی کتاب الانسان الکامل کے ۶۰ ویں باب میں فرمایا "جان لے اللہ تیری حفاظت فرمائے، کہ انسان کامل وہ قُطب دکیل، ہے جس پر افلاک وجود ابتدائے آفرینش سے آخر تک گردش کر رہے ہیں اور وُہ ابتدائے وجود سے ابدالآباد تک ایک ہی ہے۔ پھر آگے اس کی متعلقہ شاخیں ہیں ایک شاخ کے اعتبار سے اس کا ایک نام ہے اور دوسری شاخ کے اعتبار سے دوسرا۔ پس اس کا اصل نام محمّد ہے (صلے اللہ علیہ وسلم) اس کی کنیت ابوالقاسم اس کی صفت عبد اللہ اور لقب شمس الدین ہے۔ پھر دوسرے متعلقات کے اعتبار سے اس کے کئی اور نام ہیں، اور ہر زمانہ میں اس کا مناسب حال ایک نام ہوتا ہے۔ میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں۔ اس وقت سرکار، میرے شیخ، شیخ شرف الدین اسماعیل الجبرتی کی صورت میں تھے مجھے معلوم تھا کہ یہ نبی علیہ السلام ہیں اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ (شکل) شیخ (میں) ہیں۔ یہ ان مشاہدات میں سے ایک ہے جو میں نے مقام زبید میں ۹۶۷ھ کو دیکھے۔

اس کا راز

اس کا راز یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ہر صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ پس صاحب ادب جب حضور علیہ السلام کو اس صورت میں دیکھتا ہے جو صورتِ محمّدیہ ہے اور جو آپ کو حیاتِ ظاہری میں حاصل تھی تو وہ اسے اسم محمّد سے موسوم کرتا ہے اور اگر کسی اور صورت میں دیکھتا ہے اور جان لیتا ہے کہ یہ محمّد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں، تو پھر اسی نام سے موسوم کرتا ہے۔ پس وہ نام حقیقت

Marfat.com

محمدیہ پر ہی بولا جاتا ہے۔ تم دیکھتے نہیں کہ جب حضور علیہ السلام شبلی رضی اللہ عنہ کی صورت میں ظاہر ہوئے تو شبلی نے اپنے شاگرد سے کہا

اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

شاگرد بھی صاحب کشف تھا اس نے پہچان لیا اور کہا۔

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

یہ کوئی غلط بات نہیں یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کسی کو خواب میں دیکھتا ہے اور کشف کا کمتر درجہ یہ ہے کہ خواب میں جو کچھ دیکھا وہ بیداری میں بھی ممکن ہو، لیکن خواب اور کشف میں فرق ہے وہ یہ کہ خواب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شکل دیکھتا ہے، اس کو جاگتے ہوئے حقیقتِ محمدیہ کا نام نہیں دے سکتا اس لیے کہ عالم مثال کی تعبیر تو ہو سکتی ہے کہ جس شخص کو خواب میں دیکھا، اسے بیداری کی صورت محمدیہ سے تعبیر کر لیا۔ لیکن کشف میں ایسا نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب کشف میں صورت محمدیہ تمہارے سامنے کی اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہو گی تو تم پر لازم ہو گا کہ حقیقت محمدیہ پر اس صورت کا نام چسپاں کرو، اور تم پر یہ بھی لازم ہو گا کہ اس صورت والے کا اسی طرح ادب کرو، جس طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ادب کرتے ہو۔ کیونکہ کشف نے تمہیں یہ بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس صورت میں ظہور پذیر ہیں۔ لہٰذا اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے اس صورت میں ظاہر گئے تو اب تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ اس سے اب بھی وہی معاملہ کرو جو اس سے پہلے کرتے تھے پھر ہرگز ہرگز میری گفتگو سے مسئلہ تناسخ کا وہم نہ کر بیٹھنا۔

اسے تناسخ نہ سمجھ لینا

اللہ کی پناہ، رسول اللہ کی پناہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہ میری یہ مراد ہو۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی ہر صورت میں ظاہر ہونے کی طاقت ہے کہ آپ ان صورتوں میں ظاہر ہو سکتے ہیں اور حضور علیہ السلام کی سُنت جاریہ یہی ہے کہ ہر زمانہ میں، جو جلیل القدر شخصیت ہو گی ہے۔ اس کی صورت میں ظہور پذیر ہوتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کی شان بلند اور میلان درست ہو۔ یہ حضرات ظاہر میں سرکار کے خلفاء ہیں اور حضور علیہ السلام باطن میں ان کی حقیقت ہیں"۔

الجبلی کا کلام ختم ہوا۔

علامہ سیوطی کا ارشاد

شیخ جلال الدین سیوطی اپنی کتاب "تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک" میں فرماتے ہیں۔ یہ سوال بکثرت کیا جاتا ہے کہ ارباب احوال کو حضور علیہ السلام کا دیدار ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس زمانہ کے بعض لوگ جن کو کوئی علمی مقام حاصل نہیں، نہایت مبالغہ سے اس کا انکار کرتے ہیں اور اس کے محال ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لہٰذا میں نے اس سلسلہ میں یہ رسالہ لکھا ہے ہم اس کی ابتدا اس صحیح حدیث سے کرتے ہیں، جو اس موضوع پر، امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ یہ حضور علیہ السلام نے فرمایا :۔

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا۔
اور شیطان میری مثل نہیں بن سکتا"

طبرانی نے ایسی ہی روایت حضرت مالک بن عبداللہ اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ اور اسی کی مثل دارمی نے ابوقتادہ سے نقل کی ہے۔ علماء فرماتے ہیں، حضور علیہ السلام کے فرمان فسیرانی یقظۃ میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب ہے عنقریب قیامت کے دن مجھے دیکھ لے گا اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ پھر اس خصوصیت کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ قیامت کے دن آپ کی تمام اُمت آپ کا دیدار کرے گی وہ بھی جنہوں نے دنیا میں آپ کو خواب میں دیکھا اور وہ بھی جنہوں نے نہ دیکھا۔ یہ بھی کہا

Marfat.com

گیا ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کی ظاہری زندگی میں ایمان لائے لیکن دولت دیدار سے مشرف نہ ہو سکے۔ کہ آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ ایسے لوگوں کو بشارت دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے مرنے سے پہلے ضرور سرکار کو دیکھیں گے۔ ایک قوم نے کہا یہ فرمان اپنے ظاہر پر ہے کہ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا، وہ اپنے سر کی آنکھوں سے بیداری میں بھی آپ کی زیارت کرے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دل کی آنکھ سے۔ یہ دونوں باتیں قاضی ابوبکر بن العربی نے بیان کیں۔ سیوطی نے ابن ابی جمرہ المدخل لابن الحاج کے مذکورہ حوالہ جات کے بعد فرمایا۔ قاضی شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبدالرحیم البارزی نے کتاب عری الایمان میں کہا، البیہقی نے کتاب الاعتقاد میں فرمایا:۔

الانبیاء بعد ما قُبِضُوْا	ترجمہ:۔ انبیائے کرام کی رُوحیں قبض
رُدَّتْ الیھم اَرْوَاحُھُمْ	کرنے کے بعد پھر ان کی طرف لوٹائی
فَھُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ	جاتی ہیں پس وہ اپنے رب کے ہاں
کَالشھدآء وقد رأی النبی	زندہ ہیں جیسے شہید، اور نبی علیہ السلام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	نے معراج کی رات ان کی ایک
لیلۃ المعراج جماعۃ منھم	جماعت کو دیکھا اور انہوں نے آپ کو
واخبر ولاخبر صدق ان	یہی خبر دی، بے شک ہمارا درود
صلاتنا معروضۃ علیہ وان	آپ پر پیش کیا جاتا ہے اور بے شک
سلامنا یبلغہ وان اللہ تعالیٰ	ہمارا سلام آپ کو پہنچتا ہے اور بیشک
حرم علی الارض ان تاکل	اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے
لحوم الانبیاء۔	گوشت کھانے حرام کر دیئے ہیں۔

البارزی نے کہا ہمارے زمانے اور پہلے زمانے کے اولیاء کی ایک جماعت سے سُنا گیا ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو وفات کے بعد بیداری میں زندہ دیکھا۔ سیوطی

Marfat.com

نے اپنے رسالہ میں شیخ صفی الدین بن ابی منصور، اور شیخ عفیف الدین الیافعی نے "روض الریاحین" میں شیخ کبیر، قدوۃ الشیوخ العارفین، برکت اہل زمانہ ابوعبداللہ قرشی کے متعلق لکھا ہے کہ جب مصر کے علاقہ میں بہت بڑا قحط پڑا۔ اور آپ نے علاقہ شام کا سفر کیا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کا استقبال کیا" گذشتہ قصہ کے آخر تک"۔ پھر فرمایا کہ یافعی نے کہا یہ کہنا کہ خلیل علیہ السلام میرے سامنے آگئے، حق بات ہے اس کا انکار وہی کرے گا جو کاملین کے ان احوال سے ناواقف ہے جن میں وہ زمین و آسمان کی عظیم الشان کائنات کا مشاہدہ کرتے اور انبیا کو مُردہ حالت میں نہیں زندہ دیکھتے ہیں جیسے نبی علیہ السلام نے مُوسیٰ علیہ السلام کو زمین میں دیکھا۔ پھر ان کو اور انبیاؑ کی ایک جماعت کو آسمانوں پر بھی دیکھا اور ان سے گفتگو کی اور سُنی۔ یہ بھی ثابت ہے۔ کہ انبیاؑ کے لیے جو کچھ بطور معجزہ جائز ہے اولیاؑ کے لیے وہی کچھ بطور کرامت جائز ہے بشرطیکہ تحدی نہ ہو۔ فرمایا کہ شیخ سراج الدین بن الملقن نے طبقات الاولیاؑ میں شیخ خلیفہ بن مُوسیٰ النہر ملکی کے حالات میں لکھا ہے، نہر ملک عراق میں ایک بستی ہے کہ وہ اکثر حضورؐ علیہ السلام کے دیدار سے خواب و بیداری میں مشرف ہوتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ میرے اکثر افعال حضورؐ علیہ السلام کے حکم سے متعلق ہیں کچھ خواب میں کچھ بیداری میں۔ خواب کا ایک واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک رات میں سرکار ابد قرار کو سترہ مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ فرمایا، خلیفہ! تجھے مُبارک ہو کہ کئی اولیاؑ میری زیارت کی حسرت میں مَر گئے۔ خلیفہ! میں تجھے استغفار نہ بتاؤں جس سے تو دُعا مانگا کرے؟ پھر یہ کلمات ان کو سکھائے۔

اللّٰھم ان حسناتی من	ترجمہ: الٰہی بے شک میری نیکیاں تیری
عطائك وسیّاتی من	عطا سے ہیں اور میری برائیاں تیری
قضائك فجد بما انعمت	قضا سے ہیں پس جن نعمتوں کا میرے
علی ما قضیت واصح ذٰلك	حق میں تو نے فیصلہ کر دیا ہے وہ عطا

Marfat.com

بذلك جليت ان تطاع الا باذنك او تعصى الا بعلمك اللهم ماعصيتك حين عصيتك استخفافاً بحقك ولا استحانة بعذابك بكن لسابقة سبق بها علمك فالتوبة اليك والمغفرة لديك"

فرمان کو ان سے مٹا دے۔ تو اس سے برتر ہے کہ تیری اطاعت تیرے حکم کے بغیر کی جائے یا تیری نافرمانی تیرے علم کے بغیر کی جائے۔ الٰہی جب بھی میں نے تیری نافرمانی کی۔ تیرے حق کو گھٹیا سمجھ کر اور تیرے عذاب کو معمولی سمجھ کر نہیں کی بلکہ اس شدنی کی بنا پر، جس کا فیصلہ تیرے علم میں پہلے سے ہو چکا تھا۔ پس توبہ تیری طرف اور بخشش تیرے پاس ہے"

شیخ عبدالغفار بن نوح القومی نے "کتاب التوحید" میں شیخ ابو یحییٰ ابو عبید اللہ اسوانی مقیم اخیم کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ نبی کریم علیہ السلام کو ہر وقت دیکھا کرتے تھے یہاں تک کہ لمحہ بہ لمحہ سرکار کی خبریں بتایا کرتے تھے"۔ کتاب التوحید میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شیخ ابو العباس المرسی کو حضور علیہ السلام سے ملاپ اور قرب حاصل رہتا تھا، جب سرکار سے ہمکلام ہوتے"۔ شیخ تاج الدین بن عطا اللہ لطائف المنن میں کہا کہ ایک شخص نے شیخ ابو العباس المرسی سے کہا، میرے آقا، اپنی اس ہتھیلی سے میرے ساتھ مصافحہ کیجیے تو انہوں نے کہا بخدا میں نے یہ ہاتھ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملایا ہے"۔ (یہ بات غیر شرعی اور متکبرانہ ہے۔ مترجم) شیخ صفی الدین ابن ابو منصور نے اپنے رسالہ میں اور شیخ عبدالغفار نے التوحید میں لکھا ہے کہ شیخ ابو الحسن الوناکی نے کہا ہمیں شیخ ابو العباس طنجی نے خبر دی کہ میں سیدی احمد الرفاعی کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا میں تمہارا شیخ نہیں، تمہارے شیخ عبدالرحیم ہیں، جو مقام قنا میں مقیم ہیں تم

Marfat.com

ان کے پاس جاؤ۔ میں نے قضا کی راہ لی اور شیخ عبدالرحیم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا، رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا، بیت المقدس کی طرف چلو۔ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانو۔ میں بیت المقدس کی طرف چل پڑا۔ میں نے جب قدم رکھا تو کیا دیکھا کہ آسمان، زمین اور عرش و کرسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرے ہوئے ہیں۔ میں شیخ کی خدمت میں واپس آیا۔ شیخ نے فرمایا، تم نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اب تمہاری طریقت کامل ہو گئی۔ اقطاب اقطاب نہیں بنتے اوتاد اوتاد نہیں بنتے اور اولیاُ اولیاُ نہیں بنتے، جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل نہ کرلیں۔ شیخ صفی الدین کہتے ہیں میں نے شیخ جلیل کبیر ابوعبداللہ القرطبی کو دیکھا جو شیخ قرشی کے جلیل القدر ساتھیوں میں سے تھے اکثر مدینہ منورہ میں رہتے تھے اور حضور علیہ السلام سے رابطہ رکھتے تھے۔ جواب لیتے سلام عرض کرتے۔ ان کو حضور علیہ السلام نے ملک کامل کے نام خط دے کر مصر روانہ کیا انہوں نے خط پہنچایا اور واپس مدینہ طیبہ آ گئے۔ الیافعی نے "روض الریاحین" میں لکھا ہے کہ مجھے بعض حضرات نے بتایا کہ وہ خانہ کعبہ کے گرد فرشتوں اور نبیوں کو دیکھتے ہیں اور اکثر یہ منظر جمعرات پیر کی رات کو نظر آتا ہے۔ میرے سامنے بہت سے انبیائے کرام کا نام لیا، اور یہ بھی کہا کہ میں نے خانہ کعبہ کے گرد ہر نبی کو مخصوص مقام پر بیٹھے دیکھا ہے اور ان کے ہمراہ ان کے رشتہ دار، اہل و عیال اور صحابہ ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ ہمارے نبی کریم علیہ السلام کے گرد اتنی تعداد میں اولیا اللہ جمع ہوتے ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ ہی ان کی تعداد جانے۔ اتنی تعداد باقی تمام نبیوں کے گرد جمع نہیں ہوتی۔

محفل انبیاؑ

اور یہ بھی بتایا کہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل اولاد کعبۃ اللہ کے دروازے کے بالمقابل مقام ابراہیم پر بیٹھتے ہیں۔ موسیٰ اور نبیوں کی ایک جماعت علیہم السلام رُکن یمانی و شامی کے درمیان اور عیسیٰ علیہ السلام اور ان

Marfat.com

کے اور ان کے پیروکاروں کی ایک جماعت حجر کی طرف بیٹھتے ہیں۔ ہمارے نبی علیہ السلام کو صحابہ کرام اہل بیت اور اولیاُ اُمت کے ہمراہ رکن یمانی کے پاس بیٹھے دیکھا۔

ایک ولی کی حکایت ہے کہ وہ ایک فقیہ کی ایک حدیث بیان کی، ولی نے کہا یہ حدیث غلط ہے۔ فقیہ نے کہا تجھے کیا معلوم؟ اس نے کہا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے سر پر کھڑے فرما رہے ہیں میں نے یہ بات نہیں کہی۔ مذکورہ بالا بیان کے بعد سیوطی فرماتے ہیں بعض مجموعوں میں ہے کہ سیّدی احمد رفاعی جب حجرہ نبوی (روضہ اقدس) کے سامنے کھڑے ہوئے تو یہ شعر پڑھا ؎

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ کُنْتُ اُرْسِلُھَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ
وَھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

ترجمہ: دُوری کی حالت میں میں اپنی رُوح کو بھیجتا تھا کہ میری طرف سے نائب بن کر زمین بوسی کرے اور یہ جسم کی باری ہے جو حاضر ہے۔ اپنا دستِ کرم بڑھائیے کہ میرے ہونٹ اپنا حصہ وصول کریں۔ پس دستِ اقدس روضہ انور سے باہر نکلا اور انہوں نے اسے بوسہ دیا"

فرمایا اس حکایت کو بیان کرنے والے بعض حضرات نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا کہ تمام حاضرین نے اسے دیکھا اور حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کو روح مع جسم کے دیکھنا ممتنع نہیں۔ اس لیے کہ حضور علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی روحیں قبض ہونے کے بعد دوبارہ لوٹائی گئی ہیں اور ان کو قبروں سے نکل کر کائنات بالا و پست میں تصرف کی اجازت ہے۔

امام بیہقی نے "حیاۃ الانبیا" کے موضوع پر ایک جزء کتاب تالیف کی ہے دلائل

Marfat.com

نبوت میں فرمایا، انبیائے کرام اپنے رب کے حضور ایسے ہی زندہ ہیں جیسے شہداً"

استاذ ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر بغدادی نے کہا" ہمارے محقق متکلمین اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارے نبی کریم علیہ السلام اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں۔ اور اپنی اُمت کی اطاعت سے خوش ہوتے ہیں اور گنہگاروں کے گناہوں سے غمزدہ ہوتے ہیں، اور جو امتی آپ پر سلام بھیجے وہ آپ کو پہنچتا ہے فرمایا کہ انبیائے کرام نہ بوسیدہ ہوتے ہیں نہ زمین ان کے جسم کا کوئی حصہ کھا سکتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام اپنے زمانے میں فوت ہوئے حالانکہ ہمارے نبی علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے ان کو چوتھے (صحیح یہ ہے کہ چھٹے) آسمان پر دیکھا۔ یونہی آپ نے آدم اور ابراہیم علیہما السلام کو دیکھا (بلکہ بیت المقدس میں سب کو دیکھا اور سب کی امامت فرمائی) جب ہمارے سامنے یہ صحیح اصل موجود ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہمارے نبی علیہ السلام بھی اپنی وفات کے بعد زندہ ہو گئے اور وہ بدستور نبی ہیں"۔ الخ

حقیقت موت

امام قرطبی نے تذکرہ میں حدیث صعقہ کے بیان میں اپنے شیخ کا یہ قول نقل فرمایا" کہ موت عدم محض نہیں، یہ تو محض ایک حال سے دوسرے حال میں طرف منتقل ہونا ہے"۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ شہداً اپنے قتل اور موت کے بعد بھی زندہ ہوتے اور رزق پاتے ہیں، خوش ہوتے اور مبارکباد حاصل کرتے ہیں اور یہ دنیا میں زندہ لوگوں کی صفت ہے۔ جب شہداً کے لیے یہ سب کچھ ہے تو انبیائے کرام تو اس کے بطریق اولیٰ مستحق ہوئے۔ یہ بات بھی صحیح ہے کہ زمین انبیائے کرام کے جسموں کو کھاتی نہیں اور یہ بھی کہ نبی علیہ السلام، معراج کی رات تمام نبیوں سے بیت المقدس میں اور آسمانوں پر ملے ہیں اور آپ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اور سرکار نے یہ خبر بھی دی ہے کہ جو مسلمان آپ پر سلام بھیجے آپ اس کا جواب دیتے ہیں۔ وغیرہ۔ ان تمام واقعات سے قطعی طور پر یہ حقیقت سامنے آگئی کہ انبیائے کرام کی موت کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔ کہ ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔

Marfat.com

اگرچہ زندہ موجود ہیں۔ یہی حال ہے فرشتوں کی زندگی کا، کہ وہ زندہ موجود ہیں، محرّان کو صرف یہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس شرف سے مشرف فرمایا الخ

ابو یعلیٰ نے اپنی مسند اور بیہقی نے کتاب حیاۃ الانبیاؑ میں حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت کیا نبی علیہ السلام نے فرمایا "نبی زندہ ہوتے ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت کیا کہ حضورؐ علیہ السلام نے فرمایا۔ انبیائے کرام چالیس دن کے بعد چھوڑے نہیں جاتے لیکن وہ اللہ کے حضورؐ نمازیں پڑھتے ہیں اور صور پھونکنے تک پڑھتے رہیں گے" سفیان ثوری نے اپنی جامع میں فرمایا، ہمارے ایک شیخ نے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ کوئی نبی اپنی قبر میں چالیس دن سے زیادہ نہیں چھوڑا جاتا۔ یہاں تک کہ اُٹھا لیا جاتا ہے۔ بیہقی نے کہا اس بنا پر تمام نبیوں کا ایک حال ہو جاتا ہے، جہاں اللہ ان کو ٹھہرائے وہاں ٹھہرتے ہیں۔ امام عبدالرزاق نے اپنی مُصنّف میں سفیان ثوری عن المقدام عن السعید المسیب فرمایا "کوئی نبی زمین پر چالیس دن سے زائد (بعد وفات) نہیں رہا۔ ابو مقدام کا نام ثابت بن ہرمز کوفی تھا۔ یہ صالح کے استاد تھے۔ ابن حبان نے اپنی تاریخ، طبرانی نے الکبیر اور ابو نعیم نے الحلیہ میں انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نبی وفات پاتا ہے وہ اپنی قبر میں صرف چالیس دن تک رہتا ہے۔ امام الحرمین نے النہایۃ میں اور الرافعی نے شرح میں کہا روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کے حضور اس سے معزز تر ہوں کہ مجھے تین دن سے زیادہ قبر میں رکھے۔ امام الحرمین نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ دو دن سے زائد۔ ابوالحسن بن زاغونی حنبلی نے اپنی ایک تصنیف میں یہ حدیث نقل کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کو آدھے دن سے زیادہ اس کی قبر میں نہیں چھوڑتا۔ امام بدرالدین بن الصاحب نے اپنے تذکرہ میں فصل نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد برزخ میں زندگی کے بارے میں اس کی دلیل مشائخ کی تصریح اور قرآن کریم کی اس آیت سے

Marfat.com

اشارہ ہے : ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون - پس یہ حالت یعنی موت کے بعد حیات برزخی تو ہر شہید کو حاصل ہے، اور ان کی حالت دوسروں سے اعلیٰ ہوتی ہے خصوصاً برزخ میں۔ اور کسی اُمّتی کا مرتبہ نبی علیہ السلام سے بڑھ کر نہیں۔ بلکہ ان کو بھی یہ مقام حاصل ہوتا ہے تو نبی کے تزکیہ اور غلامی سے۔ نیز وہ اس مقام کے مستحق ہوئے ہیں تو صرف شہادت کی بنا پر، اور شہادت سرکار علیہ السلام کو اعلیٰ مرتبہ کی حاصل ہے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا "شب معراج میں سُرخ ٹیلے کے پاس مُوسیٰ علیہ السلام پر گزرا، تو وہ اپنی قبر سے کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ حیات مُوسیٰ علیہ السلام کے ثبوت میں یہ صحیح حدیث ہے کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے اور اس طرح کی صفات رُوح کے لیے ثابت نہیں ہوتیں۔ یہ جسم کی صفات ہیں۔ پھر قبر کی تخصیص بھی جسم کے لیے ہو سکتی ہے۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ نبیوں کی رُوحیں جسموں کے ہمراہ قبر میں مقیّد ہوتی ہیں اور اہل ایمان کی رُوحیں جنّت میں ہوتی ہیں۔ حدیثِ ابن عباس میں آتا ہے کہ ہم مکّہ و مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے، ایک وادی سے گزرے، آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ ہم نے کہا وادی ازرق، فرمایا گویا میں مُوسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ کانوں میں انگلیاں ٹھونسے، اللہ کی پناہ لیتے، تلبیہ پڑھتے اس وادی میں سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم چلتے چلتے ایک گھاٹی پر آئے، فرمایا گویا میں یُونس علیہ السلام کو سُرخ اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، ان پر صوف کا جُبّہ ہے۔ وہ بھی آہستہ آہستہ اس وادی میں چلے آ رہے ہیں۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

یہاں یہ سوال کیا گیا ہے کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں، پھر حضور علیہ السلام نے ان کے حج و تلبیہ کا ذکر کیسے فرمایا۔ وہ تو دوسرے جہان میں ہیں جو دار العمل نہیں اس کا جواب یہ دیا گیا ہے

Marfat.com

کہ شہداء اپنے رب کے حضور زندہ اور رزق حاصل کرتے ہیں پس یہ کوئی بعید نہیں کہ حج کریں اور نماز پڑھیں اور جہاں تک ہو سکے اللہ کا قرب حاصل کریں اگرچہ وہ اس جہاں برزخ ، میں (بھی) ہیں مگر اس دنیا میں بھی ہیں ، جو دارالعمل ہے یہاں تک کہ جب یہ دنیا فنا ہوئی اور دوسری دنیا آگئی جو دارالجزاء ہے، تو عمل بھی ختم" یہ الفاظ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں تو جب قاضی عیاض کہتے ہیں کہ وہ اپنے اجسام کے ساتھ حج کرتے۔ اور قبروں سے جدا ہوتے ہیں تو نبی علیہ السلام کے اپنی قبر سے جدا ہونے کا کیسے انکار کیا جا سکتا ہے؟ پس ان تمام منقولہ عبارات اور احادیث کے مجموعے سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ نبی علیہ السلام اپنے جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہیں، تصرف فرماتے اور زمین و آسمان کے کونے کونے میں جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں بالکل اسی شکل و صورت میں جو وصال سے پہلے آپ کو حاصل تھی ، اس ذرہ بھر تبدیلی نہیں ہوئی ، اور آپ آنکھوں سے اسی طرح اوجھل ہیں جیسے روح و جسم کے ساتھ زندہ فرشتے پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کرم نوازی کرتے ہوئے پردہ اٹھانا اور محبوب کا دیدار کروانا چاہتا ہے تو وہ بندہ سرکار کو حقیقی صورت میں دیکھتا ہے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔ اور یہ کہنا کہ مثال دیکھی ہے اس کا نہ کوئی داعیہ ہے نہ سبب" سیوطی کی کتاب "تنویر الحلک" کی عبارت ختم ہوئی۔ میں نے ایک ناقل سے یہ عبارت نقل کی۔

حاصل مبحث

امام قسطلانی کا ارشاد

علامہ قسطلانی نے "المواہب لدنیہ" میں طویل کلام کے بعد جس کا اکثر حصہ سیوطی وغیرہ کے مذکورہ کلام کے ضمن میں گزر چکا ہے، فرمایا "شیخ ابن ابو صنوہ نے اپنے رسالہ میں فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ شیخ ابو العباس قسطلانی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، احمد! اللہ نے تمہاری دستگیری فرمائی۔ شیخ ابو السعود

Marfat.com

کہتے ہیں میں اپنے شیخ ابوالعباس اور دوسرے اولیاُ مصر کی زیارت کیا کرتا تھا۔ پھر جب یہ سلسلہ ختم ہو گیا اور میں مصروف ہو گیا اور مجھ پر بندشیں کھل گئیں اب نبی علیہ السلام کے سوا میرا کوئی شیخ نہ رہا اور یہ بزرگ ہر نماز کے بعد حضور علیہ السلام سے مصافحہ کرتے تھے۔ شیخ ابوالعباس الحرار کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو میں نے دیکھا کہ سرکار اولیاُ کے لیے ولایت کے منشور لکھ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ میرے بھائی محمد کے لیے بھی ایک منشور تحریر فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے اس طرح نہیں لکھتے جیسے میرے بھائی کے لیے لکھا؟ فرمایا میرے پیروکار ہونا چاہتے ہو؟ اصل لفظ طرقی تھا جو اندلس کی زبان میں پیروکار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ ان صاحب کا مقام اور تھا۔ المواہب میں امام غزالی کی کتاب المنقذ من الضلال کی عبارت نقل کرنے کے بعد فرمایا، سیدی علی وفا کا نبی علیہ السلام کو دیکھنا بیداری میں تھا ہاں وہ جو شیخ تاج الدین بن عطاُ اللہ نے "لطائف المنن" شیخ ابوالعباس المرسی کی حکایت لکھی ہے، کہ وہ شیخ ابوالحسن شاذلی کے ہمراہ جمعہ کی رات۔ ستائیسویں رمضان قیروان میں تھے۔ پھر ان کے ہمراہ جامع مسجد گئے آگے لمبی حکایت ہے یہاں تک کہ فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اے علی! اپنے کپڑوں کو میل سے پاک کر، ہر لحہ اللہ کی مدد سے حصہ پاؤ گے..... آخر تک۔ اس میں خواب کا بھی احتمال ہے۔ اسی طرح شیخ قطب الدین قسطلانی کہ یہ کہنا کہ میں مدینہ منورہ میں ابو عبداللہ محمد بن عمر بن یوسف قرطبی سے پڑھا کرتا تھا ایک دن میں تنہائی میں ان کے پاس آیا، اس وقت میں نوعمر تھا آپ باہر تشریف لے آئے اور مجھے فرمایا۔ تجھے یہ ادب کس نے سکھایا۔ اور بڑا بھلا فرمایا کہا کہ میں شکستہ خاطر چلا گیا۔ مسجد نبوی میں داخل ہو کر نبی علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ گیا۔ میں اسی حال میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک شیخ تشریف

Marfat.com

لائے اور فرمایا اٹھو، تمہارا ایسا سفارشی آگیا ہے جسے ٹالا نہیں جا سکتا"۔ اور اس سے ملتی جلتی شیخ عبدالقادر جیلانی کی حکایت ہے جسے شیخ سہروردی نے عوارف المعارف میں نقل کیا ہے کہ میں نے اس وقت تک شادی نہیں کی جب تک نبی علیہ السلام نے شادی کا حکم نہیں دیا"۔ امام شعرانی نے اپنی کتاب المنن الکبریٰ کے مقدمہ میں فرمایا، سیدی علی الخواص فرمایا کرتے تھے، کسی بندے کو عارفین کے رستے پر چلنا اس وقت تک صحیح نہیں جب تک دونوں جہاں کی نعمتوں سے بے پرواہ نہ ہو جائے اور سوائے اللہ کے اس کا کوئی محبوب نہ ہو، اور اس کا کامل وارث ہوگا۔ اور کہا کرتے تھے میں نے یہ طریقہ سیدی ابراہیم متبولی کے واسطہ سے نبی علیہ السلام سے اختیار کیا اور کبھی فرماتے میں نے یہ طریقہ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے حاصل کیا ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ کیونکہ نبی علیہ السلام کو محاسن اخلاق میں ملتِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے، اور ابراہیم علیہ السلام کے اخلاق دراصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اخلاق تھے کیونکہ حضور تمام نبیوں کے نبی ہیں۔

فیض حاصل کرنے کی صورت

اور اولیاء کے نبی علیہ السلام سے فیض حاصل کرنے کی صورت یہ ہے کہ ان کی روحیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ ملاقات کرتی ہیں، یہ ملاقات جسمانی نہیں، روحانی ہوتی ہے پس ان کا اجتماع حضور علیہ السلام سے ویسا نہیں جیسا صحابہ کرام کا تھا۔ اسے سمجھو۔ سیدی ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ فقیر کا مقام کامل نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میل ملاپ اور ہر معاملہ میں سرکار کی طرف اسی طرح رجوع نہ ہو جس طرح شاگرد کا استاد کی طرف ہوتا ہے۔ فرمایا ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ سیدی محمد غمری نے جب مصر میں اپنا دارالعلوم اور مسجد تعمیر کی تو اس کی کسی واسطہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی، سرکار نے فرمایا تعمیر کرو، اور اللہ پر

Marfat.com

بھروسہ رکھو میں نہیں جانتا کہ یہ بالواسطہ اجازت حصول کمال سے پہلے تھی۔ یا حضور علیہ السلام سے شرم وحیا کی بنا پر تھی الواسطہ اجازت چاہی۔ ویسے ان کے مرتبہ ومقام کے لائق یہی صورت تھی، بے شک وہ کمال میں مشہور تھے۔

سیدی یاقوت عرشی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو شخص یہ دعوٰی کرے کہ میں نے بالمشافہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم وادب حاصل کیا ہے، اس سے تمام کیفیت پوچھو، اگر کہے میں نے ایسا نور دیکھا جس نے مشرق ومغرب کو نورانیت سے بھر دیا تھا۔ اور میں نے ایک کہنے والے کو اس نور میں سے یہ کہتے سنا، جو میرے ظاہر وباطن میں تھا کسی خاص جہت میں محدود نہ تھا۔ غور سے میرے رسول اور نبی کا حکم سن، ایسے آدمی کی تصدیق کرو، ورنہ مفتری جھوٹا ہے الخ تو معلوم ہوا کہ بلا واسطہ حضور علیہ السلام سے حاصل کرنے کا مقام بہت معزز ومکرم مقام ہے، اسے ہر شخص نہیں پا سکتا۔ میں نے سیدی علی المرصفی رحمۃ اللہ کو فرماتے سنا، فقیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیض حاصل کرنے میں دو لاکھ چوہتر ہزار نو سو ننانوے (۲۷۴۹۹۹) مقام ہیں۔ ان کی اصل ایک لاکھ مقام اور ان کے خاص ایک ہزار مقام ہیں۔ سو جو شخص ان تمام مقامات کو طے نہ کر لے۔ اس کا مذکورہ طریقہ سے فیضیاب ہونا درست نہیں۔ سیدی ابراہیم تتبولی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے دنیا میں ہم پانچ آدمی وہ ہیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی شیخ نہیں۔

(۱) الجعیدی یعنی وہ خود۔ (۲) ابو مدین

(۳) شیخ عبدالرحیم القنادی۔ (۴) شیخ ابوالسعود بن العشائر۔

(۵) شیخ ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اس کے بعد امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "میرے بھائی جان لو، کہ اب مصر میں ظاہری فقراء میں سے مجھے اپنے سوائے دوسرا کوئی فقیر ایسا معلوم نہیں جس کا واسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مجھ سے زیادہ قریب ہو، کہ میرے اور حضور علیہ السلام

Marfat.com

کے درمیان صرف دو آدمیوں کا واسطہ ہے۔ اوّل سیدی علی الخواص، دوم۔ سیدی ابراہیم التبولی۔ پس وہ تمام اخلاق کاملہ جو ان دو بزرگوں کے حوالہ سے اس کتاب میں مذکور ہیں، وہ سب یا تو صراحتہً حضور علیہ السلام سے حاصل کئے گئے ہیں یا اشارتہً۔ جیسا کہ مجھے سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا، اور مجھے شیخ ابوالفضل الاحمدی نے بتایا کہ سیدی علی اس وقت دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیضیاب نہیں ہوئے۔ پس اس طریق سے میرے اور حضور علیہ السلام کے درمیان صرف ایک آدمی کا واسطہ ہے یہ معاملہ میری بالمصافحہ سند سے مشابہ ہے کہ میں نے شیخ ابراہیم قیروانی سے مصافحہ کیا انہوں نے مکہ معظمہ میں شریف ساوی سے مصافحہ کیا، انہوں نے ان بعض جنوں سے مصافحہ کیا تھا جنہوں نے حضور علیہ السلام سے مصافحہ کیا۔ پس میرے اور نبی علیہ السلام کے درمیان تین واسطے ہوئے"

پھر اسی کتاب کے پانچویں باب میں شیخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے جو انعام واکرام فرمایا، اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مجھے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے شدید قربت حاصل ہے اور اکثر اوقات میرے اور حضور علیہ السلام کی قبر اقدس کے درمیان والی مسافت لپیٹ دی جاتی ہے یہاں تک کہ بسا اوقات میں مصر میں ہوتے ہوئے بھی سرکار کے روضہ اقدس پر ہاتھ رکھ کر اس طرح ہمکلام ہوتا ہوں جیسے انسان اپنے ساتھی سے باتیں کرتا ہے۔ یہ مقام چکھے بغیر سمجھ میں نہیں آتا، جو اس مقام سے ناآشنا ہے۔ اکثر انکار کر دیتا ہے۔ ؎

ذوق ایں می نشناسی بخدا تا نہ چشی

ترجمہ: انسان اپنے دل کے تابع ہوتا ہے کہ دل جسم کے تابع ہے۔؟

فرمان حضرت مسیح علیہ السلام

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں ہے۔ کہ انسان کا دل اس کے مال کے ساتھ ہوتا ہے۔

Marfat.com

پس اپنے حال آسمان میں رکھو کہ تمہارے دل آسمان میں رہیں" یعنی مال صدقہ کر دو کہ آسمان کی طرف چڑھ جائے اور وہاں تم اس کا اجر و ثواب دیکھو"

سیدی شیخ ابوالعباس المرسی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جنت الفردوس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لمحہ بھر کے لیے بھی میری نظر سے اوجھل ہو جائیں یا ایک سال بھی مقام عرفات میں میرا وقوف فوت ہو جائے (حج نہ کر سکوں) میں اپنے آپ کو مردوں میں شمار نہ کروں۔ امام شعرانی فرماتے ہیں۔ بھائی! فقراء کے ایسے دعوے تسلیم کر لو، اور جب تک شریعت صراحتہً منع نہ کرے، انکار نہ کرو۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جو شخص ان کے کسی مقام کا انکار کرے اس پر منزل تک پہنچنا حرام ہو جاتا ہے۔ اس کو سمجھ لو، اور سب تعریفیں اللہ پروردگار جہاں کے لیے ہیں۔ شعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "المیزان الکبریٰ" کے مقدمہ میں فرمایا۔ سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، اہل کشف کے نزدیک آئمہ مجتہدین کے اقوال میں سے کوئی قول کبھی قطعاً شریعت سے باہر نہیں نکل سکتا تو خود ان کا شریعت کے خلاف ہونا کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ جب کہ ان کو اپنے اقوال کے قرآن و سنت اور اقوال صحابہ سے دلائل معلوم ہیں۔ کشف صحیح بھی ہے اور ان کی ارواح، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ملاقات کرتی ہیں، اور دلائل نہ ملیں تو سرکار سے سوال کر کے تسلی کر لیتے ہیں۔ کہ یا رسول اللہ یہ آپ کا قول ہے یا نہیں؟ جاگتے ہوئے بالمشافہ۔ ان شرائط کے ساتھ جو اہل کشف میں مشہور ہیں۔ یونہی علمائے کرام قرآن و سنت سے جو مسائل استنباط فرماتے ان کو اپنی کتابوں میں لکھنے اور مرتب کرنے سے پہلے سرکار سے پوچھتے تاکہ اللہ کے ہاں سرخرو ہوں۔ یا رسول اللہ ہم نے فلاں آیت سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے اور فلاں حدیث سے یہ مفہوم لیا ہے۔ آپ کو یہ پسند ہے یا نہیں؟ پھر آپ کے فرمان یا اشارے کے مطابق عمل کرتے۔ ہم نے آئمہ مجتہدین کے کشف کا جو ذکر کیا ہے اور روحانی طور پر ان کا نبی علیہ السلام سے ملنے کا بیان کیا اگر اس میں

Marfat.com

کوئی شخص توقف کرے تو ہم اس سے کہیں گے۔ یہ سب یقیناً کرامات اولیا ہیں۔ اب اگر آئمہ مجتہدین اولیا نہ تھے۔

منکر سے سوال تو پھر روئے زمین پر کبھی کوئی ولی ہو ہی نہیں سکتا۔ آئمہ مجتہدین سے یقیناً کمتر درجے کے اولیا کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بکثرت اولیا اللہ سے ملاقات کرتے تھے اور ان کے ہم زمانہ لوگ اس سلسلہ میں ان کی تصدیق کرتے تھے مثلاً سیدی شیخ عبدالرحیم قناوی، شیخ ابو مدین مغربی۔ سیدی ابوالسعود ابن ابی العشائر، سیدی شیخ ابراہیم دسوقی کبیر شیخ ابوالحسن شاذلی۔ سیدی ابوالعباس مرسی۔ سیدی شیخ ابراہیم متبولی، سیدی شیخ جلال سیوطی۔ سیدی شیخ احمد زدالوی بحیری اور ایک جماعت جن کو میں نے کتاب طبقات الاولیا میں ذکر کیا ہے۔ میں نے علامہ جلال الدین سیوطی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک ورق ان کے ایک ساتھی شیخ عبدالقادر شاذلی کے پاس دیکھا ہے جو انہوں نے ایک ایسے شخص کو لکھا تھا جس نے بادشاہ کے پاس جا کر کسی کام کے سلسلہ میں سفارش کرنے کی درخواست کی تھی۔

علامہ سیوطی سے بادشاہ سفارش کرنے کی درخواست اور آپ کی معذرت "اے میرے بھائی! جان لے کہ اب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھتر مرتبہ بیداری میں بالمشافہ، شرف ملاقات حاصل کر چکا ہوں۔ اگر حاکموں کے درباروں میں حاضری سے مجھے حضور علیہ السلام کے حجاب میں ہونے کا خوف نہ ہوتا، تو میں ضرور شاہی قلعہ میں جاتا، اور بادشاہ کے پاس تیری سفارش کرتا۔ بے شک میں حضور علیہ السلام کی حدیث شریف کے خدمتگاروں میں سے ایک ہوں اور مجھے سرکار کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت پڑتی۔ ان احادیث کی تصحیح کے لیے جن کو محدثین نے اپنے طور پر ضعیف قرار دیا ہے اور بے شک یہ فائدہ میرے بھائی تیرے فائدے سے زیادہ بہتر ہے"

Marfat.com

فرمایا کہ شیخ جلال الدین سیوطی کی اس بات کی تائید وہ مشہور واقعہ بھی ہے کہ سیدی محمد بن زین۔ مدّاح رسول صلے اللہ علیہ وسلم، سرکار کی بیداری میں بالمشافہ زیارت کرتے تھے۔ جب وہ حج کے لیے گئے تو سرکار نے قبر کے اندر سے ان سے بات کی۔ ان کو یہ مقام ہمیشہ حاصل رہا۔ یہاں تک کہ سجزاویہ کے ایک شخص نے حاکم شہر کے پاس جا کر سفارش کرنے کی اور ان سے درخواست کی۔ جب آپ حاکم کے پاس گئے تو اس نے آپ کو اپنے قالین پر بٹھایا۔ پھر دیدار نہیں ہوا۔ پھر عرصہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیدار کی درخواست کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سرکار کی شان میں شعر کہے، تو دُور سے زیارت ہوئی۔ سرکار نے فرمایا میری زیارت بھی چاہتے ہو اور ظالموں کے ہمراہ قالین پر بھی بیٹھتے ہو؟ تمہارے لیے اس کی کوئی سبیل نہیں۔ اس کے بعد ہمیں یہ اطلاع نہیں پہنچی کہ تا وقت وفات ان کو دیدار ہوا ہو۔ ہم کو شیخ ابوالحسن شاذلی اور ان کے شاگرد شیخ ابوالعباس المرسی وغیرہ کی بات پہنچی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر حضور علیہ السلام لمحہ بھر بھی ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں، تو ہم اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار نہیں کرتے۔ پس جب ایک عام ولی کا یہ کہنا ہے تو ائمہ مجتہدین کو اس مقام کے بطریق اولیٰ حقدار ہیں۔" میزان کی عبارت ختم ہوئی۔

اور شعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب لواقح الانوار القدسیۃ فی بیان العہود المحمدیۃ کے مقدمہ العہود الکبریٰ میں فرمایا، میرے بھائی اجابان لو کہ جب حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام اُمت اجابت کے شیخ و مُرشد ہیں تو ہمارے لیے یہ کہنے کی گنجائش موجود ہے کہ کتاب و سُنّت میں جتنے وعدے مذکور ہیں، وہ آپ نے ہم سب افراد اُمّت محمدیہ سے لیے ہیں۔ کیونکہ جب سرکار نے صحابہ کرام کو کسی امر، نہی، ترغیب یا ترہیب سے خطاب فرمایا تو عمومی طور پر۔ قیامت تک وہ حکم تمام اُمت کو شامل ہے۔ پس ہمارے شیخ حقیقی آپ ہی ہیں۔

Marfat.com

خواہ مشائخ کے واسطہ سے یا بغیر واسطہ۔ مثلاً وہ اولیاً جنہوں نے بیداری میں ان شرائط کے ساتھ سرکار کی زیارت کی جو قوم کے نزدیک معتبر ہیں۔ اور الحمدللہ میں نے اس انعام پر فائض کئی حضرات سے شرف ملاقات حاصل کیا ہے مثلاً سید علی الخواص، شیخ محمد العدل، شیخ محمد بن عثمان، شیخ جلال الدین سیوطی اور ان جیسے اور حضرات۔ اللہ ان سب سے راضی ہو۔ پھر مرحوم کتاب مذکور کے عہدِ ثانی میں فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کی طرف سے ہم سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ ہم اپنے تمام اقوال، افعال اور عقائد میں سُنتِ محمدیہ کی پیروی کریں۔ اور اگر کسی مسئلے کی کتاب سُنّت اجماع یا قیاس سے ہمیں دلیل نہ ملے اس پر عمل نہ کریں جب تک دیکھ نہ لیں۔ اگر اس بات کو بعض علما نے مستحسن قرار دیا ہے تو ہم نبی علیہ السلام سے اس بارے میں اجازت مانگیں گے پھر ہم اس عالم کا ادب کرتے ہوئے اس بات پر عمل کریں گے۔ یہ سب شریعت مطہرہ میں بدعت سے بچنے کے لیے ہے کہ کہیں یہ شخص بھی بدعتی اور گمراہ کن آئمہ میں سے نہ ہو۔ میں نے خود بعض لوگوں کے اس قول پر سرکار سے مشورہ لیا کہ نمازی کو سجدہ سہو میں یہ الفاظ پڑھنے چاہئیں "سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنَامُ وَلَا یَسْهُوْ" (وہ پاک ہے جو نہ سوئے نہ بھولے) سو حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ اچھا ہے۔ پھر یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ نبی علیہ السلام سے اجازت کبھی آدمی کے حسبِ حال ہوتی ہے۔ جب وہ کام کرنا چاہتا ہے اگر ان لوگوں میں سے ہے جنہیں سرکار کا قُرب بیداری میں اور بالمشافہ حاصل ہے، جیسا کہ اہل کشف کا مقام ہے تو اجازت بھی اسی حال میں لے۔ ورنہ دل سے اجازت مانگے اور انتظار کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں اس کام کے اچھا یا بُرا ہونے کے متعلق کیا ڈالتا ہے؟ پھر اس عہد کے متعلق فرمایا میرے بھائی اپنے آئینہ دل کو میل و زنگ سے صاف کر کے اور تمام ذلیل کاموں سے

Marfat.com

اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر کام کرتے جاؤ تاکہ کوئی ایسی فضلت تم میں نہ رہے جو بارگاہِ خداوندی یا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رسائی سے تمہیں مانع ہو۔ اب اگر تم کثرت سے سرکار پر درود وسلام بھیجتے رہو، تو امید کامل ہے کہ حضور علیہ السلام کے مقامِ مشاہدہ تک رسائی حاصل کر لو گے یہی طریقہ ہے شیخ نورالدین شونی، شیخ احمد زواوی شیخ احمد بن داؤد دمنزلاوی، اور مشائخ یمن کی ایک جماعت کا کہ ان میں سے ہر ایک ہمیشہ نبی علیہ السلام پر بکثرت درود وسلام پڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور جس وقت چاہے سرکار سے بیداری میں بالمشافہ ملاقات کرتا ہے اور جس کو یہ ملاقات حاصل نہ ہو تو جان لے کہ اس نے مطلوبہ تعداد میں درود وسلام بکثرت نہ بھیجا۔ کہ یہ مقام حاصل کر سکے مجھے شیخ زواوی نے بتایا کہ انہیں نبی علیہ السلام سے بیداری میں ملاقات نہ ہوتی۔ یہاں تک سال بھر پابندی سے درود وسلام پڑھتے رہے ہر روز تیس ہزار بار پڑھتے۔ میں نے سیدی علی الخواص کو فرماتے سنا کہ جن لوگوں کا ہمیں علم ہوا کہ وہ حضور علیہ السلام سے بیداری میں بالمشافہ ملاقات کرتے تھے، ان میں سے شیخ ابومدین شیخ الجماعۃ، شیخ عبدالرحیم قناوی، شیخ موسیٰ رولی، شیخ ابوالحسن شاذلی، شیخ ابوالعباس المرسی، شیخ ابوالسعود بن ابوالشاہر، سیدی ابراہیم المتبولی۔ اور شیخ جلال الدین سیوطی ہیں۔ فرمایا کرتے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور بیداری میں کچھ اوپر ستر مرتبہ ملاقات کی۔ رہے سیدی ابراہیم متبولی تو ان کی حاضری کا تو شمار ہی نہیں۔ کیونکہ وہ ہر حال میں سرکار سے ملاقات کرتے تھے اور کہا کرتے کہ میرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی مرشد ہے ہی نہیں۔ شیخ ابوالعباس المرسی کہا کرتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لمحہ بھی میری آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتا۔

جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی کا مقام بہت بلند ہے۔

Marfat.com

ایک شخص سیدی علی مرصفی کے پاس آیا۔ میں بھی حاضر تھا، کہنے لگا حضور میں ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ جب چاہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں دیکھ لوں، فرمایا بیٹے بندے اور اس مقام کے درمیان دو لاکھ سینتالیس ہزار مقام ہیں۔ بیٹا تم بات کرتے ہو، ہماری مراد صرف ان میں سے دس مقام ہیں، پس اس مدعی کو پتہ نہ چلا کہ کیا کہے اور شرمندہ ہوا، اس کو جان لے!۔ اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ پر چلائے۔

مکہ و مدینہ کا ادب و احترام

یونہی کتاب مذکور میں مسجد میں زیادہ بیٹھنے کے بیان میں فرمایا۔ سیدی محمد عثمان نے مجھے بتایا، سیدی ابوعباس عمری کے معاصر اولیاء نے آپ کے ہمراہ حج کیا۔ اللہ ہمیں ان کی برکتوں سے بہرہ مند فرمائے۔ ان میں سے مصر کے پندرہ اولیاء اور قرآ بھی تھے۔ انہوں نے آپ سے کہا، آقا! آپ کا طریقہ کیا ہے؟ مکہ جائیں گے یا مدینہ؟ فرمایا تم میں سے جو مکہ یا مدینہ کا ادب کر سکتا ہے وہ جائے۔ انہوں نے کہا مکہ کا ادب کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ ان لوگوں کی [illegible] جو بارگاہ رب العزت میں باریابی پاتے ہیں، مثلاً انبیائے کرام۔ اولیاء۔ ملائکہ [illegible] ان کی مدت قیام میں کوئی ایسی خصلت ظاہر نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے تو جب اللہ نے ناپسندیدہ خصلت کا ارتکاب کیا، پھر کیا ادب رہا۔ انہوں نے کہا مدینہ کا ادب کیا ہے؟ فرمایا اس کا ادب بھی، ادب مکہ کی طرح ہے ذرا اس میں یہ اضافہ کر لے کہ کسی حال میں سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کی جائے۔ یہاں تک کہ عمامہ چھوٹا رکھے جو کچھ ہاتھ آئے صدقہ کر دے۔ مدینہ منورہ میں صرف اس بات کا درس دے جو صراحتہً شریعت سے ثابت ہو۔ قیاس اور رائے کا مسئلہ بیان نہ کرے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ہے، کہ آپ کے حضور کسی اور کی بات بجز آپ کے مشورہ کے نہ کی جائے۔ اگر اہل صفا میں سے ہے تو ہر قیاسی اور رائے والے مسئلہ میں آپ سے مشورہ لے اور جو آپ کا اشارہ ہو وہ کرے۔ بشرطیکہ آپ کا کلام بیداری میں صراحتہً سنے۔ جیسے شیخ محی الدین ابن العربیؒ کا حال تھا۔ فرماتے

Marfat.com

ہیں میں ایسی متعدد احادیث کی سرکار سے تصحیح کی ہے جن کو بعض حفاظ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ پس میں نے اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام کا قول لیا۔ اور میرے نزدیک سرکار کے فرمان میں کوئی شک نہ رہا۔ اور میرے نزدیک وہ صحیح شرعی مسئلہ ہو گیا جس پر میں عمل کرتا ہوں اگرچہ اس بات میں علمائے کرام اپنے قواعد کے پیش نظر میری نہ مانیں ان تمام مشائخ نے کہا ہم میں سے تو تمہارے بتائے ہوئے آداب پر کوئی بھی عمل نہیں کر سکتا اور اس وہ تمام سیدی ابوالعباس کے ہمراہ واپس ہو گئے۔ ان میں سیدی محمد بن داؤد، سیدی محمد العدل۔ سیدی محمد ابو بکر الحدیدی۔ شیخ علی بن الجمال اور شیخ عبدالقادر دشطوطی شامل تھے مجھے میرے شیخ، شیخ امین الدین امام جامع مسجد الغمری نے جو ان کے ساتھ حج پر گئے تھے۔ بتایا کہ سیدی عبدالقادر الاشطوطی حرم مدینہ میں داخل نہیں ہوئے جب سے حج کے دن شروع ہوئے، صرف باب السلام کی دہلیز پر زیارت کے لیے اپنا رخسار رکھا۔ یہاں تک کہ سب چل پڑے اور ان کو حالت استغراق میں اٹھا لائے۔ اور پھر اس وقت ہوش میں آئے جب بیر علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔

پھر حضور علیہ السلام پر بکثرت درود وسلام پڑھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک مرتبہ مجھ سے شیخ احمد الزوادی نے کہا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ بیداری میں ہماری مجلسیں جمتی ہیں اور ہم صحابہ کرام کی طرف سرکار کی صحبت میں رہنے لگتے ہیں اور آپ سے دینی مسائل اور ان احادیث کے متعلق سوال کرتے ہیں جن کو ہمارے ہاں حفاظِ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔ پس ہم آپ کے فرمان پر عمل کرتے ہیں، جب تک یہ مقام ہمیں حاصل نہ ہو جائے، ہم آپ پر بکثرت درود وسلام بھیجنے والے نہیں۔ پھر اس عہد میں فرماتے ہیں کہ ہم گزشتہ عہود کے شروع میں یہ بات ذکر کر گئے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی برزخی زندگی کے لیے ہم بڑی پاکیزگی و صفائی کے محتاج ہیں تاکہ آدمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی کی صورت پیدا ہو اگر کسی میں بری خصلت ہے جس کے ظاہر ہونے سے دنیا و آخرت میں شرمساری ہو وہ سرکار کی صحبت کا قائل نہیں۔ چاہے جن و انس

Marfat.com

کی عبادت اپنے اندر جمع کر لے۔ جیسے منافقین کو صحبت نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ یہی حال ہے کافروں کی تلاوت قرآن کا کہ اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کے احکام پر ایمان نہیں رکھتے۔ الخ

علامہ شیخ علی اجہوری مالکی نے اپنی ضخیم کتاب النور الوھاج فی الکلام علی الاسرا والمعراج کے آخر میں فرماتے ہیں۔ مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ کیا کوئی شخص بیداری میں نبی کریم علیہ السلام کو دیکھ سکتا ہے یا نہیں؟ یونہی اگر دور دراز علاقوں کے رہنے والے مختلف لوگ بیک وقت حضور علیہ السلام کے دیکھنے کا دعوٰی کریں تو کیا ان کی تصدیق کی جائے گی یا نہیں؟ کیونکہ جب ایک خاص وقت میں انتہائی مشرق میں رہنے والا شخص سرکار کو دیکھتا ہے تو اسی وقت انتہائی مغرب میں رہنے والا شخص کیسے دیکھ سکتا ہے؟

مختلف اشخاص کو آن واحد میں مختلف مقامات پر شرف دیدار

یہ سوال بھی کیا گیا کہ آیا ایک ہی وقت میں، مختلف مقامات میں زیارت سے مشرف ہونے والے لوگ مختلف صفات میں آپ کو دیکھ سکتے ہیں؟ میں نے ان الفاظ میں اس کا جواب دیا۔ الحمد للہ رب العالمین حضور علیہ السلام کی بیداری میں زیارت سے مشرف ہونا، جسے اللہ نے اس سعادت کے لیے چنا۔ ایک حقیقت ہے جس میں شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ احوال صالحین سے باخبر لوگوں پر یا جن کو ان سے واسطہ رہا ہے یہ حقیقت روشن ہے۔ جیسے علم ضروری ہوتا ہے۔

پھر ابن حجر ہیتمی، المدخل لابن الحاج شعرانی اور سیوطی رحمہم اللہ کے مذکورہ بالا اقوال نقل کر کے فرماتے ہیں۔ الحمد للہ میں نے ایک جماعت ایسے لوگوں کی دیکھی ہے جن کو بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ اور میں نے یہ سب کچھ ان کی زبانی سنا ہے۔ ان میں سے ایک ہمارے شیخ عارف باللہ اپنے زمانہ میں شیخ الطائفہ المالکیہ شیخ محمد البنوفری

Marfat.com

ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں کی ایک جماعت کا ذکر کیا۔ جن میں ہمارے شیخ عارف باللہ شیخ علی خمصانی المعروف حشیش ان کو یہ سعادت کئی مرتبہ حاصل ہوئی اس کی صداقت پر روشن دلائل ہیں، جو یقین کا فائدہ دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہمارے شیخ نورالدین قلصمی اور ان کے شیخ عارف باللہ تعالیٰ شیخ احمد احمدی ہیں۔ مجھے ان سے متعدد مرتبہ شرف ملاقات حاصل ہوا ہے۔ اور انہوں نے مجھے نیک دعائیں دیں اور سچے لوگوں میں سے بعض قابل وثوق لوگوں نے مجھے بتایا کہ شیخ مذکور اکثر اوقات بیداری میں سرکار کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ اور کہا کہ ان کے شاگردوں میں سے ایک نے ان کے سامنے ایک ایسے شخص کا سوال کیا۔ جو نبی علیہ السلام کی بکثرت بیداری میں زیارت کا مدعی تھا۔ شیخ نے اس کی تصدیق کی، اس شخص نے کہا آپ ہمیں نہیں بتاتے کہ آپ کو نبی علیہ السلام کی بکثرت بیداری زیارت ہوتی ہے۔ فرمایا جو شخص ہمیشہ دھوپ میں رہے وہ سورج کی کیا بات کرے۔ اسے سمجھو جب سچے اور نیک لوگوں کی ایک جماعت اس بات کا دعویٰ کرے کہ انہوں نے آن میں مختلف دور دراز علاقوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت کی ہے۔ تو وہ سچ ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ عالم وجود میں سرکار سورج کی طرح ہیں تو جیسے سورج کو مشرق و مغرب والے آن واحد میں دیکھتے ہیں، سرکار کا بھی یہی حال ہے۔ اسی بات کی طرف محققین کی جماعت گئی ہے جن میں ہمارے آئمہ میں سے شہاب القرافی بھی شامل ہیں، جنہوں نے صوفیاً کے حوالہ سے ایک بحث نقل کی ہے اور اس پر اعتراض کیا ہے۔ بعض لوگوں نے ان کے کلام کا خلاصہ ذکر کیا ہے "فرمایا جب خواب میں نظر آنے والی سرکار کی مثال ہے۔ تو اس سوال کا جواب مل جائے گا کہ حضور علیہ السلام بیک وقت بیداری میں دو یا زیادہ مقامات پر کیسے نظر آ سکتے ہیں، کیونکہ نظر آنے والی دو یا زیادہ مثالیں ہیں مشکل یہ ہے کہ ایک ذات بیک وقت دو مکانوں میں موجود ہو۔

صوفیا کی توجیہہ صوفیاً نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ نبی علیہ السلام سورج کی طرح

Marfat.com

ہیں جو ایک جگہ ہوتے ہوئے متعدد مقامات سے نظر آتا ہے کہ وہ کسی ایسے محدود مکان میں نہیں جو آسمانوں کے اندر ہو، بلکہ یہ ان سب سے بلند ہے اگر سورج مکان میں محدود ہوتا تو دوسرے مکان والے اُسے نہ دیکھ سکتے۔ جب کہ نبی علیہ السلام محدود مکان میں سے نظر آتے ہیں اور آپ کو دوسرے مکان والے دیکھتے ہیں۔ لہٰذا سرکار کا نظر آنا سورج کے نظر آنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ بات تسلیم نہ کی جائے ایک حد میں محدود سورج کو دوسری حد والے دیکھ سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ حضور علیہ السلام ایسے دو یا زیادہ مقامات سے دیکھے جا سکتے ہیں جو محدود ہوں، جب کہ کسی اور کے سامنے وہ مقامات حجاب بن جائیں گے۔ اور کوئی دوسرا (نبی علیہ السلام کی حمایت کے بغیر) ایک حد سے دوسری حد میں نظر نہیں آ سکتا۔ سورج میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا۔" الخ۔ اس پر الزرکشی نے اعتراض کیا ہے۔ الاجہوری کہتے ہیں، کبھی کہا جاتا ہے کہ صوفیا کی مراد حضور علیہ السلام سورج کی طرح ہیں سے یہ ہے کہ ہر ایک سرکار کو دیکھ سکتا ہے۔ اس لحاظ سے سورج کی طرح نہیں۔ کہ سورج کے آگے جب کوئی شے حائل ہو جائے وہ نظر نہیں آتا بخلاف نبی علیہ السلام کے، کہ آپ کے سامنے کوئی پردہ حائل نہیں ہو سکتا۔ اور ہر ایک آپ کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ کمال آپ کو حق عادت کے طور پر حاصل ہے اور اس میں آپ کی عزت افزائی ہے، پس آپ اس لحاظ سے سورج کی طرح نہیں۔ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے وجود سے دنیا کو اس طرح بھر دیا ہے جیسے سورج کی روشنی نے۔ اسی کی طرف اشارہ کیا ہے عارف باللہ سیدی تاج الدین بن عطاء اللہ اسکندری صاحب الحکم وغیرہ نے۔ جیسا کہ ان کے بعض تلامذہ نے لکھا ہے کہ میں حج پر گیا جب طواف کر رہا تھا تو شیخ کو دیکھا میں نے سوچا طواف سے فارغ ہو جائیں تو سلام کروں۔ جب فارغ ہوئے تو نظروں سے غائب ہو گئے، اور میں دیکھ نہ سکا۔ پھر میں نے عرفات میں اسی طرح دیکھا، وہاں بھی وہی صورت ہوئی باقی مقامات میں بھی ایسا ہی ہوا۔ میں واپس قاہرہ آیا تو شیخ کے بارے میں دریافت

Marfat.com

کیا، مجھے بتایا گیا کہ وہ بالکل خیریت سے ہیں، میں نے پوچھا کہیں سفر پر گئے تھے لوگوں نے کہا نہیں، میں نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور کہا جناب! میں نے آپ کو دیکھا تھا اور ساری بات بتائی۔ فرمایا، اے بھائی بڑا آدمی کائنات کو اپنے وجود سے بھر دیتا ہے۔ قطب اگر پتھر کو بلائے تو وہ جواب دے" الخ۔ پھر جب بزرگ آدمی کا یہ حال ہے، تو سیّد المرسلین تو اس کے زیادہ مستحق ہیں۔

جماعت کا آن واحد میں دیدار سے مشرف ہونا

رہا ایک جماعت کا بیک وقت مختلف صفات میں آپ کا دیدار کرنا، سو یہ ممکن، بلکہ واقعہ ہے اس میں کوئی اچنبا نہیں۔ کیونکہ ہر ایک کے دیکھنے کا آلہ اس کے مرتبہ و مقام کے مطابق مختلف ہے۔ اس کی مثال آئینے کی سی ہے کبھی چھوٹا، کبھی بڑا، کبھی سیدھا، کبھی ٹیڑھا۔ کبھی بہت صاف کبھی اس کے علاوہ، اسی کے مطابق ایک ہی صورت آئینہ میں مختلف ہو جاتی ہے۔ سو وہ چھوٹے آئینے میں چھوٹی اور بڑے میں بڑی، ٹیڑھے میں ٹیڑھی اور سیدھے میں سیدھی، بہت شفاف میں بہت شفاف اور کم میں کم شفاف نظر آتی ہے اس پر غور کرو۔

سوال یہ سوال نہ کیا جائے کہ بعض لوگ آپ کو اسی وقت سفید رنگ میں دیکھتے ہیں اور بعض سیاہ میں، یونہی بعض بوڑھی عمر میں دیکھتے ہیں بعض جوان حالت میں۔ حالانکہ حسی آئینے میں تو سفید کالا یا اس کے برعکس یونہی بوڑھا جوان یا اس کے برعکس نظر نہیں آتا (پھر یہ تشبیہ کیسی؟)

جواب اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کو دیکھنے کا آئینہ، حسی آئینے سے اس بات میں قدرے مختلف ہے کیونکہ آپ کو دیکھنے والے آئینہ قلب کوئی ایسی صفت پیدا ہوتی ہے جو اس اختلاف کی متقضی ہوتی ہے مثلاً ایمان و عبادات کا اجر و ثواب یا اس کے برعکس (کفر و معصیت کا وبال) لہٰذا یہ ہر طرح سے، حسی آئینے کی طرح نہیں بلکہ

Marfat.com

بعض صفات میں حسی آئینے کی طرح ہے کیونکہ آئینے میں سفید صورت سیاہ یا سیاہ صورت سفید، یا نوجوان کی بوڑھی یا بوڑھے کی جوان صورت تو نظر نہیں آتی۔ حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی آپ کو جوان دیکھتا ہے اور دوسرا بوڑھا۔ وغیرہ "معراج الاجہوری کی عبارت ختم ہوئی۔

فتاوٰی خلیلی کی شاندار عبارت

استاذ علامہ شیخ محمد خلیلی مدفون بیت المقدس کے فتاوٰی میں اس سوال کے جواب میں کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کو بیداری یا خواب میں دیکھتا ہے کیا یہ جائز ہے؟ اور کیا وہ حقیقت میں آپ ہی کی ذات بابرکات کو بھی دیکھتا ہے؟ اس کا کیا حکم ہے کہ دو شخص بیک وقت آپ کو دیکھتے ہیں حالانکہ ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں؟ فرمایا حفاظ رحمہم اللہ نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ نیند یا بیداری میں حضور علیہ السلام کا دیدار جائز ہے۔ لیکن اس میں ان کا اختلاف ہے کہ آیا دیکھنے والا آپ کی ذات شریفہ کو حقیقۃً دیکھتا ہے یا ایسی مثال دیکھتا ہے، جو ذات اقدس کی خبر دیتی ہے؟ پہلے قول کی طرف ایک جماعت گئی ہے اور دوسرے قول کی طرف امام غزالی، الیافعی اور دوسرے گئے ہیں۔ پہلی جماعت کی دلیل یہ ہے کہ حضور علیہ السلام چراغ ہدایت، ظلمتوں کی روشنی، اور معارف کے سورج ہیں تو جیسے چراغ اور سورج کی روشنی دور سے نظر آتی ہے اور سورج کی ٹکیہ اپنی خصوصیات و عوارض کے ساتھ نظر آتی ہے، یونہی سرکار کا جسم کریم اور بدن شریف ہے۔ پس روضۂ اقدس سے آپ کی جدائی اور انور کا سرکار سے خالی ہونا لازم نہیں آتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ دیکھنے والے کے سامنے سے پردے چاک کر دیتا ہے اور رکاوٹ ہٹا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ آپ کو دیکھ لیتا ہے، حالانکہ سرکار اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوتے ہیں اس بنا پر یہ بھی ممکن ہے کہ آن واحد اور ایک جگہ میں آپ کو دو ایسے آدمی دیکھیں جن میں سے ایک مشرق میں ہو، اور دوسرا مغرب میں۔ یا ان پردوں کو اتنا شفاف کر دیا جائے کہ ان

Marfat.com

کے پس پردہ چیز چھپ نہ سکے۔

محفل نزاع القرافی رحمہ اللہ نے فرمایا محفل نزاع اس وقت ہے جب ایک دیکھنے والا آپ کو اپنے گھر میں مشرق میں اور دوسرا اسی وقت اپنے گھر میں جو مغرب میں واقع ہے دیکھے کہ گھر میں صرف سورج کی سعاعیں نظر آتی ہیں۔ رہی ٹکیہ سو وہ اپنے مدار میں ہے اگر دیکھنے والا اس کا احاطہ کرلے تو پھر اسی وقت دوسری جگہ اس کا ہونا محال ہے تو لازم ہے کہ دوسری ٹکیہ کو مثال کہا جائے۔

اکابر صوفیہ اکابر صوفیا کی ایک جماعت نے عالم مثالی کا قول کہا ہے۔ برابر ہے کہ حضور علیہ السلام کی اصل صورت مبارکہ کے موافق ہو یا نہ۔ کیونکہ سرکار کی حقیقی صورت کے خلاف جو کچھ نظر آتا ہے وہ دراصل دیکھنے والے کی اپنی صورت ہے جو حضور علیہ السلام کی صورت مثالی میں منتقش ہو رہی ہے، جو دونوں صورتوں کے لیے آئینہ کی طرح ہے۔ بعض لوگوں نے ایک درمیانی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب خواب میں حضور علیہ السلام کو اصل صورت وصفت میں دیکھے تو کسی تعبیر کی ضرورت نہیں رہتی۔ بصورت دیگر تعبیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ دیدار دونوں صورتوں میں سرکار کا ہی ہوتا ہے یہ بات عموماً اتفاقی ہے کہ شیطان یہاں وسوسہ انداز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ دیکھنا حق ہے کہ ان صورتوں میں نظر آنا اللہ کی طرف سے ہے جس نے بڑھاپے کی حالت میں سرکار کو دیکھا تو یہ اس کی انتہائی صلح جوئی ہے۔ جس نے آپ کو جوانی کی حالت میں دیکھا۔ تو یہ جنگجوئی کی علامت ہے۔ جس نے مسکراتے دیکھا یہ سنت پر کاربند ہونے کی دلیل ہے جس نے آپ کو اصل شکل وشباہت میں دیکھا تو یہ دلیل ہے کہ دیکھنے والا نیک، اس کا حال کامل۔ دشمنوں پر اس کا دبدبہ اور کامرانی ہے۔ جس نے سرکار کو غیر حالت میں دیکھا، یہ دیکھنے والے کی بدحالی کی دلیل ہے یہاں تک کہ مسلمان آپ کو اچھا اور بیدین قبیح دیکھتا ہے کیونکہ سرکار شفاف آئینے کی طرح ہیں۔ جو سامنے آتا ہے منتقش ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

بذاتِ خود سرکار کامل تر و حسین تر ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔" الخ۔

سیدی عبدالعزیز الدباغ کا فرمان

غوث زمانہ سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ اپنی کتاب "الابریز" کے فصل ثانی میں، جو ان سے ان کے شاگرد علامہ سیدی احمد بن مبارک نے نقل کی ہے، میں لکھتے ہیں۔ میرے ہمراہ سیدی عبداللہ البزماوی میری رہنمائی فرماتے رہے۔ اچھی باتیں بتاتے رہے، مجھے ہمت دلاتے رہے اور میرے دل سے خوف وغیرہ مٹاتے رہے جو کچھ دن ماہِ رجب۔ ماہ رمضان ماہ رمضان۔ ماہ شوال، ماہ ذیقعد۔ اور دس ذوالحجہ ۱۱۲۱ھ کے دوران مجھ پر طاری رہا۔ جب عید کا تیسرا دن تھا، میں نے سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو سیدی عبداللہ البزماوی نے کہا میرے آقا عبدالعزیز، ایک دن پہلے مجھے تمہارا ڈر تھا اور آج جب کہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں اپنی رحمت سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے فیضیاب فرمایا میرا دل بے خوف اور مطمئن ہے۔ اب میں تمہیں سپرد خدا کرتا ہوں، وہ محض اس لیے میرے پاس اقامت پذیر تھے کہ دل پر تاریکیوں کے در آنے سے میری حفاظت کریں۔ ان فتوحات کے دوران جو اللہ نے مجھے عطا فرمائیں۔ یہاں تک کہ دیدار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح حاصل ہوئی۔ پہلے ان کو میری فتوحات کا ڈر رہتا تھا، بعد میں جاتا رہا۔

سات قرأتیں

پھر ابن المبارک نے کتاب مذکور کے باب اوّل میں فرمایا میں نے شیخ عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور علیہ السلام کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے۔؟

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ۔

ترجمہ: بے شک یہ قرآن سات حرفوں (قرأتوں) میں نازل ہوا ہے۔"

(بخاری، مسلم)

Marfat.com

فرمایا علمأ نے اس میں سخت اختلاف کیا ہے۔اس موضوع پر میں نے چار جلیل القدر علمأ کا کلام دیکھا ہے۔(۱) قاضی ابوبکر باقلانی نے اپنی کتاب الانتصار۔امام ابن الجزری نے کتاب النشر۔ حافظ ابن حجر نے شرح بخاری کی کتاب فضائل القرآن اور حافظ سیوطی نے کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں۔میں نے شیخ رضی اللہ عنہٗ سے عرض کیا میں صرف آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی اس فرمان سے کیا مُراد ہے؟ اس پر شیخ رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا، اس کا جواب میں کل تمہیں دُوں گا۔انشأ اللہ۔اگلے دن شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور سچ فرمایا، کہ میں نے حضورؐ علیہ السلام سے اس فرمان کا مطلب پوچھا تو سرکار نے مجھے اس کی مُراد بتائی میں شیخ رضی اللہ عنہٗ سے تین دن تک اس سلسلہ میں بات کرتا رہا۔ اور انہوں نے جو کچھ اپنے شیخ سے سُنا اس کا خلاصہ بتایا۔پھر شیخ عبدالعزیز الدباغ نے دوسرے باب میں فرمایا ان پر سخت مشکلات اور یقینی ہلاکت کے وقت فتوحات ہوئیں یہاں تک کہ آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگئی۔جونہی زیارت ہوئی خوشی و مسرت حاصل ہوگئی کیونکہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی طاقت حاصل ہے جو ذات کریمہ کو ذات باری تعالیٰ سے ملائے رکھتی ہے مخلوق میں کسی اور کو یہ طاقت حاصل نہیں، اسی لیے آپ تمام مخلوق میں معزز تر اور افضل ترین ہیں۔پھر جس آدمی پر فتوحات کھلتی ہیں، جب وہ ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔تو اس کی کشش اللہ تعالےٰ کی طرف زیادہ ہو جاتی ہے اور اسے قطع تعلقی کا خطرہ نہیں رہتا۔

عجیب و غریب سوال و جواب

پھر ابن المبارک پانچویں باب میں فرماتے ہیں۔شیخ رضی اللہ عنہٗ سے بعض فقہأ نے اس بزرگ کے متعلق سوال کیا۔جس کا دعویٰ تھا کہ وہ نبی علیہ السلام کو بیداری میں دیکھتا ہے۔عبارت یہ ہے جو آدمی یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی علیہ السلام کو بیداری میں دیکھتا ہے، اللہ کی معرفت رکھنے والے یہ کہتے ہیں کہ اس کا دعویٰ صرف دلیل کے

Marfat.com

ساتھ مانا جائے گا وہ یہ کہ ایک کم تین ہزار مقام طے کرے۔ اس مدعی کو شمار کرنے اور بیان کرنے کی تکلیف دی جائے گی۔ آپ بزرگوں کی بزرگی کو اللہ ہمیشہ رکھے، ہماری آپ سے استدعا ہے کہ ہم آپ کو یہ مقامات شمار کر کے بتائیں خواہ رمز و اختصار سے یا جیسے بھی آسان ہو، بات لمبی نہ ہو۔؟

جواب شیخ رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہر ذات میں ۳۶۶ رگیں ہیں ہر رگ میں ایک خصوصیت پیدا کی گئی ہے۔ صاحب بصیرت ان رگوں کو اپنی خصوصیات میں چمکتا دمکتا دیکھتا ہے۔ پس جھوٹ کی ایک رگ ہے جو اپنی خصوصیت میں مصروف ہے۔ حسد کی رگ اپنی خصوصیت میں چمک رہی ہے۔ ریا کی رگ اپنے معنی میں شعلہ زن ہے۔ دھوکہ بازی کی رگ اپنے معنی میں روشن ہے خود بینی کی رگ اپنا معنی چمکا رہی ہے۔ تکبر کی رگ اپنا مفہوم چمکا رہی ہے یہاں تک کہ ہر رگ اپنا اپنا کام کر رہی ہے یہاں تک کہ عارف جب کسی ذات پر نظر کرتا ہے۔ تو اس کو ہر ذات کسی نہ کسی منزل پر دکھائی دیتی ہے سو یہ ایک آگ ہے جس میں ۳۶۶ شمعیں ہیں ہر شمع کا رنگ دوسری سے مختلف ہے۔ پھر ان خواص میں سے ہر ایک کی تفصیل و اقسام ہیں مثلاً خصوصیت شہوت کی ان اشیاء کی بہ نسبت جن کی طرف یہ منسوب ہوتی ہے کئی قسمیں ہیں اگر اس کو شرمگاہ کی طرف منسوب کریں۔ (شرمگاہ کی شہوت) تو یہ ایک قسم ہے اور اسے جاہ و مرتبہ کی طرف منسوب کریں (جاہ کی شہوت) تو یہ دوسری قسم ہے۔ مال کی طرف منسوب کریں (مال کی شہوت یا خواہش) تو یہ ایک اور قسم ہو جاتی ہے۔ لمبی لمبی اُمیدوں کی شہوت (یوں ہو جائے کاش یوں ہو جائے) تو یہ ایک اور قسم ہو جاتی ہے۔ یونہی جھوٹ کی خصوصیت اس حیثیت سے کہ جھوٹ بولنے والا حق بات نہیں کرتا، ایک قسم شمار ہو گی۔ اور اس حیثیت سے کہ جھوٹ بولنے والا دوسرے کے بارے میں سچ نہ بولنے کا گمان رکھتا اور اس کی بات میں شک کرتا اور اس کی تصدیق نہیں کرتا، ایک اور قسم شمار ہو گی۔ اور بندے پر

Marfat.com

بندشیں اس وقت تک کھل نہیں سکتیں جب تک ان تمام مقامات کو طے نہ کر لے۔ جب اللہ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا اور اس میں اس کی اہلیت پیدا کرتا ہے کہ اس کی بندشیں کھل جائیں تو وہ بتدریج اس سے ان کو ختم کرتا ہے۔ پھر مثلاً جب اس سے جھوٹ کی خاصیت ختم ہوتی ہے، سچائی کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ پھر مقام تصدیق پر۔ جب اس سے شہوتِ مال کی خاصیت ختم ہوتی ہے تو مقامِ زہد پر فائز ہو جاتا ہے۔ شہوتِ معاصی ختم ہوتی ہے تو مقام توبہ پر فائز ہوتا ہے۔ لمبی آرزوؤں کی خواہش ختم ہوتی ہے تو دارالغرور دنیا سے کنارہ کشی کا مقام حاصل کر لیتا ہے باقی کو اسی پر قیاس کر لو، پھر جب بندشیں ختم کھل جاتی ہیں اور تمام راز اس کی ذات میں رکھ دیئے جاتے ہیں اب اس کی رُوح کائنات کے مشاہدہ میں مصروف ہو جاتی ہے سب سے پہلے جس چیز کا مشاہدہ کرتی ہے وہ احرام ترابیہ (مٹی کے اجسام) ہیں۔ پھر ان میں سب سے پہلے اس زمین کا مشاہدہ کرتی ہے جس میں وہ رہتی ہے۔ پھر دوسری زمین کا اس طرح کہ دوسری زمین تک نگاہ پردوں کو چاک کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر تیسری اور یونہی ساتویں تک پھر اس فضا کا مشاہدہ کرتی ہے جو اس کے اور پہلے آسمان کے درمیان ہے، پھر پہلے آسمان کا اور پھر باقیوں کا، اسی ترتیب سے جو زمینوں کے متعلق ذکر کی گئی ہے۔ پھر برزخ اور اس میں موجود ارواح کا مشاہدہ کرتی ہے۔ پھر عام فرشتوں اور حفاظت کرنے والوں کا اور اُمورِ آخرت کا۔ اور بندے پر ان مشاہدات میں سے ہر مشاہدے پر حقوقِ رُبوبیت میں سے ایک حق اور آدابِ عبودیت میں سے کوئی ادب لازم آتا ہے اس سلسلے میں اس کے سامنے رکاوٹیں اور مشکلات حائل ہوتی ہیں اور ایسے اُمور کا مشاہدہ ہوتا ہے جو ڈراؤنے اور مہلک قسم کے ہوتے ہیں۔ پس کمزور بندے کو اگر اللہ کی توفیق، فضل اور رحمت میسر نہ ہو تو سب سے کمتر درجے پر آجائے جس کے سبب سے احمقوں میں لوٹ آئے۔ پھر بندے کا مقامات مشاہدہ اور اس کی ہولناکیوں کا قطع کرنا، خاص

Marfat.com

حضرات کے مقامات کو عبور کرنے سے مشکل تر ہوتا ہے۔ کیونکہ خواص امر باطنی ہے، جن کا شعور قطع کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے اور مقامات مشاہدہ کو طے کرنا امر ظاہری ہے جو اسے سامنے نظر آتا ہے کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جسے آدمی کشائش کے بعد عبور کرتا ہے جب اس کی نظرِ حدف اور نورِ بصیرت مکمل ہو جاتا ہے اور اللہ اس پر ایسی رحمت نازل فرما دیتا ہے جس کے بعد بدبختی نہیں تو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اسے پہلوں، پچھلوں کے آقا کا دیدار عطا فرماتا ہے آپ پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام ہو، پھر حضور علیہ السلام کو سامنے دیکھتا اور بیداری میں آپ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اللہ اس کی ایسی مدد فرماتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سُنی اور نہ کسی آدمی کے دل میں کھٹکی۔ اس وقت انسان پر خوشی و مسرت کا وقت آتا ہے، سو اسے یہ سعادت مبارک ہو۔ اب جو اس تعداد کا حساب لگاؤ گے جو خواص اور ان میں شامل اقسام کے ضمن میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی ان مقامات کا حساب لگاؤ جو مذکورہ مشاہدات کے ہمراہ حاصل ہوتے ہیں تو تمہیں معلوم ہوگا کہ مذکورہ تعداد سے یہ کہیں زائد ہے۔

شمائل نبوی پھر نبی علیہ السلام کے شمائل مطہرہ آپ کی اُمت پر مخفی نہیں۔ یقیناً علمائے کرام رضی اللہ عنہم کی حضور علیہ السلام کے ان ظاہری و باطنی خصائص کو جمع و مدون فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں۔ سرکار پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام ہو اب جو آدمی حضور علیہ السلام کے دیدار کا دعویٰ کرے تو اس سے آپ کے پاکیزہ احوال کے متعلق پوچھنا چاہیئے اور اس کا جواب سننا چاہیئے کہ دیکھنے والے کا جواب چھپا نہیں رہتا، اور کبھی کسی غیر کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ والسلام۔ اگر اس پر قناعت کریں تو بہت اچھا۔ اور مزید کلام چاہو، تو جان لیجیے کہ جب اللہ

مزید تفصیل تعالیٰ انوارِ حقانی میں سے کسی نور کو اپنے بندے پر ظاہر کرتا ہے۔ تو وہ نور اس بندے میں ہر طرف سے داخل ہوتا ہے اور اسے جلا دیتا ہے

Marfat.com

یہاں تک کہ اس کا گوشت ہڈی جل جاتا ہے۔اس کی ٹھنڈک اور روح تک اس کے داخل ہونے کی مشقت آدمی کو سکراتِ موت کے قریب کر دیتی ہے۔پھر اس نور کا حال یہ ہوتا ہے، کہ مخلوق کے ان اسرار کے ساتھ وہ پھیلتا جاتا ہے، جن کو اللہ تعالیٰ بندے پر ان مشاہدات کے دوران کھولنا چاہتا ہے پس نور اس کی ذات میں مخلوق کے مذکور مختلف رنگوں میں داخل ہوتا ہے۔پھر جب اللہ تعالیٰ اس پر زمین پر بسنے والی مخلوقات کے مشاہدات کھولنا چاہتا ہے تو وہی نور کبھی تو اس کے پاس آکر ان اسرار سے ڈراتا ہے جس سے اولادِ آدم بنی ہے اور کبھی اس کے پاس ان اسرار کے ساتھ آتا ہے۔ جن سے چوپائے بنے ہیں اور کبھی ان اسرار کے ساتھ آتا ہے جن سے جمادات بنے ہیں مثلاً سبزیاں، پھل وغیرہ۔اس طور پر کہ اس پر کسی چیز کا مشاہدہ اس وقت تک نہیں کھلتا۔جب تک وہ ان کے اسرار سے سیراب نہ ہو جائے۔بایں ہمہ وہ ہر مرتبہ ان حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے جن کا پہلے کرتا رہا اور ان حقائق میں سے ایک بڑی حقیقت سید الوجود اور نشان شہود صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔پھر جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر آپ کی ذات اقدس کے مشاہدے کا وعدہ فرماتا ہے تو اس وقت اسے مشاہدہ ذات اقدس نہیں ہوتا جب تک آپ کے تمام اوصاف و اسرار اس پر منکشف نہ فرما دے۔فرض کیجیے دیدار سے پہلے آپ کی ذات اقدس کو کسی تاریک چیز کے مشابہ سمجھتا ہے حالانکہ آپ کی ذات اقدس اس نور کی طرح ہے جس میں کئی قسم کی شعاعیں منعکس ہوتی ہیں جن کے رنگوں کی تعداد ستو تک پہنچتی ہے یا اس سے بھی زائد۔جب اللہ تعالیٰ اس تاریک ذات کے ذریعے کرم فرمانا چاہتا ہے تو وہی نور جو اس کی مدد کرتا اور اسے سیراب کرتا ہے، ایک بار آتا ہے اور ان شعبوں کو یکے بعد دیگرے جلا دیتا ہے مثلاً ہم اس نور کو صبر فرض کرتے ہیں پس اس سے اس کی ضد یعنی جزع و قلق (بے صبری) کی سیاہی زائل ہو جاتی ہے۔ کبھی کسی اور شعبہ کی شکل میں آتا ہے، ہم اسے شعبۂ رحمت فرض کرتے ہیں، پس اس سے اس کی ضد یعنی عدم صبر و بے صبری کی سیاہی زائل ہوتی ہے۔کبھی کسی اور شعبہ کی صورت

Marfat.com

میں آتا ہے، ہم اسے شعبہ رحمت فرض کرتے ہیں، اس سے اس کی ضد یعنی عدم رحمت (ناترسی) کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔ کبھی کسی اور شعبہ کی صورت میں آتا ہے، ہم اسے شعبہ حلم فرض کرتے ہیں، اس سے اس کی ضد کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باقی۔ یہاں تک کہ جتنی صفات ذات اقدس میں ہیں وہ سب باری باری جلوہ فگن ہو کر تاریکی ذات سے ایک ایک کر کے تمام سیاہ صفات کا خاتمہ کر دیتی ہیں، اب بندے میں ذات اقدس کے دیکھنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب تک تاریکی ہے وہ اس کی ذات میں موجود تاریکی کی وجہ سے ہے اور ذات اقدس کا مشاہدہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک دیکھنے والے کی ذات سے مکمل طور پر تاریکی نکل نہ جائے۔ ہماری مراد یہ نہیں کہ جب ذات اقدس کے اسرار و صفات کا جب اس پر پرتو پڑے گا تو وہ کامل طور پر دیکھنے والے میں آجائیں گے بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی طاقت و فطرت کے مطابق ان صفات کی تجلی اس پر ہو گی۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ جب ان صفات میں سے کسی صفت سے بندہ نوازا جائے تو سرکار کی ذات اقدس میں کوئی کمی آجائے گی، اور اتنی جگہ خالی رہے گی۔ کیونکہ انوار سے جتنا کچھ لیا جائے اپنے محل سے ختم نہیں ہوتے۔ اس بیان سے تم پر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ آدمی اس وقت تک نبی علیہ السلام کی زیارت نہیں کر سکتا جب تک اپنے تمام اوصاف (اذیلہ) ختم کر کے ان اسرار شریفہ و انوار لطیفہ کو حاصل نہ کر لے۔ اور اس سے لاتعداد مقامات طے ہو جاتے ہیں۔

؎ فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

"بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل کی کوئی ایسی حد نہیں جسے بیان کرنے والا اپنی زبان سے بیان کر سکے۔" (بوصیری)

تو جن لوگوں نے ان مقامات کو دو ہزار یا اس سے زائد میں محدود بتایا ہے، انہوں نے دراصل اپنا حال اور اپنی فتوحات کا بیان کیا ہے، اور جو رہنا تھا رہ گیا۔ اس سے پہلے جو کہا گیا ہے کہ جو شخص ان تمام مقامات کو طے نہ کر لے اُسے دیدار سے مشرف نہیں کیا جاتا، تو اس سے مراد یہ ہے کہ اُسے کامل تر مشاہدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اب جس آدمی میں کسی خصلت

Marfat.com

کی کمی ہے اور وہ شرف دیدار سے مشرف ہوتا ہے تو کامل طور پر نہیں ہو سکتا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

فرمایا، کہ بعض مذکورہ فقہاء کا ایک سوال یہ بھی ہے، جناب عالی! حضور علیہ السلام کی شکل و صورت جو ایک مسلمان کے ذہن میں آتی ہے اور جس کا وہ تصور کرتا ہے عالم ارواح سے آتی ہے یا عالم مثال سے یا عالم خیال سے اور ذہن میں جو صورت آتی ہے اور اس سے باتیں کرنے کا جو خیال کیا جاتا ہے کیا ایسا شخص شیطان سے محفوظ ہوتا ہے؟ جیسے خواب میں دیکھنا کہ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں "جس نے مجھے دیکھا سچ مچ اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔" یا جیسے بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ یا یہ دیکھنا اس جیسا نہیں؟ جواب دو کہ تمہیں اجر و ثواب ملے۔ آپ کو پاکیزہ تر سلام و رحمت۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ یہ حاضر کرنا۔

جواب اس شخص کی روح اور عقل سے ہے۔ تو جس شخص نے اپنی فکر کو حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ کیا، اس کے ذہن میں آپ کی صورت آجاتی ہے۔ پھر اگر دیکھنے والا ان لوگوں میں سے ہے جن کو سرکار کی صورت معلوم ہے مثلاً صحابی ہے یا ان علماء میں سے ہے جنہوں نے اس موضوع پر بحث و تمحیص کی ہے پھر اس کو ذہن نشین کر لیا ہے تو اس کے فکر و شعور میں صورت مبارکہ اپنی اصل حالت میں آئیگی۔ اور جو شخص ان دو قسموں میں شامل نہیں اس کے ذہن میں صورت و اخلاق کے لحاظ سے انتہائی کامل انسان کی صورت حاضر ہوگی۔ پس کبھی تو ذہن میں آنیوالی صورت واقعے کے مطابق ہوگی اور کبھی غیر مطابق۔ اور ذہن میں آنیوالی صورت سرکار کی ذات کی ہوگی، نہ کہ روح کی۔ کیونکہ صحابہ کرام جس کو دیکھتے تھے اور علماء نے جس کی خبر دی ہے وہ سرکار کی ذات کی صورت ہے، روح کی نہیں، اور فکر و تصور انہی چیزوں کے گرد گھومتا ہے جن کا آدمی کو علم ہو۔ اور جن کو وہ پہچانتا ہو۔ اب تمہارا یہ سوال کہ کیا نظر

Marfat.com

آنیوالی صورت عالم ارواح سے ہے؟ اگر اس سے مراد تمہاری یہ ہے کہ صورت کریہ کو عالم ارواح سے حاضر کیا گیا ہے تو یہ ٹھیک ہے یعنی غور و فکر کی روح۔ اور اگر حاضر سے مراد یہ ہے کہ سرکار کی روح ہمارے افکار میں حاضر ہے تو یہ بات گزر چکی ہے کہ یہاں یہ مفہوم مراد نہیں۔ اب رہ گیا فکر میں آنے والی اس صورت میں ہمکلام ہونا۔ سو اگر دیکھنے والے کی روح پاک ہے اور نظر آنیوالی صورت سے محبت کرتی ہے اور اس کے اسرار اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ اس کے ساتھ ایسی ہے، جیسے دوست کے ساتھ دوست۔ تو یہ گفتگو (شیطانی دراندازی سے) محفوظ و معصوم ہے، اور حق ہے اگر ذات اس کے برعکس ہے تو معاملہ برعکس ہے۔ اللہ توفیق دینے والا ہے۔ پھر چھٹے باب میں، ان اشباح پر کلام کرتے ہوئے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیں ان کا بیان ہے۔ میں نے شیخ رضی اللہ عنہ کو مشاہدے پر گفتگو کرتے سنا ہے۔ وہ اسے بڑی اہمیت دیتے تھے۔ اور اشارۃً بتاتے تھے کہ اکثر لوگ اس سے عاجز ہیں اور وہ ان کے عجز کے اسباب بھی بتاتے تھے یہاں تک کہ

حکایت

انہوں نے ہمیں اپنی حکایت سنائی۔ فرمایا کہ ۲۷ھ کے آخر میں، میں ایک ولی اللہ سے ملا۔ میں نے ان سے کہا کہ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے سرکار کی زیارت نصیب ہو جائے، انہوں نے مجھے کہا، اس بات کو چھوڑ دو، اور اللہ سے مت مانگو، یہاں تک کہ وہ خود تمہیں، بغیر سوال کئے عطا فرمائے۔ کیونکہ بغیر مانگے اگر وہ عطا فرمائے تو تمہاری اس سلسلہ میں مدد فرمائے گا۔ اور یہ نعمت نازل ہونے سے پہلے تمہیں قوت عطا فرمائے گا اور جب تم اللہ سے اس کا سوال کرو گے اور کثرت سے کرو گے تو وہ تمہیں نامراد تو نہیں کرے گا لیکن ڈر ہے کہ تمہیں تمہارے نفس کے سپرد کرے۔ پھر تم اس سے عاجز ہو جاؤ گے میں نے ان سے کہا آپ میرے لیے اس کی دعا کریں مجھ میں طاقت ہے۔ فرمایا اچھا انسانوں کی دنیا پر نظر دوڑاؤ، میں نے دیکھا، فرمایا سب کو اپنی آنکھوں

Marfat.com

کے آ گئے جمع کرلو یہاں تک کہ انگوٹھی کے حلقے کی طرح ہو جائے۔ میں نے کہا جمع کر لیا۔ فرمایا اب جنّات کی دنیا پر نظر دوڑاؤ اور ان کو بھی اسی طرح اپنے سامنے کرلو۔ میں نے کہا کر لیا۔ فرمایا فرشتوں کی دنیا پر نظر دوڑاؤ، زمین، آسمان اور عرش کے فرشتے۔ ان سے بھی ایسا ہی کرو۔ میں نے کہا کر لیا۔ فرمایا کہ وہ ایک ایک عالم گنتے گئے یہاں تک کہ متعدد اقسام شمار کر لیے۔ جنت کی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے۔ جہنم کی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اور مجھے حکم دیا کہ سب کو اپنی نظروں کے سامنے لاؤ۔ میں جمع کرتا گیا اور کہتا گیا کہ کر لیا۔ پھر فرمایا اپنی آنکھوں کے سامنے جو مجموعہ ہے اسے بیک وقت غور سے دیکھو، اور پوری کوشش کرو۔ کیا ایک نظر میں سب کو حاضر کر سکتے ہو؟ میں نے کوشش کی، مگر مجھ سے نہ ہو سکا، فرمایا تم اس تمام مخلوق کو نہیں دیکھ سکتے اور ایک نظر میں حاضر کرنے سے عاجز ہو، تو خالق سبحانہٗ وتعالیٰ کا مشاہدہ کیسے کر سکتے ہو؟ اب مجھے صحیح پتہ چلا اور میں خون کے آنسو رویا کہ مجھے اس شے کی حرص تھی جو میرے بس میں نہ تھی، فرمایا اس تمام مخلوق کو ایک نظر میں دیکھ لینا، انسان کے بس میں نہیں، فرمایا اسی طرح جو اولیاء اللہ نبی علیہ السلام کو جاگتے ہوئے دیکھتے ہیں، وہ اس وقت تک آپ کو نہیں دیکھ سکتے جب تک یہ سب جہان دیکھ نہ لیں۔ لیکن وہ بھی ایک نظر سے نہیں دیکھ سکتے۔ پھر نویں باب میں ایک طویل کلام کے بعد فرمایا، جب آدمی کو بیداری میں سرکار کا دیدار حاصل ہو جاتا ہے، تو اسے شیطان کے کھیل سے امان مل جاتی ہے، کیونکہ وہ اللہ کی رحمت سے مل جاتا ہے اور وہ رحمت ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر اس کا ذات اقدس سے ملاقات کرنا، حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی معرفت اور ذات ازلی کے مشاہدہ کا سبب بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ذات اقدس ذات حق تعالیٰ میں غائب اور حق تعالیٰ کے مشاہدہ میں منہمک پاتا ہے، پس ولی بھی ہمیشہ نبی علیہ السلام کی ذات پاک کی برکت سے حق سبحانہ وتعالیٰ سے تعلق قائم کر لیتا ہے، اور آہستہ آہستہ اس کی معرفت میں ترقی کرتا جاتا ہے، یہاں تک

Marfat.com

کہ اُسے ذات کا مشاہدہ اور اسرار معرفت و انوار محبت سے نوازا جاتا ہے۔ پھر نویں باب میں بھی فرمایا، میں نے شیخ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا کہ ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور بندے کے بیداری میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فکر میں ہمیشہ لگن رہے کہ کبھی اس کے فکر سے آپ غائب نہ ہوں اور توجہ ہٹانے والی کوئی چیز اس کی توجہ کو نہ ہٹا سکے، نہ کسی اور میں مشغول کر سکے۔ ایسے دیکھے کہ کھانا کھا رہا ہے اور نظر رُخ انور پر ہے، پی رہا ہے اور نظر وہیں ہے، جھگڑتا ہے اور نظر وہیں ہے، سو رہا ہے اور نگاہ وہیں جمی ہوتی ہے، میں نے کہا کیا ایسا بندے کے عمل اور حیلہ سے ہو سکتا ہے؟ فرمایا نہیں کیونکہ اگر ایسا بندے کے عمل اور حیلہ سے ہوتا، تو کبھی سرکار سے غفلت ہو جاتی، جب کوئی توجہ کو پھیرنے والی، یا غفلت طاری کرنیوالی شے آڑے آجاتی۔ بلکہ یہ خدائی معاملہ ہے، جو بندے کو اس پر آمادہ کرتا اور اس کام میں لگاتا ہے اور بندہ اس سلسلہ میں اپنا اختیار محسوس نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اگر بندے کو اس کیفیت کے دُور کرنے کی تکلیف دی جائے تو نہ کر سکے۔ اس لئے مصروفیات اور خیالات اسے دور نہیں کر سکے۔

سو بندے کا باطن تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا ہے اور ظاہر لوگوں کے ساتھ۔ ان سے بلا ارادہ باتیں کرتا اور کھاتا ہے اور ظاہری طور پر جو کچھ دیکھتا ہے اُسے بلا ارادہ کر ڈالتا ہے۔ کیونکہ اعتبار تو دل کا ہے اور وہ لوگوں کے علاوہ کسی اور سے ہوتا ہے، جب بندہ ایک مدت تک اس حال پہ رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بیداری میں اپنے نبی کریم اور رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب کرتا ہے، مدت غور و فکر مختلف ہوتی ہے۔ کسی کے لیے ایک ماہ، کسی کے لیے اس سے کم اور کسی کے لیے اس سے زیادہ۔ فرمایا نبی علیہ السلام کی زیارت بہت بڑی سعادت اور اہم تر واقعہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ بندے کو طاقت نہ دے تو کبھی اس سے بہرہ ور

Marfat.com

نہ ہو سکے۔ پس اگر ہم ایک ایسا آدمی فرض کریں جو بہت طاقت ور ہو اور اس میں ایسے چالیس شاہ زوروں کا زور جمع ہو، جن میں سے ہر ایک سماعت و بسالت کی بنا پر شیر کا کان پکڑ سکتا ہو، پھر ہم فرض کریں کہ اس شخص کے سامنے نبی علیہ السلام کسی محل سے نکل کر آ گئے ہیں تو سرکار کے عظیم رعب و داب سے اس شخص کا جگر پھٹ جائے، جسم پگھل جائے اور روح نکل جائے۔ اس عظیم سطوت کے باوجود اس دیدار پاک میں وہ لذت ہے اس کی کیفیت بیان و شمار سے باہر ہے۔ یہاں تک کہ دیدارِ سرکار سے مشرف ہونیوالوں کے نزدیک یہ دخول جنت سے افضل ہے، کیونکہ جنت میں داخل ہونیوالا اس کی ساری نعمتیں (بیک وقت) نہیں پاتا۔ بلکہ ہر شخص کے لئے مخصوص نعمت ہوتی ہے۔ بخلاف دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے، کہ جب کسی کو مشاہدہ مذکور حاصل ہوتا ہے تو اس کو اہلِ جنت کی تمام نعمتیں پلا دی جاتی ہیں۔ پس وہ ہر قسم کی لذت و مٹھاس اسی طرح محسوس کرتا ہے جیسے اہل جنت، جنت میں اور یہ لذتیں ان کی بہ نسبت قلیل ہیں، جن کے نور سے جنت بنائی گئی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان پر اللہ کی رحمت، کرم، بزرگی و عظمت کا نزول ہو۔ اور ان کی آل و اصحاب پر۔ فرمایا یہ سیرابی مشاہدے میں حاصل ہوتی ہے جس کا مشاہدہ دائمی ہوگا اس کی سیرابی بھی دائمی ہوگی۔ امام ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

امام ابن المبارک کا ارشاد

"میں کہتا ہوں میں شمائل ترمذی اور اس کی شروح کو دیکھ رہا تھا جب راویان حدیث سرکار کے رنگ مبارک، قد کے طول۔ یا بالوں کے طول یا رفتار وغیرہ میں اختلاف کرتے تو میں اپنے شیخ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا اور ان سے اس بارے میں سوال کرتا تو آپ ایسا جواب دیتے جو دیکھنے اور مشاہدہ کرنیوالا دیا کرتا ہے، فرمایا کہ ہم نے ایسے بعض واقعات باب اوّل کے آخر میں لکھے ہیں۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

فرمایا کہ عجیب بات یہ تھی کہ میں نے یہ باتیں شیخ رضی اللہ عنہ سے اس وقت پوچھیں جب آپ درختوں کی کانٹ چھانٹ اور مضر پودوں کو تلف کرنے میں مصروف تھے۔ اور سوال کے وقت ان کا رُخ اور توجہ بھی دوسری طرف تھی۔ میں نے مذکورۃ الصدر سوال ابھی ختم کرنے نہیں پاتا تھا کہ آپ بلا توقف مجھے جواب دیتے جاتے۔ اس سے مجھے مجوزہ بات صحیح ثابت ہوگئی کہ اعتبار باطن کا ہوتا ہے اور جو کچھ بظاہر کرتے ہیں، بلا ارادہ کرتے ہیں۔ پس آپ کا درختوں کی کانٹ چھانٹ کرنا بلا ارادہ تھا اور باطن کا تعلق بارگاہ عالی سے تھا۔ اسی لیے جواب میں غور نہیں کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی علامت کہ بندے کو اللہ کا دیدار حاصل ہو یہ ہے کہ دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے رب سے ایسا تعلق اس کے ذہن میں پیدا ہو جائے کہ اس کی سوچ اس میں ایسی غائب ہو جائے جیسے علیہ السلام کے بارے میں گزشتہ گفتگو میں بیان ہوا۔ پھر یہی حال رہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ کے دیدار کے دروازے اس پر کھل جائیں کہ یہی اس کے دل کا پھل اور فکر کا نتیجہ ہو۔ جب مشاہدۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نتیجہ میں اُسے جنت کی تمام نعمتوں کی لذت حاصل ہوتی ہے تو مشاہدۂ ذات باری تعالیٰ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ جو نبی علیہ السلام، جنت اور ہر شے کا خالق ہے فرمایا کہ مشاہدۂ خداوندی کے بعد لوگوں کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔

لوگوں کی دو قسمیں

ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو مشاہدۂ حق میں اس طرح منہمک ہو جاتے ہیں کہ باقی مخلوق سے غائب رہتے ہیں۔ دوسری قسم کامل تر ہے، ان کی ارواح تو حق تعالیٰ کے مشاہدہ میں منہمک ہوتی ہیں اور ذوات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہیں۔

Marfat.com

پس نہ توان کی ارواح کا مشاہدہ، ذوات کے مشاہدہ پر غالب آتا ہے اور نہ ان کی ذوات کا مشاہدہ ارواح کے مشاہدہ پر، فرمایا یہ قسم کامل تر ہے۔ کیونکہ ان کا مشاہدہ حق، پہلے گروہ کے مشاہدۂ حق سے کامل تر ہے۔ اور ان کا مشاہدہ حق تعالیٰ اس لیے کامل تر ہے، کیونکہ یہ لوگ مشاہدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ نہیں ہوتے، جو ارتقاء کے بعد مشاہدہ حق تعالیٰ کا سبب ہے۔ پس جس کو مشاہدۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہوگا اُسے مشاہدۂ حق سبحانہٗ وتعالیٰ بھی زیادہ ہوگا اور جس کا مشاہدہ کم ہوا اس کا وہ مشاہدہ بھی کم ہوگا۔ فرمایا، اگر بندے کو اختیار ہوا اور اس کی عمر مثلاً نوے سال کی ہو تو وہ سوائے دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی بات کی تمنا نہ کرے۔ اور موت سے ایک دن پہلے اُسے دیدار خداوندی نصیب ہوگا۔ اس دن اس کے لیے دیدار باری تعالیٰ کے دروازے کھل جائیں گے۔ کیونکہ اس کا قدم مشاہدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مضبوطی سے جم چکا ہے۔ سب سے زیادہ فتوحات اس پر کھلتی ہیں جسے اس دنیا میں شروع سے آخر تک دونوں مشاہدے حاصل ہوتے ہیں پھر آپ نے ایک آئینہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھا اور حروف کو دیکھنا شروع کیا۔ اور فرمایا کیا ایسا نہیں کہ حروف اور ان کی چمک جو نظر آ رہی ہے وہ آئینے کی صفائی اور تاب کے تابع ہے؟ میں نے کہا جی ہاں: فرمایا نبی علیہ السلام کا مشاہدہ آئینہ کی طرح ہے اور حق سبحانہ کا مشاہدہ حروف کی طرح ہے۔ نبی علیہ السلام کا مشاہدہ، جتنا صاف اور تابدار ہوگا، مشاہدۂ ذات باری تعالیٰ میں اتنی ہی صفائی و تابانی ہوگی اور ذات ازلی کے مشاہدہ میں نابینائی ختم ہو جائے گی۔ میں نے آپ سے یہ کلام اس وقت سُنا جب بعض بزرگ فقہاء نے آپ سے یہ سوال کیا، کیا ولی نماز چھوڑ سکتا ہے؟ فرمایا ولی نماز نہیں چھوڑ سکتا۔ اور ایسا کیونکر ہو سکتا ہے؟ وہ تو ہمیشہ دو جلوہ گاہوں میں رہتا ہے۔ اس کی ذات تو مشاہدۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہ میں ہوتی ہے۔ اور روح

Marfat.com

مشاہدۂ حق کی جلوہ گاہ ہیں۔ اور دونوں مشاہدے اسے نماز اور باقی احکام شرعیہ کا حکم دیتے ہیں۔ ایک اور مرتبہ آپ نے فرمایا، ولی نماز کا تارک کیسے ہو سکتا ہے؟ حالانکہ جو بھلائی اسے دونوں مشاہدوں سے حاصل ہوتی ہے، وہ اسی وقت تو حاصل ہوتی ہے جب اس کی ذات کو ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسرار و رموز سے سیراب کیا گیا۔ اور ذات اقدس کے اسرار سے کسی ایسی ذات کو کیونکر سیراب کیا جا سکتا ہے جو ذات اقدس کے سے کام نہ کرے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔" الابریز کی عبارت ختم ہوئی۔ اسی کتاب کے چوتھے باب میں، غار حراء کے دربار میں اولیاء کرام کے ہر رات جمع ہونے اور بعض اوقات نبی علیہ السلام کے حاضر ہونے اور سرکار کا تمام انبیائے کرام اور ان کے ہمراہ ازواج مطہرات، امہات المومنین، فرشتوں اور اکابر صحابہ کرام، صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ و علیہم اجمعین کے ساتھ لیلۃ القدر میں تشریف فرما ہونا۔ وغیرہ کی کیفیت بیان فرمائی۔ جو چاہے اس کی طرف رجوع کرے۔

عارف باللہ سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی نے سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مجموعہ صلوٰت کی شرح میں اس قول پر وَاَتْحَفْنَا بِمُشَاهَدَتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سرکار کے دیدار کا تحفہ عنایت فرمائے فرمایا یعنی دنیا میں بحالت بیداری سرکار کا دیدار اور دیکھنا۔

اور شیخ جلال الدین سیوطی کا اس سلسلہ میں ایک رسالہ ہے جس کا نام ہے "رؤیۃ النبی والملک" شیخ عبدالغنی فرماتے ہیں، میں مدینہ منورہ میں، جس سال حاضر تھا، ماہ رمضان المبارک ۱۱۰۵ھ کو شیخ امام، ھمام، فاضل، کامل، عالم، عامل سید محمود کردی رحمۃ اللہ سے ملا۔ میں حجرہ نبوی (روضہ اقدس) کے دروازے کے پاس ان کے ہمراہ بیٹھا کرتا تھا۔ اس کے سکونت پذیر آقا پر بزرگ درود، کامل تر سلام و آداب۔ وہ مجھے بتایا کرتے کہ نبی علیہ السلام کی زیارت سے وہ بیداری میں مشرف ہوتے اور کلام کرتے

Marfat.com

ہیں، کبھی وہ حجرۂ اقدس کی طرف آتے تو ان سے کہا جاتا، سرکار اپنے چچا محترم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے ہیں۔ وہ مجھے ایسے تمام واقعات سنایا کرتے تھے جو ان کے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان عالم بیداری میں ہوئے۔ میرا اس پر ایمان ہے اور اس بارے میں اُن کی تصدیق کرتا ہوں۔ وہ سچے علماء میں سے تھے۔ حتیٰ کہ ایک دن انہوں نے مجھے اپنے گھر بلایا۔ جو مدینہ منورہ میں تھا اور میری مہمانی کی اور مجھے اپنی تفسیر قرآن نکال کر دکھائی جو آٹھ جلدوں میں تھی اور حضور علیہ السلام پر درود شریف کے موضوع پر میں نے ان کی ایک کتاب دیکھی جو مشہور و معروف دلائل الخیرات شریف کی طرز پر تھی اور حجم میں اس سے بڑی تھی۔ پھر قصیدہ ہمزیہ کی شرح سے، علامہ ابن حجر ہیتمی کی عبارت نقل فرمائی اور فرمایا میں کہتا ہوں یہ کوئی عجیب معاملہ یا غریب صورت حال نہیں کیونکہ مرنے والوں کی روحیں مطلقاً نہ مری ہیں نہ کبھی مریں گی۔ بلکہ جب خاکی عنصری بدنوں سے جدا ہوتی ہیں، اپنی صورتیں اپنا لیتی ہیں۔ جیسے روح الامین جبریل علیہ السلام اعرابی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث میں آتا ہے۔ جب عام لوگوں کی روحوں کا یہ حال ہے، جنہوں نے کامل اتباع بھی نہیں کی اور وہ فرائض جو ان پر لازم تھے ان کو ادا بھی نہیں کیا۔ جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے۔ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ "دائیں جانب والوں کے سوا، ہر آدمی اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔" الجندی نے "شرح خصوص الحکم" میں کہا کہ شیخ اکبر قدس سرہٗ اپنی موت کے بعد اپنے گھر آتے اور اپنی ام ولدہ سے فرماتے، تمہارا کیا حال ہے، تو کیسی ہے؟ اس ام ولدہ نے انہیں یہ بات بتائی، اور وہ اس کی صداقت میں شک نہیں کرتے تھے تو پھر تیرا نبیوں اور رسولوں کی روحوں کے متعلق کیا خیال ہے۔ ان سب پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہوں۔ موت روحوں کے معدوم ہونے کا نام نہیں، خواہ جسم کتنے ہی پرانے ہو جائیں، سوال قبر حق ہے۔ یونہی قبر کی نعمتیں اور عذاب اہل سنت و جماعت

Marfat.com

کے نزدیک حق ہے۔ اور سوال۔ نعمتیں۔ عذاب۔ عالم دنیا میں نہیں، عالم برزخ میں ہیں۔ اور عالم برزخ کا دروازہ قبر ہے اور قبروں میں تو مردوں کے جسم ہی ہوتے ہیں کہ قبریں اس دنیا میں ہیں اور مرنیوالوں کی روحیں عالم برزخ میں بلاشک وشبہ زندہ ہیں۔ دنیا میں جسم روحوں کی وجہ سے زندہ ہیں۔ جب ان میں روحوں کا تصرف ختم ہوگیا تو جسم مر گئے۔ روحیں پہلے کی طرح زندہ باقی ہیں۔ موت تو ایک دنیا سے دوسری دنیا کی طرف منتقل ہونا ہے۔ پس وہ روحیں جو اپنی بداعمالی میں گروی نہیں، آزاد ہیں، عالم برزخ میں چرتی چلتی ہیں۔ یہ اپنے جسموں کی شکل میں اور ان کے لباس میں ہوتی ہیں، جس کے لیے اللہ ان کو ظاہر فرمانا چاہیے۔ اس کے لیے دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسے نبیوں، ولیوں اور اللہ کے نیک بندوں کی روحیں اور اس بات میں شک کرنا مومن کی شایان شان نہیں کیونکہ یہ اسلامی قواعد واحکام پر مبنی ہے اور اس میں صرف بدعتی۔ گمراہ جو عقل وفہم کی پٹھوں پر منجمد ہیں، ہی شک کر سکتے اور جسے چاہے سیدھے راہ پر چلائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔" الخ

شیخ عارف نابلسی ہی شیخ اکبر کی کتاب "الصلوٰۃ المحمدیہ" کی شرح کے آخر میں فرماتے ہیں "وَعَلٰی اٰلِہٖ" اور آپ کا دیدار کرنیوالوں اور پہچاننے والوں پر (درود وسلام) "وَاَصْحَابِہٖ" صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر" اصحاب صاحب کی جمع ہے، اور صاحب رسول ہر وہ مسلمان ہے جس نے آپ سے ملاقات کی اور آخر دم تک ایمان پر رہ کر انتقال کیا۔ بیشک نبی علیہ السلام کا دیدار کامل اہل ایمان والیقان کے لیے باقی ہے، علمائے کاملین میں سے ایک کے ساتھ میں رہا۔ وہ مجھے نبی علیہ السلام کے دیدار اور ملاقات بحالت بیداری کا بتایا کرتے تھے۔ میں رمضان ۱۱۰۵ھ میں جب کہ مدینہ طیبہ میں حاضر تھا، حرم نبوی میں ان سے ملا کرتا تھا اور ان کے ہمراہ حجرہ (روضہ) رسول کے دروازے کے پاس بیٹھا کرتا تھا وہ نبی علیہ السلام سے اپنے معاملات مجھے بتایا کرتے تھے اور میں دل سے ان سب کی تصدیق کرتا تھا۔ وہ مجھ سے محبت کرتے اور میں ان سے۔ مجھے

Marfat.com

اپنے گھر دعوت دیتے اور میں ان کے ہمراہ روزہ افطار کرتا، ایک مرتبہ انہوں نے مجھے کئی جلدوں میں اپنی تفسیر قرآن دکھائی۔ وہ بڑے علماء میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ ا سنح

میں کہتا ہوں میں شیخ محمود کردی مذکور، رضی اللہ عنہ کی تین کتابیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے متعلق، جو "دلائل الخیرات" کے حجم کی تھی۔ اس کا نام تھا "اَدَلُّ الْخَیْرَاتِ" دوسری کتاب بھی اسی حجم کی تھی جس کا نام تھا "الباقیات الصالحات" یہ بھی نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے کی فضیلت اور دوسرے اذکار ہیں۔ تیسری کتاب کا نام تھا "الکفایۃ" جس میں انہوں نے وہ اذکار جمع کئے جن کا حدیث شریف میں صبح و شام پڑھنے کا حکم ہے۔

آپ ان علماء میں شامل ہیں جن کے حوالہ جات میں نے اس کتاب میں نقل کئے ہیں۔ الباقیات الصالحات میں ہے کہ آپ نے روضہ اقدس کے باہر سے سلام عرض کیا۔ پس نبی علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔ یہ معاملہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ (صحابی نہیں) سے بھی ہوا ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ نبی علیہ السلام نے ان کا نام "لمبے ہاتھ والا" (صاحب الید الطویل) رکھا تھا۔

اس کا ذکر نہیں کہ یہ بیداری میں تھا یا خواب میں اور یہ جو فرمایا (صاحب الید الطویل) جس نسخہ سے میں نے نقل کیا اس میں یہی الفاظ ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے اصل لفظ الطولیٰ ہو اور غلطی سے الطویل لکھ دیا گیا ہو۔ کتاب اول الخیرات میں مذکور ہے کہ آپ کی ملاقات خضر علیہ السلام سے ہوئی۔ عبارت یہ ہے "اہل بصیرت کی ایک بڑی جماعت خضر علیہ السلام کی بقید حیات قائل ہے اور اس کتاب کے مؤلف نے اپنی آنکھوں سے آپ کو مسجد نبوی میں دیکھا ہے۔ ان سے مصافحہ کیا اور ان سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ کا شکر ہے منکر لو معانی ہے کہ مسئلہ اتفاقی نہیں" القطب محمد بن عبدالکریم السحان نے، جیسا کہ ان سے

Marfat.com

شیخ عمر قونی نے کتاب الرماح میں نقل کیا، فرمایا، نبی علیہ السلام کی بارگاہ اقدس سے تعلق دو طرح کا ہوتا ہے۔ اوّل یہ کہ حضور علیہ السلام کی حاضر کیا جائے، اور حاضری کے وقت آپ کے اجلال، تعظیم، ہیبت و وقار کے پیش نظر اس سے ادب کا برتاؤ کیا جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو وہ صورت ذہن میں حاضر کر جسے تو نے خواب میں دیکھا ہے۔ اور اگر خواب میں کبھی تم نے حضور علیہ السلام کو دیکھا ہی نہیں، تو جس وقت تم سرکار کا ذکر کرو، تو یہ تصور باندھو، گویا تم سرکار کی جلالت تعظیم، ہیبت اور حیاء کے پیش نظر، ادب سے کھڑے ہو۔ تم نے جب بھی ان کا ذکر کیا، وہ تمہیں دیکھتے اور سنتے ہیں۔ کیونکہ آپ اللہ کی صفات سے متصف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کرنے والے کا ہمنشین ہوتا ہے۔

دوم تعلق معنوی ہے کہ آپ کی صورت کا تصور اس طرح کرو کہ حقیقت کاملہ اوصاف کمال سے موصوف، جلال و جمال کی جامع صفاتِ خداوندی سے مزین۔ جو نور ذات سے ہمیشہ منور رہتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے، تو جان لو، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روحِ کلی ہیں۔ جو وجود حقائق کے دونوں کناروں پر قائم ہے۔ ایک کنارہ قدیم دوسرا حادث۔ پس سرکار ذات و صفات میں دونوں کناروں کی حقیقت ہیں۔ کیونکہ آپ نورِ ذات سے پیدا ہوتے ہیں اور اس کے اوصاف افعال، آثار و موخرات کے، ذات و حکم کے لحاظ سے جامع ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں فرمایا "ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی" "پھر حضور قریب ہوئے، سو جلوہ حق تعالیٰ بھی قریب آگیا، پھر دو کمانوں کی مقدار یا قریب تر ہو گیا"، نبی علیہ السلام دراصل حقیقت اور تمام مخلوق کے درمیان ایک آڑ ہیں کہ آپ ہی تمام حقائق کی حقیقت ہیں۔ اسی لیے شب معراج آپ کا مقام بالائے عرش رہا۔ اور تم جانتے ہو کہ عرش، مخلوق کی آخری حد ہے کہ اس کے اوپر مخلوق نہیں۔ لہٰذا نبی علیہ السلام جب عرش پر متمکن ہوئے تو تمام تر مخلوق سرکار کے قدموں تلے، اور آپ کا رب آپ کے اوپر۔ پس آپ معنوی طور پر برزخ ہیں کہ آپکا وجود نورِ حق سے ہے اور باقی مخلوق کا وجود آپکے نور سے ہے۔ پس آپ دونوں جہتوں سے، ان دو وصفوں سے موصوف ہیں۔ صورۃً بھی اور معناً بھی۔

Marfat.com

حکماً بھی اور ذاتاً بھی ۔ فرمایا کہ میرا وجود اللہ سے ہے اور اہل ایمان کا وجود مجھ سے ہے ۔
اب جب تم میری بات سمجھ گئے تو اب تمہارے لیے یہ کمال محمدی حاصل کرنا آسان ہو جائے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

پھر جان لو، اللہ ہمیں اور تمہیں توفیق دے اور اللہ ہمیں یہ صاف شربت نصیب کرے کہ حقیقت محمدیہ کا تمام دنیا میں ظہور ہے ۔ پس عالم اجسام میں آپ کا ظہور اس طرح نہیں جس طرح عالم ارواح میں ہے ۔ کیونکہ جسموں کی دنیا میں وہ وسعت نہیں جو روحوں کی دنیا میں ہے اور عالم ارواح میں آپ کا ظہور ایسا نہیں، جیسا عالم معنیٰ میں ہے، کیونکہ عالم معنیٰ، عالم ارواح سے لطیف تر اور وسیع تر ہے اور زمین میں آپ کا ظہور ایسا نہیں جیسا آسمان میں ۔ اور آسمان میں آپ کا ظہور ایسا نہیں جیسا عرش کی دائیں طرف ۔ اور عرش کی دائیں طرف آپ کا ظہور ایسا نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کہ جہاں نہ این (کہاں) ہے نہ کیف (کیسے) پس ہر مقام جو پہلے کی نسبت بلند تر ہے اس میں آپ ظہور بھی پہلے کی نسبت کامل تر ہے اور ہر مقام پر وہ جلالت و ہیبت ہے جسے وہ قبول کرے ۔ یہاں تک کہ آپ ایسے مقام تک جا پہنچتے ہیں، جہاں نہ آپ کو نہ کوئی نبی دیکھ سکے ۔ نہ فرشتہ ۔ نہ ولی ۔ یہ مطلب ہے حضور علیہ السلام کے اس قول کا "لِیْ مَعَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَقْتٌ لَّا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ" (بخاری و مسلم) "مجھے اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت میسر ہے جس میں نہ کوئی مقرب فرشتہ مجھ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے نہ نبی مرسل"۔
بس میرے بھائی! بلند ہمتی سے کام لے تاکہ سرکار کا وہ کہیں بھی ہوں بلند تر مظاہر میں، عظیم الشان دیدار کر سکے ۔ اشارہ سمجھو ۔ میرے مخلص دوست! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ سرکار کی صورت اور معنیٰ کا تصور کیے رکھنا اگرچہ شروع میں صورت کو حاضر کرنے میں تمہیں تکلیف ہو گی، لیکن عنقریب تمہاری روح اس سے مانوس ہو جائے گی ۔ پس سرکار حقیقۃً تیرے سامنے حاضر ہونگے اور تو اُن سے بات چیت کریگا

Marfat.com

وہ تجھے جواب دیں گے اور بات چیت کریں گے، جس سے تو (ایک گونہ) درجۂ صحابہ سے بہرہ ور ہوگا اور ان سے انشاء اللہ ملیگا۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں "اَلْسَنَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً اَقْرَبُکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" "جو تم سے مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا، وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔" جب زبانی درود پڑھنے کا یہ نتیجہ ہے تو دل روح اور سر سے درود پڑھنے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ وہ یقیناً حضور علیہ السلام اور حق تعالیٰ کے ساتھ ہوگا۔ کیونکہ ظاہری عمل، جو کہ نبی علیہ السلام پر درود پڑھنا ہے کا نتیجہ، جتنی ہونا ہے اور باطن جو کہ تعلق، توجہ اور صورت وصفی کو ہمیشہ سامنے رکھنا ہے، کا نتیجہ بارگاہ خداوندی کا قرب حاصل ہونا ہے۔ تو سچائی کی مجلس میں پہنچے گا۔ جہاں، کہاں، نہ کیسے، اشارہ سمجھو، بشارت پاؤ گے۔

معرفتِ خدا و معرفتِ مصطفےٰ میں فرق

جان لو کہ ولی کامل کو جوں جوں معرفت خداوندی زیادہ ہوتی جاتی ہے، اس میں سکون و ثبات آتا جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے ذکر کے وقت موجود ہوتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو بھولتا نہیں اور جوں جوں اس کو معرفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ترقی ہوتی ہے، اس میں اضطراب و بے قراری آتی جاتی ہے اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت خاص آثار ظاہر ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ولی کو اللہ کی معرفت اپنی قابلیت اور محبت خداوندی کے مطابق ہوتی ہے اور نبی کی معرفت اللہ کی معرفت سے پیدا ہوتی ہے، جس قدر نبی کی قابلیت ہے اسی لیے اس میں اضطراب و آثار نہیں ہوتے اور جوں جوں ولی کو نبی کی معرفت زیادہ ہوتی جاتی ہے، وہ دوسروں سے کامل تر اور بارگاہ خداوندی میں اس کی رسائی ممکن تر ہو جاتی ہے اور معرفتِ خداوندی میں وہ یکتا ہو جاتا ہے۔

قیمتی خلعت

پھر جان لیجئے کہ اولیاء اللہ میں سے جن جن نے نبی علیہ السلام کو

Marfat.com

تجلیات خداوندی میں سے کسی تجلی میں خلعت کمال میں ملبوس دیکھا، نبی علیہ السلام وہ خلعت دیکھنے والے پر صدقہ کر دیتے ہیں یہ اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تحفہ ہوتا ہے۔ اگر طاقتور ہے تو دنیا میں اس کو فوری طور پر یہ لباس پہننا ممکن ہے۔ ورنہ یہ خلعت اللہ کے ہاں اس کی امانت ہے، جب طاقت ہوگی، پہن لے گا۔ خواہ دنیا میں، خواہ آخرت میں۔ اب جس کو یہ خلعت نصیب ہوگئی اور اس نے دنیا میں اسے پہن لیا تو قیامت کے دن یہ طاقت اسے نبی علیہ السلام سے ملے گی۔

اب جس نے اس ولی کو بھی، ان تجلیات میں سے کسی تجلی میں دیکھ لیا اور خلعت نبویہ میں ملبوس دیکھا تو وہ ولی اس دوسرے دیکھنے والے کو، نبی علیہ السلام کے نائب کی حیثیت سے وہ خلعت بخش دے گا اور صدقہ کر دے گا۔ اور بارگاہ محمدیہ سے اس ولی پر ایک اور خلعت اترتی ہے، یہ پہلی خلعت سے کامل تر ہوتی ہے اور یہ اس خلعت کے عوض اسے ملتی ہے، جو اس نے نبی علیہ السلام کی طرف سے اس پر صدقہ کی اور یونہی یہ سلسلہ بے حد و حساب صورت میں بڑھتا رہتا ہے۔ ہمیشہ کے لیے آپ کی یہی بخشش اور عادت کریمانہ ہے ان اولیائے کرام کے لیے جو آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

تعلق صوری کی ایک اور کیفیت

تعلق صوری کی یہ ایک اور کیفیت ہے، وہ یوں کہ تمہیں نظر آئے کہ نبی علیہ السلام سے کائنات پُر ہے بلکہ آپ عین کائنات ہیں اور یہ کہ آپ نور محض ہیں جس میں تم غوطہ زن ہو۔ سر کی آنکھیں بنو، دل کی کھلی۔ اس نور میں جب تم مستغرق ہوگئے، اپنی ہستی ختم کر دی تو تم فنا فی الرسول کی صفت سے موصوف ہوگئے اور جس کو مقام فنا حاصل ہوگیا۔ اس نے اس کی محبت کا مزا چکھا۔ تعلق صوری کی دو میں سے یہ ایک قسم ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کی پیروی کرو اور آپ کا شوق اور محبت لازم کر لو تاکہ تم آپ کی محبت کی لذت تمام وجود سے محسوس کرو۔ دل سے، روح سے، جسم سے، بال سے، چمڑے سے،

Marfat.com

بالکل اس طرح جیسے سخت پیاس کے بعد ٹھنڈا پانی پیتے ہو تو وہ تمام جسم میں سرایت کرتا محسوس ہوتا ہے۔ اس بحث کو ذہن نشین کر لو۔

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی علیہ السلام کی محبت ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ"، (یہ غیب کی خبریں دینے والے) نبی مسلمانوں سے ان کی جانوں سے قریب تر ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "لَنْ یُّؤْمِنَ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ"، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک، اس کے نفس، مال اور اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ اگر تم اپنے تمام وجود میں یہ محبت اور اس کی یہ صفت محسوس نہیں کرتے، تو جان لیجئے کہ آپ کا ایمان ناقص ہے۔ سو اللہ سے استغفار کیجئے اور اس کے حضور گڑگڑائیے۔ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیئے۔ اس میں جلدی کیجئے اور نبی علیہ السلام کے دائمی ذکر کا شوق مانگیئے۔ آپ کا ادب مانگیئے جس کا آپ نے حکم دیا ہے اس پر عمل کرنے اور جس سے آپ نے منع فرمایا ہے اس سے بچنے کی توفیق مانگیئے۔ شاید اس سے مقصد حاصل ہو اور قیامت کو سرکار کے زیر سایہ پناہ نصیب ہو۔ کیونکہ سرکار خود فرماتے ہیں: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" "آدمی جس سے محبت کرے اسی کے ساتھ ہوگا۔"

جب فنا فی النبوۃ ثابت ہو گئی۔ اب تمہاری فنا کو فنا ہو گئی (بقا مل گئی) یہی مقام محمدی ہے۔ اب تم پر اس صورت کا فیضان ہوگا، جو نور سے تر پر منکشف ہوتی اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب تم نبی علیہ السلام کو غور سے دیکھو، تو معلوم ہو کہ آپ اپنی ذات میں مگن ہیں۔ یہاں تک کہ تمہارا وجود ان کے سامنے معدوم ہو جائے اور تم گم ہو جاؤ، یونہی جب نبی علیہ السلام پر درود بھیجو، تو یہ خیال کرو کہ درود بھیجنے والے بھی وہی

Marfat.com

ہیں، تم نہیں۔ کیونکہ تمام اشیاء حضور علیہ السلام کے نور سے پیدا کی گئی ہیں اور ذرے ذرے میں ان کا نور جلوہ گر ہے اور ہر ذرے میں اس کے حال کے مطابق روشنی نظر آتی ہے اور تمام اشیاء میں تم خود بھی موجود ہو، اور تمہارے اندر بھی انہی کا نور ہے۔ پس تیری ذات میں موجود وہی نور دراصل سرکار کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو تیرے وجود میں پوشیدہ ہے۔ یونہی تم ایک مقام سے دوسرے کی طرف ترقی کرتے جاتے ہو، یہاں تک کہ اللہ تمہیں اس مقام پر فائز فرما دیتا جہاں تمہاری بقاء، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بقا کے ساتھ ہو جاتی ہے۔

اب تم انسان کامل ہو، حقیقت کے وارث اور کمالاتِ مصطفویہ کے امین۔ اب اللہ کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں اس نعمت سے نوازا۔ اور مقام عبودیت (بندگی) کی طلب کرو اور احدیت کے سمندروں میں غوطہ زن ہو جاؤ۔ اور شان یکتائی کے واقف ہو جاؤ۔ قطب سمان کا کلام ختم ہوا۔ رضی اللہ عنہ۔

عارف باللہ، سیدی۔ شیخ عبدالرحمٰن العیدروس نے ابو الفتیان سیدنا احمد البدوی رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے مجموعہ درود پر اپنی لکھی گئی شرح میں ان اولیاء اللہ کی جماعت کا ذکر کرنے کے بعد، جنہوں نے نبی علیہ السلام کی بیداری میں زیارت کی اور جن کا اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ فرمایا، ہمارے پاس یہ بات منقول ہو کر پہنچی ہے کہ یہ سعادت ہمارے اسلاف کو بھی حاصل ہوئی ہے، بالکل اسی طرح جس طرح اب مجھے حاصل ہے۔ ان میں یہ حضرات شامل ہیں۔ میرے آقا جدا علی محمد بن علی جو فقیہ مقدم کے نام سے مشہور تھے اور ان کے بیٹے علوی اور ان کے پوتے یعنی سیدی محمد بن علی بن علوی مذکور اور ان کے بیٹے سیدی عبدالرحمٰن بن محمد جو سقاف کے نام سے مشہور ہیں اور ان کے بیٹے سیدی ابوبکر بن عبدالرحمٰن جو سکران کے نام سے مشہور تھے اور ان کے بھائی سیدی عمر المحضار بن عبدالرحمٰن سقاف اور اس کے بیٹے عیدروس عبداللہ بن ابوبکر اور ان کے ساتھی

Marfat.com

سیدی سعد۔ اور سیدہ سلطانہ زبیدیہ اور سیدی ابوبکر بن سالم سقاف اور سیدی عبداللہ بن حسین سقاف اور ان کے چچازاد بھائی سیدی عبدالرحمٰن اور سید عبدالرحمٰن کی زوجہ سیدہ شریفہ علویہ سقافیہ جو مدینہ منورہ میں مقیم ہیں اور عیدروسیہ کے نام سے مشہور ہیں اور میں نے ان کے اس ہاتھ سے مصافحہ کیا ہے جس کے بارے میں انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ اس ہاتھ سے انہوں نے اپنے جدِ امجد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیداری میں مصافحہ کیا ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ ہمارا جد اعلیٰ، سیدی علی بن علوی جب نماز یا اس کے علاوہ کہتے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" تو اپنے جد کریم مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گویا یہ سنتے " وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ "بیٹا تم پر سلام ہو۔

بیک وقت

جان لیجئے کہ کبھی نبی علیہ السلام کو بہت بڑی جماعت، مختلف مقامات پر بیک وقت دیکھتی ہے اور یہ تمام صورتیں جو نظر آتی ہیں اُن کی مدبر و منتظم روحِ محمدیہ ہے، جیسے تمہاری ایک روح تمام اجزائے جسم کا نظم و نسق چلاتی ہے۔ اسی لیے سرکار کا بیٹا عیدروس دس ہزار صورتوں میں تقسیم ہوا۔

سیدی عارف باللہ احمد بن ادریس شیخ طریقہ ادریسیہ، جو طریقہ شاذلیہ کی فرع ہے، نے اپنے وظائف و اوراد، حالت بیداری میں نبی علیہ السلام سے حاصل کئے، سرکار بولتے جاتے تھے اور آپ لکھتے جاتے تھے۔ جیسا کہ آپ کے مجموعہ احزاب و صلوٰت میں جن میں سے بعض کو میں نے اپنی کتاب "افضل الصلوٰت علی سید السادات" میں نقل کیا ہے جیسا کہ میں نے اس میں عارف باللہ سیدی محمد بن ابی الحسن البکری مصری کے مجموعہ صلوٰت کے نقل کرتے وقت میں لکھا ہے کہ ان میں سے پہلا ورد انہوں نے نبی علیہ السلام سے سن کر لکھا ہے جیسا کہ عارف باللہ سیدی مصطفٰے البکری نے اس کی شرح میں ذکر کیا ہے۔ میں نے چھوٹے حجم کا ایک رسالہ بنام "تعریف اھل الاسلام والایمان بان محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلو منہ مکان ولا زمان" دیکھا۔ جو شیخ نورالدین علی الحلبی کی طرف منسوب ہے۔ اس میں انہوں نے

Marfat.com

شیخ سیوطی کی کتاب "تنویر الملک" وغیرہ کی کچھ عبارت نقل کرنے کے بعد کہا "انشاء اللہ جو بات واضح ہوگی وہ یہ کہ نبی علیہ السلام اپنی وفات کے بعد پاکیزہ تر رضامندی فردوس جنت کے اعلیٰ ترین مقام اور مقام وسیلہ پر مقررہ ترتیب کے مطابق فائز ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر منور اور روضہ مطہر تک پہنچے، پھر بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس درجہ تک بلند فرمایا، جو اس کے ہاں بزرگ تر ہے یعنی مقام وسیلہ، جس پر اگلے پچھلے سب سرکار کی عظمت شان پر رشک کناں ہونگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو قطعی اجازت دیدی کہ زمین و آسمان کے کونے کونے خشکی و تری، میدان و پہاڑ، جہاں چاہیں، جب چاہیں، سیر و سیاحت فرمائیں۔ بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ قوت بخشی ہے اور وہ اہلیت عطا فرمائی ہے کہ آپ مقام وسیلہ پر فائز ہونے کے باوجود اگر کوئی نبی مرسل، یا مقرب فرشتہ سرکار کو آواز دے تو آپ جواب دیتے ہیں۔ وقت وفات سے تا قیامت اور اس کے بعد ہمیشہ ہمیشہ۔ جیسے کہ مقام وسیلہ میں ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کا طالب، آپ کو بارگاہ خداوندی میں پالیتا ہے اور آپ پر سلام بھیجنے والا، قبر میں آپ کو پالیتا ہے۔ ہر طالب آپکو اپنے مطلوب کے سامنے پاتا ہے مثلاً فکر کرنے والا اپنے فکر میں، عارف اپنے اسرار میں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام صلی اللہ علیہم وسلم کو اپنی بارگاہ اقدس میں اٹھالے کے بعد اجازت دی ہے کہ ان کی ایک شبیہ ان کی قبروں میں رہے تاکہ زمین والوں سے انس رہے اور اشباح سے آزاد ہو کر بھی جہاں چاہیں چریں پھریں کہ ان پر کوئی پابندی نہیں۔ اور قبر میں جو شیخ (صورت) مقیم ہے۔ اس کے مقیم ہونے کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں کہ جب بھی طالب اس کو طلب کرے، پالے اور جب اس کے پاس حاضر ہو اس کی ذات کو دیکھے اور اس کی مزید توضیح عنقریب آرہی ہے۔

زندہ نبی

حافظ سیوطی نے کتاب مذکور میں اکثر احادیث اور اقوال علماء، جو حالت بیداری میں نبی علیہ السلام کی زیارت کے امکان پر وکالت کرتے ہیں، ذکر کرنے کے بعد فرمایا، ان تمام اقوال و احادیث سے یہ بات ثابت ہوگئی

Marfat.com

گئی کہ نبی کریم علیہ السلام اپنے جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ زمین و آسمان کے کونے کونے میں جہاں چاہیں تصرّف فرماتے ہیں اسی طرح جس طرح حیات ظاہری میں فرمایا کرتے تھے اس میں ذرا برابر فرق نہیں پڑا۔ اور حضور علیہ السلام آنکھوں سے اسی طرح غائب ہیں، جس طرح فرشتے غائب ہیں، اس کے باوجود کہ اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی کو سرکار کی زیارت سے مشرّف کرنے کے ارادے سے پردہ اُٹھانا چاہے، تو وہ اسی حال میں سرکار کی زیارت کرتا ہے، اس میں کوئی مانع نہیں اور بات کا کوئی امر داعی نہیں کہ ہم تخصیص کر کے مثال کا دیکھنا قرار دیں سیوطی کا کلام ختم ہوا۔

اس سے خاص کر میرے خیال میں یہ بات ہے کہ حضور علیہ السلام کے وجود مُبارک سے نہ کوئی زمان و مکان خالی ہے، نہ محل و مکان، نہ عرش، نہ لوح، نہ کرسی، نہ قلم، نہ خشکی نہ سمندر، نہ میدان نہ پہاڑ، نہ برزخ نہ قبر۔ جیسا کہ ہم نے اس طرف بھی اشارہ کر دیا ہے اور جس طرح سفلی کائنات آپ سے پُر ہے اسی طرح عالم بالا بھی آپ کے وجود سے پُر ہے۔ آپ کی قبر بھی آپ کے وجود سے پُر ہے پس تم سرکار کو قبر انور میں مقیم پاؤ گے بیت اللہ کے گرد طواف کرتے، ادائے خدمت کے لیے اپنے رب کے حضور کھڑے اور مقام وسیلہ پر مکمل خوشی کی حالت میں کھڑے پاؤ گے۔ دیکھتے نہیں کہ بیداری یا خواب میں جو لوگ انتہائے مغرب میں آپ کا دیدار کرتے ہیں، وہ ان لوگوں سے اتفاق کرتے ہیں جو اسی وقت انتہائے مشرق میں آپ کا دیدار کر رہے ہوتے ہیں۔ جب یہ صورت حال خواب میں ہو گی تو عالم خیال و مثال میں ہو گی اور جب بیداری میں ہو گی تو صفت جلال و جمال کا ظہور ہو گا اور انتہائی کمال کے ساتھ۔ جیسا کسی کہنے والے نے کہا ہے:

لَيْسَ عَلَى اللّٰهِ بِمُسْتَنْكَرٍ
اَنْ يَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِيْ وَاحِدٍ

Marfat.com

ترجمہ: اللہ پر یہ بات دشوار یا ان ہونی نہیں کہ ساری دنیا کو ایک ذات میں جمع کر دے"

اس حدیث میں بھی دلیل ہے جسے ہم بیان کر آئے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے معراج کی رات اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، اور آپ بیت المقدس تشریف لائے تو وہاں بھی ان کو دیکھا اور تمام نبیوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ پر اور ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ پھر سرکار سے جدا ہوئے اور چھٹے آسمان پر چڑھ گئے اور وہاں سرکار نے ان کو اپنا منتظر پایا۔ یہی کچھ آدم، یحییٰ، عیسیٰ، یوسف، ادریس، ہارون اور ابراہیم صلے اللہ علیہم السلام کے ساتھ پیش آیا۔ کہ بیت المقدس میں حضور علیہ السلام نے ان کو نماز پڑھائی اور آسمانوں پر بھی ان کو موجود پایا۔ حالانکہ یہ حضرات فضیلت میں آپ سے کم ہیں۔ (فضیلت میں آپ زندہ ہیں) تو آپ اس قول کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہر جگہ موجود بھی ہوں اور قبر شریف میں مقیم بھی۔ شب معراج تو سرکار کو وہ عروج نصیب ہوا۔ جو نہ کسی مقرب فرشتے کو نصیب ہو، نہ نبی مرسل کو۔ فرمایا کہ اس پر نقلی دلائل میں سے ایک دلیل وہ بھی ہے جسے بخاری وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ "دو فرشتے قبر والے سے کہتے ہیں ما تقول فی ھذا الرجل؟ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ یعنی نبی علیہ السلام، اور اسم اشارہ سے صرف حاضر کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جب نبی علیہ السلام عالم بالا و زیریں کی روح ہیں تو لازم ہے کہ اس کائنات کا کوئی جز آپ کے جسم پاک اور روح پاکیزہ سے خالی نہ ہو۔ سیوطی وغیرہ نے نسبت سے اولیاء اللہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ خواب اور بیداری میں سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں۔ پس پردہ ہمارے گناہوں کی بنا پر ہماری طرف سے ہے۔ سرکار کی طرف سے نہیں۔ اسی لیے تم دیکھو گے کہ جب آدمی اپنے نفس سے جدا ہوتا ہے۔ اگر نیند کی وجہ سے ہو، اور آنکھیں بند کرتا ہے تو حضور علیہ السلام کو دیکھ لیتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کے نصیب میں کر دے۔ جب آدمی گناہوں کا قلع قمع کر کے ختم کر دیتا ہے تو پھر اس کے اور نبی علیہ السلام کے درمیان نہ حجاب

Marfat.com

میں کوئی پردہ رہتا ہے نہ بیداری میں۔ اسی لیے ہمارے شیخ نورالدین الشونی بیداری میں نبی علیہ السلام سے جامعہ الازہر میں ملاقات کرتے تھے۔ ان کے حضور علیہ السلام سے جمع ہونے کی علامت یہ تھی کہ آپ محفل میں کھڑے ہو جاتے اور تمام لوگ بھی ان کے ہمراہ کھڑے ہو جاتے۔ کبھی آخر شب، کبھی نصف شب اور کبھی نماز عشاء کے بعد محفل درود و سلام کے شروع میں۔ پھر وہ صبح تک کھڑے رہتے۔ اور مقام شیوفیہ میں خلوت کی حالت میں باب زہومہ کے پاس غالباً شب و روز زیارت ہوتی تھی۔ پھر فرمایا اس پر ایک دلیل ہے کہ اس امت میں ابدال کا نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر کر مسافر بن جاتا ہے اور اس کے بدلے اس جگہ کو اسی صورت میں چھوڑ دیتا ہے۔

قضیب البان کا قصہ

قضیب البان رضی اللہ عنہ کے خلاف یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ نماز نہیں پڑھتے۔ قاضی نے جب اس بارے میں ان سے سوال کیا تو ان کی سات صورتیں بن گئیں۔ شک کرنے والا شک نہیں کر سکتا تھا کہ ہر صورت میں قضیب البان ہیں۔ ان میں سے ایک صورت نے قاضی اور مدعیوں سے کہا۔ دیکھ کر بتاؤ کس صورت پر ترک نماز کا دعویٰ ہے؟ جب ایک ابدال کا یہ حال ہے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہزاروں لاکھوں مثالیں ظاہر نہیں ہو سکتیں؟

ابن عطاء اللہ سکندری کا حاجی مرید

ابن عطاء اللہ سکندری کے ایک مرید نے حج کیا۔ وہ جہاں جاتا، انہیں دیکھ لیتا۔ اور جب ان سے بات کرنے کا ارادہ کرتا نظر نہ آتے۔ پھر وہ اسکندریہ آیا اور ان کے متعلق دریافت کیا تو اسے بتایا گیا کہ وہ تو یہاں سے کہیں گئے ہی نہیں۔ جب ملاقات ہوئی تو تمام احوال بیان کیا۔ پھر فرمایا اس کے جائز ہونے کے دلائل میں سے ایک عقلی دلیل یہ ہے کہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم بالا و زیریں کو حضور علیہ السلام کے سامنے اس طرح کر دے جس طرح اس نے ساری دنیا سیدنا عزرائیل علیہ السلام کے سامنے کر دی ہے۔ سوال کیا گیا کہ ایک شخص انتہائے مشرق میں ہے۔ دوسرا انتہائے مغرب میں ہے۔ دونوں کا وقت وفات بیک وقت آ گیا۔ ان کی روح بیک وقت

Marfat.com

کیسے قبض ہو گئی، فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام زمین ان کے سامنے اس طرح کر دی جیسے کھانے والے کے سامنے پیالہ، جو چاہے لے لے" فرمایا اس پر اور دلائل کے علاوہ ایک دلیل یہ بھی ہے کہ برزخ کی بات کو کسی اور پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ [illegible] اتنے بڑے ہولناک جسموں کے ساتھ تنگ ترین قبروں میں کہاں سے آتے اور کہاں سے جاتے ہیں اور بیک وقت دو بلکہ متعدد مرنے والوں سے کس طرح سوال کرتے ہیں، حالانکہ کوئی دور مشرق میں ہوتا ہے اور کوئی دور دراز مغرب میں۔ اور کس طرح انگلی کے اشارے سے ایک کھڑکی جنت کی طرف اور دوسری جہنم کی طرف کھول دیتے ہیں؟ حالانکہ جنت سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور جہنم نمکین سمندر کے نیچے ہے۔ پس کوئی روکنے والا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ طاقت دے دے، جو سوال کرنے والے فرشتے اور ملک الموت کو دی اور ان سے بڑھ کر کہ وہ دونوں مرتبہ میں آپ سے کم ہیں کہ وہ تو سرکار کے بارے میں ہی سوال کرنے آتے ہیں۔ پھر فرمایا ہمیں ولی عارف سیدی عبدالعزیز دیرینی کی بات معلوم ہوئی ہے کہ جب دیرین میں ان کی طرف پیری کی نسبت ہونے لگی، اور بزرگوں کی ایک جماعت نے ان سے جھگڑا کیا تو وہاں کے لوگوں نے طے کیا کہ نماز جمعہ کے بعد وہ مشائخ و ساداتِ کرام اپنے جدِ امجد، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکاریں اور سیدی عبدالعزیز بھی سرکار کو پکاریں گے۔ اور جس کو حضور علیہ السلام جواب دیں، وہ حق پر ہے۔ اس کے لیے تمام لوگ وقت مقررہ پر جمع ہوئے سیدی عبدالعزیز نے مشائخ سے کہا، آپ حضرات آگے تشریف لائیں اور پکاریں۔ ان میں سے یکے بعد دیگرے ہر ایک آتا رہا اور یہ پکارتا رہا یَا جَدِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! اے میرے جدِ امجد! اے اللہ کے رسول! لیکن کسی کو جواب نہ ملا۔ اب سیدی عبدالعزیز آگے آئے اور پکارا یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! تو تمام لوگوں نے یہ آواز سنی لَبَّیْکَ یَا عبدالعزیز تو ایک جماعت نے کہا کہ جو صف سیدی عبدالعزیز کے قریب تھی اس نے آواز سنی ہے اور پچھلی صفوں نے نہیں سنی۔ آپ نے دوبارہ پکارا تو دوبارہ جواب ملا۔ تیسری مرتبہ ایسا ہوا۔ پس سیدی علیہ السلام کا دیرین

Marfat.com

(مقام) سے تعلق دیکھیے۔ حالانکہ آپ کا جسم مبارک مدینہ طیبہ میں مقیم ہے اس سے ہمیں یہ دلیل ملے گی۔ کہ یقیناً نبی علیہ السلام سے کائنات کا ذرہ ذرہ پُر ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جان لیجیے کہ جن مشائخ، عارفین، رہنماؤں اور رہبروں سے میں نے آخر میں ملاقات کی۔ ان میں سے شیخ نورالدین الشونی ہیں جو حال نبوی کے پرتو اور مدد مصطفوی کے مظہر تھے۔ سات دن جن کا وظیفہ نبی علیہ السلام پر درود وسلام پڑھنا تھا یہاں تک کہ یہی چیز ان کا وصف اور علامت بن گئی یہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اور آپ خواب و بیداری میں کثرت سے حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی یہ بات ہر طرف پھیل گئی۔ زبانوں اور کانوں سے کہی اور سُنی جانے لگی۔

امام بخاری، مسلم اور ابو داؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب بیداری میں دیکھے گا۔ اور شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔"

ایسی ہی روایت طبرانی نے مالک بن عبداللہ خشعمی اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ ایسی ہی روایت دارمی نے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اس حدیث میں یہ خوشخبری ہے کہ آپ کا جو اُمتی حالت خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوگا، وہ لازمی طور پر بیداری میں آپ کی زیارت سے سرفراز ہوگا۔ اگرچہ مرنے سے پہلے ہی کیوں نہ ہو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ علاوہ ازیں سلف وخلف کے تمام صلحا حقیقتاً بیداری میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کئی مسائل سرکار سے پوچھے اور آپ نے ان کا جواب دیا۔ پس ان کے کہنے کے مطابق حرف بحرف ہر بات ظاہر ہوگئی۔

یہ بات بھی ثابت ہے کہ اہل ایمان کی ارواح کو اجازت ہے کہ وہ جنت اور آسمانوں میں چریں اور سیر کریں۔ اور بسا اوقات اپنی قبروں میں، اپنے جسموں کی زیارت کے لیے آتی ہیں۔ اور آسمان دنیا سے اپنی قبروں کے بالمقابل قریب ہو جاتی ہیں اور مسلمان اپنے زیارت

Marfat.com

کرنے والے اور سلام کرنے والے کو پہچانتا ہے اور جب اس کی توجہ اسے اجازت اور قدرت ہوتی ہے جواب دیتا ہے اور یہ پہچان جمعہ کے دن شام سے لے کر ہفتہ کی صبح تک بڑھتی رہتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اولیاء و اصفیاء عام لوگوں سے بڑھے ہوتے ہیں۔ اور بے شک نیک عمل کرنے والے علماء، شہداء، صحابہ کرام، اہل بیت اور حضور علیہ السلام کے اہل قرابت اس میں قوی ہیں۔ اور بے شک انبیائے کرام علیہم السلام اپنے جسموں اور روحوں کے ساتھ کائنات میں سیر کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی اجازت ہو تو حج و عمرہ کرتے ہیں۔ جیسے (دنیوی) زندگی میں کرتے تھے۔ اور نبی علیہ السلام کے نور و برکت سے کائنات پست و بالا بھری پڑی ہے۔ کیونکہ آپ اللہ کے تمام بندوں سے افضل ہیں۔

فرشتہ سنتا ہے یا خود سرکار؟

فرمایا مگر یہ کہا جائے کہ صحیح حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی قبر انور کے پاس ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو درود و سلام بھیجنے والے کا درود و سلام آپ کی خدمت میں پہنچاتا ہے اگر آپ ہر جگہ ہوتے تو فرشتے کو کیوں مقرر کیا جاتا؟

اس کا جواب یہ ہے۔

قبر انور کے پاس فرشتہ کیوں مقرر ہے؟

کہ نبی علیہ السلام کے وجود مبارک کی وجہ سے قبر انور کو دوسرے مقامات پر فضیلت حاصل ہے۔ اس کی حیثیت تخت مملکت کی ہے۔ خدام یہاں مختلف خدمات بجا لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار کے احترام میں اس فرشتے کے ذمے آپ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کی ذمہ داری لگا دی ہے۔ یہ سرکار کی تعظیم و توقیر ہے۔ یہی صورت ہے امت کے اعمال کی جو فرشتے صبح و شام آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یہ اس لئے نہیں کہ آپ سے وہ پوشیدہ ہیں، بلکہ یہ بھی خدام کی خدمت ہے جس پر ان کو مقرر کیا گیا ہے

Marfat.com

ہر وقت اور ہر جگہ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہنا، صرف ان لوگوں کو میسر ہے، جو اللہ کی طرف سے فضل وکرم کی خصوصیات سے بہرہ مند اور دین کے اعلیٰ مناصب اور بلند تر مراتب سے سرفراز ہیں۔ اور جنہوں نے ایسے نیک کام کیے جو اس مقام و مرتبہ کا وسیلہ بن سکیں۔ جیسا کہ یہ درجہ ہمارے شیخ نور الدین الشونی رحمہ اللہ کو حاصل تھا۔ کیونکہ آپ لازمی طور پر صبح و شام رات کے لمحات اور دن کے کناروں میں اور شب و روز نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجا کرتے تھے۔ اس طرح کہ اسے آپ نے اپنا ورد و وظیفہ بنایا ہوا تھا۔ اسی راہ پر چلتے تھے۔ نہ خورد و نوش کی فکر ہوتی، نہ سجاد دکی نہ تلقین کی۔

فرمایا کہ ہمارے مذکورہ دعوے پر ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔

ترجمہ:۔ اے غیب کی خبریں دینے والے نبی، بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر ناظر بنا کر، خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا۔

گواہ کے لیے لازم ہے کہ جس چیز کی گواہی دے اس کے پاس حاضر ہو اور اسے دیکھتا ہو، پس معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام تمام دنیا کو دیکھ کر نے والے اور ہر جگہ حاضر ہیں۔

پھر فرمایا ایک دلیل اور روایت یہ ہے۔ اس بات پر کہ انبیاء دنیا میں سیر فرماتے ہیں۔ جیسے ہم نے امام جلال الدین سیوطی کی تالیف "الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام" کے ذیل میں نقل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام ایک دفعہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، تو آپ نے ہوا میں موجود ایک نبی علیہ السلام کو سلام کیا۔ جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ میں نے اپنے بھائی، مریم کے فرزند عیسیٰ علیہ السلام کو طواف کعبہ کرتے دیکھا۔ انہوں نے مجھے سلام کیا۔ پھر میں نے انہیں سلام کا جواب دیا۔"

فرمایا کہ ان دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا "جس نے مجھے

Marfat.com

خواب میں دیکھا، وہ عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا۔ کیونکہ آپ مشرق و مغرب وغیرہ میں نظر آتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں کہ ان ارشادات میں دیکھنے سے صرف قیامت کا دیکھنا ہی مُراد لیا جائے۔ کیونکہ وہاں تو تمام لوگ آپ کو دیکھیں گے خواہ کسی نے دُنیا میں آپ کو دیکھا ہو یا نہ۔

حاصلِ بحث

خلاصہ اس تفصیل کا یہ ہے کہ نبی علیہ السلام ہمارے درمیان موجود ہیں حسی طور سے بھی اور معنوی طور سے بھی۔ جسم، روح، سر اور دلیل کے لحاظ سے بھی۔ رسالہ مذکور میں الحلبی کا کلام ختم ہوا۔ اور ان لوگوں میں سے، جو نبی علیہ السلام سے بیداری میں ملاقات کرتے اور آپ سے اوراد و وظائف حاصل کرتے تھے، ایک سیّدی عارف باللہ سیّد احمد بن ادریس سلسلہ ادریسیہ کے بانی شیخ بھی ہیں۔ جیسا کہ ان کے مجموعہ اوراد میں ہے۔ اور سیّدی عارف باللہ سیّد ابو العباس تیجانی صاحب سلسلہ تیجانیہ۔ جیسا کہ شیخ علی حرازم کی کتاب جواہر المعانی اور شیخ عمر بن سعید فوتی کی کتاب الرماح میں لکھا ہے اور اپنی کتاب افضل الصلوٰت میں ذکر کیا ہے کہ سیّدی قطب محمد بن ابی الحسن البکری مصری رضی اللہ عنہما اور ان کی آل و اولاد سے ہم نے کتاب افضل الصلوٰت سیتالیسواں درود شریف حاصل کیا ہے جو اس طرح شروع ہوتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِکَ الْاَسْنٰی آخر تک۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لکھوایا تھا، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بزرگ حضور علیہ السلام سے بیداری میں ملاقات کرتے تھے اور میں نے سیّدی محمد حنفی مصری، بانی شیخ سلسلہ خلوتیہ کے مناقب میں جو ان کے شاگرد شیخ علی جن کا آبائی وطن الفہ گاؤں تھا۔ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور یہیں عمر گزاری، نے لکھے۔ میں لکھا دیکھا ہے کہ ان کے شیخ مذکور کے درس میں نبی علیہ السلام (حوصلہ افزائی اور برکت دینے کی خاطر) بارہا دیکھتے جاتے تھے ان کے شاگردوں میں سے ایک شیخ احمد النساج تھے، جو خواب و بیداری میں زیارتِ نبوی بکثرت مشرف ہوتے تھے۔ ان میں سے ایک شیخ محمود کردی ہیں جو اکثر حضور علیہ السلام کا دیدار کرتے تھے۔ اور جب نبی علیہ السلام کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے [illegible] ان میں

Marfat.com

سے ایک سید منصور حلبی ہیں کہ جن کی نگاہ سے نبی علیہ السلام نے بیداری میں پردہ پوش ہوتے نہ خواب میں۔ فرمایا میں نے اپنے استاذ محترم سے یہ فرماتے سُنا کہ وہ نبی علیہ السلام کے محبوب ہیں۔ الخ باب اللطائف میں سیدی احمد بن ثابت مغربی کے متعلق یہ بات گزر چکی ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی جو زیارتیں کیں۔ ان میں سے اٹھارہویں زیارت خواب میں نہیں، بیداری میں تھی۔ اولیا کو نبی علیہ السلام کی رُوحانی طور پر جو زیارتیں ہوئیں، ان میں سے ایک وہ ہے جسے سید عبدالرحمٰن عیدروسی نے سیدی احمد البدوی کے مجموعہ درُود و سلام پر لکھی گئی اپنی شرح میں کتاب الزہر الباسم تالیف سید عبدالقادر عیدروسی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے (العیدروسی) اللہ ان سے نفع دے۔ نے فرمایا۔ شیخ کبیر عارف باللہ محمد بن احمد بلخی قدس سرہٗ کی روایت ہے کہ میں نے بلخ سے بغداد تک سفر کیا۔ یہ میری جوانی کا زمانہ تھا۔ مقصد سفر شیخ عبدالقادر کی زیارت کرنا تھا۔ میں پہنچا تو وہ اپنے مدرسہ میں نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ اس سے پہلے نہ میں نے آپ کو دیکھا تھا، نہ آپ نے مجھے۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو لوگ سلام کرنے کے لیے ان کی طرف لپکے۔ میں نے بھی آگے بڑھ کر ان سے مصافحہ کیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا، اور فرمایا۔ اے محمد! بلخی خوش آمدید! اللہ نے تیرا مرتبہ دیکھا، نیت کو جانا، کہا کہ ان کی گفتگو زخمی کی دوا، اور بیمار کی شفا تھی۔ خوف (خدا) سے میری آنکھیں پُرنم، ہیبت سے پھٹے تھرکنے اور شوق و محبت میں دل دھڑکنے لگا مجھے مخلوق سے وحشت اور دل میں ایک ایسی کیفیت محسوس ہونے لگی جسے میں صحیح طور پر تعبیر نہیں کر سکتا۔ پھر یہ کیفیت برابر بڑھتی اور طاقتور ہوتی گئی میں اس پر غالب آنے کی کوشش کرتا رہا۔ ایک رات میں وظیفے کے لیے اٹھا۔ رات سخت اندھیری تھی۔ میرے دل میں دو شخص ظاہر ہوئے۔ ایک کے ہاتھ میں جام اور دوسرے کے ہاتھ میں خلعت (لباس) تھا۔ خلعت والے صاحب نے مجھے کہا کہ وہ علی بن ابی طالب ہیں۔ (رضی اللہ عنہ) اور یہ دوسرے صاحب ملائکہ مقربین میں سے ایک ہیں اور یہ جام، شراب محبت ہے۔ اور یہ خلعت (لباس)۔ خلعت رضا ہے

Marfat.com

پھر انہوں نے مجھے وہ خلعت پہنائی، اور ان کے ساتھی نے مجھے جام عنایت کیا، جس کے نور سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔ میں نے جو کچھ دیکھا پیالہ پیا تو میرے لیے غیبی راز، مقامات اولیاء اللہ اور دوسرے عجائب روشن ہو گئے میں نے جو کچھ دیکھا اس میں ایک ایسا مقام بھی تھا جس کے ادراک سے عقول کے قدم لرزتے، فکر و سوچ اس کے حال سے قاصر اولیاء کی گردنیں اس کی ہیبت کے سامنے خمیدہ اور اس کے انوار کی شعاعوں کے آگے دل کی آنکھیں بے نور تھیں۔ اس مقام کی قدر و منزلت کا یہ عالم تھا کہ معصوم فرشتوں، روحانی اور مقربین کا جو گروہ وہاں سے گزرتا، اس کی عزت و عظمت کے پیش نظر رکوع کرنے والوں کی طرح اس کی کمر جھک جاتی۔ غور کرنے والے کے لیے یہ حقیقت ثابت ہو جاتی ہے کہ واصل کا ہر مقام اور محدث کا حال، ہر محبوب کا راز، ہر عارف کا علم، ہر ولی کا تصرف، اور ہر مقرب کی قوت کی ابتدا، مرجع، مجموعہ، تفصیل، کل بعض۔ اول و آخر کا قرار اسی میں ہے یہیں سے ابتدا اور یہیں سے نکلنا، اسی سے اس کی تکمیل ہے ایک مدت تک تو میں اسے دیکھنے کی ہمت نہیں پاتا تھا پھر مجھے دیکھنے کی طاقت ملی۔ اور ایک مدت تک میں اس حال میں رہا کہ مجھے معلوم نہ تھا اس میں کون ہے، ناگاہ جو دیکھا تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ کے دائیں طرف حضرات آدم، ابراہیم اور جبرئیل علیہم السلام اور بائیں طرف حضرت نوح، موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام تھے۔ اللہ کی رحمتیں اور سلام ان سب پر ہوں آپ کے سامنے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء قدس اللہ اسرارہم حلقے کی صورت میں کھڑے تھے۔ سرکار علیہم السلام کی ہیبت کے پیش اس طرح (مؤدب) گویا ان کے سروں پر پرندے ہوں، ان میں سے جن کو میں نے پہچانا حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، حمزہ، عباس، رضی اللہ عنہم اجمعین تھے اور جن اولیاء کو میں نے پہچانا ان میں معروف کرخی، سری سقطی، جنید بغدادی، سہل تستری، تاج العارفین ابوالوفا، شیخ عبدالقادر اور شیخ عدی اور شیخ احمد الرادی رحمہم اللہ شامل ہیں صحابہ کرام حضور علیہ السلام سے قریب تر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تھے۔اور اولیا میں آپ کے قریب تر شیخ عبدالقادر تھے۔میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا۔ جب مقرب فرشتوں، مرسل نبیوں اور محبوب اولیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شوق ہو، تو وہ اپنے رب کے حضور جس بمقام بلند و بالا پر فائز ہے، جس کو دیکھنے کی کسی میں تاب نہیں۔ نیچے آجائے کہ حضورؐ کے دیدار سے اس کے انوار دوچند ہو جائیں گے، آپ کے مشاہدے سے اس کے حالاتِ پاکیزہ اور آپ کی برکت سے اس کا مقام بلند و بالا ہو جائے گا۔ پھر رفیقِ اعلیٰ کی طرف لوٹ جائے۔ فرمایا کہ میں نے تمام فرشتوں کو یہ کہتے سنا، الٰہی ہم نے سنا اور مانا تیری بخشش چاہتے ہیں۔ اے پروردگار! اور تیری ہی طرف پلٹنا ہے پھر میرے لیے بارگاہ رب عظیم کی طرف سے ایک چمک ظاہر ہوئی جس نے مجھے ہر مشہود سے غالب اور ہر موجود سے اچک لیا اور میں مختلف چیزوں میں امتیاز کرنے کے قابل نہ رہا۔ اس حال پر میں تین سال تک رہا مجھے کچھ پتہ نہ چلا، کہ اچانک شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ خواب میں میرے سامنے آئے۔ انہوں نے ہاتھ میرے سینے پر رکھا، ان کا ایک پاؤں میرے پاس اور دوسرا بغداد میں تھا۔ میرے ہوش و حواس بحال ہو گئے اور میں نے طبیعت پر قابو پا لیا۔ مجھ سے فرمانے لگے۔ اے ملنی! مجھے حکم ملا ہے کہ تجھے تیرے وجود کی طرف لوٹا دوں۔ تجھے تیرے حال کا مالک بنا دوں، اور تجھ پر غلبہ پانے والے عوارض کو ختم کر دوں۔ پھر انہوں نے اول سے آخر تک میرے تمام حالات بیان کئے۔ جو اس بات کی دلیل تھی کہ آپ کو میرے تمام احوال کی ہر وقت خبر تھی۔ اور فرمایا میں نے سات مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یہاں تک کہ مجھے وہ مقام دیکھنے کی توفیق ہوئی۔ پھر سات مرتبہ سوال کیا تو مجھے وہاں تک رسائی ہوئی۔ اور سات مرتبہ سوال کیا تو مجھے اس میں موجود لوگوں کو جھانکنے کی توفیق ہوئی، پھر سات مرتبہ سوال کیا، مجھے وہاں کی آواز سنائی دی۔ اور میں نے تیرے لیے اللہ سے سات بار پھر سات بار پھر پھر سات بار سوال کیا یہاں تک کہ تیرے سامنے وہ چمک ظاہر ہوئی۔ اور اس سے پہلے میں نے تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ سوال کیا یہاں تک کہ اللہ نے تجھے اپنی محبت کا جام پلایا۔ اور تجھے

Marfat.com

اپنی رضا کا جوڑا پہنایا۔ بیٹا، جو فرائض رہ گئے ہیں ان کی قضا کرو۔" الخ۔

اور میں نے دس کاپی حجم سے زیادہ کی ایک کتاب دیکھی جو سیدی عارف باللہ رونق بیان کی تصنیف ہے اس کا نام ہے "الکاشفات" جس میں انہوں نے اپنے مکاشفات اور ارواح انبیاؤ اولیا کے ساتھ اپنا ملنا۔ فرشتوں کو دیکھنا اور اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ بغیر کیف وحصر بیان کیا ہے۔

پھر مذکورہ بالا تمام تفصیل نقل کرنے کے بعد میں نے عارف باللہ شیخ ابراہیم الرشید، خلیفہ سیدی احمد بن ادریس رضی اللہ عنہما کی ایک کتاب دیکھی، جو ان سوالات کے جوابات تھے جو ان کے پاس ۱۳ رمضان ۱۲۷۱ھ کو علامہ شیخ علی عبدالرزاق کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ "علی عبدالرزاق پوچھتے ہیں، تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری اور اس کی کیفیت وافادہ ذکر کیا ہے اس سے مراد کیا ہے۔ کیا تمہارا ہر پیروکار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں آنکھ کی نظر سے یا نیند کی حالت میں اور دل کی بصیرت سے دیکھتا ہے۔ یا مثال ہوتی ہے۔ اور کیا یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح ہوتی ہے یا جسم پاک یا دونوں کا مجموعہ؟ ہمارے لیے اس کی وضاحت کریں۔

علامہ علی عبدالرزاق کا سوال

شیخ ابراہیم الرشید کا جواب

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "دسواں مسئلہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے متعلق، اس کے تحت چند مسائل ہیں۔ پہلا مسئلہ حضور علیہ السلام کی حاضری کی کیفیت کا ہے۔ یہ بہ اتفاق حفاظ جائز ہے (شرعاً بھی اور عقلاً بھی) جیسا کہ اکابر علما کی ایک بڑی جماعت نے اس کی راہنمائی فرمائی ہے۔ اس میں سے ایک عبارت وہ ہے جو شیخ سیدی علامہ احمد نفراوی نے ابن ابی زید قیروانی رضی اللہ عنہما کے رسالہ پر لکھی گئی اپنی شرح کے آخر میں لکھی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دیدار جائز ہے۔ بیداری اور خواب میں۔ اس میں حفاظ کا اتفاق ہے۔ اختلاف صرف یہ ہے کہ دیکھنے والا حقیقۃً آپ کی ذات پاک کو دیکھتا ہے یا مثال جو حقیقت

Marfat.com

کی خبر دیتی ہے؟ ایک جماعت پہلے قول کی طرف گئی ہے اور غزالی، القرافی، الرافعی اور دیگر دوسرے کی طرف۔ پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ چراغ ہدایت، نورِ ہدایت اور شمس المعارف صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا ایسے ہی ہے جیسے نور، چراغ اور سورج دور سے نظر آتے ہیں۔ اور نظر آنے والی، سورج کی ٹکیہ مع اپنی صفات وعوارض ہوتی ہے یونہی بدن مبارک ہے۔ پس آپ کی ذات اقدس قبر انور سے جدا نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والے سامنے سے پردے چاک کر دیتا ہے اور مانع ہٹا دیتا ہے یہاں تک کہ ہر دیکھنے والا آپ کو دیکھ لیتا ہے، خواہ وہ مشرق میں ہو خواہ مغرب میں۔ یا پردے اتنے شفاف کر دیئے جائیں کہ ان کے پیچھے والی ہستی پوشیدہ نہ رہے۔

القرافی نے اس بات پر جزم کیا ہے کہ حضور کو خواب میں دیکھنا، دراصل معلوم کرنا اور پالینا ہے، ہم اسے جائز سمجھتے ہیں بشرطیکہ نیند کی آفت دل میں حائل نہ ہو جائے سو یہ دیکھنا سر کی آنکھ سے نہیں، دل کی آنکھ (بصیرت) سے ہوتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ دیدار اندھے کو بھی کبھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سیدی شیخ ابراہیم الرشید نے حافظ سیوطی وغیرہ کے بعض مذکورہ حوالہ جات نقل کیے ہیں۔ میرے خیال میں ان کو یہاں دوبارہ ذکر کرنا ضروری نہیں۔

فصل خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت کے بیان میں

علما کی مذکورہ عبارات کے علاوہ

سیدی عبدالغنی نابلسی نے اپنی "تعطیر الانام فی تعبیر المنام" میں حدیث پاک مَنْ رَانِی فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِی فِی الْیَقْظَةِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِی کی شرح میں علامہ ابن حجر کی شرح شمائل کی وہ عبارت نقل کرنے کے بعد، جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے فرمایا تمام

Marfat.com

انبیائے کرام علیہم السلام کا یہی حال ہے کیونکہ شیطان نہ اللہ کی مثال بن سکتا ہے نہ اس کی آیتوں کی نہ انبیائے کرام اور نہ فرشتوں کی۔ سو جس نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس کی طبیعت ہمیشہ ہلکی پھلکی ہو جائے گی۔ مغموم ہے تو غم دُور۔ قیدی ہے تو آزاد ہو جائے جب کسی بند جگہ دیدار ہو گا یا جہاں منگائی تھی اللہ پریشانی دور فرمائے گا۔ نرخ ارزاں ہوں گے۔ مظلوم ہوں گے تو مدد ہو گی۔ خوفزدہ ہوں گے تو امن ملے گا اور آپ کا دیدار مُبارک جیسا کہ احادیث میں آپ کی صفات حسنہ آتی ہیں جن کو بیان کرنے والا صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتا۔ یہ دیکھنے والے کے لیے دنیا و آخرت کی عافیت کی بشارت ہے۔ تمہاری ذات کے مطابق اور تمہارے شفاف آئینہ کے مناسب جواب میں تمہیں سرکار کی زیارت نصیب ہو گی پس حضور علیہ السلام کو جس نے اپنی طرف متوجہ دیکھا۔ یا تعلیم دیتے ہوئے، یا نماز میں اقتدا کرتے ہوئے، یا راستے میں رہنمائی کرتے یا یہ کہ سرکار نے اسے کوئی اچھی چیز کھلائی۔ یا کوئی اچھا لباس پہنایا۔ یا کوئی وعدہ فرمایا، یا اچھی دُعا فرمائی۔ اب اگر دیکھنے والا حکومت کے لائق ہے تو حکومت کرے گا۔ اس کے دور میں عدل و انصاف ہو گا۔ فیصلے حق پر ہوں گے نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے گا۔ اگر عالم ہے تو اپنے علم پر عمل کرے گا۔ عابد ہے تو اہلِ کرامت کے مقامات پر فائز ہو گا۔ گنہگار ہے تو توبہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا۔ کافر ہے تو ہدایت پائے گا۔ اور بسا اوقات وہ اپنے مقصد، علم، قرأت یا بے پڑھا ہونے کے باوجود باطن کی دنیا آباد کرنے میں کامیاب ہو گا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ۔ ترجمہ: سو اللہ پر اور اس کے رسول بانیٔ اُمّی پر ایمان لاؤ۔

اگر دیکھنے والا کسی حکمران سے ڈرتا ہے تو کوئی ایسا سفارشی مل جائے گا جس کی شفاعت مقبول ہے۔ کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ شفاعت ہیں۔ اگر دیکھنے والا گمراہ کُن بدعت پر عمل پیرا ہے تو دل میں اللہ سے ڈرے۔ خصوصاً حب سرکار کو اپنی طرف منہ موڑے دیکھے۔ کبھی دیکھنے

Marfat.com

والے کو خوش کُن بشارت ملتی ہے اور حضور علیہ السلام کا دیدار دلائل کے اظہار، بات کی سچائی اور وعدہ پورا ہونے کی دلیل ہوتی ہے اور بسا اوقات وہ اپنے گھر اور خاندان والوں سے بڑھ کر وہ مقام حاصل کر لیتا، جسے کوئی دوسرا پانے سے قاصر ہوتا ہے اور کبھی اس کو ان کی طرف سے دشمنی، حسد اور بغض ملتا ہے اور کبھی وہ اپنوں سے جُدا ہو کر بیوطن ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اسے والدین کی طرف سے یتیمی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اور کبھی حضور علیہ السلام کا دیدار اظہار کرامات کی دلیل بنتا ہے کیونکہ ہرن نے آپ کو سلام کیا۔ اونٹ نے آپ کے پیر چُومے۔ آپ کو آسمان کی سیر کروائی گئی۔ (بکری کے بھُنے ہوئے) بازو نے آپ سے کلام کیا۔ درخت آپ کی طرف دوڑ کر آئے اور اگر دیکھنے والا ان سُرمہ فروشوں میں سے ہے۔ جو آنکھوں کا علاج کرتے ہیں تو وہ اپنے کام میں اس مقام پر پہنچے گا، جہاں کوئی دوسرا اس کو نہیں پہنچ سکے گا کیونکہ نبی علیہ السلام حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ دوبارہ ٹھیک کر دی تھی۔ اگر دیکھنے والا سفر میں ہے جہاں لوگ پیاس سے بے تاب ہیں تو یہ کرم اور بارش ہونے کی دلیل ہے کیونکہ پانی نہ ہونے کی صورت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھُوٹے ہیں۔ یونہی اگر لوگ سختی اور قحط کا شکار ہیں تو (آپ کا دیدار) سیر ہونے، خوشحالی اور برکت پر دلالت کرتا ہے۔ جہاں سے لوگ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اگر عورت آپ کو (خواب میں) دیکھے تو بڑے مرتبے اور شُہرت تک پہنچے گی۔ نیک پاکباز اور اپنے لیے امانت و حفاظت پانے والی ہو گی۔ بسا اوقات سوکنوں کے ذریعے اس کا امتحان لیا جائے گا۔ اُسے نیک اولاد ملے گی۔ اگر مالدار ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے گی۔ اور حضور علیہ السلام کا دیدار اس بات کی دلیل ہو گی کہ وہ ستانے پر صبر کرنے والی ہو گی، اگر یتیم نے حضور علیہ السلام کی زیارت کی تو بڑے مقام تک پہنچے گا یہی حال ہے غریب کا۔ اگر دیکھنے والا جسموں کا معالج ہے تو لوگوں کو اس کے طِب سے فائدہ ہو گا۔ اور بسا اوقات نبی علیہ السلام کا دیدار مسلمانوں کی مدد اور کافروں کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔ خصوصاً

Marfat.com

جب آپ کے ہمراہ آپ کے صحابہ کرام بھی ہوں۔ اگر مقروض آپ کی زیارت سے مشرف ہوا، تو اس کا قرض ادا ہو گا۔ بیمار دیکھے تو اُسے اللہ شفا دے گا۔ اگر حج نہ کرنے والے نے آپ کو دیکھا تو حج بیت اللہ کرے گا۔ اگر جہاد کرنے والے نے دیکھا تو اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ اگر امتحان والے نے دیکھا اُن کو کامیابی ہو گی۔ اگر سرکار علیہ السلام کو خشک زمین پر دیکھا۔ وہ سرسبز ہو گی۔ بشرطیکہ آپ اپنی اصل صورت پر ہوں۔ اگر دیکھنے والے نے نامناسب رنگ، کمزور اور ناقص دیکھا تو یہ دلیل ہو گی کہ اس جگہ دین کمزور ہے اور بدعات غالب ہیں۔ توجیہ اس وقت ہو گی جب آپ کو پھٹے پرانے لباس میں دیکھے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ نبی علیہ السلام کا چھُپ کر خُون پی رہا ہے، حالانکہ اس کے دل میں آپ کی محبت ہے۔ ایسا شخص جہاد میں شہید ہو گا۔ اور اگر علانیہ خون پیتا نظر آیا یہ اس کے نفاق کی دلیل ہے اور وہ آپ کے اہلِ بیت کے خُون میں شریک ہو گا۔ اور اس نے آپ کے اہلِ بیت کے قتل میں مدد کی ہے۔ اگر آپ کو سواری پر دیکھا تو وہ آپ کی قبر کی زیارت کرے گا۔ اور اگر آپ کو پیدل دیکھا تو آپ کی زیارت کو پیدل جائے گا۔ اگر آپ کو کھڑے دیکھا تو اس کا اپنا کام صحیح ہو گا اور اس کے زمانے کے حکمران کا کام صحیح ہو گا۔ اگر آپ کو وفات پاتے دیکھا تو آپ کی نسل پاک میں سے کوئی شریف آدمی فوت ہو گا۔ اگر آپ کا جنازہ دیکھا تو اس علاقہ میں کوئی بڑی مصیبت آئے گی۔ اگر آپ کے جنازہ کے ہمراہ چلا یہاں تک کہ قبر میں آپ کو رکھا تو بدعت کی طرف مائل ہو گا۔ اگر خواب میں آپ کی قبر انور کی زیارت کی تو بڑا مال پائے گا۔ اگر یہ دیکھا کہ میں نبی علیہ السلام کا بیٹا ہوں حالانکہ آپ کی نسل میں سے نہیں تو یہ دیکھنا اس کے خلوصِ ایمان و یقین کی دلیل ہے۔ ایک شخص کا خواب میں سرکار علیہ السلام کو دیکھنا صرف اسی لیے بابرکت نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے باعثِ برکت ہے۔ اور اگر نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے اُسے کچھ سامان دینا یا کھانے پینے کی چیز عطا فرمائی تو وہ مال ہے جو سرکار کی عطا کے برابر پائے گا۔ جو کچھ سرکار نے اسے عطا فرمایا ہے اگر وہ معمولی چیز ہے مثلاً تربوز وغیرہ تو یہ شخص کی بڑی مصیبت سے نجات پائے گا۔ ہاں اس سے اُسے کچھ تکلیف و دشواری پیش آئے گی اگر یہ دیکھا کہ حضور علیہ السلام

Marfat.com

کے اعضا میں سے کوئی عضو خواب دیکھنے والے کے پاس محفوظ ہے تو یہ امور شرع میں کسی بدعت کا رواج پانا ہے۔ جس شخص نے دیکھا کہ وہ نبی علیہ السلام کی شکل میں متشکل ہو گیا ہے۔ یا اس نے آپ کا کوئی کپڑا پہن رکھا ہے یا آپ نے اسے اپنی انگوٹھی یا تلوار عطا فرمائی ہے۔ اگر حکومت کا خواہش مند ہے تو ملے گی اور زمین اس کے قبضہ میں آئے گی اگر ذلت و پسماندگی میں ہے تو اللہ اس کو عزت بخشے گا۔ اگر طالب علم ہے تو اپنی مراد پائے گا محتاج ہے تو غنی ہو گا شادی شدہ نہیں تو نکاح ہو گا۔ اگر حضور علیہ السلام کو کسی ویران جگہ دیکھا تو وہ جگہ آپ کی برکت سے آباد ہو گی اگر کسی مکان کے اندر بیٹھے ہوئے دیکھا تو اس مکان میں نشان و عبرت ظاہر ہوں گے۔ اگر آپ کو کسی جگہ اذان دیتے ہوئے دیکھا تو وہاں کی پیداوار، آبادی اور سردی دل جس نے آپ کو سرمہ لگاتے دیکھا، تو وہ شخص آپ کے دین کی درستی اور آپ کی حدیث کے حاصل کرنے کا حکم دے گا۔ اگر حاملہ عورت یا اس کے خاوند نے سرکار کو خواب میں دیکھا تو حمل لڑکا ہو گا۔ جس نے آپ کو بہت حسین دیکھا، تو یہ دیکھنے والے کے دین کا حسن ہے۔ جس نے آپ کی سیاہ داڑھی دیکھی۔ کہ سفیدی بالکل نہ تھی، وہ بہت خوشی اور بڑی خوشحالی دیکھے گا۔ جس نے آپ کو سچتہ عمر والوں کے حال میں دیکھا تو یہ اس کے حال کی قوت اور دشمنوں پر اس کی فتح کی دلیل ہے۔ جس نے آپ کو ایک بڑی ہستی کی صورت میں دیکھا، تو اس کی طاقت و حکومت (جس سطح کی ہے) میں عظمت آئے گی۔ اگر آپ کی گردن مضبوط حال میں دیکھی تو سوچے کہ امام مسلمانوں کی امانت کا محافظ ہوتا ہے۔ اگر آپ کا سینہ کشادہ، درخشین دیکھا تو بادشاہ اپنے فوجیوں کی عطائیں سخاوت کرے گا اگر آپ کا شکم مبارک خالی دیکھا تو اس کا مطلب قومی خزانہ خالی ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی مال نہیں۔ اگر آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں باہم پیوست دیکھیں تو معنی ہو گا کہ امام (حاکم) راشن وغیرہ نہیں دے رہا اور خواب دیکھنے والا نہ حج کرے گا نہ جہاد اور نہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے گا۔ اگر اپنا بایاں ہاتھ بند دیکھا تو امام (حکمران) اپنے فوجیوں کا رزق بند کرے گا۔ یہ فن جہاد کے اصول۔ اور صداقت اور خواب دیکھنے والا نہ کوئی نہیں دیتا اور سائل کو منع کرتا ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کے ہاتھ

Marfat.com

کھلی حالت میں دیکھے تو امام رزق دے گا اور خواب دیکھنے والا حج و جہاد کرے گا۔ اور اگر دیکھنے والے نے آپ کی بند مٹھی دیکھی، تو سربراہِ مملکت کے معاملات اُلجھ جائیں گے اور اس کو فکر دامن گیر ہو گی۔ یہی حال دیکھنے والے کا ہو گا۔ جس نے سرکار علیہ السلام کی خوبصورت بڑی اور زیادہ بالوں والی ران مُبارک دیکھی، تو اس کے خاندان کو کثرت تعداد اور مال سے قوت حاصل ہو گی۔ جس نے آپ کی پنڈلی مُبارک دیکھی، تو اس کے سربراہ کی عُمر طویل ہو گی۔ جس نے حضور علیہ السلام کو مُسلح حالت میں میدانِ جنگ میں دیکھا، اس حال میں کہ لوگ خُوشی سے ہنس رہے ہیں، تو اس سال مسلمان لشکر کو شکست ہو گی۔ اگر آپ کو چھوٹے لشکر میں اور نامکمل ہتھیاروں کے ساتھ دیکھا، کہ مسلمانوں کو ذِلّت و نکبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو دشمن کے خلاف مسلمانوں کی مدد ہو گی کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے :۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔ ترجمہ :۔ یقیناً اللہ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی حالانکہ تم بے سروسامان تھے"

جس نے حضور علیہ السلام کو سر اور داڑھی میں کنگھی کرتے دیکھا تو یہ دیکھنے والے کے رنج و الم کے ختم ہونے کی دلیل ہے۔ اگر کسی نے آپ کو مسجد نبوی، یا حرم مدینہ یا حرم مکہ یا آپ کے مشہور مکان میں دیکھا تو وہ عِزّت و قوت پائے گا۔ جس نے آپ کو صحابہ کرام میں مواخات (بھائی چارہ) کرتے دیکھا، وہ علم و دانش پائے گا۔ جس نے آپ کی قبر مُبارک دیکھی، وہ غنی ہو گا۔ مال پائے گا۔ اگر تاجر ہے تو اپنی تجارت میں نفع پائے گا۔ قیدی ہے تو رہائی پائے گا جس نے خواب میں نبی علیہ السلام کو اپنے آپ کا باادب بنے دیکھا تو اس کے دین میں فساد اور یقین میں کمزوری ہے۔ جس نے نبی علیہ السلام کی کسی ایک پاک بیوی کو اپنی ماں کی حالت میں دیکھا، اس کے ایمان میں قوت آئے گی۔ جس نے اپنے آپ کو نبی علیہ السلام کے پیچھے چلتے دیکھا تو وہ متبع سُنّت ہے۔ جس نے نبی علیہ السلام کو اپنے کسی معاملہ میں غور کرتے دیکھا تو یہ اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے۔ جس نے اپنے آپ کو نبی علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھاتے دیکھا تو یہ اس کے مال سے زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔ جو آپ کو تنہا کھاتے دیکھے تو دیکھنے والا

Marfat.com

سائل کو کچھ نہیں دیتا۔ پس آپ اسے صدقے کا حکم دے رہے ہیں۔ اگر حضور علیہ السلام کو ننگے پاؤں دیکھا، تو یہ شخص باجماعت نماز نہیں پڑھتا۔ پس آپ اسے باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں جس نے آپ کو موزے پہنے دیکھا، تو سرکار اس شخص کو فی سبیل اللہ جہاد کا حکم دے رہے ہیں جس نے نبی علیہ السلام سے مصافحہ کرتے دیکھا تو یہ آپ کی سُنّت کا پیروکار رہے۔ جس نے اپنا خُون نبی علیہ السلام کے خون سے خلط ملط دیکھا تو وہ کسی شریف آدمی سے رشتہ داری کرے گا یا علماً سے نکاح کرے گا۔ اگر دیکھا کہ نبی علیہ السلام اسے کوئی سبزی عطا فرما رہے ہیں تو یہ شخص غم سے نجات پائے گا۔ اگر کوئی پسندیدہ چیز عطا فرمائی مثلاً کھجور، شہد، تو یہ شخص حافظِ قرآن بنے گا اور اتنا علم حاصل کرے گا جتنی وہ چیز آپ نے اسے دی تھی جس نے نبی علیہ السلام کو خطبہ دیتے دیکھا، تو یہ شخص نیکی کا حکم دے گا اور بُرائی سے منع کرے گا جس نے خواب دیکھا کہ نبی علیہ السلام نے اسے کوئی چیز دی ہے، وہ علم حاصل کرے گا اور حق کی پیروی کرے گا۔ اگر اس نے آپکا عطیہ واپس کر دیا تو بدعت میں گرفتار ہوگا۔ جس نے نبی علیہ السلام کو دراز قد نوجوان کی صُورت میں دیکھا تو اس کی وجہ سے لوگوں میں فتنہ و قتل ہوگا۔ اگر سرکار کو بڑھاپے کی حالت میں دیکھا تو لوگ خیر و عافیت میں ہوں گے۔ اگر آپ کو گندم گوں رنگ میں دیکھا تو یہ شخص بے دینی چھوڑ کر دل میں توبہ کرنے کی باتیں کرے گا۔ اگر آپ کو سفید رنگ میں دیکھا تو یہ شخص اللہ کے حضور توبہ کر کے نیک عمل کرے گا اور سیدھی راہ چلے گا۔ جس نے دیکھا کہ وہ سرکار سے ناراض ہے جھگڑا کر رہا ہے یا آپ کی آواز پر اپنی آواز بلند کر رہا ہے۔ تو یہ وُہ بدعات ہیں جو اس نے دین میں پیدا کی ہیں۔ اگر خواب میں دیکھا کہ نبی علیہ السلام اُسے بوسہ دے رہے ہیں، تو دیکھے اور غور کرے کہ وُہ حضور علیہ السلام سے کون سی حدیث روایت کرتا ہے جس نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام کسی مقام پر وفات پا گئے ہیں تو اس جگہ سُنّت ختم ہوگی "

عارف نابلسی کا کلام ختم ہوا۔

Marfat.com

اور میں نے کتاب "العقد النفیس المجموع من کلام سیدی احمد بن ادریس"
میں یہ عبارت دیکھی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جو شخص نبی علیہ السلام کو خواب میں
اس صورت کے خلاف دیکھے، جو (کتب حدیث) میں بیان ہوئی ہے، اس کا خواب حق ہے
یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ اس کا خواب سچا ہے کہ جس نے حضور علیہ السلام کو دیکھا اس نے
صحیح آپ ہی کو دیکھا اگرچہ اصل صورت مبارکہ کے خلاف دیکھے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جبریل
علیہ السلام سرکار رسالت مآب علیہ السلام کی خدمت میں دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے
تھے۔ دراصل آپ کو دیکھنے والوں کا حال مختلف ہوتا ہے۔ تم آئینے میں اپنی صورت دیکھتے
ہو۔ اگر خوبصورت ہیں تو خوبصورت دیکھتے ہیں۔ بدصورت ہیں تو بدصورت دیکھتے ہیں۔ یونہی
جو شخص نبی علیہ السلام کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے اس طرزِ عمل کے مطابق ہی دیکھے گا جو اس کا اللہ
تعالےٰ سے ہے۔ مسلمان تو اپنے بھائی کا آئینہ ہے لیکن جب آپ اس کو کسی چیز کا حکم دیں
یا کسی چیز سے منع فرمائیں۔ تو اگر سرکار اس صورت میں نظر آئیں جو بیان کی گئی ہے تو خواب
میں آپ نے جو بھی حکم دیا وہ اسی طرح ہے جیسے بیداری میں۔ بے شک وہ شخص اس کی پیروی کرے
گا۔ یونہی اگر آپ نے کسی بات سے منع فرمایا تو اس سے رک جائے۔ بشرطیکہ احکام شرع
کے موافق ہو، ورنہ قابل عمل نہیں، کیونکہ خواب دیکھنے والے کو بات یاد نہیں رہتی۔ جیسا کہ
علماء نے فرمایا ہے، اور اگر سرکار اس صورت میں نظر نہ آئیں جو کتب میں مذکور ہے تو عمل نہیں
کیا جائے گا۔ کتاب مذکور میں مؤلف مرحوم ایک اور مقام پر فرماتے ہیں، مجھے قابلِ وثوق شخص
نے بتایا جس کی سچائی میں مجھے کچھ شک نہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور
عرض کی یا رسول اللہ! حلال ہے یا حرام۔ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کی طرف دیکھ کر فرمایا، جو آپ کے پاس موجود تھیں، اگر یہ اسے پی لیں تو میں ان کے قریب
نہ جاؤں۔ یہ بات آپ نے تین بار دہرائی۔ خواب دیکھنے والا کہتا ہے، میرے دل میں خیال
پیدا ہوا کہ میں پوچھوں، کہ سرکار آپ نے شریعت میں اسے حرام فرمایا ہے؟۔ اگر فرمایا ہے

Marfat.com

تو حدیث میں کس مقام پر؟ لیکن میں سر دست پوچھنا بھول گیا آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دیکھ لیجیے اگر اسے اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پی لیتیں تو حضور علیہ السلام ان کے قریب نہ جاتے۔ تو اس کے پینے پر اس سے بڑی آفت کون سی ٹوٹ سکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی اور مسلمانوں کے ماں کے قریب نہ آئیں۔ اس سے بڑھ کر اس کے حرام ہونے کا کیا اشارہ ہو سکتا ہے؟ اور جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس نے حقیقتہً آپ ہی کو دیکھا اور جس نے خواب میں آپ کی زیارت کی تو یہ ایسا ہی ہے جیسے بیداری میں کی۔ سلام ہو ہدایت کے پیروکار پر۔ فرمایا کہ اس کی قیمت کا بھی یہی حکم ہے۔ ایسے موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا یہود یوں پر خدا کی لعنت بے شک اللہ نے ان پر چربی حرام کی، تو انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کر دی۔ اور جب اللہ نے کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کر دیا تو اس کی قیمت بھی حرام فرمائی۔ اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ الخ۔

شیخ الاسلام زکریا کا ارشاد

شیخ الاسلام زکریا نے شرح رسالہ قشیریہ میں فرمایا، نبی علیہ السلام کے صحیح دیدار کی علامت یہ ہے کہ دیکھنے والا آپ سے کوئی خلاف شرع بات نہ سنے یعنی ماہرین فن حدیث کے نزدیک اس کی صحیح تعبیر ہو سکے۔ الخ۔

ابو سعد نیشاپوری کا ارشاد

امام ابو سعید واعظ نیشاپوری مصنف کتاب "شرف المصطفٰے" نے اپنی کتاب التعبیر میں اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اس نے بیداری میں دیکھا، شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔" ابو سلمہ کہتے ہیں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا اور اپنی سند

Marfat.com

کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے سرکار کا یہ ارشاد نقل کیا کہ جس نے مجھے دیکھ لیا۔ ہرگز جہنم میں نہ جائے گا۔

اور اپنی سند کے ساتھ سعید بن قیس عن ربیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ ہرگز جہنم میں نہ جائے گا۔ استاذ ابوسعد رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ سو وہ شخص بڑا سعادت مند ہے جس نے آپ کو حیاتِ ظاہری میں دیکھا اور آپ کی پیروی کی اور وہ بھی بڑا سعادت مند ہے۔ جس نے خواب میں آپ کی زیارت کی۔ اگر قرض دار کو زیارت ہوئی اللہ اس کا قرض ادا کرے گا۔ مریض کو ہوئی تو اللہ اس کو شفا بخشے گا۔ اگر مجاہد نے دیکھا تو اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ اگر حج سے روکے گئے نے دیکھا تو حج نصیب ہوگا۔ اگر قحط زدہ نے میں دیکھا تو اللہ خوشحالی لائے گا اگر اس زمین میں دیکھا جہاں ظلم کا دور دورہ تھا، اس کی جگہ عدل و انصاف لائے گا۔ اگر ڈراؤنی جگہ پر دیکھا تو اللہ وہاں امن و امان قائم فرمائے گا۔" کچھ مذکورہ تعبیریں عارف نابلسی سے منقول ہیں۔ پھر فرمایا میں نے ابوالحسن علی بن محمد بغدادی سے مشہور علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہٗ (کوفہ) میں سنا۔ فرمایا ابن ابی طیب الفقیر نے کہا میں دس سال بھوکا رہا، پس میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ منبر اور قبر انور کے درمیان سو گیا خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا، جو میرے لیے الوسیلہ مانگے اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگی۔" نبی علیہ السلام نے فرمایا عَافَاكَ اللّٰہُ اللہ تجھے معاف فرمائے میں نے ایسے نہیں کہا میں نے کہا تھا "جو کوئی اللہ کے حضور میرے لیے وسیلہ مانگے۔ اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگی۔" کہتے ہیں نبی علیہ السلام کے فرمان عَافَاكَ اللّٰہُ کی برکت سے میرا بھوکا پن جاتا رہا۔

روضہ رسول کا مہمان فرمایا، عبداللہ بن الجلاء نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر

Marfat.com

ہوا۔میں بھوکا تھا۔قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوا۔میں نے حضور علیہ السلام اور آپ کے دونوں ساتھیوں (صدیق و عمر) رضی اللہ عنہما، کی خدمت میں سلام عرض کیا۔پھر عرض کیا۔یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میں بھوکا ہوں، اور آپ کا مہمان ہوں۔پھر ذرا ہٹ کر قبر انور کے سامنے سو گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام میری طرف تشریف لا رہے ہیں میں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔آپ نے مجھے روٹی عطا فرمائی۔میں نے روٹی کا کچھ حصہ کھایا ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی دیکھتا کیا ہوں کہ روٹی کا باقی حصہ میرے ہاتھ میں ہے۔فرمایا، قاری ابوالوفاء ہروی کا بیان ہے کہ ۳۶۰ھ میں علاقہ فرغانہ میں، میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔میں بادشاہ کے دربار میں تلاوت قرآن کیا کرتا تھا، جب کہ وہ لوگ بجائے قرآن سننے کے اپنی باتوں میں مشغول رہتے، میں غمزدہ گھر لوٹ آیا اور سو گیا۔خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا۔چہرۂ اقدس کا رنگ متغیر تھا۔آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا، اللہ کا کلام قرآن کریم اور ان لوگوں کے سامنے پڑھتے ہو جو باتوں میں مصروف ہیں اور تمہاری قرأت سنتے ہی نہیں۔اس کے بعد نہ پڑھنا، ہاں جتنا اللہ چاہے اس پر میں بیدار ہو گیا، اور چار مہینے تک میں نے زبان بند رکھی جب مجھے ضرورت پڑتی تو پرچوں پر لکھا۔پس میرے پاس محدثین و فقہاء جمع ہوئے۔ان سب نے آخر کار یہ فتویٰ دیا۔ کہ میں کلام کر سکتا ہوں۔کہ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ۔استثناء ہے۔اب چار ماہ کے بعد میں اسی جگہ سو گیا جہاں پہلے سویا کرتا تھا تو میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، آپ کا چہرۂ مبارک چمک رہا تھا۔مجھ سے فرمایا تم نے توبہ کر لی؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! فرمایا جو توبہ کرے اللہ اس پر متوجہ ہو جاتا ہے اپنی زبان باہر نکالو۔پھر آپ نے انگشت شہادت سے میری زبان کو چھوا۔اور فرمایا جب لوگوں میں موجود ہو اور اللہ کی کتاب پڑھو تو وقفے وقفے سے قرآن پڑھا کرو تاکہ وہ غور سے اللہ کا کلام سن سکیں۔میں بیدار ہو گیا تو اللہ کے فضل و احسان سے میری زبان کھل چکی تھی۔فرمایا حکایت ہے کہ ایک آدمی بیمار ہو گیا۔ ایک رات نبی علیہ السلام کو (خواب میں) دیکھا گویا فرما رہے ہیں اگر اپنی بیماری سے

Marfat.com

غریبوں کی مدد کرو

شفا چاہتے ہو تو لَا وَ لَا پر عمل کرو جیب پیدا ہوا، تو حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دس ہزار درہم بھیجے اور کہا انہیں غریبوں میں تقسیم کر دیجیے، اور خواب کی تعبیر ان سے پوچھی۔ انھوں نے فرمایا لَا وَ لَا سے مُراد زیتون ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اس کی تعریف میں فرمایا ہے :۔

زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ۔ ترجمہ: نہ مشرقی۔ نہ مغربی۔

اور تیرے مال کا فائدہ یہ ہے کہ تیری وجہ سے غریبوں کی حالت سُدھرے گی کہا کہ اس شخص نے زیتون کا بطورِ دوا استعمال کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے حکمِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل اور خواب کی تعظیم کی برکت سے اسے شفا عطا فرما دی، کہا کہ ہمیں یہ بات بھی پہنچی ہے کہ ایک شخص نے خواب میں سرکارِ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت قدس میں اپنی تنگدستی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ، اور اس سے کہو کہ تمہاری حالت سدھارنے میں مدد کرے۔ اس شخص نے عرض کیا، یا رسُول اللہ! کس علامت سے؟ فرمایا اس کی نشانی یہ ہے کہ تُو نے مجھے وادی بطحاء میں دیکھا ہے، تو اس وقت ایک بلند ٹیلے پر تھا، پھر تُو اتر کر میرے پاس آیا تو میں نے تجھے اپنی جگہ واپس جانے کا حکم دیا۔ یہ علی بن عیسیٰ پہلے وزیر تھے جو معزول ہُوئے پھر ان کو وزارت مل گئی۔ جب وہ شخص بیدار ہوا۔ علی بن عیسیٰ کے پاس پہنچا جو اس وقت وزیر تھا۔ جب اس نے اس کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا تو اس نے کہا تُو نے سچ کہا اس نے اسے چار ہزار دینار دینے اور کہا ان سے قرض ادا کیجیے۔ پھر اور چار ہزار دینار دے کر کہا۔ یہ تمہارا جیب خرچ ہے جب خرچ کر لو، پھر میرے پاس آجانا۔ کہا کہ مرادک نامی ایک بصری سبز چادریں بیچا کرتا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ میں نے اہواز کے ایک امیر کے ہاتھ ہاتھی دانت فروخت کیا۔ میں اس کی قیمت وصول کرنے کے لیے اس کے پاس آتا جاتا رہا۔ اس نے ابوبکر صدیق اور

Marfat.com

عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دی۔ اس کی ہیبت مجھے جواب دینے سے مانع رہی۔ میں غم کے گھونٹ پی کر واپس آگیا۔ رات کو اسی غم و الم کی حالت میں سو گیا۔ میں نے خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول! فلاں شخص نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دی ہے۔ فرمایا اُسے میرے پاس لاؤ میں سرکار کی خدمت میں اسے پکڑ لایا۔ فرمایا اسے میرے پاس لاؤ اسے لٹا دیا۔ فرمایا اس کو ذبح کر دو۔ میری نگاہ میں اس کو ذبح کرنا بہت بڑا مسئلہ بن گیا میں نے کہا یا رسول اللہ! اسے ذبح کر دوں۔ فرمایا ذبح کر دو۔ یہاں تک کہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے اس کی گردن پر چھری چلا دی اور اسے قتل کر دیا۔ صبح میں بیدار ہوا۔ تو دل میں سوچا کہ اس کے پاس جاؤں، اسے نصیحت کروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کچھ میں نے دیکھا اسے بتا دوں۔ میں چل پڑا جب اس کے مکان کے پاس پہنچا تو شور و غل کی آواز سنی۔ بتایا گیا کہ وہ مر گیا ہے۔

اہواز کا گستاخ امیر اور اس کا انجام

ایک پریشان حال ابن سیرین کی خدمت میں

ابن سیرین کے پاس ایک ایسا پریشان شخص آیا جس کے دین پر تہمت نہیں لگائی جا سکتی۔ اس نے کہا میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر پاؤں رکھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا رات سوتے وقت تم نے موزے پہن رکھے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں! فرمایا ان کو اتار! اس نے اتار دیئے۔ دیکھا کہ ایک پاؤں کے نیچے درہم ہے جس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا نقش ہے۔ ابو سعد واعظ رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا۔

Marfat.com

فصل

سیدی محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ کا رسالہ مبشرات

اس فصل میں، میں سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کے رسالہ مبشرات کا ذکر کروں گا۔ نبی علیہ السلام کی زیارات کے سلسلہ میں یہ ایک مفید تحریر ہے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، سب تعریفیں اللہ پروردگار عالمیان کے لیے ہیں۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ اور اچھی آخرت پرہیزگاروں کے لیے ہے وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ آل پر۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں اور عام مسلمانوں کے لیے اچھے خواب دیکھنے کو اپنی وحی قرار دیا۔ اور اسے اجزائے نبوت میں سے ایک جز قرار دیا جیسا کہ ترمذی نے اپنی مسند میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نبوت و رسالت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔ کہا کہ اس سے لوگ کچھ گھبرا گئے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا، لیکن مبشرات باقی ہیں۔ صحابہ کرام نے پوچھا، یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا مسلمان کا خواب، جو کوئی شخص دیکھتا ہے۔ یا اسے دکھایا جاتا ہے، اور یہ نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہے" ابوعیسیٰ (ترمذی) نے فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام مسلم نے یہی بات اپنی مسند صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتدائے وحی میں اچھے خواب نظر آتے تھے۔ پس نبی علیہ السلام جو بھی

Marfat.com

جو بھی خواب دیکھتے وہ ظہورِ صبح کی طرح سچی نکلتی۔ اللہ تعالےٰ نے یوسف علیہ السلام کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔

اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُھُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ۔

ترجمہ: بے شک میں نے گیارہ ستاروں، اور سورج اور چاند کو اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا ہے۔"

پھر جب آپ کے بھائی اور ماں باپ آپ کے سامنے سجدے میں گرے، آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ ہے میرے پہلے خواب کی تعبیر۔ جسے میرے رب نے سچ کیا۔

یوں ہی اللہ تعالےٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا ان کے بیٹے اسماعیلؑ سے مکالمہ نقل کیا ہے "بیٹا میں نے خواب میں تجھے ذبح کرتے دیکھا ہے، بتاؤ تمہاری رائے کیا ہے؟ پھر جب خواب کے مطابق آپ نے فرزند کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی "ابراہیم! بے شک تم نے خواب سچ کر دکھایا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ الخ

ترجمہ: ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اس کو دودھ پلاؤ۔

اور جب اس کے بارے خوف محسوس کرو، تو اسے دریا میں ڈال دینا" پورا قصہ۔ کہا گیا ہے۔ کہ یہ وہی تھا جو موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس جزء میں وہ سب کچھ ذکر کر دوں، جو میں نے خواب میں دیکھا ہے جس سے دوسروں کو فائدہ ہو، خیر کے اسباب پیدا ہوں۔ اور جو کچھ میری ذات سے مختص ہے اسے ذکر کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔

خواب کی قسمیں

جان لیجیے کہ خواب کی تین قسمیں ہیں۔

اوّل: وہ خواب جو اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ مبشرات کہلاتے ہیں۔ یعنی خوشخبریاں۔

دوم: نفس کے خواب۔ یہ وہ خیالات ہوتے ہیں جن کو بیداری میں انسان اپنے دل

Marfat.com

ہی سوچتا رہتا ہے۔

سوم: شیطانی خواب یعنی ڈراؤنے خواب۔ جن کے ذریعے شیطان تمہیں پریشان کرتا ہے۔ پس جو کوئی پریشان کن خواب دیکھے وہ اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور بائیں طرف تین بار تھوک دے اس سے وہ اس کی شر سے محفوظ رہے گا۔ اور اسے کسی کے آگے بیان نہ کرے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کی یہ روایت ہم تک پہنچی ہے۔

اور نبی علیہ السلام کی یہ روایت بھی ہم تک پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: "خواب پرندے کے پاؤں میں لٹک رہی ہوتی ہے۔ پھر جب اسے بیان کر دیا جاتا ہے تو وہ فوراً ہی گر جاتا ہے۔ جان لیجیے کہ خواب میں اللہ تعالیٰ فرشتوں، نبیوں اور فاضل علماء کو دیکھنا، دو طرح کا ہوتا ہے۔ اچھی، کامل اور فضل و کمال کی صورت میں دیکھنا اور یا پھر قبیح اور ناقص صورت میں۔ پس شکل مبارک کو ان دو حالوں میں دیکھنے کے دو سبب ہیں۔

خواب کے اسباب

پس اچھی صورت میں دیکھنا باطل، برائی اور اللہ کی ناپسندیدگی کی نشانی ہے۔ یہ حسن و قبیح بھی دو اسباب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یا تو خود دیکھنے والے کی ذات کی طرف۔ یا اس جگہ کی طرف جہاں اسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا حق یا عالم فاضل کی زیارت ہوئی ہے۔ بے شک دین اور حق کا اس مقام پر نظر آنا حسن و قبیح کی اس صورت کے مطابق ہے جسے تم نے خواب میں دیکھا ہے۔ جیسے عالم، زاہد، ابو عبداللہ محمد بن العاص البابی کی مجلس میں، مجھے ایک نیک شخص نے بتایا کہ ہمارے ایک ساتھی نے خواب میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، پس اس دیکھنے والے نے سرکار کے چہرۂ انور پر تھپڑ مار دیا۔ (العیاذ باللہ۔ مترجم) یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر اس کے ہاتھ کا نشان پڑ گیا۔ اب وہ شخص گھبرا کر بیدار ہو گیا اور ہمارے ایک شیخ کے سامنے اس کا ذکر کیا انہوں نے فرمایا تو اپنی بیوی سے حرام کرتا ہے۔ اب دیکھنے والے شخص نے جی میں غور و خوض کیا۔ تو یاد آیا کہ اس نے اپنی بیوی سے طلاق والی قسم اٹھائی تھی اور پھر اسے توڑ دیا تھا۔ پھر بھی اس سے

Marfat.com

علیحدگی نہیں کی۔ اور اس سے تعلقات زن و شوہر بدستور قائم رکھے۔

ایسا ہی واقعہ ایک اور نیک آدمی کے ساتھ پیش آیا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ جس شہر میں رہتا ہے وہاں نبی علیہ السلام کی وفات ہو گئی ہے اور اس شہر کے فقہاء نے نبی علیہ السلام کو دفن کر دیا ہے۔ وہ شخص بیدار ہوا تو پوچھ گچھ کے بعد معلوم ہوا کہ جج کے متعلق کسی مسئلہ میں بحث ہو رہی ہے۔ اور ایک فریق واضح احادیث سامنے آنے کے باوجود ماننے سے انکاری ہے ایسی احادیث جن میں کسی طرح طعن و اعتراض کی گنجائش نہیں، اور اپنی رائے سے فیصلہ کر رہے ہیں۔ کئے ہیں مذہب متعین ہو چکے ہیں اور جھگڑنے والے احادیث کے ذریعے ان کو رد کرنا چاہتے ہیں اور خوب خوب تعصب کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ پس ہم اس رسوائی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ میں نے خود نبی علیہ السلام کی میت کی صورت میں دیکھا جن کو اشبیلیہ کی جامع مسجد کے ایک حصہ میں دفنایا گیا۔ میں نے اس جگہ کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ جگہ مغصوبہ ہے مالک سے زبردستی بلا قیمت لی گئی ہے ایسی ہی وجوہات سے مذکورہ بالا لوگوں کے احوال کا تعلق ہے۔ جن کے خوابوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان حالات کا تعلق ان کی ذوات سے نہیں، دوسری وجوہات سے ہوتا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ صرف ان خوابوں کا ذکر کروں جن سے کوئی حکمت ثابت ہو (درجہ ظن میں) یا علم حاصل ہو یا اطاعت کی ترغیب ہو۔ ان تین سے کم و

بشارات

جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دیتی ہیں

میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں کو دیکھا یہ اس زمانے کی بات ہے جب ابراہیم بن ہمام اشبیلی نے حدیثوں کو مرتب کرنے اور ان پر عمل کرنے کا اہتمام کیا تھا۔ ان کے پاس وہ فقہا بھی گئے تھے جنہوں نے نبی علیہ السلام کو دفن کیا تھا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔ تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم ابراہیم بن ہمام کو چوم رہے ہیں اور محبت سے ان کو بٹھا

Marfat.com

سینے سے لگا رہے ہیں اور اپنی محبت کا اظہار فرما رہے ہیں۔

ایسی ہی ایک اور بشارت ہے، میں نے نبی کریم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ امام محدث، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الفارسی، مصنف المحلیٰ سے معانقہ فرما رہے ہیں یہ علم حدیث میں امام۔ عالم اور اس پر عامل تھے۔ روشنی نے ذات اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ذات ابن حزم کو ڈھانپ رکھا تھا، اور اس طرح گھل مل گئے جیسے دو نہیں ایک ہی جسم پاک ہے۔ پس یہ برکت حدیث کی ہے۔

ایسی ہی ایک اور بشارت ہے حصول علم سے پہلے میرے تمام دوستوں نے مجھے کتب رائے (قیاس) پڑھنے کی ترغیب دی مجھے کچھ پتہ نہ تھا۔ نہ علم حدیث کا نہ قیاس کا۔ میں نے خواب میں دیکھا، گویا میں ایک کھلی فضا میں ہوں، اور کچھ مسلح لوگ میرے قتل کے درپے ہیں مجھے بچاؤ کے لیے کوئی پناہ گاہ نہیں مل رہی۔ میں نے سامنے ایک ٹیلے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے دیکھا۔ میں ان کی طرف لپکا، آپ نے مجھ پر اپنی چادر پھینکی اور مجھے اپنی مضبوط گرفت میں تھام لیا اور فرمایا میرے دوست میرا دامن تھام لے! کہ بچ جائے میں نے ان دشمنوں کو دیکھا تو روئے زمین پر مجھے ان میں سے کوئی نظر نہ آیا۔ اسی وقت سے میں خدمتِ حدیث میں مشغول ہو گیا۔

اسی مفہوم کی ایک اور بشارت

میں نے امام دار الہجرت مالک بن انس اصبحی کو خواب میں دیکھا، سفید کپڑے میں ملبوس۔ بارہ ہاتھ کپڑا زمین پر گھسیٹے جا رہے ہیں باب الفتح نامی دروازے پر کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے کہا، مالک! کیا پڑھوں؟ فرمانے لگے کتب رائے پڑھنا چاہتے ہو؟ مجھے ایک شخص نظر آ رہا تھا، جو کتب رائے میں مصروف رہا کرتا تھا۔ دیکھا کہ وہ شخص امام مالک سے منہ موڑ کر اجہری کو دیکھنے میں مصروف ہے میں نے کہا اے امام مالک مجھے ڈر لگتا ہے کہ کتب رائے مجھے

Marfat.com

اس طرف نہ لے جائیں، جس طرف اس آدمی کو لے گئی ہیں۔ اس پر امام مالک رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے، اور فرمانے لگے سچ کہتے ہو۔ بیٹا! حدیث پاک کی نشر و اشاعت اور اسی پر عمل کرتے رہو۔

علم حدیث کی فضیلت

علم حدیث کا یہ بھی شرف ہے کہ عالم۔ ابوالعباس احمد بن احمد بن ابو اؤد بن علی بن ثابت بن منصور حریری حلفاوی رحمہ اللہ نے، ٹیونس شہر میں، شیخ، صالح، عارف عبدالعزیز بن ابی بکر قرشی مہدوی کے مکان پر مجھے بتایا کہ مجھے (ابوالعباس) کو امام کبیر ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے بڑی عقیدت تھی کیونکہ ان کی رائے اچھی اور ذہن پارسا تھا۔ لہٰذا میں دوسرے آئمہ کی بجائے ان کی طرف مائل تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، مگر آپ نے مجھ سے کلام نہ فرمایا۔ مجھے وجہ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ آپ کے پیچھے پیچھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، میں نے عرض کیا اے ابوبکر! آپ کے نزدیک آئمہ کے مراتب کس طرح ہیں؟ انہوں نے فرمایا، ہمارے ساتھ ملے ہوئے احمد بن حنبل ہیں۔ پھر شافعی، پھر مالک۔ پھر ابو حنیفہ۔ ابوالعباس کہتے ہیں مجھے حیرت ہوئی۔ اور معلوم ہوا کہ نجات حدیث کی پیروی میں ہے۔ میں نے یہ بات قاضی عبدالوہاب ازدی، سکندرانی کو ۵۹۹ھ میں مکہ معظمہ میں بتائی تو انہوں نے کہا یہی صحیح ہے اور میں تمہیں ایک حکایت بتاتا ہوں جو ابوالعباس کے خواب کی تائید کرتی ہے میں نے کہا بتائیے اس وقت ہم رکنِ یمانی کے سامنے باب حزورہ کے پاس تھے انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں ایک نیک آدمی تھا جس کی ذات میں بھلائی اور اچھے فضائل تھے وہ مر گیا ہمارے ایک نیک آدمی نے اُسے خواب میں دیکھا تو دیکھنے والے نے اس سے کہا، اے فلاں! جو فرشتے تیرے پاس آئے تو زمین کیسی تھی؟ کہا پانی کی طرح نرم، کہ جتنی بار اُسے چیرتے رہو بندش نہیں ڈالتی۔ جیسے پانی پھٹ جاتا ہے اور اس کا ڈٹ نہیں ڈالتا۔ دیکھنے والا کہتا ہے میں نے اسے کہا، تو نے کیا دیکھا؟ وہ بولا میں نے کچھ کتابیں بلندی پر دیکھیں اور کچھ زمین کی پستی میں، جب میں نے اس کی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا۔

Marfat.com

کہ بلندی پر کتب حدیث میں اور پستی میں کتب رائے۔ اور یہ حالت اس وقت تک رہے گی جب تک دونوں طبقوں سے باز پرس نہیں ہو جاتی۔

مسجد حرام کی معرفت کی بشارت

میں نے مکہ شریف میں ۵۹۹ھ کو خواب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ نے سوال کیا کہ مسجد حرام کی حد کہاں سے کہاں تک ہے جس میں ایک نماز لاکھ کے برابر ہوتی ہے؟ کیا وہ تمام حرم شریف ہے یا مشہور مسجد حرام؟ آپ نے فرمایا نہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ تمام حرم شریف ہے اور نہ یہ کہ صرف مسجد شریف ہے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ حرم شریف کی حدیں جو مسجد ہے وہاں نماز پڑھی جاتی ہے وہی مسجد حرام بھی کا جز ہے اور اس میں ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہے۔ ہمارے نزدیک یہ مسئلہ یونہی ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔

نیکی کا حکم کرنے کی بشارت

میں نے خواب میں دیکھا کہ حرم مکہ میں ہوں۔ قیامت قائم ہو چکی ہے میں گناہوں کے بدلے عتاب و عذاب کے خوف سے سر جھکائے بارگاہ پروردگار میں کھڑا کانپ رہا ہوں گویا میرا پروردگار جلّ جلالہٗ مجھے فرما رہا ہے، میرے بندے مت ڈر! میں تجھ سے اس کے سوا کوئی عمل نہیں چاہتا کہ تو میرے بندوں کی خیر خواہی کرے۔ پس میرے بندوں کی خیر خواہی کر۔ میں تمام لوگوں سے بڑھ کر سیدھے راستے پر چلنے والا تھا۔ جب میں نے راہِ خدا کی دشواریاں دیکھیں تو سست ہو گیا۔ میں نے اس رات لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر نفس کے آرام کا تہیہ کر لیا کہ لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ سو یہ خواب دیکھا۔ صبح بیدار ہوا تو لوگوں کی خاطر بیٹھ گیا ان کو کھلا راستہ دکھانے لگا اور وہ آفات بیان کرنے لگا جو فقہاء فقراء، صوفیاء اور عوام غرضیکہ ہر قسم کے لوگوں کے لیے مہلک ہیں اس پر وہ سب مجھے

Marfat.com

ہلاک کرنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہُوئے سو اللہ نے ان کے مقابلہ میں میری مدد کی اور اپنے فضل وکرم سے مجھے بچا لیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ "دین خیر خواہی ہے۔ اللہ، رسُول، مسلمان حکمرانوں اور مسلمان عوام کے لیے"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

ایمان کی ترغیب دینے والا خواب

مجھے کمال الدین ابو عمرو عثمان بن ابو عمرو البہرسی شافعی نے جو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے مسجد اقصیٰ میں بتایا۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے سنا "ہر نبی کی آل وجماعت ہوتی ہے اور میری آل وجماعت مومن ہے بار بار اس بات کو دہراتے۔ ہے انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں یہ فرماتے سُنا، انبیائے کرام اپنی امتوں کو یہ حکم دیتے۔ ہے کہ صنام کی عبادت نہ کریں اور میں نے اپنی اُمت کو حکم دیا ہے کہ اوثان کی عبادت نہ کریں۔

حفظ قرآن کی ترغیب والا خواب

میں نے خواب دیکھا، گویا قیامت قائم ہے۔ لوگ جمع ہیں۔ میں علیین سے تلاوت قرآن کی آواز سُنی۔ میں نے کہا ایسے وقت میں یہ قرآن پڑھنے والے کون لوگ ہیں۔ انہیں ذرہ خوف نہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ قرآن کے حامل ہیں۔ میں نے کہا، میں بھی ان میں سے ہوں۔ میرے لیے ایک سیڑھی لٹکائی گئی جس کے ذریعے میں علیین کے ایک محل میں پہنچ گیا وہاں چھوٹے بڑے سب اللہ کے رسُول ابراہیم خلیل علیہ السلام سے قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ میں بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا اور قرآن مجید پڑھنے لگا۔ بالکل امن سے۔ نہ خوف نہ گھبراہٹ، نہ حساب۔ لوگ میدان محشر کے جس رنج وغم

Marfat.com

میں مبتلا تھے مجھے اس کا پتہ تک نہ تھا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا قرآن کے عامل ہی خاص اللہ والے ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ وہ محلات میں امن سے ہوں گے۔

قیام لیل کی ترغیب کا خواب

میں نے خواب میں دیکھا گویا مکہ مکرمہ میں ہوں اور نبی علیہ السلام کے ساتھ ایک گھر میں ہوں۔ میرے اور آپ کے درمیان سخت قرب و ملاپ ہے گویا میں آپ، اور آپ میں۔ مجھے آپ کا چھوٹا بیٹا نظر آرہا ہے۔ جب نبی علیہ السلام کے پاس کوئی شخص زیارت کرنے آتا آپ اس چھوٹے صاحبزادے کو باہر نکالتے تاکہ لوگ اس سے برکت حاصل کریں اور اسے پہچانیں۔ اس چھوٹے صاحبزادے کی اللہ کے ہاں بڑی قدر و منزلت تھی اسی اثنا میں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس چھوٹے صاحبزادے کے ہمراہ باہر تشریف لائے۔ پھر میری طرف پلٹ کر فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے مدینہ منورہ چلنے اور اس کے دو مشرقی حصوں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ میں نبی علیہ السلام سے جدا نہیں ہوتا ہے۔ اور میری نظریں برابر آپ پر لگی ہوئی تھیں۔ گویا میں سرکار کی ذات بن گیا۔ نہ میں آپ کا عین تھا نہ غیر پس اس اثنا میں کہ آپ مکہ مکرمہ کے درمیان تھے کہ آپ نے آسمان سے خیر عظیم (بڑی بھلائی) اترتی دیکھی۔ فرمایا جبریل یہ بڑی بھلائی کہاں سے ہے کہا اس جیسی میں نے کبھی نہیں دیکھی انہوں نے کہا یہ بڑی بھلائی عرش اعلیٰ سے تہجد گزاروں پر اترتی ہے (پھر جبریل نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا) تو اس قابل کہاں کہ ان میں شامل ہو سکے۔ پھر جبریل نے تہجد گزاروں کی تعریف شروع کر دی جو اللہ کی رضا جوئی کے لیے پڑھتے ہیں۔ میں نے ایسی تعریف کبھی نہیں سنی۔ اللہ کی قسم نبی علیہ السلام ان سب میں اعلیٰ و افضل تھے۔ میں سمجھ گیا کہ جبریل کا درج بالا قول میرے بارے میں تھا یعنی تو اس قابل کہاں کہ ان میں شامل ہو سکے۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

Marfat.com

بشارت نیکیوں کی دعائیں حاصل کرنے کی ترغیب

میں اشبیلیہ شہر میں شیخ متقی نیک ابو عمران موسیٰ بن عمران مارتلی کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے ان کو ایک خوشی کی بات بتائی۔ انہوں نے مجھے مبارکباد دی، اور فرمایا اللہ نے تمہیں جنت کی بشارت دی ہے ٹھیک اسی طرح جیسے مجھے دی۔ چند ہی دن گزرے تھے کہ میں نے اپنے ایک فوت شدہ ساتھی کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے ایک طویل لسلسلہ کلام میں اپنی بھلائی ذکر کی۔ پھر مجھے کہا کہ اللہ نے مجھے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ تو جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔ میں نے کہا یہ تو خواب کی بات ہے اپنی بات پر کوئی دلیل لاؤ۔ کہنے لگا ٹھیک ہے۔ کل ظہر کے وقت بادشاہ تجھے قید کرنے کے لیے اپنے پاس بلا لے گا۔ پس اپنی فکر کر۔ میں صبح بیدار ہوا، تو اس وقت تک کوئی ایسا سبب نہ تھا کہ میرا بلاوا ہوتا۔ جب نماز سے فارغ ہوا تو بادشاہ کی طرف سے بلاوا آگیا۔ میں نے کہا خواب سچا ہو گیا۔ پندرہ دن تک میں روپوش رہا۔ یہاں تک کہ بلاوا ٹل گیا۔ یہ سب نیکیوں کی دعا سے ہے۔

بشارت

میں نے خواب میں دیکھا گویا اللہ تعالیٰ مجھے بلا رہا ہے اور فرماتا ہے، اے میرے بندے! اگر تو میرا مقرب، معزز اور انعام یافتہ ہونا چاہتا ہے تو کثرت سے پڑھا کر

رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ۔ ترجمہ: پروردگار مجھے اپنا دیدار عطا فرما! کہ میں تجھے دیکھوں۔

یہ بات مجھے بار بار فرمائی۔

قرأۃ کے متعلق خواب

میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ

Marfat.com

کے فرمان :۔

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ترجمہ: طلاق والیاں اپنے آپ کو تین قرء ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ ۔ تک روکے رکھیں"

میں قرء سے کیا مُراد ہے؟ حیض یا طہر؟ کیونکہ یہ لفظ دو متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اور علما نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اللہ نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا، اس کی مُراد آپ بہتر جانتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا "جب اس کا جمع شُدہ مواد ختم ہو جائے تو پھر اس پر پانی انڈھیلو۔ اور اللہ کے دیئے رزق سے کھاؤ" میرے دل میں یہ بات آئی کہ آپ کی مُراد حیض ہے سو میں نے عرض کیا کہ پھر وہ حیض ہے؟ آپ نے پھر وہی بات لوٹائی جب اس کا جمع شُدہ مواد ختم ہو جائے تو پھر اس پر پانی انڈھیلو، اور اللہ کے دیئے رزق سے کھاؤ" جیسے پہلے فرمایا تھا۔ میں پھر پوچھتا اور آپ پھر وہی جواب دیتے تین مرتبہ ایسا ہی ہوا اور ہر بار مسکرائے اور مجھے یقین ہوتا گیا کہ آپ کی مُراد حیض ہے۔

بشارت

میں نے خواب و بیداری کے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے ہاتھ میں دھوپ تاپنے کا آلہ تھا آپ نے یہ فرما کر پھینک دیا کہ یہ ملعون بدعت ہے (۹) نماز اسی طرح پڑھو جیسے تمہارے لیے شریعت میں مقرر کی گئی ہے۔

بشارت

اس بشارت سے یہ معلوم ہوگا کہ جو شخص تین طلاقیں زبان سے دے، وہ ایک ہو سکتی ہیں یا نہیں؟ میں نے مکہ مکرمہ میں نبی علیہ السلام کو خواب میں باب اجیاد اور باب جزورہ کے درمیان دیکھا۔ محمد بن مالک صدفی تلمسانی آپ کے سامنے صحیح بخاری پڑھ رہے ہیں۔ میں نے

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے مجھے تین طلاقیں اور طلاق دینا نہیں چاہتا۔ یا دی نہیں۔ کیا یہ اس کے کہنے کے مطابق تین ہوں گی یا ایک؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ جیسے اس نے کہا تین ہیں۔ میں نے عرض کیا بعض علماء اسے ایک قرار دیتے ہیں؟ فرمایا انہوں نے وہ کہا جو ان تک پہنچا، اور انہوں نے اپنی دانست میں ٹھیک کہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس مسئلہ میں اللہ کے نزدیک آپ کا صحیح فیصلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں میں یہ اس کے کہنے کے مطابق تین طلاقیں ہیں، وہ عورت اس شخص کے لیے کسی اور شخص سے نکاح کرے، قربت کرے۔ پھر طلاق اور عدت کے بغیر حلال نہیں۔ گویا اس مجلس میں بار بار آپ کی بات رد کرنے والا ابلیس تھا اور گویا میں نبی علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں اور گویا انار کا دانہ سرکار کے رخساروں پر نچوڑا گیا تھا۔ آپ بہت ناراض ہوئے اور آپ کے فرمان کو رد کرنے والے سے مخاطب ہو کر زور دار لہجہ میں فرمایا "شرمگاہوں کو حلال کرنا چاہتے ہو؟" یہ جملہ کئی بار فرمایا۔ جیسا اس نے کہا یہ تین ہیں جیسا اس نے کہا یہ تین ہیں۔ پھر پڑھنے والے نے کتاب صحیح بخاری پڑھی۔ جب مجلس کی کارروائی مکمل ہو گئی تو حضور علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور رکنِ یمانی کی طرف رُخ کر کے یہ دعا مانگی "الٰہی! ہمیں اچھی بات سُنا۔ اور ہمیں اچھی بات کی اطلاع دے۔ اللہ ہمیں عافیت عطا فرمائے اور اسے ہمارے لیے دائمی کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو پرہیزگاری پر جمع کر دے اور ہمیں اس بات کی توفیق۔ بخشے جو اسے محبوب و پسند ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ آپ نے سورہ بقرہ کی آخری آیتیں تلاوت فرمائیں۔

بشارت

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ بے شک تم قبروں میں فتنہ دجال کی طرح یا قریب آزمائے جاؤ گے۔ پھر قبلہ رُخ ہو کر آپ نے اپنی آستینیں چڑھائیں بازو مبارک عریاں ہوئے، مصلّے بچھا کر دو رکعت نماز پڑھی، میں بھی آپ کی دائیں طرف کھڑا

Marfat.com

ہو گیا اور دوسری رکعت پالی۔

بشارت۔طواف کے بعد دو رکعت

میں نے ۶۰۴ھ کو مکہ مکرمہ میں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، فرماتے ہیں
اے اس گھر کے مالکو! یا ساکنو!، اس کا طواف کرنے والے سے کہو۔جب بھی طواف کریں
بعد میں دو رکعت نماز ادا کر لیا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس نماز سے ایک فرشتہ قائم کرتا ہے
جو قیامت تک اللہ کی بڑائی بولتا رہتا ہے۔(اللہ اکبر) یا اس کی تسبیح (سُبْحَانَ اللہ
کرتا رہے گا، شک مجھے ہو گیا ہے۔(کہ دو میں کون سا لفظ آپ نے بتایا تھا)

بشارت

یہ خواب اس درخت کی وضاحت کرتا ہے۔جس کا ذکر قرآن کریم کی سورہ نور میں
اس طرح آیا ہے۔

لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ - ترجمہ: نہ مشرقی نہ مغربی"

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔تو عرض کیا حضور! اللہ فرماتا ہے "وہ
چراغ روشن کیا جاتا ہے ایک بابرکت درخت سے یعنی زیتون سے"۔آخر تک "یہ درخت
کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو کنایتہً درخت فرمایا ہے۔اسی لیے اس سے جہتوں
کی نفی فرمائی ہے۔کیونکہ اللہ سبحانہٗ جہات سے مقید نہیں اور مشرق و مغرب کنایہ ہے اصل
اور فرع سے۔کہ اللہ تعالیٰ مادوں اور اصل کا خالق ہے۔اگر اللہ کی ذات نہ ہوتی تو مادہ و اصل
نہ ہوتے۔یہ تمام تشریح ایک طویل سلسلہ کلام میں فرمائی۔اس کلام سے پہلے مجھے فرمایا کرتے تھے۔
کہ تو اس درخت کی حقیقت جانتا ہے حالانکہ مجھے اس کا کوئی علم نہ تھا۔جب آپ فرماتے تجھے اس کا
علم ہے تو میں عرض کرتا، جی ہاں مجھے علم ہے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک

Marfat.com

سے سُننا چاہتا ہُوں۔ تو آپ مذکورہ بات فرماتے اور میں بیدار ہو گیا یہ ہیں کچھ مشاہدات، جو میں نے دیکھے جو اس وقت میں نے برسبیل تذکرہ بیان کر دیئے ہیں اور سب تعریف اللہ پروردگار جہان کے لیے اور درود و سلام اس کی مخلوق میں سے برگزیدہ ترین ہستی، ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر، ایسا سلام جو روز جزا تک نازل ہوتا رہے۔ شیخ اکبر کا رسالہ ختم ہوا۔

میں نے سیدی ابوالمواہب شاذلی کی ایک کتاب دیکھی ہے جو سب کی سب ان کی نبی علیہ السلام سے ہونے والی ملاقاتوں سے متعلق ہے اور میں نے ایک رسالہ دیکھا ہے جس میں ان پچاس مشاہداتِ نبویہ کا ذکر ہے جو سید محمد محفوظ مغربی بن بابا بس رضی اللہ عنہما سیدی محی الدین اور باقی اولیاء عارفین کو حاصل ہوئے۔

فصل چند مشاہداتِ نبویہ اور خواب جو مولف کتاب کو حاصل ہوئے

اس فقیر حقیر یوسف نبہانی، مؤلف کتاب ہذا کو چند مشاہدات، اس نبی کریم کی خدمت کے طفیل حاصل ہوئے ان پر فاضل تر درود و سلام ہو اور اللہ کے فضل و احسان سے مزید کا خواستگار ہوں۔

پہلا مشاہدہ

میں جب لاذقیہ میں وزیرِ انصاف تھا، یہ ۱۳۰۳ھ کا واقعہ ہے میں نے ان الفاظ سے درود شریف پڑھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

Marfat.com

ترجمہ: الٰہی روحوں میں سے ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پر اور جسموں میں سے آپ کے جسم پر اور قبروں میں سے آپ کی قبر پر درود وسلام بھیج اور آپ کی آل واصحاب پر۔"

میں اس وقت بستر پر لیٹا ہوا تھا یہاں تک کہ میں اسی وقت سو گیا۔ میں نے کامل چودھویں چاند زمین کے قریب دیکھا، میرے اور اس کے درمیان قریباً بیس ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ اس میں میں نے ایک انتہائی خوبصورت چہرہ دیکھا تمام اعضا بالکل صاف صریح۔ جو میری طرف خوشی خوشی دیکھ رہا تھا اور میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور مجھے قطعی معلوم ہو گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ ملاقات کا یہ وقت نہایت مختصر ہے۔ میں نے سوچا کوئی عزیز ترچیز آپ سے مانگوں پھر میرے دل میں یہ کھٹک ہوئی کہ اچھا خاتمہ ہی عزیز ترچیز ہے۔ چنانچہ میں نے آغاز گفتگو کرتے ہوئے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں آپ سے ایمان پر خاتمہ مانگتا ہوں۔ یہ بات میں نے کئی بار دہرائی۔ آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ صرف یہ بات (اطمینان بخش) تھی کہ میری طرف آپ نظرِ کرم سے دیکھ رہے تھے۔ پھر چاند کی روشنی ذات اقدس کے چہرہ مبارک پر آہستہ آہستہ غالب آگئی یہاں تک کہ ذات اقدس بالکل غائب ہو گئی، اور حسب عادت بالکل چاند رہ گیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ سب تعریف اللہ پروردگار جہاں کے لیے ہے۔

دوسرا خواب

میں نے ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ کو خواب دیکھا گویا میں حیات طابری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔ میں اس جگہ داخل ہوا جہاں آپ تشریف فرما تھے۔ میں اس جگہ کو پہچانتا نہیں۔ شاید مدینہ منورہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام سوئے ہوئے ہیں اور آپ کا چہرہ اقدس ننگا ہے۔ میں نے قریب ہی بیٹھ کر آپ کی

Marfat.com

طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اور آپ کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ میرے پیچھے دو یا تین آدمی اور بھی۔ اسی نیت سے بیٹھے ہوئے تھے تھوڑی دیر بعد نبی علیہ السلام اٹھ کر ایک کرسی نما بلند جگہ پر جا کر بیٹھ گئے۔ جو اس مکان کے درمیان تھی۔ دیگر لوگوں سے پہلے میں حاضر خدمت اقدس ہوا۔ میں نے آپکے دایاں ہاتھ مبارک پکڑا اور ظاہری و باطنی طرف اسے بار بار بوسے دیئے پھر میں سرکار کے مقدس پاؤں کی طرف ہو گیا اور کئی بار ان کے بھی بوسے لیے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا، تم جنت میں جاؤ گے۔ اور اس بات کو آپ نے کسی چیز سے مشروط فرمایا پس میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور اپنے دعاگوؤں کے لیے راحت و عافیت مانگتا ہوں۔ پھر نبی علیہ السلام نے مجھے ایک شخص کی وجہ سے عتاب فرمایا جس نے مجھ سے کچھ رقم مانگی تھی۔ پس میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ اس وقت میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ اللہ کے دوستوں نے اس بات یعنی اس شخص کو کچھ نہ دینے کو ناپسند کیا ہے۔ میں نے عرض کیا، سرکار! آپ تو نبیوں، ولیوں بلکہ تمام کائنات کے سردار ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ تمام حضرات آپ کے صدقے مجھ سے راضی ہو جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی راضی نہ ہو اور پھر راضی ہو جائے اور میں نیند سے بیدار ہو گیا، اور میں اس قدر خوش و خرم تھا کہ کیفیت بیان سے باہر ہے اور یہ نیند سحری کے وقت بیداری کے قریب تھی اور میں نے نبی علیہ السلام کو خالص سفید رنگ میں دیکھا جس میں سرخی نہ تھی (؟) اور بعض روایات کے مطابق آپ ایسے ہی تھے۔ سو ظاہر یہ ہے کہ سرکار نرم و نازک جسم کی وجہ سے کبھی تو خالص سفید رنگ میں ظاہر ہوتے تھے اور کبھی عوارضات کی بنا پر اس میں سرخی نظر آتی تھی۔ مثلاً کبھی راحت و سکون سے، کبھی تھکاوٹ، کبھی کبھی ٹھنڈک کبھی گرمی۔ جیسا کہ بہت سے لوگوں میں یہ احوال نظر آتے ہیں۔ اور باقی اوصاف جو میں نے دیکھے ہیں۔ وہ وہی ہیں جو باب شمائل میں آپ کے صحابہ کرام سے مروی ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین سب تعریف اللہ پروردگار عالمیان کے لیے۔

Marfat.com

تیسرا مشاہدہ

دوسرے مشاہدے سے تقریباً پانچ ماہ بعد میں نے ایک اور مشاہدہ دیکھا۔ یہ بھی نمازِ فجر سے ذرا پہلے تھا۔ پہلے مشاہدے کی طرح خالص سفید رنگ، اور اس مشاہدے میں مَیں نے نبی علیہ السلام کے سامنے دو قلمیں دیکھیں۔ ایک صحیح و مکمل اور دوسری کچھ ٹوٹی ہوئی۔ جس کا اکثر حصّہ بیکار تھا اور صرف پانچ قراط کے برابر صحیح۔ سیدھی بھی نہ تھی۔ ٹیڑھی تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ ٹوٹا ہوا قلم آپ کے کس کام کا؟ لہٰذا میں حاصل کر لوں تاکہ مرتے وقت اپنی قبر میں اسے رکھنے کی وصیت کر جاؤں اور میری نجات کا سامان ہو جائے۔ مگر شرم کے مارے میں کھل کر مانگ نہ سکا۔ میں نے تمہید گفتگو شروع کر دی تاکہ مناسب مواقع پر اسے حاصل کر سکوں تو میں نے عرض کیا، حضور! کیا یہی آپ کی حیاتِ ظاہری میں آپ کا قلم تھا۔ جو اس زمانہ سے بچا چلا آرہا ہے۔ میرے دل میں یہ کھٹک تھی کہ یہ زمانہ وہ نہیں۔ اگرچہ آپ آج بھی زندہ ہیں۔ مُردہ نہیں۔ سرکار نے فرمایا ہاں! اس سے تمہارا مقصد کیا؟ میں نے عرض کیا حضور! میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنا قلم مجھے عطا فرما دیں تاکہ قبر میں میرے ہمراہ دفن کیا جائے۔ آپ نے اس انداز سے مجھے فرمایا گویا قلم مجھے عنایت فرما دیا ہے کہ تم تو شیخ سعید میں دفن کئے جاؤ گے!! پھر میں خواب سے بیدار ہو گیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ خواب میں ہی میرے دل میں یہ بات آئی کہ ایک قبرستان ہے جسے شیخ سعید کا قبرستان کہتے ہیں۔ میں نے یہ قصہ اپنے ایک سچے دوست سے بیان کیا تو اس نے مجھ سے کہا شیخ سعید تم خود ہو اور نبی علیہ السلام کی طرف سے یہ اشارہ ہے۔ تمہارے اس شعر کی طرف جو نعلین شریف کی مدحیہ نظم کے آخر میں ہے۔

سَعِدَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِخِدْمَةِ نَعْلِهٖ
وَاَنَا السَّعِیْدُ بِخِدْمَتِیْ لِمِثَالِهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود تو حضور کے جوتے مبارک کی خدمت کر کے سعادت مند

Marfat.com

ہو گئے، اور میں اس (نعل مبارک) کے نقشے کی خدمت کر کے سعادت مند ہوں"
میں اس تعبیر سے بہت خوش ہوا، اللہ اس کو سچ کر دے۔

چوتھا مشاہدہ

میں کچھ دنیوی اُمور کی خاطر کچھ غیر متقی اور غیر صالح بڑے لوگوں کے پاس آیا جایا کرتا تھا، اس بنا پر مجھے کچھ پریشانی رہتی تھی۔ اور میں ڈرتا تھا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں۔ میں دل میں اس کے جائز ہونے کی اپنے طور پر یہ دلیل پکڑتا۔ کہ جب نبی علیہ السلام طائف سے واپس آئے۔ تو مکہ شہر میں مطعم بن عدی کے پاس ٹھہرتے تھے۔ یہ واقعہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور جناب ابوطالب کی وفات کے بعد پیش آیا تھا۔ آپ کے خاندان والوں نے آپ سے نامناسب سلوک کیا اور آپ غمزدہ واپس ہوئے۔ اب آپ کے لیے مکہ معظمہ میں کسی بڑے شخص کی پناہ وحمایت کے بغیر داخل ہونا ممکن نہ تھا۔ سو آپ نے مطعم بن عدی کی طرف پیغام بھیجا، جنہوں نے حامی بھر لی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ذمہ داری پر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور طواف کعبہ کے بعد ان کے گھر تشریف لے گئے، اس سفر میں آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ میں نے جب اس واقعہ پر غور کیا تو بات آسان ہو گئی۔ سو ۱۳۱۷ھ میں مجھے اس خواب کا کچھ مشاہدہ حاصل ہوا۔ تو میں نے اسے غنیمت جانا، اور سو گیا دیکھتا کیا ہوں گویا میں مکہ معظمہ کے نواح میں ایک بلند جگہ پر ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بلند جگہ سے پاپیادہ شہر میں داخل ہو رہے ہیں۔ آگے آگے آپ اور آپ کے پیچھے ایک اور شخص چلا آ رہا ہے۔ آپ کے اور میرے درمیان تقریباً دو سو قدم کا فاصلہ ہے۔ میں پیچھے سے آپ کو اور آپ کے پیچھے چلنے والے شخص کو دیکھ رہا ہوں اور طواف کعبہ کے لیے مسجد حرام کی طرف جا رہے ہیں۔ مجھے نبی علیہ السلام کی اس جرأت پر تعجب ہو رہا تھا کہ اہل مکہ آپ کے شدید ترین مخالف ہیں اور آپ دیدہ دلیری سے جا رہے ہیں

Marfat.com

پھر میں بیدار ہو گیا، اور یہ بات یاد آئی کہ یہ حالت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زید کے ہمراہ مکہ میں داخلے کی ہے اور طائف سے آپ اسی حال میں مکہ کی طرف لوٹے تھے۔ اس سے مجھے بڑا اعتماد و اعتبار حاصل ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

پانچواں مشاہدہ

میری بیوی صفیہ بنت محمد بیگ السبحان الیروتیہ، سچی عورتوں میں سے ہے۔ آج تک میں نے اس سے جھوٹ نہیں سُنا۔ اس نے مجھے گذشتہ رمضان ۱۳۱۷ھ میں مجھے بتایا کہ وہ بروز بدھ ۲۳ رمضان، مکمل طہارت کی حالت میں سو گئی۔ سحری سے ذرا پہلے اس نے مجھے اس حالت میں دیکھا جہاں ہم سویا کرتے تھے۔ ایک ایسی مجلس میں جو ہمارے ہاں منعقد ہوا کرتی تھی۔ ہمارے پاس ذو عُمدہ جدید ترین چراغ تھے جن میں زیتون کا تیل استعمال ہوتا تھا۔ ان میں سے ایک تو میرے اس کمرے میں جہاں میں سویا کرتا اور دوسرا اس کمرے میں جس میں اس نے مجھے خواب میں بیٹھا ہوا دیکھا تھا۔ میں نے یہ چراغ جو حجرے میں تھا لے کر اس (بیوی) کو دے دیا۔ اس چراغ میں روشنی نہ تھی۔ میں نے اس سے کہا یہ لے لیجئے، اس (بیوی) نے وہ چراغ لے لیا۔ اور مجھے کہنے لگی۔ میں اسے روشن کروں؟ آپ کے حجرے والا تو روشن ہے۔ یعنی اس کو بھی روشن کرنا ضروری نہیں۔ میں نے اسے کوئی جواب نہ دیا پھر میں نے جواب سُنا، ہاں! آواز میری آواز کی طرح بہت خوبصورت تھی۔ اس پر میں نے باریک نظر سے اپنے آپ کو دیکھا تو محسوس ہوا کہ میں، میں نہیں اور میری بیوی نے میری جگہ ایک اور انسان دیکھا۔ جس کے سر پر کڑھائی شدہ ٹوپی ہے جسے صوفیا پہنتے ہیں۔ بڑی خوب صورت، خوشبودار، سُرخ ریشم سے کڑھائی کی ہوئی۔ اس پر شال۔ ٹوپی نے پیشانی اور آنکھوں کو چھپا رکھا ہے۔ اس نے باقی سُرخ رنگ کا چہرہ دیکھا، سیاہ داڑھی، جس میں تھوڑے سے بال سیاہ۔ اچانک کوئی کہنے والا کہتا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے حجرہ مُبارکہ نور سے پُر دیکھا۔ جو چھت تک روشنی سے بھرا ہوا تھا۔ (میری بیوی نے)

Marfat.com

یہ معلوم کرنا چاہا کیا یہ روشنی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ یا حجرے میں موجود دوسری چراغ کی ہے جو میں نے اسے نہیں دیا تھا! اس نے اس چراغ کو دیکھا، تو وہ روشن نہیں تھا، اب اسے یقین ہو گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔ اب اس پر نبی علیہ السلام کی ہیبت کی بنا پر عاجزی و انکساری کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور اسی حال میں بیدار ہو گئی۔ والحمد للہ ربّ العالمین۔ اللہ پروردگار عالمیان کا شکر ہے۔

چھٹا مشاہدہ

ادیب آفندی ابن محمد الحفا شامی مقیم بیروت کا

اس شخص (ادیب آفندی) نے متعدد لوگوں کو تین سال ہوئے یہ بات بتائی کہ اس نے اس دوران نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ کے اردگرد لوگ جمع تھے۔ فرمایا شیخ یوسف نبہانی جنت میں موسیٰ بن عمران صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں میں سے ہیں۔ پھر بیدار ہو گیا۔ مجھے یہ بات کسی اور کے ذریعے پہنچی ہے۔ پھر اس نے مجھے دیکھا اور لفظ بلفظ یہی بات میرے آمنے سامنے کہی۔ یہاں تک کہ میں نے لفظ شیخ کے بارے میں دوبارہ پوچھا تو اس نے تاکید سے کہا کہ یہی الفاظ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے خواب میں سُنے ہیں۔ اللہ پروردگار عالمیان کا شکر ہے۔

ساتواں مشاہدہ

داؤد آفندی ابو غزالہ نابلسی کا

یہ ایک نیک، پارسا بزرگ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت دیکھنے کیلیے مشہور ہیں۔ انہوں نے مجھے تقریباً ایک سال پہلے بتایا کہ انہوں نے جامع اموی دمشق، شام میں نبی علیہ السلام کو دیکھا۔ آپ کے آس پاس بہت سے لوگ تھے۔ انہوں نے تمام لوگوں سے

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر مجھے دیکھا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

آٹھواں مشاہدہ

تقریباً سات سال ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ بیٹھا ہوا ہوں، اور میرے ارد گرد لوگ ہیں۔ میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ تمام لوگ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے اور آپ کی مدح و ثنا میں مصروف ہیں۔ وہ تمام اس سلسلہ میں سرکار ہی سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ پس درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اپنی حمد و ثنا کرتے ہیں اور وہی اپنے احوال و اوصاف پر کتابیں مرتب فرمانے والے ہیں۔ لگتا تھا کہ بعض لوگوں کو میری اس بات پر تعجب ہو رہا تھا لہٰذا میں نے اس کو پوری طاقت سے دہرانا شروع کر دیا یہاں تک کہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

نواں مشاہدہ

جب میں نے نعلین شریفین کا نقشہ شائع کیا تو خواب میں دیکھتا کیا ہوں کہ منگل کے دن گیارہ شعبان ۱۳۱۵ھ بعد نماز فجر، بری راستے سے سفر حج پر چل پڑا ہوں۔ پھر میں نے پتھروں سے تعمیر شدہ ایک مزار دیکھا۔ اس کے اندر ایک پتھر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نشانِ قدم تھا۔ جسے اسی لیے وہاں نصب کیا گیا تھا کہ لوگ اس کی زیارت کریں اور اس سے برکت حاصل کریں۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ مزار تو میں نے ہی تعمیر کیا ہے۔ پس میں اس کے سامنے کھڑا ہو گیا، اور عرض کیا "الٰہی! میں تیری بارگاہ میں اس نشان والے (آقا) صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑتا ہوں کہ مجھے حج مقبول نصیب فرما۔ پھر میں خواب سے بیدار ہو گیا۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ نعلین شریفین کا یہ نقشہ صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصلی نعلین شریفین کے مطابق ہے۔

والحمد للہ رب العالمین۔

Marfat.com

دسواں مشاہدہ

میں نے ۱۳۱۷ھ کو خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت کے سامنے میں یہ مسئلہ بیان کر رہا ہوں۔ کہ ساری کائنات نبی علیہ السلام سے کس طرح تمام نیکیوں میں مدد حاصل کرتی ہے؟ میں اس کی مثال اس بڑے حوض سے دے رہا ہوں جو بیروت شہر کے باہر ہے جس میں نہر کا پانی جمع کیا جاتا ہے، اور اس سے لوہے کے چھوٹے بڑے بے شمار مکانوں وغیرہ کو پانیوں کے ذریعے شہر کے مختلف علاقوں میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ میں نے ان سے کہا، بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل و کرم ہی وہ بڑا حوض ہے جس میں نہر کا پانی جمع ہوتا ہے اور وہاں سے لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان ہر نعمت کا واسطہ ہیں۔ کہ پہلے اللہ تعالیٰ اس کا فیضان آپ پر کرتا ہے اور پھر آپ کی طرف سے مخلوق کو حاصل ہوتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین کہ ان سب نے ان کی تصریح و تائید کی۔ میں نے اپنے قصیدہ ہمزیہ میں یہی مضمون بیان کیا ہے۔ ؎

مَصْدَرُ الْمُكَرَّمَاتِ مُوْرِدُهَا الْعَذْبُ كِرَامُ الْوَرٰى بِهٖ كَرَمَاءُ

آپ تمام خوبیوں کے منبع ہیں جن کا گھاٹ (پانی) میٹھا ہے۔ کائنات کے کریم آپ ہی کی وجہ سے کریم ہیں۔

اَفْرَغَ اللّٰهُ فِيْهِ كُلَّ الْعَطَايَا وَالْبَرَايَا مِنْهُ لَهَا اسْتِعْطَاءُ

اللہ نے آپ کی ذات میں تمام عطائیں جمع فرما دیں اور ساری کائنات اپنے لیے سرّہ سے عطائیں حاصل کرتی ہے۔

Marfat.com

احیاُ العلوم اور القاموس کے شارح۔ متوفی ۱۲۰۵ھ۔ میرے گھر واقع بیروت میں بطور مہمان ہیں۔ اس رات میرے گھر میں شیخ عبداللہ بن ادریس سنوسی الفاسی محدث رحمہم اللہ اجمعین مہمان تھے۔ اللہ مجھے اور ان کو باعمل علماُ کے گروہ میں، رسولوں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے قیامت کے دن اٹھائے۔ یہ حضرات تو حقیقتہً باعمل علماُ اور آئمہ دین تھے۔ رہ گیا میں تو اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے آپ کو خوب جانتا ہوں کہ میں ویسا تو کیا اس کے قریب بھی نہیں۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی مناسبت نہیں، ہاں مجھے ان سے محبت ہے اور ان جیسے باعمل علماُ اور آئمہ اہل اسلام سے پیار۔ اسی نسبت محبت سے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اور ان حضرات کی زیارت خواب میں کر لیتا ہوں۔ اس سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے انہی کی جماعت سے قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اٹھائے گا۔ کیونکہ امام بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں یہ صحیح حدیث نقل کی ہے۔

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ ترجمہ: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے "

نیز امام بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں اور دوسرے محدثین نے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ گشت لگانے والے (سیاحین) فرشتے ہیں۔ جو ذکر کی مجلسیں ڈھونڈھتے رہتے ہیں جو ان مجالس میں آتے ہیں تو آسمان تک ان کو اپنے پیروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ جب لوگ اٹھ کر ادھر ادھر چل پڑتے ہیں تو فرشتے اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ خوب جانتا ہے، تم کہاں سے آئے؟ وہ کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے ہاں سے ہو کر آئے ہیں جو تیری پاکی (تسبیح) بولتے حمد و ثنا کرتے (تحمید) اور بڑائی بولتے (تکبیر) اور لا الہ الا اللہ پڑھتے تجھ سے تیری جنت کا

Marfat.com

سوال کرتے اور تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت و آگ دیکھی ہے؟ کہتے ہیں نہیں، فرماتا ہے اگر دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا اور جو انہوں نے مانگا میں نے دیا۔ پھر کہا جاتا ہے ان میں ایک ایسا شخص بھی شامل ہو گیا جو ان میں سے نہیں تھا وہ کسی کام کے لیے آگیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی وجہ سے ان کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا "الخ

تو دیکھو، کہ اللہ کی رحمت اس شخص کے کس طرح شامل حال ہو گئی۔ حالانکہ وہ ان لوگوں میں شامل نہ تھا۔ صرف وقتی طور پر ان کی مجلس میں شریک ہو گیا۔ یونہی اللہ کی رحمت میرے شامل حال ہو گئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باعمل علماء اور ان اولیا عارفین سے محبت رکھتا ہوں، جو راہنما اور راہ شناس ہیں۔ یونہی تمام نیک اہل ایمان اور مسلم عوام سے بھی مجھے محبت ہے۔ سب تعریفیں اللہ پروردگار عالمیان کے لیے ہیں۔

ان مشاہدات کے بیان کرنے کی غرض

میں نے یہ خوبصورت مشاہدات محض اس لیے بیان کئے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر بہت بڑی عنایات میں سے ایک ہیں۔ مجھے ان سے بہت خوشی اور لازوال مسرت حاصل ہوئی ہے۔ میں بہت بڑا گناہ گار ہوں ایسے گناہ جن کے ہوتے ہوئے ان کرم گستریوں کا مستحق نہیں ہو سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ ہی مستحق حمد و ثنا ہے اور اسی کا احسان ہے، مخلوق میں مطلق تصرف اسی کے اختیار میں ہے۔ سو جس پر جو چاہے کرم فرمائے اس کی عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور وہ نہ دے تو کوئی دینے والا نہیں۔ وہ پاک و برتر ہے۔ "تم فرماؤ اللہ کے فضل و رحمت ہی ایسی نعمت ہے جس پر انہیں خوشیاں منانی چاہئیں۔ یہ ان کے جمع کردہ مال و دولت

Marfat.com

سے بہتر ہے"۔ میں اللہ برتر، معزز عرش کے مالک سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف فرمادے۔ اور اپنے فضل و رحمت سے مجھے اپنے اور اپنے حبیب محمد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرب ترین دوستوں میں سے کر دے۔ اور یونہی ہر اس شخص کو یہ مقام عطا فرمائے جو کسی بھی وقت میرے لیے یہ دعا مانگے۔ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ اپنے حبیبِ مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و جاہ کا صدقہ۔

خاتمہ

ان فوائد کے بیان میں جن سے خواب میں دیدارِ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم حاصل ہوتا ہے

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام کے فوائد و ثمرات کے باب میں عنقریب یہ بات آرہی ہے کہ جن کلمات کے ساتھ ہو، بکثرت درود و سلام پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت حاصل ہوتی ہے اور جب اس کثرت میں شدت و مبالغہ آجائے تو درود و سلام پڑھنے والے کو کبھی بیداری میں بھی دیدار اقدس نصیب ہو جاتا ہے جیسا کہ یہ بات اسی باب میں پہلے بھی بیان ہو چکی ہے۔ اس تتمہ میں، صرف ان فوائد کا ذکر کروں گا۔ جن سے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہو سکے۔ یہ کچھ کلمات، سورتیں، دعائیں اور مخصوص درود ہیں۔ یہ چالیس فوائد ہیں اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اس کتاب کے علاوہ یہ مجموعہ کسی اور کتاب میں نہیں۔

پہلا فائدہ

ابوالقاسم سبکی نے اپنی کتاب الدر النظم فی المولد الاعظم میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

Marfat.com

جس نے ارواح میں سے رُوح محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور جسموں میں سے آپ کے جسم اور قبروں میں سے آپ کی قبر انور پر درود بھیجا مجھے خواب میں دیکھے گا۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔ اور جس نے مجھے قیامت کے دن دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اور جس کی میں نے شفاعت کی وہ میرے حوض سے پیئے گا۔ اور اللہ نے اس کا جسم آگ پر حرام کیا۔"

شیخ شمس الدین عبدوسی سے روایت کیا گیا ہے جس نے نماز عشا کے بعد اپنی خواب گاہ میں یہ درود پڑھا۔ اور قل ھو اللہ احد اور معوذتین تین تین بار پڑھیں۔ اس کے بعد کوئی بات نہ کی (اور سو گیا) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَدًا وَاَنْمٰی بَرَکَاتِكَ سَرْمَدًا وَاَزْکٰی تَحِیَّاتِكَ فَضْلًا وَّعَدَدًا عَلٰی اَشْرَفِ اٰحَادِ الْاَنْبِیَّةِ وَالْجَانِبِیَّةِ وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْاِیْمَانِیَّةِ وَمَظْهَرِ التَّجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَّةِ وَمَهْبَطِ الْاَسْرَارِ الرُّوْحَانِیَّةِ، وَاسِطَةِ عَقْدِ النَّبِیِّیْنَ وَمُقَدَّمِ جَیْشِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ رَکْبِ الْاَنْبِیَاءِ الْمُکَرَّمِیْنَ اَفْضَلِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ۔ حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰی۔ وَمَالِكِ اَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰی، شَاهِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَمُشَاهِدِ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاُوَلِ۔ وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ مَظْهَرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِیِّ وَالْکُلِّیِّ وَاِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ الْعَلَوِیِّ وَالسِّفْلِیِّ، رُوْحِ جَسَدِ الْکَوْنَیْنِ وَعَیْنِ حَیَاةِ الدَّارَیْنِ الْمُتَحَقِّقِ بِاَعْلٰی رُتَبِ الْعُبُوْدِیَّةِ وَالْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ

Marfat.com

اَلْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِیَّۃِ۔ اَلْخَلِیْلِ الْاَعْظَمِ وَالْحَبِیْبِ الْاَکْرَمِ۔
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ وَعَلٰی
آلِہٖ وَصَحْبِہٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ
الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا
وَّرَضِیَ اللّٰہُ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَجْمَعِیْنَ"۔ الخ۔

ترجمہ:۔ الٰہی ہمیشہ اپنا افضل تر درود اور دائمی طور پر اپنی روز افزوں برکتیں اور فضیلت و تعداد میں اپنے پاکیزہ تر تحائف ان پر نازل فرما جو جنوں اور انسانوں کی مخلوق میں بزرگ تر ہیں۔ ایمانی حقائق کا مجمع اور احسانی تجلیات کا مظہر ہیں۔ روحانی رازوں کی جائے نزول ہیں۔ سلسلۂ انبیاء کا واسطہ۔ اور رسولوں کے لشکر کے مقدمہ ہیں۔ معزز نبیوں کے سالار کارواں اور تمام مخلوق میں افضل ہیں۔ بلند تر عزت کے پرچم بردار، اور بلند تر بزرگیوں کی لگاموں کے مالک ہیں۔ ازلی رازوں کے گواہ، اور آگے جانے والی پہلی روشنیوں کا مشاہدہ فرمانے والے۔ زبان قدیم کے ترجمان اور علم۔ بردباری اور حکمتوں کے منبع۔ عطائے جزوی و کلی کے راز کے مظہر، اور موجودات بالا و پست کی آنکھ کی پتلی۔ دو جہاں کے جسم کی روح اور دو جہاں کی زندگی کا چشمہ۔ بلند تر مقاماتِ بندگی سے متصف۔ اور مقامات برگزیدہ کے اخلاق سے موصوف۔ بڑے دوست۔ معزز ترمحبوب۔ ہمارے آقا حضرت عبدالمطلب کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کے فرزند۔ محمد اور آپ کی آل اور اصحاب پر اپنی معلومات کے برابر۔ اور اپنے کلمات کی سیاہی (کے قطرات) کے برابر۔ جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل تیرے ذکر سے

Marfat.com

غافل رہیں۔ اور بہت بہت سلام نازل فرما۔ اور اللہ تعالیٰ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام سے راضی ہو" مسالک۔

میں کہتا ہوں میں نے یہ درود شریف اپنی کتاب "افضل الصلوٰت" میں تیسویں نمبر پر درج کیا ہے جیسے کہ یہی درود شریف سیدنا عبدالقادر کے مجموعہ اوراد میں سترویں نمبر پر مذکور ہے میں نے وہاں سیدی احمد صاوی کی یہ روایت بھی نقل کی ہے۔ کہ حجۃ الاسلام الغزالیؒ نے اسے قطب عیدروسی سے نقل کیا ہے۔ اس لفظ میں غلطی کی گئی ہے اصل لفظ عبدوسی ہے جیسا کہ مسالک الحنفاؒ وغیرہ میں ہے صاوی نے کہا اس کا نام شمس الکنز الاعظم (بڑے خزانے کا سورج) بھی ہے۔ جس نے اسے پڑھا اس کا دل شیطانی وسوسوں سے محفوظ ہو گیا۔ بعض نے کہا یہ درود شریف قطبِ ربانی سیدی عبدالقادر جیلانی کا ہے۔ جس نے نماز عشاؒ کے بعد سورہ اخلاص اور معوذتین، تین تین مرتبہ اور یہ درود شریف پڑھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ پھر میں نے یہ درود شریف کتاب کنوز الاسرار میں کچھ اضافوں کے ساتھ لکھا دیکھا ہے اس میں مسالک الحنفاء کی عبارت بھی مذکور ہے۔

سیدی شیخ عبدالوہاب شعرانی کتاب "الطبقات الوسطیٰ" میں اپنے شیخ، شیخ نورالدین الشونی اللہ ان سے فائدہ دے کے حالات میں لکھتے ہیں کہ میں نے ان کو وفات کے کئی سال بعد خواب میں دیکھا مجھے کہنے لگے مجھے شیخ سیدی عبداللہ عبدوسی کا درود سکھا دے۔ میں نے آخرت میں دیکھا ہے کہ اس ایک کا ثواب دوسروں سے دس گنا زائد ہے۔ دنیا میں مجھے یہ حاصل نہ ہو سکا، میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ شیخ دراصل مجھے اس درود شریف کے پڑھنے کی تعلیم دے رہے تھے۔ خود ان کے پڑھنے کا کوئی مطلب نہیں۔ (کیونکہ برزخ دارالعمل نہیں ہے)" الخ پھر فرمایا امام سیدی یحییٰ المقدسی نے اس کا نام الکنز الاعظم رکھا ہے۔

Marfat.com

تیسرا فائدہ

جو کوئی خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے وہ یہ پڑھے۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ "

ترجمہ: الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج، جیسے تُو نے ہمیں ان پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج، جیسے وہ اس کے قابل ہیں۔ الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جیسے تو ان کے لیے چاہتا اور پسند فرماتا ہے"

جو کوئی طاق مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا وہ خواب میں آپ کو دیکھے گا۔ اور اس کے ساتھ ان کلمات کا اضافہ کرلے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ "

الٰہی روحوں میں، رُوح محمد پر درود بھیج۔ اے اللہ! جسموں میں جسم محمد پر درود بھیج۔ اے اللہ! قبروں میں، قبر محمد پر درود بھیج۔

چوتھا فائدہ

قسطلانی نے کہا، میں نے ایک مجموعہ میں دیکھا ہے کہ جو شخص ہمیشہ سورۂ مزمل اور سورۂ کوثر پڑھے، وہ آپ کی زیارت کرے گا۔

Marfat.com

پانچواں فائدہ

الیافعی نے کہا: جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار چاہے، وہ ہر مہینے کے پہلے جمعہ کی رات کو غسل کر کے نماز عشاء ادا کرے۔ پھر بارہ رکعت نوافل اس طرح ادا کرے، کہ فائدہ کے بعد ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ مزمل پڑھے۔ پھر سلام کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف پڑھے اور سو جائے۔ نبی علیہ السلام کی زیارت نصیب ہو گی۔ ایک نسخہ میں ہے کہ غسل کر کے وضو کرے۔ "ہر مہینے کی پہلی جمعرات" کے بعد لکھا ہے سفید ستھرے کپڑے پہنے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ "ہزار بار درود شریف" کے بعد لکھا ہے ایک ہزار بار اللہ سے استغفار کرے۔ (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ) پھر باوضو سو جائے۔ وہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا، اور اس کا تجربہ کیا گیا ہے۔ ایک نسخہ میں یہ بھی ہے کہ اس میں جو بھلائی حاصل ہو اسے بیان کر دے۔ "الیٰ کنوز الاسرار" میں صاحب کتاب الحدائق بحوالہ صاحب احکام القرآن: بغیر اضافہ نقل کیا گیا ہے۔

چھٹا فائدہ

بعض حضرات سے منقول ہے کہ جمعہ کی رات چار نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور تین بار سورہ القدر۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ و تین بار سورۃ الزلزلۃ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ الکافرون تین بار چوتھی رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص، اور اس میں ایک ایک بار معوذتین کا اضافہ کرے۔ پھر سلام پھیر دے۔ قبلہ رُو ہو کر بیٹھ جائے اور ایک ہزار بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان الفاظ سے درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٍ۔

"الٰہی درود بھیج نبی اُمّی محمد پر"

Marfat.com

ایسا شخص خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے انشاءاللہ مشرف ہوگا پہلے جمعہ کو یا دوسرے یا تیسرے کو۔ قسطلانی نے فرمایا، یہ آخری درود شریف میں نے شیخ بہاؤالدین حنفی امام سلسلہ عینیہ کے خط سے نقل کیا ہے۔ اللہ ان پر اپنی عنایت کی نظر فرمائے۔

ساتواں فائدہ

قسطلانی نے فرمایا اور میں نے ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی سورۃ الفیل کی خصوصیات میں یہ لکھا دیکھا کہ جو کوئی مذکورہ بالا درود شریف کسی بھی رات کو ایک ہزار بار پڑھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف بھیجے اور سو جائے، اسے آپ کی زیارت خواب میں ہوگی اور جو کوئی اسے لکھ کر لٹکا لے (گلے میں یا بازو وغیرہ پر) تو یہ دشمن کے مقابلہ میں ایک بڑی حفاظت ہوگی۔ اور اللہ ان کے مقابلہ میں اس کی مدد فرمائے گا۔ (بشرطیکہ ظلم نہ کرے) مترجم۔ اور اسے کوئی پریشانی نہ ہوگی۔

آٹھواں فائدہ

تفسیر قرآن سے متعلق امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے فوائد میں سے ایک یہ ہے جو شخص جمعہ کی رات آدھی رات کو نماز (تہجد وغیرہ) کے بعد ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے، وہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا۔ الخ۔ میں کہتا ہوں، صاحب کنوزالاسرار نے یہ فائدہ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے، جو کوئی جمعرات بعد نماز عشا ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے اور اس کے بعد کوئی سا درود شریف ایک ہزار بار پڑھے اور اللہ سے نبی علیہ السلام کے دیدار کا سوال کرے، اللہ اسے دیدار نصیب کر دے گا۔ القسطلانی نے یہی فائدہ التمیمی کے حوالہ سے اس اضافے کے ساتھ ذکر کیا ہے "جو کنوزالاسرار" سے میں نے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

نواں فائدہ

بعض اکابر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نماز مغرب کے بعد، دو نفل ادا کرے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات بار سورۂ اخلاص پڑھے سلام پھیر کر، سر سجدے میں رکھ کر سات بار یہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اور سات بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ درود شریف بھیجے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔ پھر سات بار کہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ۔ ہر دو رکعت میں یہی کرے یہاں تک کہ عشا کا وقت آجائے پس نماز عشا پڑھ کر کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ ایک ہزار بار۔ پھر دائیں پہلو پر لیٹ جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جائے، یقیناً نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

دسواں فائدہ

الحسن کہتے ہیں جو کوئی خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے۔ وہ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک بار فاتحہ اور چار سورتیں (۱) الضحیٰ (۲) الم نشرح (۳) اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ (۴) اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ میں یہی عمل ہر رکعت میں دُہرائے۔ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد نبی علیہ السلام پر ستر بار درود شریف پڑھے۔ پھر سلام پھیرے۔ بات نہ کرے یہاں تک کہ نیند کا غلبہ ہو جائے۔ بے شک ایسا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرے گا۔

گیارہواں فائدہ

دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ پوری سورۃ اخلاص پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر تین بار کہے یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ

Marfat.com

یَا مُحْسِنُ - یَا مُجْمِلُ - یَا مُنْعِمُ - یَا مُتَفَضِّلُ - (اے اللہ! ۱۔ اے رحم فرمانے والے اے احسان کرنے والے۔ اے خوبصورتی بخشنے والے۔ اے انعام کرنے والے۔ ۱۔ اے فضیلت کے مالک) ان کلمات کو کاغذ پر لکھ کر سوتے وقت سرہانے کے نیچے رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی" الخ۔ میں کہتا ہوں السنوسی نے اپنے مجربات میں اور الہاروشی نے "کنوز الاسرار" میں اور البکری نے شرح حزب النووی میں یہ بات ذکر کی ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سو مرتبہ پڑھے اور یَا مُتَفَضِّلُ کے بعد یہ الفاظ زائد کرے۔ اَرِنِیْ وَجْهَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ الٰہی! مجھے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک دکھا دے۔

بارہواں فائدہ

نماز مغرب پڑھ کر کھڑا ہو جا اور کسی سے بات کیے بغیر، عشاء کی نماز تک دو دو کر کے نفل پڑھ۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیر۔ ہر رکعت میں تین بار فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورۃ اخلاص تین بار پڑھ۔ نماز عشاء ادا کر کے واپس گھر لوٹ آ۔ کسی سے بات نہ کرنا۔ سونے لگو تو دو رکعت نفل اس طرح ادا کرو کہ سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سات سرتبہ سورۂ اخلاص۔ سلام پھیر کر سجدے میں گر جاؤ اور سجدے میں سات مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (استغفار کرو۔ اور سات بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، اور سات بار یہ کلمات پڑھو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پھر سجدے سے سر اٹھاؤ۔ سیدھے بیٹھ کر ہاتھ اٹھاؤ۔ اور کہو۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا یَا اللّٰهُ یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ۔ پھر کھڑے ہو جاؤ اور ہاتھ اٹھا کر ایک بار وہی کہو جو بیٹھ

Marfat.com

کر کہا تھا۔ اللہ بزرگ و برتر سے معافی مانگو اور جتنا چاہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، پھر بستر پر آکر دائیں پہلو سو جائیں۔ انشاءاللہ تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوگا۔

تیرہواں فائدہ

بعض بزرگوں نے فرمایا جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال نبوت دیکھنا چاہے سوتے وقت غسل کر کے صاف ستھرے بستر پر بیٹھ کر سورۃ والشمس، سورۃ واللیل اور والتین پڑھے۔ ہر سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سے شروع کرے۔ سات راتیں اس پر عمل کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود و سلام بھیجے اور یہ دعا پابندی سے پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اِقْرَأْ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ۔ اے اللہ! حرمت والے شہر، حلال اور حرام، رکن اور مقام (مقام ابراہیم) کے مالک! ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو سلام کہہ دیجیو۔"

چودھواں فائدہ

بعض اہل نے فرمایا کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا کرتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سولہ ہزار بار یہ درود شریف پڑھتا تھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہٖ۔

پندرھواں فائدہ

نماز جمعہ کا سلام پھیر کر سو بار یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ اور اسی دن نماز عصر کے بعد ایک ہزار بار یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ" اسے شیخ شہاب الدین امام عینیہ نے سیدی شیخ محمد زیتون مغربی فاسی سے روایت کیا جو ہمارے شیخ، شیخ احمد

Marfat.com

شہاب الدین زردق کے شیخ تھے اور بے شک سیدی احمد الترجمان المغربی نے مدینہ شریف میں اس کا تجربہ کیا اور صحیح پایا۔ الخ

میں نے یہ پندرہ فائدے کتاب "مسالک الحنفا الی مشارع الصلاۃ علی النبی المصطفےٰ" تالیف امام۔ علامہ شہاب الدین احمد القسطلانی" سے بعض اضافوں کے ساتھ نقل کیے ہیں۔ ان اضافوں پر مجھے (دورانِ مطالعہ) آگاہی ہوئی۔

سولھواں فائدہ

ہمارے شیخ، شیخ حسن العدوی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح دلائل الخیرات" میں بعض عارفین کے حوالہ سے عارف المرسی رضی اللہ عنہ کے قول نقل کیا ہے کہ جو کوئی دن رات میں پانچ سو بار یہ درود شریف پڑھے وہ مرنے سے پہلے بیداری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا" الخ۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ "

ترجمہ: الٰہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ پر، جو تیرے بندے نبی اور رسول نبی اُمّی ہیں اور ان کے آل و اصحاب پر"

جب بیداری میں نبی علیہ السلام کی زیارت حاصل ہو سکتی ہے تو خواب میں تو بطریقِ اُولیٰ حاصل ہو سکتی ہے۔

سترہواں فائدہ

ہمارے شیخ نے اپنی شرح مذکور میں، امام یافعی کی کتاب بستان الفقرا کے حوالہ سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن مجھ پر ایک ہزار بار یہ

Marfat.com

درُود شریف پڑھا :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ "

وہ اس رات کو اپنے رب یا اپنے نبی یا جنت میں اپنا ٹھکانہ ضرور دیکھے گا" اگر نہ دیکھ سکے تو دو تین یا پانچ جمعے عمل کرے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ الخ

پھر میں نے کتاب کنوز الاسرار۔ مولفہ شیخ عبداللہ الخیاط۔ ابن محمد الہاروشی المغربی الفاسی، مقیم ٹیونس، میں مذکورہ بیان کے بعد ان کا اپنا مشاہدہ لکھا دیکھا، جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے ان مذکورہ کلمات اسی نیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا لیکن نظر کچھ نہ آیا۔ پھر اپنی طرف توجہ کی اور سخت محبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود پڑھا۔ پھر خواب میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیا۔ اور اس پر انہیں مبارک باد دی گئی۔ پھر انہوں نے روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ فرمایا کہ اب میں کسی تعداد کی پابندی نہیں کرتا۔ جو بھائی اس پر التزام کرے اور سرکار کے دیدار سے بہرہ ور ہو۔ اللہ کا شکر کرے۔ جو پروردگار عالمیان ہے۔ فرمایا ہمارے ایک بھائی نے اس پر عمل کیا تو اس کو خواب میں سرکار کی زیارت بھی نصیب ہوئی اور دُعا بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔

جَعَلَکَ اللّٰہُ مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ۔ ترجمہ: اللہ تجھے راہ پانے والوں میں سے کر دے۔

پھر جلد ہی ہدایت کے آثار اس پر ظاہر ہونے لگے۔ ایک اور بھائی نے بھی اس پر عمل کیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا۔ اور آپ نے اسے دُعائے خیر دی۔

اٹھارہواں فائدہ

قطبِ ربانی سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب غنیۃ الطالبین میں عن الاغر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ مَنْ صَلّٰی لَیْلَۃَ

Marfat.com

الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَّخَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، جو کوئی جمعہ کی رات دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک ایک بار، اور پندرہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ پوری سورۃ اخلاص) پڑھے۔ (نماز سے فارغ ہو کر) آخر میں ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ وہ مجھے دیکھے گا، اور اگلے جمعہ سے پہلے پہلے دیکھے گا۔ اور جس نے مجھے دیکھا، اس کے لیے جنت ہے اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف۔

اُنیسواں فائدہ

ابو موسیٰ المدینی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ جو مسلمان جمعہ کی رات دو نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ۔ پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ آئندہ ہفتہ مکمل ہونے سے پہلے خواب میں مجھے دیکھے گا۔ اور جس نے مجھے دیکھا، اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

بیسواں فائدہ

شیخ محمد حقی آفندی نازلی نے اپنی کتاب خزینۃ الاسرار میں کہا مجھے میرے شیخ و سند، شیخ مصطفیٰ آفندی نے مدینہ منورہ۔ مدینہ محمودیہ میں اس کتاب کی اجازت ۱۲۶۱ھ میں عطا فرمائی۔ میں نے ان سے علم کی تشریح اللہ کی قربت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی کے لیے بعض مخصوص اذکار پوچھے تھے۔ سو انہوں نے مجھے آیۃ الکرسی اور یہ درود شریف بتایا "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ" اور فرمایا اگر تم ہمیشہ اس پر

Marfat.com

عمل کرتے رہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علوم و اسرار حاصل کرو گے یہاں تک کہ رُوحانی طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں آجاؤ گے اور فرمایا یہ مُجرّب ہے۔ اسے فلاں فلاں فلاں نے آزمایا ہے۔ بہت سے بھائیوں کا نام لیا۔ پس میں نے پہلی رات اسے سَو بار پڑھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا "تیرے لیے بھی۔ تیرے ماں باپ کے لیے بھی اور تیرے بھائیوں کے لیے بھی شفاعت ہے۔ پھر میں نے اللہ کے فضل و کرم سے شیخ کے فرمان کے مطابق پایا۔ سو میں نے بہت سے بھائیوں کو یہ دُرود شریف بتایا تو میں نے دیکھا کہ جنہوں نے اس پر ہمیشہ عمل کیا انہوں نے ایسے عجیب اسرار حاصل کیے جو مجھے کبھی حاصل نہ ہوئے۔ اس میں بڑے اسرار ہیں۔ تیرے لیے یہی اشارہ کافی ہے۔

اکیسواں فائدہ

سیّد احمد دحلان مفتی مکہ مُعظّمہ رحمہ اللہ نے مجموعہ دُرود شریف۔ میں، جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے جانے والے تمام دُرود شریف اور زیارت رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مجرّب کلمات جمع فرمائے ہیں یہ دُرود شریف بھی لکھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْجَامِعِ لِاَشْرَارِکَ وَالدَّالِ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: الٰہی ہمارے آقا محمد پر دُرود و سلام بھیج جو تیرے اسرار و رموز کے جامع اور تجھ پر دلالت کرنے والے ہیں، اور ان کی آل و اصحاب پر۔

ہر دن ایک ہزار بار۔ الخ۔

بائیسواں فائدہ

سیّد احمد دحلان نے مجموعہ مذکورہ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ ان فضیلت والے

Marfat.com

کلمات میں سے، جن کے بارے بہت سے عارفین نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات خواہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو، ہمیشہ پڑھتا رہے اس کی رُوح پر رُوحِ محمدی کی مثال ظاہر ہو گی۔ مرتے وقت بھی، اور قبر میں داخل ہونے کے وقت بھی۔ یہاں تک کہ آدمی محسوس کرے گا کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسے قبر میں اتار رہے ہیں فرمایا کہ بعض عارفین کا کہنا ہے کہ جو کوئی اسے ہمیشہ پڑھنا چاہے اُسے ہر رات دس بار اور جمعہ کی رات سَو بار پڑھنا چاہیئے۔ انشاءاللہ اس عظیم فضیلت اور جسیم بھلائی کو حاصل کر لے گا۔ دُرود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ" الخ۔ اسی طرح شیخ صاوی۔ اور شیخ امیر نے امام سیوطی سے نقل کیا ہے۔

تیئیسواں فائدہ

شیخ صاوی نے "شرح دردالدر دیر" کہا، بعض نے کہا، ایک ہزار بار درُود ابراہیمی پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ ہمارے شیخ عدوی کی عبارت شرح دلائل الخیرات میں یہ ہے" بعض عارفین سے مروی ہے تشہد میں درود شریف کے جو الفاظ امام بخاری نے نقل کئے ہیں، پیر کی رات یا جمعہ کی رات ایک ہزار بار پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

چوبیسواں فائدہ

شیخ صاوی نے اپنی شرح مذکور میں سیدی محمد بن ابوالحسن البکری کے درود موسومہ صلوٰۃ الفاتح "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ

Marfat.com

لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِیْ
اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ ؕ

ترجمہ: الٰہی درود وسلام وبرکت نازل فرما! ہمارے آقا محمدؐ پر جو بندشوں کو کھولنے والے۔ گزرے ہوؤں کے خاتم۔ حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے اور تیرے سیدھے راستے کی راہنمائی فرمانے والے ہیں۔ اللہ آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر رحمت نازل فرمائے۔ ان کے مرتبہ اور شان بزرگ کے مطابق ؕ

کہ جس کسی نے جمعرات کی رات، یا جمعہ کی رات یا پیر کی رات، ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرے گا۔ یہ درود شریف چار نفل اس طرح پڑھنے کے بعد پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ القدر۔ دوسری رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ، تیسری میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور چوتھی میں معوذتین پڑھتے وقت اگر نبی کا جلد لے۔ اگر چاہے تو تجربہ کرلے ؕ انتہی۔ یہ آخری نو فائدے میں نے اپنی کتاب افضل الصلوٰت علیٰ سید السادات سے نقل کئے ہیں۔

پچیسواں فائدہ

شیخ سنوسی نے اپنے مجربات میں فرمایا، جو شخص سفید ریشمی کپڑے پر اللہ تعالیٰ کا نام اَلْوَدُوْدُ لکھے اور اس کے ساتھ محمد رسول اللہ ۲۵ بار لکھے۔ اور الحمد للہ ۲۵ بار، اور یہ عمل نماز جمعہ کے بعد کرے، اللہ تعالیٰ اس کو طاعت ونیکی کی توفیق دے گا۔ اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ کرے گا اور جو اس کو اپنے پاس رکھے اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا کرے گا۔ اور اگر روزانہ طلوع آفتاب کے

Marfat.com

وقت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے ہوئے اسے دیکھے اسے کثرت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ اور اللہ اس دن کے اسباب اس کے لیے مہیا فرمائے گا۔

چھبیسواں فائدہ

شیخ سنوسی نے بھی فرمایا کہ جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنا چاہے، وہ سونے سے پہلے غسل کرے۔ دو رکعت نفل پڑھے۔ سلام پھیر کر یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَظْمَتِكَ وَعَلٰى مُلْكِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ رِضْوَانِكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرِيْمِ وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلَالِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مُدَّ وَمَةِ اِحْسَانِكَ وَحُسْنِ عَوَائِدِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهِ الظُّلُمٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ تَتَنَزَّلُ بِهِ الْمَطَرُ وَالرَّحْمَةُ عَلٰى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اِلٰهُنَا وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَا دَعَوْتُكَ بِهِ اَنْ تُرِيَنِيْ فِيْ مَنَامِيْ هٰذَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ"

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع۔ الٰہی تیرے لیے ہی سب تعریف، تیری عظمت اور ملک اور حدِ رحمت اور تیری رضا سے، الٰہی تیری ہی

Marfat.com

حمد وثنا، جیسی تیری ذات کے کرم اور تیرے جلال کی عزت کے لائق ہے۔ الٰہی! تیرے دائمی احسان پر تیرا شکر اور تیرے حسن عبادت پر۔ الٰہی میں قرآنِ عظیم اور تیری ذات کریم کے نور، جس سے تو نے زمین و آسمان کو بزرگی بخشی، کے صدقے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور میں تیرے اسم گرامی کے صدقے تجھ سے سوال کرتا ہوں جس سے بارش اور رحمت نازل ہوتی ہے جس پر تو چاہے، اپنے بندوں میں سے۔ الٰہی تو ہی ہمارا معبود ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ الٰہی میں اپنی ان دعاؤں کے صدقے تجھ سے سوال کرتا ہوں جو میں نے تجھ سے کیں کہ مجھے اس خواب میں ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب فرما۔

ان تسرینی فی منای ھذا سیدنا ومولانا محمد صلے اللہ علیہ و علیٰ آلہ وصحبہ وسلم عدد خلقہ و رضا نفسہ وزنۃ عرشہ و مداد کلماتہ۔

ستائیسواں فائدہ

یہ درود شریف سیدی ابوالعباس تیجانی کا ہے جو کہ "جوہرۃ الکمال" کہلاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

اللھم صل وسلم علی عین الرحمۃ الربانیۃ الخ

اس درود شریف کو میں اس کتاب کے آٹھویں باب میں پہلے لا چکا ہوں اور یہ تعداد درود کے لحاظ سے ۱۰۲ نمبر پر ہے اور میں نے وہاں بڑے اہم فائدے ذکر کیے ہیں منجملہ ایک وہ فائدہ ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے سوتے وقت باوضو ستھرے بستر پر سات دن تک ہمیشگی کی تو اسے

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔

اٹھائیسواں فائدہ

سیدنا احمد رفاعی رضی اللہ عنہ، کا درود شریف ہے جن کا ذکر پہلے باب میں ہو چکا ہے۔ اور یہ ستر ہواں درود شریف ہے اور وہ یہ ہے۔

اللّٰھُمَّ صل علی سیدنا محمد النبی الامی القرشی بحر الوارث ومعدن اسرارک الخ

"جس نے یہ درود شریف ہزار بار پڑھا وہ اپنی نیند میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔" پہلے جہاں اس کا ذکر گزر چکا ہے وہاں اس پر گفتگو ہو چکی ہے۔

انتیسواں فائدہ

یہ درود شریف سیدی محمد ابو شعر شامی "جن کا ذکر اس سے پہلے باب میں ہو چکا ہے" کا ہے۔ اور یہ ایک سو گیارہواں درود شریف ہے وہ یہ ہے۔

اللّٰھُمَّ انی اسئلک باسمک الاعظم المکتوب من نور وجہک الاعلی الموبد الدائم الباقی المخلد فی قلب نبیک ورسولک محمد الخ

یہ درود شریف بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا مقید ہے۔ جیسا کہ پہلے اس کے فوائد میں ذکر آچکا ہے۔

Marfat.com

تیسواں فائدہ

سیدی ابوالمواہب شاذلی کے ترجمہ میں امام شعرانی نے "طبقات" میں فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نیند میں سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ سوتے وقت پانچ دفعہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنے کے بعد پھر یوں کہا کر "اللھم بحق محمد ابنی وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حالا و مآلا" پس جب تو یہ سوتے وقت کہے گا تو میں تیرے پاس آتا رہوں گا اور اس معاملہ میں تجھ سے اصلا تخلف نہ ہوگا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آپ پر ایمان لایا اسے آپ سے ملاقات کا کیا ہی عمدہ طریقہ ہے۔ یہ بعینہٖ (آپکی زبان سے) آپ کے لفظ سے منقول ہے۔

اکتیسواں فائدہ

نیز امام شعرانی قدس سرہٗ نے "طبقات" میں آپ ہی کے ترجمہ میں فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کا ہو تو اسے چاہیئے کہ شب و روز محبت کے ساتھ اللہ کے برگزیدہ اولیاء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کثرت سے کرتا رہے۔ ورنہ یہ رویت کا باب اس سے مسدود رہے گا۔ کیونکہ یہ لوگ جس طرح اولیاء کے سادات ہیں اسی طرح (عام) لوگوں کے بھی سادات ہیں۔ اور (ان کی ناراضگی سے) ہمارا پروردگار (جس طرح) ناراض ہوتا ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناراض ہوتے ہیں۔

Marfat.com

بتیسواں فائدہ

صلاۃ یاقوتیہ ہے۔ یہ ہمارے استاذ عارف باللہ سیدی شیخ محمد فاسی قدس سرہٗ جن کا ذکر سابقہ باب میں پہلے ہو چکا ہے اور درود میں یہ ایک سو سترہواں درود ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قطب عالم نے فرمایا کہ جس نے صبح و شام تین مرتبہ ہمیشہ ورد میں رکھا تو اسے اکثر سوتے۔ جاگتے، ظاہراً باطناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی رہے گی۔

تنتیسواں فائدہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنیکی کی بابت میں نے ایک مجموعہ میں (لکھا ہوا) دیکھا جس کی صورت یوں ہے کہ جو آدمی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۃ والضحیٰ اور پچیس مرتبہ الم نشرح پڑھے پھر سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا رہے۔ الخ

چونتیسواں فائدہ

الدمیری نے "حیاۃ الحیوان" میں شیخ شہاب الدین احمد البونی کی کتاب سر الاسرار کے حوالہ سے انسان پر کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن، نماز جمعہ کے بعد مکمل طہارت کے ساتھ ۲۵ بار کاغذ پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ لکھ کر اپنے پاس رکھ لے، اللہ اس کو عبادت کی طاقت اور برکت دے گا اور شیطانی وسوسہ اندازیوں سے محفوظ رکھے گا اور اگر ہمیشہ کے لیے سورج نکلتے وقت، محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہوئے اس کاغذ کو دیکھے تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کثرت

Marfat.com

سے دیدار ہوگا۔ یہ ایک لطیف راز ہے جسے آزمایا جا چکا ہے"۔ الخ۔

پنتیسواں فائدہ

ایک سو اکیسواں درود شریف ایک ہزار بار پڑھنا جو اس کتاب میں گذر چکا ہے، یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ قَدْرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ آخر تک خواب میں نبی علیہ السلام کے دیدار کے لیے مفید ہے۔ اس کے اور بھی فائدے ہیں جو وہیں ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

چھتیسواں فائدہ

عارف باللہ سیدی شیخ مصطفےٰ البکری نے حزب النووی پر لکھی گئی شرح کے آخر میں فرمایا۔ کہ اسم مبارک محمد کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی ہر رات بائیس بار اس کا ورد کرے۔ اسے کثرت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوگا۔

سینتیسواں فائدہ

اس کتاب کے آٹھویں باب میں ساتویں نمبر پر مذکور درود شریف جس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے:
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ .....
شیخ دیربی نے اپنے مجربات میں فرمایا۔ بعض نے کہا جو کوئی دس رات اس کو بلاناغہ پڑھے اور ہر رات سوتے وقت سو بار پڑھے اور کامل طہارت کے ساتھ قبلہ رُخ دائیں پہلو پر لیٹ جائے۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرے گا۔

اڑتیسواں فائدہ

جو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چاہے بلکہ اس سے بڑھ کر بیداری میں

Marfat.com

دیکھنا چاہے جیسا کہ بعض عارفین کے کلام سے معلوم ہوتا ہے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر عمل کرے اور جن اُمور سے آنجناب نے منع فرمایا ہے۔ان سے پرہیز کرے اور محبّت، شوق اور کثرتِ ذکر کے ساتھ ساتھ ہمیشہ آپ کی سُنّت پر کاربند رہے اور کثرت سے آپ پر درُود و سلام بھیجے اور ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن کا ذکر کرتا رہے۔اور اگر پہلے کبھی خواب میں آپ کی زیارت نصیب ہوئی ہے تو آپ کی صورت مُبارک کو ذہن میں حاضر رکھے اور اگر زیارت نصیب نہیں ہوئی تو اس شکل وشباہت کو ذہن میں حاضر رکھے جو شمائل نبویہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں کتب حدیث وسیرت میں مذکور ہیں اور اگر پہلے دیدار مُبارک ہو چکا ہے تو آپ کے حجرے مُبارک کو ذہن میں حاضر کرے۔گویا یہ سرکار کے حضور کھڑا ہے۔یہ بیان عنقریب سیّدی عبدالکریم جیلی کی کتاب الناموس الاعظم فی معرفۃ قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے آئے گی یا تم ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اقدس اور شان برتر کا تصور سامنے رکھ کر درود شریف پڑھو۔اگر تمہیں اس حضوری سے تکلیف ہوتی ہے پھر بھی کچھ ہی عرصہ تک تمہاری روح اس سے مانوس ہو جائے گی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے ہوں گے۔تم ان سے کلام وخطاب کرو گے۔سرکار تمہیں جواب دیں گے اور تم سے گفتگو وخطاب فرمائیں گے تمہیں ایک طرح سے صحابہ کا درجہ حاصل ہوگا۔ اور اللہ نے چاہا تو ان سے مل جاؤ گے۔

اُنتالیسواں فائدہ

خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے سترہ مرتبہ اللہ الصمد پڑھو اور سونے سے پہلے یہ دُعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ الَّذِیْ ھُوَ عَیْنُکَ لَا غَیْرُکَ اَنْ تُرِیَنِیْ وَجْہَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا ھُوَ عِنْدَکَ ۔

Marfat.com

ترجمہ :۔ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نوروں کے اس نور کے وسیلہ سے، جو تیرا عین ہے، غیر نہیں۔ کہ مجھے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اس صورت میں دکھائے، جیسے وہ تیرے حضور ہیں۔ الٰہی ایسا ہی کر دے۔

جو سونے سے پہلے اسے پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ جیسا کہ یہ بات مجھے گذشتہ سال ۱۳۱۷ھ میں شیخ عبدالکریم القادری۔ قادری۔ دمشقی نے، بیروت میں اس وقت بتائی۔ جب وہ حج بیت اللہ کے لیے جا رہے تھے۔ یہ نیک خاندان کے ایک نیک نوجوان ہیں۔ اللہ ان سے اور ان کے آباؤ اجداد سے مجھے بہرہ مند فرمائے۔ آمین۔

چالیسواں فائدہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کا نقش ہمیشہ اپنے پاس رکھنا بھی خواب میں زیارت نبوی کے لیے مفید ہے۔ جیسا کہ اس کو شہاب احمد المقری نے اپنی کتاب فتح المتعال فی مدح النعال میں ذکر کیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے "نقش نعلین شریفین کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے۔ جیسا کہ بعض آئمہ نے فرمایا، اور جس کی برکت کا تجربہ کیا گیا ہے کہ جو شخص اس کو ہمیشہ اپنے پاس رکھے وہ مخلوق میں کامل طور پر مقبول ہوگا اور لازمی طور پر یا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں کرے گا یا خواب میں" الخ میں کہتا ہوں کتاب مذکور سے میں نے نقش نعلین مبارک نکال کر چھپوایا ہے۔ اور میں نے اس کے خواص و فوائد کا خلاصہ نکال کر اس نقش کے اردگرد شائع کروا دیئے ہیں۔ اس قطعہ کا طول و عرض تقریباً تین ہاتھ ہے۔ یہ بہت نفیس طبع ہوا ہے اور لوگ برکت حاصل کرنے کے لیے اسے گھروں میں آویزاں کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان فوائد کو اس کتاب میں بھی مختصراً ذکر کر دوں تاکہ محفوظ ہو جائیں۔ اس نقش کے اوپر یہ عبارت ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ بات صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین چمڑے کے تلوے پر چمڑے کے تسمے لگے تھے جن پر بال نہ تھے تسمے دو تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تسمہ

Marfat.com

پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان رکھتے تھے اور دوسرا تسمہ درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی (چھنگلی کے ساتھ والی) اور پاؤں کی پشت پر آکر یہ تسمے مل جاتے تھے یہی شراک کہلاتے تھے۔ اور یہ تسمے دوہرے تھے اور گائے کے چمڑے کے تھے۔ کسی قدر ٹیڑھے، زبان کی طرح پچھلی طرف بھی باندھنے کے لیے تسمہ ہوتا تھا۔ کچھ حفاظ نے کہا زرد رنگ کے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے بھی پہنے ہیں۔ ان پر مسح کیا کرتے تھے اور بعض نے تصریح کی ہے کہ نقش مبارک دائیں نعل مبارک کا ہے۔

Marfat.com

تنبیہ

قدیمی کتابوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام مبارک تھا "صاحب النعلین" کیونکہ جوتے پہننا عربوں کی عادت تھی۔ آپ کے دو نعلین اور آٹھ موزے تھے۔ آپ جوتوں میں بھی چلے ہیں اور تواضع و انکساری کے طور پر ننگے پاؤں بھی۔ خصوصاً عبادات کے لیے آپ نے جوتوں سمیت (اکثر) نماز ادا فرمائی ہے وہ دونوں پاک ہوتے تھے۔ کئی بار ان کو بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے اٹھا لیتے۔ بسا اوقات آپ کے خادم ابن مسعود اتارنے کے وقت آپ کے نعلین شریفین اپنے ہاتھوں سے اٹھا لیتے۔ اور پہنتے وقت سامنے رکھ دیتے۔ پہنتے وقت دایاں جوتا مبارک پہلے پہنتے اور اتارتے وقت بایاں پہلے اتارتے۔ ابن الجوزی نے کہا جو ہمیشہ دائیں ہاتھ سے شروع کرے وہ سے محفوظ رہے گا۔ ایک اور بزرگ نے کہا جو سورۃ الممتحنہ لکھ کر اس شخص کو پانی میں حل کر کے پلائی جائے۔ اللہ کے حکم سے صحت یاب ہوگا۔

مسئلہ

درختوں اور دیگر اشیا کی تصویر بنانا، مثلاً نقش نعل شریف جائز ہے۔ رہ گئی انسان یا حیوان کی تصویر، جب کہ اس کی اہانت نہ ہو حرام ہے۔ (البتہ ضروری اور مفید تصویر بنانا، جس سے انسان و شرعی خرابی لازم نہ آتی ہو، نیک مقاصد کے لیے جائز ہے۔ خلاصہ یہ کہ نیک و بد مقاصد کے لحاظ سے جائز و ناجائز کا حکم معلوم ہوگا۔ مترجم)

فوائد

قسطلانی نے المواہب اللدنیہ اور المقری نے فتح المتعال میں علماء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس نقشہ نعلین مبارک کا جو تجزیہ کیا گیا ہے، اس میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی اسے برکت کے لیے اپنے

Marfat.com

پاس رکھے اسے باغیوں کی بغاوت، دشمنوں کے غلبہ۔ ہر سرکش شیطان اور ہر حاسد کی نظر سے حفاظ
ملے گی۔ اگر حاملہ عورت اسے اپنے دائیں بازو سے باندھے، چلنے میں تکلیف تھی تو اللہ کی قدرت و
سے آسانی ہو گی۔ یہ نظر بد اور جادو سے امان ہے۔ جو اس پر ہمیشہ کاربند رہے۔ اسے مخلوق میں
مکمل قبولیت حاصل ہو گی۔ اسے ضروری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت نصیب ہو
اور خواب میں سرکار کی زیارت سے بہرہ ور ہو گا۔ جس لشکر میں یہ ہو، اسے شکست نہ ہو گی۔ جس قافلہ میں
ہو لوٹا نہ جائے۔ جس کشتی میں ہو غرق نہ ہو۔ جس گھر میں ہو جل نہ سکے جس سامان میں ہو چوری نہ ہو۔ ا
اس نعلین والے (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جس حاجت میں توسل کیا جائے پوری ہو تنگی دور ہو بیما
سے شفا ہو۔ بشرطیکہ ایمان مضبوط ہو۔

نقش نعلین کے نیچے لکھی ہوئی عبارت یہ ہے: "مرتب کا کہنا ہے کہ یہ نقشہ، نبی صلی اللہ علیہ و
کے نقوش نعلین میں سے صحیح تر ہے جو کیمرے کی مدد سے لیا گیا ہے، اور یہ صحیح تر نقش اس نقش کے
مطابق ہے، جسے میں نے علامہ احمد المقری کی کتاب فتح المتعال فی مدح النعال سے لیا ہے جو کافی
ضخیم جلد میں ہے اگرچہ یہ کتاب نایاب ہے مگر مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کے تین صحیح ترین نسخے عطا فرمائے
ہیں۔ ایک اس نسخے سے نقل کیا گیا ہے جس پر مصنف کے دستخط ہیں۔ میں نے یہ نقشہ تینوں میں ملتا جلتا
دیکھا ہے۔ اور یہی وہ نقشہ ہے جسے چھ نقشوں میں سے منتخب کیا گیا ہے۔ فرمایا اسی پر اعتماد ہے۔
ابن العربی۔ ابن عساکر۔ ابن سرزوق۔ الفارقی سیوطی۔ بخاری۔ ثنائی اور ایک سے زائد سے والمقری
نے ان سب کے ثبوت و اسناد بھی ذکر کیے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نعل مبارک سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، پھر وہ برابر ایک سے دوسری نسل تک پہنچتا رہا۔ پھر اسی کی نقول تیار ہوتی
رہیں یہاں تک کہ مشائخ نے اسے کتابوں کے اوراق پر منتقل کر دیا اور اس کے ثبوت میں سندیں ذکر کیں
یہاں تک کہ اس سلسلہ میں بعض حضرات نے کتابیں لکھیں۔ ان میں سے ابوالیمن بن عساکر ہیں جنہوں نے
اسے اپنی کتاب میں نقل کیا۔ پھر ان کی کتاب سندوں کے ساتھ روایت کی گئی اور حفظ کی جانے لگی
یہاں تک کہ المقری تک پہنچی، انہوں نے ابن عساکر کے معتمد علیہ نسخہ سے اپنی کتاب فتح المتعال میں اسے

Marfat.com

ں کیا۔ اس نسخہ پر علماء وحفاظ مثلاً السیوطی ۔السخاوی اور الدیلمی رحمہم اللہ کی دستی تحریریں
ں۔ میں نے اسے فتح المتعال سے تمام فوائد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

خاتمہ

المناوی اور القاری نے شرح شمائل میں ابن العربی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ جوتی نبیوں کا لباس
ہے۔ لوگوں نے دوسری قسم کے جوتے صرف اس لیے استعمال کرنے شروع کر دیئے کہ ان کے علاقوں
ں کیچڑ تھا۔ میں نے یہ گفتگو اپنے اس قول پر ختم کر دی۔

إِنِّي خَدَمْتُ مِثَالَ نَعْلِ الْمُصْطَفٰى
لِأَعِيشَ فِي الدَّارَيْنِ تَحْتَ ظِلَالِهَا
سَعَدَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِخِدْمَةِ نَعْلِهِ وَأَنَا السَّعِيدُ بِخِدْمَتِي لِمِثَالِهَا

"میں نے نعل مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال (نقشہ) کی خدمت کی۔ تاکہ دونوں جہانوں میں
اس کے زیر سایہ زندہ رہوں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے (مبارک)
کی خدمت سے خوش قسمت ہو گئے اور میں اس کے نقشہ کی خدمت سے خوش بخت ہوئی"

میں نے مثال نعلین کی شان میں اور اشعار بھی کہے ہیں۔ جس کو میں اس میں شامل کرنا چاہتا
تھا۔ پھر میں نے اسے اس اضافہ سے الگ رکھنے کو ترجیح دی۔

مِثَالٌ حَكَى نَعْلًا لِأَفْضَلِ مُرْسَلٍ تَمَثَّلَتْ مُقَامَ التُّرْبِ مِنْهُ الْفَرَائِدُ
ضَرَائِرُهَا السَّبْعُ كُلُّهَا غَيَارَى وَتِيجَانُ الْمُلُوكِ حَوَاسِدُ

"جس نقشہ نے، افضل الرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جوتے کا بیان کیا۔ اس کی وجہ سے ناقص
زمین کی مٹی مکمل ہو گئی۔ تمام ساتویں آسمان اس کی غیرت مند سوکنیں ہیں۔ اور بادشاہوں کے تاج
اس پر رشک کرتے ہیں"

میں نے یہ بھی عرض کیا ہے۔

Marfat.com

عَلٰی رَأْسِ ھٰذَا الْکَوْنِ نَعْلُ مُحَمَّدٍ عَلَتْ فَجَمِیْعُ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ

اس کائنات کے سر پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نعل (جوتا مبارک) بلند ہوا پس تمام مخلوق اس کے زیر سایہ ہے۔"

لَدَی الطُّوْرِ مُوْسٰی نُوْدِیَ اِخْلَعْ وَاَجْتَدٖ عَلَی الْعَرْشِ لَمْ یُؤْذَنْ بِخَلْعٍ بِعَالِہٖ

"(کوہِ) طور کے پاس موسیٰ کو آواز دی گئی کہ (جوتا) اتار دیجیے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر اپنے جوتے اتارنے کا حکم نہ دیا گیا۔"

میں نے یہ بھی عرض کیا ہے۔

مِثَالٌ لِنَعْلِ الْمُصْطَفٰی مَالَہٗ مِثْلٌ

لِرُوْحِیْ بِہٖ رَاحٌ، لِعَیْنِیْ بِہٖ کُحْلٌ

"یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جوتے کا نقش ہے، جس کی کوئی مثل نہیں۔ میری روح کو اسی سے راحت اور میری آنکھ کے لیے یہی سرمہ ہے۔"

فَاَکْرِمْ بِہٖ بِمِثَالِ نَعْلٍ کَرِیْمَۃٍ تَھَافَتُ کُلُّ رَأْسٍ وَدَّ لَوْ اَنَّہٗ رِجْلٌ

"سو یہ قابلِ تعظیم جوتے کا، کتنا قابلِ احترام نقش ہے، کہ ہر سر کی تمنا ہے، کاش وہ اس جوتے کا پاؤں ہوتا۔"

میں نے یہ بھی عرض کیا ہے۔

وَلَمَّا رَأَیْتُ الدَّھْرَ قَدْ حَارَبَ الْوَرٰی جَعَلْتُ لِنَفْسِیْ نَعْلَ سَیِّدِہٖ حِصْنًا

"اور جب میں نے زمانے کو ساری دنیا سے لڑتے دیکھا، تو اپنے لیے سید کائنات کے جوتے کو بچاؤ کا قلعہ بنا لیا۔"

تَحَصَّنْتُ مِنْہُ فِیْ بَدِیْعِ مِثَالِھَا بِسُوْرٍ مَنِیْعٍ نِلْتُ فِیْ ظِلِّہٖ اَمْنًا

"میں اس عجیب و غریب نقش نعلین کے ذریعے ایک ایسی مضبوط دیوار کی اوٹ میں قلعہ بند ہو گیا جس کے سائے تلے میں امن حاصل کر لیا۔"

Marfat.com

دسواں باب

نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے فوائد وثمرات کے بیان میں

میرا خیال تھا کہ اس باب کو ان فوائد کے ذکر سے شروع کروں، جنہیں علامہ شمس الدین ابن القیم نے اپنی کتاب "جلاء الافہام فی فضل الصلاۃ والسلام علیٰ محمد خیر الانام" میں بیان کیا ہے۔ اور جو سب کے سب یا ان میں سے بڑے بڑے ان احادیث میں آچکے ہیں جن کو مختصر طور پر باب دوم میں ذکر کر آیا ہوں لہٰذا یہاں ان کے تکرار کی ضرورت نہیں۔ ان کا ذکر اس کتاب کے علاوہ مسالک الحنفاء اور الدر المنضود وغیرہ میں بھی ہوا ہے۔ میں نے جلاء الافہام کے فوائد ذکر کرتے وقت، ان پر کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ (درود وسلام کا)

پہلا فائدہ اللہ کے حکم پر عمل۔

دوسرا فائدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلاۃ میں موافقت اگرچہ دونوں کے مفہوم میں فرق ہے۔ ہماری صلوۃ آپ پر دعا اور سوال ہے اور اللہ کی آپ پر صلوۃ، ثنا و تشریف ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

تیسرا فائدہ اس میں اللہ کے فرشتوں کی موافقت۔

چوتھا فائدہ درود شریف پڑھنے والے کے لیے اللہ کے دس درودوں کا حاصل ہونا۔

پانچواں فائدہ اس کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

چھٹا فائدہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

ساتواں فائدہ اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔

آٹھواں فائدہ جب دعا سے پہلے درود شریف پڑھے تو قبولِ دعا کی امید ہوتی ہے۔ پس درود

Marfat.com

شریف، پروردگارِ عالم کے حضورؐ دُعا کو پہنچانے والا ہے۔

نواں جب اس کو سوال وسیلہ کے ساتھ ملائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کا سبب ہے۔ یا سوال وسیلہ سے الگ بھی پڑھے۔ جیسا کہ اس بارے میں کی روایت گزر چکی ہے۔

دسواں گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے جیسا کہ گذرا۔

گیارہواں یہ اللہ کے بندے کے لیے ہر غم سے کفایت ہے۔

الدر المنضود میں فرمایا: ترمذی نے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہٗ سے روایت نقل کی کہ جب دو تہائی رات گذر جاتی تو آپ اُٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے لوگو! اللہ کا ذکر کرو۔ اللہ کا ذکر کرو۔ کپکپانے والی آگئی۔ اس کے پیچھے، پیچھے آنے والی آگئی۔ موت اپنی تمام سختیوں کے ساتھ آگئی۔ موت اپنی سختیوں کے ساتھ آگئی۔ موت اپنی سختیوں کے ساتھ آگئی۔ ابی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں آپ پر بہت درُود شریف پڑھتا ہوں، پس (فرائض وضروریات بشریہ کی ادائیگی کے بعد کتنا وقت آپ پر درُود بھیجا کروں؟ فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے کہا چوتھا مسئلہ؟ فرمایا جو تمہاری مرضی؟ اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا وقت؟ فرمایا جو چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی؟ فرمایا جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، میں تمام وقت درود وسلام کے لیے وقف کرتا ہوں۔ فرمایا تو یہ تیرے غم دُور کرنے کے لیے کافی ہے، اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" حاکم نے مستدرک میں کہا اس کی سند صحیح ہے۔" ایک روایت میں ہے، جب چوتھائی رات گذر جائے۔" دوسری میں ہے وہ رات کے تیسرے حصے میں نکلا کرتے تھے۔" ایک روایت میں بہت درُود پڑھتا ہوں کی جگہ میں آپ پر درُود پڑھتا ہوں" کے الفاظ آئے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں اپنے دور میں، درود شریف کے لیے اتنا وقت مقرر کرتا ہوں: پوری حدیث۔" امام احمد۔ ابن ابی عاصم اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ ایک

Marfat.com

شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ فرمائیں کہ اگر میں تمام وقت آپ پر درود وسلام پڑھنے میں صرف کر دوں؟ فرمایا تو پھر اللہ تبارک تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت کے غم والم سے بچائے گا۔ بیہقی نے یہی روایت عمدہ سند کے ساتھ روایت کی ہے مگر اس میں ارسال (راوی چھوٹ گیا) ہے۔ ایک اور روایت میں ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے وظیفہ کے وقت کا تیسرا حصہ آپ پر درود شریف بھیجوں گا۔ فرمایا ہاں اگر چاہو۔ عرض کیا دو تہائی وقت۔ فرمایا ہاں۔ عرض کیا تمام وقت درود شریف کے لیے۔ فرمایا اللہ تمہارے دنیا و آخرت کے غم دور فرمائے گا۔" اس روایت کے دو راوی ایسے ہیں جن کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔ لیکن ہیثمی نے منذری کی طرح اسے حسن قرار دیا ہے کیونکہ اس کے شواہد موجود ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے، میں اپنا آدھا ورد آپ کی (بلندیٔ درجات) دعا کے لیے مقرر کرتا ہوں۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ کہا، حضور! میں تمام وظیفہ آپ کے لیے دعا قرار دیتا ہوں۔ فرمایا جب تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا و آخرت کے تفکرات کے ازالہ کا اسے سبب بنا دے گا۔ ایک اور روایت میں ہے "میرے رب کے ہاں سے ایک آنے والا میرے پاس آیا۔ اس نے کہا جو بندہ آپ پر ایک بار درود بھیجے گا، اللہ اس پر اس کے بدلے دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! میں آدھی دعا آپ کے لیے مانگوں گا۔ فرمایا جیسے چاہو۔ اس نے کہا دو تہائی، فرمایا جیسے چاہو۔ اس نے کہا میں تمام دعا آپ کے لیے مانگوں گا۔ فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے صدقے تیرے دنیا و آخرت کے غم دور فرمائے گا۔ اس روایت سے خواہ مرسل قرار دی جائے یا منفصل: یہ بات صراحۃً معلوم ہو گئی کہ گذشتہ احادیث میں لفظ صلوٰۃ کا معنیٰ دعا ہے۔ لہٰذا کسی اور تاویل کی ضرورت نہیں مطلب یہ کہ میں بہت دعا مانگتا ہوں، پس اس میں آپ کے درود شریف کے لیے کتنا وقت صرف کروں؟ یعنی مجھے جو وقت میسر ہے میں اس میں اپنے لیے دعا مانگتا ہوں۔ پس اس میں سے آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کے لیے کتنا وقت صرف کروں؟ سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے وقت مقرر کرنا مناسب نہ سمجھا۔ تاکہ اس پر اضافہ کا دروازہ بند نہ ہو جائے۔ پس آپ برابر اسے اختیار دیتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ اضافہ کی ترغیب بھی

Marfat.com

دیتے رہے۔ یہاں تک کہ اس نے کہا۔ میں تمام وقت آپ پر درود شریف پڑھتا رہوں گا۔ یعنی جتنا وقت میں اپنے لیے دعائیں مانگتا ہوں، وہ تمام وقت بھی آپ کے لیے دُعائیں مانگتا رہوں گا۔ تو آپ نے فرمایا یہ تیرے غم کے ازالہ کے لیے کافی رہے گا۔ یعنی دنیا و آخرت کی ہر فکر سے تمہیں نجات مل جائے گی۔ کیونکہ یہ اللہ کے ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو شامل ہے۔ یہ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لیے دُعا کرنے کا اشارہ ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ کہ "میرے ذکر نے جس کو مانگنے سے بے خبر رکھا۔ میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں"۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کو اپنی سب سے بڑی عبادت سمجھتا ہے، اللہ اسے دنیا و آخرت کے تفکرات سے آزاد کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔ فرمایا گیا ہے کہ حقیقی صلاۃ مراد ہے۔ یعنی اس کا ثواب۔ یا اس کے ثواب جیسا ثواب۔ لیکن مذکورہ بالا روایت اس کا رد کرتی ہے۔

قرأت کے بعد دُعا

کہا گیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑی دلیل ہے ان لوگوں کے لیے جو قرآن پڑھ کر یہ کہتے ہیں کہ میں اس کا ثواب اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایصال کرتا ہوں، کیونکہ صحابی نے کہا تھا، میں اپنا تمام درود و وظیفہ آپ کے لیے وقف کرتا ہوں"۔ تو آپ نے فرمایا، پھر یہ تیرے غم کے ازالہ کے لیے کافی ہوگا"۔ رہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ و مقام کی ترقی کے لیے دعا مانگنا، سو بعض متاخرین نے اس کا انکار کیا ہے۔ میں نے اپنے فتاوٰی میں اس کے طویل و مختصر، دو خوب خوب رد کیے ہیں۔ اور میں نے واضح کیا ہے کہ محققین نے اس کی مخالفت کی ہے۔ بلکہ امام مذہب النووی نے اسے اپنی کتابوں کے خطبوں میں استعمال کیا ہے۔ مثلاً الروضہ۔ المنہاج۔ شرح مسلم۔ نبی علیہ السلام کی بزرگی اگرچہ کامل تھی لیکن وہ زیادہ کمال قبول کرتی ہے کیونکہ آپ قربِ بارگاہ میں ہمیشہ ترقی کرتے رہتے ہیں۔ پس آپ کی ترقی کی کوئی حد نہیں۔ اور جو چیز زیادتی قبول کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے حصول کی دعا کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں۔ اور میں اس کے ثواب کی

Marfat.com

مثل سرکار کی خدمت پیش کرتا ہوں، اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف میں اضافہ ہوتا ہے۔ کہ اس ثواب کے مثل کے حصول کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا مانگی جا رہی ہے اور اس کے حصول سے آپ کا شرف بڑھے گا۔ اس لیے کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس کا حصول کمال ہے۔ پس جب یہ شرف سرکار کے اصل شرف سے ملے گا۔ تو اس میں مزید کمال پیدا کرے گا اور وہ ترقی آئے گی جو پہلے حاصل نہ تھی۔ یونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کے بارے میں بھی ہم کہیں گے کہ اس سے سرکار کو وہ زائد کمال و ترقی حاصل ہوتی ہے جو اس سے پہلے آپ کو حاصل نہ تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ گفتگو حضرت ابی کے علاوہ اور بزرگوں سے بھی ہوئی ہے اور وہ بزرگ ہیں ایوب بن بشیر کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ میں نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ اپنا تمام تر وظیفہ آپ کے لیے دعا مانگنا ہی رکھوں گا" الحدیث۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو ان دونوں کا آپ کے لیے مانگنا صحیح ہے اس میں کوئی مانع نہیں" الخ۔ ابن حجر کا کلام ختم ہوا۔

بارہواں۔ درود شریف، قیامت کے دن بندے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہونے کا سبب ہے۔ اس بارے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث گزر چکی ہے۔

تیرہواں۔ غریب آدمی کے لیے درود شریف صدقہ دینے کے قائم مقام ہے۔

چودہواں۔ درود شریف حاجت روائی کا سبب ہے۔

پندرہواں۔ درود شریف پڑھنا پڑھنے والے کے لیے اللہ اور اس کے فرشتوں کے درود کے حصول کا سبب ہے۔

سولہواں۔ درود شریف پڑھنے والے کی صفائی و پاکیزگی کا سبب ہے۔

سترہواں۔ درود شریف۔ بندے کے لیے مرنے سے پہلے جنت کی خوشخبری کا سبب ہے۔ یہ بات حافظ ابو موسیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے اور اس سلسلہ میں ایک حدیث نقل کی ہے۔

اٹھارہواں یہ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا سبب ہے یہ بات ابو موسیٰ نے ذکر کی۔ اور اس پر ایک حدیث بھی نقل کی۔

Marfat.com

انیسوں اس کے سبب نبی صلے اللہ علیہ وسلم، درود وسلام پڑھنے والے پر، جواباً درود وسلام بھیجتے ہیں۔

بیسواں اس کے سبب آدمی بھولی بسری باتیں یاد کر لیتا ہے جیسا کہ گزرا۔

اکیسواں یہ مجلس کی خوشی کا سبب ہے۔ اور یہ کہ اہل مجلس پر قیامت تک حسرت وافسوس کا اثر نہ ہوگا۔

بائیسواں یہ غریبی ومُفلسی کے ازالہ کا سبب ہے۔ جیسا کہ گزرا۔

تئیسواں جب درود شریف پڑھنے والا، سرکار کے ذکر کے ساتھ دُرود پڑھتا ہے بخیل کا نام اس سے ختم ہو جاتا ہے۔

چوبیسواں درود شریف اپنے پڑھنے والے کو جنت کی راہ پر ڈال دیتا ہے اور نہ پڑھنے والے کو جنت کی راہ سے ہٹا دیتا ہے۔

پچیسواں دُرود شریف مجلس کو اس بدبُو اور نحوست سے بچا لیتا ہے۔ جو اللہ ورسُول کے ذکر نہ کرنے، اللہ کی حمد وثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام نہ بھیجنے کی وجہ سے کسی مجلس پر آتی ہے۔

چھبیسواں یہ اس کلام کے خاتمے کا سبب ہے جس کی ابتدا اللہ کی حمد وثنا اور اس کے رسول پر درود وسلام سے کی گئی۔

ستائیسواں یہ پُلصراط پر بندے کی روشنی میں اضافے کا سبب ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث ہے جسے ابو مُوسیٰ نے ذکر کیا۔

اٹھائیسواں اس سے انسان درشتی وجفا سے نکل جاتا ہے۔

انتیسواں اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ درود وسلام پڑھنے والے کا ذکرِ خیر، اہل زمین و آسمان میں پھیلا دیتا ہے۔ اس لیے کہ درُود پڑھنے والا، اللہ تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے رسول مقدس کی ثنا کرے۔ آپ کو شرف وجزا سے نوازے۔ اور جزا بھی عمل کی جنس سے

Marfat.com

ہے، پس لامحالہ درُود شریف پڑھنے والے کو اس کا حصہ ملے گا۔

تیسواں یہ درود شریف پڑھنے والے کی ذات، عمل، عمر اور اس کی بھلائی کے اسباب، میں برکت کا سبب ہے۔ کیونکہ درُود پڑھنے والا اپنے رب سے یہ دعا کرتا ہے کہ وہ سرکار پر اور آپ کی آل پر برکت نازل فرمائے۔ اور یہ دُعا قبول ہے اور اس کی جزا بھی ایسی ہی ہے۔

اکتیسواں یہ اللہ کی رحمت کے حصول کا سبب ہے۔ کیونکہ یا تو رحمت بھی درُود ہے۔ جیسا کہ ایک جماعت نے کہا یا اس کے لوازم میں سے ہے جیسا قول صحیح ہے۔ پس ضروری ہے کہ درُود پڑھنے والا بھی اسے پائے۔

بتیسواں یہ سبب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دائمی محبّت اور اس میں دو چند اضافے کا۔

اور یہ ایمان کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ آدمی جُوں جُوں محبُوب کا کثرت سے ذکر کرتا ہے اور دل میں اس کی ذات محاسن اور محبّت پیدا کرنے والی خوبیوں کو حاضر کرتا ہے، اس کی محبّت بڑھتی ہے۔ شوق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اس کے تمام دل پر اس کا تسلط ہو جاتا ہے، اور جب اس کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے اور اس کی ذات اور اس کے محاسن کو دل سے نکال دیتا ہے، اس کے دل میں محبُوب کی محبّت کم ہو جاتی ہے اور محب کی آنکھ میں محبُوب کے دیدار سے بڑھ کر کوئی شے لذیذ اور اس کے دل کے لیے یاد محبُوب اور اس کے محاسن کے ذکر سے بڑھ کر کوئی باعث قرار نہیں۔ جب یہ چیز اس کے دل میں جم جائے گی تو زبان پر محبُوب کی مدح وثنا اور اس کی خوبیوں کا تذکرہ جاری رہے گا۔ اور اس کی کمی وبیشی اس کے دل میں محبت کی کمی وبیشی سے ہوتی رہے گی۔ جو اس کے گواہ ہیں۔ اسی لیے کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

عَجِبْتُ لِمَنْ يَّقُوْلُ ذَكَرْتُ حُبِّيْ
وَهَلْ اَنْسٰى فَاَذْكُرُ مَا نَسِيْتُ

Marfat.com

"مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ میں نے اپنے محبوب کا ذکر کیا۔ کیا میں بھول جاتا ہوں کہ بھولی بات کو یاد کرتا ہوں"

پس اس آدمی نے اس آدمی پر تعجب کیا جو کہتا ہے، میں نے اپنے محبوب کو یاد کیا کیونکہ یاد تو بھولنے کے بعد کیا جاتا ہے اور اگر اس کی محبت کامل ہوتی تو ہرگز اپنے محبوب کو بھلاتا۔

ایک اور شاعر کہتا ہے۔

أُرِيْدُ لِأَنْسٰى ذِكْرَهَا فَكَأَنَّمَا ۔۔۔ تَمَثَّلُ لِيْ لَيْلٰى لِكُلِّ سَبِيْلِ

میں محبوبہ کی یاد بھلانا چاہتا ہوں تو گویا لیلیٰ کی صورت ہر راستے میں میرے سامنے ظاہر ہوتی ہے۔

سو اس شاعر نے اپنی حالت بتائی، کہ محبوبہ سے اس کی محبت، اسے بھلانے میں رکاوٹ ہے۔

ایک اور شاعر نے کہا ہے۔

يُرَادُ عَنِ الْقَلْبِ نِسْيَانُكُمْ ۔۔۔ وَتَأْبَى الطِّبَاعُ عَلَى النَّاقِلِ

ترجمہ: دل سے تمہارے بھلا دینے کے ارادے کیے جاتے ہیں۔ لیکن طبیعت نقل کرنے والے کی بات نہیں مانتی"

شاعر نے بتایا کہ دوستوں کی محبت اور یاد اس کی طبیعت بن چکی ہے۔ اب جو اس کے خلاف ارادہ کرے طبیعت اس سے انکاری ہے اور مثل مشہور ہے جو کسی سے محبت کرتا ہے۔ اس کا ذکر بکثرت سے کرتا ہے، اور اس بارگاہِ معظم میں حق تو یہ ہے۔

جو شاعر حضرت حسان رضؓ نے فرمایا۔ ؎

لَوْ شُقَّ عَنْ قَلْبِيْ يُرٰى ضَمْنُهُ ۔۔۔ ذِكْرُكَ وَالتَّوْحِيْدُ فِيْ سَطْرِ

اگر میرا دل چیرا جائے تو اس کے اندر تیری یاد اور، اللہ کی توحید، ایک ہی سطر میں نظر آئے گی"

سو یہ ہے مومن کا دل جس میں اللہ کی توحید اور اس کے رسول کا ذکر لکھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

جو نہ مٹ سکیں نہ زائل ہو سکیں۔ جب کسی چیز کا کثرت سے ذکر کرنا اس کی دائمی محبت کا سبب ہے۔ اور ذکر نہ کرنا محبت کے خاتمہ یا کمزوری کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہی حق ہے کہ بندے اس سے انتہائی محبت کریں اور اس کی عبادت و تعظیم کریں بلکہ وہ شرک جو بخشا نہیں جائے گا وہ بھی یہی ہے۔ کہ تو محبت و تعظیم میں کسی اور کو شریک کرے اور کسی مخلوق کی اس طرح تعظیم و محبت کرے جیسے اللہ کو تعظیم و محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۔

ترجمہ: کچھ لوگ وہ ہیں اللہ کے سوا دوسرے شریکوں کو اختیار کر لیتے ہیں ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ کی محبت"

اور مومن کو ہر چیز سے بڑھ کر اللہ کی محبت ہوتی ہے جبکہ جہنمی جہنم میں کہیں گے۔

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

ترجمہ: بخدا ہمیں کھلی گمراہی میں تھے جب تمہیں پروردگار جہاں کے ساتھ برابر کرتے تھے"

اور معلوم ہے کہ مشرکین نے معبودان باطلہ کو اللہ کے ساتھ محبت، الوہیت و عبادت میں ہی برابر کر رکھا تھا۔ ورنہ ان میں سے کسی نے کبھی یہ تو نہیں کہا تھا کہ بت یا باقی شریک اللہ بھی رب العالمین کے ساتھ، صفات و افعال، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے بندوں کے پیدا کرنے میں برابر ہیں ان کا برابر ٹھہرانا تو صرف محبت و عبادت میں تھا۔ مقصد یہ کہ جب دائمی ذکر، دائمی محبت کا سبب ہے۔ اور اللہ جل سبحانہ کامل محبت، عبودیت، اور تعظیم و اجلال کا سب سے بڑھ کر مستحق ہے تو اس کا ذکر بندے کے لیے سب سے زائد نفع بخش ہوگا۔ اور اس کا حقیقی دشمن وہ ہوگا۔ جو اسے رب کے ذکر اور اس کی بندگی سے منع کرے۔ اور اسی لیے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کثرت سے اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس کو سبب فلاح قرار دیا ہے۔ فرمایا :۔

Marfat.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! تمہاری مال تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل کر دے، اور جو ایسا کریں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جن کو غذا دی گئی وہ آگے نکل گئے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! غذا کن کو دی گئی؟ وہ اللہ کا بہت ذکر کرنے والے اور والیاں۔"

ترمذی میں حضرت ابو دلؤ د رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا میں تم کو سب سے بہتر اور تمہارے بادشاہ (اللہ) کے ہاں پاکیزہ تر اور تمہارے درجے بلند تر کرنے والا اور سونا چاندی خرچ کرنے سے نیک تر۔ اور اس سے بہتر کہ تم اس سے لڑو۔ تم ان کی اور وہ تمہاری گردنیں ماریں، صحابہ کرام نے کہا ہاں یا رسول اللہ! بتلائیں۔ فرمایا، "اللہ کا ذکر" موطا میں یہ حدیث ابو درداء پر موقوف ہے۔

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا آدمی نے اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی ایسا عمل نہیں کیا، جس سے عذابِ خداوندی سے بچنے کی اُمید کی جا سکے۔ اور ذکرِ رسول، ذکرِ خدا کے تابع ہے۔ مقصد یہ کہ دائمی ذکر، دائمی محبت کا سبب ہے۔ پس ذکر کرنا دل کے لیے ایسے ہے جیسے کھیتی کے لیے پانی۔ اور جیسے مچھلی کے لیے پانی۔ کہ اس کی زندگی اس کے بغیر نہیں۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ اللہ کا ذکر کرنا اس کے ناموں سے، اس کی صفات سے، اس کی تعریف کرنا، دوم اس کی تسبیح۔ تحمید۔ تہلیل اور تمجید کرنا، متاخرین کے نزدیک زیادہ تر لفظ ذکر کا استعمال انہی تین معنوں میں ہوتا ہے۔ اس کے احکام کا ذکر۔ اس کے اوامر و نواہی کا ذکر۔ یہ عالم کا ذکر ہے۔ اور اس افضل ترین ذکر اس کے کلام کا ذکر ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ

ترجمہ: جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا اس کی روزی تنگ ہو جائے گی اور اس

Marfat.com

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى۔ کو قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

یہاں اللہ نے اپنا وہ کلام ذکر فرمایا ہے جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمایا ہے صلے اللہ علیہ وسلم۔

اور فرمایا ہ

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ ترجمہ: جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ

بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ کے ذکر سے مطمئن ہو گئے: سنو اللہ کے

تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ ذکر سے ہی دل مطمئن ہو سکتے ہیں"

اور اس کے ذکر میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے دعا۔ استغفار اور اس کی طرف گڑگڑائے۔ یہ اس کے ذکر کی پانچ قسمیں ہیں۔

تینتیسواں فائدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا امتی کا اپنے نبی سے محبت کا سبب ہے۔ اور جب درود پڑھنے والے کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا سبب ہے تو اسی طرح یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درود پڑھنے والے سے محبت کا سبب ہوگا۔ کہ سچی محبت کے بدلے محبت ہی ہوتی ہے۔

چونتیسواں فائدہ یہ بندے کی ہدایت اور اس کے دل کی زندگی کا سبب ہے کیونکہ جوں جوں بندہ کثرت سے آپ کا ذکر کرتا اور آپ پر درود وسلام بھیجتا ہے۔ آپ کی محبت اس کے دل پر قبضہ کر لیتی ہے اور اس کے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف کوئی چیز نہیں رہتی اور جو کچھ آپ لائے اس میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ بلکہ آپ کی لائی ہوئی ہدایت اس کے دل پر نقش ہو جاتی ہے۔ احوال کے ادلنے بدلنے سے وہ اس تحریر کو پڑھتا رہتا ہے۔ ہدایت، کامیابی اور طرح طرح کے علوم اس سے حاصل کرتا ہے۔ جوں جوں اس میں بصیرت، قوت اور معرفت بڑھتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا درود وسلام بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اسی اہلِ علم، جو آپ کی سنت و ہدایت کے عارف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں، ان کا درود وسلام ان عوام کے درود وسلام سے مختلف ہوتا ہے، جنہوں

Marfat.com

نے درود وسلام میں محض اپنے اعضا کو استعمال کیا اور آوازیں بلند کیں۔ رہ گئے آپ کے پیروکار جو آپ کی سُنّت کو پہچاننے والے اور آپ کی لائی ہوئی تعلیمات کو جاننے والے ہیں۔ سو آپ پر ان کا درود و سلام کچھ اور ہی نوعیت کا ہے تو جُوں جُوں آپ کی لائی ہُوئی تعلیمات کا ان کو زیادہ علم ہوتا جاتا ہے۔ ان کی آپ سے محبّت بڑھتی جاتی ہے اور آپ پر جو اللہ کی طرف سے دُرود وسلام مطلوب و مقصود ہے اس کی حقیقت بھی ان کی سمجھ میں آجاتی ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ جُوں جُوں بندے کو اس کی زیادہ سے زیادہ حقیقی معرفت حاصل ہوتی ہے وہ اس کا زیادہ تابع فرمان اور اس سے زیادہ محبّت کرتا ہے، اس کا ذکر غافلوں کے ذکر سے مختلف ہوتا ہے۔ جو کھیل کُود میں مصروف رہتے ہیں۔ جو شخص اپنے اس محبوب کا ذکر کرتا ہے۔ جس کی محبّت اس کے تمام دل پر مُسلّط ہے۔ وہ اس کی مدح و ثنا کرتا ہے اس میں اور اس شخص میں بڑا فرق ہے۔ جو اشارہ یا لفظ سے محبُوب کا ذکر کرتا ہے لفظ بھی ایسا جس کا مفہوم جانتا ہی نہیں، ظاہر ہے کہ اس کی زبان و دل میں موافقت و مطابقت نہیں۔ جیسے بین کرنے والی اور دکھیاری کے رونے میں فرق ہے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہُوئے دین کا ذکر اور اللہ سُبحانہٗ تعالیٰ کی حمد و ثنا اس انعام و اکرام پر جو اس نے ہم پر فرمایا ہے اور رسُول بھیج کر فرمایا ہے یہ وجود کی زندگی اور رُوح ہے۔ جیسا کہا گیا ہے۔

رُوْحُ الْمَجَالِسِ ذِكْرُهٗ وَحَدِيْثُهٗ
وَهُدًى لِّكُلِّ مُلَدَّدٍ حَيْرَانِ

محفلوں کی رُوح اس کا ذکر اور اس کی گفتگو ہے۔ اور ہر گم کردہ را کے لیے ہدایت ہے۔

وَاِذَا اُخِلَّ بِذِكْرِهٖ فِيْ مَجْلِسٍ
فَاُولٰئِكَ الْاَمْوَاتُ فِي الْحَيَّانِ

جب کسی محفل میں اس کے ذکر سے رُوگردانی کی جائے۔ تو وہ لوگ زندوں میں

Marfat.com

مُردہ ہیں"

پینتیسواں

اس کے سبب سے درُود شریف پڑھنے والے کا نام رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جاتا ہے کیونکہ آپ کا فرمان ہے۔

اِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ۔ ترجمہ: بے شک تمہارا درُود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَائِکَۃً یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ۔ ترجمہ: بے شک اللہ نے میری قبر پر فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو میری اُمت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

اور آدمی کی یہ بڑی سعادت ہے کہ اس کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نیکی کے ساتھ لیا جائے اسی مضمون میں کہا گیا ہے۔

وَمَنْ خَطَرَتْ مِنْہُ بِبَالِکَ خَطْرَۃٌ حَقِیْقٌ بِاَنْ یَّسْمُوْ وَاَنْ یَّتَقَدَّمَا

محبوبؐ تیرے دل میں جس کا ایک مرتبہ خیال آگیا۔ وہ اس قابل ہے کہ بلند مرتبہ کہلائے۔ اور سب سے آگے رہے"

کسی اور نے کہا۔

اَھْلًا بِمَا لَمْ اَکُنْ اَھْلًا لِتَوْقِیْفِہٖ قَوْلُ الْمُبَشِّرِ بَعْدَ الْیَاْسِ بِالْفَرَجِ

اس سے آشنائی کے بعد میرے اندر وہ اہلیت آگئی جو پہلے نہ تھی (یہ تو گویا) مایوسی کے بعد خوشخبری دینے والے کی یہ بات ہو گئی"

لَکَ الْبِشَارَۃُ فَاخْلَعْ مَا عَلَیْکَ فَقَدْ ذُکِرْتَ ثُمَّ عَلٰی مَا فِیْکَ مِنْ عِوَجِ

کہ تجھے مبارک ہو اب تو اپنے اُوپر سے مایوسی وُہ بوجھ اتار دے۔ کیونکہ وہاں (محبوب کی محفل میں) تیرا ذکر ہوا ہے، باوجودیکہ تیرے "نصیب ٹیڑھے انداز" میں

Marfat.com

پڑھا ہے۔

سینتیسواں یہ پل صراط پر قدم مضبوط رہنے اور اس کے عبور کا سبب ہے" عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو انہوں نے سعید بن مسیب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے متعلق بیان کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ میں نے اپنا ایک اُمتی پُلصراط پر گرتا پڑتا، گھسٹتا دیکھا جو کبھی لڑھکتا ہے کبھی چمٹتا ہے پھر اس کے پاس وہ درود شریف آیا۔ جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا۔ اس نے اس کو اس کے پاؤں پر سیدھا کھڑا کر دیا اور اس کو جہنم میں گرنے سے بچا لیا" اس کو ابو موسیٰ مدینی نے روایت کیا۔ اور ترہیب و ترغیب کے موضوع پر لکھی جانے والی اپنی کتاب کی اس پر بنیاد رکھی، اور کہا کہ یہ حدیث بہت اچھی ہے۔

اڑتیسواں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا آپ کے حق کا بہت ہی کم احسان ادا کرنا ہے اور آپ کے انعام و اکرام کا ادنیٰ شکر ہے۔ کہ اللہ نے آپ کے بعثت کے سبب ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے، حالانکہ جس شکریہ کے آپ مستحق ہیں۔ نہ ہم اسے جان سکیں اور نہ شمار کر سکیں، نہ اس کی طاقت رکھیں، نہ ادا کر سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بندوں کے تھوڑے سے شکر اور معمولی ادائے حق سے راضی ہو جاتا ہے۔

یہ اللہ کے ذکر، اس کے شکر، اور بندوں پر اس کے احسانِ عظیم کی معرفت کا ذریعہ ہے۔ جو بندوں میں اپنا محبوب رسول بھیج کر اس نے کیا ہے، پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف، اللہ کے ذکر، ذکر رسول، اور اس دعا پر مشتمل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس درود شریف کے عوض ان کو وہ جزائے خیر عطا فرمائے۔ جس کے آپ مستحق ہیں۔ جیسے ہمارے پروردگار نے ہم کو اپنے اسماء و صفات کی معرفت عطا فرمائی اور اپنی رضامندی کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی اور ہمیں یہ بتایا کہ اس کے وصول اور اس کی طرف قدم اٹھانے میں ہمیں کیا فوائد حاصل ہوں گے۔ پس یہ درود شریف تمام دین پر مشتمل ہے بلکہ یہ اس پروردگار کے وجود کو اقرار پر مشتمل ہے جس سے دعا کی جاتی ہے اور اس کے سمع و قدرت۔ ارادہ۔ حیات۔

Marfat.com

کلام کی بعثت، نبی کی خبروں کو سچا کرنا، یہ سب کمال محبت ہے، اور کچھ شک نہیں کہ یہی ایمان کے اصول ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے انسان کو ان تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے۔ ان کی تصدیق ہوتی ہے اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو جاتی ہے۔ پس یہ تمام اعمال میں افضل ہوا۔

انتالیسواں

بندے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا، دعا ہے، اور بندے کی اللہ سے دعا و سوال دو قسم کا ہے۔ ایک تو اپنی حاجات، مشکلات اور شب و روز پیش آنے والے مسائل کے حل کے لیے۔ سو یہ دعا و سوال اور ایثار ہے۔ بندے کے محبوب و مطلوب کے لیے۔ دوسرے یہ کہ بندہ اللہ سے سوال کرے کہ وہ اپنے حبیب و خلیل کی مدح و ثنا کرے۔ ان کی عزت و تکریم میں اضافہ فرمائے۔ ان کا ذکر پھیلائے اور بلند کرے۔ اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند فرماتے ہیں۔ سو جو شخص اپنی حاجات و ضروریات پر اس کو ترجیح دے اور یہ اس کا محبوب تر مقصد بن جائے اور وہ اسے ہر چیز پر ترجیح دے، سو اس نے یقیناً اللہ اور رسول کی محبوب چیز کو اپنی پسند پر ترجیح دی۔ اور جزا عمل کے مطابق ہوتی ہے، سو جو اللہ کو غیر پر ترجیح دے، اللہ بھی اس کو غیر پر ترجیح دیتا ہے۔ اس بات کو اس طرح سمجھو، کہ جن لوگوں کو اپنے بادشاہوں اور رئیسوں کے دربار میں اعتماد حاصل ہوتا ہے جب وہ ان کے حضور مزید قرب و منزلت چاہتے ہیں، تو وہ اپنے محسن سے ان لوگوں پر انعام و اکرام کی درخواست کرتے ہیں جو ان کی نظر میں بادشاہوں اور رئیسوں کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ وہ جوں جوں ان پر انعام و اکرام کا سوال کرتے ہیں۔ بادشاہوں کی نگاہ میں اس کی قدر و منزلت اور انعام و اکرام میں اضافہ ہوتا رہتا ہے کیونکہ ان لوگوں سے اپنے دوست کے لیے صلہ و ستائش کا مطالبہ کرتے ہیں سو ان بڑے لوگوں سے وہی سوال کرتا ہے۔ جو زیادہ محبت کرتا ہے تاکہ اس پر مکمل انعام و اکرام و احسان ہوتا رہے۔ یہ عام مشاہدے کی بات ہے۔ پس بادشاہ کی نگاہ میں ان لوگوں کا مقام اور ان کا مقام جو ہمیشہ اپنی ضروریات و حاجات کا سوال کریں۔ ایک سا

Marfat.com

نہیں، پھر کیسے خیال کیا جاسکتا ہے۔سب سے بڑے اور جلیل القدر محبت کرنے والے (خدا) کا معاملہ اس کے کریم تر اور محبوب تر محبوب کے ساتھ۔؟ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں اس کے علاوہ کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو، تو بندہ مومن کی اسی میں کافی عزت و عظمت موجود ہے۔" ابن القیم کی عبارت کتاب مذکور سے ختم ہوئی۔ میں نے وہیں سے نقل کی ہے۔

الفاسی کا ارشاد "دلائل الخیرات" کے شارح الفاسی نے، مصنف کے قول

هِيَ مِنْ اَهَمِّ الْمُهِمَّاتِ لِمَنْ يُرِيْدُ الْقُرْبَ مِنْ رَبِّ الْاَرْبَابِ۔

ترجمہ: درود شریف ان لوگوں کے لیے اہم ترین ذریعہ ہے جو رب الارباب کا قرب چاہتے ہیں"

کی تشریح میں فرمایا: "جو کوئی اپنے پروردگار کا قرب چاہے اس کے لیے درود شریف چند وجوہ سے بہت اہم ہے۔ ایک یہ کہ اس میں اللہ کی بارگاہ میں اس کے حبیب و مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔ ترجمہ: اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بڑا اور قریب تر کوئی وسیلہ نہیں، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا اور ترغیب دی۔ محض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، شرف اور فضیلت ظاہر کرنے کے لیے، اور اس پر عمل کرنے والے کو اچھے خاتمے اور ثواب جزیل کا وعدہ دیا۔ لہٰذا یہ تمام اعمال میں کامیاب تر، تمام اقوال میں لائق تر، تمام احوال میں پاکیزہ تر، تمام عبادات میں بابرکت تر، اور تمام برکتوں میں عام تر ہے۔ اسی سے رب رحمٰن کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی سے نیک بختی و رضامندی مل سکتی ہے۔ اسی سے برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اسی سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ بلند ترین درجوں پر فائز ہو سکتا ہے۔ اسی سے دلوں کے زخم مندمل ہوتے اور بڑے گناہوں سے دل صاف ہوتے ہیں، ایک فائدہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب اور اس کی بارگاہ میں عظیم المرتبت ہیں۔ اللہ اور

Marfat.com

اس کے تمام فرشتے اس پر درُود وسلام بھیجتے ہیں اور اس نے اہل ایمان کو آپ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ پس اس محبُوب سے محبت کرنا، اور آپ کی محبت، تعظیم اور آپ پر درُود وسلام اور اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی صلاۃ کی پیروی کرنا، واجب ہوا۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ کہ درُود شریف پڑھنے کی فضیلت اور اس پر جزائے جزیل ملنے کا وعدہ۔ اپنا ذکر بلند ہونا، عمل کرنے والے کا اللہ کی رضا اور اپنی حاجات دنیا و آخرت کے حصول میں کامیاب ہونا۔ ایک یہ کہ اس سے اس واسطہ کا شکر ہے جو اللہ کی نعمتوں میں حصول میں ہمیں حاصل ہے۔ جس کے شکر کا حکم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی دنیا و آخرت کی پہلی پچھلی نعمت مثلاً ہمارا وجود اور اس کو ملنے والی ہر مدد ایسی نہیں جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ نہ ہُوں۔ پس ہم ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمتیں، اللہ کی نعمتوں کے تابع ہیں اور اللہ کی نعمتوں کو اعداد و شمار میں نہیں لایا جا سکتا۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے :۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۔ ترجمہ: اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو نہ کر سکو۔

پس ہم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق لازم ہوا۔ اور آپ کے شکر کے واجب ہونے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہم آپ پر درود وسلام بھیجنے میں ذرہ کوتاہی نہ کریں سانس آئے یا جائے کہ اس میں رسمِ عبُودیت کا قیام یعنی حکم باری تعالےٰ کی تعمیل ہے۔ ان میں سے ایک دو فائدے ہیں جن کا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ جن کا اثر اور نفع دیکھا گیا ہے۔ جیسے نُورانیت، نسج والم کا ازالہ۔ یہاں تک کہا گیا ہے کہ درُود شریف، شیخ طریقت کی جگہ کافی ہے اور اس کا قائم مقام ہے ان میں سے ایک یہ کہ اس میں کامل اعتدال پایا جاتا ہے جس سے بندے کا کمال تکمیل پذیر ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود وسلام پڑھنے میں اللہ اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کا ذکر آ جاتا ہے، جب کہ اللہ کے ذکر میں یہ بات نہیں"

پھر النفاسی فرماتے ہیں۔ فرحون القرطبی کی کتاب میں ہے" جان لو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

پر درود شریف بھیجنے میں دس فضیلتیں ہیں۔ اوّل۔ جبّار بادشاہ (اللہ) کا درُود۔ دوم۔ نبی مختار کی شفاعت۔ سوم۔ نیک بخت فرشتوں کی اقتدا۔ چہارم۔ منافقین وکفار کی مخالفت۔ پنجم۔ گناہوں اور خطاؤں کی بخشش۔ ششم۔ ضروریات وحاجات کا پورا ہونا۔ ہفتم۔ ظاہر و باطن کی روشنی۔ ہشتم۔ جہنم سے نجات۔ نہم۔ جنّت میں داخل ہونا۔ دہم۔ خُدائے رحیم وغفار کا سلام۔"

پھر مختصر طور پر ابن القیم الجوزی کا درج بالا کلام کتاب حدائق الانوار فی الصلاۃ والسلام علی النبی المختار کے حوالہ سے ذکر کیا۔ "شرح الدلائل" میں بھی فرمایا کہ امام ابن السبع نے اپنی شفاء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے۔ دین۔ دنیا وآخرت میں ہونے والے تین سو تک فوائد بیان کیے ہیں۔ امام الساحلی نے اپنی کتاب بغیۃ السالک میں لکھا ہے کہ میں نے درود وسلام کے فوائد شمار کرنے کا ارادہ کیا تو سو سے اُوپر تک تعداد جا پہنچی۔ پھر مجھ پر فوائد کا ایسا دروازہ کھولا گیا کہ اعداد وشمار سے باہر ہے۔ صاحب کنوز الاسرار اس بات کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ احسان فرمایا، اس بحرِ محیط کا ایک چمچہ ڈالا جس کی موجیں بیان سے باہر ہیں سو مجھے وہ الفاظ نہیں ملتے جس سے تعبیر کر سکوں مگر میں کہتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے میں اس دنیا میں اور آخرت میں وہ فوائد، اسرار، معارف اور انوار ہیں، جو کسی آنکھ نے نہ دیکھے۔ نہ کسی کان نے سُنے اور نہ کسی انسان کے دل میں کھٹکے۔ اگر ہمتیں قاصر نہ ہوں اور اولیاء اللہ کے معارف کو سمجھنے سے دلوں کی روشنی بجھ نہ گئی ہوتی تو میں اس پر تفصیل سے گفتگو کرتا۔ ان حقائق کی رعایت کیسے نہ کروں جب کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ادب سکھایا، اپنے اس فرمان سے

خَاطِبُوا النَّاسَ بِقَدْرِ مَا یَفْهَمُوْنَ۔ کلموا الناس علیٰ قدر عقولھم ترجمہ: لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کرو۔ اوکما قال۔ مترجم۔

سو پاک ہے وہ ذات جس نے چُنا، جس کو چاہا اور اسے وسیع علم عطا فرمایا، یہ اللہ کا فضل ہے۔ اور جاننے کے لیے اللہ کافی ہے۔

Marfat.com

حافظ سخاوی کا ارشاد

حافظ سخاوی نے فرمایا ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ وجاہ کے وسیلہ سے شفاعت مانگی اور درود وسلام کا وسیلہ پکڑا، وہ اپنی مراد کو پہنچا۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ علماء نے اس موضوع پر الگ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان میں سے ایک عثمان بن حنیف بھی ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ہیں۔ یہ (درود وسلام) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات میں ہے، جو طویل عرصہ سال وصدیاں گزرنے کے باوجود باقی ہے۔ پس اگر یوں کہا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وسطوت کا وسیلہ پکڑنے والے اور ان کی قبولیتیں بہت سے وسیلوں معجزات اور بہت سی قبولیتوں کو شامل ہے تو یہ بہت اچھی بات ہوگی کہ اب سرکار کے معجزات کو شمار کرنے کی اُمید نہ رہے گی۔ شمار کرنے والا، جس عدد تک پہنچے حقیقی حد تک پہنچنے سے قاصر رہے گا۔ بعض بڑے علماء نے یہ کام شروع بھی کیا، لیکن صرف ہزار تک پہنچ سکے اور خدا کی قسم اگر دل کی نگاہ حاصل ہو تو اس پر ہزاروں کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً۔ اور تیرے لیے اس مہاجر عورت کا قصہ کافی ہے جس کا بیٹا مر گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر دیا۔ جب اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا۔ یہاں ابی بن کعب کی وہ حدیث پیش نظر رہے جو ذکر ہو چکی ہے۔ کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ۔ پھر تو یہ تیرے غم کے ازالہ اور گناہ کی بخشش کے لیے کافی ہے"۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ درود وسلام پڑھنے والا عذابوں سے نجات پاتا۔ اور ان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے، جو درود وسلام کے تارک کے لیے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ کہ جس کے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود شریف نہ بھیجے، بدبخت ہے۔ اس کی ناک گرد آلود ہو گی۔ (ذلیل ہوگا) دوزخ میں داخل ہونے کا مستحق ہوگا۔ اللہ اور اس کے رسول سے دور۔ اس پر جبریل علیہ السلام اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بددعا پڑے گی اور رحمت سے دور ہوگا۔

Marfat.com

ان میں سے ایک یہ کہ جس آدمی کے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود وسلام نہ بھیجے یقیناً وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ان میں سے ایک یہ کہ جس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود شریف نہ بھیجے، اس نے یقیناً آپ پر ظلم کیا۔

ان میں سے ایک یہ کہ، سب سے بڑا بخیل وہ ہے جس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے۔

ان میں سے ایک یہ کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سن کر درود شریف نہ پڑھے وہ لعنتی ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ جس کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے وہ سب سے بڑا پاجی ہے۔

اور ان میں سے ایک یہ کہ جو مجلس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے خالی ہے وہ اہل مجلس کے لیے قیامت کے دن باعثِ حسرت وافسوس ہوگی۔ اور ان میں سے مُردار کی سی بُو آئے گی۔

ان میں سے ایک یہ کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجا وہ آپ کا چہرہ اقدس نہیں دیکھے گا۔

ان میں سے ایک یہ کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا اس کا کوئی دین نہیں۔

ان میں سے ایک یہ کہ تارک درود وسلام ان بے حد وشمار فوائد سے محروم رہتا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے والوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یہ تمام باتیں اس سلسلہ میں وارد ہونے والی احادیث سے ثابت ہیں۔ یہ تمام "القول البدیع" وغیرہ کتب میں مذکور ہیں۔ سب سے اہم فائدہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کو آپ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

"الدر المنضود" میں ہے: جان لیجیے کہ امام غزالی رحمہ اللہ نے مسئلہ شفاعت اور اس کے سبب پر بڑا نفیس کلام فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شفاعت ایک نور ہے جو بارگاہِ الٰہی سے

Marfat.com

جوہر نبوت پر چمکتا ہے اور اس سے ہر ایسے جوہر کی طرف منتقل ہوتا ہے جس کی ہر نبوت سے سخت مناسبت ہو، شدید محبت۔ سنتوں پر مداومت اور درود و سلام کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کثیر کی صورت میں۔ اس سے تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ اس مناسبت سے نور نبوت کا منعکس ہونا اور شفاعت کا حقدار بنانے کے بارے میں جس قدر روایات وارد ہیں، وہ سب مشروط ہیں ان شرائط سے جو روایات میں مذکور ہیں، مثلاً سرکار پر بکثرت درود شریف پڑھنا۔ یا آپ کی قبر مبارک کی زیارت کرنا۔ یا اذان موذن کا جواب دینا، اور اذان کے بعد سرکار کے لیے دعا مانگنا، اور ایسے ہی دوسرے امور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعلق پر دلالت کریں۔" خلاصہ عبارت ختم۔

ابن عطاءؒ کا کلام

ابن عطاءؒ اللہ نے کتاب مفتاح الفلاح میں کہا، انبیائے کرام صلی اللہ علیہم وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے حکم میں یہ راز پنہاں ہے کہ انسانی روح کمزور ہے۔ انوار الٰہیہ کو قبول نہیں کر سکتی۔ جب درود و سلام پڑھنے والے کی روح کا رشتہ ارواح انبیاؑ کے ساتھ مضبوطی سے قائم ہو جاتا ہے، تو وہ انوار جو عالم غیب سے ارواح انبیاؑ پر فائض ہوتے ہیں، درود و سلام پڑھنے والوں پر ان کا عکس پڑتا ہے۔ کنوز الاسرار میں فرمایا، مواق نے کتاب سنن المہتدین میں علماء کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ ذکر مذکور کی محبت کو پختہ کرتا ہے اور محبت محبوب کی پیروی کو پختہ کرتی ہے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر سرکار کی محبت کا سبب ہے اور آپ کی محبت آپ کی غلامی کا سبب ہے۔ اور آپ کی غلامی فرض ہے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا حکم تاکیدی ہوا۔

ثمرات درود و سلام

اس کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے جیسے کتاب مسالک الحنفاء میں امام قسطلانی نے بیان کیا ہے۔ کہ ہمارے شیخ ابوالمواہب الوفائی نے اپنی کتاب اخبار الاذکیاء باخبار

Marfat.com

الاولیاءؒ میں فرمایا، کہ جن چیزوں سے اخلاص اور خاص لوگوں کے بلند مقامات حاصل ہو سکتے ہیں
ان میں سے ایک اہلِ علم کی کتابوں کا مطالعہ ہے مثلاً - احیاءُ العلوم - القوت -
الرعایہ الحلیہ - عوارف المعارف - التنویر - وردو ظائف پر ہمیشگی - اور سیدنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا - اور اس کے ثمرات میں سے ایک وہ ہے
جس کا امام قسطلانی نے بھی قول کیا ہے - امام عارف سیدی محمد بن عمر عمری واسطی نے اپنی
کتاب "منح المنۃ فی تلبس بالسنۃ" میں فرمایا - جان لو کہ شب و روز پابندی سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا سالک پر ابتدا میں ہی لازم ہے - اس سے اسے
اس راستے پر چلنے اور رب الارباب کے قرب طلب کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے - دوسرے
اذکار کی یہ بات نہیں، اس سے اللہ کی طرف جانے والا راستہ کھل جاتا ہے - کیونکہ آنحضور صلی
اللہ علیہ وسلم ہی ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ و وسیلہ ہیں - اور ہمارے لیے آپ
ہی اللہ کی ذات پر دلیل اور اس کی پہچان ہیں - اور ذی واسطہ سے پہلے واسطہ سے تعلق ہوتا
ہے کہ واسطہ ہی بادشاہِ معظم کی بارگاہ میں داخل ہونے اور مقامِ قرب حاصل کرنے کا سبب
ہوتا ہے - پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق اور ان کے رب تبارک و تعالےٰ کے درمیان واسطہ ہیں

تمام نبیوں اور ولیوں کو حضور ہی سے مدد ملتی ہے

جان لو کہ نبیوں ولیوں اور تمام مخلوق کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف سے مدد ملتی ہے - اور ان کے تمام اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے جاتے ہیں اور ہر اجر و ثواب کے حصول میں آپ ہی واسطہ ہیں سو آپ پر درود و سلام قربِ خدا اور رسول کے لیے سب سے بڑی مدد ہے - اسی سے نور حاصل ہوتا ہے، اور ظلمت نور ہی سے زائل ہو سکتی ہے - ظلمت سے مراد ہے نفس کا میل، دل کا زنگ - جب نفس میل اور دل زنگ سے پاک ہو جاتا ہے، نیکی سے روکنے والی تمام بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں - یہ سب آنحضرت کی برکت اور آپ پر بکثرت درود و سلام پڑھنے اور دل میں آپ کی محبت جاگزیں ہونے کی وجہ سے ہوا - اور

Marfat.com

جب ہمیں معلوم ہے کہ آپ کے افعال و اخلاق کی پیروی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک آپ کی طرف کامل توجہ مبذول نہ کی جائے اور کامل توجہ اس وقت تک ہو نہیں سکتی جب تک آپ کی محبت میں مبالغہ نہ کیا جائے اور محبت میں مبالغہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب آپ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا جائے، اور جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ اسی لیے سالک (راہ حق پر چلنے والا) آپ پر درود و سلام سے ابتدا کرتا ہے۔ کہ اس سے باطن میں ایسی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور تزکیہ نفس کے سلسلہ میں ایسے امور عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں، جن سے سالک ایسے اسرار و رموز فوائد اور لطف و لذت حاصل کرتا ہے جو گنتی و شمار میں نہیں آسکتے۔ اب سالک سمجھ جاتا ہے کہ خالص اللہ کی رضا جوئی کی طرف اس کے نبی پر درود و سلام کے ذریعے ہی متوجہ ہوا جا سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا عمل جتنا ہے اس کی برکت چمکتی ہے۔ اور یہی تو اس منزل و راہ کا چراغ ہے جس سے راہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے اور یہی وہ نور ہے جس سے روشنی مل سکتی ہے۔ سو جس نے اپنے دل کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھ کر آباد کر لیا، وہ اس کے انوار سے توحید کے چھپے رازوں پر اطلاع پاتا ہے۔

اور اس کے ثمرات میں سے ایک امام عارف سیدی محمد غمری، کے قول کے مطابق یہ بھی ہے کہ نفس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ پختہ صورت میں منقش ہو جاتی ہے یوں کہ خلوص قلب اور تمام شرائط و آداب کے ساتھ ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہنا اور معنے پر غور کرنا، یہاں تک کہ باطن میں آپ کی محبت خالص طور پر پختہ ہو جائے، جو درود شریف پڑھنے والے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے درمیان مقام قرب و صفا میں الفت و اتصال پیدا کر دے۔ ایسا اتصال جس سے نفس و روح میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جاگزیں ہو جائے۔ اور جس سے کسی کو محبت ہو، وہ اسی کے ساتھ ہوتا ہے اور محبت، محبوب کی پیروی کو جنم دیتی ہے۔ مسالک الحنفا"

Marfat.com

پھر میں نے یہی عبارت شرح دلائل الخیرات میں، شیخ عبداللہ الساحلی رضی اللہ عنہ کی کتاب بغیۃ السالک کے حوالہ سے لکھی دیکھی۔ جہاں مصنف فرماتے ہیں "نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا سب سے بڑا فائدہ اور عمدہ ثمرہ جو حاصل کیا جاسکتا ہے وہ آپ کی صورت کریمہ کا منقش ہونا ہے" الخ" اور اپنے قول۔ محبت، محبوب کی پیروی پیدا کرتی ہے۔ کے بعد مزید فرمایا اور پیروی وصال کا اعلان کرتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

ترجمہ: جو اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرے وہ ان کے ساتھ ہوگا، جن پر اللہ نے انعام فرمایا۔ یعنی انبیاء۔ صدیقین۔ شہداء اور صالحین اور یہ بہترین ساتھی ہیں"

اور روح تو اکٹھے لشکر ہیں" سو جن میں پہچان ہوگئی ان سے محبت ہوگئی اور جن کو نہ پہچانا اس سے اختلاف کر دیا" الخ

عارف باللہ سیدی ابراہیم الرشید خلیفہ سیدی احمد بن ادریس نے علامہ شیخ علی عبدالرزاق کے پیش کردہ سوالات میں سے دسویں مسئلہ کے جواب میں فرمایا "یہ بات معلوم ہے کہ جس نے وصالِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی لذت چکھ لی۔ کیونکہ دونوں کا بارگاہ ایک ہی ہے۔ جو وسیلے تک پہنچا وہ مقصد تک پہنچ گیا جس نے دو وصالوں میں فرق کیا اس نے معرفت کا ذائقہ نہ چکھا۔ عارفوں نے اللہ اور رسول کی محبت میں باہمی رشک کیا ہے۔ کسی نے غزل کے وسیلہ سے وصال طلب کیا، جیسے بوعی اور بوصیری۔ کسی نے غزل کے ذریعے مقصد طلب کیا۔ جیسے ابن الفارض اور ان جیسے دوسرے۔ کچھ وہ ہیں جنہوں نے دونوں مقامات پر غزل سے کام لیا ہے جیسے سیدی علی وفا۔ مقصد سب کا ایک ہے۔ جب کہ سب سے بڑا ذریعہ وصال، صفات حبیب سے تعلق پیدا کرنا اور آپ پر بکثرت درود وسلام بھیجنا ہے یہاں تک کہ سکار

Marfat.com

کا خیال اس کی آنکھوں میں رہے، جیسے صاحبِ "دلائل الخیرات" کا طریقہ، کہ روضۂ اقدس کی تصویر سامنے رکھ کر، درود والا شخص، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے وقت اُسے دیکھے اس سے تصویر اس محبوب کی طرف منتقل ہو جو اس روضہ کے اندر تشریف فرما ہے۔ جب بار بار درود شریف پڑھتا اور اسے دیکھتا جائے گا تو جن کا خیال و تصور باندھا تھا وہ محسوس ہونے لگیں گے اور یہی اصل مقصود ہے۔ اسی کی طرف کسی شاعر نے اشارہ کیا ہے۔

فَرَوْضَتُكَ الْحُسْنٰى مُنَايَ وَبُغْيَتِيْ وَفِيْهَا شِفَا قَلْبِيْ وَنُدْحِيْ وَرَاحَتِيْ

آپ کا خوبصورت روضۂ پاک، میرا تمنا اور مقصود ہے، اور اسی میں میرے دل و رُوح کی شفا اور آرام ہے"

فَاِنْ بَعُدَتْ عَنِّيْ وَشَطَّ مَزَارُهَا فَيَمْثُلُهَا عِنْدِيْ بِاَحْسَنِ صُوْرَةٍ

پھر اگر وہ مجھ سے دُور ہے اور اس کی زیارت مشکل ہے، تو چلو اس کی شبیہ تو بہترین صُورت میں میرے پاس موجود ہے"

وَهَا اَنَا يَا خَيْرَ النَّبِيِّيْنَ كُلِّهِمْ اُقَبِّلُهَا شَوْقًا لِاِطْفَاءِ غُلَّتِيْ

اور ہاں، اے تمام نبیوں سے بہتر نبی، میں اسے شوق سے، اپنی آگ بجھانے کے لیے چُوم رہا ہوں"

اسی مفہوم کو کسی دوسرے شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

فَلَمَّا الشَّوْقُ اَقْلَقَنِيْ اِلَيْهَا وَلَمْ اَظْفَرْ بِمَطْلُوْبِيْ لَدَيْهَا

جب شوق نے مجھے اس کی طرف بے تاب کیا۔ اور میں اس کے پاس اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا"

نَقَشْتُ مِثَالَهَا فِيْ اَلْكَفِّ نَقْشًا وَقُلْتُ لِنَا ظِرِيْ قَصْرًا عَلَيْهَا۔

(تو) میں نے ہتھیلی میں اس کی تصویر نقش کر لی اور اپنے دیکھنے والے کو کہا اس پر کم نظر ڈالیو (کہ محبوب کی تصویر پر نظر کرنا عاشق کو ناگوار گزرتا ہے"

Marfat.com

عارفین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کثرت سے درود و سلام بھیجتے ہیں تو اس سے ان کا مقصود حصول ثواب یا اس سے نفع اندوزی نہیں ہوتا۔ اگرچہ یہ حقیقت میں یہ چیز بھی ان کو حاصل ہوتی ہے۔ بقول اقبالؒ مرحوم۔ ؎

سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

عارف باللہ الدمرداش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ؎

لَيْسَ قَصْدِيْ مِنَ الْجِنَانِ نَعِيْمًا غَيْرَ اِنِّيْ اُرِيْدُهَا لِاَرَاكَا

جنتوں میں میرا مقصد نعمتیں (حاصل کرنا) نہیں۔ میرا مقصد صرف محبوب تیرا دیدار ہے۔ (جو جنت میں ہوگا۔)

بقول عارف رومی علیہ الرحمہ۔ ؎

بے تو جنت دوزخ ست اے دلربا
با تو دوزخ جنت ست اے جانفزا

(محبوب تیرے بغیر جنت، جہنم اور تیرے ہمراہ جہنم ہے۔ مترجم)

سیدی عمر بن الفارض نے، اللہ ان کے وجود سے ہمیں نفع دے، جنت اور اس میں تیار نعمتیں، عالم کشف میں دیکھیں تو فرمایا۔ ؎

اِنْ كَانَ مَنْزِلَتِيْ فِي الْحُبِّ عِنْدَكُمْ
مَا قَدْ رَأَيْتُ فَقَدْ ضَيَّعْتُ اَيَّامِيْ

اگر محبت میں تمہارے نزدیک میرا وہی مقام ہے، جو میں دیکھ چکا ہوں، تو یقیناً میں نے اپنی عمر ضائع کر دی الخ

عارف باللہ سیدی محمد عثمان المیرغنی، خلیفہ سیدی احمد بن ادریس نے بھی اپنے اوراد مسمّٰی بہ باب الفیض والمدد من حضرۃ الرسول السند میں اپنے قول اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيَّ مِنْ اِتِّبَاعِهٖ وَمَحَبَّتِهٖ وَاسْتِحْضَارِيْ الصُّوْرِيْ

Marfat.com

وَالْمَعْنَوِیْ - الخ - الٰہی درود وسلام اور برکت نازل فرما مجھ پر، آپ کی پیروی، محبت اور آپ کا صوری ومعنوی مشاہدہ ....." کے بعد فرمایا، (درود شریف عبارت ہے اسی سے ترقی کی امید، بڑا سلوک اور آپ سے تعلق حاصل ہوتا ہے اور اے بادشاہوں کے بادشاہ! یہی تیری طرف جانے والا قریب ترین راستہ ہے الٰہی یہ نعمت ہمیشہ عطا فرمانا۔ اور ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمالے جنہیں اس کا وافر حصہ ملا ہے۔ یہاں ایک لطیف نکتہ اور قیمتی موتی ہے۔

ایک لطیف نکتہ

میں یہاں اس کے بیان میں راستے کے راز اور مقاصد واضح کرنا چاہتا ہوں جو اللہ کے قریب تر اور اس کی نگاہ میں بزرگ تر ہے۔ میں نے اس آخری دور میں اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ اتوار کی رات میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک عالیشان مکان میں حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوں، آپ نے مجھے اس رات فرمایا، تم میرے محبوب ہو۔ تم میرے مطلوب ہو۔ تم میرے مرغوب ہو۔ تو اے لوگوں یہ کیا قسمت اور کتنا وافر حصہ ہے۔ اور آپ نے اشارۃً بتلایا کہ میرے پیروکار ہزاروں سے بڑھ کر ہوں گے، اور ہوں گے بھی بڑے بڑے مکرم ومقرب۔ اور میرے ان کے درمیان مُریدین کا واسطہ نہ ہوگا۔ پھر شیخ نے فرمایا، جان لے! کہ قریب ترین اور بزرگ ترین راستہ یہی (درود شریف) ہے۔ بلکہ اس جیسا اور اس سے قریب تر کوئی اور راستہ ہے ہی نہیں۔ اس کے لیے جو اس کے مفہوم کو سمجھتا ہو۔ یہی ہمارے طریقہ بلکہ ہر طریقہ کا راز ہے جو ہمیں اپنا آقا جل جلالہ تک پہنچائے۔ اسی لیے اس نے تمام اذکار میں ہمیں اس کا حکم دیا ہے اور سُن لو کہ یہ ہماری رمز ہے یہ وہ ہے جو ہماری تمام کتابوں میں موجود ہے بلکہ اللہ اور رسول پر دلالت کرنے والی تمام کتابوں میں ہے۔ یہ ہوئی خوشبو ہے۔ پس اس کے حاصل کرنے میں محنت کیجئے۔ جان لیجیے کہ کسی شیخ عارف کا ہونا ضروری ہے۔ (جاہل۔ شہوت پرست کا، بے عمل کا نہیں۔ مترجم) اگر مل جائے تو یہی مقصود ہے۔ پھر تو تمام وقت ذکر میں اور نفس کے مجاہدے میں صرف کر۔ اللہ سے

Marfat.com

مشغول اور ماسوا سے الگ ہو جا۔ کسی سے مانوس رہے۔ جا ے مقام مخلوق، بارگاہِ حبیب میں ہے۔ اور اے عقلمند! یہ مقصد بھی وہیں سے ملے گا۔ اور مقصد ہے آپ سے صوری یا معنوی تعلق پیدا کرنا۔ صوری کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام حکموں کی پیروی کرنا۔ اور آپ کی منع کی ہوئی تمام باتوں سے پرہیز کرنا، اور یہ مقام آپ کی سُنّت و آثار پر ہمیشہ عمل پیرا ہونے اور آپ کے پیش کیے ہوئے احکام پر کاربند ہونے سے ملتا ہے تاکہ اسے آپ کے اسرار حاصل ہوں اور عزائم پر عمل کیا جائے تاکہ غنائم میسر آئیں۔

دوم۔ آپ کی محبت میں فنا ہونا، شدتِ شوق۔ اور آپ کی اُلفت میں سنجیدگی، کثرت سے آپ کا ذکر کرنا۔ آپ پر درود بھیجنا اور ہمیشہ ان خوبیوں پر غور کرتے رہنا، جو آپ کی محبت کی محرک ہے۔

تعلق معنوی کی بھی دو قسمیں ہیں۔

اوّل۔ آپ کی صورت مبارکہ ذاتِ حقیقی، اور ہستی بابرکت کو ذہن میں حاضر کرنا۔ اس کا طریقہ یا تو یہ ہے کہ اس سے پہلے آپ کو خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو چکی ہے سو اس مکمل صورت مبارکہ کو حاضر کر لیں۔ اور کامل محبت کے ساتھ فنا ہو جائیں۔ اگر یہ میسر نہیں تو آپ کے مذکورہ اوصاف کا تصوّر کر لیجیے، اور تصوّر کریں کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں۔ ادب و انکسار اس تمام مرحلے پر لازم ہے تاکہ لذت محسوس ہو۔ اگر پہلے آپ کی زیارت کر چکے ہو، تو آپ کے روضۂ اقدس اور حجرہ مبارکہ کا تصوّر جماؤ۔ اور یہ کہ تم سرکار کے سامنے کھڑے ہو۔ اگر یہ منظر سامنے نہ آئے تو مسجد نبوی، حجرۂ اقدس اور قابل قبر قبر منوّر کا تصوّر کرو، جس پر مسلسل انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ یہ اسباب ذاتِ طیب و طاہر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے قریب کرنے والے ہیں۔ خیال کرو کہ تم مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری سُنتے اور تمہیں دیکھتے ہیں گو تم دُور ہو کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی تائید سے دیکھتے اور سُنتے ہیں۔ پس آپ پر نہ قریب والا پوشیدہ ہے نہ دُور والا۔

دوم۔ آپ کی عظیم حقیقت کو ذہن میں حاضر کرنا اور یہ اچھے اعمال والوں کا مشاہدہ ہے۔

Marfat.com

اور تمام دنیا کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا حق و ثابت ہے۔ خود ہمارے سامنے یہ حقیقت منکشف ہوئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی اور کا نور ہیں۔ انہی سے کائنات قائم ہے۔

سنو آئیے میں آپ کو فاضل تر اور مختصر تر راستہ بتاؤں۔

قریب تر راستہ

سیدی عبدالکریم الجیلی نے کتاب الناموس الاعظم فی معرفۃ قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا۔ میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور آپ کا مرتبہ ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اگرچہ ابتدا میں تکلف ہوگا۔ مگر عنقریب تیری روح مانوس ہو جائے گی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم واضح طور پر تیرے سامنے ہوں گے، تو ان سے بات و خطاب کرے گا، حضور تجھے جواب دیں گے، تجھ سے بات کریں گے، خطاب فرمائیں گے۔ اور تجھے (ایک گونہ) صحابہ کا درجہ ملے گا اور انشاء اللہ ان سے ملے گا۔ جان لے! کہ عارفین خواہ کیسے ہی اعلیٰ مقام پہ فائز ہو جائیں، مراقبے میں آقاؤں کے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر کرتے ہیں، یہاں تک کہ عین تجلی حق کے وقت بھی ان کی توجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رہتی ہے۔ اپنی قابلیت کے مطابق آپ سے سنتے اور طاقت سے کئی گنا زیادہ پاتے ہیں جو کوئی جس صورت میں آپ کا دیدار کرتا ہے ایسی ہی خلعت حاصل کرتا ہے اور عظمت و ترقی پاتا ہے۔ نبی علیہ السلام کی عادت مبارکہ ہے کہ ہر دیکھنے والے پر ایسا ہی کرم محمدی اور خلق احمدی فرماتے ہیں۔ جان لے! کہ ایسے مقامات پر ان کلمات کو اس امید سے ذکر کرتا ہوں کہ تو جب یہ درود شریف پڑھے تو سوچے، عمل کرے اور کامیاب ہو۔

ہر کامل عقل والے کو سلام۔

سید محمد عثمان میر غنی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ختم ہوئی۔ اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع مند فرمائے۔

اس کے ثمرات میں سے ایک ثمرہ یہ ہے کہ یہ (درود شریف) صدق کے قائم مقام ہے جیسا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، کہ جس مسلمان

Marfat.com

کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

ترجمہ: الٰہی درود بھیج اپنے بندے اور اپنے رسول محمد پر اور درود بھیج ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں پر، مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر۔"

یہی اس کی زکوٰۃ ہے" اس کو امام بخاری نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے۔

اس کے ثمرات میں سے ایک ثمرہ یہ ہے کہ یہ حصولِ مقاصد و مطالب کا سبب ہے اور زندگی میں اور مرنے کے بعد حاجات پوری کرنے کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے روزانہ مجھ پر سو بار درود شریف بھیجا، اللہ اس کی سو حاجتیں پوری کرے گا۔ جن میں سے ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ اس کو ابن مندہ نے روایت کیا۔

اور اس کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے کہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ امام قسطلانی نے مسالک الحنفا میں کہا جب کسی بات میں تمہیں مشکل پیش آئے تو اس ذات پاک پر کثرت سے درود و سلام بھیجو، جن پر بادل سائبان ہوتا تھا۔

ان کے ثمرات میں سے ایک یہ کہ جب دعا کی ابتدا و انتہا درود شریف سے کی جائے دعا قبول ہوتی ہے۔ ابو سلیمان دارانی نے کہا، اللہ تعالیٰ دونوں درود قبول فرماتا ہے وہ کریم ایسا نہیں کہ ان کے درمیانی حصہ (دعا) کو رد کر دے۔ اور حدیث میں ہے کہ دو درودوں کے درمیان والی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ ہر دعا زمین و آسمان کے درمیان رکی رہتی ہے، جب مجھ پر پڑھا ہوا درود آتا ہے دعا اوپر چڑھ جاتی ہے (قبول ہوتی ہے)

اس کے ثمرات میں سے ایک ہے حسن خاتمہ۔ سید محمود کردی الواقیات الصالحات

Marfat.com

میں فرمایا۔ علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کثرت سے درود وسلام پڑھنا۔ حسن خاتمہ کی علامات میں سے ایک ہے۔

اس کے ثمرات میں سے ایک یہ، تربیت کرنے والا شیخ میسر نہ ہو تو یہ اس کے قائم مقام ہے۔ کنوز الاسرار میں فرمایا۔ عارف باللہ سیدی یوسف القاضی نے اپنے بعض ساتھیوں سے فرمایا، اس کی عبارت یہ ہے۔ الحمد للہ۔ جان لے کہ ہمیشہ پابندی سے، ذکار و وظائف پڑھنے سے ایسی نورانیت حاصل ہوتی ہے۔ جو صفات کو جلا دیتی ہے اور طبیعتوں کو تازگی بخشتی ہے جس سے وہ حد اعتدال سے انحراف کی طرف تجاوز کر جاتی ہیں۔ پھر گرد و عقبہ سے مل جائے اور اس پر غالب آ جائے تو خیر محض ہے۔ اور حالات سے مل جائے تو صرف ایک مجموعہ ہے اور اعمال سے مل جائے تو ان کی حقیقت کو ترجیح دیتی ہے اور عمدہ کر دیتی ہے۔ یا اقوال سے ملتی ہے تو بہترین وحدت پیدا کر دیتی ہے۔ اسی لیے مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ یہ پانی کی طرح نفوس کو قوت دیتا اور طبیعتوں کی کدورت کو ختم کر دیتا ہے۔ اسی لیے بعض مشائخ نے کہا جس کو تربیت دینے والا شیخ نہ ملے۔ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے۔ اور حقیقت یہ ہے کیونکہ اس میں اعتدال کا راز پوشیدہ ہے جو بندے کی تکمیل و کمال کا جامع ہے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے میں۔ ذکر خدا و ذکر مصطفےٰ۔ دونوں موجود ہیں۔ اس کے برعکس نہیں۔ اسی لیے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے بغیر اللہ کے ذکر سے گمراہی حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ عجیب راز ہے۔"

سیدی ابو العباس التیجانی نے فرمایا جیسا کہ جواہر المعانی میں نقل ہے کہ شیخ سے ملنے سے پہلے مرید پر لازم ہے کہ سخت حضور قلب کے ساتھ ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام لازمی پڑھتا رہے۔ توفیق کے مطابق معانی پر غور کرے۔ یہ عقیدہ رکھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہے اور جہاں تک ہو سکے خواہشات و اغراض نفس سے منہ پھیر لے اور جو

Marfat.com

اعمال اسے اللہ کا محبوب بنائیں ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔ اور یہ نوافل مختلف اوقات میں مشہور ہیں۔ مثلاً چاشت کے وقت، ظہر سے پہلے اور بعد، عصر سے پہلے مغرب کے بعد، عشاً کے بعد، سونے سے بیدار ہونے کے بعد، رات کے پچھلے پہر، ان میں کمی کرے اور اس کی جگہ نوافل کی جگہ ذکرِ خدا کرے اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام اہتمام و کثرت سے بھیجتا رہے۔ اس لیے کہ اللہ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام، ہر نیکی کی کنجی ہے۔ ذکر تنہائی میں ہو؟ کھانا پینا کم کر دے۔ کچھ روزے رکھے اور ان چیزوں سے پرہیز کرے جو اہل طریقت نے لکھی ہیں"۔ الخ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شیخ و مرشد کے اوصاف بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اس دور میں جو کوئی شیخ تک رسائی حاصل کرنا چاہے، اور اس کی پہچان نہ کر سکے اور جھوٹے دعویداروں کے دام فریب میں پھنس جانے کا ڈر ہو، اسے لازمی سچائی اور دل کی گہرائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے۔ کامل عاجزی و انکساری کرنی چاہیئے تاکہ مرشد کامل کا پتہ چل سکے۔ جو اس پستی سے اسے نکالے اور خدا کی راہ بتائے اور حکم الٰہی کی تعمیل میں اس کی مدد کرے یہاں تک کہ اس کے سمندر کی گہرائی میں ڈوب جائے۔ اس کا یہی چارہ کار ہے اس سے بڑا، اس سے اعلیٰ، زیادہ مفید، مراد تک زیادہ پہنچانے والا، بلند تر، اس آدمی کے لیے جو شیخ کامل کے حصول میں کامیاب نہ ہو سکے، انتہائی ادب و احترام، دلجمعی و توجہ سے بکثرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ہے۔ اس یقین کے ساتھ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھا ہے۔ اس پر ہمیشہ عمل پیرا رہے۔ کیونکہ جو کوئی اس پر ہمیشہ عمل پیرا ہے، اور اس کا اللہ تک رسائی کا پکا ارادہ ہو جیسے پیاسا پانی حاصل کرنا چاہے۔ اللہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے، یا تو ایسا شیخ کامل واصل عطا کرتا ہے جو اس کی دستگیری کرے۔ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوبرو کر دیتا ہے اور یا پردے اُٹھا کر باب وصول اس کے لیے کھول دیتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہے۔

Marfat.com

کہ اللہ تک پہنچنے میں یہی سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ اور جس کسی نے بھی کسی سے یہ وسیلہ پکڑا، نامُراد نہ پھرا" الخ۔

ہمارے شیخ حسن العدوی نے اپنی "شرح دلائل الخیرات" میں فرمایا۔ بعض اہلِ حقیقت نے کہا ہے کہ وہ بغیر کسی شیخ و مرشد کے وسیلہ کے اللہ تک پہنچے ہیں لیکن قطب علوی نے کہا، یہ اس لیے کہ درود شریف کی دلوں کی روشنی میں عجیب تاثیر ہے۔ ورنہ اللہ تک پہنچنے کے لیے وسیلہ ضروری ہے۔" سید احمد دحلان نے اپنی کتاب "تقریب الاصول لتسہیل الوصول" میں کہا، مُریدان وظائف کو اپنائے جن کا شیخ نے اسے حکم دیا ہے۔ اگر شیخ و مُرشد نہ ملے تو وہ اذکار جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور آپ کا معمول رہے ہیں، دوسرے اوراد و وظائف سے افضل ہیں۔ ان میں قطب الحداد مرحوم کا رسالہ "الورد اللطیف" کافی ہے کیونکہ جو اوراد اس میں منقول ہیں، دراصل وہی اوراد ماثورہ ہیں۔ یونہی اس کے لیے تلاوت قرآن کریم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا ہی کافی ہے۔

علامہ سیدی عبدالرحمٰن بن مُصطفےٰ العیدروس مقیم مصر نے سیدی احمد البدوی کے وظائف کی شرح میں اور اپنی کتاب "مرآۃ الشموس فی مناقب آل العیدروس" میں یہ بات ذکر کی ہے کہ آخری زمانہ میں تربیت کرنے والے ختم ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام رہ جائے گا۔ حالتِ خواب میں بھی اور بیداری میں بھی۔" عبارت ختم۔

سید احمد دحلان نے بھی اپنی کتاب مذکور میں ابوالمواہب الشاذلی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کی تربیت بلاواسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کیونکہ وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجتے ہیں۔ "مسالک الحنفاء" میں شیخ شمس الدین البرشنشی کی کتاب "مفتاح الفلاح و

Marfat.com

ومصباح الارواح کے حوالے سے فرمایا۔ سلوک میں کئی راستے ہیں، جن میں تجھے کجی نظر نہیں آئے گی اب تو اس طریقے سے ابتدا کر۔ یہ طریقہ امام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میں نے بعض اہلِ تحقیق سے حاصل کیا ہے۔ وہ یہ کہ سالک دیگر اذکار کو چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام سے ابتدا کرے۔ کیونکہ ہمارے اور خدا کے درمیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں۔ آپ ہی ہمارے لیے اللہ کی ذات پر دلیل ہیں۔ آپ ہی ہمارے لیے معرفت خدا کا ذریعہ ہیں۔ اور واسطہ و وسیلہ سے تعلق پہلے ہوتا ہے اور مقصود سے بعد میں۔ نیز مقام اخلاص دل ہے۔ اور کبھی وہ غیر خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور نفس، مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے، برائی کا بہت حکم دینے والا، خواہشاتِ نفسانیہ کی ترغیب دینے والا، اور غلط باتوں کی طرف مائل کرنے والا ہے۔ یہ تمام گندگیاں ہیں جو دل کو اخلاص سے محروم اور صحیح طور پر اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے روکتی ہے۔ اور یہی شیطانی حکموں کو قبول کرتی ہیں۔ اگر یہ قبول نہ کرتیں۔ تو شیطان کو دل کی راہ نہ ملتی۔ ان کا قبول کرنا ان کی غفلت اور اللہ سے دُوری کی دلیل ہے۔ اور اللہ سے غیبت و دُوری بھاری پردہ ہے اور پردہ اندھیرا ہے۔ پس سالک اس اندھیرے کو دور کرنے اور اس گندگی کو ختم کرنے کا محتاج ہُوا۔ اور اندھیرا روشنی سے دُور ہوتا ہے۔ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر درُود پڑھنا روشنی پر روشنی ہے، اور گندگی صفائی سے زائل ہوتی ہے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اہلِ ایمان کے دلوں کی پاکی اور میل سے دھونا مجھ پر درُود بھیجنا ہے۔ اسی لیے سالک کو ابتدا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ اخلاص کا مقام پاک ہو جائے۔ کیونکہ جب تک بیماری باقی ہے اخلاص پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور خرابی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے ختم ہوتی ہے اور آپ پر کثرت سے درُود بھیجنے کا پھل آپ کی محبت کا دل میں پختہ ہونا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا پختہ ہونے کا پھل آپ کی طرف اور آپ کی خصوصی صفات اور اخلاص کی طرف سخت متوجہ ہونا ہے جب ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کے افعال و اخلاق

Marfat.com

کی پیروی صرف اس وقت نصیب ہو سکتی ہے کہ جب میرے نزدیک آپ کی از حد اہمیت ہو اور اس مقام پر صرف اس وقت پہنچا جا سکتا ہے، جب حد درجہ کی آپ سے محبت ہو اور آپ کی حد درجہ محبت حاصل کرنے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ آپ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا جائے۔ اور جس کو کسی سے محبت ہو، کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے۔ اسی لیے سالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے سے ابتدا کرتا ہے اور یہ ذکر خدا ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جمع کرنے والا ہے۔ روایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کا فرمان ہے "اے محمدؐ! میں نے تجھے اپنے ذکر میں سے ذکر بنایا ہے، جس نے تیرا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا، جس نے تجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرا ذکر کیا، اس نے اللہ کا ذکر کیا۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ اور درود بھیجنے والا اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ پھر فرمایا، خبردار لفظ سیادت (سیدنا) نہ چھوڑنا۔ اس میں راز ہے جو اس عبادت پر ہمیشہ عمل کرنے والے پر ظاہر ہو جاتا ہے۔"

عارف شعرانی کا ارشاد

عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی نے "العہود الکبریٰ مسمّٰی بہ لوائح الانوار القدسیہ" میں "محمدی وعدوں" کے عنوان کے تحت فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنے کا وعدہ "اے بھائی جان لے! کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچنے کا قریب تر راستہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ہے جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی خدمت نہیں کرتا اور بارگاہ رب العزت میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ امیر محال کا امداد کرتا ہے۔ اس بارگاہ کے آگے جو پردے حائل ہیں وہ اسے داخل نہیں ہونے دیں گے۔ یہ سب اس لیے ہے کہ اسے بارگاہ خداوندی کے آداب کا پتہ نہیں۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے حصول مقصد کے لیے بغیر کسی واسطہ کے بادشاہ کے حضور حاضر ہونے

Marfat.com

کی خواہش۔ اس بات کو سوچو! سو، اے میرے بھائی! نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجنا اپنے اوپر لازم کر لے۔ اگر تو خطاؤں سے محفوظ ہو۔ کیونکہ بادشاہ کا نوکر یا غلام نشے میں ہو تو اسے کوئی پوچھتا تک نہیں، بخلاف اس کے جو بادشاہ کا غلام نہ ہو اور اپنے آپ کو بادشاہ کے خدام اور غلاموں وغیرہ سے برتر سمجھے اور کسی وسائط و وسائل کے دائرہ میں داخل نہ ہو تو بلاشبہ دربار کے متعلقین اسے ماریں گے اور سزا دیں گے۔ سو وسائل کی حمایت کو دیکھو۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آقا و والی کا غلام نشے میں ہو، اور کوئی اس سے باز پرس کر سکے۔ یہ سب آقا کی عزت ہے۔ یونہی قیامت کے دن فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں کو باز پرس نہیں کر سکیں گے۔ یہ سب عزت و تکریم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس کوتاہی کے باوجود حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے وہ فائدہ دے گی۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خصوصی طور پر منسوب نہ ہونے والی کثیر نیکیاں نہ دے سکیں گے۔

ہمارے شیخ، شیخ نورالدین الشونی کے زمانے میں ایسے لوگ بھی تھے جو علم و عمل میں ان سے بڑھ کر تھے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کثرت سے درود نہیں بھیجتے تھے جیسے شیخ۔ تو ان کے علم و عمل نے ان کو وہ قبول عام اور مقام بلند نہ دیا جس پر شیخ نورالدین متمکن تھے۔ ان کی حاجات پوری ہوتیں۔ ان کے راستے پر چلا جاتا اور تمام علماء اور مجذوب ان سے محبت کرتے تھے۔ خدا کی قسم، اللہ کے سچے ذکر کرنے والوں کا مقصد صرف اللہ کی محبت و رضا ہوتی ہے۔ یونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پر جمع ہونے والوں کا مقصد محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے۔ اس کو سمجھ لیجیے فرمایا، میں چاہتا ہوں۔ میرے بھائی! کہ تیرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کے تمام فوائد ذکر کر دوں۔ تاکہ تیرے اندر شوق پیدا ہو۔ شائد اللہ تعالیٰ تجھے سرکار کی خالص محبت نصیب کر دے۔ اور اکثر اوقات سرکار پر درود وسلام بھیجتے رہنا ہی

Marfat.com

راشغل ہو جائے۔ اور تیرے ہر نیک کام کا اجر و ثواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال نامے میں
ع ہو جائے۔ جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی طرف اشارہ کرتی
ہے۔ کہ یا رسول اللہ! میں اپنا تمام وقت آپ پر درود وسلام پڑھنے میں وقف کرتا ہوں"
نی اپنے تمام اعمال کا ثواب آپ کے لیے وقف کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
پھر تو اللہ تعالیٰ اسی کو تیرے دنیا و آخرت کے غم والم کا کافی مداوا کر دے گا" اس سے بڑھ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے والے پر اللہ، اس کے فرشتوں اور اس کے
سولوں کا درود وسلام نازل ہوتا ہے۔

ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ اعمال پاکیزہ ہوتے ہیں۔
ور درجات بلند ہوتے ہیں۔

ان میں سے ایک گناہوں کی بخشش اور خود درود شریف کا۔ پڑھنے والے کے لیے
ستغفار کرنا۔

ان میں سے ایک یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کے لیے دو قیراط اجر لکھا
جاتا ہے۔ ہر قیراط کوہ احد کے برابر ہوا۔ اس کو ناپ کر پورا پورا حصہ ملے گا۔

ان میں سے ایک یہ کہ جو کوئی درود وسلام کو ہی اپنا کل وظیفہ بنا لے۔ اس
کے لیے دنیا و آخرت میں یہی کافی ہوگا، جیسا کہ گزرا۔

ان میں سے ایک یہ کہ خطائیں مٹ جاتی ہیں اور غلاموں کی گردنیں آزاد کرنے
سے یہ عمل افضل ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ تمام پریشانیوں سے نجات اور قیامت کے دن اس کے
حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی اور لازمی شفاعت۔

ان میں سے ایک یہ کہ اللہ کی رضا و رحمت اور اس کے غضب سے امان اور اس
کے عرش کے سایہ میں قیامت کے دن پناہ ملے گی۔

Marfat.com

ان میں سے ایک یہ کہ آخرت میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ حوض کوثر پر پانی ملے گا۔ اور پیاس سے بچے گا۔

ان میں سے ایک یہ کہ جہنم سے آزادی۔ پلصراط سے تیز بجلی کی طرح گزرنا اور جنت کے نزدیک، مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ دیکھنا ہے۔

ان میں سے ایک جنت میں بہت بیویاں نصیب ہوں گے اور عزت کا ٹھکانہ ملے گا۔

ان میں سے ایک یہ کہ ایک بار کا درود شریف پڑھنا دس غزوات کی شمولیت سے افضل ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ درود وسلام زکوٰۃ ہے، جس کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ ہر درود کے بدلے سو سے زائد حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

ان میں سے ایک یہ کہ یہ عبادت ہے اور اللہ کو تمام اعمال میں سے محبوب تر۔

ان میں سے ایک یہ کہ درود وسلام سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنے والا اہلِ سُنّت ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ جب تک درود شریف پڑھنے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

ان میں سے یہ کہ درود وسلام محفلوں کی زینت ہے۔ غریبی تنگدستی دور کرتا ہے

ان میں سے ایک یہ کہ اس سے نیک نامی حاصل ہوتی ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ اس کا عامل قیامت کے دن، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہوگا۔

ان میں سے ایک یہ کہ، عامل اور اس کی اولاد اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ دنیا

Marfat.com

جس کو اس کی توفیق ہوئی۔

ان میں سے ایک یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا ذریعہ ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ پڑھنے والے کے لیے یہ قبر، حشر اور پل صراط پر نور ہوگا۔

ان میں سے ایک یہ کہ پڑھنے کی دشمن کے مقابلہ میں مدد ہوگی۔ دل نفاق اور میل کچیل سے پاک ہوگا۔

ایک یہ کہ اس سے اہلِ ایمان سے محبت ہوتی ہے۔ لہٰذا درود وسلام پڑھنے والے کو صرف وہ منافق ناپسند کرے گا۔ جس کا نفاق ظاہر ہو۔

ان میں سے ایک یہ کہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ اور اگر اور کثرت کرے تو بیداری میں۔

ان میں سے ایک یہ کہ درود وسلام اپنے عامل کی گمراہی میں کمی کرتا ہے۔ یہ تمام اعمال میں مبارک ترین، افضل ترین اور دنیا و آخرت میں مفید ترین عمل ہے۔

اس کے علاوہ اور اجر و ثواب ہیں جو اعداد و شمار سے باہر ہیں، میں نے اس کے کچھ اجر و فضائل بیان کر کے تجھے شوق دلایا ہے۔ سو میرے بھائی اس پر لازمی عمل کر۔ کہ یہ تمام اعمال میں افضل ترین ذخیرہ ہے۔ مجھے بھی ابوالعباس خضر علیہ السلام نے اسی کا حکم دیا ہے۔ فرمایا کہ ہر روز نمازِ فجر سے طلوع آفتاب تک اس کو لازم کر لے۔ پھر اس کے بعد کچھ دیر تک اللہ کا ذکر کر۔ میں نے عرض کیا سنوں گا اور مانوں گا۔ اس سے مجھے اور میرے احباب کو دنیا و آخرت کی بڑی بھلائیاں حاصل ہوئیں۔ اور اس طرح رزق ملا کہ تمام اہل مصر میرے اہل و عیال ہوں، روزی کا غم نہیں۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ (اللہ پروردگار جہان کا شکر ہے) الخ۔

Marfat.com

ایک ثمرہ

اس کے ثمرات میں سے ایک جیسا کہ سیدی ابوالعباس التیجانی نے فرمایا اور یہ بات
ان کے شاگرد ابن حزازم نے اپنی کتاب "جواھر المعانی" میں نقل کی ہے کہ جو مسلمان نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پر ایک درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس درود بھیجنے کا ضامن
ہے۔ اس میں دو راز ہیں۔ ایک یہ کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا بدلہ دینا لازم ہو جاتا ہے۔ اس قاعدے کی رُو سے
کہ کریم کرم کرتا ہی ہے۔ جب کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر متوجہ ہوتا ہے، تو اپنے نبی کی
جگہ حق سبحانہٗ تعالیٰ اس پر دس درود بھیج کر توجہ فرماتا ہے۔ ایک کے بدلے دس۔
دوسرا راز یہ کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت اور عنایت
ہے۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ اس کے محبوب پر درود وسلام بھیج کر اس
کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ اللہ اس کی رعایت اور اس سے محبت فرماتا ہے کیونکہ وہ جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہے یہ محبت وعنایت اس درجہ ہو جاتی
ہے کہ اگر وہ شخص روز اول سے روز آخر تک تمام اہل زمین کے گناہوں دونا دون
گناہوں کا ارتکاب بھی کرلے، پھر اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اسے اپنے فضل وعفو کے سمندر میں داخل
فرمائے گا اور قیامت کے دن اس کو سامنے لاکر اتنا کچھ عطا فرمائے گا۔ جتنے کی اسے
توقع ہو۔ کیونکہ اللہ نے اس کو اپنی رضامندی کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچا دیا ہے۔ اور
غالباً اس کا یہ حال ہے کہ جب بھی فرشتے اس کا گناہوں سے پُر نامۂ اعمال لے کر اوپر جاتے
ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعنایت
ہے، سو اس کی خطائیں دوسروں کی طرح نہیں۔ اور دوسرے خطاواروں کی طرح اس
کی خطاؤں پر گرفت نہیں ہوگی۔ جب تمہیں یہ حدیث معلوم ہوگئی تو یہ بھی معلوم ہوگا

Marfat.com

کہ اس زمانے کے لوگوں کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا۔ تلاوت قرآن سے اس وجہ اور صرف اسی حیثیت سے افضل ہے۔ جیسا کہ تم سن چکے۔ یہ بات نہیں کہ درود شریف قرآن کریم سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ کے قرب کے لیے قرآن ہی افضل ہے۔ لیکن اس کے لیے جس کے اعمال واحوال اللہ کے ساتھ صاف ہوں، اس صورت میں قرآن کی تلاوت کرنے والا سب سے آگے اور سب سے بڑھ کر اللہ کی رضا حاصل کرنے والا ہوگا۔ اس وقت خاص میں کامیاب ہونے والوں کا اس کے برابر مرتبہ نہیں۔ تلاوتِ قرآن کو مطلقاً کم سمجھنے والوں پر اللہ کی وہ ناراضگی ہوگی جو عقل وخرد سے ورنی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کو اپنی کتاب پر غیرت آتی ہے۔ کیونکہ یہ بارگاہِ قرب ہے جو کوئی اس کی کتاب میں خلط ملط کرے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی بے ادبی کرے اللہ اس کو دھتکار دیتا ہے اور اس پر ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے اس بارگاہ کا حق ادا نہیں کیا۔ جس نے اسے سمجھ لیا تو قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی نسبت سمجھ لی۔

صلاۃ کا مفہوم

ہمارے شیخ، شیخ حسن العدوی نے شرح "دلائل الخیرات" میں فرمایا۔ قاضی ابوعبداللہ اسکاکی نے کہا جان لے کہ اللہ کی طرف سے صلاۃ کا مطلب رحمت ہے اور جس پر اللہ نے ایک بار رحمت کی، وہ اس کے لیے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے۔ تو دس رحمتوں کے بارے میں کیا خیال ہے۔ ان سے اللہ تعالیٰ کتنی تکلیفیں اور مصیبتیں دُور فرمائے گا اور اس کی برکتوں سے کیسی کیسی برکتیں حاصل ہوں گی۔ شیخ ابن عطاء اللہ نے کہا۔ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے۔ وہی اس کے دنیا وآخرت کے غم والم کے لیے کافی ہے۔ پھر اس کا کیا کہنا جو دس بار آپ پر درود بھیجے الخ ابن شافع نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ کتنا بلند ہے۔ اور آپ کی خوشنودی کتنی بڑی نعمت ہے کہ درود شریف پڑھنے والا اس بڑے مقام پر فائز ہو جاتا ہے ورنہ تجھے یہ مقام کب ملتا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر صلاۃ بھیجے۔ اگر تو تمام عمر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی تمام عبادات کرے پھر اللہ تعالیٰ تجھ پر ایک صلاۃ بھیج دے تو وہ ایک صلاۃ تیرے تمام عمر کی عبادات پر افضل و برتر ہے۔ کیونکہ تو اپنی توفیق کے مطابق درود بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت کے مطابق رحمت نازل کرتا ہے۔ یہ تو اس وقت ہے جب ایک صلاۃ ہو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ تیرے ایک درود کے بدلے تجھ پر سو صلاۃ نازل فرمائے تو کیا کہنا۔ الخ

اس کے ثمرات میں سے ایک بہترین خوشخبری ہے۔ النفاسی نے شرح دلائل میں مصنف کے اس قول پر کہ بعض عارفین رضوان اللہ اجمعین، سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا، جس مجلس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا جائے۔ اس سے عمدہ خوشبو دار ہوا اٹھتی ہے۔ یہاں تک کہ آسمان تک پہنچ جاتی ہے، پھر فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا گیا ہے۔

شیخ ابو جعفر بن وداعہ رحمہ اللہ نے کہا، حدیث میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جس جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یا آپ پر درود وسلام بھیجا جائے۔ وہاں سے ایسی خوشبو پھوٹتی ہے جو سات آسمانوں کو چیر کر عرش معلیٰ تک جا پہنچتی ہے۔ جنوں اور انسانوں کے سوا، اس خوشبو کو زمین میں اللہ کی ساری مخلوق محسوس کرتی ہے اگر یہ بھی اس کی خوشبو محسوس کرنے لگیں تو اس کی لذت میں مشغول ہو کر کاروبار زندگی سے غافل ہو جائیں اور اس خوشبو کو جو فرشتہ یا اللہ کی دیگر مخلوق محسوس کرتی ہے وہ اہل مجلس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور ان کے لیے اس تمام تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس کے برابر ان کے درجے بلند ہوتے ہیں، برابر ہے کہ مجلس میں ایک ہو یا ایک لاکھ ہر ایک کو یہ اجر بھی ملے گا۔ اور دیگر بھی بہت کچھ۔

ایک اور حدیث میں ہے جس مجلس میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا جائے اس سے خوشبو اٹھتی ہے اور آسمان تک جاتی ہے اور فرشتے کہتے ہیں یہ خوشبو اس مجلس کی ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ فرمایا اس کے ساتھ ملتی

Marfat.com

جلتی وہ حکایت ہے۔

امام ابن ہشام کی حکایت

جسے ابن ہشام یعنی استاذ ابو محمد جبر نے محمد بن سعید بن معرف سے نقل کیا ہے جو ایک مرد صالح تھے۔ کہتے ہیں میں نے اُوپر لازم کر رکھا تھا کہ جب بھی رات کو سونے کے لیے بستر پہ آتا۔ ایک مُعیّن تعداد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا۔ ایک رات میں نے جُونہی یہ تعداد پوری کی۔ میری آنکھ لگ گئی میں ایک بالاخانے میں مقیم تھا۔ دیکھتا کیا ہُوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانے کے دروازے سے اندر داخل ہُوئے جس سے تمام کمرہ جگمگ کرنے لگا۔ پھر میری طرف رُخ کر کے فرمایا، یہ منہ آگے کر جو مجھ پر کثرت سے دُرود وسلام پڑھتا ہے کہ میں اس پر بوسہ دُوں۔ میں سرکار کی طرف اپنا منہ کرتے شرما سا گیا، سو میں نے اپنا چہرہ کسی قدر پھیر لیا، پھر آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ میں اسی وقت گھبرا کر بیدار ہو گیا، میں نے پاس لیٹی ہوئی اپنی بیوی کو جگایا۔ سارا مکان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبُو سے مہک رہا تھا اور میرے رخسار پر تقریباً آٹھ دن تک کستوری کی خوشبُو باقی رہی۔ جسے میری بیوی رات دن میرے رخسار پر محسوس کرتی رہی۔" الخ

ایسی ہی ایک حکایت استاذ جبر نے بغیر سند کے ذکر کی ہے۔ ابن مندیل نے کہا کہ اسے ابن بشکوال نے ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہم سے محمد بن سعید خیاط نے بیان کیا جو مرد صالح تھے الخ پھر ابن وداعہ نے کہا، جب تم اس بات کی حقیقت معلوم کرنا چاہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر نظر کرو۔" جو لوگ کسی محفل میں بیٹھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود وسلام بھیجے بغیر مُنتشر ہو جائیں۔ وہ مُردار سے زیادہ بدبُو پر مُنتشر ہُوئے۔" تیرے لیے ظاہر ہو جائیں گا کہ جن مجالس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یا آپ پر درود شریف بھیجا جائے اُن میں عطر کی خوشبوئیں آئیں گی۔ اور کستوری کی مہک آئے گی۔ اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر پاک اور سب سے بڑھ کر مُتھرے ہیں اور جلد ہی آپ کو اہل جنّت کی خصوصیات سے نوازا گیا تھا تو آپ جس راہ سے گزرتے، جس مجلس میں بیٹھتے اور جس چیز

Marfat.com

کو اپنے دستِ مبارک یا کسی عضو سے چھو لیتے، اس میں کستوری جیسی خوشبو باقی رہتی۔ یہاں تک کہ آپ کا صحابہ کرام اسی خوشبو سے معلوم کرتے تھے کہ سرکار اس راہ سے گزرے ہیں۔ اللہ نے آپ کی یہ کرامت باقی رکھی ہے۔ سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جس محفل میں کیا جائے، یا آپ پر درود و سلام پڑھا جائے، وہ جگہ آپ کے ذکر پاک سے معطر ہو جاتی ہے۔ اور وہاں سے مکمل خوشبودار ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل پر ایسا درود بھیجے، جس سے ذکر کی مجالس معطر ہوں اور بڑے سے بڑے گناہ بخشے جائیں۔" فرمایا جس چیز کا ذکر کرنا یہاں مناسب ہے، وہ بات ہے جسے شیخ عبداللہ الساحلی رضی اللہ عنہ نے بغیۃ السالک میں ذکر کیا ہے کہا کہ مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ہم سے شیخ ابوالقاسم المرید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شیخ ابوعمران البردعی مقام مالقہ تشریف لائے وہاں ان کی ملاقات شیخ ابو علی الحراز سے ہوئی۔ ایک دن میرے گھر کھانے کی دعوت پر ہم تینوں جمع ہو گئے، کھانا میں نے تیار کیا تھا۔ ابوالقاسم نے کہا جو میرے والد کے پاس موجود تھے، اور زکام کی بیماری ان سے جدا نہیں ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے حسِ شامہ کو معطل کر رکھا تھا، پس شیخ ابوعمران نے شیخ ابو علی سے کہا اے ابو علی! تمہیں آٹھ سال ہو گئے، حرارت نے تمہارے اندر اثر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا آقا اس سے بھی زیادہ مدت گذر چکی ہے۔ شیخ ابوعمران نے کہا، یہ چیز تو بچوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس طرح تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ پھر فرمایا شیخ ابوالقاسم کے والد کے ہاتھ میں سانس لو۔ فرمایا، ابو علی نے میرے والد کے ہاتھ میں سانس لیا، ان کے سانس سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔ لیکن تھوڑی تھوڑی۔ پھر شیخ ابوعمران نے میرے والد ابوالقاسم کے ہاتھ میں سانس لیا (پھونک ماری) تو اللہ کی قسم۔ کستوری کی خوشبو نے میرے والد کے نتھوں کو چیر کر رکھ دیا یہاں تک کہ فوراً ریشہ باہر نکلا۔ اور ناک سے خون بہنے لگا۔ میرے مکان میں خوشبو پھیل گئی۔ یہاں تک کہ کستوری کی خوشبو کے حلقے پڑوسیوں تک جا پہنچے۔ کہا کہ پھر شیخ ابوعمران نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ہی سرکار سے

Marfat.com

فیض حاصل کیا ہے ؟ ہم نے نہیں کیا ؟ بخدا، اس بات پر ہم ان سے مزاحم ہوں گے۔ یہاں تک کہ انھیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ اپنے پیچھے ایسے لوگ چھوڑ گئے ہیں جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں" الخ۔

قبر سے خوشبو

فرمایا اس کتاب کے مؤلف شیخ ابو عبداللہ الجزولی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بات گذر چکی ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنے کی وجہ سے، ان کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی ہے" شرح دلائل کی عبارت ختم۔

اور اس کے ثمرات میں سے جیسا کہ ہمارے شیخ العدوی نے شرح دلائل میں بعض عارفین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جس آدمی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود و سلام پڑھنے کی عادت ہو۔ اسے بہت بزرگی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سکراتِ موت کے وقت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں، اور اسے ان نعمتوں کی زیارت نصیب ہوتی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے تیار کی ہیں۔ مثلاً حوریں۔ محلات۔ ولدان۔ کثیر التعداد ازواج۔ اور غالب بخشنے والے خدا کی طرف سے سلام کا تحفہ۔ جیسے اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	ترجمہ: جن کو فرشتے وفات دیتے ہیں۔
طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ	جب کہ وہ لوگ پاک ہوں تو فرشتے کہتے
ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ	ہیں تم پر سلام ہو، جنت میں داخل ہو
تَعْمَلُوْنَ۔	جاؤ، اپنے اعمال کے سبب" الخ

اس کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے کہ گرمی وغیرہ میں جب سخت پیاس لگی ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے سے ختم ہو جاتی ہے۔ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی نے قصیدہ مضریہ پر اپنی لکھی گئی شرح میں فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بار بار درود و پڑھنے سے ہمیں ایک تجربہ یہ ہوا کہ گرمی وغیرہ کے موسم میں جب انسان کو سخت پیاس لگی ہو

Marfat.com

تو اس سے دور ہو جاتی ہے۔ بلاشبہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے اور اپنے بعض بھائیوں کو بتایا ہے۔ جنہوں نے سفر حج میں پانی نہ ملنے کی صورت میں اسے آزمایا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے کلمات سے درود و سلام بھیجا جائے جن میں لفظ اللہ نہ ہو کیونکہ وہ گرم ہے پیاس بجھانے کے لیے اس قسم کے الفاظ استعمال کرے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ۔
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمَبْعُوْثِ اِلَیْنَا
بِالْحَقِّ الْمُبِیْنِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
الدُّنِّیِّ الْاَمِیْنِ اور اَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ
عَلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُوْلِ الْمُؤَیَّدِ بِاَسْنَا یَا الْمُعْجِزَاتِ۔ وغیرہ۔

اور اس کے ثمرات میں سے ایک یہ کہ رزق آسانی سے ملتا ہے۔ سید احمد دحلان نے اپنی کتاب "تقویت الاصول فی تسہیل الوصول" میں فرمایا، آسانی سے رزق حاصل کرنے کے مجرب نسخوں میں سے، کثرت استغفار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا ہے۔ الخ۔

اور اس کے ثمرات میں سے ایک طاعون کا خاتمہ ہے۔ شیخ الاسلام، شیخ زکریا الانصاری نے اپنی کتاب "تحفۃ الراغبین فی بیان ( ) الطواعین"۔ کی فصل ششم کے آخر میں فرمایا، بعض عارفین سے مروی ہے کہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ ان کا سد باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہے۔

Marfat.com

فصل

وہ احادیث و آثار جو درود شریف اور مخصوص دُعاؤں کے بیان میں اور قضائے حاجات کے لیے مُفید ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص پیر کی رات چار رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد للہ ایک بار، پہلی رکعت میں گیارہ بار قُلْ اَللّٰہُ اَحَدٌ دوسری رکعت میں اکیس بار تیسری میں تینتیس بار، اور چوتھی رکعت میں چالیس بار۔ پھر سلام پھیر کر پچھتر بار پڑھے۔ اپنے اور والدین کے لیے پچھتر بار استغفار کرے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پچھتر بار درُود و سلام بھیجے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اللہ اُسے جو مانگے عطا فرمائے۔ اس کو صلوٰۃ حاجت بھی کہتے ہیں، اس کو ابو مُوسیٰ المدینی نے کتاب وظائف اللیالی والایام اور امام غزالی نے احیاء العلوم میں، دونوں حضرات نے اعمش سے بلا سند ذکر کیا ہے۔ یونہی القول البدیع میں لکھا ہے۔ میں نے آدلۃ الخیرات مولفہ عارف باللہ جمال الدین ابو عمر سید محمود بن سید علی قادری کردی شیخانی شافعی۔ مدنی کے حواشی میں لکھا دیکھا، یہ بزرگ عارف نابلسی کے ہم عصر ہیں، انہی سے نقل کرتے ہیں جس کی عبارت یہ ہے۔

یہ عظیم فائدہ ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ جس کی اللہ تعالیٰ کے حضور حاجت ہو، کسی ایسی جگہ کھڑا ہو، جہاں اسے کوئی دیکھتا نہ ہو، اچھی طرح وضو کرے۔ پھر چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ آخر تک، پہلی رکعت میں دس بار، دوسری رکعت میں بیس بار، تیسری رکعت میں تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار، جب نماز سے فارغ ہو، پچاس بار قل ھو اللہ

Marfat.com

احد پڑھے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر بار درود شریف بھیجے اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ستر بار۔ اگر اس پر قرض ہے تو اللہ ادا کرے گا۔ اگر مسافر ہے اللہ اسے وطن لوٹائے گا۔ اگر آسمان کے کناروں یعنی بادلوں تک گناہوں میں لتھڑا ہوا ہے پھر اپنے رب سے معافی مانگے، اللہ اسے بخش دے گا۔ اگر اس کی اولاد نہیں، اللہ اسے اولاد دے گا۔ اگر اس سے دعا مانگے قبول فرمائے گا۔ اگر بددعا نہ مانگے تو اس پر ناراض ہوگا۔ اللہ کی پناہ "، اور اس کے نیچے یہ عبارت لکھی تھی "ہم نے قبولیتِ دعا کی مناسبت سے یہ لکھ دیا ہے تاکہ اسے دیکھنے والا اور اس سے واقفیت رکھنے والا اس سے فائدہ اٹھائے۔

اے فائدہ اٹھانے والے! میں تجھے اس خدا کی قسم دیتا ہوں۔ جس نے آسمان بلند کیے اور زمینوں کا فرش بچھایا اور وہ سب سے بڑھ کر رحم و کرم فرمانے والا ہے، کہ تو یہ چیز صرف مستحق کو بتانا۔ بشرطیکہ وہ اس کے حصول میں لاچار ہو۔ کیونکہ یہ عظیم کام ہے، اور میں فقیر نے اسے ادائے قرض وغیرہ کے سلسلہ میں بارہا آزمایا ہے۔ میں نے جب بھی درود شریف ختم کیا، ابھی اس جگہ سے باہر نہیں نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری حاجت اور مراد پوری فرما دی۔ اللہ ہی کے لیے ثنا و شکر ہے۔ عبارت ختم ہوئی۔

پھر میں نے معمولی لفظی اختلاف کے ساتھ یہی فائدہ شیخ ابوبکر کنامی کی کتاب "المنہج الحنیف فی تعریف اسمہ تعالیٰ لطیف" میں دیکھا، اس کی عبارت یہ ہے۔ کتاب فضائل الاعمال" میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس آدمی کی کوئی حاجت ہو، وہ عمدہ وضو کرے، پھر ایسی جگہ کھڑا ہو، جہاں اسے کوئی دیکھتا نہ ہو۔ پھر چار رکعت نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں ایک بار فاتحہ، سورۂ اخلاص دس بار۔ دوسری رکعت میں فاتحہ ایک بار، اخلاص بیس بار۔ تیسری رکعت میں فاتحہ ایک بار، اخلاص تیس بار۔ چوتھی میں فاتحہ ایک بار، اخلاص چالیس بار۔ سلام پھیر کر سورۂ اخلاص پچاس بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پچاس بار۔ پھر اللہ سے ستر بار استغفار

Marfat.com

کرے۔ اگر اس پر قرض ہے تو اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ اگر غریب ہے تو اس کو غنی کر دے گا۔ اگر مسافر ہے تو اللہ اس کو اپنے گھر لوٹائے گا۔ اگر اس پر دنیا بھر کے گناہ ہوں۔ اللہ بخش دے گا۔ اگر بے اولاد ہے۔ اللہ سے اولاد مانگے، اللہ اولاد عطا فرمائے گا۔ الخ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا جس کی اللہ سے یا کسی انسان سے حاجت ہو وہ اچھی طرح وضو کرے، دو رکعت نفل ادا کرے۔ پھر اللہ کی ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا نَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو بُردبار کریم ہے۔ پاکی اللہ کے لیے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور سب تعریف اللہ پروردگار جہاں کے لیے، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب، تیری بخشش کے عزائم۔ ہر نیکی کی غنیمت اور ہر گناہ سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں۔ میرا کوئی گناہ بخشے بغیر، کوئی غم دُور کیے بغیر، اور کوئی حاجت، جس میں تیری رضا ہو، پوری کئے بغیر نہ چھوڑ۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا۔

اور محمد جبر نے کتاب "الملاذ والاعتصام" میں عبدالملک بن حبیب، عن ابی

Marfat.com

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ انہوں نے کہا جو رات کو اُٹھے اچھی طرح وضو کرے، پھر دس بار اللہ اکبر کہے دس بار سبحان اللہ اور لاحول ولا قوۃ اتنی ہی بار پڑھے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اچھی طرح درود وسلام بھیجے، دنیا و آخرت کی جو نعمت اللہ سے مانگے گا۔ عطا فرمائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی اللہ سے حاجت ہو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو نفل اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھے، دوسری میں فاتحہ اور اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون پڑھے۔ پھر تشہد اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیرے پھر یہ دُعا مانگے۔ اے اللہ! اے ہر اکیلے کی جائے امن! ہر تنہا کے ساتھی! اے قریب! نہ بعید۔ اے حاضر! نہ غائب۔ اے غالب! نہ مغلوب۔ اے زندہ اے قائم رہنے والے! اے جلال وعزت والے! اے زمین وآسمان کو نو پیدا کرنے والے! میں تجھ سے تیرے اسم رحمٰن، رحیم، حیّ، قیّوم، جس کے آگے چہرے جھکے، آوازیں پست اور جس کی ہیبت کے سامنے دل لرزیدہ ہیں کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام نازل فرما! اور میرے ساتھ یہ برتاؤ فرمائے۔ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں ذکر کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا جب تجھے کوئی حاجت ہو اور تو اُسے پورا کرنا چاہے تو دو رکعت نفل اس طرح پڑھ کہ فاتحہ کے بعد سُبحان اللہ دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر دس بار۔ جب بھی تو ایک کلمہ ادا کرے گی۔ اللہ فرمائے گا میں نے قبول کیا۔ جب اس سے فارغ ہو تو تشہد پڑھ کے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کر اور سجدے میں کہہ، اے اللہ! تو اللہ ہے۔ تیرا غیر نہیں۔ اے زندہ اے قائم رہنے والے! اے جلال وعزت والے! درود بھیج آپ پر اور آپ کی نیک وپاکیزہ آل پر اور میری یہ حاجت

Marfat.com

پوری فرما! اے رحمٰن! اور اس میں بھلائی پیدا فرما۔ بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے۔
اے اُمِ ایمن! جب بندہ تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور مصیبت زدہ ہو تو فرشتے کہتے ہیں آواز مانوس ہے جانی پہچانی ہے اللہ عزوجل کے حضور اس کی شفاعت کرو! اور اس کی دعا پر آمین کہو! پھر اللہ اس کی تکلیف دُور اور حاجت پوری کر دیتا ہے۔" اس کو عبدالرزاق طبلسی نے روایت کیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے۔ ایک شخص رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور غریبی و تنگدستی کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جب گھر جایا کرو تو سلام کہا کرو خواہ اندر کوئی ہو یا نہ۔ پھر مجھ پر سلام بھیجا کرو۔ پھر ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھا کرو۔ اس نے اس پر عمل کیا۔ اللہ نے اس پر رزق کا دروازہ کھول دیا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں پر فیضان کیا۔" اس کو مُوسیٰ مدینی نے روایت کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات یا دن میں بارہ نفل پڑھ۔ ہر دو رکعت میں تشہد پڑھ، آخر میں اللہ کی ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیج، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کر اور سجدے میں سات بار فاتحہ شریف۔ آیۃ الکرسی سات بار اور لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہٗ الملک ولہ الحمد وھو علی کلِّ شئٍ قدیر۔ دس بار۔ پھر کہہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے عرش کے معزز پائیوں کا صدقہ۔ تیری کتاب رحمت کی آخری حد کا صدقہ، تیرے بڑے نام بلند شان اور مکمل کلمات کا صدقہ،" پھر اپنی حاجت کا سوال کر اور سر اُٹھا لے۔ پھر دائیں بائیں سلام پھیر۔ یہ بات بیوقوفوں کو نہ بتانا کہ وہ اس کے ذریعے (کوئی غلط) دُعا مانگیں گے۔ اور وہ قبول ہو جائے گی۔
اس کو بیہقی وغیرہ نے روایت کیا۔

Marfat.com

میں نے یہ فائدہ ذرہ لفظی اختلاف کے ساتھ المنہج الحنیف فی تعریف اسمہ تعالیٰ لطیف میں لکھا دیکھا ہے۔ عبارت یہ ہے ابن صلاح نے اپنی سند کے ساتھ واحدی سے ان کی سند کے ساتھ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے رات یا دن کو بارہ رکعت نفل ادا کیے اس طرح کہ ہر رکعت میں ایک بار فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام آخر میں پھیرے۔ پھر سر بسجود ہو کر سات بار فاتحہ اور دس بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے۔ پھر کہے الٰہی! میں تجھ سے تیرے عرش کی بلندیوں اور تیری کتاب میں تیری رحمت کی حد کا اور تیرے بڑے نام، تیری بڑی شان اور تیرے مکمل کلمات کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد اور آل محمد پر" اور اپنی حاجت کا سوال کرے۔ بیوقوفوں کو اس کی تعلیم نہ کرنا۔ اس حدیث کے راوی احمد بن حرب نے کہا مجھے سو سے زائد ایسے لوگوں نے بتایا جنہوں نے اس پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی امور دنیا و آخرت کی دعا قبول فرمائی۔

ابو ذکریا النجیری نے کہا میں نے اس کو آزمایا اور ایسا ہی پایا ہے۔ ابو بکر کتامی نے کہا عمل مذکور سے فارغ ہو کر قبلہ رُو ہو کر عاجز بندے کی طرح بیٹھ جائے۔ سر جھکائے دل حاضر کیے، قبولیت کا یقین کیے اللہ تعالیٰ کی حمد و ذکر کرتے۔ اس کی شایانِ شان ثنا کرتے اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سفارشی بناتے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ سے نیکی حاصل کرتے اور تعوذ و تسمیہ پڑھتے (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) اپنے لیے جو نیکی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں بہتر اور بڑے اجر والی پاؤ گے۔ اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنی زبان سے پکارے اے میرے آقا میں حاضر ہوں اور تیری سعادت میسر ہے، تمام بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور تیرا کمزور، ذلیل، بیکس بندہ ظاہر و باطن

Marfat.com

ں تیری طرف متوجہ ہے۔ تیری توفیق سے بولتا اور تیرے حکم کی تعمیل کرتا ہے تجھ سے مدد چاہتا
ہے۔ الٰہی! تُو ہی میرا پالنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے۔
یں تیرا بندہ اور تیرے عہد و پیمان پر جہاں تک ہو سکے قائم ہُوں۔ میں تیری مخلوق کے شر
سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مجھ پر تیرے احسان کی بنا پر میں تیری طرف رجُوع کرتا ہوں اور
یں اپنا گناہ لایا ہوں تو مجھے بخش دے۔ کہ تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔ کیونکہ نبی مختار
لی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ یہی سیدالاستغفار ہے دس بار یہی کہے۔ پھر کہے سب
عریف اللہ پروردگار جہان کے لیے، ایسی حمد جو اس کی نعمتوں کے برابر ہو اور اس کے
حسان کے شایان ہو۔ میں تیری ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسی تُو نے خود اپنی تعریف کی
ہے پس تیرے لیے تعریف، یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔ اور راضی ہونے پر تیری حمد
ور جب تو راضی ہو، تیرے لیے حمد و ثنا۔ دس بار۔ پھر کہے الٰہی! درُود و سلام بھیج ہمارے
آقا محمدؐ اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر، جیسے تُو نے درُود بھیجا۔ ہمارے آقا ابراہیمؑ اور
ہمارے آقا ابراہیمؑ کی آل پر۔ اور برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ اور ہمارے آقا محمدؐ کی
آل پر، جیسے تُو نے برکت نازل کی ہمارے آقا ابراہیمؑ اور ہمارے آقا ابراہیمؑ کی آل پر، جہانوں
میں، بے شک تو ہی ستودہ، بزرگ ہے۔ اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ اپنی رضا کے
برابر، اپنے عرش کے وزن کے برابر، اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر جب بھی ذکر کرنے والے
تیرا ذکر کریں اور غافل تیرے ذکر سے غفلت برتیں۔ دس بار۔ ادب و خشوع سے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی صورت مُبارکہ حاضر کرے۔ گویا تُو سرکار کے سامنے ہے۔ آپ کی عزت کو
حاضر کرے، اس لیے کہ آپ اللہ کا بڑا دروازہ ہیں۔ کہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائی صرف آپ کی
وابستگی سے مل سکتی ہے۔ بے شک آپ مخلوق کی خالق کی طرف وسیلہ ہیں اور اس لیے کہ
ابوسلیمان دارانی سے مروی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگنا چاہے اسے
چاہیے کہ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے۔ پھر اپنی حاجت مانگے۔ پھر نبی صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پر ختم کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دونوں درود شریف قبول فرمائے گا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ کریم درمیانی دعا چھوڑ دے۔ پھر کہے میرے آقا میں حاضر ہوں، تمام نیک بختی تیرے ہاتھ ہے، میں تیرا فقیر ہوں، میں تیری جناب کی حمایت حاصل کرتا ہوں۔ تیری طرف تیرے محبوب ترین دوست کا وسیلہ لایا ہوں۔ تقدیر میں بہاؤ میں تیرے لطف وکرم کا خواہشگار ہوں اور اپنے تمام معاملات میں تجھ سے مدد مانگتے ہوئے عرض گذار ہوں، اے لطف وکرم فرمانے والے! اس کو بار بار پڑھے مشہور یہ ہے کہ اسے سوا ہزار چھ سو اکتالیس بار پڑھے، جب یہ تعداد پوری ہو جائے۔ پھر کوئی ایک دعا سولہ بار پڑھے۔ پھر جیسا کہ گزرا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ اپنی دعا آمین اور والحمد للہ رب العالمین پر ختم کرے۔ پھر دو رکعت نفل ادا کرے۔ یہ طریقہ سب سے بہتر اور مکمل ہے

وہیب بن الورد کے الفاظ جن کے متعلق ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ان الفاظ سے جو دعا مانگی جائے۔ رد نہیں ہوتی وہ یہ کہ بارہ رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں ایک بار فاتحہ، آیۃ الکرسی، اور قل ھو اللہ احد پڑھے۔ جب فارغ ہو تو سجدے میں گر جائے اور کہے "پاکی اس خدا کو جو عزت کا مالک ہے اور کہے پاکی اس کو جو احسان و فضل والا ہے۔ پاکی اس کو جو عزت وکرم والا ہے۔ پاکی اس کو جو طاقت والا ہے۔ میں تجھ سے تیرے عرش کی عزت کے صدقے سوال کرتا ہوں۔ اور تیری کتاب کی حد درجہ رحمت اور تیرے بزرگ نام اور بلند تر شان، اور تیرے تمام مکمل کلمات، جن سے کوئی نیک و بد آگے بڑھ نہیں سکتا۔ ان سب کے صدقے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام نازل فرما۔ پھر اللہ سے ایسی چیز مانگے جو گناہ نہ ہو، وہیب کہا کرتے تھے ہمیں یہ ہدایت پہنچی ہے کہ یہ دعا اپنے بیوقوفوں کو نہ سکھانا۔ کہ وہ اللہ کی نافرمانی میں پڑ جائیں گے" اس کو نمیری اور ابن بشکوال نے روایت کیا ہے۔ الطبلسی نے مقاتل بن حیان سے روایت کی کہ جو کوئی چاہے کہ اللہ اس کی مشکل حل کرے، غم دور کرے اور اسے بیوی بچوں تک

Marfat.com

پہنچائے اس کی حاجت پوری کرے اور اس کا قرض اتار دے۔ سینہ کھول دے۔ آنکھ ٹھنڈی کرے۔ وہ جب چاہے (اوقاتِ مکروہہ کے علاوہ) چار نفل ادا کرے، اگر آدھی رات یا چاشت کے وقت پڑھے تو افضل ہے۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور اس کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۂ یٰسٓ۔ دوسری میں الٓمٓ السجدہ۔ تیسری میں الدخان چوتھی میں تَبَارَكَ (ملک) جب فارغ ہو سلام پھیر کر قبلہ رُو ہو کر ستّو بار یہ دُعا مانگے۔ بیچ میں کلام نہ کرے۔ جب فارغ ہو ایک سجدہ کرے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر بار بار درود بھیجے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے، ان شاء اللہ عنقریب ہی اُسے اپنی حاجت نظر آجائے گی۔ پھر وہی دُعا بیان کی جو وہیب کے حوالہ سے گزر چکی ہے۔ زبیدی نے کہا یہ مشہور دُعا، دُعائے مقاتل بن حیان کے نام سے مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے۔

علامہ یُوسف نبہانی کا مشاہدہ و تجربہ

اس کتاب کا جامع یوسف بن اسماعیل نبہانی کہتا ہے میں خود اتنا سخت بیمار ہو گیا تھا کہ زندگی سے مایوس ہو چلا تھا، پھر میں نے وہ سب کچھ کہا جو اس حدیث میں مذکور ہے، اسی طرح سے سو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی اسی کا شکر اور احسان ہے اور اللہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نازل فرمائے اور آپ کی آل و اصحاب پر۔

امام غزالی کا ارشاد

احیاء العلوم میں امام غزالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب اللہ سے کوئی حاجت مانگو تو مجھ پر درود و سلام سے ابتدا کرو، اللہ کی شانِ کریمی کے خلاف ہے کہ اس سے دو دعائیں کی جائیں ایک منظور کی جائے اور دوسری رد کر دے۔" علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھے یہ روایت نہیں ملی۔ دراصل ابو درداء، اور عبداللہ بن عمرو رضی

Marfat.com

اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا "جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو، وہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے۔ جمعہ کے دن خوب صاف ستھرا ہو کر مسجد میں جائے، پھر تھوڑا بہت صدقہ کرے جمعہ پڑھ کر یہ دعا مانگے۔ "الٰہی میں تجھ سے تیرے نام کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے شروع جو رحمٰن و رحیم ہے۔ جس کے بغیر کوئی سچا معبود نہیں۔ غیب و شہادت کو جاننے والا ہے۔ رحمٰن و رحیم ہے۔ میں تجھ سے تیرے نام کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام سے شروع جو رحمٰن و رحیم ہے جس کے بغیر کوئی معبودِ برحق نہیں۔ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا۔ نہ اسے اونگھ آئے نہ نیند۔ جس کی زمین سے زمین و آسمان بھرے پڑے ہیں۔ اور میں تجھ سے تیرے نام کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام سے شروع جو رحمٰن و رحیم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس کے آگے چہرے جھکے، نگاہیں نیچی اور اس کے ڈر سے دل کانپ رہے ہیں۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود و سلام بھیج، اور مجھے میرا سوال عطا فرما، اور میری فلاں فلاں حاجت پوری فرما، انشاء اللہ اس کی دعا قبول ہوگی۔ فرمایا کرتے اپنے نادانوں کو نہ سکھلانا۔ کہیں گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ مانگا کریں" اس کو ابو موسیٰ مدینی نے اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ یونہی نمیری نے بھی موقوفاً بیان کی۔ جیسا کہ القول البدیع میں لکھا ہے۔ یہ فائدہ الدمیری نے حیاۃ الحیوان میں البونی کی کتاب سلاسل سے کے حوالہ سے ذکر کیا ہے اور آخر میں کہا یہ ایک لطیف راز ہے اور مجرب ہے۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک شخص کسی کام کی غرض سے حضرت عثمان بن عفان کی خدمت میں آیا رہا مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (بوجوہ) اس کی طرف توجہ نہ فرماتے اور نہ اس کی حاجت کی

حضرت عثمان غنی کی توجہ

طرف نظر کرتے۔ اس نے حضرت عثمان بن حنیف سے ملاقات کی اور ان سے اس بات کی شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا پانی لو اور وضو کرو پھر

Marfat.com

مسجد میں جاکر دو رکعت نفل ادا کرے۔ پھر یہ کہے "الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں، جو نبی رحمت ہیں۔ یا محمدؐ بے شک میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ آپ میری حاجت پوری کریں۔ یہاں اپنی حاجت کا نام لے۔ پھر جاؤ، کہ میں بھی جاؤں۔ وہ شخص چلا گیا اور ایسا ہی کیا، پھر حضرت عثمان بن عفان کے دروازے پر آیا۔ دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور مسند پر ان کے پاس بٹھا دیا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہاری حاجت؟ اس نے بتائی۔ آپ نے پوری کر دی۔ پھر فرمایا، آج تک میں تیری حاجت سمجھ ہی نہیں سکا، جب بھی کوئی حاجت ہو مانگ لیا کرو۔ وہاں سے نکل کر وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف سے ملا، اور کہا، جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اللہ تمہیں جزائے خیر دے، جب تک میں نے ان سے بیان نہیں کیا، نہ وہ میری حاجت کی طرف دیکھتے تھے نہ توجہ فرماتے۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہ میں نے ان سے بات کی نہ انہوں نے مجھ سے لیکن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، کہ آپ کی خدمت میں ایک نابینا آیا۔ اس نے حضور سے بینائی چلے جانے کی شکایت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جاؤ لوٹا لے کر وضو کرو، پھر مسجد میں جاکر دو نفل پڑھو، پھر کہو الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیری نبی، نبیٔ رحمت کے وسیلہ سے، اے محمدؐ بے شک میں آپ کے ذریعے متوجہ ہوتا ہوں اپنے رب کی طرف کہ وہ میری نگاہ روشن کر دے۔ الٰہی ان کی شفاعت مجھے نصیب کر۔ اور میرے متعلق ان کی شفاعت قبول فرما۔ عثمان کہتے ہیں خدا کی قسم ہم وہاں سے الگ نہ ہوئے نہ زیادہ باتیں کیں کہ وہ شخص آیا گویا کبھی نابینا تھا ہی نہیں"۔ اس کو بیہقی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ حافظ سخاوی نے کہا بعض کے نزدیک یہ الفاظ ہیں "کہ ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا، اللہ سے دعا کرو کہ مجھے شفا یاب فرمائے۔ فرمایا اگر چاہو تو اس کے بدلے آخرت میں تجھے درجہ مل جائے یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر چاہو

Marfat.com

سے محفوظ فرمائے گا۔ اور اس کے عامل کا رعب اللہ تعالیٰ بندوں کے دل میں پیدا کرے گا۔ اور جو کوئی سورج نکلتے وقت ہر روز اس پر نظر کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بار بار حاصل ہوتا رہے گا۔ اور اس کے اسباب اسی دن سے میسّر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اس کتاب میں فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کی بیوی کے ہاں بیٹا پیدا ہو، جب اس کی بیوی سو رہی ہو اپنا دایاں ہاتھ اس کے سینہ پر رکھے اور حمل کے ابتدائی دنوں میں اس کی ناف پر ہاتھ رکھ کر تین بار پڑھے۔

بیٹا پیدا ہونے کے لیے عمل

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ خَلَقْتَ خَلْقًا فِیْ بَطْنِ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃِ فَکَوِّنْہُ ذَکَرًا وَّاِسْمُہٗ اَحْمَدُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ "

(ترجمہ) الٰہی اگر تو نے اس عورت کے پیٹ میں کوئی شے پیدا فرمائی ہے، تو اسے بیٹا کیجیو! اور اس کا نام احمد ہوگا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے برحق ہونے کا صدقہ، پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے "

الدمیری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کی روح صرف اللہ تعالیٰ ہی قبض فرمائے گا۔

امام بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا، کہ فرمان باری تعالیٰ اُدْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ پوری آیت، چوری سے محفوظ رہنے کی ضمانت ہے۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے سوتے وقت اسے پڑھا چور اندر آگھسا

Marfat.com

اور گھر کا تمام سامان سمیٹ کر اُٹھا لیا وہ صاحب جاگ رہے تھے، چور دروازے پر پہنچا تو اُسے بند پایا۔ گٹھڑی زمین پر رکھی تو دروازہ کھُل گیا۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ گٹھڑی اُٹھاتا تو دروازہ بند ہو جاتا نیچے رکھتا تو کھُل جاتا) صاحب خانہ کی ہنسی نکل گئی اور کہا میں نے مکان کا قلعہ مضبوط بنایا ہے۔

الدارمی نے مغیرہ بن سبیع سے روایت کی جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے کہ جو کوئی سوتے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے، قرآن کریم نہیں بھُولے گا۔ چار پہلی۔ دو آیۃ الکرسی، دو آیتیں اس کے بعد والی اور تین آخری۔

اور الدارمی وغیرہ نے عبداللہ بن ابی امامہ سے زبد ابن جُبیس کی یہ روایت نقل کی کہ جو کوئی رات کے کسی خاص حصّے میں اُٹھنے کے لیے سورۂ الکہف کا آخری حصّہ پڑھے۔ بیدار ہو گا۔ ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ ہم چند ساتھیوں نے اس کا تجربہ کیا۔ جیسا سنا، ویسا پایا" یہ بات سیوطی نے الخصائص الکبریٰ میں ذکر کی ہے۔

سیدی عبدالعزیز الدباغ کا ارشاد

کتاب الابریز میں سیدی عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو کوئی یہ آیت کریمہ پڑھے، وہ صبح صادق سے ذرہ پہلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت بیدار ہو جایا کرے گا۔

امام یافعی نے اپنی کتاب "الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم" میں لکھا ہے۔ کہ جو کوئی "سورۃ محمد" لکھ کر زمزم کے پانی سے دھو کر پی لے، لوگوں میں محبوب ہو گا۔ اس کی بات سُنی جائے گی۔ جو سُنے گا یاد رکھے گا۔ لکھ کر پانی میں گھول لے اور جو بیماری ہو اس پانی سے دھوئے اللہ کے حکم سے دُور ہو گی۔

"الدر النظیم" ہی میں ہے کہ جو کوئی فرمان باری تعالیٰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ آخر سورۃ تک، اللہ کی توفیق سے لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ عجیب قبولیت و غلبہ دیکھے گا۔

Marfat.com

تو اللہ سے دُعا کروں۔ کہنے لگا دعا فرما دیں۔ آپ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دُعا پڑھو، الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا اور تیری طرف تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں جو نبیٔ رحمت ہیں۔ اے محمد! بے شک میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں، کہ وہ میرے لیے اسے پوری فرما دے۔ الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما، اور میرے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔" ابن ابی الدنیا نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات ذکر کی ہے کہ ایک شخص عبدالملک بن سعید بن حیان بن ابجر کے پاس آیا۔ اس کو پیٹ کی تکلیف ہو گئی۔ عبدالملک نے کہا تجھے ایسی بیماری لگی ہے جو ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ اس نے کہا کون سی بیماری؟ کہا

اس شخص نے منہ پھیر لیا اور کہا الٰہی! تو میرا رب ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اے اللہ! میں تیری طرف تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ جو نبیٔ رحمت ہیں۔ اے محمد! میں آپ کے وسیلہ سے آپ کے اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ جو بیماری مجھے ہے اس کے متعلق مجھ پر رحم فرمائے۔ ایسی رحمت جس سے میں تیرے غیروں کی رحمت سے بے نیاز ہو جاؤں۔ تین بار۔ پھر وہ شخص ابن ابجر کے پاس آیا اس نے اس کا پیٹ ملاحظہ کر کے کہا، تم ٹھیک ہو۔ تمہیں کوئی بیماری نہیں اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے۔ کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان! یا رسول اللہ! یہ قرآن میرے سینے سے نکلا جا رہا ہے، میرے قابو نہیں آ رہا، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوالحسن! میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں۔ جن سے اللہ تمہیں بھی فائدہ دے اور جن کو تم سکھاؤ اُن کو بھی، اور جو سیکھو تمہارے دل میں محفوظ ہو جائے۔ عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ! سکھائیں۔ فرمایا جمعہ کی رات ایک تہائی حصہ باقی ہو تو قیام

Marfat.com

کرو۔ اگر ہو سکے، وہ حاضری کا وقت ہے اس میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا "سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ" میں عنقریب تمہارے لیے اللہ سے معافی مانگوں گا" یعنی جمعہ کی رات آجائے تو، نہیں ہو سکتا تو درمیانے حصہ میں اُٹھو، یہ بھی نہیں تو رات کے پہلے پہر اُٹھو، چار رکعت نفل اس طرح ادا کرو کہ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسٓ؛ دوسری میں فاتحہ کے بعد سورۂ حٰمٓ الدخان۔ تیسری رکعت میں فاتحہ اور الٓمٓ تنزیل السجدۃ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ اور سورۂ الملک تشہد سے فارغ ہو کر اللہ کی بہترین حمد و ثنا کرو اور مجھ پر بہترین درود و سلام بھیجو۔ اور تمام نبیوں پر بہترین درُود و سلام بھیجو مسلمانوں مَردوں، عورتوں اور اپنے ان بھائیوں کے لیے دُعائے مغفرت کرو جو ایمان کے ساتھ تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ آخر میں یُوں دُعا مانگو، الٰہی مجھ پر ضرور رحم فرما کہ جب تک مجھے باقی رکھے میں گناہوں سے کنارہ کش رہوں۔ اور مجھ پر ضرور رحم فرما کہ میں فضول کاموں میں مصروف نہ ہوں اور جن اُمور میں تیری رضا ہے۔ ان میں حُسنِ نظر نصیب فرما۔ اے اللہ! زمین و آسمان کو نو پیدا کرنے والے، جلال و عزت احترام والے جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا۔ اے اللہ! اے رحمٰن! میں تجھ سے تیرے جلال اور تیرے ذاتی نُور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، کہ جیسے تُو نے مجھے اپنی کتاب کا علم عنایت فرمایا ہے۔ ویسے ہی میرے دل کو اپنی کتاب کا حصّہ عطا فرما۔ اور مجھے اس طرح تلاوت نصیب فرما کہ تُو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اے اللہ! زمین و آسمان کے نو پیدا کرنے والے۔ اے جلال، عظمت اور عزت کے مالک، جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا، اے اللہ! اے رحمٰن! میں تیرے جلال اور تیری نورانی ذات کے واسطہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب سے میری بینائی روشن، زبان چالو اور دل سے رنج و غم دور فرما دے۔ سینہ کھول دے اور میرا بدن دھو دے۔ بے شک تیرے بغیر راہ حق میں کوئی میرا مددگار نہیں۔ اور تیرے سوا کوئی دیتا نہیں۔ بدی سے پھرنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ

Marfat.com

ہی سے ملتی ہے، جو بلند و برتر ہے۔" اے ابوالحسن! اس پر تین، پانچ یا سات جمعے عمل کر، اللہ کے حکم سے دعا قبول ہوگی۔ اس اللہ کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، مومن کو کبھی مایوس نہیں کرے گی۔" حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ خدا کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانچ سات دن گذرے ہوں گے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی قسم کی مجلس میں تشریف لائے، انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! پہلے مجھے صرف چار آیتیں یاد تھیں جب ان کی تلاوت کرتا تو تھک جاتا، آج میں چالیس آیتیں یاد کر چکا ہوں، جب اپنے طور پر ان کی تلاوت کرتا ہوں تو گویا اللہ تعالیٰ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے اور میں حدیثیں سنا کرتا تھا جب میں ان کو دہرانا چاہتا تو زبان سے اتر جاتیں اور اب حدیثیں سنتا ہوں، جب ان کو بیان کرتا ہوں ایک حرف بھی چھوٹتا نہیں۔ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "ربِ کعبہ کی قسم ابوالحسن تم مومن ہو۔" اس کو ترمذی نے اپنی جامع میں اور طبرانی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ المنذری نے کہا، اس حدیث کے طرق یعنی سندیں عمدہ ہیں اور متن بہت غریب ہے۔ ایسا ہی عماد ابن کثیر نے کہا۔ حافظ سخاوی نے کہا، حق یہ ہے کہ اس میں صرف کمزوری یہ ہے کہ اس کو ابن جریج نے عطا سے عنعنہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ یہ فائدہ ہمارے شیخ ابن حجر کا ہے۔ کہا کہ مجھے ایک سے زائد حضرات نے بتایا کہ انہوں نے اس دعا کو آزمایا اور حق پایا ہے۔ سید مرتضیٰ زبیدی نے احیاء العلوم کی شرح میں فرمایا۔ ابوالعباس شرجی نے اپنی کتاب "الفوائد" میں ہمارے متاخرین علما سے حنفیہ میں سے بعض کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ جس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حاجت ہو۔ وہ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص، دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد بیس مرتبہ سورۂ اخلاص، تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد تیس مرتبہ سورۂ اخلاص۔ چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد چالیس بار سورۂ اخلاص۔ فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! تیری ذات پُر نور اور جلال کا واسطہ اور اس اسم اعظم

Marfat.com

اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ، میرا تجھ سے سوال ہے کہ میری حاجت پوری ہو، اور میری مراد و امید تک پہنچا دے اور یہ دعا مانگے قبول ہوگی۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَللّٰہُ - اَللّٰہُ - اَللّٰہُ ! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ، اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ -

ترجمہ: "اللہ ہے۔ اللہ ہے۔ اللہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ ایک ہے۔ بے نیاز۔ اللہ ہے۔ اللہ ہے۔ اللہ ہے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، زمین و آسمان کو نو پیدا کرنے والا۔ جلال و عزت کا مالک"

میں تجھ سے تیرے پاکیزہ، مشہور، معزز، بابرکت، پاک ناموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں، ایسے نام جو نور پر نور وہ نور جو نور کے اوپر ہے۔ ایسا نور جو نور پر ہے۔ ایسا نور جو نور کے نیچے ہے۔ آسمانوں و زمین کا نور، عرش عظیم کا نور، تیری پر نور ذات کا سوال ہے، اور تیری کھلی سلطنت اور مضبوط طاقت و قوت کا سوال ہے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، زمین و آسمانوں کا نو پیدا کرنے والا۔ جلال و عزت والا، اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے پروردگار! اے پروردگار! اے پروردگار! یا ربنا! - یا ربنا! - یا ربنا! - میرے گناہ بخش دے، میرے دشمن کے مقابلہ میں میری مدد فرما، میری حاجت پوری فرما، دنیا و آخرت میں اور اللہ درود و سلام نازل فرمائے ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل پر۔

الشرجی نے کہا محمد بن دستوریہ سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی نماز حاجت دیکھی ہے، جو ہزار حاجت کے لیے ہے، جو حضرت خضر علیہ السلام نے ان کو بعض بندوں کے لیے سکھائی۔ دو رکعت نفل اس

Marfat.com

طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ کافرون، دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص، پھر سلام کے بعد سجدہ کرے اور سجدے میں دس بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے، اور دس بار رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ پڑھے۔ پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگے انشاءاللہ پوری ہوگی۔

شیخ ابوالقاسم حکیم نے کہا میں نے ایک عبادت گذار کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ یہ وظیفہ مجھے بتا دے۔ پھر اس نے مجھے اس کی تعلیم دی، میں نے اس پر عمل کیا اور اللہ سے حکمت کا سوال کیا۔ اس نے مجھے عطا فرمائی اور میری ایک ہزار حاجت پوری فرمائی۔ حکم کہتے ہیں۔ جو کوئی اس پر عمل کرنا چاہے وہ جمعرات کو غسل کر کے صاف کپڑے پہنے۔ اور سحری کے وقت اس پر عمل کرے اور قضائے حاجت کی نیت کرے۔ انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی۔ طبرانی نے باب الدعا میں محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن ابوطالب رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ میرے والد کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی، وضو کر کے دو نفل ادا کرتے۔ نماز کے بعد کہتے، الٰہی! ہر مصیبت میں تو میرا سہارا ہے، اور ہر سختی میں تو میری اُمید ہے اور ہر مشکل میں جو مجھ پر پڑے تو ہی میرا آسرا و بھروسہ ہے۔ کتنی ہی مصیبتیں ہیں جن سے دل کمزور ہو جاتا ہے۔ چارہ نہیں چلتا۔ دوست منہ موڑ لیتا ہے۔ دشمن خوش ہوتا ہے میں نے اسے تیری بارگاہ میں پیش کیا اور تجھ سے اس کا شکوہ کیا تو نے اسے ختم کیا اور مشکل حل فرما دی۔ تو ہی ہر حاجت پوری کرنے والا ہے۔ ہر نعمت عطا فرمانے والا ہے۔ تو نے ہی لڑکے کو اس کے والدین کی نیکی کے صدقے بچایا۔ مجھے بھی اسی طرح بچا لے، جس طرح تو نے اسے بچایا۔ اور مجھے ظالم لوگوں کے لیے آزمائش نہ بنا۔ الٰہی! میں تیرے ہر نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے اپنی کتاب میں ذکر کیا۔ یا اپنی کسی مخلوق کو سکھایا۔

Marfat.com

یا تیرے علمِ غیب میں وہ محفوظ ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہے۔ تیرے بزرگ بزرگ بزرگ نام کا صدقہ۔ جس کے وسیلہ سے جب بھی تجھ سے سوال کیا جائے تو لازمی طور پر اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود وسلام نازل فرما۔ اور میرا تجھ سے سوال ہے کہ میری حاجت پوری فرما۔ اور جو حاجت ہے مانگے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو کوئی قرآن کریم کی سو آیتیں پڑھ کر ہاتھ اٹھائے اور کہے۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ ولعلی سبحانہ وھو العلی العظیم۔ وہ اپنی زمین اور آسمانوں میں پاک ہے، نیچے والی زمینوں میں اسی کی پاکی بولی جاتی ہے۔ عرشِ عظیم پر اسی کی پاکی بولی جاتی ہے۔ وہ پاک ہے، اسی کے لیے حمد وثنا ہے۔ ایسی جو ختم نہ ہو۔ بوسیدہ نہ ہو۔ ایسی حمد جو اس کی رضا تک پہنچے۔ اس کی انتہا تک نہ پہنچے۔ ایسی حمد وثنا جو لامحدود ہو۔ بے انتہا ہو، جس کا بیان معلوم نہ ہو سکے۔ اسے پاکی، اس کے قلم کے شمار کے برابر، اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ انصاف قائم فرمانے والا۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی غالب حکمت والا ہے۔ ایک تنہا۔ بے نیاز۔ نہ کسی کو جنا، نہ خود جنا گیا۔ نہ اس کے برابر کوئی۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ بہت بڑا۔ جلیل القدر۔ عظیم۔ علم والا۔ جرأت والا۔ کبریائی والا۔ بلندی والا۔ نعمتوں والا۔ اور سب تعریف اللہ پروردگارِ جہان کے لیے۔ الٰہی! تو نے مجھے پیدا کیا، جب کہ میں کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔ سو تیرا شکریہ۔ تو نے مجھے صحیح مرد بنایا۔ سو تیرا شکر ہے۔ تو نے مجھے ایسا بنایا کہ میں تیری جلدی میں تاخیر اور تیری تاخیر میں جلدی نہیں چاہتا۔ میں تجھ سے تمام بھلائی مانگتا ہوں، فوری بھی اور مستقبل کی بھی جسے جانتا ہوں اور جسے نہیں جانتا۔ الٰہی! مجھے کان و آنکھ سے فائدہ نصیب فرما، اور ان دونوں کو میرا وارث بنا دے۔ الٰہی! میں تیرا بندہ اور تیرے بندے بندی کا بیٹا ہوں۔ تیرے حکم پر چلنے والا ہوں۔ مجھ پر انصاف سے اپنا حکم چلا۔ میں تجھ سے تیرے ان ناموں کا صدقہ

Marfat.com

مانگتا ہوں جو تُو نے خود مقرر کیے ہیں اور اپنی کسی کتاب میں نازل کیے ہیں یا اپنی کسی مخلوق کو سکھائے ہیں، یا اپنے پاس اپنے غیبی علم میں مخصوص کر رکھے ہیں۔ کہ محمد اور آلِ محمد پر درُود بھیج اور قرآن کو میرے سینے کا نور کر دے۔ دل کی بہار، غم کا ازالہ، اور رنج کا خاتمہ کر دے۔ پھر جو چاہے دُعا مانگے۔ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔" اس کو النمیری نے روایت کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جس کو بھول جانے کا ڈر ہو، وہ کثرت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجے"۔ اس کو ابن بشکوال نے منقطع سند کے ساتھ روایت کیا۔

حضرت حسن بصری نے کہا غم والم دُور کرنے کی دُعا یہ ہے" اے ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ روکنے والے، بیٹے کے ذبح کرنے سے، اے ویرانے اور اندھے کنوئیں میں یُوسف صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قافلہ بھیجنے والے! اور ان کو غلامی کے بعد بادشاہی بنانے والے۔! اے ذوالنون (یُونس علیہ السلام) کی دُعا تین اندھیروں میں سُننے والے! ایک گہرے سمندر کا اندھیرا، دوسرا رات اور تیسرا مچھلی کا پیٹ کا اندھیرا۔ اے یعقوبؑ کا غم ختم کرنے والے! اور اے داؤدؑ کے آنسوؤں پر ترس کھانے والے! اور اے ایُوبؑ کی تکلیف دُور فرمانے والے! اے سبوں کی دُعائیں سُننے والے! اے عمزدوں کے غم دُور کرنے والے! محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درُود بھیج! اور تجھ سے میرا سوال ہے کہ میرے ساتھ ایسا ایسا کر"۔ اس کو الدینوری نے "المجالسۃ" میں بیان کیا۔

علامہ زمخشری کا قرآن

علامہ زمخشری نے اپنی کتاب "ربیع الابرار" میں بیان کیا کہ ایک شخص عبدالملک بن مروان سے کسی وجہ سے ڈر گیا۔ یہاں تک کہ کسی جگہ ٹھہرتا نہ تھا۔ اثنائے سفر میں ایک وادی میں اسے ہاتف غیبی نے آواز دی، درندوں سے بچ کر کہاں جاؤ گے؟ اس نے کہا، کون سے درندے؟ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اس نے یہ کلمات پڑھے" پاکی اس یکتا کو جس

Marfat.com

کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس دائم کو پاکی جو ختم نہ ہوگا۔ اس قدیم کو پاکی جس کی ابتدا نہیں۔ پاکی اس کو جو زندہ کرے اور مارے، پاکی اُسے جو ہر دن کی نئی شان میں ہوتا ہے۔ پاکی اسے جو نظر آنے والی اور نظر نہ آنے والی اشیا کو پیدا کرتا ہے۔ پاکی اسے جو ہر شے کو بغیر تعلیم سکھلایا۔ الٰہی ان کلمات اور ان کی حُرمت کے صدقے میرا سجدہ سے سوال ہے کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیج! اور میرے ساتھ یہ سلوک کر۔ اس نے یہ کلمات کہے تو اللہ نے اس کے دل میں اطمینان پیدا کر دیا۔ وہ فوراً باہر نکلا اور عبدالملک سے جا ملا۔ اس نے اسے امن و صلہ عطا کیا۔

مقتول یا محفوظ؟

ابن الطحان نے احمد بن الطبرانی سے روایت کی کہ میرے باپ نے مجھے یہ بات بتائی کہ میں احمد بن طولون کے پاس ایک دن بیٹھا تھا۔ اس نے ایک شخص کو مناظرہ کرنے کے لیے منگوایا۔ اس نے مناظرہ کیا اور اپنے حاجب کو اسے قتل کرنے کا حکم دیا، اور کہا کہ اس کا سر کاٹ کر میرے پاس لاؤ۔ اس نے اسے پکڑا اور لے گیا۔ کافی وقت گزار کر واپس خالی ہاتھ آ گیا۔ اس نے پوچھا کہ ملزم کے ساتھ کیا کیا گیا ہے؟ حاجب نے کہا اے امیر! جان کی امان پاؤں تو عرض کروں، امیر نے امان دے دی۔ کہا میں اس شخص کو آپ کے حکم کے مطابق قتل کرنے کے لیے لے جا رہا تھا، ایک خالی مکان میں لے کر گیا۔ اس نے مکان کے اندر جا کر مجھ سے دو نفل ادا کرنے کی اجازت مانگی۔ مجھے اللہ سے شرم آئی کہ اُسے اس سے منع کروں۔ لہٰذا میں نے اجازت دے دی۔ وہ مکان کے اندر چلا گیا۔ جب زیادہ وقت گذر گیا، تو میں مکان میں داخل ہو گیا۔ لیکن مجھے وہاں کوئی انسان نہ ملا۔ اس میں کوئی کھڑکی وغیرہ نہ تھی۔ امیر نے پوچھا تم نے اس سے کوئی بات سُنی تھی۔ کہا کہ ہاں، ہاتھ اٹھائے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا، اے لطیف! جو تو چاہے۔ اے جو چاہے کر گزرنے والے! محمدؐ اور ان کی آل پر درود بھیج اور اسی وقت مجھ پر لطف فرما۔ اور اس کے ہاتھوں سے مجھے چھڑا لے، احمد نے اس سے

Marfat.com

کہا، تُو نے سچ کہا، یہ دعا مقبول ہے۔

امام قُرطبی کا ارشاد

امام قرطبی نے اپنی تفسیر (الجامع لاحکام القرآن۔ المعروف بہ تفسیر قرطبی) میں فرمایا، جو کوئی زمین میں بیج ڈالے اس کے لیے مستحب ہے کہ اَفَرَاَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ——— آیت کے بعد کہے بلکہ اللہ ہی کھیتی اُگانے اور کمال تک پہنچانے والا ہے۔ الٰہی! محمدؐ اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیج اور اس کا پھل ہم کو نصیب کر، اور اس کے ضرر سے ہم کو بچا اور ہم کو ان کی نعمتوں کا شکر گذار کر دے۔ فرمایا کہا گیا ہے۔ کہ یہ بات اس کھیتی کے لیے تمام آفات سے امان ہے۔ مثلاً کیڑا مکوڑی وغیرہ سے یہ بات ہم نے قابلِ اعتماد لوگوں سے سُنی ہے۔ تجربہ کیا گیا اور ویسا ہی پایا گیا ہے۔ یہ بات قسطلانی نے کہی اور ابن بشکوال نے عبدالقدوس رازی سے نقل کیا، کہ وہ ایک شخص کی تعریف کرتے تھے کہ وہ بہت کم سوتا تھا، فرمایا جب سونا چاہو تو پڑھو۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ "بینگن پر لکھا جائے اور دھو کر پیا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ فَهِّمْنِيْ عِلْمَ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِهَا بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ"۔ الخ

ترجمہ: "اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ الٰہی! مجھے علمِ شریعت، علمِ طریقت اور علمِ حقیقت سکھا، سمجھا دے اور اس پر عمل پیرا کر دے۔ صدقہ ہمارے آقا محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کی آل و اصحاب، سب کا"۔

علامہ نور الدین علی سمہودی نے اپنی کتاب "جواھر العقدین فی فضل الشرفین"

Marfat.com

میں حافظ ابو عبداللہ محمد مظفر الزرمذی المدنی کی کتاب "نظم درر السمطین" کے حوالہ سے امام جعفر بن محمد الباقر عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ سرکار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا، جب کسی ہولناک واقعہ سے دوچار ہو تو کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، الٰہی محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما۔ الٰہی محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم کے حق ہونے کے وسیلہ سے سوال ہے کہ جس چیز سے میں ڈرتا ہوں اور بچنا چاہتا ہوں، اس میں میری مدد فرما۔ کہ تو ہی میری مشکل حل کر سکتا ہے" الخ میں نے بعض مجموعوں میں یہ عبارت لکھی دیکھی ہے، کہ شیخ ابو العباس احمد بن محمد بن حسن اللوانی نے ہمیں خبر دی، کہا کہ ہمیں الوالجین یحییٰ بن محمد المعروف بہ ابن الصائغ خبر دی۔ کہا خبر دی ہم کو ابو القاسم بن خلف بن عبدالملک بن مسعود بن بشکوال نے کہا ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدالرحمٰن ہمارے ساتھی نے، تحریر میں نے ان کے سامنے پڑھی کہ خبر دی ہم کو ابو القاسم بن صواب نے سن کر، خبر دی ہم کو ابو مروان عبدالملک بن زیادۃ اللہ الطبنی نے، ہم کو خبر دی ابو القاسم بن بزار نے، ہم کو خبر دی محمد بن علی بن محمد بن صخر ازدی ابو الحسن نے، بیان کیا ہم سے ابو الحسن نے، بیان کیا ہم سے ابو عیاض احمد بن محمد ابن الحسین بن احمد القطان المحتسب بلخی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں۔ وہ بہت سچا تھا۔ ہم کو خبر دی محمد بن ہارون ہاشمی نے ہم سے بیان کیا محمد یحییٰ المازنی نے، ہمیں بتایا موسیٰ بن سہل نے ربیع سے روایت کیا کہ۔

امام جعفر صادق اور منصور

جب ابو جعفر منصور تخت خلافت پر متمکن ہوا، مجھے کہا ربیع! جعفر بن محمد کو میرے پاس لاؤ۔ کہا میں اس کے سامنے سے اٹھ گیا۔ میں نے (دل میں) کہا اسے کس مصیبت میں ڈالنا چاہتا ہے؟ ویسے میں نے اس کے سامنے ظاہر یہی کیا کہ اس کے حکم پر عمل کر رہا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد میں حاضر ہوا (ابو جعفر نے) کہا میں نے تجھے کہا نہیں، کہ جعفر

Marfat.com

بن محمدؐ کو میرے پاس لاؤ ؟ یا اسے لاؤ، یا میں تمہیں بُری طرح قتل کر دُوں گا۔ کہا میں اس کے پاس گیا، اور کہا اے ابو عبداللہ! امیر المومنین کے پاس تشریف لائیے۔ وہ میرے ہمراہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر جب ہم دروازے کے قریب پہنچے۔ کھڑے ہو گئے اور ہونٹوں کو حرکت دی۔ پھر اندر داخل ہوئے اور (منصور) کو سلام کیا۔ لیکن اس نے جواب نہیں دیا۔ آپ کھڑے رہے اس نے بٹھایا نہیں، پھر سر اُٹھا کر کہنے لگا، جعفر! تم ہو جنہوں نے افتراق و انتشار پھیلا رکھا ہے حالانکہ مجھے میرے باپ نے اپنے باپ اور انہوں نے دادے سے یہ روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن غدار کے لیے جھنڈا نصب کیا جائے گا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔ جعفر نے کہا میرے باپ نے اپنے باپ اور انہوں نے دادے سے یہ روایت نقل کی۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن عرش کے اندر سے منادی اعلان کرے گا، خبردار جس کا اجر اللہ کے ذمے ہے وہ کھڑا ہو جائے، سو اللہ کے بندوں میں سے صرف وہ کھڑے ہوں گے جو فضل و کرم کرنے والے ہوں گے۔ برابر یہی کلام دہراتے رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، اور نرم ہو گیا کہنے لگا ابو عبداللہ! بیٹھیے۔ ابو عبداللہ! اُوپر کی جگہ پر بیٹھیے۔ پھر اس نے تیل کی ایک قیمتی شیشی منگوائی، اور اپنے ہاتھ سے ان کو تیل لگانا شروع کیا۔ تیل کے قطرے امیر المومنین کے آگے گرتے تھے۔ پھر کہا ابو عبداللہ! اللہ کی حفاظت میں تشریف لیجائیے۔ اور مجھے کہا ربیع! ابو عبداللہ کے پیچھے جاؤ اور ان کو دُونا دُون انعام دو۔ کہا میں باہر نکلا اور عرض کیا، ابو عبداللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ کے ساتھ کتنی محبت ہے۔ فرمایا تم تو میرے ہو یہ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت بیان کی۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوم کا مولیٰ انہی میں سے ہوتا ہے۔ میں نے کہا اے ابو عبداللہ! میں وہاں حاضر تھا جہاں آپ نہیں تھے اور میں نے وہ کچھ سُنا جو آپ نہیں سُنا۔ جب آپ آئے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہونٹ حرکت کر

Marfat.com

رہے تھے۔ فرمایا ہاں میں دعا کر رہا تھا، کہا آپ نے منصور کے پاس آتے وقت اپنی طرف سے کوئی دُعا پڑھی، یا اپنے پاکیزہ آباؑ سے حاصل کی؟ فرمایا نہیں بلکہ مجھ سے میرے والد ان سے ان کے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے یہ روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی مشکل وقت آتا تو یہ دُعا کرتے اور فرماتے، یہ دُعا مشکل کشا ہے۔ دُعا یہ ہے۔ "یا اللہ میری حفاظت فرما، اپنی اس آنکھ سے جو سوتی نہیں۔ اور مجھے اپنی اس پناہ میں رکھنا، جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور اپنی قدرت سے مجھ پر رحم فرما۔ تُو ہی میری پناہ و اُمید۔ کتنی ہی نعمتیں تو نے مجھ پر کیں جن کے عوض میں نے تیرا کم شکر کیا۔ اور کتنی آزمائشوں میں تُو نے مجھے ڈالا، جن پر میں نے کم صبر کیا۔ سوائے وہ ذات، جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر کم ہے پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا۔ اور اے وہ ذات! جس کے امتحان کے آگے میرا صبر کم ہے پھر بھی مجھے بے آسرا نہ چھوڑا۔ اور اے وہ کہ مجھے خطا وار دیکھ کر بھی رسوا نہ کیا۔ میرا تجھ سے سوال ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درُود بھیج جیسے تُو نے درُود و رحمت برکت نازل فرمائی ابراھیم پر، بے شک تو ستودہ بزُرگ ہے۔ الٰہی! دنیا کے بدلے میرے دین میں میری مدد فرما! اور تقویٰ سے میری آخرت کی مدد فرما اور جو کچھ مجھ سے غائب ہے اس سے میری حفاظت فرما۔ اور جو کچھ میرے سامنے ہے اس کے بارے میں مجھے میرے نفس کے سپُرد نہ فرما۔ اے وہ کہ گناہ جس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں اور بخشش جس کا نقصان نہ کر سکے مجھے وہ کچھ بخش دے جو تیرا نقصان نہ کرے۔ اور میرے وہ گناہ بخش دے جو تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ الٰہی! کہ لوگوں سے مجھے بے پرواہ کر دے۔ نیکی کرنے اور بُرائی سے بچنے کی توفیق صرف اللہ بزُرگ و برتر کی مدد و حمایت سے ہے"۔

ربیع نے کہا میں نے اسے جعفر بن محمدؑ سے لکھا ہے اور وہ تحریر میرے جیب میں موجود ہے۔ موسیٰ بن سہل نے کہا میں نے اسے ربیع سے لکھا ہے اور تحریر میرے جیب میں ہے، محمد بن یحییٰ نے کہا میں نے اسے موسیٰ سے نقل کیا ہے اور وہ میرے جیب میں ہے۔

Marfat.com

ابوالحسن علی بن حسین نے کہا میں نے اسے محمد بن ہارون سے لکھا ہے، جو میرے جیب میں ہے۔ احمد بن منصور نے کہا میں نے اسے علی بن حسین سے لکھا جو میرے جیب میں ہے۔ ابوعیاض احمد بن محمد الہروی نے کہا میں نے اسے احمد بن منصور سے لکھا ہے، جو میرے جیب میں ہے۔ محمد بن علی بن صخر نے کہا میں نے اسے ابوعیاض سے لکھا، اور اس کا نسخہ میں نے اپنے جیب میں رکھا ہے۔ ابوالقاسم بن بندار نے کہا قاضی بن صخر ابوالحسن کے ہاتھ سے لکھا ہوا نسخہ میرے پاس ہے۔ ابومروان نے کہا مجھے دے دیں، پھر میں نے اسے ابن بندار ابوالقاسم سے نقل کیا، اور وہ میرے پاس موجود ہے۔ ابوالقاسم بن صواب نے کہا، میں نے اسے ابومروان عبدالملک الطینی سے لکھا ہے۔ اور وہ میرے پاس ہے۔ ابوالحسن محمد بن عبدالرحمٰن نے کہا میں نے اسے ابوالقاسم بن صواب سے لکھا اور اب میرے پاس ہے۔ ابوالقاسم بن بشکوال نے کہا میں نے اسے ابوالحسن محمد بن عبدالرحمٰن سے لکھا جو میرے پاس موجود ہے۔ شیخ ابوالحسین بن الصائغ نے کہا میں نے اسے ابوالقاسم بن بشکوال سے لکھا جو میرے پاس ہے۔ اور ہمیں وہ نسخہ دکھایا۔

ہمارے شیخ ابوالعباس اللہ ان کی مدد فرمائے، نے فرمایا میں نے اسے ابوالحسین سے لکھا، اور وہ میرے پاس ہے اور ہمیں وہ نسخہ دکھایا۔ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

مذکورہ تحریرات سے یہ تمام دعا پڑھے اور اس کو جیسا کہ اس میں تصریح ہے۔ علی بن ابراہیم بن سوار بوصیری سے ملائے اور اس کو ابن نعمان المزالی نے مذکورہ وجوہ سے پڑھا ہے۔ اور تمام سلسلہ بیان کیا ہے۔ اور ہمارے شیخ الاسلام برکت الانام محمد سبھائی خادم سنت سے علاقہ دمیاط کی سرحد پر متصل سند ذکر کی۔ ان کو شیخ ابراہیم کورانی مدنی سے اجازت تھی۔ ان کو شیخ احمد قشاشی مدنی سے، ان کو شمس محمد رملی سے، ان کو شیخ الاسلام زکریا انصاری سے ان کو حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی سے

Marfat.com

ان کو ابن النعمان کے اصحاب سے۔

پھر میں نے اس کو علامہ شیخ محمد عابد بن احمد علی انصاری خزرجی سندی پھر مدنی کے رسالہ مسمّٰی بہ "حصر الشارد من اسانید محمد عابد" میں ایک اور سند کے ساتھ لکھا دیکھا۔ جو پہلی سند کے ساتھ ابوالحسن محمد بن علی ازدی پر جا کر مل جاتی ہے۔ شیخ محمد عابد مذکور جنہوں نے یہ تمام سلسلہ ذکر کیا ہے، نے کہا میں نے جتنے راویوں کے نام لکھے ہیں، سب میرے جیب میں محفوظ ہیں۔ میں اسے سید عبدالرحمٰن بن سلمان بن یحییٰ بن عمر مقبول الاہدل عن سید ابی بکر بن علی البطاح عن سید یوسف بن محمد البطاح الاہدل عن السید طاہر بن حسین الاہدل عن الحافظ عبدالرحمٰن ابن الدیبغ عن الشمس محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی، کہا ہم کو خبر دی دو شیخوں ابوالسحاق ابراھیم بن علی البصاوی اور کاتبہ مریم بنت علی بن عبدالرحمٰن نے۔ دوسری نے کہا ہمیں خبر دی محب محمد بن احمد الطبری نے سن کر۔ اور عبداللہ بن سلیمان مکی نے اجازت دے کر اگرچہ سن کر نہیں دی۔ پہلی نے کہا ہم کو خبر دی ابوالسادۃ عبداللہ بن اسعد الیافعی نے اس نے اور مکی نے کہا ہم کو خبر دی الرضی ابواسحاق طبری نے کہا، ہم کو بتایا محب احمد بن عبداللہ الطبری نے۔ ہم کو خبر دی تقی ابوالحسن علی بن بکر طبری نے، کہا ہم کو خبر دی تقی ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابی الصیف فقیہ نے، ہم کو خبر دی حافظ ابوالحسن علی بن مفضل مقدسی نے۔ میرے پہلے شیخ جو سب سے زیادہ عالم ہیں۔ نے کہا ہم کو خبر دی امام محمد ابوطاہر فیروز آبادی نے، اوپر چل کر عبدالرحمٰن بن عمر نے بھی کہا۔ ہم کو خبر دی شریف ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دیباجی نے، ہم کو بتایا ابوعبداللہ محمد بن حسین بن صدقہ بن سلیمان اسکندری نے ہم سے بیان کیا ابوالحسین علی بن ابراہیم عاقولی شافعی نے، ہم سے بیان کیا قاضی ابوالحسن محمد بن علی بن صحرا ارزی نے۔ پہلی سند کے آخر تک۔ ان تمام راویوں نے کہا میں نے اسے فلاں سے لکھا اور اب وہ میرے جیب میں ہے۔ یہاں تک کہ محمد

Marfat.com

عابد صاحب ثبت مذکور نے کہا میں نے اسے اپنے شیخ سیّد عبدالرحمٰن بن سلیمان سے لکھا اور انہوں نے مجھے اس کی اجازت دی۔ کہا اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے۔ اے علی! جب کوئی مسئلہ پیش آجائے تو کہنا اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی اس آنکھ سے جو سوتی نہیں آخر تک۔ اس کو ابن ابی الدنیا نے کتاب "الفرج بعد الشدۃ" میں بھی ذکر کیا ہے۔ الخ

علّامہ ابن الحاج کا ارشاد

ابن الحاج نے کتاب "المدخل" میں فرمایا کچھ لوگ ایک بڑی مصیبت میں پڑ گئے آپ (ابن الحاج) نے اس کی شکایت اپنے شیخ عارف باللہ ابن ابی جمرہ مولّف مختصر البخاری سے کی۔ انہوں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ سو بار سبحان اللہ، سو بار الحمد للہ۔ اور سو بار اللہ اکبر۔ پڑھیں۔ اور کہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ سو بار۔ اور سو بار پڑھیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ پھر بارہ رکعت نفل پڑھے اور جو چاہے دعا مانگے۔ پھر دو رکعت نفل ادا کرے پھر آخر میں پچاس آیتیں اور سورہ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھے۔ پھر چوبیس ۲۴ رکعت نفل ادا کر کے یہ دعا مانگے۔ الٰہی! کھولنا تو بس تیرا کھولنا ہے، سو ہم سے ہر مشکل و سختی کھول دے، اے وہ کہ جس کے ہاتھ میں کھولنے کی کنجیاں ہیں۔ اور جو جن و انسان ہمیں برائی پہنچانا چاہے اس کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما اور اپنے مضبوط دستِ قدرت و اذن سے، اس کو ہم سے دور فرما دے۔ بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے۔" اس نے اس پر عمل کیا تو اس شخص کی مشکل جاتی رہی، اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذکورہ خواب میں جس میں آپ نے مذکورہ تسبیح و نماز و دعا کا فرمایا، یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی صدق دل سے اس پر عمل کرے گا۔ اللہ اسی دن اس کی کوئی اور کیسی ہی مشکل کیوں نہ ہو دور فرمائے گا۔ الخ

Marfat.com

فصل

دین و آخرت کی حاجات طلب کرنے کے لیے درود وغیرہ کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرنا اور مدد مانگنا

عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی نے "الیواقیت الکبریٰ" میں فرمایا۔ میں نے سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، جو دار وفات یافتہ اولیاء اللہ سے اپنی حاجتیں نہ مانگنا۔ ان میں اکثر قبروں میں تصرف نہیں کر سکتے۔ رہے کچھ دوسرے مثلاً امام شافعی رضی اللہ عنہ یا ان جیسے، سو بسا اوقات زائرین کے صدق و خلوص کے مطابق ان کو اللہ تعالیٰ تصرفات کی قدرت عطا فرماتا ہے۔ علی الخواص رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمام اولیاء کے دروازے ان پر بند ہیں۔ اب صرف رسولوں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ کھلا ہے۔ جو اللہ کے ہاں بہت عزت و شرف والا ہے۔ اب جس کی کوئی حاجت ہو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل توجہ سے ایک ہزار بار درود شریف پڑھے۔ پھر آپ سے اپنی حاجت مانگے، انشاء اللہ ضرور پوری ہو گی۔

آپ رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں، نے اپنی کتاب "العھود المحمدیۃ" میں فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہم سے عام وعدہ لیا گیا ہے کہ ہم اس وقت تک اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال نہ کریں جب تک اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نہ بھیج لیں۔ یہ گویا حاجت مانگنے سے پہلے ہدیہ پیش کرنا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "قضائے حاجت کی کنجی، اس سے پہلے ہدیہ پیش کرنا ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ سے حمد و ثنا کرتے ہیں تو وہ ہم سے راضی ہو جاتا ہے اور جب

Marfat.com

ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں تو آپ اس قضائے حاجت میں ہمارے لیے اللہ کے ہاں شفاعت فرماتے ہیں اور اللہ فرماتا ہے، اللہ کی طرف وسیلہ طلب کرو" اور حکمرانوں کے آستانے دیکھ، محسوس ہوگا کہ تمہیں کسی ایسے واسطے کی ضرورت ہے جسے حاکم کا قرب و نیازمندی حاصل ہو، تاکہ وہ تیری حاجت برداری کے لیے تیرے ہمراہ چلے، اور اگر بلا واسطہ ان کے دربار تک پہنچنا چاہو نہ پہنچ سکو گے۔

وسیلہ کی وضاحت

اس کی وضاحت یہ ہے کہ جو بادشاہ کا قریبی ہو وہ ان الفاظ کو بہتر جانتا ہے، جن سے بادشاہ کو مخاطب کیا جائے۔ اور حاجات برداری کے اوقات بھی بہتر جانتا ہے۔ سو ہمارا وسائل طلب کرنا، اس کے ساتھ راہِ ادب اختیار کرنا ہے اور اس سے ہماری حاجات جلد پوری ہو جاتی ہیں۔ ہم جیسے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ادب کیا جانیں؟ میں نے سیدی علی الخواص کو یہ فرماتے سنا، جب تم اللہ سے حاجت مانگو، تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مانگو۔ اور کہو الٰہی! میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق ہونے کے صدقہ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے فلاں فلاں کام کر دے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو اس دعا کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے اور آپ سے عرض کرتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے آپ کے حق کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے فلاں حاجت مانگی ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حاجت کو پورا فرمانے کا اللہ تعالےٰ سے سوال کرتے ہیں سو وہ قبول ہو جاتی ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا رد نہیں ہوتی۔ فرمایا یہی حال ہے جب تم اولیاء اللہ کے وسیلہ سے دعا مانگتے ہو کہ فرشتہ ان کو پہنچاتا ہے۔ اور وہ اس قضائے حاجت کے لیے شفاعت کرتے ہیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے"۔ الخ

علامہ ابن حجر ہیتمی کا ارشاد

علامہ ابن حجر ہیتمی نے امام نووی کی کتاب "المناسک" پر لکھے گئے اپنے حاشیہ کے چھٹے

Marfat.com

باب میں ایک فائدہ کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ اس بات کی دلیل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑنا، سلف صالحین، انبیاؑ واولیاؑ وغیرہ کا طریقہ ہے، وہ حدیث ہے جس کو حاکم نے نقل کیا اور اسے صحیح بتایا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، عرض کی، پروردگار! میں تجھ سے محمد کا صدقہ سوال کرتا ہوں کہ میری بخشش فرما، فرمایا آدم تو نے مجھ کو کیسے پہچان لیا۔ حالانکہ ابھی میں نے ان کو پیدا (ظاہر) نہیں کیا۔ عرض کی پروردگار! جب تُو نے مجھے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" لکھا دیکھا۔ میں سمجھ گیا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کو ملایا ہے جو ساری مخلوق میں تیرا محبوب تر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آدم تُو نے سچ کہا، بے شک وہ تمام مخلوق سے بڑھ کر میرے پیارے ہیں اور جب تُو نے ان کے وسیلہ سے دعا مانگی تو میں نے تجھے معاف کر دیا۔ اگر محمدؐ نہ ہوتے میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ نسائی اور ترمذی نے حدیث نقل کی اور اسے صحیح قرار دیا۔ کہ

ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کی اللہ سے میری بینائی بحال ہونے کی دُعا کریں۔ فرمایا چاہو تو دُعا کروں اور چاہو تو صبر کرو۔ کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض کی دعا فرمائیں آپ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ دُعا پڑھو۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ"

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں، تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ اے محمدؐ بیشک

Marfat.com

میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اپنی حاجت میں، کہ آپ اسے پوری فرمائیں۔ الٰہی! حضورؐ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔"

امام بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اتنا اضافہ فرمایا ہے۔ کہ وہ صاحب اٹھے تو بینائی بحال تھی۔

بیہقی نے سند جید سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں یہ کلمات بھی فرمائے تھے۔

"بِنَبِیِّكَ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ" ترجمہ: اپنے نبی کا صدقہ اور مجھ سے پہلے نبیوں کا صدقہ۔

امام سبکی کے نزدیک توسل۔ استغاثہ۔ تشفع۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی انبیاء و اولیاء سے توجہ کے سوال کرنے میں کوئی فرق نہیں۔ اگرچہ عبدالسلام نے اسے منع کیا ہے۔

توسّل کی دلیل

اس لیے کہ تمام اعمال کو وسیلہ بنانا ثابت ہے۔ (ذوات قدسیہ کو بنانا بھی دلائل سے ثابت ہے۔ مترجم)

حالانکہ وہ اعراض ہیں (جو ذوات سے قائم ہوتے ہیں۔) پس فضیلت والی ذاتیں بطریق اولیٰ وسیلہ ہو سکتی ہیں۔ اور اس لیے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارش کی دعا میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنایا تھا اور اس پر انکار نہیں کیا گیا۔ اور کبھی حضورؐ کے وسیلہ بنانے کا مطلب ہوتا ہے آپ سے دعا کرنا کیونکہ آپ زندہ ہیں۔ سوال کرنے والے کے سوال کو جانتے ہیں۔ ایک طویل صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آیا اور کہا یا رسول اللہ! اپنی امت کے لیے پانی مانگیں۔ خواب میں اسے نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ نے اسے بتایا کہ بارش ہوگی۔ ایسا ہی ہوا۔" ابن حجر کا کلام ختم ہوا۔"

ایک لطیف واقعہ وہ ہے جسے شہاب مقری نے اپنی کتاب "نفح الطیب" میں اندلس کے ادیب ابوبحر صفوان بن ادریس کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ وہ یعنی صفوان بن ادریس اپنی بیٹی کے نکاح کی تیاری کے لیے عازمِ مراکش ہوئے۔ جو بالغ ہوگئی تھی اور حکمران کی مدح و ستائش کے قصیدے لے کر دارالخلافہ پہنچے۔ مگر مقصد میں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اپنی ناکامی مقصد پر غور کیا اور کہا اگر اللہ سبحانہ سے امید رکھتا اور اس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور سرکار کے پاکیزہ گھر والوں کی مدح و ثنا کرتا تو اپنے اس نیک عمل کے طفیل حصولِ مقصد میں کامیاب ہوتا۔ پھر اپنے پہلے اعتماد و بھروسہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ اور یقین ہوگیا کہ کسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ پس اتنی سی بات کہ ارادہ درست کیا، اور عزمِ مصمم سے اس طرف منہمک ہوگیا۔ معلوم ہوا کہ اس کی طرف توجہ ہونے لگی ہے۔ اسے خلیفہ کے پاس حاضر کیا گیا۔ خلیفہ نے مقصد پوچھا، انہوں نے تفصیل سے اپنا مدعا کہہ سنایا۔ خلیفہ نے نقدی اور سامان سے اس کی مدد کی، اور یہ بھی بتایا کہ یہ سب اس خواب کی تعبیل میں ہو رہا ہے، جس میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، اور سرکار نے اسے ان کی حاجت برداری کا حکم دیا، اپنا دامن مقصود بھر کر واپس ہوا، اور ہمیشہ سرکار اور آپ کے اہلِ بیت کی مدح و ثنا میں مصروف رہا یہاں تک کہ اس سلسلہ میں خوب شہرت پائی الخ۔

اور امام ابوعبداللہ بن نعمان کی کتاب ہے جس کا نام ہے "مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام فی الیقظۃ والمنام"، اس میں انہوں نے کثرت سے ایسے واقعات لکھے ہیں، جن میں لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی اور ان کی حاجتیں پوری ہوئیں۔ اس موضوع سے متعلق تمام واقعات میں نے اپنی کتاب حجۃ اللہ

Marfat.com

علی العالمین فی معجزات سیّد المرسلین"۔ صلی اللہ علیہ وسلم میں مکررات اور اسناد کو حذف کر کے صرف بڑے بڑے واقعات مختصراً ذکر کر دیئے ہیں۔ حالانکہ ایسے واقعات سرکار کے زمانہ میں کثرت سے واقع ہوئے ہیں اور اس دور سے آج تک کے ہر زمانے میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو جمع کیا جائے تو ضخامت کئی جلدوں پر پھیل جائے۔ الحمدللہ مجھے ایسے واقعات پیش آئے جو صبح صادق کی طرح صاف اور سچے ہیں۔ بلکہ اس سے واضح و صریح تر۔ ان میں سے ایک یہ کہ گذشتہ سال ۱۳۱۷ھ، ایک خدا ناترس شخص نے مجھ پر افترا کیا، جس کے نتیجہ میں بادشاہ نے میری دُور دراز علاقے میں جلاوطنی کا حکم دیا۔ مجھے جب اس کا پتہ چلا تو بہت متفکر ہوا۔ جمعرات کا دن تھا۔ میں نے جمعہ کی رات ایک ہزار بار استغفار کیا اور ساڑھے تین سو (۳۵۰) بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان الفاظ سے درود و سلام عرض کیا۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ"

"الٰہی! درود بھیج ہمارے آقا محمدؐ اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر، میرا حیلہ تنگ ہو گیا ہے، یا رسول اللہ! مجھے سنبھالا دیجیے"

مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا، پھر پچھلے پہر بیدار ہو گیا اور ان الفاظ سے میں نے ایک ہزار (۱۰۰۰) بار درود شریف پڑھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگی۔ اسی جمعہ کے دن شام کے وقت ٹیلیگرام کے ذریعے بادشاہ کی طرف سے میری بحالی کا حکم آگیا اللہ اس کی مدد فرمائے اور افترا باندھنے والے کو ذلیل کرے۔ اور سب تعریف اللہ پروردگار جہاں کے لیے ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بہترین استغاثے جو پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک قصیدہ سیدی محمد بن ابوالحسن البکری مصری رضی اللہ عنہ کا ہے جو یہ ہے:-

Marfat.com

مَا اَرْسَلَ الرَّحْمٰنُ اَوْ یُرْسِلُ مِنْ رَّحْمَةٍ تَصْعَدُ اَوْ تَنْزِلُ

۱۔ اللہ رحمٰن نے جو رحمت بھیجی یا بھیجے گا، اوپر جاتی ہے یا نیچے آتی ہے۔

۲۔ اللہ کے بڑے اور چھوٹے ملک میں ہر قسم کی خاص و عام۔

۳۔ مگر طہٰ ، برگزیدہ، اس کا بندہ، اس کا نبی، اس کا مختار بھیجا ہوا۔

۴۔ اس میں واسطہ اور اس کی اصل ہے اس عبارت کو ہر عقلمند جانتا ہے۔

۵۔ سو جس چیز کا ڈر ہو ان کی پناہ لے کہ وہی مرجع اور اُمید گاہ ہیں۔

۶۔ اُمید کے بوجھ ان کے پاس اتار دے۔ وہی ہمیشہ شفاعت کرنے والا جو قبول ہوتی ہے۔

۷۔ اور ہر کھٹک میں انہی کی پناہ حاصل کر کہ وہی امن و عقل کی جا ہیں۔

۸۔ اور ان کو آواز دے کہ مصائب نے اپنے ناخن گاڑ دیئے ہیں اور مشکل شدید ہو گئی۔

۹۔ اے اپنے رب کے حضور بزرگ ترین خلق، اور جن میں رہتے ہیں ان پر بہترین، جن کے وسیلہ سے سوال ہوتا ہے۔

۱۰۔ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور کئی بار۔ آپ نے ایسی تکالیف دُور فرمائیں، جن میں سے بعض مہلک ہوتی ہیں۔

۱۱۔ سو اس خُدا کی قسم جس نے آپ کو مخلوق میں اس مقامِ مخصوص پر فائز کیا۔ جس سے تمام بلندیاں نیچے آتی ہیں۔

۱۲۔ میری تکلیف جلد دور فرمائیے اگر آپ نے توجہ نہ فرمائی، میں کس سے سوال کروں گا۔

۱۳۔ سو میرا حیدہ تنگ اور صبر ختم ہو چکا، سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں۔

۱۴۔ مجھ سے زیادہ عاجز آپ کو نظر نہیں آئے گا نہ تکلیف برداشت کرنے

Marfat.com

کی طاقت۔ نہ اٹھانے کی۔

۱۵۔ سو آپ ہی اللہ (کی رحمت) کا دروازہ ہیں جو اس کی بارگاہ میں آپ کے بغیر آیا، داخل نہ ہوا۔

۱۶۔ اللہ آپ پر درُود بھیجے، جب تک، کھلتی کلیوں سے بادِ صبا اٹھکھیلیاں کرے۔

میں نے ایک مجموعہ میں دیکھا کہ جس کی کوئی حاجت ہو وہ رات کے تیسرے پہر اٹھ کھڑا ہو، پھر جس قدر اللہ چاہے نماز پڑھے، پھر یہ استغاثہ پڑھے اور اس مصرعہ کو ستر بار دُھرائے۔ عَجِّلْ بِاِذْهَابِ الَّذِیْ اِشْتَکٰی۔ اللہ کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہو گی، اور سیدی مُحمّد البکر نے بھی فرمایا ہے جسے میں نے ان کے دیوان سے نقل کیا ہے۔

۱۔ اے پروردگار! اے رازوں کے جاننے والے۔ اے کہ تُو ہے، تیرے سوا کوئی نہیں۔ باریک بین، لطف فرمانے والا۔

۲۔ سنبھالا دے سنبھالا دے، ذلیل و حقیر غلام کو جو پناہ مانگتا ہے اور تیرے سوا کوئی پناہ دینے والا نہیں۔

۳۔ پروردگار! جیسے تو دیکھ رہا ہے، میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوں تُو ہی میری تلافی کرنے والا اور تو ہی بہترین مددگار ہے۔

۴۔ خُدا کی پناہ کہ میں نامراد رہوں، جب کہ جس چیز کا ڈر ہو اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۔ الٰہی! میں آہ و زاری کرتا ہُوں، مجھے تو کافی ہے۔ تو میری پناہ، تیرے سوا میرا مددگار کون ہے؟

۶۔ اگر تُو نے گناہ کی وجہ سے مجھ پر گرفت کی (تو تعجب ہو گا۔) میرے کتنے ہی گناہ

Marfat.com

ہوں تُو تو ربِ غفور ہے۔

۷۔ میں مشکل میں ہُوں، حل فرما، حل فرما۔ میں اس مُشکل میں ذلیل و اسیر ہوں۔

۸۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑ لیا ہے اور وہی مجھے کافی ہے۔
بے شک وہ مُصطفےٰ بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے ہیں۔

۹۔ پروردگار! ان پر درُود و سلام نازل فرما جس سے اندھیرا اور پردے
ختم ہو جائیں گے۔

شہاب الخفاجی نے اپنے رسالہ الریحانہ میں اپنے والد ابو المواہب کے استغاثوں میں سے، ایک منتخب استغاثہ نقل کیا ہے جس میں یہ اشعار بھی ہیں۔

۱۰۔ ہم پیاس میں کہاں جائیں جب کہ یہ چشمہ شیریں موجود ہے۔

۲۔ یہ عام چشمہ ہے شیریں تر۔ اور یہ ستھرے پانی کا گھاٹ ہے۔

۳۔ یہ ہمارے آقا کا دروازہ ہے اور یہ ان کا پیارا گھر ہے۔

۴۔ یہ ان کا بلند مرتبہ رُوح ہے اور یہ اس کا قریب ترکھلنا ہے۔

۵۔ یہی سوال، اُمید گاہ، مقصود اور مُدعا ہے۔

۶۔ حبیب خُدا، نور الانوار۔ راز و مطلب کا خزانہ۔

۷۔ یہ وہ ہیں جن کے رُوحانی کی لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔

۸۔ یہ وہ ہیں جن کے بلند تر رتبہ میں، عقل سرگردان، بول رہی ہے۔

۹۔ قابلِ احترام رسولوں کا جمال، سنہرے جامے والے۔

۱۰۔ اے بہترین مبعوث ہونے والے آقا، جسے اس کے آقا نے اپنا قرب بخشا۔

۱۱۔ اے وہ، جن کو آنکھ سے دیکھنا، سوان سے کبھی پردہ نہیں ہوتا۔

۱۲۔ اے وہ کہ جن کی پوری تعریف کوئی نہیں کر سکتا خواہ کتنی طویل ہو۔

۱۳۔ میری بڑی لغزش معاف کر دیں کہ میرے لیے چلنا دشوار ہو گیا ہے۔

Marfat.com

۱۴ - مجھے ایسا خالص کر دیجیے، مجھے ایسا مخصوص کر دیجیے، ان کی رُوحانیت سے،
جو سلب نہ ہو۔

۱۵ - آقا! مشکل میں میری فریاد رسی کیجیے، ورنہ کس کے پاس جاؤں۔؟

۱۶ - اور مجھے فرما دیں تو میری پناہ میں ہے، سو نہ ڈر، نہ تھک۔

۱۷ - میں نے آپ سے مدد مانگی ہے، سو میری مدد فرمائیے کہ جس کی آپ مدد فرمائیں۔
کبھی مغلوب نہ ہو گا۔

۱۸ - میں نے آپ کی شفاعت طلب کی ہے سو آپ میری شفاعت فرمائیے، کہ
میرے گناہ کے بخشے جانے کی جگہ آپ ہیں۔

اور کسی فاضل نے کہا ہے۔

۱ - جب میں نے دیکھا کہ تمام حکم ایک اللہ کے لیے ہے، اور یہ کہ رسول اللہ
تمام مخلوق میں بہترین ہیں۔

۲ - تو میں نے اپنے کام اور مشکل حل کرانے کے لیے وسیلہ پکڑا۔ معزز ترین
مخلوق کا، معزز ترین خالق کے حضور۔

امام ابن الوردی نے اپنی تاریخ میں ۶۴۳ھ کے حالات و حوادث میں لکھا ہے کہ
جب میں، لشکرِ طرابلس کے امیر صلاح الدین یوسف دوادار نے امام شافعی علیہ الرحمہ
کے یہ دو شعر سنائے۔ جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ حفظِ بصارت کے لیے مفید ہیں۔

۱ - اے میری آنکھو! میں تمہیں یعقوب علیہ السلام کی حفاظت میں دیتا ہوں۔ یعنی جب
نظر نے ان سے بیوفائی کی تو انہوں نے اسے پناہ میں دے دیا۔

۲ - قمیص یوسف کی۔ جسے یوسف علیہ السلام کے خوشخبری سنانے والے قاصد
نے میری آنکھ پر ڈالا ہے۔ سوائے تکلیف چلی جا!"

فرمایا کہ میں نے بھی دو شعر کہے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ حفظِ نفس، حفظِ دین، و حفظِ

Marfat.com

مال و اہل کے لیے مفید ہیں۔ شعر یہ ہیں۔

۱۔ میں نے اس ہتھیلی کو گذار لیا ہے۔ جس میں کنکروں نے تسبیح پڑھی، اور لشکر کو تیز پانی سے سیراب کیا۔

۲۔ اپنی روزی، اپنی آخرت، اپنی اولاد، اپنے ظاہر و باطن پر۔

ابن الوردی کے کلام میں سے یہ بھی ہے۔

۱۔ اے رب! اس ہادی، بشیر محمد کا صدقہ، اور ان کے اس دین کا جو تمام دینوں سے برتر ہے۔

۲۔ کہ میرے دل کو اسلام پر ثابت رکھ، اور مجھے حق کی راہنمائی فرما، اور شیطان کے مقابل میری مدد فرما۔

المحب الطبری نے "خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر" میں امام علامہ شیخ ابراہیم لقانی کے حالاتِ زندگی میں لکھا ہے کہ انہوں نے الجوھرۃ میں لکھی گئی اپنی شرح میں فرمایا۔ شدید رنج والم میں گرفتار آدمی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ جس قدر مجرب ہے کوئی اور چیز اس جیسی نہیں۔ اللقانی نے کہا، اس سلسلہ میں جن چیزوں کو آزمایا گیا ہے ان میں میرا قصیدہ بھی ہے۔ جس کا نام ہے "کشف الکروب بملاحاۃ الحبیب والتوسل بالمحبوب" جو شدید مصیبت کے وقت قدرتی طور پر میرے دل میں پیدا اور زبان پر جاری ہو گیا جس کے صدقے وہ تمام تکالیف اس خالقِ ارض وسما کے حکم سے ختم ہو گئی جو تکالیف کو دُور فرماتا ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اور جس کی بھلائی کے بغیر کوئی بھلائی نہیں۔ قصیدہ یہ ہے۔

۱۔ اے تمام مخلوق میں بزرگ تر! میرے راستے تنگ ہو گئے۔ ہڈی ٹوٹ گئی اور حیلے وسیلے غائب ہو گئے۔

۲۔ کوئی ایسا طاقت ور نہیں جس کی پناہ لوں۔ اس رحیم کے سوا جس کی سفارش

Marfat.com

رسول ڈھونڈتے ہیں۔

۳۔ جو ان کی پناہ لے وہ اس کی مدد پر کمربستہ ہو جاتے ہیں مصیبت کے دن جب کوئی سہارا نہ ہوگا۔

۴۔ جب لوگوں پر مشکل آپڑے تو وہی محتاجوں کے فریاد رس ہیں۔ جب کمزوروں پر خوف مسلط ہو تو وہی ان کی پناہ گاہ ہیں۔

۵۔ جس بیچارے کی مدد سے سب ہاتھ کھینچ لیں، آپ ہی اس کی امید گاہ ہیں۔ اور جب اس کی ذات پر ندامت مسلط ہو، اس وقت عزت پاتا ہے۔

۶۔ فقیر کا خزانہ۔ سخاوت کی عزت۔ جن کے آگے بادشاہ جھکیں اور امتیں دوستی آئیں۔

۷۔ جو یتیموں کی بے بسی کے دن، ان کا سہارا بنیں، اور بیواؤں کی عزت و عظمت کا پردہ۔

۸۔ جب میدان کارزار گرم ہو، تمام لشکروں میں شیر نر آتیز تلوار اور نیزہ۔

۹۔ وہ کہ مشکل وقت میں جن کی مدد کی امید ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے اندھاپن اور بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

۱۰۔ ہمارا ٹھکانہ محمد ابن عبداللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ و رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس طویل دن میں جب عام پریشانی ہوگی

۱۱۔ (سلسلہ کائنات کی) ابتدا کرنے والے۔ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے۔ خوش بخت عطا کا سمندر۔ اور ایسا خزانہ جس کا فیضان عام ہے۔

۱۲۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ مدد آئی اور ہمارے غم جاتے رہے۔ بے تنگی و مشکل کے مددگار۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح پتے عزم و ہمت سے بڑے ہوشیار

Marfat.com

بہادر شکست کھا گئے۔

۱۴۔ فریاد کو پہنچیے! اے سردار دو جہاں! ہم پر مشکلات آپڑیں۔ اور دوستی یاری غائب ہو گئی۔

۱۵۔ میرا بڑھاپا ظاہر ہو گیا اور گناہ کے لشکر کے مقابلہ میں عمر شکست کھا کر پیٹھ دے گئی۔ کہ مڑ کر نہیں دیکھتی جلدی کیجیے۔

۱۶۔ تنہائی میں مصیبت زدہ کی فریاد رسی کیجیے اور قدم لرزیں تو اس کی شفاعت کیجیے۔

۱۷۔ خلاصہ کلام یہ کہ میں ڈرتا ہوں۔ اور جس کے ذرائع محدود ہوں آپ اس کے فریاد رس ہیں۔

۱۸۔ میرا رب آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجے۔ جب تک گردش شب و روز جاری ہے۔

۱۹۔ اور آپ کی نورانی آل اور معزز صحابہ پر جو روشن فضیلت والے ہیں اور عمدہ تحیہ سلام۔

شیخ مصطفےٰ البابی الحلبی کا عجیب استغاثہ

۱۔ تو وہ ایک، تیری کبریائی کی نشانیوں میں گم ہیں۔

۲۔ اے زندہ! اے ہمیشہ قائم! تیری ذات کی تجلی میں عقلیں سرگردان ہیں۔

۳۔ میں تیری کتنی ہی حمد و ثنا کر سکتا ہوں، جو جانتا ہوں۔ کہاں میرا علم کہاں تیری ثنا۔

۴۔ تیرے سخت غیب سے پردے میں ہوں۔ تیرے باطنوں سے محروم۔

۵۔ تو آثار اور امیدوں اور اپنی بزرگیوں میں ظاہر ہے۔

۶۔ تعجب ہے کہ تیری پوشیدگی تیرے ظہور سے بنا پاتی ہے۔ حالانکہ تیری پوشیدگی ہے۔

۷۔ کائنات کیا ہے؟ اندھیرا جس نے تیری روشنی سے روشنی حاصل کیا۔

Marfat.com

۸۔ دنیا میں جو ہے فانی ہے۔ تیری بقا سے مدد لینے والا۔
۹۔ بلکہ اس میں ہر شے محتاج اور تیری عطا کی آس لگائے ہے۔
۱۰۔ تمام دنیا میں، زمین و آسمان کے کونے کونے میں جو کچھ ہے۔
۱۱۔ محتاجی سے سب کا رُخ تیری غنا کی طرف ہے۔
۱۲۔ میں نے تجھ سے سوال کیا، ان کے وسیلہ سے، جنہوں نے دلوں کو تیری محبت پر جمع کیا۔
۱۳۔ نورِ کائنات، دو جہاں کا خلاصہ تیرے نبیوں میں برگزیدہ۔
۱۴۔ تو نے اس فریادی کی نہ سُنی، جو تیری آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہے۔
۱۵۔ امتحان و آزمائش کے ہاتھوں نے اسے بلند چوٹی سے پھینکا۔
۱۶۔ اور اسے عناصر و طبائع کے اندھیروں میں ڈالا۔
۱۷۔ پھر اس کے آگے لوازمِ دنیا آڑے آئے اور تیری ثنا سے ہٹا دیا۔
۱۸۔ پھر جب ہوش آیا یا آنے لگا بیڑیاں اسے تجھ سے دُور لے گئیں۔
۱۹ تیرے فیصلے سے جو گزری سو گزری۔ اب لطف و کرم فرما دے۔

ان میں سے وہ نظم ہے جسے امام سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "فلک الشحون" میں ایک فاضل کی طرف منسوب کیا ہے۔ یہ واقعہ ۸۵۳ھ کا ہے جب انہیں سیدنا و مولانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

۱۔ اے نفس! تجھے مبارک ہو یہ رسولوں کے سردار ہیں۔ تو ان کی حمایت میں آگیا، سو پکار طلب کر اور سوال کر۔
۲۔ تجھے مبارک ہو، مبارک ہو۔ سختی ختم ہو گئی۔ سو صاف، خالص شیریں چشمہ پر آجا۔
۳۔ ادب و انکساری سے دروازے پر آجا ان کی دہلیز پر آنسو بہا کر کہہ!

Marfat.com

۴۔ اے رسولوں کے سردار! پاکیزہ تر، افضل تر، اے مخلوق میں معزز تر، ننگے پاؤں والی مخلوق ہو یا جوتے والی۔

۵۔ اے اللہ کے برگزیدہ! اے سخی تر ہاتھ والے! اے بیچارے غمزدہ خوفزدہ کی مایوسی میں پناہ گاہ۔

۶۔ اے مرتبہ والے! حدیثیں گواہ ہیں کہ مخلوق میں سے جس کسی نے آپ کو پایا، وہ قابلِ مبارک ہے۔

۷۔ اے وہ کہ جب عارفوں نے آپ کی بارگاہ کا قصد کیا۔

۸۔ غنی کیا ہر نعمت خرچ کی عطا کی یہاں تک کہ ہر آنے والا خوشحال ہو گیا۔

۹۔ اے وہ کہ، جن کی حمایت میں، میں حاضر ہوا اور فریاد کی، اللہ کے لیے ہر دکھ درد کا ازالہ کیجیے۔

۱۰۔ آپ کریم ہیں اور جس محتاج نے آپ سے رابطہ کیا۔ نیک بخت ہے کہ اس نے اپنا سوال و اُمید پا لیے۔

۱۱۔ بخدا، آپ نے، اپنے مانگنے والے کو کبھی "نہیں" نہیں فرمایا، اللہ آپ کو رد کرنے اور بخل کرنے سے بچائے۔

۱۲۔ میں آپ سے ان قرضوں کی شکایت کرتا ہوں جن میں مبتلا ہوں۔ اللہ سے سفارش کیجیے کہ جلد ادا فرمائے۔

۱۳۔ آقا! اس سے سوال فرمائیں کہ مجھے رزقِ حلال وسیع عطا فرمائیں جس میں مشکوک کی آمیزش نہ ہو۔

۱۴۔ آقا! میرے لیے اس سے پناہ گاہ مانگیے، جہاں رات بسر کر سکوں۔ اپنے دشمنوں کے شر سے مشکلات سے بچاؤ۔

۱۵۔ اور اس سے میرے لیے دل کا آرام مانگیے کہ دل میں ایسا درد ہے کہ رات

Marfat.com

بھر آنکھ کھلی رہتی ہے۔

اور بہترین استغاثہ ایک وہ ہے جو کسی نے کہا۔ اور جس کے تکرار سے دُکھ دُور ہونے کا تجربہ کیا گیا ہے۔

؎ اے منزل تک پہنچانے والے نبی! دنیا میں میرا حال تنگ ہے اور آپ اس قابل ہیں کہ آپ سے اُمید کی جائے۔ میرے خالق سے میرا درد دُور کرنے کا سوال کیجیے۔ کہ بے شک مخلوق نہیں، وہی میرا درد دُور کرنے پر قادر ہے۔

بعض افاضل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرتے ہوئے کہا۔ ؎

؎ میں صرف آپ کے آگے حالِ دل سناؤں گا اور "بلند مرتبہ نگہبان" کے رسول۔

؎ میں نے جب بھی آپ کے دروازے کا رُخ کیا، آرام پایا، بخدا اپنے سوال میں کامیاب ہوا۔

؎ اور جب آپ کے دروازے کی پناہ نہ لوں، تو حال و استقبال میں تنگدستی میں میرا کون ہے؟

؎ آدم نے آپ کی پناہ لی اور اپنے رب ذوالجلال سے چند کلمے سیکھے۔

؎ اسی طرح گزشتہ ادوار میں جتنے نبی و رسول آئے۔

؎ ہیبت میں وہ آپ سے مدد مانگتے تھے۔ حالت جلال میں اور حالت جمال میں۔

؎ اگر ان کے پاس وہ غم آیا جو تمام دنیا پر عام ہے تو مجھ جیسے پر کیسے محدود ہوگا۔

؎ یا رسول اللہ! میں آپ کا ادنیٰ غلام ہوں۔ میں نے اپنے بڑے گناہوں میں آپ کی پناہ لی ہے۔

پس آپ ایک نظرِ کرم سے میری فریاد رسی فرمائیں۔ میرے مقصد اور تمام احوال میں مجھے یہی کافی ہے۔

Marfat.com

ے میں آپ پر اس وقت تک درود بھیجتا رہوں گا۔ جب تک قافلے آپ کا رُخ کریں۔
اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے لبیک کہیں۔

ے اور آپ کی تمام آل اور صحابہ کرام پر۔ جو بلندیوں کی بڑی چوٹی پر چڑھ گئے۔
پھر میں ہدیہ سلام پیش کرتا ہوں، جب تک دعا مانگنے والا، صبح و شام ہاتھ پھیلائے
رکھے۔ عارف باللہ ابن العریف نے اپنی کتاب "مطالع الانوار" میں فرمایا، جیسا کہ "نفح
الطیب" میں ہے۔

ے اے میری طلب کے سلسلہ میں، طعنہ دینے والے! مجھے طعنہ زنی سے چھوڑ،
مجھے چھوڑ دے۔

ے میں شوق سے سفر کروں گا پورے عزم کے ساتھ، سُستی سے نہیں۔

ے رسول اللہ کے روضے کی طرف، اپنے حُسنِ ظن کی تصدیق کرتے ہوئے۔

ے ہر راستے میں دوڑوں گا۔ جب کبوتر گاتا ہوگا۔

ے اے پاکیزہ ترین خلق، میں ذلیل بھاگا ہوا انسان ہوں۔

ے آج میری غلامی ختم کر دیجیے، اور محبت سے میری طرف دیکھ۔

ے سو آپ اور صرف آپ ہی میری پناہ گاہ ہیں۔ میری مُراد آپ ہیں آپ ہیں۔

ے اگر آپ میری جسمانی آنکھ سے غائب بھی ہوں (پرواہ نہیں)، میری ذہنی آنکھ
سے پوشیدہ نہیں۔

ے اگر آپ نہ ہوتے تو ہم لوگ شیطانوں سے بدتر ہوتے۔

ے جب آپ کو رسول بنا کر بھیجا گیا تو یہ بہترین فضل و احسان ہے۔

ے آپ میری شفاعت فرمائیں کہ میری تکلیف دُور ہو۔

ے میں پُرامید ہوں۔ میں نے ڈھال کی پیٹھ پھیر دی ہے۔

ابو عبداللہ بن حیان اندلسی نے فرمایا جیسا کہ "نفح الطیب" میں ہے۔

Marfat.com

؎ اگر محمدؐ نبی نہ ہوتے، تو مخلوق بدترین حال میں تباہ ہو جاتی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

؎ ساری مخلوق میں اعلیٰ مرتبے والے، کریم تر اور ظاہر ترین راہنمائی فرمانے والے۔

؎ ان پر اللہ نے نبوت، بشارت، اور رسالت ختم فرما دی۔

؎ مخلوق میں ان کو مرتبہ و جلال میں مخصوص فرمایا۔

؎ آپ رسالت کے چاند اور صحابہ کرام اس کے گرد ہالے ہیں۔

؎ کافروں کی آنکھوں میں کنکر پھینکے، جو بجائے مقابلہ کرنے کے گردش پکڑ کر رہ گئے۔

؎ آپ کی شجاعت کے ظاہر ہونے پر انہوں پر تھکاوٹ و تکلیف کی قمیص پہن لی۔

؎ ان کی خبروں کی طرف کان لگا معلوم ہوگا کہ انجام کار ان کا ہے۔

؎ جب تم نے وسیلہ ڈھونڈ لیا اس کی تعریف کی اور خدا کی تعریف کی۔

؎ تو یقین جانو کہ تم قیامت کے دن یقیناً محفوظ ہوں گے۔

؎ یہ بھی ابن حیّان نے کہا ہے :۔

؎ جمع ہونے اور ندامت اٹھانے کے دن مخلوق پر سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

؎ اپنے کم ترین غلام پر رحم فرما، اے طاقت و نعمتوں والے۔

؎ بے شک میں نے اپنے آقا، برگزیدہ، پاک اور تمام قوموں میں سے منتخب کا وسیلہ پکڑا ہے۔

؎ تیری طرف اپنے بڑی خطاؤں سے اے تنہا، جو ہمیشہ ایک رہے گا۔ اور نہ سوئے گا۔

؎ تیری طرف سے ان پر درود ہو۔ جب کبھی سورج طلوع ہو اور جب تک اوراق میں قلم سے لکھا جائے۔

Marfat.com

؎ وہی شفاعت کرنے والے ہیں جن کے ذریعے مجھے نجات کی اُمید ہے۔ دوزخ
سے جب کفار کوئلے کی طرح ہوں گے۔

یہ بھی ابن حیان نے کہا ہے۔

۱۔ دل اس کی بات پر لبیک کہتے ہیں، جو مخلوق میں قابلِ اعتماد ہے۔ ابوالقاسم۔
نبی، شفاعت کرنے والا۔

۲۔ میں نے اپنے گناہوں کے لیے شفیع بنایا، اس کی بارگاہ میں جو لکھنے والے
فرشتوں کا مالک۔ ایک بلند مرتبہ بننے والا ہے۔

۳۔ سو شفاعت کیجیے۔ شفاعت کیجیے قیامت کے دن۔ اے خاتم الرسل۔ جو
بڑی شہادت گاہ اور ڈراؤنا منظر ہوگا۔

۴۔ اس کی جو اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے۔ جو خطاؤں اور ہر غلط کام میں
حد درجہ بڑھا ہوا ہے۔

۵۔ جب گناہ یاد کرتا ہے، آنکھیں بہنے لگتی ہیں اور ندامت سے چہرہ چمکنے
لگتا ہے۔

۶۔ اس کی امید نامُراد نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ اپنے رب سے ڈرتا اور
عاجزی کرتا ہے۔

۷۔ آپ پر اوّل و آخر درُود ہو جب تک طلوع کے وقت روشنی ہو۔

کئی دیوانوں کا مُصنّف شہاب محمود حلبی ملک شام میں عرض گزار ہے۔

۱۔ اے وہ جس کی عزت کے صدقے میں شفاعت کا طلب گار ہوں۔ اور اپنی
ذلت کے سبب شرماتا و انکساری کرتا ہوں۔

۲۔ اے ڈوبتوں کو تارنے والے! اور وہ جس کا بندہ اُسے گھُپ اندھیروں میں
پکارتا ہے تو وہ سُنتا ہے۔

Marfat.com

۳۔ اے ان تکلیفوں کو دُور کرنے والے! جن کی تدبیریں عاجز ہو جائیں تو اسی کی طرف ان کے حل میں رجُوع کیا جاتا ہے۔

۴۔ اے پوشیدہ لطف فرمانے والے! جن کی قدریں نظر نہیں آتیں اور اچھا کام ہوتا رہتا ہے۔

۵۔ اے بڑی تکلیف دُور کرنے والے، اور ان مصائب کا ازالہ کرنے والے جنہیں کوئی نہ کر سکے۔

۶۔ اے میری تنگی کے سہارے! اے میری تنہائیوں کی عزت۔ جس کے غیر کی طرف میں زاری نہ کروں۔

۷۔ اے ہر خوف سے بچانے والے۔ کسی اور سے فضول پکانے کے سوا مجھے کوئی توقع نہیں۔

۸۔ تیرے سوا میرا کوئی نہیں، تُو ہی میری رغبت کی جگہ، تُو ہی شکایت کی۔ جہاں ڈروں یا اُمید رکھوں۔

۹۔ کیا تیرے سوا کسی سے ڈروں یا اُمید رکھوں، حالانکہ کائنات میں نہ کوئی نفع دے نہ نقصان۔ (تیری اجازت کے بغیر)

۱۰۔ تو غنی ہے باقی تمام مخلوق محتاج، تیرے فضل کی طرف لپکے ہیں۔

۱۱۔ اے کریم! تیرے سوا کوئی کامل نہیں سو مجھے غنی کر دے اور بچا لے کہ نہ اُمید رکھوں نہ ڈروں۔

۱۲۔ اے وہ کہ جسے میں اپنی تکلیف میں پکارتا ہُوں۔ بے صبری سے۔ پھر جس تکلیف کا شکوہ کرتا ہوں ختم ہو جاتی اور لوٹ جاتی ہے۔

۱۳۔ اے وہ کہ خیر کی اُمید جسے پکارتا ہوں اور قبولیت کا قطعی یقین کرتا ہوں۔

۱۴۔ تُو وہ ہے جس کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ نہیں۔ اگر بڑے حیلے تنگ

Marfat.com

ہو جائیں، تو دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے۔

۱۵۔ تُو ہی وہ ہے جس کی حفاظت کے سوا کوئی قلعہ نہیں، اس کے سوا کمزور طاقت ور عاجز ہیں۔

۱۶۔ تُو وہ ہے کہ جس کے سوا میرا کوئی مددگار نہیں۔ خواہ میرے خلاف تمام دشمن جمع کیے جائیں اور جمع ہو جائیں۔

۱۷ اے وہ کہ زمانہ اپنی دانست میں خواہ اپنی معرفتیں ختم کر دے۔ تیری معرفتیں ختم نہ ہوں گی۔

۱۸۔ اے میری وحشت کے دوست جب میرا غمخوار دُور ہو اور رُوئے زمین تو ایک ویرانہ ہے۔

۱۹۔ اے میرے اس وقت کے ساتھی، جب کوئی میرا ساتھی نہ ہو جسے پکاروں تو وہ سُنے، یا اس کا ارادہ کروں تو وہ میری طرف آئے۔

۲۰۔ یہ میرا ہاتھ اندھیروں میں تجھ سے دعا کر رہا ہے۔ اور ساری مخلوق میں کون ہے جو تیرے دَر پہ ہجوم نہیں کرتا۔

۲۱۔ میں تجھ سے اس پناہ گیر کی دُعا مانگتا ہوں، جس کی تیرے در پر نظر کیے عمر گزر گئی۔

۲۲۔ تیرے سوا تمام ذرائع ختم ہو گئے۔ اور تجھ سے ملانے کے لیے اسے یہی کافی ہے۔ کہ تیرے سوا سب کٹ جائیں گے۔

۲۳۔ شرمندگی سے زمین پر سر رکھے ہُوئے۔ کیونکہ گناہوں کی شرمندگی کی بنا پر اس کا سر اُٹھ نہیں سکتا۔

۲۴۔ اس مُصطفٰے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پیش کرتا ہے۔ جن کی قیامت کے دن گنہگاروں کے حق میں شفاعت قبول ہو گی۔

Marfat.com

۲۵- مخلوق میں بہترین، جلیل ترین مبعوث ہونے والے جن کی ہدایت سے گمراہی کی بیڑیاں کٹ گئیں۔

۲۶- اللہ کا سایۂ رحمت، اس کی رحمت کا راز، جسے دنیا میں شفاعت کے لیے ودیعت رکھا گیا ہے۔

۲۷- وہ گنہگاروں کو میدانِ حشر میں صرف ان کا جاہ و جلال قیامت کی ہولناکی سے نجات دے گا۔

۲۸- وہی ایسے شفیع ہیں جن سے اُمیدیں وابستہ ہیں کیونکہ بلا اجازت وہاں کوئی شفاعت کر سکے گا۔

۲۹- میدانِ محشر میں انہی کا وسیلہ اور انہی کا جھنڈا ہوگا۔ ان کے علاوہ سب ڈر رہے ہوں گے۔

۳۰- جسے چاہیں حوضِ کوثر سے سیراب کریں گے جب کہ پیاس و خوف سے زبانیں باہر نکلی ہوں گی۔

۳۱- تمام لوگوں پر شدت و تکلیف کا دور دورہ ہوگا۔ وہاں یہ نظر نہیں آئے گا کہ مال و اولاد کسی کو فائدہ دے۔

۳۲- تمام مخلوق کو پیاس و تکلیف کا سامنا ہوگا۔ ہر ایک ان کے گرد گھومتا ہوگا۔

۳۳- آپ آکر اپنے رب کے آگے سجدہ ریز ہوں گے۔ اور ایسی حمد و ثنا کریں گے، جو پہلے کسی نے نہ سُنی ہوگی۔

۳۴- پھر کہا جائے گا مانگ جو مانگے گا ملے گا۔ دنیا کی شفاعت کر قبول ہوگی۔ سر اُٹھا۔ میں اٹھاؤں گا۔

۳۵- فرمائیں گے میری اُمت، جنہیں میں نے تیرا راستہ بنایا اور انہوں نے اختیار کیا۔ کہا جائے گا وہ سب تیرے۔

Marfat.com

۳۶- میرے خالق! ان کے حق ہونے کا صدقہ تو میرا ہو جا، جب جان گلے میں اٹکے
اور ہول طاری ہو۔
۳۷- اور قیامت کے دن ان کو میرا شفیع بنا دے تاکہ جنت میں تھوڑی سی جگہ مجھے
بھی مل جائے۔
۳۸- انہی کی ذات میں تیری طرف میرا وسیلہ اور پہنچ ہے۔ اور میری خطا سے
تیری عطا بڑی وسیع ہے۔
۳۹- اگر مجھے گناہ کی معافی کا یقین نہ ہو، تو غرور کے میدان میں نہ ڈروں اور
بیٹھ جاؤں۔
۴۰- لیکن میری اُمید اور حسنِ ظن نے خوف کم دیا جس نے میری کمر توڑ دی تھی۔
۴۱- میں تجھے پکارنے سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ میں نے ان کا دامن مضبوطی سے
پکڑ رکھا ہے۔ کہ گناہوں سے ڈروں اور بے صبری کروں۔
۴۲- میں صرف تیری پناہ میں آیا ہوں۔ اور تمام روئے زمین والوں کو اگر تو
جوڑے تو ٹوٹ نہیں سکتے۔
۴۳- ایسے اسباب پیدا نہ فرما کہ میں تیرے غیر سے ڈروں، یا اللہ کے سوا کسی
سے دبوں۔
۴۴- رزق تو تیرا ہے لوگ وسیلہ ہیں۔ سو میں کس کے آگے آہ وزاری کروں۔
۴۵- میں نے قسم کھالی ہے کہ تیرے سوا کسی امیر سے اُمید نہ رکھوں گا۔
خواہ وہ اپنے مال خرچ کریں یا نہ کریں۔

اور شیخ فتح اللہ الخاسس حلبی نے کہا

سے اے وہ ذات جو پکارنے والے کی سُنتی ہے اور اس کا حکم اس سے اُسی کی

Marfat.com

طرف لوٹتا ہے۔

؎ پروردگار! میری پیشانی تیری مٹی ہے۔ تُو نے جو لکھ دیا وہی ہوگا۔

؎ پروردگار! تیرا بندہ یا تیری مٹی۔ وسیع معافی میں اُمید وار ہے۔

؎ اپنی مٹی پہ رحم فرما، اے معافی دینے والے، تیرے آگے نالہ وکناں ہے۔

؎ میں تیرا بوڑھا بندہ، گنہگار تیری معافی کے دروازے کو کھٹکھٹانے آیا ہوں۔

؎ میرے ہاتھ میں اور میرے پاس وسائل وذرائع نہیں۔

؎ سوائے کریموں کے پڑوس کے جو آنے والے حاجت مندوں کے فریاد رس ہیں۔

؎ پروردگار، روشن چہروں کا اور تیری بارگاہ میں چمکتے تاروں کا صدقہ۔

؎ اس نُور کے طلوع کا صدقہ، جس کے طلوع سے تمام مطالع روشن ہوئے۔

؎ بڑی رحمت، جس کی آمد سے اندھیرے کافور ہوئے۔

؎ سچا بھیجا گیا۔ آیات (معجزات) اور جامع کلمات کے ساتھ۔

؎ جن کی شمشیرِ دعوت، رگِ شرک کو ہمیشہ کاٹتی رہے گی۔

؎ اخلاق میں تمام مخلوق سے بہتر، پرہیزگار، کریم تر فطرت والے۔

؎ تمام نبیوں میں بہتر وافضل جن کی شریعت نے تمام شریعتیں منسوخ کر دیں۔

؎ اور ان کے دو ساتھیوں کا صدقہ جو ان کے ساتھ لپٹے ہیں، یہ کتنی اچھی خوابگاہ ہے۔

؎ میری بداعمالیوں کی بنا پر، نظرِ کرم کر دے، کہ خاتمہ بخیر ہو۔

؎ میرے نامۂ اعمال نے میرا چہرہ سیاہ کر دیا۔ بوڑھا، سن رسیدہ کھوسٹ۔

؎ یہاں تک کہ چمکتی صبح کے باوجود میرے راستے مجھ پر پوشیدہ رہے۔

؎ میں بہت ڈرتا ہوں اور اس خوف کو تیرے سوا کوئی دُور نہیں کر سکتا۔ اے معاف فرمانے والے۔

؎ افسوس، جب اپنے کیے پر غور کرتا ہوں، شرمندگی ہوتی ہے۔

Marfat.com

- نہ گزرے فعل سے خوشی ہوتی ہے، نہ اپنے حال سے، نہ مستقبل سے۔
- میرے گناہوں کی وجہ سے جب آنسو گریں تو مجھ پر رحم فرمانا۔
- اور اپنی معافی سے میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا فرما دے اور میرا ہاتھ پکڑ کر چلا۔
- تیری خالص زندگی کی قسم، جس کے آگے قبر میں رہنے والا رکوع و سجود کرتا ہے۔
- میری زندگی اس قبر پر قربان جس پر ہمیشہ نورِ نبوت چمکتا رہتا ہے۔
- الٰہی! ان کا ڈر تیرا ڈر ہے، میری تجھ سے اُمید اور ان سے طمع ہے۔
- کبھی میں رب، رب پکارتا ہوں، اور کبھی، اے بہترین شفاعت فرمانے والے۔
- میرا حادثہ دیکھیے اور سہارا دیجیے کہ میں گھبرایا ہوا آیا ہوں۔
- اے جود و سخا کے منبع! جس کی ہتھیلیوں سے پانی اُبلتا ہے۔
- یہ عید کی راتیں ہیں، جن میں کریم عطائیں کرتے ہیں۔
- گناہ بخشے جاتے ہیں، خطائیں دھل جاتی ہیں اور احسان ہوتا ہے۔
- میں آپ کی حمایت میں ہوں، اور آپ اللہ کا وہ دروازہ ہیں، جس پر دھتکارا نہیں جاتا۔
- آپ پر وہ اللہ درود و سلام بھیجے، جس نے شریعتیں مقرر فرمائیں۔
- اس آل و اصحاب پر، جنہوں نے کروٹیں بستروں سے دُور رکھیں۔
- جب تک سُورج چمکتا اور چاند افق پر طلوع ہوتا رہے۔

شیخ عدوی مغربی رحمۃ اللہ نے فرمایا

- میرے پاس تکلیف دُور کرنے کا بجز اس کے کوئی ذریعہ نہیں، کہ سُننے قبول کرنے والے (رب) سے شکوہ کروں۔
- جو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا، کائنات کا مالک، تکلیف دُور کرنے

Marfat.com

والا، عیوب کو چھپانے والا ہے۔

؎ وہ جس نے ایوب علیہ السلام کو اس وقت بچایا، جب ان پر مصیبتیں نازل ہوئیں۔

؎ اور یعقوب علیہ السلام کی نگاہ زائل ہونے کے بعد پھیر دی جب کہ سخت صدمے اُٹھا چکے تھے۔

؎ اسی کی طرف ہاتھ اٹھائے غائبانہ دعا کرتا ہوں، کیے پشیمان، آنسو بہاتے۔

؎ عنقریب اس کا پوشیدہ لطف آکر، مصیبت زدہ پریشان حال کا درد دُور کرے گا۔

؎ آج ان کی خدمت میں، گناہوں سے بھاگ کر، ہاتھ پھیلائے حاضر ہوگیا ہوں۔

؎ جو دنیا کے رات بہترین مخلوق، ظہ کے پاس، اپنا دُکھ درد دکرنے کی شفاعت کروانے آیا ہوں۔

؎ احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، میرا سہارا، میرا ذخیرہ، حوض والے، جھنڈے والے، ٹہنیوں والے (جن کے ہاتھ لگنے سے ٹہنیاں روشن ہوگئیں)

؎ اے میری دُلہن، خوشی مناکہ میں مقام بلند پر آپہنچا۔ ان کی تعریف کے صدقے جو دلوں کی غذا ہیں۔

؎ رسُولوں کے سردار، تمام مخلوق میں عظیم المرتبت، قصد کی انتہا، مقصود و مطلوب کی آخری حد۔

؎ جن کے لیے چاند شق ہوا، اور سُورج واپس آیا۔ بغیر کسی تردد کے۔ غروب ہونے کے بعد۔

؎ سو کھا تن ان کے فراق میں رویا، اور بغیر قدموں کے درخت ان کی خدمت میں، قریب آکر سلامی ہوئے۔

؎ ایسے لاٹھی ان کے ہاتھوں میں برگ بار ہوئی اور شاخ کی طرح دوبارہ ہری

Marfat.com

بھری ہو گئی۔

- بحری کی دستی نے عجیب راز کھول دیا (کہ میرے اندر زہر ملایا گیا ہے) اور پتھروں نے حجرے کو سلام کیا۔
- اے اہلِ ایمان کے لیے شفیق و رحیم۔ اور بڑے بڑے گناہوں کے ازالہ کرنے والے شفیع (شفاعت کرنے والے)
- میں اپنے پروردگار کے حضور آپ کے وسیلہ سے فریاد کناں آیا ہوں۔ اے سخت پریشانی کے دن کے ٹھکانے!۔

"کتاب سعادت الدارین کا خاتمہ"

اسمائے الٰہیہ آیاتِ قرآنیہ اور اذکارِ نبویہ وغیرہ کی خصوصیات کے بیان میں

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، اس کتاب کا "دسواں باب" نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے ان فوائد پر مشتمل ہے کہ اتنے عمدہ اور زیادہ فوائد اس سے پہلے کسی کتاب میں درج نہیں کیے گئے۔ سو میں نے اسی مناسبت سے، اس کے ساتھ کچھ آیاتِ قرآنیہ، اسمائے الٰہیہ" اور "اذکارِ نبویہ" کے فوائد و خواص بیان کرنے کا ارادہ کیا۔ یہ "فوائد و خواص" علمائے عارفین اور آئمہ دین نے بیان کیے ہیں۔ سو اس خاتمہ میں، میں نے وہ کچھ نقل کیا جس سے عقل مندوں کی آنکھیں ٹھنڈی، اور اس کتاب کا خاتمہ سعادت پر ہو اور جب کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ بہت خواص و فوائد والے ہیں، بڑے نفع بخش ہیں۔ سو میری رائے میں پہلے ان ناموں کی شرح اور ان سے مناسبت پیدا کرنے کو بیان کروں گا۔ اور اس کے مفید خواص لکھوں گا۔ پھر ان فوائد کو ذکر کروں گا، جن کا وعدہ شریعت میں کیا گیا ہے، تاکہ زیادہ مفید ہو، اور تہہ بہتہ

Marfat.com

روشنی پھیلی چلی جائے۔ اور یہ ایک عظیم المرتبت کتاب کو بڑی بڑی کتابوں سے مستغنی کر دے، یہ مطلب اور مناسبت میں نے امام غزالی سے نقل کی ہے، بجز ان باتوں کے جو انہوں نے ذکر نہیں کیں۔ وہ میں نے دوسروں سے لے لیں۔ اگرچہ ان کی تعداد کم ہے، اور خواص میں نے عارفِ باللہ شیخ احمد زروق کی شرح سے نقل کیے ہیں۔ اللہ توفیق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ مُبارک نام "اسماءُ حسنیٰ" امام ترمذی نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہُ کی روایت سے اپنی کتاب سنن ترمذی میں ذکر کیے ہیں۔ ان پر علماءُ کرام نے کئی شرحیں لکھی ہیں۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہُ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام ہیں۔ جس نے ان کو یاد کر لیا، جنّت میں جائے گا۔ جو یہ ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ، الرَّحِیْمُ، اَلْمَلِكُ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ، اَلْمُهَیْمِنُ اَلْعَزِیْزُ، اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ - اَلْخَالِقُ - اَلْبَارِئُ - اَلْمُصَوِّرُ - اَلْغَفَّارُ - اَلْقَهَّارُ - اَلْوَهَّابُ - اَلرَّزَّاقُ - اَلْفَتَّاحُ - اَلْعَلِیْمُ - اَلْقَابِضُ - اَلْبَاسِطُ - اَلْخَافِضُ - اَلرَّافِعُ - اَلْمُعِزُّ - اَلْمُذِلُّ - اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ - اَلْحَكَمُ - اَلْعَدْلُ - اَللَّطِیْفُ - اَلْخَبِیْرُ - اَلْحَلِیْمُ - اَلْعَظِیْمُ - اَلْغَفُوْرُ - اَلشَّكُوْرُ - اَلْعَلِیُّ، اَلْكَبِیْرُ - اَلْحَفِیْظُ - اَلْمُقِیْتُ - اَلْحَسِیْبُ - اَلْجَلِیْلُ - اَلْكَرِیْمُ - اَلرَّقِیْبُ - اَلْمُجِیْبُ - اَلْوَاسِعُ - اَلْحَكِیْمُ - اَلْوَدُوْدُ - اَلْمَجِیْدُ - اَلْبَاعِثُ - اَلشَّهِیْدُ - اَلْحَقُّ - اَلْوَكِیْلُ - اَلْقَوِیُّ - اَلْمَتِیْنُ - اَلْوَلِیُّ - اَلْحَمِیْدُ - اَلْمُحْصِیْ - اَلْمُبْدِئُ - اَلْمُعِیْدُ - اَلْمُحْیِیْ - اَلْمُمِیْتُ - اَلْحَیُّ - اَلْقَیُّوْمُ - اَلْوَاجِدُ - اَلْمَاجِدُ - اَلْوَاحِدُ - اَلْاَحَدُ - اَلصَّمَدُ - اَلْقَادِرُ - اَلْمُقْتَدِرُ - اَلْمُقَدِّمُ - اَلْمُؤَخِّرُ - اَلْاَوَّلُ - اَلْاٰخِرُ - اَلظَّاهِرُ -

Marfat.com

اَلْبَاطِنُ - اَلْوَالِیْ - اَلْمُتَعَالِیْ - اَلْبَرُّ - اَلتَّوَّابُ - اَلْمُنْتَقِمُ -
اَلْعَفُوُّ - اَلرَّؤُفُ - مَالِكُ الْمُلْكِ - ذُوالْجَلَالِ - وَالْاِكْرَامِ -
اَلْمُقْسِطُ - اَلْجَامِعُ - اَلْغَنِیُّ - اَلْمُغْنِیْ - اَلْمَانِعُ - اَلضَّآ -
اَلنَّافِعُ - اَلنُّوْرُ - اَلْهَادِیْ - اَلْبَدِیْعُ - اَلْبَاقِیْ - اَلْوَارِثُ -
اَلرَّشِیْدُ - اَلصَّبُوْرُ"

ترجمہ:- وہ اللہ ہے جس کے بغیر کوئی سچا معبود نہیں۔ رحم کرنے والا۔ مہربان۔ بادشاہ۔ بہت پاک، سلامتی دینے والا۔ امن دینے والا۔ نگہبان۔ غالب۔ قابو کرنے والا۔ بڑائی کا اظہار کرنے والا۔ پیدا کرنے والا۔ بنانے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ بہت بخشنے والا۔ قہر والا۔ بہت بخشنے والا۔ بہت رزق دینے والا۔ بہت کھولنے والا۔ علم والا۔ تنگی کرنے والا۔ فراخی کرنے والا۔ پست کرنے والا۔ بلند کرنے والا۔ عزت دینے والا۔ ذلیل کرنے والا۔ سننے والا۔ دیکھنے والا۔ فیصلہ کرنے والا۔ انصاف کرنے والا۔ لطف کرنے والا۔ خبردار کرنے والا۔ برداشت کرنے والا۔ عظمت والا۔ بخشنے والا۔ قدردان۔ بلند مرتبت۔ بڑا۔ حفاظت کرنے والا۔ بدلہ لینے والا۔ حساب لینے والا۔ جلالت والا۔ کرم کرنے والا۔ نگران۔ قبول کرنے والا۔ فراخی والا۔ حکمت والا۔ محبت والا۔ بزرگ۔ اٹھانے والا۔ گواہ۔ حق۔ کارساز۔ طاقت والا۔ مضبوط۔ قرب والا۔ تعریف کیا ہوا۔ شمار کرنے والا۔ ابتدا کرنے والا۔ دوبارہ لوٹانے والا۔ زندہ کرنے والا، مارنے والا۔ ہمیشہ زندہ۔ قائم رہنے والا۔ پالنے والا۔ بزرگی والا۔ تنہا۔ بے نیاز۔ قدرت والا۔ اقتدار والا۔ پہلے لانے والا۔ پیچھے لانے والا۔ اوّل۔ آخر۔ ظاہر۔ باطن۔ والی۔

Marfat.com

بلندیوں والا - نیکوکار - بہت توبہ قبول کرنے والا - بدلہ لینے والا - بہت معافی دینے والا - شفقت کرنے والا - ملک کا مالک - جلال و عزت والا - انصاف پر دور جمع کرنے والا - بے پرواہ - بے پرواہ کرنے والا - روکنے والا - نقصان دینے والا - نفع دینے والا - نور - راہنما - نو پیدا کرنے والا - باقی - وارث - سیدھی راہ والا - حوصلے والا -

ان اسمائے گرامی کے معانی و توضیحات

اللہ یہ نام ہے موجود حق کا - جو تمام خدائی صفات کا جامع ہے صفات ربوبیت سے جسے موصوف مانا جاتا ہے - جو وجود حقیقی سے مخصوص ہے اس کے علاوہ کوئی مخلوق وجود ذاتی کی مستحق نہیں، اسی سے وجود حاصل کرتی ہے - سوا اپنی ذات کے لحاظ سے معدوم اور اللہ سے قریب ہونے کی وجہ سے موجود - اور اس کی ذات کے سوا ہر موجود کے لیے ہلاکت ہے - صحیح تر یہ ہے کہ یہ لفظ اس معنیٰ پر اسی لیے دلالت کرتا ہے، جس طرح علم اس کے مشتق ہونے میں، اور اس کے مادوں کے سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے تکلف و تصنع ہے - یہ ننانوے ناموں میں سب سے بڑا ہے - کیونکہ یہ اس ذات پر دلالت کرتا ہے - جو تمام صفاتِ خداوندی کو جامع ہے - یہاں تک کہ کوئی صفت باہر نہیں رہتی - اور اس لیے کہ یہ تمام ناموں میں مخصوص تر ہے، کیونکہ کوئی اس کو اللہ کے سوا کسی کے لیے نہ حقیقی معنی میں بولتا ہے - نہ مجازی میں - اور بندے کا اس معنی سے متصف ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا بخلاف دوسرے اسماء کے، کہ ہر نام کسی ایک معنی پر دلالت کرتا ہے - اور دوسروں کو بھی اس سے موسوم کیا جا سکتا ہے - مثلاً قادر - علیم - رحیم - کہ بندہ ان سے موصوف ہو سکتا ہے

اس سے متخلق ہونا بندے کا اس میں یہ حصہ ہے کہ وہ اس سے متخلق ہو، جس سے میری مراد یہ ہے کہ وہ اپنے ارادے اور دل سے

Marfat.com

اللہ کی ذات میں مستغرق ہو جائے۔ اس کے سوا نہ کسی کو دیکھے نہ کسی کی طرف توجہ دے۔ صرف اسی سے اُمید رکھے اور اُسی سے ڈرے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ وہ اس اسم مُبارک سے سمجھ گیا ہے کہ موجود حقیقی حق وہی ہے۔ اس کے سوا سب فانی۔ ہلاکت والا اور باطل ہے (تینوں سے مُراد ایک ہی ہے یعنی فانی، بقا ہے تو اس کے ساتھ۔ سو اپنے آپ کو ہلاک، باطل اور فانی سمجھے۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب سے سچی بات جو عربوں نے کہی ہے۔ وہ بسید شاعر کا یہ قول ہے۔ اَلَا کُلُّ شَیْئٍ مَاخَلَا اللّٰہَ بَاطِلُ "سُن لو اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے"۔

خصوصیات

اس کی خاصیت یہ ہے کہ یقین مضبوط ہوتا ہے۔ ذات و صفات اور افعال میں اچھے مقاصد بآسانی حاصل ہوتے ہیں۔ علما نے کہا ہے کہ جو شخص روزانہ اس کو ایک ہزار بار اس طرح پڑھے "یَا اللّٰہُ یَا ھُوَ" اللہ اس کو کامل یقین نصیب فرمائے گا۔ "اربعین ادریسیہ" میں لکھا ہے کہ یَا اللّٰہُ اَلْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ بِعَالِہٖ کے متعلق سہروردی نے کہا، جو کوئی جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے غسل کر کے صاف لباس پہن کر تنہائی میں، دو سو بار اسے پڑھے اس کے لیے حصولِ مقصد آسان ہو جائے گا۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ اور اگر ایسا مریض اسے پڑھے جس سے طبیب مایوس ہو چکے ہوں، اگر اس کا وقت پورا نہیں ہوا تو صحت یاب ہو گا۔

اَلرَّحْمٰنُ - اَلرَّحِیْمُ

یہ دونوں اسم رَحْمَۃٌ سے مشتق ہیں۔ اور رحمت کسی مرحوم کو چاہتی ہے، اور جو مرحوم ہے محتاج ہے۔ کامل رحمت یہ ہے کہ محتاجوں پر خیر و برکت کی بارش ہو۔ ان کے لیے اس کا ارادہ کرنا عنایت ہے۔ اور کامل رحمت وہ ہے جو مستحق و غیر مستحق سب کے لیے ہو۔ اور اللہ کی رحمت کامل و عام ہے۔

Marfat.com

فائدہ

الرحمن
الرحیم

سے خاص ہے، اسی لیے اللہ کے سوا کسی اور کا یہ نام نہیں رکھا جا سکتا۔ جب کہ الرحیم کا نام دوسروں کے لیے ہو سکتا ہے۔ اس لحاظ سے الرحمن، اسم علم کا قائم مقام ہے۔ اگرچہ یہ بات یقینی ہے کہ رحمۃ سے مشتق ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے دونوں کو جمع کیا ہے فرمایا :-

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ۔ ترجمہ: تم فرماؤ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو۔

پس جو رحمت لفظ رحمٰن سے مفہوم ہوتی ہے اس کا تصور بندوں کے ذہن سے بلند تر ہے۔ اس کا تعلق آخرت کی سعادت سے ہے۔ پس رحمٰن وہ ہے جس نے وجود عطا فرما کر بندوں پر پہلی مہربانی فرمائی۔ ایمان کی راہنمائی اور سعادت کے اسباب عطا فرما کر دوسری مہربانی فرمائی، اور آخرت میں کرم فرما کر تیسری مہربانی فرمائی۔ اور اپنی ذات کریم کا دیدار نصیب فرما کر چوتھی مہربانی فرمائی۔

اس کے ساتھ متصف اور متخلق ہونے کا مطلب

اسم پاک الرحمٰن میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غافل بندوں پر ترس کھائے۔ سو ان کو سختی سے نہیں نرمی کے ساتھ وعظ و نصیحت کے ذریعے غفلت کے راستے سے ہٹا کر، اللہ کی طرف پھیر دے۔ اور گنہگاروں کی طرف بنظرِ حقارت نہیں، رحم و کرم کی نظر سے دیکھے۔

اور اسم پاک الرحیم میں اس کا حصہ یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو بھوکے کی بھوک ختم کیے بغیر نہ رہے۔ اور اپنے گرد و پیش اور شہر میں جو فقیر نظر آئے اس پر نظر رکھے اور اس کا فقر و فاقہ ختم کرے۔ یا تو اپنے مال و جاہ کے ذریعے یا کسی اور سے اس کی حق رسی کی سفارش کر کے۔ اگر ان تمام صورتوں سے عاجز ہے تو اس کے لیے دعا اور اظہارِ غم کر کے اس کی مدد کرے۔

خصائص

الرحمٰن کی معنیٰ کے لحاظ سے یہ خاصیت

Marfat.com

ہے کہ جو کوئی اس کا ورد کرے اور اس پر عمل کرے اس سے پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ تنہائی میں نماز کے بعد دلجمعی کے ساتھ سو بار اس کا ذکر کرے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے دل سے غفلت و نسیان (بھولنا) نکل جائیں گے۔ "اربعین ادریسیہ" میں لکھا ہے یا رَحْمٰنَ کُلِّ شَیْءٍ وَرَاحِمَهٗ شہر وردی نے کہا اسے زعفران اور مشک کے ساتھ لکھ کر اس آدمی کے گھر دفن کیا جائے جو بداخلاق اور تنگ دل ہے۔ اس کی طبیعت بدل جائے گی۔ اور اس میں حیا، رحمت مہربانی اور مسکینی جیسی صفات پیدا ہوں گی۔" اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلرَّحِیْم کی خاصیت ہے نرم دلی۔ اور مخلوق پر ترس کھانا۔ جو ہر روز سو بار اسے پڑھے، اس میں یہ صفت پیدا ہو جائے گی۔ جسے کسی برائی کا خوف ہو، اس کو پہلے والے الرحمٰن سے ملا کر پڑھے اور اسے معمول بنائے۔ "اربعین ادریسیہ" میں ہے۔ یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّ غَایَتَهٗ وَمَعَاذَهٗ شہر وردی نے کہا جب لکھ کر اسے پانی میں حل کر کے درخت کی جڑوں میں ڈال دے تو اس کے پھل میں برکت ہو گی۔ اور جو اسے پیئے، لکھنے والے سے محبت کرے گا۔ یونہی اگر اس کے ہمراہ طالب مطلوب اور اس کی ماں کا نام لکھے، تو وہ اس سے محبت کرے گا اور ایسی محبت و ولولہ حاصل ہو گا، جس سے محبوب ٹھہر نہ سکے گا۔ بشرطیکہ محبت جائز صورت میں ہو۔ ورنہ الٹا اثر ہو گا۔ واللہ اعلم۔

اَلْمَلِکُ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جو ذات و صفات میں تمام مخلوق سے بے پرواہ ہو، اور تمام مخلوق اپنی ذات صفات، وجود اور بقا میں اس کی محتاج ہو، ہر چیز اپنی ذات و صفات میں اس کی مملوک ہو۔ اور وہ ہر چیز سے مستغنی ہو۔ یہی مطلق بادشاہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

التخلق بندے کا بادشاہ مطلق ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جب یہ تصور کیا جائے کہ وہ بعض چیزوں سے مستغنی ہے اور بعض چیزیں اس سے مستغنی نہیں (محتاج ہیں) تو اس کے لیے ایک طرح کی بادشاہی حاصل ہے۔ سو وہ اپنی مملکت کا بادشاہ ہوتا ہے۔ کہ اس مُلک کی رعایا اور فوج اس کی اطاعت کرتی ہے، انسان کی خاص مملکت اس کا دل اور جسم ہے۔ اس کا لشکر اس کی شہوت و غضب و خواہش ہے، اس کی رعایا اس کی زبان، آنکھیں، دونوں ہاتھ، اور باقی اعضاء ہیں۔

خصائص اس کی خاصیت دل کی صفائی۔ حصولِ غنا و جرأت وغیرہ ہے۔ جو کوئی روزانہ زوال کے وقت سو بار پڑھے اس کا دل صاف اور کدورت ختم ہو جائے گی۔ اور جو کوئی فجر کے بعد ایک سو اکیس (۱۲۱) بار پڑھے اللہ اپنے فضل سے اسے غنی کرے گا۔ اسباب سے یا دروازوں سے یا اپنی خصوصی عطا سے۔ کتاب "اربعین ادلیہ" میں ہے "اے کامل ذات، جس کے کامل جلال و ملک کو زبانیں بیان نہ کر سکیں"۔ یَا مَنْ لَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ کُلَّ جَلَالِ مُلْکِہٖ وَعِزَّتِہٖ۔ جو شخص روزانہ پچیس (۲۵) بار اسے پڑھے اور بارہ (۱۲) دن تک عمل کرے۔ دل کی صفائی اور شکوک و شبہات سے بچتے ہوئے، اس کے اعمال اس کے پاس آئیں گے۔ مناصب میں ترقی ہو گی۔ اور اس کا حال بہتر ہو گا، جو کوئی روزانہ ننانوے (۹۹) بار اسے پڑھے۔ اُسے علمِ معرفت نصیب ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

اَلْقُدُّوْسُ

اس کا معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن تمام اوصاف کمال سے پاک ہے جنہیں اکثر لوگ اوصاف کمال سمجھتے ہیں۔ مثلاً ان کا علم۔ ان کی قدرت ان کے سمع و بصر (سُننا۔ دیکھنا)، ان کا کلام، اُن کا ارادہ، سو اللہ تعالیٰ ان کے اوصاف کمال سے پاک ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ان کے اوصافِ نقص سے پاک ہے۔ بلکہ ہر وہ صفت جس کا تصور مخلوق کے لیے

Marfat.com

کیا جا سکتا ہے۔ اللہ اس سے پاک ہے، یونہی اس کے مشابہ و مماثل سے۔

التخلق انسان کی پاکی یہ ہے کہ اس کا ارادہ و علم پاک ہو۔ علم کو تخیلات، محسوس اور واہمیات اور ہر اس صفت سے پاک کرے۔ جس میں حیوان اس کے شریک ہوں۔ جیسے ادراکات بلکہ اس کی نظر اور علم امور ازلیہ، الٰہیہ پر حمی رہے۔ رہا ارادہ سو اس کی پاکی یہ ہے کہ وہ انسانی ضروریات اور وہ لذتیں جن تک صرف حواس و جسم کے واسطہ سے پہنچا جا سکتا ہے، ان سے صرف نظر کرے بلکہ اس کی مراد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہو اور اُسے صرف اس میں لذت حاصل ہو۔

الخواص اس کی خاصیت یہ ہے کہ نماز جمعہ کے بعد روٹی کے ٹکڑے پر لکھے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔ جو کوئی اس ٹکڑے کو کھائے گا۔ اللہ عبادت میں اس کا شوق پیدا کرے گا۔ آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ اثر تب ہوگا جب مذکورہ تعداد مکمل ہوگی۔ واللہ اعلم۔ اربعین اور یسیہ میں ہے "یَا قُدُّوسُ اَنْتَ طَاهِرٌ مِنْ كُلِّ آفَةٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهُ مِنْ خَلِيقَتِهِ" سہروردی نے کہا جو تنہائی میں چالیس دن ایک ہزار بار روزانہ کے حساب سے پڑھے، اس کی مراد پوری ہوگی اور دنیا میں اس کی قوت تاثیر ظاہر ہوگی۔ واللہ اعلم۔

اَلسَّلَامُ

اس کا معنی ہے جس کی ذات عیبوں سے پاک جس کی صفات نقص سے اور افعال شر سے مبرا ہوں۔

تسخلق جس بندے کا دل کھوٹ، کینہ، حسد، اور بُرے ارادے سے بچ گیا، گناہوں اور ممنوعات سے اعضا بچ گئے۔ بدی و خرابی سے صفات بچ گئیں۔ یہی اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر آیا۔

Marfat.com

الخواص اس کی خاصیت ہے رنج و تکلیف کا رُخ موڑ دینا۔ یہاں تک کہ اگر مریض پر اس کو ایک سو اکیس بار پڑھ کر دم کیا جائے۔ ان شاء اللہ شفایاب ہوگا، بشرطیکہ وقت پورا نہیں ہوا۔ آرام پائے گا۔ کتاب اربعین اور لیسین میں ہے: اے وہ ذات جو ہر عیب سے پاک ہے اور جس کے افعال سے ناپسندیدگی ملی نہیں۔ جب ظلم و مصیبت وغیرہ میں مبتلا شخص اسے کثرت سے پڑھے گا۔ اللہ کے فضل و کرم سے نجات پائے گا۔

اَلْمُؤْمِنُ

وہ ذات جس کی طرف امن و امان کی نسبت ہو کہ وہ ایسے اسباب کرتا اور خوف کے دروازے بند کرتا ہے۔ مؤمن مطلق وہ ہے جس کے بغیر امن و امان حاصل نہ ہو سکے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔

تخلّق اس وصف سے بندے کا حصہ یہ ہے کہ تمام مخلوق اس کے پاس محفوظ و مامون ہے۔ بلکہ ہر خوف زدہ شخص دنیا و دین کی بربادی سے بچنے کی اس طرح اُمید رکھے۔

خواص اس کی خاصیت ہے امن عطا، صدق و تصدیق کا حاصل ہونا۔ اور ذکر کے لیے عموماً قوتِ ایمانی کا حصول۔ لہٰذا ڈرنے والا چھتیس ۳۶ بار اسے پڑھے اس کو جان و مال کی امان ملے گی۔ اس میں قوت و ضعف کے مطابق کمی بیشی آسکتی ہے۔ اللہ سچ فرماتا اور سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

اَلْمُهَيْمِنُ

اللہ کے بارے میں، اس کا معنی ہے جو بندوں کے اعمال، رزق اور اجل کی نگرانی کرے۔ نگرانی کا مطلب ہے، باخبر ہے محافظ ہے۔ جو ذات ان تین معانی کی جامع ہو اُسے

Marfat.com

مہیمن کہتے ہیں اور کامل و مطلق طور پر اللہ کے بغیر کسی اور کے لیے یہ تینوں اوصاف ثابت نہیں ہو سکتے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ قدیمی کتابوں میں بھی اللہ کا یہ نام موجود ہے۔

تسخلق جو آدمی اپنے دل کی نگرانی کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی گہرائی اور رازوں پر جھانک لیا اور ساتھ ساتھ اپنے تمام اعمال و اوصاف پر اسے مقدم جانا اور ہمیشہ اس کی حفاظت صحیح طور پر کرتا رہا وہ اپنے دل کے لیے مہیمن ہے۔

خواص اس کی خاصیت ہے باطنی شرف کا حصول، اور بلند ہمتی سے عزت حاصل کرنا۔ غسل کر کے تنہائی میں نماز کے بعد سو بار پڑھے۔ پوری دل جمعی سے حصولِ مُراد کی دُعا مانگے۔ واللہ اعلم۔ غور کریں تو اس کی نسبت معنوی ہے۔ عَلَّامُ الْغُیُوْب۔ اربعین اور رسیہ میں لکھا ہے کہ یَا عَلَّامَ الْغُیُوْبِ فَلَا یَفُوْتُهٗ شَیْءٌ مِنْ عِلْمِهٖ وَلَا یَئُوْدُهٗ۔ ——— (اے مخلوق سے چھپے حقائق کو جاننے والے! جس کے علم سے کوئی شے باہر نہیں نہ اسے تھکاتی ہے) سہروردی نے کہا، جو کوئی اس پر ہمیشگی کرے اس کا حافظہ قوی اور نسیان جاتا رہے گا۔ واللہ اعلم۔ الخ۔

اَلْعَزِیْزُ

اس کا معنیٰ ہے وہ عظیم ذات جس کی مثال کم ہو اور جس کی طرف سخت حاجت ہو اور جس کی طرف پہنچنا مشکل ہو، جس میں یہ تین معانی نہ پائے جائیں، اس پر اسم عزیز کا اطلاق نہیں کیا جاتا۔ اور ان اوصاف سے کامل طور پر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات متصف ہے۔

تسخلق بندوں میں عزیز وہ ہوتے ہیں، جن کی طرف بندگانِ خدا اہم اُمور میں محتاج ہوں۔ اور یہ ہیں حیاتِ اُخروی۔ ابدی سعادت اس کا وجود بہر حال کمتر اور اس تک پہنچ مشکل تر ہے۔

اس کے خواص غنیٰ و عزت کا صورت حقیقت اور معنی تینوں لحاظ

Marfat.com

سے حاصل ہوتا۔ جو کوئی چالیس دن تک، چالیس بار، روزانہ کے حساب سے اس کا ذکر کرے اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ اور اسے عزت دے گا۔ سوا سے مخلوق میں کسی کا محتاج نہیں کرے گا۔ "اربعین اوریسیہ" میں لکھا ہے یَا عَزِیْزُ، اَلْمَانِعُ، اَلْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِہٖ فَلَا شَیْءَ یُعَادِلُہٗ "اے غالب! بچانے والے اپنے حکم پر غالب، کہ کوئی چیز جس کے برابر نہیں" سہروردی نے کہا، جو اسے متواتر سات دن ایک ہزار بار یومیہ کے حساب سے پڑھے۔ اس نے اپنا دشمن ہلاک کر دیا۔ اور اگر لشکر کے سامنے اشارہ کر کے سنر بار پڑھے، دشمن شکست کھائے گا۔

اَلْجَبَّارُ

اس کا مفہوم ہے وہ ذات جس کا ارادہ ہر ایک کو اپنی گرفت میں لے لے، اور اس میں کسی کا بس نہ چلے۔ پس جبار مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

تخلق بندوں میں جبار وہ ہیں جو درجہ اطاعت سے بلند ہو کر درجہ قطع پر فائز ہو جائیں اور اپنے مقام میں ایسی یکتائی کے حامل ہوں کہ اپنی شکل و ہیئت سے مخلوق کو اپنی اقتدا پر مجبور کر دیں۔ اپنی عادات و اطوار کی پیروی کرائیں۔ کہ مخلوق کو فائدہ ہو اور اس پر اثر ہو۔ فائدہ حاصل نہ کریں نہ متاثر ہوں، اپنی اتباع کروائیں۔ کسی کے پیچھے نہ چلیں۔

خواص اس کی خاصیت یہ ہے سفر و حضر میں جابروں کے ظلم سے حفاظت، سات دس آیتوں والی سورۃ پڑھنے کے بعد صبح و شام اکیس بار اسے پڑھے۔ واللہ اعلم۔

اَلْمُتَکَبِّرُ

اس کا معنے ہے وہ ذات جو اپنے سامنے تمام مخلوق کو حقیر سمجھے، عظمت و کبریائی

Marfat.com

صرف اپنے لیے مانے۔ دوسروں کو اس طرح دیکھے جیسے بادشاہ اپنے غلاموں کو، مطلق و کامل طور پر اس کا تصور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کیا جا سکتا ہے۔

تخلّق بندوں میں متکبر وہ ہے جو زاہد و عارف ہو، عارف کے زاہد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز اس کی توجہ اللہ سے ہٹائے، اس سے پاک ہو جائے۔ اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے تکبر آئے۔ دنیا و آخرت اس کے سامنے ہوں گے۔ غیر عارف کا زہد ہے معاملہ و معاوضہ۔

خواص اس کی خاصیت ہے جلالت اور خیر و خوبی و برکت کا ظہور، یہاں تک کہ جو کوئی رات کو بیوی کی قربت سے پہلے دس بار اسے پڑھے اس کو ذکر کرنے والا بیٹا ملے گا۔ واللہ اعلم۔

"اربعین اویسیہ" میں ہے۔ یَاجَلِیْلُ، اَلْمُتَکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُہٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُہٗ ——— "اے جلیل اللہ! ہر چیز پر بڑائی کا اظہار فرمانے والے! عدل و مساوات اس کا حکم، اور سچائی اس کا وعدہ۔" سہروردی نے کہا جو شخص بلا ناغہ اس پر عمل کرتا رہا، اس کا رتبہ بلند ہوگا۔ عزت ملے گی۔ کوئی کسی حال میں کسی طرح اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

اَلْخَالِقُ۔ اَلْبَارِئُ۔ اَلْمُصَوِّرُ۔

معنے کبھی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اسمائے مترادفہ ہیں اور سب معنی خلق و اختراع کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں بلکہ جو عدم سے وجود کی طرف آتا ہے وہ پہلے تقدیر (مناسب اندازہ) کا محتاج ہوتا ہے۔ دوسرے اس تقدیر کے مطابق ایجاد کا۔ تیسرے ایجاد کے بعد تصویر کا۔ اللہ تعالیٰ تقدیر کے لحاظ سے خالق۔ ایجاد کے لحاظ سے بارئ۔ اور اس لحاظ سے کہ موجودات کی بہترین صورتیں بناتا ہے۔

Marfat.com

مُصَوِّرُ ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کے لیے مُصوّر کا نام اس وجہ سے ہے کہ اس نے مخلوق کی بہترین صورتیں مرتب فرمائیں۔ یہ فعل کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اس کی حقیقت صرف وہ ہی جانتا ہے۔ جو کائنات کی تمام صورتوں کو جانتا ہو۔ اجمالاً بھی تفصیلاً بھی۔ کیونکہ تمام کائنات ایک شخص کی طرح ہے۔ جو مختلف اجزاء و اعضاء سے مرکب ہے، جن کے اپنے اپنے اغراض و مقاصد ہیں۔ کائنات کے اجزاء آسمان۔ ستارے۔ زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے۔ مثلاً پانی۔ ہوا۔ وغیرہ ہیں۔ جن کو اس نے ایک مضبوط ترتیب پر مرتب فرمایا ہے کہ وہ ترتیب بدل جائے تو نظام کائنات تباہ ہو جائے اور اجزائے کائنات خواہ کتنے ہی چھوٹے ہوں ان کی تصویر موجود ہے یہاں تک کہ چیونٹی اور ذرہ میں بھی۔ بلکہ کائنات کے ہر ہر جزء میں۔ یہی بات ہر حیوان و نباتات کی ہے۔ بلکہ ہر حیوان و نبات کے ایک ایک جز کی۔ کہ جن کی شرح و تفسیر کسی کتاب میں نہیں کی جا سکتی۔

تخلّق

بندے کا اس اسم مُصوّر سے اتنا حصّہ ہے کہ اس کے ذہن میں تمام کائنات کا وجود اپنی اصلی ہیئت و ترتیب کے ساتھ موجود ہو یہاں تک کہ تمام کائنات کی تصویر اس کے سامنے اس طرح آجائے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ پھر کُل سے تفصیل کی طرف آئے۔ پس انسانی صورت پر اس کے بدن و اعضا کے اعتبار سے غور کرے۔ پھر اس کی قسموں، تعداد، ترتیب اور اس کی تخلیق و ترتیب کی حکمت معلوم کرے۔ پھر اس کی صفاتِ معنویہ اور ان معانی شریف پر غور کرے جن سے اس کے معلومات و ارادہ کا تعلق ہے۔ یونہی جہاں تک ہو سکے ظاہری و باطنی طور پر حیوانات و نباتات کی صورتیں پہچانے۔ یہاں تک کہ تمام صورتیں اس کے دل میں حاصل ہو جائیں۔ یہ تمام معلومات اس کی صورتِ جسمانیہ کے معلوم کرنے کا ذریعہ بنیں گی جو ترکیبِ رُوحانی سے مختصر ہے اور اس میں فرشتوں کی معرفت، ان کے مراتب۔ آسمانوں اور ستاروں میں جو کام ان کے سپرد ہیں اور جو راہیں ان کے لیے مقرر ہیں۔ ان کی معرفت

Marfat.com

پھر انسانی دلوں میں ہدایت و ارشاد کا تصرف، پھر حیوانات میں ان امور کی راہنمائی کا تصرف، جو ان کی حاجت براری کا وسیلہ بن سکیں۔ یہ ہے اس اسم مقدس میں بندے کا حصہ۔ اس سے بندہ اسم مصور کا علم حاصل کر سکتا ہے۔ اگرچہ بطور مجاز ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ علمی صورتیں تحقیق یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ رہا "تخالیق" اسم سو اس اسم مقدس میں بھی بندے کا محض دور کا مجازی تعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خلق و ایجاد کا دار و مدار علم کے مطابق قدرت کے استعمال پر ہے۔ اور بندے کے لیے اللہ نے علم و قدرت پیدا کیے ہیں۔ اور وہ اپنی مقدورات حاصل کر سکتا ہے مثلاً صنعتیں۔ سیاسیات۔ عبادات، مجاہدات، لہٰذا ان امور میں بندہ موجد کی طرح ہے جن کا پہلے وجود نہ تھا کیونکہ سب سے پہلے شطرنج کی ایجاد کرنے والے کو یہی کہا جائے گا کہ وہ "ان" ہے۔ یہی حال ریاضتوں اور مجاہدوں کا ہے۔ یہاں تک کہ یہ نام وضع کرنے والے پر مجازاً بولا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے کچھ نام وہ ہیں جو بندے کی طرف مجازاً منتقل ہیں۔ ان کی کافی تعداد ہے۔ کچھ نام ایسے ہیں جو بندے کے لیے حقیقی اور اللہ کے حق میں مجازاً بولے جاتے ہیں۔ مثلاً۔ صبورٌ۔ شکورٌ۔ وغیرہ۔ یہ مناسب نہیں کہ نام کی مشارکت دیکھ کر اس بڑے فرق کو نظر انداز کر دیا جائے۔

خواص اس (خالق) کی خاصیت یہ ہے کہ آدھی رات کو کچھ وقت اس کا ذکر کیا جائے تو ذاکر کا دل اور چہرہ نورانی ہو جائے گا۔ "اربعین ادریسیہ" میں ہے "یَاخَالِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَکُلٌّ اِلَیْہِ مَعَادُھُمْ" سہروردی نے کہا گم شدہ اور عرصہ دراز تک غائب رہنے والے کو واپس لانے کے لیے پانچ ہزار پانچ بار اس کا ذکر کیا جائے۔

اَلْبَارِئُ

اس کی خاصیت یہ ہے کہ آفات سے بچنے کے لیے روزانہ سو بار سات دن مسلسل

Marfat.com

پڑھے۔ یہاں تک کہ قبر میں مٹی کے اثرات سے بھی محفوظ رہے۔" واللہ اعلم۔

"اربعین ادریسیہ" میں ہے۔ یَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَیْرِہٖ۔

سُہروردی نے کہا۔ اس کے ذکر سے امیری، عزت اور آفات سے بچاؤ کے دروازے کھُل جاتے ہیں اور اگر تختی پر لکھ کر پاگل کے اوپر لٹکایا جائے اسے فائدہ دے۔ اسی طرح خطرناک بیماریوں کے لیے بھی۔

اَلْمُصَوِّرُ

اس کی خاصیت ہے اُمورِ عجیبہ میں مدد دینا اور پھل ظاہر ہونا وغیرہ (فصل کی اچھی انگوری ظاہر ہونا) یہاں تک کہ بانجھ عورت اگر سات دن روزہ رکھے اور غروبِ آفتاب کے بعد روزہ افطار کرنے سے پہلے اکیس ۲۱ بار پڑھے، بانجھ پن جاتا رہے گا اور اللہ کے حکم سے اس کے رحم میں بچے کی تصویر بننا شروع ہو جائے گی۔

اَلْغَفَّارُ

اس کا معنیٰ ہے وہ ذات جو اچھائی کو ظاہر کرے اور بُرائی کو چھپائے، مثلاً گناہ وغیرہ۔ بندے کی پہلی ستر پوشی یہ ہے کہ اس کے ان اعضا کو، جن کا نظر آنا بُرا سمجھا جاتا ہے۔ اللہ نے اس کے باطن میں چھپا دیا جو ظاہری حُسن میں چھپے ہوئے ہیں، سوچیے کہ بندے کی ظاہری نفاست اور اندر کی کثافت میں خوبصورتی و بدصورتی میں کتنا فرق ہے۔ اب ظاہر کو بھی دیکھو اور باطن کو بھی۔ دوسری یہ کہ اگر بُری اور قبیح باتیں دل میں ہیں تو ان کو پوشیدہ کر دیا۔ تاکہ کوئی اس کے قلبی رجحانات کو نہ دیکھے۔ اس کے دل میں جو بُرے وسوسے، دھوکہ بازی، خیانت اور خیالات باطلہ آتے ہیں، اگر وہ لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو لوگ اس کے دشمن بن جائیں بلکہ اس کی جان کے درپے ہو جائیں اور ہلاک کر ڈالیں۔ تیسری پردہ پوشی یہ کہ اس

Marfat.com

کے وہ گناہ بخش دیئے، جن کی بنا پر وہ لوگوں کے سامنے ذلیل ہو سکتا تھا۔

تخلّق۔ متصف ہونا اس اسم مقدس کا بندے کے لیے یہ حصّہ ہے کہ قابلِ ستر چیزوں کو دوسرے سے چھپائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کسی مؤمن کی ستر پوشی کرے اللہ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی فرمائے گا"۔ غیبت کرنے والا۔ دوسروں کے حالات کی ٹوہ میں رہنے والا اور بُرائی سے بدلہ لینے والا، اس میں شامل نہیں۔

خاصیّت غفار کی خاصیّت ہے بخشش کرنا۔ جو کوئی نماز جمعہ کے بعد سَو بار اس کا ذکر کرے اس کے لیے بخشش کی علامتیں ظاہر ہوں گی۔

اَلْقَهَّارُ

اس کا مطلب ہے جو اپنے ظالم و جابر دشمنوں کا غلبہ توڑے۔ ان کو ذلیل کرے، بلکہ وہ جس کے قہر و غضب اور قدرت کے سامنے ہر موجود شے بے بس ہو، اس کے قبضہ میں عاجز ہو۔

تخلّق بندوں میں قہار وہ ہے، جو اپنے دشمنوں کو دبا کر رکھے اور انسان کے دشمن سے دشمنی کرے یعنی وہ نفس جو اس کے دو پہلوؤں میں موجود ہے جو اس شیطان سے بڑھ کر اس کا دشمن ہے۔ جس کی دشمنی سے وہ ڈرتا ہے۔ کیونکہ شیطان نفس کا تابع ہے جُوں جُوں خواہشاتِ نفس کو دبائے گا۔ یقیناً شیطان کو گرفت میں کرلے گا۔

خواص اس کا خاصہ یہ ہے کہ دل سے دنیا کی محبت، غیر اللہ کی عظمت اور تعلقاتِ نفس کی کمزوری ختم ہو جاتی ہے۔ جو کثرت سے اس کا ذکر کرے گا۔ اسے یہ چیز ملے گی اور دشمن پر اس کے غلبے کا اثر ظاہر ہوگا۔ سورج کے طلوع کے وقت اور آدھی رات کو ظالم کی بربادی کے لیے سَو بار یہ پڑھے۔ یَا قَهَّارُ۔ یَا جَبَّارُ۔ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ۔ پھر کہے خُذْ حَقِّيْ مِمَّنْ ظَلَمَنِيْ وَعَدَا

Marfat.com

عَلَیَّ" اے سخت گرفت کرنے والے! میرا حق اس سے لے جس نے مجھ پر ظلم و زیادتی کی ہے" "اربعین اور لیسیہ" میں ہے۔ یَا قَاهِرُ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُهٗ "اے سخت گرفت کرنے والے! تو وہ ہے جس کے انتقام کی کسی کو طاقت نہیں" حلِ مشکلات کے لیے اسے چینی کی پیالی پر اور دشمن کے دباؤ سے بچنے کے لیے جنگی کپڑے (وردی) وغیرہ پر لکھ لے۔ واللہ اعلم۔

اَلْوَهَّابُ

معنیٰ ہبہ، عطیہ جو عوض و غرض سے خالی ہو۔ جب کوئی کثرت سے ایسی عطائیں کرے، وہ جوّاد و وہّاب کہلاتا ہے۔ اور حقیقی جود، ہبہ اور عطا کا تصور اللہ تعالےٰ ہی سے کیا جا سکتا ہے۔

تخلّق

بندے سے جود و ہبہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ جب تک کام کرنا نہ کرنے سے بہتر نہ ہو، نہیں کرتا۔ لہٰذا اس کا یہ اقدام غرضِ نفس کے لیے ہے۔ ہاں جو کوئی اپنی تمام ملکیت یہاں تک کہ جان بھی اللہ کی رضا جوئی میں خرچ کر دے۔ جنّت کی نعمتیں حاصل کرنے یا جہنّم کی عذاب سے بچنے کے لیے نہیں، دنیا و آخرت میں انسان جو حصّے وصول کرنا چاہتا ہے، ان کے لیے بھی نہیں۔ وہی جوّاد و وہّاب کہلانے کا حقدار ہے۔

خواص

جو کوئی نمازِ چاشت کے بعد ہمیشہ سربسجود ہو کر اس کا ورد کرے اللہ اسے غنا عطا فرمائے گا اور دلوں میں اس کا رُعب پیدا فرمائے گا۔ اور اللہ عالم الغیوب کے حضور قبولیت حاصل ہو گی۔ پہلی بات (حصولِ غنا) کی ایک دلیل وہ ہے جو شبلی سے منقول ہے کہ انہوں نے ابو علی ثقفی کے ایک دوست سے اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا اسم مقدس دریافت کیا، جو ہمیشہ ورد زبان رکھ سکیں۔ اس دوست نے

Marfat.com

کہا۔ اَلْوَهَّابُ شبلی نے کہا اسی لیے وہ بہت مالدار ہو گیا۔ اور جس کا تجربہ کیا گیا ہے وہ یہ کہ بندہ چھ بار کہے۔ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِیْ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا لَا یُمْسِكُهٗ اَحَدٌ غَیْرُكَ "الٰہی اپنی رحمت سے وہ عطا فرما جسے کوئی دوسرا روک نہ سکے" ایمان کی حفاظت کے لیے اس آیت کریمہ کی ہر نماز کے بعد سات بار تلاوت کرے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما اور ہمیں اپنے ہاں سے رحمت عنایت فرما، بے شک تو بہت بخشنے والا ہے۔

اَلرَّزَّاقُ

معنے۔ وہ ذات جس نے رزق اور مرزوق (جس کو رزق دیا جائے) دونوں کو پیدا کیا۔ ان تک رزق پہنچایا، اور استفادہ کے اسباب پیدا فرمائے۔ رزق دو طرح کا ہے، ظاہری، جو ظاہری بدنوں کی نشوونما کے لیے ہے جیسے کھانے غذائیں وغیرہ۔ باطنی۔ جو دلوں اور ذہنوں کے لیے ہے۔ جیسے معارف، مکاشفات وغیرہ۔ دونوں سے یہ قسم افضل ہے۔ اللہ جس کے لیے چاہے تنگ کر دے۔

تخلّق

اس چیز سے انسان جو انتہائی حصہ وصول کر سکتا ہے۔ یہ دو چیزیں ہیں۔ اوّل یہ کہ اس کی حقیقت کو سمجھے۔ اور یہ کہ اس کا تحقیقی موصوف صرف اللہ تعالےٰ ہے۔ لہٰذا رزق اسی کی طرف سے جانے۔ اور اس بارے میں صرف اسی پر بھروسہ رکھے۔

دوسرا یہ کہ اللہ اسے رہنمائی کرنے والا علم۔ راہ دکھانے والی زبان اور نفع بخش عقل عطا فرماتا ہے۔ اس سبب سے وہ اپنے اقوال و افعال کے ذریعے دل کے بہتر بنا

Marfat.com

رزق حاصل کر سکتا ہے۔

خواص فراخیٔ رزق کے لیے اس کی خاصیت یہ ہے کہ نماز فجر سے پہلے، گھر کے ہر کونے میں، اس کو دس بار پڑھے قبلہ رخ ہو کر دائیں کونے سے شروع کرے اور ہو سکے تو قبلہ رُخ ہی رہے۔ "اربعین ادریسیہ" میں ہے"۔ سُبْحَانَ رَبِّ کُلِّ شَیْءٍ وَوَارِثِہٖ وَرَازِقِہٖ" سہروردی نے کہا، اس پر ہمیشگی سے بادشاہ اور دوسرے احکام سے کام نکلیں گے۔ جب اس کا ارادہ ہو۔ مطلوب کا قصد کر کے کھڑا ہو جائے اور سترہ بار اسے پڑھے، اور ذہنی کمزوری دور کرنے کے لیے بیس مرتبہ پڑھے۔ ایسا ذہن نصیب ہوگا، جس سے باریکیاں سمجھنے لگے گا۔ اور جو کوئی نماز جمعہ کے بعد سو بار پڑھے اس کا سینہ کھل جائے گا۔ بیمار شفایاب ہوگا، یونہی تنگ دست کی تنگدستی دُور ہوگی۔

اَلْفَتَّاحُ

اس کا معنیٰ ہے وہ ذات جس کی مہربانی سے ہر بندش کھل جاتی ہے، جس کی رہنمائی سے ہر مشکل حل ہو جاتی ہے کبھی تو ممالک کو دشمنوں کے ہاتھ سے آزاد فرماتا ہے۔ اور کبھی عارفوں کے دلوں سے پردے ہٹا کر زمین و آسمان اور غیب کی کنجیاں ان کے سامنے رکھ دیتا ہے۔

تخلق بندے کو محنت کر کے ایسا ہو جانا چاہیے کہ اس کی زبان سے خدا سے متعلق مشکل مسائل حل ہوں اور دین و دنیا کے جو مسائل دوسروں کے لیے مشکل ہوں۔ اللہ کی مدد سے اس کے لیے آسان ہو جائیں تاکہ اسم فتاح کا فیض اسے بھی حاصل ہو۔

خواص اس کی خاصیت یہ ہے کہ کام آسان ہوتے ہیں، دل روشن ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ فتح کے اسباب میسر ہوتے ہیں۔ جو کوئی نماز فجر کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر اکہتر بار پڑھے، اس کا دل پاک، باطن روشن اور کام آسان ہو جائے گا۔ رزق وغیرہ کی کشائش ہوگی۔

اَلْعَلِیْمُ

اس کا معنیٰ ہے ظاہر۔ اور اس کا کمال یہ ہے کہ ہر شے اس کے احاطہ علم میں ہو۔ یہ بات کثرت معلومات سے ہوتی ہے، جس کی کوئی حد نہ ہو۔ علم کی صفت اس ذات میں اس طرح واضح ہو کہ اس سے بڑھ کر کسی مشاہدہ و کشف کا تصور نہ ہو سکے۔ وہ معلومات سے حاصل نہ ہو بلکہ معلومات اس سے حاصل ہو۔

تخلّق | بندے کو وصفِ علیم سے حصہ ملتا ہے، جو پوشیدہ نہیں۔ لیکن اس کے علم اور اللہ کے علم میں تین طرح کا فرق ہے۔

خاصیت | اس سے علم و معرفت حاصل ہوتے ہیں جو اس پر لازمی عمل پیرا ہو وہ اللہ کی صحیح معرفت حاصل کرے گا۔ جیسے اس کا حق ہے۔ کتاب "کشف المعارف" میں ہے جس پر اللہ کے اسرار میں سے کوئی سر مُبہم ہو اس پر ہمیشہ عمل کرے جو مانگے گا میسر ہو گا۔ جس چیز کی حکمت چاہے گا معلوم کر لے گا اگر صفت خداوندی کا دروازہ کھولنا چاہے۔ اس پر علم و عمل کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور اللہ کے ناموں میں "عَلَّامُ الْغُیُوْبِ" بھی مذکور ہے جو کوئی صیغہ ندا سے اس کا ذکر اس طرح کرے۔ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ یہاں تک کہ اس پر اس کا اثر غالب آ جائے، وہ عینی باتیں بتائے گا۔ اس پر دلوں کے راز ظاہر ہوں گے۔ اور اس کی رُوح عالم بالا کی طرف ترقی کرے گی۔ کائنات کے معاملات و حوادثات بیان کرے گا۔ الحاتمی کی کتاب "کیمیائے سعادت" میں لکھا ہے "یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ" پر جو کوئی ہمیشگی کرے اور ہر نماز کے بعد سو بار پڑھے۔ صاحبِ کشف ہو جائے گا۔ اربعین اور یسین میں لکھا ہے "یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَلَا شَیْءَ یَفُوْتُهٗ مِنْ عِلْمِهٖ

Marfat.com

وَلَا يَؤُدُهٗ - ہمیشہ قوت حافظ برقرار رہے گی نسیان دُور ہوگا - واللہ اعلم -

اَلْقَابِضُ، اَلْبَاسِطُ

معنے وہ ذات جو موت کے وقت، جسموں سے روحوں کو قبض کرے - اور زندگی دیتے وقت رُوحوں کو جسموں میں چھوڑ دے - امیروں سے صدقات وصول کرے اور کمزوروں کا رزق فراخ کرے، امیروں پر اتنا رزق فراخ کرے کہ فقر و فاقہ نہ رہے اور غریبوں پر اتنا تنگ کرے کہ ان میں طاقت نہ رہے - دلوں سے اپنی نظر کرم ہٹا کر انہیں سکیڑ دے اور اپنے لطف و کرم سے ان کو نیکی کی طاقت و توفیق دے کر وسیع کر دے -

تخلق بندوں میں قابض و باسط وہ ہیں جن کو عجیب و غریب حکمتیں اور جامع کلمات عطا ہوں - سو کبھی تو بندوں کے دل ایسے کھل جاتے ہیں کہ انہیں اس کی نعمتیں و عطائیں یاد دلاتے ہیں اور کبھی ان کو سکیڑ دیا جاتا ہے کہ وہ اس کے جلال کبریائی اور طرح طرح کے امتحان و عذاب سے ڈرنے لگتے ہیں -

خواص قابض کی خاصیت ہے نفوس، ارواح اور اجسام کو سکیڑنا - یہاں تک کہ جس آدمی کے لیے چالیس دن کے چالیس لقمے غذا لکھ دے اور وہ ہر دن ایک لقمہ کھائے اسے بھوک کی تکلیف محسوس نہ ہوگی -

اَلْبَاسِطُ اس کی خاصیت ہے ہر چیز فراخی - خصوصاً رزق میں - جو کوئی چاشت کی نماز ادا کر کے دس بار اس کا ورد کرے، اسے فراخی حاصل ہوگی - اور جو کوئی آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دس بار پڑھے اور چہرے پر ہاتھ پھیر لے - اس کے لیے غنا کا دروازہ کھول دیا جائے گا - واللہ اعلم -

اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ

ان کا مطلب ہے وہ ذات جو کفار کو بدبختی کے ذریعے پست اور مسلمانوں کو سعادت

Marfat.com

کے ذریعے بلند فرمائے۔ اولیاؑ کو قربت کے ذریعے بلند اور اپنے دشمنوں کو دُوری کے ذریعے پست فرمائے۔

تخلّق اس میں بندے کا حصّہ یہ ہے کہ حق کو بلند اور باطل کو پست کرے۔ اس طرح کہ اہل حق کی مدد اور اہل باطل کی سرزنش فرمائے۔

خواص خافض کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی اسے پانچ سو بار پڑھے اس کی حاجت پوری اور غم دُور ہوگا۔

رَافِعُ کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی اسے ستر بار پڑھے ظالموں، سرکشوں سے محفوظ ہو۔

اَلْمُعِزُّ — اَلْمُذِلُّ

معنیٰ۔ وہ ذات جو جسے چاہے ملک دے دے اور جس سے چاہے چھین لے حقیقی ملک محتاجی کی ذلّت، غلبہ شہوت اور جہالت کے داغ سے نجات پانا اور محفوظ ہونا ہے۔

تخلّق جس آدمی کے دستِ اختیار سے اسبابِ عزّت مہیا کر دیئے جائیں وہ اس وصف میں حصّے دار ہے۔ بعض عارفوں نے کہا، بندے کا اس وصف میں یہ حصّہ ہے کہ وہ حق اور اہل حق کی عزّت کرے۔ فرماں بردار رہے، نافرمانی سے بچے۔ اس لیے کہ یہ اطاعت کے ہمراہ عزّت اور ہر معصیت کے ساتھ ذلّت ہے۔ تو اس کی نافرمانی کرے اور وہ تیری عزّت کرے، ہرگز نہیں۔ عزّت اطاعت سے مربوط ہے یہی فرمانبرداری ہے۔ نُور ہے۔ عزّت ہے۔ کشفِ حجاب ہے۔ ذلّت نافرمانی سے مربوط ہے۔ یہی نافرمانی ہے۔ ذلّت ہے، اندھیرا ہے۔ تیرے اور اس کے درمیان پردہ ہے۔ اللہ نے کسی انسان کی اس سے بڑھ کر عزّت نہیں کی کہ اسے اپنے نفس کی ذلّت بنا دے۔ اور کسی کی اس سے بڑھ کر تذلیل نہیں کی کہ اسے عزّتِ نفس کے غرور سے ذلّتِ نفس سے

Marfat.com

غافل کر دے۔ بندے کا حصہ۔ اللہ کے اسمِ گرامی اَلْمُذِلُّ میں یہ ہے کہ وہ باطل اور اہلِ باطل کو ذلیل کرے۔

خواص اَلْمُعِزُّ کی خاصیت یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں عزت و ہیبت پیدا ہوتی ہے۔ جو کوئی پیر یا جمعرات کو نماز مغرب کے بعد چالیس بار اسے پڑھے، اللہ تعالیٰ مخلوق کے دل میں اس کی ہیبت پیدا فرما دیتا ہے۔ اَلْمُذِلُّ کی خاصیت ہے ظالم و حاسد سے محفوظ رہنا اسے پچھتر بار پڑھے پھر سربسجود ہو کر دعا مانگے، اسی وقت نجات پائے گا۔ "اربعین ادریسیہ" میں ہے۔ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ "سہروردی نے کہا ہتھیار پر لکھے اور لڑنے والا اس کا ورد کرے۔ غالب آئے گا۔ جو ہزار بار روزانہ، سات دن مسلسل اس پر عمل کرے، وہ دشمن سے محفوظ جس نے مالی امور میں کسی سے شرکت کی، وہ اس کا حق مارتا ہے، اس وظیفہ کو کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ انصاف کرے گا۔

اَلسَّمِیْعُ

معنے ہے وہ ذات جس کے علم سے کوئی سُنی جانے والی خبر پوشیدہ نہ رہے۔ خواہ کیسی ہی پوشیدہ کیوں نہ ہو۔ کانوں سے یا کسی ذریعہ، آلہ کی مدد سے سُننے سے پاک ہے۔ (بغیر اسباب کے سُنتا ہے)

تخلق آدمی کے لیے بذریعہ حس، وصف سمع کا حصہ ہے۔ لیکن وہ قاصر ہے، تمام سُننے کی چیزیں سُن نہیں سکتا۔ پھر اعضاء و آلات سے اس کی قوتِ سماعت آفات کا شکار ہوتی رہتی ہے اس میں دینی حصہ یہ ہے کہ یقین جانے کہ اللہ تعالیٰ سُننے والا ہے، اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ اُسے قوتِ سماع محض اس لیے دی گئی ہے کہ اللہ کا کلام اور اس کی کتاب سُنے۔

Marfat.com

خواص اس کی خاصیت دُعا کی قبولیت ہے، جو کوئی جمعرات کے دن، نماز چاشت کے بعد اسے پانچ سو بار پڑھے۔ مقبول دُعا ہو جائے گا۔

اَلْبَصِیْرُ

معنیٰ۔ وہ جو مشاہدہ کرے اور دیکھے، زمین کے نیچے بھی کوئی چیز اس سے اُوجھل نہ رہ سکے۔ اس کا دیکھنا بھی آلہ اسباب کے ذریعے منتقش ہونے سے منزّہ ہے۔

تخلق آنکھوں سے دیکھنا اور محسوس کرنا، بندے کے لیے یہ حصّہ تو واضح ہے۔ لیکن آدمی کا دیکھنا کمزور و قاصر ہے۔ دینی حصّہ یہ ہے کہ اسے معلوم ہو کہ نگاہ اس کے لیے اس لیے پیدا کی گئی ہے کہ وہ زمین و آسمان میں قدرت کی عجیب و غریب چیزیں دیکھے اور اس کا دیکھنا صرف عبرت کی خاطر ہو، اور یقین جانے کہ وہ اللہ کی قوت سمع و بصر کے سامنے ہے۔ پس وہ اللہ کی نظر سے چھُپ نہیں سکتا۔ جس نے غیر اللہ سے ایسی چیز چھپائی جسے وہ اللہ سے نہیں چھُپا سکتا۔ وہ اللہ کی نظر میں ذلیل ہو گیا۔

خواص اس کی خاصیت ہے توفیق ملنا۔ جس نے نمازِ جمعہ سے پہلے اسے ۱۰۰ بار پڑھا، اللہ اس کی بصیرت کھول دے گا، اور اسے قول و عمل کی توفیق دے گا۔

اَلْحَکِیْمُ

اس کا معنیٰ ہے پکا فیصلہ کرنے والا۔ جس کا فیصلہ کوئی رد نہ کر سکے اور نہ کوئی اس کے حکم پر گرفت کر سکے۔ بندوں کے لیے اس کا حکم یہ ہے۔ کہ بندے کا حق صرف اس پر ہے جس کی اس نے کوشش کی، اور یہ کہ اس کی کوشش کو عنقریب دیکھا جائے گا۔ اور بے شک نیک نعمتوں میں ہوں گے اور بے شک مجرم جہنم رسید ہوں گے۔ اور نیک و بد

Marfat.com

کے لیے۔ نیک بختی و بدبختی کے فیصلے کا مطلب ہے کہ نیکی، بدی کو اپنانے والے کے لیے نیک بختی یا بدبختی تک پہنچنے کا سبب بنایا۔ نیکی نیک آدمی کو سعادت کی طرف، اور بدی بدکار کو شقاوت کی طرف ہانکتی ہے۔ جیسے دوائیں اور زہر کہ اپنے عامل کو شفا و ہلاکت تک پہنچاتی ہیں۔ جب کہ حکمت کا مطلب ہو، اسباب کو ترتیب دے کر مسببات کی طرف موڑنا، تو اللہ تعالیٰ کا حکم مطلق ہوا، کیونکہ تمام تفصیلی و اجمالی اسباب کا مسبّب وہی ہے۔ اور حکم سے فیصلہ و تقدیر پیدا ہوتے ہیں۔ سو اس کی تدبیر ہی دراصل اسباب کا رُخ مُسبّبات کی طرف موڑتی ہے۔ اس کا حکم اور اسباب کُلّیہ۔ اصلیہ۔ ثابتہ۔ موجودہ ایسے ہیں جو نہ ٹل سکیں، نہ پھریں مثلاً زمین سات آسمان، ستارے، افلاک اور ان کی دائمی مناسب حرکات جو نہ بدلیں، نہ ختم ہوں تاوقتیکہ اللہ کا لکھا فیصلہ اپنی مدت کو پہنچے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا۔ اور ان اسباب کو حرکات مناسبہ محدودہ، مقدرہ، محسوبہ سے مسبّباتِ حادثہ کی طرف لحہ بہ لحہ موڑنے والے باری تعالیٰ نے ان کا اندازہ مقرر فرمایا ہے سو حکم تدبیر اوّل۔ کلی، امر ازلی ہے، جو پلک جھپکنے کی طرح ہے۔ اور قضائے اسباب کُلّیہ دائمہ کو ترتیب دینا ہے۔ اور قدر اسباب کُلّیہ کو ان کی حرکات مقررہ محسوبہ سے ان کے مسبّبات کی طرف موڑنا ہے۔ جو معدود اور ایک حد تک محدود ہیں۔ نہ بڑھیں نہ کم ہوں۔ اسی لیے کوئی چیز اس کی قضاء و قدر سے باہر نہیں ہوتی۔

تخلق اس صفت سے موصوف ہونا تو ظاہر ہے اور اللہ کے اس وقت سے دینی مشاہدہ یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے ہر کام کا فیصلہ ہو چکا ہے کوئی نیا کام نہیں ہوتا۔ جو ہونا تھا اس کی تحریر کر کے قلم ہو گئی۔ اسباب اپنے مسبّبات کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور وہ انہیں زندہ کرنے کے مشتاق ہیں۔ ان کی مدتیں قطعی لازمی ہیں۔ جس نے عالم وجود میں آنا ہے، لازمی آنا ہے۔ خواہ اصل ذات میں واجب نہ ہو لیکن اس ازلی فیصلے سے واجب ہو گیا جس نے ٹلنا نہیں۔ سو

Marfat.com

معلوم ہُوا کہ جس کا فیصلہ ہو چکا وہ ہوگا اور فکرمندی فضول ہے۔ شدنی ٹل نہیں سکتی۔ اس پہ فکرمند ہونے کا کوئی فائدہ نہیں، ہونے والی پر مغموم ہونا جہالت ہے، کیونکہ جب کسی چیز کا ہونا مقدر ہو چکا تو اس سے ڈرنا، اُسے ٹال نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرح سے غم والم کو جلد بُلانا ہے، اور اگر اس کا ہونا مقدر نہیں تو پھر اس پر خوف زدہ ہونا بے معنی ہے۔ اس وجہ سے مغموم ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں۔

مسئلہ تقدیر پر سوال وجواب

اگر تم کہو جب تقدیر کا مسئلہ طے ہو چکا تو عمل کی کیا ضرورت ہے؟ کہ سبب سعادت و شقاوت تو گزر چکا ہے تو اس کا جواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: "اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ" (بخاری ومسلم وغیرہما) جس کا مطلب ہے جس کے لیے سعادت مقدر کی گئی ہے، کسی سبب کے ساتھ کی گئی ہے سو اس کے لیے اس کے اسباب میسر ہوں گے۔ یعنی اطاعت۔ اور جس کے لیے بدبختی مقدر کی گئی ہے۔ اسے اس کے اسباب سے متعلق کیا گیا ہے اور وہ ہے اسباب سعادت ان کا معمول نہ بنانا۔ کبھی اس کی بطالت کا سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے دل میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ اگر میں سعادت مند ہوں تو عمل کی کوئی ضرورت نہیں، اور اگر بدبخت ہوں تو عمل مجھے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ حالانکہ یہی جہالت ہے۔ اسے معلوم نہیں کہ اگر سعید ہے تو اسی لیے تو سعید ہے کہ اس پر سعادت کے اسباب جاری ہیں یعنی علم اور عمل، اور اگر یہ میسر نہیں اور پر جاری نہیں تو یہی اس کی بدبختی کی علامت ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جو شخص فقیہ اور درجہ مجتہد تک پہنچنے کی تمنا کرے تو اسے کہا جائے گا کوشش کر، علم حاصل کر، اور مسلسل محنت کر۔ اس پر وہ کہے اگر ازل میں اللہ نے میری امامت کا فیصلہ کر دیا ہے تو مجھے محنت وکوشش کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر اللہ نے میرے جاہل ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے تو جد وجہد سے مجھے کوئی فائدہ نہ ہوگا تو اسے کہا جائے گا اگر تجھ پر یہی سوچ مسلط رہی تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ اللہ

Marfat.com

نے تیرے جاہل ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے، کیونکہ ازل میں جس کی امامت کا فیصلہ ہو چکا، اسباب امامت کے ساتھ ہُوا۔ وہ اسباب اس پر جاری ہوں گے۔ اور وہ ان اسباب کو اس امامت کے لیے استعمال کرے گا۔ اور اس سے ایسی سوچ، جو سُستی اور سُہل پسندی کا خوگر کرے، دُور کی جائے گی۔ تو جو شخص جدّوجہد نہ کرے قطعاً درجہ امامت پر فائز نہیں ہو سکتا، اور جو محنت کرے گا اس کے لیے وسائل مُہیّا کر دیئے جائیں گے کہ اس کی مقصد تک پہنچنے کی اُمید سچی ہے۔ بشرطیکہ آخر دم تک محنت و کوشش میں مصروف رہا اور رکاوٹ ڈالنے والا کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔ اسی طرح یہ بات بھی سمجھنی چاہیئے۔ کہ سعادت صرف وہ حاصل کر سکتا ہے، جو اللہ کے حضور قلبِ سلیم لے کر حاضر ہوا۔ اور دل کی سلامتی ایسی صفت ہے۔ جو محنت سے حاصل ہوتی ہے، بالکل صفت امامت کی طرح، اُوپر سے نہیں آتی۔ ہاں مشاہدہ حکم میں بندوں کے کئی درجے ہیں۔ کچھ خاتمہ دیکھتے ہیں کہ خاتمہ کیسا ہُوا۔ اور کچھ گزشتہ اعمال پر نظر رکھتا ہے۔ کہ ازل میں کیا فیصلہ ہُوا ہے۔ یہ شخص پہلے سے افضل ہے کیونکہ خاتمہ گزشتہ اعمال کے تابع ہوتا ہے۔ کچھ وہ ہیں جو ماضی و مستقبل، دونوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ابن الوقت ہیں۔ اپنے وقت کو دیکھتے ہیں۔ اللہ کی قدرت کے فیصلوں پر راضی رہتے ہیں کہ دیکھیں کیا ظاہر ہوتا ہے۔ یہ لوگ پہلے گروہ سے اعلیٰ ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو ماضی مستقبل، حال کو چھوڑ کر، حکم الٰہی پر دل میں مصروف رہتے ہیں۔ ہمیشہ مشاہدے میں رہتے ہیں، اور یہی بلند درجہ ہے۔

خواص اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی باوضو ہو کر مدت تک آدھی رات اس کا جذبۂ عقیدت سے ورد کرے، یہاں تک کہ حال طاری ہو جائے، اللہ اس کے باطن کو رازوں کی کان بنا دے گا۔

اَلْعَدَلُ

معنے۔ عادل وہ ذات ہے جس سے فعل عدل صادر ہو۔ جو جَور و ظلم کی ضد ہے جو

Marfat.com

دل کی پہچان نہیں رکھتا، وہ عادل کو پہچان نہیں سکتا۔ جو کسی کے فعل کو نہیں جانتا وہ اس
ے عدل کو نہیں جان سکتا۔ سو جو کوئی اس صفت کو جاننا چاہے اُسے اللہ کے افعال
پورا علم حاصل کرنا چاہیے عالم بالا سے لے کر تحت الثریٰ تک۔ اور انسان کو اپنے
ن کی طرف دیکھنا چاہیے کہ وہ مختلف اجزا سے مرکب ہے بالکل اسی طرح جیسے بدن
ئنات، مختلف اجسام سے۔ اور جو چیز جس جگہ پیدا کی گئی صرف اس لیے پیدا کی گئی۔
وہ جگہ اس کے لیے متعین کی گئی۔ اگر اس ترتیب کو اُلٹ دیا جائے تو نظام کائنات
ہم برہم ہو جائے۔ قسم قسم کے موجودات پیدا فرمائے۔ جسم بھی رُوح بھی۔ کامل بھی۔
قص بھی۔ ہر شے کو تخلیق کیا۔ جود و عطا سے کام لیا۔ ہر شے کو اس کے موقع محل پر ترتیب
دیا پس وہ عدل ہے۔ یہ ایک اسم مقدس (عدل) ہے۔ جس کی شرح کئی جلدوں میں
ہو سکتی ہے۔ یہی حال ہے اس کے باقی اسمائے حسنیٰ کا۔ کیونکہ وہ اسم جو افعال مصادر سے
مشتق ہیں۔ اس وقت تک سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ جب تک ان افعال (مصادر) کو اور خاص
ہیں اللہ کے ہونے والے افعال کو سمجھا نہ جائے۔ اب جس شخص کو ان تمام کا تفصیلی علم
ہیں وہ صرف تفسیر اور لغت کی وضاحت ہی کر سکتا ہے۔

تخلّق

عدل میں انسان کا حصہ پوشیدہ نہیں۔ اور سب سے پہلے اس پر جو عدل لازم
ہے، وہ صفات نفس کے متعلق ہے۔ یوں کہ شہوت و غضہ کو دین و
عقل کے اشارے کے تحت قید میں رکھے اس کی تفصیل یوں ہے کہ تمام حدود شرعیہ کا لحاظ
کرے۔ ہر عضو سے انصاف یہ ہے کہ اُسے اس موقع و محل پر استعمال کرے جس کا شرع
نے حکم دیا ہے۔ پھر اہل و عیال، رشتہ دار اور رعیت سے اس کا عدل پوشیدہ نہیں۔ سو
ہر چیز کو اس کے محل پر رکھے۔ دینی لحاظ سے اس میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ اللہ کے عدل
پر ایمان رکھے۔ تمام حالات میں اس کے حکم و تدبیر پر اعتراض نہ کرے، خواہ اس کی مراد کے
موافق ہوں یا نہ ہوں۔ کیونکہ یہ سب عدل ہے۔

Marfat.com

خواص اجو کوئی اسے جمعہ کی رات، روٹی کے بیس ٹکڑوں پر لکھے اور ان کو کھالے، تمام مخلوق اس کے تابع فرمان ہوگی۔ کیونکہ تسخیر قلوب اس کا خاصہ ہے۔ (؟)

"اربعین ادریسیہ" میں ہے "یَاکَرِیْمَ الْعَفْوِ ذَاالْعَدْلِ قَدْ مَلَأَ کُلَّ شَیْءٍ عَدْلُہٗ" سہروردی نے کہا جو حکمران اس کو ہمیشہ پڑھتا رہے، اس کا عدل و ذکر پھیل جائے گا یونہی عالم ہے تو اس کا علم۔

اَللَّطِیْفُ

اس نام کی مستحق صرف وہ ذات ہے، جو مصلحتوں کی باریکیاں اور گہرائیاں اور نکتہ سنجیاں جانے، پھر نرمی سے ان کے حاصل کرنے میں راہنمائی فرمائے۔ سختی سے نہیں۔ در علم و عمل میں کامل طور پر اس صفت کا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے تصور ہو سکتا ہے۔ اس کی پوری شرح کئی جلدوں میں نہیں سما سکتی۔ ہاں اس کے بعض گوشوں کی طرف اشارہ کیا جا سکتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کا ایک لطف جنین کو شکم مادر کے تین اندھیروں میں پیدا کرنا ہے۔ پھر ناف کے ذریعے اس کی حفاظت اور غذا کا بندوبست کرنا یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہوتا ہے، پھر مستقل طور پر منہ کا استعمال کرتا ہے۔ پھر پیدائش کے بعد اللہ کے الہام سے ماں کا پستان منہ میں ڈالنا اور چوسنا، بغیر تعلیم و مشاہدہ کے۔ خواہ رات کے اندھیرے ہوں۔ پھر جب تک دودھ سے کام چلتا ہے۔ دانتوں کی پیدائش میں تاخیر کرنا، پھر کھانا چبانے کے لیے دانت پیدا فرمانا۔ پھر دانتوں میں یہ تقسیم کہ چوڑے چبانے کے لیے۔ داڑھیں توڑنے کے لیے اور سامنے کے تیز دھار کاٹنے کے لیے۔ پھر زبان کو جس کی ظاہر غرض و غایت بولنا ہے کھانا چبانے میں استعمال کرنا وغیرہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا بندوں پر ایک لطف یہ ہے کہ ان کو ضرورت سے زیادہ دیا اور طاقت سے کم تکلیف دی۔ اس کا ایک لطف یہ ہے کہ تھوڑے عرصہ میں یعنی عمر طبعی معمولی محنت سے، ہمیشہ کی سعادت

Marfat.com

کامرانی تک پہنچنا بندوں کے لیے آسان فرمایا۔ اس کا ایک لطف خون وگوبر کے درمیان سے خالص دُودھ، مکھی سے شہد، کیڑے سے ریشم اور سیپی سے موتی نکالنا ہے۔ اس سبب سے عجیب تر یہ کہ گندے تطفے سے، اپنی معرفت کا امین، اپنی امانت کا حامل اور کائنات ارضی وسماوی کا شاہد بنایا۔ یہ بھی ایسا فن ہے جس کا شمار ممکن نہیں۔

تخلّق اس وصف سے بندے کا حصّہ، اللہ کے بندوں سے لطف ونرمی سے پیش آنا، پیار سے ان کو اللہ کی طرف بُلانا اور اُخروی سعادت کی راہنمائی کرنا ہے۔ نہ عیب لگانا نہ طعن وطنز سے کام لینا۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ اچھے اخلاق پسندیدہ طرزِ عمل اور نیکی کے ذریعے قبولِ حق کی طرف ان کو مائل کیا جائے۔ چوری چھپے باتوں سے یہ طریق بہت بہتر ہے۔

خواص اس کی خاصیت یہ ہے جو کوئی اسے اپنے نام کے اعداد کے برابر پڑھے اس سے دُکھ درد دُور ہوتے ہیں جو کوئی اسے سَو بار یا ایک سَو تینتیس ۱۳۳ بار پڑھے اس کی تنگیٔ فراخی سے بدل جاتی ہے۔ اور ہر کام میں اس سے لطف وکرم کا برتاؤ کیا جائے گا۔

اَلْخَبِیْرُ

اس کا معنٰے ہے وہ ذات جس پر پوشیدہ خبریں، پوشیدہ نہ رہیں۔ (یعنی جو مخلوق سے پوشیدہ ہیں۔) یہ علیم کے معنی میں ہے۔ لیکن جب علم کی نسبت باطنی پوشیدہ اُمور کی طرف کی جائے اسے خبر، اور اس کے موصوف کو خبیر کہا جاتا ہے۔

تخلق اس میں بندے کا حصّہ یہ ہے کہ اسے اپنی کائنات میں ہونے والے حالات کی خبر ہو اور اس کی کائنات اس کا بدن اور دل ہے اور جن پوشیدہ اوصاف سے دل متصف ہوتا ہے ان سے بھی باخبر ہو۔ مثلاً دھوکہ بازی، خیانت، نفس کا فریب،

Marfat.com

کھوٹ، سچ و جھوٹ کو گڈمڈ کرنا۔ ان سے پرہیز کرے اور ان کے مقابلہ کے لیے تیار رہے۔

خواص اس کا خاصہ ہر چیز کی خبر دینا ہے جو کوئی سات دن اس کا ورد کرے اسے حسبِ منشا ہر خبر پر اطلاع ہو جائے گی۔ مثلاً گزشتہ زمانے کی خبریں، بادشاہوں کے حالات وغیرہ۔ کتاب شمس المعارف میں یونہی لکھا ہے جو کسی کے ہاتھ سے تکلیف برداشت کرتا ہے کثرت سے اس کا ذکر کرے اس کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ واللہ اعلم۔

اَلْحَلِیْمُ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جو مجرموں کے جرائم اور اپنے حکم کی خلاف ورزی دیکھے پھر بھی مغلوب الغضب نہ ہو، آپے سے باہر نہ ہو اور یہ چیز اسے قدرت ہونے کے باوجود جلدی انتقام لینے پر برانگیختہ نہ کرے (صبر سے برداشت کرے)

تخلق بندے کا حصہ وصفِ حلم میں واضح ہے۔ حلم و بردباری، انسان کی ان اخلاقی خوبیوں میں سے ہے۔ جو لمبی چوڑی تفصیل سے مستغنی ہے۔

خواص اس کی خاصیت ہے ریاست و راحت حاصل ہونا۔ جب رئیس اس کا ذکر اختیار کرے اسے یہ چیز حاصل ہو گی۔ جو اسے کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھوئے پھر تھیلے یا آلۂ کار پر وہ پانی مَل لے، اس میں برکت ظاہر ہو گی۔ اور کشتی پر ملے تو ڈوبنے سے محفوظ رہے۔ چوپائے پر لگائے تو ہر خطرے سے بچا رہے۔ "اربعین درسیہ میں" ہے

سہروردی نے کہا۔ جو اس کا ذکر کرے اس کی بات قبول ہو گی، عزت بڑھے گی۔ طاقت میں اضافہ ہو گا کہ درندہ اس کا مقابلہ نہ کر سکے، نہ کوئی اور۔ جو کوئی اسے کاغذ پر لکھے اور اس میں اپنے محبوب کو کھلائے وہ اس سے محبت کرے گا۔ جو اس کو سیب پر لکھ کر محبوب کو دے دے، ایسا ہی اثر کرے۔ ناجائز مقاصد کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں۔

Marfat.com

اَلْعَظِیْمُ

اس کا معنی ہے وہ ذات جس کی اصل حقیقت عقل کی دسترس میں نہ آ سکے۔ عظیم
طلق ہے، جو تمام حدود عقل سے ورا ہو۔ وہ اسم صفت اللہ تعالیٰ کی ہے۔

بندوں میں عظیم وہ انبیاء و اولیاء ہیں جن کی کسی صفت کو جب عقلمند پہچان لے۔

تخلق تو اس کا سینہ ہیبت سے بھر جائے اور دل پر ایسی طرح ہیبت زدہ ہو جائے پس
اُمتی کے لیے، شیخ مرید کے لیے اور استاذ شاگرد کے لیے عظیم ہے۔ چونکہ عقل اللہ کی
صفات کی کُنہ سے قاصر ہے (پس اللہ عظیم ہے)

اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اس کا ذکر کرے وہ عظمت اور
فوائد تکلیف دہ چیز سے شفا پائے گا۔ بعین اور بسیط میں لکھا ہے۔ یَا خَفِیُّ
اَلْبَاءِ اَلْفَاخِرُ وَ الْعَلِیُّ وَ الْمَجْدُ وَ الْکِبْرِیَاءُ فَمَنْ قَالَ جَنَّۃٌ سو مرتبہ پڑھے
شخص بادشاہ سے ڈرے وہ اسے بار بار مرتبہ پڑھے اپنے کام کرے محفوظ ہو جائے۔
یونہی گناہوں کی بنا پر مایوس آدمی پڑھے لطف و کرم پائے گا۔

اَلْغَفُوْرُ

معنی غفار کے معنی میں ہے لیکن اس میں جو مبالغہ پایا جاتا ہے وہ غفار میں نہیں
پایا جاتا۔ غفار میں مغفرت کا معنی مبالغہ کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ یعنی وہ بخشنے والا
یکے بعد دیگرے جرائم کو بخشتا ہے۔ پس فعّال کثرت فعل کی خبر دیتا ہے اور فعول
عمدگی، کمال اور جامعیت کی۔ سو وہ بس معنی میں غفور ہے کہ جس کی مغفرت کامل ہے۔

تخلق بندے کا اس صفت میں یہ حصہ ہے کہ جن امور میں اپنی پردہ پوشی پسند
کرتا ہے اپنے بھائی کے لیے بھی کرے اور صرف خوبیوں کا ذکر کرے اور

Marfat.com

ان کی قباحتوں سے صرفِ نظر کرے اور اس کے مقابلہ میں احسان کرے۔

خواص اس کا خاصہ ہے دکھ درد دُور کرنا۔ یہاں تک بخار کے لیے تین بار لکھے، تندرست ہو جائے گا۔ اور اگر "سَیِّدُ الاستغفار" لکھ کر پانی میں گھول لے اور وہ پانی سکرات موت کی تنگی میں مبتلا شخص کے حلق میں ٹپکائے اس کی زبان چلے گی اور موت اس پر آسان ہو گی۔ یہ بات البلالی نے "مختصر احیاء العلوم" کے آخر میں ذکر کی ہے اور بارہا آزمائی گئی ہے۔ اللہ توفیق دینے والا ہے۔

اَلشَّکُوْرُ

معنے۔ وہ ذات جو کم عبادت کے بدلے، بہت درجات عطا فرمائے۔ اور چند روزہ دنیاوی نیک عمل کے عوض آخرت میں غیر محدود نعمتیں عنایت فرمائے کہ جنت کی نعمتیں ختم نہ ہوں گی۔

تخلق انسان سوچتا ہے کہ کسی دوسرے انسان کا شکریہ ادا کرتے، کبھی تو اس کی نیکی کی ستائش سے اور اس کی نیکی کے عوض اس سے بڑھ کر بھلائی کر کے اور یہ ایک قابل ستائش وصف ہے۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر نہ کرے، وہ اللہ کا شکر نہیں کر سکتا۔" بہر حال بندے کا اللہ کا شکر کرنا (ایک محدود مفہوم میں نہیں ہو سکتا) بلکہ وسیع تر مفہوم میں ہو گا۔ کیونکہ اگر بندہ اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے تو اس کی یہ ثنا، اللہ تعالیٰ کی حقیقی حمد و ثنا سے قاصر ہے کہ اس کی خوبیاں بیان و شمار سے ورا ہیں۔ اگر اس کی اطاعت کرتا ہے۔ تو یہ اللہ کی ایک اور نعمت ہے۔ بلکہ خود شکر کرنا بعینہٖ ایک اور نعمت ہے۔ بہر حال اللہ کی نعمتوں کا بہترین شکریہ ہے کہ انہیں اللہ کی نافرمانی میں استعمال نہ کرے، بلکہ اس کی اطاعت میں استعمال کرے اور یہ بھی اللہ کی توفیق و مدد سے ہی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل میں بڑا کلام ہے۔

Marfat.com

خواص اس کی خاصیت وسعت فراخی اور خیر و عافیت ہے۔ بدن وغیرہ میں۔ یہاں تک کہ جس آدمی کے سانس میں تنگی، بدن میں تھکاوٹ اور جسم بھاری ہو اگر وہ اسے لکھ کر جسم پر لگائے اور تعویز گھول کر پی لے اللہ کے حکم سے تندرست ہو جائے گا۔ اور اگر کمزور نظر والا اسے آنکھوں پر لگائے، برکت محسوس کرے گا۔ اسے اکتالیس (۴۱) بار لکھے۔

اَلْعَلِیُّ

معنیٰ۔ وہ ذات جس کے مرتبے سے اوپر کسی کا مرتبہ نہ ہو۔ اور تمام حسی و عقلی درجے اس سے پست ہوں۔ درجاتِ عقلیہ کی مثال، سبب و مسبب، علت و معلول، فاعل و مفعول، قابل و مقبول، کامل و ناقص، یونہی اسباب کا آپس میں اور علتوں کا آپس میں اختلاف و تفاوت ہے۔ علو بلندی کو کہتے ہیں، اور مختلف بلند درجات، یکبارگی بالفعل موجودات کے لیے حاصل ہونا ممکن نہیں اور جس قدر حاصل ہوں گے اللہ تعالیٰ کے درجات ان سب سے بلند تر ہوں گے۔ مطلق بلند تر وہی ہے دوسرے اوروں کی بہ نسبت بلند ہیں۔

تخلق بندے کے لیے مطلقاً بلند ہونا ممکن نہیں، کیونکہ وہ جو درجہ پائے گا۔ عالمِ وجود میں اس سے کوئی نہ کوئی بلند تر درجہ ہوگا۔

خواص اس کی خاصیت ابتدائی امور سے لے کر بلند تر امور سے بھی بلند تر ہونا ہے۔ سو اس کو لکھ کر چھوٹے کے گلے میں لٹکائے۔ وہ (معمول کے مطابق) بالغ ہوگا۔ اجنبی کی خاطر جمع ہو گی۔ محتاج ہے تو غنا ملے گی۔ یہ سب اللہ کے فضل سے ہوگا۔ "اربعین ادریسیہ" میں ہے "یَا عَالِیَ الشَّامِخِ فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ اِرْتِفَاعُہٗ"۔ بزراق نے سہروردی سے اس کا ایک فائدہ نقل کیا ہے لیکن ساتھ ہی کہا اس میں نظر (اعتراض) ہے۔ لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔

Marfat.com

اَلْکَبِیْرُ

اس کا معنے کبریائی والا اور کبریائی کا مفہوم ہے کمالِ ذات کمال ذات سے میری مراد کمالِ وجود ہے جس میں دو باتیں ہیں۔ اوّل۔ اس کا ازل و ابد (ہمیشہ) دائم رہنا۔ دوم باری تعالیٰ کا وجود ہی وہ وجود ہے جس سے ہر موجود کا وجود پیدا ہوتا ہے۔

تخلّق بندوں میں کبیر وہ کامل ہے جس کی صفات کمال میں کوتاہی نہ ہو۔ بلکہ دوسروں تک پہنچے۔ بندے کا کمال اس کے عقل۔ علم اور پرہیزگاری میں ہے۔ سو کبیر وہ پرہیزگار، عالم ہے جو حق کی راہنمائی کرے۔

خاصیّت اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی کثرت سے اسے پڑھتا رہے اس پر علم و معرفت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اگر کھانے پر پڑھ کر میاں بیوی مل کر کھائیں۔ تو ان میں موافقت و محبت پیدا ہو۔ "اربعین ادریسیہ" میں ہے۔ "یَا کَبِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا تَهْتَدِیْ الْعُقُوْلُ بِوَصْفِ عَظَمَتِهٖ" سہروردی نے کہا اگر قرض دار اسے کثرت سے پڑھے اس کا قرض ادا ہو اور رزق میں فراخی ہو اور اگر اپنے عہدے سے معزول شخص روزہ رکھ کر ایک ہزار بار روزانہ کے حساب سے سات دن پڑھے اپنے مقام پر بحال ہوگا۔ اگرچہ بادشاہ ہو۔

اَلْحَفِیْظُ

بہت حفاظت کرنے والا۔ جب تک لفظ کا معنے نہ سمجھ لیا جائے، حفیظ کا معنے نہیں سمجھا جا سکتا۔ حفاظت کے دو مطلب ہیں۔ ایک موجودات کا دائمی وجود اور اس کی بقا۔ اس کی ضد ہے عدم۔ دوسرا جو زیادہ واضح ہے متضاد و متناقض چیزوں کو ایک دوسری سے بچانا۔ (مثلاً آگ کو پانی سے۔ گرمی کو سردی سے۔ کمزوری کو قوت

Marfat.com

سے صحت کو بیماری ہے)

تخلق بندوں میں حفیظ وہ ہے جو اپنے دل اور اعضا کو غضب و غصہ، شہوت کی خرابی اور غم و شیطان کے دھوکے سے بچائے۔

خواص جو مخفی اسے اپنے ہمراہ رکھے اور احتمال کی اس کا ذکر کرے، اسی وقت اس کی برکت محسوس کرے گا یہاں تک کہ جو کوئی اس کا نقش اپنے پاس رکھے، اور درندوں کے درمیان سو جائے وہ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ واللہ اعلم۔

اَلْمُقِیْبُ

اس کا مطلب ہے غذائیں پیدا کر کے بدنوں تک پہنچانا۔ اور دلوں تک پہنچانا۔ اور دلوں کی غذا معرفت ہے۔ پس یہ رزاق کے ہم معنی ہے، البتہ اس سے خاص ہے، کیونکہ رزق غذا اور دوسری ضروریات کو شامل ہے۔

تخلق بندے کا اس میں یہ حصہ ہے کہ کھانا کھلائے، نفس کو کنٹرول کرے اور غافل کی راہنمائی کرے۔

خواص اس کی حالت ہے سیر ہونا اور کرنا اگر روزے دار اسے لکھ لے یا مٹی پر پڑھ کر پانی سے تر کر لے، پھر اسے سونگھ لے، اسے بھوک و پیاس کے برداشت کی طاقت حاصل ہو۔ جو روزے پر اسے سات بار پڑھے، پھر اس پر اسے لکھ لے اور سفر میں اس سے پانی پیے۔ سفر کی کھبراہٹ سے محفوظ ہو۔ خصوصاً اگر صبح و شام اس کے ساتھ سورۂ یاسین بھی ملا لے، یہ بات صحیح اور مجرب ہے، اور اس میں امن ہے۔

اَلْحَسِیْبُ

اس کا معنے ہے کافی۔ ایسی ذات جس کے پاس ہو وہ اسے کافی ہوتی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہر ایک کے لیے حسیب اور کافی ہے اور حقیقت میں یہ صفت کسی اور کے لیے متصور بھی نہیں۔ کیونکہ کفایت میں ضروری ہے کہ کافی ہمیشہ موجود رہے اور اس کا وجود کامل رہے اور عالمِ ایجاد میں اللہ کے سوا کوئی ایسا معبود نہیں۔

تخلّق بندے کا اس وصف میں محض مجازاً تھوڑا سا حصہ ہے اب اگر وہ اپنے بیٹے کی تربیت یا اپنے شاگرد کی تعلیم کا ذمہ اٹھاتا ہے تو یہ بھی کفایت میں ایک واسطہ ہے، لیکن کافی نہیں کیونکہ کافی اللہ ہی ہے۔

خواص اس کی خاصیت ہے نسب اور رشتوں وغیرہ میں امن و امان کا قیام۔ لہٰذا رشتہ داروں کے دھوکہ فریب سے ڈرنے والا طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب کے بعد ہر روز ستّر بار اس کا ورد کرے، ہفتہ بھر سے پہلے محفوظ ہو جائے گا جمعرات کے دن سے شروع کرے۔ واللہ اعلم۔

اَلْجَلِیْلُ

معنیٰ وہ ذات جس میں جلالی صفات پائی جائیں جو کہ غنا، ملک، تقدیس، علم اور قدرت وغیرہ صفات کمال ہیں۔ پس جلیل مطلق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ گویا کبیر کا تعلق کمال ذات جلیل کا تعلق کمال صفات اور ادراک بصیرت کی طرف منسوب کرتے ہوئے عظیم کا تعلق کمال ذات و صفات سب سے ہے۔ اور صفات جلال کو جب بصیرتِ مدرکہ کی طرف منسوب کیا جائے اسے جمال کہتے ہیں۔ اگرچہ لغت میں لفظ جمال صورت ظاہری کے لیے وضع کیا گیا ہے، جو آنکھ سے نظر آتی ہے۔ لیکن اسے صورت باطنہ کی طرف نقل کیا گیا ہے جو بصیرت سے دیکھی جا سکتی ہے۔ سو جب اس کا جلیل ہونا ثابت ہو گیا۔ تو وہ جمیل ہے اور ہر جمیل کا جمال جب معلوم و محسوس ہو تو وہ محبوب و معشوق ہوتا ہے۔

تخلّق بندوں میں جلیل و جمال وہ ہے، جس کی باطنی صفات خوبصورت ہوں، جن

Marfat.com

سے دل اور بصیرت لذت یاب ہوں۔ رہا جمال ظاہری، سو اس کا مقام نسبتاً کم تر ہے۔

خواص اس کی خاصیت ہے ظاہر ہونا اور اپنے عامل ذاکر کے لیے جلالت شان پیدا کرنا، خصوصاً جب اسے مشک و زعفران وغیرہ سے لکھے۔

اَلْکَرِیْمُ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جو انتقام پر قدرت رکھتے ہوئے معاف کر دے۔ وعدہ پورا کرے۔ اور دیتے وقت امید سے بڑھ کر دے۔ یہ پرواہ نہ کرے کہ کتنا دیا کسے دیا، حساب نہ کرے۔ یہ پسند نہ کرے کہ حاجت مند اپنی حاجت کسی اور کے پاس لے جائے۔ پس کریم مطلق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

تخلق یہ خصلت کبھی بندے میں آجاتی ہے لیکن بعض امور میں، اور کسی قدر تکلف سے لہٰذا ناقص ہے۔

خواص اس کی خاصیت ہے کریم ہونا اور کرم کرنا، جو سوتے وقت ہمیشہ کثرت سے اس کا ذکر کرے، اللہ دلوں میں اس کی عزت بٹھائے گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی "اَلْکَرِیْمُ ذُوالطَّوْلِ الْوَهَّابُ" کا ہمیشہ ورد کرے اس کے ذرائع، وسائل اور بھائیوں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔

اَلرَّقِیْبُ

اس کا معنی ہے علم و حفاظت والا۔ جو کسی چیز کی پوری پوری نگرانی کرے اور ہمیشہ اس پر نظر رکھے، اسے رقیب کہتے ہیں۔ یہ بھی علم و حفظ کا معنی دیتا ہے۔ بشرطیکہ لازمی و دائمی ہو۔

تحقق بندے کے لیے وصفِ مراقبہ صرف اس وقت قابلِ ستائش ہوتا ہے جب

Marfat.com

اپنے رب اور قلب کے لیے کرے۔ یقین جانے کہ اللہ تعالیٰ ہر بات میں اس کا نگران و گواہ ہے۔

خواص اس کی خاصیت یہ ہے کہ گمشدہ چیز واپس ملتی ہے۔ مال و اہل کی حفاظت سو جس کی کوئی شے گم ہو جائے وہ اسے کثرت سے پڑھے مل جائے گی۔ پیٹ میں بچے کا خطرہ ہو تو سات بار پڑھے۔ یونہی اگر سفر پر جانا چاہے تو اہل و عیال میں سے جس کا خطرہ ہو اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اس کو سات بار پڑھے۔ ان شاء اللہ خوف و خطر جاتا رہے گا۔

اَلْمُجِیْبُ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جو سائل کے سوال کا قبولیت سے ذکر کرے۔ اور مانگنے والوں کی دعائیں قبول کرے بے بسوں کی حاجت براری کرے۔ بلکہ دعا سے پہلے عطا فرمائے اور ایسی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

تخلق بندے کو چاہیے کہ اللہ کے حکموں پر عمل پیرا ہو۔ منع کرے تو باز آجائے بلائے تو حاضر ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ کی عطا شدہ قدرت سے ہر سائل کو عطا کرنے کی عادت اختیار کر لے۔ اگر اختیار میں نہیں تو لطف و کرم سے جواب دے۔ کتنے ہی متکبر کینے ہر ہدایت قبول کرنے سے گریزاں رہتے اور کوئی دعوت دی جائے حاضر نہیں ہوتے بلکہ اپنی شان و بڑائی کی حفاظت کرتے اور دعوت دینے والے سائل کے دل کی پروا نہیں کرتے۔ اگر ان اسباب پر غور کرے اور اس اسم مبارک کو دیکھے تو پتہ چلے۔

خواص اس کی خاصیت دعا کا جلد قبول ہونا ہے۔ بایں طور کہ دعا کے ساتھ اس کا ذکر کرے خصوصاً اللہ کے اسم گرامی اَلسَّرِیْعُ کے ساتھ۔ اربعین اور "یٰسین" میں ہے "یَا قَرِیْبُ اَلْمُجِیْبُ الْمُتَدَانِیْ، کُلُّ شَیْءٍ قَرِیْبٌ" سہروردی نے

Marfat.com

کہا جو کوئی ہمیشہ اس کا ورد کرے۔ معاندین کی زبانیں بند ہو جائیں گی۔ اس کے لیے اسے تیئیس ۲۳ دن روزے رکھنا پڑیں گے۔

اَلْوَاسِعُ

معنیٰ سِعَۃٌ سے بنا ہے اور سعت کبھی علم کی طرف منسوب ہوتی ہے، جب معلومات کثیرہ کا احاطہ کرے اور کبھی احسان اور وسیع نعمتوں کی طرف۔ سو واسع مطلق اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے۔

تخلّق بندے کی وسعت اس کے معارف و اخلاق میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ غربت کا ڈر، غلبہ حرص اور حاسدین کا غیظ و غضب بھی اسے تنگ کر سکتا۔

خواص اس کی خصوصیت حصول وسعت و جاہ ہے اور سینے کی وسعت اس کا وصف ہے۔ دھوکہ بازی اور حرص سے بچنا ہے۔ اس کا ذکر کرنے والا قناعت شعار ہے۔

اَلْحَکِیْمُ

اس کا معنی ہے حکمت والا۔ حکمت کا مفہوم ہے افضل ترین چیز کو افضل ترین علم سے پہچاننا۔ سو حکیم مطلق اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ وہ بزرگ تر اشیا کو بزرگ تر علم سے جانتا ہے۔ اور بزرگ ترین علم وہ ہے جو ازلی، دائمی ہے، جس کے زوال کا تصور بھی نہ کیا جا سکے۔ کبھی حکیم اس کو کہا جاتا ہے جو بہترین صنّاعی باریکیاں ایجاد کرے اور اس صنعت کو سخنہ کرے۔

تخلّق جو تمام اشیا کو جانتا ہو اور اللہ کی پہچان نہ رکھتا ہو وہ حکیم کہلانے کا مستحق نہیں۔ کیونکہ اس نے بزرگ تر اور افضل تر ذات کو بزرگ تر علم سے نہیں پہچانا۔ علم کی عظمت، معلوم کی عظمت، سے ہے جس نے اللہ کو پہچان لیا، اس کی

Marfat.com

بات نہ پہچاننے والے کی بات سے مختلف ہوگی۔ وہ جزیات سے کم ہی بحث کرے گا۔ اس کی باتیں کلی ہوں گی۔ کئی لوگوں نے حکمت کا اطلاق انہی کلمات کلیہ پر کیا ہے۔ جیسے سیّد الانبیاؐ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

مَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ، ترجمہ: اصل دانائی اللہ تعالےٰ کا خوف ہے۔

اَلصَّمْتُ حِكْمَةٌ وَقَلِيْلٌ فَاعِلُهٗ۔ ترجمہ: خاموشی دانائی ہے اور اس پر عمل کرنے والا کم ہی کوئی ہوتا ہے۔

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ۔ ترجمہ: صبر نصف ایمان ہے۔ وغیرہ۔

خواص اس کی خاصیت ہے جہالت کو ختم کرنا اور حکمت کھول دینا۔ جو کثرت سے اس کا ذکر کرے اس سے خطرناک قسم کی جہالتیں ختم کی جائیں گی اور حکمت کا دروازہ اس کے لیے کھول دیا جائے گا۔

اَلْوَدُوْدُ

اس کا معنیٰ ہے وہ ذات جو تمام مخلوق کی بھلائی چاہے، اس سے احسان کرے اور سب کی تعریف کرے۔ یہ الرحیم کے معنےٰ کے قریب ہے۔ ہاں اتنا فرق ہے الرحیم کے افعال کسی کمزور مرحوم کے متقاضی ہیں اور الودود کے افعال اس کے متقاضی نہیں بلکہ ودّ کا نتیجہ ہی ابتدائً انعام واکرام کرنا ہے۔

تخلّق اللہ کے بندوں میں الودود وہ ہیں جو مخلوق خدا کے لیے وہی کچھ پسند کریں جو اپنے لیے کرتے ہیں اس سے بڑھ کر یہ کہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیں۔ اس کا کمال یہ ہے کہ اسے غضب، کینہ اور کسی سے پہنچنے والی گزند، احسان کرنے سے منع نہ کرے۔

Marfat.com

خواص اس کی خاصیت ہے ثبوت محبت، خصوصاً میاں بیوی کے درمیان جو کوئی کھانے پر ایک ہزار بار پڑھ کر بیوی کے ساتھ کھائے۔ بیوی پر اس کی محبت غالب آئے گی۔ اور سوائے اطاعت کے کچھ نہیں کر سکے گی۔ یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے، جو اس تاجر کی دعا میں موجود ہے جس میں اس نے کہا تھا۔

يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ وَبِقُدْرَتِكَ الَّتِيْ قَدَّرْتَ بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ۔

تین بار۔ اس حدیث کو ایک سے زائد آئمہ نے ذکر کیا ہے۔ اسے دیکھ لیجیو۔

اَلْمَجِيْدُ

اس کا معنیٰ ہے، جس کی ذات شریف، افعال خوبصورت اور جو دو عطا وسیع ہو۔ گویا شرف ذات کے ساتھ، جب حسن افعال مل جائے، اسے مجد اور ماجد بھی کہہ لیتے ہیں

تخلق اس میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ لوگوں سے کرم اور حسن اخلاق سے معاملات کرے تاکہ بزرگ کہلائے۔

خواص اس کی خاصیت ہے جلالت، بزرگی اور ظاہری و باطنی صفائی حاصل ہونا یہاں تک کہ اجسام و نقوش کی دنیا میں بھی۔ علماء نے کہا کہ اگر برص کا مریض ایام بیض چمکتے دن۔ چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ میں روزہ رکھے اور ہر رات افطار کے وقت اس کو کثرت سے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ شفایات کرے گا۔ خواہ بغیر سبب یا اس کے لیے اللہ کوئی سبب پیدا فرما دے گا۔

Marfat.com

اَلْبَاعِثُ

معنیٰ وہ ذات جو اٹھنے کے دن مخلوق کو پیدا کرے گی اور قبروں سے مردوں کو اٹھائے گی اور سینوں کے چھپے راز ظاہر کرے گی۔ بعث کا معنیٰ ہے آخرت میں اٹھانا۔ اس اسم پاک کی معرفت موقوف ہے۔ حقیقت بعث کی معرفت پر۔ اور یہ باریک ترین معرفت ہے۔ اکثر لوگ مبہم توجہات اور مجمل تخیلات کا شکار ہیں لیکن باطنی مشاہدے نے اربابِ بصیرت پر واضح کیا ہے کہ انسان ہمیشہ کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور یہ کہ اس پر عدم نہیں، ہاں کبھی جسم سے اس کا تصرف ختم ہو جاتا ہے تو کہا جاتا ہے مر گیا۔ اور کبھی دوبارہ شروع ہو جاتا ہے تو کہا جاتا ہے زندہ ہو گیا اور اُٹھایا گیا۔ یعنی جیسے پہلے تھا اسی طرح اس کا جسم زندہ کر دیا گیا۔ اس کی تفصیل کی اس کتاب میں گنجائش نہیں۔

تخلق حقیقت بعث مُردوں کے زندہ کرنے کی طرف لوٹتی ہے یعنی ان کو دوبارہ زندہ کرنا اگر بندے کا مخلوق کو تعلیم دینے سے کوئی تعلق اور ان کو اللہ کی طرف بُلاتا رہا ہے۔ تو یہ بھی ایک قسم کی زندگی ہے۔ یہ انبیاء کرام اور ان کے وارث علماء کرام کا مرتبہ ہے۔ جو شخص سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو منور و روشن کریگا۔ اور اسے علم و حکمت عطا فرمائے گا۔

اَلشَّهِيْدُ

اس کا معنیٰ خصوصی اضافت کے ساتھ علیم کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جب مطلق علم کا اعتبار کیا جائے تو عَلِيْمٌ ہے۔ اور جب اس کو غیب اور اُمورِ باطنہ کی طرف منسوب کیا جائے تو خَبِيْرٌ ہے اور جب اس کو اُمورِ ظاہرہ کی طرف منسوب کیا جائے، شہید ہے۔

تخلق بندے کا اس میں یہ حصہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے جیسے

Marfat.com

اسے دیکھ رہا ہے اور معلوم کر کے بات کرے۔

خواص اس کی خاصیت باطل سے حق کی طرف رجوع کرنا ہے، یہاں تک کہ اپنے نافرمانی بیٹے کو پیشانی سے پکڑ کر یہ دَم کرے یا نافرمان بیوی ہے اس پر دَم کرے، ان کا حال بہتر ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

اَلْحَقُّ

اس کا معنیٰ ہے باطل کا مقابل۔ جس چیز کی خبر دی جا سکتی ہے یا مطلقاً باطل ہے۔ یا مطلقاً حق، یا من وجہ حق اور من وجہ باطل۔ پس[1] جو ممتنع بذاتہ ہے وہ مطلقاً باطل ہے۔ واجب[2] بذاتہ مطلقاً حق ہے۔ کیونکہ حقیقت میں موجود بذاتہ وہی ہے۔ جس سے برحقیقت اپنا وجود پاتی ہے اور جو اپنی ذات میں ممکن اور غیر کی وجہ سے واجب ہے، وہ ایک وجہ سے حق اور دوسری وجہ سے باطل ہے۔ اپنی ذات کے لحاظ سے اس کا کوئی وجود نہیں لہٰذا باطل ہے اور غیر کی وجہ سے اس کا وجود ہے لہٰذا اس لحاظ سے حق ہے، اور کبھی عقل میں آنے والی چیز جو عقل کے مطابق ہو، حق کہلاتی ہے۔ اس کا ذاتی نام موجود اور اسی کو جب اس عقل کی طرف منسوب کریں، جس نے اس کی حقیقت کو جانا، اسے حق کہا جاتا ہے۔ صفت حق اقوال پر بھی بولی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے قولِ حق۔ قولِ باطل۔

تخلّق بندے کا اس اسم میں یہ حصہ ہے کہ اپنے آپ کو باطل (فانی) سمجھے، اور اللہ کے سوا کسی کو حق (باقی) نہ سمجھے کیونکہ بندہ اپنی ذات میں حق (دائمی) نہیں بلکہ اللہ کے وجود سے موجود ہے، اپنی ذات سے نہیں، اور اہل تصوف پر جب کہ اپنی ذاتی فنا غالب ہوتی ہے، تو ان کی زبانوں پر اکثر حالات میں اسمائے باری تعالیٰ میں سے حق جاری رہتا ہے کیونکہ وہ فانی کے بجائے ذاتِ حقیقی کا لحاظ کرتے ہیں اور متکلمین چونکہ ابھی تک افعال سے دلیل پکڑتے ہیں لہٰذا ان کی زبان پر اکثر اسم الباری جاری رہتا ہے۔ جو خالق کا ہم معنیٰ ہے۔

Marfat.com

خواص اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی مربع شکل کے کاغذ کے ہر کونے پر اسے لکھ کر سحری کے وقت ہاتھ میں پکڑ کر آسمان کی طرف اُٹھائے، اللہ اس کی پریشانی دُور فرمائے گا اور جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ - روزانہ سَو بار پڑھے وہ غربت سے نجات پائے گا، اور اسے اپنے مقاصد کے حصول میں آسانی ہوگی، اور جو کوئی دن میں ہزار بار پڑھے اس کے اخلاق سنور جائیں گے۔ اور طبیعت دُرست ہو گی۔

اَلْوَکِیْلُ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جس کے سپُرد کام کیے جائیں۔ پھر وکیل کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل وہ جس کے سپُرد بعض کام کیے جائیں یہ ناقص ہے۔ دوسرا وہ جس کے سپرد تمام معاملات کر دیئے جائیں اور اپنی ذات کے لحاظ سے، اس قابل ہو کہ تمام اُمور اسے سونپ دیئے جائیں۔ اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے وہی وکیل مطلق ہے۔

تخلّق بندے کا اس میں یہ حصّہ ہے کہ اپنے ایماندار بھائی کی حاجت روائی کی کوشش کرے اور عمل کے بعد نتیجہ سپُرد خُدا کر دے۔ اسی پر بھروسہ رکھے۔ کسی اور سے مدد مانگنے کے بجائے اس سے نجات طلبی کو کافی سمجھے۔

خواص اس کی خاصیت ہے حاجتیں پوری کرنا اور مصائب سے بچانا۔ جسے آندھی یا گرج چمک سے ڈر محسوس ہو۔ وہ کثرت سے اس کا ورد کرے مصائب کا اس سے رُخ پھر جائے گا اور اس کے لیے رزق اور بہتری کا دروازہ کھل جائے گا۔ واللہ اعلم۔

اَلْقَوِیُّ ——— اَلْمَتِیْنُ

لفظِ قوت، کامل طاقت پر اور متانت اس قوت کی شِدّت پر دلالت کرتی ہے، پس اللہ تعالیٰ اس حیثیت سے کہ کامل طاقت کا مالک ہے قَوِیٌّ ہے اور بحیثیت، سخت قوت کے

Marfat.com

متین ہے اور یہ بھی معنی قدرت کی طرف رجوع کرتا ہے۔

تخلق جس کو اللہ تعالیٰ کے قوی ہونے کا یقین ہے وہ ہر چیز میں اس کی قوت و طاقت کی طرف رجوع کرے گا۔ اور اس کی طاقت و قدرت سے، ہر وہ بھی قوت و طاقت سے غائب ہو جائے گا کیونکہ ہر شے کی طاقت اسی سے ہے اس اسم پاک سے قربت حاصل کرنے سے ایسا تعلق پیدا ہو جاتا ہے کہ تدبیر و تقدیر کے بکھیڑوں سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ دعوٰی ختم ہو جاتا ہے اللہ کا احسان نظر آتا ہے۔ مخلوق کا ڈر اور دنیا کے غم و الم ختم ہو جاتے ہیں۔ اللہ کی ذات سے تعلق مضبوط ہو جاتا ہے۔ یہاں تک اس سلسلہ میں تم کسی ملامت گر کی ملامت سے ڈرتے نہیں۔ اور کسی صورت اس تعلق میں کمزوری نہیں آتی۔ جو اس کی عظیم قوت اور اس کی مضبوطی کو پہچان لے، وہ نہ کسی سے ڈرتا ہے اور نہ اس کے سوا کسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسی پر اعتماد و یقین رکھتا ہے اس اسم سے قربت حاصل کرنا، اس کے تعلق و تخلق سے اعلیٰ ہے۔ کیونکہ اس میں تاکید معنوی پائی جاتی ہے۔

خواص قوی کی خاصیت وجود میں قوت کا ظہور ہے جو کمزور ہمت اسے پڑھے، قوت محسوس کرے گا۔ کمزور جسم والا جسمانی طاقت پائے گا۔ مظلوم، ظالم کی ہلاکت کے لیے ہزار بار پڑھے کامیاب ہوگا۔ اسے یہی کافی ہوگا۔ متین کی خاصیت یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی اَلْقَوِیُّ کے ہمراہ اس کا ذکر کرے۔ اس کے لیے طاقت کا ظہور ہوگا۔ گربد کردار نوجوان مرد یا عورت پر دس بار پڑھ کر دم کرے وہ اپنی بدکرداری سے باز آجائے گا۔ واللہ اعلم

اَلْوَلِیُّ

اس کا معنی ہے محبت کرنے والا، مدد کرنے والا۔ مدد کرنے کا مفہوم ظاہر ہے کہ وہ دین کے دشمنوں کا قلع قمع کرتا، اور اپنے دوستوں کی مدد فرماتا ہے۔

تخلق بندوں میں ولی وہ ہے جو اللہ اور اس کے ولیوں سے محبت کرے۔ اس کی یاد

Marfat.com

اس کے اولیاء کی مدد کرے۔ اس لیے دشمنوں سے دشمنی رکھے۔ اور اس کے دشمنوں میں سے نفس اور شیطان بھی ہیں۔ پس جو ان دونوں کو ذلیل کرے، اللہ کے دین کی مدد کرے، اللہ کے ولیوں سے محبت اور اس کے دشمنوں سے دشمنی کرے۔ بندوں میں وہی ولی ہے۔

خواص جو اس پر ہمیشہ عمل کرے، اس کے لیے ولایت کا ثبوت اس کی خاصیت ہے۔ یہاں تک کہ اس کا حساب کتاب آسان ہوگا، اور جو کوئی ہر جمعہ کی رات ایک ہزار بار پڑھے اسے اس کا مقصد حاصل ہوگا۔

اَلْحَمِیْدُ

وہ جس کی صفت و ثنا بیان کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہی حمید ہے۔ کیونکہ ازل سے ابد تک اپنی صفت و ثنا کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ اور اس کے بندے بھی ہمیشہ ثنا گو ہیں۔ اور اس کا تعلق ان صفاتِ جلال بلندی اور کمال سے ہے جو ذکر کرنے والوں کے ذکر کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ کیونکہ حمد کا مفہوم ہے، صفاتِ کمال کا صفاتِ کمال کی حیثیت سے ذکر کرنا۔

تخلق بندوں میں حمید وہ ہے جس کے عقائد، اخلاق اور اعمال سب پسندیدہ ہوں۔

خواص اس کی خاصیت، اخلاق، افعال اور اقوال میں اچھا نام پیدا کرنا ہے۔ "اربعین حسینیہ" میں ہے۔

یَا حَمِیْدَ الْاِفْعَالِ ذَا الْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ۔

"اے اچھے کاموں والے، اپنی مہربانی سے اپنی تمام مخلوق پر احسان فرمانے والے!"

مہروی نے کہا اس کا ہمیشہ ورد کرنے والا، بے حساب مال پائے گا اس میں یہ بھی ہے

"یَا مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ کُنْهَ جَلَالِ ثَنَآءِ عِزِّهٖ وَمَجْدِهٖ"۔

Marfat.com

اے محمود (ستودہ) جس کی عزت و بزرگی کی عظیم تعریف کی حقیقت کو وہم و گمان نہ پہنچ سکیں۔

کہا جو صحیح طور پر اس کا ہمیشہ ورد کرے، لوگوں سے پرہیز کرے، ان کی عیش کوشی سے نفرت کرے، ان کی محفلوں سے دُور رہے، اس کے بعد چالیس دن مکمل گوشہ نشینی اختیار کرے، ہر روز جس قدر ہو سکے پڑھے، درجہ ولایت پر ترقی پائے گا۔ واللہ اعلم۔

اَلْمُحْصِیُ

اس کا معنے ہے عالم۔ لیکن جب علم کو معلومات کی طرف اس طرح منسوب کریں کہ تمام معلومات کو شامل ہو، اور شمار کرے اور ان کا احاطہ کرے اسے احصا کہا جاتا ہے اور محصی مطلق وہ ذات ہے جس کے علم میں ہر چیز کی حقیقی تعریف اس کی تعداد اور حد واضح ہو۔

تخلق اس وصف میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ اپنی حرکات و سکنات کا شمار کرتا رہے۔ اور ظاہر و باطن میں اللہ کو نگران جانے۔

خواص اس کی خاصیت دلوں کی تسخیر ہے۔ جو کوئی روٹی کے بیس ٹکڑے لے، اور ہر ٹکڑے پر بیس مرتبہ اسے پڑھے، مخلوق اس کے تابع فرمان ہو گی۔ ایک عبارت میں ہے وہ ٹکڑے اسے کھلاتے، جسے مسخر کرنا چاہتا ہے۔ اللہ کے حکم سے مسخر ہو گا۔

اَلْمُبْدِیُ ـــــ اَلْمُعِیْدُ

اَلْمُبْدِیُ کا معنے ہے موجد لیکن اگر ایجاد کی پہلی کوئی مثال نہ ہو تو اسے کہا جاتا ہے اور اگر پہلے سے اس کی مثال ہے تو اسے (اعادہ) پھیرنا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی مثال سابق کے، لوگوں کو پیدا فرمایا، پھر وہی ان کو دوبارہ زندہ کر کے اکٹھا کرے گا۔

Marfat.com

تخلق یہ ہے کہ بندہ ابتدا کی طرف لوٹے۔ اور نفس کو ابتدا سے انتہا کی طرف پھیر دے پھر بلا کم و کاست انتہا کو ابتدا سے بدلے اور ابتدا کو انتہا سے۔

خواص اس کی خاصیت یہ ہے کہ سحری کے وقت حاملہ کے پیٹ پر انتیس بار پڑھ کر دم کرے، اس کے پیٹ میں جو حمل ہے وہ محفوظ رہے گا۔ ضائع نہیں ہوگا اَلْمُبْدِیُ اَلْمُعِیْدُ کی خاصیت یہ بھی ہے کہ ذہن میں محفوظ چیز جب بھول جائے تو اس کو یاد کرنے کے لیے اس کا ورد کرے۔ خصوصاً جب اس کی نسبت اَلْمُبْدِیُ کی طرف کرے۔

اربعین اور یسیہ میں ہے۔

"یَا مُبْدِیُ اَلْبَدَائِعِ لَمْ یَبْغِ فِیْ اِنْشَآءِ هَا عَوْنًا مِّنْ خَلْقِهٖ"

اے عجیب مخلوق پیدا کرنے والے، جس نے اس کی پیدائش میں مخلوق سے مدد نہیں مانگی۔

سُہروردی نے کہا اس پر ہمیشہ عمل کرنے والا اپنی عزت بڑھائے گا۔ اور جو کوئی ایک ہزار بار اس کا ورد کرے۔ اس کی حیرانی دُور ہو گی اور جس چیز میں اس کی بہتری ہے۔ اس کی راہنمائی حاصل ہو گی۔

اَلْمُحْیِیُ ——— اَلْمُمِیْتُ

اس کا معنے بھی ایجاد کی طرف لوٹتا ہے۔ لیکن موجود اگر زندگی ہے تو اسے احیاً کہا جاتا ہے اور موت ہے تو اس کو اِمَاتَتْ کہا جاتا ہے۔ اور موت و حیات کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

تخلق یہ کہ بندہ اپنی معلومات کو اللہ کی اطاعت کے لیے زندہ رکھے اور ان کو اللہ کی نافرمانیوں سے مار دے، معدوم کرے۔

Marfat.com

خصوصیات اَلْمُحِیُّ کی خاصیت اُلفت و مُحبت پانا۔ جو کسی جابر سے ڈرے یا قید کا خطرہ ہو تو جس کا وِرد ہے اس کے ابجد کے لحاظ سے اعداد نکالے اور روٹی کے اُتنے ٹکڑوں پر اسے پڑھ کر کھائے۔ مُمِیْتُ کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اپنے اوپر جرائم کا ارتکاب کر کے ظلم کرتا ہے۔ اور نفس مائل بہ اطاعت نہیں ہو رہا۔ اطاعت گذار ہو جائے گا۔

اَلْحَیُّ

اس کا معنٰے ہے وہ ذات جو فاعل اور بہت علم والی ہو۔ یہاں تک کہ جس میں فعل و علم بالکل نہ ہو وہ مُردہ ہے۔ اور علم و ادراک کا کمتر درجہ یہ ہے کہ صاحبِ علم اپنے آپ کو جانتا ہو۔ اور جو اپنا شعور بھی نہ رکھے وہ جماد ہے مُردہ ہے۔ پس کامل و مطلق زندہ وہ ذات ہے۔ جس کے علم میں تمام معلومات اور جس کے فعل میں تمام موجُودات ہوں۔ اور وہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ہے۔

تخلق بندے کا اس میں یہ حصّہ ہے کہ درجۂ شہادت حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ شہداؑ اپنے رب کے ہاں زندہ اور رزق پاتے ہیں۔

خصائص اس کی خاصیت ہے ہر چیز میں زندگی کا ثبوت۔ "اربعین ادریسیہ" میں ہے۔

"یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمِیَّتِہٖ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ"

"اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! جس کے دائمی ملک اور بقاء میں کوئی اور دائمی زندہ نہیں"

سُہروردی نے کہا جو کوئی اسے تین لاکھ مرتبہ پڑھے، کبھی بیمار نہ ہو۔ اور جو کوئی اسے چینی کے برتن میں کستوری اور عرقِ گلاب سے لکھ کر مصری کے شربت میں حل کر کے تین دن پیئے انشاءاللہ بیماری سے شفا پائے گا۔

اَلْقَیُّوْمُ

معنٰے۔ جان لیجیے، کہ جوہر اگرچہ خود بخود قائم ہوتا ہے اور کسی ایسے محل سے

Marfat.com

بے پرواہ ہوتا ہے جو اسے قائم رکھے بخلاف اعراض و اوصاف کے۔ (کہ وہ اپنے قیام و وجود میں کسی جوہر کے تابع ہوتے ہیں) لیکن ان امور سے مستغنی نہیں ہوتا، جو اس کے وجود کے لیے ضروری ہیں۔ پس وہ امور اس کے وجود کے لیے شرط ہیں، سو جوہر بھی خود بخود قائم نہ ہوا۔ کیونکہ وہ اپنے قیام میں دوسرے کے وجود کا محتاج ہے۔ اگرچہ کسی مکان و محل کا محتاج نہیں۔ اب اگر وجود میں ایسا موجود ہے جس کی ذات ہی اس کے وجود کے لیے کافی ہے اور اس کا قیام کسی غیر سے نہیں، اور اس کے دائمی وجود کے لیے کسی اور کا وجود شرط نہیں، تو یہ مطلقاً قائم بنفسہٖ ہے، پھر اس کے ساتھ ساتھ اگر ہر موجود اس کے ساتھ اس طرح قائم ہے کہ اشیاء کا وجود اور دوامِ وجود اس کے بغیر متصور ہی نہیں، وہ قیوم ہے کیونکہ اس کا قیام اس کی ذات سے ہے اور باقی تمام چیزوں کا قیام اس سے وابستہ ہے، اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

تخلّق بندے کا دخل اس وصف میں اتنا ہی ہے جتنا وہ اللہ کے ماسوا سے مستغنی ہے۔

خواص اس کی خاصیت ذات و صفات میں قیام و قیومیت کا حصول ہے، قول کے لحاظ سے اور فعل کے لحاظ سے۔ جو تنہائی میں اس کو پڑھے، اس کی نیند اڑ جائے گی۔ اربعین ادریسیہ میں ہے۔

"یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُہٗ شَیْءٌ مِنْ عِلْمِہٖ"

"اے قیوم، جس کے علم سے کوئی شے غائب نہیں"۔

سہروردی نے جو کوئی اسے گھر آکر پڑھے وہ حملے سے محفوظ رہے گا۔ اگر کمزور ذہن والا، تنہائی میں اسے روزانہ سو بار پڑھے اللہ تعالیٰ اسے نسیان کی مرض سے محفوظ فرمائے گا۔ اس کا حافظہ قوی اور دل روشن فرمائے گا۔ ترکیب سے پڑھنا چاہیے۔ تو صبح صادق اور طلوعِ فجر کے درمیان پڑھے۔ ذاکر اپنے دل میں بے اندازہ خیر و توفیق محسوس کرے گا۔ رسالہ قشیریہ میں ابو علی کتانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ تو عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ میرا دل مُردہ نہ فرمائے۔ فرمایا اگر چاہتے ہو کہ تمہارا دل زندہ رہے اور کبھی نہ مرے تو روزانہ چالیس بار پڑھا کرو۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اَلْوَاجِدُ

معنے یہ لفظ فَاقِدٌ کے مقابلہ میں ہے۔ وَاجِدٌ پانے والا۔ فَاقِدٌ نہ پانے والا۔ گم کرنے والا۔ واجد وہ ذات جس کے پاس ہر لازمی چیز موجود ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات کمال لازمی ہیں، وہ ذات باری تعالیٰ میں موجود ہیں۔ اس اعتبار سے وہ واجد ہے۔ وہی واجد مطلق ہے۔ اس کے سوا دوسرے اگرچہ کچھ صفات کمال اور ان کے اسباب رکھتے ہیں لیکن دیگر سے محروم ہیں۔

تخلق بندہ وہ تمام صفاتِ کمال اپنی ذات میں جمع کرے۔ جو اللہ نے اسے دکھائی ہیں تاکہ نہ تہی دست ہو اور نہ کسی حال میں سست ہو۔

خواص اس کی خاصیت دل کو قوت دینا ہے اور یہ صفت اسے ملتی ہے جو کھانے کے ہر لقمہ پر اسے پڑھے۔ واللہ اعلم۔

اَلْمَاجِدُ

معنے یہ مجید کے معنے میں ہے، بمعنی بزرگ۔ جیسے عالِم بمعنی علیم۔ لیکن فعیل میں یہ ترمبالغہ پایا جاتا ہے۔

تخلق بندے کا اس میں یہ حصہ ہے کہ مخلوق سے ارادہ اٹھا کر خالق سے رابطہ قائم کرے۔ اس طرح بلند ہمتی اور اچھے حال سے وہ بزرگ ہوگا۔

خواص اس کی خاصیت دل کو روشن کرنا ہے۔ سو جو کوئی اس کا اتنا ذکر کرے کہ س

Marfat.com

پر اس کا حال غالب آجائے، اس کا دل روشن ہوگا۔

اَلْوَاحِدُ

معنٰے وہ ذات جو تقسیم نہ ہو۔ جیسے جوہر (ذرہ) اور جس کی طرح دوسرا نہ ہو، یعنی اس کی نظیر نہ ہو۔ جیسے سُورج۔ سو کہا جاتا ہے کہ جوہر اور نقطہ تقسیم نہیں ہوتے۔ ان کا جُزء نہیں۔ اللہ تعالیٰ واحد ہے، اس معنٰے میں کہ اس کی ذات میں تقسیم ہونے کی صفت محال ہے سُورج کی اگرچہ نظیر نہیں لیکن اس کی نظیر ممکن ہے۔ پس واحد مطلق ازل سے ابد تک یعنی ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی ہے؛ اور بندہ اس وقت واحد (یکتا) ہوتا ہے، جب اس کی نوع سے کوئی فرد اس کی نیک عادات میں سے کسی ایک (یا زائد) خصلت و عادت میں اس کی نظیر نہ ہو اور یہ صفت اس کی نسبت سے ہوگی۔

تخلّق یہ کہ بندہ اللہ کی عبادت و عبُودیت میں اشکال و امثال سے اس طرح یکتا ہو، جیسے اس کے لائق ہے۔

خواص اس کی خاصیت، دل سے تھکن دُور کرنا ہے، جو کوئی صدقِ دل سے اسے ہزار بار پڑھے اس کے دل سے تھکن دُور ہو جائے گی۔ مخلوق کے ڈر کو دُور کرنے کے لیے یہ کافی ہے۔ جو دنیا و آخرت کی ہر مصیبت کی اصل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دُعا کرتے ہوئے سُنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: "الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تُو اللہ ہے۔ ایک، یکتا، بے نیاز جس کی نہ کوئی اولاد، نہ وہ کسی کی اولاد، اور جس کی برابری کا کوئی نہیں"

Marfat.com

آپ نے فرمایا اس نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ذریعے سوال کیا جس کے ذریعے دُعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور سوال کیا جائے تو ملتا ہے۔ "اربعین ادریسیہ" میں ہے۔

یَا وَاحِدُ، اَلْبَاقِیْ اَوَّلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّ آخِرَہٗ۔

اے تنہا، باقی ہر شے سے پہلے اور آخر"۔

سُہروردی نے کہا، جس آدمی کو مسلسل پریشان کُن خیالات آئیں وہ اس کا ورد کرے، دور ہوں گے جس کو بادشاہ کا ڈر ہو وہ نمازِ ظہر کے بعد پانچسو ۵۰۰ بار اسے پڑھے، محفوظ ہوگا، غم دور ہوگا، دشمن دوست ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

تنبیہہ ترمذی کی روایت میں اَلْاَحَدُ موجود نہیں اور تعداد صرف اس صورت میں صحیح ہے جب اس کا ذکر نہ کیا جائے۔ اس میں اور واحد میں فرق یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ اس حیثیت سے کہ ترکیت و مقادیر سے پاک ہے۔ تجزیہ و انقسام قبول نہیں کرتا۔ واحد ہے اس حیثیت سے کہ مثل سے برتر ہے کہ اس کی ذات کی طرف تعدّد و اشتراک راہ پائے۔ شیخ زرزق نے کہا اس کی یعنی احد کی خاصیت عالمِ قدرت اور اس کے آثار کا ظہور ہے۔ یہاں تک کہ اگر باوضو ہو کر تنہائی میں اسے ایک ہزار بار پڑھے تو اس کے لیے قوّت و ضعف کے مطابق عجائب و غرائب ظاہر ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

اَلصَّمَدُ

معنے حمد وہ ہے جس کی طرف حاجتوں میں رجوع اور مرغوبات میں قصد کیا جائے۔ اور جس ذات کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دینی و دنیاوی مشکلات کے حل کا مرکز بنائے۔ اور اس کے ہاتھ و زبان سے مخلوق کی حاجت براری فرمائے۔ یقیناً اس کو اس وصف کا فیضان نصیب ہوا۔ لیکن حمد مطلق وہی ہے جس کی طرف تمام حاجات میں رجوع کرے۔

Marfat.com

اور وہ اللہ سُبحانہٗ تعالیٰ ہے۔

تسخلق اس وصف سے موصوف ہونا یہ ہے کہ بندہ، بندوں کی حاجات میں مدد کرے اور ان کی پناہ گاہ بنے۔

خوّاص اس کی خاصیت حصول خیر وصلاح ہے۔ جو کوئی سحری کے وقت اس کو ۱۲۵ بار پڑھے اس پر صدق وسچائی کے آثار ظاہر ہوں گے۔ اور ذکر کرنے والا جب تک اس کا ذکر کرے بھوک کی تکلیف سے دوچار نہیں ہوگا۔ اربعین ادریسیہ میں ہے۔

یَا صَمَدُ بِعِلْمِهٖ مِنْ غَیْرِ شَبِیْهٍ وَّلَا شَیْءٌ کَمِثْلِهٖ،

"اے وہ ذات جو اپنے علم کے ساتھ بلا مثیل، بے نیاز ہے، اور جس کی مثل کوئی شے نہیں"

سہروردی نے کہا جس پر فسق وفجور کا غلبہ ہو، اور اس نحس سے جان نہ چھڑا سکے وہ جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کو روزہ رکھے اور دنوں لذیذ چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرے۔ اور ہر روز سو بار اس کا ورد کرے اس سے صلاح کا اثر ظاہر ہوگا۔

اگر چینی کے برتن پر اسے لکھ لے اور خاوند کو پلائے اس کی محبت مضبوط ہو۔ اب اچھے مقصد کے لیے اس سے مدد لے، بھوک کی تکلیف کبھی محسوس نہ ہوگی (رزق ملے گا) میں کچھ حضرات کو ایسی تلقین کی ہے اور اس کی برکت دیکھی ہے۔ واللہ اعلم۔

اَلْقَادِرُ ——— اَلْمُقْتَدِرُ

ان دونوں کا معنٰے ہے قدرت والا۔ لیکن مقتدر میں زیادہ مبالغہ ہے۔ قدرت کا مفہوم ہے وہ چیز جس سے کوئی طے شدہ شے، طے شدہ ارادہ وعلم سے، ان کے موافق واقع ہو۔ قادر وہ ہے کہ چاہے کرے اور چاہے نہ کرے۔ یہ شرط نہیں کہ ضرور چاہے اور قادر مطلق وہی ہے جو ہر موجود کو ایک نئی شان سے وجود میں لائے اور کسی اور کی مدد کا محتاج

Marfat.com

نہ ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ رہا بندہ، سو اس میں کچھ نہ کچھ قدرت ہے مگر ناقص جس میں اپنے آپ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں۔

تخلق بندہ اللہ کی مُراد و مرغوب پر عمل کرنے سے معذوری کا اظہار نہ کرے اور جہاں تک ہو سکے کوشش کرتا رہے اور اس کی اطاعت میں ہر ممکن قدرت کھپا دے۔

خصائص قادر کی خاصیت ہے، قدرت کو اُبھارنا۔ جب عبادت میں ظاہری یا باطنی کمزوری محسوس کرے تو دو نفل ادا کر کے سو بار اس کا ورد کرے، اور اگر وضو کرے تو اسے پڑھے دشمن پر غلبہ پائے اور ان کے مقابلے میں کامران رہے۔ المقتدر کی خاصیت ہے اس کی تدبیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔ جو کوئی نیند سے بیدار ہو کر اس کا ورد کرے، اس کی مُراد کی اللہ تعالیٰ خود تدبیر کرے گا۔ یہاں تک کہ اسے خود تدبیر کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

اَلْمُقَدِّمُ ——— اَلْمُؤَخِّرُ

اس کا معنٰے ہے وہ ذات جو قریب کرے اور دُور کرے جس کو اس نے قریب کیا اسے آگے کیا، جس کو دُور کیا اسے پیچھے کر دیا۔ اس میں ایک مقصود و مرکز لازمی ہے، جو غایت ہو، اسی کی نسبت آگے ہونے والا آگے ہو، اور پیچھے ہونے والا پیچھے ہو۔ وہ مقصد اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اللہ کے نزدیک مُقدّم وہ ہے جو اس کے قریب ہے، ہر پیچھے والا، اپنے سے آگے والے کی بہ نسبت پیچھے اور اپنے سے پیچھے والے کی بہ نسبت آگے ہوتا ہے۔ اور آگے پیچھے کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مراد یہ کہ وہ مرتبہ میں کسی کو آگے اور کسی کو پیچھے کرنے والا ہے۔

تخلق بندے کا اس میں یہ حصہ ہے کہ اللہ کی پسند کو مُقدّم رکھے اور اپنے نفس کو اللہ کی ناپسند سے پیچھے رکھے۔

Marfat.com

خواص مقدم کی خاصیت ہے جنگ میں قوت کا اظہار اور اپنا بچاؤ۔ میدان جنگ میں جاتے وقت اس کا ورد کرے۔ مؤخر کی خاصیت ہے ہر قبیح سے پیچھے ہٹ جانا۔ جو کثرت سے اس کا ذکر کرے اس پر توبہ و پرہیزگاری کا دروازہ کھل جائے گا۔ واللہ اعلم۔

اَلْاَوَّلُ — اَلْآخِرُ

معنے جان۔ لیجیے کہ اوّل کسی کی نسبت سے اوّل ہوتا ہے اور یہ دونوں (اوّل، آخر) آپس میں متناقض ہیں۔ پس ایک چیز، ایک نسبت سے، کسی ایک کی بہ نسبت بیک وقت اوّل و آخر نہیں ہو سکتا۔ سو بیک وقت دونوں صفتیں دو مختلف جہتوں سے ہی جمع ہو سکتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ، مرتب سلسلۂ موجودات کی نسبت اوّل ہے اس لیے کہ تمام موجودات نے اسی ذات باری تعالیٰ سے وجود حاصل کیا ہے اور باری تعالیٰ کی طرف چلنے والوں کے مقامات و منازل کی نسبت آخر ہے۔ کیونکہ عارفین کے ارتقائی مراحل میں آخری مرحلہ وہی ہے۔ اور آخری منزل اللہ کی معرفت ہی ہے۔

تخلق اس صفت میں بندے کا حق یہ ہے کہ فانی سے رُخ موڑ کر باقی کی طرف متوجہ ہو۔

خواص الاوّل کی خصوصیت سب کو جمع کرنا۔ جب مسافر اس پر دائمی عمل پیرا ہو، اس کے پراگندہ حالات جمع ہوں گے۔ الآخر کی خاصیت ہے، دل کا اللہ کے ماسوٰی سے صاف ہونا۔ جب کوئی انسان ہر روز سو بار اسے پڑھتا رہے۔ اس کے دل سے حق تعالےٰ کے سوا سب کچھ نکل جائے گا۔

اَلظَّاهِرُ — اَلْبَاطِنُ

معنے یہ دونوں وصف بھی اضافی ہیں۔ کیونکہ ظاہر کسی کے لیے ظاہر ہوتا ہے۔

Marfat.com

یونہی باطن کسی کے لیے باطن ہوتا ہے ایک ہی پہلو سے کوئی ظاہر و باطن نہیں ہوتا بلکہ ایک پہلو سے ظاہر اور کسی دوسرے پہلو سے باطن ہوتا ہے۔ کیونکہ ظاہر و باطن معلومات کی نسبت سے ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو خزانۂ حواس و خیال سے طلب کیا جائے تو باطن ہے۔ اور خزانۂ عقل سے بطور استدلال طلب کیا جائے تو ظاہر ہے۔ پوشیدہ صرف لوگوں سے ہے کہ انہوں نے اس کے معلوم کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ حالانکہ ظاہر ہے۔ شدتِ ظہور کی وجہ سے، اور اس کا ظاہر ہونا، اس کے پوشیدہ ہونے کا سبب ہے۔ اس لیے کہ جب تمام اشیا گواہی دینے میں متفق ہیں، اور تمام احوال ایک ترتیب پر مرتب ہیں اور زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اپنی ذات میں کسی مدبر کی تدبیر، کسی اندازہ کرنے والے کے اندازہ اور مخصوص صفات سے موصوف کرنے والے کے وجود پر گواہی دیتا ہے۔ اور یہی بات اس کے پوشیدہ ہونے کا سبب ہے اگر تمام چیزیں گواہی میں مختلف ہوتیں۔ کچھ گواہی دیتیں کچھ نہ دیتیں۔ تو سب کو یقین حاصل ہو جاتا، جیسے اس چیز کی معرفت کہ نور ایک موجود چیز ہے۔ سورج کے طلوع و غروب کے وقت یہ نور رنگین چیزوں کے مختلف رنگوں سے زائد اور الگ ہے حالانکہ رنگ مختلف ہوتے ہیں (گویا نور ایک جنسِ کلی ہے اور اس کے مختلف رنگ مختلف انواع) اب اگر اتفاق سے سورج کا نور تمام ظاہری چیزوں پر ایک شخص کے سامنے آئے اور سورج غروب نہ ہو (بلکہ سامنے ہو) تو اس شخص کے لیے یہ معلوم کرنا دشوار تر ہو جائے گا کہ سورج کی اصل رنگت ان تمام رنگوں سے الگ ہے۔ حالانکہ نور واضح ترین چیز ہے۔

تنبیہ اس سے صفات باری تعالیٰ میں کسی قسم کا تعجب نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جس چیز سے انسان، انسان ہے وہ ظاہر بھی ہے۔ اور باطن بھی۔ بے شک وہ ظاہر ہے۔ اگر اس پر اس کے مرتب و مضبوط افعال سے استدلال کیا جائے۔ سو یہ ہے تیری ہیئت (حقیقت) جس پر اس کے آثار و احوال دلالت کرتے ہیں۔ اور باطن ہے۔ اگر اس کی حقیقت اور اک حس سے معلوم کی جائے۔ کیونکہ جس کا تعلق صرف ظاہری چہرہ مہرہ سے

Marfat.com

ہے حالانکہ انسان صرف نظر آنے والے جسم سے انسان نہیں، ظاہری بدن تو ہر آن بدلتا رہتا ہے۔ بلکہ اس کے تمام اجزا کا یہی حال ہے۔ کبھی چھوٹا، کبھی بڑا، پھر بھی انسان انسان ہی رہتا ہے۔

خواص اس کی ظاہری خصوصیت، جب پڑھنے والا اشراق کے وقت پڑھے، دل پر نورِ ولایت کا ظہور ہے۔ الباطن کی خصوصیت یہ ہے کہ جو کوئی روزانہ اسے تین بار پڑھے اُنس و محبت پائے۔ واللہ اعلم۔

زروق نے کہا ہمارے شیخ ابوالعباس حضرمی رضی اللہ عنہ کی تحریرات میں لکھا ہے۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

وہی اول و آخر، ظاہر و باطن ہے، اور وہی ہر چیز کو جاننے والا ہے"۔

دو رکعت نفل ادا کر کے جو ۴۵ بار اسے پڑھے، تمام مقاصد کے حصول میں فائدہ ہو۔

اَلْوَالِیْ

معنے۔ وہ ذات جو مخلوق کے اُمور کی تدبیر اور نگرانی کرے اور کُلّی اختیار رکھے۔ ولایت کا لفظ تدبیر۔ قدرت اور فعل سے عبارت ہے۔ جب تک یہ اوصاف جمع نہ ہوں والی نہیں کہلا سکتا۔ اور تمام اُمور کا والی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

تخلق یہ کہ بندہ اللہ کے لیے اپنے اُوپر والی ہو۔ سو اس سے ایسا کوئی فعل، کسی طرح اور کسی حال میں صادر نہ ہو جو اسے پسند نہیں۔

خواص اس کا خاصہ بجلی، کڑک وغیرہ آفات سے بچانا ہے۔

Marfat.com

اَلْمُتَعَالِیْ

معنے کسی قدر مبالغہ کے ساتھ اس کا مفہوم وہی ہے جو عَلِیٌّ کا ہے۔ اس کی وضاحت گذر چکی ہے۔

تخلق اس میں بندے کا حصہ عالی ہمتی ہے۔ اس طرح کہ کوئی مخلوق اس کی مالک نہ بننے پائے۔

خواص جو اس کا ذکر کرے اسے بلندی اور خوشحالی حاصل ہوگی۔ یہاں تک کہ حیض والی عورت، ایامِ حیض میں اگر پابندی سے اس کا ورد کرے، اللہ اس کا ٹھیک کرے گا۔

"اربعین اور رسیہ" میں ہے۔

یَا قَرِیْبُ الْمُتَعَالِیْ فَوْقَ کُلِّ شَیْئٍ اِسْتِفَاعُہٗ۔

اے قریب، بلند تر۔ جو ہر چیز سے بلند ہے۔

سہروردی نے کہا ایک ہزار ایک بار روزانہ کے حساب سے ہفتہ بھر پڑھے دشمن ہلاک ہوگا۔ واللہ اعلم۔

اَلْبَرُّ ——— اَلْمُحْسِنُ

معنے اَلْبَرُّ اور مُحْسِنِ مطلق وہ ہے، جس سے ہر نیکی اور بھلائی حاصل ہو۔

تخلق بندہ صرف نیکی و احسان کے برابر ہی تر ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اپنے والدین سے۔ اساتذہ اور شیوخ سے۔

خواص اس کی خاصیت، وجود میں نیکی کا حصول ہے۔ اگر بچے پر پڑھ کر دم کیا جائے، تو اللہ تعالےٰ اسے پوری عمر تک بخیر و عافیت پہنچائے گا۔

Marfat.com

اربعین اور یسیہ میں ہے۔

"یَا بَاسِطُ فَلَا شَیْءَ کُفْوُہٗ وَلَا اِمْکَانَ لِوَصْفِہٖ"۔

سُہروردی نے کہا اسے جھاؤ کی تختی پر لکھ کر مچھلی کے پیٹ میں رکھ دیا جائے اور مچھلی کو پانی میں پھینک دیا جائے، جس کی خاطر یہ عمل کیا جائے اس سے زبانیں رُک جائیں گی۔

اَلتَّوَّابُ

معنٰے وہ ذات جو اپنے بندوں کے لیے یکے بعد دیگرے توبہ کے اسباب پیدا فرمائے جس سے اس کی نشانیاں اُن پر ظاہر ہوں اور اپنی تنبیہات سے ان کو ان اسباب کی طرف ہانکے اور ان کو اُمورِ پرہیز سے خبردار کرے، یہاں تک کہ جب گناہوں کی چڑیلیں ان کو نظر آئیں، تو خوفِ الٰہی ان کے دامن گیر ہو، پھر وہ توبہ کی طرف آئیں اور اللہ کے فضل وکرم سے ان کی توبہ قبول ہو۔

تخلق جو کوئی اپنی مجرم رعایا، مجرم دوتوں اور مجرم واقف کاروں سے بار بار معذرتیں قبول کرے وہ اس صفت سے موصوف ہے اور اس نے اپنا حصّہ پالیا۔

خواص اس کی خاصیت ظلم کا خاتمہ اور سچی توبہ کرنا ہے۔ جو کوئی نماز چاشت کے بعد تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار پڑھے، اس کی توبہ سچی ہو گی۔ اور جو کسی ظالم پر اسے دس بار پڑھے، انشاءاللہ اس کے ظلم سے نجات پائے گا۔

اَلْمُنْتَقِمُ

اس کا معنٰے ہے وہ ذات جو سرکشوں کا زور توڑ دے، جرائم پر سزا دے۔ نافرمانوں کو سخت ترین عذاب دے۔ یہ سب معذرتوں تنبیہات، مُہلت اور قدرت کے بعد ہوتا ہے۔ جلد سزا دینے سے یہ سخت ترین سزا ہے۔

Marfat.com

تخلّق بندے کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے بدلہ لے اور سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے۔ اس کا حق یہ ہے کہ جب بھی نفس اللہ کی بندگی میں خلل ڈالے اور گناہ کی ترغیب دے، اس سے بدلہ لے۔

اس کا خاصہ یہ ہے کہ جو کوئی اپنے دشمن سے بدلہ نہ لے سکے وہ اس کا ورد کرے۔ اللہ اس سے بدلہ لے گا۔

اَلْعَفُوُّ

وہ ذات جو برائیوں کو معاف کرے اور نافرمانیوں سے درگذر کرے۔ یہ عفو سے قریب تر ہے۔ لیکن اس سے زیادہ بلیغ ہے کیونکہ غفران میں پردہ پوشی یعنی چھپانے کا معنی پایا جاتا ہے۔ اور عَفُوْ میں گناہ مٹانے کا مفہوم پایا جاتا ہے اور مٹانا، چھپانے سے زیادہ بلیغ ہے۔

تخلّق بندے کا اس میں جو حصّہ ہے وہ پوشیدہ نہیں، یعنی جو اس پر ظلم کرے، اسے معاف کر دے۔ بلکہ اس سے احسان کرے۔

خواص اس کی خاصیّت یہ ہے کہ جو کثرت سے اس کا ورد کرے اس کے لیے رضا کا دروازہ کھل جائے گا۔

اَلرَّءُوْفُ

اس کا معنٰے ہے رَأْفَتْ والا۔ رَأْفَةٌ کا مطلب ہے، سخت رحمت۔ سو یہ رحیم کے معنٰے میں ہے۔ مبالغہ کے ساتھ۔

تخلّق بندے کا اس صفت میں یہ حصّہ ہے۔ کہ جو اس پر ظلم کرے، اسے معاف کر دے اور اس سے پہنچنے والی تکلیف کی بنا پر اس سے اچھا برتاؤ ختم نہ کرے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

ترجمہ: اور معاف کر دیں اور درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو ایسا کرے گا اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ایسا برتاؤ کرے کیونکہ کریموں سے بڑھ کر کریم اور مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

خواص جو کوئی غصے کے وقت اسے دس بار پڑھے اور اسی قدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، غصہ جاتا رہے گا۔ یونہی اگر اس کے سامنے کوئی اور پڑھے۔

مَالِكُ الْمُلْكِ

معنے وہ ذات جو اپنے ملک میں اپنی مرضی سے جو چاہے، جیسے چاہے نافذ کرے۔ ایجاد کرے، معدوم کرے، باقی رکھے، فنا کرے۔ یہاں ملک سے مراد مملکت ہے۔ اور مالک کا معنے ہے قدرت والا۔ تمام موجودات ایک ہی مملکت ہے اگر زیادہ ہوں تو بھی وہی ان کا مالک و قادر ہے کہ تمام کائنات ایک شخص کی طرح ہے کائنات کے اجزا اس ایک شخص کے اعضا کی طرح ہیں اس کی مثال انسانی بدن ہے۔

تخلق ہر بندے کی خصوصی مملکت اس کا بدن ہے۔ جب اس کی صفاتِ قلبی اور اعضا میں اس کی مرضی چلے تو وہ اپنی مملکت کا مالک ہے۔

خواص اس کی خصوصیت عزت پانا ہے جو اس پر عمل پیرا رہے، اللہ اس کو اپنے فضل سے مال و غنا عطا فرمائے گا۔

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

معنے وہ ذات جو تمام عزت و جاہ کی مالک ہو۔ جو عزت و تکریم صادر ہو، اس

Marfat.com

سے ہو۔ پس جلال تو اس کی ذات میں ہے اور کرامت کا فیضان اس کی طرف سے مخلوق پر ہوتا ہے۔

تخلق اس میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ کمزوری سے پاک اور باوقار رہے۔ بایں طور کے اس کے بندوں سے عزت، وقار اور نرمی کا برتاؤ کرے۔

خواص اس کی خاصیت عزت وعظمت پانا اور وقار کا اظہار کرنا ہے۔ یہاں تک کہ حدیث پاک میں ہے۔ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام سے وقار حاصل کرو، اور کہا گیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔

اَلْمُقْسِطُ

اس کا معنے ہے وہ ذات جو ظالم سے مظلوم کا حق دلائے، اور اس کا کمال صرف اللہ کی ذات میں ہے۔

تخلق بندے کا اس میں پہلا حصہ یہ ہے کہ اپنے آپ سے دوسرے کا حق دلائے۔ دوسرا یہ کہ دوسرے سے، دوسرے کا حق دلائے۔ اور تیسرا یہ کہ دوسرے سے اپنا حق نہ لے (معاف کر دے اگر ممکن ہو)

خواص اس کی خصوصیت عبادت میں دسو سے ختم کرنا ہے۔ جو ہمیشہ اس کا ورد کرے کامیاب ہوگا۔

اَلْجَامِعُ

معنے وہ ذات جو مماثلات، متبائنات اور متضاد کو جوڑ دے۔ اب اللہ کا متماثلات کو جمع کرنا دیکھنا ہو تو اس کی مثال، بہت سے انسانوں کو زمین پر جمع کرنا ہے اور جیسے قیامت کے دن ان سب کو ایک میدان میں اکٹھا کرنا۔ متبائنات کے

Marfat.com

ملانے اور جمع کرنے کی مثال، آسمانوں ستاروں، ہوا، زمین، سمندر، حیوانات، نباتات اور زمین میں پائی جانے والی مختلف معدنیات کو جمع کرنا۔ ان سب کو کائنات میں جمع کر دیا۔ اسی طرح اس کا ہڈی، پٹھے۔ رگ، بوٹی، مغز، دم، (خون) اور دیگر آمیزوں کا بدنِ حیوان میں جمع کرنا۔ متضادات کی مثال، جیسے گرمی، سردی، تری اور خشکی، کو حیوانی مزاجوں میں جمع کرنا۔ دنیا و آخرت میں ان مجموعوں کی تفاصیل و تشریح بہت طویل ہو سکتی ہے۔

تخلق بندوں میں آداب ظاہری کو اعضا میں اور حقائق باطنی کو دلوں میں، جمع کرنے والے، سو جس کی معرفت کامل اور اخلاق اچھے ہیں وہ جامع ہے۔

خواص اس کی خاصیت جمع کرنا ہے جو شخص اس کو ہمیشہ پڑھتا رہے اس کے مقاصد اور احباب جمع ہوں گے۔ اور گمشدہ افراد و اموال کے متعلقین کے لیے اس کا پڑھنا بہتر ہے۔

اَلْغَنِیُّ — اَلْمُغْنِیُ

معنیٰ وہ ذات جس کا دوسروں سے کوئی تعلق نہ ہو، نہ ذات کے لحاظ سے، نہ صفات۔ بلکہ غیروں کے تعلق سے پاک ہو۔ حقیقی غنی وہی ہے، جس کی کسی سے قطعاً کوئی حاجت نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ مغنی بھی ہے، لیکن جس کو اللہ نے غنی کیا، اس کے متعلق یہ خیال نہ کیا جائے۔ اس کی طرح وہ بھی غنی مطلق ہو گیا ہے۔

تخلق اسمِ غنی سے بندے کا حصہ یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا سب سے استغنا کرے۔ اور اسم مغنی سے اس کا حصہ یہ ہے کہ جو اس کے ہاتھ میں ہے اس میں سخاوت کرے۔ اس طرح کہ جسے دے وہ بھی غنی ہو جائے۔

خواص المُغْنِیُ کی خاصیت ہے ہر چیز میں عافیت پیدا کرنا جو اسے بیماری یا مصیبت

Marfat.com

پر پڑھے، اللہ اسے دور فرماتا ہے اسی میں غنا کا راز اور جو قابل ہو اس کے لیے اسم اعظم کا مفہوم پوشیدہ ہے۔ اللہ کی توفیق سے۔ اَلْمُغْنِیُ اس کی خاصیت ہے غنا پیدا کرنا۔ جو مخلوق سے مایوس ہو جائے وہ اسے روزانہ ایک ہزار بار پڑھے۔ اللہ اسے غنی کرے گا۔ اگر دس جمعے اس طرح پڑھے کہ ہر جمعہ کی رات دس ہزار ہو جائے تو اثر محسوس ہو گا۔ واللہ اعلم۔

اَلْمَانِعُ

معنٰے وہ ذات جو دین و بدن کی ہلاکت و نقصان کے اسباب کو رد کرے۔ ان اسباب کو مہیّا فرما کر جو حفاظت کا کام دیں۔ حفیظ کا معنی گذر چکا ہے۔ ہر حفاظت میں منع اور دفع کا مفہوم لازمی ہے منع کی نسبت سبب مُہلک اور حفاظت کی نسبت ہلاکت سے محفوظ چیز کی طرف ہوتی ہے اور منع کا مقصد و غایت یہی ہے۔

تخلّق اس اسم مقدس میں بندے کا حصّہ یہ ہے کہ حکمت صرف نااہل سے روکے، اور ممنوع چیز سے باز رہے۔

خواص اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو اس پر توجہ کرے اس سے ڈر و تکلیف دُور ہو جاتے ہیں۔

اَلضَّآرُّ ـــــ اَلنَّافِعُ

معنٰے وہ ذات جس سے اچھائی، بُرائی اور نفع و ضرر سارے ہوں اور یہ سب اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب ہیں۔ خواہ فرشتوں، انسانوں اور جمادات کے واسطہ سے خواہ بلا واسطہ۔ سو ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ زہر خود بخود ضرر دیتی اور مارتی ہے۔ اور کھانا خود بخود سیر کرنا اور فائدہ دیتا ہے یا کوئی فلک ستارہ وغیرہ خیر و شر اور نفع و نقصان

Marfat.com

کے خود بخود قدرت رکھتے ہیں، بلکہ یہ سب حکم کے بندے ہیں۔ ان سے وہی اثر ظاہر ہوتا ہے، جو اس نے رکھا ہے۔ اور یہ سب قدرت ازلی کی طرف منسوب ہیں۔

تخلق بندے کا اسم الضار میں یہ حصہ ہے کہ جو اسے نقصان پہنچائے، یہ اُسے پہنچائے۔ مثلاً نفس، خواہش اور اللہ کے دشمن کافر۔ اور اسم النافع میں اس کا حصہ یہ ہے۔ کہ اللہ کے حکم سے اس کے دیئے ہوئے نفع سے دوسروں کو نفع پہنچائے۔ اور اس کا مستحق تر اس کا وہ نفس ہے جو اس کے دو پہلوؤں میں ہے کہ اس (نفس، کی خیر اس (شخص) کے لیے ہے اور اس کا شر اس کے لیے۔

خواص الضار اس کی خاصیت، جو کوئی اسے ہر جمعرات کو سو بار پڑھے اسے مخلوق کا قرب حاصل ہوگا۔ النافع کی خاصیت یہ ہے کہ جو بیوی سے قربت کے وقت (زبان سے نہیں) دل میں پڑھے، بیوی اس سے محبت کرے۔ واللہ اعلم

اَلنُّوْرُ

اس کا معنٰے ہے وہ ظاہر جس سے سب کا ظہور ہو۔ کیونکہ جو خود ظاہر اور دوسروں کو ظاہر کرنے والا ہو۔ نور کہلاتا ہے، اور جب بھی وجود کا عدم کے مقابلہ میں ذکر ہوگا۔ لامحالہ ظہور وجود کے ساتھ ہی ہوگا۔ اور عدم سے بڑھ کر کوئی اندھیرا نہیں۔ وجود نور ہے، جو ذاتی رب تعالیٰ کے نور کا ہر شے پر فیضان کرتا ہے۔ تو زمین و آسمان کو منور کرنے والا وہی ہے۔

تخلق بندے کا اس اسم سے یہ حصہ ہے۔ کہ وہ نور ہو جہاں تک ہو سکے ہر خیر و ہدایت کو ظاہر کرنے والا ہو۔

خواص اس کی خاصیت، اپنے ذاکر کے قلب و اعضا کو روشن کرنا ہے۔ اربعین ادریسیہ میں ہے۔

Marfat.com

یَا نُوْرَ کُلِّ شَیْءٍ وَھٰدَاہُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقَ الظُّلْمَۃَ بِنُوْرِکَ۔

ترجمہ:" اے ہر چیز کو منور کرنے اور راہنمائی فرمانے والے تُو نے ہی اپنے نُور سے ظلمت کو چیرا"

اَلْھَادِیْ

معنٰے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندوں کو اپنی معرفتِ ذات کی راہ دکھائی۔ یہاں تک کہ اس سے انہوں نے مخلوق پر گواہی حاصل کی۔ اور اس کے عام بندوں کو اس کی مخلوقات کی راہ بتائی۔ یہاں تک کہ انہوں نے مخلوق کے مشاہدہ سے ذات باری پر شہادت حاصل کی۔ اور تمام مخلوق کو اپنی حاجات براری کی ضروری راہنمائی فراہم کی۔ سو بچے کو منہ میں پستان لینے کی ہدایت فرمائی۔ چوزے کو دانہ چگنے اور شہد کی مکھی کو چھتا بنانے کی تعلیم دی۔ اس کی شرح طویل ہے۔ اسی مفہوم کو اس فرمانِ باری تعالیٰ میں تعبیر فرمایا گیا ہے:" اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ ثُمَّ ھَدٰی:: ہر شے کو اس کا وجود بخشا پھر راہ دکھایا"

تخلق یہ کہ بندہ بندگانِ خدا کی دینی و دنیاوی بھلائی کی طرف راہنمائی کرے۔

خواص اس کی خاصیت، ذاکر و عامل کے دل کی راہنمائی کرنا ہے اور یہ کہ اس کے عامل و ذاکر کو علاقے کی کسی سطح کی حکمرانی نصیب ہو گی۔

اَلْبَدِیْعُ

وہ ذات جس کی مثال نہ ہو، اگر اس کی ذات، صفات، افعال اور دیگر متعلقہ امور میں اس کی کوئی مثال نہیں وہ بدیع مطلق ہے۔ اگر ان میں سے کسی کی کوئی مثال

Marfat.com

پہلے سے موجود ہو تو وہ بدیع مطلق نہیں، جس بندے کو نبوت، ولایت یا علم میں اس خصوصیت سے مختص کیا گیا، اور اس کی پہلے سے کوئی مثال نہ تھی، خواہ تمام اوقات میں یا اس کے اپنے دور میں، تو وہ ان دیگر اُمور کی بہ نسبت بدیع ہے جنہیں یہ اوصاف نہیں ملے۔

تخلق اس اسمِ مقدس میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ بُری بدعت سے بچے اور بُری بدعت وہ ہے جس کی اصل کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع اُمت میں نہ ہو۔ (نہ ہی ان تینوں سے قیاس مستنبط ہو)

خصوصیات اس کی خاصیت، حاجتیں پوری کرنا اور ضرر و ضرورت کو ختم کرنا۔ جو کوئی اسے ستر ہزار بار پڑھے، کامیاب ہوگا۔

اربعین اور لیسیہ میں ہے۔

"یَا عَجِیْبَ الشَّانِ فَلَا تَنْطِقُ اَلْاَلْسُنُ بِکُلِّ آلَائِہٖ وَثَنَائِہٖ"

"اے عجیب شان والے! جس کی تمام نعمتوں کا ذکر اور ساری تعریف کرنے سے زبانیں قاصر ہیں"

سُہروردی نے کہا اس پر ہمیشگی سے عمل کرنے سے رزق وسیع اور لوگوں میں عزت و وجاہت اور زندگی میں خوشحالی نصیب ہوتی ہے اور توفیق دینے والا اللہ ہے۔

اَلْبَاقِیْ

معنیٰ وہ ذات جو واجب الوجود ہے یعنی اس کی ذات خود بخود ہے لیکن جب اس کی نسبت زمانہ استقبال کی طرف کی جائے تو باقی اور زمانہ ماضی کی طرف کی جائے تو قدیم ازلی کہلاتا ہے۔ باقی وہ جس کے وجود کی مستقبل میں کوئی حد نہ ہو۔ اسی کو ابدی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور قدیم مطلق وہی ہے جس کا وجود ماضی کی طرف کسی ابتدا پر

Marfat.com

جاکر ختم نہ ہو۔ اسی کو ازلی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور تمہارا کہنا واجب الوجود بذاتہٖ۔ اس تمام مفہوم کو شامل ہے۔

تخلق جب بندہ یقین جانے کہ اللہ باقی ہے تو اپنے تمام کاموں میں اس کے سوا کسی کا اعتبار نہیں کرے گا۔ اور اس کی فرمانبرداری سے منہ نہیں موڑے گا۔ بلکہ ہر حال میں اس پر قائم رہے گا۔

خواص اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی ایک ہزار بار اسے پڑھے، دہم کی تکلیف سے چھٹکارا پائے گا۔

اَلْوَارِثُ

معنے وہ ذات کہ بادشاہوں اور مالکوں کی ہلاکت کے بعد، جس کی طرف تمام حکومتیں اور ملکیتیں لوٹ آئیں اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ کیونکہ مخلوق کی فنا کے بعد وہی باقی رہے گا۔ ہر شے لوٹ پلٹ کر اسی کی طرف جائے گی۔ وہی اس وقت فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج کس کی حکومت ہے؟ خود جواب دے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ، ایک زبردست اللہ کی۔ یہ اکثر حضرات کا خیال ہے۔ رہ گئے اہلِ نظر، سو وہ اس ندا کا ہمیشہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ کس کی ہے؟ انہیں یقین ہے اور رہے گا۔ کہ تمام تر سلطنت و حکومت ایک ہی زبردست خدا ہے۔ ازل میں بھی اور ابد میں بھی۔ ایک ایک دن، ایک ایک ساعت ایک ایک لحظہ و لمحہ۔

تخلق بندے کا اس اسم گرامی میں یہ حصہ ہے کہ صالحین و علماء کے طرزِ عمل کے وارث ہوں۔ دونوں فریقوں کے اوصاف سے مزین۔ احوال میں اعمال میں اور اقوال میں۔

خواص اس کی خصوصیت ہے حیرت کا خاتمہ، جب حیران و پریشان شخص، مغرب و عشاء کے درمیان ایک ہزار اسے پڑھے۔ اس کی حیرت جاتی رہے گی۔

Marfat.com

اَلرَّشِیْدُ

معنیٰ وہ ذات جو صحیح طور پر، اپنی تدابیر کو ان کے نتائج و مقاصد کی طرف چلائے، بغیر کسی مشیر کے اشارہ، راہنما کی راہنمائی، اور مُرشد کے ارشاد کے، اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

تخلق ہر بندے کی رشد، اس کی ان تدبیرات کے موافق ہے جو اسباب و علل کو اس کے دینی و دنیاوی مقاصد سے ہم آہنگ کریں۔

خواص اس کی خاصیت قبول عمل ہے۔ اس مقصد کے لیے عشاء کے بعد سو بار پڑھے۔ واللہ اعلم

اَلصَّبُوْرُ

معنیٰ وہ ذات جس کے جذبات اُسے کسی کام کے سلسلہ میں، وقت سے پہلے جلد بازی پر آمادہ نہ کریں۔ بلکہ تمام اُمور وقت مقرر پر متعین طریقوں سے، آہستہ آہستہ ظہور پذیر ہوں۔ نہ تو مقررہ مدت سے، کاہلی کی بنا پر متاخر ہوں۔ نہ اوقاتِ مقررہ سے جلد بازی کی وجہ سے پہلے کر دے، بلکہ ہر چیز کو اس کے مناسب وقت میں رُو بہ عمل لائے۔ جس طرح اسے ہونا چاہیئے۔ اور یہ سب کچھ اس کے ارادہ و منشاء کے موافق ہو۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہ بن سکے۔ رہا بندے کا صبر، سو یہ رکاوٹوں اور مزاحمتوں سے خالی نہیں۔ کیونکہ اس کے صبر کا مطلب ہے۔ شہوت و غضب کے مقابلہ میں دین پر ثابت قدمی۔ لہٰذا جب دو متضاد و مخالف قوتیں اسے اپنی اپنی طرف کھینچتی ہیں تو وہ غلط بات کو جھٹک کر نیکی کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور جُرم سے باز رہنے کی قوت کی طرف مائل ہوتا ہے تو اس وقت اسے صبور کہا جاتا ہے۔ کہ وہ جلد بازی کے سبب پر قابو پاتا ہے۔ اللہ کے لیے جلد بازی کا کوئی سبب نہیں۔ لہٰذا وہ اس سے دُور تر ہے۔

تخلق اس اسم مبارک میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ طاعت پر صبر کرے اور نافرمانی سے

Marfat.com

پرہیز کرے۔

خاصیت اس کی خاصیت بلاؤں کو دُور کرنا ہے، جو سُورج کے طلوع سے پہلے، سَو بار پڑھے اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز۔

ایک اہم وضاحت

یہ تمام اسمائے حسنیٰ قرآن کریم میں اسی مذکورہ ترتیب سے مذکور ہیں۔ جیسا کہ امام یافعی کی کتاب "اللہ النظیم" میں فرمانِ باری تعالیٰ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔ تمام اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو اسے ان سے پکارو کے تحت لکھا ہے۔ سورۂ بقرہ میں یہ چھبیس اسمائے مبارکہ ہیں۔ مُحِیْطٌ۔ قَدِیْرٌ۔ عَلِیْمٌ۔ حَکِیْمٌ۔ تَوَّابٌ۔ بَصِیْرٌ۔ وَاسِعٌ۔ بَدِیْعٌ۔ سَمِیْعٌ۔ کَافٍ۔ سَدُوْسٌ۔ شَاکِرٌ۔ اللّٰهُ۔ وَاحِدٌ۔ غَفُوْرٌ۔ حَلِیْمٌ۔ قَابِضٌ۔ بَاسِطٌ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ حَیٌّ۔ قَیُّوْمٌ۔ عَلِیٌّ۔ عَظِیْمٌ۔ وَلِیٌّ۔ غَنِیٌّ۔ حَمِیْدٌ۔ ایک نسخہ میں تَوَّابٌ کی جگہ وَارِثٌ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کی جگہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ہے۔ آلِ عمران میں تین ہیں۔ قَآئِمٌ۔ وَهَّابٌ۔ سَرِیْعٌ۔ سورۂ النسآ میں سات ہیں۔ رَقِیْبٌ۔ حَسِیْبٌ۔ شَهِیْدٌ۔ غَافِرٌ۔ غَفُوْرٌ۔ مُغِیْثٌ۔ وَکِیْلٌ۔ سورۂ الانعام میں پانچ ہیں۔ فَاطِرٌ۔ قَاهِرٌ۔ قَادِرٌ۔ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ۔ سورۂ الاعراف میں دو ہیں۔ مُحْیِیٌ۔ مُمِیْتٌ۔ سورۂ الانفال میں دو ہیں۔ نِعْمَ الْمَوْلٰى۔ نِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ سورۂ ہود میں سات نام ہیں۔ حَفِیْظٌ۔ قَرِیْبٌ۔ مُجِیْبٌ۔ قَوِیٌّ۔ مَجِیْدٌ۔ وَدُوْدٌ۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ سورۂ الرعد میں دو اسمائے مبارکہ ہیں۔ کَبِیْرٌ۔ مُتَعَالٍ۔ سورۂ ابراہیم میں ایک مَنَّانٌ۔ سورۂ الحجر میں ایک اسم مبارک خَلَّاقٌ۔ سورۂ مریم میں دو۔ صَادِقٌ۔ وَارِثٌ۔ سورۂ الحج میں ایک اسم مبارک بَاعِثٌ۔ سورۂ المؤمنون

Marfat.com

میں ایک اسم مُبارک کَرِیْمٌ - سورۂ نُور میں تین ہیں - نُوْرٌ - حَقٌّ - مُبِیْنٌ -
سورۂ الفرقان میں ایک اسم گرامی هَادٍ - سورۂ سبا میں ایک اسم گرامی - فَتَّاحُ -
سورۂ الفاطر میں ایک - شَکُوْرٌ - المؤمن میں چار - غَافِرِ - قَابِلِ - شَدِیْد - ذُوالطَّوْل -
سورۂ الذاریات میں تین حَیٌّ - رَزَّاقٌ - ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْن سورۂ الطّور میں ایک
بَرٌّ - سورۂ اقتربت السّاعۃ میں دو مَلِیْكٌ - مُقْتَدِرٌ - سورۂ الرحمٰن میں تین - رَبُّ
المشرقین، رَبُّ المغربین - ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (دو مشرقوں اور دو مغربوں کا پروردگار،
شوکت و عزّت والا -) سورۂ الحدید میں چار ظَاهِرٌ - بَاطِنٌ - اَوَّلٌ - آخِرٌ -
سورۂ حشر میں دس ہیں - قُدُّوْسٌ - سَلَامٌ - مُؤْمِنٌ - مُهَیْمِنٌ - عَزِیْزٌ - جَبَّارٌ -
مُتَکَبِّرٌ - خَالِقٌ - بَارِئٌ - مُصَوِّرٌ - سورۂ البروج میں دو مُبْدِئٌ
مُعِیْدٌ - سورۂ اخلاص میں دو - اَحَدٌ - صَمَدٌ سورۂ فاتحہ میں پانچ - اَللّٰہُ - رَبٌّ
رَحْمٰنٌ - رَحِیْمٌ - مَالِكٌ - یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ ان میں سے بعض اسمائے مبارکہ
ترمذی کی روایت میں موجود نہیں - جیسا کہ اس میں موجود بعض اسمائے ان میں نہیں مثلاً اَلْوَالِیْ
واللہ اعلم -

اللہ کے اسم اعظم پر گفتگو

حضرت اسمأ بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے - وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ، اور سورۂ آل عمران کے شروع
میں الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ - اس روایت کو امام احمد، ابو
داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے - حلمی نے اسے صحیح اور مناوی نے حسن قرار
دیا ہے - عارف حفنی نے اپنے حاشیہ جامع صغیر میں کہا - یعنی یہ دو آیتیں جس پر مشتمل ہیں

Marfat.com

اور وہ ہیں۔ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" الخ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس سے مانگی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے اس آیت میں ہے۔ قُلِ اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ۔ پوری آیت۔ اس کو طبرانی نے بیان کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ کا اسم اعظم جس سے جب دُعا مانگی جائے قبول ہو اور جب سوال کیا جائے عطا ہو۔ وہ حضرت یونس بن متی علیہ السلام کی دُعا ہے۔ اس کو ابن جریر طبری نے ذکر کیا ہے۔ علامہ عزیزی نے فرمایا، حضرت یونس بن متی صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ دُعا جو آپ نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی۔ آیت کریمہ، لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ ہے تیرے بغیر کوئی سچا معبود ہے ہی نہیں، تو پاک ہے۔ بے شک میں ہی زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔ جب بھی کسی مُسلم نے ان کلمات سے کوئی مدد مانگی، اللہ نے قبول فرمائی۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مچھلی کے پیٹ میں۔ رہنے والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دُعا جو انہوں نے شکم ماہی میں مانگی۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" جب مسلمان کسی مقصد کے لیے جب بھی مانگے اللہ قبول فرمائے۔ اس کو امام احمد، ترمذی، نسائی، حاکم، بیہقی اور ضیا نے سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا۔ اللہ کا اسم اعظم سورۂ حشر کی آخری چھ آیات میں ہے۔ جیسا کہ جامع صغیر میں ہے۔ اس کے علاوہ باقی مذکورہ احادیث بھی میں نے جامع صغیر سے نقل کیں۔ مثلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اللہ کا اسم اعظم جس کے ذریعے مانگی گئی دُعا قبول ہوتی ہے۔ قرآن کی تین سورتوں میں ہے۔ البقرۃ۔ آل عمران۔ طٰہٰ۔ اس کو ابن ماجہ، حاکم اور طبرانی نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

Marfat.com

اس حدیث کی شرح میں علامہ عزیزی نے کہا "العلقمی نے کہا، علماء نے اسم اعظم میں اختلاف کیا ہے ان کے کئی اقوال ہیں۔ جن کا خلاصہ ہمارے شیخ سیوطی نے اپنی کتاب "الدر المنظوم" علقمی نے کہا، میں کہتا ہوں ان اقوال کا خلاصہ، ذکر دلائل کے بغیر ذکر کر دیتا ہوں ہاں کچھ ضروری دلائل اختصار سے مذکور ہوں گے۔

پہلا قول تو یہ ہے کہ اسم اعظم کا الگ کوئی وجود ہی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء عظیم ہیں۔ کسی ایک کو دوسروں پر فضیلت دینا جائز نہیں۔ اس بات کی طرف ایک قوم کا رجحان ہے۔ جن میں ابو جعفر طبری، ابوالحسن اشعری، ابو حاتم بن حبان اور قاضی ابوبکر باقلانی، اور انہی سے ملتا جلتا امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ کا قول ہے کہ قرآن کے ایک حصہ کو دوسرے پر فضیلت دینے کو جائز نہیں سمجھتے۔ اور اللہ کے اسم اعظم کے ذکر کا جو روایات میں آیا ہے۔ اس کو یہ حضرات عظیم پر محمول کرتے ہیں۔ یعنی اعظم بمعنی عظیم۔ طبری کی عبارت یہ ہے۔ "اللہ تعالےٰ کے اسم اعظم کی تعیین میں آثار و روایات مختلف ہیں۔ میری دانست میں تمام اقوال صحیح ہیں۔ اس لیے کسی خبر میں، کسی اسم مبارک کو اسم اعظم متعین نہیں فرمایا گیا۔ کہ یہ اسم اعظم ہے۔ اور اس سے کوئی دوسرا بڑا نہیں۔ فرماتے ہیں اللہ کے اسماء میں سے ہر اسم مبارک کو دوسرے سے اعظم کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ بات "عظیم" کی لوٹ آئے گی۔ ابن حبان نے فرمایا، حدیثوں میں جو بڑائی آتی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس اسم مبارک کے ذریعے دعا مانگنے والے کو زیادہ اجر و ثواب ملے گا جیسا کہ قرآن کے بارے میں یہی بات آئی ہے (کہ فلاں آیت افضل و اعلیٰ ہے) اور مراد یہ کہ اس کی تلاوت پر قاری کو اجر زیادہ ملے گا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس نے اپنی کسی مخلوق کو اطلاع نہیں دی۔ جیسا کہ "لیلۃ القدر" قبولیت کی ساعت" اور نماز وسطیٰ۔

تیسرا قول یہ کہ اسم اعظم ہے۔ اسے امام فخر الدین نے بعض اہل کشف سے نقل

Marfat.com

کیا ہے۔

چوتھا قول یہ کہ اسم اعظم اللہ ہے۔ کیونکہ یہ اسم مبارک کسی اور پر نہیں بولا جاتا ہے۔

پانچواں قول یہ کہ اسم اعظم "اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" ہے۔

چھٹا قول یہ کہ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے کہ حدیث شریف میں ہے، اللہ کا اسم اعظم دو آیتوں میں ہے۔ (۱) وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (۲) اور سورۂ آل عمران کے شروع میں۔ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

ساتواں الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے، اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔ البقرہ۔ آل عمران و طٰہٰ یہ قول امام رازی کا ہے۔

آٹھواں اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ——— مہربان۔ بہت احسان کرنے والا۔ بغیر کسی مثال سابق کے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا۔ دبدبے اور عزت والا۔

نواں قول بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

دسواں قول ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

گیارہواں قول اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ اللہ ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ ایک۔ بے نیاز۔ جس کی کوئی اولاد نہیں، نہ وہ کسی کی اولاد، نہ اس کی برابری کا کوئی۔ حافظ ابن حجر نے کہا، سند کے لحاظ سے یہ تمام روایات سے راجح تر ہے۔

بارہواں قول رَبٌّ، رَبٌّ۔ (پروردگار۔)

تیرہواں مَالِکُ الْمُلْکِ۔ (ملک کا مالک)

Marfat.com

چودھواں قول مچھلی والے یونس علیہ السلام کی دعا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تجھے پاکی ہے بے شک میں ہی زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔"

پندرھواں قول کلمہ توحید۔ اسے قاضی عیاض نے نقل کیا ہے۔

سولھواں قول امام رازی نے امام زین العابدین سے نقل کیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم دکھانے کا سوال کیا، پھر خواب میں دیکھا هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ وہ اللہ ہی کی ذات ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، عرش عظیم کا مالک۔

سترھواں قول اسم اعظم اسماء حسنیٰ میں ہی پوشیدہ ہے۔

اٹھارھواں قول اللہ تعالےٰ کا ہر اسم گرامی جس میں محو ہو کر اس طرح دعا مانگی جائے۔ کہ اس حالت میں اللہ کا غیر نہ ہو۔ جو بھی اس طرح دعا مانگے قبول ہوگی۔ یہ بات امام جعفر صادق، جنید بغدادی وغیرہما نے فرمائی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

انیسواں قول اَللّٰهُمَّ اے اللہ۔ الزرکشی نے کہا۔

بیسواں قول الٓمٓ ہے۔ خلاصہ عبارت "شرح عزیزی" علی الجامع الصغیر۔

اللہ تعالےٰ کے اسم اعظم پر امام علامہ عارف باللہ سید عبداللہ بن اسعد الیافعی الیمنی الشافعی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم" میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اس کے لیے سورۂ آل عمران پہلی آیت "الٓمٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" کے بعد ایک خاص فصل مقرر فرمائی۔ فرمایا۔

فصل۔ اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں

حافظ ابوالقاسم سہیلی نے کہا، اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک جماعت

Marfat.com

اس طرف گئی ہے کہ اللہ کے ناموں میں فضیلت کی بحث نہیں کرنی چاہیئے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ اللہ کے ناموں میں کوئی دوسرے سے بڑا نہیں۔ اور جہاں کبھی اسمِ اعظم کا لفظ آئے۔ اس کا معنے عظیم و اکبر بمعنی کبیر ہے۔ جیسے اَھْوَنُ بمعنی ھَیِّنٌ۔ یہ بات ابوالحسن بن بطال نے نقل کی، اور اس کی نسبت ایک جماعت کی طرف کی۔ جن میں ابُو محمد بن ابو زید القابسی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی دلیل بھی یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اسم مبارک کی قطعی تعیین نہیں فرمائی۔ حالانکہ آپ سے کمتر شان والے بھی اسے جانتے تھے۔ مثلاً آصف بن برخیا، بلعام باعورا، عبداللہ بن الناصر۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انتہائی تضرع و انکساری سے اپنی اُمت کی باہمی سر پھٹول سے بچنے کی دعا فرمائی تھی تو یقیناً اسم اعظم سے ہی دعا مانگی ہوگی۔ تاکہ قبول ہو، کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان پر شفیق تھے۔ اور اُمت کی تکلیف آپ پر شاق گزرتی تھی۔ پھر جب آپ نے ایسا نہیں کیا۔ تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہر نام کی فضیلت اور حکم دوسرے کی طرح ہے۔ جس نام سے دعا مانگی جائے چاہے تو قبول فرمائے، اور چاہے تو رد فرمائے۔ اللہ کا فرمان ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ترجمہ: تم فرماؤ اللہ کو پکارو یا رحمان کو
اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ پکارو، جس کو پکارو تمام اچھے نام
الْحُسْنٰى ؕ اسی کے ہیں ؕ

اس کلام سے ظاہری طور پر تو اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حسنیٰ برابر معلوم ہوتے ہیں۔ اسی لیے یہ اور دوسرے علما اس طرف گئے ہیں کہ اللہ کا کوئی کلام دوسرے سے افضل نہیں۔ کیونکہ ایک رب کا، ایک کلام ہے۔ پس ایک کی دوسرے پر فضیلت محال ہے ؕ

شیخ ابوالقاسم کا قول

شیخ ابوالقاسم، اللہ ان کو معاف کرے، نے فرمایا، قرآن مجید کا ان ناموں سے (اللہ، رحمٰن، رحیم شروع کرنے کا سبب یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس طرح ابتدا کرنا عقلاً محال ہے یا

Marfat.com

شرعاً ؟ ۔ عقلاً تو یہ محال نہیں، کہ اللہ تعالیٰ ایک کار خیر کو دوسرے پر یا ایک کلمہ ذکر کو دوسرے پر فضیلت بخشے۔ کیونکہ فضیلت کا دارومدار اجر و ثواب کی کمی بیشی پر ہے۔ فرائض کو نوافل پر بالاتفاق فضیلت حاصل ہے۔ نماز اور جہاد بہت سے نیک اعمال سے افضل ہیں۔ دعا و ذکر بھی اعمال میں سے دو عمل ہیں، تو بعض کا بعض سے قبولیت سے قریب تر ہونا۔ اور آخرت میں بعض کا بعض سے زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہونا بعید نہیں۔ اسماء مسمّٰی کی تعبیر ہیں اور وہ اللہ کے کلامِ قدیم میں شامل ہیں، اور ہم کلام اللہ میں یہ نہیں کہتے کہ وہ عین ہے یا غیر۔ اسی طرح ہم اس کے اسماء کے متعلق بھی، جو اس کے کلام میں ہیں، یہ نہیں کہتے کہ وہ ذات باری کا عین یا غیر ہیں۔ پھر اگر ہم اپنی مخلوق زبانوں اور حادث الفاظ سے کلام کریں تو ہمارا کلام ہمارے اعمال میں سے ایک عمل ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ۔ اللہ نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے اعمال کو بھی "جب یہ بات ثابت ہو گئی اور اسماء میں فضیلت جائز ہو گئی، جب بھی ان سے پکاریں تو اسی طرح سورتوں اور آیتوں کا ایک دوسرے سے افضل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کا دارومدار اس تلاوت پر ہے جو ہمارا عمل ہے۔ اس متلو پر نہیں، جو ہمارے رب کا کلام اور اس کی قدیمی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تیرے پاس کتاب اللہ کی کونسی بڑی آیت ہے ؟ انہوں نے عرض کیا، اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ فرمایا ابو المنذر ! علم مبارک ہو۔ یہ محال ہے کہ وہ اعظم سے مراد عظیم لیں۔ اس لیے کہ قرآن سب کا سب عظیم ہے۔ تو کیسے فرما سکتے ہیں کہ قرآن کی ایک آیت عظیم ہے، جب کہ اس کی ہر آیت عظیم ہے۔ یونہی اس سلسلہ میں اہل زبان کے تمام استشہاد موجود ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں اَلْبَرُّ بمعنی کَبِیْرٌ بمعنی اَهْوَنُ بمعنی هَیِّنٌ۔

شیخ ابوبکر فہری کا قول

اگر یہ سوال کیا جائے کہ اللہ کے اسم اعظم کے متعلق ہمارا کیا قول ہے ؟ اور کیا اللہ کے اسماء

Marfat.com

میں ایک دوسرے پر فضیلت کا اصول جاری ہوتا ہے؛ بلکہ باہمی فضیلت۔ نفرت اور مغایرت۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں کس طرح متصور ہو سکتی ہے؛ جب کہ اسم مسمّٰی کا عین ہے؛ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا کہنا "اِسْمُ اللّٰہِ الاعظم" اس سے مُراد وہ اسم ہے، جو اجابت کے قریب تر ہو، اور جب اس کے ذریعہ دعا مانگیں قبول ہو۔

سوال کیا وجہ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ دعا مانگتا ہے تو بھی قبول نہیں ہوتی؛ ہم

جواب جواب میں اوّل تو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم اسم اعظم کی قطعی تعیین نہیں کرتے۔ یہ شکوک وظنون کا محل ہے کہ اس میں مختلف اقوال ہیں متعدد الفاظ ہیں۔ اب اگر ان میں سے کسی ایک کو دعا مانگنے والے کے لیے متعین نہ کیا جائے تو قبولیت سے قریب تر کا کیسے پتہ چلے؛

سوال اگر کوئی شخص ان تمام الفاظ کو اپنی دُعا میں جمع کر لے، پھر بھی اس کی حاجت پوری نہ ہو تو کیا جواب دو گے۔؛

جواب اب تک تو کسی نے اس کا تجربہ نہیں کیا کہ نامُراد رہا ہو کہ ہم جواب دیں۔

سہیلی کا قول اگر کہا جائے کہ جس اسم اعظم کا علماء نے ذکر کیا ہے۔ وہ کہاں ہے؛ کہ اس کے ذریعے جو کوئی اللہ سے دُعا کرے قبول فرماتا ہے اور جو مانگے عطا فرماتا ہے۔ ہم اس کے دو جواب دیتے ہیں۔

اول یہ اسم مُبارک ہم سے پہلے لوگوں کے پاس تھا جب انہوں نے اس کو جانا، حفاظت کی۔ کثرت سے استعمال نہ کیا، اس کی تعظیم کی۔ بغیر طہارت کے ہاتھ نہ لگایا، پہچاننے والے نے اس کے تقاضوں پر عمل کیا، پوشیدہ رکھا تو اس کے ذریعے مسمّٰی (ذات) کی عظمت سے اس کا دل پُر ہو گیا۔ کسی غیر کی طرف توجہ نہ کی اور نہ کسی غیر کا ڈر رہا۔ لیکن جب انہوں نے اسے (پست مقاصد کے لیے) استعمال کیا، غلط اور مذاق کے طور پر اسے بولنا شروع کیا، اس کے مقتضا پر عمل کیا تو دلوں سے اس کی ہیبت جاتی رہی، پھر فوری قبولیت

Marfat.com

اور حاجت برآری کی وہ بات نہ رہی جو پہلے تھی، تم دیکھتے نہیں ایوب علیہ السلام کے اس فرمان کی طرف کہ میں ایسے دو آدمیوں کے پاس سے گزرا کرتا جو لڑتے جاتے اور اپنی لڑائی میں اللہ کا ذکر بھی کرتے جاتے تھے۔ میں ان کے پاس سے بھاگ جاتا۔ مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ اللہ کا ذکر غلط انداز سے کیا جائے۔" حدیث شریف میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے پاکی کے بغیر اللہ کا ذکر کرنا پسند نہیں۔" اب تیرے لیے تعظیم واضح ہو گئی۔

دوم جب دل سے دعا مانگی جائے، صرف زبان سے نہیں۔ تو بندے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاں قبولیت کی قسمیں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا تو مانگنے والے کو جلدی مدعا مل جاتا ہے یا اس کے لیے دعا ذخیرہ کر دی جاتی ہے اور یہ اس کے مطالبہ سے بہتر ہے۔ یا جتنی اس نے بھلائی مانگی، اس کے بدلے اتنی برائی اور تکلیف اس سے پھیر دی جاتی ہے۔ رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے لیے یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ ان میں باہمی لڑائی نہ کرے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس سے آپ کو منع فرما دیا اور اس کے بدلے آخرت میں آپ کو منصب شفاعت عطا کیا۔" نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

أُمَّتِيْ هٰذِهٖ أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ، عَذَابُهُمْ فِي الدُّنْيَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ۔"

ترجمہ: میری یہ امت مرحومہ ہے (اس پر اللہ کی رحمت ہے) ان کو آخرت میں عذاب نہیں ہوگا۔ ان کا عذاب دنیا میں زلزلے اور فتنے ہیں۔"

اس کو ابو داؤد نے روایت کیا۔

جب دنیا کے فتنے، امت سے آخروی عذاب پھیرنے کا سبب ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے لیے مانگی گئی دعا نامراد نہ رہتی۔ علاوہ ازیں میں نے اس حدیث پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث پر غور کیا کہ جب آیت:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَّبْعَثَ ترجمہ: تم فرماؤ وہ اس پر قادر ہے۔

Marfat.com

عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ ۔ کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیجے۔
تو آپ نے فرمایا، میں تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر جب آپ نے یہ آیت سُنی۔
وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۔ ترجمہ: تمہیں ایک دوسرے کی سختی چکھائے۔
فرمایا یہ (نسبتاً) آسان ہے۔ اسی لیے آپ کی اُمت پہلے اور دوسرے عذاب سے محفوظ کر دی گئی۔ اور تیسری بات سے آپ کو منع فرمایا گیا۔ واللہ اعلم۔ میں نے یہ بات ایک عارف پر پیش کی تو انہوں نے فرمایا، یہ توضیح بہت اچھی ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ آپ کا سوال آیت کے نزول سے پہلے تھا یا بعد۔ اگر نزول آیت کے بعد تھا، تو میرے خیال میں یہ سوچ صحیح ہے۔ میں نے کہا، کیا موطا میں موجود نہیں کہ آپ نے یہ دُعا مسجد بنی معاویہ میں مانگی تھی جو مدینہ منورہ میں تھی۔؟ اور اس میں اختلاف نہیں۔ کہ سورۃ الانعام مکیہ ہے کہنے لگے ٹھیک ہے۔ انھوں نے میری تائید کی یقین کیا اور اس کا اقرار کیا۔

سوال شیخ ابوبکر فہری کہتے ہیں اگر یہ سوال کیا جائے۔ کیا تم اسے جائز سمجھتے ہو کہ بندہ کسی حاجت میں اپنے رب سے دُعا مانگے اور اس کی دُعا قبول نہ ہو۔؟

جواب ہم کہتے ہیں، اگر اس نے اپنے رب سے وہ سوال کیا، جو علم باری تعالیٰ میں ہونا تھا تو بندے کی دُعا قبول ہو گی۔ کیونکہ دُعا اللہ کے علم کے برعکس بھی نہیں ہو سکتی۔ اور اس کے اٹل فیصلے کو بدل بھی نہیں سکتی۔

سوال پھر اسم اعظم کا کیا فائدہ ہوا؟

جواب اس کا فائدہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اپنے بندے کی زبان پر صرف وہ دُعا لاتا ہے اور اس کے دل میں صرف وہ خیال ڈالتا ہے۔ جس کے بارے میں اس کے علم میں پہلے سے موجود تھا کہ جو مانگے گا ملے گا۔
اگر اس کے علم میں اس کی حاجت برآری نہیں، تو ایسی دُعا بندے کی زبان پر لاتا ہی نہیں۔

Marfat.com

سوال کیا تمام دعاؤں کے مدارج یہی ہوتے ہیں؟

جواب ایسا نہیں۔ بلکہ تمام دعائیں ایسی زبان پر جاری ہوتی ہیں، جس کی قبولیت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے اور کبھی ایسی زبان پر جاری ہوتی ہیں جن کی نا قبولیت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے۔ ہم ان شاء اللہ سورۂ اعراف، کے تحت عنقریب قبولیتِ دعا اور قبولیت میں آنے والی رکاوٹوں کو بیان کریں گے۔ سو جائز ہے کہ قبولیت کی شرائط میں سے کسی شرط کے نہ ہونے سے تمام دعاؤں میں خلل آ جائے اور دوسرے مقام پر وہی شرط کام کر جائے۔ تو جب اللہ کسی دعا کرنے والے کی زبان پر اسم اعظم جاری کرتا ہے قبولیت کی شرطیں حاصل ہو جاتی ہیں اور موانع ختم ہو جاتے ہیں۔ اسمِ اعظم کا یہی مطلب ہے اس بنا پر قرآن کی سورتوں اور آیتوں میں فضیلت کا حکم جاری ہوگا۔ لہٰذا ایک آیت و سورت کے قاری کو وہ اجر و ثواب مل سکتا ہے۔ جو باقی آیات و سورتوں کی تلاوت سے نہ ملے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو نہیں دیکھتے۔ سورۂ تبارک (الملک) اپنے عامل سے جھگڑے گی۔ اور "قل ھو اللہ احد" ایک تہائی قرآن کے برابر ہے" وغیرہ اور دوسری آیات کی یہ خصوصیتیں بیان نہیں کرتے۔ رہا اسمِ اعظم میں تغایر و تعدد کا سوال تو ایک مسمّٰی کے کئی نام ہو سکتے ہیں۔ اور ماہر نحویوں کے نزدیک ہر نام مستقل ہوتا ہے۔ ہم اپنے موضوع سے باہر ہو جائیں گے ورنہ، اس قول کا ایسا واضح بطلان کرتے کہ انہیں بھاگنے کا راستہ نہ ملتا۔ اگر عربی زبان میں یہ اصول صحیح ہوتا تو اس پر حضور کا یہ فرمان کہ تیرے پاس قرآن کی کون سی بڑی آیت ہے؟ قیاس نہیں کیا جا سکتا، اس لیے کہ تمام قرآن عظیم ہے ان کا سوال عظیم تر کے متعلق تھا۔ جو ثواب تلاوت میں افضل اور قبولیت کے قریب تر ہو اور اس فرمان میں ثبوتِ اسمِ اعظم کی دلیل ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام اس کے باقی ناموں سے عظیم تر ہے۔ اور اس اسم سے قرآن کا خالی ہونا محال ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ۔ ترجمہ: ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی۔

Marfat.com

تو لامحالہ یہ قرآن میں ہے۔ اللہ تعالےٰ کی شان سے بعید ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں پر اور آپ کی اُمّت کو، اُمّتوں کو فضیلت بھی دے اور محروم بھی کرے۔

سوال پھر اسمِ اعظم قرآن میں کہاں ہے؟

جواب کہا گیا ہے اسے اسی طرح پوشیدہ رکھا گیا ہے جس طرح جمعہ کے دن میں خاص قبولیت کی ساعت اور رمضان کے مہینے میں لیلۃ القدر۔ تاکہ لوگ محنت کریں۔ توکّل کر کے نہ بیٹھ جائیں، شیخ ابوبکر فہری نے کہا، اُمّت نے اس سے فیض حاصل کیا۔ اور اہل قرآن و اہل کتاب میں مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا اسمِ اعظم ہے۔ جس کے ذریعے جب بھی اس سے دُعا کرے قبول ہوتی ہے اور جب مانگا جائے ملتا ہے۔ اب میں آپ کے سامنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور سلف صالح کی اس سے متعلق روایات بیان کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا۔ ترجمہ:۔ ان پر اس شخص کا حال بیان کیجیے، جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دیں، پھر وہ ان سے تجاوز کر گیا۔"

ابن عباس۔ السُّدی اور مقاتل وغیرہ نے کہا یہ شخص بنی اسرائیل سے متعلق تھا اس کا نام بلعام بن باعوراء تھا۔ اس کے پاس اسمِ اعظم تھا۔ بادشاہ نے اسے تلاش کیا، وہ روپوش ہو گیا۔ پھر بادشاہ اسے پکڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور کہا تُو اسمِ اعظم والا ہے۔؟ اس نے کہا ہاں۔ ایسا بیل اور جس سے کام نہ لیا گیا ہو۔ ایک سُرخ رنگ کا بیل لایا گیا، کوئی اس کے قریب نہیں آسکتا تھا۔ یہ اُٹھا اور اس کے کان میں کوئی بات کی۔ بیل پتھر بن کر گرا، اس نے بادشاہ سے کہا۔ یا تو بنی اسرائیل پر مظالم بند کر دے یا تجھ پر بھی وہی نازل ہوگا، جو بیل پر ہوا ہے۔ اب وہ بادشاہ بنی اسرائیل پر مظالم ڈھانے سے باز آگیا۔ ان میں سے دوسرا اللہ کا فرمان یہ ہے۔

Marfat.com

قَالَ الَّذِی عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ۔ ترجمہ: جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا، اس نے کہا میں تیرے پاس تخت کو لاتا ہوں۔

قتادہ وغیرہ اکثر مفسرین نے کہا وہ آصف بن برخیا تھے۔ جن کے پاس اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم تھا جس کے ذریعے جب بھی دُعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ اور جب مانگا جائے ملتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جب آصف بن برخیا نے نماز پڑھ کر اللہ سبحانہٗ سے دعا مانگی، سلیمان علیہ السلام سے کہا آنکھ جھپکنے تک آنکھیں بند کر دیجیئے۔ تو سلیمان علیہ السلام نے جیسے قسم پوری کرنی ہو، آنکھیں موند لیں، آصف نے دُعا مانگی، اللہ نے فرشتوں کو مقرر کیا، یہاں تک کہ انہوں نے تخت اُٹھایا اور زمین چیرتے ہوئے سلیمان علیہ السلام کے سامنے لا کھڑا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اسمِ اعظم جس کے ذریعے آصف نے دعا مانگی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ تھا۔ الزہری نے کہا ان کے پاس خاص دعا تھی جو انہوں نے مانگی۔

یَا اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِئْتِنِیْ بِعَرْشِهَا۔ ترجمہ: اے ہمارے اور ہر شے کے واحد معبود! تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، بلقیس کا تخت میرے پاس لا دے۔

تو ان کے سامنے اس جیسا تخت بنا دیا گیا۔ اور کہا وہ اسم اعظم جس سے مانگی گئی دُعا قبول اور کہا گیا سوال ملتا ہے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ہے۔

تیسرا اللہ کا فرمان:

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ۔ ترجمہ: "جو کچھ بابل میں دو فرشتوں پر اتارا گیا"

Marfat.com

ابن عباس علی بن ابی طالب، قتادہ، السدی اور الکلبی رضی اللہ عنہم نے فرمایا، ہاروت و ماروت دن بھر لوگوں میں فیصلے کرتے۔ شام ہوتی تو اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم پڑھ کر آسمان پر چڑھ جاتے۔ ایک دن زہرا ان کے پاس کسی جھگڑے کے سلسلے میں آئی۔ جو اس ملک کی خوبصورت ترین عورت تھی۔ اور بادشاہانِ فارس میں سے ایک بادشاہ کی ملکہ تھی۔ یہ دونوں اس سے مانوس ہو گئے اور بہلانے پھسلانے لگے۔ اس نے ان کی خواہش پوری کرنے سے اس وقت تک انکار کیا، جب تک وہ اسے اسمِ اعظم نہ بتائیں۔ جس کے ذریعے آسمان پر چڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا اللہ کے بڑے نام سے۔ انہوں نے اسے اسم اعظم بتا دیا۔ اس نے اس کا ورد کیا اور آسمان پر ستارہ بن کر چمکنے لگی۔ قاضی ابوبکر بن طیب نے اپنی کتاب المنع میں لکھا ہے۔ بہت سے اہلِ علم نے یہ بات ذکر کی۔ کہ بابل میں دو فرشتوں پر جو نازل کیا گیا تھا، وہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم تھا۔ جس کی مدد سے زہرا آسمان پر چڑھ گئی۔ پھر وہیں ستارے کا روپ دھار گئی۔ قاضی ابوبکر کہتے ہیں، عقل اس میں سے کسی کو محال قرار نہیں دیتا۔ اسے سمجھ لو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ موت کا فرشتہ دعا اور اللہ کے مخصوص اسمِ اعظم کے ذریعے روحیں قبض کرتا ہے۔ یہ روایت ان لوگوں کا رد کرتی ہے جو کہتے ہیں اتنے دور سے روحیں کیسے قبض کر لیتا ہے۔ اور دور دراز مقامات سے بیک وقت متعدد روحیں کیسے گرفت میں لے لیتا ہے۔ مذکورہ آیات کے متعلق صحابہ و تابعین کے اور بھی اقوال ہیں۔ جو ہمارے محولہ بالا اقوال سے مختلف ہیں۔ ان سے استدلال دو طرح سے کیا جا سکتا ہے۔ اول یہ کہ بڑے بڑے صحابہ اور بعد کے مسلمان بزرگوں کی زبان پر اسمِ اعظم کا ذکر ہمیشہ رہا ہے۔ اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ ہاں آیت کی تفسیر میں ان کا اختلاف ہے۔ کچھ کہتے ہیں آیت میں اللہ کا اسم اعظم مراد نہیں اس سے مراد کچھ اور ہے۔ ان حضرات نے اسمِ اعظم کا انکار نہیں کیا۔ دوسرے جب کسی آیت کی تعبیر میں صحابہ کرام مختلف ہوں، اجلۂ محققین کے نزدیک

Marfat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کو ترجیح دی جائے گی، دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ مُبارک پر ہاتھ مار کر کہا تھا۔ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ التَّاوِیْلَ۔ الٰہی اس کو قرآن کی صحیح تاویل بتا دے۔" اور ابن عباس نے اس کو یقیناً بیان فرما دیا ہے۔ اور اسمِ اعظم کی طرف اشارہ کر کے اسے افضل نہیں فرمایا، اشارۃً بتلا دیا کہ کسی صورت میں اسمِ اعظم نہ ہو۔ اور وہ سب سے افضل قرار پائے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ افضلیت و عظمت کا دارو مدار تو ہے ہی اسمِ اعظم پر۔ دیکھتے نہیں، کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کو خُدا داد علم پر مبارک باد دی۔ اور مبارک باد عظیم شے پر ہی دی جا سکتی ہے۔ اس طرح کہ اسمِ اعظم کو بھی جانتے ہو۔ اور جس آیت میں وہ ہے اسے بھی۔ ہم سے پہلی امتوں میں صرف چند افراد کو اس کا علم تھا مثلاً عبداللہ بن التامر آصف بن برخیا اور بلعام باعور جب تک شیطان نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت، جسے ترمذی اور ابو داؤد نے اسمأ بنت یزید جن کی کنیت ام سلمہ ہے رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ۔ سوا سے اس سے پکارو، پھر فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ ہمیں اللہ کی حمد و شکر پر تنبیہ کرتے ہوئے کہ اس نے ہمیں یہ اسم سکھایا، جس کا ہمیں علم نہ تھا، میں کہتا ہوں ابو داؤد نے یہ روایت نقل کی ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فرمایا اس نے اللہ سے اس کے اسم اعظم سے دُعا مانگی، اس کو المنّان، اور ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ پر ختم فرمایا۔ یہی اسمِ اعظم ہے کیونکہ کسی اور اسم کا نام نہیں لیا گیا۔ اور یہ اسم اللہ کے بغیر کسی اور کا رکھا نہیں گیا" یہ شخص حضرت زید بن عیاش الزرقی تھے، جن کا نام حارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

ابو جعفر نے کہا، جو ابو حفص نے سورۂ طٰہٰ سے جو کچھ نکالا یعنی اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ، تو ان سے کہا جائے ہمیں اس میں اللہ کا اسم مل گیا ہے۔ اور وہ ہے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ، تو حدیثیں متفق ہو گئیں اور جو کچھ سورۂ طٰہٰ میں ہے وہ اس کے موافق ہے جو سورۂ بقرہ اور آلِ عمران میں ہے۔ بعض علمأ کا یہی مذہب ہے محمد بن حسن ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا اللہ کا اسم اعظم "اَللّٰہ" ہے۔ دیکھتے نہیں کہ رحمٰن رحمت سے اور رب ربوبیت سے مشتق ہے اور اللہ کسی سے مشتق نہیں "

امام ابو حنیفہ کا فرمان

ابو بکر بن العلاؑ کہتے ہیں میں نے سہل بن عبد اللہ سے اللہ کے اسم اعظم کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے کہا اللّٰہ ۔ میں نے ان سے کہا، کہا گیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے ملتا ہے، ہم تو اس سے سوال کرتے ہیں، وہ ہمیں دیتا ہی نہیں، فرمایا اگر دل کو اس کی مناجات کے سوا ہر چیز سے فارغ کر کے سوال کرتے تو اسی وقت مل جاتا، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی :۔

"وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فَارِغًا" ترجمہ :۔ موسیٰ کی ماں کا دل ہر چیز سے خالی ہو گیا۔ صرف موسیٰ کا سوال تھا "

ابن مبارک کہتے ہیں، اللہ کا اسم اعظم اللّٰہ ہے۔ کیونکہ تمام اسمأ اس کی طرف منسوب ہوتے ہیں، یہ ان کی طرف منسوب نہیں ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ یَا ظَاھِرُ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ مروی ہے۔ استاذ ابو اسحاق کہتے ہیں، جو اللہ کے جس نام کو جانتا ہے اسی کو زبان سے ادا کرے وہی اسم اعظم ہے یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دُعا میں سے ایک روایت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت ہے کہ اللہ کا اسم اعظم گناہوں سے بچنا ہے۔

حافظ ابو القاسم عباس نے کہا، یہی حدیث شریف، سو ابو داؤد نے اپنی سند سے

Marfat.com

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَلْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ تو فرمایا تُو نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ سوال کیا کہ جب بھی اس کے ذریعے اس سے سوال کیا جائے ملتا ہے اور جب بھی دُعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے۔ یقیناً تُو نے اللہ سے اسم اعظم کے ذریعے سوال کیا ہے۔ حضرت اسمآ بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ اور سورۂ آل عمران کے شروع میں الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دُعا کرتے ہوئے سُنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنَّکَ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا۔ ترجمہ: "الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک تو یکتا و بے نیاز ہے، نہ بیوی بنائے نہ بیٹا"

سرکار نے فرمایا تو نے اللہ کے اس اسمِ اعظم کے ذریعے سوال کیا، جس کے ذریعے مانگی گئی دُعا قبول ہوتی ہے۔ اور مانگا گیا سوال ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے، جو نماز میں کہہ رہا تھا "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والے صحابہ کرام سے فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص نے کیا دُعا مانگی ہے؟ انھوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس نے اپنے پروردگار کے اس اسمِ اعظم سے دُعا مانگی، جس سے جب دُعا کی جائے قبول فرماتا ہے اور جب مانگا جائے ملتا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوامامہ نے اپنی مرفوع حدیث میں فرمایا، اللہ کا وہ اسمِ اعظم جس سے مانگی گئی دعا قبول، اور مانگا گیا سوال ملتا ہے، تین سورتوں میں ہے، البقرہ، آل عمران اور طٰہٰ۔ جعفر الدمشقی نے کہا، میں نے ان تین سورتوں میں ایسی چیز دیکھی، جس کی مثال پورے قرآن کریم میں نہیں۔ آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ آلِ عمران میں الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور سورۂ طٰہٰ میں۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ۔ ابوجعفر مذکور نے کہا، میرے نزدیک صحیح یہ ہے۔ کہ اللہ کا اسم اعظم اَللّٰہ ہی ہے۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ کا اسمِ اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ حالانکہ ان میں سے صرف ایک میں اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کا ذکر ہے۔ میں کہتا ہوں بلکہ اس کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ اللہ کا اسمِ اعظم لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ہو۔ دیکھتے نہیں امام مالک نے المؤطا میں کیا روایت ذکر کی۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا اس میں افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ ابوداؤد میں ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی کتاب میں سب سے بڑی آیت کون سی ہے؟ انہوں نے کہا۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ تو سرکار نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا، ابوالمنذر علم مبارک ہو۔ استاذ ابوالقاسم قشیری نے اس حدیث اَیُّ آیَۃٍ اَعْظَمُ۔ سہیلی نے کہا اللہ کے ننانوے ۹۹ نام اسم اعظم اللہ کے تابع ہیں اور اس سے سو ۱۰۰ پورے ہو جاتے ہیں۔ یہ درجات جنت کی تعداد کے برابر ہیں۔ ہر دو درجوں میں سو سال کی مسافت ہے اور فرمایا جو ان اسمائے حسنیٰ کو یاد کر لے۔ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ جنت کے درجوں کے مساوی ہیں۔ ورنہ اللہ کے نام بے شمار ہیں۔ ہاں ان اسماء مبارکہ کو دوسروں پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ ان کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ اس پر سرکار علیہ السلام کا یہ قول دلالت کرتا ہے۔ جو المؤطا میں موجود ہے۔ میں تجھ سے تیرے

Marfat.com

ان اسمائے حسنیٰ کے ذریعے سوال کرتا ہوں، جو میرے علم میں ہے اور جو میرے علم میں نہیں"۔ الحاج الابن الوہب میں ہے سُبْحَانَكَ لَا اُحْصِيْ اَسْمَاءَ لَكَ۔ میں تیری پاکی بولتا ہوں۔ تیرے نام شمار نہیں کر سکتا"۔ اس بات کی دلیل کہ یہی اسم اعظم ہے، یہ ہے کہ تمام اسمائے کو اس کی طرف منسوب کرتے ہو۔ مثلاً العزیز اللہ کے اسمائے میں سے ایک اسم ہے۔ (لو نہی السمیع۔ البصیر۔ القدیر وغیرہ مترجم) یہ نہیں کہتے اللہ العزیز کے اسمائے میں سے ایک اسم ہے۔

شیخ ابوبکر فہری کہتے ہیں فرمان باری تعالیٰ ہے:۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔ ترجمہ: تمام اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو اس کو ان سے پکارو"

"تو یہ آیت تمام اسمائے کو عام و شامل ہے۔ پھر فرمایا:۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ۔ ترجمہ: تم فرماؤ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو۔

یہاں اپنے تمام ناموں میں بزرگتر سے ابتدا فرمائی اور مخلوق کو فرمایا کہ وہ اس نام سے اس کو پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کا یہی نام رکھا ہے، اور کسی اور کو یہ نام رکھنے سے منع فرما دیا ہے۔ اور مخلوق کی اس طرف سے توجہ پھیر دی کہ کوئی ظالم و جابر سرکش اور شیطان مردود کا یہ نام رکھتا ظاہری یا باطنی۔ یہ ہے فرعون سرکش، جس پر اللہ نے لعنت کی۔ اپنی سرکشی و شان و شوکت کے باوجود کہ مصری قبطیوں کو کہتا ہے۔ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى۔ میں تمہارا بلند تر خدا ہوں"۔ جس کی وجہ سے اس پر اور اس کی قوم پر عذاب نازل ہوا۔ یہ جرأت نہ کر سکا کہ میں اللہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے شریروں کو یہ نام رکھنے سے باز رکھا، فرماتا ہے۔ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا۔ کیا تمہارے علم میں اللہ کے سوا کسی نے اللہ کہلوایا ہے۔؟ یہ نام کسی اور نے رکھا ہے۔ یہی وہ اسم گرامی ہے۔ جو مخلوق کی تمام زبانوں میں بولا جاتا ہے اور اسی سے تعلق پیدا کرنے کے اسباب کثرت سے پائے جاتے

Marfat.com

ہیں۔ ایمانی حقوق اسی سے متعلق ہیں۔ اسی کو فریادیوں کا فریادرس، مظلوموں کا ٹھکانہ، دینے والوں کا سہارا۔ عبادت گذاروں کی عبادت اور پناہ مانگنے والوں کے لیے ڈھال بنایا گیا ہے۔ جو بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا یا تکلیف سے ڈرتا ہے اس کی پکار یا اللہ ہی ہوتی ہے۔ دار دنیا میں مکلف کا یہی پہلا حصہ ہے۔ جب رحم اندر کی تاریکی سے، اسے سرسبز و شاداب وسیع دنیا میں پھینکتے ہیں۔ لینے والیاں اسے ہاتھوں میں لیتی ہیں اور بآواز بلند کہتے ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ دنیا سے آخری جدائی پر یہی آخری کلمہ لب پر آتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) لوگ کثرت سے اپنے روزمرہ محاوروں اور لین دین میں استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں اس سے منع کیا گیا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ۔ ترجمہ: اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔

یہی وہ اسم اقدس ہے جو حیرانی میں تیرے تمام غم دُور کرتا، شہوتوں اور شرارتوں سے بچاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے دُعا میں وسعت فرمائی کہ جو ان کے دلوں کے موافق اور جس میں قبولیت کی زیادہ اُمید ہو۔ اسی اسم گرامی سے دُعا کریں۔ فرمایا

اُدْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ۔ ترجمہ: اللہ سے دُعا کرو یا رحمٰن سے۔

گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ اگر مجھے میرے نام سے نہیں پکارتے، تو میرے فضل و رحمت کے حوالہ سے پکارو۔" اسی لیے الواسطی نے کہا جس نے اللہ کے ناموں میں سے کسی نام سے دُعا کی اس میں اس کے نفس کا حصہ ضرور ہوتا ہے، ماسوا اللہ کے۔ کہ یہ اسم گرامی اسے ایسی وحدانیت کی طرف بُلاتا ہے جس میں نفس کا کوئی حصہ نہیں۔ اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ یہ اسم گرامی تخلق کے لیے تعلق کے لیے ہے۔ اور اس لیے کہ الوہیت کا دارومدار ذوات کے پیدا کرنے کی قدرت پر ہے۔ اور صفاتِ جلال و کمال کی یہی آخری حد ہے۔ ابوسعید نے کہا سب سے پہلے جس کلمہ کی طرف اس نے بندوں کو بُلایا، وہ ایک ہی کلمہ ہے۔ جس نے اسے سمجھ لیا، دوسروں

Marfat.com

کو سمجھ لیا۔ اور وہ ہے اللّٰہ ۔ دیکھتے نہیں کہ فرماتا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ایک ہے۔

حقیقت شناسوں کے لیے بات پوری ہوگئی۔ پھر خاص لوگوں کے لیے اضافہ فرمایا۔

اَحَدٌ ۔ ترجمہ: ایک ہے۔

پھر اولیاً کے لیے اضافہ کیا،

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ ترجمہ: اللہ بے نیاز ہے۔

پھر عوام کے لیے مزید وضاحت فرمائی۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ ترجمہ: نہ اس کی اولاد ہے، نہ وہ کسی کی اولاد، اور نہ اس کی برابری کا کوئی دعویدار

ہشام نے محمد بن حسن شیبانی سے روایت کیا کہ میں نے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم اللّٰہ ہے یا اِلٰہٌ ۔ اکثر صوفیا و عارفین کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ ان کے ہاں کسی مقام والے کے لیے خالی اسمِ گرامی اللہ کے ذکر کرنے والے سے بلند تر کوئی مقام نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ ۔ ترجمہ: تم فرماؤ اللہ، پھر ان کو چھوڑ دو۔

اسی لیے شبلی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے وقت فرماتے آللّٰہ ۔ بعض صوفیا کا یہی مذہب ہے۔ حجۃ الاسلام (غزالی) نے بعض اہلِ علم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہی اسمِ گرامی ہے اس کا خاص نام ہے، مخلوق کو کسی کو اس سے موسوم نہیں کیا گیا۔

ابوجعفر طحاوی نے اپنی کتاب "المشکل" میں کہا اللہ ہی اسمِ اعظم ہے۔ اور حضرت اسماً رضی اللہ عنہا کی مذکورہ حدیث سے استدلال کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ کے اسمِ اعظم الٓمٓ کھیعص، حٰمٓ عسقٓ اور اس سے ملتے جلتے کلمات ہیں جو کوئی ان حروف کی ترتیب و ترکیب اچھی طرح

Marfat.com

سمجھ لے، اسے اللہ کا اسم اعظم معلوم ہو جائے گا۔ آپ کی مُراد ہے حروف مقطعہ جو سورتوں کے شروع میں آتے ہیں، اور جن میں تکرار ہے۔ اور یہ چودہ[۱۴] حروف ہیں۔ ا۔ ح۔ ر۔ س۔ ص۔ ط۔ ع۔ ق۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ ی" اور بعض علمأ نے کہا، وہ اَلْاَحَدُ، الصَّمَدُ ہے۔ بعض نے کہا وہ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام اور بعض نے کہا وہ رَبَّنَا ہے۔ دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے۔ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا۔ سے تا فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ پوری آیت، کہ قبولیت اللہ کے اسم اعظم کی دلیل ہے۔ جو رَبَّنَا کے بعد پانچ بار آ رہا ہے۔ اس بات کو اس شخص کے قول سے رَد نہیں کیا جا سکتا کہ اسم اعظم اللہ ہے۔ شروع کی آیات میں فرمایا۔ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسم اعظم اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہے۔ دلیل حضرت ایوب علیہ السلام کا یہ فرمان ہے۔

اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ ترجمہ: مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑا رحم فرمانے والا ہے"

اللہ فرماتا ہے:۔

فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ۔ ترجمہ: ہم نے اس کی دُعا قبول فرمائی۔

ایک ایمان افروز واقعہ

لیث، کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے طائف تک کچھ کرایہ پر لی۔ کرایے میں یہ شرط لگائی کہ جہاں وہ چاہے گا لے جائے گا۔ وہ ان کو ایک ویرانہ کی طرف لے گیا۔ اور کہا اُترو۔ دیکھتے کیا ہیں کہ اس ویرانے میں کئی مقتولوں کی لاشیں پڑی ہیں۔ جب اس شخص نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، تو آپ نے فرمایا مجھے دو رکعت نفل پڑھنے دے، اس نے کہا پڑھو۔ تجھ سے پہلے یہ لوگ بھی نماز پڑھ چکے ہیں۔ مگر ان کی نماز نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ فرمایا جب میں نماز سے فارغ ہوا، وہ مجھے قتل کرنے کے لیے آگے بڑھا میں نے کہا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ آواز آئی اسے مت قتل کرنا۔ وہ باہر گیا ادھر

Marfat.com

اُدھر دیکھا کچھ نظر نہ آیا۔ پھر میری طرف قتل کی نیت سے بڑھا۔ اچانک ایک شاہسوار نمودار ہوا۔ جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا اس نے اُسے چوکا لگا کر قتل کر دیا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسم اعظم لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یُونس علیہ السلام کی حکایت بیان فرمائی :۔

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ: انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں ہی زیادتی کرنے والوں میں سے ہُوں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ۔

ترجمہ: ہم نے ان کی دُعا قبول کر لی۔

ابن السنی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہُ سے روایت کیا۔ کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا، مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ جو مصیبت زدہ اسے کہے اللہ اس کی مصیبت دُور فرمائے اور وہ کلمہ میرے بھائی یُونس علیہ السلام کا ہے۔ جو اندھیروں میں آپ نے کہا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

اور ترمذی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ مچھلی والے کی وہ دُعا جو شکمِ ماہی میں انھوں نے اپنے رب سے کی، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ ہے۔ کوئی بھی کسی مقصد کے لیے یہ دُعا مانگے، اللہ قبول فرماتا ہے" یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اَلْوَهَّابُ ہے۔ کہ سلیمان علیہ السلام نے اس سے دُعا مانگی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے وہ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ہے۔ کہ زکریا علیہ السلام کی دُعا ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ وہ اَلْغَفَّارُ ہے۔ کہا کہ میں نے بعض عارفین کو کہتے سُنا ہے۔ دعا کرنے والے کے نزدیک جو اسم اسم اعظم ہے۔ وہ اسی سے دعا مانگے، وہ اس کے حسبِ حال اسم اعظم ہے اسی طرح جس مقصود و مطلوب

Marfat.com

کے لیے دُعا مانگی جا رہی ہے۔ اس کی مناسبت بھی ملحوظ رکھی جائے گی۔ یہ قول معنی کے قریب ہے۔ ہمارے جمہور صُوفیا اور مشائخ اور محققین کا یہی قول ہے۔ کہا کہ میں نے شیخ عارف محب الدین طبری کو فرماتے سُنا، میں نے بعض عارفین کو حرم مکہ میں، اللہ اس کو بہرگی عطا فرمائے، ۶۲۶ھ میں یہ فرماتے سُنا۔ کہ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کو اس کے نام سے پہچانا جو اس کے حال و مقام میں مؤثر ہے، اس نے اپنا مخصوص اسم اعظم پہچان لیا۔ اور کہا گیا ہے کہ اسم اعظم اَلْقَیُّوْمُ ہے اور کہا گیا ہے وہ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ ہے، اور کہا گیا وہ اَلسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہے اور توفیق الٰہی شاملِ حال ہو تو عارف کے لیے ان تمام اسما کو جمع کرنا ممکن ہے جنہیں دُعا میں ہم ذکر کر آئے ہیں، جب اسے یہ توفیق ہو گئی، چھپے راز تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ پوشیدہ خزانے کا دروازہ اس لیے کھولا جائے گا۔ فرمایا میں نے اس دُعا میں وہ مختلف اسمائے گرامی جمع کر دیئے ہیں، جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ وہ دُعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا مَنَّانُ یَا حَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اِلٰہُ۔ یَا اَللّٰہُ۔ یَا اَللّٰہُ۔ یَا عَلِیْمُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ۔ یَا عَلِیْمُ۔ یَا حَکِیْمُ۔ یَا مَالِکُ۔ یَا مَلِکُ۔ یَا سَلَامُ۔ یَا حَقُّ۔ یَا قَائِمُ۔ یَا عَلِیُّ۔ یَا مُحِیْطُ۔ یَا حَکَمُ۔ یَا قَہَّارُ۔ یَا قَاھِرُ۔ یَا رَحْمٰنُ۔ یَا رَحِیْمُ۔ یَا حَلِیْمُ۔ یَا سَرِیْعُ۔ یَا کَرِیْمُ۔ یَا مُحْصِیُ۔ یَا مُعْطِیُ۔ یَا مَانِعُ۔ یَا مُحْیِیُ۔ یَا مُقْسِطُ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ یَا اَحَدُ۔ یَا صَمَدُ۔ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ۔ یَا وَھَّابُ یَا غَفَّارُ۔ یَا قَرِیْبُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَنْتَ

Marfat.com

سُبْحَانَكَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ "

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم سے دُعا مانگنا چاہے تو چھ آیتیں سورۂ الحدید اور سورۂ حشر کے آخر سے، جب ان کی قرأت سے فارغ ہو جائے۔ تو یہ کہہ" اے ایسی صفات والے خدا میرے لیے ایسا ہی کر دے۔ اللہ کی قسم، بدبخت یہ دُعا مانگے تو نیک بخت ہو جائے۔

شیخ امام علامہ ابوالثنا محمود، استاذ قشیری سے بعض اولیاؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: اللہ کا اسم اعظم وہی ہے جس کے ذریعے تو تعظیم اور دلی توجہ کے ساتھ اس سے دعا مانگے۔ اس حال میں جو مانگے ملے گا۔ خواہ کسی نام سے ہو۔ اس میں اللہ کا وہ ایفاؒ عہد ہے

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔ ترجمہ: بے بس کی دُعا کون سُنتا ہے؟

کہا گیا ہے وہ مخصوص نام ہے۔ جسے اللہ اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہتا ہے بتاتا ہے جس کو معلوم ہو جائے وہ صرف مناسب مقام پر ہی اس سے دعا مانگے۔

بعض نے کہا اسم اعظم سورۂ آلِ عمران میں ہے۔

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا مُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ یَا مَنْ لَّا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یَا رَبِّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ یَا مَنْ لَّا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یَا مَنْ شَھِدَ لِنَفْسِہٖ وَشَھِدَتْ لَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا عَلٰی خَلْقِہٖ وَھُوَ الْقَآئِمُ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یَا اَللّٰہُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَنْ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

Marfat.com

قَدِیْرٌ یَا مَنْ یُّوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ
وَیُخْرِجُ الْحَیَّ الْمَیِّتَ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ
یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ "

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، قائم رکھنے والے۔ اے توریت و انجیل اور قرآنِ عظیم کو نازل فرمانے والے! اے وہ کہ جس پر زمین و آسمان میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں غالب حکمت کا مالک۔ اے رب۔ اے لوگوں کو اس دن کے لیے جمع کرنے والے، جس میں کوئی شک نہیں۔ اے وہ جو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ اے وہ جس نے اپنی گواہی خود دی۔ اور جس کی گواہی فرشتوں اور علما نے دی، جو اپنی مخلوق پر نگران ہے۔ انصاف قائم کرنے والا، جس کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں۔ غالب حکمت والا۔ اے اللہ، اے مُلک کے مالک، اے وہ کہ جسے چاہے مُلک دے اور جس سے چاہے ملک چھین لے۔ جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلیل کرے۔ تمام بھلائی تیرے ہاتھ ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے وہ کہ رات کو دن میں داخل کرے اور دن کو رات میں، اور زندہ کو مُردہ سے نکالے اور مُردہ کو زندہ سے۔ اور جسے چاہے بے حساب رزق دے۔"

اور کہا گیا وہ اسم جس سے آصف بن برخیا نے دُعا کی "یَا اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِئْتِنِیْ بِعَرْشِهَا"۔

اور کہا گیا ہے وہ اسم جس سے العلا بن الحضرمی نے اس وقت دُعا مانگی جب وہ سمندر میں ڈوبا۔ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد کہا۔ "یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ۔ اَجِرْنَا"۔ بعض فضلا عارفین نے کہا "جان لو کہ اولیا کے ... دو طرح کے

Marfat.com

ہیں یا تو مسلمان جن کے واسطہ سے اثر لینا یہ عوام کا بیان ہے۔ یا اللہ سے بغیر واسطہ فیض لینا۔ یہ خواص کا مقام ہے یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے اللہ کا کسی چیز کو فرمانا ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ ان دونوں درجوں کو صرف مجتہدِ مخلص پہنچ سکتا ہے۔ جب مجتہد (محنت کرنے والا) پہلے درجے تک پہنچتا ہے اس کے لیے مومن جن کے راز ظاہر ہو جاتے ہیں تو خبردار پہلے درجے پر راضی نہ ہو جانا۔ وہ عوام سالکوں کا درجہ ہے۔ جان لو کہ دوسرے درجے تک صرف پہلا درجہ حاصل کرنے کے بعد ہی پہنچا جا سکتا ہے۔ پھر اس پر مغرور نہ ہونا۔ جب غرور کرے گا تو یقیناً یہ تعصب تیرے نفس کو خراب کرے گا۔ یہ سب کچھ صرف اللہ تعالیٰ کے نام سے حاصل ہوتا ہے، بڑی بھوک برداشت کرنے کے بعد اور یہی وہ پوشیدہ نام ہے جسے صرف اولیا پہچانتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ اور فرمان باری تعالیٰ الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ اور نبی علیہ السلام نے فرمایا، اللہ کا اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔ سورۃ البقرہ۔ آل عمران اور طٰہٰ۔

ذوالنون مصری نے کہا، اللہ کا وہ اسم اعظم، جس کے ذریعے مانگی گئی دعا جلد قبول ہوتی ہے اور وہ سات حروف سے مرکب ہے۔ پھر الیافعی نے کہا میں نے شیخ ابوالعباس المرسی کا ایک خط دیکھا جو انہوں نے شیخ عبدالنور کی خانقاہ میں بعض مشائخ کے نام لکھا، اس میں لکھتے ہیں، میں تجھے اسم اعظم کا تحفہ بھیج رہا ہوں، نماز فجر کے بعد اس کے ساتھ ستر بار دعا مانگو اس طرح۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ یَا قَدِیْمُ، یَا دَائِمُ یَا صَمَدُ یَا وَدُوْدُ یَا وِتْرُ۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامُ۔ یہ سات اسمائے ہیں جیسے میں نے ایک عارف شیخ ابوالحجاج کے خط سے نقل کیا ہے۔ یہ بزرگ الاقصر شہر میں مدفون ہیں"۔ الخ۔ الیافعی کا مختصر کلام۔

Marfat.com

شعرانی کا ارشاد

سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ "المنن الکبریٰ" کے سولہویں باب میں فرمایا، اللہ کے احسانات میں سے ایک مجھ پر یہ ہے، مجھے اللہ کا وہ اسمِ اعلیٰ معلوم ہے جس سے مانگی گئی دُعا قبول ہوتی ہے۔ مگر میرے علم میں اس سے دُعا اسی نے مانگی، جس کی دینداری خوفِ خُدا اور مخلوقِ خُدا پر شفقت کا مجھے یقین ہے۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آدمی جس پر ناراض ہو یا جس نے اسے ستایا ہو، اس کے خلاف اس سے دعا کرے اور اس شخص کو اللہ ہلاک کر دے۔ جیسے بلعام بن باعورا کو پیش آیا۔ اگر مجھ سے پہلے اولیائے کرام اسے نہ چھپاتے، تو میرے بھائی! میں اس کتاب میں متعین کر کے تیرے سامنے ذکر کر دیتا، لیکن کتاب اہل و نا اہل ہر ایک کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ خیر، میرے بھائی! کوئی حرج نہیں اگر اسمِ اعظم سے متعلق تمام اقوال کا خلاصہ تیرے سامنے ذکر کر دُوں اگرچہ اس سے اس کی معرفت یقینی طور پر حاصل کرنے کا جزم نہیں ہو سکتا۔ بہرحال میں اللہ کی توفیق سے عرض کرتا ہُوں۔ ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ اسمِ اعظم کا کوئی وجود نہیں۔ کیونکہ اللہ کے تمام نام اعظم ہیں کوئی ایسا اسم گرامی نہیں جو اعظم نہ ہو۔ ان حضرات میں ابوجعفر طبری، شیخ ابوالحسن الاشعری ابن حبان اور الباقلانی وغیرہ شامل ہیں۔ امام مالک وغیرہ کا بھی یہی قول ہے بعض اس طرف گئے ہیں کہ اسمِ اعظم اللہ کا نام ہے۔ بعض کے نزدیک وہ ھُوَ ہے۔ الشعبی اس طرف گئے ہیں کہ وہ تیرا قول یَا اَللّٰہُ ہے۔ بعض نے کہا وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ہے۔ مستدرک میں اس کے متعلق حدیث ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ بعض نے کہا وہ صرف اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔ وغیرہ، جیسا کہ ہم نے اسے سُنن الوسطیٰ میں ذکر کیا ہے۔

فوائد

ایک شخص پر تقریباً تین ہزار دینار قرض تھا۔ اس نے کہا اے اللہ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! اے اللہ۔ اے اللہ۔ ہاں خُدا کی قسم

Marfat.com

تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں اللہ - اللہ و اللہ - تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اے زندہ۔ قائم رکھنے والے! پھر سو گیا۔ بیدار ہوا تو سرہانے کے پاس تین ہزار دینار پائے۔ پھر اسے خواب میں کہا گیا، تو نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم سے سوال کیا ہے جو پانی پر پڑھا جائے تو جم جائے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ان باتوں پر کسی کو اطلاع ہو سکتی ہے تو بذریعہ کشف ہی ہو سکتی ہے، اسے جان لے راہ راست پائے گا۔ اور سب تعریف اللہ پروردگار عالمیاں کے لیے ہے۔ امام شعرانی کا کلام ختم ہوا۔

علامہ الفاسی نے شرح دلائل میں مصنف کے قول وَبِحَقِّ اِسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الَّذِیْ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ وَاَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ وَاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ - تیرے پوشیدہ اسم کے حق ہونے کا واسطہ۔ جو تو نے اپنی ذات کا رکھا ہے اور جسے تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اپنے ہاں خصوصی علم غیب میں اسے محفوظ کیا ہے" کے تحت فرمایا، ظاہر یہی ہے کہ وہ اسم جو چھپا کر خزانہ مغیب میں رکھا گیا ہے۔ ان سو ناموں میں شامل ہے جو قرآن کریم میں نازل کئے گئے ہیں اور وہی اسم اعظم ہے۔ اور یہ اسم اعظم ہے اللہ نے اپنا رکھا ہے باوجودیکہ اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا۔ چھپا دیا، یعنی نہ اس کے اسم اعظم ہونے کی وضاحت فرمائی نہ اسے معین فرمایا۔ واللہ اعلم۔

اس میں اختلاف کیا گیا ہے کہ اسم اعظم کیا ہے، کہا گیا ہے کہ وہ غیر معین ہے، تعظیم اور ہر طرف سے دل کو فارغ کر کے جس نام سے پکارو، وہی اسم اعظم ہے۔ اس طرح اس سے جو دعا مانگو قبول ہو گی کہ فرمانِ باری تعالیٰ سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ - ترجمہ: بے بس جب دعا کرتا ہے تو اس کی کون سنتا ہے؟

مشہور یہی ہے کہ وہ اسم معین ہے جسے اللہ جانتا ہے اور اپنے خاص بندوں میں سے

Marfat.com

جسے چاہے الہام کرے۔ پھر جو اس کی تعین کے قائل ہیں۔ ان میں غور و فکر آثار سے حاصل کرنے اور کشف والہام کے ذریعے اسے پانے میں اختلاف ہے۔ سو کہا گیا ہے کہ وہ اللہ ہے۔ بعض نے اسے اکثر اہلِ علم کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا گیا ہے وہ ھُوَ ہے۔ اور کہا گیا ہے اَللّٰھُمَّ اور کہا گیا ہے وہ اَلْحَیُّ وَالْقَیُّوْمُ ہے۔ اور کہا گیا ہے وہ اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اَلْحَلِیْمُ اَلْعَلِیْمُ۔ یعنی ان چار کا مجموعہ ہے۔ اور کہا گیا ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ہے۔ کہا گیا ہے۔ اَلْحَقُّ کہا گیا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور کہا گیا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یہ بھی آیا ہے کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَلْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ہے۔ یہ بھی آیا ہے کہ وہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَلْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یہ بھی آیا ہے کہ وہ اللہ کے اس فرمان میں ہے۔ قُلِ اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ۔ آخر تک۔ کہا گیا ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ہے۔ کہا گیا ہے اَلْوَھَّابُ کہا گیا اَلْغَفَّارُ کہا گیا ہے اَلْقَرِیْبُ کہا گیا ہے اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ کہا گیا ہے سَمِیْعُ الدُّعَآءِ کہا گیا خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ہے۔ کہا گیا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ہے۔ واللہ اعلم واحکم۔ الفاسی رحمہ اللہ علیہ کا کلام ختم۔

سلسلہ تیجانیہ کے بانی عارف باللہ سید احمد محمد تیجانی کے خلیفہ شیخ محمد غسالی کے خلیفہ شیخ عمر بن سعید الفوتی نے اسم اعظم کے لیے اپنی کتاب "الرماح" کی تیسویں فصل مقرر کی ہے۔ جس میں شرح العزیزی علی الجامع الصغیر کے حوالہ سے مذکورہ بیس اقوال نقل کئے ہیں۔ اور سیدی عبدالعزیز الدباغ کے حوالہ سے اتنا اضافہ کیا ہے کہ وہ سو واں نام ہے۔ اور یہ کہ اس کے اکثر معانی ننانوے اسماء میں موجود ہیں۔ کچھ اور اقوال بھی اس سلسلہ

Marfat.com

میں نقل کئے ہیں۔ وہ ہے اللہ حمید قہار، اور کہا امام نووی نے اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو اختیار کیا ہے کیونکہ حدیث میں ہے اسم اعظم تین سورتوں میں ہے البقرۃ، آلِ عمران اور طٰہٰ۔ اور سیدی عبدالقادر کا مختار قول یہ ہے کہ وہ اَللّٰہ ہے۔ فرمایا کہ یہی مذہب مختار ہے یہاں تک کہ اس پر قریب قریب اجماع ہو چکا ہے۔ اور عارف تیجانی رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیداری میں ملاقات کیا کرتے تھے کا قول ہے کہ مجھے سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسمِ اعظم پر پردہ ڈالا گیا ہے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ صرف اپنے مخصوص محبوب بندوں کو اطلاع دیتا ہے۔ کہا کہ تیجانی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا۔ جان لیجیے کہ اسمِ اعظم کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے کوئی عمل اس کے برابر نہیں۔ پھر اس کو شاذ و نادر ہی معلوم کر سکتا ہے مثلاً انبیائے کرام اور اقطاب۔ ان کے علاوہ کوئی نادر ہی اس تک رسائی حاصل کی سکتا ہے۔ اور ان شاذ و نادر افراد میں سے زیادہ تر صدیقین میں سے ہوتے ہیں۔ ہاں کبھی کبھار وہ اولیا بھی جو مرتبہ صدیقین پر نہیں پہنچتے۔ اس سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں"۔ الخ

شیخ عمر مذکور نے کہا اس پر دلیل کہ اسمِ اعظم پر پردہ ڈالا گیا ہے۔ علما کا اس کے وجود اور تعین میں کثرت اختلاف ہے۔ یہاں تک کہ یہی اختلاف عدمِ معرفت کا سبب بن گیا ہے کیونکہ کسی چیز میں کثرتِ اختلاف اسے زیادہ گہرائی میں لے جاتا ہے۔ پھر کہا، کہ شیخ تیجانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسمِ اعظم پر پردہ ڈالا گیا ہے اور اس کی اللہ تعالیٰ صرف ان حضرات کو اطلاع دیتا ہے جنہیں اپنی محبت کے لیے خاص کر لیتا ہے۔ اگر لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے۔ اسی میں مصروف ہو جائیں اور باقی سب کچھ چھوڑ دیں۔ جو اسے پہچان لے اور قرآن اور مجھ پر درود و سلام پڑھنا چھوڑ دے، کیونکہ اس میں اسے زیادہ فضیلت نظر آئے۔ تو اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو جائے۔ شیخ عمر نے کہا جب تم اسے سمجھ گئے تو جان لیجیے

Marfat.com

کہ اسم اعظم دینا اور طالبِ دنیا کے لائق نہیں جس نے اسے جانا اور طلبِ دنیا کے لیے
صرف کیا، وہ دنیا و آخرت میں زیان کار رہا۔

الدمیری نے اپنی کتاب "حیات الحیوان الکبریٰ" میں، ابن عدی، عبدالرحمٰن القرشی
محمد بن زیاد بن معروف۔ کے حوالہ سے لکھا، کہ ہم نے جعفر بن حسن، انہوں نے اپنے والد
انہوں نے ثابت بنہانی اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ تعالے سے اسم اعظم کا سوال کیا، تو جبریل علیہ
السلام نے اُسے لپیٹ کر مہر لگی ہوئی میرے پاس لائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، یا نبی اللہ: مجھے بتا دیں۔
فرمایا عائشہ! عورتوں کو، بچوں اور بیوقوفوں کو اس کے بتانے سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔
ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، میں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الطَّاھِرِ الْمُبَارِکِ الْاَحَبِّ اِلَیْکَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِہٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِہٖ اَعْطَیْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِہٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِہٖ فَرَّجْتَ "

ترجمہ:۔ فرماتی ہیں، ایک دن فرمایا، عائشہ جانتی ہو، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ اسم اعظم بتایا ہے کہ جب اس کے ذریعے دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے فرماتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے بھی وہ سکھا دیجیے فرمایا عائشہ تیرے لیے وہ مناسب نہیں۔ فرماتی ہیں میں الگ ہو کر کچھ وقت بیٹھی رہی، پھر اٹھی اور آپ کے سر مُبارک پر بوسہ دیا پھر عرض کیا یا

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سکھا دیجئے
فرمایا عائشہ تیرے لیے اس کا سیکھنا
مناسب نہیں اور نہ تیرے شایانِ شان
ہے۔ کہ اس کے سبب مجھ سے دنیا
کی کوئی چیز مانگے۔ الخ۔

شرح قشیری علی الاسمآ الحسنیٰ میں الحَیُّ القَیُّوم کے تحت لکھا ہے، یوسف بن
الحسن نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ذوالنون مصری اللہ کا اسمِ اعظم جانتے تھے
میں مکہ معظمہ سے ان کی ملاقات کے لیے چل پڑا۔ تو پہلی نظر میں جوان کو نظر آیا، یہ
کہ میری لمبی ڈاڑھی تھی، میرے ہاتھ میں ایک بڑا تھیلا تھا، جس کا منہ رسّی سے بندھا
ہوا تھا رسی کا سرا میرے کندھے پر لٹک رہا تھا۔ آپ نے سیر ہو کر مجھے دیکھا، جب
میں نے سلام عرض کیا، گویا انہوں نے بُرا محسوس کیا۔ دو تین دن بعد آن کے پاس ایک
متکلم آیا جو آئمہ متکلمین میں سے تھا۔ اس نے ذوالنون سے علمِ کلام کے کسی مسئلہ پر
مناظرہ کیا اور ذوالنون پر غالب رہا مجھے اس کا صدمہ ہوا۔ میں آگے بڑھا اور دونوں
کے سامنے بیٹھ گیا اس متکلم کو اپنی طرف متوجہ کیا اور مناظرہ کیا، یہاں تک کہ اُسے
لاجواب کر دیا۔ پھر میں نے اس پر دقیق کلام پیش کیا جسے وہ سمجھ نہ سکا۔ اس پر
ذوالنون بہت متعجب اور خوش ہوئے۔ وہ بوڑھے اور میں جوان تھا۔ اپنی جگہ سے
اُٹھے اور میرے سامنے آکر بیٹھ گئے اور معذرت کرنے لگے کہ مجھے تمہارا علمی رتبہ
معلوم نہ تھا۔ میرے نزدیک تم نیک تر آدمی ہو اس کے بعد ہمیشہ اپنے دوستوں پر
مجھے فضیلت و عزت دیتے۔ یہاں تک کہ اسی طرح مجھ پر پورا سال بیت گیا میں نے
کہا استاذ! میں مسافر آدمی ہوں بچوں کی یاد آرہی ہے۔ میں نے سال بھر آپ کی خدمت
کی ہے، اور آپ پر میرا حق واجب ہو گیا ہے، مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اللہ کا اسم

Marfat.com

م جانتے ہیں، آپ نے مجھے آزمالیا اور معلوم کرلیا کہ میں اس کے قابل ہُوں، اگر
پ اسے جانتے ہیں تو مجھے بتا دیجیے۔ آپ خاموش ہو گئے اور مجھے کوئی جواب نہ
ا۔ مجھے خیال گذرا شائد مجھے بتا چکے ہیں۔ پھر چھ ماہ تک خاموش رہے۔ پھر ایک فرمایا۔
یعقوب! تم فسطاط شہر میں میرے فلاں دوست کو نہیں جانتے؟ آپ نے اس
ام لیا، میں نے کہا جی جانتا ہوں کہا کہ ایک تھال باہر لائے جس پر ڈھکن تھا، جو
مال سے کس کر باندھا ہوا تھا۔ فرمایا فسطاط میں جس آدمی کا میں نے ابھی نام لیا تھا۔
اس کے پاس لے چلو، کہتے ہیں میں نے تھال لیا تو وہ ہلکا پھلکا تھا گویا اس میں
ئی شے ہے ہی نہیں۔ جب میں فسطاط شہر پہنچا، میں نے دل میں کہا، ذوالنون ایک
شخص کے پاس ایسا تھال بھیج رہے ہیں، جس میں کچھ نہیں۔ میں ضرور دیکھوں گا اس
یں، کہا ہے کہا میں نے رُومال کھولا ڈھکن اُٹھایا، تو دیکھتا کیا ہوں، کہ ایک چوہا چھلانگ
گا کر چلتا بنا، کہتے ہیں میں پریشان ہو گیا، اور میں نے کہا ذوالنون نے میرے ساتھ
ذاق کیا ہے، اور اس وقت میرا ذہن ان کے مقصد کی طرف نہ گیا۔ کہا میں غصے
میں بھرا واپس آگیا، جب مجھے دیکھا تو مُسکرائے اور تمام بات سمجھ گئے۔ فرمایا پاگل!
میں نے ایک چوہے کی امانت تیرے سپرد کی تُو نے اس میں خیانت کر دی۔ پھر
میں تیرے پاس اللہ کے اسمِ اعظم کی امانت کیسے رکھوں؟ اُٹھ، چل، اس کے بعد
میں تجھے کبھی نہ دیکھوں، سو میں لوٹ آیا۔

اللہ کے اسم گرامی اَللَّطِیفُ سے متعلقہ فوائد

گیارہویں صدی ہجری کے علمائے شوافع میں سے شیخ ابوبکر کتامی شافعی شامی
نے ایک نفیس کتاب "المنہج الحنیف فی تصریف اسم تعالیٰ اللطیف" لیف کی ہے میں

Marfat.com

اس سے چند چمکتے ہوئے فوائد اور کچھ اس پر اپنی طرف سے اضافہ ذکر کروں گا، سو میں کہتا ہوں، مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا اس اسمِ گرامی میں ایک ساعت مشغول رہنا، فوری غم دُور کرتا اور خوشی لاتا ہے۔ نازل ہونے والی بلا ٹالتا اور مُشکلات حل کرتا ہے۔ ابجد کے لحاظ سے اس کے اعداد دشمن کو اتنے ہی اعداد سے ضرب دی جائے اور اس حاصل ضرب کا ورد کیا جائے، تو اس کے جواز میں سلف وخلف میں سے کسی نے انکار نہیں کیا۔ نتائج مجرب اور صحیح علاج اور جلد عروج حاصل ہوتا ہے۔ البتہ طالبوں کے مطابق اثرات مختلف ہو سکتے ہیں، کیونکہ کبھی اس کا عامل اپنے اندر یہ صفت پیدا کرنا چاہتا ہے اور کبھی قضائے حاجت کے لیے اپناتا ہے، اور کبھی قبولیتِ عامہ چاہتا ہے۔ ہر کیفیت کے لیے تحریری نہیں، قلبی تلقین درکار ہے۔ اللہ سچ فرماتا اور وہی راہنمائی فرماتا ہے۔

خصوصیّت

اس کی خاصیت ہے تمام دردوں دکھوں سے نجات اور فوری نجات۔ بطور دوا اس کی ترکیب استعمال یہ ہے۔ کہ صاف ستھرے برتن میں اس کے ہر حرف کا عدد لکھا جائے الف کو ایک سو گیارہ بار دو لاموں کو ایک سو بیالیس[۱۴۲] بار، طا دس[۱۰] بار، با گیارہ[۱۱] بار، اور فا اکیاسی[۸۱] بار، پھر اس پر ایک سو ساٹھ[۱۶۰] بار اسم اقدس اَللَّطِیْفُ پڑھو۔ یہی اس کی تعداد ہے۔ بیمار گھول کر پی لے۔ اللہ کے حکم سے شفایاب ہوگا۔

بعض مشائخ، صاحبِ اسرار نے کہا جو کوئی صاف ستھرے برتن میں سولہ[۱۶] بار لکھے، اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ اور اس پر آیاتِ شفا پڑھے اور دریائے نیل کے پانی میں گھول کر مریض کو پلا دے، اگر اللہ کی تقدیر یعنی علم میں اس کی زندگی ہے۔ تو فوری شفا ہوگی اور اگر موت کا وقت آپہنچا ہے۔ تو سکون سے موت آئے گی۔ کئی بار اس کا تجربہ کیا گیا ہے، اور صحیح رہا ہے۔ آیاتِ شفا چھ ہیں۔

Marfat.com

(۱) وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔
(۲) وَشِفَآءٌ لِّلنَّاسِ فِيْ صُدُوْرِ۔
(۳) يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ۔
(۴) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
(۵) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔
(۶) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ۔

حضرت انس بن مالکؓ حجاج کے سامنے

کہا گیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس آئے اس وقت اللہ تعالےٰ سے ان کلمات کے ذریعے دُعا مانگ رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَالُكَ يَا لَطِيْفًا قَبْلَ كُلِّ لَطِيْفٍ يَا لَطِيْفًا بَعْدَ كُلِّ لَطِيْفٍ يَا لَطِيْفًا لُطْفٌ يَخْلُقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَالُكَ بِمَا لَطُفْتَ بِهٖ بِخَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْ تَلَطَّفَ بِيْ فِيْ خَفِيِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ مِنْ خَفِيِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ اِنَّكَ لَطِيْفٌ لَّطِيْفٌ۔

دس بار جب دربار میں آتے وقت آپ نے دس بار یہ دعا مانگی، حجاج اُٹھ کھڑا ہوا۔ استقبال کیا، تعظیم کی اور آپ کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور انعام واکرام کیا حالانکہ وہ آپ کو قتل کی دھمکی دے چکا تھا۔

جو شخص اپنی پسند دیکھنا چاہے وضو کر کے نمازِ عشاء ادا کرے، نمازِ عشاء کے

Marfat.com

بعد دو نفل پڑھے اور جس قدر ہو سکے اللہ کا ذکر کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔ پھر ۱۲۹ بار یَالَطِیْفُ پڑھے۔ پھر پڑھے اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ یَا ھَادِیُ۔ یَا لَطِیْفُ۔ یَا خَبِیْرُ۔ اِھْدِنِیْ وَ اٰمِنِّیْ وَخَبِّرْنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا یَکُوْنُ مِنْ اَمْرٍ کَذَا وَکَذَا۔ یہاں اپنی حاجت ذکر کرے بِحَقِّ سِرِّکَ الْمَکْنُوْنِ، وَمِنْ اٰیَاتِہٖ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَۃً مِنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ۔ ——— اور سو جائے، جو چاہتا ہے، خواب میں دیکھ لے گا۔ پہلی یا دوسری یا تیسری رات۔ اور جو کوئی اس کا زیادہ ذکر کرے، اللہ اس کے باطن کو نورِ معرفت سے زندہ فرمائے گا اور ظاہر کو روح لطائف سے، اس کی جان، اہل اور مال کی حفاظت فرمائے گا اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے۔ اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ جو کوئی آسانی سے روزی میں فراخی چاہے وہ ہر دن ۱۲۹ بار اس کا ورد کرے، رزق و مال میں برکت دیکھے گا۔ جو تنگی یا قید سے رہائی چاہتا ہے وہ مذکورہ تعداد میں اس کا ورد کرے اور یہ پڑھے۔ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ۔ اس کا ورد اپنا لے، جلد چھوٹ جائے گا۔ جو دشمنوں سے چھپنا چاہے وہ مذکورہ تعداد سے اس کا ذکر کر کے پڑھے لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ ——— اور چار بار یہ پڑھے یَالَطِیْفًا فَوْقَ کُلِّ لَطِیْفٍ اَسْئَلُکَ بِاللَّطَافَۃِ الَّتِیْ اِسْتَوَیْتَ بِھَا عَلَی الْعَرْشِ فَلَمْ یَعْلَمِ الْعَرْشُ اَیْنَ مُسْتَقَرُّکَ مِنْہُ اُلْطُفْ بِیْ لُطْفًا خَفِیًّا مِنْ دَقَائِقِ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ الَّذِیْ اِذَا لَطَفْتَ بِہٖ فِیْ اَحَدٍ کَفٰی۔ اور جو کوئی اپنی حاجت براری چاہے، اس اسمِ مقدس کو سات ہزار بار پڑھے پھر یہ پڑھے قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَہٗ

Marfat.com

تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ" ۲۷ بار، اور اس اثنا میں کسی سے بات نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ اس کی حاجت اسی وقت پوری فرمائے گا۔

روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حبشہ کی طرف روانہ فرمایا، تو فرمایا میں تجھے چند کلمات زادِ راہ کے طور پر نہ دے دوں، انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایا یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ الْعَسِيْرِ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ فَاَسْئَلُكَ التَّيْسِيْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

اس کے ہمیشہ ذکر کرنے کی خاصیت یہ ہے کہ روح کو قوت اور دل کو شجاعت حاصل ہوتی ہے دشمن کے دل میں ہیبت اور تمام لوگوں میں آدمی مقبول ہو جاتا ہے۔ غریب ہے تو غنی ہو جاتا ہے مقروض ہے تو اللہ اُسے بارِ قرض سے نجات دیتا ہے۔ ڈرتا ہے یا قید میں ہے تو خلاصی ہوتی ہے مغموم ہے تو اللہ اس کا غم دُور فرما دیتا ہے، سفر میں ہے تو بخیر و عافیت اپنے گھر واپس آئے گا۔ کسی سے جھگڑا ہے تو کامیاب ہوگا۔ اگر جابر حکمرانوں سے مقابلہ ہے تو وہ اس کی عزت و توقیر کریں گے اور اس کی حاجات براری میں مدد دیں گے۔ اس میں عجیب تاثیر ہے جابروں کے خاتمہ اور ظالموں کی جڑ کاٹنے کی۔ اگر ظالم غصے میں ہے، اس کے سامنے سے پڑھے اس کا غصہ و غضب ٹھنڈا پڑ جائے۔ جو اپنے اُوپر پڑنے والی مصیبت پر ۱۲۳ بار سے پڑھے جو اسم گرامی لَطِيْفٌ کے اعداد ہیں، اللہ اس کی تنگی وسعت سے بدل دے گا۔ اور ہر کام میں اس پر لطف و کرم کا نزول رہے گا۔

کہا گیا ہے کہ جب یوسف علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ۔ اللہ نے ان کو کنوئیں سے نجات بخشی اور ملک مصر کی حکومت عطا فرمائی۔ جیسے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے اپنی کتاب عزیز میں اس کی خبر دی۔
امید ہے کہ جو شخص اس پر عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی وہ چیز عطا فرمائے گا جو اس نے یوسف علیہ السلام کو عطا فرمایا۔

امام غزالیؒ کی حکایت

امام غزالی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص مدت تک قید رہا۔ اس دوران اس کے وردِ زبان یوسف علیہ السلام کا یہ قول رہا اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ، ایک رات اس کے پاس ایک نوجوان آیا اس نے کہا اُٹھ اور نکل جا۔ اس نے کہا دروازے بند ہیں، کیسے نکلوں؟ اس نے کہا تمہارا بُرا ہو، اُٹھ اور نکل جا۔ اس نے کہا دروازے ہیں کیسے نکلوں۔ اللہ کے حکم سے کھُل جاتا، یہاں تک کہ تمام دروازوں سے باہر آ گیا۔ اس شخص نے نوجوان کی طرف دیکھ کر کہا، تم کون ہو؟ جس کے سبب اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا، نوجوان نے کہا میں لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ کا بندہ ہوں۔

بعض عارفین نے جس کی معیشت تنگ ہو۔ اور دنیا کی کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو، انتہائی غریب ہو، دل کسی عورت سے لگ گیا، نکاح کرنا چاہتا ہے، لیکن طاقت نہیں۔ یا تو اس کی غریبی کی وجہ سے یا اسے پسند نہیں یا بیمار ہے اور حکما اس کے علاج سے عاجز آ چکے ہیں، وضو کر کے دو نفل پڑھے۔ صدق نیت سے ۱۲۹ بار اس کا ورد کرے اللہ کے حکم سے مُراد پوری ہو گی۔ کہا کہ یہ اسم لطیف مُشکلات و مصائب کے وقت جتنا جلدی تکالیف دُور کرتا ہے، کسی اور کی طرف اس کی نسبت نہیں کی جا سکتی۔ اس کے عجیب و غریب اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ جس کے رُوح یا بدن میں تکلیف ہو وہ اس کا ورد کرے۔ اثنائے ورد میں ہی اللہ ازالہ فرمائے گا۔ اور کسی ڈراؤنے ہیبت ناک واقعے پر جو دل میں اس کا ورد کرے اور خوف کی کیفیت نگاہوں میں رکھے، اسے اس کیفیت کے کمزور کرنے اور اسے ختم کر دینے کا

Marfat.com

مشاہدہ کروایا جائے گا۔ اپنی جگہ سے کھڑا ہونے سے پہلے اس سے خوف و ڈر ختم ہو جائے گا۔ اس میں عجیب اسرار ہیں۔

امام الیافعی کی حکایت

الیافعی نے بیان کیا ہے کہ ایک بادشاہ ایک فقیر پر غضب ناک ہو گیا۔ اس کے لیے ایک قید تیار کیا۔ اس میں اس کو بند کر دیا کھانا پینا بند کر دیا۔ تین دن کے بعد فقیر قبے کے باہر خوش خوشحال پایا گیا۔ بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی، کہا اسے میرے حضور حاضر کرو، جب اسے سامنے لایا گیا، بادشاہ نے کہا، اس سختی اور قید سے تجھے کیسے نجات ملی؟ فقیر نے کہا ایک دعا سے جو میں نے مانگی تھی۔ بادشاہ نے کہا کون سی دعا، فقیر نے کہا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ یَا مَنْ وَسِعَ لُطْفُہٗ اَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَلْطُفَ بِیْ مِنْ حَفِیِّ خَفِیِّ خَفِیِّ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ اِذَا لَطُفْتَ بِہٖ فِیْ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَقِیْ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔"

بعض عارفین کا کہنا ہے کہ جو شخص ہر روز نو بار پڑھے اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔ اللہ اس کے معاملات میں لطف فرمائے گا اور اس کے لیے اچھی روزی مہیا کرے گا یہی حال اس شخص کا ہو گا جو کثرت سے اَللَّطِیْفُ کا ورد کرے۔ یہ بات مجرب ہے۔ کہ جس کی روزی تنگ ہو۔ زمانے کی تکالیف و مصائب اس پر آن پڑیں، وہ اس اسم مقدس کو ۲۹ بار پڑھے یا ایک ہزار بار اس تکلیف کے خاتمہ کے لیے، اللہ ضرور اس سلسلہ میں اس پر لطف و کرم فرمائے گا۔

طریقہ عمل

اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز عصر کے بعد کوئی وظیفہ معمول ہے۔

Marfat.com

تو پڑھے پھر اسمِ مُبارک کا مذکورہ تعداد میں ورد کرے پھر سربسجود ہو کر کہے یَا لَطِیْفُ الْمُسْتَعَانُ یَا جَمِیْلَ الثَّنَاءِ پھر سر اُٹھا کر یہی دُعا سولہ بار پڑھے۔ الربیع نے کہا امام شافعی رحمہ اللہ کی دعاؤں میں سے ایک مقبول دُعا یہ تھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اللُّطْفَ فِیْمَا جَرَتْ بِہِ الْمَقَادِیْرُ ـــــــــ جو کوئی ہر روز ۱۲۹ بار اس کو پڑھے، اللہ اس کو بدترین حادثات سے محفوظ فرمائے گا۔ اور ہر حال میں اس پر لُطف و کرم فرمائے گا۔

امام سُہیلی کا فرمان

السہیلی رحمہ اللہ نے فرمایا، جب یعقوب علیہ السلام کے پاس ان کے بڑے بیٹے یہودا یوسف علیہ السلام کی قمیص اور خوشخبری لے کر آئے اور وہ قمیص آپ کے چہرۂ اقدس پر ڈالی اور آپ کی بینائی لوٹ آئی تو بشارت سنانے والے یہودا کو آپ نے چند کلمات سکھائے جس کو آپ اپنے والد اور دادا علیہم الصلوٰت والتسلیمات سے نقل فرمایا۔ کہ وہ حضرات بھی سختیوں اور تکلیفوں میں ان کلمات سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ وہ کلمات یہ ہیں

یَا لَطِیْفًا فَوْقَ کُلِّ لَطِیْفٍ اُلْطُفْ بِیْ فِیْ اُمُوْرِیْ کُلِّھَا کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لِیْ فِیْ دُنْیَایَ وَآخِرَتِیْ۔

بعض بزرگوں سے حکایت ہے کہ مجھے تنگی و خوف لاحق ہوئے میں ڈر کے مارے گھر سے نکل کھڑا ہوا اور مکہ معظمہ کی راہ لی۔ نہ زادِ راہ نہ سواری تین دن تک [illegible] چوتھا دن ہوا تو مجھے سخت پیاس اور گرمی محسوس ہوئی اور ہلاکت کا خوف [illegible] ہوا [illegible] کوئی درخت نظر نہ آیا جس کے سائے میں آرام کرتا قبلہ رُخ ہو [illegible] بیٹھے نیند کا غلبہ ہوا اور سو گیا، خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنا [illegible] طرف بڑھایا اور مصافحہ کیا اور کہا مبارک ہو، محفوظ رہو گے اور خانہ خدا [illegible] سے مشرف ہو گے قبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہو گی میں نے کہا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں خضر علیہ السلام ہوں میں نے کہا اللہ نے میرے حق

Marfat.com

میں دعا فرمائیے، فرمایا یہ پڑھو یَا لَطِیْفًا بِخَلْقِہٖ یَا [illegible] بِخَلْقِہٖ اُلْطُفْ بِیْ یَا لَطِیْفُ یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ۔

تین بار زبان سے پڑھے۔ مجھے فرمایا یہ تحفہ ہے اس کے ذریعے ہمیشہ کی غنا ملتی ہے۔ جب بھی تنگی یا دشواری آئے اسے پڑھا کرو کافی ہے اور شفا ملے گی۔ پھر غائب ہو گئے۔ میں بیدار ہوا تو لب پر یہی کلمات تھے خاص قسم جب بھی کوئی تنگی یا دشواری آئی اور میں نے ان کلمات کا ورد کیا [illegible] لطف ملا جس کے بیان سے عاجز و قاصر ہوں الخ

یہ وہ فرمان ہیں جو میں نے کتاب [illegible] اسمہ لطیف سے نقل کئے ہیں۔ اس کتاب میں اللہ کے اسم لطیف کے [illegible] دعائیں بھی مذکور ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے جو شیخ شہاب الدین احمد [illegible] سے مروی ہے جو اسم "لطیف" سولہ ہزار بار، چھ سو اکتالیس بار پڑھ کر پڑھے۔ یہ تعداد اسم لطیف کے اعداد کی اپنے مثل میں ضرب دینے سے یہ تعداد بنتی ہے۔

یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ یَا وَسِیْعَ لُطْفِہٖ اَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُکَ بِخَفِیِّ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ اَنْ تُخَفِّیَنِیْ فِیْ خُصِّیْ خُفِیِّ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ اِنَّکَ قُلْتَ اللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے قوت و عزت و مدد دے، تیری قوت، تیری عزت کے وسیلہ سے اے طاقت والے کہ تو میری مدد ہو جا۔ مددگار ہو جا۔ میرے تمام احوال، اقوال، افعال اور جتنے اچھے کاموں میں، میں مصروف ہوں، اور یہ کہ دور فرما مجھ سے ہر تنگی، ناراضگی اور تکلیف جو میری غفلت اور گناہوں کا نتیجہ ہے بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ تو نے فرمایا اور

Marfat.com

تیری بات حق ہے وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ۔ اللہ بہت کچھ معاف فرماتا ہے۔ الٰہی! جن پر تیرا لطف ہوا اور جو تیرے حضور صاحب عزت ہیں، اور تو نے پوشیدہ لطف جن کے تابع فرمایا، کہ جدھر ان کا رُخ ادھر ہی تیرا لُطف، میرا تجھ سے سوال ہے کہ مجھے اپنے حضور عزت بخش۔ اور مجھ سے بوجھ ہلکا فرما، اپنے پوشیدہ لطف سے، بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے۔

فرمایا، اللہ کے اسم مبارک لطیف سے متعلق جو دُعائیں شیخ ابوالعباس المرسی اجو قطب شعرانی کے بھائی تھے۔ سے منقول ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔ الٰہی! تو نے لُطف فرمایا اور مشکل آسان فرمائی۔ تو نے انعام فرمایا، ہر ٹوٹا ہوا ٹھیک کر دیا۔ سو میرے آقا، تو نے بگڑے پر لطف فرمایا اور ابتدا کی توفیق بخشی۔ سو انجام کار بھی میرے معاملات میں لُطف فرما۔ میری تکلیف تیرے لُطف سے دُور ہو گی، نہ کہ میری طاقت سے اور تیرے انعام کی بات سے بالا ہے، اے بغیر مُرشد و دلیل باریکیاں جاننے والے! اور میرے اور اپنے لطف کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ چھوڑ۔ الٰہی! تو نے دیکھا پردہ پوشی فرمائی۔ دیا تو سبحت دیا۔ انعام واکرام سے نوازا۔ معاملہ کیا تو خوب صورت، سو تو ہی جسموں پر اپنا خاص لطف فرمانے والا اور روحوں پر اپنی یکتائی کے حقائق کھولنے والا ہے میرے آقا! اگر میں تیری اطاعت کروں تو تیرے فضل سے۔ اور نافرمانی کروں تو اپنی جہالت سے۔ تیرا احسان ہمیشہ سے مجھ پر ہے۔ اور حجت میرے خلاف قائم ہو چکی۔ اے وہ کہ آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے راز جانتا ہے۔ تمام معاملات میں مجھ پر اپنا لطف وکرم فرما۔ الٰہی! میں تیرے حضور سبھی کو وسیلہ بناتا اور تیرے حضور تیری قسم کھاتا ہوں۔ جیسے تو اپنے اُوپر میری دلیل ہے۔ تو اپنی بارگاہ میں تو ہی میرا شفیع ہے۔ میرے لیے یہ اسم آسان فرما اور ان پوشیدہ خزانوں اور ظاہری ہونے والے لطائف کو، جن پر یہ مشتمل ہے، مجھے کامل نعمتیں، عام حفاظت، جامع رحمت۔ تمام عافیت، کامل شفقت عطا فرما۔ تکلیفیں دُور فرما۔ فراخ روزی، اچھے کام، مکمل توفیق، عام احسان، وسیع تر

Marfat.com

معانی، مفید تر لطف، مال حلال، بزرگ تر علم عنایت فرما۔ بے شک تو صاحبِ حیا، کریم، سُننے اور جاننے والا ہے"

دُعائے خضر علیہ السلام

سیدنا خضر علیہ السلام کی مشہور و مفید تر دعاؤں میں سے ایک یہ ہے۔ "الٰہی جس طرح دوسرے لُطف کرنے والوں سے الگ تو لُطف میں عظیم ہے اور بڑے بڑوں سے اپنی عظمت کے لحاظ سے بلند تر ہے اور اپنی زمین کے نیچے کے حقائق کو بھی اسی طرح جانتا ہے جیسے اپنے عرش کے اُوپر والے کو۔ دلوں کے وسوسے تیرے آگے ظاہر اور علانیہ بات تیرے علم میں جیسے راز۔ ہر چیز تیری عظمت کے آگے سرخم کیے ہوئے ہیں اور ہر بادشاہ تیری بادشاہی کے آگے جھکا ہوا۔ دنیا و آخرت کا ہر کام تیرے ہاتھ ہے۔ مجھے تمام غموں سے نجات بخش۔ الٰہی! میرے گناہوں کو تیرے معاف کرنے، میری اور میری خطاؤں سے تیرے درگذر کرنے اور میری بداعمالیوں پر تیری پردہ پوشی نے مجھے یہ اُمید دلائی کہ تجھ سے وہ کچھ مانگوں جس کا میں مستحق نہیں، اپنی کوتاہیوں کے باوجود تجھ سے دُعا کروں قبولیت کے یقین سے۔ اور مانوس ہو کر تجھ سے سوال کروں۔ بے شک تو میرا محسن اور میں اپنے تیرے تعلقات کے سلسلہ میں خود اپنے ساتھ بُرائی کرنے والا ہوں، تو صحبت سے مجھ پر نعمتیں نازل کرتا رہا اور میں نافرمانی سے تجھے ناراض کرتا رہا۔ لیکن تیرے سہارے نے تیرے حضور مجھے یہ جرأت بخشی تو اپنے فضل و احسان سے مجھ پر کرم فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا، رحم کرنے والا ہے"۔ امام غزالیؒ نے یہ دُعا "احیاء" کی کتاب "الامر بالمعروف" میں ذکر کی ہے اور اس کے متعلق ایک واقعہ بھی لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ابو جعفر منصور بادشاہ رات کو گشت پر تھا

خلیفہ ابو جعفر منصور

اچانک ایک شخص کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی۔ الٰہی! ظلم و فساد کا دور دورہ ہے، میں اس کی فریاد تجھی سے

Marfat.com

کرتا ہوں۔ منصور نے اس شخص کو اپنی بارگاہ میں حاضر کرنے کا حکم دیا، اُسے پیش کر دیا گیا۔ وہ شخص اس کے سامنے پیش ہوا۔ اس کے مظالم کا ذکر کیا، اور مؤثر نصیحت کی۔ منصور رو پڑا۔ پھر اس شخص کے متعلق دریافت کیا۔ لیکن وہ نظر نہ آیا۔ لوگوں نے اسے تلاش کرنا شروع کیا، بادشاہ کے ایک خاص درباری کو مل گیا۔ لیکن اس نے ہمراہ خلیفہ کے پاس جانے سے انکار کر دیا، درباری نے کہا اگر تم میرے ہمراہ نہ گئے۔ خلیفہ مجھے قتل کر دے گا اس نے کہا خلیفہ ایسا نہیں کر سکتا۔ ایک ورق نکالا جس پر یہ دُعا رکھی تھی۔ کہا اسے لو اور اپنے جیب میں رکھ لو، اس میں مُشکل حل کرنے والی دُعا ہے۔ کہا کون سی مُشکل حل کرنے والی دُعا، کہا یہ صرف شہیدوں کو نصیب ہوتی ہے۔ جو کوئی صبح و شام یہ دُعا مانگے، اس کے گناہ ختم ہوں گے۔ ہمیشہ خوشی حاصل ہو گی، خطائیں مٹائی جائیں گی۔ دُعا قبول، رزق وسیع، اور اُمید پوری ہو گی۔ دشمن پر مدد ہو گی، اللہ کے ہاں سچا لکھا جائے گا اور شہادت کی موت نصیب ہو گی۔ کہو اَللّٰھُمَّ لَمَا لَطَفْتَ فِیْ عَظْمَتِكَ دُوْنَ اللُّطْفِ۔ آخر تک۔ کہا میں نے اسے لے کر اپنے جیب میں رکھ لیا، پھر میں سیدھا امیر المومنین کے پاس گیا، سلام لیا، اس نے سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور مُسکرایا۔ پھر کہا تیرا بُرا ہو، بہت اچھا جادوگر ہے، میں نے کہا نہیں، بخدا۔ پھر میں نے شیخ کے ساتھ ہونے والا سارا معاملہ اسے سُنایا، کہا لاؤ ان کا رقعہ۔ اس کی قتل کا حکم دیا۔ اور مجھے دس ہزار درہم دیئے۔ پھر کہا، اس شخص کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا وہ خضر علیہ السلام تھے۔ الخ۔ احیاء العلوم کی عبارت کا خلاصہ ختم ہوا۔ یہی قصہ کتاب "منہج الحنیف" میں بمع دُعا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے آخر میں اتنا اضافہ ہے "بے شک تو نے فرمایا اور تیری بات حق ہے۔ اَللّٰھُ یَا حَفِیْظُ یَا لَطِیْفُ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔ یَا لَطِیْفُ یَا خَبِیْرُ۔ الزبیدی نے شرح احیاء میں فرمایا، اگر اس کے بعد اتنا اضافہ اور کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں (بہتر ہے)، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

Marfat.com

حیاۃ الحیوان دحلیۃ الاولیاء کے حوالہ سے سانپ کا واقعہ

الدمیری نے حیاۃ الحیوان

میں سانپ پر گفتگو کرتے ہوئے "حلیۃ الاولیاء لابی نعیم" کے حوالہ سے سفیان بن عیینہ کے حالات میں یحیٰی بن عبدالحمید کی یہ روایت نقل کی ہے کہ میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا۔ اس وقت ان کے پاس کم وبیش ایک ہزار آدمی حاضر تھے انہوں نے اپنی مجلس میں ایک طرف آخر میں بیٹھے ہوئے ایک شخص سے فرمایا، اٹھو اور لوگوں کو سانپ کی بات سناؤ تو اس شخص نے لوگوں کو سانپ کی بات بتائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک سانپ نے دشمن سے بچنے کے لیے ایک شخص سے پناہ مانگی۔ اس نے اسے پناہ دے دی۔ سانپ نے التجا کیا کہ مجھے اپنے پیٹ میں پناہ دے جب اس کو پیٹ میں امان مل گئی تو اب اس نے باہر نکلنے سے انکار کر دیا۔ اور اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس شخص نے سانپ کی طرف منہ کر کے پڑھا۔

يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ الْطُفْ بِيْ بِلُطْفِكَ اَحْيِنِيْ يَا لَطِيفُ يَا قَدِيرُ اَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ اِسْتَوَيْتَ بِهَا عَلَى الْعَرْشِ فَلَمْ يَعْلَمِ الْعَرْشُ اَيْنَ مُسْتَقَرُّهُ مِنْ رَحِيمٍ يَا حَيُّ يَا عَظِيمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا اَللّٰهُ اِلٰهَ مَا لَفَبْتَنِيْ سُرَّهُ اَحَدٌ۔

(اے لطف کرنے والے، اے لطف فرمانے والے! مجھ پر اپنا پوشیدہ لطف فرما، اے لطف فرمانے والے، اے قدرت والے میں تجھ سے تیری اس قدرت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس پر تو مستوی فائز ہوا جو خود عرش کو بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس کے کس حصہ میں تیرا قرار ہے۔ اے بردبار، اے بلند تر، عظیم، ہمیشہ سے زندہ سب کو قائم رکھنے والے! اے اللہ! مجھ سے اس سانپ کی برائی کو دور فرما۔

Marfat.com

اب انسانی شکل میں ایک فرشتہ اس کے سامنے آیا اور اس کے مُنہ پر زیتون کے سبز پتے کی طرح کوئی شے رکھی۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے پیٹ میں حرکت سی ہُوئی اور سانپ جسم کے نچلے حصّے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکل گیا" الخ۔ مختصراً۔ یہ قصّہ "حیوٰۃ الحیوٰن" وغیرہ کتابوں میں مفصّل ذکر کیا گیا ہے۔

الدمیری کا ایک اور نسخہ

الدمیری نے حیوٰۃ الحیوان میں انسان پر کلام کرتے ہُوئے یہ بھی فرمایا، فوائد مجربہ میں سے ایک جو بڑا بابرکت اور خیرِ کثیر کا سبب، قضائے حاجات اور غم والم کے ازالہ کے لیے آزمایا ہوا نسخہ ہے، اور ہمارے شیخ الیافعی کے قول کے مطابق یہ اسرار و رموز کا ایک انمول خزانہ ہے۔ وہ یہ کہ نمازِ عشاء کے بعد پوری طہارت کے ساتھ، ایک ہی نشست میں اللہ کا نام "لَطِیْفٌ" ۱۶۶۴۱ بار پڑھے۔ خبردار کمی بیشی نہ ہونے پائے کہ اثر جاتا رہے گا۔ اس تعداد کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ۱۲۹ دانوں والی تسبیح لے، اور یہ اسم اس پر ۱۲۹ بار پڑھے۔ مقصد حاصل ہو جائے گا (گویا ۱۲۹ × ۱۲۹ = ۱۶۶۴۱ مترجم) اس کی معرفت کا یہی طریقہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس (لطیف) کے حروف چار ہیں۔ ل۔ ط ی۔ ف۔ ابجد کے لحاظ سے ان کا کل عدد ۱۲۹ ہے۔ اب اس کو اس کے برابر میں ضرب دو۔ تو حاصل ضرب ۱۶۶۴۱ ہوا۔ اب اپنی حاجت کا ذکر کر۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرورت پوری ہو گی۔ جب بھی ۱۲۹ تک پہنچے ایک بار پڑھے لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ، آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں، وہ آنکھوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اور وہی باریک بین، خبردار ہے" حیوٰۃ الحیوٰن میں حصُولِ بھلائی۔ رزق و برکت کے لیے ایک فائدہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہر نماز کے بعد ۱۲۹ بار پڑھے۔ پھر کہے، اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۔ اللہ اپنے بندوں پر لطف و کرم فرمانے والا ہے، جسے چاہے رزق

Marfat.com

دے، اور وہ قوت والا غالب ہے"۔ اسم مبارک کی تمام قرأت کے بعد یہ دعا مانگے،

اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ اَللّٰھُمَّ عَطِّفْ عَلَیَّ خَلْقَکَ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِکَ فَصُنْہُ عَنْ ذُلِّ السُّؤَالِ لِغَیْرِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

الٰہی! مجھ پر میرا رزق کشادہ فرما دے۔ الٰہی! اپنی مخلوق کو مجھ پر مہربان فرما دے۔ الٰہی! جس طرح تو نے میرا چہرہ اپنے سوا کسی اور کے آگے جھکنے سے بچایا ہے، اپنے سوا دوسروں سے مانگنے کی ذات سے اسے محفوظ فرما دے۔ اپنی رحمت سے، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے!" عبارت ختم۔

فاضل شہیر شیخ احمد الدمیری نے اپنے مجربات میں فرمایا۔ جان لے، اللہ مجھے اور تجھے توفیق بخشے، کہ یہ اسم جلیل القدر ہے۔ اس کی برکت ظاہر اور اس کی فضیلت مشہور ہے۔ جلد قبول ہونے والا ہے اس کا بڑا راز اور عجیب خصوصیات ہیں۔ حصول رزق قضائے حاجات، تکلیف دور کرنے، ظالموں کی فریب کاری اور ان کی ہلاکت میں۔ وغیرہ بعض علماء و اولیاء نے اس کے بعض متعلقات سے اپنے حال و مقام کے مطابق کلام فرمایا۔ ہے اور فرمایا، جب اسے درد و الم کے ازالہ، حصول رزق اور قضائے حاجت کے لیے معمول بنانا چاہو، تو نماز فجر کے بعد ۱۲۹ بار اس کا ذکر کرو۔ اور اس کے بعد یہ دعا مانگو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔ اس آیت کو سات بار پڑھے اور پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَمَنْ عَلَیْھِنَّ سَخِّرْ لِیْ کُلَّ شَیْءٍ مِّنْ عِبَادِکَ مِمَّا فِیْ بَرِّکَ وَبَحْرِکَ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ فِی الْکَوْنِ شَیْءٌ مُتَحَرِّکٌ اَوْ سَاکِنٌ صَامِتٌ اَوْ نَاطِقٌ ظَاھِرٌ اَوْ بَاطِنٌ اِلَّا سَخَّرْتَہٗ لِیْ بِبَرَکَۃِ

Marfat.com

اِسْمِكَ اللَّطِيْفِ الْمَكْنُوْنِ، يَا اللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَآ
اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ، اِلٰهِيْ جُوْدُكَ دَلَّنِيْ عَلَيْكَ
وَاِحْسَانُكَ قَرَّبَنِيْ اِلَيْكَ اَشْكُوْ اِلَيْكَ مَالَا يَخْفٰى عَلَيْكَ وَاَسْاَلُكَ
مَالَا يَعْسُرُ عَلَيْكَ، اِذْ عِلْمُكَ بِحَالِيْ يُغْنِيْ عَنْ سُؤَالِيْ يَا مُعَرِّجًا
عَنِ الْكُرُوْبِ كُرُبَاتٍ، فَرِّجْ عَنِّيْ مَآ اَنَا فِيْهِ يَا مَنْ لَيْسَ بِجَانِبٍ
فَاَنْتَظِرَهٗ وَلَا بِنَائِمٍ فَاُوْقِظَهٗ وَلَا بِغَافِلٍ فَاُذَكِّرَهٗ وَلَا بِعَاجِزٍ
فَاُمْهِلَهٗ يَا عَالِمًا بِالْجُمْلَةِ وَغَنِيًّا عَنِ التَّفْصِيْلِ كَفٰى عِلْمُكَ
عَنِ السُّؤَالِ وَانْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِيْكَ
وَانْسَدَّتِ الطُّرُقُ اِلَّآ اِلَيْكَ يَا اللّٰهُ يَا سَمِيْعُ يَا قَرِيْبُ يَا بَصِيْرُ
يَا مُجِيْبُ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَيَسِّرْلِيْ رِزْقِيْ وَسَخِّرْلِيْ جَمِيْعَ خَلْقِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلَّمَ۔

اللہ کے نام سے جو رحم فرمانے والا مہربان ہے اللہ اپنے بندوں پر لطف فرمانے
والا ہے، جسے چاہے رزق دے اور وہ قوت و عزت والا ہے۔ الٰہی!
اے سات آسمانوں اور سات آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے کو تابع فرمان
بنانے والے! اپنے تمام بندوں کو میرا تابع فرمان کر دے (جو میرے
نشاط کار کیا کیا)۔ جو تیری خشکی اور تیرے سمندر میں ہے یہاں تک کہ ذرہ
میں جو چیز ساکن و متحرک ہے خاموش اور بولنے والی ہے۔ ظاہر ہے یا
باطن ہے اسے میرے تابع فرمان کر دے۔ اپنے اسم لطیف کی برکت سے،
جو چھپایا گیا ہے۔ اے اللہ! اے زندہ! قائم رہنے والے! جس

Marfat.com

کا معاملہ آسان ہے کہ جب کسی چیز سے فرمائے ہو جا وہ ہو جاتی ہے "تیری بخشش نے مجھے تیری راہ دکھائی تیرے احسان نے مجھے تیرے قریب آکر شکوہ کرنے کا حوصلہ بخشا۔ ایسی چیز کا جو تجھ پر پوشیدہ نہیں، اور کہ تجھ سے وہ مانگو جو تجھ پر دشوار نہیں، کیونکہ میرے حال کو تیرا جاننا مجھے سوال کرنے سے مستغنی کر رہا ہے۔ اور مصیبت زدہ سے مصیبت دور کرنے والے! مجھ سے وہ مصیبت دور فرما، جس میں مبتلا ہوں۔ اے وہ کہ غائب نہیں، جس کا انتظار کروں، نہ سویا ہے کہ جگاؤں۔ نہ غافل کہ میں یاد دلاؤں، نہ تو عاجز کہ مہلت دوں اور سب کچھ جاننے والے اور تفصیل سے بے پرواہ! بات کرنے کے مقابلے میں تیرا علم کافی ہے۔ تیرے سوا ہر طرف سے امید ختم ہو گئی۔ تیری ذات کے بغیر آرزوئیں ناکام ہو گئیں۔ تیری راہوں کے سوا تمام راہیں بند ہو گئیں۔ اے اللہ! اے سننے والے! اے نزدیک تر! اے دیکھنے والے! اے قبول فرمانے والے! مجھے بخش دے اور اپنی رحمت سے مجھ پر رحم فرما۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اور میرا رزق عطا فرما اور تمام مخلوق کو میرے تابع فرمان کر دے (ہوس کو بے نشاط کار کیا کیا، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اللہ درود بھیجے ہمارے آقا محمد آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر، اور سلام"

آپ رحمۃ اللہ نے فرمایا، جان لیجیے کہ یہ استغاثہ غم و الم کے ستائے، مصیبت زدہ اور ظالم حکمرانوں یا دوسروں سے ڈرنے والوں کو فائدہ دیتا ہے۔ جو چاہے ہماری ذکر کردہ شرائط کے ساتھ اس کا ذکر کرے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی وقت دعا قبول ہو گی۔ بعض خلوت نشینوں سے منقول ہے کہ جب تم حاجت براری مقصود ہو تو حرف ندا کے ساتھ۔

Marfat.com

اپنی حاجت کا تصوّر کر کے اس کے اعداد کبیر کے مطابق ۱۶۶۴۱ بار یَا لَطِیْفُ کہے۔ حاجت نگاہِ تصوّر میں رہے پھر فارغ ہو کر سات بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام اقطاب، اغیاث، اولیاً، نجبا، اوتاد اور نیکوکاروں کو اس کا ثواب ہدیہ کرے۔ پھر سات بار یہ دُعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ اللہ کے حکم سے مُراد پُوری ہوگی۔ دعائے مُبارک یہ ہے۔ اے اللہ! اور پالنے والوں کے پالنے والے! سب کو اپنی لطیف ربُوبیّت سے پالنے والے! بلا محنت، اپنے پوشیدہ جاری وساری لطف سے مجھے جلد کامیاب فرما۔ اور اپنے لُطف کی انگلیوں میں مجھے بدل دے۔ یہاں تک کہ میں تیرا لطیف لُطف ہر طرف دیکھوں۔ خواہ اس کی طرف اشارہ ہو سکے یا نہ۔ یہاں تک کہ خُوشی خوشی، مزے لوٹتے لوٹتے تیرے بحرِ لُطف میں ڈوب جاؤں۔ وہ مٹھاس جو تیرے اسرار پانے والوں کی ارواح کی غذا ہے۔ مجھے اپنے اسمأ میں سے ایک اسم اور اپنے انوار میں سے ایک نور عطا فرما۔ جسے اپنانے والا زمین میں داخل مخلوق اور اس سے نکلنے والی، اور آسمان سے اُترنے والی اور اس میں چڑھنے والی کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے بے شک تُو ہی لُطف فرمانے والا خبردار ہے۔ اور اللہ درُود وسلام بھیجے ہمارے آقا محمدؐ، اور آپ کی آل واصحاب پر۔ الخ۔

البسونی کی کتاب "المنہج الحنیف" میں یہ دُعا کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ ذکر کی گئی ہے کہ اس میں اِنَّکَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ حَفِیْظٌ۔ کی جگہ یَا خَبِیْرُ، یَا لَطِیْفُ یَا حَفِیْظُ۔ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ درُود شریف میں ان دونوں کو جمع کر دیا جائے۔

الدیربی نے کہا، بعض علمأ نے کہا کہ جب اس کو حاجت براری اور مُشکل کشائی کے لیے استعمال کرنا چاہو تو صحیح طریقے سے باوضو ہو کر دو نفل ادا کر کے قبلہ رُو ہو کر، قضائے حاجت کے ارادے سے مذکورہ تعداد میں اس دُعا کو پڑھو۔ اللہ تعالےٰ یقیناً تمہاری حاجت پوری فرمائے گا۔ تکلیف دُور کرے گا۔ اگر حالت میں اضافہ

Marfat.com

ہو تو کہو یَا لَطِیْفُ مَا اَسْرَعَکَ لِتَفْرِیْجِ الْکَرْبِ فِیْ اَوْقَاتِ الشَّدَآئِدِ -
اے مہربان مشکل اوقات میں تو کتنا جلد تکلیف دُور فرماتا ہے" دُعا یہ ہے "اے اللہ! اے
مہربان! جیسے تُو نے لُطف و کرم سے زمین و آسمان پیدا فرمائے، اپنی قضا و قدر میں، جو تُو
نے میرے بارے میں طے کر دی ہے۔ لُطف و کرم فرما، اور جس مشکل میں گرفتار ہُوں اسے
دُور فرما۔ الٰہی تو مقصود ہے میں اور کس کا قصد کروں تو رب کریم ہے اور کون دینے والا
ہے۔ تو معبُود، پروردگار، اس بات کا حقدار کہ میں تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہ کروں۔
مجھ پر لازم ہے کہ تیرے سوا کسی کی پناہ نہ ڈھونڈوں۔ اے وہ، جس پر بھروسہ رکھنے
والے بھروسہ رکھتے ہیں اے وہ کہ جس کی طرف دُرنے والے امان پاتے ہیں۔ اے وہ کہ
تمام اُمیدوار جس کے کرم و انعام سے آس لگائے ہُوئے ہیں۔ اے وہ کہ اپنی زبردست
حکومت اور عظیم رحمت سے لاچاروں کی فریاد رسی فرماتا ہے۔ اے لُطف فرمانے والے
مُشکل اوقات میں، کتنی جلد تکالیف دُور فرماتا ہے۔ اپنی قُوت و طاقت اور فضل و کرم
سے میرے متعلق اپنے حکم و فیصلہ کے نافذ کرنے میں مجُھ پر مہربان فرما کیونکہ نیکی کرنے اور
بدی سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اے اللہ! اے علم والے! اے عظمت
والے! (اہل ایمان وہ ہیں۔) جن کو لوگوں نے کہا کہ دشمن تمہارے گھات میں جمع ہیں، تو ان
کے ایمان میں جوش پیدا ہُوا۔ اور بول اُٹھے، ہمیں اللہ کافی ہے، اور بہترین کارساز۔ اگر
وُہ مُنہ موڑیں، تو حبیب تم فرماؤ، مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے بغیر کوئی سچا معبود نہیں میرا
اسی پر بھروسہ اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے"

میں نے بعض علماء کی تحریر دیکھی، کہ اللہ تعالیٰ کے اسم مُبارک لَطِیْفُ میں چار
تصرفات ہیں۔ (۱) حصولِ رزق۔ (۲) قضائے حاجات۔ (۳) قیدی کی رہائی۔ (۴)
ظالموں کی نگاہوں سے بچنا" اگر اس پر عمل کرنا ہے تو کپڑے اور بیٹھنے کی جگہ صاف
کر۔ اور ۱۲۶۴۱ بار "یَا لَطِیْفُ" پڑھ اور ہر ۱۲۹ کے بعد مذکورہ آیت کریمہ پڑھ

Marfat.com

ا ر یسا کر: حصولِ رزق کے لیے اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ
وِیُّ الْعَزِیْزُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا وَّاسِعًا
نْ غَیْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اللہ اپنے بندوں پر
ا ہے۔ جسے چاہے رزق دے اور وہ قوت والا عزت والا ہے۔ الٰہی میرا تجھ سے
ہے کہ کھلا ستھرا رزق عطا فرما۔ بغیر کسی سختی و تکلیف کے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قضائے حاجت کی آیت

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ اَللّٰھُمَّ اقْضِ حَاجَتِیْ
مِنْ فُلَانٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

کیا وہ اپنی مخلوق کو نہیں جانتا، حالانکہ باریک بین خبردار ہے۔ الٰہی فلاں شخص سے میری حاجت پوری کر، بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے۔"

قید سے رہائی کی آیت

اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَاءُ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ۔

"بے شک میرا رب جس پر چاہے لطف فرمانے والا ہے۔ بے شک وہی علم والا حکمت والا ہے۔"

ظالموں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہنے کی آیت

لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ
اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔

آنکھیں اس کو کلی طور پر نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو کلی طور پر دیکھتا ہے۔

Marfat.com

دور باریک بین خبردار ہے:

علامہ شیخ احمد بن محمد بن عباد شاذلی نے اپنی کتاب "الفاخر العلیہ فی المآثر الشاذلیہ" میں سیدی ابوالحسن شاذلی کے وظائف میں "حزب اللطف" بھی ذکر کیا ہے۔ اور کہا تنگیوں، سختیوں میں اس کے ساتھ دعا کرے کہ تکالیف و مصائب کے ازالہ کے لیے عجیب نسخہ ہے۔ ہر ظاہری و باطنی تکلیف کے ازالہ میں معاون۔ اور اس کے اسم گرامی "لطیف" کی دعا یہ ہو سکتی ہے "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ارنا ہے ہوئے شیطان سے۔ اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ سب تعریف اللہ کیلئے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کو۔ آخر تک۔ الٰہی افضل ترین درود، فزوں ترین برکتیں، پاکیزہ ترین سلام، تمام اوقات میں، اشرف مخلوق، ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر جو زمین و آسمان والوں میں کامل ترین ہیں، اور ان پر، پروردگار کا پاکیزہ ترین سلام، تمام بارگاہوں اور لمحات میں نازل فرما۔ الٰہی، اے وہ کہ جس کا لطف تمام مخلوق کو شامل ہے اور جس کی بھلائی بندے تک پہنچی ہوئی ہے۔ اور جس کا دامن تمام بندوں کا پردہ پوش ہے ہمیں اپنی عنایات کے دائرے سے نہ نکال اور ہر ڈر سے ہمیں محفوظ فرما، اور اپنے پوشیدہ لطف کے ساتھ ہمارے لیے ظاہر ہو۔ اے باطن! اے ظاہر! اے لطیف! ہم قضا میں تیرے لطف کا بچاؤ مانگتے ہیں، اور جب کوئی فیصلہ ہمارے خلاف ہو جائے تو ہم سلامتی و رضا کے ساتھ اس کے آگے جھکنا مانگتے ہیں۔ الٰہی! تو ہی علم ولا ہے جو ازل میں ہو چکا۔ پس اے ہمیشہ لطیف! جو مصیبت نازل ہو ہمیں اپنے لطف میں چھپا لے۔ اور اے اول! ہمیں اپنی حفاظت کے قلعے میں پناہ دے۔ اے وہ جس کی طرف التجا اور پناہ ہے۔ اے وہ کہ اپنی بحر قضا میں سے مخلوق کو بچانے والا اور ان پر اپنے زبردست حکم اور امتحان کو نازل کرنے والے ہمیں سفینۂ نجات کے سواروں میں شامل فرما دے، اور ساری زندگی آفات سے محفوظ فرما۔ بار الٰہا! جس پر تیری نظر کرم پڑ گئی۔

Marfat.com

اس کی قسمت پر لطف وکرم ہو گیا۔ تیری رعایت سے اے قدیر وہ محفوظ و ملحوظ ہو گیا۔
اے سننے دیکھنے والے۔ اے قریب۔ اے دعا سننے والے۔ اور بہترین رعایت کرنے
والے، ہم پر نظر عنایت رکھیو ! الٰہی تیرا پوشیدہ لطف دیکھنے سے لطیف تر ہے اور تو وہ
لطیف ہے جس کا لطف تمام کائنات میں جاری وساری ہے۔ تیرا راز و اسرار کائنات
میں چھپے پڑے ہیں، جنہیں صرف اہل معرفت اور اہلِ نظر ہی دیکھ سکتے ہیں۔ جب انہوں
نے تیرے اس لطف کے راز کو دیکھا تو ہکے بکے رہ گئے۔ جب تک تیرا دائمی لطف ہے۔
ہمارے معبود ! بندوں میں تیری مشیت کے فیصلے چلتے ہیں۔ جن کو نہ عارف پھیر سکتا ہے
نہ مرید۔ لیکن ہمارے لیے تو تو نے پوشیدہ لطف وکرم کے دروازے کھول دیئے۔
جن کے قلعے ہر مصیبت سے بچانے والے ہیں۔ پھر ہم تیری مہربانی سے ان قلعوں میں
داخل ہو گئے۔ اے وہ کہ جس شے سے فرمائے ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ ہمارے معبود !
بندوں میں تیری ہے اپنے بندوں پر۔ خصوصاً اہل محبت و مودت پر تو اہل محبت و
مودت کا صدقہ۔ اے سخی ہم پر خصوصی لطف فرما۔ ہمارے معبود ! لطف تیری صفت
ہے، مہربانی کرنا تیری عادت ہے۔ اور مخلوق میں اپنا حکم جاری رکھنا تیرا حق ہے اور
مخلوق پر لطف ورافت فرمانا ہے۔ دنیا میں تیرا حق پورا ہونا محال ہے۔ بارالٰہا ! تیرا
لطف ہمارے وجود سے پہلے ہے۔ جب کہ ہم محتاجِ لطف نہ تھے تو کیا اب جب کہ
ہم تیرے لطف کے حاجتمند ہیں تو دریغ فرمائے گا، حالانکہ تو سب سے بڑھ کر رحم
فرمانے والا ہے۔ ہو نہیں سکتا ہے۔ کہ تیرا کافی و وافی لطف، ہمیں محروم کرے۔ جب کہ
تو شافی ہے۔ بارالٰہا ! تیرا لطف تیری حفاظت ہے جب تو رعایت فرمائے۔ اور تیری
حفاظت تیرا لطف ہے جب تو بچائے۔ ہمیں اپنے لطف کے سرپردوں میں داخل فرما۔
اور ہم پر اپنی حفاظت کے پردے ڈال دے۔ اے لطیف ! ہمارا ہمیشہ تجھ سے لطف
کا سوال ہے۔ اے حفاظت فرمانے والے ! ہمیں برائی اور عداوت کی شر سے بچا۔ یا لطیف

Marfat.com

تین بار۔ تیرے عاجز، ڈرپوک، کمزور بندے کا کون ہے؟ الٰہی! جس طرح تُو نے میرے وجود اور میرے سوال سے پہلے لُطف فرمایا، میرا حامی ہو، میرے خلاف نہ ہو۔ اے غنا دینے والے، اے امان دینے والے! تُو ہی برائیاں مٹانے والی طاقت۔ تُو ہی بھلائیوں میں مدد کرنے والی اعانت اور تُو ہی میری نُصرت۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ جسے چاہے رزق دے اور وہ قوت والا غلبے والا ہے۔ مجھے اپنے لُطف سے مانوس کر دے۔ اے لُطف کرنے والے! ڈرنے والے کو حال خوف میں انس عطا فرما۔ کہ میں تیرے لُطف سے مانوس ہو جاؤں۔ اے لطیف! تُو اپنے چھوٹے سے لُطف سے مجھے خطرات سے بچا سکتا ہے۔ اور میں تیرے لُطف سے اے لطیف! دشمنوں سے چھُپا رہا۔ اللہ ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے بلکہ وہ بزرگ قرآن ہے محفوظ تختی ہے۔ تو ہر بڑے خطرے سے بچ گیا۔ میرا رب فرماتا ہے "زمین و آسمان کی حفاظت اُسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر عظمت کا مالک ہے" تو ہر شیطان اور حاسد سے بچ جائے گا۔ میرا رب فرماتا ہے "ہر شیطان سرکش سے حفاظت" تو ہر راستے کے ہر غم سے محفوظ ہو گیا۔ فرمایا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ مجھے اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز۔ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا" آیت الکرسی آخر تک۔ یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول تشریف لائے" آخر سورۂ توبہ تک۔ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ..... آخر تک۔ کافی ہے۔ کٓهٰیٰعٓصٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ کی جگہ قُوْلُہُ الْحَقُّ وَلَہُ الْمُلْکُ، سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ وآمین الٰہی ان اسماء و اسرار کا صدقہ ہمیں شر اور شریروں سے بچائیو۔ اور جتنی گندی چیزیں تُو نے پیدا کیں۔ تم فرماؤ رات دن تمہارا ضامن کون ہے۔؟" اپنی رحمانیت کی ضمانت کا صدقہ ہمارا ضامن بن۔ کسی دوسرے کے ذمے ہمیں نہ ڈال" الٰہی یہ تیرے دروازے پر میرے سوال کی ذات ہے۔ میری طاقت تیری وجہ سے ہے۔ الٰہی درود و سلام اور برکت نازل فرما، اُن پر جن پر تُو

Marfat.com

نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ جو رسولوں کے خاتم اور نبیوں کے امام ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کو عزت و عظمت بخش۔ شرف و کرم سے نواز۔ میرے آقا مجھے رحمت و امان سے محروم نہ رکھیو۔ اے مہربان۔ اے احسان فرما۔ اے رحمٰن۔ اے رحیم۔ اور تمام نبیوں رسولوں پر سلام نازل فرما اور ان کے تمام آل و اصحاب پر۔ اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے۔

کتاب "المنہج الحنیف" میں کہا، اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی "لطیف" سے متعلق جو دعائیں شیخ ابو العباس المرسی سے منقول ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے "الٰہی بندوں تک تیرا لطف کس قدر ہے۔ اور تو جسے چاہے اپنا لطف کیسے پہنچاتا ہے تو نے اپنے پیغمبر یکے بعد دیگرے بھیجے۔ دنیا کو آخرت سے ملایا۔ تیرا نام بڑی برکت والا ہے۔ لطف فرمانے والا۔ اچھے کام کرنے والا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، بچھڑوں کو ملانے والا۔ مختلف طبقات کو جوڑنے والا۔ چہرے تیری طرف اٹھے ہیں۔ آنکھیں تیرے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔ زبانیں تیری اسی قدر پاکی بولتی ہیں، جتنی دلوں کو معرفت ہے۔ تو ہر بولنے والے کے بولنے سے درآ ہے غیروں سے پردے ہیں۔ بھلائی پہچانے میں مہربان۔ چلنے کے لیے راستے بنانے والا۔ الٰہی! تو نے غافلوں کو جگایا۔ طبیعت کے غلاموں کو آزاد کیا۔ مدہوشوں کو ہوشیار کیا۔ شہوات کے اسیروں کو آزاد کیا۔ مانگنے والوں کی دعائیں قبول کیں۔ دور والوں کے مرغے اذانیں دینے لگے، سو حمد و مدح کا سزاوار تو ہی ہے۔ فتح و کامرانی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ میں تجھ سے شوق مانگتا ہوں، جو تجھ تک مجھے پہنچا دے۔ اور ایسی روشنی جو تجھ تک میری راہنمائی کرے، اور ایسا پاک روح جو میرے جسم میں ہر ایسی بات بٹھا دے جس کا سمجھنا دشوار ہے یا جس کا علم مجھ سے غائب ہے۔ اور اپنی طرف کی روح سے میری مدد فرما اور اپنے نور سے مجھے منور فرما کہ اس سے میں مسافروں کے لیے ہدایت کے راستے کھول دوں۔ اور قصد کرنے والوں کے لیے

Marfat.com

ملانے والی شاہرہ واضح کر دوں، اور میرے لیے اُفق اعلیٰ اور اُفق مبین کا دروازہ کھول دے اور علیین میں میرا رتبہ بلند فرما۔ اور علم یقین سے مجھے لطف کی چادر اُڑا دے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر لطف فرمانے والا۔ اور سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

"المنہج الحنیف" میں کہا، شیخ عارف باللہ ابوالغیث یمنی سے اسم اقدس لطیف کی جو دعائیں منقول ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے۔ الٰہی بے شک تیرے لطیف جھونکے ہیں، جو مریض پر چلیں تو اُسے شفا دیں، اور بے شک تیری مہربانی کی ہوائیں ہیں۔ کہ جب کسی قیدی کی طرف چلیں اُسے آزاد کر دیں۔ اور تیری نگاہ کرم ہے کہ جب سمندر کے سمندر میں ڈوبنے والے پر پڑے اُسے بچا لے۔ اور بے شک تیری رحمت، جب بدبخت کا ہاتھ پکڑے اُسے نیک بخت کر دے اور بے شک تیرا لطف و کرم ہے۔ جب کسی غریب پر وسائل تنگ ہو جائیں تو وہ انھیں وسیع کر دیتا ہے، سو بار الٰہا مجھ پر اپنے لطف کی نسیم چلا دے۔ اور ایسی خوشبو بھیج جو میرے دل کو روگ اور غفلت کو ختم کر دے اور مجھ پر اپنی مہربانی کی پھونک مار دے۔ ایسی پھونک جس سے میری خواہش اور لغزش کی زنجیریں کھل جائیں۔ اور مجھ پر اپنی ایک ایسی نظر عنایت فرما۔ جو مجھے گمراہی کے سمندر سے بچائے اور مجھے اپنی طرف سے ایسی رحمت عطا فرما جس سے میری بدبختی، نیک بختی سے بدل جائے۔ اور اپنے کرم سے مجھے اپنی طرف لوٹ آنا۔ اور سچی توبہ نصیب فرما اور مجھے دعا کے ذریعے اپنی سخاوت کا دروازہ کھٹکھٹانا نصیب فرما۔ یہاں تک کہ میرا دل تیری عطا سے مل جائے۔ اور میرا دست سوال تیرے شکر و ثنا کے لیے اٹھ جائے اور میری زبان تیری دعا اور تیری معرفت کی زاری میں چلنے لگے۔ یہاں تک کہ میں اُسے تیری بارگاہ میں ایک سیڑھی بنا کر اپنی حاجت تک پہنچاؤں۔ اور اپنی تمام کلی و جزئی حاجات میں تجھ پر اعتماد کروں۔ تیری رحمت سے، اے سب سے بڑھ کر فرمانے والے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تجھے پاکی ہے۔ بے شک میں ہی زیادتی

Marfat.com

کرنے والوں میں سے ہوں۔"

قرآنی آیات اور اذکار نبویہ کے خواص و فوائد نافعہ

اس موضوع کو شروع کرنے سے پہلے، میں عارف باللہ سیدی شیخ احمد زروق کی وہ تحریر نقل کرنا چاہتا ہوں، جو حزب البحر پر لکھی گئی ان کی شرح سے لی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد وہ فوائد و خواص لاؤں گا، جن کے اضافے کا وہاں مصنف نے وعدہ کیا ہے۔ سو میں کہتا ہوں" شیخ زروق رحمۃ اللہ نے کہا جان لے کہ مطالب کے ہر باب میں شارع کا افادہ اور اس میں اولیاً کا اضافہ ہے تو جو کوئی شارع کا فائدہ اور اولیاً کا اضافہ جمع کر لے وہ ہدایت اقتداً پر ہوگا، اور جو کوئی ایک کو حاصل کرے گا، اس میں اتنی کمی رہ جائے گی۔ البتہ حصولِ ہدایت کی کمی فائدے کی مانع ہے اور اقتداً کی کمی کبھی ضرر نہیں دیتی، کبھی دیتی ہے، کیونکہ وہ صرف قوت دینے والی ہے اور احکام شرع کو چھوڑ کر صرف اس پر موقوف رہنا، دنیا و آخرت میں ضرر رساں ہے۔ میں تیرے سامنے اس کی سات مثالیں ذکر کروں گا۔

اوّل: جب حزب البحر کو اس کی ہلاکت سے بچتے ہوئے، صرف سلامتی کے لیے استعمال کرنا چاہے تو اس کو شروع کرنے سے پہلے یہ پڑھ۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۚ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحَانَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۔

Marfat.com

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہے، اس کا چلنا اور ٹھہرنا، بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔" اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسا جاننے کا حق ہے۔ حالانکہ تمام زمین قیامت کے دن اس کے قبضہ میں ہو گی۔ اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں سمٹے ہوئے ہیں، وہ پاک و برتر ہے ان کے شرک سے۔"

کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ یہ ڈوبنے سے بچاؤ ہے

دوم جب تنگی سے فراخی کی طرف نکلنا چاہے تو وہ کچھ بجا لائے جس کی شیخ اپنے ساتھیوں کو تعلیم دیتے تھے۔

يَا وَاسِعُ يَا عَلِيْمُ۔ يَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اَنْتَ رَبِّيْ وَعِلْمُكَ حَسْبِيْ اِنْ تَمْسَسْنِيْ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ وَاِنْ تُرِدْنِيْ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِكَ تُصِيْبُ بِهٖ مَنْ تَشَآءُ مِنْ عِبَادِكَ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

ترجمہ: اے وسعت والے! اے علم والے! اے بڑے فضل والے۔ تو میرا پروردگار ہے، اور تیرا علم مجھے کافی ہے اگر تو مجھے تکلیف پہنچائے تو کوئی اسے دور کرنے والا نہیں، اور اگر تو میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو تیرے فضل کو کوئی پھیرنے والا نہیں تو اسے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے پہنچائے اور تو بخشنے والا مہربان ہے۔"

پہلے لازمی طور پر استغفار کر کہ حدیث میں آیا ہے، جو اس کو لازمی اپنائے اللہ اس کا ہر غم دور اور ہر تنگی میں کوئی راہ نکال دیتا ہے اور جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو، رزق دیتا ہے۔ اور ازالہ تکلیف کی وہ دعا استعمال کر جو بخاری شریف میں مروی ہے۔

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

اور وہ جو سنن ابوداؤد میں حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے غم و الم اور قرض کا شکوہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فکر و غم سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی و سستی سے، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبے اور لوگوں کے دباؤ سے۔

اور فرمایا اسے صبح اور مغرب کے بعد پڑھا کر۔

اگر تو دشمنوں پر مدد حاصل کرنا چاہے اس عمل کے ذریعے جو شیخ ہے ساتھیوں کو سکھایا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَلْقِنَا شُرُوْرَهُمْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ مِنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰى حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

ترجمہ: اللہ پر ایمان والے بھروسہ رکھیں۔ الٰہی کی غلط تدبیر انہی پر الٹا دے اور ان کی برائیوں میں ہماری کفایت فرما۔ مجھے اللہ کافی ہے، اللہ نے دعا کرنے والے کی سن لی۔ اللہ کے علاوہ کوئی کنارہ نہیں، ہمیں اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز۔

Marfat.com

فرمایا ہر نماز کے بعد سات بار اس کا ورد کرے۔ اس سے پہلے وہ دُعا بھی کہہ لے جو خوف کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَنَدْرَءُبِکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے خوف کے وقت فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِکْفِنَا بِمَا شِئْتَ۔

الٰہی جیسے چاہے ہماری کفایت فرما۔

چہارم

اور جب ظالم سے بچنا چاہے تو اس کے پاس جاتے وقت اس طرح عمل کر جیسے شیخ نے ارشاد فرمایا۔ وَقَالَ مُوْسٰی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّکُمْ مِّنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بے شک میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ چاہتا ہوں ہر مغرور سے جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔" اور جو حاکم سے ڈرے وہ اس سے پہلے وہ دُعا پڑھے جو حدیث میں آتی ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا، اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِکَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَ اَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰھُمَّ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَآؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔"

ترجمہ: اللہ اپنی تمام مخلوق سے بڑا ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اللہ اس پر غالب تر اور محفوظ تر ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جس

Marfat.com

کے سوا کوئی اور سچا معبود نہیں، آسمان کو زمین پر اپنے حکم کے بغیر گرنے سے روکنے والا ہے تیرے فلاں بندے، اس کے لشکر، اس کے پیروکاروں اور اس کے ساتھیوں کے شر سے۔ خواہ انسان ہوں یا جن۔ الٰہی! ان کے شر سے تو میری پناہ ہو جا۔ تیری تعریف بلند تر اور تیری پناہ غالب ہے۔ اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔"

یہ دعائیں تین بار پڑھے جیسا کہ طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

پنجم شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تو چاہے کہ تیرا دل ٹیڑھا نہ ہو تجھے غم والم سے سابقہ نہ پڑے اور تجھ پر کوئی گناہ نہ رہے تو کثرت سے پڑھ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اضافہ کر لے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔ الٰہی! اس کا علم میرے دل میں جما دے، اور میرا گناہ بخش دے۔ اور تمام ایمان والے مردوں، عورتوں کو بخش دے۔ اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور سلام ہو اللہ کے چیدہ بندوں پر جو چاہے اس کے ہمراہ اس کے ہمراہ اس کو بھی معمول بنا لے"۔ بے شک میں تیرا بندہ، تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ ہے"۔ آخر تک دعا۔ جو تکلیف دور کرنے کے فوائد میں آ رہی ہے۔ جس نے بھی اسے پڑھا، اللہ نے اس کا غم کافور کیا۔ اور غم کے بدلے اسے خوشی نصیب ہوئی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

ششم حزب البحر والحفیظۃ

جس کے شروع میں اَلْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ آتا ہے دونوں کو حصولِ فائدہ اور دفع ضرر کے لیے بنایا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"

ترجمہ: "پناہ مانگتا ہوں، اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے اس کی مخلوق کے شر سے"

Marfat.com

تین بار سفر کے دوران کسی منزل پر ٹھہرے تو یہ ایمان ہے جب تک وہاں سے کوچ نہ کرے۔ سورۂ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ۔ وحشت دور کرنے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتان، صبح و شام تین بار، ہر خطرے کے لیے کافی ہے۔ یونہی بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اللہ کے نام سے شروع جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے جاننے والا ہے" جو صبح کے وقت اسے تین بار پڑھے، شام تک ناگہانی مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یونہی شام کو پڑھے۔ صبح تک۔

ہفتم مشائخ نے خوشحالی طلب کرنے کے کئی طریقے اور اذکار بیان کیے ہیں ایک یہ کہ صبح صادق اور نماز فجر کے درمیان ایک بار پڑھے۔

سُبْحَانَ مَنْ یَّمُنُّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْهِ سُبْحَانَ مَنْ یُّجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ سُبْحَانَ مَنْ یَّبْرَأُ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اِلَیْهِ سُبْحَانَ مَنِ التَّسْبِیْحُ مِنَّةٌ مِنْهُ عَلٰی مَنِ اعْتَمَدَ عَلَیْهِ سُبْحَانَ مَنْ یُّسَبِّحُ کُلُّ شَیْءٍ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا مَنْ یُّسَبِّحُ لَهُ الْجَمِیْعُ تُدَارِکْنِیْ بِعَفْوِكَ فَاِنِّیْ جَزُوْعٌ۔

پھر اللہ سے سو بار استغفار کرے۔ پس چالیس دن کے اندر اندر دولت دنیا اس کے قدموں میں ہوگی۔ یہ مجرب ہے۔

حاصلِ کلام اس تمام بحث کا حاصل یہ ہے کہ اسرار کا اثر اسرار شرع سے مفید ہے سو جو کوئی اپنے مقصد میں کامرانی چاہے، پہلے احکام شرع کو اپنائے، پھر ان امداد کو اپنائے۔ اسی بات کی طرف شیخ ابوالعباس البونی نے اپنی کتاب "قبس الاھتداء" میں اشارہ کیا ہے۔

Marfat.com

تنبیہ جان لیجیے کہ ذکر و دُعا وغیرہ قضا و قدر کو بدلتے نہیں، یہ بندگی ہے۔ خلاصہ یہ کہ مقصد کے حصُول، اور قضاؤ قدر میں لطُف و کرم کا فائدہ دیتے ہیں اور بات کو نفس کے لیے آسان کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ آدمی کسی کا محتاج نہیں رہتا، اور طلب کا مقصود یہی ہے۔ سو نتائج سپرد خُدا کر کے اور اس کے فیصلے کے آگے سرِ تسلیم خم کر کے اور اللہ سے حُسنِ ظن رکھ کے طلب کیجیے۔ تسلیم و رضا کی پیروی کیجیے۔ تمھارا رب مشکلات کو بڑا حل کرنے والا، جاننے والا ہے۔ الخ۔

شیخ زروقی کا کلام ختم ہوا۔ مختلف و منتشر فوائد کے ذکر سے پہلے قرآنی آیات و سور کے منظوم فوائد ذکر کرتا ہوں تاکہ جو حفظ کرنا چاہے وہ آسانی سے حفظ کر سکے۔

قرآنی سُورتوں اور آیتوں کے فوائد

محبِّ طبری نے اپنی کتاب "خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر" میں امام شیخ ابراہیم اللقانی کے حالات میں لکھا ہے "ان کے پاس بہت فوائد تھے بہُت سے فوائد نقل بھی کیے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ کہ بچے کی پیدائش پر نومولود کے سر پر ہاتھ رکھ کر سورۂ قدر پڑھے وہ بچہ کبھی زنا نہیں کرے گا۔ یُونہی انہوں نے مفید باتیں اس طرح نظم کیں۔ ؎

يٰسٓ تُنْجِيْ مِنْ دُخَانِ الْوَاقِعَه وَالْمُلْكُ وَالْاِنْسَانُ نِعْمَ الشَّافِعَه

یٰسین قیامت کے دھوئیں سے نجات دے گی۔ سورہ ملک اور سورہ دہر بہترین شفاعت کرنے والی ہیں۔

ثُمَّ الْبُرُوْجُ لَهَا انْشَرَاحُ هٰذِهٖ سَبْعٌ وَّهُنَّ الْمُنْجِيَاتُ النَّافِعَه

پھر بروج، جو مُشکل کھولنے والی ہے یہ سات ہیں، جو نجات و نفع دینے والی ہے۔"

Marfat.com

دوسرے الفاظ میں۔

زُمَرٌ یٰسٓ الَّتِیْ قَدْ فُصِّلَتْ تُنْجِی الْمُوَحِّدَ مِنْ دُخَانِ الْوَاقِعَہ

زمر۔ یاسین۔ جو مفصل ہے توحیدی کو وقوع قیامت کے دھوئیں سے نجات دے گی۔

وَتَمَامُ سَبْعِ الْمُنْجِیَاتِ بِحَشْرِھَا وَالْمُلْکُ فَاحْفَظْھَا فَنِعْمَ الشَّافِعَہ

پوری سات نجات دینے والی، قیامت میں (سورۂ حشر) اور سورۂ ملک، اسے یاد کرلے کہ بہترین شفاعت کرنے والی ہے۔

وَالْمُنْقِذَاتُ السَّبْعُ سُوْرَۃُ کَوْثَرٍ مُتَتَالِیَاتٌ ثُمَّ سِتٌّ تَابِعَہ

اور سات بچانے والی ہیں جن میں پہلی سورۂ کوثر اور پھر اس کے مسلسل چھ۔

وَالْمُھْلِکَاتُ السَّبْعُ قُلْ مُزَّمِّلٌ ثُمَّ الْبُرُوْجَ وَطَارِقٌ ھِیَ قَاطِعَہ

سات ہلاک کرنے والیاں، کہو مزمل۔ پھر بروج اور طارق جو کاٹنے والی ہے۔

ثُمَّ الضُّحٰی وَالشَّرْحُ مَعَ قَدْرٍ لِاِیْلٰفٍ لِاِھْلَاکِ الْعَدُوِّ سَارِعَہ

پھر ضحیٰ، انشراح، مع القدر، القریش۔ دشمن کی جلد ہلاکت کے لیے۔

عارف باللہ سیدی شیخ علوان الحموی نے اپنی کتاب "مصباح الہدایۃ" میں (۱) میں نے متاخرین میں محب الدین الدسوقی کی ایک طویل نظم دیکھی جو ان کے طویل قصیدہ ہے اس میں سورتوں اور آیتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ چند اشعار کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) اور سورۂ واقعہ کو عشاء کے وقت ہمیشہ ترتیل سے پڑھ اس کے ذریعے بہت رزق حاصل کرے گا۔

(۲) اور مغرب کے بعد سورۂ ملک پڑھ، یہ عذاب قبر اور فتنہ قبر سے نجات دیتی ہے۔

(۳) اگر یاجوج ماجوج اور دجال سے بچنے کے لیے ہر جمعہ کو سورۂ کہف

Marfat.com

پڑھ۔ (کیا اچھا ہے۔)

(۴) اگر نفع حاصل کرنا اور ضرر کا دفاع چاہے تو فرض نماز کے بعد دس بار سورۂ فاتحہ پڑھ۔

(۵) تکالیف دور کرنے کے لیے اپنے اوپر سورۂ یاسین لازم کرلے۔ یونہی آیۃ الکرسی، اور آخری سورت۔

(۶) یاسین تین چار بار پڑھ۔ یونہی سورۂ ملک۔ میرے فائدے کا لحاظ کر۔

(۷) جو مصیبت پڑے اُسے، آیۃ الکرسی کے بار بار پڑھنے سے دور کر۔

(۸) رات کے وقت غمگین ہوکر، قبولیت کی اُمید سے اور اس کی تعداد کے برابر قٓ ھٰآ۔ کٓ ۱۲۵ بار سورۂ سجدہ کا آخر۔

(۹) آیۃ الکرسی اور سورۂ آل عمران میں حصول مطلب ہے اور سورۂ طٰہٰ سے غفلت نہ کر۔

(۱۰) سورۂ شوریٰ کی پہلی پانچ آیتیں پھر سورۂ مریم کی پانچ آیتیں۔ جمع کرکے۔

(۱۱) پہلے سورۂ مریم کی پانچ اور آخر میں سورۂ شوریٰ کی پانچ پڑھ کر ختم کردے۔

(۱۲) جب چاہے انہیں پڑھ اور ان کا لحاظ کر اور خبردار یہ بات جاہلوں کو نہ بتلانا۔

(۱۳) پھر تیرا ارادہ ہو، سورۂ حشر کی آخری آیتوں کا اور سورہ حدید کی ابتدائی آیتوں کا جہاں صحابہ کرام سے خطاب شروع ہوتا ہے۔

(۱۴) اس سے بھلائی پائے گا اور اس کی صد سے دُور ہوگا اور ان کی تعداد ۶۵ ہے۔

(۱۵) اور سورۂ والشمس، صبح سویرے۔ حاجتوں کے لیے۔ یونہی سورۂ اعلیٰ خوشحالی قریب لانے کے لیے۔

Marfat.com

(۱۶) ظلم سے نجات اور تکالیف سے چھٹکارا پانے کے لیے ایوبؑ علیہ السلام کی دعا سجدے میں گر کر۔

(۱۷) اس کو لازم کر لے کہ مجرب ہے، ایک نہیں کئی بار، اس کو ۹۹ بار پڑھ۔

(۱۸) سورۂ قدر امن و رحمت کی سورت ہے۔ اسے بھی لازم کر لے اور جب باوضو ہو، پڑھ لے۔

(۱۹) اور سورۂ "کافرین" لیٹ کر پڑھ۔ یہ تجھے شرک اور رات کی برائی سے بچائے گی۔

(۲۰) سورۂ اخلاص، سورہ الناس، سورۂ الفلق میں پرہیزگاروں کے لیے نور اور پردہ پوشی ہے۔

(۲۱) ان تمام سے پہلے بسم اللہ پڑھ لینا۔ جس کے پڑھنے کی تعداد ایک ہزار چھیانوے ہے۔

(۲۲) شرط یہ ہے کہ باوضو ہو کر تشہد میں بیٹھے، نفل سے فارغ ہو کر اپنے اوپر خدا کا خوف طاری کر۔

(۲۳) اور جو مانگتا ہے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ایک ہزار بار پڑھ زیادہ نہیں۔

شیخ علوان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس پر کچھ فوائد کا اضافہ کیا ہے میں نے کہا۔

(۱) اور شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ آخر تک۔ آیت میں کفایت ہے، اور عافیت ہے، اے خطرناک بیماری والے۔

(۲) اور سورۂ فاتحہ کا دم کر دو ہر بیمار کو۔ جس کا منہ کڑوا، حلق سے نیچے کچھ نہیں جاتا۔ کسی جانور کے ڈنگ مارنے سے۔

(۳) سورۂ دخان کا بڑا اجر ہے۔ خصوصاً جمعہ کی رات! سے حاصل کر سکتے ہو۔

Marfat.com

(۴) لِاِیْلٰفِ کو لازم کرلے۔ اس سے ڈر سے امن اور کھانے کے بعد اس کی فضیلت پہچان!۔

(۵) اِذَا زُلْزِلَتْ کو بار بار پڑھ اس میں فائدے ہیں بلاشبہ یہ نصف قرآن کے برابر ہے۔

(۶) اور آل عمران میں حرف مرکب (ابتدائی حروف مقطعات) کے قریب اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ کو ملحوظ رکھ۔

۷۔ بھول جانے کا ڈر ہو تو وہ کہہ جو اللہ کے فرشتوں نے حیرت میں کہا تھا۔

(۸) یہ اس وقت کی بات ہے جب میرے ربِّ قدیر نے فرمایا، مجھے ان کے نام بتاؤ تو انہوں نے کہا سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا۔ اور ثابت قدم۔

(۹) فَسُبْحَانَ سَبِّیْ۔ صبح و شام سورۂ روم سے پڑھ۔ ترک نہ کرنا، نقصان ہوگا۔

(۱۰) اس سے انسان وہ بھلائیاں حاصل کرسکتا ہے۔ جو شب و روز اس سے رُکی ہیں۔

(۱۱) سجستانی نے ایک عالم سے یہ روایت کی کہ تُحْشَرُوْنَ تک عاجزی و انکساری سے پڑھ۔

(۱۲) مصیبت کے وقت آیت استرجاع پڑھ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) ہمارا رب خسارہ پورا کرے گا۔

(۱۳) کوئی کام شروع کرنا ہو تو سورۂ کہف کی دُعا اور رَبِّ اشْرَحْ لِیْ سے کر وجہ سورۂ روشن، سورۂ طٰہٰ میں ہے۔

(۱۴) اور خوف کے وقت حَسْبُنَا اللّٰہُ پڑھ، جو اسے پڑھے اللہ کے فضل و احسان سے خوف پھر جائے گا۔

(۱۵) برائیوں سے نجات دیتی ہے اللہ کی توفیق سے اسے یاد کرلے اُفَوِّضُ اَمْرِیْ الخ اسے مخلوق کے فریب پر پڑھ۔

Marfat.com

(۱۶) روزوں وغیرہ سے فارغ ہوکر، وہ دُعا پڑھ جو بیت اللہ کے بانی علیہ السلام نے پڑھی تھی، کبھی نقصان نہ اٹھائے گا۔ (ربنا تقبل)

(۱۷) وہ اپنے رب سے قبولیت کی دُعا مانگتے رہے، تو بھی ان کی اقتدا کر۔ وہ کتنے عظیم اور بہتر نمونہ تھے۔

(۱۸) میت کے پاس، موت کے وقت سورۂ رعد اور یٰسین پڑھ۔ شب قبر کی تنہائی میں کام آئے گی۔

(۱۹) توفیق ہو تو نورانی دن، یعنی جمعہ کے دن نماز جمعہ سے فارغ ہوکر۔

(۲۰) اسی جگہ وقار سے بیٹھ کر سات بار سورۂ فاتحہ پڑھ۔

(۲۱) اور سورۂ اخلاص بھی اس کے بعد کہو اے غنی! مخلوق کو پہلی بار پیدا کرنے والے۔

(۲۲) اور دوبارہ لوٹانے والے! غنی پروردگار! مشکل حل فرما اور اپنے فضل سے مجھے کفایت کر، تمام مخلوق سے۔

(۲۳) یونہی سات بار اس میں فوائد ہیں، ہر جمعہ اس پر ہمیشہ کے لیے عمل کرتا رہ۔

(۲۴) اور سورۂ کہف میں جہاں رَقُوْدٌ (سونا) کا ذکر ہے پڑھ جاگتے ہوتے۔ آئندہ کی خبر اور وقت معلوم کر لے گا۔

(۲۵) اور آیۃ الکرسی میں مُردوں کے لیے رحمت اور عام نور، پھر ان کی لغزشوں کی بخشش ہے۔

(۲۶) اور سورۂ یٰسین میں بزدلوں کے لیے فائدے ہیں۔ اور سورۂ ملک کو کبھی نہ چھوڑنا۔

(۲۷) سورۂ اخلاص گیارہ بار مردوں کے لیے پڑھ۔ اے اچھے اخلاق والے ساتھی۔

Marfat.com

(۲۸) یونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصی درود وسلام پڑھنے سے بھی ہر میت سے عذاب اٹھا لیا جاتا ہے۔

(۲۹) سورۂ ہود پھر آلِ عمران، کی تلاوت کے بڑے پھل ہیں۔ ہر عبادت سے پہلے ان پر عمل کر۔

(۳۰) اور قیام کے وقت سُبْحَانَ رَبِّنَا اور مخلوق کے معبود کی تسبیح پڑھ۔

(۳۱) اس کے بعد سورۂ صافات پڑھ۔ اس کے بعد خیر اُمت کے والی ومختار صلے اللہ علیہ وسلم پر درُود وسلام بھیج!۔

(۳۲) کہو، دُعا مانگو۔ سُبحان سے۔ تم پر اس کا ذکر لازم ہے۔ اس میں چوری کے خطرات سے امان ہے۔

(۳۳) اس کو ابن عباس نے روایت کیا، اور تجھے ان کی مرفوع حدیث کافی ہے۔ جو خیر خلق صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

(۳۴) اللہ رحمٰن کے ناموں کے درمیان دعا مانگ قبول ہو گی، سورۂ الانعام میں، اور من پسند مُراد حاصل کر۔

(۳۵) مال ومنال پر غرور آئے تو پڑھ جو باغ والے کے ساتھی نے اسے سکھائی تھی (مَا شَآءَ اللّٰہ)

(۳۶) پیشاب بند ہو تو سورۂ الم نشرح پڑھ۔ ہر چھینٹا مارتے وقت۔

(۳۷) اگلی طرف (پیشاب گاہ پر) لیکن اے ساتھی پورا عمل کرنے سے پہلے ٹھہر جا۔ تلاوت آرام سے کر۔

(۳۸) اور یہ مبتلا شخص چھینٹوں کے درمیان لٹا دیا جائے۔ بندش کھُل جائے گی۔ یہ مجرب اور صحیح ہے۔

(۳۹) جلاب سخت لگ جائیں تو کاغذ پر بسم اللہ کے بعد حٰمٓ تنزیل الکتاب لکھ کر

Marfat.com

پیٹ پر رکھ دے۔

(۴۰) سورۂ احقاف کی آخری آیت اور "النازعات" کی آخری آیت کسی ورق پر تحریر کر کے فوراً زچہ کے گلے میں ڈال دو۔ اللہ کے حکم سے بچہ آرام سے پیدا ہوگا۔

(۴۱) کوئی گم ہو جائے تو سورۂ ضحیٰ، الغنی تک پڑھ۔ جو محکم آیت ہے۔

(۴۲) اور کہہ اے اللہ! تمام لوگوں کو اس دن کے لیے جمع فرمانے والے جس میں کوئی شک نہیں، میری حاجت پوری فرما۔

(۴۳) سورۂ طٰہٰ کے متن میں لوگ سوال کرتے ہیں، شفا کے لیے۔ ابو کعب! لکھ دے۔ اس کا لوگوں نے کثرت سے تجربہ کیا ہے۔

(۴۴) آمَنَّا تک سبحان ربنا۔ لہ حمد ہر حرف و کلمہ میں۔

(۴۵) اس کے بعد میں نے کچھ فوائد چھوڑ دیئے، جو کتاب اللہ میں یقیناً موجود ہیں۔

(۴۶) تو ان کو حاصل کر۔ یہ حقیقت چھپی نہیں کہ ان میں شفا ہے۔ اور ان کے ضمن میں ہر آفت کا تریاق ہے۔

(۴۷) سو مبارک ہو اس کو جو اس کے جمال کا ساتھی ہو۔ جو یکے بعد دیگرے حسن کی تازگی دیکھتا ہے۔

علامہ سید مرتضیٰ زبیدی نے شرح احیاء العلوم کے شروع میں امام غزالیؒ کے سوانح حیات کے ضمن میں فرمایا۔ اسرار فاتحہ کے متعلق یہ اشعار بھی آپ سے منسوب ہیں۔ رحمہ اللہ۔

(۱) جب تو رزق کی تلاش میں ہو، اور غلام و آزاد سے مقصد برآری چاہے۔

(۲) اور جس کی امید سے جلد حاصل کرنا چاہے، اور مخالفت بیوفائی سے محفوظ رہنا چاہے۔

(۳) تو فاتحۂ کتاب کا دامن تھام لے۔ بے شک اس میں تیری امید کا راز پوشیدہ ہے۔

Marfat.com

(۴) تو ہمیشہ۔ صبح و شام ظہر و عصر السکا ذکر کرتا رہ۔

(۵) ہر رات نو تے تک پڑھ۔ السکے بعد دس اور دسو کی تعداد پوری کر۔

(۶) جو عزت و مرتبہ، دبدبہ اور عالی قدری چاہے گا، پائے گا۔

(۷) اور وہ پردہ پائے گا، جو راتوں میں کبھی پامال نہ ہو۔ کوئی حادثہ السس میں کمی نہ کر سکے۔

(۸) وقار، خوشی دائمی۔ اور ہر شر کے خوف سے محفوظ رہو۔

(۹) ننگ، بھوک اور قطع تعلقی سے اور حکمرانوں کی دستبرد سے بچ جائے۔

بیماریوں سے شفا اور تکالیف کے خاتمہ سے متعلق

فوائد

سیوطی نے الاتقان میں کہا ابن السنی نے کہا معوذتین وغیرہ، اسمائے خداوندی سے جھاڑ پھونک ہی دراصل طب روحانی ہے، جب نیک لوگوں کی زبان سے ہو، اللہ کے حکم سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ جب یہ قسم ناپید ہونے لگی تو لوگ طب جسمانی کی طرف دوڑنے لگے۔ سیوطیؒ نے کہا السس حقیقت کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اشارہ کیا ہے۔ کہ اگر اللہ کا نام یقین والا پہاڑ پر پڑھے تو وہ ٹل جائے۔ القرطبی نے کہا اللہ کے کلام اور اسما سے جھاڑ پھونک جائز ہے۔ اگر ماثور ہے تو بہتر ہے۔ الربیع نے کہا میں نے امام شافعی سے دم درود کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا اگر اللہ کے کلام اور اللہ کے ذکر جو مشہور ہے السس سے دم کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ابن بطال نے کہا معوذتین میں جو راز و اثر ہے وہ قرآن کے دیگر حصوں میں نہیں۔ کیونکہ یہ جامع دعا پہ مشتمل ہے جو اکثر ناروا بیماریوں کے لیے عام ہے مثلاً جادو، حسد، شر

Marfat.com

شیطان، وسوسہ شیطان وغیرہ اسی لیے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اس پر اکتفا فرماتے تھے۔ پھر "الاتقان" میں فضیلت قرآن و فاتحہ کے متعلق ابن القیم کے اقوال جو عنقریب نقل کیے جائیں گے، ان میں سے بعض نقل کرنے کے بعد کہا،

مسئلہ امام نووی نے "شرح المہذب" میں کہا اگر قرآن (جتنا ہو) کسی برتن میں لکھا جائے۔ پھر اسے دھو کر مریض کو پلایا جائے تو حسن بصری۔ مجاہد، ابو قلابہ اور اوزاعی نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ النخعی نے اسے مکروہ کہا ہے۔ فرمایا ہمارے مذہب کے مطابق یہ جائز ہے۔ قاضی حسین اور بغوی وغیرہ نے کہا اگر قرآن مٹھائی یا کھانے پر لکھا جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔" الخ

الزرکشی نے کہا برتن والے مسئلے کو جن علماء نے جائز کہا ان میں العما والنبہی بھی ہیں انہوں نے یہ وضاحت بھی ساتھ کر دی ہے۔ کہ جس ورق پر قرآن لکھا ہو اُسے نگلنا جائز نہیں۔ لیکن ابن عبدالسلام نے پانی پینے سے بھی منع کا فتویٰ دیا ہے۔ لیکن وہ اندر کی نجاست سے جا ملے گا۔ اس میں بحث و نظر کی گنجائش ہے۔"

ابن الحاج رحمہ اللہ نے کہا دم کرنے کے بعد تھوکنا مستحب ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا، دم کے بعد مریض پر تھوکنے سے فائدہ حصول برکت ہے۔ اس رطوبت سے۔ ہوا سے یا اس سانس سے جو دم سے ملی ہے۔ اور یا اچھے ذکر سے۔ جیسے ذکر یا اسمائے حسنیٰ کے غسالہ سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ جب اپنے اوپر دم کرتے تو پھونک مارتے اور لوہے نمک جس پر گرہ لگائی جائے اور سلیمانی انگوٹھی لکھی ہو یا گرہ لگائی جائے، یہ صورتیں انہیں سخت ناپسند تھیں کہ اس میں جادو کی مشابہت ہے۔" الخ

علامہ ابن القیم نے اپنی کتاب "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" میں المروزی کے حوالہ سے ابو عبداللہ یعنی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کا یہ عمل نقل کیا، المروزی کہتے ہیں مجھے بخار ہو گیا، امام احمد کو پتہ چلا تو آپ نے میرے لیے ایک پرزے پر لکھا بسم اللہ

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اِشْفِ صَاحِبَ هٰذَا الْكِتَابِ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ، اِلٰهَ الْحَقِّ۔ آمین۔ المروزی کہتے ہیں۔ ابوالمنذر عمرو بن مجمع نے ابوعبداللہ سے یہ حدیث پڑھی تو میں سن رہا تھا۔ یونس بن حبان کہتے ہیں، میں نے ابوجعفر محمد بن علی (زین العابدین) رضی اللہ عنہ سے تعویذ لٹکانے کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا اگر کتاب اللہ یا کلام رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے تو لٹکائے اور جہاں تک ہو سکے شفا حاصل کر، میں نے کہا چوتھے کے بخار کے لیے کہ لوں بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ آخر تک۔ فرمایا، ہاں۔ امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے نقل کیا ہے۔ کہ ان حضرات نے اس سلسلہ میں نرمی سے کام لیا ہے۔ امام احمد سے پوچھا گیا کہ تکالیف کے ازالہ کے لیے جو تعویذات گلے وغیرہ میں لٹکائے جائیں ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے کہا مجھے امید ہے۔ کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو ڈر نے والے اور بخار وغیرہ میں مبتلا شخص کے لیے تعویذ لکھتے دیکھا ہے۔ فرمایا اس سلسلہ میں امام بخاری و مسلم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تین صحابہ ایک سفر میں جا رہے تھے یہاں تک کہ وہ عرب قبائل میں سے ایک قبیلہ کے پاس جا ٹھہرے، انہوں نے ان سے مہمانی کا مطالبہ کیا، لیکن ان لوگوں نے ان کی مہمانی سے انکار کر دیا، اتنے میں قبیلہ کے سردار کو کسی کیڑے نے ڈس لیا۔ انہوں نے بڑی تگ و دو کی مگر درد دور نہ ہوا۔ ان میں سے کسی نے کہا، یہ لوگ جو یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں اگر ان کے پاس جاؤ تو شاید ان کے پاس کوئی علاج ہو، یہ لوگ ان صحابہ کرام کے پاس آئے اور کہنے لگے، حضرات ہمارے سردار صاحب

Marfat.com

ڈسے گئے ہیں، ہم نے ہر طرح سے کوشش کر دیکھی مگر کسی چیز سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آپ میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ ایک صاحب نے فرمایا ہاں۔ ہے۔ بخدا میں جھاڑ پھونک کرتا ہوں، مگر ہم نے تم سے مہمانی مانگی، تم نے ہماری مہمانی نہ کی۔ لہٰذا جب تک معاوضہ طے نہ کرو، دم نہیں کروں گا۔ اس پر ان لوگوں نے ایک ریوڑ بکریاں دینے پر مصالحت کر لی۔ وہ صاحب گئے فاتحہ پڑھتے گئے اور دم کرتے گئے۔ ایسے محسوس ہوا گویا اسی کی گرہ کھول دی گئی۔ وہ شخص بھلا چنگا چلنے پھرنے لگا۔ کوئی تکلیف نہ رہی فرمایا کہ ان لوگوں نے جو معاوضہ طے پایا تھا وہ ان کے حوالے کیا۔ ان حضرات میں سے کسی نے کہا تقسیم کر لو۔ جنہوں نے دم کیا تھا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو۔ جب تک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر سب کچھ ذکر نہ کر دیں۔ پھر دیکھیں آپ کیا حکم دیں گے۔ یہ حضرات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم ہے پھر فرمایا تم نے ٹھیک کیا: تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔ ایک اور مقام پر فرمایا فاتحۃ الکتاب "ام القرآن" ہے۔ سبع مثانی ہے۔ مکمل شفا، نفع مند دوا، مکمل جھاڑ پھونک۔ غنا و فلاح کی کنجی۔ قوت کی محافظ، غم والم اور خوف وحزن اس آدمی سے دور کرنے والی ہے۔ جو اس کی قدر و منزلت پہچانے، اسے اس کا حق دے۔ اچھی طرح بیماری میں استعمال کرے۔ اس سے شفایابی کا طریقہ جانتا ہوا۔ وہ بھید بھی جانتا ہوں، جس کی وجہ سے اس میں یہ خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ جب بعض صحابہ اس مقام پر فائز تھے۔ موذی جانور کے کاٹے پر دم کیا۔ اسی وقت ٹھیک ہو گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، تجھے کیسے پتہ چل گیا۔ کہ یہ دم ہے۔ توفیق الٰہی جس کا ساتھ دے، اور چشم بصیرت حاصل ہو جائے۔ یہاں تک کہ اس سورۃ کے اسرار پر واقف ہو جائے اور جن حقائق پر مشتمل ہے۔ ان سے واقفیت ہو جائے مثلاً توحید، معرفت ذات، اسما و صفات و افعال،

Marfat.com

شریعت پر ثابت قدم ہو۔ تقدیر، قیامت۔ تجرید، توحید و ربوبیت، الوہیت، کمال توکل ہر معاملہ مالک کے سپرد کرنا، جو ہر تعریف کا مالک ہے۔ جس کے ہاتھ تمام خیر ہے، جس کی طرف ہر معاملہ لوٹتا ہے۔ اور طلب ہدایت میں اس کی محتاجی، جو سعادت دارین کی اصل ہے، ہو۔ معانی کا حصول بھلائی اور دفع مفاسد سے جو تعلق ہے اسے جانتا ہو۔ اور یہ کہ عافیتِ مطلقہ۔ کاملہ اور نعمتِ تامہ۔ اسی سے متعلق ہے اور اسی کے وجود پر موقوف ہے تو یہ یقین اسے کئی دوائیوں اور دموں سے مستغنی کر دے۔ اس پر بھلائی کے دروازے کھل جائیں اور شر کے اسباب ختم ہو جائیں۔ یہ چیز کسی اور فطرت، کسی دوسرے عقل و ایمان کے پیدا ہونے کی محتاج ہے۔ خدا کی قسم کوئی غلط بات، کوئی باطل بات بدعت ہو، فاتحہ شریف اس کے رد و ابطال پر مشتمل ہے۔ قریب ترین اور واضح ترین طریقے سے، معارفِ الٰہیہ کا کوئی دروازہ۔ دلوں کے اعمال اور ان کی بیماریاں اور ان سے بچنے کی دوائیں، ان سب کی کنجی اور اس کا مقام دلالت فاتحہ میں ہے اور رب العالمین کی طرف چلنے والوں کی جو بھی منزل ہے۔ اس کی ابتدا و انتہا اس میں ہے۔ اللہ کی بقا کی قسم اس کی شان اس سے بڑھ کر اور بلند تر ہے جو کچھ بندے نے کیا، جس کا سہارا لیا اور جو سوچا سمجھا اور زبان سے کہا، اس سب سے برتر ہے۔ اللہ نے اسے کامل شفا بنا کر نازل کیا، مکمل حفاظت۔ واضح نور اس کا اور اس کے لوازم کا کما حقہٗ سمجھنا عین سعادت ہے۔ بدعت، شرک اور دل کے باقی امراض معمولی حد تک پیدا ہوں تو ہوں۔ وہ بھی برقرار نہیں رہ سکتے۔ زمین کے خزانوں کی یہی بڑی چابی ہے۔ جیسے یہ جنت کی چابی ہے۔ ہر آدمی اس چابی سے صحیح طور پر کھول نہیں سکتا۔ اگر خزانوں کے طالب اس سورہ کے اسرار پر واقف ہو جائیں اور اس کے معانی سمجھ جائیں اور اس چابی کے حصول میں کئی سال سفر کرنا پڑے، کریں اور صحیح طریق سے کھول سکیں، تو یہ خزانے بلا روک ٹوک حاصل کر لیں، ہم یہ بات مجاز و استعارہ کے طور پر نہیں بطورِ حقیقت

Marfat.com

عرض کر رہے ہے۔ لیکن اکثر علما سے اس راز کے پوشیدہ رکھنے میں، اللہ کی حکمتِ بالغہ کارفرما ہے۔ جیسے زمین کے خزانوں کی ان سے پوشیدگی میں حکمت بالغہ ہے۔ ابن ماجہ نے اپنے سنن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ" "بہترین دوا قرآن ہے"۔ یہ تو سب کو معلوم ہے۔ کہ بعض کلام کے خواص ومنافع مجرب ہیں۔ پھر اللہ کے کلام کے متعلق کیا خیال ہے جس کی فضیلت ہر کلام پر ایسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت اپنی مخلوق پر، جو مکمل شفا، منافع بخش حفاظت نافعہ۔ نورِ رہنما، رحمت عامہ۔ وہ کہ اگر پہاڑ پر اتارا جاتا، تو اس کی عظمت و جلال سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا فرمانِ باری تعالٰے ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ ترجمہ: ہم قرآن سے وہ نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء و رحمت ہے"

تو فاتحہ کے متعلق کیا خیال ہے۔ جس کی مثل نہ قرآن میں، نہ تورات میں، نہ انجیل وزبور میں۔ جو کتا۔ ۔ کے تمام مقاصد پر مشتمل ہے۔ جو اسمائے باری تعالیٰ کے اصول ومجامع کو متضمن ہے۔ یعنی اللہ، رب، رحمٰن، رحیم۔ جس میں قیامت کا اثبات، توحید الوہیت کا اثبات ہے۔ جس میں مدد مانگنے کے لیے اللہ کی طرف احتیاج، طلبِ ہدایت اور خاص اسی سے طلب کا ذکر ہے۔ سب سے افضل اور نافع تر دعا کا ذکر ہے۔ اور اس چیز کا ذکر ہے جس کی بندوں کو سب سے زیادہ احتیاج ہے اور وہ ہے سیدھے راستے کی ہدایت، جو کمالِ معرفت، توحید، عبادت کہ جو اس نے حکم دیا اس پر عمل کیا جائے اور جس سے اس نے منع فرمایا اس سے بچا جائے۔ اور تا مرگ اس پر قائم۔ رہنے کی دعا کو متضمن ہے۔ اور اس سورۂ مبارکہ میں مخلوق کی دو قسمیں کی گئی ہیں۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو حق کو پہچانتے، اس پر عمل کرتے، اس سے محبت اور ایثار

Marfat.com

کا برتاؤ کرتے ہیں۔ دوسری قسم ان لوگوں کی جو حق پہچان کر اس سے منہ موڑتے اور کچھ حق شناسی کی وجہ سے گمراہ ہیں۔ یہ ہیں مخلوق کی قسمیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ سورۂ قضاؤ قدر شرع اسماؤ صفات۔ معاد، نبوّات، تزکیۂ نفوس۔ اصلاح قلوب۔ اللہ کے عدل و احسان کے ذکر اور تمام اہل باطل و بدعت کے رَدّ پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ یہ تمام امور ہم نے اس کی عظیم و ضخیم شرح میں ذکر کئے ہیں۔ لہٰذا یہ سورت بجا طور پر اس شان کی ہے کہ اس کے ذریعے بیماریوں سے شفا حاصل کی جائے۔ ڈسے ہوئے پر اس کا دم کیا جائے۔

خلاصہ یہ کہ فاتحہ ان اُمور کو شامل ہے۔ خالص بندگی، اللہ کی ثنا، ہر کام اس کے سپرد کرنا۔ اس سے مدد مانگنا، اس پر بھروسہ رکھنا۔ تمام نعمتیں اس سے مانگنا تمام نعمتوں کا مجموعہ ہدایت ہے۔ جس کے ذریعے نعمتوں کا حصول اور تکالیف کا دفاع ہوتا ہے۔ سب سے بڑی دوا ہے، شافیہ کافیہ ہے۔

ایک اور قول

کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ سورۂ فاتحہ میں جھاڑ پھونک کا مقام اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ دو کلمے اس دوا کے مضبوط ترین حصے ہیں کیونکہ ان میں عام خود سپردگی، توکل، التجا، استعاذہ، افتقار۔ طلب اور ان سب کے ساتھ اعلیٰ ترین مقصد جمع ہے۔ اور وہ ہے۔ صرف ایک پالنے والے کی عبادت۔ اور بزرگ ترین وسیلہ ہے اور وہ ہے عبادت میں ایسی مدد مانگنا جو کسی اور سورہ میں نہیں مانگی گئی۔

آپ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا، مکہ معظمہ میں ایک ایسا وقت مجھ پر گذرا کہ میں بیمار ہوا۔ نہ طبیب ملا نہ دوا۔ اس پر میں نے فاتحہ سے علاج شروع کیا۔ زمزم کا پانی لیا اور اس پر کئی بار فاتحہ پڑھی۔ پھر وہ پانی پی لیا۔ اور اسی سے صحت کاملہ پائی۔ پھر میں نے بہت ساری تکالیف میں اس پر اعتماد کیا اور بے انتہا فائدہ اٹھایا اسی کتاب میں ایک اور مقام پر فرمایا۔ اللہ فرماتا ہے۔ ہم قرآن میں وہ کچھ نازل کرتے ہیں جس میں شفا اور اہل

Marfat.com

ایمان کے لیے رحمت ہے" صحیح یہ ہے کہ لفظ مِنْ یہاں تبعیض کے لیے نہیں، بیان جنس کے لیے ہے اور اللہ فرماتا ہے "اے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت اور سینوں میں پائی جانے والی بیماریوں کے لیے شفا آچکی ہے" سو قرآن کریم قلب وجسم کی تمام بیماریوں کے لیے شفا آچکی ہے" دُنیا کی بیماریاں ہوں یا آخرت کی۔ لیکن اس سے شفا حاصل کرنے کی ہر آدمی میں قابلیت ہے نہ موافقت۔ اور جب بیمار اچھی طرح اس سے علاج کرے۔ اور اپنی بیماری پر صدق وایمان، قبول تام، پختہ یقین اور مکمل شرائط کے ساتھ، اس کا استعمال کرے، بیماری کبھی اس کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ اور نہ زمین وآسمان کے مالک کے اس کلام کا مقابلہ بیماری کرے بھی کس طرح جسے پہاڑوں پر اتارا جاتا، تو ان کو ریزہ ریزہ کر دیتا۔ زمین پر اتارا جاتا تو اسے کاٹ کے رکھ دیتا۔ پس دلوں اور جسموں کی کوئی بیماری ایسی نہیں، جس کی بیماری قرآن نہ بتائے۔ جس کی پرہیز نہ کرے۔ ہاں یہ سب کچھ اس کے لیے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن فہمی نصیب کی۔ فرمایا کُتب طِبّ کے شروع میں، قرآن طبی قواعد واصول مذکور ہیں یعنی صحت کی حفاظت اور پرہیز اور ایذا دہ چیزوں سے بچنا۔ اسی دلیل سے آپ اس قسم کی باقی مباحث کو سمجھ سکتے ہیں۔ رہیں دلی بیماریاں تو قرآن ان بیماریوں کو ان کے اسباب اور ان کے علاج کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کیا انہیں کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے" سو جس کو قرآن سے شفا نہیں ملتی، اُسے اللہ شفا نہ دے۔ فرمایا معوذتین کی خرابیوں کے واقع ہونے سے پہلے ہی ختم کر دینے اور ان سے حفاظت وصیانت سے متعلق بڑی شان ہے۔ اسی لیے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد ان کے پڑھنے کا حکم دیا" اس کو ترمذی نے اپنی جامع میں ذکر کیا ہے۔ اس روایت میں ایک بڑا راز پوشیدہ ہے۔ گویا ایک نماز سے دوسری نماز تک ہر قسم کے شر دُور رہتے ہیں۔ اور فرمایا پناہ

Marfat.com

مانگنے والوں نے اس جیسے وسیلہ سے کبھی پناہ نہیں مانگی"۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر گیارہ گرہوں سے جادو کیا گیا تو جبریل علیہ السلام یہ دونوں سورتیں لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جونہی ایک آیت پڑھتے ایک گرہ کھل جاتی۔ یہاں تک کہ تمام گرہیں کھل گئیں تو گویا آپ کا جسم اقدس رسی میں بندھا ہوا تھا۔ جیسے کھول دیا گیا۔

دَرد کا علاج جھاڑ پھونک سے

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کسی انسان کو تکلیف ہوتی یا زخم وغیرہ ہوتی، تو آپ اپنی شہادت کی انگلی اس طرح کرتے راوی حدیث حضرت سفیان نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھی، پھر اٹھائی اور یہ کلمات پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیَشْفِیْ سَقِیْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا "

ترجمہ: اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی ہمارے کسی کے لعاب کے ساتھ کہ ہمارے بیمار کو شفا دے، ہمارے رب کے حکم سے"

پھوڑے یا زخم کا دم

امام مسلم نے اپنی صحیح میں، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے جسم میں دَرد کی شکایت کی اور کہا جب سے اسلام قبول کیا یہ تکلیف ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جسم کے جس حصے میں دَرد ہے۔ اس پر اپنا ہاتھ رکھو۔ پھر آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھو، تین بار بِسْمِ

Marfat.com

اللہ اور سات بار اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ ۔۔۔ میں اللہ کی عزت و قدرت کی پناہ چاہتا ہوں، اس کے شر سے جو محسوس کرتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں"

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اہل خانہ کو اس طرح اللہ کی پناہ میں دیتے تھے کہ اس پر اپنا دایاں دستِ اقدس پھیرتے اور فرماتے:۔

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ، اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا ۔"

ترجمہ:۔ اے اللہ! لوگوں کے پروردگار۔ تکالیف دُور فرما دے، اور شفا دے۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا تو بس تیری شفا ہے۔ ایسی شفا جو بیماری کو نہ چھوڑے"

خوف و مُصیبت کا علاج

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سُناؤ جن کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان لوگوں پر، ان کے پروردگار کی طرف سے برکتیں اور رحمت ہے اور وہی راہ پانے والے ہیں"

اور مسند میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے۔ جس کو مُصیبت پہنچے۔ اور وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پڑھے۔ اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ۔ الٰہی! میری مُصیبت میں مجھے پناہ دے اور اس کی جگہ بہتر عطا فرما" تو اللہ اس کی مُصیبت سے اسے پناہ دے گا، اور اس کی جگہ اُسے

Marfat.com

بہتری دے گا۔" پھر ابن القیم نے زاد المعاد میں ایک اور جگہ کہا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ترجمہ: نماز اور صبر کے ذریعے مدد چاہو

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

اور فرمایا:

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ ترجمہ: اپنوں کو نماز کا حکم کرو، اور خود

اصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا بھی اس پر کاربند رہو۔ ہم تم سے

نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ رزق نہیں مانگتے، ہم تمہیں رزق دیں

لِلتَّقْوٰى۔" گے اور انجام کار پرہیزگاری کا ہے۔"

سُنن میں ہے کہ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی بڑا واقعہ آپڑتا۔ تو آپ نماز کی طرف دوڑتے۔" نماز رزق دیتی ہے۔ صحت کی ضامن ہے۔ تکلیف دُور کرنے والی، بیماریوں کو ہٹانے والی، دل کو طاقت دینے والی۔ چہرے کو چمک، طبیعت کو سرور، سُستی دُور، اعضا کو چستی اور طاقت بڑھانے والی ہے۔ سینہ کھولنے والی، رُوح کو غذا دینے والی اور دل کو منوّر کرنے والی ہے، نعمت کی محافظ اور بدبختی دور کرنے والی ہے۔ حصُول برکت کا ذریعہ، شیطان سے دُور اور رحمٰن سے قریب کرنے والی ہے۔ مختصر یہ کہ صحت، بدن اور دل کی صحت اور قوت دینے میں۔ اور جسم و رُوح کے ردی مواد کو ختم کرنے میں اس کی عجیب تاثیر ہے۔ جب کبھی دو شخص کسی آفت و بیماری میں مبتلا ہُوں، نمازی کے حصّے میں نسبتاً کم آئے گی اور انجام کار وہ محفوظ تر رہے گا اور دنیاوی خرابیوں کو دُور کرنے میں نماز کی عجیب تاثیر ہے۔ خصوصاً جب نماز کی ظاہری باطنی شرائط کا لحاظ کرتے ہُوئے اس کا حق ادا کیا جائے اور کامل ادا کی جائے تو پھر نماز کی طرح دنیا و آخرت کے شر کوئی اور شے دُور نہیں کر سکتی اور نہ دُنیا و آخرت

Marfat.com

کی بھلائیاں اس کی طرح کوئی عبادت حاصل کر سکتی ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ سے ملنے کا ذریعہ ہے۔ اور جس قدر بندہ اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہوگا اُسی قدر اس پر خیر و برکت کے دروازے کھُلیں گے اور شر کے اسباب ختم ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر توفیق، عافیت، صحت، غنیمت، آرام۔ نعمتوں اور تمام خوشیوں کا فیضان ہوگا۔ ان کے اسباب مُہیّا ہوں گے۔ سب کچھ ملے گا اور جلد ملے گا" فرمایا اس سے پہلے نماز کے ذریعے تمام دردوں سے شفا حاصل ہونے کا ذکر ہو چکا ہے۔ بشرطیکہ ابتدا میں اس کے ذریعے ان کا علاج کیا جائے۔ ایک اور جگہ فرمایا۔

نماز کے اسرار

بچے کی پیدائش میں تکلیف دُور کرنے کے لیے

بچے کی پیدائش کی سختی دُور کرنے کی تحریر۔ خلّال کہتے ہیں۔ مجھے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بتایا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا، کہ جب کسی عورت پر زچگی کی تکلیف ہوتی تو سفید پیالے یا کسی ستھری چیز پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث لکھتے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ بَلَاغٌ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا"

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حکمت و کرم والا۔ اللہ پاک ہے عرشِ عظیم کا مالک۔ سب تعریفیں اللہ پروردگارِ جہاں کے لیے ہیں۔ جس دن دیکھیں گے وہ وعدے وعید جو ان سے کئے گئے تھے تو محسوس ہوگا کہ وہ تو

Marfat.com

دُنیا میں دن کا کچھ حصہ گزار کر آئے ہیں۔ ان کو اللہ کے احکام پہنچاؤ۔
جس دن قیامت کو سامنے دیکھیں گے تو محسوس ہوگا گویا دنیا میں ایک شام
یا دوپہر گزار کر آئے ہیں"

الخلاّل نے کہا، ہمیں ابوبکر مروزی نے خبر دی کہ ابو عبداللہ یعنی امام احمد بن حنبل کے پاس ایک شخص آیا، اور کہا اے ابو عبداللہ! جو عورت دو دن سے زچگی کی تکلیف میں مبتلا ہے آپ اس کے لیے کچھ لکھ کر دیں گے؟ آپ نے اُسے ایک بڑا پیالہ اور زعفران لانے کو کہا، میں نے بے شمار لوگوں کے لیے انہیں تعویز لکھ کر دیتے دیکھا۔

اور عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کا ایک گائے پر گذر ہوا جس

دم عیسٰے علیہ السلام

کا بچہ ہونے والا تھا۔ گائے نے عرض کیا اے کلمۃُ اللہ! میرے لیے اللہ سے دُعا کریں کہ اس تکلیف سے نجات بخش دے۔ آپ نے فرمایا۔ اے نفس کو نفس سے پیدا کرنے والے اور اے نفس کو نفس سے چھڑانے والے! اور اے نفس کو نفس سے نکالنے والے۔ اسے خلاصی عطا فرما! بس اسی وقت بچہ باہر آ گیا اور گائے اسے اُٹھ کر سُونگھنے چاٹنے لگی۔ فرمایا جب بھی کسی عورت کو بچے کی پیدائش پر تکلیف ہو۔ اس کے لیے اسے لکھ لو۔ فرمایا جتنے دم پھُونک بیان ہُوئے ان کی تحریر مفید ہے اور سلف کی ایک جماعت نے قرآنی کلمات کو لکھنے اور گھول کر پینے کی رُخصت دی ہے اور اسے وہ شفا قرار دیا جو قرآن میں ہے۔

اس مقصد کیلیے ایک اور تحریر

صاف سُتھرے برتن میں لکھا جائے۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۔ ..... پھر اسے پانی میں حل کر کے حاملہ کو پلایا جائے اور اس کے پیٹ پر اس کے چینٹے مارے جائیں۔

Marfat.com

نکسیر کے لیے ابن تیمیہ کا نسخہ

فرمایا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نکسیر والے کی پیشانی پر لکھتے

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ "

اے زمین اپنا پانی نگل جا۔ اور اے آسمان تھم جا۔ اور پانی اُتر گیا۔ اور کام تمام ہو گیا"

میں نے انہیں کہتے ہوئے سُنا کہ میں نے یہ آیت کئی مریضوں کے لیے لکھی اور وہ ٹھیک ہو گئے۔ اور فرمایا اسے نکسیر کے خون سے نہ لکھے جیسے جاہل لوگ کرتے ہیں کیونکہ خون پلید ہے اس سے اللہ کا کلام لکھنا جائز ہے۔

سر کی سکری اور گنجے پن کے لیے تعویذ

اس پر لکھے۔

فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ۔ اس کمیتی کو بگولہ پہنچا جس میں آگ ہے۔ سو وہ جل گئی"

بواسیر کے بخار کیلیے

تین ہلکے پھلکے ورقوں پر لکھے بِسْمِ اللّٰهِ فَرَّتْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَرَّتْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ قَلَّتْ۔ اللہ کے نام سے بھاگ گیا۔ اللہ کے نام سے گزر گیا۔ اللہ کے نام سے کم ہو گیا" ہر روز ایک ورق پانی میں حل کر کے نگل لے۔

عِرْقُ النِّسَاء کے لیے

(ایک قسم کا درد جو ران سے گھٹنے یا پاؤں تک ہوتا ہے) (المنجد ص ۷۹۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ خَلَقْتَ

Marfat.com

النِّسَاءَ فِيَّ فَلَا تُسَلِّطْهُ عَلٰى بَدَنِيْ وَلَا تُسَلِّطْنِيْ عَلَيْهِ
بِقَطْعٍ وَاشْفِنِيْ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ"

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو رحم کرنے والا مہربان ہے۔ اے اللہ! ہر چیز کے پروردگار! ہر شے کے مالک! ہر چیز کے پیدا کرنے والے، تُو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ اور تُو نے ہی میرے وجود میں عرق النسا پیدا کیا۔ سو میرے بدن پر اسے مُسلّط نہ فرما۔ اور نہ ہرگز مجھے اس پر مسلط فرما، اور مجھے ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کا نام تک نہ چھوڑے تیرے سوا کوئی شفا بخشنے والا نہیں"

جسم میں دَرد ہو یا آنکھ پھڑکے

ترمذی نے اپنی جامع میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بخار اور تمام دَردوں سے شفایاب ہونے کے لیے یہ دُعا سکھاتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ كُلِّ
عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ"

ترجمہ: اللہ بزرگ کے نام سے، میں عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر بہنے والی رگ کے شر اور آگ کی گرمی کے شر سے"

داڑھ میں دَرد ہے

دَرد والی داڑھ کے ساتھ والے رخسار پر (انگلی سے) لکھے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ
لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ"

Marfat.com

اللہ کے نام سے شروع جو رحم کرنے والا مہربان ہے۔ تم فرماؤ وہی تو ہے
جس نے تم کو پیدا کیا، اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔
بہت کم شکر کرتے ہو۔
اگر چاہے تو یہ لکھے۔
"وَلَهٗ سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔
رات اور دن میں جو سکونت پذیر ہے، اسی کا ہے اور وہی سُننے جاننے
والا ہے"۔

پھوڑا پھُنسی کے لیے

پھوڑے پر ہاتھ سے لکھے۔
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا
قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۔
اور تم سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو تم فرماؤ میرا رب ان
کو دھول بنا کر اڑا دے گا۔ اور زمین کو ہموار چٹیل میدان بنائے گا جس
میں تم بل کج نہ دیکھو گے"۔ (طٰہٰ ۱۰۵ تا ۱۰۷)
ابن القیم کی کتاب زاد المعاد سے میرا انتخاب ختم ہوا۔

بچے کی پیدائش میں آسانی کے لیے

ابن الحاج نے "المدخل" میں کہا، بچے کی ولادت میں آسانی کے لیے میرے
شیخ ابن ابی جمرہ رحمہ اللہ نے بتایا کہ نئے برتن میں لکھے۔
بیٹے "تنگ پیٹ سے اور وسیع دنیا کی طرف نکل آ، اس خدا کی قدرت

Marfat.com

سے نکل جس نے تجھے محفوظ ٹھکانے میں، مقررہ مدت تک رکھا؟
اُخْرُجْ اَیَّتُھَا الْوَلَدُ مِنْ بَطْنِ ضَیِّقٍ وَمِنْ تَحْتِ ضَیِّقٍ اِلٰی سِعَۃِ ھٰذِہِ الدُّنْیَا اُخْرُجْ بِقُدْرَۃِ الَّذِیْ جَعَلَکَ فِیْ قَرَارٍ تَمْکِیْنٍ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ۔ آخر سورہ تک ..... وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ "اور ہم قرآن سے وہ کچھ نازل کرتے ہیں جو اہل ایمان کے لیے شفا و رحمت ہے"

اس دَم کیے ہُوئے پانی کو زچہ پیئے بھی، اور اپنے چہرے پر اس کے چھینٹے بھی مارے فرمایا میں نے یہ نسخہ بعض بابرکت حضرات سے لیا اور جسے لکھ کر دیا فوری فائدہ ہُوا"!

امام سیوطی کا فرمان - جھاڑ پھُونک

حافظ سیوطی نے "خصائص الکبریٰ" میں فرمایا - امام بیہقی نے خارجہ بن الصلت تمیمی سے، انہوں نے اپنے چچا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے، جن کے ہمراہ زنجیروں سے جکڑا ہوا پاگل تھا ان میں سے ایک نے ان سے کہا آپ کے پاس اس کے لیے کوئی دوا ہے۔؟ کیونکہ تمہارے ساتھی (رسول اللہ) بھلائی لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے صبح و شام اس پر تین دن تک فاتحہ سے جھاڑ پھُونک کی۔ وہ مریض ٹھیک ہو گیا۔ اس شخص نے اسے سَو بکریاں دیں۔ وہ صاحب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے اور سرکار کے سامنے یہ قصہ بیان کیا۔ فرمایا کھاؤ۔ لوگ غلط جھاڑ پھُونک پر نذرانے لیتے ہیں، تم نے تو صحیح دم کیا ہے۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے اس فرمان - اُدْعُوْا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ

Marfat.com

.....پوری آیت،
اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو۔

کے سلسلہ میں فرمایا یہ آیت چوری سے حفاظت ہے۔

چوری سے امان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے رات سوتے وقت اسے پڑھا اس کے گھر میں چور گھس آیا۔ گھر میں موجود سب کچھ سمیٹا اور اٹھا کر چلتا بنا۔ وہ صحابی جاگ رہے تھے یہاں تک کہ چور دروازے تک جا پہنچا۔ دیکھا دروازہ بند ہے۔ گٹھڑی اتاری تو دروازہ کھلا تھا۔ تین بار ایسا ہی ہوا (کہ گٹھڑی اٹھاتا تو دروازہ بند ہو جاتا، اتارتا تو کھل جاتا) صاحب خانہ ہنس پڑے۔ فرمایا میں نے اپنا گھر مضبوط بنایا ہے۔

ایک نیکوکار شخص نے کہا مجھے بہت سخت درد ہوا۔ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سر پر رکھا اور پڑھا۔

"بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّیَ اللّٰہُ حَسْبِیَ اللّٰہُ۔ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ، فَوَضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ، مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ"

اللہ کے نام سے۔ میرا پالنے والا اللہ ہے، مجھے اللہ کافی ہے۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ میں نے اللہ کا سہارا لے لیا۔ میں نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا۔ جو اللہ چاہے، اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں"

فرمایا ان کلمات کو کثرت سے پڑھو، ان میں ہر بیماری کی شفا، ہر تکلیف سے رہائی اور دشمنوں پر مدد ہے"

سیدی احمد زروق رحمہ اللہ نے حزب البحر میں لکھی گئی اپنی شرح میں کہا حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی نماز فجر کے بعد سات بار پڑھے۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ۔

Marfat.com

پوری آیت۔ اللہ اس کے لیے دن بھر کے لیے اسے کافی کر دے گا۔ اگرچہ توکل میں سچا نہ ہو۔ اگر شام کو پڑھے تو صبح تک یہی اثر رہے گا۔

فوجی جرمی شیخ حبب الحموی المعروف ابن اسحاق نے اپنی کتاب "روض الازھار فی فضائل القرآن ومنافع الاذکار" میں فرمایا کہ فوجی دستہ رومی علاقے میں گیا۔ ان میں سے ایک شخص گر پڑا، اس کی ران ٹوٹ گئی۔ ساتھیوں نے اٹھا کر ایک درخت کے نیچے رکھ دیا اور اس کا گھوڑا برابر میں باندھ دیا۔ کچھ پانی اور کھانا اس کے پاس رکھ کر چلے گئے۔ رات کو آنے والا آیا اور اس سے کہا جہاں تکلیف ہے وہاں ہاتھ رکھو اور پڑھو۔

"فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ"

"پھر اگر پھر جائیں تو تم فرماؤ، مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے"

سات بار اس نے پڑھا ران ٹھیک ہو گئی۔ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں مذکور حدیث اتنے اضافے کے ساتھ نقل کی "کَفَاہُ اللّٰہُ مَا اَھَمَّہٗ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَاٰخِرَتِہٖ"

"دنیا و آخرت کی ہر پریشانی کے لیے اللہ ہی اسے کافی ہو گا"

پھر فرمایا، اس نعمت پر واقف ہو اور خوشی منا، کیونکہ اکثر اذکار صدق دل، اور حضور قلب پر موقوف ہوتے ہیں جب کہ اس ذکر میں تمام ذاکرین کے لیے عام رحمت ہے۔ اور دنیا و آخرت کے تمام دکھوں کا مداوا، یہ سب اس کے لیے ہے جس کو پڑھنے کی توفیق اللہ نے دی۔ اگرچہ توکل میں وہ کچھ بلند مقام نہ رکھتا ہو، اس

Marfat.com

مت کی قدر و منزلت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اور نہ شکر ادا ہو سکتا ہے۔ پس اوّل و
خر، ظاہر و باطن اسی کا شکر ہے، یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اس کا ایک فائدہ نرم دلی
ہریلے مادوں کا اثر ہونا، اور لمبی عمر پانا ہے۔ چنانچہ ابنِ ماجہ وغیرہ ابن مسعود رضی اللہ
نہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عَلَیْکُمْ بِالشِّفَآءَیْنِ
لْعَسَلُ وَالْقُرْآنُ" دو چیزوں سے ضرور شفا حاصل کرو، شہد سے اور قرآن سے"
بن ماجہ نے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے روایت کی۔ ایک شخص سے رسول اللہ صلی
للہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ "بہترین دوا قرآن ہے"۔ بیہقی
نے شعب میں واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہٗ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حلق میں درد کی شکایت کی۔ فرمایا۔ عَلَیْکَ بِقِرَاءَۃِ
لْقُرْآنِ "قرآن لازمی پڑھا کرو"۔ ابن مردویہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درد
سینہ کی شکایت کی۔ فرمایا قرآن پڑھ: اللہ فرماتا ہے۔ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ "سینوں
کی ہر بیماری کی شفا ہے"۔ ابو عبید نے طلحہ بن مصرف سے روایت کی۔ کہا جاتا ہے مریض
کے پاس قرآن پڑھا جائے تو فرق محسوس کرتا ہے"۔ بیہقی وغیرہ نے جابر بن عبداللہ
رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ
شِفَآءٌ مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ..... "قرآن کی فاتحہ ہر بیماری سے شفا ہے"۔ الخلعی
نے اسی کو ذرا لفظی تبدیلی سے روایت کیا۔ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ شِفَآءٌ مِّنْ کُلِّ شَیْءٍ
اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ۔ فاتحہ کتاب ہر بیماری سے شفا ہے"۔ بجز سام کے
اور سام موت ہے"۔ امام بیہقی اور سعید بن منصور وغیرہ نے ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ سے، اور انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ فَاتِحَۃُ
الْکِتَابِ شِفَآءٌ مِّنَ السَّمِّ۔ "فاتحہ زہر سے شفا ہے"۔ امام بخاری نے

Marfat.com

اپنی صحیح میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی یہ روایت نقل کی، فرمایا ہم ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ ٹھہرے۔ ایک جماعت نے آکر کہا، ہمارا سردار ڈسا گیا ہے۔ کیا تمہارے ہمراہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ ایک صاحب اٹھ کر اس کے ہمراہ گئے اور فاتحہ القرآن سے اسے جھاڑا، وہ شخص ٹھیک ہو گیا۔ اس بات کا ذکر رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا، فرمایا اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ فاتحہ جھاڑ ہے۔ طبرانی نے اوسط میں سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ پڑھ کر مجھ پر دم کیا اور لعاب ڈالا۔

عبداللہ بن امام احمد نے زوائد المسند میں، سند حسن کے ساتھ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک اعرابی آیا اور کہا یا نبی اللہ! میرے بھائی کو تکلیف ہے؟ فرمایا کیا تکلیف ہے؟ فرمایا جنون، فرمایا میرے پاس لاؤ۔ انہوں نے لاکر سرکار کے سامنے رکھ دیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر فاتحہ، سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں۔ اور یہ دو آیتیں ایک تو وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ..... آخر تک اور دوسری آیۃ الکرسی۔ سورۂ بقرہ کی آخر تین آیتیں۔ ایک آیت سورۂ آلِ عمران کی۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ..... آخر تک اور آیت سورۂ اعراف کی اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ ... آخر تک۔ سورۂ مومنون کے آخر سے فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ..... آخر تک۔ ایک آیت سورۂ جن سے وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا ..... آخر تک۔ اور سورۂ صافات کی ابتدائی دس آیتیں اور سورہ حشر کی آخری تین آیتیں۔ سورۂ اخلاص۔ معوذتین۔ اب وہ شخص اس طرح اٹھ کھڑا ہوا گویا تکلیف تھی ہی نہیں۔

الدیلمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو آیتیں قرآن ہیں۔ شفاعت کرنے والی ہیں اور وہ اللہ کی محبوب آیتیں

Marfat.com

ہیں۔ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔

امام بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی کہ جب تم میں سے کسی کا جانور قابو نہ آئے اور بدکے تو اس کے کانوں

جب جانور قابو نہ آئے

میں یہ آیت پڑھے۔

"اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ"

کیا اللہ کے دین کے سوا کسی اور کی تلاش میں ہو؟ حالانکہ زمین و آسمان کا ہر باشندہ اسی کا تابع فرمان ہے۔ خوشی سے خواہ جبر سے۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔"

بیہقی شعب میں ایک مجہول سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موقوف روایت ہے۔ کہ سورۂ انعام جس بیمار پر پڑھی جائے۔ اللہ اسے شفا دے گا۔"

ابن السنی نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی یہ روایت نقل کی کہ جب ان کی ولادت کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمِ سلمہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ آئیں اور جائے ولادت پر آیت الکرسی، وَاِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ والی آیت اور معوذتین پڑھیں۔

ابن ابی حاتم نے لیث کی روایت نقل کی، کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیتیں جادو کا علاج ہیں۔ برتن میں پانی ڈال کر یہ آیتیں پڑھ کر پانی پر دم کریں اور پانی جادو زدہ کے سر پر ڈال دیں۔ ایک تو سورۂ یونس کی آیت فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ..... المجرمین تک اور فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ آخر تک چار آیتیں۔ اور اِنَّ مَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ پوری آیت۔ کان دَرد ابیہقی۔ ابن السنی اور ابو عبید نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

Marfat.com

کہ آپ نے ایک شخص کے درد والے کان پر کچھ پڑھ کر دم کیا، اسے آرام آگیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ عرض کی اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا.... آخر سورہ تک۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی یقین والا اسے پڑھے تو وہ ٹل جائے۔

آسانی موت کے لیے

الدیلمی، ابوالشیخ ابن حبان نے اس کے فضائل میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی بھی مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھی جائے اللہ اس پر جان کی آسانی فرما دیتا ہے۔

دل کی سختی دُور کرنے کیلیے

حاکم نے مستدرک میں ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس کے دل میں سختی ہے وہ زعفران کے ساتھ پیالے میں سورہ یٰسین لکھے اور پانی میں گھول کر پی لے۔

ابن الضریس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے ایک پاگل پر سورہ یٰسین پڑھی تو وہ ٹھیک ہوگیا۔ یہ تمام تفصیل امام سیوطی نے "الاتقان" میں ذکر کی ہے۔

خصائص کبریٰ میں فرمایا، البیہقی نے خارجہ بن الصلت عن عمہ سے روایت کی کہ ان کا ایک قوم پر گزر ہوا جن کے پاس زنجیروں میں جکڑا ہوا پاگل تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا، آپ کے پاس اس کی کوئی دوا ہے؟ کیونکہ تمہارے پاس تمہارے صاحب خیر لائے ہیں۔ (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ نے اس پر تین دن تک روزانہ دو بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ وہ شخص ٹھیک ہوگیا۔ اس نے انہیں سو بکریاں دیں۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس کا ذکر آپ سے کیا۔ فرمایا کھاؤ۔ کچھ لوگ باطل جھاڑ پھونک کر کے کھا لیتے ہیں، تم نے تو صحیح دم کیا ہے۔

Marfat.com

زچگی کی تکلیف رفع کرنے کے لیے

بیہقی نے الدعوات میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا کہ جس عورت کو زچگی میں تکلیف ہو۔ فرمایا کاغذ پر لکھ کر اسے پلا یا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَكِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰی رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ بَلٰغٌ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

دل کا وسوسہ دور کرنے کیلیے

ابو داؤد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب اپنے دل میں کسی قسم کا وسوسہ محسوس کرو تو پڑھو۔

"هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ"

"وہی اوّل وہی آخر وہی باطن اور وہی ہر شے جاننے والا ہے"

بچھو کے ڈسے کا دَم آنحضورؐ نے خود فرمایا

طبرانی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے ڈسا، آپ نے پانی اور نمک منگوایا، زخم پر نمکین پانی لگا۔ تے جاتے اور پڑھتے جاتے۔ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

ابو داؤد، النسائی، ابن حبان اور حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

Marfat.com

کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المعوذات کے سوا اور کسی جھاڑ پھونک کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

ترمذی اور نسائی نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانی نظرِ بد سے پناہ مانگتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذات نازل ہوئیں، آپ نے ان کو اختیار فرمایا اور باقی چھوڑ دیئے۔

ابن ابوشیبہ نے اپنی مسند میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو بچھو نے انگلی پر کاٹ لیا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا، اللہ بچھو پر لعنت کرے، یہ نبی اور غیر نبی کو نہیں چھوڑتا۔ پھر نمک والا پانی منگوایا۔ آپ نے ڈسی ہوئی انگلی پانی میں ڈبو دی اور پڑھنا شروع کر دیا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اور معوذتین۔ یہاں تک کہ سکون آگیا۔

درد اور پھوڑے پھنسی کے لیے حضرت سفیان کا دم

بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ کسی انسان کو درد ہوتا، یا کوئی شخص پھوڑے پھنسی کی شکایت کرتا، تو حضرت سفیان شہادت کی انگشت زمین پر رکھ کر اٹھاتے اور پڑھتے

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا "

"اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارا بیمار، ہمارے پروردگار کے حکم سے شفایاب ہو"

جسم میں درد کی شکایت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا

امام مسلم نے اپنی صحیح میں

Marfat.com

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں اپنے جسم میں درد کی شکایت کی۔ کہ جب سے مسلمان ہوا یہی شکایت ہے۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جسم کے جس حصہ پر درد ہے اس پر ہاتھ رکھو۔ تین بار بسم اللہ پڑھ، اور سات بار اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ "

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل خانہ کو جھاڑ پھونک کرنا

صحیحین میں ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اہل خانہ کو اس طرح جھاڑتے تھے، دایاں ہاتھ اس پر رکھتے اور فرماتے: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا"

ترجمہ: "اے اللہ! لوگوں کے پروردگار تکلیف دور فرما اور شفا دے، تو شفا دینے والا ہے، شفا تو بس تیری شفا ہے، ایسی شفا جو بیماری کا نام نہ چھوڑے"

نظر بد سے بچاؤ کیلئے سات قرآنی آیتیں

دیلمی نے مسند الفردوس میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قرآن کریم میں نظر بد سے بچاؤ کی آٹھ آیتیں ہیں۔ سات سورۂ فاتحہ کی اور ایک آیت الکرسی۔

کوئی اچھی چیز دیکھے تو ماشاء اللہ کہے

ابن السنی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو کسی اچھی چیز کو دیکھ کر کہے، "مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"، اسے نظر بد نہیں لگے گی۔

ابن مصری نے اپنی امالی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ مرفوع روایت

Marfat.com

نقل کی اور اسے حسن قرار دیا کہ جس بندے کو اللہ تعالیٰ مال و اہل کی نعمت عطا فرمائے۔ اور اسے وہ نعمت اچھی لگے اور وہ دیکھ کر کہے مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، ایسے بندے سے تادمِ مرگ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی مصیبت دُور فرما دیتا ہے

بخار دُور کرنے کا دم آنحضورؐ کا حضرت عائشہؓ کو سکھانا

امام بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ ان کو سخت بخار تھا۔ فرمایا اسے گالی نہ دینا کہ حکم کا بندہ ہے۔ ہاں چاہو تو میں تمہیں چند کلمات بتا دوں کہ پڑھو تو اسے اللہ تعالیٰ دور فرما دے۔ بولیں سکھا دیجیے۔ فرمایا، یوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ اَرْحَمْ جِلْدِیَ الرَّقِیْقَ وَعُظْمِیَ الدَّقِیْقَ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِیْقِ یَا اُمَّ مُلَاْمٍ اِنْ کُنْتِ آمَنْتِ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ فَلَا تَصْدَعِیْ الرَّأْسَ وَلَا تَلْتَنِیْ اَلْفَمَ وَلَا تَاْکُلِی اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِیْ الدَّمَ وَتَحَوَّلِیْ عَنِّیْ اِلٰی مَنْ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ"

الٰہی میرے پتلے چمڑے اور باریک ہڈی پر رحم فرما۔ جلانے والے کی شدت سے۔ اے ام ملام (بخار) اگر تو اللہ بزرگ و برتر پر ایمان رکھتا ہے۔ تو میرے سر کو تکلیف نہ دے۔ منہ کو بدبُودار نہ کر۔ گوشت نہ کھا۔ خون نہ پی۔ مجھے چھوڑ کر اس کی طرف پلٹ جا جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنا رکھا ہے"

کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کلمات پڑھے تو بخار ٹوٹ گیا۔

سانپ اور بچھو کے ضرر سے محفوظ رہنے کے لیے

بیہقی نے سہل

Marfat.com

بن ابی صالح اور اسلم قبیلہ کے ایک صاحب سے روایت کی کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی۔ فرمایا اگر شام کے وقت یہ پڑھ لیتا:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"

میں اللہ کے کامل کلمات سے، اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"

تو اسے کوئی ضرر نہ دے سکتا۔ کہا کہ میرے خاندان کی ایک عورت نے یہ کلمات پڑھے، پھر اسے سانپ نے کاٹ لیا تو اسے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

نیند لانے کا دم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ابن سعد نے عبدالرحمٰن بن ثابت سے روایت کی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی نیند اچاٹ ہو گئی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب انہیں پڑھو تو نیند آ جائے۔ یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ"

ترجمہ: اے اللہ! اے سات آسمانوں اور جس پر ان کا سایہ ہے ان سب کے رب: زمینوں اور زمین جن چیزوں کو اٹھائے ہوئے ہے ان سب کے رب۔ شیطانوں اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا۔ ان کے رب۔ تو مجھے اپنی تمام مخلوق کے شر سے پناہ دے۔ کہ ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم و زیادتی کرے۔ تیری پناہ غالب اور تیری تعریف بزرگ ہے اور تیرے

Marfat.com

سوا کوئی معبود برحق نہیں ؟

الشرجی نے کہا ان پوشیدہ فوائد میں سے جن کو بہت کم لوگ ہی جانتے ہیں۔ میں نے ایک بڑے عالم کی تحریر دیکھی اس میں ایک فائدہ یہ لکھا تھا کہ بخار کے مریض کی پشت پر انگلی سے اذان اور اقامت لکھی جائے، ان شاء اللہ فوراً شفا ہو گی۔

ابن الحاج نے "المدخل" میں لکھا ہے کہ کاغذ یا صاف برتن پر قرآن کی کوئی سورت یا کسی سورت کا کچھ حصہ، یا مختلف سورتوں کے مختلف ٹکڑے یا شفا والی آیتیں لکھ کر اور بطور دوا گھول کر پینے میں کوئی حرج نہیں۔

خواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآنی آیات شفا کی بشارت دینا

شیخ امام ابوالقاسم

قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ ان کا بیٹا سخت بیمار پڑ گیا، فرمایا، یہاں تک کہ میں اس کی زندگی سے مایوس ہو گیا، اور بہت پریشان تھا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اپنے بیٹے کی بیماری کی شکایت کی۔ فرمایا، شفا والی آیات کہاں گئیں ؟ میں بیدار ہو گیا۔ غور و فکر کیا تو کتاب اللہ کے چھ مقامات پر مجھے نظر آئیں۔

۱۔ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔

۲۔ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ۔

۳۔ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ۔

۴۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔

۵۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔

۶۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ۔

تو میں نے ان کو ایک ورق پر لکھ لیا، پھر پانی میں حل کر کے اسے پلا دیا تو گویا بیماری کی گرہ تھی جو کھل گئی۔ یا جیسے کہا، ہمیشہ بڑے بڑے مشائخ رحمہم اللہ قرآنی آیات اور دعائیں

Marfat.com

لکھ کر بیماروں کو پلاتے رہے اور شفایاب کرتے رہے۔

بخار سے صحتیابی کے لیے سیدی ابو محمد المرجانی کا دم

سیدی ابو محمد المرجانی رحمہ اللہ

ہمیشہ ایک کونے میں دروازے پر بیٹھ کر بخار وغیرہ میں دم کرتے تھے۔ جسے کوئی تکلیف ہوتی ایک ورق لیتے، اُسے استعمال کرتا، اللہ کے حکم سے شفا ہوتی۔ اس پرچے پر لکھا ہوتا: اَللّٰهُ اَزَلِیٌّ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ، یَزِیْلُ الزَّوَالُ وَهُوَ لَا یَزَالُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔

حالتِ خواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ نسخہ

سیدی ابو محمد ابن ابی جمرہ رحمہ اللہ

اکثر تعویزات سے اپنا اور اپنے اہل و عیال اور دوستوں کا علاج کرتے تھے اور یہ تمام حضرات شفایاب ہوتے۔ یہ بھی کہتے تھے کہ یہ نسخہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو خواب میں عطا فرمایا، پھر دوسری مرتبہ فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے ان کو یہ آیتیں بتائیں۔ جیسا کہ ان کے خادم نے نقل کیا۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ، لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ،

Marfat.com

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی، یُسَبِّحُ لَهٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔ قُلْ هُوَ
اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت اور معوذتین۔ پھر لکھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
الْحَیُّ وَاَنْتَ الثَّانِیْ وَاَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنْتَ الْبَارِئُ
وَاَنْتَ الْمُبْتَلِیْ وَاَنْتَ الْمُعَافِیْ وَاَنْتَ الثَّانِیْ خَلَقْتَنَا
مِنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ وَجَعَلْتَنَا فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِكَ
الْعُلْیَا یَا مَنْ بِیَدِهِ الْاِبْتِلَآءُ وَالْمُعَافَاةُ وَالشِّفَآءُ وَالدَّوَآءُ
اَسْئَلُكَ بِمُعْجِزَاتِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَبِرَكَاتِ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
وَحُرْمَةِ كَلِیْمِكَ مُوْسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
اِشْفِهٖ "

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور پرزہ نظر بد کے لیے عطا فرمایا، وہ نسخہ یہ ہے۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تین بار لکھا جائے۔ لَا ضَرَّ
اِلَّا ضَرُّكَ وَلَا نَفْعَ اِلَّا نَفْعُكَ وَلَا ابْتِلَآءَ اِلَّا ابْتِلَاؤُكَ
وَلَا مُعَافَاةَ اِلَّا مُعَافَاتُكَ، اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ
لَا یُجَاوِرُكَ ظُلْمُ ظَالِمٍ مِنَ الْاِنْسِ وَلَا جِنٍّ، اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ

Marfat.com

التَّامَّةِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ اِنْسٍ وَجِنٍّ
اَسْئَلُكَ بِصِفَاتِكَ الْعُلْيَا الَّتِيْ لَا يُقْدِرُ اَحَدٌ عَلٰى وَصْفِهَا
وَاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى الَّتِيْ لَا يَقْدِرُ اَحَدٌ اَنْ يُّحْصِيَهَا وَ
اَسْئَلُكَ بِذَاتِكَ الْجَلِيْلَةِ وَوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبَرَكَاتِ
نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمِ اَنْبِيَائِكَ
اَنْ تُشَفِّيَهٗ وَتُعَافِيَهٗ وَتَرُدَّ مَا بِهٖ عَلٰى اَعْدَائِكَ۔ آخر تک۔

ترجمہ:۔ الٰہی تو ہی زندہ کرنے والا، اور تو ہی مارنے والا ہے۔ تو ہی خالق اور تُو ہی بنانے والا، تُو ہی آزمانے والا اور تو ہی معاف کرنے والا ہے۔ اور تُو ہی شفا بخشنے والا ہے۔ تو نے ہمیں ذلیل پانی سے پیدا کیا، اور پھر متعین مُدت تک محفوظ جگہ پر ٹھہرایا۔ الٰہی میں تیرے بہترین ناموں اور بلند ترین صفات کے وسیلہ سے، تجھ سے سوال کرتا ہُوں۔ اے وہ کہ جس کے ہاتھ میں امتحان و معافی ہے۔ شفا و دوا ہے۔ میں تجھ سے تیرے نبی مُحمّد صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات، تیرے خلیل ابراہیم صلے اللہ علیہ وسلم کی برکتوں۔ اور تیرے کلیم مُوسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قابلِ تعظیم کلمات کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ اِسے شفاء دے دے ۔ ۔ ۔

کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ اور تیرے ان خوبصورت ترین ناموں کے ذریعے جن کو کوئی شمار نہیں سکتا۔ میں تجھ سے تیری ذاتِ بزرگ، تیری بابرکت ہستی اور تیرے نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی برکتوں کے صدقے سوال کرتا ہوں، جو تیرے نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے ہیں کہ اس کو شفا عافیت عطا فرما اور اس کی تکلیف دور فرما اور اسے اپنے دشمنوں پر لوٹا دے۔" اور اللہ درود وسلام بھیجے ہمارے آقا محمد پر اور آپ کی آل و اصحاب پر کثرت سے اور دونوں کو جمع کر لے تو یہ کامل تر ہے۔"

اس کا طریق استعمال یہ ہے، صاف ستھرے برتن یا کاغذ پر زعفران کے ساتھ لکھا جائے پھر برتن کو بری سے دھویا جائے یا کاغذ پر اس کو پانی میں حل کیا جائے اور مریض کو پلایا جائے۔ پھر برتن میں جو تری رہ گئی ہے اسے ہاتھ سے لے کر جہاں تک ممکن ہو بدن پر ملے

جادو، غم اور بیماریوں سے شفا کیلئے بہترین نسخہ

شیخ رحمہ اللہ کے ایک معتقد بیمار ہوئے۔ خواب میں ڈراؤنے اور خطرناک مناظر دیکھے۔ اس نے شیخ کی خدمت میں اس کی شکایت کی، آپ نے اسے صاف ستھرے کاغذ پر زعفران سے لکھا اور منہ میں پینے کا حکم دیا۔ یہ تعویذ جادو، غم اور بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ نسخہ یہ ہے کاغذ پر سورۂ یٰسین، سورۂ واقعہ، سورۂ فاتحہ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ معوذتان، آیت الکرسی۔ آیت آمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر بقرہ تک۔ قُلْ اٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ۔ جب پی چکے تو اس کے بعد زیتون کے صاف تیل میں سات عدد چھوہارے تر کر کے ان پر دم کر کے کھائے، اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ زیتون کا تیل پینے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ خالص صاف روغن زیتون لے کر صاف ستھرے برتن میں ڈال لے۔ لکڑی وغیرہ سے اسے حرکت دیتا رہے، اور پڑھتا رہے، قُلْ هُوَ اللّٰهُ

Marfat.com

اَحَدٌ معوذتین۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عزیز عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ آخر سورۃ تک و
نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ۔ ..... آخر سورۃ تک۔ یہ عمل سات دن کرے۔ اس کے ساتھ
ایک اور تعویذ لکھے اور اس کے اُوپر لٹکائے نسخہ یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ آخر تک۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ..... وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ۔ تک۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ۔ آخر سورۃ تک
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ .....
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ۔ آخر سورۃ تک۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا
الرَّحْمٰنَ ..... آخر سورۃ تک۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ
وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ..... قُلِ اللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ۔ وَاِذَا
ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا۔ وَاِذَا
قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا
مَّسْتُوْرًا۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ آخر سورۃ تک۔ اِذَا زُلْزِلَتِ
الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا آخر سورۃ تک۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین۔ يُخَيِّلُ
النَّاسَ السِّحْرَ ..... وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ تک۔ الٰہی تیرے پردے کے سوا کوئی پردہ نہیں۔ تیرے ستر کے سوا کوئی ستر
نہیں۔ سو فلاں ابن فلاں ..... یہاں جادُو زدہ اور اس کے باپ کا نام کو اپنے
فضل سے ہر جن و انسان کے جادُو اور شر سے بچا۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے تیرے
اسم اعظم اور ان مکمل کلمات کے صدقے سوال کرتا ہُوں جن کے آگے کوئی نیک و بد

Marfat.com

گزر نہیں سکتا۔ کہ تو اپنی طرف سے اتاری گئی اس پناہ سے روک دے اس تمام شر کو جو انسانوں یا جنوں سے متعلق ہے اور ہر شر والی چیز سے، جسے یہ جانتا ہے اور جسے تیرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور اس میں جو کچھ موجود اور سکون پذیر ہے۔ اپنی رحمت سے، اسے سب سے بڑھ کر رحمت فرمانے والے، اور اللہ تعالیٰ درود اور تا قیامت بکثرت سلام نازل فرمائے ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اور آپ کے صحابہ کرام پر۔ زیادہ پُرزہ سات دن استعمال کرو، اور یہ مذکورہ وظیفہ اس کے گلے میں لٹکا دے ... ہوگی، اس سے شفایاب ہوگا۔

زیتون کا ... تیل جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ تمام بیماریوں میں مفید ہے۔ اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ جسم کے جس حصے میں درد ہے اس پر تیل لگا کر کچھ دیر کے لیے دھوپ میں بیٹھا جائے۔ اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر درد زیادہ سخت ہے تو تیل لگانے کے بعد اس پر "حبۃ السوداء" بی دانہ پیش کر لگائے۔" ابن الحاج کا المدخل سے کلام ختم ہوا۔

الدمیری کا قول، سر درد کے لیے آزمایا ہوا نسخہ

الدمیری رحمہ اللہ نے فرمایا، سر درد کے لیے آزمایا ہوا صحیح نسخہ جو امام شافعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرمایا بنی امیہ کے ایک گھر چاندی کا ایک ڈبہ پایا گیا۔ جس پر سونے کا تالہ لگا ہوا تھا اس کی پشت پر لکھا تھا "ہر بیماری سے شفا" اور اس کے اندر یہ کلمات لکھے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحِيْمِ الرَّحِيْمِ۔ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، يَا اَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ سَكَنْتُكَ مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا۔

Marfat.com

ترجمہ:۔ اللہ کے نام سے شروع اور اللہ کی مدد سے، برائی سے بچنے و بچانے کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ بلند تر، برتر کی مدد سے مل سکتی ہے۔ اے دُرّ میں نے تجھے اس ذات کی مدد سے سکون دیا، جو آسمانوں اور زمین کو ٹلنے سے روکنے والی ہے، اور اگر یہ (اپنے مقام و نظام سے) ٹل جائیں، تو اس کے سوا کوئی ان کو روک نہیں سکتا، بے شک وہی برداشت والا بخشنے والا ہے۔"

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کے ہوتے اللہ کے حکم سے میں کسی حکیم طبیب کا بھی محتاج نہیں ہُوا۔ وہی شفا دینے والا ہے۔ اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ صرف دوسرے کے لیے مفید نہیں، بلکہ ہر بیماری میں مفید ہے۔"

الدمیری نے یہ بھی کہا کہ بنی اُمیہ کے خزانوں میں ایک سُنہری ڈھال پائی گئی جس پر سبز زمرد کا جڑاؤ کیا گیا تھا۔ اس پر کستوری کا فوارہ عنبر لگا تھا جو کوئی اسے اپنے سر پر رکھتا، اسی وقت فوراً اس کا درد ختم ہو جاتا۔ لوگوں نے اسے توڑ کر دیکھا تو اس کے اندر ایک پُرزہ ملا جس پر یہ عبارت لکھی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ
الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ الَّذِيْنَ
عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۔ اِنَّ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ سَتْرِيْ وَبَيْنَ حَبْسِ مَنْ اَخَذَ
وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۔ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ۔

Marfat.com

طاعون و وبا کو دُور کرنے کے فوائد

شیخ الاسلام زکریا انصاری نے ایک کتاب "تحفۃ الراغبین فی بیان امر الطواعین" لکھی ہے، جس میں اپنے شیخ، شیخ الاسلام حافظ ابن حجر کی کتاب "بذل الماعون فی فضل الطاعون" کا خلاصہ کیا ہے اس میں فرمایا بے شمار آثار و حکایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ طاعون ایک شیطانی بیماری ہے۔ اس کتاب کی چھٹی فصل میں وہ اذکار لائے ہیں جو اپنے پڑھنے والے کو جنات کی شرارت سے محفوظ کریں۔ ان میں سے ایک قرآنی آیات ہیں جیسے ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی فاتحہ کے ساتھ جھاڑ پھونک کی روایت ہے یہ دونوں روایتیں صحیح بخاری میں ہیں اور عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاتحہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ اس کو دارمی نے مرسل روایت کیا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورۃ البقرہ میں ایک آیت ہے جو تمام قرآنی آیتوں کی سردار ہے، جس گھر میں بھی پڑھی جائے اگر وہاں شیطان ہے تو بھاگ جائے گا۔ وہ ہے آیۃ الکرسی ہے۔ اس کو حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔ اور ابن حبان نے سہل بن سعد کی روایت سے اسے صحیح قرار دیا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ جو اسے رات کو اپنے گھر پڑھے شیطان تین رات تک اس کے گھر نہیں آئے گا اور جو دن کو پڑھے، شیطان اس کے گھر تین دن تک داخل نہیں ہوگا۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا، اللہ تعالےٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں سورۂ بقرہ کے آخر میں نازل کیں۔ جس گھر میں ان کو تین رات پڑھا جائے شیطان اس کے قریب نہیں ہو سکتا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا اسی طرح ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

البزاز نے یہ روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ اسلمی سے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ کے ذریعے پناہ مانگ کہ بندوں نے ان جیسی آیات کے ذریعے پناہ نہیں مانگی۔

ترمذی نے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانی نظر سے پناہ مانگتے تھے یہاں تک کہ جب معوذتان نازل ہوئیں تو آپ نے ان کو اختیار فرمایا، اور باقی سب چھوڑ دیا۔ اسی سے متعلق کچھ احادیث ہیں مثلاً بخاری و مسلم کی یہ حدیث جس نے سو بار کہا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اسی کا ملک اور اسی کی تعریف اور وہ ہر ممکن پر قدرت رکھتا ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ اور یہ اس کے لیے دن بھر شام تک حفاظت ہو گی۔

ترمذی کی روایت میں ہے صبح کی نماز کے بعد اسی حال میں بات کرنے سے پہلے دس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹائے جائیں گے۔ اور دس درجے بڑھائے جائیں گے اور دن بھر ہر ناپسندیدہ بات اور شیطان سے حفظ و امان ہو گی۔" حسن بصری نے کہا حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

اور جیسے امام مسلم نے خولہ بنت حکیم کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی منزل پر قیام کرے اور پڑھے:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"

Marfat.com

"میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے اس کی مخلوق کی شر سے پناہ مانگتا ہوں"
وہاں سے کوچ کرتے وقت اُسے کوئی چیز تکلیف نہ دے گی۔

تنبیہ ان آیات وکلمات سے فائدہ اسی کو ہوگا جس کا دل میل سے پاک ہو، خلوص سے توبہ کرے اور اپنی کوتاہیوں پر پشیمان ہو۔

فائدہ الحلیہ کے نسخوں میں امام شافعی رحمہ اللہ کی یہ بات منقول ہے کہ طاعون کا سب سے بہتر علاج تسبیح ہے کہا گیا ہے اس لیے کہ ذکر عذاب وہلاکت کو دور کرتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔

"فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ..... الخ"

اگر یونس علیہ السلام تسبیح پڑھنے والوں میں سے نہ ہوتے، تو قیامت تک بطن ماہی میں رہتے"

امام شافعی کا مشہور قول وہ ہے جسے ابن ابی حاتم وغیرہ نے نقل کیا۔ میں نے وبا کو دور کرنے کے لیے تسبیح سے بڑھ کر کوئی مفید چیز نہیں دیکھی۔ اس کو تیل میں حل کر کے استعمال کیا جائے۔ اور گھول کر پیا جائے۔ بعض نے کہا طاعون اور دیگر بڑی بیماریوں کے خاتمہ کے لیے سب سے بڑی چیز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا ہے"
شیخ الاسلام کی کتاب مذکور کی عبارت ختم ہوئی۔

گیارہویں صدی ہجری کے علماء میں سے شیخ فتح اللہ بن محمود البیلونی الحلبی کی کتاب "ما تحصل علیہ الساعون فی دفع الوبا والطاعون" ہے جسے میں نے دیکھا نہیں۔ مجھے اس کے کچھ فوائد ملے ہیں جس کو سید زین العابدین، جمل اللیل مفتی مدینہ منورہ نے جمع کیا ہے جن کو ان کی تحریر سے عالم فاضل سید احمد شطا ابن امام علامہ سید ابوبکر شطا مکی نے نقل کیا ہے اللہ ان کی حفاظت فرمائے اور ان کے والد پر رحم فرمائے۔ پھر اس کو دیگر رسائل کے ہمراہ شائع فرمایا اور ایک نسخہ مجھے بھی ہدیہ کیا۔ اللہ ان کو بہتر جزا دے۔

Marfat.com

ان فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص باوضو رہے اسے طاعون نہیں ہوگا، اور جو کوئی صبح و شام صدقہ کرنا لازم ٹھہرالے، اسے رات دن کوئی برائی نہیں پہنچے گی۔

ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ اس دُعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِیْ عَظُمَتْ وَجَلَّتْ وَاَنْتَ یَا سَیِّدِیْ یَا اِلٰھِیْ! اَعْظَمُ وَاَجَلُّ، اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی طَاعَتِکَ بِرِضَاکَ لَا اَرْضَیْنَ حَتّٰی تَرْضٰی عَنِّیْ بِعَوْنِکَ وَقُوَّتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ وَاَدِمْ عَلَیْنَا النِّعَمَ وَاصْرِفْ عَنَّا الرِّجْزَ وَالنِّقَمَ وَالْعَذَابَ وَالْاَلَمَ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ آمِیْن یا امین -

ترجمہ: الٰہی بے شک میرے گناہ بڑے بڑے ہیں، اور تو میرے آقا، میرے خُدا عظیم و بزرگتر ہے، الٰہی! اپنی رضا کے ساتھ، اپنی اطاعت پر میری مدد فرما۔ میں تجھ سے اس وقت تک راضی نہیں ہو سکتا جب تک تو مجھ سے راضی نہ ہو، اپنی طاقت و قوت کے ساتھ۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے اللہ ہمارے آقا محمدؐ اور آپؐ کی آل اور آپ کے اصحاب پر درود و سلام نازل فرما، ہم پر ہمیشہ نعمتیں نازل فرما اور ہم سے عذاب و ناراضگی درد و الم پھیر دے۔ بے شک تو ہی غالب تر اور معزز تر ہے، الٰہی ایسا ہی کر دے۔ اے امان بخشنے والے! "

اور جو تحریر اپنے پاس رکھنی چاہیئے اس میں سے ایک یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ۔

Marfat.com

كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔
ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو!
اپنے اوپر اللہ کا یہ احسان یاد کرو جب ایک قوم نے تم پر دست درازی
کا ارادہ کیا تو اللہ نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرو
اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔"
اور جو کچھ لکھنے اور اپنے پاس رکھنے کے قابل ہے اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ
چار بار، اور دروازے پر، جس کے نیچے سے گذرا جائے لکھا جانا چاہیئے۔ الباقی۔
الخلاق نیز دروازے پر یہ آیت بھی لکھی جائے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا۔.....
یونہی یہ بھی لکھا جائے قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ
اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ " وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا
وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ۔ اور اسم مبارک حَيٌّ جمعہ کے دن پہلے پہر اٹھارہ بار
اور جب لکھے زبان سے پڑھے۔ اور اللہ کا اسم مبارک اَلْمُؤْمِنُ۔ چار بار۔ چار اوراق پر
لکھ کر ہر ورق ایک دیوار پر آویزاں کرے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ"، سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ" سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى
الدَّارِ" سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ"
یہ آیت بھی چار بار لکھ کر مکان میں رکھے یا (دیوار پر) آویزاں کر دے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
ذُوانْتِقَامٍ یہ کلمات لکھ کر دروازے پر لٹکائے بَاقِيْ خَلَّاقٌ۔ اَلْبَاقِيْ الْخَلَّاقُ
بَاقِيْ يَا خَلَّاقُ۔ يَا مُؤْمِنُ يَا سَلَامُ يَا حَافِظُ يَا حَفِيْظُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ" ہر دن کی خیر و عافیت کے لیے ہر روز صبح کے وقت ۲۸ بار سورۂ
فاتحہ پڑھے۔ اور ہر دن صبح سویرے ایک ہزار بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ پڑھے" اور

Marfat.com

یہ دعا صبح کے بعد تین بار اور مغرب کے بعد تین بار "کَھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتًا - حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَایَتًا - بِسْمِ اللّٰہِ بَاسًا - تَبَارَکَ حِیْطَانِنَا - یٰسٓ سَقْفُنَا - وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَائِھِمْ مُّحِیْطٌ - بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ"
جَلَّ رَبِّیْ وَقَدَرَ - عَزَّ رَبِّیْ وَقَھَرَ - وَاللّٰہُ الْمُعِیْنُ لِمَنْ صَبَرَ - وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ - اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ السَّقْمِ وَیَا بَارِئَ النَّسَمِ وَعَالِمًا یَا جَمِیْعِ الْاَلَمِ اِدْفَعْ عَنَّا الْبَلَاءَ وَالْوَبَاءَ وَالْاَمْرَاضَ وَمَوْتَ الْفَجْاَۃِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ - وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ" پڑھے "کَھٰیٰعٓصٓ کافی ہو جا - حٰمٓعٓسٓقٓ حمایت کر - بِسْمِ اللّٰہ لڑ - تَبَارَکَ ہماری دیواریں ہیں یٰسٓ ہماری چھت اور اللہ ان کو پیچھے سے گھیرنے والا ہے - بلکہ وہ بزرگ قرآن محفوظ تختی میں ہے - میرا پروردگار جلیل القدر ہے - میرا رب غالب اور قابو میں لانے والا ہے - صبر والوں کے لیے اللہ مددگار ہے، بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے - اے اللہ! اے بیماری اٹھا پھینکنے والے - روح پیدا کرنے والے تمام تکالیف کو جاننے والے! ہم سے زبیح دائم اور بیماریاں اور ناگہانی موت دور رکھیو، اپنی رحمت سے، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اور اللہ درود وسلام بھیجے ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب پر"

طاعون کیلئے

اور اللہ کا نام نافع ۲۰۱ بار پڑھے - پھر اس پر یہ تین اسماء مبارکہ ۳۰۰ بار پڑھے یَا کَافِیُ - یَا شَافِیُ - یَا مُعَافِیُ - پڑھتے وقت مکمل طہارت لازمی ہے - پھر اس میں سے اسے کھلائے جسے طاعون کا خطرہ ہے یونہی کوئی مصیبت زدہ ہو - ان شاء اللہ شفایاب ہوگا - پاک صاف پیالے کی باہر والی طرف اللہ کا نام اَلْحَمِیْدُ ۶۲ - مرتبہ لکھ کر بیمار کو پلائے - یونہی مٹی کے نئے کورے میں پانی بھر کر تین بار بِسْمِ اللّٰہِ ذِی الشَّاْنِ الْعَظِیْمِ الْبُرْھَانِ . الشَّرِیْفِ

Marfat.com

السُّلطَان، كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ، مَاشَاءَ اللّٰه كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنَ وَهُجُوْمِ الْوَبَاءِ وَمَوْتِ الْفَجَاءَةِ وَمِنْ مَعَرَّةِ الْحَمٰى وَمِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ "پڑھے وَصَلَّى اللّٰه عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ "

یہ دُعا بھی لکھ کر ساتھ رکھنے کے قابل ہے اور اس کو گھر میں بھی رکھا جا سکتا ہے۔

الٰہی بے شک سچ فرمانے والے اور جن کی ہر بات سچی کر دی گئی ہے، ان پر تیرے درود و سلام ہوں، نے فرمایا کہ تُو نے فرمایا، جو کچھ میں چاہوں اس میں کبھی متردد نہیں ہوا، جتنا اس مؤمن کی رُوح قبض کرنے میں متردد ہوتا ہُوں، جو مَرنا نہ چاہے، اور میں اس کی بُرائی نہ چاہوں۔ سو پروردگار ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل پر درود بھیج، اور اپنے اولیاؑ کی تکلیف جلدی دُور فرما اور ان کو عافیت بخش! اور مجھے اپنے سامنے اور کسی اپنے دوست کے سامنے بُرائی نہ پہنچانا، میری عمر میں برکت ڈال دے، اور میری عُمر بڑھا دے تو ہی آخرت والوں کو ہمیشہ کی زندگی عطا فرماتا ہے سو مجھے ایسی طویل زندگی بخش! جو تیری عافیت سے مزین ہو۔ تو ہی دُنیا و آخرت میں اس کا مالک و قادر ہے"

اور جو لکھ کر گھر میں لٹکائے جا سکتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ - سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ "سید زین العابدین جمل اللیل کا خلاصہ ختم ہُوا۔

Marfat.com

شیخ احمد شطا مکی نے، جن کا ابھی ذکر گزرا، علمائ کی عبارات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ یہ بہترین فوائد ہیں جو بعض ثقہ علمائ کے ہاتھ سے تحریر شدہ ہیں، انہوں نے اس سال ۱۳۱۸ھ بیروت میں، جب رسالہ مذکور مجھے ہدیۃً دیا تو فرمایا، ان ثقہ علمائ سے مراد ان کے والد امام علامہ سید ابوبکر شطا رحمہ اللہ اور امام علامہ قدوۂ علمائ عالمین اور خاندانِ رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وسلم کے یکتا فرد سید حسین حشیمی علوی مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ حفظہ اللہ ہیں فوائد یہ ہیں۔

دفع وبائ کے لیے فائدہ

حَمٓ۔ مَمَدْ۔ بَاقٍ۔ وَلَهٗ كَشْفٌ وَّاِنِّيْ دَخَلْتُ فِيْ كَشْفِ اللّٰهِ وَاسْتَجَرْتُ بِسَيِّدِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَبِيَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

دوسرا فائدہ وبا کے لیے

"اَللّٰهُمَّ اَدْخِلِ الْاِسْلَامَ قَلْبِيْ وَثَبِّتْنِيْ بِهٖ وَاَعِنِّيْ عَلَيْهِ۔"

ایک اور فائدہ وبا کیلیے

طاعون کے لیے لکھا جائے۔

"اَللّٰهُ لَطِيْفٌ حَفِيْظٌ۔ قَدِيْمٌ۔ اَنَا لِيٌّ۔ قَيُّوْمٌ لَا نَنَامُ۔"

Marfat.com

وبأ کیلئے فائدہ

آدھی رات کو دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین پڑھے پھر سلام پھیر کر کہے "یَا حَلِیْمُ" ایک ہزار بار۔

ایک اور مجرب فائدہ

لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھِمْ حَرَّ الْوَبَا وَالْحَاطِمَہ
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَاَبْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَہ

(کتاب میں وفاطمہ لکھا ہے۔) میرے پانچ ہیں، جن سے وبأ اور جہنم کی گرمی (آگ) بجھاتا ہوں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مرتضٰے رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزند اور فاطمہ۔ رضی اللہ عنہم۔

ایک اور فائدہ

ہر فرض نماز کے بعد سات بار پڑھے۔

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

وفا کے لیے ایک اور فائدہ

برتن پر لکھ کر پانی میں گھول کر پیئے۔ مجرب ہے۔

وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ

Marfat.com

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور کہا گیا اے زمین اپنا پانی نگل جا، اور اے آسمان تھم جا۔ پانی اُتر گیا اور کشتی کوہِ جودی پر جا لگی اور کہا گیا ظالم قوم کے لیے رحمتِ حق سے دُوری ہے ۔

طاعون اور دیگر امراض سے حفاظت کیلیے دُعاء

اور آزمودہ دعاؤں میں ایک دُعا وہ ہے جو امام اعظم ابُوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرمایا جو شخص اس دُعا کے پڑھنے میں مصروف رہے یا مکمل پاکی کے ساتھ اپنے پاس رکھے یا گھر میں باحفاظت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے طاعون اور دیگر بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ بِعِزَّةِ عَرْشِكَ بِرِضَا نَفْسِكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ بِمَبْلَغِ عِلْمِكَ بِغَايَةِ قُدْرَتِكَ بِبَسْطِ رَاْفَتِكَ بِحَقِّ حَقِيْقَةِ شُكْرِكَ بِمُنْتَهٰى رَحْمَتِكَ بِاِدْرَاكِ مَشِيَّتِكَ بِكُلِّ صِفَاتِكَ بِتَمَامِ وَصْفِكَ بِنِهَايَةِ اِسْمَائِكَ بِمَكْنُوْنِ سِرِّكَ بِجَمِيْعِ سِتْرِكَ بِجَزِيْلِ فَضْلِكَ بِكَمَالِ مَنِّكَ بِفَيْضِ جُوْدِكَ بِشَرَفِ غَضَبِكَ بِسَابِقِ رَحْمَتِكَ بِاَعْدَادِ كَلِمَاتِكَ بِتَفْرِيْدِ فَرْدِ نِيَّتِكَ بِتَوْحِيْدِ وُحْدَانِيَّتِكَ بِبَقَاءِ بَقَائِكَ بِعِزَّةِ رُبُوْبِيَّتِكَ بِعَظَمَةِ كِبْرِيَائِكَ بِجَاهِكَ بِجَلَالِكَ بِكَمَالِكَ بِاَفْعَالِكَ بِاَنْعَامِكَ بِسِيَادَتِكَ بِمُلُوْكِيَّتِكَ بِجَبَّارِيَّتِكَ بِمَعَانِيَّتِكَ بِعَطْفِكَ بِلُطْفِكَ بِبِرِّكَ بِاِحْسَانِكَ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ حَقِّكَ اَنْ تَجْعَلَ

Marfat.com

لَنَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّشِفَآءً مِّنَ الْهُمُوْمِ وَالْغُمُوْمِ وَالْوَبَآءِ وَالْبَلَآءِ وَجَمِيْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَبِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَبِحَقِّ يٰسٓ وَحٰمٓ وَبِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ وَبِحَقِّ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ایک اور فائدہ

مشہور مجربات میں سے ایک یہ کہ صحیح بخاری شریف اور کتاب الشفا پڑھی جائے۔ حصول مقصد کے لیے جس کا تجربہ کیا گیا ہے ان میں سے ایک دعائے قنوت پڑھنا ہے۔

ایک اور فائدہ

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّمَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

طاعون سے بچاؤ کے لیے ایک اور فائدہ

طاعون سے بچاؤ کے لیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

Marfat.com

ایک اور فائدہ

مجرب فوائد میں سے ایک یہ کہ جب کسی پر تنگدستی آجائے تو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم - پڑھتے ہوئے دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرکے کھولے پھر پڑھے :-

"اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَمِنْکَ الْفَرَجُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَبِکَ الْمُسْتَعَانُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"

وباء کیلئے فائدہ

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی الطِّیْبِ الرَّفِیْقِ النِّعْمَۃِ الْحَقِیْقِ الْخَیْرِ الصِّرْفِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ"

ایک اور فائدہ

طاعون سے بچاؤ کے لیے یہ درود شریف پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَدْفَعُ عَنَّا بِھَا الطَّعْنَ وَالطَّاعُوْنَ، یَا مَنْ اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ -

وہ فوائد ختم ہوئے جن کو میں نے شیخ احمد شطا کے رسالہ سے نقل کیا - اللہ ان کی حفاظت فرمائے -

میں نے بعض کتابوں میں کتاب "شمس المعارف الکبریٰ" سے منقول یہ عبارت

Marfat.com

دیکھی کہ جو کوئی ہر روز اللہ تعالیٰ کا اسم مُبارک "اَلْمُؤْمِنُ" ۱۳۲ مرتبہ پڑھے، اللہ اسے طاعون کے شر سے امن دے گا۔ اور جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد ۷ ۵ بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے، اللہ اس کو طاعون سے بچائے گا۔

اس کتاب کے آٹھویں باب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی کیفیات کا ذکر گزر چکا ہے۔ اس میں ابو حجلہ کا درود شریف نمبر ۹ گزرا ہے وہ بھی دفع طاعون کے لیے مُفید ہے اس موضوع پر اس نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ابن خطیب بیرودان کی یہ روایت نقل کی کہ ایک نیک آدمی نے اسے بتایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود وسلام پڑھنے سے طاعون ختم ہو جاتا ہے انہی کے حوالہ سے میں نے یہ بات بھی وہاں نقل کی کہ ایک نیک شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے اسے دفع طاعون کے لئے دعا سکھائی، وہاں میں نے دُعا ذکر کر دی ہے۔ لہٰذا دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں، یونہی سیدی شیخ خالد نقشبندی کا درود جو ۱۹ نمبر پر ہے بقول علماء دفع طاعون کے لیے مجرب ہے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے، زمانہ طاعون میں ہر فرض نماز کے لیے تین بار پڑھنے کا حکم دیا تھا جو اوپر مذکورہ کی طرف رجوع کیجیے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ درود وسلام نازل فرمائے ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل واصحاب پر۔

فوائد۔ حاکموں کے ہاں قبولیت اور ظالموں، دشمنوں کے شر سے بچنے کے لیے

حصن حصین میں فرمایا اگر بادشاہ یا کسی اور ظالم سے خوف ہے تو کہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا۔ اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ

Marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مُمْسِکُ السَّمَآءِ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ فُلَانٍ یہاں اس کا نام لے وَجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ، اَللّٰھُمَّ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَاءُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ"

اللہ سب سے بڑا ہے تم مخلوق سے بڑھ کر عزت والا ہے جس سے میں ڈرتا اور بچتا ہوں اس سے اللہ غالب تر ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے حکم کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکنے والا ہے فلاں کے شر سے اس کے لشکر اور اس کے پیروکاروں اور اس جیسوں کے شر سے مثلاً جن، اے اللہ! ان کے شر سے مجھے پناہ دیجیو، تیری تعریف بڑی تیری پناہ غالب ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں"

تین بار۔ اس کو طبرانی نے مرفوعاً روایت کیا۔

اور کتاب سدرۃ المنتہیٰ فی احادیث المصطفیٰ میں قعقاع سے روایت ہے کہ کعب اخبار نے کہا چند کلمات کو میں نہ پڑھتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے، کہا گیا وہ کون سے کلمات ہیں؟ کہا:

"اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَآءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ"

میں اس خدائے بزرگ کی پناہ چاہتا ہوں، جس سے بڑی کوئی شے نہیں اور اللہ کے ان کلمات کی جن سے نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

اور اللہ کے ان اسمائے حُسنیٰ کی جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا۔
حصن حصین میں بھی ہے۔ابو نعیم نے مستدرک علی مسلم میں روایت نقل
کی جب کسی کو خوف ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا بِمَا شِئْتَ۔ الٰہی ہمارے کفایت کر جس
سے چاہے" یہ حدیث صحیح ہے۔
حافظ سیوطی نے خصائص الکبریٰ میں کہا، ابن سعد نے ابان بن عیاش کی روایت
نقل کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حجاج بن یوسف سے بات کی، حجاج نے ان سے
کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت جوتو نے کی، اور امیر المومنین کا جو تیرے متعلق
خط آیا ہے۔ان کا لحاظ نہ ہوتا تو تیرا میرا معاملہ ہی کچھ اور ہوتا۔آپ نے کہا تو میرا کچھ نہیں
بگاڑ سکتا۔جب میری ناک میں تکلیف تھی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میری بدلی ہوئی
آواز سُنی۔ مجھے کچھ کلمات سکھائے جن کے ہوتے کسی جابر کی ظلم و زیادتی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔
حاجتیں بھی پوری ہوتی رہیں گی۔اور مسلمانوں کی محبت بھی ساتھ رہے گی۔حجاج نے کہا مجھے
بھی وہ کلمات سکھا دیں۔مہربانی ہوگی۔فرمایا تو اس کا اہل نہیں۔حجاج نے اس مقصد کے
لیے اپنے دو بیٹوں کو دو لاکھ درہم دے کر آپ کی خدمت میں بھیجا اور ان کو کہا شیخ
سے ادب و احترام سے پیش آنا۔اُمید ہے کہ ان کلمات کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو
جاؤ گے۔لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔اپنی وفات سے تین دن قبل فرمایا کہ یہ کلمات
سنبھال کر رکھنا، اور غلط جگہ استعمال نہ کرنا۔اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو بار۔

بِاسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ بِاسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ بِاسْمِ
اللّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَعْطَانِیْہِ رَبِّیْ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ
بِاسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِاسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ
مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ بِاسْمِ اللّٰہِ افْتَحْتُ وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ :
اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ وَلَا اُشْرِکُ بِہٖ اَحَدًا، اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ

Marfat.com

خَيْرَكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْهِ غَيْرُكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ عِيَاذِكَ وَجِوَارِكَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَجِيْرُبِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْتَ وَاَحْتَرِزُبِكَ مِنْهُنَّ وَاَقْدِمُ بَيْنَ يَدَيَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ مِنْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ ؕ

فوائد الشرجی

"فوائد شرجی" رحمہ اللہ میں ہے جس سے ڈرے اس کے پاس جاتے وقت پڑھے۔

پوری آیت۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ انہی میں یہ بھی ہے۔ بادشاہ کے پاس جاتے وقت پڑھے۔

قَالَ سَجُنُنِ مِنَ الَّذِيْنَ يُخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ، فَلَمَّا رَاَيْنٰهُ اَكْبَرْنَهٗ، اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ، لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ، لَا تَخَافُ وَلَا تَخْشٰى، لَا تَخَافَا اِنَّنِيْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى، لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔"

اس میں یہ بھی ہے کہ جو شخص اللہ کا فرمان قَالَ رَجُلٰنِ سے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ تک ہرن کی کھال پر زعفران سے لکھے؛ اسی سے شخص موعود اور اس کی ماں کا نام لکھے

Marfat.com

جب بادشاہوں اور ظالم حکمرانوں کے پاس جانا چاہے اسے پاس رکھے۔ مخالفین کی زبانیں گنگ اور آنکھیں اندھی ہو جائیں گی اور جو بات کریں گے خیر خواہی کی کریں گے۔

الدمیری نے حیاۃ الحیوان میں ہاتھی پر گفتگو کرتے ہوئے دیکھا۔ جب انسان کسی ایسے شخص کے پاس جائے جس کے شر و فساد سے خطرہ ہے، اور پڑھے کٓهٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ ان دو کلمات کی حروف کی تعداد کے مطابق، دس بار، ہاتھوں کی انگلیوں پر شمار کرے۔ دائیں انگوٹھے سے شروع کرے اور بائیں انگوٹھے پر ختم کرے۔ جب فارغ ہو تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کر کے سورۂ الفیل پڑھے۔ جب فرمان باری تعالیٰ تَرْمِيهِمْ پر پہنچے تو لفظ تَرْمِيهِمْ میں دس بار تکرار کرے اور ہر بار ایک انگلی کھولتا جائے۔ جب ایسا کرے گا، اس کے شر سے محفوظ ہو جائے گا۔ یہ عجیب مجرب عمل ہے

فرمایا مجرب فوائد میں سے ایک فائدہ جو ایک صاحب خیر و صلاح نے مجھے عطا فرمایا یہ کہ جو کوئی اُسے تکلیف پہنچانا چاہتا ہے اس کی نیت کرے۔ دسویں دن جاری پانی کے قریب بیٹھ جائے اور یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ يَا حَاضِرُ الْمُحِيطُ بِمَكْنُونَاتِ الضَّمَائِرِ، اَللّٰهُمَّ عِزَّ الظَّالِمُ وَقَلَّ النَّاصِرُ وَاَنْتَ الْعَالِمُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا ظَلَمَنِيْ وَاٰذَانِيْ وَلَا يَشْهَدُ بِذٰلِكَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ مَالِكُهٗ فَاهْلِكْهُ اَللّٰهُمَّ سَرْبِلْهُ سِرْبَالَهُ الْهَوَانِ وَقَمِّصْهُ قَمِيْصَ الرَّدٰى، اَللّٰهُمَّ اَقْصِمْهُ، اس لفظ کو دس بار مکرر بولے پھر پڑھے۔ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ"

الٰہی تو ہی حاضر اور دلوں کے چھپے رازوں کو جاننے والا ہے۔ الٰہی! ظالم غالب اور مددگار کم ہیں اور تو جانتا ہے الٰہی! فلاں نے مجھ پر ظلم کیا اور ستایا اور اس پر صرف تو گواہ ہے۔ الٰہی! تو اس کا مالک ہے۔

Marfat.com

سوا سے ہلاک کر۔ الٰہی! اس کو ذلت کی شلوار اور ہلاکت کی قمیض پہنا۔
الٰہی! اسے تباہ کر۔ (اس لفظ کو دس بار پڑھے) پھر اللہ نے ان کے ظلم
کی وجہ سے انہیں پکڑا اور ان کے لیے اللہ کے سوا کوئی بچانے والا نہ تھا۔"
بے شک اللہ اسے ہلاک فرمائے گا اور اس کے شر سے اسے کفایت فرمائے گا۔ فرمایا
یہ راز لطیف ہے۔

علامہ سُبکی کا فرمان

علامہ تاج الدین السُبکی نے "الطبقات الکبریٰ" میں حافظ ابوالحسن علی بن حسن بن حکمانی کی کتاب، جو امام شافعی رحمہ اللہ کے مناقب میں ہے کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی کہ المزنی نے کہا میں نے شافعی سے سُنا۔

امام شافعی اور ہارون الرشید

فرمایا ایک رات ہارون الرشید عباس نے الربیع کو میرے پاس بھیجا۔ وہ بغیر اجازت میرے کمرے میں داخل ہُوا اور مجھ سے کہنے لگا، چلو میں نے کہا اس وقت اور بلا اجازت ہی آ دھمکے؟ الربیع نے کہا مجھے یہی حکم ہُوا ہے۔ میں اس کے ہمراہ چل پڑا۔ جب میں محل کے دروازے پر پہنچا تو الربیع نے مجھے بیٹھنے کو کہا۔ کہ شائد بادشاہ سو گیا ہے یا اس کا غُصّہ ٹھنڈا ہو گیا۔ خود اندر جا کر دیکھا تو ہارون کھڑا تھا بولا محمد بن ادریس شافعی کا کیا بنا؟ میں نے کہا بُلا لایا ہُوں۔ ہارون باہر آیا، امام شافعی کہتے ہیں میری طرف غور سے دیکھنے لگا۔ پھر کہنے لگا محمدؐ! میں نے آپ کو تکلیف دی، آپ جا سکتے ہیں۔ الربیع ان کے ہمراہ درہموں کا تھیلا لیتے جاؤ۔ کہتے ہیں میں نے کہا، مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ ہارون نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ قبول کریں میں نے لے لیے۔ باہر آیا تو الربیع نے مجھ سے کہا اس ذات کا واسطہ، جس نے اس شخص کو تیرا تابع فرمان بنایا۔ تم نے کیا پڑھا ہے۔ میں نے تجھے حاضر کیا اور میں

Marfat.com

تیری گردن کے پیچھے سے تلوار چلنے کی جگہ پر نظر کیے کھڑا تھا۔ میں نے مالک بن انس کو فرماتے سُنا، وہ کہتے تھے میں نے نافع کو کہتے سُنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہُ کو کہتے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے دن یہ دعا مانگی اور وہی کافی رہی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ قُدْسِكَ وَبَرَكَةِ طَهَارَتِكَ وَعَظِيْمِ جَلَالِكَ مِنْ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ غِيَاثِيْ فَبِكَ اَغُوْثُ وَاَنْتَ عِيَاذِيْ فَبِكَ اَعُوْذُ وَاَنْتَ مَلَاذِيْ فَبِكَ اَلُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابَرَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ مَقَالِيْدُ الْفَرَاعِنَةِ، اَجِرْنِيْ مِنْ خِزْيِكَ وَعُقُوْبَتِكَ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَنَوْمِيْ وَقَرَارِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَعْظِيْمًا لِوَجْهِكَ وَتَكْرِيْمًا لِسُبْحَاتِكَ فَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ عِبَادِكَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَسَرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَعِدْ عَلَيَّ بِخَيْرِ مَيْتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

اور الزبیدی نے شرح احیاء علوم الدین (للغزالی) کی کتاب "الامر بالمعروف والنہی عن المنکر" میں حل مُشکلات کی مذکورہ حکایت نقل کرنے کے بعد، اسم باری تعالیٰ "اَللَّطِیْفُ" کے میں حضرت خضر علیہ السلام کی روایت سے ایک اور واقعہ ذکر کیا ہے فرمایا:۔

خضر علیہ السلام کا قصہ

امام طبرانی کی کتاب الدُعا میں مُحمد بن مہاجر جس سے مُصنّف نے یہ قصہ نقل کیا ہے ایک اور واقعہ منقول ہے کہتے ہیں ہم کو یحییٰ بن مُحمد الحما نے بتایا، ان کو المعلی بن حرمی، ان کو محمد بن المہاجر البصری نے بتایا، ان کو ابوعبداللہ بن التوام الرقاشی نے بتایا۔

Marfat.com

کہ سلمان ابن عبدالملک نے ایک شخص کو ڈرایا دھمکایا اور اسے قتل کرنے کی نیت سے بھیجا وہ شخص بھاگ کھڑا ہوا۔ خلیفہ کے سپاہی اس کی تلاش میں ہر روز اس کے گھر آتے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ وہ شخص جس شہر میں جاتا، اسے بتایا جاتا کہ یہاں تیری تلاش ہو رہی ہے۔ جب اسی طرح عرصہ دراز گذر گیا۔ تو اس نے کسی ایسے ملک میں جانے کا ارادہ کر لیا جہاں سلیمان کی حکومت نہ ہو۔ یہاں ایک لمبی سرگذشت ذکر کی۔ پھر کہا، اسی اثنا میں وہ ایک ایسے صحرا میں پہنچا، جہاں نہ پانی تھا نہ کوئی درخت۔ ناگاہ ایک شخص نماز پڑھتا ہوا نظر آیا کہا کہ میں اس سے ڈرنے لگا۔ پھر میں سنبھلا اور دل میں کہا، بخدا یہ کوئی اونٹ یا چوپایا تو نہیں۔ کہا کہ میں اس کی طرف چل پڑا۔ اس نے رکوع کیا اور سجدہ کیا، پھر میری طرف دیکھ کر کہا، شائد اس ظالم سرکش نے تجھے ڈرایا ہے؟ میں نے کہا ہاں! کہا تجھے درندے کے (استعمال) سے کس نے منع کیا؟ میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے درندہ کیا ہے؟ کہا یہ پڑھو:۔

"سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الَّذِیْ لَیْسَ غَیْرُہٗ اِلٰہٌ، سُبْحَانَ رَبِّیَ سُبْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَا بَارِئَ لَہٗ سُبْحَانَ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا نَفَادَ لَہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَانٍ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ مَا تَرٰی وَمَا لَا تَرٰی، سُبْحَانَ الَّذِیْ عَلِمَ کُلَّ شَیْءٍ بِغَیْرِ تَعْلِیْمٍ"

پھر کہا پڑھو، میں نے اسے پڑھا اور زبانی یاد کر لیا پلٹ کر دیکھا تو وہ شخص نظر نہ آیا کہا کہ اللہ نے میرے دل میں سکون ڈال دیا اور میں جس راستے سے چاہتا تھا واپس گھر آگیا۔ میں نے کہا سلیمان بن عبدالملک کے دروازے سے ضرور ہو کر گزروں گا، لہٰذا میں اس کے دروازے کے سامنے آیا اس دن اس کے دربار میں آنے کی عام اجازت تھی۔ میں بھی اندر چلا گیا اس کی نشست اونچی جگہ پر تھی مجھے دیکھ کر سیدھا

Marfat.com

بیٹھ گیا۔ پھر مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا، مجھے قریب تر کرتا گیا یہاں تک کہ میں اس کے ساتھ جا بیٹھا۔ کہنے لگا تو نے مجھ پر جادو کر دیا۔ کیا تم جادوگر بھی ہو؟ تمہاری کچھ اور شکایات بھی مجھ تک پہنچی ہیں۔ میں نے کہا امیر المومنین! نہ میں جادوگر ہوں، نہ مجھے اس کا علم ہے۔ نہ تجھ پر جادو کیا۔ کہنے لگا یہ کیسے ہو سکتا ہے، میرا خیال یہ ہے کہ تجھے قتل کئے بغیر میری حکومت مکمل نہ ہو گی۔ لیکن تجھے دیکھ کر میں اپنی جگہ اس وقت تک ٹھہر نہ سکا، جب تک تجھے بلا کر اپنی نشست گاہ پر، اپنے ہمراہ بٹھا نہ لیا۔ کہنے لگا صحیح صحیح بات بتا دو، میں نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ اس پر خلیفہ نے کہا، اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ شخص ابوالعباس خضر علیہ السلام تھے انھوں نے ہی تجھے یہ تعلیم دی۔ کارندوں نے کہا، اس کے لیے امان لکھ دو، بہترین تحائف دو اور اس کے گھر تک سواری کا بندوبست کرو الخ

امام احمدؒ وغیرہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم کی شرارت کا خطرہ محسوس ہوتا تو آپ یہ دعا پڑھتے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ"۔

الشرجی نے بارہویں فائدے میں کہا، حباب بن سلمہ کا جب دشمن سے سامنا ہو تو یہ دعا مانگنا پسند کرتے تھے۔

"لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"۔

ابن ابی الدنیا نے ذکر کیا، رومی علاقے میں ایک غیر مسلم، قوم نے قلعے کا محاصرہ کر لیا، مسلمانوں نے یہی دعا پڑھی اور نعرۂ تکبیر بلند کیا، رومی بھاگ گئے اور اللہ کے حکم سے قلعہ کا دروازہ کھل گیا۔

الدمیری نے "حیاۃ الحیوان" میں جانوروں پر کلام کرتے ہوئے کہا، شیخ قطب الدین قسطلانی نے کہا، میں نے اپنی والدہ ام محمد آمنہ کی ایک دعا یاد کی ہے، والدہ کا انتقال

Marfat.com

۶۵۷ھ میں ہوا۔ یہ دُعا ان دشمنوں کے شر سے بچاتی ہے جن کے شر سے ڈر لگتا ہو۔

"اَللّٰھُمَّ بِبَلَاءِ نُوْرِ بَھَاءِ حُجُبِ عَرْشِیْكَ مِنْ اَعْدَائِیْ اِحْتَجَبْتُ، وَبِسَطْوَةِ جَبَرُوْتِكَ مِمَّنْ یَّكِیْدُنِیْ اِسْتَتَرْتُ وَبِطَوْلِ حَوْلِ قُوَّتِكَ مِنْ كُلِّ سُلْطَانٍ تَحَصَّنْتُ وَبِدَیْمُوْمِ قَیُّوْمِ دَوَامِ اَیْدِیَتِكَ مِنْ كُلِّ شَیْطَانٍ اِسْتَعَنْتُ وَبِمَكْنُوْنِ السِّتْرِ مِنْ سِتْرِ سِتْرِكَ مِنْ كُلِّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ تَخَلَّصْتُ یَا حَامِلَ الْعَرْشِ عَنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ یَا شَدِیْدَ الْبَطْشِ یَا حَابِسَ الْوَحْشِ اِحْبِسْ عَنِّیْ مَنْ ظَلَمَنِیْ وَاغْلِبْ مَنْ غَلَبَنِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ"

ترجمہ: الٰہی! تیرے حجاب عرش کے نور کی چمک کے ذریعے اپنے دشمنوں سے پردہ پوش ہوا۔ اور تیری زبردست اقتدار کی پناہ گاہ میں اپنے مکر و فریب والوں سے پناہ گزیں ہوا اور تیری زبردست طاقت کے ذریعے ہر بادشاہ سے قلعہ بند ہوا، اور تیری ہمیشہ رہنے والی طاقت اور دستِ قدرت کے ذریعے میں نے ہر شیطان کے مقابلے میں مدد مانگی۔ اور تیرے پردہ در پردہ راز کے ذریعے ہر غم و الم سے چھٹکارا پایا۔ اے حاملین عرش سے عرش اٹھانے والے! اے سخت گرفت والے! اے وحشیوں کو روکنے والے! جو مجھ پر ظلم کرے اُسے مجھ سے روک لے اور مجھ پر غلبہ پانے والوں کو مغلوب کر اللہ نے یہ فیصلہ لکھ دیا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ضرور بالضرور غالب آئیں گے، بے شک اللہ قوت و غلبہ والا ہے۔

اور فرمایا دشمنوں سے محفوظ رکھنے، ہر بادشاہ، شیطان درندے اور چڑیل

Marfat.com

کے شر سے بچنے کے لیے ایک مجرب نسخہ یہ ہے کہ سورج نکلتے وقت سات بار یہ پڑھے :۔

اَشْرَقَ نُوْرُ اللّٰہِ وَظَھَرَ کَلَامُ اللّٰہِ وَثَبَتَ اَمْرُ اللّٰہِ وَنَفَذَ حُکْمُ اللّٰہِ ، اِسْتَعَنْتُ بِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَحَصَّنْتُ بِحِفْظِ اللّٰہِ وَبِلَطِیْفِ صُنْعِ اللّٰہِ وَبِجَمِیْلِ سَتْرِ اللّٰہِ وَبِعَظِیْمِ ذِکْرِ اللّٰہِ وَبِقُوَّۃِ سُلْطَانِ اللّٰہِ وَدَخَلْتُ فِیْ کَنَفِ اللّٰہِ وَاسْتَجَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَرِئْتُ مِنْ حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ وَاَسْتَعَنْتُ بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوُلْدِیْ سَتْرَکَ الَّذِیْ سَتَرْتَ بِہٖ ذَاتَکَ فَلَا عَیْنٌ قَرَاکَ وَلَا یَدٌ تَصِلُ لَیْکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔ اِحْجِبْنِیْ عَنِ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ ۔ بِقُدْرَتِکَ یَا قَوِیُّ یَا مَتِیْنُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا دَائِمًا اَبَدًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ "

ظالم حکمران کی معزولی کے لیے

الدیربی نے کہا ظالم حکمران کی معزولی کے لیے ایک طریقہ یہ ہے کہ جمعرات کو نماز عشاء پڑھ کر باوضو اپنے گھر چلے جاؤ اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف پڑھو، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پھر سو بار کے بعد کہو، یا رسول اللہ! میں فلاں ابن فلاں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، سو آپ میرا حق اس سے لیں"! اگر والی ہے تو معزول ہوگا۔

Marfat.com

اور مبتلائے عذاب ہوگا۔ یہ بات صحیح، مُجرّب ہے۔ (الدیربی نے) اس کے بہت سے فوائد ذکر کئے ہیں، جو مشہور ہیں۔ لہٰذا میں نے نقل نہیں کیے۔

ازالۂ رنج والم اور قضائے حاجات کے فوائد

امام ابن القیم نے اپنی کتاب "زاد المعاد فی ھدی خیر العباد" میں کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہدایت وہ ہے جسے بخاری و مسلم نے ازالۂ وغم والم کے لیے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کے وقت پڑھتے۔

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ"

جامع ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی مشکل امر درپیش ہوتا تو آپ پڑھتے:

"یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ"۔ اسی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی، کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی، تو آسمان کی طرف دیکھ کر پڑھتے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ جب خاص اہتمام سے دُعا مانگتے تو یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔ پڑھتے۔

سُنن ابوداؤد میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مصیبت زدہ کی دُعائیں یہ ہیں۔

"اَللّٰھُمَّ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ
وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ"

الٰہی میں تیری رحمت کا اُمیدوار ہوں۔ سو مجھے لمحہ بھر کے لیے میرے

Marfat.com

نفس کے سپرد نہ فرمانا اور میرا تمام حال درست فرما دے، تیرے سوا
کوئی مستحق عبادت نہیں"۔

اسی میں حضرت اسماؓ بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، میں تجھے مصیبت کے وقت پڑھے جانے والے کلمات نہ بتاؤں؟ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا نُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا۔ "۔ اللہ اللہ میرا پروردگار ہے جس کے ساتھ ہم کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے"، ایک روایت میں ہے کہ یہ سات بار پڑھے جائیں۔

مسند امام احمد بن حنبل میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ جو بندہ رنج و غم کے وقت یہ دعا پڑھے:۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ ابْنِ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ
مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ
لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ
اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ
اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ
وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ"

اللہ تعالیٰ اس کا رنج و غم دور فرمائے گا اور اس کی جگہ راحت و سکون عنایت فرمائے گا۔

ترمذی میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی وہ دعا جو مچھلی کے پیٹ میں انہوں نے مانگی "۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ "
تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ہی زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں"، جو مسلمان کسی بھی مقصد کے لیے کسی بھی وقت پڑھے، قبول ہوگی"۔

Marfat.com

ایک اور روایت میں ہے، بے شک میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بھی مصیبت زدہ کہے، اللہ اس کی مشکل حل فرما دے۔ وہ کلمہ میرے بھائی یونس کا ہے (علیہ السلام)

سنن ابو داؤد میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک انصاری پر جنہیں ابو امامہ کہا جاتا تھا نگاہ پڑی۔ فرمایا مسجد میں وقت نماز کے علاوہ؟ عرض کی یا رسول اللہ! غم اور قرضے میرا پیچھا نہیں چھوڑتے، فرمایا ایسا کلمہ نہ بتاؤں جس کے پڑھنے سے اللہ تیرا غم دور اور قرضے ادا فرما دے۔ کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ بتائیے۔ فرمایا صبح و شام پڑھا کرو "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ"

الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں غم والم سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ عاجزی و سستی سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخیلی سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ سے"۔

کہا کہ میں نے اسے پڑھا، سو اللہ نے میرا غم دور فرمایا اور میرا قرض ادا فرما دیا۔

سنن ابو داؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی ہمیشہ استغفار پر عمل کرتا رہے، اللہ اسے ہر غم سے نجات، ہر تنگی سے فراخی اور جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہو، وہاں سے اسے رزق عطا فرمائے گا"۔

مسند امام احمد میں ہے۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی پریشان کن مرحلہ آتا، نماز کی طرف لپکتے، اللہ نے فرمایا:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ صبر و نماز کے ساتھ مدد مانگو"

Marfat.com

سُنن میں ہے جہاد اپنے اُوپر لازم کرلو، کہ وہ جنّت کے دروازوں سے ایک ہے۔ جس کے ذریعے اللہ تعالےٰ لوگوں سے رنج وغم دُور فرماتا ہے"۔

ابن عباس رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے غم والم زیادہ ہوجائیں اُسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ یہ جنّت کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ اور ترمذی میں ہے کہ جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ زادالمعاد کی عبارت ختم ہوئی۔

وہ حدیث جسے ابن القیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہُ کی روایت سے مسند امام احمد کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ..... آخر تک۔ اس کے متعلق سیّد احمد دحلان نے اپنی کتاب "تقریب الاصول فی تسہیل الوصول" میں فرمایا، اسے حافظ المنذری نے "الترغیب والترھیب" اور قسطلانی نے "المواھب" میں ذکر کیا ہے۔ اور اسے کئی صحابہ کرام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کیا ہے جن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شامل ہیں اور بکثرت محدثین نے اس کی تخریج کی ہے جن میں امام احمد بن حنبل شامل ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ حدیث صحیح اور آزمودہ ہے"۔ الخ

امام نووی نے "کتاب الاذکار" میں فرمایا، سُنن، نسائی اور ابن سنی کی کتاب میں عبداللہ بن جعفر کی حضرت علی رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کلمات کی تلقین فرمائی اور فرمایا جب کوئی مُصیبت وآفت آپہنچے تو یہ پڑھ لینا :-

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْکَرِیْمُ الْعَظِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ اس کی تلقین کرتے اور بیمار پر پڑھ کر دم کرتے اور بیٹیوں
حہ سے جسے غربت کا احساس ہو اُسے سکھاتے۔ نووی نے کہا موعوک۔ بخار کا مریض
مغتربہ وہ عورت جس کا رشتہ خاندان سے باہر کیا گیا ہو۔ فرمایا کتاب ابن سنی میں
تادہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو
لکرسی سورۂ البقرہ کی آخری آیات تکلیف و مصیبت میں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی
فرمائے گا"۔

الدیلمی نے مسند الفردوس میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہٗ کی زبانی نبی صلی اللہ علیہ
م کا یہ فرمان نقل کیا، جو تکلیف کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے، اللہ اس کی مدد فرماتا ہے۔

حاکم وغیرہٗ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے یہ روایت نقل کی، کہ جب مجھے کوئی
ف پہنچی، جبریل علیہ السلام نے آکر کہا، اے محمدؐ! یہ فرماؤ، میں نے اس زندہ ذات
ھروسہ کیا جو نہ مرے گی اور سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے کوئی بیٹا نہ
یا اور سلطنت میں جس کا کوئی شریک نہیں اور جس کو ذلت سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔
یں اور اس کی خوب بڑائی بول"۔

ابن السنی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی زبانی نبی کریم صلی اللہ علیہ
سلم کا یہ ارشاد نقل کیا۔ بے شک مجھے ایسے کلمہ کا علم ہے۔ جسے خود مصیبت زدہ پڑھے۔
س کی تکلیف دور ہو۔ وہ ہے میرے بھائی یونس علیہ السلام کا کلمہ، جو اندھیروں میں
ان کی زبان سے نکلا تھا۔

"لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ"۔

ترجمہ: "تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو پاک ہے، بے شک میں زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں"۔

ابن الضریس نے یحییٰ بن کثیر سے روایت کی: جو صبح کے وقت سورۂ یٰسین پڑھے
شام تک خوشی میں رہے گا۔ اور جو شام کو پڑھے صبح تک خوشی میں رہے گا۔ ہمیں

Marfat.com

بات تجربہ کرنے والوں نے بتائی ہے۔

امام احمد نے اپنی مسند میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا، جس کسی کو مصیبت پہنچے اور وہ کہے۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا"

"بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کی جگہ اس سے بہتر عطا فرما"

اللہ اس کو اس مصیبت میں اجر دے گا اور اس کی جگہ بہتر عطا فرمائے گا۔

عقیلی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ کثرت سے پڑھو، بے شک یہ تکلیف کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں کمتر دروازہ غم ہے۔

ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب نبی صلے اللہ علیہ کو کوئی بات پریشان کرتی تو آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر پڑھتے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور جب خصوصی دعا مانگتے تو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ فرماتے"

امام احمد نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو آپ فرماتے،

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"

ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ پڑھتے۔

Marfat.com

"یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ"

اسی کو حاکم نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں روایت کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر غم والم کی حالت طاری ہوتی۔ تو آپ فرماتے:۔

بخاری و مسلم وغیرہ محدثین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کے وقت پڑھتے تھے۔

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ"

اور طبرانی نے یہ اضافہ کیا ہے۔

"اِصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ فُلَانٍ"

فلاں کا شر مجھ سے پھیر دے۔

الشیخ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، کہ مجھے رسول اللہ لی اللہ علیہ وسلم نے پریشان دیکھا تو فرمایا، اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کہو تمہارے ں میں اذان کہے، کہ یہ پریشانی کا علاج ہے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا، تو میری یشانی جاتی رہی۔

طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ نبی کریم صلے اللہ لیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبدالمطلب! جب تم پر کوئی غم یا سختی نازل ہو تو یہ ھا کرو۔

"اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ"

نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

Marfat.com

روایت کیا کہ جب تم پر غم والم نازل ہو تو سات بار یہ دُعا پڑھے۔

"اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا"

ایک روایت میں ہے جب تم میں سے کسی پر رنج والم یا بیماری وغیرہ کا
حملہ ہو تو تین بار یہ کہے:

"اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا"

اس کو الخطیب نے اسمار ضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

الجامع الصغیر میں ہے جب تم میں سے کسی کو غم والم کا سامنا ہو تو کہے

"اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا"

اس کو طبرانی نے الاوسط میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

المناوی نے کہا، اللہ کے اسم مبارک کا تکرار حصول لذت کے لیے ہے
فرمایا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب صدق دل اور خلوص نیت سے کہے تو رنج وغم
ہوں گے زائل الخ

ابو نعیم نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ ارشاد نقل کیا کہ۔

"حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ"

ہر خوف زدہ شخص کے لیے حفاظت ہے۔

ابن ابی الدنیا نے الذکر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل
کی کہ جب کبھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پریشانی ہوتی تو آپ اپنا دست مبارک
اپنے سر اور داڑھی مبارک پر پھیرتے پھر اوپر کو سانس لیتے ہوئے فرماتے:

"حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ"

"مجھے اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز"

Marfat.com

اور جب کبھی نبی علیہ السلام کو رنج و دُکھ پہنچتا تو فرماتے۔

حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الَّذِیْ هُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔

سو جو کوئی اسے پڑھے، اللہ اسے دنیا و آخرت کے تمام آلام سے محفوظ فرمائے گا۔

صحیح (سنن) ابو داؤد میں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی صبح و شام سات بار یہ پڑھے۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔

اللہ اس کے تمام رنج والم کو دور فرمائے گا" سچے ہوں یا جھوٹے"۔

فوائد السنوسی رحمہ اللہ میں ہے جو کوئی آیت مبارکہ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ... آخر تک۔ اور آیت مبارکہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ آخر تک لکھ کر اپنے پاس (گلے یا بازو پر باندھ کر) رکھے۔ تمام حالات میں اس پر لطف و کرم رہے گا۔ اللہ دشمنوں پر اس کی مدد فرمائے گا۔ تمام رنج و غم اس سے دُور رہیں گے۔ یہ دونوں آیتیں ظاہری و باطنی امراض سے نجات دینے میں بہت مفید ہیں، صاف مستھرے برتن پر لکھ کر دھولیں۔ زیتون اور گلاب کے عرق میں ملا کر پھوڑے پھنسی اور زخموں اور ورم پر لگائیں "انشاء اللہ" جلد ہی آرام آجائے گا۔ یہ نسخہ مجرب ہے صحیح ہے۔ یہ دونوں آیتیں تمام حروفِ معجمہ کی جامع ہیں۔

الدیبلی نے شیخ ابو العباس المحرتی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ رنج و غم کے ازالہ کے لیے یہ دُعا مانگی جائے۔

یَا مَنْ کَرَمُهٗ لَا یُحَدُّ وَقَضَآؤُهٗ لَا یُرَدُّ وَصِفَتُهٗ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تا آخر سورہ تک۔ اَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ

Marfat.com

"بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ اِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ"

جیسا کہ عارف باللہ سیدی شیخ علوان الحموی نے اپنی کتاب "مصباح الھدایہ ومفتاح الولایۃ" میں ذکر کیا ہے رنج والم کو دور کرنے کے امام عارف باللہ ابوالفضل یوسف بن محمد المعروف بابن النحوی کی دعا المتفرجہ ہے۔ یہ بزرگ مغرب میں وہی مقام رکھتے ہیں جو مشرق میں امام غزالی۔ اس میں چالیس اشعار ہیں۔ پہلا شعر یہ ہے:

؎ اِشْتَدِّیْ اَزِمَّۃُ تَنْفَرِجِیْ قَدْ آذَنَ لَیْلُکِ بِالْبَلَجِ

"اے پریشانی! تو سخت ہوگئی ہے، ختم ہوجا۔ تیری رات ختم ہونے کا وقت آپہنچا ہے"

شیخ علوان نے کہا قابلِ اعتماد لوگوں کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ یہ مطلع اسم اعظم پر مشتمل ہے اور جو کوئی اس کے ذریعے دعا مانگے قبول ہو۔ تقی الدین سبکی کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو یہ شعر پڑھتے، جیسا کہ ان کے صاحبزادے تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات میں اسے نقل کیا، بعض نے کہا، جو شخص باوضو ہو کر، حضورِ قلب کے ساتھ اسے چالیس بار پڑھے اور کسی سے بات نہ کرے، پھر اللہ سے سوال کرے۔ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ فرمایا تکالیف کے وقت جن وظائف کو پڑھنا مفید ہے۔ ان میں سے ایک قصیدہ بردہ شریف ہے۔

ع اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ الخ

اس کی بڑی تاثیر ہے۔ یہ بات مجھے سیدی شیخ سید شریف علی بن میمون مغربی رضی اللہ عنہ نے بتائی انہوں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ میں نے دوسروں میں کلام میں اس کی تائید دیکھی ہے۔ تکالیف میں جو پڑھا جانا بہتر سمجھا جاتا ہے اس میں شیخ البونی کے یہ ابیات ہیں

اِنْ قِیْلَ مَتٰی ذَاکَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ عِطْفَۃَ اللّٰہِ وَلَا۔ اَقُوْلُ

Marfat.com

اِنْ قِیْلَ مَتٰی ذَاکَ مَتٰی۔ آخر تک "

مجھے اللہ کی مہربانی کی اُمید ہے اور اگر پوچھا جائے کب کب ؟ تو میں کچھ نہیں کہتا "! (خاموش ہو جاتا ہوں) کتاکالیف کے ازالے کے لیے جن کو آزمایا گیا ہے ان میں ابوالقاسم سہیلی کے ابیات ہیں۔ ؎ یَا مَنْ یَّرٰی مَا فِی الضَّمِیْرِ وَیَسْمَعُ ۔ آخر تک۔ جو بڑے مشہور ہیں۔ اے دل کی باتیں دیکھنے، سُننے والے !" اس مقصد کے لیے جو کہا جاتا ہے اور مشہور ہے۔ ایک جملہ یہ ہے۔ کَمْ لِلّٰہِ مِنْ لُّطْفٍ خَفِیٍّ ، آخر تک، پھر شیخ علوان فرماتے ہیں "خوف وخطر کے مقامات پر جس چیز کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے۔ وہ امام شافعی کی دُعا ہے۔ آگے اس کو ذکر کیا ہے۔ وہ وہی دُعا ہے جو اس خاتمہ سے کچھ پہلے طبقات ابن سُبکی کے حوالہ سے ذکر ہو چکی ہے۔ جو دراصل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا ہے جو آپ نے غزوہ احزاب کے موقع پر مانگی تھی۔ جسے امام شافعی نے روایت کیا ہے جیسا کہ گذر چکا ہے۔ میں کہتا ہوں ازالہ تکالیف کے لیے ابن نحوی کی مناجات کی طرح امام غزالی کی مناجات بھی ہے، جس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے۔

اَلشِّدَّۃُ اٰوَدَتْ بِالْمُھَجِ یَا رَبِّ فَعَجِّلْ بِالْفَرَجِ

ترجمہ: سختی کی آندھی چل پڑی، اے رب جلد مُشکل آسان فرما۔

یہ دونوں بزرگ معاصر تھے۔ انشاءاللہ یہ تمام قصائد وابیات اور ان کے مناسب استفادات، اپنی کتاب "جامع الثنا علی اللہ" میں ذکر کروں گا۔ جس میں میں نے ابتدا سے آج تک مقدارِ وافر جمع کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاہ وجلال کے صدقے اس کی تکمیل میں میری مدد فرمائے۔

Marfat.com

دنیا و آخرت کی تکالیف، جنّوں اور انسانوں کے شر اور آفات سے حفاظت سے متعلقہ فوائد

شیخ ابوالحسن الشاذلی قدس سرہٗ العزیز نے کتاب "الاختصاص من الفوائد القرآنیۃ والخواص" میں فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں اس کے لیے کافی ہو جائے۔ تمام مخلوق کے شر سے بچائے اور اپنے وسیع فضل و کرم سے عطا فرمائے، وہ ہر روز رات دن میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ اس کے حروف کے عدد کے برابر ۴۰۰ بار۔ حدیث میں آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آتشِ نمرود سے اسی وظیفہ کے ذریعے نجات بخشی تھی۔

اس بات کو سیّد مصطفےٰ البکری نے شرح "حزب النووی" میں ذکر کیا ہے۔

البزّار نے حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اپنے بستر پر آئے، سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھے یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک تو تو موت کے سوا ہر چیز سے محفوظ ہو گیا۔

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں سورۂ البقرہ پڑھی جائے۔ اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔"

دارمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے مرفوعاً روایت کی، جو شخص سورۂ البقرہ کی پہلی چار آیات، آیۃ الکرسی اور اس کے بعد والی دو آیات، اور سورۂ البقرہ کی آخری تین آیات، اس دن اس کے اور اس کے اہل خانہ کے قریب نہ شیطان آئے، نہ

Marfat.com

کوئی ناپسندیدہ چیز۔ پاگل پر پڑھ کر دم کیا جائے، انشاءاللہ افاقہ ہوگا۔

امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے قصہ صدقہ کے ضمن میں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ جب بستر پر آؤ آیت الکرسی پڑھ لو، اللہ کی طرف سے ہمیشہ تم پر ایک محافظ رہے گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو، اس نے تم سے سچ کہا، حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے۔

الحاملی نے اپنے فوائد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجیے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ دے، فرمایا آیۃ الکرسی پڑھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تیری، تیری اولاد کی، تیرے گھر کی یہاں تک کہ تیرے اردگرد کے چند گھروں کی بھی حفاظت فرمائے گا۔

الدینوری نے اپنی کتاب المجالستہ میں حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے، انہوں نے کہا ایک سرکش جن آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ لہٰذا جب آپ بستر پر تشریف لائیں تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں۔

ابن السنی نے حسین ابن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے لیے ڈوبنے سے بچنے کی دعا یہ ہے۔ کہ جب کشتی میں سوار ہوں تو یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

"اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا، بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے"

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ..... پوری آیت۔

Marfat.com

الصابونی رحمہ اللہ نے الصافات میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ آیت چوری سے حفاظت ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ..... آخر تک۔

امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس بندے پر مال واولاد کا انعام فرمائے اور وہ کہے۔

"مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔" "وہ موت کے سوا کوئی آفت ان پر نہیں دیکھے گا"

ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا، کہ جو کوئی سورۃ الدخان مکمل، سورۂ غافر شروع سے اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک۔ اور آیۃ الکرسی، شام کے وقت پڑھے، صبح تک محفوظ رہے گا اور جو کوئی ان کو صبح کے وقت پڑھے، شام تک محفوظ رہے گا۔

دارمی نے یہ لفظ نقل کیا ہے۔ لَمْ یَرَ شَیْئًا یَکْرَهُهٗ، کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھے گا۔

حافظ سیوطی علیہ الرحمہ کی حکایت

حافظ سیوطی نے "الاتقان" میں فرمایا، لطیف ترین حکایت وہ ہے جسے ابن الجوزی نے ابن ناصر سے انہوں نے اپنے شیوخ سے میمونہ بنت شاقول بغدادیہ کے حوالہ سے بیان کیا، میمونہ بغدادیہ فرماتی ہیں، ہمارے پڑوسی نے ہمیں ستایا، میں نے دو نفل پڑھے، اس طرح کہ ہر سورۃ کی پہلی آیت تلاوت کی، اس طرح میں نے قرآن ختم کر لیا، پھر دعا مانگی الٰہی! اسے ہمارے لیے کافی کر دے۔ پھر میں سو گئی، پھر میری آنکھ کھلی۔ دیکھتی کیا ہوں کہ سحری کا وقت ہے، اور وہ ہماری طرف آ رہا ہے۔ اس کا پاؤں پھسلا گرا اور مر گیا۔

ابن سعد اور ابو نعیم بیہقی نے ابوالعالیہ عن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے یہ

Marfat.com

روایت کی کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! ایک شریر جن مجھے تنگ کرتا ہے، فرمایا یہ پڑھا کرو۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ
مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ
مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِي السَّمَاءِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ "

میں اللہ کے ان کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، جن سے نہ نیک آگے بڑھ سکے نہ بد، اس کی زمینی مخلوق کی شر سے اور جو زمین سے نکلے اس کے شر سے اور جو آسمان میں اوپر چڑھتا ہے اس کے شر سے اور جو آسمان سے اترتا ہے۔ اس کے شر سے، اور ہر رات کو آنیوالے کے شر سے، نہ اس سے جو بھلائی کے ساتھ رات کو آئے۔ اے بہت رحم فرمانے والے"

فرمایا میں نے اس پر عمل کیا سو اللہ نے اس کو مجھ سے دفع کیا۔

طبرانی نے صغیر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا، جب کسی بستی میں اذان دی جائے، اللہ اس کو اس دن کے عذاب سے بچا لیتا ہے۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے ہاں بچہ پیدا ہو، اس کے دائیں کان میں اذان دے اور بائیں میں اقامت، اس بچے کو ام الصبیان (سوکڑا) کی بیماری نہ ہوگی۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِكْفِنِيْ

Marfat.com

كُلَّ مُهِمٍّ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ مِنْ أَيْنَ شِئْتَ "

اے اللہ! سات آسمانوں اور عرشِ عظیم کے مالک! مجھے کفایت کر ہر پریشانی سے جہاں کہیں سے چاہے" اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دُور فرمائے گا۔

اس کو الخرائطی نے اپنی کتاب "مکارم الاخلاق" میں ذکر کیا ہے۔

الخرائطی نے "مکارم الاخلاق" ہی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت نقل کی کہ جب تمہیں کسی سے، کسی قسم کا خوف ہو تو یہ پڑھو،

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَرَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ فُلَانٍ وَاَشْيَاعِهٖ اَنْ يَّفْرُطُوْا عَلَيَّ اَوْ اَنْ يَّطْغَوْا عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

اے اللہ! سات آسمانوں اور جو مخلوق ان میں ہے اس کے مالک! جبریل اور اسرافیل کے مالک! میری پناہ بن جا، فلاں اور اس جیسوں سے، کہ مجھ پر زیادتی کریں، یا چڑھ دوڑیں۔ تیری پناہ غالب اور تیری حمد و ثنا بلند مرتبہ ہے۔ اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور بدی سے پھیرنے اور نیکی کرنے کی طاقت تیرے ہی سہارے ہے"

اور حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی شام کے وقت۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ "

تین بار پڑھے، اسے صبح تک ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ اور جو کوئی صبح کے وقت اسے تین بار پڑھے، شام تک ناگہانی مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ اسے ابوداؤد اور ابن حبان اور ابو داؤد بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

Marfat.com

ترمذی کی روایت میں ہے۔

"لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ"

اسے کوئی شے ضرر نہ دے گی"

ترمذی نے اسے صحیح حسن کہا ہے۔

مشکوٰۃ میں حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد (عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ) سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہر روز صبح و شام تین بار۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"

"اس کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی۔ اور وہی سُننے جاننے والا ہے"

پڑھے اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

حضرت ابان رضی اللہ عنہٗ کو فالج ہو گیا، ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا حضرت ابان رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا، کیا دیکھتے ہو؟ سُن لیجیے حدیث وہی ہے جسے میں تجھے سُنا چکا ہوں۔ لیکن میں نے اسے پڑھا ہی نہیں تاکہ اللہ تعالےٰ جو کرنا چاہے کرے۔

اسے ترمذی، ابن ماجہ اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

ابن الحاج نے المدخل میں لکھا ہے کہ ایک شخص سخت پریشانی میں مبتلا ہو گیا۔ اس نے اپنی پریشانی شیخ ابن ابی جمرہ صاحب "مختصر البخاری" سے بیان کی۔ شیخ نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اشارہ کرتے ہوئے اس شخص کے لیے یہ وظیفہ مقرر فرمایا:۔

سَو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، سَو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سَو بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پڑھ کر یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ سَو بار پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا

Marfat.com

اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ "

پھر بارہ رکعات نفل پڑھے، اس کے بعد جو ذہن میں آئے دُعا مانگے۔ پھر دو نفل پڑھے۔ آخر میں پچاس آیات اور سورۃ البقرہ کی آخری آیات پڑھے، پھر چوبیس رکعت نفل پڑھے۔ پھر یہ دعا مانگے۔

الٰہی حل کرنا تو بس تیرا حل کرنا ہے۔ سو ہم سے ہر تکلیف و مصیبت دُور فرما۔ اے وہ جس کے ہاتھ میں حل کرنے کی کنجیاں ہیں، اور جن و انسان جو بھی ہمارا بُرا چاہے۔ تو ہمیں کفایت فرما، اور اپنے حکم و قدرت سے اپنے مضبوط ہاتھوں سے اُسے ہم سے دور فرما۔ بے شک تُو ہر چاہے پر قادر ہے۔

اس نے اس پر عمل کیا، تو اس کی تمام تکالیف و پریشانی دُور ہو گئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی خواب میں، جس کا ذکر ہوا، فرمایا، جو کوئی صدقِ نیت سے اس پر عمل کرے گا، اللہ اس کی اس دن کی تکلیف دُور فرمائے گا۔ کیسی ہی کیوں نہ ہو۔

سیّد مصطفٰے البکری نے امام نووی کی حزب پر لکھی گئی اپنی شرح میں دو بیت لکھے ہیں:۔

خَلِّ لِیْ یَا اِسْمُ مَنْ اُحِبُّ وَخَلِّیْ کُلَّ مَنْ فِی الْوُجُوْدِ یَبْکِیْ بِسُقْمِہٖ

ترجمہ: "میرے آگے میرے محبوب کے نام کا گانا گا۔ اور تمام کائنات کو تیر چلانے کے لیے چھوڑ دے"

لَا اُبَالِیْ وَاِنْ اَصَابَ فُؤَادِیْ اِنَّہٗ لَا یَضِیْرُ شَیْئٌ مَعَ اسْمِہٖ۔

ترجمہ: "مجھے کچھ پرواہ نہیں، اگرچہ میرے دل پر لگے۔ بے شک اس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی"

Marfat.com

امام احمد، طبرانی اور نسائی وغیرہ نے روایت کی، جیسا کہ حصن حصین میں ہے۔
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جب کوئی شیطان وغیرہ سے خوف محسوس کرے تو یہ کہے۔ میں اللہ کریم کی ذات کی پناہ مانگتا ہوں، جو نفع دینے والی ہے۔ اور اللہ کے ان مکمل کلمات کی جن سے کوئی نیک و بد بچ نہیں سکتا۔ اس کی مخلوق کے شر سے۔ جسے اس نے ہر طرف پھیلا رکھا ہے۔ اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے، اس کے شر سے۔ اور جو اس میں چڑھتا ہے اس کے شر سے، اور جو کچھ اس نے زمین میں پھیلایا اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے اس کے شر سے، رات دن کے فتنوں کے شر سے اور سوائے بھلائی کے رات کو آنے والے کے شر سے۔ اے رحمٰن"

السفیری رحمہ اللہ نے ابن القیم کی کتاب "البدع" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ دس چیزوں پر عمل کرنے سے انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اوّل۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنا۔ دوم۔ معوذتان پڑھنا۔
سوم۔ آیۃ الکرسی پڑھنا۔ چہارم۔ سورۃ البقرہ۔
پنجم۔ سورۃ البقرہ کی آخری آیات۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک۔
ششم۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ جو کوئی اسے سو بار پڑھے تو یہ شیطان سے بچاؤ ہوگا۔
ہفتم۔ اللہ کا ذکر۔
ہشتم۔ وضو کرنا۔ نہم۔ نماز
دہم۔ فضول بات، فضول کھانا، کم نظر اور لوگوں سے کم میل جول۔ کہ شیطان انہی چار دروازوں سے ابنِ آدم پر مسلط ہوتا اور اپنا مقصد پورا کرتا ہے۔ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ شیطانی چال سے ہمیں بچائے۔

فوائد الشرجی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان :۔

Marfat.com

وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا، وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَّاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ - اور اللہ کا فرمان - فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ "

ان آیات کو اگر اس آدمی پر پڑھا جائے جو اس کے بارے میں غلط خیالات رکھتا ہے۔ اللہ کے حکم سے یہ صورتِ حال ختم ہو جائے گی۔ اگر اونٹنی ٹاکی میں لپیٹ کر خوف کھانے والے کے جسم سے باندھ دیا جائے، انشاء اللہ پھر بھی یہ پریشانی دور ہو جائے گی۔

فوائد الشرجی میں ہے۔ بعض علماء نے کہا، جو کوئی سورۂ اخلاص کی ہمیشہ تلاوت کرتا رہے، دنیا و آخرت کی ہر بھلائی پائے گا اور ہر شے سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ۔ بھوکا پڑھے تو سیر ہو، پیاسا پڑھے سیراب ہو، اگر ہرن کے چمڑے پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ کے حکم سے جن، انسان یا کیڑے مکوڑے، کوئی شے نقصان دینے کے لیے اس کے قریب نہ آئے گی۔

الدمیری نے اپنی کتاب "حیوٰۃ الحیوان" میں بحری پر کلام کرتے ہوئے فرمایا، ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن الہیثم المصعبی، شافعی مسلک کے اماموں میں سے، مصنف البیان کے ہم عصر صالح و عالم یمنی عالم تھے۔ ان کی کتابوں میں سے ایک احترازات المذہب والتعریف" علم فقہ میں ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں نے ان پر تلواریں چلائیں، لیکن تلواروں نے اس کا بال بیکا نہ کیا۔ جب اس بارے میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں

Marfat.com

نے فرمایا، میں پڑھا کرتا تھا:

وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۔ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ، فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۔ لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۔ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ ۔ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۔ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ وَّ حِفْظًا ۔ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۔ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ، اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ، اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ، اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۔ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ، بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ، بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝

پھر کہا ایک دن میں ایک جماعت کے ہمراہ نکلا، ہم نے ایک بھیڑیے کو ایک اپاہج بکری سے کھیلتا دیکھا، جو بکری کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا تھا۔ جب ہم ان سے قریب ہوئے تو بھیڑیا چلا گیا۔ ہم بکری کے پاس آئے تو اس کی گردن میں پٹے پر یہ آیات (مذکورہ) لکھی پائیں۔ الصعبی ۵۵۳ھ میں فوت ہوئے۔

Marfat.com

حافظ ابوزرعہ رازی کا بیان

حافظ ابوزرعہ رازی کہتے ہیں گورگان (جرجان) شہر میں آگ بھڑک اٹھی جس سے نو ہزار مکان اور ان میں موجود اتنی ہی تعداد میں قرآن مجید جل گئے۔ مگر ہر نسخے میں درج ذیل آیات محفوظ رہیں۔

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ، وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ، وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا، وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّآ اِيَّاهُ، تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى، اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى۔ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ، اِنْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ، وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ، مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ، وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ، فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ۔

کہا میں نے یہ آیتیں لکھ کر جس سامان، مکان اور دکان وغیرہ میں رکھیں اللہ نے اس کی حفاظت فرمائی۔ الکمال الدمیری نے یہ کچھ نقل کر کے کہا، میں کہتا ہوں یہ مفید و مجرب ہے۔

اور کہا الثعلبی، ابن عطیہ اور القرطبی وغیرہ نے سالم بن ابی الجعد سے روایت نقل کی، کہتے ہیں ہمارا ایک قرآن کریم کا نسخہ جل گیا لیکن اس میں فرمانِ باری تعالیٰ۔

Marfat.com

اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ۔۔۔ بچ گیا اور ہمارے ہاں بھی قرآن کریم کا ایک نسخہ پانی میں ڈوب گیا تھا، اس میں بھی ہر شے پانی میں محو گئی تھی لیکن یہ آیت باقی رہ گئی تھی۔ اور کہا کہ ابو عمر بن عبدالبر نے التمہید میں سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص شام کے وقت پڑھے سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ ؛ اسے بچھو نہیں کاٹے گا۔ ابن عبدالبر کی التمہید میں ہی حضرت یحییٰ بن سعید انصاری کے احوال میں ابن وہب سے روایت ہے کہ مجھے ابن سمعان نے خبر دی کہ میں نے اہلِ علم کو کہتے سُنا جب کسی انسان کو ڈسا جائے مثلاً بچھو یا سانپ ڈنگ مارے تو ڈسا جانے والا یہ آیت پڑھے " نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ "۔

سانپ اور بچھو کے شر سے بچنے کیلئے الدمیری کا قول

الدمیری نے یہ بھی کہا، کہ سانپ اور بچھو کے شر سے بچنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سوتے وقت تین بار پڑھے:

" اَعُوْذُ بِرَبِّ اَدْھَانِہِ التَّمِیْمَۃِ مِنْ کُلِّ عَقْرَبٍ عَوْحَیَّۃٍ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ، اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ "۔

اور حافظ امام فخر الدین عثمان بن محمد بن عثمان النوزری نے جو آج کل مکہ مکرمہ میں آئے ہوئے ہیں، بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں شیخ تقی الدین حورانی سے علم الفرائض (میراث) پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بچھو نکل آیا۔ شیخ نے اسے پکڑ کر ہاتھوں میں اچھالنا شروع کر دیا۔ میں نے کتاب اپنے ہاتھ سے رکھ دی۔ فرمایا پڑھیے، میں نے کہا آپ اس کا فائدہ جانتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ تیرے پاس بھی یہ فائدہ ہے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ کہنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا، جو

Marfat.com

شخص صبح وشام پڑھے۔

" بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ
وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ "

اسے کوئی شے نقصان نہیں پہنچاتی اور میں نے شروع دن میں اسے پڑھ لیا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ تم میں شہید کی مکھی کی بنبناہٹ (آواز) سے بھی پوشیدہ تر شرک ہے اور عنقریب میں تمہیں بتاؤں گا کہ اگر تم نے اسے زبان سے سمجھ کر پڑھ لیا تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تم سے چھوٹا بڑا ہر شرک دور کر دے گا۔ یہ پڑھا کرو:۔

" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ
وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ "

اسے تین بار پڑھو۔ اس کو حکیم ترمذی نے "نوادر الاصول" میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

المناوی رحمہ اللہ نے اپنی شرح صغیر میں فرمایا، چھوٹا شرک جیسے تمہارا کہنا جو اللہ چاہے اور تم چاہو۔ اور بڑا شرک جیسے ریا، جب بھی تمہارے دل میں شرک کی کوئی قسم کھٹکے اسے تین بار پڑھ لو کیونکہ تسبیح سے دُور دُور ہی کر سکتا ہے جس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ جب تُو نے اس کی پناہ مانگی تو وہ تجھے پناہ دے گا۔

الشرجی نے کہا میں نے بعض علماء کی تحریر دیکھی، کہ جب تم کسی انسان سے جن نکالنا چاہو تو اس کے دائیں کان میں سات بار آذان کہو، اور فاتحہ، معوذتین آیۃ الکرسی، والسماء والطارق، سورۂ حشر کا آخری حصہ اور سورۃ الصافات پوری پڑھو۔ اس سے وہ جن گویا آگ میں جل گیا "

Marfat.com

قضائے حاجات کیلیے فوائد

المحاملی نے اپنے امالی میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا کہ جو شخص اپنی حاجت براری کے لیے سورۂ یٰسین کو امام بنائے اس کی حاجت پوری ہوگی "۔ حافظ سیوطی نے کہا اس کی شاہد دارمی کی مرسل روایت ہے"۔ میں نے کتاب "المنہج الحنیف" کے حاشیہ میں بعض افاضل کی یہ تحریر دیکھی۔

قضائے حاجت کے لیے بڑا فائدہ

نماز فجر کے بعد چار بار سورۂ یٰس اس طرح پڑھو، لفظ یٰس سات بار اور جب ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۔ تک پہنچو تو اس لفظ کو ۱۴ بار پڑھو۔ اور جب سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ ۔ پر پہنچو تو اس کو سات بار پڑھو۔ اور فرمان باری تعالیٰ ۔ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۔ ..... پر پہنچے تو اسے بارہ مرتبہ پڑھے۔ پھر ایک بار فاتحہ، پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ایک بار پھر جو چاہے دُعا مانگ قبول ہوگی۔ لہٰذا صرف ضروری دعا مانگنا۔ بے شک یہی اسم اعظم ہے۔ اسے یاد رکھ لے "۔ الخ

اور فوائد امام شرجی میں قضائے حاجت کی صورت، شیخ ابوالقاسم القشیری رحمہ اللہ کی کتاب "آداب الفقراء" کے حوالہ سے اس طرح منقول ہے۔ تازہ وضو کر کے دو تشہد اور دو سلاموں کے ساتھ چار رکعت نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار پڑھے۔ رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۔ دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار پڑھے۔ رَبِّ

Marfat.com

اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ۔ تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار پڑھے۔ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ۔ چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا ..... آخر تک پوری آیت دس بار۔ پھر سلام پھیر کر فارغ ہو تو سر بسجود ہو کر اکتالیس بار پڑھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ "..... پھر اپنی حاجات مانگے، اللہ کے حکم سے پوری ہوگی" الخ

امام یافعی نے اپنی کتاب "الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم" میں بسم اللہ اور قضائے حاجت کے لیے یہ وہ نسخہ ہے جس کو میں نے بعض عارفین کے کلام سے نقل کیا ہے اور یہ ایک خط تھا جسے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی اہم تر حاجت درپیش ہو۔ تو ایک رقعے میں لکھے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مِنْ عَبْدِهِ الذَّلِيْلِ اِلٰى رَبِّهِ الْجَلِيْلِ۔ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ"

ذلیل بندے کی طرف سے اس کے جلیل رب کے نام۔ بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

اور یہ رقعہ بہتے پانی میں ڈال دے، اور کہے الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی پاک آل اور پسندیدہ صحابہ کرام کے وسیلہ سے میری حاجت پوری فرما۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔ اپنی حاجت کا ذکر کرے، انشاء اللہ پوری ہوگی۔

کہا کہ مجھ سے میرے بعض علماء بھائیوں نے ذکر کیا کہ جو کوئی بارہ ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے۔ ہر ہزار کے بعد دو نفل پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے جو حاجت چاہے مانگے پھر پڑھنا شروع کر دے۔ جب ہزار تک پہنچے۔ پھر

Marfat.com

اسی طرح نماز پڑھے۔ دُعا کرے۔ یُونہی تعداد مذکورہ پوری کرے۔ انشاءُ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہوگی۔

اسی طرح اللہ کے اسم اعظم پر کلام کرتے ہُوئے آخر میں فرمایا۔ میں نے شیخ ابوالحسن شاذلی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ عبارت دیکھی، جو انہوں نے کتاب "نور الیقین واشارۃ اھل التمکین" سے نقل کی "جمعرات کی شام کو غسل کرے۔ اور اپنی نماز کی جگہ نماز مغرب تک اعتکاف بیٹھے۔ پھر ذکر میں مصروف رہے یہاں تک کہ نماز عشاء پڑھے۔ اس کے بعد جہاں تک ہو سکے نفل نماز پڑھے۔ وتر کے آخری سجدہ میں سو بار پڑھے۔ یَا رَبُّ یَا رَحْمٰنُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ ..... اللہ کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہوگی۔

یہ بھی کہا کہ جس کو کوئی غم یا فکر لاحق ہو، اس کا سبب دُنیوی ہو یا دینی، ہو فرض دی وہ جمعرات کو شام کے وقت غسل کرے اور نماز عشاء کی ادائیگی تک وہیں بیٹھا رہے۔ اور کسی سے بات نہ کرے۔ وتر کی نماز کی آخری رکعت میں سجدے میں سر رکھ کر پڑھے۔ یَا اَللّٰہُ یَا رَبُّ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِکَ اَسْتَغِیْثُ یَا اَللّٰہُ۔ سو بار پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ کسی مسلمان کی بربادی و ضرر کے لیے دُعا نہ کرے۔

ابوالعباس المرسی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جو کوئی نماز فجر کے بعد آٹھ دفعہ یہ دعا تین بار کرے اور اللہ سے اپنی حاجت مانگے، پوری ہوگی۔

"اَللّٰھُمَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَافْعَلْ لِیْ کَذَا وَکَذَا۔"

مقاتل بن حیان سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی حاجت ہو وہ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر، کسی سے بات کیے بغیر سو بار

Marfat.com

یہ دُعا پڑھے اگر اللہ اس کی حاجت پوری کر دے تو ٹھیک ورنہ مقاتل پر لعنت بھیجے دُعا یہ ہے :-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاحَلِیْمُ یَاقَدِیْمُ یَادَائِمُ یَافَرْدُ یَاوِتْرُ یَااَحَدُ یَاصَمَدُ-

گُمشدہ چیز پانے کے فوائد (ذرائع)

ابن السنی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا جانور زمین میں گم ہو جائے تو وہ آواز دے۔

یَاعِبَادَ اللّٰہِ اِحْبِسُوْا- ترجمہ:۔ اے اللہ کے بندو اسے روکو!

بے شک زمین میں اللہ کے روکنے والے ہیں جو اسے روکیں گے۔

امام نووی کی حکایت

امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا، ہمارے بڑے اہلِ علم شیوخ میں سے ایک نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ان کا جانور، میرا خیال ہے خچر کا فرمایا، بھاگ گیا۔ انہیں یہ حدیث معلوم تھی، انہوں نے یہ کلمات زبان سے ادا کیے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ کہا کہ میں ایک بار ایک جماعت کے ہمراہ تھا۔ ان کا جانور بدک کر بھاگ اٹھا، وہ اُسے پکڑنے سے عاجز آ گئے۔ میں نے حدیث پاک کے کلمات پڑھے، پس وہ جانور کسی اور سبب کے بغیر، صرف اس کے پڑھنے سے کھڑا ہو گیا۔

ابن السنی نے ہی امام جلیل سید ابو عبداللہ یونس بن عبید بن دینار مصری تابعی رحمہ اللہ سے روایت کی جن کی جلالت علمی، حافظہ، دیانت اور تقویٰ و طہارت پر علماء کا اتفاق ہے، اور مشہور بزرگ ہیں۔ جو کوئی سخت بدکنے والے جانور پر سوار ہوتے وقت اس کے کان میں یہ آیت کریمہ پڑھے، اللہ کے حکم سے وہ جانور اس

Marfat.com

کا تابع فرمان ہو جائے گا۔

"اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ "

کیا اللہ کے دین کے سوا کچھ اور چاہتے ہو؟ اور زمین و آسمان کی ہر چیز خوشی یا ناخوشی سے اس کے آگے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے اور تمھیں اسی کی طرف لوٹنا ہے"

(الدمیری نے) حیاۃ الحیوان میں اسے نقل کرنے کے بعد کہا" اسے پہلے لفظ "باء" کے باب میں بَغْلَةٌ کے تحت گذر چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار ہوئے۔ جو بدکنے لگی، آپ نے اُسے روکا اور ایک صاحب سے فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ پڑھو، انہوں نے سورۂ الفلق پڑھی۔ خچر سکون میں آگئی" الخ۔

امام قشیری نے اپنے مشہور "رسالہ قشیریہ" کے باب "کرامات الاولیاء" میں کہا ہے۔

موتی دریائے دجلہ میں گر گیا

کہ جعفر الخلدی کا نگینہ ایک دریائے دجلہ میں گر گیا۔

ان کے پاس گم شدہ چیز واپس لانے کی ایک مجرب دُعا تھی۔ انہوں نے مانگی تو وہ نگینہ ان کو ان اوراق میں ملا جنہیں وہ ویسے ہی ٹٹول رہے تھے۔

القشیری کہتے ہیں میں نے ابو حاتم سجستانی کو کہتے سُنا کہ میں ابو نصر سراج کو یہ کہتے سُنا، وہ دُعا یہ ہے۔

"يَاجَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ اجْمَعْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ "

ابو نصر سراج کہتے ہیں مجھے ابو الطیب مکی نے ایک کاپی دکھائی، جس میں لکھا تھا جو کوئی گمشدہ پر یہ دُعا پڑھے، مل جائے گا۔ اس کاپی کے اوراق بہت تھے۔

Marfat.com

فقیر یوسف نبہانی اس کتاب کا مولف، اللہ اس کو معاف کرے، عرض پرداز ہے۔ میں نے یہ نسخہ کئی بار آزمایا اور مفید پایا ہے۔

شہابُ الدین احمد شرجی کے فوائد المتماۃ بہٖ "الصلاۃ والعوائد عن بعض الصالحین" میں لکھا ہے کہ جب کوئی انسان راستہ بھول جائے، اذان کہے، اللہ اسے سیدھا راستہ بتا دے گا۔

فوائد حصولِ رزق میں آسانی وتوسیع اور ادائے قرض کے متعلق

اس موضوع پر حافظ سیوطی نے خاص رسالہ تالیف کیا ہے۔ (جس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔) "اللہ کے نام سے شروع، جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ سب تعریفیں بس اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر"

اس کے بعد عرض ہے کہ ایک پوچھنے والے نے مجھ سے وہ اذکار و افعال پوچھے ہیں۔ جو حصولِ رزق کے لیے حدیث شریف میں آئے ہیں۔ تاکہ تنگ دست اور غریب آدمی ان پر لازمی عمل کرے۔ پھر یہی سوال یکے بعد دیگرے کئی بار کیا، میں نے ان کے لیے یہ رسالہ تالیف کیا اور اس کا نام "حصول الرفق باصول الرزق" رکھا۔ میں نے اسے دو فصلوں پر مرتب کیا ہے۔

پہلی فصل: اذکار و دعاؤں کے بیان میں۔

طبرانی نے "اوسط" میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو اللہ نعمت سے نوازے، وہ کثرت سے اللہ کا شکر بجا لائے (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے) اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ اللہ سے استغفار

Marfat.com

معافی (کرے) (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ) کہے اور جس کا رزق لیٹ ہو جائے وہ کثرت سے "لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" پڑھے۔

امام احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو استغفار پر ہمیشہ عمل پیرا رہے اور اللہ اس
کی ہر تنگی، فراخی میں بدل دے گا۔ اُسے ہر غم سے نجات دے گا، اور اسے ایسے ذرائع
سے رزق دے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوں۔

ابن ابی الدنیا نے اسد بن وداعہ سے مرفوع حدیث نقل کی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہر روز سَو بار "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"
..... پڑھے کبھی غریبی اس کے نہیں آئے گی۔

ابو عبید نے "شعب الایمان" میں اور حارث بن اسامہ اور ابو یعلی نے اپنی
مسند میں، ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں، اور بیہقی نے "شعب الایمان" میں ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
جو کوئی ہر رات سورۂ واقعہ پڑھے اسے فاقہ کشی کا سامنا نہ ہوگا۔

ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
نقل کیا، سورۂ واقعہ غنی کرنے والی سورۃ ہے اسے خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی
سکھاؤ۔

طبرانی نے "الاوسط" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ ارشاد نقل کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارنے کا حکم دیا، تو
آپ خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ دو رکعت نفل پڑھے، پھر اللہ نے ان کو یہ
دُعا الہام فرمائی۔ الٰہی! تو میرے باطن و ظاہر کو جانتا ہے سو میری معذرت قبول
فرما اور میری حاجت پر توجہ فرما، جو مانگوں عطا فرما۔ میرے دل میں کیا ہے؟ تو

Marfat.com

جانتا ہے۔ سو میرے لیے میری خطا بخش دے۔ الٰہی! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں۔ جو میرے دل سے متعلق ہو، اور سچا یقین، تاکہ مجھے یقین ہو کہ تیرے لکھے بغیر مجھے کچھ نہیں پہنچ سکتا۔ اور میری قسمت پر مجھے راضی رکھنا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی کہ آدم! میں نے تیری توبہ قبول کی، تیری خطا معاف فرمائی۔ اور اس دعا کے ذریعے جو بھی مجھے پکارے گا۔ میں اسے بخش دوں گا اور اسے پریشانی سے کفایت کروں گا شیطان کو اس سے بھگاؤں گا، اس کی تجارت ہر تاجر سے بہتر کروں گا، دنیا اس کے حضور ذلیل ہو کر حاضر ہو گی۔ چاہے وہ اس کا ارادہ نہ کرے۔" اس کی تائید میں بیہقی کی حدیث ہے جسے بریدہ نے روایت کیا ہے۔

غربت اور وحشت قبر سے امان کے لیے

ابو نعیم اور الخطیب نے مالک سے

اور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت علی رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہر دن سو بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ پڑھے، اسے غریبی اور وحشت قبر سے امان ہو گی۔

فقر و احتیاج کے خاتمہ کے لیے

طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ پوری سورت پڑھے۔ اس گھر والوں اور پڑوسیوں سے فقر و احتیاج ختم ہو گا۔"

غم اور پریشانی کے ازالہ کے لیے

امام احمد نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت

کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! یہ فرمائیں کہ اگر میں تمام وقت آپ پر درود و سلام پڑھنے میں صرف کر دوں؟ فرمایا۔

Marfat.com

اللہ تمہارے دنیا و آخرت کی پریشانیوں کے ازالہ کے لیے اسے ہی کافی کر دے گا۔"

طبرانی نے اوسط میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی سند کے ساتھ روایت کی جسے الہیثمی نے حسن قرار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

"اَللّٰھُمَّ اَجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ"

الٰہی! مجھ پر بڑھاپے میں اور آخری وقت اپنا رزق وسیع تر کر دیجئے۔

المستغفری نے الدعوات میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے۔ تمہارے رزق فراخ کرے۔ رات دن اللہ سے دعا مانگتے رہو۔ بے شک دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

المستغفری نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد پڑھا کرتے۔

الٰہی میں تجھ سے مستحصر حلال رزق، فائدہ دینے والا علم اور مقبول عمل مانگتا ہوں۔"

المستغفری نے کدار بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر مسجد کے دروازے پر آکر یہ دعا مانگتے۔

الٰہی! میں نے تیرا بلاوا سنا، اور تیرا فرض ادا کیا، اور تیرے حکم کے مطابق واپس چلا، مجھے اپنا فضل عطا فرما۔ بے شک تو بہترین رزق عطا فرمانے والا ہے۔

امام بخاری نے "الادب المفرد" میں اور بزاز و حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام نے وفات

Marfat.com

کے وقت اپنے بیٹے سے فرمایا، میں تجھے دو باتوں کا حکم دیتا ہوں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ ،کہ یہ ہر شے کی نماز ہے۔ اور اسی کے سبب ہر شے کو رزق ملتا ہے۔

المستغفری نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس بات کا حکم نہ دوں ؟جس کا حکم نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو دیا تھا ؟ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہ ہر چیز اس کی حمد کے ساتھ پاکی بولتی ہے۔ یہ تمام مخلوق کا وظیفہ ہے۔ ابن عمر اور اسی سے ان کو رزق ملتا ہے۔

المستغفری نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ! میں تنگ دست ہوں۔ فرمایا تو فرشتوں کی دُعا اور مخلوق کی تسبیح سے کہاں غافل پڑا ہے، پڑھ۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ"

طلوعِ فجر اور نماز فجر کے درمیان سَو بار۔ دنیا تیرے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آئے گی۔

المستغفری نے ہشام بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی۔ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اس کی شکایت کی، اور عرض گذاری کی کہ مجھے (بیت المال) سے ایک وسق (۲½ سیر) کھجوریں عطا فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو میں تمہیں حکم دُوں ؟ اور اگر چاہو تو تمہیں ایسے کلمات سکھا دُوں جو اس سے بہتر ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّلَا تُطِعْ فِیَّ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِمَّا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ وَاَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ ھُوَ بِیَدِکَ کُلِّہٖ "

الٰہی سلامتی کے ساتھ سوتے میں میری حفاظت فرما اور میرے متعلق دشمن حاسد کی نہ ماننا۔ اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس تمام مخلوق سے۔

Marfat.com

جس کو تُو نے پیشانی سے پکڑ رکھا ہے۔ اور میں تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ جو سب کی سب تیرے ہاتھوں میں ہے"

المستغفری نے حضرت علی رضی اللہ عنہُ سے روایت کی، کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے کون سی چیز محبُوب تر ہے؟ پانچ سو بکریاں اور ان کا چرواہا یا پانچ کلمات جن سے دعا مانگے۔ کہو!

قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَطَيِّبْ لِيْ كَسْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ خُلُقِيْ وَلَا تَمْنَعْنِيْ مِمَّا قَضَيْتَ لِيْ وَلَا تُذْهِبْ نَفْسِيْ إِلٰى شَيْءٍ صَرَفْتَهٗ عَنِّيْ۔

"تم فرماؤ! اے اللہ! میری اُمّت کی، خطا، میرے لیے بخش دے۔ میری صفائی صاف کر دے، میرا اخلاق وسیع کر دے۔ اور جو تُو نے دینا ٹھہرایا ہے اُسے نہ روک، اور میرا نفس کسی ایسی چیز کی طرف نہ لے جا، جسے تو مجھ سے پھیر چکا"

بزاز، حاکم اور بیہقی نے دعاؤں کے باب (الدعوات) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ مجھے میرے والد نے فرمایا۔ میں تجھے وہ دُعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائی۔ اور انہوں نے فرمایا کہ عیسٰے علیہ السلام اپنے حواریوں کو سکھاتے تھے تجھ پر کوہِ اُحد کے برابر بھی غم والم ہو، اللہ ختم کر دے گا۔ میں نے کہا کیوں نہیں، فرمایا یُوں کہو،

"اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ"

"اے اللہ! غم والم کو دُور کرنے والے! بے بسوں کی دُعا سننے والے!

Marfat.com

دنیا و آخرت کے رحمٰن و رحیم! تو ہی مجھ پر رحم فرماتا ہے، سو مجھ پر ایسا رحم فرما، جو مجھے تیرے سوا سب سے بے نیاز کر دے۔"

ابو بکر کہتے ہیں مجھ پر قرض کا بوجھ تھا، اور مجھے قرض سے نفرت تھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کاروبار میں برکت دی اور مجھے بار قرض سے نجات دی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھ پر اسماؓ کا قرض تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے ان سے شرم آتی تھی۔ میں یہ دعا پڑھا کرتی تھی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا کہ اللہ نے مجھے ایسا رزق عنایت فرمایا، جو وراثت یا صدقہ نہ تھا، میں نے وہ قرض بھی ادا کیا، تین اوقیہ عبدالرحمٰن بن ابو بکر کو دیئے، اور اچھا خاصا مال بچ بھی گیا۔

ابو داؤد اور بیہقی نے باب الدعوات میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو امامہ کو دیکھ کر فرمایا، کیوں پریشان ہو؟ عرض کی قرض اور غم پیچھا نہیں چھوڑتے۔ فرمایا تجھے ایسا کلام نہ بتاؤں کہ جب اسے پڑھو، اللہ تمہارا غم دور فرما دے اور قرض اتار دے۔ صبح و شام پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ"

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں غم و الم سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل (کنجوسی) سے۔ اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ اور مردوں کے دباؤ سے۔"

پڑھا کر؟ میں نے اسے پڑھا اللہ نے میرا غم کافور کیا، اور میرا قرض اتار دیا۔

بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ان کے پاس ایک

Marfat.com

مکاتب (وہ غلام جس سے آقا مقررہ رقم وصول کر کے آزاد کرے) آیا کہنے لگا، میرے بدل کتابت کی ادائیگی میں مدد دیجیے۔ آپ نے فرمایا، تجھے وہ کلمات نہ بتاؤں جو رسُول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے؟ تجھ پر ڈھیروں قرض ہوگا، پھر بھی اللہ ادا کرے گا۔ پڑھ۔

"اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔"

"الٰہی! اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے بچا اور مجھے اپنے فضل سے غیروں سے بے نیاز کر دے۔"

المستغفری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں۔ اور عرض کی بیشک ان فرشتوں کی غذا تو تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) اور تمجید (جَلَّ جَلَالُہٗ) ہے۔ ہماری غذا کیا ہے؟ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس اللہ کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنا کر بھیجا، محمد کی آل میں تیس دن تک آگ روشن نہیں ہوئی۔ ہمارے پاس آئے ہیں اگر چاہو تو میں پانچ تجھے کا حکم دُوں، اور چاہو تو پانچ کلمات جو مجھے جبریل نے سکھائے ہیں، بتا دوں؟ کہو:۔

"یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ وَیَا ذَا الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ وَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِیْنَ وَیَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ وَیَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ۔

ابو یعلیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لاتے تو یہ کلمات پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

Marfat.com

اِلٰهَ آدَمَ وَ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَ اَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ "

(ترجمہ) الٰہی! سات آسمانوں اور بڑے عرش کے مالک! آدم کے معبود اور ہر چیز کے پروردگار! تورات، انجیل اور فرقان (قرآن) کو نازل فرمانے والے! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے! میں ہر ایسی چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے۔ الٰہی تو ہی اوّل ہے جس سے پہلے کوئی شے نہیں تو ہی آخر ہے۔ کہ تیرے بعد کوئی شے نہیں۔ اور تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی شے نہیں۔ تو ہی باطن ہے کہ تیرے سوا کوئی شے نہیں، ہم سے قرض اتار دے اور غریبی سے ہمیں نجات دے "

طبرانی نے الکبیر میں قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کی، جب وہ عشاء کے بعد بستر پر آتیں۔ تو یہ کلمات پڑھتیں۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَ شَرِّ مَا یَنْزِلُ فِی الْاَرْضِ وَ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ شَرِّ طَوَارِقِ النَّهَارِ وَطَوَارِقِ اللَّیْلِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

Marfat.com

الَّذِیْ اِسْتَسْلَمَ لِقَدْرِہٖ کُلُّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ لِعِزَّتِہٖ کُلُّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ لِعَظَمَتِہٖ کُلُّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ لِمُلْکِہٖ کُلُّ شَیْءٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ وَجَدِّکَ الْاَعْلٰی الخ

ترجمہ:۔ میں پناہ مانگتی ہوں اللہ کے ان مکمل کلمات کے وسیلہ سے، جن سے کوئی نیک و بد آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس مخلوق کے شر سے جو زمین میں اترتی اور اس کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے اور شب و روز میں آنے والوں کے شر سے، سوائے ان کے آنے والوں کے جو خیر و خوبی لے کر آتے ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ کا سہارا لیا، سب تعریف اس خدا کے لیے جس کی تقدیر کے آگے ہر شے سر جھکائے ہوئے ہے۔ سب تعریف اللہ کے لیے جس کی عزت کے آگے ہر شے ذلیل ہے۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے جس کی عظمت کے آگے ہر شے جھکی ہوئی ہے۔ تمام تعریف اس خدا کے لیے جس کی حکومت کے آگے ہر چیز دبی ہوئی ہے الٰہی تجھ سے، تیرے عرش سے متعلق عزت اور تیری کتاب کی انتہائے رحمت اور تیری بلند تر شان۔ اور تیرے بڑے نام اور تیرے ان مکمل کلمات، کہ جن سے کوئی نیک و بد آگے نہیں نکل سکتا کے صدقے سوال ہے کہ ہم پر نظرِ رحمت فرما۔ ہمارا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑ۔ غریبی ختم کیے بغیر، دشمن ہلاک کیے اور عریانی ڈھانکے بغیر نہ چھوڑ۔ جو چیز دنیا و آخرت میں ہمارے لیے مفید ہو وہ عطا فرما

Marfat.com

اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔ میں اللہ پر ایمان لایا میں نے اللہ کا سہارا لیا "

پھر تنتیس بار سبحان اللہ تنتیس بار اللہ اکبر اور تنتیس بار الحمد للہ کہیں" پھر فرمائیں بے شک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (فاطمہ) آپ سے خادم مانگنے آئیں آپ نے فرمایا، میں تجھے خادم سے بہتر نہ بتاؤں، بولیں کیوں نہیں، تو آپ نے ان کو سوتے وقت یہ دُعا پڑھنے کا حکم دیا۔

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں، ابن منذر ہشام بن محمد عن ابیہ سے یہ روایت کی، کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک لاکھ سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ ایک سال امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وظیفہ روک لیا۔ انہیں انتہائی تنگدستی کا سامنا ہوا۔ کہتے ہیں میں نے انہیں یاد دہانی کا خط لکھنے کے لیے دوات منگوائی۔ پھر میں رک گیا۔ (خواب میں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا، حسن! کیسے ہو؟ میں نے عرض کی ابا حضور ٹھیک ہوں، اور وظیفہ کی تاخیر کی شکایت کی۔ فرمایا تم نے دوات اس لیے منگوائی ہے کہ اپنے جیسی مخلوق کو خط لکھو؟ میں نے عرض کی ہاں! یا رسول اللہ! کیا کروں؟ فرمایا یہ دُعا پڑھو۔

"اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِيْ قَلْبِيْ رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ رَجَائِيْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِيْ وَقَصُرَ عَنْهُ عِلْمِيْ وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَيْهِ رَغْبَتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِيْ وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مِمَّا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنَ الْيَقِيْنِ فَخُصَّنِيْ بِهٖ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ "

Marfat.com

اے اللہ! میرے دل میں اپنی اُمید ڈال دے۔ اور میری اُمید اپنے سوا ہر ایک شے ختم کر دے۔ یہاں تک کہ میں تیرے سوا کسی سے اُمید نہ رکھوں۔ اے اللہ! اور (وہ بھی دل میں ڈال دے) جس کے حصُول سے میری طاقت قاصر ہے۔ اور میرا علم کوتاہ ہے اور جو میری زبان پر نہیں آیا۔ جو تُو نے پہلوں پچھلوں میں سے کسی کو دیا ہے۔ یعنی یقین، سو مجھے اس سے مخصوص فرما۔ اے پروردگار عالمیان "

کہا خدا کی قسم اس دُعا کو پڑھتے ابھی ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہُ نے میری طرف پندرہ لاکھ (۱۵۰۰۰۰۰) درہم ارسال کیے۔ میں نے کہا تمام تعریفوں کا مستحق وہ خدا ہے جو اپنے ذکر کرنے والوں کو بھولتا نہیں۔ اور دُعا کرنے والوں کو نامُراد نہیں رکھتا۔ پھر میں نے خواب میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، فرمایا حسن کیسے ہو؟ میں نے کہا یا رسُول اللہ! اللہ کا شُکر ہے، میں بخیر و عافیت سے ہُوں۔ میں نے اپنی تمام کہانی آپ کو سُنائی، فرمایا بیٹا! جو خالق سے اُمید رکھے اور مخلوق سے نہ رکھے، اس کو یہی انعام ملتا ہے۔

دوسری فصل :-

اچھّے اعمال کے بارے میں روایات

امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہُ سے روایت نقل کی کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی رزق کی کشادگی اور نیک شُہرت چاہے، وہ اپنے رحم کے رشتے جوڑے۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہُ سے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ جو کوئی اپنے گھر میں خیر و برکت چاہے تو وہ کھانے سے پہلے اور جب

Marfat.com

کھانا اٹھایا جائے، ہاتھ دھوئے۔

محدث عبدالرزاق نے اپنی المصنف میں قریشی شخص کی روایت نقل کی کہ "جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رزق میں تنگی آتی۔ آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے، پھر یہ آیت پڑھتے۔

"وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى"

"اپنوں کو نماز کا حکم دو اور خود اس پر پابندی کرتے رہو، ہم تم سے رزق نہیں مانگتے، ہم تمہیں رزق دیں گے، اور اچھا انجام پرہیزگاری کا ہے"

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اور ابن المنذر نے اپنی تفسیر میں بطریق عثمان عن حمزہ بن عبداللہ بن سالم سے یہ روایت نقل کی کہ جب کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فقر و فاقہ کی نوبت آتی، تو آپ گھر والوں کو نماز پڑھو، نماز پڑھو، کا حکم دیتے"

ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب انبیاء کرام صلی اللہ علیہم وسلم پر کوئی مشکل پڑتی، وہ نماز کی طرف متوجہ ہوتے"

طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا لوگو! اللہ کے خوف کو تجارت بنالو۔ تمہارے پاس بغیر تجارت و مال رزق آئے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔

"مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ"

جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لیے راستہ کھول دے گا اور

Marfat.com

اسے وہاں سے رزق دے گا، جہاں سے اسے وہم وگمان نہ ہو"۔

امام احمد اور حاکم نے اپنی تصحیح کے ساتھ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ،..... ، پھر فرمایا - ابوذر! اگر تمام لوگ بھی اس کے ذریعے لیں تو سب کو کافی ہو۔

امام احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے توبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان گناہ کی وجہ سے اپنے حصے کے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کٹ کٹا کر اللہ کی طرف ہو جائے، اللہ اس کی ہر مشکل حل فرماتا اور اسے اس طور پر رزق دیتا ہے جس کا اسے وہم و گمان نہ ہو اور جو دنیا کے پیچھے بھاگے، اللہ اُسے اسی کے سپرد کر دیتا ہے۔

فائدہ

میں نے ایک مجموعہ اوراد میں لکھا دیکھا ہے، جو کوئی نماز جمعہ کے بعد فرمانِ باری تعالیٰ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ - ..... لکھ کر اپنے گھر یا مکان پر رکھے، اللہ اسے خیر و برکت سے نوازے گا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

سیوطی کا رسالہ ختم ہوا۔

سیوطی کی "جامع صغیر" میں ابو شیخ بن حیان عن جبیر بن مطعم سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جُبیر! چاہتے ہو کہ جب سفر میں ہو

Marfat.com

تو اپنے تمام ساتھیوں سے بہتر اور زیادہ زادِ راہ تمہارے پاس ہو؟ یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو۔

(۱) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ۔ (۲) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ۔
(۳) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔ (۴) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔
(۵) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

ہر سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ سے شروع اور بِسْمِ اللّٰہِ پر ختم کرو۔ جبیر کہتے ہیں میں بہت مالدار تھا۔ میں ہمیشہ سفر و حضر میں ان کو پڑھتا رہتا ہوں یہاں تک کہ میرا کوئی ساتھی مجھ جیسا خوشحال نہیں۔ اس کی سند میں الحکم بن عبداللہ بن سعید ابلی متہم ہے۔

طبرانی نے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، میں تمہیں ایسی دُعا نہ بتاؤں، کہ تم پر کوہ ثبیر کے برابر قرض ہو، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ادا کر دے۔ پڑھو قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ... بغیر حساب تک۔ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا تُعْطِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ ارْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ "

اے دنیا و آخرت کے رحمٰن و رحیم! دُنیا و آخرت میں جس کو چاہے دے اور جس سے چاہے روک لے مجھ پر ایسی رحمت فرما، جس کے ذریعے مجھے اپنے سوا سب کی رحمت سے بے پرواہ کر دے۔"

الدمیری نے کہا، ہمارے شیخ عارف باللہ عبداللہ بن اسعد الیافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہمیں سیدنا عارف امام ابوعبداللہ محمد قرشی نے اپنے شیخ ابوالربیع مالکی کا یہ قول سُنایا، میں تجھے ایسا خزانہ نہ بتاؤں جس کو خرچ کرتے رہو اور وہ ختم نہ ہو؟ میں نے کہا بتائیے! فرمایا پڑھو۔

Marfat.com

يَا اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا وَاحِدُ يَا مَوْجُوْدُ يَا جَوَّادُ يَا بَاسِطُ يَا كَرِيْمُ
يَا وَهَّابُ - يَا ذَا الطَّوْلِ - يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيُ يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ
يَا عَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ - يَا بَدِيْعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ - يَا حَنَّانُ - يَا مَنَّانُ
اُغْنِنِيْ مِنْكَ بِنَفْحَةِ خَيْرٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ اِنْ
تَسْفَتَحُوْا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ، اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ، اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا
مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ ، يَا وَدُوْدُ ، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ
يَا فَعَّالًا لِّمَا يُرِيْدُ - اِكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ - وَ
اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ - وَاحْفَظْنِيْ بِمَا حَفِظْتَ
بِهِ الذِّكْرَ وَانْصُرْنِيْ بِمَا نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "

فرمایا جو کوئی ہر نماز کے بعد خصوصاً نماز جمعہ کے بعد یہ دُعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ اُسے ہر خوف سے محفوظ فرمائے گا۔ دشمنوں پر اس کی مدد فرمائے گا۔ اُسے غنی فرمائے گا۔ اور وہاں سے اسے رزق دے گا جہاں کا اُسے وہم و گمان نہ ہو۔ اس کی معیشت آسان اور اپنے فضل و کرم سے اس کا قرض خواہ پہاڑ کے برابر ہو، ادا فرمائے گا۔

سیّد احمد دحلانؒ کا فرمان

سیّد احمد دحلان نے اپنی کتاب "تقریب الاصول فی تسہیل الوصول" میں بعض عارفین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حصولِ رزق کے باوثوق ذرائع میں سے ایک مضبوط ذریعہ جس کی شارع کی طرف سے اجازت دی گئی ہے ہمیشہ سورۃ الواقعہ کی تلاوت کرنا ہے اور حصولِ رزق کے لیے مجرّب اذکار پر عمل کرنا ہے۔ جن میں

Marfat.com

سے اکثر احادیث نبویہ میں مذکور تسہیل رزق کے لیے مخصوص ہیں۔ مثلاً روزانہ سو بار پڑھنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ یہ ذکر طلوع فجر (صبح صادق) یا زوال (ظہر) کے وقت پڑھے۔ اور اسی طرح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ، اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ روزانہ سو بار۔ صبح کی سنتوں کے بعد اور فرضوں سے پہلے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو فرضوں کے بعد۔ پھر امام شاذلی کا یہ قول نقل کیا۔ "جب تم میں سے کوئی قرض کا لین دین کرے، تو دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اللہ کے بھروسے پر یہ معاملہ کرے کیونکہ بندہ اللہ کے بھروسے پر جو بھی کاروبار کرتا ہے۔ اس کا ادا کرنا اللہ کے ذمۂ کرم پر ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ جب کسی سے قرض کا معاملہ کرتے کہتے الٰہی! میں نے تیرے بھروسے سے قرض لیا اور تجھی پر بھروسہ کیا۔ اور اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کیا۔

الشرجی نے اپنی کتاب "الصلات والعوائد" کے اٹھارہویں فائدے میں فرمایا۔

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا کہ جو کوئی ہر روز سو بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پڑھے، کبھی محتاج نہ ہوگا۔

ابن ابی الدنیا نے کہا اشغالِ شاقہ اور تکالیف کے برداشت کرنے اور شریر کے شر سے بچنے کے لیے ان کلمات کا بہت اثر ہے۔

ابو نعیم نے اپنی کتاب "معرفۃ الصحابہ" میں حضرت بدر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ کے حالات میں ان کی یہ روایت نقل کی، میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں ایک صنعت کار آدمی ہوں، میرے مال میں اضافہ نہیں ہوتا۔ فرمایا صبح اٹھتے ہی پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَرْضِنِیْ بِمَا قَضَیْتَ وَاکْفِنِیْ فِیْمَا اَبْقَیْتُ حَتّٰی لَا اُحِبَّ لِیْ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ ۔

میں ان کلمات کا ورد کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا مال بڑھا دیا۔ میرا قرض اتار دیا۔ مجھے اور میرے عیال کو غنی کر دیا۔

کتاب "فوائد الشرجی" میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غریبی کا شکوہ کیا، فرمایا جب گھر جاؤ تو سورۂ اخلاص پڑھا کرو۔ اس شخص نے اس پر عمل کیا۔ اللہ نے اس کا رزق وسیع کر دیا۔

شیخ علی اجہوری مالکی کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی رجب کے آخری جمعہ کو جب خطیب منبر پر ہو پینتیس بار پڑھے۔ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس سال اس کے ہاتھ سے روپیہ پیسہ ختم نہ ہوگا۔

"الدر النظیم" میں فرمایا، البواقی نے کتاب "شمس المعارف" میں اللہ کے اسم گرامی حَیٌّ۔ قَیُّوْمٌ۔ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے اگر رزق میں فراخی چاہے تو منگل، بدھ، جمعرات کو روزہ رکھو، جمعہ کے دن صبح کی نماز اوّل وقت ادا کرے۔ سلام پھیرتے ہی بغیر تاخیر اور بغیر کسی اور بات میں مشغول ہوئے، فعل ہو یا قول جو دل کو مصروف کرے، مسلسل یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھتا رہے، جونہی کہ جمعہ کے دن سورج طلوع ہو، قلم و کاغذ تیار رکھے، ذکر سے فارغ ہوتے ہی کاغذ پر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لکھے اور لپیٹ کر اپنے پاس رکھے، اللہ کی برکت سے رزق کی وسعت اور خیر و برکت کے نظارے عام نظر آئیں گے۔ لوگ تمہیں دیکھ کر تعجب کریں گے۔ اس تحفے کی حفاظت کرو اور نااہلوں سے پوشیدہ رکھو۔ ذکر اور لکھائی باوضو ہو، قبلہ رخ ہو۔ اللہ تمہارا ذکر بلند کرے گا۔ خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔ رزق کم ہوگا تو اللہ اس میں برکت دے گا۔

Marfat.com

متفرق فوائد

کمال دمیری نے سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

امام جعفر صادق کا تعجب

کہ آپ نے فرمایا مجھے اس آدمی پر تعجب ہوتا ہے جو چار آزمائشوں میں مبتلا کیا جائے اور وہ چار باتوں سے غافل ہو (۱) مجھے اس آدمی پر تعجب ہوتا ہے جو کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اس سے یہ قرآنی دُعا کیسے رہ سکتی ہے۔

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ "

میرے پروردگار! بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ۔

ہم نے اس کی دُعا سُن لی اور اس سے ہر تکلیف دور کر دی۔

(۲) مجھے اس شخص پر بھی تعجب ہے جسے کوئی غم پہنچے اور وہ اس فرمان باری سے غافل ہو۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو پاک ہے، بے شک میں ہی اپنے اُوپر زیادہ کرنے والوں میں سے تھا"

جب کہ اللہ فرماتا ہے۔

"فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ "

سو ہم نے اس کی دُعا قبول کی اور اسے غم سے بچا لیا اور ہم اسی طرح

Marfat.com

ایمان والوں کو سچا یا کرتے ہیں۔

(۳) مجھے اس ڈرنے والے پر بھی تعجب ہوتا ہے کہ اس کی نگاہ سے اللہ کا یہ فرمان کیسے اوجھل رہتا ہے۔؟ (حالانکہ پڑھنا مشکل نہیں)

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

ہمیں اللہ کافی ہے اور کیسا اچھا کارساز ہے۔

جب کہ فرمان باری ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ۔

وہ اللہ کی نعمت اور فضل لے کر پلٹے۔

(۴) جس آدمی سے دھوکہ بازی ہو تعجب ہے وہ یہ پڑھنا کیوں بھول جاتا ہے۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ۔

اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

حالانکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:۔

فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا۔

اللہ نے اسے دشمنوں کے مکر و فریب سے بچا لیا۔

طبرانی نے اوسط میں، بیہقی نے دعوات میں، اور ابن عساکر نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، آپ نے بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کیا، مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤَلِيْ وَتَعْلَمُ مَا عِنْدِیْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ

Marfat.com

اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ
اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ "

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے باطن وظاہر کو جانتا ہے، سو میری معذرت قبول فرما اور میری حاجت کو جانتا ہے، سو جو مانگوں عطا فرما۔ تو جانتا ہے میرے پاس کیا کچھ ہے، سو میرا گناہ بخش دے میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں۔ جو میرے دل سے پیوست ہو جائے۔ اور سچا یقین، یہاں تک کہ مجھے یقین ہو جائے کہ مجھے وہی کچھ پہنچے گا۔ جو تو نے میرے لیے لکھ دیا ہے۔ مجھے اپنے فیصلے پر راضی کر دے۔"

تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ آدم! تو نے مجھ سے وہ دعا مانگی جو قبول کرتا ہوں تیری خطا معاف کرتا ہوں۔ تیرے غم والم دور کرتا ہوں اور تیرے بعد تیری اولاد میں سے جو یہ دعا مانگے گا، اس سے بھی یہی برتاؤ کروں گا۔ اور اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقر و فاقہ ختم کر دوں گا اور ہر تاجر کی تجارت کو اس کی وجہ سے فروغ دوں گا۔ دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئے گی۔ گو وہ اس کا ارادہ نہ کرے۔

الشرجی نے کہا، کہا جاتا ہے جو کوئی مسافر کے پسِ پشت اذان دے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ضرور واپس آئے گا۔

ابن السنی نے اپنی کتاب "عمل الیوم واللیلۃ" میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً یہ روایت بیان کی، جب صبح اٹھے تو یہ پڑھ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ۔ "تیرا کچھ نقصان نہ ہوگا۔

القرطبی کی کتاب "التذکرہ" میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنی مرض الموت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (سورۂ اخلاص مکمل) پڑھے، قبر کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ قبر کی تکلیف سے مامون رہے گا۔ اور قیامت کے دن

Marfat.com

فرشتے اسے اپنے بازوؤں پر اٹھا کر پل صراط سے گزاریں گے اور جنت میں داخل کریں گے۔

امام نووی نے کتاب الاذکار میں فرمایا، ابن السنی کی کتاب میں طلق بن حبیب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آکر کہا، اے ابوالدرداء آپ کا مکان جل گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں جلا، اللہ ایسا نہیں کرے گا۔ ان کلمات کی وجہ سے، جن کے متعلق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو کوئی دن چڑھے اس کا ورد کرے گا اسے شام تک مصیبت نہیں پہنچے گی، جو کوئی شام کے وقت انہیں پڑھے اسے صبح تک کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اور میرا اس پر عمل ہے:

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. مَا شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ."

(ترجمہ) الٰہی! تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تجھی پر میرا بھروسہ ہے اور تو ہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہو گیا اور جو نہ چاہا نہ ہوا۔ بدی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت پس اللہ ہی کی ذات سے ملتی ہے، جو بلند تر، برتر ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چاہے پر قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ہر شے کا احاطہ کر رکھا ہے۔ الٰہی! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے۔ اور ہر چوپائے کے شر سے۔

Marfat.com

جس کی پیشانی تو نے پکڑ رکھی ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے۔

ایک اور طریق سے یہی روایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے مروی ہے جس میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس شخص کو بار بار اس صحابی نے گھر جانے کا حکم دیا کہ اپنے گھر پہنچو، وہ جل چکا ہے۔ اور وہ کہتا رہا میرا گھر نہیں جلا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کوئی صبح اٹھ کر یہ کلمات پڑھے، اس کی جان اہل و عیال اور مال کو کوئی ناگوار حادثہ نہیں پہنچے گا اور میں نے یہ کلمات آج پڑھے ہیں۔ پھر اس نے کہا آؤ میرے ساتھ چلیں۔ وہ شخص بھی اور تمام دوسرے لوگ بھی اس کے ہمراہ اس کے گھر پہنچے۔ دیکھا کہ گرد و پیش کی ہر شے جل چکی تھی۔ مگر اللہ کے حکم سے اسے کوئی گزند نہ پہنچی تھی۔

الدمیری نے حیوٰۃ الحیوان الکبریٰ میں کہا جو کوئی دن چڑھے یہ کلمات پڑھے، تو سانپ بچھو کی زبان اور چور کا ہاتھ بند رہے گا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وہ سانپ بچھو اور چور سے محفوظ رہے گا۔

البونی نے صرف میم کے خواص میں کہا جو کوئی چار بار اسے لکھے اور اس کے ساتھ اتنی ہی بار لکھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ آخر سورۃ تک اور اپنے پاس رکھ لے اللہ تعالےٰ عالم بالا و پست کے چھپے راز اس پر ظاہر فرمائے گا۔

السنوسی کا ارشاد

السنوسی رحمہ اللہ نے اپنے فوائد "الذخائر النفیسہ" میں فرمایا، جس نے اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لکھا اور سفید ریشمی ٹاکی میں لپیٹا اور اس کے گرد دائرے کی شکل میں پینتیس ۳۵ بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور پینتیس ۳۵ بار اَحْمَدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور یہ تمام عمل نمازِ جمعہ کے بعد کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیکی و عبادت کی طاقت عطا فرمائے گا اور شیطانی وسوسوں

Marfat.com

سے محفوظ فرمائے گا اور اس کے حامل کا رعب اللہ تعالیٰ بندوں کے دل میں پیدا کر دیگا اور جو کوئی سورج نکلتے وقت ہر روز اس پر نظر کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بار بار حاصل ہوتا رہے گا۔ اور اس کے اسباب اُسی دن سے میسر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اسی کتاب میں فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کی بیوی کے ہاں بیٹا پیدا ہو۔

بیٹا پیدا ہونے کیلئے عمل

جب اس کی بیوی سو رہی ہو، اپنا دایاں ہاتھ اس کے سینہ پر رکھے اور حمل کے ابتدائی دنوں میں اس کی ناف پر ہاتھ رکھ کر تین بار پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ خَلَقْتَ خَلْقًا فِیْ بَطْنِ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃِ فَکَوِّنْہُ ذَکَرًا وَّ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔"

"الٰہی اگر تُو نے اس عورت کے پیٹ میں کوئی شے پیدا کرنی ہے تو اُسے بیٹا کیجیو! اور اس کا نام احمد ہوگا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق ہونے کا صدقہ، پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب سے بہتر وارث ہے۔"

الدمیری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، اس کی رُوح صرف اللہ تعالیٰ ہی قبض فرمائے گا۔

امام بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ فرمان باری تعالیٰ اُدْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ پوری آیت جو کہ ہے محفوظ رہنے کی ضمانت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے سوتے وقت اسے

Marfat.com

پڑھا چور اٹھا اور گھر کا تمام سامان سمیٹ کر اٹھا لیا۔ وہ صاحب جاگ رہے تھے، چور ... پر پہنچا تو اسے بند پایا۔ لکڑی زمین پر رکھی تو دروازہ کھل گیا۔ تین بار ایسا ہی ہوا دفعہ لکڑی اٹھائی تو دروازہ بند ہو جاتا، نیچے رکھتا تو کھل جاتا۔ صاحب خانہ کی ہنسی نکل گئی اور کہا "میں نے مکان کا تختہ مضبوط بنایا ہے۔

الدارقطنی نے المغیرہ بن سبیع سے روایت کی جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے کہ جو کوئی سوتے وقت سورۃ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے قرآن کریم نہیں بھولے گا۔ ۱۔ چار پہلی۔ ۲۔ آیۃ الکرسی۔ ۳۔ دو آیتیں اس کے بعد والی اور تین آخری اور الدارمی وغیرہ نے عبداللہ بن ابی امامہ سے زرارہ بن حبیش کی یہ روایت نقل کی کہ جو کوئی رات کے کسی حصے میں اٹھنے کے لیے سورۃ الکہف کا آخری حصہ پڑھے، بیدار ہوگا۔ ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ چند ساتھیوں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ جیسا سنا ویسا پایا۔ یہ بات سیوطی نے "الخصائص الکبریٰ" میں ذکر کی ہے۔

سیدی عبدالعزیز الدباغ کا ارشاد

کتاب الابریز میں سیدی عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ جو لوگ یہ آیت کریمہ پڑھے، وہ صبح صادق سے ذرہ پہلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت بیدار ہو جایا کرے گا۔

امام بافعی نے اپنی کتاب "الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم" میں لکھا ہے کہ کوئی سورۃ محمد لکھ کر زعفران کے پانی سے دھو کر پی لے، لوگوں میں محبوب ہو گا۔ اس کی بات مانی جائے گی، جو سنے گا یاد رکھے گا۔ لکھ لکھ کر پانی میں گھول لے اور جو بیمار ہے اس سے دھوئے، اللہ کے حکم سے دور ہو گا۔ "الدر النظیم" ہی میں ہے کہ جو کوئی فرمان باری تعالیٰ محمد رسول اللہ آخر سورۃ تک اللہ کا توفیق سے لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ عجیب فضیلت و غلبہ دیکھے گا۔

Marfat.com

ہر مشکل آسان اور ہر مقصد حاصل ہوتا فرمایا میں نے تمہارے خاندان کو سے سنا کر [illegible]
[illegible] پر عمل کیا، اس کا نتیجہ حاصل ہوا۔ میں نے خود اسے سر لنس بدلنے والے بیمار [illegible]
کیا وہ بالکل تندرست اور ایک فرمان ہو گیا۔ اور بے شمار لوگ نمونیہ کے بخار سے شفایاب ہوئے۔
پھر فرمایا یہ آیت مال میں خیر و برکت، قوت و طاقت، عزت و غلبہ اور [illegible] بچوں،
عورتوں، سب کے لیے، آفت و مصیبت سے حفاظت [illegible]

قطب کبیر سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

ہمیں ان فوائد کا اختتام قطب کبیر سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کی وصیتوں پر کرنا چاہیے کہ یہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کو جامع ہیں۔ الحکماء الدیری نے اپنی کتاب "حیوۃ الحیوان" "انسان" پر کلام کرتے ہوئے فرمایا سیدنا شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ نے فرمایا، ان اوصاف پسندیدہ کو اپنا لو دونوں جہانوں کی نیک بختیاں پاؤ گے۔

(۱) کافروں میں سے کسی کو بھی دوست اور مسلمانوں میں سے کسی کو دشمن نہ بناؤ۔

(۲) دنیا سے جاتے وقت تقویٰ و پرہیزگاری کا زادِ راہ لیکر کوچ کرو۔

(۳) اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو (یعنی موت کو ایسی حقیقت سمجھو)

(۴) اللہ کی توحید کی گواہی دیتے رہو۔

(۵) اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتے رہو۔

(۶) نیک اعمال گو کم ہوں تمہارے لیے کافی ہیں۔

(۷) اور کہو میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں، اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔

(۸) کہو، ہم نے سنا اور مانا تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اے پروردگار! اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

Marfat.com

جو کوئی ان اوصاف حمیدہ کو اپنائے اللہ اس کے لیے دنیا و آخرت کی چار، چار بھلائیوں کا ضامن ہوگا۔ چار دنیوی باتیں یہ ہیں۔

(۱) سچی بات کرنا۔ (۲) خلوصِ عمل۔
(۳) رزق کی بارش۔ (۴) برائی سے بچاؤ۔

چار اخروی بھلائیاں یہ ہیں۔

(۱) بڑی بخشش۔ (۲) انتہائی نزدیکی۔
(۳) جنت الماوٰی میں داخلہ (۴) بلند ترین درجات پر فائز ہونا۔

اب اگر قول کی سچائی چاہتے ہو تو سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ ہمیشہ پڑھو۔ رزق کی بارش چاہو تو سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ہمیشہ پڑھو، لوگوں کی برائی سے سلامتی چاہو تو ہمیشہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ پڑھا کرو۔ اگر بہتری، رزق اور برکت چاہو تو ہمیشہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ، هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔ ..... سورۂ واقعہ اور سورۂ یٰسٓ پڑھو، تم پر رزق کی بارش ہوگی۔ اگر چاہو کہ اللہ تمہیں ہر غم سے نجات، ہر تنگی سے فراخی، اور وہاں سے رزق دے جہاں کا وہم و گمان نہ ہو تو ہمیشہ استغفار کیا کرو۔

اور اگر چاہو کہ ہر خوف و ڈر سے محفوظ رہو تو پڑھو۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ ..... اگر یہ معلوم کرنا چاہو کہ کب آسمان کے دروازے کھلتے اور کب دعا قبول ہوتی ہے، تو مؤذن کی آواز پر ہمہ تن گوش ہو، اور کلماتِ اذان کا جواب دو حدیث پاک میں ہے جس پر تکلیف و سختی نازل ہو، وہ مؤذن کے کلمات (اذان) کا جواب دے

اگر کسی تکلیف و دہ بات سے حفاظت چاہو تو پڑھو۔ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

Marfat.com

شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا - حدیث شریف میں ہے۔ مجھے جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہوئی، جبریل علیہ السلام نے آکر کہا اے محمدؐ! یہ پڑھیے۔

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا"

حدیث شریف میں آتا ہے جب میں کسی وجہ سے پریشان ہوا، جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ پڑھو (مذکورہ بالا آیت) اگر رنج و غم اور مصیبت سے نجات پانا چاہو تو پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ "

(ترجمہ) اے اللہ! میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم میری جان میں جاری ہے تیرا فیصلہ انصاف ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں، جو تُو نے اپنا رکھا یا اپنی کتاب میں نازل کیا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اپنے پاس علم غیب میں پوشیدہ رکھا ہے کہ تُو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کی روشنی، میرے

Marfat.com

غم کی کشائش اور میرے رنج و الم کا خاتمہ کر دے "

اور اگر تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ تیری ۹۹ ایسی بیماریاں ختم کر دے، جن میں سب سے ہلکی پھلکی بیماری پریشانی ہے۔ تو یہ دعا پڑھ جو حدیث میں ہے۔

"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"

یہ مذکور پریشانی کی دوا ہے۔

اور کسی مصیبت کے پہنچنے پر اجر و ثواب حاصل کرنا چاہے۔ تو پڑھ۔

"إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا وَأَبْدِلْنِيْ خَيْرًا مِّنْهَا وَمِنْهُ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا"

ترجمہ: بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں، اور بے شک اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ الٰہی! میں اپنی مصیبت میں تیری بارگاہ سے نیکی کا خواہش گار ہوں سو اس میں مجھے اجر دے اور اس کے بدلے مجھے بہتر عطا فرما۔ ہمیں اللہ کافی اور بہترین کارساز ہے۔ ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا، اور اللہ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے"

تمام مقاصد کے حصول، ادائے قرض اور ازالۂ غم کیلیے

اگر تو چاہے کہ تیرا غم چلا جائے اور قرض اُتر جائے تو صبح و شام پڑھ۔

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ أَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ"

ترجمہ: الٰہی! بے شک میں غم و الم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور عاجزی

Marfat.com

سُستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ بُزدلی و کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، قرض کے بار اور لوگوں کے دباؤ سے تیری پناہ چاہتا ہُوں۔

اگر خشوع و خضوع کی توفیق چاہو تو فضول دیکھنا چھوڑ دو اگر حکمت کی توفیق چاہو تو فضول گفتگو چھوڑ دو۔ اگر عبادت کی لذّت چاہو، فضول کھانا چھوڑ دو، روزہ رکھو۔ رات قیام کرو اور نماز تہجد پڑھو، اگر رُعب و ہیبت چاہو تو ہنسی مذاق چھوڑ دو، کہ یہ رُعب و داب ختم کر دیتے ہیں۔ اگر محبّت کا حصُول پیش نظر ہے۔ تو دنیا میں فضول رغبت چھوڑ دو۔ اگر اپنے نفس کے عیب کی اصلاح چاہو۔ تو لوگوں کے عیب کی ٹوہ لگانا چھوڑ دو، کہ ٹوہ میں رہنا اسی طرح نفاق کا ایک شعبہ ہے۔ جیسے حُسنِ ظن ایمان کا۔ اگر خوفِ خُدا چاہو، تو ذات باری تعالیٰ کی کیفیات میں بدظنی چھوڑ دو شک و نفاق سے بچے رہو گے۔ اگر ہر بُرائی سے بچنا چاہو تو ہر ایک کی بدظنی سے کنارہ کش رہو۔ اگر عُزلت چاہو تو لوگوں پر بھروسہ کرنا چھوڑ دو اور اللہ پہ بھروسہ کرو۔ اگر دل کی موت نہیں چاہتے تو ہر روز چالیس بار پڑھو۔

"یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ"

دیدارِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے

اگر قیامت کے دن، حسرت و ندامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہونا چاہو، تو تین سورتیں کثرت سے پڑھو۔ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ اور اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

اگر چہرے کی نُورانیت چاہو تو ہمیشہ رات کو قیام کرو (تہجد ادا کرو) اگر قیامت کی پیاس سے بچنا چاہو، تو نفلی روزے ضرور رکھو۔ اگر عذابِ قبر سے بچنا چاہو، تو پیشاب کی چھینٹوں سے بچو، حرام خوری چھوڑ دو اور شہوتوں کو خیرباد کہو۔

Marfat.com

غنا چاہو تو قناعت اختیار کرو۔ اگر تمام لوگوں میں بہتر ہونا چاہو تو تمام لوگوں کو نفع پہنچاؤ۔ اگر سب سے زیادہ عبادت گذار بننا چاہو، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو حرزِ جان بناؤ۔" کون مجھ سے یہ کلمات حاصل کر کے ان پر عمل کرے گا۔ یا ان پر عمل پیرا ہونے والے کو سکھائے گا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں یا رسول اللہ! آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتوں کا شمار کیا۔ فرمایا، حرام باتوں سے بچو، سب سے بڑے عبادت گذار ہو جاؤ گے۔[۲] اللہ نے جو تمہیں عطا فرمایا اسی پر راضی رہو، سب سے بڑے غنی ہو جاؤ گے۔[۳] پڑوسی سے اچھا برتاؤ کرو، مومن ہو گے۔[۴] لوگوں کے لیے وہی پسند کرو، جو اپنے لیے پسند کرتے ہو مسلم ہو گے۔ زیادہ مت ہنسو، کہ زیادہ ہنسی دل کو مُردہ کر دیتی ہے۔

نصائح و لطائف

۱۔ اگر مخلص نیکوکاروں میں سے ہونا چاہو، تو اللہ کی عبادت اس طرح کرو، جیسے اُسے دیکھ رہے ہو۔ پھر اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھتا ہی ہے۔"

۲۔ اگر کامل ایمان چاہو تو اپنا اخلاق بہتر کرو۔

۳۔ چاہو کہ اللہ تم سے محبت کرے، تو اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجتیں پوری کرو۔ حدیث شریف میں آیا ہے، جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے، لوگوں کی حاجتیں اس کی طرف پھیر دی جاتی ہیں۔

۴۔ اگر اطاعت گذاروں میں سے ہونا چاہے، تو جو کچھ اللہ نے تجھ پر فرض کیا اسے ادا کر۔

۵۔ اگر گناہوں سے صاف ہو کر اللہ سے ملنا چاہتا ہے، غسل جنابت کر۔

Marfat.com

۶۔ غسلِ جمعہ لازمی کر، قیامت کے دن اللہ کے حضور گناہوں سے پاک صاف ہو کر حاضر ہوگا۔

۷۔ اگر قیامت کے دن رہنما۔ روشنی میں اٹھنا چاہے، اور اندھیروں سے بچنا چاہے۔ تو اللہ کی کسی مخلوق پر ظلم نہ کر۔

۸۔ اگر اپنے گناہ کم کرنا چاہے، ہمیشہ توبہ و استغفار کرتا رہ۔

۹۔ اگر تمام لوگوں سے بڑھ کر طاقت ور ہونا چاہے، اللہ پر بھروسہ کر۔

۱۰۔ اگر چاہے کہ اللہ تیرے عیبوں پر پردہ ڈالے، تو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈال، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ستر پوش ہے۔ اور اپنے ستر پوش بندوں کو پسند فرماتا ہے۔

۱۱۔ اگر اپنی خطائیں مٹانا چاہے۔ تو کثرت سے استغفار و خشوع و خضوع کر اور تنہائیوں میں نیکیاں کما۔

۱۲۔ اگر بڑی نیکیاں حاصل کرنا چاہے تو اچھا اخلاق، تواضع و انکساری اور مصیبت پر حوصلہ مندی کا ثبوت دے۔

۱۳۔ اگر بڑی برائیوں سے بچنا چاہے، تو بداخلاقی اور بخل و کنجوسی چھوڑ دے۔

۱۴۔ اگر اللہ کا غضب ٹھنڈا کرنا چاہے تو چھپ کر صدقہ کر اور رشتہ داروں کا پاس کر۔

۱۵۔ اگر چاہے کہ اللہ تیرا قرض اتار دے، تو وہ دعا پڑھ! جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی کو سکھائی، جس نے آپ سے قرض کی شکایت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تجھ پر پہاڑوں جتنا قرض ہو، اللہ ادا فرمائے گا۔ پڑھ۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ

Marfat.com

عَمَّنْ سِوَاكَ "

اے اللہ! اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے مجھے بچا۔ اور اپنے فضل سے غیروں کی احتیاج سے محفوظ فرما۔

حدیث پاک میں آیا ہے، اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ کے برابر سونا قرض ہو، وہ یہ دُعا مانگے، اللہ تعالیٰ ادا فرمائے گا۔ دُعا یہ ہے۔

" اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، كَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْحَمَنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ "

اے اللہ! غم والم کو دُور فرمانے والے! بے بسوں مجبوروں کی دُعا سننے والے، دنیا وآخرت کے رحمٰن ورحیم! میرا تجھ سے سوال ہے کہ مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کے ذریعے مجھے غیروں سے بے پرواہ کر دے "

اگر ہلاکت سے بچنا چاہے تو جو کچھ حدیث میں ہے اسے لازمی طور پر اپنا، کہ جب کسی مصنور میں گھر جاؤ تو پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ یقیناً تم سے جس نوع کی چاہے تکلیف دُور فرمائے گا۔

کا لفظ واؤ کے فتحہ (زبر) اور راء کے سکون کے ساتھ ہے۔ بمعنی ہلاکت۔

کسی قوم کے شر سے نجات کے لیے دُعا

اگر کسی قوم کے شر سے خوف ہو تو اس سے بچاؤ کے لیے وہ دُعا پڑھو، جو حدیث میں ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ اور اسی مقصد کے لیے یہ دُعا بھی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُمْ بِمَا شِئْتَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

Marfat.com

حکمران کے ڈر سے نجات کے لیے

اگر حکمران کے ڈر سے نجات چاہو، تو وہ دُعا پڑھو جو حدیث میں آتی ہے۔

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ"

اور یہ بھی مستحب و بہتر ہے کہ اُوپر ذکر کردہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ ... آخر تک۔

خطرناک حکمران کی دست درازی سے بچاؤ کے لیے

حدیث میں آتا ہے کہ جب کسی خطرناک حکمران کی دست درازی سے ڈرو تو یہ پڑھو،

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا، اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اپنی تمام مخلوق سے غالب تر۔ جس سے میں ڈرتا اور بچنا چاہتا ہوں اس سے غالب تر، سب تعریفیں اللہ تعالیٰ پروردگار عالمیان کے لیے"

اگر دین پر دلجمعی چاہتے ہو، تو حضور علیہ السلام کی مرفوع حدیث ہے کہ سرورِ کائنات یہ دُعا مانگتے تھے۔

ایک روایت میں یہ ہے۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ۔

اے اللہ میرا دل اپنے دین پر جما دے۔ اے دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے

Marfat.com

دلوں کو اپنے دین پر جما دے "

حاکم کے پاس جاتے وقت کی دُعا

جو آدمی حاکم کے پاس جائے اور اس کے شر سے ڈرے اس کے لیے یہ دُعا مجرّب ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ، اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ "

جو ایمان لائے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھیں، وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ بے شک لوگ (دشمن) تمہارے لیے جمع ہو چکے ہیں، تو ان سے ڈرو، سو اس بات نے ان کے ایمان بڑھائے اور وہ بولے، ہمیں اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز۔ سو وہ اللہ کی طرف سے نعمت اور فضل لے کر پلٹے۔ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی، اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی، اور اللہ بڑے فضل والا ہے "

اگر ہمت بھلائی اور رزق چاہے تو سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ اور سورۂ کافرون ہمیشہ پڑھتا رہ۔

اور اگر لوگوں سے پردہ پوشی چاہے تو ورد کرتا رہ۔

"اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ بِسِتْرِکَ الْجَمِیْلِ الَّذِیْ سَتَرْتَ بِہٖ نَفْسَکَ فَلَا حَیْنٌ تَرَاکَ "

الٰہی! میری پردہ پوشی فرما، اپنی وہ خوبصورت پردہ پوشی، جو تُو نے

Marfat.com

اپنی فرمائی کہ کوئی آنکھ تجھے نہیں دیکھتی "

اگر بھوک پیاس سے بچنا چاہے تو ہمیشہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اِیْلٰفِهِمْ - پوری سورت پڑھا کرے۔ اس کا بارہا تجربہ کیا گیا ہے اور صحیح نکلا ہے۔

اگر تجارت اور مال کا خوف رہتا ہے تو سورۂ الشعراء لکھ کر اپنے مقام تجارت پر لٹکا دے، کاروبار میں برکت ہوگی۔

جس آدمی سے خوف ہو، اگر سورۂ القصص لکھ کر اس کے اوپر لٹکا دی جائے، مانوس ہو جائے گا۔ یہ اس کی پناہ ہے۔ یہ لطیف مجرب رازہ ہے۔

الدمیری نے امام شاذلی کی جو عبارت نقل کی وہ ختم ہوئی۔ اور بلاشبہ یہ دنیا و آخرت کی بھلائی کی جامع ہے۔

عرضِ مترجم ـــــ اظہارِ تشکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حامداً ومصلیاً ومسلماً -

درود و سلام کے موضوع پر علامہ یوسف نبہانی کی کتاب "سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین" بہت جامع، بہت مفصل اور بہت حسین و جمیل کتاب ہے۔ آج تک اس موضوع پر اس سے جامع کوئی کتاب کسی زبان میں نہیں لکھی گئی - استاذ محترم مولانا انوار الاسلام رضوی دام اقبالہ کے فرمان پر، خدا و رسول کی رضا کی خاطر اور عوام و خواص اہلِ اسلام کے فائدے کے لیے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ جدوجہد کی گئی ہے کہ اصل کتاب کا کوئی لفظ بلا ترجمہ نہ رہ جائے - ترجمہ سلیس، شستہ اور بامحاورہ ہو اہلِ علم اگر ترجمہ میں کوئی خوبی دیکھیں، تو یہ اللہ کا فضل و کرم اور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں نظرِ کرم اور مؤلف کتاب کی علمیت اور موضوع کتاب کا تقدس سمجھیں اور کوئی سقم محسوس فرمائیں تو مترجم کی غلطی کو دیکھ یا سہو

Marfat.com

خطا پر محمول فرما کر آگاہ فرمائیں۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ کتاب کے مؤلف، مترجم و ناشران کے والدین و اساتذہ تلامذہ و متعلقین کے لیے بالخصوص اور تمام اہلِ ایمان و محبت کی دُنیوی و اُخروی کامیابی و کامرانی، محکوم و مظلوم انسانوں کی آزادی و خوشحالی، مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق، خدا کی زمین پر خدا کے قانون (نظامِ مصطفےٰ) کے نفاذ اور اس کے لیے علماء و فقراء، عوام و خواص کے احساس کی بیداری، دین کے نام پہ دنیا کمانے والوں کے احساس ذمہ داری و خدا ترسی۔ ذاتیاتی و طبقاتی مفادات کے دلدل سے نکلنے۔ گمراہ اور عیاش ظالم حکمرانوں کے دین کی طرف رجوع اور اقامتِ دین کی مخلصانہ سعی و جہد کرنے کی دُعا فرمائیں۔ بالخصوص علماء، مشائخ اور سیاستدانوں کو دین پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت ہو۔ دینی درسگاہوں کے طلباء و مدرسین کا استحصال بند ہو۔ دینی مدارس و خانقاہوں میں گھس آنے والے مظالم ختم ہوں،

دعاء جو اہل اسلام دُنیا سے رخصت ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کی نیکیاں قبول فرمائے۔ لغزشیں معاف فرمائے اور ان پر رحم و کرم فرمائے۔ جو زندہ ہیں ان کو جسمانی و رُوحانی بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ حادثات سے مامون فرمائے اور چند روزہ زندگی میں نیک اعمال کی توفیق اور خاتمہ ایمان یعنی عقیدہ حقہ اہل سُنّت پر فرمائے۔ غلاموں کو آزادی، جاہلوں کو علم اور بدکاروں کو تقویٰ نصیب ہو۔

آمین یا ربّ العالمین۔ بجاہ حبیبک و نبیک محمد خاتم النّبیین، علیہ و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ و اُمّتہٖ اکمل الصلوٰۃ والتسلیم۔

۱۳/ جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز منگل۔

نوٹ

کتاب "سعادت الدارین" کے آخر میں مؤلف مرحوم نے مختلف شعراء کے کچھ نعتیہ

Marfat.com

قصائد اور اس کے بعد "السابقات الجیانی مدح سید العیاح" کے نام سے اپنے چند نعتیہ قصائد شامل فرمائے ہیں۔ چونکہ ان قصائد کی کافی ضخامت ہے اور براہ راست موضوع کتاب سے متعلق نہیں، نیز احباب کے شدید تقاضے ہیں کہ کتاب جلد از جلد شائع ہو۔ لہٰذا ان قصائد کا ترجمہ شامل کتاب نہیں ہو سکا۔ اصل کتاب باریک ٹائپ پر ۶۶۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے جس کا مکمل ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ترجمہ کی ضخامت عربی کتاب سے تقریباً دوگنی ہے۔ لہٰذا دو جلدوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔

وصلی اللہ علیٰ الحبیب السبیب محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم۔

عبدالقیوم خان ابن سعد اللہ خان
پوٹھا مولد الاہور، مسکناً مانسہرہ
بلداً پاکستان، موطناً۔ منگل ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۸۹ء

Marfat.com

عقیدۂ اہل سُنّت جس کی سُبکی وغیرہ نے طبقات میں تعریف کی۔ اِسے حفظ کرلینا چاہیئے

ترجمہ: جان لیجیے! اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ہدایت نصیب فرمائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکومت میں ایک ہے۔ تمام کائنات کو پیدا کرنے والا ہے۔ کائنات بالا و پست کو۔ عرش، کُرسی، آسمان و زمین اور جو ان میں اور ان کے درمیان ہے۔ سب مخلوق اس کی قدرت کے آگے بے بس ہے۔ ذرّہ بھی اس کی اجازت کے بغیر حرکت نہیں کرسکتا۔ مخلوق میں اس کے ساتھ تدبیر کرنے والا نہیں۔ حکومت میں کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ ہمیشہ زندہ، قائم رہنے والا ہے۔ نہ اُسے اُونگھ آئے نہ نیند، غیب و شہادت کو جاننے والا۔ زمین و آسمان میں کوئی شے اس پر پوشیدہ نہیں۔ جو کچھ خشکی و تری میں ہے اس کے علم میں ہے۔ جو پتّا بھی گرتا ہے اس کے علم میں ہے۔ زمین و آسمان کی اندھیریوں میں کوئی دانہ ہو، کوئی خشک و تر ہو، سب لوحِ محفوظ میں لکھا ہے۔ ہر شے اس کے احاطہ علمی میں ہے۔ ہر شے اس نے شمار کر رکھی ہے۔ جو چاہے کر گزرے ہر چاہے پر قادر، اسی کا ہے ملک و غنا، اسی کی عزّت و بقاء، اسی کی حمد و ثنا، تمام اچھے نام اُسی کے، اس کے فیصلے ٹل نہ سکیں۔ اس کی عطا کوئی روک نہ سکے۔ اپنی حکومت میں جو چاہے کرے۔ اپنی حکومت میں جو چاہے حکم دے۔ نہ اسے ثواب کی اُمید نہ عذاب کا خوف۔ نہ اُس پر کسی کا حق نہ حکم۔ اس کی ہر نعمت فضل اور اس کی ہر سزا عدل ہے۔ جو کرے اس سے پوچھا نہیں جاسکتا۔ اور مخلوق جو کرے اس سے پوچھا جائے گا۔

Marfat.com

مخلوق سے پہلے موجود۔ نہ اس کی ابتدا نہ انتہا۔ نہ اوپر نہ نیچے نہ دایاں نہ بایاں، نہ آگا نہ پیچھا۔ نہ کُل نہ بعض۔ نہ کہا سکے کب سے ہے نہ یہ کہ کہاں ہے۔ نہ یہ کہ کیسا، وجود کو وجود بخشنے والا اور زمانے کو گردش دینے والا ہے۔ نہ زمان میں مقید نہ مکان سے مختص۔ نہ وہم کی اس تک رسائی نہ عقل کی۔ نہ ذہن میں محدود ہو سکے نہ نفس میں۔ اس کی مثال آئے۔ نہ سوچ میں اس کا تصور آئے نہ عقل میں تمکین ہو سکے۔ وہام و افکار سے بالاتر شبیہ و نظیر سے برتر۔ اس جیسا کوئی نہیں۔ اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے ::

تنبیہ نمبر ۱

میں نے اپنی کتاب "حجۃ اللہ علی العالمین" کے خطبہ میں کہا ہے کہ جب میں کسی کتاب کا حوالہ نہ دوں تو وہ میری کتاب اور میری تحریر کا ہی حصہ سمجھا جائے۔

تنبیہ نمبر ۲۔

میں نے کتاب مذکور کے صفحہ نمبر ۱۱۲ پر یہ عبارت لکھی ہے۔ (میں نے اپنی کتاب "سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین" میں درود شریف کے ان الفاظ کے ذکر کرنے کے بعد، جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ آتے ہیں، یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اسمائے شریفہ وہ ہیں جو پہلی آسمانی کتابوں میں آئے ہیں۔ یہ اسمائے مبارکہ دو قسم کے ہیں۔ اوّل وہ جو سُریانی۔ عبرانی اور رُومی زبانوں میں ہیں۔ اور دوسری قسم وہ اسمائے گرامی جو عربی زبان میں ہیں۔ اور وہ اسمائے گرامی اس کتاب کے مختلف مقامات پر حروف کی ترتیب کے لحاظ سے بکھرے ہوئے ہیں۔ پھر میں ان مقامات پر وہ الفاظ ذکر نہ کر سکا۔ لہٰذا جو صاحب اس کتاب کو دوبارہ شائع کرے وہ درج بالا درنشان زدہ عبارت لکھ دے)۔

Marfat.com

"براہین قاطعہ" کے رد میں لکھی جانے والی مدلل اور بمثال کتاب

انوارِ ساطعہ

در بیان

مولود و فاتحہ

مصنفہ

حضرت علامہ مولانا عبدالسمیع رحمہ اللہ تعالیٰ انصاری

ناشر

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

ہدیہ -/۲۱

Marfat.com

شہادت نواسۂ رسول

سید الابرار

مصنف
مولانا
عبدالسلام
رضوی

اہلِ بیتِ عظام، خلفائے راشدینؓ ازواج مطہراتؓ
شہداء کربلا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مفصل
حالات و فضائل و معرکۂ کربلا پر مستند تذکرہ مع
حوالجات کتب معتبرہ از قرآن و احادیث مزارات
مقدسہ کی تصاویر سے مزین، اعلیٰ کتابت، بہترین سفید
کاغذ، آفسٹ طباعت، ڈائی دار مضبوط جلد قیمت ۲۷۰ روپے

ناشر: مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

دیوبندی مذہب

(تصنیف: مناظر اسلام مولانا غلام مہر علی صاحب چشتیاں شریف)

جس میں دیوبندیوں کے صحیح خدوخال، عقائد و اعمال
و اخلاق، ہنود اور انگریز سے گٹھ جوڑ و تنخواہ دار
ہونے کا تذکرہ ان کی مستند کتب کے حوالہ جات
سے کیا گیا ہے، قاری حضرات کو شکوک و شبہات
کے دلدل سے نکال کر صراطِ مستقیم پر گامزن کرتی
ہے، مضبوط ڈاکی دار جلد، سفید کاغذ، طباعت
آفسٹ بڑا سائز، قیمت ۲۱/۰۰ روپے

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

جواہر البحار

● ایمان و محبت والوں کیلئے فضائل و کمالاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم شاہکار جو گذشتہ صدی کے شہرۂ آفاق محبِ رسول امام یوسف نبہانی قدس سرہٗ کی مخلصانہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

● اکابرین امت اور اساطین اسلام کے فرمودات عالیہ اور بیاناتِ جلیلہ کا چار جلدوں میں محامد و خصائل مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین و دلنواز مرقع اور عربی ادب کا نادر ذخیرہ ہے۔

● جسے ایک عاشقِ صادق اور فنافی الرسول شخصیت نے بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گلدستہ محبت و عقیدت بنا کر پیش کیا ہے۔

● راہنمایانِ دین کے ان فرمودہ جواہر سے عربی سے ناآشنا افراد استفادہ نہیں کر سکتے تھے۔ تقاضائے وقت کے مطابق "مکتبہ حامدیہ" نے اسے اُردو کی لڑی میں پرو کر آٹھ جلدوں میں سخن گستران علم و ادب کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

جلد اوّل	ہدیہ	-/۵۰ روپے	جلد پنجم	زیر طبع	
جلد دوم	ہدیہ	-/۳۰ "	جلد ششم	"	
جلد سوم	ہدیہ	-/۱۵۰ "	جلد ہفتم	"	
جلد چہارم	زیر طبع		جلد ہشتم	"	

مکتبۂ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

خدا شوق دے تو مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں

جامع کرامات اولیا اوّل	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی	۱۲۰۰ روپے
〃 〃 دوم	〃 〃 〃	۳۰۰ روپے
جواہر البحار جلد اوّل	〃 〃 〃	۱۵۰ روپے
〃 〃 دوم	〃 〃 〃	۳۰۰ روپے
〃 〃 سوم	〃 〃 〃	۱۵۰ روپے
سعادت دارین جلد اوّل	〃 〃 〃	۲۷۰ روپے
〃 〃 جلد دوم	〃 〃 〃	۳۰۰ روپے
انوار ساطعہ	علامہ عبدالسمیع صاحب	۲۱۰ روپے
رسائل رضویہ جلد اوّل	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز	۱۰۵ روپے
〃 〃 دوم	〃 〃 〃	۱۰۵ روپے
علم خمسہ الانام	مولانا عبدالاسلام رضوی صاحب	۹۰ روپے
خون کے آنسو	مولانا مشتاق احمد نظامی صاحب	۹۰ روپے
جماعت اسلامی کا شیشہ محل	〃 〃 〃	۶۰ روپے
گیارہویں شریف	حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی	۱۲ روپے
جنتی زیور	سید المصطفےٰ اعظمی صاحب	۱۲۰ روپے
تسکین الخواطر	علامہ احمد سعید کاظمی صاحب	۳۰ روپے

Marfat.com